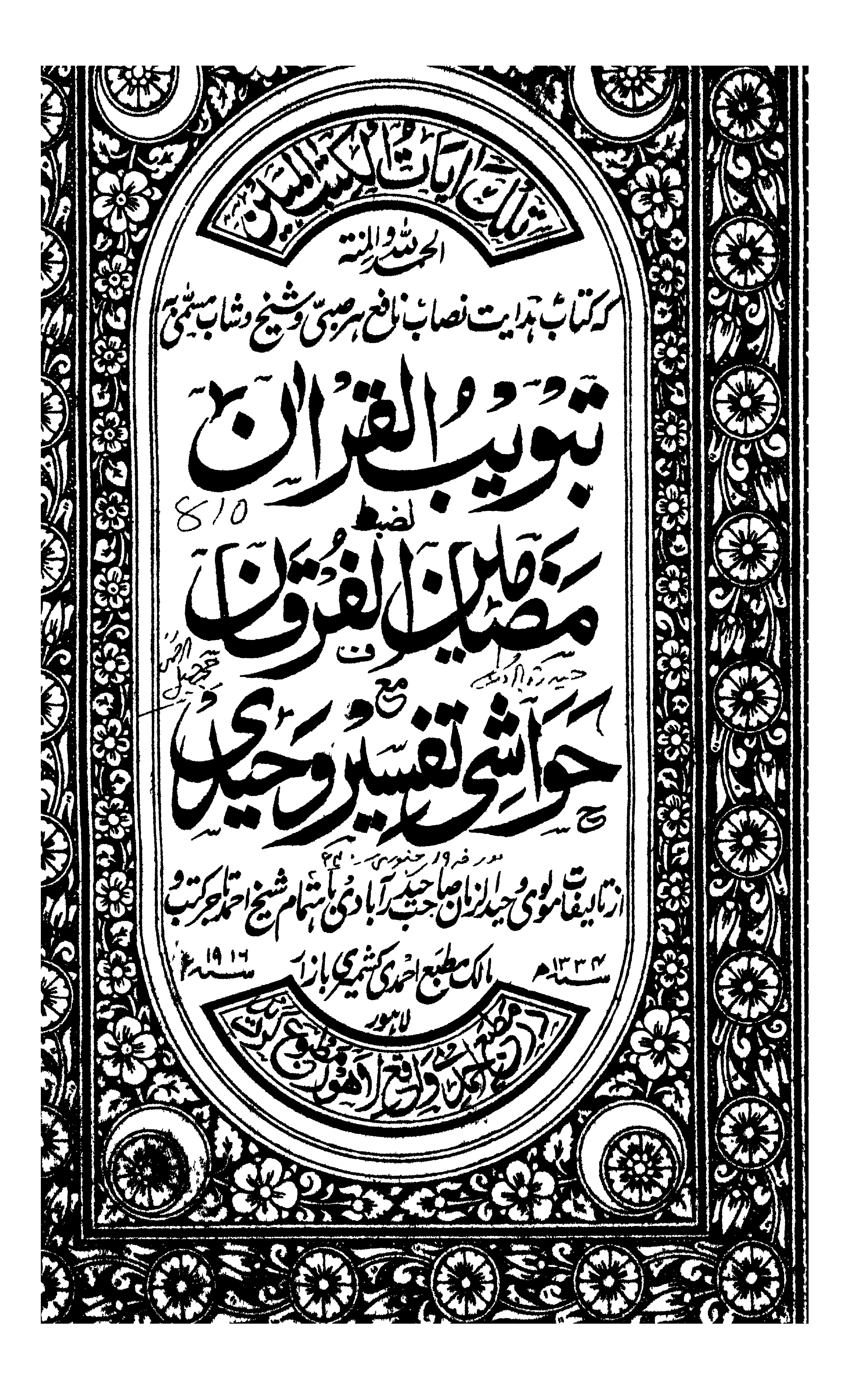

تلك آيات الكتاب المبين
الحمد لله والمنة
که کتاب ہدایت نصاب نافع ہر صبی و شیخ و شاب مسمی بہ
تبویب القرآن
لضبط
مضامین الفرقان
مع
حواشی تفسیر وحیدی
از تالیفات مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی باہتمام شیخ احمد تاجر کتب
مالک مطبع احمدی کشمیری بازار
لاہور
سنہ ۱۳۳۴ھ
سنہ ۱۹۱۶ء
در مطبع احمدی واقع لاہور مطبوع گردید

فہرست ابواب تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان مع حواشی تفسیر حیدری

قرآن مجید کی تمام ایکسو چودہ ۱۱۴ سورتوں کی نمبروار فہرست جسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ہر ایک سورت کا کونسا نمبر اور وہ کس کس پارے میں ہے

نام سورت	نمبر	پارہ	نام سورت	نمبر	پارہ	نام سورت	نمبر	پارہ	نام سورت	نمبر	پارہ	نام سورت	نمبر	پارہ	نام سورت	نمبر	پارہ
سورہ فاتحہ	۱	۱	سورہ طہ	۲۰	۱۶	سورہ زمر	۳۹	۲۳-۲۴	سورہ مجادلہ	۵۸	۲۸	سورہ والمرسلات	۷۷	۲۹	سورہ اقراء	۹۶	۳۰
سورہ بقرہ	۲	۱-۲-۳	سورہ انبیاء	۲۱	۱۷	سورہ مومن	۴۰	۲۴	سورہ حشر	۵۹	〃	سورہ نبا	۷۸	۳۰	سورہ قدر	۹۷	〃
سورہ آل عمران	۳	۳-۴	سورہ حج	۲۲	۱۷	سورہ حم سجدہ	۴۱	۲۴-۲۵	سورہ ممتحنہ	۶۰	〃	سورہ والنازعات	۷۹	〃	سورہ لم یکن	۹۸	〃
سورہ نساء	۴	۴-۵-۶	سورہ مومنون	۲۳	۱۸	سورہ حم عسق	۴۲	۲۵	سورہ صف	۶۱	〃	سورہ عبس	۸۰	〃	سورہ زلزال	۹۹	〃
سورہ مائدہ	۵	۶-۷	سورہ نور	۲۴	۱۸	سورہ زخرف	۴۳	۲۵	سورہ جمعہ	۶۲	〃	سورہ تکویر	۸۱	〃	سورہ والعادیات	۱۰۰	〃
سورہ انعام	۶	۷-۸	سورہ فرقان	۲۵	۱۸-۱۹	سورہ دخان	۴۴	۲۵	سورہ منافقون	۶۳	〃	سورہ انفطرت	۸۲	〃	سورہ قارعہ	۱۰۱	〃
سورہ اعراف	۷	۸-۹	سورہ شعراء	۲۶	۱۹	سورہ جاثیہ	۴۵	۲۵	سورہ تغابن	۶۴	〃	سورہ مطففین	۸۳	〃	سورہ تکاثر	۱۰۲	〃
سورہ انفال	۸	۹-۱۰	سورہ نمل	۲۷	۱۹-۲۰	سورہ احقاف	۴۶	۲۶	سورہ طلاق	۶۵	〃	سورہ انشقت	۸۴	〃	سورہ عصر	۱۰۳	〃
سورہ توبہ	۹	۱۰-۱۱	سورہ قصص	۲۸	۲۰	سورہ محمد	۴۷	۲۶	سورہ تحریم	۶۶	〃	سورہ بروج	۸۵	〃	سورہ ہمزہ	۱۰۴	〃
سورہ یونس	۱۰	۱۱	سورہ عنکبوت	۲۹	۲۰-۲۱	سورہ فتح	۴۸	۲۶	سورہ ملک	۶۷	۲۹	سورہ طارق	۸۶	〃	سورہ فیل	۱۰۵	〃
سورہ ہود	۱۱	۱۱-۱۲	سورہ روم	۳۰	۲۱	سورہ حجرات	۴۹	۲۶	سورہ نون	۶۸	〃	سورہ اعلیٰ	۸۷	〃	سورہ قریش	۱۰۶	〃
سورہ یوسف	۱۲	۱۲-۱۳	سورہ لقمان	۳۱	۲۱	سورہ ق	۵۰	۲۶	سورہ حاقہ	۶۹	〃	سورہ غاشیہ	۸۸	〃	سورہ ماعون	۱۰۷	〃
سورہ رعد	۱۳	۱۳	سورہ سجدہ	۳۲	۲۱	سورہ ذاریات	۵۱	۲۶	سورہ معارج	۷۰	〃	سورہ فجر	۸۹	〃	سورہ کوثر	۱۰۸	〃
سورہ ابراہیم	۱۴	۱۳	سورہ احزاب	۳۳	۲۱	سورہ طور	۵۲	۲۷	سورہ نوح	۷۱	〃	سورہ بلد	۹۰	〃	سورہ کافرون	۱۰۹	〃
سورہ حجر	۱۵	۱۳-۱۴	سورہ سبا	۳۴	۲۲	سورہ والنجم	۵۳	۲۷	سورہ جن	۷۲	〃	سورہ والشمس	۹۱	〃	سورہ نصر	۱۱۰	〃
سورہ نحل	۱۶	۱۴	سورہ فاطر	۳۵	۲۲	سورہ قمر	۵۴	۲۷	سورہ مزمل	۷۳	〃	سورہ واللیل	۹۲	〃	سورہ لہب	۱۱۱	〃
سورہ بنی اسرائیل	۱۷	۱۵	سورہ یٰسین	۳۶	۲۲-۲۳	سورہ رحمن	۵۵	۲۷	سورہ مدثر	۷۴	〃	سورہ والضحیٰ	۹۳	〃	سورہ اخلاص	۱۱۲	〃
سورہ کہف	۱۸	۱۵-۱۶	سورہ صافات	۳۷	۲۳	سورہ واقعہ	۵۶	۲۷	سورہ قیامہ	۷۵	〃	سورہ الم نشرح	۹۴	〃	سورہ فلق	۱۱۳	〃
سورہ مریم	۱۹	۱۶	سورہ ص	۳۸	۲۳	سورہ حدید	۵۷	۲۷	سورہ دہر	۷۶	〃	سورہ والتین	۹۵	〃	سورہ الناس	۱۱۴	〃

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از حمد و صلوۃ برادران مومنین اتباع سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کی خدمت بابرکت میں یہ التماس ہے
کہ آجکل زمانہ جیسا پر آشوب ہے وہ آپ کو بخوبی معلوم ہے بوجہ قرب قیامت و بعد زمانہ نبوت طرح طرح کے فتن اور فسادات
پیدا ہو رہے ہیں۔ اُدہر سے مخالفین اسلام جو اتفاقات زمانہ سے برسر دولت و حکومت ہیں ہر وقت یہ کوشاں رہتے ہیں کہ جس طور سے
ہو سکے مسلمان اپنے قواعد اسلام کو نسیًا منسیًا کر ڈالیں چونکہ دنیا کی طلب آجکل اکثر قلوب پر غالب ہے۔ اسلیئے عہد طفولیت سے ہی اُسی
کے خیال میں ساعی اور منہمک ہو کر تحصیل قرآن اور حدیث سے جنپر بنائے اصول ایمان ہے بالکل غافل رہتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ ادنے سے ادنے مخالفین کے اوہام اور وساوس انکے دلوں میں بیٹھ جاتے ہیں وراس دنیائے دنی کی فکر میں اپنی سعادت
ابدی اور حیات سرمدی کو بالکل کھو بیٹھتے ہیں۔ اور بڑی وجہ آجکل تباہی ایمان اور شیوع تنصر اور دہریت اور الحاد کی یہی ہوئی
ہے کہ اطفال اہل اسلام ابتدائی نشو و نما و شروع تربیت اور تعلیم کے وقت اصول ایمان سے غافل رکھے جاتے ہیں بلکہ علے الرغم اصول
مخالفین کی تعلیم انکو دیجاتی ہے اسکا سبب کچھ تو غفلت اور کاہلی اہل اسلام ہے۔ کچھ حکومت اور شوکت مخالفین اسلام کچھ تنگی و
ضیق و فقر و محتاجی اہل اسلام ہمارے زمانہ میں ملک ہند میں سو مسلمانوں میں ایک بھی کھاتا پیتا اور خوش و محظوظ اور تونگر اور غنی
نظر نہیں آتا پیٹ کی مار بری ہوتی ہے بس اُسکی فکر میں یہی چاہتے ہیں کہ انکی اولاد کچھ کمانے کے لائق ہو جاوے اور بہت نہیں تو تھوڑی
سی ہی سبکدوشی انکو حاصل ہو اس لیئے بچوں کو عقل آتے ہی وہ انگریزی مدرسوں میں داخل کر دیئے جاتے ہیں جہاں بجائے
اصول قرآنی کے اصول بائیبل اور کفریات انکے کان بھرے جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ یہ مخالف خیالات انکے دلوں میں ایسے جم جاتے
ہیں کہ سن رشد کو پہونچکر وہ یا تو دہریے ہو جاتے ہیں یا نصرانی لاحول ولا قوۃ الا باللہ خیر مخالفین اسلام کا تو فتنہ تھا ہی تھا آجکل
بعضے نام کے مسلمان ایسے پیدا ہو گئے ہیں جنکا وجود مسلمانوں کے حق میں آریہ اور برہمو سماج اور پادریوں سے بھی زیادہ سم قاتل
ہے۔ یہ لوگ بظاہر اسلام کی ہمدردی اور خیرخواہی کا دم بھرتے ہیں اور در پردہ مسلمانوں کی بیخ کنی اور بربادی چاہتے ہیں
یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ ایسے وقت میں ان فتنوں سے بچنے کی کوئی صورت اس سے بہتر نظر نہیں آتی کہ جہانتک ہو سکے
قرآن پاک کے مضامین نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ مسلمانوں میں شائع کیئے جائیں قرآن پاک میں تمام باتیں موجود ہیں
توحید اور تہذیب اخلاق اور قصص اور تاریخی حالات مگر مشکل یہ ہے کہ قرآن پاک ایک مبسوط کتاب ہے اور دوسرے غیر مسلسل کیونکہ
قرآن پاک بدفعات ۲۳ سال میں ہمارے سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اسلیئے ہر وقت جیسے جیسے ضرورت لاحق
ہوتی گئی ویسے ویسے ہی احکام اترتے گئے توریت شریف کی طرح قرآن پاک مجموعہ کے طور پر نہیں اترا۔ ورنہ ہر ایک قسم کے مضامین ضرور
جداگانہ ابواب و فصول میں بیان کیئے جاتے اب موجودہ قرآن شریف کی تعلیم بغیر اسکے نہیں ہو سکتی کہ سارا قرآن شریف من اولہ الی
آخرہ بچوں کو پڑھایا جاوے اور بوجہ قلت فرصت اور ضیق معاش کے نہ تو اطفال کے والدین کو اسکا موقع ملتا ہے اور نہ خود اطفال اس
قدر محنت و مشقت اپنے اوپر گوارا کرتے ہیں الا ماشاء اللہ اگر کسی بچہ نے دو تین پاروں کا ترجمہ سمجھ کر بھی پڑھا تو بہت سے اہم
اعتقادات اور اصول سے جنکا ذکر دوسرے پاروں میں ہے وہ غافل رہجاتا ہے فقیر نے اسوقت بخیال فائدہ رسانی اہل اسلام و صیانت و
حفاظت اہل ایمان بالہام ربانی یہ قصد مصمم کیا کہ قرآن پاک کی ترتیب بطور ابواب کر دیجائے اس طرح سے کہ پہلے اثبات باریتعالےٰ اور توحید
اور صفات الٰہی کی آیتیں تمام ذکر کی جائیں پھر دوسرے عقائد کی پھر نبوت کی پھر احکام فقہی کی پھر قصص اور امثال کی پھر اخلاق

کی پھر دوسرے متفرق ابواب کی اس طرح پر قرآن پاک کے مرتب ہو جانے سے یہ فائدہ متصور ہے کہ کم سن بچے اگر شروع سے دو تین باب ہی سمجھ کر پڑھ لیں گے تو ان کے عقائد درست اور مستحکم ہو جائیں گے اور مخالفین کے مغویانہ خیالات سے وہ محفوظ اور مصئون رہیں گے بحول اللہ وقوتہ وہو علی کل شئ قدیر **دوسرا فائدہ** اس میں یہ ہے کہ علماء اور واعظین جس آیت کی تفسیر دیکھنا چاہیں گے وہ آیت آسانی سے اُن کو تفسیر کی کتابوں میں ملجائے گی کیونکہ ہر آیت اپنے متعلقہ باب میں لکھی گئی ہے اور اس کے شروع میں پارہ رکوع اور سورت کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ **تیسرا فائدہ** اس میں یہ ہے کہ مخالفین اسلام کے مقابلہ اور مناظرہ میں ہر طرح کے مضامین قرآن پاک سے بآسانی بتائے جاسکتے ہیں میرے ایک دوست کہتے تھے کہ ایک پادری نے ان سے کہا کہ تمہارے قرآن میں اخلاق کی آیتیں بہت ہی کم ہیں میں اُس کو سردست قائل نہ کرسکا چونکہ اخلاق کے متعلق مجھ کو ایک یا دو ہی آیتیں اُس وقت مستحضر تھیں۔ **چوتھا فائدہ** یہ ہے کہ وہ مسائل جو قرآن پاک میں منصوص ہیں اور جنکے خلاف کسی کا قول قابل تسلیم نہیں ہو سکتا ہر ایک شخص کو بآسانی مستحضر رہیں گے اور وہ جھوٹے ہمدردان اہل اسلام کو جو منافق صفت ہیں آسانی کے ساتھ الزام دے سکیگا بہر حال اگرچہ یہ امر ایک نیا امر ہے جو آجتک مسلمانوں میں کسی نے نہیں کیا۔ مگر چونکہ میری نیت بخیر ہے اور اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اس لیئے میں یہ کہتا ہوں فی ذالک عاقبۃ محمودۃ وغایۃ مسعودۃ ان شاء اللہ تعالےٰ وہو حسبی ونعم الوکیل **فائدہ** اس طور پر مرتب قرآن مجید کا نام مینے **تبویب القرآن** رکھا ہے جو اسم بامسمے ہے تبویب کی صورت یہ ہے کہ ہر ایک قسم مضمون کے لیئے ایک جداگانہ باب قرار دیا ہے اور سارے قرآن پاک کو من اولہ الی آخرہ مطالعہ کرکے اُس قسم کی آیتوں کو اس کے متعلق باب میں ذکر کیا ہے۔ آیت شریفہ کے آخری الحاقات کا جیسے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یا وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وغیرہ کا لحاظ نہیں کیا کیونکہ ایسا کرنے سے پھر بالکل تبویب ناممکن ہو جاتی بلکہ ہر آیت شریفہ کے اصل مضمون مابہ المقصود پر لحاظ کرکے اس کو متعلقہ باب میں مندرج کیا ہے اور مزید آسانی کے لیئے آیت کے شروع میں نمبر سورت اور نمبر رکوع کا اشارہ ہندسوں میں کر دیا ہے۔ ہر ایک سورۃ کے سورہ فاتحہ سے لیکر سورہ ناس تک مسلسل نمبر ڈالے گئے ہیں جن کی تعداد ۱۱۴ ہے اگر کئی آیات متصلا ایک ہی مضمون کی وارد ہیں تو ان سب کو ایک ہی جگہ بہ ترتیب قرآنی لکھ کر ان کے اول میں سورت اور رکوع کا نمبر تحریر کر دیا ہے اگر کسی آیت میں دو اہم مطلب مذکور ہیں تو تکمیل فائدہ کے لیئے اس آیت کو مکرر دو یا تین بابوں میں بھی ذکر کیا ہے مگر ایسے اتفاقات بہت کم ہوئے ہیں۔ پس درحقیقت یہ تبویب القرآن سارے قرآن پر مشتمل ہے مع شئے زائد اور اگرچہ ممکن تھا کہ تحسین عبارت اور تلخیص مضموں کے لیئے میں بعضے قصص میں سے آیات مکررہ حذف کر دیتا مگر اس قسم کا تصرف کلام الٰہی میں سوء ادب خیال کیا گیا اور مصلحت دینی اور شرعی کے بھی خلاف سمجھا گیا اس لیئے مکررہ آیتوں کو اپنے حال پر بحال رکھا گیا اور گو بحیثیت اجتماعی ان آیات کی تکرار بادی النظر میں خلاف فصاحت معلوم ہوتی ہے مگر صرف اس لحاظ سے کہ تبویب القرآن کی غایۃ اور غرض دوسری ہے۔ یہ تکرار کچھ مضر نہ سمجھی گئی۔ یعنے تبویب القرآن سے یہ مقصود نہیں کہ لوگ اسکی تلاوت کریں۔ تلاوت اور قرارت کے لیئے تو اصل قرآن موجود ہے اسی کا دور رکھیں صرف مضامین کے انضباط اور تعلیم اطفال خورد سال اور ضرورت کے وقت ہر مضمون کے استخراج کے لیئے یہ تبویب القرآن بنائی گئی ہے۔ اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔ بلکہ جب میری نیت اس محنت اور جان فشانی سے بخیر ہے تو میں ہر طرح اسکے اجر اور ثواب کا امیدوار ہوں۔ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ الآیۃ۔

خاکسار وحید الزمان عفی اللہ عنہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِثۡبَاتُ الۡاِلٰہِ — خدا کا ثبوت

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱	البقرۃ ۲	۳	کَیۡفَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَکُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡیَاکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ثُمَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ۔ ھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰھُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ۔	تم خدا کو کیسے نہیں مانتے پہلے تم میں جان نہ تھی پھر تم میں جان ڈالی پھر تم کو مارڈالیگا پھر تم کو جلائیگا پھر تم کو اُسی کے پاس جانا ہے[۱] وہی خدا ہے جسنے تمہارے لیے سب کچھ جو زمین میں ہے بنایا[۲] پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار بنائے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے[۳]
۲	الانعام	۱	ھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنۡدَہٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ	اُسی خدا نے تم کو مٹی سے[۴] بنایا پھر میعاد[۵] ٹھہرا دی اور ایک (دوسرا) وعدہ ٹھیر چکا ہے اسکے پاس[۶] پھر (بھی) تم (اُسکی قدرت میں) شک کرتے ہو[۷]
″	″	۹	وَھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ	اور وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو درستی کے ساتھ پیدا کیا[۸]
″	″	۱۲	وَھُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوۡمَ لِتَھۡتَدُوۡا بِھَا فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ۔ وَھُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ فَمُسۡتَقَرٌّ وَّمُسۡتَوۡدَعٌ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّفۡقَھُوۡنَ ۔ وَھُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجۡنَا بِہٖ نَبَاتَ کُلِّ شَیۡءٍ فَاَخۡرَجۡنَا مِنۡہُ خَضِرًا نُّخۡرِجُ مِنۡہُ حَبًّا مُّتَرَاکِبًا وَمِنَ النَّخۡلِ مِنۡ طَلۡعِھَا قِنۡوَانٌ دَانِیَۃٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّالزَّیۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ مُشۡتَبِھًا وَّغَیۡرَ مُتَشَابِہٍ	اور اسی (خدا) نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ جنگل اور دریا کی اندھیریوں میں رات کو انسے راہ کا پتا لگالو جو لوگ علم رکھتے ہیں انکے لیے ہمنے کھولکر نشانیاں بیان کردی ہیں۔ اور اُسی خدا نے تمکو ایک جان سے پیدا کیا پھر (تمہارے لیے) ایک ٹھیرنے کی جگہ ہے اور ایک سونپے جانے کی[۹] جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں انکے لیے ہمنے کھولکر نشانیاں بیان کردی ہیں[۱۰] اور اُسی (خدا) نے آسمان سے پانی برسایا پھر اُسی پانی سے ہمنے ہر چیز کے سوئے نکالے پھر اسمیں ہری ہری کونپلیں نکالیں (شاخیں) اُنسے ہم گتھے ہوئے (جڑے ہوئے) دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے گچھے (زمین پر) لٹکے ہوئے (یا جھکے ہوئے) اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار جو ایکدوسرے سے (صورت میں) ملتے ہیں اور (مزے میں) نہیں ملتے[۱۱] ان چیزوں کے پھل دیکھو

[۱] پہلے بیجان تھے یعنے باپ کی پشت میں اور ماں کے پیٹ میں تو پہلی موت سے عدم مراد ہے اور پہلی زندگی سے پیدایش پھر دوسری موت سے مرنا پھر دوسری زندگی سے قیامت میں جی اُٹھنا تو قبر کی زندگی پہلی زندگی میں داخل ہے[۲] تمہارے لیے یعنے تمہارے فائدے اور استعمال کے لیے بعضوں نے اس آیت سے دلیل لی ہو کہ مٹی کھانا حرام ہے کیونکہ زمین کی چیزیں جو ہیں وہ داخل نہیں ہے۔ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے کیونکہ زمین کی سب چیزیں اُسکے لیے بنائی گئی ہیں۔ اس آیت سے یہی نکلتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان لیکن سورت النازعات میں فرمایا والارض بعد ذلک دحٰھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پہلے بنا ہے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ پہلے حق سبحانہ نے آسمان کا مادہ تیار کیا پھر زمین کو بنایا اور اسکو پھیلایا اور اسکی سب چیزیں پیدا کیں پھر دوبارہ آسمان کیطرف چڑھا اور اسکو سات طبقوں پر مرتب کیا حدیث میں ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے ابن عباس اور مجاہد نے استوی کے معنے ارتفع اور علا کے کیے ہیں یعنے چڑھ گیا اور بلند ہوا شاہ عبد القادر صاحب نے بھی استوی کا ترجمہ چڑھ گیا کیا ہے[۳] [۴] یعنے حضرت آدم کو باقی سب لوگ اُن کی اولاد ہیں تو گویا سب مٹی سے پیدا ہوئے[۵] ہر ایک شخص کی زندگی کی[۶] یعنے قیامت کا وقت[۷] اور اتنا نہیں سمجھتے کہ جس نے ایک مشت خاک سے تمکو پیدا کر دیا وہ کیا دوبارہ تم کو زندہ نہ کرسکے گا۔ بعضوں نے کہا میعاد سے مراد وہ زمانہ ہے جو پیدایش سے موت تک ہے اور وعدے سے برزخ مراد ہے بعضوں نے کہا میعاد سے دنیا کی مدت اور وعدے سے آدمی کی عمر مراد ہے[۸] یعنے عجیب حکمت اور انتظام کے ساتھ جسکے سمجھنے میں بڑی بڑی عقلیں عاجز رہجاتی ہیں اگر آسمان اور زمین خود بخود اجزا کی حرکت سے بن گئے ہوتے جیسے بیوقوف نیچری کہتے ہیں تو اسطرح حکمت اور دانائی اور انتظام کے ساتھ کبھی نہ ہوتے بلکہ جہاں روشنی کی ضرورت تھی وہاں تاریکی ہوتی جہاں تاریکی چاہیے تھی وہاں روشنی ہوتی ایکدوسرے کا اثر اُلٹا ہوتا چلتے ہوئے ٹھہر جاتے کوئی کام اپنے معین وقت پر نہ ہوتا

باقی در ضمیمہ

پارہ	سورت	رکوع		
			انظروا الى ثمره اذا اثمر وينعه ان في ذلكم لايت لقوم يؤمنون	جب یہ پھلیں اور انکا پکنا[۵۱] دیکھو بیشک ان چیزوں میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔
۸	الانعام	۱۷	وهو الذي انشا جنت معروشت وغير معروشت والنخل والزرع مختلفا اكله والزيتون والرمان متشابها وغير متشابه	اور وہی خدا ہے جسنے باغ پیدا کیے چھتریوں[۵۲] پر چڑھے ہوئے اور بے[۵۳] چڑھے ہوئے اور کھجور درخت اور کھیت (اناج کے) جنکے پھل[۵۴] طرح طرح کے ہیں اور زیتون اور انار جو (دیکھنے میں) ایکدوسرے سے ملتے ہیں اور (مزے میں) نہیں ملتے۔
//	//	//	ومن الانعام حمولة وفرشا كلوا مما رزقكم الله ولا تتبعوا خطوت الشيطن انه لكم عدو مبين ثمنية ازوج من الضان اثنين ومن المعز اثنين قل ءالذكرين حرم ام الانثيين اما اشتملت عليه ارحام الانثيين نبئوني بعلم ان كنتم صدقين ومن الابل اثنين ومن البقر اثنين قل ءالذكرين حرم ام الانثيين اما اشتملت عليه ارحام الانثيين ام كنتم شهداء اذ وصكم الله بهذا	اور چوپائے[۵۶] جانور جنمیں سے اُسنے بوجھ لادنے والے اور زمین سے لگے ہوئے[۵۵] پیدا کیے (لوگو) خدا نے جو تمکو رزق دیا اسمیں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے نر اور مادہ ملا کر آٹھ قسم ہیں (یعنی چار جوڑ) دو بھیڑیں (نر اور مادہ) اور دو بکری میں (نر اور مادہ[۵۷]) (اے پیغمبر) کہدے کیا خدا نے دونو نروں[۵۸] کو حرام کیا ہے یا دونو مادوں کو (بھیڑ اور بکری کی) یا اُن دونو مادوں کے پیٹ میں جو (بچہ) ہے ہمکو اگر تم سچے ہو تو مجکو سند[۵۹] کیساتھ بتاؤ اور اونٹ میں سے دو (نر اور مادہ[۶۰]) اور گائے میں سے دو (نر اور مادہ) (اے پیغمبر) کہدے کیا خدا نے دونو نروں کو[۶۱] حرام کیا ہے یا دونو مادوں کو یا دونوں مادوں کے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اسکو کیا تم اسوقت حاضر تھے جسوقت اللہ نے اسکا حکم دیا۔
//	//	۲۰	وهو الذي جعلكم خلئف الارض ورفع بعضكم فوق بعض درجت ليبلوكم في ما اتكم ان ربك سريع العقاب وانه لغفور رحيم	اور وہی خدا ہے جسنے تمکو زمین میں نائب[۶۲] بنایا اور تم میں سے ایک کے درجے دوسرے پر بلند کیے اسلیے کہ تمکو جو دیا ہے[۶۳] اسمیں تمکو آزمائے بے شک تیرا خدا جلد سزا دینے والا ہے اور (اسکے ساتھ ہی) وہ بخشنے والا مہربان (بھی) ہے۔
۸	الاعراف	۷	وهو الذي يرسل الريح بشرا بين يدي رحمته حتى اذا اقلت سحابا ثقالا سقنه لبلد ميت فانزلنا به الماء فاخرجنا به من كل الثمرت كذلك نخرج الموتى لعلكم تذكرون والبلد الطيب يخرج	اور وہی خدا ہے جو مینہ سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے (جو خوشخبری دیتی ہیں) یہانتک کہ جب ہوائیں بوجھل بادل کو لادلاتی ہیں تو ہم اسکو مری (جاڑ سوکھی) بستی کیطرف ہانکے لیجاتی ہیں پھر وہاں پانی برساتی ہیں پھر پانی سے ہر قسم کے پھل اگاتے ہیں اسیطرح ہم مردوں کو بھی (زمین سے) نکالینگے تاکہ تم سوچو اور جس بستی کی مٹی اچھی ہے وہاں خدا

---

[۵۱] یعنی کچا ہوتا ہے اور رنگ بدلتا جاتا ہے بڑا استحالہ ہے یہ کہ گدر ہوتا ہے پھر پک کر خوب پکتا ہے ۱۲ [۵۲] ٹٹوں اور مچانوں پر جو انگور اور دوسری بیلوں کے لیے بنائے جاتے ہیں ۱۲ [۵۳] زمین پر بچھے ہوئے جیسے جنگلی انگور یا خربوزہ یا وہ درخت جو جڑ پر کھڑے رہتے ہیں مثلاً امرود و انجیر آم وغیرہ ۱۲ [۵۴] ہر ایک کا مزہ جدا ہے ۱۲ [۵۵] ابن مسعود رض نے کہا زمین سے لگے ہوئے بالکل چھوٹے اونٹ جنپر بوجھ لادا نہیں جاتا ابن عباس رض نے کہا بوجھ لادنے والے جیسے اونٹ اور زمین سے لگے وہ جانور جو لادنے کے لائق نہیں ہیں انکا گوشت کھاتے ہیں اور ابو العالیہ نے کہا جیسے بھیڑ بکری ۱۲ [۵۶] قرآن میں ثمانیۃ ازواج ہے عربی زبان میں ایک ایک کو بھی زوج کہتے ہیں جونکہ وہ دوسرے کا جوڑ ہوتا ہے۔ دو بھیڑ کے نر اور مادہ یعنی مینڈھا اور بھیڑ عربی میں ضأن اور بچہ اور دو بکری میں نر اور مادہ یعنے بکرا بکری عربی میں تیس اور عنز ۱۲ [۵۷] ان بھیڑ بکری میں سے ۱۲ [۵۸] یعنے مینڈھے اور بکرے کو ۱۲ [۵۹] مشرکوں کو قائل کرنا منظور ہے کہ یہ جانور حرام کیسے ہو سکتے ہیں اگر نر حرام ہے تو ہر سب نر حرام ہونگے اگر مادہ حرام ہے تو سب مادے حرام ہونگے اگر بچہ حرام ہے جو ان کے پیٹ میں ہے تو نر اور مادہ دونو حرام ہونگے کیونکہ ہر ایک جانور نر ہو یا مادہ اپنی ماں کے پیٹ میں رہ چکا ہے ۱۲ [۶۰] دہرن بکری میں داخل ہے اور نیل گائے بیل میں۔ یہ جانور عرب میں اتنے زیادہ نہیں ہیں مشہور یہی چار قسمیں ہیں جو پالتو ہیں جو قرآن میں بیان ہوئیں یعنے بھیڑ بکری اونٹ گائے ۱۲ [۶۱] یعنے اونٹ اور بیل کو ۱۲ [۶۲] یعنے اونٹنی اور گائے کو ۱۲ [۶۳] کوئی امیر ہے کوئی غریب کوئی تندرست ہے کوئی بیمار کوئی عقلمند کوئی بیوقوف ۱۲

[۶۴] اپنا اپنا مال ملک... ایک مرتا جاتا ہے اور دوسری اسکی جگہ قائم ہوتی ہے گویا سبکی نائب ہیں ۱۲ [۶۵] امیری کا شکر کرتا ہے یا نہیں ۱۲ فقیری پر صبر کرتا ہے یا نہیں

پارہ	سورت	رکوع	آیت	ترجمہ
			نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهٖ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝	کے حکم سے پیداوار (بہت اچھی) ہوتی ہے اور جس کی مٹی خراب ہے وہاں پیداوار نہیں ہوتی مگر مشکل سے[1] ہم اسی[2] طرح پھیر پھیر کر اپنی نشانیاں اُن لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں جو شکر کرتے ہیں[3]۔
۹	الاعراف	۲۴	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۚ	خدا وہی ہے جسنے تم کو ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا[4] اور اُسی سے اُسکا جوڑا[5] بنایا تاکہ اُسکا دل اُس سے لگ[6] جائے۔
۱۱	یونس	۱	هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝	وہی خدا ہے جسنے سورج کو (خود) چمکتا بنایا اور چاند کو (سورج سے) روشن کیا، اور چاند کی منزلیں[7] مقرر کیں اسلیے کہ تم برسوں کا شمار اور حساب کرو اللہ نے یہ سب حکمت ہی کے ساتھ بنایا ہے وہ سمجھنے والوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانیاں بیان[8] کرتا ہے۔ بیشک جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اُنکے لیے رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور اللہ نے جو چیزیں آسمان اور زمین میں بنائی ہیں اُنمیں نشانیاں[9] ہیں۔
″	″	۳	هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْا أَنَّهُمْ أُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ فَلَمَّا أَنْجٰهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ ۖ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	وہی خدا ہے جو خشکی اور تری (زمین اور پانی) میں تم کو لیے پھرتا ہے۔ یہانتک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور موافق ہوا سے وہ لوگوں کو لیکر چلتی ہیں اور لوگ اُسپر خوش ہو جاتے ہیں (ایک ہی ایکا) زور کی آندھی چلنے لگتی ہے اور ہر طرف سے پانی کی لہر اُنپر آ پہونچتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب (بلا میں) گھر گئے[10] بس (اُسوقت) خالص خدا ہی کو مانکر اُس سے دعا کرنے لگتے ہیں[11] (ای خدا) اگر تو ہمکو اس بلا سے بچا دیگا تو بیشک ہم (تیرے) شکر گذار ہونگے[12]۔ پھر جب خدا اُنکو (اس مصیبت سے) چھوڑا دیتا ہی تو ملک میں ناحق کی شرارت کرنے لگتے ہیں لوگو تمہاری شرارت کا وبال خود تمہاری جان پر پڑیگا یہ دنیا کی زندگی کا (چند روزہ) مزہ ہی پھر (آخر) تمکو ہمارے پاس لوٹکر آنا ہے ہم تم کو جو تم کرتے تھے (اُسکی سزا دیکر) جتلا دینگے[13]۔
″	″	۴	قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا	پوچھو تو سہی تم کو آسمان اور زمین سے کون روزی[14] دیتا ہی اور (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا کون[15] مالک ہے اور مردے سے زندہ[16] اور زندے سے مردہ[17] کون نکالتا ہے اور (دنیا کے) کاموں کو کون چلاتا[18] ہے تو ضرور[19] کہینگے کہ اللہ پھر تو یہ کہو اچھا تو پھر تم شرک سے کیوں نہیں بچتے[20] ہی تو اللہ

[1] یا تھوڑی وہ بھی نکمی ۱۲ [2] بعضوں نے کہا کہ اس آیت میں اس بستی سے جسکی مٹی اچھی ہے مومن کا دل اور اس بستی سے جسکی مٹی خراب ہی منافق کا دل مراد ہے ۱۲ [3] اللہ کو مانتے ہیں اور اُسکا کلام دل لگا کر سنتے ہیں ۱۲ [4] یعنے حوا کو آدمؑ کی ایک پسلی سے پیدا کیا ۱۲ [5] کیونکہ وہ اسکا ایک ٹکڑا ہی تھی ۱۲ [6] اتفاق سے ان میں کھٹا پٹ رہتا ہے ۱۲ [7] دنوں اور مہینوں کا ۱۲ [8] کیونکہ جن لوگوں کو سمجھ نہیں انکو یہ بیان کرنا کوئی فائدہ نہ دیگا ۱۲ [9] اُسکی قدرت اور وحدانیت کی ۱۲ [10] طوفان سے ہلاک ہوئے ۱۲ [11] اور سب معبودوں کو بھول جاتے ہیں ۱۲ [12] اللہ تعالے نے اگلے مشرکوں کا حال بیان فرمایا کہ جب کوئی سخت مصیبت آتی مثلاً دریا میں ڈوبنے لگتے تو اسوقت نرے اللہ ہی کی یاد کرتے مگر ہمارے زمانہ کے مشرک اُن سے بھی کئی قدم بڑھے ہوئے ہیں دریا میں ڈوبنے یا آگ میں جلتے ہی اپنے شرک سے باز نہیں آتے اور وہی یا خواجہ خضر یا علی یا مدار کی ہانکیں لگائے جاتے ہیں سید علامہ نے کہا شیطان نے انکو کیسا بھڑکا دیا ہے اور کیسا اونپر مسلط ہوگیا ہے کہ مرتے وقت بھی اللہ کو پکارنے نہیں دیتا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ [13] حدیث میں ہے کہ تین کاموں کا وبال انکے کرنے والوں پر پڑتا ہے مکر و فریب اور عہد شکنی اور شرارت پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۱۲ [14] آسمان سے پانی کون برساتا ہے اور زمین سے سبزہ کون اُگاتا ہے ۱۲ [15] اگر چاہے تو بہرا اندھا کر دے یا کس نے پیدا کیا ہے ۱۲ [16] جیسے نطفہ سے جاندار یا انڈے سے پرندہ ۱۲ [17] جیسے پرندے سے انڈہ جاندار سے نطفہ ۱۲ [18] کون انتظام کرتا ہے ۱۲ [19] اس کے جواب میں یہ مشرک ۱۲ [20] جب اللہ تعالے ہی ان سب چیزوں کا مالک ہے اسی کا سب اختیار ہے اسی نے سب کو پیدا کیا ہے ۱۲ [21] اور ایسے مالک ذی اختیار سے نہیں ڈرتے ۱۲

	سورة	آیت		
			تَتَّقُونَ ۝ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَأَنّٰى تُصْرَفُونَ ۝ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	ہی تمہارا سچا مالک اور سچی بات معلوم ہو جانے پر اسکو نہ ماننا گمراہی نہیں تو پھر کیا ہے تم کدھر بہکے جارہے ہو اے پیغمبر اسی طرح تیرے مالک کا فرمانا ان گنہگاروں پر پورا ہوا کہ وہ ایمان لانے والے نہیں۔
۸	یونس	۷	هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝	خدا وہی ہے جس نے رات کو اس لیے بنایا کہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو اس لیے کہ دیکھو بھالو اس میں سننے والوں کے لیے البتہ نشانیاں ہیں۔
۲	ھود	۱	وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝	اور وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے اور اسکا تخت پانی پر تھا کہ تم کو آزمائے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے اور (اے پیغمبر) اگر تو (ان کافروں سے) کہے تم بیشک مرنے کے بعد جی اٹھوگے تو وہ کافر ضرور کہیں گے یہ (تمہاری بات) تو ایک کھلے جادو کی طرح ہے۔ اور بس۔
۱۳	الرعد	۱	اللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهٰرًا ۖ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجٰوِرٰتٌ وَجَنّٰتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقٰى بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝	اللہ وہ (قدرت والا) اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بے سہارا اونچا کھڑا کیا تم دیکھ رہے ہو۔ پھر عرش پر چڑھا اور چاند اور سورج کو کام پر لگایا ہر ایک ایک ٹھیری ہوئی مدت تک چل رہا ہے سارے جہان کا انتظام کرتا ہے اپنی (قدرت کی) نشانیاں تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے اسلیے کہ تم کو اپنے مالک کے ملنے کا یقین ہو اور اسی خدا نے زمین کو پھیلایا اور اسمیں ٹھہرنے والے پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر قسم کے میووں کا ایک ایک جوڑ دو دو کا اسمیں پیدا کیا رات سے دن کو چھپا لیتا ہے بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو سوچتے بچارتے ہیں اور (خود) زمین میں (طرح طرح کے) ٹکڑے ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت دو ساکھے (اور جڑ ایک) اور الگ الگ جڑ والے سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور (باوجود اسکے) ہم مزے میں ایک کو دوسرے پر بڑھاتے ہیں بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے قدرت کی نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔

؎۱ جو یہ سب کام کرتا ہے ؎۲ حق کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو ؎۳ دن کو ہر چیز کا دکھلانے والا بنایا ؎۴ جو غور سے سنتے ہیں ؎۵ دن سے مراد وقت ہے یعنی چھ وقتوں میں ؎۶ معلوم ہوا کہ پانی آسمان اور زمین سے پہلے موجود تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ کا تخت ؎۷ اسنے دنیا کو اس لیے بنایا ؎۸ جیسے جادو کی حقیقت کچھ نہیں ہوتی ایک خیال بندی ہے اسی طرح یہ قرآن اور تمہاری باتیں بھی جادو کی طرح ایک دھوکا اور مکر ہیں ؎۹ کہ آسمان میں کوئی کھمبا (ستون) نہیں ہے اور خود بخود اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑا ہے ابن عباس اور مجاہد اور حسن رح اور قتادہ رح اور بہت تابعین سے یہ منقول ہے کہ آسمان [illegible] [illegible]

پارہ	سورت	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۳ ۱۷	الرعد	۲	هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ۝	وہی خدا ہے جو تم کو ڈرانے کو اور امید دلانے کو بجلی کی چمک دکھلاتا ہے اور بوجھل بادلوں کو پیدا کرتا ہے اور گرج (کڑک) اسکی تعریف کی تسبیح پڑھتی ہے اور فرشتے بھی ڈر کے مارے اور (وہی خدا) کڑاکے بھیجتا ہے پھر جسپر چاہتا ہے انکو گراتا ہے اور وہ (کافر) اللہ کے مقدمے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے۔
۱۳ ۱۰	ابراہیم	۲	قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۝	انکے پیغمبروں نے (انسے) کہا کیا تمکو خدا میں (بھی) شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا انوکھا پیدا کرنے والا ہے وہ تمکو بلاتا ہے اسلیئے کہ تمہارے گناہ معاف کرے اور ایک مدت مقرر تک تم کو مہلت دے۔
۱۴ ۱۰	النحل	۲	هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ۝	وہی خدا ہے جسنے تمہارے لیئے آسمان سے پانی برسایا اسمیں سے کچھ تمہارے پینے کا ہے اور کچھ ایسا ہے جس سے درخت اُگتے ہیں جن میں (جانوروں کو) چراتے ہو اُسی پانی سے خدا تمہارے لیئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے میوے اُگاتا ہے جو لوگ سوچتے ہیں اُنکے لیئے اسمیں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے۔ اور اُسی خدا نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگایا اور تارے بھی اُسکے حکم سے تابعدار ہیں بیشک جو لوگ عقل رکھتے ہیں اُنکے لیئے ان چیزوں میں نشانیاں ہیں اور جو چیزیں اُسنے زمین میں تمہارے لیئے پیدا کی ہیں کئی رنگ کی ان میں بھی اُن لوگوں کے لیئے جو غور کرتے ہیں (اُسکی قدرت کی) نشانی ہے اور اُسی خدا نے سمندر کو (بھی) تمہارے کام میں لگا دیا اسلیئے کہ اسمیں سے (شکار کر کے) تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اسمیں سے زیور (موتی مونگا وغیرہ) نکالکر پہنو اور تو دیکھتا ہے کشتیاں (پانی کو) چیرتی ہوئیں اسمیں چلتی ہیں اور اسلیئے کہ تم خدا کا فضل تلاش کرو اور اسلیئے کہ تم شکر کرو اور اُسی (خدا) نے زمین میں بھاری بھاری پہاڑ گاڑے ایسا نہو وہ اُدھر تم کو لیکر جھکے اور اسمیں تمکو راہ ملنے کے لیئے ندیاں اور رستے بنائے اور (بہت سی) نشانیاں اور ستاروں سے بھی انکو رستہ ملتا ہے۔
۱۵ ۶۹	بنی اسرائیل	۷	رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝	لوگو تمہارا مالک وہ ہے جو سمندر میں تمہارے لیئے جہاز چلاتا ہے اسلیئے کہ تم اُسکا فضل چاہو بیشک وہ تمپر مہربان ہے۔

سلہ کہیں ایسا نہو زمین پر گرے ۱۲ سکہ شاید پانی برسے ۱۲ سلہ پانی سے بھرے ہوئے ۱۲ سکہ دوسری آیت میں ہے کہ ہر چیز اس کی تسبیح کرتی ہے اگر سچ پوچھیے تو ہر چیز میں ایک طرح کی جان ہے جو اللہ کو سمجھتی ہے اور ہر وقت اسکی پاکی بیان کرتی ہے آسمان زمین پہاڑ چاند سورج درخت ان سب کی نسبت بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکو سمجھ اور ادراک ہے ۱۲ ھ اسکی تسبیح پڑھتے ہیں ۱۲ سلہ کہتے ہیں آنحضرت نے ایک کافر کے پاس کسی کو بھیجا اسلام کی دعوت دینے کے لیے وہ مردود کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا رسول کون ہے اور اللہ کیا ہے سونے کا ہے یا چاندی کا اسپر بجلی گری اور کھوپری اُڑا لے گئی اسپر یہ آیت اتری ۱۲ سکہ کبھی خود خدا کا انکار کرتے ہیں کبھی اُسکی قدرتوں کا کبھی اُسکے پیغمبروں کا ۱۲ ھ کہ وہ موجود ہے یا نہیں اور وہ اکیلا ہے یا نہیں ۱۲ ھ ایمان اور توحید کی طرف ۱۲ سلہ یعنے سب گناہ یا بعضے گناہ جو حقوق العباد نہیں ہیں ۱۲ سلہ یعنے دنیا میں تمکو عذاب سے محفوظ رکھے ۱۲ سلہ گھاس چارہ وغیرہ کے درخت ۱۲ سلہ تمہارے کام میں لگے ہوئے ہیں سے ہماں تہہ تو سرگشتہ و فرماں بردار ۔۔۔ اس آیت سے رد ہوا نجومیوں کا جو سمجھتے ہیں کہ ان تاروں کی حرکت سے دنیا میں طرح طرح کے واقعات ہوتے ہیں تارے بیچارے کیا کر سکتے ہیں وہ تو حکم کے تابع ہیں جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کے حکم سے ہوتا ہے ۱۲ سلہ طرح طرح کی شکل اور صورت کے وہ سب تمہارے کام میں لگے ہیں تمام حیوانات اور نباتات اور جمادات اس میں داخل ہیں ۱۲ سلہ یعنے اس میں سفر کر کے سوداگری کرو اور نفع کماؤ ۱۲ سلہ سمندر سے بھی خدا کا ثبوت ہے ۱۲ سلہ اگر زمین میں پہاڑ اور ندی نالے راستے نہوتے سب جگہ یکساں ہوتی تو لوگ راہ بھول جاتے بھٹک کہیں جا پڑتے ۱۲ ۔۔۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
17	الانبیاء	3	وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝	اور وہی (خدا) ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند (اور تارے) ہر ایک (اپنے) ایک آسمان میں تیر رہے ہیں۔
17	الحج	9	وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ۝	اور اسی نے (پہلی بار جب تم بے جان تھے) تم کو جلایا پھر تم کو مار ڈالیگا پھر (حشر کے دن) تمکو جلائیگا بے شک آدمی بڑا ناشکرا ہے۔
18	المؤمنون	5	وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝	اور وہی (خدا) ہے جسنے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم (ان نعمتوں کا) بہت کم شکر کرتے ہو۔ اور وہی (خدا) ہے جسنے تمکو زمین پر پھیلایا اور اسی کے پاس (قیامت کے دن) اکٹھا کیے جاؤگے اور وہی (خدا) ہے جو (ہر جاندار کو) جلاتا ہے اور مارتا ہے اور رات دن کا الٹ پھیر بھی وہی کرتا ہے کیا تمکو عقل نہیں۔
19	الفرقان	5	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ۝	اور وہی (خدا) ہے جسنے رات کو تمہارا اوڑھنا (پردہ) اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو جی اٹھنا بنایا اور وہی خدا ہے جسنے اپنی رحمت (اترنے) سے (یعنی پانی برسنے سے) پہلے اسکی خوشخبری دینے کیلیے ہواؤں کو بھیجا اور ہمنے آسمان سے پاک کرنے والا پانی بھیجا اسلیے کہ ہم اسکی وجہ سے مری ہوئی بستی کو زندہ کریں اور اپنی خلقت میں سے بہت سے جانوروں اور آدمیوں کو پلائیں۔
〃	〃	〃	وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا ۝ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝	اور وہی (خدا) ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا کر بہایا ایک تو میٹھا ہے خوب میٹھا اور دوسرا کھاری بہت کھاری (یا کڑوا) اور دونوں کے بیچ میں (ظاہری یا اپنی قدرت کی) ایک آڑ اور مضبوط روک بنائی۔ اور وہی خدا ہے جسنے پانی (نطفے) سے آدمی کو بنایا پھر خون اور دامادی کا رشتہ اسکے لیے قائم کیا اور (اے پیغمبر) تمہارا مالک قدرت والا ہے جو چاہے وہ کرسکتا ہے۔
〃	〃	6	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۝	اور وہی خدا ہے جسنے اس شخص کے لیے جو (خدا کی قدرتوں میں) غور کرنا چاہتا ہے (یا اسکی نعمتوں کا) شکر کرنا چاہتا ہے رات اور دن کو ایک کے پیچھے ایک آنے جانے والا بنایا۔
21	الروم	3	وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	اور وہی (خدا) ہے جو شروع شروع میں پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ پیدا کریگا اور دوبارہ بنانا اسپر (پہلی بار بنانے سے) زیادہ آسان ہے اور جو بات آسمان اور زمین میں سب سے بڑھ چڑھ کر ہے وہ اسمیں موجود ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔

۱؎ جیسے مچھلی پانی میں تیرتی ہے اور پانی اسکو روک نہیں سکتا اسی طرح یہ بھی رکتے نہیں تیزی کے ساتھ [illegible] ۔۔۔۔

۲؎ [illegible]

۳؎ کان سے نصیحت سنتے ہیں [illegible]

۴؎ [illegible]

۵؎ [illegible]

۶؎ [illegible]

۷؎ [illegible]

۸؎ [illegible]

۹؎ [illegible]

۱۰؎ [illegible]

۳۳ / 27	الاحزاب 33	٦	هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝	وہی (خدا) ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے (تمہارے لیے دعا کرتے ہیں) اسلیئے کہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکالکر (اسلام کی) روشنی میں لائے اور وہ ایمانداروں پر مہربان ہے ۔
۳۵ / ۲۲	فاطر	٥	هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ	وہی (خدا) ہے جسنے تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بنایا ۔
۴۰ / ۲۴	المؤمن	٢	هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ	وہی (خدا) ہے جو تمکو نشانیاں دکھلاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لیے روزی اُتارتا ہے اور نصیحت وہی مانتا ہے جو (خدا کیطرف) رجوع ہوتا ہے
″ / 30	″	٧	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝	وہی (خدا) ہے جسنے تمکو مٹی سے بنایا پھر تمہاری نسل نطفے سے پھر پھٹکی سے قائم کی پھر بچہ سا تمکو نکالتا ہے پھر (تمکو پرورش کرتا ہے) اسلیے کہ تم اپنی جوانی کو پہونچو (پھر تمکو زندہ رکھتا ہے) اسلیے کہ تم بوڑھے بنو اور کوئی تم میں ان وقتوں سے پہلے ہی مرجاتا ہے اور (یہ سب) اسلیے کہ تم (اپنے) مقرر وعدے تک پہونچو اور اسلیے کہ تم سمجھو وہی خدا جلاتا ہے اور مارتا ہے تو جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اُس سے فرماتا ہے ہوجا وہ ہوجاتا ہے ۔
۴۱ / ″	حم السجدة	٢	قُلْ اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝	کہدے کیا تم اُس (خدا) کو نہیں مانتے جس نے دو دن میں زمین بنائی اور تم (دوسروں کو) اسکے برابر والے سمجھتے ہو (حالانکہ) وہ تو سارے جہان کا مالک ہے اور اس میں بھاری بھرکم پہاڑ اوپر کو بنائے اور اسمیں برکت رکھی اور وہاں کے (رہنے والوں کے لیے) خوراک کو بندوبست کیا یہ سب چار دن میں ہوا ٹھیک پوچھنے والوں کے لیے پھر پروردگار آسمان کیطرف چڑھا وہ ایک دھواں سا تھا اور آسمان اور زمین سے فرمایا خوشی سے خواہ زبردستی سے میرا حکم مانو دونوں نے عرض کیا ہم خوشی سے تیرا حکم بجالانے کو حاضر ہیں پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر ایک آسمان میں جو کام کرنا تھا کیا اور ہمنے نزدیک والے (پہلے) آسمان کو چراغوں (تاروں) سے سجایا اور اُسکی حفاظت کی یہ انتظام اس (خدا) کا ہے جو زبردست ہے علم والا ۔
۴۲ / 37	الشوریٰ	٣	وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ	اور وہی خدا تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (انکی) برائیاں

ف۱ یہ مرتبہ تم کو انکی جگہ قائم مقام ہونے ۔ ف۲ یعنی بارش جس سے تمہاری روزی پیدا ہوتی ہے ۔ ف۳ کیونکہ منکر کو نصیحت فائدہ نہیں دیتی ۔ ف۴ کوئی بچپنے میں مرجاتا ہے جوان ہونے نہیں پاتا کوئی جوان [illegible] ۔ ف۵ اس مدت تک جو اللہ نے تمہارے لیے لکھی ہے یا قیامت تک ۔ ف۶ تو جہان کا کوئی حاکم مختار ہے جسکے حکم سے کام ہوتے ہیں [illegible] یکساں ہوتی تب یہ گمان ..... جاتا کہ شاید آب و ہوا اور زمین کا یہ اثر ہے نہیں ایک ہی ملک ایک ہی پانی ایک ہی ہوا پھر کوئی بچہ ہو کر [illegible] ۔ ف۷ بس حکم کر دیتا ہے [illegible] ..... چاول پیدا ہوتا ہے کہیں گیہوں کہیں جواری کہیں [illegible] ۔ ف۸ [illegible] ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے [illegible] زمین کو بنایا [illegible] آسمان کو بنایا [illegible] [illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			يَعْفُوا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝	معاف کرتا ہے اور جو تم کرتے ہو وہ جانتا ہے۔
33	الشوریٰ	٣	وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝	اور وہی (خدا) ہے کہ جب (بارش سے) ناامید ہو جاتے ہیں اس وقت مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وہی کام بنانے والا تعریف کے لائق ہے۔
34	الزخرف	٧	وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝	اور اسی خدا کا پوجا آسمان میں ہوتا ہے اور اسی خدا کا زمین میں اور وہ حکمت والا ہے سب جانتا ہے۔
35	الفتح 48	١	هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا	وہی (خدا) ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تشفی (اور تسلی) اتاری اس غرض سے کہ (پہلے) ایمان کے ساتھ انکا ایمان اور بڑھ جائے اور آسمان اور زمین کی فوجیں اللہ ہی کی ہیں اور اللہ علم والا ہے حکمت والا
36	″	۴	هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝	وہی (خدا) ہے جس نے اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو ہدایت اور سچا دین دیکر اسلیے بھیجا کہ اسکو سب دینوں پر غالب کرے اور (اسلام کی سچائی کے لیے) اللہ تعالیٰ کی گواہی بس کرتی ہے۔
37	الطور	٢	اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝	کیا وہ آپ ہی آپ (بغیر کسی بنانے والے کے) بن گئے ہیں یا انہوں نے خود اپنے تئیں بنا لیا ہے۔ یا انہوں نے آسمان اور زمین بنائے ہیں نہیں مگر یقین نہیں کرتے۔
38	الحدید 57	١	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ	وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے پھر عرش پر چڑھا۔
39	″	٣	هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝	وہی تو اللہ ہے جو اپنے بندے (محمد صلعم) پر صاف صاف آیتیں (قرآن کی) اسلیے اتارتا ہے کہ تمکو (کفر کے) اندھیرے سے نکال کر (ایمان کے) اجالے میں لائے اور بیشک اللہ تم لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔
40	الحشر 59	١	هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ	وہی خدا ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں (بنی نضیر کے یہودیوں) کو پہلے حشر کے وقت انکے گھروں میں سے نکال باہر کیا۔
41	الصف 61	١	هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝	وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دیکر بھیجا اسلیے کہ اسکو سب دینوں پر غالب کرے گو مشرک برا مانیں۔
42	الجمعہ 62	١	هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ	وہی خدا ہے جس نے بے پڑھے لوگوں میں انہیں میں کا ایک پیغمبر بھیجا جو انکو

[illegible]

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
٢٨ 43	الجمعۃ ٦٢ 62	١	يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ق وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝	اللہ کی آیتیں پڑھکر سناتا ہے (حالانکہ آپ پڑھے نہیں) اور انکو (شرک اور کفر کی گندگی سے) پاک کرتا ہے اور انکو (اللہ کی) کتاب اور سمجھ کی باتیں سکھلاتا ہے (دانائی اور عقلمندی کی) اور (اس پیغمبرؐ کے آنے سے) پہلے تو وہ کھلے گمراہ تھے اور (اللہ تعالیٰ نے اس پیغمبرؐ کو دوسرے لوگوں کی طرف بھی بھیجا ہے) جو ابھی ان (عرب کے مسلمانوں) سے نہیں ملے اور وہ زبردست ہے حکمت والا یہ پیغمبری اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس (بندے) کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے
٢٨	التغابن ٦٤ 64	١	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝	وہی خدا ہے جسنے تم (سب) کو پیدا کیا اب تم میں کوئی کافر ہوا کوئی مومن (جیسا اُسکی تقدیر میں لکھا تھا) اور اللہ تمہارے (سب) کاموں کو دیکھ رہا ہے
٢٩	الملک ٦٧	٢	هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝	وہی خدا تو ہے جسنے زمین کو (تمہارے چلنے پھرنے کیلئے) ملائم (نرم ہموار) کردیا اسکے رستوں میں چلتے پھرتے رہو اور اسکی دی ہوئی روزی (ہر طرح سے) کھاؤ اور اسی کے پاس تم کو (مرے بعد جی اٹھ کر) جانا ہے۔
ء	ء	ء	قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝	(اے پیغمبرؐ) کہدو اُسی خدا نے تمکو پیدا کیا اور اسی نے تمہاری کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم بہت کم (اللہ کی نعمتوں کا) شکر کرتے ہو (اے پیغمبرؐ) کہدو اُسی خدا نے تم کو زمین میں پھیلایا (آدمی کی نسل بڑھائی) اور اسی کے پاس تمکو اکٹھا ہو کر (قیامت کے دن) جانا ہے۔

اِثْبَاتُ التَّوْحِيْدِ — توحید کا بیان

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
١	البقرۃ	٣ 21	يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝	لوگو اپنے مالک کی بندگی کرو جسنے بنایا تمکو اور تم سے پہلے (اگلے) لوگوں کو تم پرہیزگار ہوجاؤ گے امید رکھو۔
ء	ء	١٦ 139	قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَ	(اے پیغمبرؐ) کہہ کیا اللہ (کے بارے) میں ہمسے جھگڑتے ہو (اُسکے دین اسکے کاموں میں)

ف بت پرستی میں مبتلا تھے کسی پیغمبرؐ کے طریق پر نہ تھے لوٹ مار انکا پیشہ ہوگیا تھا ہر خاندان کا خدا الگ الگ تھا۔ یہ اسی پیغمبرؐ کا طفیل ہے جسنے ایسے اپڑھ اجڈ لوگوں کو راہ پر لگا دیا اور ساری دنیا میں عرب کی شجاعت اور علوم اور فنون کا ڈنکا بجا گیا اگر کوئی معمولی عقل والا شخص بھی آنحضرتؐ کی زندگی کے حالات دیکھے اور جو کام آپ نے کیا آنکھیں غور کرے تو سمجھ لیگا کہ بیشک آپ سچے پیغمبر تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد تھی بے یار و بے مددگار تن تنہا ایک ایسی سخت قوم کا بالکل کایا پلٹ دینا اور جہالت اور پھوٹ اور نا اتفاقی کی تاریکی سے انکو نکال کر ایکدم علم اور حکمت اور اتفاق کے نور میں لانا اور دنیا کے بڑے بڑے باساز و سامان بادشاہوں پر انکو غالب کرا دینا بے اللہ تعالیٰ کی مدد کے کسی بشر سے نہیں ہو سکتا۔ تعجب تو ان بے وقوفوں سے ہوتا ہے جو حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور زرتشت کی پیغمبری مانتے ہیں اور محمدؐ کے پیغمبر ہونے سے انکار کرتے ہیں جو کام موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور زرتشت سے ہوئے اس سے سو درجہ زیادہ مشکل کام حضرت محمدؐ نے کیا اور آج تک کہ تیرہ سو برس سے زیادہ مدت گذری آپ کی تعلیم کا اثر باقی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور زرتشت تو پیغمبر ہوں اور حضرت محمدؐ پیغمبر نہ ہوں ١٢ ف٢ دوسرے لوگوں سے مراد تمام جہان کے لوگ ہیں جو قیامت تک پیدا ہونگے ١٢ ف٣ حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو پیشہ کرے محنت مزدوری کر کے کھائے ١٢ ف٤ کان اور آنکھ اور دل کا شکر یہ یہ تھا کہ کان لگا کر حق بات سنتے آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھتے دل سے اسپر یقین کرتے ایک حدیث میں ہے جسکے دانت میں درد ہو وہ اپنی انگلی اسپر رکھے اور یہ آیت پڑھے دوسری روایت میں ہے کہ سات بار یہ دونوں آیتیں پڑھے ہوالذی انشاکم من نفس واحدۃ فمستقر ومستودع سے یفقھون تک اور ہوالذی انشاکم سے تشکرون تک ١٢ ف ابن عباسؓ نے فرمایا قرآن میں جہاں کہیں اعبدوا آیا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانو شرک سے بچو توحید اسکا نام نہیں کہ خدا کو زبان سے ایک کہے اور اپنی حاجتوں اور مرادوں کے واسطے پیغمبروں اور پیروں کی نذریں مانیں اسی کا نام تو شرک ہے بلکہ توحید کے یہ معنے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کو ہر چیز کا مالک اور مختار جانے اور یہ سمجھے کہ اسکے سوا پیر ہوں یا پیغمبر فرشتے ہوں یا شہید کسی کو کچھ اختیار اسکے کارخانہ میں نہیں ہیں سب اسکے روبرو عاجز و بے اختیار ہیں ١٢

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			رَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ۝	تمہارا دونوں کا مالک ہے ف۱ ہم اور ہماری اعمال اور تم اور تمہارے اعمال اور ہم تو خالص اُسی کے ماننے والے ہیں ف۲
۲	البقرۃ	۱۹	وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝	(لوگو) تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں بہت رحم کرنے والا مہربان ہے ف۳
۳	آل عمران	۲	شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے کہ اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہ ہیں) انصاف کے ساتھ حکومت کر رہا ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں زبردست ہے حکمت والا ف۴
۵	النساء	۱۱	اللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ۝	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ تم کو ضرور قیامت کے دن اکٹھا کریگا اسمیں کوئی شک نہیں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے ف۵
۶	〃	۲۳	إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ سُبْحَٰنَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَّهُ مَا فِي السَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝	اللہ تعالیٰ تو بس اکیلا معبود ہے ف۶ وہ بیٹا بیٹی سے پاک ہے اسکی تو ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے ف۷ اور اللہ تعالیٰ بس ہے کام بنانے والا۔
〃	المائدۃ	۱۰	لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّآ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ	بیشک وہ لوگ تو کافر ہو چکے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تین میں کا ایک ہے ف۸ حالانکہ ایک خدا کے سوا کوئی اور سچا معبود نہیں ہے
۷	الانعام	۱	وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَٰوَٰتِ وَفِي الْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ۝	اور وہی ہے اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین میں تمہاری چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے کام (بھی) جانتا ہے ف۹
۷	〃	۲	قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَٰدَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌۢ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْءَانُ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ ءَالِهَةً	(اے پیغمبر ان سے پوچھ) کہ کسکی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے ف۱۰ کہہ اللہ تعالیٰ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں اور یہ قرآن (اللہ تعالیٰ کیطرف سے) مجھ پر اتارا گیا ہے اسلئے کہ میں تمکو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہونچے (قیامت تک) ڈراؤں ف۱۱ کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا

ف۱ پھر اگر اُسنے ہم کو سرفراز فرمایا اور تم کو محروم تو تعجب کیا ہے ۱۲ ف۲ یعنے تم جو کہتے ہو کہ ہمیشہ پیغمبر بنی اسرائیل ہی میں ہوا کیئے یہ عرب میں پیغمبر کیسے تو کیا تم ہی اللہ کے بندے ہو دوسرے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ جس قوم کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور پھر ہم تو تم سے بہتر ہیں تم اللہ کے برابر اوروں کو بھی کرتے ہو ہم اُسی کو سچا خدا جانتے ہیں اور اسکے برابر کسی کو نہیں کرتے ۱۲ ف۳ یہ خطاب ہے قریش کے کافروں کو انہوں نے کہا اپنے رب کی صفت بیان کرو تب یہ آیت اتری اور اس میں اشارہ ہے کہ پہلے جس چیز کا جاننا لازم ہے وہ اللہ تعالیٰ کی توحید ہے مومن کو چاہیئے کہ خدا کی توحید کھلم کھلا ہر وقت بیان کرے خصوصاً ان لوگوں میں جن کو شرک میں مبتلا دیکھے صحیح حدیث میں ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے والٰہکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ہو الرحمن الرحیم اور الٓمٓ اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم میں دیلمی نے انس رضہ سے نکالا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شریر جنوں پر اس آیت سے زیادہ کوئی بھاری نہیں ہے ۱۲ ف۴ اللہ گواہ ہے یعنے اُسنے اپنی وحدانیت پر صدہا دلیلیں اور نشانیاں قائم کر دی ہیں اگر آدمی ذرہ بھی غور کرے تو اسکو یقین ہو جاتا ہے کہ اس کارخانہ کا ایک مالک ہے مدبر چلانیوالا اور سب کو سنبھالنے والا اور وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہیں یہ جو فرمایا کہ فرشتے اس بات کے گواہ ہیں اور علم والے اس سے علم والوں کی بڑی فضیلت نکلی کہ فرشتوں کے بعد انکا درجہ ہے ۱۲ ف۵ وہ بات کرتا ہے جب چاہتا ہے اور نئے نئے حکم صادر فرماتا ہے فرشتے اسکی آواز سنتے ہیں اور کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا ۱۲ ف۶ نہ اُسکی کوئی جورو ہے نہ کوئی بیٹا نہ جنا نہ جنا گیا ۱۲ ف۷ یعنے آسمان اور زمین اور ان میں جو کچھ ہے فرشتے یا جن یا آدمی بڑے ہوں یا چھوٹے سب اُسکے مملوک اور غلام اور بندے ہیں اور بیٹا بیٹی تو باپ کیطرح ہوتے ہیں باپ کے غلام اور بندی نہیں ہوتے ۱۲ ف۸ جیسے اسوقت کے نصاریٰ بھی یہی کہتے ہیں ۱۲ ف۹ یعنے گو پروردگار عالم آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے مگر عرش پر رہکر وہ زمین کی رتی رتی دیکھتا ہے اور زمین والوں کے ہر ایک کام سے واقف ہے جیسے امام شافعی اور امام مالک رحمہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے لیکن اُسکا علم ہر جگہ ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے نہ زمین میں اور امام احمد رح نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور تمام علمائے سلف اور اکابر اہلسنت اور صحابہ رضہ اور تابعین سب کا اعتقاد یہی تھا کہ ذات الٰہی فوق العرش ہے اور نہیں خلاف کیا اسکا مگر جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات نے خذلہم اللہ تعالیٰ بہرحال ائمہ اہلسنت میں سے اُسکا کوئی قائل نہیں ہوا کہ ذات الٰہی ہر جگہ ہے یا ذات الٰہی عالم کے اندر زمین میں بھی ہے جیسے ہمارے زمانہ کے بعض گمراہوں کا اعتقاد ہے ۱۲ ف۱۰ یا کون بڑا گواہ ہے پھر وہ کیا جواب دیں گے تو آپ ہی جواب دیجیے کہہ اللہ الخ ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			أُخْرٰى ۚ قُلْ لَّآ أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّإِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝	بھی ہیں (اے پیغمبرؐ) یہ کہدے میں یہ گواہی نہیں دونگا کہدے کوئی نہیں وہ اکیلا خدا ہے (اسکا کوئی شریک نہیں میں اسی کی گواہی دیتا ہوں) اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں ف۱
۱۱	التوبۃ ۹	۱۶ (۱۷)	فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝	اسپر بھی اگر یہ لوگ نہ مانیں ف۲ تو کہدے اللہ مجھکو بس ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں اسی پر میں بھروسا رکھتا ہوں ف۳ اور وہ بڑے تخت ف۴ (یعنے عرش) کا مالک ہے ف۵
۱۳	الرعد ۱۳	۲	وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝	اور صبح اور شام اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں ف۶ جو آسمان میں ہیں اور زمین میں خوشی سے اور زور سے اور انکے سائے (پرچھائیاں) بھی
۱۴	النحل ۱۶	۲	إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ	لوگو تم سب کا خدا ایک ہی خدا ہے۔
۔۔	۔۔	۷	وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا إِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَإِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝	اور (اے لوگو) اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے دو خدا مت بناؤ بس وہی ایک ہی خدا ہے تو مجھہ ہی سے ڈرو ف۷
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۵	قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ إِذًا لَّابْتَغَوْا إِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝	(اے پیغمبرؐ) کہدے اگر خدا کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسے یہ لوگ کہتے ہیں تب تو عرش کے مالک تک ضرور کوئی رستہ ڈھونڈھ نکالتے ف۸ وہ انکی (نالائق) باتوں سے پاک اور برتر ہے بہت برتر ف۹
۱۶	الکہف ۱۸	۱۲	قُلْ إِنَّمَآ أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ	(اے پیغمبرؐ) کہدے ف۱۰ میں بھی تمہاری طرح ایک آدمی ہوں (فرق یہ ہے کہ) مجھپر اللہ کیطرف سے وحی آتی ہے کہ تمہارا خدا وہی ایک سچا خدا ہے (اور تمپر وحی نہیں آتی)
۔۔	طٰہٰ ۲۰	۵	إِنَّمَآ إِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝	تمہارا سچا خدا اللہ تعالےٰ ہے جسکے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اس کے علم میں ہر چیز سماگئی ہے۔
۱۷	الانبیاء ۲۱	۲	أَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ	کیا انہوں نے زمین (میں) سے (نکالکر مثلاً پتھر سونا چاندی پیتل وغیرہ سے) جو خدا بنائے ہیں (یعنی بت) وہ کسی کو مرنیکے بعد) زندہ کرسکتے ہیں ف۱۱ اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور دوسرے خدا بھی ہوتے تو دونوں (آسمان و زمین) برباد ہوجاتے ف۱۲ اور وہ

ف۱ جن کو تم اللہ تعالےٰ کا شریک ٹھیراتے ہو ان سے بیزار ہوں ۱۲ ف۲ تیری پیغمبری کو قبول نہ کریں اور تیرا مقابلہ کریں ۱۲ ف۳ جو کچھہ امید ہے اسی سے ہے جو کچھہ ڈر ہے اسی کا ہے ۱۲ ف۴ کہتے ہیں عرش سے مراد اس کی کرسی ہے اور صحیح یہ ہے کہ عرش کرسی سے جدا ہے اور سب سے بڑا ہے ۱۲ ف۵ یا وہ تخت کا مالک بڑا ہے ۱۲ ف۶ یعنے در حقیقت اسی کے اختیار میں ہیں ۱۲ ف۷ اس سے مجوس کا رد منظور ہے وہ کہتے ہیں معاذ اللہ دو معبود ہیں ایک نور اور خیر کا خالق دوسرا تاریکی اور شر کا خالق اول کو یزدان اور دوسرے کو اہرمن کہتے ہیں ان بے وقوفوں نے اتنا غور نہیں کیا کہ اگر دو خدا ہوں تو ایک دوسرے کا خلاف کرسکتا ہے یا نہیں اگر کرسکتا ہے تو دوسرا خدا نہ ہوا اور جو نہیں کرسکتا تو کوئی خدا نہ ہوا ۱۲ ف۸ اس سے مقابلہ کرنے کو جاتے کیونکہ وہ بھی اپنے تئیں خدا کہتے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر واقعی ان کو خدا کے پاس کوئی تقرب ہوتا جیسے مشرک سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کے پاس ہماری سفارش کریں گے۔ تو وہ عرش کے مالک یعنے خدا تک پہونچنے کا کوئی راستہ ڈھونڈھتے اس صورت میں وہ عاجز ہوئے اور خدا کے محتاج ہوئے تو معبود کیسے ہوسکتے ہیں ۱۲ ف۹ اسکے سامنے کسی کی کیا حقیقت ہے کہاں بندہ اور کہاں خدا ۱۲ ف۱۰ یہ مت سمجھنا کہ میں خدا کی سب باتیں جانتا ہوں ۱۲ ف۱۱ ہرگز نہیں وہ تو خود مردہ (بے جان) ہیں وہ دوسرے کو کیا زندہ کریں گے اور جو خدا ہو اسکے لیئے یہ ضرور ہے کہ جلاسکے اور مارسکے گو مشرک بتوں کی نسبت یہ اعتقاد نہیں رکھتے تھے کہ وہ جلا اور مار سکتے ہیں مگر جب انہوں نے ان کو خدا بنایا تو ان میں یہ صفت ہونا ضرور ہے ۱۲ ف۱۲ رات دن لڑائیوں کا بازار گرم رہتا۔ اگر بالفرض سب ملے جلے بھی ہوں تو ایک دوسرے کے خلاف کرسکتا ہے یا نہیں اگر کرسکتا ہے تو دوسرا خدا نہ ہوا کیونکہ وہ اسکے مقابلہ میں عاجز ٹھیرا اگر نہیں کرسکتا تو یہ خدا نہ ہوا غرض پروردگار عالم نے توحید کی یہ ایسی عمدہ دلیل بیان کی کہ جہان کے حکیموں نے جو دلیلیں نکالی ہیں وہ اسکے سامنے کوئی چیز نہیں ہیں سبحان اللہ کلام الملوک ملوک الکلام ۱۲ - اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝	تخت والا خداوند انکی (بیہودہ) باتوں سے پاک ہے ف
۱۷	الانبیاء ۲۱	۷	قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝	کہدے مجھے تو بس وحی آتی ہے اور کچھ نہیں کہ تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے ف۱ تو تم اُسکے تابعدار بنتے ہو یا نہیں ف۲
؍؍	الحج ۲۲	۵	فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا	تو (لوگو) تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے اُسی کے تابعدار رہو۔
۲۰	القصص ۲۸	۷	وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ	اور وہی اللہ تعالے ہے جسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں۔
۲۲	فاطر ۳۵	۱	لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝	کوئی سچا خدا نہیں اسکے سوا پھر تم کدھر الٹے جاتے ہو ف۴
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۱	إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ	بے شک تم (سب) کا خدا ایک ہے۔
؍؍	صٓ ۳۸	۱	أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝	اُس نے کئی خداؤں کو ایک خدا کر دیا یہ تو بڑی انوکھی (تعجب کی) بات ہے ف
؍؍		۵	وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	اور ایک خدا کے سوا جو (سب پر) دباؤ رکھنے والا ہے کوئی سچا خدا نہیں۔
؍؍	الزمر ۳۹	۱	سُبْحَانَهُ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	پاک ہے وہ تو اکیلا خدا ہے (سب پر) دباؤ رکھنے والا۔
۲۸	التغابن ۶۴	۲	اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ	اللہ تعالے کے سوا اور کوئی سچا معبود نہیں۔
۱۶	طٰہٰ	۱	اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۝	وہی اللہ تعالے ہے اسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں اُس کے پیارے نام ہیں ف

رَدُّ الشِّرْكِ ۳ — باب ۳ شرک کا رد۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	الفاتحة	۱	إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝	ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں (یعنے تیرا ہی پوجا کرتے ہیں) اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں
؍؍	البقرة	۱۴	وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ۝	اور کہتے ہیں (معاذ اللہ) خدا اولاد رکھتا ہے وہ پاک ہے (سب سے نرالا کوئی اُسکے جوڑ کا نہیں تو اُسکی اولاد کہاں ہو سکتی ہے) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اُسکی ملک ہے سب اُسکے تابعدار ہیں ف۸
۲	؍؍	۲۰	وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ	کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالے کا شریک دوسروں کو بھی بناتے ہیں ف۹

ف۱ یہ جو بکتے ہیں کہ اسکے شریک ہیں یا اسکو بیٹا ہے یا بیٹی یا جورو اُسکی شان ان واہی باتوں سے کہیں بلند ہے ۱۲ ف۲ جو ہمارے جہان کا مالک ہے ۱۲ ف۳ بس یہی وحی آتی ہے اور کچھ نہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی توحید ہی میری وحی میں بیان کی جاتی ہے شرک کا نام نہیں یا توحید ہی میری ساری وحی کا خلاصہ اور اصل الاصول ہے ۱۲ ف۴ اس سچے خدا کو چھوڑ کر تم نے جھوٹے معبود اور دیوتا بنا رکھے ہیں ۱۲ ف۵ عرب میں ہر ہر قبیلے کا ایک جداگانہ معبود یعنے بت تھا اور انکا یہ اعتقاد تھا کہ ہر معبود اپنے اپنے پوجنے والوں کی حمایت اور حفاظت کرتا ہے ۱۲ ف۶ ننانوے نام مشہور ہیں جو صحیح حدیث میں وارد ہیں اور انکے سوا بھی بہت نام ہیں ۱۲ ف۷ پوجا اسلئے کرتے ہیں کہ جنکو پوجیں وہ کچھ ہمارے کام آویں سوا اللہ جل شانہ کے سب عاجز بندے ہیں وہ اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتے نہ کسی کو مدد پہونچا سکتے ہیں اس آیت میں وہ ان مشرکین کا جو سوا اللہ کے کسی پیر یا امام یا پیغمبر یا فرشتے یا ولی یا کسی جھاڑ یا پہاڑ یا دریا یا چاند یا سورج یا قبر یا شہدے یا علم یا جھنڈے کی پرستش کرتے ہیں اور انکو مشکل کشا اور دستگیر اور قطب اور غوث سمجھ کر انسے مدد مانگتے ہیں یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں اور اگر کوئی مسلمان ایسا کرے تو وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے اسواسطے کہ اس آیت اور دیگر آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ نے تمام اقسام عبادت کو خاص کیا ہے اللہ تبارک و تعالے کے ساتھ عبادت تین قسم ہے۔ بدنی مالی قلبی بدنی جیسا طواف رکوع سجود یا کسی کا نام ورد وظیفہ کرنا یا اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کسی کا نام لینا قلبی جیسے توکل خوف رجا محبت اور خضوع یعنے کسی پر بھروسا رکھنا یا کسی کا ڈر رکھنا یا کسی سے امید رکھنا یا محبت رکھنا یا کسی کے آگے گڑگڑانا اور عاجزی کرنی یہ سب اقسام عبادت کے اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں جسنے اللہ عزوجل کے ساتھ ان عبادات میں سے کسی عبادت میں ساجھا بنایا وہ مشرک اور کافر ہوا اور وہ منکر ہے کلمہ پاک کے معنے سے اور کل پیغمبروں کی توحید سے شیخ الاسلام رحمہ نے فرمایا ہے جسنے اللہ تعالے اور اپنے درمیان وسیلے ٹھیرائے (یعنے یوں کہا کہ ہماری پکار اللہ تعالے نہیں قبول کرتا اللہ تعالے بڑا بادشاہ ہے ہم بندگوں کو پکاریں گے جو نگہبان ہمارے ہیں اللہ تعالے سے مانگیں گے) کہ انکو پکارے اور انسے سوال کرے اور انپر بھروسا رکھے تو وہ اجماع کے ساتھ کافر ہے اور فتاوی بزازیہ (جو ایک معتبر کتاب ہے کتب حنفیہ میں سے) میں لکھا ہے جو شخص کہے کہ بزرگوں کے ارواح ہر جگہ حاضر رہتے ہیں مخلوق کے حال کی خبر رکھتے ہیں وہ کافر ہے بعض لوگ یہ شبہ کرتے ہیں کہ پوجا تو غیر سوا اللہ کے اور کسی کا نہیں ہوتا لیکن مدد مانگنا یہ تو اللہ تعالے سے خاص نہیں ہو سکتا کیونکہ ایک بندہ دوسرے بندے کی مدد کرتا ہے اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ مدد جو آدمی کسی سے مانگتا ہے اس کے لئے دو شرطیں ہیں پہلا یہ کہ جس سے مانگتا ہے وہ زندہ ہو اسلئے کہ مردہ خود بخود تو کچھ نہیں کر سکتا اور اللہ تعالے سے بھی دعا نہیں مانگ سکتا کہ مرنے کے ساتھ ہی عمل کرنے سے بند ہو جاتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے اذا مات الانسان انقطع عملہ الحدیث اور رسول کی وفات کے بعد جب مسلمانوں پر کوئی سختی آتی تو آپس میں زندے ایک دوسرے سے دعا منگواتے تھے جیسے عمر رضی نے عباس رضی سے بارش کے لئے دعا منگوائی دوسری شرط یہ ہے کہ جو چیز مانگتا ہے وہ بظاہر انسان کی طاقت اور استطاعت میں ہو جیسے دشمن سے بچانا یا کھلانے پلانے سے یا سانپ یا شیر سے بچانا تو ایسی چیزوں میں مدد مخلوق سے مدد مانگنا بلا خلاف جائز ہے لیکن بشرطیکہ اعتقاد یہ ہو کہ بندہ اپنی ذاتی قدرت اور اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ اللہ تعالے اسکو طاقت نہ دیوے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			أَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّأَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ	اور اللہ تعالیٰ کے برابر انسے محبت رکھتے ہیں ف۱ اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی محبت سب سے زیادہ رکھتے ہیں ف۲ اگر ان ظالموں کو وہ بات معلوم ہوتی جو (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھتے وقت معلوم ہوگی کہ سب کچھ قدرت (اور اختیار) اللہ ہی کو ہے اور اللہ تعالیٰ کا عذاب بیشک سخت ہے ف۳
۳	آل عمران	۷	قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ	(اے پیغمبرؐ) انسے کہدو کہ اے کتاب والو (یہود اور نصاریٰ) ایسی بات پر آجاؤ جو ہم میں اور تم میں برابر مانی جاتی ہے ف۴ یعنے ہم سوا خدا کے کسی اور کو نہ پوجیں اور اللہ تعالیٰ کا شریک کسی چیز کو نہ بنائیں اور ہم آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں اللہ ہی کو رب سمجھیں ف۵ پھر اگر وہ (اتنا سمجھانے پر بھی) نہ مانیں تو تم تو (اے مسلمانو اور پیغمبرؐ) کہدو تم گواہ رہو ہم تو (ایک خدا کے) تابعدار ہیں ف۶
۵	النساء	۶	وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا	اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اسکا ساجھی کسی کو مت بناؤ (یا شرک نہ کرو نہ تھوڑی نہ بہت نہ کھلی نہ چھپی)۔
〃	〃	۷	إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا	بیشک اللہ تعالیٰ شرک کو تو بخشنے والا نہیں اور شرک کے سوا (جو گناہ ہیں) جسکو چاہے بخشدے (اور جسکو چاہے نہ بخشے عذاب کرے) اور جسنے اللہ کے ساتھ شرک کیا اُسنے بڑا گناہ باندھا ف۷
〃	〃	۱۸	إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلَّآ إِنٰثًا وَإِنْ يَّدْعُوْنَ إِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا	بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا ف۸ اور اس سے کم (درجہ کے گناہوں کو) جسکو چاہے بخشدے ف۹ اور جسنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا وہ بڑے سرے کا گمراہ ہوگیا ف۱۰ اللہ تعالیٰ کے سوا جنکو پکارتے ہیں وہ بس عورتیں ہی عورتیں ہیں ف۱۱ بلکہ (درحقیقت) شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں ف۱۲ اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی اور وہ (یعنے شیطان) کہنے لگا میں تو ضرور تیرے بندوں میں سے ایک معین حصہ مار لوں گا ف۱۳

ف۱ بلکہ بعضے مشرک اس زمانہ میں خدا کی پناہ ایسے دیکھے گئے کہ اللہ جل جلالہ کی محبت سے کئی درجہ زیادہ انکو اپنے پیر یا مرشد یا امام سے محبت ہے اور اسکی دلیل یہ ہے کہ اگر اللہ یا اسکے رسول کا کوئی قول یا فعل انپر پیش کرو تو انکے دلوں کو تسلی نہیں ہوتی مگر جب انکے پیر مرشد یا امام کا قول نکالدو تو فوراً مان لیتے ہیں معاذ اللہ انکا نمبر ان مشرکین سے جنکا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کئی درجہ بڑھا ہوا ہے اور بعضے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھا لیتے ہیں مگر پیغمبر یا پیر یا مرشد کی جھوٹی قسم کھانے میں جھجکتے ہیں ۱۲ ف۲ اسکے بعد اللہ کے رسول کی اسکے بعد اماموں اور بزرگوں کی اہل سنت وجماعت تمام اولیاء اللہ سے محبت رکھتے ہیں اور کسی ولی سے دشمنی یا بغض رکھنے کو ایسا برا جانتے ہیں گویا اللہ جل جلالہ سے لڑنا صحیح حدیث میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میرے ایک ولی سے دشمنی رکھے اسکو میں نے آگاہ کردیا وہ مجھ سے لڑتا ہے اگر سچ پوچھو تو اسکے رسول اور اسکے پیارے بندوں کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے اصل اللہ کی محبت ہے اور اسکے ذیل میں اسکے نیک بندوں کی محبت ہے محبت کی پہچان اطاعت اور تابعداری سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یعنے اگر تمکو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے تو میری پیروی کرو جو شخص مومن ہو اسکو لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سب پر مقدم رکھے اسکے بعد رسول کا حکم اور جب اللہ اور رسول کا حکم کسی مسئلہ میں معلوم ہو جائے تو تمام جہان کی رائے جو اسکے برخلاف ہو محض ناچیز سمجھے ۱۲ ف۳ تو کبھی دنیا میں اللہ کے برابر کسی کو نہ کرتے اتنی عبارت محذوف ہے ایک قراءت میں لو تری ہے اسکا ترجمہ یہ ہوگا اگر تو دیکھے اُن ظالموں کو جب وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ سارا زور اللہ ہی کا ہے (اور اسکے سامنے کسی کی کچھ نہیں چلتی) تو بڑا ہولناک امر دیکھے گا مطلب یہ ہے کہ ان مشرکوں کو جنہوں نے دنیا میں خدا کے برابر اور لوگوں کو بھی ٹھہرا رکھا ہے اگر اس حالت سے خبر ہوتی جو آخرت میں انکی ہونیوالی ہے یعنے خدا کا سخت عذاب سامنے سوا خدا کے اور کسی کا کچھ نہیں چلتا جنکو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے برابر بنایا تھا وہ سب عاجز اور مجبور نکلے تو یہ کبھی ایسا نہ کرتے یعنے خدا کا برابر والا ہرگز کسی کو نہ بناتے ۱۲ ف۴ یعنے ہر پیغمبر نے اسکو تسلیم کیا ہے اور کسی نے اسمیں اختلاف نہیں کیا اسی طرح ہر ایک آسمانی کتاب میں جگہ جگہ اسکا ذکر موجود ہے ف۵ جیسے یہود نے عزیرؑ کو اور نصاریٰ نے عیسے مسیحؑ کو حالانکہ دونو ہماری طرح آدمی تھے کھاتے پیتے سوتے جاگتے مرتے تھے مگر پیغمبری کے ساتھ مشرف ہوئے تھے ۱۲ ف۶ اور اُسکی توحید پر قائم ہیں اسکے حکم اور ارشاد کو تمام جہان کے کہنے پر مقدم سمجھتے ہیں ۱۲

(باقی بقیہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ط	اور ضرور انکو بہکاؤنگا اور امیدیں دلاؤنگا اور انکو یہ سکھلاؤنگا کہ جانوروں کے کان چیرا کریں ف۲ اور انکو یہ سوجھاؤں گا کہ اللہ تعالےٰ کی بناوٹ بدل دیں ف۳
۶	المائدۃ	۱۰	إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ط وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ۝	کیونکہ جو کوئی اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کرے تو اللہ تعالےٰ جنت کو اسپر حرام کرچکا اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا یعنے مشرکوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا ف۴
〃	〃	〃	قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	(اے پیغمبر ؐ) کہدے کیا تم اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے برے کا مالک نہیں نہ بھلے کا اور اللہ تعالےٰ ہی سنتا جانتا ہے ف
۷	الانعام	۲	قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝	کہہ کیا میں خدا تعالےٰ کے سوا جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے اور کسی کو اپنا معبود بناؤں ف۶ اور وہ (خدا سب کو) کھلاتا ہے اُسکو کوئی نہیں کھلاتا ف کہدے مجھہ کو تو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے (خدا کا) حکم مانوں اور شرک کرنیوالوں میں شامل نہ ہوں۔
〃	〃	〃	وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	اور اگر اللہ تعالےٰ تجھہ کو کوئی تکلیف پہونچائے (جیسے بیماری یا محتاجی یا اور کوئی بلا) تو اسکے سوا کوئی اُسکا دور کرنیوالا نہیں اور اگر وہ تجھکو کوئی بھلائی پہونچائے تو وہ سب کچھہ کر سکتا ہے۔ ف
〃	〃	۴	قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِن شَاءَ وَتَنسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ۝	(اے پیغمبر ان کافروں سے) کہہ (بھلا) تبلاؤ تو سہی اگر تمپر خدا کا عذاب آجائے یا تمپر قیامت آن کھڑی ہو تو کیا (اُسوقت بھی) (تم) اللہ کے سوا کسی اور کو پکاروگے اگر تم (اپنے دعوی میں) سچے ہو ف۷ (ہرگز) دوسرے کسی کو نہیں پکاروگے بلکہ خاص اللہ تعالےٰ ہی کو پکاروگے پھر اگر وہ چاہیگا تو اس مصیبت کو جسکے لیے پکارتے تھے دور کردیگا اور جنکو تمنے اُسکا شریک بنایا تھا ان (سب) کو بھولجاؤگے (یا چھوڑ دوگے)

ف کہ گناہ کرلو اللہ تعالےٰ گناہ بخشنے والا ہے مسلمانوں کو جنت میں جانے کے لیے صرف توحید کافی ہے اعمال صالحہ کی ضرورت نہیں یا مسلمان دوزخ میں نہیں جائیگا یا بہی جلدی کیا ہے مرتے وقت توبہ کرلینا ۱۲ ف۲ پھر انپر چڑھنا حرام سمجھیں جنکو بحیرہ کہتے تھے اسکا بیان سورہ مائدہ میں آویگا ۱۲ ف۳ یعنے اسکی بنائی ہوئی صورت کو مثلاً جانوروں کا خصی کرنا یا ان کی آنکھہ پھوڑنا کان کترنا دم کترنا مرد کو مخنث کرنا۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ سورج اور چاند اور پتھر اور آگ کی پرستش کراؤنگا حالانکہ ان چیزوں کو اللہ تعالےٰ نے آدمی کے فائدے کیلئے پیدا کیا ہے تو انکا پوجنا اللہ تعالےٰ کی فطرت کو بدلنا ہے بعضوں نے کہا اپنی ذات یا نسب کا بدلنا یا کالا خضاب کرنا یا دین اسلام کو جو اصل فطری دین ہے بدلڈالنا بعضوں نے ضرورت سے جانور کو خصی کرنا درست رکھا ہے لیکن آدمی کا خصی کرنا قطعاً حرام ہے ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے منع فرمایا ہے جانوروں کو خصی کرنے سے اسیطرح سے گھوڑے کو خصی کرنیسے بعضوں نے کہا گودنا اور بالوں کا چٹلہ جوڑنا بھی اللہ تعالےٰ کی بناوٹ کو بدلنا ہے ۱۲ ف۴ جو انکو بہشت میں لیجا دے یا دوزخ سے چھوڑا دے ۱۲ ف۵ اسکے سوا کسی میں یہ طاقت نہیں کہ ہر چیز کو چھوٹی ہو یا بڑی دور یا نزدیک دیکھہ لیوے یا ہر شخص کی فریاد اور پکار سن لیوے حضرت مسیح ؑ میں بھی یہ طاقت نہ تھی وہ بھی اور بندوں کیطرح بہت سی باتوں میں مجبور تھے چنانچہ خود انجیل میں ہے کہ جس شب کی صبح کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پکڑے جانے والے تھے اس شب میں بڑی عاجزی اور گڑگڑاہٹ سے اللہ سے دعا کرتے رہے اور بار بار یہ عرض کرتے تھے خداوند اگر ہوسکے تو یہ تکلیف مجھپر سے ٹالدے پھر جو کوئی اپنے تئیں نہ بچا سکتا ہو وہ دوسرے کے برے یا بھلے کا کیا اختیار رکھیگا ۱۲ ف جیسے تم مجھہ سے کہتے ہو کہ بتوں کو پوجو ۱۲ ف۶ کیونکہ وہ کہانیکا محتاج نہیں ہے ایسی باتوں سے پاک ہے ۱۲ ف۸ اس آیت سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے کیونکہ دکھہ درد کا دفع کرنیوالا اور فائدہ پہونچانیوالا جب وہی ایک اللہ تعالےٰ ہے تو پھر اسکے سوا کسی کو پکارنا یا کسی کا پوجنا یا شکر کرنا نری نادانی اور بیوقوفی ہے ۱۲ ف۹ اس آیت میں اللہ تعالےٰ ایک انسانی عادت اور خاصیت سے مشرکوں کو الزام دیتا ہے کہ جب تم اللہ تعالےٰ کے سوا بتوں اور دوسرے معبودوں کے نسبت بھی یہ سمجھتے ہو کہ وہ مصیبت کے وقت کام آسکتے ہیں دکھہ درد دفع کرسکتے ہیں اور اس دعوی میں تم سچے ہو تو سخت عذاب یا قیامت آجانے پر بھی تم ان بتوں اور معبودوں کو پکاروگے یا نہیں سخت مصیبت کے وقت جیسے جہاز ڈوبنے لگے یا زلزلہ ہونے لگے انسان سبکو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ ہی کو پکارتا ہے ۱۲ ف۱۰ کیونکہ میں اسکا پیغمبر ہوں اور پیغمبروں کو اول ایمان لانا چاہیئے ۱۲

٧	الانعام	٥	قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝	(اے پیغمبر ص) کہہ بھلا بتلا تو سہی اگر اللہ تعالے تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو کوئی اور خدا ہے اللہ تعالے کے سوا جو (پھر) یہ چیزیں تم کو لا دے (اے پیغمبر ص) دیکھ ہم (اُنسے) پھیر پھیر کر (کیسی کیسی) دلیلیں بیان کرتے ہیں اسپر بھی یہ نہیں سنتے ف١
″	″	٧	قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝	(اے پیغمبر ص) کہدے مجھکو انکا پوجنا منع ہوا جنکو تم اللہ تعالے کے سوا پکارتے ہو (اور پوجتے ہو) کہدے میں تمہاری خواہشوں پر نہیں چلتا اگر چلوں تو میں گمراہ ہو چکا اور راہ پانے والوں میں نہ رہا ف٢
″	″	٨	قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝	(اے پیغمبر ص) کہدے تمکو خشکی اور سمندر کے اندھیروں ف٣ سے کون بچا کر لاتا ہے تم آواز نکالکر اور چپکے سے اسکو پکارتے ہو اور کہتے ہو اگر وہ ہمکو اس (بلا) سے بچا لے تو ہم ضرور (اسکے) شکرگذاروں میں ہو جاویں ف٤ (اے پیغمبر ص) کہدے اللہ تعالے تمکو ان اندھیروں سے اور ہر ایک سختی سے نجات دیتا ہے ف٥ پھر تم شرک کرتے ہو ف٦
″	″	٩	قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	(اے پیغمبر ص) کہدے ف٧ کیا ہم اللہ تعالے کے سوا انکو پکاریں جو ہمارا نہ بھلا کر سکتے ہیں نہ برا کر سکتے ہیں اور جب اللہ تعالے ہم کو (سچی سیدھی) راہ پر لگا چکا تو ہم اُلٹے پاؤں (کفر کیطرف) لوٹ جائیں ف٨ جیسے کسی کو بھوتنے (شیطان غول بیابانی) جنگل میں بہکا کر حیران کر دیں ف٩ اُسکے کچھ ساتھی ہوں جو اسکو راہ پر بلائیں (کہیں) ادہر آؤ ف١٠ (اے پیغمبر ص) کہدے اللہ تعالے نے جو راہ بتائی وہی ف١١ راہ ہے اور ہم (مسلمانوں) کو تو یہ حکم ملا ہے کہ جو سارے جہان کا مالک ہے اسکے تابعدار رہیں ف١٢
″	″	١٠	وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	اور اگر وہ لوگ ف١٣ شرک کرتے تو انکا کیا کرایا (سب) اکارت ہو جاتا ف١٤
″	″	″	وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ	اور ان لوگوں نے ف١٥ اللہ تعالے کو جیسا پہچاننا چاہیئے تھا ویسا نہیں پہچانا ف١٦
″	″	١٢ و ١٣	وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَ	اور ان مشرکوں نے جنوں ف١٧ کو اللہ تعالے کا شریک بنا دیا حالانکہ اللہ تعالے ہی نے جنوں کو پیدا کیا ف١٨ اور

ف١ منہ پھیر کر چلدیتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبر ص دیکھ ہم کس کس طرح کی نشانیاں اپنی قدرت کی دکھلاتے ہیں اسپر بھی یہ کمبخت پھیرے چلے جاتے ہیں ١٢ ف٢ اوپر کئی آیتوں میں ان غریب مسلمانوں کا قصہ بیچ میں بیان کر دیا گیا تھا اب پھر وہی مطلب شروع ہوا یعنے کافروں سے بحث اور مباحثہ کافر یہ چاہتے تھے کہ آنحضرت صلعم انکے جھوٹے معبودوں اور اوتاروں کی تعظیم کریں تو وہ آپ سے مل جاویں گے حکم ہوا یہ کبھی نہیں ہو سکتا اللہ تعالے کے سوا دوسرے کا پوجا بالکل منع ہے ١٢ ف٣ ایسے سخت وقتوں میں ١٢ ف٤ خشکی کا اندھیرا یہ ہے کہ ابر ہو رات ہو دریا کا اندھیرا یہ ہے کہ ابر ہو رات ہو طوفان ہو ١٢ ف٥ دکھ بیماری آفت ١٢ ف٦ اور شکر کے بدل جسکا اقرار کیا تھا کفر اختیار کرتے ہو لاحول ولا قوۃ - اس آیت سے مشرکین کا شرمندہ کرنا منظور ہے کہ ساری نعمتیں بھی اللہ تعالے ہی نے دیں ہیں اور دکھ درد ان مصیبتوں کو بھی وہی دفع کرتا ہے آفت سے بھی وہی بچاتا ہے پھر اسکو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کو جن کو نہ کچھ اختیار ہے نہ ان کا کچھ احسان ہے کیوں پکارتے ہو ١٢ ف٧ ان کافروں سے ١٢ ف٨ یعنے توحید کی سیدھی راہ کو چھوڑ کر پھر شرک میں مبتلا ہوں اگر ہم ایسا کریں تو ہماری وہی مثال ہوگی جیسے الخ ١٢ ف٩ وہ چاروں طرف پھرے ١٢ ف١٠ لیکن وہ انکی نہ سُنے اور ان بھتنوں کی بات پر چلے اور ہلاک ہو ١٢ ف١١ سیدھی سچی ١٢ ف١٢ کافروں کو شیطان نے ہر طرف کا یا وہ کفر کے جنگل میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہیں پیغمبر ص ان کا ساتھی ہے یا دوسرے نیک بندے وہ انکو سیدھی راہ یعنے اسلام کی طرف بلاتے ہیں لیکن وہ نہیں سنتے اور شیطان ہی کے رستے پر چلے جاتے ہیں مسلمانوں نے کہا اگر ہم بھی توحید چھوڑ کر پھر شرک اختیار کریں تو ہماری بھی یہی مثال ہو جاوے ١٢ ف١٣ پیغمبر ص اور ان کے باپ دادا اولاد بھائی جن کا ذکر اوپر ہوا ١٢ ف١٤ کیونکہ شرک کے ساتھ کوئی عمل کیسا بھی عمدہ ہو قبول نہیں ہوتا ١٢ ف١٥ یعنے قریش کے کافروں یا یہودیوں نے ١٢ ف١٦ یا جیسی اسکی بڑائی کرنا چاہیئے تھی ویسی نہیں کی ١٢ ف١٧ یعنے شیطان کو جب اللہ تعالے کے سوا کسی اور کو پوجا تو گویا شیطان کو پوجا اُسکو اللہ تعالے کا شریک ٹھیرایا شیطان جن میں سے ہے ١٢ ف١٨ جن بھی اسکے بندے ہیں آدمی کی طرح بندہ خدا نہیں ہو سکتا پارسی اس امر کو مانتے ہیں کہ اہرمن کو بھی یزدان نے پیدا کیا لیکن وہ یزدان سے باغی ہو کر مخالف بن بیٹھا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اہرمن کی کیا طاقت ہے کہ یزدان کا مخالف بن بیٹھے یزدان ہی نے اسکو مصلحت سے مہلت دے رکھی ہے اور اگر یزدان چاہے تو ایک لحظہ میں اہرمن جیسے لاکھوں کو فنا کر دیوے ورنہ وہ یزدان نہیں ہو سکتا ١٢ -

نمبر	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
			خَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنٰتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝	ان لوگوں نے نادانی سے اللہ کے لیئے بیٹوں اور بیٹیوں کو تراش لیا وہ ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں پاک اور برتر ہے وہ آسمانوں اور زمین ف۱ کا انوکھا پیدا کرنیوالا ہے اُسکی اولاد (بیٹا یا بیٹی) کہاں سے ہوگی جبکہ اُسکی کوئی جورو نہیں ہے ف۲ اور اسنے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے یہی اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہی ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے
۷	الانعام	۱۴	اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا	(اے پیغمبرؐ ان لوگوں سے کہدے) کیا میں اللہ کے سوا کسی فیصلہ کرنیوالے کو ڈھونڈوں ف۳
〃	〃	۱۶	وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝	اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیت اور جانور (مویشی) پیدا کیئے ہیں ان میں ف۴ کافر اللہ کا ایک حصہ لگاتے ہیں اور اپنے خیال پر (جو غلط ہے) یوں کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ ہمارے معبودوں (بتوں) کا ہے ف۵ پھر جو انکے معبودوں کا (حصہ) ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کے کام میں نہیں آسکتا اور جو اللہ تعالیٰ کا (حصہ) ہے وہ اُنکے معبودوں کو ملسکتا ہے (لاحول ولا قوۃ) کیا بُرا فیصلہ کرتے ہیں ف۶
۸	〃	۱۹	اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا	(تم کو لازم ہے) کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ ف۷
〃	〃	۲۰	قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ	(اے پیغمبرؐ) کہدے میری نماز اور قربانی ف۸ اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے لیئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ف۹ اُسکا کوئی شریک نہیں اور مجھکو یہی حکم ہوا ہے ف۱۰ اور میں (اس امت میں) سب سے پہلے اُسکا تابعدار ہوں (اے پیغمبرؐ) کہدے کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور مالک ڈھونڈھوں حالانکہ وہی ہر چیز کا مالک ہے ف۱۱
〃	الاعراف	۴	قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ	(اے پیغمبرؐ) کہدے میرے مالک نے تو صرف بُری (بے شرمی کے) کاموں کو ف۱۲ حرام کیا ہے کھلم کھلا ہو یا چھپا کر اور گناہ کو اور ناحق

ف۱ یعنے پہلے انکا کوئی نمونہ نہ تھا۔ اسی نے انکو ایجاد کیا ۱۲ ف۲ اور جورو کے بغیر اولاد ہو نہیں سکتی اگر یہ کہو کہ اللہ نے بغیر جورو کے انکو پیدا کیا تو وہ اللہ کے بندے ہوئے نہ اولاد ۱۲ ف۳ مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواہش کی کہ ہمارے اور آپ کے درمیان جو اختلاف ہیں انکو فیصلہ کرنے کے لیئے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو منصف ٹھیرائیے اسکا فیصلہ ہم اور آپ دونوں مان لیں سو وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۴ جن کو اللہ تعالیٰ کا شریک جانتے ہیں ۱۲ ف۵ جیسے خیرات نکالنے والوں سے سلوک مہمان کی مہمانی ۱۲ ف۶ عرب کے مشرکوں کی ایک اور دوسری گمراہی کا بیان ہے وہ جو نیاز یا خیرات نکالتے۔ اس میں دو حصے کرتے ایک اللہ کا دوسرا انکے بتوں اور ٹھاکروں کا اور جب بتوں یا ٹھاکروں کے حصے میں کمی پڑتی تو اللہ تعالیٰ کے حصے کا مال اس میں ملا دیتے اور بتوں کا حصہ اللہ کے حصے میں کبھی نہیں دیتے اور کہتے کہ اللہ غنی ہے اسکو کیا حاجت ہے ۱۲ ف۷ کیونکہ شرک کرنا حرام ہے اسی طرح اس آیت میں اخیر تک وہ حکم بیان کیئے گئے ہیں جنکا خلاف کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ۱۲ ف۸ یا ہر ایک عبادت یا دین ۱۲ ف۹ اسکے سوا میں کسی اور کے لیئے کوئی عمل نہیں کرتا ۱۲ ف۱۰ کہ ہر ایک عمل کو خالص اسکی رضامندی کے لیئے کروں اسکو اکیلا سچا خدا جانوں اسکا کسی کو شریک نہ کروں ۱۲ ف۱۱ اور تم اللہ تعالیٰ کے سوا جنکی عبادت کرتے ہو وہ دمڑی کے بھی مالک نہیں ہیں بلکہ خود دوسرے کے مملوک ہیں ۱۲ ف۱۲ جیسے زنا اغلام وغیرہ کو ۱۲ ف۸ حدیث میں ہے کہ آپ نے قربانی کرتے وقت حضرت فاطمہ رضہ سے کہا یہی دعا پڑھ ان صلاتی ونسکی اخیر تک اور فرمایا کہ پہلا قطرہ جو اس کے خون کا بہیگا تو تیرے سب گناہ بخشدیے جاویں گے ایک شخص بولا یارسول اللہ یہ حکم آپ کے لیئے ہے اور آپ کے گھر والوں کے لیئے آپ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے لیئے ۱۲

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا	سند لانے (یعنی ظلم) کو اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے کو جس کی اُس نے کوئی سند نہیں اوتاری۔
٨	الاعراف	٣٧	حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝	یہاں تک کہ جب ہمارے فرشتے اُنکی جان نکالنے کو آموجود ہونگے تو اُنسے کہیں گے اب وہ کدھر ہیں جنکو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے وہ کہیں گے (معلوم نہیں) ہمکو چھوڑ کر کہاں غائب ہو گئے اور اسوقت اپنے اوپر آپ گواہی دینگے بیشک وہ کافر تھے۔
٩	"	١٨٨	قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں اپنی ذات کے نفع نقصان کا (بھی) مالک نہیں مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے اور اگر میں غیب کی بات جانتا ہوتا تو اپنے لیے بہت سی بھلائی کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہونچتی میں تو کچھ نہیں مگر (ایک بندہ) ایمان والوں کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا۔
١٠	"	١٩٠	فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۝ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا	جب اللہ تعالیٰ نے اُنکو اچھا پورا بچہ دیا تو جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو دیا تھا اس میں اللہ کے شریک بنانے لگے اور اللہ تعالیٰ اُن کے شرک سے برتر ہے کیا یہ لوگ انکو (اللہ کا) شریک بناتے ہیں جو کچھ نہیں پیدا کرتے بلکہ خود (اللہ تعالیٰ کے) پیدا کیے ہوئے ہیں اور نہ وہ انکی مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی مدد کرتے ہیں اور (اے مشرکو) گر تم انکو سیدھے رستہ پر بلاؤ تو تمہارے ساتھ نہ ہولیں تم انکو پکارو یا چپ رہو دونو تمہارے لیے برابر ہیں۔ بیشک تم جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح (اللہ تعالیٰ کے) بندے ہیں اچھا انکو پکارو وہ تمہارا مطلب نکالیں اگر سچے ہو کیا اُنکے پاؤں ہیں جنسے وہ چلتے ہیں کیا اُنکے ہاتھ ہیں جن سے وہ (چیزوں کو) تھامتے ہیں۔ کیا اونکی آنکھیں ہیں جنسے وہ دیکھتے ہیں۔ کیا اُنکے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں کہدے تم اپنے شریکوں

[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
			شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ ۝	کو پکارو پھر (تم سب ملکر) میرا برا داؤں چلاؤ اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو
۹	الاعراف	۲۲	وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۝ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝	اور جنکو تم اسکے سوا پکارتے ہو نہ وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں نہ اپنی آپ مدد کرسکتے ہیں[ف] اور اگر تم انکو سیدھے رستہ کیطرف بلاؤ تو (تمہاری) ایک نہیں سنیں اور دیکھنے میں تجھ کو وہ دیکھ رہے ہیں[ف] پر (وہ) دیکھتے نہیں ۝
۱۰	التوبۃ	۵	وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝	اور یہودی[ف] کہتے ہیں عزیر (پیغمبر) اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے[ف] یہ انکے منہ کی باتیں ہیں[ف] انگلے کافروں کی سی باتیں بنانے لگے[ف] اللہ انکو غارت کرے کہاں (کیسے) بہکے جاتے ہیں[ف] ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑکر اپنے مولویوں اور درویشوں (عالموں اور شیخوں) کو اور مسیح مریم کے بیٹے کو خدا بنا لیا[ف] حالانکہ انکو (خدا تعالیٰ کے پاس سے) اور کچھ نہیں یہی حکم ملا تھا کہ ایک اکیلے سچے خدا کی پرستش کریں اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں[ف] وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک ہے[ف] (یہ لوگ) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور[ف] کو اپنے منہ سے (جھوٹی باتیں بنا کر) بجھا دیں اور اللہ نہیں ماننے والا جب تک اپنے نور کو پورا نہ کرے گو کافر برا مانیں[ف]
۱۱	یونس	۲	وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝	اور یہ[ف] (مشرک) اللہ کے سوا انکو پوجتے ہیں جو نہ انکا نقصان کر سکتے ہیں نہ فائدہ (یعنے بت) اور کہتے ہیں اللہ کے پاس یہ ہمارے سفارشی ہونگے (اے پیغمبر) کہدے کیا تم اللہ کو وہ بات بتلاتے ہو جسکو وہ آسمانوں میں پہچانتا ہے نہ زمین میں[ف] وہ انکے شرک سے پاک اور برتر ہے[ف]
۔	۔	۴	قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي	(اے پیغمبر) ان سے پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو شروع میں پیدا کرے پھر (فنا کرکے) اسکو دوبارہ پیدا کرے[ف] کہدے اللہ شروع میں مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ بھی وہی پیدا کریگا تو تم کدھر الٹے جا رہے ہو پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا

ف ۔۔۔ [illegible] یہ سب ظاہر ایسا انکار کرتے ہیں ۱۲ ف یہود ۔۔۔ [illegible] ۱۲ ف انکی آنکھیں ظاہر میں کھلی ہیں ۱۲ ف مشرکوں نے بتوں کی صورتیں ایسی بنائی تھیں ۔۔۔ [illegible] تک ان کی صورت تک یہی ہیں مگر دیکھے کہاں سے جان ہی کہاں تھی ۔۔۔ [illegible] بعضے یہودی اور بعضوں نے کہا سب یہودی ۱۲ ف ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ انجیل کی روایت کے موافق ۔۔۔ [illegible] ف جیسے مشرک کہتے تھے فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں یا لات اور منات اور عزیٰ خدا کی بیٹیاں ہیں ۔۔۔ [illegible] خدا ایک تھا پھر اس ایک ذات سے تین ذاتیں نکلیں ۔۔۔ [illegible] ف ۔۔۔ مولویوں اور شیخوں کو خدا بنانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک حکم پاتے ۔۔۔ [illegible] کی کتاب پر عمل نہ کرتے اور مولویوں اور شیخوں کے کہنے پر چلتے ۱۲ ف سب جھوٹے معبود ہیں ۱۲ ف ۔۔۔ [illegible] یہود اور نصاریٰ اپنے مولویوں اور درویشوں کی پرستش نہیں کرتے تھے ۔۔۔ [illegible] سمجھ لیتے اور جسے حرام کہدیتے اسکو حرام سمجھ لیتے بس یہی خدا بنانا تھا ۔۔۔ [illegible] ف ۔۔۔ جھوٹی باتیں ۔۔۔ [illegible]

پھیلانا چاہتا ہے ان کافروں کی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کیا چل سکتی ہے ۔۔۔ [illegible]

	سورة		آیت	ترجمہ
"			اَفَمَنْ يَهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝	(بھلا) جو سچی راہ پر لگاتا ہے اُسکی تابعداری بہتر ہے یا اُسکی جسکو خود راہ معلوم نہیں[ف۱] مگر ہاں جب وہ راہ پر لگایا جاوے[ف۲] تو تم کو (اے لوگوں) کو کیا ہوا ہے کیسا انصاف کرتے ہو[ف۳]
"	یونس	٥	قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ	(اے پیغمبر) کہدے میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا تو مالک نہیں[ف۴] مگر جو خدا چاہے[ف۵] ہر قوم کی ایک میعاد (مقرر) ہے جب اُسکا وقت آگیا تو ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہو سکتے[ف۶]
"	یونس	،	قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	کافر (اہل کتاب یا مشرک) کہتے ہیں اللہ کی اولاد ہے[ف۷] وہ اس سے پاک ہے[ف۸] وہ تو بے پروا ہے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے[ف۹] تمہارے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے[ف۱۰] کیا تم اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جسکو نہیں جانتے[ف۱۱]
"	"	"	قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝	(اے پیغمبر) کہدے لوگو اگر تم کو میرے دین میں کچھ شک ہے[ف۱۲] تو میں تو اللہ کے سوا تم جنکو پوجتے ہو انکو پوجنے والا نہیں البتہ میں اللہ کو پوجتا ہوں جو (ایک دن) تمہاری جان لیگا[ف۱۳] اور مجکو یہ حکم ہوا ہے کہ ایماندروں میں رہوں اور یہ کہ سب دینوں سے الگ ہو کر اس دین (اسلام) پر اپنا منہ سیدھا رکھ اور ہرگز مشرکوں میں مت ہو اور اللہ کے سوا انکو مت پکار جو نہ تیرا فائدہ کر سکتے ہیں نہ نقصان پھر اگر تو ایسا کرے (بالفرض) تو بیشک تو بھی ظالموں سے ہوگا[ف۱۴] اور اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچاے تو اُسکے سوا کوئی اُسکا دور کرنیوالا نہیں اور اگر تجھ کو کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو اُسکے فضل کو کوئی پھیر دینے والا نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے فائدہ پہنچائے[ف۱۵] اور وہی بخشنے والا مہربان ہے[ف۱۶]

ف۱ محض بیجان اسباب جیسے بت ۱۲ ف۲ اس میں جان ڈالی جاوے اور سمجھ عنایت ہو یہ تو اللہ ہی کر سکتا ہے کہ پتھر کو جاندار اور سمجھ دار کر دے ۱۲ ف۳ کیسا فیصلہ کرتے ہو کہ ایک عاجز بیجان بے سمجھ کو اللہ تعالیٰ قادر کریم کا شریک ٹھہراتے ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا جو سچے راہ پر لگاتا ہے اسی کی پیروی کرنی چاہیے یا اس کی جو راہ نہیں سکتا جب تک کوئی اسکو راہ نہ بتلاوے [illegible] جو جاندار اور سمجھ دار ہیں جیسے [illegible] کو سب سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان میں بھی یہ قدرت نہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے راہ پر لگانے کے سیدھی راہ پر لگ جاویں کیونکہ ہادی اور مضل اسی کی ذات ہے ۱۲ ف۴ [illegible] اختیار میں کیونکر ہوگا ۱۲ ف۵ اتنے کا میں مالک ہو سکتا ہوں سوا وہی نفع اور نقصان کا مالک ہے ۱۲ ف۶ [illegible] سید علامہ [illegible] نے کہا اس آیت میں تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیے جو مشکل کے وقت اللہ کے رسول کو پکارتے ہیں [illegible] وہ باتیں چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا اور جب آنحضرت صلعم تمام بنی آدم کے سردار ہیں اپنے نفع اور نقصان کا مالک نہیں [illegible] دوسرے کے نفع اور نقصان کا کیونکر مالک ہو سکتا ہے اور تعجب ہے ان لوگوں سے جو قبروں پر جھکتے ہیں اور قبر والوں سے [illegible] ف۷ [illegible] اسکو کوئی حاجت نہیں ہو ۱۲ ف۹ اسکو بیٹا یا بیٹی کی کیا ضرورت ہے وہ ہمیشہ باقی اور اسکا علم ہمیشہ قائم ہے ۱۲ ف۱۰ [illegible] بڑی نادانی اور جہالت ہے جو اس پاک ذات پر ایسے بہتان لگاتے ہو ۱۲ ف۱۱ [illegible] ف۱۲ [illegible] کسی حال میں تم کو شک ہو یا یقین ہو ۱۲ ف۱۳ تم کو مارے گا اسی کے پاس جاؤگے ۱۲ ف۱۴ [illegible] نقصان دونوں ۱۲ ف۱۵ مامون قیس کہتے ہیں قرآن کی جن آیتوں نے مجھکو سارے جہان سے بے پرواہ کر دیا [illegible] ف۱۶ [illegible] ہیں ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
[illegible]	[illegible]	۱	[illegible] الله [illegible]	[illegible] کی طرف سے تم کو [illegible] والا [illegible]
۱۲	یوسف	۰	إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۞	اور اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں اس نے حکم دیا ہے کہ سوا اسکے کسی کو نہ پوجو یہی سیدھا رستہ ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔
۱۳	۰	۱۲	وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ۞	اور اکثر لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں مگر ساتھ ہی شرک کرتے ہیں
۰	۰	۰	قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۞	کہدے میری راہ یہ ہی ہے میں تم کو اللہ کیطرف سمجھ بوجھ کر بلاتا ہوں (دلیل رکھکر) اور جو میری پیروی کرتے اور اللہ کی ذات پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں نہیں ہوں
۰	الرعد ۱۳	۲	لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۞	اسی کی (پکار) سچی پکار ہے اور جنکو اللہ کے سوا پکارتے ہیں (بت اوتار اولیا وغیرہ) وہ انکا کچھ کام نہیں نکال سکتے مگر ایسا ہی (نکال سکتے ہیں) جیسے کوئی اپنے دونوں ہاتھ پانی کیطرف پھیلا دے تاکہ پانی اسکے منہ تک پہنچ جاوے حالانکہ پانی کبھی اسکے منہ تک پہنچنے والا نہیں اور کافروں کا پکارنا (عبادت یا دعا کرنا) محض لغو ہے۔
۰	۰	۰	قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۞	کہدے پھر کیا تمنے اللہ کو چھوڑکر دوسروں کو اپنا مالک بنا لیا جو اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا (بھی) اختیار نہیں رکھتے (تو تمہارے نفع نقصان کا انکو کیا اختیار ہوگا) کہدے کیا اندھا اور انکھیارا برابر کیا اندھیرا اور اجالا برابر (کفر اور ایمان برابر) کیا ان کافروں نے ان لوگوں کو خدا کا شریک ٹھیرا لیا ہے جنہوں نے خدا کی طرح کچھ پیدا کیا ہے اور اس پیدائش سے انکو شبہ پڑ گیا کہدے اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ اکیلا ہے زبردست
۰	۰	۵	أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ	پھر کیا جو (یعنی خداوند کریم) ہر شخص کے کاموں کی خبر رکھتا ہے اور انکی (ہی خبر رکھتا ہے) کہ ان کافروں نے اسکے شریک ٹھیرا لیے ہیں کہدے (بھلا) انکے نام تو بتاؤ یا کیا تم خدا کو وہ بات بتلاتے ہو جو (ساری) زمین میں (کہیں) وہ نہیں جانتا یا (فقط) اوپر ہی اوپر ایک بات بکتے ہو
۰	۰	۰	قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ	کہدے مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ کو پوجوں اور کسی کو اسکا شریک بناؤں

[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱۳	ابراہیم	۰	إِلَيْهِ أَدْعُوا وَإِلَيْهِ مَآبِ ۝ وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ۝	میں اُسی کیطرف (لوگوں کو) بلاتا ہوں اور اسی کیطرف مجھکو لوٹ جانا ہے اور ان لوگوں نے اللہ کے ساجھی ٹھیرائے ہیں اسلیے کہ لوگوں کو اللہ کے رستے (توحید) سے بہکا دیں کہدے (چند روز دنیا کے) مزے اُڑا لو پھر تو تم کو دوزخ میں جانا ہے ف۱
۱۴	النحل	۲	وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝	اور جن معبودوں کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ نہیں پیدا کر سکتے بلکہ خود (دوسرے کے) پیدا کیے ہوئے ہیں مُردے ہیں اُنہیں (آدمی کی طرح بھی) جان نہیں ہے اور انکو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب زندہ ہونگے
〃	〃	۶	وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝	اور آسمان اور زمین میں جتنے جاندار ہیں اور فرشتے سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ (اُسکی عبادت سے) غرور نہیں کرتے وہ (یعنے فرشتے) اوپر کیطرف سے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں ف۴ اور انکو جو حکم ہوتا ہے وہ بجا لاتے ہیں
〃	〃	۷	وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ۝ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ ۝ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ ۝ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ	اور جتنی نعمتیں تمہارے پاس ہیں وہ بھی سب اللہ کی دی ہوئی ہیں پھر جب تمکو تکلیف پہنچتی ہے تو (بھی) اسی کے آگے بلبلاتے ہو ف۵ پھر جب تمہاری تکلیف دور کر دیتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ (جو کافر ہیں) اپنے مالک کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں ف۶ انکا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دیے کی ناشکری کریں خیر (چند روز) مزہ اُٹھا لو آگے چلکر تم کو معلوم ہوگا اور یہ لوگ (کافر) جو ہم نے انکو دیا ہے اسمیں سے کچھ حصہ اُنکا ٹھیراتے ہیں جنکو شعور ہی نہیں ہے ف۷ قسم خدا کی (اے کافرو) جو تم جھوٹ باندھتے ہو اُسکی بازپرس تم سے ہوگی اور کہتے ہیں اللہ کی بیٹیاں ہیں ف۸ وہ پاک ذات ہے اور انکو من مانی (بیٹے) ملے اور جب انہیں سے کسی کو بیٹی کی خبر دیجاتی ہے (کہ تمہارے گھر بیٹی پیدا ہوئی) تو (مارے رنج کے) اُسکا منہ کالا پڑجاتا ہے اور گھٹ کر رہجاتا ہے (بیٹی پیدا ہونے کی) بری خبر کیوجہ سے جو اُسکو دی گئی تھی لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے دل میں سوچتا ہے کیا اُسکو ذلت کے ساتھ رہنے دے یا اُسکو مٹی میں دبادے سنو تو یہ (کافر اللہ کیلیے) کیا بری تجویز کرتے ہیں ف۱۰ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے اُنہیں کو ایسی بری باتیں مبارک رہیں ف۱۱ اور اللہ کی

ف۱ تو جو کوئی تم کہنا مانے وہ گویا خدا کو نہیں مانتا اس کی عبادت سے انکار کرتا ہے ۱۲ ف۲ ان کا [illegible] جیسے کوئی بادشاہ سے بغاوت [illegible]

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	آیات قرآنی	ترجمہ
			الْحَكِيمُ	[illegible]
۱۴	النحل	۱۰	وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝	اور یہ لوگ (مشرک) اللہ کے سوا اُن چیزوں کو پوجتے ہیں جن کو آسمان اور زمین سے روزی دینے کا کوئی اختیار ہی نہیں نہ انکو کچھ بھی طاقت ہے۔
۱۵	بنی اسرائیل	۲	لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَخْذُولًا ۝	(اے پیغمبرؐ) خدا کے ساتھ دوسرا کسی معبود نہ بنا پھر تو مذموم (بدنام اور خدا کی رحمت سے) محروم ہو کر بیٹھے گا۔
〃	〃	۳	وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ	اور تیرے مالک نے یہ چکوتا کر دیا ہے کہ اسکے سوا اور کسی کو نہ پوجو۔
〃	〃	۴	أَفَأَصْفٰكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ إِنَاثًا إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ۝	مشرکو یہ بھی کوئی بات ہے کیا خدا نے تمہارے لیے بیٹے چن لیے اور اپنے لیے بیٹیاں یعنی فرشتے یہ تو تم بڑی (غلط) بات کہہ رہے ہو۔
〃	〃	۶	قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۝ أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ۝	(اے پیغمبرؐ) کہہ خدا کے سوا تم جنکو (خدا کا شریک) سمجھتے ہو انکو پکار دیکھو وہ تو اتنا بھی اختیار نہیں رکھتے کہ کوئی تکلیف تمہاری دور کریں یا اسکو سرکا دیں (کسی اور پر ڈالدیں) جن لوگوں کو یہ مشرک پکارتے ہیں ان میں جو زیادہ مقرب ہیں وہ اپنے مالک تک (خود) وسیلہ چاہتے ہیں اور اسکی مہربانی کی امید رکھتے ہیں اور اسکے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں اسلیے کہ تیرے مالک کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے
〃	〃	۷	وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ فَلَمَّا نَجّٰكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا ۝	اور جب سمندر میں تم آفت میں گرفتار ہوتے ہو تو اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارا کرتے تھے سب بھول جاتے ہیں پھر جب تمکو خشکی میں بچا لاتا ہے تو (خدا سے) پھر بیٹھتے ہو اور آدمی بڑا ناشکرا ہے
۱۶	الکہف	۱۲	فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝	اب جسکو اپنے مالک سے ملنے کی امید ہو اسکو چاہیے اچھا کام کرے (شرع کے موافق خلوص کے ساتھ) اور اپنے مالک کی عبادت میں کسی (مخلوق) کو شریک کرے
〃	مریم	۲	مَا كَانَ لِلّٰهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ سُبْحٰنَهُ إِذَا قَضٰى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَإِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هٰذَا	خدا کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے وہ پاک ذات ہے (بیٹا بیٹی اسکے کہاں ہو سکتے ہیں) جب وہ کوئی کام ٹھیرا لیتا ہے تو فرماتا ہے ہو وہ ہو جاتا ہے اور بیشک اللہ میرا مالک ہے اور تمہارا

ف۱ [illegible] کی شباہت سے پاک ہے ۱۲ ف۲ نہ وہ پانی برسا سکتے ہیں نہ گھاس اگا سکتے ہیں ۱۲ ف۳ [illegible] لوگوں میں اور فرشتوں میں ۱۲ [illegible]

				دیں) الخ اور اسی کو پوجو یہی سیدھا رستہ ہے ف
١٦	مریم	•	وَاتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝	اور ان مشرکوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود اسلیے ٹھیرائے ہیں کہ (قیامت کے دن) وہ انکا بچاؤ ہوں ہرگز نہیں معبود انکا کچھ بچاؤ نہ کرینگے بلکہ وہ انکی عبادت کا انکار کرینگے ف اور انکے دشمن بن جائینگے (انکے مخالف ہو بیٹھیں گے)
•	١٠	•	وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝	اور کافر (نصاریٰ بعضے مشرکین) کہتے ہیں اللہ کی اولاد ہے ف (ای کافرو) تم تو بڑی سخت بات (گھڑ) لائے جس (کی وجہ) سے عجب نہیں آسمان پھٹ پڑیں۔ اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پاش پاش ہو کر گر جائیں اسلیے کہ انہوں نے اللہ کو اولاد والا کہا اور خدا کے شان کے لائق نہیں ہے کہ اسکی اولاد ہو آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں ف سب اس کے سامنے غلام (بندہ ناچیز) بنکر حاضر ہونگے
١٧	الانبیاء ٢		اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۝	کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے خدا بنائے ہیں (اے پیغمبر ان سے) کہہ اچھا اپنی دلیل لاؤ یہ (قرآن) ان لوگوں کی کتاب ہے جو میرے ساتھ ہیں اور اُن لوگوں کی جو مجھ سے پہلے گذرے یہ کتابیں ہیں ف بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کافر حق بات کو نہیں جانتے (جب حق بات بیان کیجاتی ہے) تو ٹالدیتے ہیں (منہ پھیر لیتے ہیں) اور ہمنے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اُسپر بھی وحی بھیجتے رہے دیکھو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو مجھ ہی کو پوجتے رہنا اور (کافر) کہتے ہیں رحمان (خدا) اولاد رکھتا ہے وہ (ایسی باتوں سے) پاک ہے ف
•	•	٢	وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝	اور اُن میں سے جو کہے میں خدا کے سوا بندگی کے لائق ہوں ف تو اسکو ہم جہنم کی سزا دینگے اور شریروں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔
•	•	٤	اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝	ف کیا ہمارے سوا بھی کوئی اُنکے خدا ہیں جو ہم سے (ہمارے عذاب سے) انکو بچا سکتے ہیں وہ اپنی آپ مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہمارے مقابل میں کوئی انکا ساتھ دیگا
•	•	٤	اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ	(اے مکہ کے کافرو) تم اور جنکو تم خدا کے ... سوا پوجتے ہو ف دوزخ کا ایندھن ہونگے تم (سب) کو دوزخ میں جانا پڑیگا اگر یہ خدا ہوتے (جیسے یہ مشرک سمجھتے ہیں

ف [illegible] ف کیسی سخت ہم نہیں جانتے [illegible] ف [illegible] ف [illegible] حضرت مسیح کو اللہ [illegible] فرشتوں کو اللہ [illegible] ف [illegible] ہم جنس نہیں ہے [illegible] ف [illegible] ف توریت انجیل زبور [illegible] ف فرشتے اس کی بیٹیاں نہیں ہیں ف [illegible] ف [illegible] ف [illegible] ف ابن عباس [illegible] اس سورت کے [illegible]

			عربی متن	ترجمہ
			اِلَّا هُوَ ... وُدِّهَا ...	دوزخ میں ... اور وہاں ...
			لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ	... وہاں ایک ... بھی نہیں سنیں گے
١٠	الحج	٢	يَدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۚ يَدْعُوا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۚ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝	اللہ کے سوا اُن چیزوں کو پکارتا ہے جو نہ اسکا برا کر سکتی ہیں اور نہ بھلا کر سکتی ہیں یہی تو بڑے سرے کی گمراہی ہے ... ایسی چیزوں کو پکارتا ہے جنکا نقصان نفع سے کہیں نزدیک ہے ایسا (یہ بہت) برا دوست ہے اور برا رفیق ہے ۔
٠	٠	٣	فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝	تو بتوں کی گندگی سے بچے رہو (انکی پرستش نہ کرو) اور جھوٹی بولنے سے بچے رہو بس خالص خدا کے (تابعدار) ہو رہو اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو (اسکی مثال ایسی ہے) جیسے وہ آسمان سے گر پڑا پھر (راہ میں) پرندے اسکو اُچک لیں (نوچ کھائیں) یا آندھی اسکو اڑا کر کہیں دور پھینک دے
٠	٠	٨	ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ	(اور) اسلیے کہ اللہ ہی سچا خدا ہے اور اُسکے سوا کافر جسکو پکارتے ہیں وہ غلط ہیں اور اسلیے کہ اللہ ہی سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے
٠	٠	٩	وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝	اور یہ کافر اللہ کے سوا اُن چیزوں کو پوجتے ہیں جنکو (پوجنے کے لیے) کوئی سند اللہ نے نہیں اتاری نہ اُنکے پاس اُسکی کوئی (عقلی دلیل ہے اور قیامت کے دن ایسے) بے انصافوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا ۔
١٨	المؤمنون	٥	قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝	(اے پیغمبر اُنسے پوچھ) زمین اور جو کچھ اُسمیں ہے کسکی ہے اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ) وہ ضرور یہی کہیں گے اللہ ہی کی ہے کہدے پھر تم غور کیوں نہیں کرتے (اے پیغمبر اُنسے) پوچھ (بھلا یہ تو بتاؤ) ساتوں آسمانوں کا مالک کون ہے اور بڑی تخت (عرش) کا مالک کون ہے وہ ضرور یہی کہیں گے اللہ ان سب کا مالک ہے کہدے پھر تم اُس کے عذاب سے کیوں نہیں ڈرتے (اے پیغمبر ان سے) پوچھ بھلا یہ تو بتاؤ اگر تم جانتے ہو کسکے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور وہ بچا لیتا ہے اور اُس کی پکڑ (عذاب) سے کوئی نہیں بچا سکتا وہ ضرور کہیں گے اللہ کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے ...

[illegible]

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ إِلٰهٍ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔	بلکہ ہم نے انکے پاس سچی بات پہنچا دی اور بیشک جھوٹے ہیں اللہ نے نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اسکے ساتھ کوئی خدا ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی بنائی ہوئی چیز کو لیکر چلدیتا اور (ہر) ایک دوسرے پر غالب آتا جو باتیں (خدا کی نسبت) یہ بناتے ہیں وہ ان سے پاک ہے وہ چھپی اور کھلی ہر بات کو جانتا ہے اور انکو شریک ٹھیرانے سے برتر ہے
۱۸	المؤمنون	۶	وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَإِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ۔	اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پکارے جسکی کوئی دلیل اسکے پاس نہیں ہے تو اللہ ہی کے پاس اسکا حساب ہونا ہے بے شک جو کافر ہیں وہ بچ نہیں سکیں گے۔
۱۸	الفرقان	۱	وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ آلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا۔	اور کافروں نے اللہ کے سوا ایسے خدا بنائے ہیں جو کبھی چیز کو پیدا کرتے ہیں وہ خود (دوسرے کے) پیدا کیے ہوئے ہیں اور نہ اپنی ذات کے نفع و نقصان کے مالک ہیں اور نہ کسی کا مرنا جینا اور مرے پیچھے جی اٹھنا انکے اختیار میں ہے
〃	〃	۵	وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا۔	اور یہ لوگ اللہ کے سوا ان چیزوں کو پوجتے ہیں جو نہ انکا بھلا کر سکتے ہیں اور نہ برا اور کافر تو اپنے مالک کا دشمن بن بیٹھا ہے
۱۹	الشعراء	〃	فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ۔	(تو اے پیغمبر) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو (مشرکوں کی طرح) مت پکار پھر عذاب میں پڑ جائے۔
۲۰	النمل	۵	آللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُوْنَ أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ	بھلا کیا اللہ اچھا ہے یا وہ جنکو وہ اللہ کا شریک ٹھیراتے ہیں بھلا کسنے آسمان اور زمین بنائی اور آسمان سے تمہارے لیے پانی برسایا (ہم ہی نے برسایا) پھر ہم ہی نے اس سے رونق دار باغ اوگائے تم سے تو انکے درخت اوگانا (بھی) نہ ہوسکتا کیا (اب بھی یہ کہوگے) اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی خدا ہے (نہیں ہرگز نہیں) سچ یہ ہے کہ یہ لوگ سیدھی راہ سے مڑ جاتے ہیں بھلا کسنے زمین کو ٹھیرنے کے لائق بنایا اور اسکے بیچ میں ندی اور نالے بنائے اور اسکو تھامنے کیلیے اس میں پہاڑ پیدا کیے اور دو دریاؤں میں آڑ رکھی (ایک میٹھا ایک کھاری) کیا ایسی قدرتیں دیکھکر ابھی بھی

ف [illegible] ہوجاتا دوسرے خدا کے قبضے میں ہوتا [illegible] ف جیسے بادشاہوں کی عادت [illegible] ف اسکی ہی عبادت [illegible] ف شرک کی صحت کی دلیل کہاں [illegible]

[illegible]

نمبر	سورة	آیت	آیت	ترجمہ
			بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞	کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (ہرگز نہیں) بلکہ ان میں اکثر لوگ نادان ہیں ف۱ بھلا مصیبت کا مارا (شخص) بیقرار ہو کر جب پکارے تو کون اسکی دعا قبول کرتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے اور کون تمکو زمین میں ایک دوسرے کا جانشین ف۲ بناتا ہے کیا اسبھی (یہی کہوگے) کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم بہت کم سوچتے ہو ف۳ بھلا خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں تمکو رستہ دکھاتا ہے اور اپنی رحمت (مینہ) کے آگے (ہواؤں) کو خوشخبری دینے کو کون چلاتا ہے کیا اب بھی کہوگے) اللہ کے ساتھ کوئی خدا ہی ہے (نہیں ہرگز نہیں جنکو یہ لوگ اللہ کا شریک بناتے ہیں اللہ ان سے (بہت) بڑی ہے ف۴ بھلا کون ہے (جو) تمام چیزوں کو پہلے بناتا ہے پھر انکو دوبارہ (مار کر جلاتا ہے) اور کون ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو روزی ف۵ دیتا ہے کیا (اب بھی یوں کہوگے) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی ہے (نہیں ہرگز نہیں اے پیغمبر) کہدے اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ
٣٠	النمل	١	اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ؗ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۞	(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدے) مجھے تو یہ حکم ہوا ہے کہ اس شہر (مکے) کے مالک کو پوجوں جسنے اسکو عزت دی اور سب چیزیں اسی کی ہیں (اسی نے بنایا) اور مجھے (یہی) حکم ہوا ہے کہ میں (اسکا) تابعدار رہوں (مسلمان فرمانبردار)
٣١	القصص	٥	وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞	اور ایسا نہ ہو اللہ کی آیتیں تجھ پر اترے بعد یہ کافر ان (پہنچنے) سے (یا ان کو پڑھکر سنانے سے) تجھ کو روک دیں اور تو (لوگوں کو) اپنے مالک کیطرف بلاتا رہ (دین کی دعوت کرتا رہ) اور مشرکوں میں شریک نہ ہو
٣٢	٠	٠	وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞	اور اللہ کے سوا کسی دوسرے خدا کو مت پکار اسکے سوا کوئی خدا ہی نہیں ہے (سب اسکے بندے اور غلام ہیں) سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں مگر اسکی (پاک) ذات ہی کی حکومت ہے اور تم کو اسی کے پاس لوٹ جانا ہے۔
٣٣	العنکبوت	٢	اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞	جن دیوتاؤں کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمکو روزی دینے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے (اگر تم کو روزی مانگنا ہے) تو اللہ سے روزی مانگو اور اسی کو پوجو اور اسی کا شکر کرو اور اسی کیطرف تمکو لوٹ جانا ہے۔
٣٤	٠	٦	يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ	میرے ایماندار بندو میری زمین کشادہ ہے تو (کہیں بھی رہکر) میری

ف۱ یعنی سوچ بات ہی نہیں سمجھتے ۔ ف۲ یا کون تم کو زمین کا حاکم بناتا ہے ایک دوسرے کا جانشین بنانے سے یہ مطلب ہے کہ ایک قرن گذر جاتا ہے دوسرے قرن کے لوگ آتے ہیں وہ انکے قائم مقام بنتے ہیں ۔ ف۳ کوتہ اندیش ہو بالکل نہیں سوچتے ۔ ف۴ اسنے ستارے بنائے [illegible] ف۵ کہاں یہ جھوٹے معبود کہاں اللہ تعالے جو سب کا مالک ہے ۔ ف۶ حالانکہ [illegible] حشر کے قائل نہ تھے [illegible] شروع میں [illegible] جس نے بنایا جس نے شروع میں تم کو پیدا کر دیا اسکے نزدیک دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ف۷ آسمان سے مینہ برساتا ہے زمین سے [illegible] اگاتا ہے ۔ ف۸ شرک کی کوئی سند پیش کرو ۔ ف۹ وہاں جو کوئی چلا جائے اس کو امن ہے وہاں کے جانوروں کو کوئی ستا نہیں سکتا [illegible] ف۱۰ پیغمبر شرک کہیں کر سکتے اس سے مقصود امت کے لوگوں کو جتلانا ہے کہ مشرکوں کی صحبت سے [illegible] کہیں انکی باتوں میں نہ آجائیں ۔ ف۱۱ وہ ہمیشہ قائم ہے اسکو کبھی فنا ہے [illegible] [illegible] زمین اور آسمان کے لوگ فنا ہو جائینگے [illegible] [illegible] ف۱۲ [illegible] اعمال کا بدلہ دیگا

			بِآيَاتِي فَاعْبُدُونِ ۝	ہو جاکر [illegible]
۲۱	العنکبوت	۰	فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝	پھر (یہ مشرک) لوگ جب جہاز میں سوار ہوتے ہیں تو خدا کو پکارتے ہیں خالص اسی کا تو جا کرتے ہیں پھر جب خدا (اپنے فضل سے) انکو بچا کر خشکی میں لاتا ہے تو خشکی پر آتے ہی شرک کرنے لگتے ہیں انکا مطلب یہ ہے کہ ہمنے جو انکو (دریا سے نجات) دی اسکی ناشکری کریں اور مزے اڑائیں خیر آگے چلکر انکو معلوم ہو جائیگا۔
۲۱	الروم	۴	وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ۝	اور لوگوں (کا یہ حال ہے اُن) کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے مالک کی طرف رجوع ہو کر اسکو پکارتے ہیں پھر جب وہ اپنی مہربانی (کا مزہ) انکو چکھاتا ہے تو ایک گروہ اُن میں کا اسی وقت شرک کرنے لگتا ہے انکا مطلب یہ ہے کہ ہمنے جو (نعمت) انکو دی (شرک کر کے) اسکی ناشکری کریں خیر چند روز دنیا کا مزہ اُٹھالو تو آگے چلکر تمکو معلوم ہو جائیگا کیا ہمنے اُنپر کوئی سند اُتاری ہے وہ انکو شرک کرنا بتلا رہی ہے۔
״	״	۰	اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝	لوگو اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تم کو روزی دی پھر تمکو ماریگا پھر تمکو جلائیگا کیا جنکو تم نے (خدا کا) شریک سمجھا ہے وہ ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکتے ہیں یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ اُنسے کہیں پاک اور برتر ہے۔
.	لقمان	۲	وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝	اور اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا اللہ کا شریک کسی کو مت بنانا کیونکہ شرک بڑا (سخت) گناہ ہے۔
״	״	۴	وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ۝	اور جب (سمندر میں) سائبانوں کی طرح انکو (پانی کی) موج ڈھانک لیتی ہے اور ڈوبنے کا ڈر ہوتا ہے تو اُس وقت نہایت خلوص سے اللہ ہی کی بندگی کر کے اسی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ انکو بچا کر خشکی میں لے آتا ہے تو کوئی تو انصاف پر قائم رہتا ہے اور ہماری نشانیوں کا وہی انکار کرتے ہیں جو دغا باز ناشکرے ہیں۔
.	الاحزاب	۲	قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً	(اے پیغمبر) کہدے بھلا اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کرنا چاہے تو تم کو اُس (کے عذاب) سے کون بچا سکتا ہے یا اگر تم پر رحم کرنا چاہے (تو تم کو کون

ف یہ آیت مکہ کے ان مسلمانوں کے باب میں اتری جو کافروں کے ڈر سے اللہ کی عبادت نہیں کر سکتے تھے جس ملک میں اللہ تعالیٰ کی عبادت آزادی سے نہ ہو سکے وہاں سے نکل جانا چاہیے اللہ کی زمین کشادہ ہے کچھ تنگ نہیں ہے اور ہر ملک میں اللہ رازق ہے وہ ہر طرح روزی پہنچانے کا [illegible]

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا	بجز اللہ کے اپنا کوئی حامی اور مددگار نہ پائیں گے۔
۲۲	السبا	۳	قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ	(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدے کہ تم جنکو خدا کے سوا (معبود) سمجھے ہو بھلا انکو پکارو تو سہی انکو ذرہ برابر بھی اختیار نہیں نہ آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ آسمان اور زمین (کے بنانے) میں انکا کوئی حصہ ہے اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار ہے
″	″	″	قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ	(اے پیغمبر) کہدے کہ تم کو آسمان اور زمین میں سے کون روزی دیتا ہے (وہ کیا جواب دینگے) تو ہی کہدے کہ اللہ اور (کہدے) بیشک ہم یا تم دونوں میں سے ایک ضرور ہدایت پر ہوگا اور دوسرا کھلی گمراہی پر۔
″	″	″	قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ كَلَّا بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ	کہدے جن لوگوں کو تم نے خدا کا ساجھی بنا کر اسکے ساتھ ملا دیا ہے انکو (ذرا) مجھے تو دکھاؤ بس (ایسی لغو باتوں سے) باز آؤ بات یہ ہے کہ وہی اللہ (اکیلا خدا) ہے زبردست حکمت والا۔
″	فاطر	۱	هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ	بھلا اسکے سوا کوئی اور بھی پیدا کرنے والا ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو روزی دے کوئی سچا خدا نہیں اسکے سوا۔
″	″	۲	وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ	اور (اے مشرکو) جنکو تم اسکے سوا پکارتے ہو انکو گٹھلی کے چھلکے برابر بھی اختیار نہیں ہے اگر تم انکو پکارو تو (اول تو) وہ تمہاری پکار نہ سنیں اور جو (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہارا کام نہیں نکال سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کو برا کہیں گے اور تجھکو (اللہ) خبر رکھنے والے کی برابر کون بتا سکتا ہے۔
″	″	۵	قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ إِن يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا	(اے پیغمبر ان کافروں سے کہہ) بتاؤ تو بھی تمہارے دیوتا جنکو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھکو دکھاؤ انہوں نے زمین میں کونسی چیز بنائی ہے یا آسمانوں کے بنانے میں انکا کچھ ساجھا ہے یا ہم نے انکو کوئی کتاب دی ہے جسکی وہ سند رکھتے ہیں بلکہ یہ ظالم اور کچھ نہیں ایک دوسرے کو فریب دیکر مٹھا لیتے ہیں۔

[illegible]

سورة	حوالہ	آیت	ترجمہ
يس	٥	وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ ۝ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ۝	اور ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبودوں کو معبود بنایا تو اس امید سے کہ ان کو مدد ملے تو انکی کچھ بھی امداد نہیں کر سکتے بلکہ (قیامت کے دن) انکی فوج بنکر پکڑے آئیں گے۔
الزمر ٣	١	فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۝ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝	تو (اے پیغمبر) اللہ کو پوجا کر خالص اسکی بندگی کر (سن لے) خالص اسی کی بندگی کرنی چاہیے اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے کو اپنا حمایتی بنایا (وہ کہتے ہیں ہم انکو خدا سمجھ کر نہیں پوجتے) ہم تو انکو بس اسلیے پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کے نزدیک کر دیں بیشک لوگ جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں اللہ (قیامت کے دن) انکا فیصلہ کر دیگا
،	،	لَّوْ أَرَادَ اللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ	اگر خدا کسی کو اولاد بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا چن لیتا۔
،	٢	قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۝ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے مجھے تو یہ حکم ہوا ہے کہ اللہ کو پوجوں خالص اسی کی بندگی کروں اور مجھکو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے (اللہ کا) تابعدار بنوں
،	،	قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي ۝ فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ	کہدے میں تو اللہ کو پوجتا ہوں خالص اسی کی بندگی کرتا ہوں تم اسکے سوا جسکو چاہو پوجو۔
٢٤ ،	٤	وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ	اور یہ لوگ تجھکو اللہ کے سوا دوسروں کا ڈر بتلاتے ہیں۔
،	،	وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تو ان کافروں سے پوچھے آسمان اور زمین کو کسنے بنایا تو بیشک یہی کہیں گے اللہ نے بنایا (اب انسے) کہہ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ مجھکو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو جنکو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ اسکی (بھیجی ہوئی) تکلیف دور کر سکتے ہیں یا اللہ اگر مجھپر فضل کرنا چاہے تو یہ جھوٹے دیوتا اسکے فضل کو روک سکتے ہیں (ہرگز نہیں) کہدے اللہ مجھکو بس کرتا ہے اسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں
،	٥	أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ	کیا ان کافروں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو (اپنا) سفارشی (بنا رکھا ہے) (اے پیغمبر) کہہ اگرچہ یہ سفارشی ذرا بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ انکو سمجھ

ف یہ آیت ... [illegible] ... عبادت اسی وقت کام آسکتی ہے جب توحید کے ساتھ ہو اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور دوسروں کا بھی پوجا کرے ... [illegible] ... ف دین خالص وہی ہے جس میں شرک نہ ہو ... توحید ہو اور یہ اسلام کا دین ہے جس میں شرک کا نام نہیں ... [illegible]

	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
۴۳	الزمر	۶	قُلْ أَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَأْمُرُوٓنِّيٓ أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) ان کافروں سے کہدو کہ اے نادانو تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ اللہ کے سوا اوروں کی پوجا کروں اور تیری طرف اور تجھ سے پہلے جو پیغمبر گذرے انکی طرف (بھی) یہ حکم بھیجا جا چکا ہے کہ اگر تو (بھی) اللہ کے ساتھ شرک کرے گا تو تیرا کیا کرایا (سب) اکارت اور تو ٹوٹے میں پڑ گیا (تو کافروں کا کہنا مت مان) بلکہ اللہ ہی کو پوجتا رہ اور اسی کا شکر کیا کر
،	المؤمن	۲	فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝	تو (مسلمانو) خالص خدا ہی کی بندگی کر کے اسکو پکارو اگرچہ کافر اس سے برا مانیں [illegible]
،	،	،	وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ	اور جن (دیوتاؤں) کو یہ (مشرک) اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں (کر سکتے)
،	،	۷	هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	وہ ہمیشہ زندہ ہے اسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں خالص اسی کی بندگی کر کے اسکو پکارو اصل تعریف اللہ ہی کو سجتی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے
،	،	،	قُلْ إِنِّيْ نُهِيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے جب میرے پاس میرے مالک کی طرف سے کھلی نشانیاں آچکیں تو مجکو اللہ کے سوا اوروں کا پوجنا جنکو تم پکارتے (پوجتے) ہو منع ہوا اور مجھے یہ حکم ہوا کہ اللہ ہی کے سامنے گردن جھکاؤں جو ساری جہان کا مالک ہے
،	،	۸	ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ اُدْخُلُوْٓا أَبْوٰبَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝	پھر ان سے کہا جائیگا وہ لوگ کہاں گئے جنکو تم اللہ کے سوا شریک سمجھتے تھے وہ کہیں گے وہ تو ہمارے پاس سے غائب ہو گئے (معلوم نہیں کدھر چلے گئے) گویا ہم اس سے پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے اللہ کافروں کو ایسا ہی بہکا دیتا ہے (ان سے کہا جائیگا) یہ اسکی سزا ہے جو تم دنیا میں ناحق اتراتے تھے اور اسکی جو تم گھمنڈ مچاتے تھے (اب) دوزخ کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں رہو غرور کرنے والوں کا کیا برا ٹھکانا ہے
،	حم السجدة	۵	لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۝	سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو (وہ تو تمہاری طرح ایک مخلوق ہیں) اگر تم خالص اللہ کو پوجنا چاہتے ہو تو اس خدا کو سجدہ کرو جس نے انکو پیدا کیا ہے پھر اگر یہ لوگ غرور کریں تو خدا کے پاس جو فرشتے ہیں وہ رات اور دن اسکی پاکی بیان کر رہے ہیں اور وہ کبھی تھکتے ہی نہیں
،	،	۶	وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا	اور پہلے (دنیا میں) یہ لوگ جن (دیوتاؤں) کو اللہ کے سوا

ف قریش نے آنحضرت صلعم سے [illegible] تو ہم سب تمہارے شریک ہو جائیں گے اور سب سے زیادہ [illegible] اور جس عورت سے چاہو نکاح کر دینگے اسوقت یہ آیت اتری [illegible] ف اللہ اکبر شرک [illegible] اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر سے فرمایا ہے اگر تم بھی شرک کرو تو تیرا کیا کرایا سب اکارت ہو جائیگا حالانکہ پیغمبروں سے شرک نہیں ہو سکتا [illegible] ہو اور [illegible] ف [illegible] آپ [illegible] توحید [illegible] ف [illegible] کرتے تھے انکے [illegible] ف یعنی وہ [illegible] دنیا میں [illegible] ف [illegible] جاتے رہتے ہیں [illegible] دوزخیوں کے [illegible] وہ شریک غائب [illegible] کو تسلیم کیا [illegible] ف [illegible] ف اسکی [illegible] عبادت کا سجدہ [illegible] شرک ہے [illegible] ف خدا کے [illegible] کیونکہ تسبیح اور تقدیس [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			[illegible] مِنْ قَبْلُ [illegible] نَصِيبٌ	[illegible] فرشتے [illegible] ہو جائیں گے اور [illegible] سمجھ [illegible] اسکے کوئی صورت نہیں
۲۵	الشوریٰ	۱	أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا (دوسروں کو) سرپرست بنایا تو سرپرست اللہ ہی ہے اور وہی مردوں کو جلائیگا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔
〃	〃	۳	أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ	کیا ان لوگوں نے (خدا کے) شریک بنا رکھے ہیں جو انکو دین کا وہ رستہ بتلاتے ہیں جسکا خدا نے حکم نہیں دیا اور اگر ٹھہری ہوئی بات نہ ہوتی تو انکا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور گنہگاروں کو بیشک تکلیف کا عذاب (ایک دن ضرور) ہونا ہے
〃	〃	۵	وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ	اور خدا کے سوا (وہاں) کوئی انکے حمایتی نہ ہونگے جو انکی مدد کریں۔
〃	الزخرف	۲	أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُمْ بِالْبَنِينَ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ	کیا خدا نے جو پیدا کیا اسمیں بیٹیاں (اپنے لیے) لیلیں اور تمکو چنکر بیٹے دیئے اور انکا تو یہ حال ہے جب کسی کو اس چیز کے (پیدا) ہونیکی خبر دیجاتی جسکو وہ خدا کے لیے بیان کرتا ہے (یعنے بیٹی پیدا ہونیکی) تو اسکا منہ کالا پڑ جاتا ہے اور اندر ہی اندر غصہ گھٹتا رہتا ہے کیا جو گہنے پاتے میں پلتی ہو اور لڑائی جھگڑے میں وہ برابر بات نہیں کر سکتی۔
〃	〃	۴	وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ	اور اے پیغمبر! تجھ سے پہلے جو ہم پیغمبر بھیج چکے ہیں ان سے پوچھ لے کیا ہمنے خدا کے سوا دوسرے دیوتا ٹھیرائے تھے جنکو لوگ پوجیں
〃	〃	۶	إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ	بے شک اللہ ہی میرا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے اسی کو پوجتے رہو یہی (توحید) کا سیدھا رستہ ہے۔
〃	〃	۷	قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ	(اے پیغمبر) کہدے اگر (بالفرض) خدا کی کوئی اولاد ہوتی تو (سب سے) پہلے میں اسکی پوجا کرتا۔
〃	〃	۷	وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ	اور یہ کافر خدا کے سوا جنکو پکارتے ہیں وہ تو سفارش ہی نہیں کر سکتے (بچانا تو کجا) البتہ جنہوں نے حق بات (توحید) کی یقین کیساتھ گواہی دی
۲۶	الاحقاف	۱	قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَٰذَا أَوْ	کہدے بھلا دیکھو تو یہی جن (دیوتاؤں) کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھ کو دکھلاؤ تو انہوں نے زمین میں کیا بنایا یا آسمانوں (کے بنانے) میں انکا ساجھا ہے اگر تم سچے ہو تو اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب یا

ف [illegible] ۱۲ ف [illegible] ف [illegible] اسکو خدا کے لیے تجویز کرتے ہے جس [illegible] کی قدرت ہے ۱۲ ف خدا [illegible] ف یعنے [illegible] بیچاری [illegible] جھگڑے کے وقت [illegible] ۱۲ ف [illegible] پیغمبر دنیا میں آئے سب شرک کے مخالف اور توحید کے [illegible] ف [illegible] ۱۲ ف وہ سفارش کر سکتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ یا حضرت عزیر یا [illegible] اللہ تعالیٰ کے [illegible] سفارش کریں گے مگر خدا کے حکم اور مرضی سے باقی بت [illegible] وغیرہ جنکو مشرک پوجتے ہیں وہ تو خود دوزخ کا ایندھن [illegible] ۱۲ ف [illegible] تعجب کی بات ہے [illegible] ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ۝	اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دیں اور (جواب دینا تو کیا) ان کو ان کے پکارنے تک کی خبر نہیں جب (قیامت کے دن) لوگ اکٹھے کیے جاویں گے وہ (بت زندہ ہوکر) ان کے دشمن بن جاویں گے اور ان کے پوجنے سے منکر ہو جاویں گے
۲۶	الاحقاف	۴	فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝	پھر جن دیوتاؤں کو انہوں نے اللہ کے سوا اس کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے خدا بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی (عذاب کے وقت) مدد کیا خاک کی وہ تو ان سے غائب ہو گئے اور یہ جو بناوٹ کی باتیں کیا کرتے تھے یہ حال ان کا ہوا
"	الفتح	۴	قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا	کہہ دے (اس جانے سے کیا فائدہ) بھلا اگر اللہ تم کو کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا کچھ نفع دینا چاہے تو اس کے مقابل میں تمہارے لیے کسی کا کچھ چل سکتا ہے۔
۲۷	الذاریات	۳	وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ	اور اللہ کے سوا اور کوئی خدا مت بناؤ میں اس کی طرف سے تم کو کھول کر ڈراتا ہوں
"	الطور	۲	أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ۝	کیا اے مشرکو خدا کی تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے ہی بیٹے ہیں
"	"	"	أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝	یا اللہ کے سوا کوئی اور ان کا خدا ہے اللہ تو ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے
"	النجم	۱	أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنْثَىٰ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ	(مشرکو) بھلا بتلاؤ تو سہی لات اور عزیٰ اور تیسرا ایک بت منات (کیس کام کے ہیں) تم کو تو مرد دیے (بیٹے ملے) اور پروردگار کو عورتیں (بیٹیاں) یہ تو اگر ہو تو ایک بھونڈی تقسیم ہے۔ یہ بت تو نرے نام ہی کے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (اپنے دل سے) تراش لیے ہیں اللہ نے تو ان کے (سچے ہونے کی) کوئی سند نہیں اتاری۔
۲۸	التغابن	۲	مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ	جو مصیبت آتی ہے وہ اللہ کے حکم ہی سے آتی ہے۔
۲۹	الملک	۲	أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ	بھلا اللہ کے سوا تمہارا کون لشکر ہے جو (مصیبت کے وقت) تمہاری مدد کریگا کافر دھوکے میں ہیں (شیطان کے فریب میں آ گئے ہیں) بھلا اگر خدا اپنی روزی اتارنا روک لے (بارش موقوف کر دے) تو تم کو کون روزی دے بات یہ ہے کہ کافر شرارت اور (حق بات سے) بھاگنے پر اڑے ہوئے ہیں

ف ۱ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	آیات قرآنی	ترجمہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ۝	[illegible] مسلمانوں کی تباہ [illegible] اے پیغمبر ان کو [illegible] کہدو وہی خدا بڑا مہربان ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ رکھا [illegible] (جب ان پر عذاب آئیگا) [illegible] کہ کون کھلی گمراہی میں ہے (اے پیغمبر) کہدو [illegible] اگر تمہارا پانی [illegible] نیچے اتر جائے تو خدا کے سوا کون ہے جو تمکو نتھرا ہوا پانی لا دے
۔	القلم	۲	أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝	یا انہوں نے خدا تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں پس اگر سچے ہیں تو ان شریکوں کو (سامنے) لائیں ف
۔	الجن	۱	وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ۝	اور مسجدیں اللہ ہی کی (عبادت کے لیے) ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور کا پوجا نہ کرو ف
۔	۔	۲	قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَن يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ ۝ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝ إِلَّا بَلَاغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۝	(اے پیغمبر) کہدو میں تو بس اپنے مالک کا پوجا کرتا ہوں (خدائے واحد کا) اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا (اے پیغمبر) کہدو میں تمہارے نقصان یا نفع کا اختیار نہیں رکھتا (اے پیغمبر) کہدو مجھ کو اللہ (کے عذاب) سے کوئی نہیں بچا سکتا (وہی بچائے تو بچے) اور اس کے سوا کہیں مجھکو پناہ نہیں مل سکتی (میرا کچھ اختیار نہیں) مگر اللہ کے حکم اور اس کے پیغام پہنچا دینا (میرا کام ہے اور یہی میرے اختیار میں ہے)
۳۰	البینۃ	۱	وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝	حالانکہ اہل کتاب کو (خود انکی کتابوں میں) یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کو پوجیں ایک طرف کے ہو کر خالص اسی کی بندگی کریں اور نماز کو درستی سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی دین ٹھیک ہے ف
۔	الکافرون	۱	قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۝ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝	(اے پیغمبر ان کے کافروں سے) کہدو کافرو میں ان (بتوں) کو نہیں پوجتا جنکو تم پوجتے ہو اور نہ میں جس (خدا) کو پوجتا ہوں اسکو تم پوجتے ہو اور نہ میں آیندہ اُن (بتوں) کو پوجونگا جن کو تم نے پوجا اور نہ تم آیندہ اُس (خدا) کو پوجوگے جسکو میں پوجتا ہوں ف تم کو تمہارا دین (پسند) مجھ کو میرا دین۔

صِفَاتُ اللّٰهِ الثُّبُوتِيَّةُ — باب ۴ اللہ تعالیٰ کے صفات ثبوتی

ف [illegible] کافر پیغمبر اور مسلمانوں کی نسبت زمانے کی گردش کے انتظار کرتے تھے اور انکی تباہی کے خواہاں تھے [illegible] آخرت کے سخت عذاب میں ضرور پھنسو گے تم کو کون بچائیگا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے [illegible] [illegible]

			والسلمية والسماءه	اور سلمی اور اللہ تعالیٰ کے نام۔
١	الفاتحة	١	الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o	بڑا مہربان رحم والا۔
؍	؍	٣	مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ o	انصاف کے دن کا مالک۔
؍	البقرة	٢	هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ق ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ o	وہی خدا ہے جس نے تمہارے لیئے سب کچھ جو زمین میں ہے بنایا پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار بنائے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے ف۱
؍	؍	١٣	اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ o	کیا تجھکو معلوم نہیں [illegible] اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور خدا کے سوا مسلمانو تمہارا کوئی حمایتی ہے نہ مددگار ف۲
؍	؍	١٤	بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ o	نیا نکالنے والا (یعنے ایجاد کرنیوالا) آسمان اور زمین کا اور جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو فرماتا ہے ہو جا وہ ہو جاتا ہے۔
؍	؍	١٦	صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ؗ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ o	(مسلمانو کہو) اللہ نے ہمکو رنگ دیا اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے اور ہم اسیکا پوجا کرتے ہیں ف۳
٢	؍	٢٢	وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ	(اے پیغمبر) جب میرے بندے تجھ سے میرا حال پوچھیں (کہ میں کہاں ہوں) تو کہدے
٣	؍	٣٤	اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ o	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا نہ اونگھتا ہے نہ سوتا ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے اسکے حکم کے کون اسکے پاس سفارش کر سکتا ہے جو انکے (یعنے لوگونکے) پہلے گذرا اور جو انکے بعد ہوگا وہ سب جانتا ہے اور وہ اسکے علم میں سے کسی چیز کو نہیں جانتے مگر جتنا وہ چاہتا ہے اسکی کرسی کے اندر آسمان اور زمین سب آگئے ہیں اور انکا تھامنا اسپر بھاری نہیں ہے اور وہ اونچا ہے بڑا ف۱۲
؍	؍	٤٠	لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ	اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور تم اپنے دل کی بات کہو لو یا اسکو چھپاؤ اللہ تعالیٰ اسکا حساب تم سے لیگا پھر جسکو وہ چاہے گا بخشدیگا اور جس کو چاہے گا عذاب

ف۱ تمہارے لیئے یعنے تمہارے فائدے اور استعمال کے لیئے بعضوں نے اس آیت سے دلیل لی ہے کہ ہر شے کھانا حرام ہے کیونکہ زمین کی چیزوں میں وہ داخل نہیں ہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے کیونکہ زمین کی سب چیزیں اسکے لیئے بنائی گئی ہیں۔ اس آیت سے یہی نکلتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان لیکن سورہ والنازعات میں ذکر ہوا والارض بعد ذلک دحٰھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پہلے بنا ہے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ پہلے حق سبحانہ نے آسمان کا مادہ تیار کیا پھر زمین کو بنایا اسکو پھیلایا اور اسکی سب چیزیں پیدا کیں پھر دوبارہ آسمان کی طرف چڑھا اور اسکو سات طبقوں پر مرتب کیا حدیث میں ہے کہ ایک آسمان سے دوسرا آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے [illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	آیت (عربی)	ترجمہ
			تِلْكَ ... وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	کہ جسکو ... اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف
٣	آل عمران	١	الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝	الم۔ اللہ اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا تھامنے والا
٠	٠	٠	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	بے شک اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں وہی (ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری تصویر بناتا ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں زبردست ہے حکمت والا۔
״	״	٣	قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	کہدے جو کچھ تمہارے جی میں ہے اسکو چھپاؤ یا کھولو اللہ کو معلوم ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے اور اللہ تعالےٰ سب کچھ کر سکتا ہے ف
٤	״	١١	وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝	اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی انتہا ہے ف
״	״	١٣	وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے جسکو چاہے بخشدے اور جسکو چاہے عذاب کرے اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے۔
״	״	١٦	بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝	بلکہ اللہ تمہارا کارساز ہے اور اسکی مدد سب سے بہتر ہے ف
״	״	١٩	ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝	یہ (عذاب) ان کاموں کا بدلہ ہے جنکو تم نے اپنے ہاتھوں کے آگے بھیجا (یعنی بطور توشہ آخرت کے) اور اسوجہ سے کہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ف
״	״	״	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	اور اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف
٥	النساء	٦	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝	اللہ تعالےٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر کوئی نیکی ہو تو اسکو دونا کرتا ہے اور (اسکے علاوہ) اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے
״	״	١٨	وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝	اور اللہ تعالےٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز اللہ تعالےٰ کے علم میں ہے ف
״	״	١٩	وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	اور اللہ تعالےٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔
״	״	״	وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَكَفٰى	اور اللہ تعالےٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے

ف بعضوں نے کہا دل کی بات پر مواخذہ نہ ہوگا مگر گواہی کی چھپانے پر مواخذہ ہوگا اور دل کی بات سے اس آیت میں وہی مراد ہے بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے صحیح یہ کہ آیت منسوخ ہے پہلے ایسا ہی ہوتا تھا کہ دل میں جو بات آوے اسکی پرسش ہوگی تو صحابہ بہت گھبرائے اور آنحضرت سے عرض کیا کہ دل ہمارے اختیار میں نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہو ہم نے سنا اور مانا پھر یہ آیت اتری آمن الرسول اخیر تک اور دل کی بات معاف ہوگئی ۱۲ ف حالانکہ وہ اپنے عرش معلے پر ہے مگر اسکا سمع اور بصر ہر جگہ کام دیتا ہے اور ایک ذرہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں ۱۲ ف یعنے ہر ایک آدمی کا ایک نیا نقشہ اور نئی صورت ہے یہی اللہ تعالےٰ کی ایک بڑی نشانی ہے کہ باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں آدمی ہیں مگر ہر ایک کا ... اور ظاہر میں سمجھتے کہ ہم دنیا داری کرتے ہیں تو کچھ فائدہ نہ ہوگا اللہ کو دل کی بات معلوم ہے بعضوں نے کہا یہ کافروں سے خطاب ہے ... دشمنی اسکے علم اور قدرت دونوں وسیع ہیں تو اس سے ڈرنا چاہیے کیونکہ ایسے حاکم سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں نکل سکتی ۱۲ ف یعنے سب اسی کے سامنے آخر میں پیش ہونگے اور وہ ہر ایک کو اسکا بدلہ دیگا ۱۲ ف ... اسی کا اختیار ہے ۱۲ ف تو اللہ کا حکم مانو اور کافروں کی بات مت سنو ۱۲ ف تم کو عذاب کرنا سزا ہے تمہارے اعمال کی تو یہ ظلم نہ ہوگا ۱۲ ف ... ظلم نہیں کرتا ... ثواب ... دوگنا کر دیتا ہے ۱۲ ف ... سب کو گھیرے ہوئے ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ وَكَانَ اللهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا	اور اللہ تعالیٰ ... اگر وہ چاہے تو اے لوگو تمکو لے جاوے اور تمہارے بدلے دوسرونکو پیدا کر دیوے اور اللہ تعالیٰ کو اسکی قدرت ہے
۵	النساء	۲۱	إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوْءٍ فَإِنَّ اللهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا	اگر تم (لوگو بھی ساتھ) کہلم کہلا بھلائی کرو یا چھپا کر کرو یا کوئی قصور معاف کرو تو اللہ تو بھی (سب طرح کی) قدرت رکھکر معاف کرتا ہے ف
۶	المائدۃ	۳	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	اور اللہ تو ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور انکے بیچ میں وہ جو چاہتا ہے بناتا ہے ف۱۵ اور اللہ تو سب کچھ کر سکتا ہے۔
۶	۶	۶	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ	اور اللہ تو ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین اور انکے بیچ میں اور (سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ف
۶	۶	۶	أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں وہ جسکو چاہے عذاب دیتا ہے اور جسکو چاہے معاف کر دیتا ہے اور اللہ تو سب کچھ کر سکتا ہے ف
۶	۶	۹	بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ	بلکہ اسکے دونو ہاتھ کشادہ ہیں جسطرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔
۷	۶	۱۳	اِعْلَمُوا أَنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	جانے رہو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان (بھی) ہے ف
۷	۶	۱۶	لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	آسمانوں اور زمین اور ان کے بیچ میں اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ف
۷	الانعام	۱	يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ	تمہاری چھپی اور کہلی باتونکو جانتا ہے اور تمہارے کام (بھی) جانتا ہے ف
۷	۶	۲	قُلْ لِمَنْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قُلْ لِلّٰهِ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ	(اے پیغمبر) کہدو آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے (وہ سب) کس کا ہے کہدے اللہ ہی کا ہے اسنے آپ ہی (بندونپر) مہربانی اپنے اوپر لازم کر لی ہے ف
۷	۶	۲	وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ	اور جتنی چیزیں رات اور دن میں بستی ہیں وہ (سب) اسی (خدا) کی ہیں وہ سنتا ہے (انکے حالوں کو) جانتا ہے۔
۷	۶	۲	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ	آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ (خدا سبکو) کھلاتا ہے اور اسکو کوئی نہیں کھلاتا ف
۷	۶	۲	وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ	اور وہ اپنے بندوں پر زبردست ہے اور وہ حکمت والا خبردار ہے ف

ف کہ اپنی مخلوقات میں سے جن کو چاہے دم کے دم میں نیست و نابود کر دے اور انکے بدلے دوسروں کو لا کر بسا دے وہ تو ایسا قادر مطلق ہے کہ اگر چاہے تو لاکھوں کروڑوں ایسے عالم آسمان زمین دم کے دم میں پیدا کر دے [illegible] ابن عباسؓ نے کہا یہ خطاب [illegible] لوگوں کو ہے [illegible] سب قدرت ہے جو چاہے سو کرے [illegible] عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ کے پیدا کرنا کیا مشکل ہے [illegible] حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے تھے [illegible] انجیل کی [illegible] خدا کو باپ کہا ہے [illegible] خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے [illegible] حدیث میں ہے کہ [illegible] دونو ہاتھ داہنے ہیں [illegible] اس آیت سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو ید کے معنے نعمت یا قدرت کے لیتے ہیں [illegible] آیتوں اور حدیثوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کے ظاہری معنے پر ایمان لاتے ہیں [illegible] تحریف نہیں کرتے ۱۲

۷ — الانعام

صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

...جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے سیدھے رستے پر لگا دیتا ہے جس کو چاہے اللہ گمراہ کرے اور جسکو چاہے سیدھی راہ پر لگا دے۔

۷

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنکو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اسکو بھی وہی جانتا ہے اور ایک پتا نہیں گرتا مگر اسکو معلوم رہتا ہے اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی ہرا نہ کوئی سوکھا جو کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں نہ ہو اور وہی خدا ہے جو رات کو تم کو سلا دیتا ہے اور دن میں جو (کام) تم کر چکے تھے اسکو جانتا ہے پھر سونے سے تم کو ایک مقرر مدت پوری ہونے کے لیئے جگاتا ہے پھر اسی کی طرف تم کو لوٹ جانا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں کیا کرتے تھے) وہ تم کو جتلا دے گا۔

۸

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝

اور وہ زبردست ہے اپنے بندوں کے اوپر (عرش معلی پر) اور تم پر چوکیدار (فرشتے) مقرر کرتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اسکی جان اٹھا لیتے ہیں اور وہ (حکم میں) کوتاہی نہیں کرتے پھر یہ سب بندے خدا تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں جو انکا حقیقی مالک ہے سن لو اسی کا حکم چلتا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

(اے پیغمبر) کہدے اسی کو یہ قدرت ہے کہ اوپر سے تم پر عذاب بھیجے یا تمہارے پاؤں کے تلے سے یا تم میں پھوٹ ڈالکر کئی گروہ کر دے اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھائے دیکھو ہم کس طرح پھیر پھیر کر آیتوں کو بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھیں اور (قرآن) کو تیری قوم (قریش) نے جھٹلایا اور وہ سچ ہے (اے پیغمبر) کہدے میں تمہارا داروغہ نہیں ہوں ہر خبر کا ایک ٹھیرا ہوا وقت ہے اور اب تم کو معلوم ہو جائیگا۔

۹

وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ عٰلِمُ الْغَيْبِ

اور جس دن فرمائیگا ہو جا وہ ہو جائیگی اسکی بات سچی ہے اور جس دن صور (بگل) پھونکا جائیگا اس دن اسی کی بادشاہت ہوگی وہ غائب

ف اس آیت سے صاف نکلا کہ منجم اور پنڈت اور رمال اور جفار یہ سب جھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو آیندہ کی بات معلوم نہیں یہ کوئی جانتا ہے کہ کل کو کیا ہوگا مسلم حدیث میں ہے کہ جو کوئی نجومی یا پنڈت کے پاس جاوے اسنے قرآن کا انکار کیا ابن مسعود نے کہا تمہارے پیغمبر کو سب باتیں ملیں مگر غیب کا علم نہیں ملا [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝	اور حاضر سب کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا خبردار ہے
۷	الانعام	۱۲	إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝	بے شک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کا پھاڑنے والا ہے زندہ کو مردے سے نکالتا اور مردے کو زندہ سے نکالنے والا ہے یہی تو تمہارا اللہ ہے پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو صبح کی روشنی (کو) پھوڑنے والا اور رات کو اس نے آرام کے لیے اور سورج اور چاند کو حساب کے لیے بنایا یہ زبردست علم والے خدا کا باندھا ہوا اندازہ ہے۔
〃	〃	۱۳	بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ... خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	وہ آسمانوں اور زمین کا انوکھا پیدا کرنیوالا ہے۔ وہی ہر چیز کا پیدا
〃	〃	〃	لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝	آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے اور وہ مہربان ہے خبردار ہے
۸	〃	۱۴	وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	اور تیرے مالک کا فرمانا سچائی اور انصاف کے ساتھ پورا ہوا اسکی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سنتا جانتا ہے
〃	〃	〃	إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝	بے شک تیرا مالک جو کوئی اسکی راہ سے بہک گیا اسکو خوب جانتا ہے اور وہ راہ چلنے والوں کو (بھی) خوب جانتا ہے۔
〃	〃	۱۵	فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راہ پر لگانا چاہتا ہے اسلام قبول کرنے کے لیے اسکا سینہ کھول دیتا ہے (وہ خوشی سے مسلمان ہو جاتا ہے) اور جس شخص کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اسکا سینہ تنگ بہت تنگ کر دیتا ہے گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے جو لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ تعالیٰ اسی طرح ان پر عذاب بھیجتا ہے
〃	〃	۱۶	ذَٰلِكَ أَن لَّمْ يَكُن رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ ۝ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِن بَعْدِكُم مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ	یہ (پیغمبروں کو بھیجنا) اس وجہ سے ہے کہ تیرا مالک بستیوں کو ظلم سے اجاڑنا نہیں چاہتا جب وہاں کے لوگ (بیچارے) بیخبر ہوں اور ہر ایک کے درجے ہیں اپنے اپنے عملوں کے موافق اور تیرا مالک ان کے کاموں سے بے خبر نہیں ہے اور تیرا مالک بے پرواہ ہے رحم والا۔ اگر چاہے تو تم کو اٹھا لے اور تمہارے بعد جسکو چاہے تمہارا جانشین (قائم مقام) بنا دے جیسے دوسرے لوگوں کی نسل سے تم کو پیدا کیا جس چیز کا تم سے

ف اپنے بندوں کی نظر سے جو غائب ہے اور جو ان کے سامنے حاضر ہے خدا سب کو جانتا ہے [illegible]

[illegible]

(باقی بر صفحہ [illegible])

نمبر	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
			إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ... مَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○	اور وہ جو وعدہ ہے ضرور آنے والا ہے اور تم اسکو روک نہیں سکتے
۸	الانعام	۱۸	قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَاۤءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○	(اے پیغمبر) کہہ دے اللہ تعالیٰ ہی کی دلیل زبردست ہے پہر اگر وہ چاہتا تو تم سبکو راہ پر لگا لیتا
۸	الاعراف	۷	اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ۗ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○	بے شک تمہارا مالک اسد تعالیٰ ہے جسنے آسمان اور زمین چہہ دن میں بنائے پہر تخت پر چڑہا رات سے دن کو ڈہانپتا ہے رات دن کے پیچہے لگی دوڑی آرہی ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا وہ حکم کے تابعدار ہیں سن لو اسی نے سب کچہہ بنایا اسی کی حکومت ہے اسد تعالیٰ کی بڑی برکت ہے جو سارے جہان کا مالک ہے
۹	〃	۲۲	مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۤىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○	جس کو اسد تعالیٰ راہ پر لگائے وہی راہ پاتا ہے اور جن کو وہ گمراہ کرے وہ تباہ ہوئے
〃	〃	〃	وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَاۤىِٕهٖ ۗ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○	اور اللہ کے اچہے اچہے نام ہیں اسکو انہی ناموں سے پکارو اور جو لوگ اسکے ناموں میں بے دینی کرتے ہیں ان کو چہوڑ دو وہ اپنے کیئے کا بدلہ قریب پائیں گے
〃	〃	۲۳	مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○	جس کو خدا گمراہ کرے اسکو کوئی راہ پر لگانے والا نہیں اور وہ ان کافروں کو انہی شرارت میں بہٹکتے ہوئے چہوڑ دیتا ہے
〃	〃	۲۴	اِنَّ وَلِيّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○	میرا تو سنبہالنے والا اسد تعالیٰ ہے جس نے قرآن کو اتارا اور وہی نیک بندوں کا حامی ہے۔
۱۰	الانفال	۷	ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○	یہ اسلیئے کہ اسد تعالیٰ جو نعمت کسی قوم کو دیتا ہے تو پہر اسکو بدلتا نہیں جب تک وہی قوم اپنے دل کی حالت کو نہیں بدلتی اور اس لیئے کہ اسد تعالیٰ سب کچہہ سنتا جانتا ہے
۶	النساء	۲۳	وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ○	اور موسیٰ سے تو اسد تعالیٰ نے منہ سے بول کر باتیں کیں
۱۰	التوبة	۱	فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ	تو اسکو پناہ دے جب تک وہ اسد تعالیٰ کا کلام سن لے
〃	〃	۱۰	اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ	کیا انکو یہی معلوم نہیں کہ اسد تو انکے بہید انکی کانا پہوسی (سب) جانتا ہے

ف ۱ اس سے بچ نہیں سکتے یا بہاگ نہیں سکتے ۱۲ ف ۲ لیکن اسکی مشیت یہی ہے کہ کچہہ لوگ ہدایت پر رہیں کچہہ گمراہی پر اور بہشت اور دوزخ دونوں آباد ہوں اسکی حکمت اور مصلحت وہی خوب جانتا ہے ۱۲ ف ۳ زبردست دلیل سے مراد اسکی کتابیں اور اسکے رسول اور معجزے ہیں ۱۲ ف ۴ دن سے مراد مقدار وقت ہے جو دنیا کے دن میں ہوتا ہے یعنی بارہ گھنٹے بعضوں نے کہا ہر دن ہزار برس کا تہا اتوار کے دن شروع کیا اور جمعہ کے دن ختم کیا۔ اسد تعالیٰ اگر چاہتا تو ایک لحظہ میں یہ سب آسمان اور زمین بنا دیتا مگر اپنے بندوں کو آہستگی کے ساتھ کام کرنے کی تعلیم [illegible] زمین و آسمان بنانے کے بعد ۱۲ ف ۵ تمام انتظام کرنے کو تو وہ مالک اپنے تخت (عرش) پر ہوکر ساری دنیا کی ایک ایک رتی کو دیکہتا ہے اور ہر چیز کی خبر رکہتا ہے ایک ایک چیونٹی کی [illegible] اہل حدیث نے استوی کے یہی معنے لیے ہیں کہ عرش پر بلند ہوا یا بیٹہا یا چڑھ گیا یا جا ٹہیرا اور معتزلہ اور جہمیہ نے اسکی تاویل کی ہے کہ استوی سے مراد یہ ہے کہ عرش پر غالب ہوا اور یہ تاویل صحیح نہیں کیونکہ غالب تو وہ پہلے سے تھا اور ہر وقت ہر چیز پر غالب ہے پہر ثم کا لفظ جو اس آیت میں ہے اسکے معنے نہ بنیں گے اور تفصیل اس مسئلہ کی ہمارے رسالہ الاستواء میں کی ہے اور حاصل یہ ہے کہ استواء اس پروردگار عالم کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر وغیرہ اور اس سے ظاہری معنے بلا تاویل مراد ہیں البتہ اس کی کیفیت مجہول ہے اور یہی اعتقاد ہے ائمہ اربعہ اور تمام محدثین کا رضوان اللہ علیہم اجمعین ۱۲ ف ۶ اسد دن کو رات سے ۱۲ ف ۷ خود کچہہ نہیں کرسکتے اس سے ان لوگوں کا خیال غلط ہوا جو سمجھتے ہیں تاروں کی گردش سے دنیا میں سب کام ہوتے ہیں ۱۲ ف ۸ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسد بڑا بلند ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ۱۲ ف ۹ انکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا حدیث میں ہے کہ آپ نے خطبہ سنایا تو اسد تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پہر فرمایا جس کو اسد راہ پر لگا دے اس کو کوئی نہیں بہٹکا سکتا اور جس کو وہ بہٹکا دے اس کو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور سب سے سچی بات اسد کی کتاب ہے اور سب سے اچہا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب کاموں [illegible] وہ کام ہیں جو (دین میں) نئے نکالے جاویں اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جائے گی ۱۲ (نسائی وغیرہ)

ترجمہ	آیت	نمبر آیت	سورۃ	پارہ
[illegible] اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے	[illegible] رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ	۱۳ ۳	[illegible] المجادلۃ	[illegible] ۲۸
اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو راہ پر لانے کے بعد گمراہ کرے جب تک کہ ان کو وہ باتیں نہ بتا دے جن سے وہ بچتے رہیں بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے بیشک آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے وہی جلاتا اور وہی مارتا ہے اور اللہ کے سوا تمہارا (اے مسلمانو) کوئی حمایتی ہے نہ مددگار۔	وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ إِنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ إِنَّ اللهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝	۱۴	التوبۃ	۱۱
(لوگو) بیشک تمہارا مالک اللہ تعالیٰ ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین کو بنایا پھر (اپنے) تخت پر چڑھا دنیا کا انتظام کر رہا ہے (اس کی درگاہ میں) کوئی سفارشی نہیں ہو سکتا جب تک اس کا حکم نہ ہو یہی اللہ تعالیٰ تو تمہارا مالک ہے تو اسی کی پوجا کرو کیا تم غور نہیں کرتے	إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مَا مِنْ شَفِيْعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهٖ ذٰلِكُمُ اللهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝	۱	یونس	〃
اور اللہ (لوگوں کو) اس گھر کی طرف بلاتا ہے جو بچا ہوا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے	وَاللهُ يَدْعُوْا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	۳	〃	〃
اللہ تعالیٰ تو لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا وہ خود اپنے اوپر آپ ظلم کیا کرتے ہیں	إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	۵	〃	〃
سن لو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سن لو اللہ کا وعدہ سچ ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (قیامت کے دن)	أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	۶	〃	〃
اور (اے پیغمبر) تو کسی حال میں ہو (کوئی کام کرتا ہو) اور قرآن میں سے کچھ بھی پڑھ کر سنا دے اور (اے لوگو) تم کوئی بھی کام کرو جب تم اس میں لگے رہتے ہو ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں اور تیرے مالک سے چیونٹی برابر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ چیونٹی سے کم نہ اس سے بڑی کوئی چیز ہے جو کھلی کتاب (لوح	وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا إِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ	۷	〃	〃

ف۱ [illegible] منافقوں کی [illegible] اسلام پر عیب لگانے کی غرض سے [illegible]
[illegible] اسلام کی توفیق دی [illegible]
[illegible] اس کی تفسیر [illegible]
[illegible]
[illegible] دار السلام سے مراد جنت ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]			
۱۱	یونس	۷	اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝	سن[۹۲] کہ جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں سب اللہ ہی کے ہیں[۹۳] اور جن لوگوں کی (یہ مشرک) پیروی کرتے ہیں اللہ کے سوا انکو پکارتے ہیں وہ شریک نہیں ہیں[۹۴] (یہ مشرک) اور کچھ نہیں صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور کچھ نہیں مگر خیال دوڑاتے ہیں[۹۵]
〃	〃	۱۰	وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝	اور[۹۶] اگر تیرا مالک چاہتا تو زمین میں جتنے لوگ ہیں[۹۷] سب ایمان لے آتے کیا تو لوگوں کو زبردستی مومن بنائے گا[۹۸] اور کوئی شخص اللہ کے بحکم ایمان نہیں لا سکتا اور اللہ انہی لوگوں پر گندگی ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے[۹۹]
۱۱و۱۲	ھود	۱	اَلَاۤ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ ۙ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝	دیکھو[۱۰۰] پیغمبر سن رکھ یہ کافر اللہ سے (اپنا حال) چھپانے کے لئے سینوں کو موڑ لیتے ہیں سن لے یہ جس وقت اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں[۱] اس وقت بھی جو کام یہ چھپا کر کرتے ہیں یا کھلم کھلا اللہ اسکو جانتا ہے وہ تو دلوں تک کا بھید جانتا ہے[۲] اور زمین پر جو جانور چلتا پھرتا ہے اسکی روزی اللہ پر ہے اور وہی جانتا ہے کہ کہاں رہیگا اور کہاں مریگا سب کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے
۱۲	〃	۹	وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ۝	اور[۳] ہمنے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا لیکن انہوں نے خود اپنے اوپر آپ ظلم کیا[۴] پھر جب تیرے مالک کا عذاب آیا انکے وہ (جھوٹے) معبود جنکو اللہ کے سوا پکارتے تھے کچھ انکے کام نہ آئے بلکہ اور زیادہ تباہی کے باعث ہوئے۔
〃	〃	۱۰	وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِیُهْلِكَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝	اور[۹۸] تیرا مالک ایسا نہیں کہ ظلم سے بستیوں کو تباہ کردے اور وہاں کے رہنے والے نیک ہوں[۵]۔
〃	〃	〃	وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ	اور[۹۹] اگر تیرا مالک چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی راہ پر لگا دیتا[۶] لیکن وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے[۷] مگر جنپر تیرا مالک فضل کرے[۸] اور اسی[۹] لیے انکو پیدا کیا۔

ف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش مقدس پر رہکر دنیا کی رتی رتی سب چیزوں کو دیکھ رہا ہے اور اسی طرح ہر شخص کے ہر ایک کام اور ہر ایک حال کو جانتا ہے اور باطل ہوا ان بیوقوف فلاسفہ کا قول جو معاذ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف کلیات کو جانتا ہے ۱۲ ف بلکہ ان لوگوں نے انکو خدا کا شریک سمجھ لیا ہے حقیقت میں انکا وجود ہی نہیں ہے یا ہے تو وہ بھی اوروں کی طرح اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام ہیں ۱۲ ف محض خیالی پلاؤ پکاتے ہیں اور برہان کا نام نہیں لیتے اگر دلیل میں غور کرتے تو انکو صاف معلوم ہوتا کہ خدائے برحق واحد اور اکیلا ہے اسکا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہو سکتا [illegible] آدمی اور جن اور شیطان ۱۲ ف آنحضرت صلعم کو شفقت کی راہ سے یہ خواہش تھی کہ اللہ کے سب بندے ایماندار بن جاویں حکم ہوا کہ یہ ہونیوالی بات نہیں تم کاہیکو رنج کرتے ہو ۱۲ ف شرک اور کفر [illegible] ف غور نہیں کرتے بس اپنے باپ دادا کی تقلید پر مرتے ہیں ۱۲ ف اپنا سارا بدن چھپا لیتے ہیں ۱۲ ف کافر کہتے تھے جب ہم اپنے کپڑے اوڑھ لیں اور دروازے بند کرلیں اور سینہ کو دوہرا کرکے [illegible] آنحضرت کی دشمنی رکھیں تو ہمارے حال سے کون واقف ہوگا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف یا کہاں پیدا ہوگا کہاں گڑیگا ۱۲ ف بے قصور ہلاک نہیں کیا ۱۲ ف برے کام کئے [illegible] سزا ملی ۱۲ ف حالانکہ اگر نیکوں کو بھی وہ تباہ کردے تو اس کو ظلم نہیں کہہ سکتے کیونکہ ظلم یہ ہے کہ دوسرے کے ملک میں زبردستی تصرف کرے اللہ کے تو سب ملک ہیں مگر بظاہر ظلم معلوم ہوتا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا بھی نہیں کرتا وہ بڑا رحیم اور کریم ہے ۱۲ ف سب کی ایک ہی امت کر دیتا سب مومن اور موحد ہو جاتے یا سب کافر اور مشرک رہتے ۱۲ ف طرح طرح کے دین طرح طرح کے مذہب اور خیالات ان میں اللہ تعالیٰ کی کچھ حکمت ہے دوزخ اور بہشت دونوں کو آباد کرنا منظور ہے ۱۲ ف وہ اختلاف نہیں کرینگے سب ملکر حق بات کو اختیار کریں گے ۱۲ ف اختلاف یا فضل و کرم کے ۱۲ [illegible] اسی کے ملک ہیں جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ملک ہوئے تو اور حیوانات یا نباتات یا جمادات بھی اسی کے ملک ہوں گے ۱۲ [illegible] الخ ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
۱۲	ھود	۱۰	وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔	اور آسمان اور زمین میں جو کچھ غیب کی (چھپی ہوئی) باتیں ہیں وہ سب (اللہ) کو معلوم ہیں اور آخیر ہر کام کی انتہا اُسی کی طرف ہے تو اسی کا پوجا کر اور اُسی پر بھروسا رکھ اور تیرا مالک اُنکے کاموں سے غافل نہیں ہے
۱۳	الرعد	۲	اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۔	اللہ جانتا ہے ہر مادہ جو اپنے پیٹ میں اُٹھائے ہوئی ہے اور پیٹ جو گھٹتے بڑھتے ہیں اور اُسنے ہر چیز کا اندازہ باندھ رکھا ہے چھپی اور کھلی جانتا ہے اور وہ (سب سے) بڑا ہے بلند تم میں جو کوئی چپکے سے بات کہے اور پکار کر کہے (دونو اُسکے نزدیک) برابر (اور اسی طرح) جو کوئی (اندھیری) رات میں چھپ رہا ہو اور جو دن دہاڑے کھلا پھرتا ہو
″	″	″	اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ	بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی (حالت) نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم کو تباہ کرنا چاہے تو کوئی اُسکو ٹال نہیں سکتا اور اللہ کے سوا کوئی اُنکا والی نہیں۔
″	″	۳	اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ	اللہ جسکو چاہتا ہے فراغت سے روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے اُسکو تنگی سے دیتا ہے
″	″	۴	قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ	کہدے اللہ جنکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اُسکی طرف رجوع ہوتے ہیں انکو اپنی راہ بتاتا ہے
″	″	″	اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا	کیا (ابھی تک) مسلمان یہ نہیں سمجھے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو راہ پر لگا دیتا (پھر نشانی کی بھی حاجت نہ رہتی)
″	″	۶	يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۔	(پھر جو تقدیر اللہ نے لکھ رکھی ہے اس میں سے) جو اللہ چاہتا ہے میٹ دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اصل کتاب (لوح محفوظ) اسی کے پاس ہے
″	″	″	وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ	اور اللہ (جو چاہتا ہے وہ) حکم دیتا ہے اسکے حکم کا کوئی ٹالنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔
″	ابراہیم	۱	فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ	اسپر بھی اللہ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے
″	″	۳	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ	(اے پیغمبر) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ بنایا ہے وہ اگر چاہے تو (ابھی) تم کو میٹ دے اور

[illegible]

ترجمہ	آیت	نمبر آیت	سورۃ	پارہ
نئی خلقت لاکر بسائے اور اللہ کو یہ مشکل نہیں ہے۔ اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔	جَدِیْدٍ ۙ وَّ مَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ۔ وَ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ۔	۴	ابراھیم	۱۳
اللہ وہ ہے جسنے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی برسایا پھر تمہارے کھانے کے لیئے اس پانی سے میوے نکالے اور کشتیوں کو تمہارے اختیار میں دیا کہ اسکے حکم سے سمندر میں چلیں اور ندیاں تمہارے اختیار میں دیں اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگایا وہ دونو اپنے دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن کو (بھی) تمہارے کام میں لگایا اور جو تم نے اُس (خدا) سے مانگا وہ اُسنے تمکو دیا اور اگر اللہ کی نعمتوں کو گنو تو پورا گن نہ سکو گے بیشک آدمی بڑا بے دھڑک اور بڑا ناشکرا ہے۔	اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الْفُلْکَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الْاَنْھٰرَ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الَّیْلَ وَ النَّھَارَ ۚ وَ اٰتٰکُمْ مِّنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ ؕ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ ۔	۵	؍	؍
اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں	وَ مَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ	۶	؍	؍
تو (اے پیغمبر) یہ مت سمجھ کہ اللہ نے جو وعدہ اپنے پیغمبروں سے کیا ہے وہ اُسکے خلاف کریگا بیشک وہ زبردست ہے بدلا لینے والا ہے۔	فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ مُخْلِفَ وَعْدِہٖ رُسُلَہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۔	۷	؍	؍
اور ہمنے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لیئے آسمان کو ستاروں سے آراستہ کیا اور ہمنے آسمان کو ہر ایک شیطان مردود (کے وہاں جانے) سے بچا رکھا ہے مگر جو کوئی چوری چھپے کوئی بات سن بھاگے تو اُسکے پیچھے کھلا (چمکتا ہوا) شعلہ لگتا ہے اور ہمنے زمین کو پھیلایا اور اُسمیں بوجھل پہاڑ رکھے اور ہر چیز اسمیں (یا پہاڑوں میں) اندازے کے ساتھ اُگائی (یا پیدا کی) اور زمین میں ہمنے تمہاری گذر کے سامان بنائے (کھانے پینے پہننے کے) اور اُنکے جنکو تم روزی نہیں دیتے اور کوئی چیز ایسی نہیں جسکے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم ایک ٹھہرے ہوئے اندازے سے اسکو اتارتے ہیں اور ہمنے پانی بھری ہوائیں چلائیں پھر ہمنے آسمان سے پانی برسایا اور تم کو وہ پانی پلایا اور تم تو اسکو روک کر رکھ بھی نہیں سکتے اور ہم ہی جلاتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی	وَ لَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰھَا لِلنّٰظِرِیْنَ ۙ وَ حَفِظْنٰھَا مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۙ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَہٗ شِھَابٌ مُّبِیْنٌ ۔ وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰھَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْھَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْھَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۔ وَ جَعَلْنَا لَکُمْ فِیْھَا مَعَایِشَ وَ مَنْ لَّسْتُمْ لَہٗ بِرٰزِقِیْنَ ۔ وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ ۫ وَ مَا نُنَزِّلُہٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۔ وَ اَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰکُمُوْہُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتُمْ لَہٗ بِخٰزِنِیْنَ ۔ وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَ	۲	الحجر	۱۴

ف یعنی کہ ساری دنیا کو ہلاک کر کے نئی خلقت پیدا کر سکتا ہے ف یعنی تم لگا پانی جہاں چاہتے ہو وہاں لیجاتے ہو اُن میں کشتیاں چلاتے ہو ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچتے ہو ف یا جو تم نے اُس سے مانگا اُسکی ہر ہر قسم میں سے کچھ نہ کچھ تم کو دیا ف جب اُسکی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا تو شکر کیونکر ہو سکے گا ف یا بڑا بے انصاف ف ہر آن اور ہر لحظہ اللہ تعالے کے ہزاروں احسان اس پر ہو رہے ہیں اور پھر ذرا سی تکلیف میں ناشکری کرنے لگتا ہے یا اللہ تعالے کو چھوڑ کر دوسروں کی شکر گذاری کرتا ہے ظلوم سے یہی مراد ہے ف حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مطلب اس پہلی دعا سے یہ تھا کہ گو کھول کر ہم تجھ سے یہ بیان کرتے ہیں کہ اسمٰعیل کو یہاں لا کر بسایا تیرے گھر کا آباد کرنا منظور ہے مگر دل میں جو اسمٰعیل کی جدائی کا رنج ہے وہ بھی تو خوب جانتا ہے ف کہ دنیا اور آخرت میں اُنکی مدد کریگا ف اُس کو وعدہ پورا کرنا کچھ مشکل نہیں ف وہ اپنے دوستوں کا بدلا اپنے دشمنوں سے ضرور لیگا ف برج کیا ہیں کئی تارے اکٹھا ہو گئے ہیں جو دور سے ایک صورت کی طرح معلوم ہوتے ہیں وہ بارہ ہیں حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت۔ ساتوں سیارے انہی برجوں میں پھرتے ہیں آفتاب ان بارہ برجوں کو ایک برس میں [illegible] ایک مہینہ میں طے کرتا ہے ف فرشتے چوکیداری کرتے ہیں ف فرشتے اس شیطان کو مارتے ہیں جو جاسوسی کے لئے آتا ہے پھر وہ مر جاتا ہے یا گھل جاتا ہے یا زخمی ہوتا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ [illegible] آسمان پر جب کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو فرشتے اللہ کا کلام سنکر اپنے بازو پھڑ پھڑانے لگتے ہیں عاجزی سے اور اللہ کے کلام کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی ایک زنجیر کسی پتھر پر [illegible] جب فرشتوں کے دل سے خوف جاتا رہتا ہے تو آپس میں کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہ بلند ہے بڑا سو وقت بات چرانے والے شیطان کوئی بات چرا کر سن پاتے ہیں [illegible] اپنے دوست نجومی یا کاہن کے کان میں سو جھوٹ ملا کر پھونک دیتے ہیں پھر وہی بات سچ نکلتی جو آسمان سے سنی گئی تھی (باقی سب باتیں جھوٹ نکلتی ہیں) (وحیدی ترجمہ)

			نُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ۔ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ	(سب کے) وارث ہیں اور ہم جانتے ہیں جو تم میں پہلے گذر اور ہم جانتے ہیں جو بعد کو (قیامت تک) پیدا ہونگے[1]
۱۴	الحجر[15]	۶	وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيمُ	اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ انمیں ہے (کچھ) حکمت کے ساتھ بنایا ہے اور قیامت ضرور آئیگی تو اے پیغمبر کافروں و مشرکوں سے اچھی طرح درگذر کر بیشک تیرا مالک سب کا بنانیوالا ہے۔ جاننے والا۔[3]
"	النحل[16]	۱	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۔	اُسنے آسمان اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا وہ اُن کے شرک سے برتر ہے۔[5]
"	"	"	وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَاۗىِٕرٌ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔	اور سیدھی راہ اللہ ہی پر ہے[6] اور کوئی راہ (کفر اور گمراہی کی) ٹیڑھی بھی ہے اور جو خدا چاہتا تو تم سب کو (سیدھی) راہ پر لگا دیتا
"	"	۲	وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۔	اور خدا تو جو تم چھپاتے ہو اور جو تم کھولتے ہو (سب) جانتا ہے
"	"	۳	لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۔	سچی بات تو یہ ہے کہ وہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ کھولتے ہیں اللہ اُسکو جانتا ہے (تو انکو ضرور بدلہ ملیگا) وہ غرور والوں کو پسند نہیں کرتا
"	"	۵	اِنْ تَحْرِصْ عَلٰي هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۔	اگر تجھکو اُنکے راہ پر لانے کی حرص ہے (تو تیری حرص کرنے سے کچھ نہ ہوگا) کیونکہ اللہ جنکو گمراہ کرنا چاہتا ہے وہ راہ پر نہیں آسکتے اور نہ کوئی انکی مدد کرسکتا ہے
"	"	"	اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔	ہم تو جب کچھ کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا کہنا یہی ہوتا ہے کہتے ہیں ہوجا وہ ہوجاتا ہے[9]
"	"	۷	وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۔	اور اُسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور اسی کی عبادت ہمیشہ قائم ہے کیا تم خدا کے سوا اور دوسرے کسی سے ڈرتے ہو۔
"	"	۱۱	وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ	اور آسمان اور زمین میں غیب کی باتیں اللہ ہی کو معلوم ہیں
"	"	۱۳	وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلَتُسْــَٔـلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔	اور اگر خدا چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی امت بنا دیتا مگر وہ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور تم دنیا میں کررہے ہو تم سے اُسکی ضرور بازپرس ہوگی۔
۱۵	بنی اسرائیل[17]	۳	رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۔	تمہارا مالک خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے اگر تم (دل سے) نیک ہو تو اللہ توبہ کرنے والوں کو بخش دیتا ہے۔

ف۱ بعضوں نے کہا پہلوں سے اور اگلوں سے مراد ہیں اور پچھلوں سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت۔ ابن عباس نے کہا ایک خوبصورت عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تو بعضے لوگ آگے کی صف میں ہوجاتے تاکہ نظر نہ پڑے اور بعضے قصداً پیچھے رہتے [illegible]

[illegible]

۴ — [illegible]

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ۝

تیرا مالک جسکو چاہتا ہے فراغت کے ساتھہ روزی دیتا ہی اور تنگی سے (دیتا ہے) وہی اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے۔

۵

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝

ہم خوب جانتے ہیں جس لیے وہ قرآن کو سنتے ہیں ف۱ جب وہ تیری طرف کان لگاتے ہیں اور (ہم خوب جانتے ہیں) جب وہ کانا پھوسی کرتے ہیں جس وقت یہ ظالم (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں تم تو اس مرد کے کہنے پر چلتے ہو جسپر کسی نے جادو کر دیا ہے ف۲ (اے پیغمبر) دیکھہ تو سہی تجھپر کیا کیا باتیں لگاتے ہیں وہ (خود) بہک گئے ہیں (ٹھیک) رستے پر نہیں آسکتے ف۳

۶

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

تمہارا مالک تمکو خوب جانتا ہے ف۴ اگر چاہے تمپر رحم کرے یا اگر چاہے تم کو عذاب دے اور ہمنے (اے پیغمبر) تجھہ کو انکا ذمہ وار نہیں بنایا اور تیرا مالک (ان مشرکوں کو تو کیا) سارے آسمان اور زمین میں جو لوگ ہیں ان سب کو خوب جانتا ہے ف۵

۷

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِىْۤ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِى الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝

اور جب ہم نے تجھہ سے کہا کہ تیرے مالک نے لوگوں کو گھیر لیا ہی ف۶ اور جو دکھاوا ہمنے تجھہ کو دکھایا وہ صرف اسی لیے کہ لوگوں کی جانچ ہو ف۷ اور (اسی طرح) وہ درخت جسپر قرآن میں لعنت کی گئی ہی ف۸ اور ہم (ان کافروں) کو ڈراتے ہیں ف۹ لیکن ہمارے ڈرانے سے کچھہ فائدہ نہیں ہوتا انکی سخت شرارت اور بڑھتی ہے

۹

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝

(اے پیغمبر) کہدے ہر کوئی اپنے طریق پر عمل کرتا ہی ف۱۰ پھر جو کوئی تم میں سے سیدھے رستے پر ہے اسکو اللہ خوب جانتا ہے ف۱۱

۱۰

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

اور تجھہ سے پوچھتے ہیں روح کیا ہے ف۱۲ کہدے روح میرے مالک کا حکم ہے اور تم لوگوں کو اللہ کے علم میں سے کچھہ نہیں ملا مگر تھوڑا

۱۱

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ

اور جسکو اللہ راہ دکھلاوے وہی راہ پائیگا اور جسکو وہ بہکاوے تو (اے پیغمبر) خدا کے سوا اور کوئی لوگ اسکے دوست نہ ہونگے (جو اسکو راہ پر لائیں) اور ہم قیامت کے دن انکو منہ کے بل اندہے اور گونگے اور بہرے اٹھائینگے (آخر) انکا ٹھکانا دوزخ ہے ہر بار جب تھمیگی (ذرا شعلہ کم ہوگا) تو ہم اور زیادہ انپر بھڑکا دینگے یہ سزا انکو اسلیے ملیگی کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا

ف۱ اسپر [illegible] اور [illegible] کو [illegible] اس کی عقل میں فرق آگیا ہے دیوانہ ہو گیا ہے یا وہ تمہاری طرح پیٹ رکھتا ہے کھاتا ہے پیتا ہے ۱۲ ف۲ کبھی کہتے ہیں شاعر ہے کبھی کاہن کبھی ساحر کبھی دیوانہ ۱۲ ف۳ جو ہدایت کا رستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اکیلا وحدہ لاشریک لہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا پیغمبر کہیں ۱۲ ف۴ کہ تمہارا انجام کیا ہوگا دوزخ میں جاؤ گے یا بہشت میں ۱۲ ف۵ قریش کے لوگ اس امر پر تعجب کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اتنا بڑا بادشاہ اسکو تمام لوگوں میں حضرت محمد صلعم پسند آئے جو یتیم تھے اور ابوطالب اپنے چچا کی پرورش میں تھے پھر انکے اصحاب بھی وہ لوگ ہوئے جو تمام زمانہ کے محتاج ننگے بھوکے اسپر یہ آیت اتری ان بیوقوفوں نے اتنا غور نہیں کیا کہ دنیا کا مال و اسباب محض ایک بے حقیقت چیز ہے شرافت نفس اور شرافت جوہر اسکو اللہ تعالیٰ [illegible] کے علاوہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت [illegible] دکھلاتا ہے کہ جسکو لوگ حقیر سمجھتے ہیں خداوند کریم اسی کو عزت دیکر سب کا سرتاج بناتا ہے جیسے انجیل مقدس میں ہے کہ جس پتھر کو معماروں نے [illegible] سب اس کے قبضہ قدرت اور احاطہ علم میں ہیں ۱۲ ف۷ کون کس پر فضیلت رکھتا ہے اور کون جھٹلاتا ہے مراد معراج کا قصہ ہے اور [illegible]

[illegible]

[illegible] (باقی دیکھیے)

نمبر	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
			كَفَرُوا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۔ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۔	اور کہنے لگے کیا جب ہم (مرے پیچھے) ہڈیاں اور چورا ہو جاینگے تو ہم نئے سرے سے کیا ہم پیدا ہو کر اٹھا کھڑے کیے جائیں گے کیا ان لوگوں نے یہ نہیں جانا کہ اللہ جسنے آسمان پیدا کیے اور زمین (اتنی بڑی بڑی چیزیں) وہ انکے سے آدمی بھی (دوبارہ) پیدا کر سکتا ہے اور اسی نے ان لوگوں کی (دوبارہ پیدا ہونے کی) ایک میعاد مقرر کر رکھی ہے جسمیں کچھ شک نہیں اسپر بھی ظالم انکار کے سوا کچھ نہیں مانتے (ان لوگوں سے) کہدے اگر میری مالک کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے بخیلی کرتے اور آدمی بخیل ہے۔ ت
۱۵	بنی اسرائیل	۱۲	قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۔	(ان لوگوں سے) کہدے تم اللہ کہکر (خدا کو) پکارو یا رحمن کہکر پکارو جس نام سے پکارو تو (سب) نام اچھے ہیں اور اپنی نماز نہ چلا کر پڑھ اور نہ ایسی آہستہ (کہ مقتدی بھی نہ سنیں) اور بیچ بیچ میں ایک راہ اختیار کرے۔
،	الکهف	۴	اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۔	سبحان اللہ کیسا دیکھنے والا اور سننے والا ہے اسکے سوا انکا کوئی کام بنانے والا نہیں ہے اور وہ اپنی فرمان میں کسی کو شریک نہیں کرتا
،	،	۶	وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۔	اور تیرا مالک کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ت
،	،	۸	وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ۔	اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بڑا بخشنے والا مہربان ہے اگر انکے گناہوں پر انکو پکڑنا چاہے تو جلدی (دنیا ہی میں) انکو عذاب دے مگر (بات یہ ہے کہ اسنے) انکے (عذاب کے) لیے ایک وعدہ مقرر کر رکھا ہے جسکو چھوڑ کر کوئی بچاؤ کا ٹھکانا
،	،	۱۲	قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۔	(اے پیغمبر) کہدے اگر میرے مالک کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر کی سیاہی ہو تو میرے مالک کی باتیں تمام ہونے سے پہلے سمندر تمام ہو جائے گو اتنا ہی ایک اور سمندر ہم اسکی مدد کو لائیں۔
۱۶	مریم	۲	اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۔	(کیا انکو اتنی سمجھ نہیں) کہ ہم زمین کے وارث ہونگے اور ان لوگوں کے جو زمین پر بستے ہیں اور ہماری ہی طرف انکو لوٹ کر آنا ہے۔
،	،	۴	لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۔	جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو انکے بیچ میں ہے سب اسی کا ہے اور تیرا مالک (کسی چیز کو) بھولنے والا نہیں وہ آسمانوں اور زمین

ت یعنی دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے بہت آسان ہے ۱۲ ف یعنی قیامت کا دن ۱۲ ف یہ آیت مشرکوں کے باب میں اتری ۱۲ ف اور یہ دونوں نام بھی انہیں اچھے ناموں میں ہیں کہتے ہیں آنحضرت نے دعا میں یا اللہ یا رحمن کہا تو مشرک طعنہ دینے لگے ہمکو تو دو خدا کے پکارنے سے منع کرتا ہے اور آپ دو خدا کو پکارتا ہے۔ اس وقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کے نناوے نام وارد ہوئے ہیں جو مشہور ہیں اور انکے سوا اور بھی بہت سے نام جو قرآن اور دوسری حدیثوں میں آئے ہیں وہ بھی اسمائے حسنے میں داخل ہیں ۱۲ ف ایسے زور کی آواز سے کہ ادہر والے سب سنیں ۱۲ ف یہ حکم ہجرت سے پہلے کا ہے آپ جب نماز میں قرآن زور سے پڑھتے تو مشرک منکر قرآن کو برا کہتے اس وقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا نماز سے اس آیت میں دعا مراد ہے ... [illegible]

۰			رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ۔	کا اور جو کچھ اُنکے بیچ میں ہے اُسکا ہی مالک ہے تو اسی کا پوجا کرو اُسکے پوجے پر جمے رہو کیا تو اُسکے جوڑ کا اور کوئی بھی سمجھتا ہے۔
۱۴	مریم	۶	لَقَدْ أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۔	اُسنے ان سب کو (اپنے علم اور قدرت سے) گھیر رکھا ہے اور پوری طرح گن رکھا ہے
۶	طٰہٰ	۱	اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۔ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۔ وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفٰى ۔ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۔	وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو اُن دونو کے بیچ میں ہے اور جو سیلی زمین کے تلے ہے اور اگر تو پکار کر بات کرے (تو اسکو تیری پکارنے کی احتیاج نہیں) وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اُس سے زیادہ چھپے ہوئے کو وہی اللہ ہے اُسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں اُسکے پیارے نام ہیں۔
"	"	۶	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۔ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۚ	وہ سب جانتا ہے جو اُنکے آگے ہے اور جو اُنکے پیچھے ہے اور لوگوں کا علم اسکو گھیر نہیں سکتا اور (قیامت کے دن) اس زندہ ہمیشہ رہنے والے خدا کے سامنے (سب لوگوں کے منہ) جھک جائیں گے۔
"	"	"	فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ	تو اللہ تعالی کی شان بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے (وہی مالک حقیقی ہے)
۱۷	الانبیاء	۱	قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۔	ہمارے مالک کو تو آسمان اور زمین میں کوئی بات کہی جائے (چپکے سے یا پکار کر) اسکو معلوم ہے اور وہ (سب) سنتا جانتا ہے۔
"	"	۲	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِينَ ۔ لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهْوًا لَاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَدُنَّا ۖ إِنْ كُنَّا فٰعِلِينَ ۔ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ۔ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ	اور ہمنے آسمان اور زمین کو اور جو اُنکے بیچ میں ہے کھیل (بیکار) نہیں بنایا اگر ہمکو دل بہلاوا منظور ہوتا (جورو یا اولاد) اور ہم ایسا کرنا چاہتے تو اپنے پاس سے اسکو بنا سکتے تھے بات یہ ہے کہ ہم سچ کو (پتھر کیطرح) جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں وہ اسکو کچل ڈالتا ہے پھر وہ (یعنی جھوٹ) اسی دم فنا ہو جاتا ہے اور جو باتیں تم بتاتے ہو اُنسے خراب ہو گے اور آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اُسکے ملک ہیں۔
"	"	"	لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ ۔	وہ جو کرے اُس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا (کیا مجال) اور بندوں سے پوچھ ہوگی
"	"	"	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ۔	اسکو معلوم ہے جو اُنکے آگے اور جو اُنکے پیچھے ہے اور وہ فرشتے کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر جسکے لیے خدا کی مرضی ہو اور وہ اسکی ہیبت سے کانپ رہے ہیں۔

فائدہ اس کے پوجے میں جو مصیبت آوے اس پر صبر کیجیے ۱۲ ف یعنی اس کی کو بھید تو وہ ہے جو ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہے اور چھپا ہوا ٹکڑے اور زیادہ چھپی وہ ہے جو اپنے دل ہی میں رکھے کسی سے ظاہر نہ کرے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام مشہور ہیں جو صحیح حدیث میں وارد ہیں اور ان کے سوا بھی بہت نام ہیں ۱۲ ف اس کی ذات اور صفات تو کیا اس کی مخلوقات کو کوئی اچھے طور سے معلوم نہیں کر سکتا ۱۲ ف چپکے چپکے باتیں کرنے سے کیا فائدہ ۱۲ ف ان ظالموں نے قرآن کو جادو کہنے پر بھی بس نہیں کیا ۱۲ ف بلکہ اُنکے پیدا کرنے میں طرح طرح کی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں ۱۲ ف یہ رد ہے ان کا جو معاذ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو سب کنواریوں میں پسند کیا اور اُنکے پیٹ سے خدا کے اکلوتے بیٹے حضرت مسیح پیدا ہوئے پروردگار قادر مطلق کی شان اُس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی عورت کو اپنی بی بی بنائے یا کسی انسان کو اپنا بیٹا اگر اسکو جورو بیٹا بنانا منظور ہوتا تو فرشتے اور حوریں ایک سے ایک حسین اور خوبصورت موجود ہیں انکو چھوڑ کر وہ ایک آدمی زاد کو کیوں پسند فرماتا جو بالکل عاجز اور ناتوان ہے اور پلیدی اور نجاست اُسکے پیٹ میں ہر وقت بھری ہوئی ہے ۱۲ ف سخت عذاب میں گرفتار ہو گے یہ باتیں کہ معاذ اللہ اسکا بیٹا یا بیٹی ہے تمہاری خرابی کے باعث ہیں ۱۲ ف یعنے وہ چاہے کہ اسکی سفارش کریں تو اس وقت اسکی سفارش کرتے ہیں سوا اہل توحید کے جو لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے اُنکی سفارش کریں گے ۱۲ ف یا اس کی جلال سے ڈر رہے ہیں ۱۲ جب کوئی اس کا سا نہیں جب اسکا کوئی شریک نہیں تو سوا اس کے اور کسی کا پوجا نہیں کرنا چاہیے ۱۲

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
١٧	الانبیاء	٣	اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ○	کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ (پہلے) آسمان اور زمین ملے جلے (جیسے) تھے پھر ہمنے انکو الگ الگ کیا اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا کیا (اسپر بھی) وہ ایمان نہیں لاتے۔ ہمنے زمین میں گڑے ہوئے (یا بھاری) پہاڑ رکھے (ایسا نہو) وہ انکو لیکر جھک پڑے اور ہمنے ان پہاڑوں میں کھلے رستے رکھے اسلیئے انکو راہ ملے اور ہمنے آسمان کو مضبوط چھت بنایا اور یہ لوگ آسمان کی نشانیوں پر دھیان نہیں کرتے۔
١٧	״	٤	وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○	اور جو رائی کے دانے برابر (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اسکو بھی (تولنے کے لیئے) حاضر کرینگے اور ہم حساب کرنیکے لیئے بس ہیں۔
״	״	٧	اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ○	بیشک وہ خدا اس بات کو بھی جانتا ہے جو پکار کر کہی جائے اور اسکو بھی جانتا ہے جسکو تم چھپاتے ہو۔
״	״	״	قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○	پیغمبر نے دعا کی مالک میرے انصاف سے فیصلہ کردے اور ہم تمہاری (بیجا) باتوں پر اسی کی مدد چاہتے ہیں۔
״	الحج	١	ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○	یہ سب اس وجہ سے کہ اللہ وہی حق ہے اور وہی مردوں کو (قیامت کے دن) جلائے گا اور وہی سب کچھ کرسکتا ہے۔
״	״	״	وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○	اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔
״	״	٢	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ○	کیا تو نہیں دیکھتا کہ (فرشتوں اور مخلوق میں سے) جو آسمان اور زمین میں ہے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے آدمی (بھی سجدہ کرتے ہیں) اور بہت سے آدمی ایسے ہیں جنپر عذاب آنا لازم ہوگیا ہے (مراد کافر اور مشرک ہیں) جسکو اللہ ذلیل کرے اسے کوئی (اور دوسرا) عزت نہیں دے سکتا۔ اللہ جو چاہے وہ کرتا ہے۔
״	״	٦	وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّ	اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے پر سے نہ ہٹاتا رہتا (مشرکوں کا غلبہ روکتا) تو خانقاہیں اور گرجے اور (یہودیوں کی) عبادت خانے

ف جن چیزوں میں جان ہے جیسے درخت اور حیوان وہ سب پانی سے زندہ رہتے ہیں ۱۲ ف اگر پہاڑ نہ ہوتے اور زمین کا وزن ہلکا ہوتا تو بھونچال میں وہ ہچکولے کھاتی اور لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی مکان تو ایک بھی نہ ٹھہرتا ۱۲ ف وہ پہاڑ کے اس پار جانا مشکل ہوتا اور ایک ملک سے دوسرے ملک کو رستہ نہ ملتا ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمنے زمین میں چوڑے رستے بنائے اس لئے کہ لوگ اپنے اپنے ٹھکانے پہونچ جاویں ۱۲ ف وہاں جو ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں مثلاً چاند سورج تارے وغیرہ ۱۲ ف ہم کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کئی غلام ہیں جو میری چوری اور نافرمانی کرتے ہیں میں انکو گالیاں دیتا ہوں مارتا ہوں پھر میرا کیا حال ہونا ہے آپنے فرمایا اگر تیری سزا انکے قصور سے کم ہے تو تجھ کو اجر ملیگا اور جو قصور کے برابر ہے تو نہ تجھ کو اجر ہوگا نہ عذاب اور جو قصور سے زیادہ ہے تو قیامت کے دن زیادہ کا بدلہ تجھ سے لیا جائیگا یہ سنکر وہ شخص چلا کر رونے لگا آپ نے فرمایا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا۔ ونضع الموازين القسط اخیر آیت تک وہ بولا یا رسول اللہ اب میرے اور انکے لئے یہی بہتر ہے کہ جدا ہو جائیں میں آپ کو گواہ کرتا ہوں وہ آزاد ہیں ۱۲ ف اگر وہ جھوٹے ہیں تو انپر عذاب اتار یہ دعا قبول ہوئی بدر کے دن یہ کافر مارے گئے اور ذلیل اور خوار ہوئے ۱۲ ف اپنے قائم اور دائم سب اسی کے تصرفات ہیں ۱۲ ف بلکہ نیک کو ثواب دیتا اور بدکار کو عذاب کرنا عین عدل ہے ظالم تب ہے بدکار کو چھوڑ دیتے ہیں اور ایک کی قدر نہیں کرتے ۱۲ ف سجدہ سے مطلب ہے کہ سوج جب ڈوبتا ہے تو سجدہ کرتا ہے پھر اسکو حکم ہوتا ہے نکلنے چڑھنے کا اور قیامت کے قریب یہ حکم ہوگا کہیں سے لوٹ جا تو وہ پچھم سے نکل آئیگا ایک حدیث میں ہے کہ چاند اور تارے ہر وقت اپنی جگہ ذرہ برابر بھی نہیں ہٹتے اپنے حوالے سے خدا ہی اسکی پاکی بیان کرتا ہے ف ان مقام پر بھی ہوتے ہیں والے اور بیٹھنے والے ہیں اور چلا سجدہ ہے اس سورۃ کا ۱۲ ف خانقاہ یعنی مسلمان اور نصاریٰ اور یہود سب پر غالب ہوجاتے خانقاہیں میں راہب یعنی تارک الدنیا نصاریٰ اکٹھے رہتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں یعنی جہاں چھپ کر شیطان وہاں چلے نہیں جاتے ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			[illegible] كَثِيرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ	اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام بہت لیا جاتا ہے (سب) گرا دی جاتیں اور جو کوئی اللہ کی مدد کرے اللہ بیشک اسکی مدد کرے گا کیونکہ اللہ زبردست ہے عزت والا (یا غالب)
١٧	الحج	٨	ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ	کیونکہ اللہ تو رات کو دن میں گھسیڑ دیتا ہے اور دن کو رات میں گھسیڑ دیتا ہے اور (اسکی) یہ کہ اللہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے
،	،	٨	لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ	اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بیشک اللہ ہی بے نیاز تعریف کے سزاوار ہے۔
،	،	٩	أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذٰلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ	(اے پیغمبر) کیا تجھکو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ جانتا ہے بیشک (یہ سب) ایک کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے بیشک اللہ پر آسان ہے
،	،	١٠	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ	وہ جو انکے سامنے ہے اور جو انکے پیچھے ہے جانتا ہے اور سب کاموں کو اللہ تک پہنچنا ہے۔
١٨	المؤمنون	٤	وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ	اور ہم کسی شخص پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو سچ سچ بتلاتی ہے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔
،	،	٦	وَإِنَّا عَلٰى أَنْ نُرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ	اور ہم یہ کر سکتے ہیں کہ جس عذاب کا کافروں سے وعدہ کر رہے ہیں تجھکو (دکھا دیں)
،	،	،	فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ	بلند ہے اللہ سچا بادشاہ ہے اسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہ عزت کے تخت کا صاحب ہے
،	النور	٥	اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ	اللہ تو آسمان اور زمین کا نور ہے
،	،	٦	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ	کیا تجھکو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین میں جتنے ہیں اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور پرندے بھی بازو پھیلائے ہوئے ہر ایک کو اپنی بندگی اور اللہ کی یاد کا ڈھنگ معلوم ہے اور جو یہ کیا کرتے ہیں وہ اللہ کو معلوم ہے اور آسمان اور زمین دونوں میں اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور اللہ ہی کے پاس (سب کو) لوٹ جانا ہے
،	،	٩	أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ	سن لو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تم جس حال میں ہو وہ (خوب) جانتا ہے اور جس دن (قیامت میں) اسکی طرف

[illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ	لوٹائے جائیں گے تو وہ انکو بتلا دیگا جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے (یعنی اعمال کی سزا دیگا) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ؎
۱۹	الفرقان ۲۵	۱	الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا	۱۳۶ وہ خدا تو ایسا ہی جسکی آسمان اور زمین میں بادشاہت ہے اور کوئی بیٹا نہیں رکھتا (بلکہ سب اسکے بندے اور غلام ہیں) اور نہ بادشاہت میں کوئی اسکا ساجھی ہے اور اسی نے ہر چیز کو بنایا پھر ایک اندازے سے اسکو درست کیا ؎
"	"	۶	يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	۱۳۷ آسمان اور زمین کی چھپی بات (غیب کی بات) جانتا ہے۔
"	"	۵	الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا	۱۳۸ جس نے آسمان اور زمین اور جو اُنکے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر (انتظام کرنے کو) تخت پر جا بیٹھا وہ بہت رحم والا ہے تو جو کوئی ان باتوں کو جانتا ہو اس سے پوچھ لے ؎
"	الشعراء ۲۶	۱	وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ	۱۳۹ اور بیشک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا۔
۲۰	النمل ۲۷	۵	قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ	۱۴۰ (اے پیغمبر) کہدے جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں (آدمی ہوں یا فرشتے یا جن) کسی کو غیب کا علم نہیں بجز خدا کے اور انکو یہ بھی خبر نہیں وہ کب جی کر (قبروں سے) اٹھیں گے۔
"	"	۶	وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝	۱۴۱ اور (اے پیغمبر) بیشک تیرا مالک لوگوں پر فضل کرتا ہے (گناہ پر فوراً عذاب نہیں کرتا) مگر اکثر لوگ (اس فضل و کرم کا) شکر نہیں کرتے اور تیرا مالک جانتا ہے جو کچھ انکے دلوں میں چھپا ہوا ہے اور جو وہ علانیہ (کھولکر) کرتے ہیں اور آسمان اور زمین بھر میں کوئی چھپی بات ایسی نہیں جو لوح محفوظ میں نہ لکھی ہو ؎
"	"	"	إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ	۱۴۲ (اے پیغمبر) تیرا مالک (قیامت کے دن) اپنا حکم دیکر ان لوگوں کا فیصلہ کر دے گا اور وہ زبردست ہے سب جاننے والا ؎
"	القصص ۲۸	۶	وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝	۱۴۳ اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بستیوں کو اسوقت تک تباہ نہیں کرتا جب تک وہاں کی بڑی بستی میں (ان بستیوں کے صدر مقام میں) ایک پیغمبر بھیج لے جو ہماری آیتیں انکو سنا دے (اور ہمارا حکم سمجھا دے) اور ہم ان بستیوں کو اسوقت تباہ کرتے ہیں جب وہاں کے رہنے والے ظالم (بدکار) ہوں ؎

ف حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کو پڑھتے تھے اور اپنی دونوں انگلیاں دونوں آنکھوں پر رکھتے تھے فرماتے تھے وہ ہر چیز کو دیکھ [illegible]
اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۳ ف مثلاً آدمی ہی کو دیکھو ماں کے پیٹ میں ایک مقررہ مدت تک رہتا ہے پھر ایک مقررہ مدت تک [illegible]
دن اور رات کی مقدار مقرر ہیں پھر ایک درخت اور جانور کے گھٹنے بڑھنے اور زندہ رہنے کی ایک ایک مدت [illegible]
تصدیق کرلیجئے ۔ ف وہی جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا صحیحین میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے جس شخص نے یہ گمان کیا [illegible]
[illegible]

٢٠	القصص	٧	وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۚ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝	اور (اے پیغمبرؐ اصل بات تو یہ ہے) تیرا مالک جو چاہتا ہے وہ پیدا کرتا ہے اور جو چاہتا ہے پسند کرتا ہے (یعنی) چن لیتا ہے بندوں کو کوئی مستقل اختیار نہیں ہے جن جن لوگوں کو اللہ کا شریک بتلاتے ہیں اللہ اُن سے کہیں پاک اور برتر ہے اور (اے پیغمبرؐ) جو باتیں یہ اپنے دل میں چھپاتے ہیں اور جو کھولتے ہیں تیرا مالک اُن سب کو جانتا ہے ؎
//	العنکبوت	٢	يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ۝ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝	جسکو چاہے گا عذاب کریگا اور جس پر چاہیگا رحم کریگا اور اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور تم خدا کو عاجز نہیں کرسکتے نہ زمین میں (چھپ کر) نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا سرپرست (حمایتی) نہیں نہ مددگار
	//	٤	إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	جن چیزوں کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں اللہ اُنکو (خوب) جانتا ہے۔ اور وہی زبردست ہے حکمت والا۔
٢١	//	٦	قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	(اے پیغمبرؐ) ان لوگوں سے کہدے اللہ بس ہے گواہ مجھ میں اور تم میں وہ آسمانوں اور زمین کی (سب) چیزیں جانتا ہے۔
//	//	//	وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	اور (دنیا میں) کتنے جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی لادے نہیں پھرتے اللہ انکو روزی دیتا ہے اور تم کو بھی (وہی دیتا ہے) اور وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے ؎
//	//	//	اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝	اللہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے
//	الروم	١	لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝	اللہ ہی کا اختیار تھا پہلے بھی (جب روم مغلوب ہوگئے) اور بعد بھی اور اُسدن (جب رومی غالب ہونگے) مسلمان اللہ کی مدد پر خوش ہوجائینگے (جیسے آج مشرک خوش ہیں) وہ جسکی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ زبردست ہے رحم والا یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا مگر اکثر لوگ (یہ بات) نہیں جانتے ؎
//	//	٢	اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ	اللہ ہی شروع میں پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کریگا پھر

[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
			اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	تم (سب) اسی کے پاس لوٹ جاؤگے
۱۰	الرُّوْم	۲	یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝	وہ زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندے سے اور زمین کو مرے پیچھے (پانی برسا کر) زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم بھی (مرے پیچھے قبر سے) نکالے جاؤگے
″	″	۳	وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝	اور جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسکے حکم میں ہیں
″	″	۴	اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝	(لوگو) اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تمکو روزی دی پھر تم کو مار یگا پھر تمکو جلائیگا کیا جنکو تمنے (خدا کا) شریک سمجھا ہے وہ ان کاموں میں سے کچھ بھی کرسکتے ہیں جو یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ اُنسے (کہیں) پاک اور برتر ہے۔
″	″	۵	اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَیَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ۝	اللہ ہی ہواؤں کو بھیجتا ہے وہ بادل کو اوبھارتی ہیں پھر اللہ اس بادل کو (سارے) آسمان میں پھیلا دیتا ہے جسطرح سے چاہتا ہے (کبھی ہلکا کبھی گہرا) اور کبھی اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تو دیکھتا ہے اسمیں سے مینہ (چھنکر) نکلتا ہے جب اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے یہ مینہ برساتا ہے تو وہ اُسیوقت خوش ہو جاتے ہیں حالانکہ ان پر مینہ کے برسنے سے پہلے اُس سے (ذرا) اول ہی یہ لوگ برسات سے ناامید ہوچکے تھے
″	″	۶	اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَةً ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ۝	اللہ ہی نے تمکو کمزوری میں بنایا (یعنی بچپنے میں) پھر کمزوری کے بعد (جوانی کا) زور دیا پھر زور کے بعد کمزوری دی اور بوڑھا کر دیا (بال سفید ہوگئے) وہ جو چاہتا ہے بناتا ہے اور وہ (آدمی کی تمام مصلحتیں) جانتا ہے قدرت والا ہے۔
″	لقمٰن	۱	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ۝ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ	اُسی اللہ نے آسمانوں کو بنایا جیسے تم دیکھتے ہو بن ستون کے (انکو کھڑا کیا) اور اسی نے زمین میں بھاری بھرکم پہاڑ رکھے ایسا نہو (کہ چلنے لگیں) اِدھر اُدھر جھکے (ہچکولے کھائے) اور ہر قسم کے جانور اس میں پھیلائے اور ہمنے آسمان سے پانی برسایا پھر (اس پانی سے) زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اُگائیں (اے پیغمبر) ان کافروں سے کہہ اللہ کی تو

ف۱ آدمی اور جانور کو نطفے اور انڈے سے ۱۲ ف۲ جیسے نطفہ اور انڈا آدمی اور جانور سے ۱۲ ف۳ جیسے زندہ مردے سے نکالتا ہے ویسے وہ زندہ سے تم بھی ۱۲ ف۴ زمین سے پھر زندہ ہو کر
تمہارا نکلنا کونسی تعجب کی بات ہے جب ہر روز یہی کارخانہ جاری ہے یا تو زمین ایسی مردہ ہوتی ہے کہ اسمیں کہیں کا نام نہیں نہ کوئی جاندار ہوتا ہے پانی برستے ہی طرح طرح کی سبزیاں اگنے
لگتی ہیں ہزاروں قسم کے جانور پیدا ہوجاتے ہیں ایسے قادر مطلق کے سامنے دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ ف۵ [illegible]
سکتے ہیں یا کسی کو مار یا جلا سکتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ باتیں خاص اللہ تعالیٰ کی اختیار میں ہیں اور جو کوئی کسی اور کی قسمت یہ سمجھے کہ ان باتوں میں سے کوئی بات کر سکتا ہے وہ مشرک ہے
ف۶ کہتے ہیں اب خدا کی رحمت آتی خوب پیداوار ہوگی ۱۲ ف۷ اور دل میں مغموم تھے لیکن برسات پڑتے ہی خوشیاں منانے لگے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت معلوم ہوتی ہے کہ
ایک طرفۃ العین میں کیا سے کیا ہو گیا [illegible] خوشی منائی جا رہی ہے ۱۲ ف۸ ایک حکیم نے [illegible] آدمی پیدائش [illegible]
تک بچہ ہے [illegible] سے چالیس تک جوان ہے [illegible] سے ساٹھ سال تک [illegible] اور ساٹھ سے [illegible]
ہے اور اسی کے بعد [illegible] ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۚ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۔	پیدا کی ہوں یہ چیزیں ہیں اب اسکے سوا دوسرے لوگوں نے کیا پیدا کیا مجھکو دکھاؤ بات یہ ہے کہ یہ ظالم (کافر) کھلی گمراہی میں ہیں۔
۲۱	لقمان	۲	يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۔	بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو پھر (فرض کرو کہ) وہ (ساتوں زمینوں کے تلے) ایک پتھر پر ہو یا آسمان اور زمین میں (کہیں) ہو تو اللہ (قیامت کے دن) اسکو (حساب لینے کے لیے) حاضر کریگا بیشک اللہ بڑی باریک نظر والا اخبردار ہے۔
"	"	۳	لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۔ وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۔	اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب اسی کی ملک ہے) بیشک اللہ ہی بےنیاز اور تعریف کا سزاوار ہے اور اگر زمین میں جو درخت ہیں (سب) کے قلم بنائے جائیں اور سمندر سیاہی ہو اسکے بعد سات اور (ایسے سمندر سیاہی بنیں) جب بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں بے شک اللہ زبردست ہے حکمت والا۔
"	"	"	ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۔	اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ ہی سچا (خدا) ہے اور اللہ کے سوا جنکو (مشرک) پکارتے ہیں وہ (سب جھوٹے معبود) ہیں اور (دوسرے) یہ کہ اللہ ہی (سب سے) بلند اور (سب سے) بڑا ہے۔
"	"	۴	إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۔	اللہ ہی کو معلوم ہے کہ قیامت کب آئیگی اور وہی پانی برساتا ہے اور وہی جانتا ہے ماں کے پیٹ میں کیا ہے (لڑکا یا لڑکی) اور کسی کو معلوم نہیں کل وہ کیا کریگا (اچھے کام یا برے کام) اور (اللہ کے سوا) کوئی نہیں جانتا وہ کس ملک (کس سرزمین) میں مریگا بیشک (یہ باتیں) اللہ ہی جانتا ہے اسکو ہر چیز کی خبر ہے
"	السجدہ	۱	اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۔ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۔ ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۔	اللہ وہی ہے جسنے آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر چڑھا اسکے سوا کوئی تمہارا سرپرست ہے نہ سفارشی کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے وہ آسمان سے لیکر زمین تک سب کام چلاتا ہے پھر یہ سب کام اس دن میں جو تمہارے حساب سے ہزار برس کا ہوگا اللہ تک چڑھ جائیں گے وہی تو (وہ خدا ہے) چھپی اور کھلی (سب باتیں) جانتا ہے زبردست رحم والا

[illegible]

			الَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ	جسنے ہر چیز کو بہت ہی عمدہ طرح سے بنایا۔
۲۱	السجدۃ	۲	وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا کُلَّ نَفْسٍ ھُدٰىهَا	اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت کرتے۔
۲۲	الاحزاب	۷	وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ	اور اللہ کو تو سچ بات کہنے میں کوئی شرم نہیں۔
″	″	۸	اِنْ تُبْدُوْا شَیْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا	اگر تم کسی چیز کو کھول کر کہو (یا دل میں) اسکو چھپاؤ تو اللہ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔
″	السبا	۱	یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ	وہ جانتا ہے جو زمین کے اندر رہتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو آسمان میں چڑھ جاتا ہے اور وہی مہربان ہے بخشنے والا۔
″	″	″	عٰلِمِ الْغَیْبِ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِکَ وَلَآ اَکْبَرُ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ	غیب کی باتیں جانتا ہے اس سے ذرہ برابر کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں نہ آسمان میں اور نہ زمین میں اور نہ ذرے سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے۔
″	″	۴	قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ	(اے پیغمبر) کہدے میرا مالک جسکو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے لیکن اکثر لوگ (اس مصلحت کو) نہیں [illegible]
″	″	۵	قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ	(اے پیغمبر) کہدے میرا مالک جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے اسکی روزی تنگ کر دیتا ہے اور تم لوگ (اللہ کی راہ میں) جو کچھ خرچ کرو وہ اسکا بدلہ دیگا اور وہ (سب روزی دینے والوں میں اچھا روزی دینے والا ہے۔
″	″	۶	قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ	کہدے میرا مالک حق بات (پیغمبروں کے دل میں) ڈالتا چلا جاتا ہے غیب کی باتوں کو وہ خوب جانتا ہے۔
۲۲	فاطر	۱	مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِکَ لَهَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ	اللہ اپنی رحمت جو لوگوں پر کھول دے تو اسکا کوئی روکنے والا نہیں اور جو روک رکھے تو اسکا کوئی کھولنے والا نہیں اور وہی زبردست ہے حکمت والا۔
″	″	۲	وَاللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهٖ	اور اللہ ہی ہے جسنے ہوائیں چلائیں وہ ہوائیں بادل کو ابھارتی ہیں پھر اس بادل کو ہم مردہ شہر کیطرف ہانک لیجاتے

[illegible]

			الارض بعد موتها كذلك النشور ٥ من كان يريد العزة فلله العزة جميعا اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه ٥	ہیں پھر اُسکی وجہ سے ہم زمین کو مرے بعد جلاتے ہیں[ف] اسیطرح ہی اُٹھنا ہوگا جو شخص عزت چاہتا ہو تو عزت ساری اللہ ہی کی ہے[ف] پاکیزہ کلمہ (لا الہ الا اللہ) اُس تک چڑھ جاتا ہے اور نیک کام اُسکو چڑھاتا ہے[ف]۔
۲۲	فاطر	۲	والله خلقكم من تراب ثم من نطفة ثم جعلكم ازواجا وما تحمل من انثى ولا تضع الا بعلمه وما يعمر من معمر ولا ينقص من عمره الا في كتب ان ذلك على الله يسير ٥	اور اللہ نے تمکو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا پھر (تمہاری نسل) نطفے سے پھر تمکو جوڑہ جوڑہ بنایا (ایک مرد ایک عورت) اور کسی عورت کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر خدا کو معلوم ہے اور نہ کسی عمر والے کو زیادہ عمر ملتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم کیجاتی ہے مگر (یہ سب) لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے[ف] بیشک اللہ پر یہ (عمر کا گھٹانا بڑھانا) آسان ہے
"	"	"	يولج اليل في النهار ويولج النهار في اليل وسخر الشمس والقمر كل يجري لاجل مسمى ذلكم الله ربكم له الملك ٥	وہ رات کی ایک حصے کو دن میں شریک کردیتا ہے اور دن (کے ایک حصے) کو رات میں شریک کردیتا ہے اور سورج اور چاند کو اُسی نے کام میں لگا دیا ہے دونوں ایک مقرر وقت پر چل رہے ہیں یہی اللہ تمہارا مالک ہے اُسی کی بادشاہت ہے۔
"	"	۳	يايها الناس انتم الفقراء الى الله والله هو الغني الحميد ان يشا يذهبكم ويات بخلق جديد وما ذلك على الله بعزيز ٥	لوگو تم اللہ کے محتاج ہو[ف] اور اللہ ہی بے پرواہ ہے خوبیوں والا اگر وہ چاہے تو تم کو (ابھی ابھی) فنا کردے اور (تمہارے بدل نئی خلقت پیدا کرے[ف] اور اللہ پر یہہ بات کچھ مشکل نہیں۔
"	"	"	ان الله يسمع من يشاء وما انت بمسمع من في القبور ٥	بیشک اللہ جسکو چاہتا ہے اُسکو (حق بات) سن لینے کی توفیق دیتا ہے اور تو اُن لوگوں کو نہیں سنا سکتا جو قبروں میں ہیں[ف]
"	"	۵	ان الله علم غيب السموت والارض انه عليم بذات الصدور ٥	بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے وہ تو دلوں کی بات بھی جانتا ہے۔
"	"	"	ان الله يمسك السموت والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسكهما من احد من بعده انه كان حليما غفورا ٥	آسمانوں اور زمین کو بے شک اللہ ہی تھامے ہوئے ہے وہ ٹل نہیں سکتے اور جو (کہیں) ٹل جائیں تو پھر اللہ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں جو انکو تھام سکے[ف] بیشک اللہ تحمل والا ہی بخشنے والا ہے[ف]
"	"	"	وما كان الله ليعجزه من شيء في السموت	اور اللہ کچھ ایسا نہیں ہے کہ آسمان اور زمین میں کوئی چیز بھی اُسکو

[illegible]

			وَلَا فِي الْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝	تھکا سکے وہ (سب) جانتا ہے اور (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے
۲۲	یٰسٓ	۱	اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝	بیشک ہم ہی مردوں کو جلائیں گے اور جو (نیک کام وہ) آگے بھیج چکے اور نشانیاں ہم انکو لکھ لیتے ہیں اور ہمنے ہر چیز ایک روشن کتاب (لوح محفوظ) میں [illegible]
۲۳	"	۵	وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ	اور جسے ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اسکی بناوٹ الٹ دیتے ہیں کیا انکو عقل نہیں ہے
"	"	"	بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝	کیوں نہیں وہ بڑا پیدا کرنے والا بڑے علم والا ہے اسکی تو یہ شان ہے جب کوئی چیز (بنانا) چاہتا ہے تو اسے فرما دیتا ہے ہو جا وہ ہو جاتی ہے
"	وَالصّٰٓفّٰت	۱	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝	جو آسمانوں اور زمین کا اور جو انکے بیچ میں ہے انکا مالک اور سورج جہاں جہاں سے نکلتا ہے انکا مالک
"	"	"	اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ	ہمنے نزدیک والے (پہلے) آسمان کو آراستہ کیا ستاروں سے جو بنی ہے
"	صٓ	۳	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝	اور ہمنے آسمان اور زمین کو اور جو ان دونو کے بیچ میں ہے اس کو بیکار (بے فائدہ) نہیں بنایا یہ کافروں کا خیال ہے تو کافروں کی دوزخ سے خرابی ہونے والی ہے
۲۳	"	۵	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝	وہ آسمان اور زمین کا اور جو ان دونو کے بیچ میں ہے اسکا مالک ہے زبردست بہت بخشنے والا
"	الزُّمَر	۱	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝	بے شک جو شخص جھوٹا ناشکرا ہے اللہ اسکو راہ پر نہیں لگاتا
"	"	"	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝	اسنے آسمان اور زمین حکمت کے ساتھ بنائے رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اسنے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ایک ٹھیری ہوئی مدت (قیامت) تک سب چل رہے ہیں سن لو وہی زبردست ہے بڑا بخشنے والا اسنے تم (سب) کو ایک شخص سے بنایا پھر اسی میں سے اسکا جوڑا نکالا اور تمہارے لیے آٹھ طرح کے چوپائے جانور اتارے وہی تمکو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک طرح کے بعد دوسری طرح سے بناتا ہے تین تین اندھیروں میں یہی اللہ تمہارا مالک ہے اسی کی بادشاہت ہے (وہی حاکم ہے) اسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں اسپر بھی تم کہاں پھرے جا رہے ہو

[illegible]

پارہ	سورت	آیت	عربی	ترجمہ
۲۳	الزمر ۳۹	۱	إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ	اگر تم ناشکری کرو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں اور وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند نہیں کرتا اور جو تم اسکا شکر کرو تو وہ اسکو تمہارے لیے پسند کرتا ہے
〃	.	۲	وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ	یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ (اپنا) وعدہ خلاف نہیں کرتا
〃	〃	۳	ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ	یہ کتاب اللہ کی ہدایت ہے جسکو چاہتا ہے اس (کے ذریعے) سے رستہ دکھلاتا ہے اور جسکو اللہ بھٹکا دے اسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا
۲۴	〃	۴	أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ	کیا اللہ اپنے بندے (محمدؐ) کے لیے کافی نہیں ہے
.	〃	〃	وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ	اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے
.	〃	.	حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ	اللہ مجکو بس کرتا ہے اسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں
.	〃	۵	اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا الآية	اللہ جانوں کو مرتے وقت (اپنے پاس) اٹھا لیتا ہے آخر آیت تک
.	〃	〃	لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ	آسمان اور زمین (سب) میں اسی کا راج ہے پھر (مرنے کے بعد بھی) تمکو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے
〃	〃	.	أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ	کیا انکو یہ نہیں معلوم ہوا کہ اللہ جسکو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور (جسکو چاہتا ہے) تنگی سے دیتا ہے بیشک اسمیں ایماندار لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں
〃	〃	۶	إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ	اللہ سب گناہوں کو بخشدیتا ہے بے شک وہی (بڑا) بخشنے والا مہربان ہے
〃	〃	〃	اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ لَّهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	ہر چیز کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے اور ہر چیز اسی کے سپرد ہے آسمان اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں
.	〃	۷	وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ و	اور ان کافروں نے اللہ کا جیسا مرتبہ تھا ویسا مرتبہ نہیں سمجھا اور (وہاں تو یہ حال ہے) کہ قیامت کے دن ساری زمینیں اسکی ایک مٹھی میں ہونگی اور آسمان اسکے داہنے ہاتھ پر لپٹے ہونگے

ف تمہاری ناشکری سے اسکا کوئی نقصان نہ ہوگا تم ہی تباہ ہوگے ۱۲ ف گو ہر ایک کام اسکی تقدیر اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے بعضوں نے کہا بندوں سے اچھے بندے مراد ہیں ۱۲ ف قریش کے کافروں نے آنحضرت کو ڈرایا کہ تم اس نصیحت سے باز نہ آؤ ورنہ ہمارے [illegible] سے تم کو سخت تکلیف پہونچیگی اسوقت یہ آیت اتری یعنے اللہ تم اپنے بندے پیغمبر کا حامی ہے اسکی حمایت کافی ہے ۱۲ ف وہ سب سے زبردست ہے اپنے دشمنوں سے ایک دن ضرور بدلہ لیگا ۱۲ ف اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو قائل کیا کہ تم جن دیوتاؤں کو پوجتے ہو نہ انہوں نے آسمان زمین بنایا نہ انکو کچھ اختیار ہے نفع یا نقصان پہنچانے کا پھر کیا سمجھ کر انکا پوجا کرتے ہو ۱۲ ف یعنے اس کے بے حکم کوئی کسی کی سفارش نہیں کر سکتا اور خدا کی سفارش کچھ کام آ سکتی ہے اور اسکا حکم ہونے کے بعد سفارش کرنا [illegible] بات ہے گویا یہ سفارش بھی نہیں ہے بلکہ حکم کی تعمیل ہے جیسے کوئی غلام اپنے مالک کی مرضی پاکر اس کے اشارے سے کسی کی سفارش کرے وہ بھی ڈرتے ڈرتے بے انتہا عاجزی کے ساتھ ۱۲ ف یعنی روزی کی کمی بیشی میں ۱۲ ف روزی کا معاملہ عجب معاملہ ہے جس میں علم و عقل پر مدار ہے نہ کوشش اور محنت کو دخل ہے بہت سے عقلمند لوگ رات دن فکر معاش میں مصروف رہتے ہیں مگر پھر بھی انکو دولت نہیں ملتی اور بہت سے نادان بیوقوف لوگ خزانوں کے مالک ہیں صاف پروردگار کی قدرت اس معاملہ میں معلوم ہوتی ہے ۱۲ ف کہتے ہیں یہ اسلام کا غلبہ ہوگیا تو بعضے کافر جنہوں نے بڑے بڑے قصور کئے تھے ڈرے کہ اگر ہم مسلمان بھی ہوں تو کیا فائدہ ہمارا قصور معاف ہونا مشکل ہے اسوقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا وحشی قاتل حمزہ رضی کے باب میں اتری بعضوں نے کہا ان لوگوں کے باب میں جو اسلام سے مرتد ہوگئے تھے ۱۲ ف وہ جسطرح سے چاہے اس میں تصرف کرتا ہے اس آیت سے اہلحدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ برائی بھلائی سب کا خالق اللہ ہی ہے ۱۲ ف آسمان و زمین کے خزانے اس کے پاس ہیں آسمان کے خزانے بارش اور زمین کے خزانے پیداوار بعضوں نے کہا خزانوں سے یہ کلمے مراد ہیں سبحان اللہ وبحمدہ والحمد للہ واللہ اکبر ولا الہ الا اللہ واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ایک حدیث میں ایسا ہی وارد ہے ۱۲ (باقی صفحہ)

			تعٰلىٰ عمّا يشركون ۝	لوگ جنکو اسکا شریک بتاتے ہیں اسکی ذات اُنسے کہیں پاک و برتر ہے
۲۴	المؤمن	۱	غافر الذنب وقابل التوب شديد العقاب ذي الطول لا اله الا هو اليه المصير ۝	گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا بڑا فضل کرنے والا اُسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہر کسی کی اُسی طرف لوٹ کر جانا ہے
”	”	۲	رفيع الدرجت ذو العرش يلقي الروح من امره على من يشاء من عباده	بلند درجے والا عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہے اپنے اختیار سے وحی بھیجتا ہے
”	”	۰	يعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور ۝	اللہ تعالیٰ تو آنکھوں کی چوری (تاک جھانک) اور جو باتیں دل چھپاتے ہیں
”	”	”	والله يقضي بالحق والذين يدعون من دونه لا يقضون بشيء ان الله هو السميع البصير ۝	اور اللہ تعالیٰ سچا فیصلہ کرتا ہے اور جن (دیوتاؤں) کو یہ کافر اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (اُن میں جان ہی کہاں ہے) بیشک اللہ ہی ہے جو سب سنتا اور دیکھتا ہے
”	”	۴	ان الله لا يهدي من هو مسرف كذاب ۝	بیشک جو بے لحاظ (حد سے بڑھ جانے والا) جھوٹا ہوتا ہے اللہ اسکو کبھی راہ پر نہیں لاتا ف
”	”	”	وما الله يريد ظلما للعباد ۝	اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا ف
”	”	”	ومن يضلل الله فما له من هاد ۝	اور جسکو اللہ تعالیٰ بھٹکا دے اُسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا۔
”	”	”	كذلك يضل الله من هو مسرف مرتاب ۝	جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں اور شک میں پڑے ہیں انکو اللہ اسیطرح
”	”	۵	كذلك يطبع الله على كل قلب متكبر جبار ۝	جو بڑی غرور والا اینٹھو ہے اللہ اسکے دل پر اسی طرح مہر لگا دیتا ہے
”	”	۶	انا لننصر رسلنا والذين امنوا في الحيوة الدنيا ويوم يقوم الاشهاد ۝	اور بیشک ہم تو دنیا کی زندگی میں (بھی) اپنے پیغمبروں اور ایماندار لوگوں کی مدد کرتے ہیں ف اور جسدن گواہ کھڑے ہونگے (اسدن بھی انکی کریں گے)
”	”	۷	الله الذي جعل لكم اليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا ان الله لذو فضل على الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون ۝	اللہ تعالیٰ وہ ہے جسنے رات کو تمہارے آرام کے لیے اور دن کو (ہر چیز کا) دکھلانے والا بنایا ہے وہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے پر اکثر لوگ (اسکے فضل کا) شکر نہیں کرتے ف
”	”	”	ذلكم الله ربكم خالق كل شيء لا اله الا هو فانى تؤفكون ۝	(لوگو) یہی تو اللہ تعالیٰ ہے تمہارا مالک ہر چیز کا پیدا کرنے والا اُسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو۔
”	”	”	الله الذي جعل لكم الارض قرارا	اللہ تعالیٰ وہ ہے جسنے تمہارے لیے زمین کو رہنے کی جگہ اور آسمان کو

ف۱ مسلمانوں کے گناہ بخشتا ہے جو کوئی توبہ کرے اسکی توبہ قبول کرتا ہے کافروں اور مشرکوں کو سخت سزا دیتا ہے بعضوں نے ذی الطول کا یہ معنے کیا ہے بڑی گنجائش والا ۱۲ ف۲ حدیث میں ہے کہ جو کوئی صبح کو حم تنزیل الکتاب سے الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی پڑھلے وہ شام تک (رہلاتے) محفوظ رہیگا اور جو کوئی شام کو پڑھ لے وہ صبح تک محفوظ رہیگا ۱۲ ف۳ یا فرشتوں اور پیغمبروں اور مومنین کے درجے بلند کرنیوالا ۱۲ ف۴ یعنی دزدیدہ نگاہ تک کو پہچانتا ہے بعضوں نے کہا کہ آنکھ کی چوری سے یہ مراد ہے کہ کسی سے اشارہ کرنا یا عیب کرنے کے لیے آنکھ مارنا یا آنکھ سے کوئی اشارہ کرنا ابن عباسؓ نے کہا مراد یہ ہے کہ نامحرم عورت کو اُس وقت دیکھنا جب لوگ اپنی نگاہ اور طرف کئے ہوں اور جب اسکی طرف نگاہ ہو تو انکے دکھلانے کے لئے آنکھ نیچے کرنا ف۵ دل میں جو گناہ کا وسوسہ آتا ہے ۱۲ ف۶ اسکا کام اور مقصد پورا نہیں ہونے دیتا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر موسیٰ جھوٹا ہے تو خود بخود اسکا جھوٹ کھل جائیگا ناحق خون کرنے کا کیا فائدہ اور جو وہ سچا ہے اور تم لوگ بے لحاظ جھوٹے ہو تو تم تباہ ہوگے اور موسیٰ کا ضرور غلبہ ہوگا ۱۲ ف۷ کہ بے قصور انکو تباہ کر دے بلکہ وہ قصور پر قصور کئے جاتے ہیں اللہ بہت درگزر کرتا جاتا ہے جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اُسوقت عذاب اترتا ہے ۱۲ ف۸ یہ اشارہ ہے فرعون کی طرف وہ بھی مغرور اینٹھو تھا مہر لگا دینے سے یہ مطلب ہے کہ حق بات اسکے دل پر اثر نہیں کرتی ۱۲ ف۹ اخیر میں وہ کافروں پر غالب ہوتے ہیں ۱۲ ف۱۰ اُس کی روشنی میں ہر چیز سوجھ پڑتی ہے ۱۲ ف۱۱ فضل تو وہ کرے اور یہ کمبخت بتوں کا احسان مانتے ہیں جنکو کچھ اختیار نہیں ہے ۱۲
ف۵ یعنے قیامت کے دن پیغمبر اور فرشتے اور مسلمان دوسری امتوں پر گواہی دیں گے دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے اخیر میں انہی کا غلبہ ہوتا ہے اور ان کے دشمن تباہ ہوتے ہیں جیسے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن تباہ ہوئے اور جو لوگ پیغمبروں کو شہید کرتے ہیں انسے بدلہ لیا جاتا ہے حضرت یحییٰ بن زکریا کے خون کے بدلے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار یہودیوں کو قتل کرایا اور امام حسین علیہ السلام کے خون کے بدل ایک لاکھ چالیس ہزار خارجیوں کو قتل کرایا ۱۲۔

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			السَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝	چھت بنایا اور اسی نے تمہاری شکلیں بنائیں اور کیسی اچھی شکلیں بنائیں اور ستھری چیزیں تم کو کھانے کو دیں یہی اللہ ہے جو تمہارا مالک ہے وہ بڑی برکت والا ہے سارے جہان کا پالنے والا
۲۴	المؤمن	۸	كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۝	اللہ تعالیٰ کافروں کو ایسا ہی بھٹکا دیتا ہے
〃	〃	۹	اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝	اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے جانور بنائے اسلیے کہ تم ان میں سے کسی پر سواری کرو اور کسی کو کھاؤ اور تم کو ان جانوروں میں فائدے ہیں اور اسلیے کہ تم ان جانوروں پر چڑھ کر تمہارے دل میں جو مطلب ہیں اس تک پہنچ جاؤ اور تم ان جانوروں پر (خشکی میں) اور جہازوں پر لد کر پھرتے ہو
۲۵	حم السجدۃ	۶	إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ۝	قیامت کب آئیگی اس کا علم خدا ہی کے حوالے ہے اور کوئی پھل اپنے گابھوں (غلافوں) میں سے نہیں نکلتے اور اسیطرح کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا نہ وہ جنتی ہے مگر اسکو خبر ہے اور (اے پیغمبر) وہ دن یاد کر جسدن اللہ مشرکوں کو پکاریگا وہ (تمہارے دیوتا) کہاں گئے جنکو تم میرا شریک سمجھتے تھے وہ کہیں گے ہم تو عرض کر چکے ہم میں کوئی اسکا قائل نہیں
〃	الشوریٰ	۱	لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝	اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہی (سب سے) اونچا بڑا ہے۔
〃	〃	۱	وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝	اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کا ایک ہی دین کر دیتا لیکن وہ جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور گنہگاروں (نافرمانوں) کا تو (اسدن) کوئی حمایتی نہ ہوگا اور نہ مددگار
〃	〃	۲	وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ لَهُ مَقَالِيدُ	اور جس بات میں تم اختلاف کرو تو اسکا (آخیر) فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے (لوگو) یہی تو اللہ ہے میرا مالک اسی پر میرا بھروسا ہے اور اسی کیطرف میں رجوع کرتا ہوں آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا اسی نے تمہاری جنس کے تمہارے لیے جوڑے بنائے اور چارپایوں میں بھی (انہی کی جنس کے) جوڑے بنائے وہ تم کو زمین میں (چاروں طرف) پھیلاتا ہے اسکی سی دنیا میں کوئی چیز نہیں اور وہ سنتا جانتا ہے

ف کوئی جانور تو ایسا [illegible] بہتر نہیں ہے سارے جانور منہ لٹکا کر کھاتے ہیں آدمی ہاتھ سے اٹھا کر کھاتا ہے اس کا قد سیدھا ہے دو پاؤں پر اس طرح چلتا ہے جیسے بعضے جانور چار پاؤں پر چلتے ہیں ۱۲
ف کیسی کیسی غرض [illegible] انکے حواس جاتے رہے جیسے ان دوزخیوں کے حواس جاتے رہینگے پہلے تو یہ کہہ بیٹھے کہ ہلکے وہ شریک غائب غلہ ہوگئے ہم کو چھوڑ بیٹھے اور شرک کو تسلیم کیا پھر یہ کہنے لگے کہ ہم شرک ہی نہیں کرتے تھے [illegible] اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجا ف جیسے اونٹ گھوڑا وغیرہ ۱۲ ف جیسے گائے بکری بھیڑ وغیرہ ف کہیں سوداگری کو جاتے [illegible]
[illegible] مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اگر تم سچے پیغمبر ہو تو بتلاؤ قیامت کب آئیگی اسوقت یہ آیت اتری یعنے قیامت کا علم اللہ ہی کو [illegible]
[illegible] کسی کو اس کی خبر نہیں ہے [illegible] حدیث میں ہے کہ جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ کچھ نہیں جانتا ف یعنے کوئی شرک کا معتقد نہیں ہم میں کوئی ان دیوتاؤں کا
واقف نہیں خدا کا عذاب دیکھکر اب شرک کا انکار کرینگے اور اپنے تئیں موحد بتلائیں گے ف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کفر اور ایمان دو نور رکھے ہیں بہشت اور دوزخ دو [illegible]
منظور ہے اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبوری تھی نہیں اسکی خوشی ہی ہے کچھ حکمت ہے وہ اگر چاہتا تو سب لوگ مومن ہوتے یا سب کافر ہو یا مشرک ہوتے ف وہی قیامت کے
دن فیصلہ کریگا کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی بات میں اختلاف کرو تو اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن کی طرف رجوع ہو اور اسکو حق کی ہدایت سمجھو [illegible]
عمل کرو قرآن [illegible] ہدایت ہے کہ جو پیغمبر حکم دے اسپر عمل کرو بندہ ہر جھگڑے کا فیصلہ قرآن اور حدیث سے کرنا چاہئے اور قرآن اور حدیث کے خلاف کسی کی بات نہ سننا چاہئے خواہ وہ کیسا ہی ہو
ہو ف وہ قیامت کے دن سب جھگڑے فیصل کریگا ۱۲ [illegible] تمہاری نسل زمین میں پھیلتا ہے [illegible] (وحیدی)

پارہ	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ	آسمان اور زمین کے خزانے اُسی کے پاس ہیں[218] جسکو چاہتا ہی فراغت کے ساتھ رزق دیتا ہی اور (جسکو چاہتا ہی اُسکی روزی) تنگ کرتا ہی بیشک وہ سب جانتا ہی
۲۵	الشوریٰ[۴۲]	۲	اَللّٰهُ يَجْتَبِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ	[219] اللہ تعالیٰ جس بندے کو چاہتا ہی (پیغمبری کے لیے) اپنی طرف کھینچ لیتا ہی[ف] جو کوئی اللہ کی طرف رجوع ہوتا ہے انکو اللہ رستہ دکھلاتا ہے ف
″	″	″	اَللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ	[220] اللہ وہ ہی جسنے سچائی کے ساتھ کتاب اُتاری[ف] اور (انصاف) کی ترازو[ف]
″	″	″	اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ	[221] اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسکو چاہتا ہی (اتنی) روزی دیتا ہی (کسی کو بہت کسی کو کم) اور وہ زور والا ہے زبردست
″	″	۳	وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ	[222] اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کو فراغت سے روزی دے تو ملک میں فساد مچادیں لیکن وہ اندازے سے جتنی چاہتا ہی (اتنی روزی) اُتارتا ہی بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہی (انکو) دیکھ رہا ہے۔
″	″	۴	وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ	[223] اور لوگو جو تمپر مصیبت آتی ہے تو تمہارے ہاتھوں نے جو کیا ہی اُسکی سزا ہی[ف] اور بہت (سے قصور) معاف کر دیتا ہے[ف]
″	″	۵	وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ	[224] اور جسکو خدا بہکا دی تو پھر اُسکا کوئی مددگار نہیں (جو اُسکو راہ پر لادے)
″	″	″	وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ	[225] اور جسکو خدا بہکا دے اُسکے لیے (ہدایت کا) رستہ ہی نہیں ہی۔
″	″	″	لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ	[226] آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسکو چاہتا ہے (نری) بیٹیاں عنایت فرماتا ہی اور جسکو چاہتا ہی (نری) بیٹے دیتا ہی[ف] یا (جنکو چاہتا ہی بیٹے بیٹیاں (دونوں) ملا کر دیتا ہے[ف] اور جسکو چاہتا بانجھ کر دیتا ہے[ف] بے شک وہ (اپنے بندوں کی مصلحت) خوب جانتا ہے قدرت والا۔
″	″	″	وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ	[227] اور آدمی کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ اُس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعے[ف] یا پردہ کی آڑ سے ف
″	الزخرف[۴۳]	۱	الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ	[228] جسنے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا اور اسمیں تمہارے (چلنے پھرنے کے) لیے رستے نکالے اس لیے کہ تم (جہاں جانا چاہو وہاں) پہنچ جاؤ اور جسنے اندازے سے آسمان سے پانی برسایا پھر مری ہوئی شہر کو ہمنے اُس پانی سے جِلا اُٹھایا

ف اپنے قرب کا یا اُسکو نیک عمل کی توفیق دیتا ہے معلوم ہوا اول سے اسکی طرف رجوع ہونا ضرور ہے جو بندہ ہو ۔ پھر اسمیں ترقی ہو ۔ شیخ کری کریگا ۱۲ ف یعنی قرآن یا ہر ایک الٰہی کتاب ۱۲ ف عدل اور انصاف کرنیکا اُس نے حکم دیا بعضوں نے کہا تولنے کی ترازو مراد ہے جو حضرت نوح کے زمانہ میں اُتری تھی ۱۲ ف کوئی کسی کی نہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت یہ ہے کہ دنیا میں ایک کو ایک کا محتاج بنایا غریب امیروں سے روزی کماتے ہیں اور امیر غریبوں سے کام لیتے ہیں ۱۲ ف یعنی تمہارے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے لوگ گناہ کرتے ہیں اس کی سزا میں طرح طرح کے عذاب پہیلتے ہیں قحط آتا ہے طاعون آتا ہے وبا آتی ہے ضحاک نے کہا قرآن پڑھ کر بھول جانا بڑی مصیبت ہے سید علامہ نے کہا ایسا حدیث شریف کا بھلا دینا بڑا ہے اور قیاس کو حدیث پر مقدم رکھنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا میں تمکو سب سے زیادہ افضل آیت بتلاؤں جسکی تفسیر آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی پھر یہی آیت پڑھی آنحضرت نے فرمایا تم پر بیماری یا مصیبت آتی ہے وہ تمہارے اعمال کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بڑی ہے کہ وہ پھر آخرت میں دوبارہ تمکو عذاب کرے اور جو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں معاف کر دیا پھر اس کی سزا دی ۱۲ ف دنیا میں اُسکی سزا دیتا ہے نہ آخرت میں دیگا بلکہ بالکل درگذر کرتا ہے سو اسکی کریمی اور رحیمی ہے ۔ ایک گھونٹ پانی پی ہم کو ۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مصیبت ڈالکر بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے جیسے حدیث میں ہے کہ مومن کو جب کوئی مصیبت اسکے جسم میں پہنچتی ہے تو اس کے گناہ اُتر جاتے ہیں ۱۲ ف حضرت شعیب اور حضرت لوط کی نری بیٹیاں تھیں اور حضرت ابراہیم کی نرے بیٹے تھے ۱۲ ف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے تین بیٹے تھے قاسم اور عبداللہ ابراہیم اور چار بیٹیاں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ زہرا رضوان اللہ علیہم ۱۲ ف یحییٰ علیہ السلام کی اولاد نہ تھی ۱۲ ف یعنی وہ جو دکھائی دیتا ہے اور جو پردہ کہتے ہیں یہودیوں نے آنحضرت سے کہا جب تم اللہ کے پیغمبر ہو تو اللہ سے باتیں کیوں نہیں کرتے اور اسکو دیکھتے کیوں نہیں جیسے موسیٰ نے کیا ۔ ف وحی کے کئی طریقے ہیں ایک تو بیداری میں دل پر القا ہونا دوسرے خواب میں کچھ معلوم ہونا ۱۲ باقی در صفحہ ۔

			فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۝ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝	اور اسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤ گے (ف۱) اور جسنے ہر قسم کے جوڑے پیدا کیے (ف۲) اور تمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے جانور بنائے جنپر تم چڑھے پھرتے ہو اسلیے کہ تم انکی پیٹھ پر سواری کرو پھر جب جم کر بیٹھ جاؤ تو اپنے مالک کا احسان یاد کرو اور کہو کیا پاک ذات ہے وہ (خدا تعالیٰ) جسنے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور (اگر وہ ہمارے بس میں نہ کرتا تو) ہم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ انکو اپنے قابو میں لاتے (ف۳) اور ہم تو بے شک اپنے مالک کے پاس لوٹ جانے والے ہیں
۲۵	الزخرف	۲	فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝	۲۲۹ آخر ہم نے اُنسے بدلہ لیا (سب کو تباہ کر دیا) تو (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی (پیغمبروں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا
〃	〃	۳	بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُبِينٌ ۝	۲۳۰ لیکن ہوا یہ کہ میں نے ان مکہ کے کافروں اور انکے باپ دادا کو (دنیا میں) برتنے دیا (ف۴) یہانتک کہ انکے پاس سچا قرآن اور کھولکر بیان کرنے والا پیغمبر آگیا (ف۵)
〃	〃	〃	نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ۝ وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۝ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ۝ وَزُخْرُفًا ۚ	۲۳۱ ہم نے دنیا کی زندگی میں انکی روزی بانٹ دی ہے۔ اور ان میں ایک کو دوسرے سے کئی درجے بڑھا کر رکھا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ ان میں ایک دوسرے سے تابعداری کرائے (ف۶) اور جو (مال متاع) یہ لوگ اکٹھا کرتے ہیں تیرے مالک کی مہربانی اس سے (کہیں) بہتر ہے (ف۷) اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ سب ایک طریق پر (کفر پر) ہو جائیں گے تو ہم جو کوئی خدا کو نہیں مانتے اُنکے گھروں کی چھتیں چاندی کی کر دیتے اور (چاندی کی) سیڑھیاں بھی جنپر چڑھتے (اترتے) رہتے اور انکے گھروں کے دروازے بھی (چاندی کے) کر دیتے اور چاندی ہی کے تخت جنپر تکیہ لگاتے اور (چاندی نہیں بلکہ سونے کے) (ف۸)
〃	〃	۴	فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ ۝ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمْ مُقْتَدِرُونَ ۝	۲۳۲ پھر اگر ہم تجھ کو (دنیا سے) اٹھا لیں تب بھی ہم ان کافروں سے بدلہ لینگے (ف۹) یا جس (عذاب) کا ہم انسے وعدہ کرتے ہیں وہ تجھ کو دکھلا دیں (ف۱۰) بے شک ہم کو (ہر طرح) ان پر قدرت ہے (ف۱۱)
〃	الدخان	۱	رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ	۲۳۳ آسمان اور زمین کا اور جو اُنکے بیچ میں ہے اسکا مالک اگر تم (اس بات کا) (ف۱۲)

ف۱ زندہ ہو کر اٹھائے جاؤ گے ۱۲ ف۲ آدمی کے جوڑے جانوروں کے جوڑے درختوں کے جوڑے ۱۲ ف۳ ایک ایک جانور اتنا بڑا ہے کہ اگر سرکشی پر آوے تو دس آدمی بھی اسکو نہیں تھام سکتے۔ حدیث میں ہے کہ آپ جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے، پھر فرماتے سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون کہتے ہیں اگر جانور پر سوار ہوتے بعد یہ دعا پڑھے۔ اسی طرح کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ دعا بسم اللہ مجریہا و مرسہا ان ربی لغفور رحیم تو اسکو کوئی صدمہ نہ پہنچے گا ۱۲ ف۴ وہ دنیا کے دھندوں میں پڑ کر اپنے دادا ابراہیم کے طریق کو بھول گئے اور شرک کرنے لگے ۱۲ ف۵ مراد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپنے اسی دین کو تازہ کیا جس کی بنا حضرت ابراہیم نے قائم کی تھی ۱۲ ف۶ مالداری اور ریاست اور حسن وجمال علم وعقل میں ۱۲ ف۷ اُس کو بیگار لے، اپنا خادم اور کمیرا بنائے مالدار غریبوں سے، زور آور کمزوروں سے، حاکم رعیت سے، عقلمند بیوقوفوں سے، علم والے جاہلوں سے طرح طرح کے کام اور خدمتیں لیتے ہیں اگر دنیا میں سب آدمی مال دولت عقل فہم وفراست میں برابر ہوتے تو یہ کارخانہ بگڑ جاتا کوئی کسی کی خدمت اور تابعداری نہ کرتا سب کی زندگی دوبھر ہو جاتی ۱۲ ف۸ کیونکہ دنیا کا مال متاع فنا ہونیوالا ہے اسکا کوئی بھروسا نہیں اللہ تعالیٰ کی مہربانی تو دونوں جہان میں کام آویگی ۱۲ ف۹ یہ سمجھ کر کہ ان کافروں کا خیال تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ولید یا عروہ سے درجہ میں کم جانتے تھے ۱۲ ف۹ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا نہایت حقیر ہے دنیادار کی زندگی کے پاس کوئی عزت نہیں ہے اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ دنیا میں کافر ہی بن جائینگے تو کافروں کو دنیا کی دولت بے حد ملتی۔ صحیح حدیث میں ہے اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ ملتا ۱۲ ف۱۰ یعنے اگر عذاب آنیسے پہلے تیری وفات ہو گئی جب بھی کافروں پر ضرور عذاب آئیگا ۱۲ ف۱۱ تیری زندگی ہی میں عذاب آجاوے ۱۲ ف۱۲ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی زندگی ہی میں بدر کے دن کافروں پر عذاب اتارا ۱۲ ف۱۳ تو یہ بھی سمجھ جاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے پیغمبر کو بھیجا ہے اور کتاب اتاری ہے مطلب یہ ہے کہ جب خدا کی اس صفت کا تم کو پورا یقین پیدا ہو گا تو تم نبوت اور رسالت کی مصلحت کو بھی سمجھ لوگے ۱۲ ف۱۴ جب انہوں نے کسی طرح نہ مانا ہم نے ان سے ۱۲ الخ

			إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ۝ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝	یقین کرو اُسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے تمہارا مالک یعنی تمہارے اگلے باپ دادوں کا مالک
۴۵	الدخان	۲	وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِينَ ۝ مَا خَلَقْنٰهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝	اور ہمنے آسمان اور زمین اور جو اُنکے بیچ میں ہے کھیل نہیں بنایا ہمنے اُنکو حکمت ہی کے لیے پیدا کیا ہے (بڑی مصلحت کے لیے) لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے
〃	الجاثیۃ	۲	اَللّٰهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِنْهُ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝	اللہ ہی تو ہے جسنے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا اس لیے کہ اُسکے حکم سے اُسمیں جہاز چلیں اور اسلیے کہ تم اُسکا فضل ڈھونڈو اور اسلیے کہ تم (اُسکے احسان کا) شکر کرو اور جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں ہیں اُن سبکو اُسنے اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا دیا ہے بیشک سوچنے والوں کے لیے تو اس میں (قدرت کی) نشانیاں ہیں
〃	〃	۳	وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	اور اللہ نے آسمان اور زمین حکمت سے بنائے ہیں اور مطلب ہے کہ ہر شخص کو اُسکے کیے کا بدلہ ملے اور اُنپر ظلم نہ ہوگا۔
〃	〃	〃	قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝	اے پیغمبر اِن کافروں سے کہدے کہ اللہ ہی تمکو جلاتا ہے پھر وہی تم کو ماریگا پھر وہی قیامت کے دن جسمیں کوئی شبہ نہیں تم کو (جلا کر) اکٹھا کرےگا مگر اکثر لوگ یہ بات نہیں سمجھتے
〃	〃	۴	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ۝	اور آسمان زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور جسدن قیامت برپا ہوگی اُسدن جھوٹوں (یا جھٹلانے والوں) کی خرابی ہے۔
۴۶	الاحقاف	۱	مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُسَمًّى وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنْذِرُوا مُعْرِضُونَ ۝	ہمنے آسمان اور زمین اور جو اُنکے بیچ میں ہے اُنکو مصلحت ہی سے ایک مقرر وعدہ (قیامت) تک کیلیے بنایا ہے اور کافروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے وہ اسکی پرواہ ہی نہیں کرتے
〃	〃	۴	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى إِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	کیا اِن لوگوں نے اتنا نہیں سمجھا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین بنا دیے اور اُنکے بنانے میں وہ (ذرا) بھی نہیں تھکا وہ مردوں کو نہیں جلا سکتا بیشک (جلا سکتا ہے) وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔
〃	محمد	۱	ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ	اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان والوں کا اللہ حامی ہے اور کافروں کا

ف یعنی اُنکی غفلت ہے کافر اور یقین نہیں ہے ان کافروں کے اعتقاد پر جو قیامت اور جزا اور سزا کے قائل نہیں ہیں جلانا مارنا آپ ہے کہ آسمان اور زمین اور انسان کی پیدایش لغو ہوس نکے کر اچھے اور برے سب اُنکے نزدیک یکساں ہیں ۔ ف وہ خیال کرتے ہیں کہ آسمان اور زمین اور انسان کی پیدایش سے کوئی مقصد نہیں ہے بعض خیال کرتے ہیں کہ آسمان اور زمین ان سب کا وجود خیالی اور وہمی ہے اور حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی چیز موجود نہیں ہے ۔ ہم کہتے ہیں کہ موجود نہ ہونے سے کیا مراد ہے اگر یہ مراد ہے کہ ان کا وجود مستقل نہیں ہے تو صحیح ہے کیونکہ اللہ کے سوا جتنی چیزیں موجود ہیں وہ سب اسی کی ذات اور اس کے وجود سے قائم ہیں اور ہر آن اور ہر لحظہ اپنے وجود اور بقا میں اس کی محتاج ہیں اگر یہ مطلب ہے کہ ان چیزوں کو کسی طرح کا وجود نہیں ہے جیسے بعضے صوفیہ کا اعتقاد ہے الاعیان ما شمت رائحۃ الوجود تو قرآن اور حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے ۱۲ ف اگر فرض کرو کہ باقی سب جسموں سے بلکا ہوتا تو ہر چیز اس میں ڈوب جاتی پھر جہاز کیونکر چلتے ۱۲ ف سوا اگر کی لگائی [illegible] ایک شخص عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آیا اور پوچھا تمام مخلوقات کس چیز سے بنی ہیں انہوں نے کہا پانی اور روشنی اور تاریکی اور ہوا اور مٹی سے ۔ پوچھا یہ چیزیں کس سے بنیں انہوں نے کہا میں نہیں جانتا پھر عبداللہ بن زبیر کے پاس آیا انہوں نے بھی یہی کہا پھر عبداللہ بن عباس کے پاس آیا انہوں نے یہ آیت پڑھی ۔ ف جب تک چاہتا ہے زندہ رکھتا ہے ۔ ف وہ اتنا غور نہیں کرتے کہ جسنے [illegible] پانی اور مٹی سے درخت پیدا کئے وہ درخت آدمی نے کھائے اُس سے نطفہ بنا نطفے سے ہم پیدا ہوئے کیا ایسا قدرت والا خداوند ہم کو دوبارہ نہیں جلا سکتا دوبارہ جلانا تو بہت آسان ہے ۱۲ ف جیسے صاحب کتاب جفر نشر وغیرہ

	سورۃ	آیت		ترجمہ
			الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝	کوئی حامی نہیں[ف۱]
۲۶	محمد	۴	وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝	۲۴۲ اور اللہ بے پرواہ ہے اور تم ہی محتاج ہو اور (اے عرب کے لوگو) اگر تم پیغمبر کا کہنا نہ مانو گے تو اللہ تمہارے سوا دوسرے لوگوں کو بدلہ میں تمہاری جگہ لے آئیگا پھر وہ تمہاری طرح نافرمان نہ ہونگے[ف۲]
،	الفتح	۱	وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	۲۴۳ اور آسمان اور زمین کی فوجیں (سب) اللہ ہی کی ہیں
،	،	۲	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	۲۴۴ اور آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے وہ جس (بندے) کو چاہتا ہے بخشدیتا ہے اور جس (بندے) کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے
،	الحجرات	۲	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝	۲۴۵ لوگو ہمنے تم (سب) کو ایک مرد (آدم ع) اور ایک عورت (حوا) سے بنایا اور تمہاری قومیں اور برادریاں اسلیئے ٹھیرائیں کہ تم پہچانے جاؤ[ف۳] اللہ کے نزدیک تم میں وہی زیادہ عزت دار ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ تعالٰی جاننے والا خبردار ہے
،	،	،	قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	۲۴۶ (آپ) پیغمبر ان گنواروں سے کہدے کیا تم اللہ تعالٰی کو اپنی دینداری جتلاتے ہو[ف۴] اللہ تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ جانتا ہے اور اللہ کو سب معلوم ہے[ف۵]
،	،	،	اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝	۲۴۷ بے شک اللہ تعالٰی آسمان اور زمین کی غیب کی باتیں جانتا ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ اسکو دیکھ رہا ہے[ف۶]
،	ق	۱	قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝	۲۴۸ ہم تو جانتے (جو) انکو زمین کھاتی جاتی ہے وہ جانتے ہیں[ف۷] اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ موجود ہے[ف۸]
،	،	۲	وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝	۲۴۹ اور بیشک ہم نے ہی آدمی کو بنایا اور ہم اسکے دل میں جو خیال آتے ہیں اُن تک کو جانتے ہیں اور ہم گردن کی (شہ) رگ سے بھی زیادہ اسکے نزدیک ہیں[ف۹]
،	،	۳	مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝	۲۵۰ دیکھو میرے پاس جو بات (ٹھہر چکی) ہے وہ بدل نہیں سکتی[ف۱۰] اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں
،	،	۳	وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝	۲۵۱ اور ہمنے آسمان اور زمین اور جو اُن دونو کے بیچ میں ہے (سب) چھ دن میں بنا دیا اور ہم کو ذرا بھی تھکن نہ ہوئی[ف۱۱]

ف۱ انہوں نے جو جھوٹے دیوتا بنا رکھے ہیں وہ خاک کچھ نہیں کرسکتے ۱۲ ف۲ اُسکو کسی چیز کی احتیاج نہیں ۱۲ ف۳ جب یہ آیت اتری تو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا وہ دوسری لوگ کون ہیں آپنے حضرت سلمان فارسی کے مونڈھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا وہ اسکی قوم کے لوگ ہیں یعنے فارس (ایران) والے ایک روایت میں ہے قسم اُسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا پر لٹکا ہوتا تو بھی فارس کے کچھ لوگ اسکو لے لیتے شریح نے کہا مراد یمن کے لوگ ہیں بعضوں نے کہا انصار کے لوگ بعضوں نے کہا فرشتے بعضوں نے کہا تابعین مترجم کہتا ہے اس حدیث سے فارس کے لوگوں کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور ہمارے دین کے بڑے امام جیسے بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد فارس کے لوگوں میں سے گذرے ہیں ۱۲ ف۴ باوجودیکہ اسکو سب طرح کا اختیار ہے ۱۲ ف۵ سب آدم کی اولاد ہیں پھر نسب حسب پر فخر کرنا اور دوسری اللہ کے بندوں کو ذلیل جاننا سخت نادانی ہے۔ یہ آیت اسوقت اتری جب حضرت بلال رضہ اذان دینے کے لیے کعبے کی چھت پر چڑھے تو لوگوں نے کہا یہ حبشی غلام کعبے کی چھت پر چڑھتا ہے بعضوں نے کہا آنحضرت نے بنی بیاضہ کو حکم دیا کہ اپنے قبیلے کی ایک عورت سے ابو ہند کا نکاح کر دیں جو غلام تھا انہوں نے اسکو برا جانا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۶ یعنے اگرچہ تم ایک ہو لیکن قومیت اور خاندان اور باپ دادا کے نام سے شناخت ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ قومیت اور خاندان کو اللہ تعالٰی نے صرف شناخت کے لیے بنایا نہ فخر کرنے کیلیے ۱۲ ف۷ اللہ کے نزدیک شرافت اور فضیلت تقوٰی اور پرہیزگاری سے گورے کالے سے کچھ نہیں ہوتا حضرت عمر رضہ نے فرمایا تعلمکم سے یہ مراد ہے کہ جو تم میں شرک سے زیادہ بچتا ہے ۱۲ ف۸ تمہارا حال اس پر کیونکر چھپا رہ سکتا ہے ۱۲ ف۹ اسلیئے سوچ سمجھ کر بات کہا کرو ۱۲ ف۱۰ ایک ایک رواں بدن کا ہم کو معلوم ہے پھر ان ذروں کو ایک جگہ جمع کر دینا اور انکو زندہ کھڑا کر دینا ہم کو کیا مشکل ہے ۱۲ ف۱۱ یعنے لوح محفوظ ۱۲ ف۱۲ شاہ عبد القادر صاحب نے فرمایا [illegible] جان ہے جو دل سے دماغ تک اسکے کٹنے سے موت ہے اللہ تعالٰی اندر سے نزدیک ہے اور سنگ آخر جان سے باہر ہے تو اللہ تعالٰی اس رگ سے بھی نزدیک ہوا جامع البیان میں ہے کہ اور خلف کا یہ مطلب ہے ذات سے نزدیک ہونا کیونکہ ذات الٰہی تو عرش پر ہے یا اسکے فرشتوں کا نزدیک ہونا مراد ہے سید علامہ رحمہ نے کہا مراد قرب علمی ہے کیونکہ اللہ تعالٰی کا علم ہر جگہ ہے ۱۲ ف۱۳ [illegible] ۱۲ ف۱۴ ابن عباس رضہ نے کہا یہ آیت اس وقت اتری جب یہود مردود کہنے لگے اللہ تعالٰی نے ہفتہ کے دن آرام لیا اور عرش پر چت ہو کر لیٹ رہا یہ قصہ اوپر بھی گذر چکا ہے ۱۲

ترجمہ	آیت		سورة	
بیشک ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی پاس سب کو لوٹکر آنا ہے ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کافر بکتے ہیں اور تیرا کام انپر زور کرنے کا نہیں	إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ؀ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ	۳	ق	۲۶
اور ہمنے آسمان کو اپنی قوت سے بنایا اور ہم (بہت) طاقت رکھتے ہیں اور ہمنے زمین کو (فرش کیطرح) بچھایا ہم کیسے اچھے بچھانیوالے ہیں اور ہر چیز کا (یا ہر جانور کا) ہمنے جوڑا پیدا کیا اسلیئے کہ تم خدا کو سمجھو	وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ؀ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ؀ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ	۳	الذٰریٰت	۲۷
اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے پیدا کیے ہیں کہ وہ میرا ہو جاویں میں اُنسے روزی نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھکو (کچھ) کھلائیں کیونکہ روزی دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے جو زور والا مضبوط ہے	وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ؀ مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ؀ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ؀	〃	〃	〃
آخرت اور دنیا دونوں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں	فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ؀	۱	النجم	〃
بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے کہ کون اُسکی (سچی) راہ سے بہک گیا ہے اور وہ (یہ بھی) خوب جانتا ہے کہ کون (سچی) راہ پر آگیا ہے	إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ؀	۲	〃	〃
اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ کا ہے (اُسی نے آدمیوں کو بھی بنایا) اس لیے کہ بُروں کو اُنکے کیے کا اور اچھوں کو اچھا بدلہ دے (اچھے لوگ وہ ہیں) جو بڑے بڑے گناہوں اور بے شرمی کے کاموں سے بچتے ہیں مگر چھوٹا قصور (اُنسے) ہو جاتا ہے بیشک (اے پیغمبر) تیرا مالک بڑا بخشنے والا ہے وہ تم کو اسوقت سے خوب جانتا ہے جب سے اُسنے تم کو زمین سے نکالا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے	وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ؀ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ؀	〃	〃	〃
اور یہ کہ اخیر (سب کو) تیرے مالک کے پاس جانا ہے اور یہ کہ وہی (جسکو چاہتا ہے) ہنساتا ہے اور جسکو چاہتا ہے رلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور وہی جلاتا ہے اور اُسی نے (ہر جانور کے) جوڑے نر اور مادہ نطفے سے بنائے جب وہ (مادہ کے) پیٹ میں جاتا ہے۔	وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ؀ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ؀ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ؀ وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ؀ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ؀	۳	〃	〃
اور یہ کہ وہی (کسی کو) مالدار کرتا ہے اور (کسی کو) محتاج بناتا ہے اور	وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ؀ وَأَنَّهُ هُوَ	〃	〃	〃

ف مجھ کو جھٹلاتے ہیں قیامت کا انکار کرتے ہیں ۲ ف کہ زبردستی انکو مسلمان بنالے بلکہ تیرا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم انکو پہنچا دے … یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۳ ف فرمایا ہم تو دم بھر میں اور بہت سے لاکھوں آسمان بنا دیں ۴ ف ایک خدا ہی بے جوڑ ہے باقی ہر جانور میں نر و مادہ … جیسے زمین اسکا جوڑ آسمان سورج اسکا جوڑ چاند رات اسکا جوڑ دن زندگی اسکا جوڑ موت ایمان اسکا جوڑ کفر نور اسکا جوڑ اندھیری گرمی اسکا جوڑ سردی تری اسکا جوڑ خشکی خوشی اسکا جوڑ رنج سیاہی اسکا جوڑ سفیدی اسی طرح اور چیزیں ہیں … [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			رَبُّ الشِّعْرٰى ۙ	پھر وہی شعرے ستارے کا مالک ہے
۲۷	القمر ۵۴	۳	وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ	اور ہمارا کام ایک دم کی بات ہے جیسے آنکھ کی جھپک[۲۶۱]
۰	الرحمٰن ۵۵	۱	خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۞	اُسی نے آدم کو پیدا کیا اُسکو بولنا (بات کرنا) سکھلایا[۲۶۲]
۰	۰	۰	خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ	اُسی نے آدمی کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا[۲۶۳] اور جنوں کو (یا ابلیس کو) آگ کی لو سے (شعلے سے)
۰	۰	۰	رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۚ	وہی دو نو پورب اور دو نو پچھم کا مالک ہے[۲۶۴]
۰	۰	۲	كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۚ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۚ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ ۚ	(اے پیغمبر) زمین پر جتنی چیزیں ہیں سب فنا ہونیوالی ہیں اور تیرے مالک کی ذات باقی رہے گی جو عزت اور بزرگی والی ہے۔ آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اُسی سے (اپنی مراد) مانگتے ہیں وہ ہر روز (ہر وقت) ایک کام میں لگا ہے[۲۶۵]
۰	آیت فبای آلاء ربکما تکذبان ۱۲	۰	سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۚ	اے جنو اور آدمیو اب ہم تمہارے (حساب کتاب کی) طرف عنقریب توجہ کریں گے[۲۶۶]
۰	الواقعہ ۵۶	۳	وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ	اور ہم تم سے زیادہ اس (بیمار) کے قریب ہیں لیکن تم نہیں جانتے[۲۶۷]
۲۷	الحدید ۵۷	۱	لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞	اُسی کی بادشاہت ہے آسمان اور زمین میں وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہی پہلا ہے اور پچھلا اور باہر[۲۶۸] اور اندر اور سب کچھ جانتا ہے۔
۰	۰	۰	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۞ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۞ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞	وہی خدا ہے جسنے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے[۲۶۹] پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ جو زمین میں گھستا ہے[۱۱] اور جو زمین سے نکلتا ہے[۱۱] اور جو آسمان سے اترتا ہے[۱۱] اور جو آسمان پر چڑھتا ہے وہ ان سب کو جانتا ہے اور وہ (عرش پر رہکر) تم جہاں ہو (اپنے علم اور قدرت سے) تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ (بھی) رہا ہے[۱۱] آسمان اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے اور سب کام لوٹ کر اللہ ہی کے پاس جاتے ہیں[۱۱] وہ (گرمی کے موسم میں) رات کو (گھٹا کر) دن میں گھسیڑ دیتا ہے اور (سردی کے موسم میں) دن کو (گھٹا کر) رات میں گھسیڑ دیتا ہے اور وہ تو دلوں کے خیال (بھی) جانتا ہے[۱۱]

ف اس میں کچھ قریش کی اصطلاح لوگوں سے ہر چیز پیدا ہو جاتی ہے ۱۲ ف کہیں یوں فرمایا مٹی سے بنایا کہیں فرمایا بجتی مٹی سے کہیں یوں فرمایا ٹھیکرے کی طرح ہے یہ کوئی اختلاف نہیں ہے اللہ نے آدم کی خلقت مٹی سے شروع کی پھر اس میں پانی ملایا تو وہ لیسدار ہو گئی پھر چند روز بعد سڑ گئی کالی پڑ گئی پھر سوکھ کر ٹھیکری کی طرح بجنے لگی آواز دینے لگی ۱۲ ف ایک پورب وہ جہاں پر گرمی کے دنوں میں سورج نکلتا ہے دوسری وہ جہاں سے سردی کے دنوں میں نکلتا ہے اسیطرح ایک پچھم وہ جہاں پر گرمی کے دنوں میں سورج ڈوبتا ہے دوسری وہ جہاں پر سردی کے دنوں میں ڈوبتا ہے ۱۲ ف حدیث میں ہے یہ دعا پڑھے اور پرانا مر کرو یا ذا الجلال والاکرام ۱۲ ف فرشتے مغفرت اور ترقی درجات چاہتے ہیں آدمی اور جن روزی اور رزق اور مغفرت سب مانگتے ہیں ۱۲ ف کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے کسی کو ادار کرتا ہے کسی کو محتاج بناتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت دیتا ہے کسی کو بیمار کرتا ہے کسی کو چنگا کرتا ہے کسی پر رحم کرتا ہے کسی پر غضب اتارتا ہے غرض ہر وقت ہر آن ایک نئے کام میں مصروف ہے حدیث میں ہے صحابہ رضی نے پوچھا کونسے کام میں پروردگار لگا ہوا ہے آپ نے فرمایا کسی کا گناہ بخشتا ہے کسی کی مصیبت دور کرتا ہے ایک قوم کی ترقی کرتا ہے ایک قوم کا تنزل کرتا ہے کسی کی دعا قبول کرتا ہے۔ اس آیت سے ان کافروں کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین پیدا کر کے انکا انتظام دوسروں کی سپرد کر دیا ہے آپ آرام سے بیکار بیٹھا ہے ۱۲ ف اس سے جنوں اور آدمیوں کو ڈرانا منظور ہے کہ انکے اعمال کے محاسبہ کا وقت قریب ہے ۱۲ ف یعنے سب موجودات سے پہلے خدا ہی تھا اور سبکے فنا ہونے کے بعد بھی وہی قائم رہیگا ۱۲ ف حدیث میں ان لفظوں کی تفسیر یوں آئی ہے۔ تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں دیکھو کہ تو عرش پر ہے اور عرش ساری مخلوقات کے اوپر ہے اور تو ہی باطن ہے تیرے سے نیچے کوئی چیز نہیں تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں ۱۲ ف اگر وہ چاہتا تو دم بھر میں بنا دیتا ان آسمانوں اور زمین کی کیا حقیقت جیسا مالک تھا اس کی قدرت والا ہے کہ کروڑوں آسمان اور زمین دم بھر میں بنا دے اور جب چاہے دم بھر میں سب کو فنا کر دے ۔۔۔ یا چار سے زیادہ ان کے نزدیک ہو سکتے ہیں ۱۲ باقی بدر ضمیمہ ۱۲

۲۸	المجادلة	۱	قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝	(اے پیغمبر) اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے خاوند کے بارے میں تجھ سے تکرار کر رہی تھی اور خدا تعالیٰ کے سامنے جھینک رہی تھی (شکایت کر رہی تھی) اور اللہ تم دونوں کی بات چیت سنتا ہے بیشک اللہ (سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے
۰	۰	۲	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَ لَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَ لَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝	(اے پیغمبر) کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ سب جانتا ہے جب تین آدمی (ملکر) کچھ کانا پھوسی (چکی چپکی باتیں) کرتے ہیں تو اللہ انکا چوتھا ہوتا ہے اور جب پانچ آدمی کچھ کانا پھوسی (صلاح مشورہ) کرتے ہیں تو اللہ انکا چھٹا ہوتا ہے اسیطرح اس سے کم آدمی ہوں یا زیادہ وہ (اپنے علم سے) ضرور انکے ساتھ ہوگا وہ کہیں ہوں اگرچہ سات کوٹھڑیوں کے اندر ہوں) پھر قیامت کے دن جو کام انہوں نے کیے ہیں انکو جتلا دیگا۔ بیشک اللہ تو سب کچھ جانتا ہے۔
۰	۰	۳	كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝	اللہ نے (لوح محفوظ یا اگلی کتابوں میں) یہہ لکھ چکا ہے کہ (آخرکار میں غالب ہونگا اور میرے پیغمبر (تلوار سے یا دلیل سے) غالب ہونگے بیشک اللہ زور آور ہے
۰	الحشر	۳	هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ	وہ اللہ وہ ہے کہ اسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں چھپی اور کھلی (سب) باتیں جاننے والا ہے وہی بہت رحم والا مہربان ہے وہ اللہ وہ ہے جسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہی (سارے جہان کا) بادشاہ ہے تمام برائیوں سے پاک تمام عیبوں سے چنگا (اپنے بندوں کو) امن دینے والا (اپنے وعدے کو) سچ کرنے والا ہر چیز کی نگہبانی کرنے والا زبردست بڑی دباؤ والا بڑائی والا اللہ ان مشرکوں کے شرک سے کہیں پاک ہے وہی اللہ (ہر چیز کا) بنانے والا پیدا کرنے والا نقشہ کھینچنے والا اسکے کیا کیا پیارے نام ہیں۔
۲۸	الممتحنة	۱	وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ	اور مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہاری چھپی اور کھلی (دونوں) باتوں کو خوب جانتا ہوں
۰	الجمعة	۱	ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝	یہہ پیغمبری اللہ کا فضل ہے وہ جس (بندے) کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔
۰	المنافقون	۱	وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	آسمان اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے اختیار میں ہیں
۰	التغابن	۱	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ صَوَّرَكُمْ	اسی نے آسمان اور زمین حکمت (اور مصلحت) سے بنائی اور تمہاری شکلیں بنائیں

[illegible] خولہ بنت ثعلبہ تھی یا خولہ بنت خویلد ... [illegible] ... ایک بار اوس نے ... [illegible]
میں اسی کو ظہار کہتے ہیں جاہلیت کے زمانہ میں یہ طلاق گنا جاتا تھا پھر اوس شرمندہ ہوا اور خولہ مسئلہ پوچھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا تو اسپر حرام ہو گئی
خولہ نے کہا یا رسول اللہ اس نے مجھ کو طلاق نہیں دی ... [illegible] ... تو وہ ہلاک ہو جائینگے
[illegible] ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش اسکی باتیں سن رہے ہے
[illegible] ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ ... [illegible]
[illegible] ... حضرت عمر ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ... اللہ تعالیٰ سب کو ... [illegible]

نمبر	سورة		آیت	ترجمہ
			فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝	اور اچھی شکلیں بنائیں اور اسی کیطرف (تم سب کو) لوٹ کر جانا ہے
		-	يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝	جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے وہ (سب) جانتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو اور جو کھولتے ہو اسکو بھی جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو دلوں تک کی بات جانتا ہے
۲۸	التغابن	۲	وَاللّٰهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	اور اللہ تو بڑا قدردان تحمل والا ہے (جلدی عذاب نہیں کرتا) چھپے اور کھلے کا جاننے والا زبردست حکمت والا ہے
״	الطلاق	۱	اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۝	اللہ تو اپنا کام ضرور پورا کرنے والا ہے
״	״	۲	اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۚ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝	اللہ تو وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی (یعنے سات) زمینیں بنائیں ان ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کے حکم اترتے رہتے ہیں اسلیے کہ تم سمجھ لو اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے
۲۹	الملک	۱	الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۝ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۚ مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۚ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُورٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيرٌ ۝	جس نے موت اور زندگی (دونوں کو) اسلیے پیدا کیا کہ تمکو آزما کر دیکھے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے (اور کون بری) اور وہ زبردست ہے بخشنے والا جس نے تہ برتہ سات آسمان بنائے (اے پیغمبر) تو اس کی پیدایش میں کچھ خلل نہیں پاتا تو پھر دوبارہ دیکھ (آسمان میں) کوئی دراڑ معلوم ہوتی ہے (کہیں پھٹا ٹوٹا ہے) پھر بار بار دیکھ ہوگا یہ کہ تیری نگاہ (آخر) کھیائی ہو کر تھک کر تیری طرف الٹ آئے گی
״	״	״	وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۚ اِنَّهٗ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝	اور (لوگو) تم اپنی بات چپکے سے کہو یا پکار کر کہو وہ تو دلوں تک کے خیال جانتا ہے بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اللہ اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو نہ جانے اور وہ تو بڑا باریک بین خبردار ہے
״		۲	ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ	کیا تم اس (خدا) سے بے ڈر ہو گئے جو آسمان پر ہے
״	القلم	۱	اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝	بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے کون اسکے رستے سے (اسکے دین سے) بھٹک گیا ہے اور جو لوگ راہ پائے ہوئے ہیں انکو بھی خوب جانتا ہے

لے حدیث قدسی میں ہے اپنے بندے سے قرض مانگا اس نے نہ دیا وہ مجھ کو برا کہتا ہے کہتا ہے ہائے زمانہ ... ہر قسم کا صدقہ مراد ہے فرض ہو یا نفل بعضوں نے کہا جہاد میں خرچ کرنا مراد ہے ۔ ف کوئی ہو سکے یا نہ کرے ہر حال میں جو تقدیر میں ہے وہ ضرور پیدا ہوگا پھر توکل کا ثواب کیوں کھوئیں ۔ ف جدا جدا آسمانوں کی طرح سات طبقے ایک پر ایک ہیں حدیث میں ہے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے چھین لے اسکو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جاویگا ایک دعا میں یوں ہے یا اللہ سات آسمانوں کے مالک اور سات زمینوں کے مالک ۔ ابن عباسؓ نے کہا سات زمینیں ہیں ہر زمین میں ایک پیغمبر ہے تمہارے پیغمبر کی طرح اور ایک آدم ہے تمہارے آدم کی طرح اور ایک نوح ہے تمہارے نوح کی طرح اور ایک ابراہیم ہے تمہارے ابراہیم کی طرح اور ایک عیسیٰ ہے تمہارے عیسیٰ کی طرح بیہقی نے کہا اسکا اسناد صحیح ہے مگر یہ شاذ ہے ابو الضحیٰ کے سوا اسکو کسی نے روایت نہیں کیا اور دوسری روایت میں ہے ابن عباسؓ نے کہا تمام آسمانوں میں افضل وہ آسمان ہے جس پر عرش ہے اور تمام زمینوں میں افضل وہ زمین ہے جس پر ہم رہتے ہیں ۔ ابن کثیر نے کہا اس قسم کے اقوال [illegible] ماننے کے لائق نہیں ہیں قسطلانی نے کہا اسناد کے صحیح ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا ۔ سید علامہ نے کہا اگر صحیح بھی ہو تو موقوف ہے [illegible] ۔ ف کیونکہ اسکی ذات مقدس عرش پر ہے مگر ساتویں زمین تک کی بھی ایک ایک رتی کا حال وہ جانتا ہے اور ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ۔ ف موت بھی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جیسے زندگی اہل حدیث کا یہی قول ہے اور معتزلہ کہتے ہیں موت نام ہے زندگی نہ ہونے کا ۔ ف [illegible] ۔ ف [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۹	القلم	۲	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝	ہم آہستہ آہستہ انکو ذلیل دیکر دوزخ میں لیجائیں گے انکو خبر بھی نہ ہوگی اور میں انکو دنیا میں مہلت دونگا جلدی عذاب نہیں کرنیکا کیونکہ میرا داؤں پکا ہے
〃	معارج	۱	تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۝	فرشتے اور روح (یعنی جبرئیل یا اور کوئی فرشتہ) اس تک ایکدن میں چڑھتے ہیں (اگر اور کوئی وہاں تک چڑھنا چاہے تو) اسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہیں ف
〃	〃	۲	إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغْرِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ۝ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝	وہ جانتے ہیں جس چیز سے ہمنے انکو بنایا ف تو میں پوربوں اور پچھموں کے مالک کی (یعنی اپنی) قسم کھاتا ہوں ہم یہ کرسکتے ہیں کہ انکو بدل (دوسری مخلوق) ان سے بہتر لاکر بسائیں اور ہم عاجز نہیں ہیں ف
〃	الجن	۲	عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝	غیب کا علم اسی کو ہے وہ اپنے غیب کو کسی پر نہیں کھولتا مگر جس پیغمبر کو وہ چاہتا ہو (اسکو غیب کی کوئی بات بتا دیتا ہے) تو اسکے بھی آگے اور پیچھے (فرشتوں کا) پہرا لگا دیتا ہے ف اسلیے کہ وہ (یعنی پیغمبر) جان لے کہ فرشتوں نے اپنے مالک کا پیغام پہنچا دیا اور اللہ نے جو کچھ انکے پاس ہے سب کو اپنے علم سے گھیر لیا ہوا اور ہر چیز کی گنتی تک اسکو معلوم ہے ف
۲۹	المزمل	۱	رَّبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝	وہ پورب اور پچھم (دونوں) کا مالک ہے اسکے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں اسلیے سب کام اسی کو سونپ دے ف
〃	〃	۲	وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ	اللہ ٹھیک اندازہ رات اور دن کا اللہ ہی جانتا ہے ف
〃	المدثر	۱	كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ۝	اللہ اسی طرح جسکو چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور اللہ کے لشکر اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور یہ باتیں تو بس لوگوں کی نصیحت کیلیے بیان کی گئی ہیں (نہ اور کسی غرض سے)
۲۹	〃	۲	وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝	اور وہ جب ہی مانیں گے جب اللہ چاہیگا اسی سے ڈرنا چاہیے اور (جو ڈرے) اسکے گناہ بخشنا بھی اسیکو سزاوار ہے ف
〃	الدهر	۱	إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا	ہم ہی نے اسکو رستہ دکھلایا یا تو وہ شکر گذار ہے (مومن)

ف یعنی دنیا میں انکو طرح طرح کے مزے اور آرام دیکھے تاکہ وہ اور زیادہ غافل ہو جائیں اور غفلت ہی میں مریں مرتے ہی جہنم میں داخل۔ یہ اللہ تعالیٰ کا استدراج اور مکر ہے خدا کی پناہ ایک حدیث میں ہے جب کوئی بندہ گناہ کرتا جاتا ہے اور پروردگار اسکو دنیا زیادہ دیتا جاتا ہے تو سمجھ لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا استدراج ہے ف یعنی پچاس ہزار برس میں اس مقام تک پہونچے گا جہاں تک فرشتے ایک دن میں چڑھ جاتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ عذاب اس دن ہوگا جسکا اندازہ پچاس ہزار برس کے برابر ہے یعنی قیامت کا دن حدیث میں ہے کہ یہ قیامت کا دن مومن پر ایسا ہلکا گذرے گا جیسے ایک فرض نماز کا وقت دوسری آیت میں جو سورہ الم سجدہ میں گذری دن کا اندازہ ہزار برس کا مذکور ہے ابن عباسؓ نے کہا دنیا میں جو فرشتے ایک دن میں چڑھا کرتے ہیں یہ انکی مقدار ہے اور پچاس ہزار برس قیامت کے دن کی مقدار ہے بعضوں نے کہا ہماری زمین سے عرش تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے اور پہلے آسمان تک ہزار برس کی واللہ اعلم ف ایک بے حقیقت قطرے سے اسپر یہ دلیل کرنا بہشت کو اپنی خالہ جی کا گھر سمجھ لیا ہے ف پورب کئی ہیں کیونکہ ہر روز آفتاب ایک نئی جگہ سے نکلتا ہے۔ اسی طرح پچھم کیونکہ ہر روز ایک نئی جگہ ڈوبتا ہے اور یہ اسکی تفسیر گذر چکی ہے اسنے بہتر دوسری مخلوق اللہ تعالیٰ نے بسائی مسلمانوں کو حکومت دی اور مشرکوں کی سلطنت خاک میں ملا دی ف اسلیے کہ کوئی ان غیب کی بات جان سکے اپنے پیغمبر سے کہا بھیجی ہے سن نہ لیں یا کہیں شیطان فرشتے کی صورت میں پیغمبر کو دھوکا نہ دے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ نجومی اور پنڈت اور کاہن جو غیب کی بات بتلاتے ہیں بالکل جھوٹے ہیں پیغمبروں کو بھی غیب کا علم نہیں تو ان ڈھکوسلے بندوں کو کہاں سے ہوگا ف دریا میں جو خشکی پر سب جانا اسکا علم ف یعنی کارساز سمجھ حفاظت وغیرہ سب اسباب توکل رکھ۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ بالکل اسباب کو چھوڑ دے دنیا عالم اسباب ہے بغیر ... ہو سکتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ... اسباب ... کو شغل کر ... اسباب ... کام ... (باقی ...)

پارہ	سورۃ	تعداد	آیت	ترجمہ
			كَفُوْرًا ۝	یا ناشکرا کافر ف
۲۹	الدّھر	۲	نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝	ہم ہی نے تو انکو بنایا اور ہم ہی نے انکے جوڑ بند مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں (انکو میست کر) انکو بدل انہی کیطرح دوسرے آدمیوں کو لاکر بساوین
〃	〃	〃	وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝	اور تم (کوئی بات) چاہ بھی نہیں سکتے جبتک اللہ نہ چاہے بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت میں لیجاتا ہے (یعنے بہشت میں) اور ظالموں (مشرکوں) کے لیے اس نے تکلیف کا عذاب تیار کر رکھا ہے
۳۰	النبأ	۲	رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝	وہ جو آسمانوں اور زمین اور انکے بیچ میں جو کچھ ہے ان کا مالک ہے بڑی رحم والا (قیامت کیدن اسکی ہیبت کی) اس سے بات تک نکر سکینگے ف
〃	التکویر	۱	وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	اور تم (کچھ) چاہ بھی نہیں سکتے جبتک اللہ نہ چاہے جو سارے جہان کا مالک ہے ف
〃	البروج	۱	اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝	(اے پیغمبر) تیرے مالک کی پکڑ (بہت) سخت ہے وہی شروع میں (سب کو) پیدا کرتا ہے اور وہی (آخرت میں) دوبارہ پیدا کرے گا ف اور وہی (گنہگاروں کو) بخشنے والا (نیکوں سے) محبت کرنیوالا ہے تخت کا مالک بزرگی والا جو چاہے وہ کرنیوالا ف
〃	الطارق	۱	اِنَّهٗ عَلٰي رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝	بیشک وہ اس کو دوبارہ بھی پیدا کرسکتا ہے ف
〃	الاعلیٰ	۱	الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ۝	جس نے (سب چیزوں کو) بنایا اور عمدگی سے بنایا اور جس نے (سب کچھ) اٹکل سے ٹھیرایا پھر (اسیطرح) چلایا اور جس نے (جانوروں کے لیے) چارہ نکالا پھر اسکو (سکھا کر) کوڑا بنا دیا کالا کر دیا ف
〃	〃	〃	اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝	بیشک وہ کھلا اور چھپا جانتا ہے اور ہم تجھکو آسان طریقہ پر لے چلینگے
〃	الفجر	۱	اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝	بے شک تیرا مالک تو (بدکاروں کی) تاک میں لگا ہے ف
〃	اللیل	۱	اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝	بے شک سچا رستہ بتانا ہمارا کام ہے ف اور آخرت اور دنیا ہماری ہی ہیں ف
〃	التین	۱	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝	کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھکر حاکم (اور قدرت والا) نہیں ہے
〃	العلق	۱	الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝	اسی نے (آدمی کو) قلم کے ذریعہ سے (لکھنا) سکھایا آدمی کو وہ باتیں سکھائیں جنکو وہ نہیں جانتا تھا ف

ف اپنے فضل سے وہی عقل سے خدا رسول کو پہچانا پھر رسول اللہ کے سکھلانے سے دین کی ساری باتیں معلوم ہوئیں ۔ ف قیامت کے دن وہ ارحم الراحمین جلال میں ہوگا بڑے بڑے پیغمبر بھی اسکے سامنے جاتے اور کچھ عرض کرنے سے تھرائینگے جیسے اوپر شفاعت کی حدیث میں گذر چکا ہے ۔ ف وہی اگر چاہے گا تو تم میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ ہم سیدھے رستے پر چلیں بے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے کچھ نہیں ہو سکتا کہتے ہیں جب اگلی آیت اتری تو مشرک کہنے لگے بس ہمارا اختیار ہے ہم چاہیں تو سیدھے رستے پر چلیں، چاہیں نہ چلیں اس وقت یہ آیت اتری ف تمہارا اختیار اسی کا ہے اسکے عذاب سے ڈرو ۔ ف کسی بات سے عاجز نہیں ہے نہ کوئی اسکے ارادے اور تقدیر کو روک سکتا ہے اس آیت سے ان بے وقوف فلسفیوں کا مذہب رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ سب چیزیں خود بخود بلا ارادہ صادر ہوگئیں ۔ ف مترجم کہتا ہے اگر کسی کو کثرت احتلام سے تکلیف ہو تو وہ سوتے وقت سورہ والطارق پڑھ کر سو رہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بیماری سے نجات پائیگا اسکا تجربہ ہو چکا ہے ۔ ف [illegible] کرے یا سعادت اور شقاوت پہلے سے ٹھہرائی ہے پھر ایک کو اسکی توفیق دی جاتی ہے جس کے لئے پیدا کیا تھا ۔ ف ابن عباسؓ نے کہا یہ دنیا کی مثال ہے [illegible] ف یا وہ تیرا [illegible] [illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
۳۰	البینۃ	۱	یَرْضَى اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط	شا (اُن سے خوش اور وہ اللہ تعالےٰ سے خوش
۲	الاخلاص	۱	قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝	(اے پیغمبر) اُن لوگوں سے (جو خدا کا حال پوچھتے ہیں یوں) کہدو وہ اللہ ایک ہے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے نہ اُس نے کسی کو جنا (کوئی اسکی اولاد ہے) نہ اسکو کسی نے جنا (وہ کسی کی اولاد ہے) اسکو برابر والا (جوڑ کا) کوئی نہیں

ثَنَاءُ اللّٰهِ ۵

باب اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثنا

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
۱	الفاتحۃ	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے جو ساری جہان کا پالنے والا ہے
۷	الانعام	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۚ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝	سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جسنے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور اجالا بنایا پھر بھی کافر اپنے مالک سے شرک کرتے ہیں
۸	الاعراف	۵	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۚ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ	خدا کا شکر جس نے ہمکو یہ رستہ دکھلایا اور اگر اللہ تعالیٰ ہمکو راہ پر نہ لگاتا تو ہم (جنت کی) راہ نہ پاتے
۱۵	بنی اسرائیل	۱	سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝	وہ (خداوند ہر عیب سے) پاک ہے جو اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات ادب والی مسجد (خانہ کعبہ) سے دور کی مسجد (بیت المقدس) میں لیگیا جسکے گرد ہمنے برکت کر رکھی ہے اسلیے کہ ہم محمد کو اپنی نشانیاں دکھلائیں بیشک وہی خدا ہے جو سنتا اور دیکھتا ہے
۷	"	۵	تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝	ساتوں آسمان اور زمین اور جو انمیں ہیں (فرشتے اور جن اور آدمی) سب اُسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی تعریف پاکی کے ساتھ نکرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بے شک وہ تحمل والا بخشنے والا ہے
۱۵		۱۲	وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝	اور کہہ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اولاد نہیں رکھی اور نہ کوئی سلطنت میں اسکا ساجھی ہے اور نہ اسکو ذلت سے بچنے کے لیے کسی حمایتی کی ضرورت ہے اور اسکی بڑائی کرتا رہ پوری بڑائی
۶	الکہف	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ	ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اپنے بندے (محمد)

ف اسکو کھانے پینے سونے کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے ف اس سے نصاریٰ اور مشرکوں کا رد ہوا نصاریٰ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور مشرک کہتے فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں ف حدیث میں ہے کہ آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اور اسکو یہ لائق نہ تھا اور اس نے مجھ کو گالی دی اسکو یہ نہیں چاہیے تھا جھٹلانا تو یہ کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ [illegible] دوبارہ پیدا نہیں کرے گا حالانکہ شروع میں پیدا کرنا [illegible] دوبارہ پیدا کرنے سے آسان نہیں ہے گالی دینا یہ کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے حالانکہ میں اکیلا ہوں بے نیاز نہ جنا [illegible] [illegible]

نمبر	سورة	آیت		ترجمہ
			وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا	پر قرآن اتارا اور اس میں کسی طرح کی کسر نہیں رکھی سیدھا صاف اس لیے کہ (کافروں کو) اس سخت عذاب سے ڈرائے جو اس کی طرف سے آنیوالا ہے اور مسلمانوں کو خوشخبری دے جو نیک کام کرتے ہیں کہ انکو اچھی مزدوری (بہشت) ملیگی جسمیں وہ ہمیشہ رہینگے اور انلوگوں کو بھی) ڈرائے جو کہتے ہیں اللہ تعالی اولاد رکھتا ہے نہ انکے پاس اس بات کی کوئی سند ہے نہ انکے باپ دادا پاس تھی بڑی (سخت) بات ہے جو انکے منہ سے نکلتی ہے (معاذ اللہ کہ اللہ اولاد رکھتا ہے) بالکل جھوٹ کہتے ہیں
۱۸	الفرقان ۲۵	۱	تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۝	بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر قرآن اتارا اس لیے کہ وہ ساری جہان کو ڈرانیوالا ہو
〃	〃	۲	تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝	وہ خدا اگر چاہے (تو ایک باغ یا محل کی کیا حقیقت ہے) تجھکو اس سے بڑھکر عنایت فرمائے ایسے ایسے باغ جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں اور کئی محل تیرے لیے بنادے
〃	〃	۶	تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝	بڑی برکت والا ہے وہ خداوند جس نے آسمان میں برج بنائے اور انمیں ایک چراغ (یعنے سورج) رکھا اور چاند روشنی دینے والا
۱۹	النمل ۲۷	۵	قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰي عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ	(اے پیغمبر) کہہ دے شکر خدا کا (گنہگار تباہ ہوئے) اور خدا کی طرف سے ان بندوں پر سلام جنکو اس نے چن لیا۔
〃	〃	۷	وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) کہدے شکر خدا کا آگے چلکر وہ اپنی (قدرت کی) نشانیاں تمکو دکھلائیگا تم انکو پہچان لوگے اور تیرا مالک (لوگو) تمہارے کاموں سے بیخبر نہیں
۲۰	القصص ۲۸	۷	وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	اور وہی اللہ ہے جسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں دنیا اور آخرت میں اسی کو تعریف سجتی ہے اسی کی حکومت ہے اور اسی کے پاس تمکو لوٹ جانا ہے
۲۱	الروم ۳۰	۲	فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝	تو شام اور صبح اللہ تعالی کی پاکی بیان کرتے رہو اور وہی تعریف کے لائق ہے آسمان اور زمین میں اور اسکی پاکی بیان کرو تیسرے پہر اور دوپہر کو
۲۲	السبا ۳۴	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ	الحمد تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جسکا ہے جو کچھ آسمانوں

ف۱ الفاظ میں کوئی عیب ہے نہ مطلب میں کوئی قصور ہے الفاظ اور معانی دونوں عمدہ ہیں [illegible] ف [illegible] فرشتوں کو اللہ تعالی کی بیٹیاں کہتے تھے اور نصاریٰ جو حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں [illegible] ف بلکہ باپ دادا نے [illegible] ف سفید جھوٹ جس میں سچائی کا نام نہیں [illegible] ف خدا کے عذاب سے [illegible] ف حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا [illegible] دنیا کے خزانے عطا [illegible] ف ان میں [illegible] ف اللہ تعالی [illegible] عذاب [illegible] نشانیاں [illegible] ف اسکو رتی رتی سب معلوم ہے مگر اسکی رحمت ہے کہ فوراً عذاب نہیں کرتا [illegible] تعریف کرنا چاہیے [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝	میں ہے اور جو زمین میں اور آخرت میں (بھی دنیا کی طرح) اسی کی تعریف ہوگی[1] اور وہی حکمت والا خبردار ہے
۲۲	فاطر ۳۵	۱	الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	اصل تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمان اور زمین نئے سرے سے بنائے[2] فرشتوں کو پیغام پہنچانے کے لیے مقرر کیا جنکو دو دو اور تین تین چار چار بازو ہیں وہ جتنے چاہے (فرشتوں میں اور بازو) زیادہ پیدا کر سکتا ہے[3] بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔
″	″	۴	الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۝	شکر اللہ تعالیٰ[4] کا جس نے ہم سے (ہر طرح کا) رنج دفع کر دیا۔
۲۳	یس ۳۶	۳	سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝	پاک[5] ہے وہ خدا جس نے قسم قسم کی سب چیزیں بنائیں کچھ تو زمین سے اگتی ہیں اور کچھ خود ان میں سے پیدا ہوتی ہیں (مرد اور عورت) اور کچھ ایسے ہیں جنکو وہ نہیں جانتے[6]
″	″	۵	فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝	تو پاک[7] ہے وہ خدا جسکے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم کو (سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے[8]
″	والصّٰفّٰت ۳۷	۵	سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝	اللہ تعالیٰ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بناتے ہیں۔
″	″	۶	سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝	(اے پیغمبر) تیرا مالک جو عزت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بناتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور ساری تعریف اسی اللہ کی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔
۲۵	الزخرف ۴۳	۱	سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝	کیا پاک ذات ہے وہ خدا جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور (اگر وہ ہمارے بس میں نہ کرتا تو) ہم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ انکو اپنے قابو میں لاتے
″	″	۷	سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝	وہ آسمان اور زمین کا مالک اور تخت (عرش) کا مالک ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں پاک ہے
″	″	۷	وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝	اور بڑی برکت والا ہے وہ (خدا) جس کا راج آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور ان دونوں کے بیچ میں اور وہی جانتا ہے قیامت کب آئیگی اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے
۲۵	الجاثیۃ ۴۵	۴	فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ	تو اصل تعریف اللہ تو ہی کو سزاوار ہے جو آسمان کا مالک اور زمین کا

ف۱ جس کے نیک بندے اسکی تعریف کرتے ہوئے بہشت میں داخل ہونگے ۱۲ ف۲ انکو ایجاد کیا پہلے وہ کچھ نہ تھے یعنی نیست سے ہست کیا یہ خاص صفت اسی جل جلالہ کی ہے کوئی بنا نیست کو ہست نہیں کر سکتا نہ ہست کو نیست کر سکتا ہے ۱۲ ف۳ جیسے حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے شب معراج میں حضرت جبرئیل کو دیکھا انکے چھ سو بازو تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں دو فرشتے ہوں یا اور کوئی جو چاہے وہ بڑھا سکتا ہے ۱۲ ف۴ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جتنی چیزیں اللہ نے بنائی ہیں ان میں سے کچھ تو آدمی کو معلوم ہیں جیسے وہ چیزیں جو زمین سے اگتی ہیں یا جو خود ان میں سے پیدا ہوتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو آدمی کو معلوم نہیں ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوقات جو دریا اور جنگل میں یا آسمان پر ہیں ف۵ یعنی سزا اور جزا دے گا واللہ اعلم ۱۲ ف۶ ایک ایک جانور اتنا بڑا ہے کہ اگر سرکشی پر آئے تو دس آدمی بھی اسکو نہیں تھام سکتے ۔ حدیث میں ہے کہ آپ جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر پڑھتے سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون کہتے ہیں اگر جانور پر سوار ہونے کے بعد یہ دعا پڑھ لے یا کسی طرح کشتی پر سوار ہونے کے بعد یہ دعا بسم اللہ مجریہا ومرسیہا ان ربی لغفور رحیم تو اسکو کوئی صدمہ نہ پہنچے گا ۱۲ ف۷ اسکی کوئی اولاد نہیں نہ اولاد ہو سکتی ہے ۱۲ ف۸ سب جگہ اسی کی بادشاہت ہے ۱۲ ف۹ حدیث میں ہے کہ جس کو بہر پور ناپ سے ثواب لینا منظور ہو وہ یہ آیتیں پڑھے ہر مجلس میں سبحان ربک سے اخیر تک ایک حدیث میں ہے جس نے ہر نماز کے بعد تین بار ان کو پڑھا وہ ثواب کما لیگیا بہر پور ناپ سے ۱۲

			[illegible] في السموت والارض وهو العزيز الحكيم	[illegible] اور آسمان اور زمین میں اسی کی بڑائی ہے اور وہی زبردست ہے حکمت والا
۲۷	الرحمن	۳	تبرك اسم ربك ذي الجلال والاكرام	(اے پیغمبر) تیرے مالک کا نام بڑی برکت کا ہے جو عزت اور بزرگی والا
۲۷	الحديد	۱	سبح لله ما في السموت والارض وهو العزيز الحكيم	آسمان اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں (سب) اسکی پاکی بیان کر رہی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا
۲۸	الحشر	۱	سبح لله ما في السموت وما في الارض وهو العزيز الحكيم	جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں ہیں (سب) اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا
۲۸	۰	۳	يسبح له ما في السموت والارض وهو العزيز الحكيم	آسمان اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں سب اسکی پاکی بیان کر رہی ہیں (اسکی خدائی کا اقرار کر رہی ہیں) اور وہ زبردست ہے حکمت والا
۲۸	الصف	۱	سبح لله ما في السموت وما في الارض وهو العزيز الحكيم	جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں ہیں (سب) خدا کی پاکی بیان کر رہی ہیں۔ اور وہ زبردست ہے حکمت والا
۲۸	الجمعة	۱	يسبح لله ما في السموت وما في الارض الملك القدوس العزيز الحكيم	جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں ہیں (سب) اسکی پاکی بیان کر رہی ہیں جو (سارے جہان کا بادشاہ) پاک ذات زبردست اور حکمت والا ہے
۰	التغابن	۱	يسبح لله ما في السموت وما في الارض له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير	جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جتنی زمین میں سب اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہیں اُسی کی (سارے جہان میں) بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف سجتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے
۲۹	الملك	۱	تبرك الذي بيده الملك وهو على كل شيء قدير	بڑی برکت والا ہے وہ (خدا) جسکے ہاتھ میں (سارے جہان کی) بادشاہت ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے
۰	الحاقة	۲	فسبح باسم ربك العظيم	(تو اے پیغمبر) اپنے بڑائی والے پروردگار کی پاکی بیان کرتا رہ

ابتلاء الله ۶

باب ۶ اللہ تعالی کی آزمایش

۲	البقرة	۱۹	ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرت	اور البتہ ہم تمکو کچھ ڈر کچھ بھوک کچھ مال کچھ جان کچھ پیداوار (یا اولاد) کے نقصان سے آزمائیں گے۔
۲	۰	۲۶	ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما	(مسلمانو) کیا تم سمجھتے ہو جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تک تو

[illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم ۖ مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۝	تمہاری وہ حالت نہیں ہوئی جو اگلے لوگوں کی ہوئی تھی مصیبت تکلیف انکو لگ گئی (یعنے مفلسی اور بیماری نے گھیر لیا) اور اتنا جھڑ جھڑائے گئے کہ آخر خود پیغمبر اور انکے ساتھ ایمان والے گھبرا کر بول اٹھے (دہائی) اللہ کی مدد کب آویگی سن لو اسکی مدد نزدیک ہے
۴	آل عمران	۱۴	أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ۝	کیا تم یہ سمجھے کہ جنت میں چلے جاؤگے اور ابھی اللہ نے یہ نہیں دیکھا کہ کون تم میں جہاد کرتے ہیں اور نہ یہ دیکھا کہ کون ثابت قدم رہتے ہیں اور تم تو خود موت آنے سے پیشتر اس کی آرزو کیا کرتے تھے اب تو تم نے آنکھوں سے اس کو دیکھ لیا
″	″	۱۸	مَّا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝	اللہ تو مسلمانوں کو جس حالت پر تم ہو چھوڑنے والا نہیں جب تک ناپاک (منافق) کو پاک (مومن) سے جدا نہ کر دے اور اللہ تم کو غیب کی بات بتلانے والا نہیں لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے چن لیتا ہے تو اللہ اور اسکے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤگے اور (شرک و نفاق سے) پرہیز کروگے تو تمکو بڑا ثواب ملیگا ۔
۴	″	۱۶	ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۝	پھر خدا نے تمکو آزمانے کے لیے کافروں کی طرف سے پھیر دیا
″	″	″	وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ ۝	اور (اس شکست میں ایک حکمت یہ تھی) کہ اللہ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اسکو (تمہاری دل کی باتوں کو) آزمائے
۴	″	۱۹	لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝	(مسلمانو) البتہ تم اپنی جان اور مال سے آزمائے جاؤگے اور البتہ تم سے پہلے جنکو کتاب دی گئی ہے (یعنے یہود و نصاریٰ) ان سے اور (مکہ کے) مشرکوں سے تم کو بہت سی تکلیف کی باتیں سننا پڑیگا اور اگر تم صبر کیے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو بیشک یہ ہمت کا کام ہے
۶	المائدۃ	۷	وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ	اور اگر اللہ چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی امت کر دیتا مگر تمکو جو (مختلف احکام) دیے اس سے تمہارا آزمانا منظور ہے ۔

[illegible]

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
٧	المائدہ	۳	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	مسلمانو البتہ ضرور تمکو شکاری جانوروں کے باب میں جسکو تم اپنے ہاتھوں اور برچھوں سے پکڑا کرتے ہو آزمائیگا تاکہ اللہ تعالیٰ یہ کھولدے کون اسکو بن دیکھے ڈرتا ہے پھر جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے (شکار مارے) تو اسکو تکلیف کا عذاب ہوگا
٧	الانعام	٦	وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ۝	اور اسی طرح ہمنے ایک کو دوسرے سے آزمایا ہے تاکہ یہ لوگ کہیں کیا انہیں لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے چنکر احسان کیا کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو اچھی طرح نہیں جانتا۔
٨	”	٢٠	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۝	اور وہی خدا ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا اور تم میں سے ایک کے درجے دوسرے پر بلند کیے اسلیے کہ تم کو جو دیا ہے اس میں تم کو آزمائے
٩	الانفال	٤	وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۝ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ	اور جو کافر ہیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائینگے تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے جدا کرے
١٠	التوبہ	٢	أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝	مسلمانو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم (یونہی) چھوٹ جاؤگے اور ابھی تک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو نہیں کھولا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور سوا اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے سوا کسی کو اپنا رازدار نہیں بنایا اور اللہ تعالیٰ کو جو تم کرتے ہو اسکی خبر ہے
١١	ہود	١	لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝	تاکہ تم کو آزمائے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے۔
١٥	الکہف	١	إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝	ہمنے جو کچھ زمین پر بنایا اسکی رونق کے لیے بنایا ہے تاکہ ہم لوگوں کو جانچیں ان میں کون اچھے کام کرتا ہے
١٧	الانبیاء	٣	وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝	اور ہم تم کو برائی اور بھلائی سے جانچ کر آزماتے ہیں اور تمکو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے
٢٠	العنکبوت	١	الم ۝ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ	کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ زبان سے ہم کہدینگے ایمان لائے تو چھوڑ دیے جائینگے اور انکی جانچ نہ ہوگی اور ہم انسے پہلے اگلے (ایماندار) لوگوں کو آزما چکے ہیں تو اسی طرح اللہ تعالیٰ

ف چھوٹے جانوروں کو ہاتھ ہی سے گرفتار کر سکتے ہو اور بڑے جانوروں کو برچھا مار کر ... ف یعنی سب کو معلوم ہو جائے ... [illegible] ... ف عرب لوگوں کی جان شکار ... [illegible]

[illegible]

			إِنَّ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِينَ ۝	پھر ان کو ضرور معلوم کرنا اور جھوٹوں کو بھی
۳۰	العنکبوت ۲۹	۱	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِن جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعٰلَمِينَ ۝ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِينَ ۝	اور بعض لوگوں میں کہ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب انکو اللہ کی راہ میں (مال یا جسم یا عزت کی) کچھ تکلیف پہونچتی ہے تو لوگوں کو ستانے کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھ لیتے ہیں اور اگر تیرے مالک کی طرف سے مسلمانوں کو کوئی مدد آن پہنچی تو ایسے لوگ ضرور یوں کہینگے ہم تو تمہارے ساتھ تھے (ہمکو بھی لوٹ میں شریک کرو بھلا یہ لوگ) کیا یہ سمجھے ہیں اللہ کو ساری جہان کے دلوں کا حال معلوم نہیں ہے اور اللہ تو ایمانداروں کو ضرور جدا کریگا اور منافقوں کو جدا (ہر ایک کا حال کھول دے گا)
۲۱	الاحزاب ۳۳	۲	هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝	وہاں (اس موقع پر) مسلمان جانچے گئے اور زور سے جھڑ جھڑائے گئے
۲۶	محمد ۴۷	۱	وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۝	اور اگر اللہ چاہتا تو (بنیر تمہارے لڑے) کافروں سے بدلہ لے لیتا مگر اسکو یہ منظور ہے کہ تمکو ایکدوسرے سے (لڑا کر) جانچے
"	"	۴	وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِينَ مِنكُمْ وَالصّٰبِرِينَ وَنَبْلُوَا أَخْبَارَكُمْ ۝	اور ہم تو (اے مسلمانو) تمکو ضرور آزمائینگے یہانتک کہ ہم کھلا دیکھ لیں تم میں سے کون لوگ جہاد کرتے ہیں (اور کافروں کی ایذا دہی پر) صبر کرتے ہیں اور تمہاری حالتیں ہم جانچینگے
۲۸	التغابن ۶۴	۲	إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝	تمہاری مال اور اولاد اور کچھ نہیں (اللہ) تو (تمہاری) جانچ ہے اور جو کوئی مال اور اولاد رکھ کر اللہ کو نہ بھولے (تو) اللہ کے پاس اسکے لیے بڑا ثواب ہے۔
۲۹	الملک ۶۷	۱	خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝	موت اور زندگی (دونوں کو) اسلیے پیدا کیا کہ تم کو آزما کر دیکھے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے (اور کون برے)
۲۹	القلم ۶۸	۱	إِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۝ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۝ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ۝ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۝ أَنِ اغْدُوا عَلٰى حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صٰرِمِينَ ۝ فَانطَلَقُوا	ہمنے ان مکہ کے کافروں کو اس طرح جانچا ہے جیسے ایک باغ والوں کو جانچا تھا جب وہ باغ والے قسم کھا بیٹھے تھے کہ صبح ہوتے ہی باغ کا میوہ توڑ ڈالینگے اور انشاء اللہ نہ کہا تو وہ سو ہی رہے تھے کہ تیرے مالک کی طرف سے ایک پھیرا کرنیوالی (بلا) باغ پر پھیر کر گئی پھر (سارا) باغ ایسا ہوگیا جیسے کوئی (سب میوہ) کاٹ لے گیا صبح ہوتے ہی (باغ والے) ایکدوسرے کو پکارنے لگے چلو (بھائی) سویرے ہی اپنے کھیت پر چلیں اگر تم

۱؎ لفظی ترجمہ یوں ہے اسی تعالیٰ ضرور معلوم کرے گا سچے کون ہیں اور جھوٹے کون ہیں مطلب یہی ہے کہ جدا کر کے کھول دیگا کیونکہ اسکو سب کا حال پہلے ہی سے معلوم ہے ۲؎ کافروں اور بدعتیوں کی طرف سے [illegible]

[illegible]

پارہ	سورۃ		آیت	ترجمہ
			وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ۝ أَنْ لَا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِسْكِينٌ ۝ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ۝ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ۝ عَسَىٰ رَبُّنَا أَنْ يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ۝	کو کاشتہ ہو رہے تھے چپکے چپکے آپس میں یوں کہتے ہوئے کہ دیکھنا آج کوئی فقیر تم تک نہ آنے پاوے اور صبح سویرے ہی خوب بند و بست کر کے روانہ ہوئے سمجھے اب کیا ہے (سارا میوہ) ہاتھ کر لیا جب انھوں نے باغ کو دیکھا تو پہلے یہ کہتے ہیں کہنے لگے ہم رستہ بھول گئے نہیں بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی انمیں جو زیادہ عقلمند تھا (اچھا آدمی تھا) وہ کہنے لگا میں نے تم سے نہیں کہا تھا تم انشا اللہ کیوں نہیں کہتے کہنے لگے ہمارا مالک پاک ہے بیشک ہم گنہگار تھے پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے لگے اولاہنا دینے آخر کار سب کہہ اٹھے ہائے ہماری کم بختی ہم خود حد سے بڑھ گئے تھے کیا عجب ہے ہمارا مالک اس سے بہتر باغ ہمکو دے ہم اپنے مالک سے (ہی) امید رکھتے ہیں
۲۹	الجن	۱	وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا ۝ لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ	اور (اے پیغمبر لوگوں سے کہہ) اگر وہ (ایمان کے) سیدھے رستے پر جمے رہتے تو ہم انکو آزمانے کے لیے خوب پانی دیتے
			الافتراء على الله والتكذيب	**باب اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا**
۷	الانعام	۳	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝	اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان لگائے یا اسکی آیتوں کو جھٹلائے اس سے بڑھکر اور کون ظالم ہوگا بیشک ظالموں کی بھلائی نہیں ہو سکتی
″	″	۱۱	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ ۝	اور اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آئی اور اس پر کوئی وحی نہ آئی ہو اور جو کہے میں بھی ایسا ہی (قرآن) اتاروں گا جیسے اللہ نے اتارا۔
″	″	۱۷	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝	پھر جو کوئی اللہ پر بے جانے بوجھے لوگوں کو بہکانے کے لئے جھوٹ باندھے اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ پر نہیں لگاتا
۸	″	۲۰	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ ۝	پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے الگ ہو جائے جو لوگ ہماری آیتوں سے الگ ہو جاتے ہیں انکو ہم اس الگ ہو جانے کے بدل بری مار کی سزا دیں گے

ف۱ یہ جلا ہوا باغ نہیں کسی اور کا باغ ہے پھر سوچ کر کہنے لگے نہیں بلکہ [illegible] ف ہم لوٹ گئے ڈوب گئے یہ ہمارا ہی باغ ہے ہائے ہماری بدبختی [illegible]
[illegible] دل چاہا [illegible] یہ بری صلاح دی [illegible]
[illegible] مسلمان شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے کیا عجب ہے [illegible] اپنی نیت پر شرمندہ ہوئے [illegible]
[illegible] اس سے بہتر باغ انکو عنایت فرمایا [illegible] بہت پانی برسانے غلہ خوب [illegible]
[illegible] جیسے یہود اور نصاریٰ اور مشرک کرتے تھے [illegible]
[illegible] قیامت کے دن لات اور عزیٰ [illegible] میری سفارش کریں گے [illegible] یہ آیت اتری [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible] جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مسیلمہ کذاب نے [illegible]
[illegible] بڑھکر کون ظالم ہوگا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۸	الاعراف	۴	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ	تو اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالی پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے ایسے لوگوں کے لیے جو حصہ قرآن میں لکھا گیا ہے وہ انکو پہونچے گا ۔ ف
۱۱	یونس	۲	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ	تو اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک ایسے گنہگار مراد کو پہونچنے والے نہیں
〃	〃	۷	قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ مَتَاعٌ فِى الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدو جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ چھٹکارا نہیں پانے کے (انکو کبھی فلاح نہ ہوگی) دنیا میں تھوڑا سا مزا اڑالیں پھر ہمارے پاس (انکو) آخر لوٹ کر آنا ہے پھر ہم ان کو انکے کفر کی سزا میں سخت عذاب (کا مزہ) چکھائیں گے
۱۱	هود	۲	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝	اور جو خدا تعالی پر جھوٹ باندھے اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا یہ لوگ اپنے مالک کے سامنے لائے جائیں گے اور گواہ گواہی دینگے انہیں لوگوں نے اپنے مالک پر جھوٹ بولا تھا سن لو ظالموں پر اللہ تعالی کی پھٹکار ہے جو خدا کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور اس میں کجی (عیب) نکالنا چاہتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت کو بھی نہیں مانتے ۔ یہ لوگ دنیا میں خدا کو تھکا نہیں سکتے اور قیامت کے دن بھی خدا کے سوا کوئی ان کا حمایتی نہ ہوگا انکو (اوروں سے) دونا عذاب ہوگا نہ (سچی بات) سن سکتے تھے اور نہ (سیدھا رستہ) دیکھ سکتے تھے یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو تباہ کیا اور (دنیا میں) جو جھوٹی باتیں بناتے تھے وہ سب ہوا ہو گئیں ۔ ضرور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹے میں پڑیں گے
۱۴	النحل	۱۴	اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝	جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں جنکو اللہ تعالی کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا اور وہی جھوٹے ہوتے ہیں ۔

ف یعنے قیامت کے دن انکے منہ کالے ہونگے [illegible] وہ انکو ملیگا ۔ ف [illegible]
[illegible] اگر ہم نے خدا پر جھوٹ باندھا [illegible] آیتوں کو جھٹلایا [illegible]
[illegible] کامیاب نہیں کرنے کا ۔ ف آخرت میں نجات نہیں ملنے کی ۔ ف اللہ تعالی پر جھوٹ باندھ کر [illegible]
[illegible] ف انکے پیغمبر یا فرشتے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لوگ ۔ ف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ف بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
١٤	النحل	١١٦	إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ؕ	بے شک جو لوگ خدا تعالے پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی بامراد نہ ہوں گے ١ف
١٦	طٰہٰ	٣	وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ۝	اور (دیکھو) جس نے خدا تعالی پر جھوٹ باندھا وہ تباہ ہو چکا ٢ف
٢١	العنکبوت	٧	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ۝	اور اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے (اسکا شریک ٹھیرائے) یا جب سچی بات (اللہ تعالیٰ کی کتاب) اس تک پہنچے تو اسکو جھٹلائے کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ نہیں ہے ٣ف
٢٤	الزمر	٣	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ۝	پھر اس سے بڑھکر کون ظالم ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور سچی بات (قرآن) کو جب وہ اسکے پاس پہنچ گئی جھٹلایا کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے (ضرور وہیں انکا ٹھکانا ہے)
٢٥	الشوریٰ	٣	أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِنْ يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝	کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا اللہ تعالے تو اگر چاہے تیرے دل پر مہر لگا دے ٤ف اور اللہ تو جھوٹ کو میٹ دیتا ہے اور اپنے کلام سے حق بات (اسلام) کو جماتا ہے بے شک وہ تو دلوں تک کی بات جانتا ہے ٥ف
٢٨	الصف	١	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝	اور اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا جسکو اسلام لانے کے لیے بلایا جائے وہ اللہ پر (الٹا) جھوٹا طوفان باندھے ٦ف اور اللہ تو بے انصاف لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا ۔

عَذَابُ اللّٰهِ — باب اللہ تعالی کا عذاب

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
١١	یونس	٥٠	قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ۝ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ۝ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ	(اے پیغمبر) کہدے بھلا بتاؤ تو سہی اگر خدا کا عذاب تمپر رات کو یا دن کو آن پڑے گنہگار لوگ کیسی دہولناک) چیز کی جلدی مچا رہے ہیں ٧ف کیا پھر جب عذاب آن ہی پڑیگا تب اسپر یقین کروگے اب تمکو یقین آیا اور تم تو اسکی جلدی مچا رہے تھے پھر اسکے بعد (قیامت کے دن) گنہگاروں سے کہینگے ہمیشہ کے عذاب (کا مزہ) چکھو جیسا تم (دنیا میں) کرتے تھے اسی کا بدلہ تم کو مل رہا ہے اور (یہ کافر) تجھ سے دریافت کرتے ہیں کیا

١ف جس مطلب کے لئے خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں ١٢ ٢ف اس کے کام کو فروغ نہیں ہو سکتا سچے پیغمبر کی یہ ایک بڑی نشانی ہے کہ حق تعالی کی مدد اس کے ساتھ ہوتی ہے اور روز بروز اس کے دین کو ترقی ہوتی جاتی ہے کسی دشمن کے مٹانے وہ دین نہیں مٹتا اور جھوٹے آدمی کے کام کو بقا نہیں ١٢ ٣ف دوزخ انہیں کے لئے بنی ہے وہ اس میں ضرور جائیں گے ٤ف پیغمبر کا جھوٹا ہونا دعوے کیا اور قرآن کو اللہ کا کلام جھوٹ کہدیا ہے ٥ف تجھے ایک مضمون بھی نہ سوجھے تو قرآن کیونکر بنا سکتا ہے ١٢ ٦ف مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر جھوٹا ہوتا اور قرآن کو اس نے اپنے دل سے تراش کر اللہ تعالیٰ کا کلام کہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسکے ارادے میں ہرگز برکت نہ دیتا بلکہ اس کے دل پر ایسی مہر لگا دیتا کہ ایک بات بھی ذکر سکتا ... کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سب طرح کی قدرت ہے اور وہ ہر ایک بات سے واقف ہے یہاں تک کہ دل کا خیال بھی جانتا ہے پھر وہ اپنے نیک بندوں کو گمراہ کیوں ... وہ تو حق کو حق کرتا ہے اور غلط کو ... بالکل میٹ دیتا ہے۔ دیکھو حضرت ... کے زمانہ میں مسیلمہ اور اسود عنسی اور سجاح نے بھی پیغمبری کا جھوٹا دعوے کیا ... تھوڑے ہی دنوں میں ... انکا جھوٹ کھل گیا اور انکا مکر و فریب حرف غلط کی طرح بالکل مٹ گیا اور اسلام کا دین جس کے ... ساری دنیا میں پھیل گیا اس سے زیادہ سچائی کا ثبوت اور کیا ہوگا ١٢ ٧ف تو ہر حال میں عذاب بری ہے ... عذاب ایسی چیز نہیں ہے کہ کوئی ... جلدی ... عذاب میں جانتک ... بہتر ہے ... گنہگار لوگ کیسے عجیب لوگ ہیں کہ عذاب جلد آنا چاہتے ہیں ١٢ ... عذاب ... پہلے اسکو غلط سمجھکر ... عذاب یا قیامت کا جو آنا ... اسلام لانا تو اپنے دین اور دنیا کو بنانا ہے وہ بدبخت اور اپنے تئیں تباہ کرے ... اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یعنی شرک اور کفر کرے ١٢

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			[illegible] وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ۝ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	[illegible] اور تم ہمکو (اسکا) تھکا نہیں سکتے ف اور جس جس شخص نے شرک کیا اگر اسکو پاس جتنا کچھ زمین میں ہے سب ہو تو بھی وہ اسکو اپنی چھڑائی میں دیڈالے اور جب وہ عذاب کو دیکھینگے تو دل ہی دل میں شرمندہ ہونگے ف اور انصاف سے انکا فیصلہ کیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا
۱۲	ہود	۱	وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝	اور اگر ہم گنتی کے چند روز ان پر عذاب اتارنے میں دیر کریں تو کہینگے (کیا ہوا) عذاب کیوں رک گیا سن لے جس دن عذاب ان پر آ پہونچیگا پہر وہ ان سے ٹل نہیں سکتا اور جس (عذاب) کا ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی انکو گھیر لیگا ۔
؍؍	؍؍	۹	وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ۝	اور تیرا مالک جب ظالم بستی والوں کو پکڑتا ہے تو اسی طرح اسکی پکڑ ہوا کرتی ہے بیشک اسکی پکڑ تکلیف کی سخت ہے ف
۱۳	یوسف	۱۲	أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝	کیا ان لوگوں کو اسکا ڈر نہیں رہا کہ اللہ تعالی کا عذاب ان پر ایسا آکر چھا جاوے یا ایک ہی ایکا قیامت ان پر آن پہنچے اور انکو خبر نہ ہو ف
؍؍	ابراہیم	۷	وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ۝ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝	اور لوگوں کو اس دن سے (قیامت کے دن سے) ڈرا جب ان پر عذاب آئیگا تب ظالم (یعنی مشرک) کہینگے مالک ہمارے ہم کو تھوڑی سی اور مہلت دیجئے ہم تیری بلاوے کو مان لینگے اور پیغمبروں کی راہ پر چلیں گے (اللہ تعالی) فرماویگا کیا تم نے (دنیا میں) پہلے قسم نہیں کھائی تھی کہ ہم مٹنے نہیں کے اور تم انہی لوگوں کی بستیوں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ستم کیا اور تم پر کھل گیا جو ہمنے انکے ساتھ کیا اور ہمنے تمہاری (عبرت کے) لیے کئی مثالیں بیان کیں ف
۱۴	النحل	۶	أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ۝	کیا جو لوگ برے برے مکر کر رہے ہیں انکو یہ ڈر نہیں ہے کہ اللہ تعالی انکو زمین میں دھنسا دے (جیسے قارون کو دھنسا مارا) یا ادہر سے انکو خیال بھی نہ ہو ادہر سے ان پر (اللہ تعالی کا) عذاب آ دہمکے یا چلتے پھرتے انکو دھر پکڑے پہر وہ (خدا کو) ہرا نہیں سکتے ف

ف ہمارے ہاتھ سے بھاگ کر کہیں چھپ نہیں سکتے ۔ ف مال و اسباب اور قیمتی سامان ۔ ف یعنی شرمندگی کو چھپا لیں گے ایسا نہ ہو کہ دوسرے [illegible]
[illegible]
ف اس کی پکڑ سے کہیں بھاگ نہیں سکتے ۔

			أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝	انکو گھٹا گھٹا کر اس وقت دہر پکڑ لے تو (اے لوگو) تمہارا مالک شفقت والا مہربان ہے
۱۵	بنی اسرائیل	۲	وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۝	اور جب ہم کسی بستی کو برباد کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے عیش والوں کو حکم دیتے ہیں پھر وہ اس بستی میں بدکاریاں کرنے لگتے ہیں آخر وہ بستی عذاب کے لائق ہو جاتی ہے تب اسکو اکھاڑ کر ہم پھینک دیتے ہیں
〃	〃	٦	وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝	اور (نافرمان لوگوں کی) کوئی بستی ایسی نہیں ہے جسکو ہم قیامت سے پہلے ہی تباہ نہ کریں یا اس پر سخت عذاب نہ اتاریں یہ بات کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی گئی ہے۔
〃	〃	۷	أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ۝ أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ۝	کیا تم کو اسکا ڈر نہیں کہ وہ (اگر چاہے) خشکی کا کنارہ تمپر دہسادے یا آندہی کا پتھراؤ کرے (یا اولے برسائے) پھر اسکے عذاب سے بچانیوالا کسی کو تم نہ پاؤ کیا تم کو یہ ڈر بھی نہیں رہا کہ اسی تم کو دوبارہ سمندر میں لیجائے پھر ہوا کا ایک جھکڑ بھیجے اور تمہاری ناشکری کی سزا میں تم کو ڈبودے اور تم کو کوئی حمایتی نہ ملے جو اسکو ہم سے پوچھے (ہم پر دعوی کرے)
〃	الکہف	۸	وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝	اور جب ان لوگوں پاس ہدایت آگئی (قرآن اور پیغمبر) تو اب انکو ایمان لانے اور اپنے مالک کی بخشش چاہنے سے اور کسی بات نے نہیں روکا مگر (خدا کی تقدیر نے) یہ کہ اگلے لوگوں کا سا حال انکا بھی ہو (کہ جب ایمان نہ لائے تو ہلاک کیے گئے) یا انکے سامنے عذاب آن موجود ہو (یا طرح طرح کے عذاب ان پر آجائیں)
۱٦	مریم	۵	حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ۝	جب وہ اسکو دیکھینگے جسکا انسے وعدہ ہے (دنیا کا) عذاب یا قیامت اس وقت جان لیں گے کسکا مکان برا ہے (مسلمانوں کا یا انکا) اور کس کا جتھا کمزور ہے
۱٦	طٰہٰ	۸	وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تیرے مالک نے ایک بات نہ فرمائی ہوتی اور عذاب کے لیے ایک میعاد نہ ٹھیرائی ہوتی تو انپر ضرور (ابھی فوراً) عذاب اتر آتا
۱۷	الحج	٦	وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ	اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور اللہ اپنا

یعنی غفلت کی حالت نہو بلکہ عذاب کا خوف ہو اس وقت عذاب آئے ۔ وہ عذاب اتارنے میں جلدی نہیں کرتا ۔ [illegible] ۔ مثلاً شراب خواری وغیرہ ۔ [illegible] کا قول انپر ثابت ہو جاتا ہے ۔ جڑ پیڑ سے تباہ اور برباد [illegible] ۔ قیامت میں سب ہی تباہ ہونگے ۔ [illegible] ۔ [illegible] کافروں کی طرح تباہی نہیں ہوتی ۔ [illegible] ۔ [illegible] قیامت [illegible] وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے فرمایا ہے کہ ان کا عذاب آخرت [illegible] ۔ [illegible] معلوم نہیں کہ عذاب ایک دن ضرور آئیگا ۔

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۚ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝	وعدہ کبھی خلاف نہیں کریگا اور بیشک ایک دن تیرے مالک کے نزدیک ایکدن تمہاری شمار سے ہزار برس کے برابر ہے
۱۹	المؤمنون	۴	وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝	اور ہم ان کافروں کو عذاب میں پکڑ چکے ہیں جب بھی وہ اپنے مالک کے سامنے نہ جھکے اور نہ عاجزی کی یہانتک کہ جب ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھولدیں گے تو وہاں آس توڑ کر بیٹھ رہیں گے
۱۹	الشعراء	۱۱	اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝	کیا یہ لوگ (دنیا میں) ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں (اے پیغمبر) بھلا بتلا اگر چند برس ہم انکو دنیا کا مزہ بھی اٹھا دیں پھر جس عذاب کا انسے وعدہ ہے وہ (سر پر) آن کھڑا ہو تو یہ مزے جو انہوں نے اٹھائے ہیں کس کام آئیں گے
۲۱	العنكبوت	۶	وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۚ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ۚ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۚ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اگر اللہ کے پاس عذاب کی ایک ٹھیری ہوئی مدت نہ ہوتی تو کب کا انپر عذاب آچکتا اور (ایک نہ ایکدن) ایک ہی ایکا انپر عذاب آجائیگا اور وہ بیخبر ہونگے (عجب حال ہے) یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے (یعنی عنقریب گھیریگی) جس دن (سب طرف) اوپر سے اور انکے پاؤں تلے سے (دوزخ کا) عذاب ان کو ڈھانک لیگا اور اللہ تعالیٰ فرمائیگا اپنے اعمال کا جو تم کرتے رہے مزہ چکھو (یعنے سزا)
۲۱	السجدة	۲	وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝	اور ہم ان (فاسقوں) کو بڑے عذاب (آخرت کے عذاب) سے ادھر ہی ایک چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائینگے تاکہ یہ (اپنے گناہوں سے) پھر جائیں
۲۳	والصافات	۵	اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝	کیا وہ ہمارے عذاب (آنے) کی جلدی مچا رہے ہیں جب انکے آنگن (انکے صحن) میں عذاب آن اتریگا تو جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا انکی صبح بری (افسوس کی) ٹھیریگی
۲۵	الدخان	۱	فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ ۚ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) اس دن کا انتظار کر جب آسمان ایک کھلا دھواں اٹھیگا لوگوں پر چھاجائیگا (کہیں گے) یہ تو تکلیف کا عذاب ہے مالک ہمارے یہ عذاب ہمپر سے ٹالدے ہم ایمان لائیں گے انکو کہاں نصیحت ہوگی

[illegible]

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			[illegible] … لَوْ اَعْتَرْنَ … قَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝	اور انکے پاس ایک پیغمبر آچکا جس نے کھولکر اچھا اسناد یا اس پر بھی انھوں نے اسکی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے یہ تو کسی کا سکھایا ہوا باولا ہے (لوگو) ہم چند روز کے لیے یہ عذاب ہٹا دینگے مگر تم پھر وہی (شرک اور کفر) کروگے جس دن ہم انکو بڑی سخت پکڑ پکڑینگے ہم بدلا لیں گے
۵	الانعام	۵	قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے بھلا بتلاؤ اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب ایکباہی ایکا یکا یا جتا کر (رات یا دن کو) تم پر اترآئے تو کون تباہ ہوگا وہی نا جو مشرک ہیں
۲۸	الطور	۱	اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝	بیشک تیرے مالک کا عذاب ضرور پڑیگا کوئی اسکو ٹال نہیں سکتا
۲۸	الحشر	۱	وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝	اور اگر اللہ تعالیٰ نے انکی قسمت میں جلا وطن ہونا نہ لکھدیا ہوتا تو دنیا میں انپر (اور کوئی دوسرا) عذاب اتارتا اور آخرت میں تو ان کو (ہر صورت) دوزخ کا عذاب ہونا ہے
۲۹	القلم	۱	كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝	(دنیا کا) عذاب ایسا ہی ہوا کرتا ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے (معاذ اللہ) کاش یہ لوگ جانتے ہوتے۔
۲۹	المعارج	۱	سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝	ایک مانگنے والے نے (جلدی کرکے) وہ عذاب مانگا جو (بلند) درجے والے کیطرف سے کافروں کو (ضرور) ہونیوالا ہے کوئی اسکو روک نہیں سکتا
۲۹	المعارج	۱	اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝	بے شک ان کے مالک کا عذاب ڈرنے کے لائق ہے

اَلتَّذْكِيْرُ بِاٰلَآءِ اللّٰهِ ۹ — باب ۹ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرۃ	۳	الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	جس نے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی برسا کر میوے نکالے تمہارے کھانے کو تو جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو مت بناؤ
۱	البقرۃ	۵	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ	اے اسرائیل (حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم) کی اولاد میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور اپنا وہ اقرار پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا ہے میں بھی اپنا

سکھایا یا پڑھایا ہوا جیسے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ فلاں شخص انکو قرآن سکھلا جاتا ہے [illegible] ۱۲ [illegible] قیامت کے دن [illegible] [illegible] آخرت میں بہشت [illegible] [illegible] ساری رات پڑھتے رہے [illegible] [illegible] نضر بن حارث یا ابو جہل [illegible] قرآن [illegible] آسمان [illegible] [illegible] آسمان سے پانی کا اتارنا [illegible] [illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	کلام الٰہی	ترجمہ
١	البقرة	٦	يٰبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	اسرائیل کے بیٹو میرے اس احسان کو یاد کرو جو میں تم پر کر چکا اور وہ جو میں نے تم کو سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دی تھی اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آوے گا نہ اس کی سفارش سُنی جاوے گی نہ بدلہ (یعنے روپیہ وغیرہ بطور فدیہ کے) منظور ہوگا نہ مدد ملے گی
″	″	١٥	يٰبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	اے اسرائیل کی اولاد! میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے سارے جہان میں تم کو بڑا کیا اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا نہ اس کی طرف سے بدلہ منظور کیا جائے گا نہ سفارش کچھ فائدہ دیگی نہ مدد ملے گی
٦	المائدة	١	اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۝	آج میں نے تمہارا دین پورا کر دیا اور تم پر اپنا احسان تمام کیا اور دین اسلام کو تمہارے لیے پسند کیا
″	″	٢	وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِىْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝	اور اللہ تعالےٰ نے جو احسان تم پر کیا ہے اسکو اور اس اقرار کو جو پکا کر کے تم سے لیا یاد کرو جب تم نے کہا تھا ہم نے سُنا اور مانا اور اللہ سے ڈرو (اپنا اقرار نہ توڑو) کیونکہ اللہ تو دلوں کی بات جانتا ہے (تو کھلی بات کیوں کر نہ جانے گا)
″	″	″	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝	مسلمانو اللہ تعالےٰ کا وہ احسان تم پر یاد کرو جب کچھ لوگوں نے تم پر ہاتھ چلانا چاہا تھا پھر اللہ تعالےٰ نے ان کا ہاتھ تم سے روک دیا اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسا رکھنا چاہیے
″	″	٤	وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاۗءَ	جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا بھائیو اللہ نے جو تم پر احسان کیا اسکو یاد کرو اس نے تم میں کئی نبی پیدا کیے اور تم کو [illegible]

ف اسرائیل کے معنے عبداللہ ہیں یہ لقب ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کا اور یہودیوں کی قوم ہے [illegible] ان کے باپ دادوں پر جیسے بڑے احسان کیے تھے [illegible]
باپ دادوں کو [illegible] کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں [illegible] ہمارے باپ دادے پیغمبر تھے وہ ہم کو چھڑا لیں گے [illegible] قیامت کے دن
[illegible] ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی [illegible] اس آیت کا یہ مطلب [illegible] سفارش منظور نہ ہوگی [illegible]
[illegible]

		...اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝	ے، بادشاہ بنا دیا اور تم کو وہ دیا جو دنیا جہان میں کسی کو نہیں دیا
۸ الاعراف	۱	وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝	(اور دیکھو) ہمنے تم کو زمین میں جگہہ دی اور اسی میں تمہاری گذران کے سامان بنائے تم بہت کم شکر کرتے ہو
۸	۳	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝	(اے آدمیوں) ہمنے تم پر کپڑا اتارا جو تمہاری شرمگاہ کو چھپاتا ہے اور بناؤ کا سامان اور پرہیزگاری کا لباس یہ (سب) بہتر ہے یہ اللہ تعالیٰ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت لیں
۹ الانفال	۳	وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝	اور وہ وقت یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں تھوڑے سے تھے کمزور (یعنی ہجرت سے پہلے) تم ڈرتے تھے کہیں (کافر) لوگ تمکو اچک نہ لیجائیں پھر اللہ تعالیٰ نے تمکو جگہہ دی اور (بدر کے دن) اپنی مدد سے تمکو زور دیا اور تمکو حلال چیزیں کھانیکو دیں اسلیے کہ تم شکر کرو۔
۱۳ ابراھیم	۵	وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ	اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گنو تو پورا گن نہ سکو گے
۱۴ النحل	۱	وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	اور اس نے چوپایہ جانور کو پیدا کیا ان میں تمہاری جڑاول ہے اور بھی کئی طرح کے فائدے ہیں اور انہی (کے گوشت) کو کھاتے ہو اور تمکو اُن سے رونق ہوتی ہے جب شام کو (چرا کر) لاتے ہو اور جب صبح کو (چرانے) لیجاتے ہو اور یہ جانور تمہارے بوجھ لیے (دور) شہر کو اٹھا کر لیجاتے ہیں کہ تم وہاں پہنچ ہی نہ سکتے مگر جان توڑ کر بیشک تمہارا مالک بڑی شفقت والا مہربان ہے اور اسی نے تمہاری سواری اور رونق کے لیے گھوڑوں اور خچروں اور گدہوں کو پیدا کیا اور وہ چیزیں پیدا کرتا ہے جنکو تم نہیں جانتے
۱۴	۲	وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور اگر خدا تعالیٰ کی نعمتیں گنا چاہو تو ان کو پورا گن نہ سکو گے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے
۱۴	۸	وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ	اور اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین کو مری بعد اس پانی سے جلایا جو لوگ (دل لگا کر) سنتے ہیں انکو لیے اسمیں (خدا تعالیٰ) کی قدرت کی نشانی ہے اور لوگو تمکو چوپایہ جانوروں میں بھی

فرعون کے وقت میں جب بنی اسرائیل مصر میں تھے بڑی ذلت اور خواری سے عمر بسر کرتے تھے اور غلاموں کی طرح فرعون کی قوم یعنی قبطیوں کی خدمت گاری بجالاتے تھے … تمہارے دشمنوں کو دم بھر میں تباہ کر دیا … تم کو مالک و متصرف بنا دیا … کھانا پینا کما تا ہے … [illegible]

… پہلے کپڑا پیدا کیا … آسمان سے پانی اترتا ہے … [illegible]

نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ ۝ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۝ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ۝ وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

سو ہے خالص جو [illegible] اسکے پیٹوں میں [illegible] گوبر اور خون میں
ہم تمکو خالص (اور بے لوث) دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کو مزے سے
(خوشگوار) پی جاتے ہیں اور اسی طرح کھجور اور انگور کے پھلوں سے
تم شراب بناتے ہو اور عمدہ کھانا جو لوگ عقل رکھتے ہیں انکے لیے اسمیں
(خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (اے پیغمبر) تیرے مالک نے
شہد کی مکھی کو سکھلایا کہ پہاڑوں اور درختوں اور چھتوں میں گھر
بنا (یعنی چھتے لگا) پھر ہر قسم کے پھل اور پھول چوستی رہ پھر (لوٹکر)
اپنے مالک کی آسان رستوں میں چلی جا اور چھتے میں داخل ہو جا،
اسکے پیٹ سے ایک پینے کی چیز نکلتی ہے (یعنے شہد) انکی طرح کے رنگ
کی اسمیں لوگوں کی تندرستی (شفا) ہے جو لوگ غور کرتے ہیں انکے
لیے اسمیں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (لوگو) اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو پیدا
کیا پھر وہی تمہاری جان نکالتا ہے اور تم میں سے کوئی کوئی نکمی (خراب)
عمر کو پہونچ جاتا ہے اسلیے کہ (بہت کچھ) جاننے کے بعد پھر کچھ نجانے
بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے قدرت والا (سب کچھ کر سکتا ہے) اور اللہ تعالیٰ نے
تم میں سے ایک کو دوسرے سے زیادہ روزی دی ہے پھر جنکو زیادہ روزی
ملی ہے وہ اپنی روزی اپنے غلاموں کو دینے والے اور غلاموں کو (مال
و دولت میں) اپنے برابر کرنیوالے نہیں کیا یہ لوگ اسکی نعمتوں کے منکر
ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تم ہی میں سے تمہاری بیبیوں کو بنایا اور تمہاری
بیبیوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے (یا بیٹیاں یا سسرالی
رشتہ دار) اور تم کو مزیدار چیزیں کھانے کو دیں کیا یہ لوگ جھوٹ کو
(بتوں کو) مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احسان کو نہیں مانتے
اور (لوگو) اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا (اسوقت)
تم کچھ نہیں جانتے تھے اور تمکو (سننے کیلیے) کان دیے اور (دیکھنے کو)
آنکھیں دیں اور (سوچنے کو) دل دیا اسلیے کہ تم شکر کرو کیا ان

ف اس میں خون کا رنگ ہے نہ گوبر کی بو ہے۔ ف جب یہ آیت اتری اُس وقت شراب حرام نہیں ہوئی تھی ف اُنکے پھل میوے کی طرح کھائے جاتے ہیں [illegible]
[illegible] شہد کی مکھیاں عجیب عجیب کام کرتی ہیں [illegible] بناتی ہیں [illegible]
[illegible] سب مکھیاں [illegible] کو اپنا بادشاہ کرتی ہیں اسکو عربی زبان میں یعسوب کہتے ہیں سب اسکی اطاعت کرتی ہیں [illegible]
[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ۝	کیا اُن لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا وہ اڑتے پھرتے آسمان میں حکم کے تابع (اڑتے) ہیں) اللہ تعالیٰ ہی انکو سنبھالتا ہے ف۱ بے شک جو ایماندار ہیں انکے لیے اس میں (ایک قدرت کی) نشانی ہے اور اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لیے ٹھکانا بنایا ف۲ اور چوپائے جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لیے ڈیرے بنائے جب تم سفر میں کوچ کرتے ہو اور جب ٹھہرتے ہو تو انکو ہلکا پھلکا پاتے ہو ف۳ اور انکی اون اور روئیں اور بالوں سے کئی طرح کے سامان اور کام کی چیزیں ایک وقت تک ف۴ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے ف۵ تمہارے لیے سائے بنائے اور پہاڑوں میں چھپ رہنے کی غار ف۶ اور تمہارے لیے کرتے کپڑے کہ تمکو گرمی (اور سردی) سے بچاتے ہیں اور لوہے کی کرتے ف۷ جو لڑائی میں تمکو تمہاری مار سے بچاتے ہیں ف۸ اللہ اسی طرح اپنا احسان تم پر پورا کرتا ہے اسلیے کہ تم اسکا حکم مانو ف۹ پھر اگر یہ لوگ (اتنا سمجھانے پر بھی) نہ مانیں تو تیرے ذمے کچھ نہیں مگر اللہ کا حکم پہونچا دینا ہے ف۱۰ یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کو (خوب) پہچانتے ہیں پھر انکو نہیں مانتے ف۱۱ اور ان میں اکثر ناشکرے ہیں ف۱۲
۱۴	الحج ۲۲	۸	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۝ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝	(اے دیکھنے والے) کیا تو نے نہیں دیکھا (زمین سوکھی مردہ پڑی ہو) اللہ نے آسمان سے پانی برسایا تو پھر زمین زندہ ہو کر سرسبز ہو جاتی ہے بیشک اللہ مہربان (بڑا) باریک بین (اور) خبردار ہے ف۱۳
[illegible]	″	۹	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۝ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۝ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝	کیا تو نے (اے دیکھنے والے) نہیں دیکھا کہ اس نے زمین میں جتنی چیزیں ہیں تم لوگوں کے بس میں کر دی ہیں ف۱۴ اور کشتی کو بھی (تمہارے بس میں کر دیا ہے) جو اللہ کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے اور آسمان کو زمین پر گر پڑنے سے وہی روکتا ہے مگر جب حکم ہوگا تو وہ (گر پڑے گا) بات یہ ہے کہ بیشک اللہ لوگوں پر بڑا پیار کرتا ہے (شفقت رکھتا ہے) مہربان ہے ف۱۵
۱۸	المؤمنون ۲۳	۱	وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ ۝ وَ مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ۝ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۝	اور ہمنے تمہارے اوپر سات رستے یعنے سات آسمان) بنائے اور ہم جو چیزیں بنائی ہیں انسے بیخبر نہیں ہیں اور ہمنے ایک اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا پھر زمین میں اسکو ٹھیرا رکھا اور ہم اس پانی کو اڑا لیجائیں

ف۱ یعنی پرندوں کا ہوا میں اڑنا [illegible] ہے کہ گرنے نہیں دیتی ف۲ کام کاج کرکے ان میں آرام لیتے ہو ف۳ عرب لوگ اکثر چمڑے کے خیمے بناتے اور انہیں [illegible] [illegible] ف۴ [illegible] ف۵ جیسے درخت پہاڑ وغیرہ ف۶ [illegible] [illegible] قرآن شریف عرب لوگوں کی عادات اور علم کے موافق [illegible] عرب کا ملک گرم ہے [illegible] [illegible] ف۱۰ [illegible] [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار کو یہ آیت سنائی [illegible] [illegible] يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ [illegible] [illegible] قیامت کے قریب [illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
			وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ۝ فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلْآكِلِينَ ۝ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝	تو ہو سکتا ہے پہر اس پانی سے ہم نے تمہارے لیے کہجور اور انگور کے باغ اُٹھائے تم کو ان باغوں میں سے بہت سے میوے ملتے ہیں اور انہی سے تمہاری گذر ہے[۱] اور وہ درخت جو طور سینا (پہاڑ میں بہت) نکلتا ہے تیل لیکر اُگتا ہے اور کہانے والوں کے لیے سالن (اس کے تیل میں روٹی ڈبو کر کہاتے ہیں) اور (لوگو) تمکو چوپائے جانوروں میں غور کرنا چاہیے انکے پیٹوں میں سے ہم تم کو پلاتے ہیں[۲] اور ان سے تمکو اور بہی بہت سے فائدے ہیں اور ان فائدوں میں سے ایک یہ بہی) انہیں سے کہاتے ہو اور انپر اور کشتیوں پر لدے پہرتے ہو[۳]
۲۰	النمل	۷	أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝	کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا (نہیں سمجھا) ہم نے رات انکے آرام کے لیے بنائی اور دن کو سوجھانے والا بنایا (اسکی روشنی میں ہر چیز سوجھ پڑتی ہے) بے شک جو لوگ ایماندار ہیں انکے لیے دن اور رات میں نشانیاں ہیں[۴]
۲۱	العنکبوت	۷	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ۝	کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے انکا شہر (مکہ) امن کا حرم بنایا[۵] اور انکے آس پاس (حرم کے باہر) لوگ لٹ جاتے ہیں کیا یہ لوگ جہوٹی بات (شرک) کا تو یقین کرتے ہیں اور اسکی دی ہوئی نعمت (آنحضرت کی نبوت) کو نہیں مانتے
۲	السجدة	۳	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ۝	کیا ان لوگوں نے اس پر بہی نظر نہیں کی کہ ہم پانی (کو ابر) کو اجاڑ چٹیل زمین کیطرف ہانک لیجاتے ہیں پہر اس سے کہیتی نکالتے ہیں جس سے انکے جانور اور وہ خود بہی کہاتے ہیں کیا ان لوگوں کو آنکہ نہیں (اللہ کی قدرت نہیں دیکھتے)
۲	الاحزاب	۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝	مسلمانو! اللہ تعالے نے جو تم پر احسان کیا اس کو یاد کرو جب (چار طرف سے کافروں کے) لشکر تم پر ٹوٹ پڑے پہر ہم نے اُن پر آندہی بہیجی[۶] اور وہ (فرشتوں کے) لشکر بہیجے جن کو تم نے نہیں دیکہا اور اللہ تعالی تمہارے کاموں کو دیکہہ رہا تہا[۷]
۲۴	فاطر	۱	يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ	لوگو اللہ تعالی کا جو احسان تم پر ہے اسکو یاد کرو بہلا اس کے سوا کوئی اور بہی پیدا کرنے والا ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو روزی دے[۸] کوئی سچا خدا نہیں اسکے سوا پہر تم کدہر اُلٹے جا رہے ہو

[۱] [illegible]
[۲] [illegible]
[۳] [illegible]
[۴] [illegible]
[۵] [illegible]
[۶] [illegible] خندق [illegible]
[۷] [illegible]
[۸] [illegible] آسمان سے پانی برسانے زمین سے اگانے [illegible] ہیں ۱۲

۲۲	فاطر	۴	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ	(اے دیکھنے والے) کیا تونے نہیں دیکھا اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہمنے اس پانی سے کئی رنگ کے پھل اگائے اور اسی طرح پہاڑوں میں گھاٹیاں بنائیں (یا طبقے) کچھ تو ان میں سفید ہیں اور سرخ کئی رنگ کی اور کچھ کالے بھجنگ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چار پایوں میں بھی طرح طرح کے رنگ ہیں
۲۳	یٰسٓ ۳۶	۳	وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝	اور ان کے لیے مردہ زمین نشانی ہے ہمنے پانی برسا کر اس کو جلایا اور اس میں سے اناج نکالا یہ لوگ اسی میں سے کھاتے ہیں اور زمین میں ہمنے کھجور اور انگور کے باغ لگائے اور اس میں (پانی کے) چشمے بہائے اس لیے کہ یہ لوگ اس کا میوہ کھائیں اور میوہ کو کچھ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے نہیں بنایا کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے
〃	〃	〃	وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝	اور ایک نشانی ان کے لیے یہ ہے کہ ہمنے انکی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں لادا اور ہمنے انکے لیے کشتی کیطرح ایک اور چیز بنائی ہے جس پر وہ سوار ہوتے ہیں اور اگر ہم انکو ڈبو دیں تو کوئی انکی فریاد سننے والا نہیں اور نہ انکو بچانیوالا مگر ہماری ہی مہربانی ہو اور ایک وقت تک ہم انکو دنیا کے فزی اٹھانے دیں
〃	الزمر ۳۹	۲	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝	(اے دیکھنے والے) کیا تونے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین میں اسکے چشمے چلا دیئے پھر اس پانی سے رنگ برنگ کھیتی نکالتا ہے پھر جب وہ پک جاتی ہے تو اسکو دیکھتا ہے زرد ہوگئی پھر اللہ تعالیٰ اسکو سکھا کر چورہ چورہ کر دیتا ہے ان باتوں میں عقلمندوں کے لیے (بڑی) نصیحت ہے
۲۱	لقمٰن ۳۱	۴	اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِى الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝	(دیکھنے والے) کیا تونے نہیں دیکھا کہ سمندر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاز چلتے ہیں اس سے مطلب یہ ہے کہ تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھلائے بیشک اسمیں ہر صبر اور شکر کرنیوالے کیلئے نشانیاں ہیں
۲۵	الشورٰی ۴۲	۴	وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝	اور اسکی نشانیوں میں سے جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح

ف پہلے رنگ بہت سفید اور تیز سرخ جیسے بگلے سفید کالی ۱۲ ف ایسے ہی ہم مردوں کو بھی جلا دینگے ۱۲ ف کہتے ہیں اس سے نوح کی کشتی مراد ہے وہ تمام قسم کے جانوروں اور سامانوں سے بھری ہوئی تھی اور ہر ایک کشتی بھی مراد ہو سکتی ہے اس میں آدمی کی اولاد سوار ہو کر سفر کرتی ہے ۱۲ ف اس سے اونٹ مراد ہیں یا ہر جانور ۱۲ ف تو جو اللہ بات ہے وہ نہ بننے سے بچ سکتی ہیں ۱۲ ف وہ پانی ایک جگہ سے بہتا ہوا دوسری جگہ گیا ۱۲ ف کوئی زرد کوئی سبز کوئی سرخ کوئی سفید ۱۲ ف یہی حال آدمی کا بھی ہے کہ بچہ ہوتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر کمزور ضعیف ہو جاتا ہے پھر بڈھا ہو کر مر جاتا ہے اور دنیا کا بھی یہی حال ہے اس میں کسی بات کو قرار نہیں ایک قوم ابھرتی ہے پھر کمال پر پہنچتی ہے پھر تباہ ہونے لگتی ہے آخر میں بالکل مٹ جاتی ہے اب دوسری قوم اٹھنے لگتی ہے ۱۲ ف اگر پانی ہوا کی طرح ہلکا ہوتا تو ہر چیز اس میں ڈوب جاتی نہ کشتی چل سکتی نہ جہاز ۱۲ ف یعنی مومن کے لئے جو تکلیف میں صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرتا ہے ۱۲ ف بڑے بڑے بادبانی جہاز جو سمندر میں ایسے لگتے ہیں جیسے پہاڑ ۱۲ ف اس میں ریل گاڑی کی طرف اشارہ ہے جو اخیر زمانہ میں ایجاد ہوئی یا دخانی کشتیوں کی طرف ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
		-	اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ	دکھلائی دیتے ہیں اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے پھر یہ (بادبانی) جہاز سمندر کی پیٹھ پر کھڑے رہ جائیں بیشک ان (جہازوں) میں ہر صابر و شاکر (بندے) کے لیے نشانیاں ہیں ف (یا اگر وہ چاہے) تو جہاز والوں کو اعمال کی سزا میں انکو تباہ کر دے ف اور بہتوں کو معاف کر دے (بچا دے) اور اسلیے کہ وہ لوگ جو ہماری نشانیوں میں جھگڑتے ہیں یہ جان لیں کہ (اب) بھاگنے کا انکو کوئی رستہ نہیں
۲۷	النجم ۵۳	۳	فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ؈	پھر اے آدمی تو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت میں شبہ کریگا
″	الرحمٰن ۵۵	ہر رکوع میں	فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ؈	تو (جنو اور آدمیو) تم دونوں اپنے مالک کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ف
″	الواقعہ ۵۶	۲	اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ؈	بھلا دیکھو تو جو نطفہ تم میں سے نکلتا ہے ف تم اس کو بناتے ہو یا ہم نے بنایا ف
″	″	″	اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ؈ لَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ؈ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ؈ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ؈ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَاۗءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ؈ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ؈ لَوْ نَشَاۗءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ؈ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ؈ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ؈ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ؈	بھلا دیکھو تو سہی تم جو (اناج وغیرہ) بوتے ہو کیا تم اسکو اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں ف اگر ہم چاہیں تو (اناج پکنے سے پیشتر ہی) اسکو چورا چورا کر دیں پھر تم یہ باتیں بناتے رہ جاؤ (کہ ہائے) ہم تو ڈوب گئے (ہمارا پیسہ برباد ہو گیا) نہیں ہماری قسمت ہی پھوٹی ہے ف بھلا دیکھو تو سہی جو پانی تم پیتے ہو کیا تمنے اسکو ابر (بادل) سے اتارا یا ہمنے اتارا اگر ہم چاہتے تو اسکو ایسا کھاری کر دیتے جو زبان پر بھی نہ رکھا جاتا پھر تم (ہمارے احسان کا) شکر کیوں نہیں کرتے ف بھلا دیکھو تو سہی آگ جسکو تم سلگاتے ہو کیا تمنے اس کا درخت بنایا یا ہمنے بنایا ف ہمنے (دنیا کی) آگ کو (دوزخ کی آگ) یاد دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لیے بنایا ہے ف
″	الحدید ۵۷	۳	وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ	اور ہم ہی نے لوہا پیدا کیا ف اس سے تو بڑی لڑائی کا سامان بنتا ہے ف اور لوگوں کو (بہت) فائدے ہوتے ہیں ف
۳۰	عبس ۸۰	۱	فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ؈ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاۗءَ صَبًّا ؈ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ؈	آدمی کو چاہیے (اگر اپنی حقیقت پر غور نہیں کرتا تو) اپنے کھانے ہی پر نظر ڈالے (بھلا) ہمنے (اوپر سے) پانی برسایا پھر ہمنے زمین کو

ف جہازوں میں جب کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور جب خوشی آتی ہے تو شکر کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو جہازوں میں صبر اور شکر کا بہت موقع ملتا ہے ۔ ف اسے بدلہ لینے کے لئے بہتوں کو ڈبو دے ۔ ف کرو گے انکار کرو گے ایک نعمت ہو یا دو ہوں تو کوئی کر سکتا ہے ہزاروں نعمتوں کا کون انکار کر سکتا ہے یہ آیت اکتیس بار اس سورت میں آئی ہے سننے والے پر مستحب ہے کہ جب پڑھنے والا یہ آیت پڑھے تو یوں کہتا جائے لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد ۔ ف ادان کے پیٹ میں جا کر بچہ بنتا ہے ۔ ف تم نطفہ ڈالتے ہو [illegible] نطفہ کا بچہ کر سکتے ہو ۔ ف زرع کے معنے اگانے کے ہیں حدیث میں ہے کوئی یوں نہ کہے میں نے زرع کیا بلکہ حرث کیا یعنی بویا ۔ ف اسوقت تو ہماری قسمت میں روزی نہیں رکھی وقت آگی [illegible] ناشکری کرے جو ہماری قدرت کا انکار کرتے ہیں ۔ ف کہتے ہیں عرب میں خصوصاً ملک مغرب اور شام میں دو درخت ایسے ہیں جنکا نام مرخ اور عفار ہے انکی ڈالیاں گھسنے سے آگ نکلتی ہے ۔ ف اگرچہ آگ کی ضرورت مقیم اور مسافر دونوں کو ہے مگر مسافروں کو اسکی بہت ضرورت ہوتی ہے سردی سے بچنے اور دشمن وغیرہ سے بچنے [illegible] جلا کر کھانے کے لئے ۔ ف یا اتارا جیسے ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت آدم کے ساتھ جنت سے سندان اور متھوڑا اتارا تھا ۔ ف جیسے تلوار بندوق توپ وغیرہ ۔ ف جا قو قینچی نشتر وغیرہ سیکڑوں طرح کے آلات اس سے بنائے جاتے ہیں ۔

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۙ وَّحَدَاۗىِٕقَ غُلْبًا ۙ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۭ

طاقت دیکر زمین کو پھاڑا پھر ہم ہی نے اس میں غلہ کے دانے اور انگور اگائے اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجور اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارہ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدہ کے لیے

التذکیر بایات اللہ والامم الماضیۃ ۱۰

باب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور اگلی امتوں کی تباہی کا بیان

۲ — البقرۃ ۲ — ۲۰ — 2.164

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ مَّاۗءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۠ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

بے شک عقلمندوں کے لیے آسمان اور زمین کی پیدایش میں اور رات دن کے ایر پھیر میں اور کشتیوں میں جو لوگوں کو فائدہ کا سامان لیکر سمندر میں چلتی ہیں اور مینہ میں جسکو اللہ نے آسمان سے برسایا پھر مرے پیچھے زمین کو اس سے جلایا (یعنے تر وتازہ کیا) اور سب قسم کے جانوروں کو اس میں پھیلایا۔ اور ہواؤں کے پھیرنے میں اور بادل (ابر) میں جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کا تابع ہے (خدا تعالیٰ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔

۴ — آل عمران ۳ — ۲۰ — 3.190-91

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۚۙ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدایش اور رات دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لیے (اس کی قدرت کی) نشانیاں ہیں جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے (ہر حالت میں) یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدایش میں غور کرتے ہیں

۳ — 〃 — ۲

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَھُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُـؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

تمہارے سمجھنے کے لیے ایک بڑی نشانی (خدا کی قدرت کی) ان دو فوجوں میں ہو چکی ہے جو (بدر کے دن) ابھڑ گئی تھیں ایک فوج تو اسکی راہ میں لڑتی تھی اور دوسری منکروں کی تھی وہ آنکھوں سے انکو اپنے سے (یا النبی) دونا دیکھتے تھے اور اللہ جسکو چاہے اپنی مدد سے زور دیتا ہے جو لوگ عقل

ف۱ یعنے اول بدل میں ایک کے بعد دوسرا ہے ۱۲ ف۲ جب آنحضرت نے اللہ کی صفت بیان کی تو مشرک کہنے لگے اچھا اگر وہ خدا ایک ہی خدا ہے اُسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو ہم کو کوئی نشانی دکھلاؤ تب یہ آیت اتری اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی آٹھ نشانیاں بڑی بڑی بتلائی گئیں ہیں اگر کوئی شخص ذرا بھی اپنی عقل سے کام لیوے اور غور کرے تو [illegible] سکتا ہے کہ اس عالم کا بنانیوالا اور سارا کارخانہ چلانیوالا [illegible] اس کے سوا اور بجز خدا کے کوئی دوسرا نہیں ہے اور وہی پوجا پاٹ کے لائق ہے ۱۲ ف۳ رات دن کا ایر پھیر یعنے رات بھی [illegible] دن [illegible] ہوتا ہے [illegible] آتا ہے تو رات رخصت ہوتی ہے [illegible] ہمیشہ دن رہتا یا ہمیشہ رات رہتی تو زندگی دو بھر ہو جاتی [illegible] کبھی چھوٹا کبھی [illegible] کبھی [illegible] ف۴ [illegible] انسان [illegible] ہوگا بیٹھا یا لیٹا ۱۲ ف۵ جہاں تک [illegible] سکتا ہے [illegible] اللہ [illegible] ف۶ یعنے [illegible] جنگ بدر میں مسلمان تین سو تیرہ [illegible] اور [illegible] نے اپنی قدرت سے کافروں کی آنکھوں میں یہ دکھلایا کہ مسلمان اُن سے دوگنے [illegible] قریب [illegible] مسلمان [illegible] تین سو تیرہ [illegible] ۱۲

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝	کی ہلکہ سکتے ہیں انکو اسمیں (یعنے اس واقعہ میں) ایک بڑی عبرت ہوگی ف۱
۴	آل عمران	۱۴	قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝	تم سے پہلے بہت سے واقعے گذر چکے ہیں تو زمین کی سیر کرو۔ دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا ف۲
۷	الانعام	۱	أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝	کیا ان لوگوں نے (یعنی مکہ کے کافروں نے) یہ نہیں دیکھا کہ ہمنے انسے پہلے کتنی امتوں کو تباہ کر دیا ف۳ جنہیں ہمنے انکو زمین میں ایسا جمایا تھا کہ ویسا تم کو نہیں جمایا ف۴ اور آسمان سے ان پر موسلا دھار مینہ برسایا اور انکے نیچے نہریں بہا دیں ف۵ آخر انکے گناہوں کی سزا میں ہمنے انکو غارت کر دیا اور انکے بعد دوسری امت پیدا کی ف۶
۷	،،	۲	قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے زمین میں تو پھرو پھر (آنکھ سے) دیکھ لو (یا سمجھ لو) پیغمبروں کو جھٹلانیوالوں کا کیا انجام ہوا ف۷
۸	الاعراف	۱	وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ ۝ فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا إِلَّا أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝	اور کتنی بستیاں ف۸ جب ہمنے انکو کھپانا (تباہ کرنا) چاہا تو ہمارا عذاب ان پہنچا وہ رات کو یا دن کو دوپہر سو رہے تھے ف۹ تو جس وقت ہمارا عذاب ان پر آن پہنچا کچھ نہ کہہ سکے مگر یہی کہنے لگے بیشک ہم گنہگار تھے ف۱۰
۹	،،	۲۳	أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝	کیا انہوں نے ف۱۱ آسمان اور زمین کی بادشاہت (یا انتظام) میں اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا کی ہیں ان میں غور نہیں کیا اور نہ اس میں کہ شاید ان کی موت آ لگی ہو ف۱۲ تو اسکے بعد پھر کس بات پر ایمان لائیں گے
۱۰	التوبہ	۹	أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝	کیا ان (منافقوں) کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو انسے پہلے گذر چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم ف۱۳ اور مدین والے (شعیب کی قوم) اور الٹی بستیوں والے (لوط کی قوم) ف۱۴ انکے پاس انکے پیغمبر کھلی نشانیاں لیکر آئے پھر اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا ف۱۵ لیکن یہ لوگ (خود) اپنے پر آپ ظلم کرتے تھے ف۱۶
۱۱	یونس	۲	وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ	اور تم سے پہلے ہمنے کتنی قوموں کو جب وہ ظالم بنگئے غارت کر دیا اور انکے پیغمبر انکو پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے اور

ف۱ اور وہ سمجھ لیں گے کہ فتح اور شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے لشکر کے زیادہ، کم ہونے سے کچھ نہیں ہوتا ۱۲ ف۲ بیچ میں سود کا بیان آ گیا تھا کیونکہ وہ بھی ایک لڑائی ہے اللہ اور رسول سے اب پھر جہاد کا بیان شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمانو تم کو جو جنگ احد میں شکست ہوئی تو رنج مت کرو اور ہمت نہ ہارو اگر تم ملکوں میں پھرو تو تم کو معلوم ہو جاویگا کہ تم سے پہلے بڑے بڑے واقعات گذرے ہیں اللہ کے پیغمبر اور انکے ساتھی ایمان لانے والوں نے اپنے دشمنوں سے سخت سخت تکلیفیں اٹھائی ہیں لیکن آخر میں [illegible] کیا ۱۲ ف۳ [illegible] اللہ پیغمبر کے خلاف اور جھٹلانے والے مغلوب اور تباہ ہو گئے اب بھی ایسا ہی ہوگا اور انجام کار یہ مشرک اور کافر مغلوب ہو جائیں گے گو ایک آدھ لڑائی میں [illegible] ہو گئے اس آیت میں جو حکم ہے کہ زمین کی سیر کرو یہ بطور استحباب کے ہے نہ وجوب کے اور بہت سے بزرگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھنے کے لئے دنیا میں سیر و سیاحت کی ہے ۱۲ ف۳ [illegible] نوح کی قوم عاد کی قوم ثمود کی قوم ۱۲ ف۴ یعنے انکو تم سے زیادہ قوت اور طاقت دی تھی ۱۲ ف۵ یعنی پانی کی انکے ملک میں بہت افراط تھی بارش بھی اچھی ہوتی تھی اور [illegible] نہریں اور چشمے جاری تھے ۱۲ ف۶ اللہ جل جلالہ کا قاعدہ دنیا میں یہی ہے کہ ایک قوم کو بڑھاتا ہے خوب آباد کرتا ہے مال دولت دیتا ہے پھر جب انمیں غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو چھوڑ دیتی ہے تو انکو تباہ و برباد کر کے دوسری قوم کو حکومت دیتا ہے پھر انکے اعمال دیکھتا رہتا ہے اسی طرح قیامت تک ہوتا رہیگا ۱۲ ف۷ یعنی ان ملکوں کی سیر کرو یا عقل کا گھوڑا دوڑاؤ سوچو و فکر کرو کیسے تباہ و برباد ہو گئے کہ نام و نشان باقی نہ رہا ۱۲ ف۸ ان بستی والوں پر ۱۲ ف۹ یعنے غفلت میں ایک ہی [illegible] عذاب ان پر پہنچا بہت سخت اور ہولناک ہوتا ہے کافروں کو ڈرانا منظور ہے کہ امن اور [illegible] پر مغرور نہ ہوں اللہ کے عذاب کا کوئی مقرر وقت انکو معلوم نہیں ہے ۱۲ ف۱۰ [illegible] گھبرا کر [illegible]

			وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝	وہ ایمان لانے والے نہ تھے ہم گنہگار لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں پھر انکے تباہ ہونے کے بعد ہمنے تمکو اُن کا جانشین بنایا اسلیے کہ ہم دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو
١١	یونس	١٠	قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	(اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہہ (ذرا) دیکھو تو آسمان اور زمین میں کیا کیا (نشانیاں ہیں) اور جن کی قسمت میں ایمان نہیں انکو نہ نشانیوں سے کچھ فائدہ ہوتا ہے نہ ڈرانیوالوں سے
١٢	هود	١٠	فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۝	تو اُن قوموں میں جو تم سے پہلے گذر چکیں ایسے اچھے لوگ کیوں نہ پیدا ہوئے جو ملک میں فساد مچانے سے منع کرتے رہتے مگر تھوڑے سے انکو ہمنے بچا دیا اور ظالم لوگوں نے تو وہی (دنیا کے) مزے اختیار کیے جن میں مست ہو رہے تھے اور وہ بدکار (قصوروار) تھے
١٣	یوسف	١٢	وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۝	اور آسمان اور زمین میں بہتیری نشانیاں ایسی ہیں جن پر یہ لوگ گذرتے رہتے ہیں (انکو دیکھتے رہتے ہیں) اور ادھر خیال بھی نہیں کرتے
″	″	″	أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ	کیا یہ لوگ (کافر) ملک میں نہیں پھرے (اگر پھرتے) تو (آنکھ سے) دیکھ لیتے کہ اگلے لوگوں کا انجام کیا ہوا
″	الرعد	٦	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا	کیا یہ (مکے کے) کافر نہیں دیکھتے کہ ہم (کفر کی) زمین سب طرف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں
″	ابراهیم	٢	أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللّٰهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝	کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہونچی جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور انکے بعد والے جنکو اللہ ہی جانتا ہے انکے پاس انکے پیغمبر نشانیاں لیکر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ انکے منہ تک پہنچایا اور کہنے لگے ہم تو جو تم دیکر بھیجے گئے ہو اسکو نہیں مانتے اور جس دین کی طرف تم ہمکو بلاتے ہو اس میں ہم کو ایسا شک ہے جس سے دل ہی نہیں جمتا
١٤	الحجر	١	وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا	اور ہمنے جن بستی کو تباہ کیا اُسکی مدت لکھی ہوئی تھی کوئی قوم اپنی میعاد سے (جو اللہ نے مقرر کر رکھی ہے) نہ آگے بڑھ سکتی

ف1 اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں پر مہر کر دی تھی ۔ ف2 اگر تم بھی انہوں کی طرح ظلم اور گناہ پر کمر باندھو گے تو تمہاری بھی تباہی رکھی ہوئی ہے ۔ ف3 اور اللہ تعالیٰ کی عذاب سے ہلاک ہوئیں ۔ ف4 شرک اور کفر اور گناہ پھیلانے سے ۔ ف5 جو ایسے لوگ ان میں ہوئے تھے ۔ ف6 عذاب آنے کے وقت ۔ ف7 اور آخرت کا خیال تک نہ کیا ۔ ف8 اپنے مزے ہی وہ اختیار کیے جو گناہ کے تھے اور منع تھے آخر انپر عذاب اترا اس آیت سے نکلتا ہے کہ جس قوم میں اچھے لوگ کثرت سے ہوں اور بروں کو برائی اور گناہ سے روکتے رہیں تو اللہ کے عذاب سے سب محفوظ رہتے ہیں ۔ ف9 جنہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا ۔ ف10 انکے تمام حالات اسے وہی واقف ہے ابن مسعود رضہ نے کہا جو لوگ حضرت آدم علیہ السلام تک نسب لگاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں عروہ رضہ نے کہا معد بن عدنان کے پرے کوئی نہیں جانتا کون لوگ تھے ۔ ف11 لگے غصہ کے مارے ہاتھ کاٹنے جیسے جاہلوں کا دستور ہوتا ہے ۔ ف12 یا شک میں پھر پڑنے بہت شک . بعضوں نے کہا اُن میں دو فرقے ہو گئے تھے ایک تو وہ جو یقیناً پیغمبروں کو جھوٹا جانتا تھا دوسرا وہ جو شک اور تردد میں تھا اور دونوں کافر تھے ۔ ف13 اللہ تعالیٰ کے پاس مقرر تھی جب مدت آن پہونچی اسوقت تباہ کی گئی ۔

			يَشَاءُ جُزُوْنَ ۝	ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے ف۱
۱۴	النحل [16]	۴	قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝	ان سے پہلے جو کافر گذرے ہیں انہوں نے بھی داؤں کیا تھا اللہ تعالی نے انکے داؤں کی عمارت کی جڑ سے خبر لی (اور دہ جڑ ہو کر اکھڑ گئی) اور پر کی چھت آرہا (گر کی ساری عمارت بیٹھ گئی) اور جدہر سے ان کو خیال (بھی) نہ تھا ادہر سے عذاب آن پہونچا
"	"	۶	اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝	کیا ان لوگوں نے اُن چیزوں کو نہیں دیکھا جو اللہ نے پیدا کی ہیں انکے سائے کبھی داہنی طرف کبھی بائیں طرف ڈہلتے ہیں ف۲ اللہ تعالی کو عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں ف۳
۱۵	بنی اسرائیل [17]	۲	وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۝ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝	اور ہمنے رات اور دن کے دو نمونے بنائے پہر رات کا نمونہ تاریک رکھا اور دن کا نمونہ روشن رکھا ف۴ اس لیے کہ تم (دن میں) اپنے مالک کا فضل چاہو (یعنے کمائی کرو) اور اس لیے کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جان لو ف۵ اور ہر چیز کو ہمنے کہولکر بیان کر دیا ہے ف۶
"	"	"	وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۝ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝	اور ہمنے نوح کے بعد کتنی امتوں کو تباہ کر ڈالا ف۷ اور (اے پیغمبر) تیرا مالک اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے والا اور دیکھنے کے لیے بس ہے ف۸
"	"	۶	وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۝ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝	اور ہمنے جو نشانیاں بہیجنا موقوف رکھا تو اس وجہ سے کہ اگلے لوگوں نے انکو جہٹلایا اور ہمنے ثمود کو اونٹنی دی کہلا معجزہ انہوں نے اسپر ظلم کیا ف۹ اور ہم جو نشانیاں بہیجتے ہیں تو صرف (لوگوں کو) ڈرانے کے لیے ف۱۰
"	الکہف [18]	۸	وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝	اور ان بستیوں کو ف۱۱ ہمنے (دنیا میں) تباہ کر دیا جب انہوں نے شرارت کی اور انکی ہلاکت کا (آخرت میں بھی) ہمنے ایک وعدہ مقرر کیا ہے
۱۶	مریم [19]	۵	وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝	اور ہمنے تو ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو تباہ کر دیا جو ان سے اچہا سامان اور ان سے اچہی نمود رکہتے تہے ف۱۲

ف۱ یعنے وقت مقرر سے پہلے نہیں ہو سکتی اور وقت آجانیکے بعد تھم نہیں سکتی ۲ف یا صبح کو داہنی طرف سایہ پڑتا ہے شام کو بائیں طرف ۳ف ہر چیز کا سایہ جہکے میں معروف ہے اکثر بزرگوں نے کہا ہے کہ جب سورج ڈہلتا ہے تو ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے [illegible] آسمان کا [illegible] اور بائیں طرف سے آسمان کا [illegible] صبح کو سایہ پچہم کی طرف ڈہلنے لگتا ہے پہر شام کو پورب کیطرف ۴ف دکہانیوالا یہ اللہ تعالی کا بڑا فضل اور احسان ہے اگر رات دن [illegible] میں فصل [illegible] اگر رات اور دن نہ ہوتے ہمیشہ ایک ساں آسمان رہتا تو سال اور مہینہ کچھ معلوم نہ ہو سکتا ۶ف یا ہر چیز کو ہمنے دوسری چیز سے الگ [illegible] دوسرے آدمی سے ہر بات میں [illegible] فرق ضرور ہوتا ہے ایسے ہی جانوروں میں [illegible] جانور دوسرے جانور سے فرق رکہتا ہے [illegible] سب یکساں معلوم ہوتے ہیں ۷ف جیسے عاد اور ثمود اور مدین والے ۸ف اسپر کوئی چیز پوشیدہ نہیں [illegible] کافروں کو [illegible] [illegible] آخرت کے عذاب [illegible] ہدایت اللہ [illegible] [illegible] ایمان [illegible] ایمان نہیں [illegible] نشانیاں دیکہیں مگر [illegible] دل کا شبہ نہیں جاتا آنحضرت صلعم نے بہت سے معجزے دکہلائے مگر ابوجہل اور ابولہب وغیرہ کافروں [illegible] اور آپکو جادوگر اور کاہن اور شاعر سمجہتے رہے ۱۱ف یعنے عاد اور ثمود اور لوط کی بستیوں کو ۱۲ف قریش کے کافر [illegible] دنیا میں بھی تباہ ہوئے اور آخرت کا عذاب الگ رہا [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
١٦	مریم	٦	وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ؏	اور (ان لوگوں کی حقیقت ہی کیا ہے) ہم تو ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو تباہ کر چکے ہیں بھلا تو ان میں سے کسی کو دیکھتا ہے یا انکی بھنک بھی (کہیں) سنتا ہے۔
"	طٰہٰ	١	طٰهٰ ۚ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ؕ	ہمنے (اے پیغمبر) قرآن تجھ پر اسلیے نہیں اتارا کہ تو تکلیف اٹھائے مگر ہمنے تو قرآن اسلیے اتارا کہ وہ (ڈرنیوالے کے لیے نصیحت ہو (یہ قرآن) اسکا اتارا ہوا ہے جس نے زمین کو اور اونچے اونچے آسمانوں کو بنایا
"	"	٥	كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ	(اے پیغمبر) یوں ہم تجھ کو اگلے گذرے ہوئے حال سناتے ہیں
"	"	٦	اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ؏	کیا ان کو خبر نہیں ہوئی کہ ہمنے ان سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں یہ تو انکے گھروں میں (بستیوں میں) آتے جاتے رہتے ہیں بے شک اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں
١٧	الانبیاء	١	مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ	(فرمایشی نشانی دیکھنے پر) ان سے پہلے کوئی بستی والے ایمان نہیں لائے جنکو ہمنے تباہ کر دیا یہ (بھلا) کیا ایمان لائیں گے
"	"	٢	وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۔ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۭ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْــَٔــلُوْنَ ۔ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۔ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ	اور بہت سی بستیاں جہاں کے لوگ شریر تھے ہمنے توڑ پھوڑ ڈالیں (تباہ کر دیں) اور انکے بعد دوسرے لوگ پیدا کیے جب انہوں نے ہماری عذاب کی آہٹ پائی تو لگے وہاں سے جلدی بھاگنے (انکو فرشتوں نے آواز دی) بھاگو نہیں اور جہاں تم مزے کرتے تھے (چین اڑاتے تھے) ان مکانوں میں اور اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ وہاں شاید کوئی تم کو پوچھے کہنے لگے ہائے ہماری خرابی ہم (خود) قصور وار تھے بیشک پھر وہی کہتے رہے (رہی وہی اپنے قصور کا اقرار کرتے رہے) یہانتک کہ ہمنے انکو کھیت کی طرح کاٹ کر (آگ کیطرح) بجھا دیا یعنی مار ڈالا
"	"	٧	وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ	اور جس بستی والوں کو ہمنے کھپا دیا (تباہ کر دیا) اُن کا پھر (دنیا میں) آنا حرام (ناممکن) ہے
"	الحج	٦	فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ	اور بہت سی بستیاں جو نافرمان تھیں ہمنے انکو تباہ کر دیا اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور (بہت سی) کنوئیں جو بیکار پڑے ہیں

ف اپنے تئیں بالکل تھکا ڈالے ہو تباہ ہونگے ۱۲ ف کہ شروع شروع میں جب قرآن اترنے لگا تو آنحضرت ... اور صحابہ رات رات بھر قرآن پڑھتے اور نماز میں کھڑے رہتے ... مشرک کہنے لگے اے محمد قرآن تم پر کیا اترا کہ تم مصیبت میں پڑ گئے اسوقت یہ آیت اتری ... وہ قرآن سے نصیحت لے ۱۲ ف جب شام کے ملک کو جاتے ہیں تو ثمود اور لوط کی بستیاں راہ میں پڑتی ہیں ۱۲ ف وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب اتنی بڑی بڑی قوموں کو اللہ تعالیٰ نے دم بھر میں تباہ کر دیا تو ہماری کیا بساط ہے ۱۲ ف جس شخص کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ نشانیاں اور معجزے دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہیں لاتا ۱۲ ف ابن عباس نے کہا اللہ تعالیٰ نے حمیر کی قوم میں ایک پیغمبر بھیجا تھا نام شعیب تھا اور یہ وہ شعیب نہیں ہیں جو مدین کیطرف بھیجے گئے تھے یہ شعیب بن مہدم تھے ان کی قبر یمن میں ہے ... پھر ایک غلام نے انکو ... ۱۲ ف اپنے جانوروں کی ایڑ لگاتے ہوئے ... وہاں سے بھاگنے لگے ... اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ ... ۱۲ ف تمہارا مال و دولت دیکھ کر کوئی تم پر رحم کرے ... ۱۲ ف بعضوں نے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے ... جس بستی کو ہمنے تباہ کر دیا اس بستی والوں کو ... ۱۲ ف اپنے وہاں کے رہنے والے نافرمان تھے ... پہلے بہت آباد تھے ... [illegible] ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ ۝	ہیں اور بہت سی عالیشان محل (خالی پڑے ہیں ؎
١٧	الحج	٦	وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝	اور بہت سی بستیوں کو تہوڑے چند روز کی مہلت دی پہر جب غافل ہوگئیں تو انکو ایک ہی ایکا دہر پکڑا اور میرے ہی پاس (سبکو) لوٹ کر آنا ہے
١٨	النور	٦	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ۝ يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	کیا تونے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادل کو ہانکے لیجاتا ہے پہر اسکو جوڑتا ہے پہر اسکو تہ بر تہ جماتا ہے تاکہ وہ غلیظ ہو، پہر اسکے سوراخوں میں سے تو دیکھتا ہے مینہ نکلتا ہے اور اولوں کو جو پہاڑ آسمان میں ہیں وہی انمیں سے اولے برساتا ہے پہر جس (آدمی) پر چاہتا ہے اوگراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے وہ اولے ہٹا دیتا ہے بادل کی بجلی کی چمک (ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا آنکھوں کی روشنی اب اچک لیجائیگی رات اور دن کو الٹ پلٹ کرلاتا ہے جو لوگ عقل رکہتے ہیں انکو ان باتوں میں فکر کرنا چاہیے اور اللہ تعالی ہی نے ہر جانور کو پانی سے (نطفہ سے) پیدا کیا بعضے جانور تو پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعضے دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعضے چار پاؤں پر چلتے ہیں (بعضے چار سے بہی زیادہ بہت سے پاؤں پر) اللہ تعالی جو چاہتا ہے بناتا ہے بیشک اللہ تعالی سب کچھ کرسکتا ہے
١٩	الفرقان	٥	أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝	(اے پیغمبر) کیا تونے اپنے مالک کی قدرت نہیں دیکھی اسنے سایہ کیونکر پہیلایا اور اگر وہ چاہتا تو سایہ ٹہیرا رکہتا (کبہی دہوپ نکلتی) پہر ہمنے سورج کو نکالکر سائے کی پہچان کی پہر سائے کو ہمنے دہیرے دہیرے اپنی طرف سمیٹ لیا
٢	الشعراء	١	أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝	کیا ان لوگوں نے زمین کو نہیں دیکھا اسمیں ہمنے کیسی عمدہ عمدہ قسم کی چیزیں اگائی ہیں بے شک اسمیں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (تو بہی) ان میں کے بہت لوگ نہیں مانتے (اکثر کافر ہیں یا مشرک)
٢	〃	١١	وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ۝ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝	اور ہمنے کوئی بستی اسوقت تک تباہ نہیں کی جب تک اسکی یاد دلانے کو ڈرانیوالے (پیغمبر) نہیں بہیجے اور ہم ظالم نہیں ہیں
٢٠	النمل	٦	قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ	(اے پیغمبر) کہدے (ذرا) ملک میں (چلو) پہرو تو دیکھو گناہ

ف۱ ان میں چراغ تک نہیں جلتا تار نسیان می تند بر بام کسری عنکبوت ۔ چند نوبت میزند بر گنبد افراسیاب ۔ دنیا کا یہی حال ہے ہر ایک ملک اور ولایت میں جاؤ تو اگلے لوگوں کے بڑے بڑے ویران محل اور مکانات دیکھنے میں آئینگے ۱۲ ف۲ اس کے ٹکڑوں کو ملا کر ایکساں کرتا ہے ۱۲ ف۳ ابر گویا چھلنی کی طرح ہے کہ جیسے ہلکے پانی اس میں چھن کر بوند بوند برستا ہے اگر ایسا نہ ہوتا اور ایک دم سے پرنالے کی طرح پانی آسمان سے پڑتا تو ساری زمین میں گڈھے پڑ جاتے درخت تباہ ہو جاتے کھیتی برباد ہو جاتی ۱۲ ف۴ وہ گرتے ہیں لیکن وہ بچ جاتا ہے ۱۲ ف۵ آنکھیں اس کی چمک سے اندھے ہونے کے قریب ہو جاتی ہیں سبحان اللہ کیا قدرت ہے ایک ہی چیز سے پانی اور آگ اور روشنی اور تاریکی سب نکالتا ہے ۱۲ ف۶ پہلے دن پہر رات پہر دن پہر رات کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ دن کے بعد پہر دوسرا دن آ جائے رات چٹ ہو یا رات کے بعد دوسری رات دن چٹ ہو جیسے حدیث میں ہے آدمی زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ تو میرے ہاتھ میں ہے میں ہی رات اور دن کو الٹتا پلٹتا رہتا ہوں بعضوں نے کہا الٹنے پلٹنے سے یہ مراد ہے کہ دن گھٹتا ہے تو رات بڑھتی ہے رات گھٹتی ہے تو دن بڑھتا ہے اگر خدا نہ ہوتا تو یہ سب انتظام کیونکر چلتے ۱۲ ف۷ بعضوں نے کہا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ عالم کی خلقت پانی سے شروع ہوئی پہلے اللہ نے پانی ہی بنایا اس کے بعد اس سے ہوا پیدا ہوئی اور ہوا کے باہم تموج سے آگ پیدا ہوئی پانی کی تہ میں جو چیز منجمد ہو گئی وہ مٹی ہو گئی تو پانی ساری خلقت کی اصل ہے ۱۲ ف۸ جب صبح کو روشنی ہوتی ہے تو سورج نکلنے تک سایہ ہی سایہ ہوتا ہے ۱۲ ف۹ اگر سورج نہ ہوتا تو سایہ کی بھی شناخت نہ ہوتی کیونکہ ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے دھوپ سے سایہ پہچانا جاتا ہے گرمی سردی سے سردی گرمی سے ۱۲ ف۱۰ یعنی مٹا کر دیا جوں جوں سورج بلند ہوتا جاتا ہے سایہ کم ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ بعض ملکوں میں جہاں سورج سر پر آ جاتا ہے بالکل دوپہر کو سایہ معدوم ہو جاتا ہے گویا اللہ نے اپنی طرف سمیٹ لیا ۱۲ (ربانی وحیدی)

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ۝	ظالموں کا انجام کیسا (خراب) ہوا
۴۰	القصص	۲	وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۖ فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝	اور انہوں نے اسپر غور نہیں کیا کہ ہمنے بہت سی ایسی بستیاں کھپا دیں جو اپنی معاش پر اترا رہی تہیں[ف۱] تو دیکھو انکے گھر انکے تباہ ہوئے پیچھے بہر نہیں بسے مگر کوئی کوئی آدمی (آخر ہم ہی انکے گھر بار مال متاع کے وارث ہوئے (کیونکہ انکا کوئی وارث بھی نہ رہا) اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بستیوں کو جب تک تباہ نہیں کرتا جب تک وہاں کی بڑی بستی میں (ان بستیوں کے صدر مقام میں) ایک پیغمبر نہ بہیجے جو ہماری آیتیں پڑہکر انکو سنا دے اور ہمارے حکم پہونچا دے اور ہم ان بستیوں کو سوقت تباہ کرتے ہیں جب وہاں کے رہنے والے ظالم (بدکار) ہوتے ہیں
″	″	۷	قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ وَمِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝	(اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھ بہلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ تعالی ہمیشہ قیامت تک تمپر رات کیے رہے (کبھی سورج نہ نکلے برابر اندھیرا رہے)[ف۲] تو اللہ تعالی کے سوا دوسرا کون خدا ہے جو تمپر روشنی لیکر آئے (دن کالے) کیا تم دل لگا کر یہ بات نہیں سنتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھ بہلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ ہمیشہ قیامت تک تمپر دن کیے رہے (رات نہ آئے سورج نہ ڈوبے) تو اللہ کے سوا دوسرا کون خدا ہے جو تمپر رات لیکر آئے جس میں تم آرام کرو کیا تم (ایسی کہلی بات بہی) نہیں دیکھتے[ف۳] اور اسی خدا کی مہربانی ہے کہ رات تمہارے آرام کے لیے بنائی اور دن اسلیے بنایا کہ اسکا فضل (روزی رزق) ڈھونڈہو اور اسکا شکر کرو[ف۴]
″	العنکبوت ۲۹	۲	أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	کیا ان لوگوں نے یہ نہیں سمجھا کہ اللہ شروع میں کیونکر پیدا کرتا ہے پہر (جسنے شروع میں پیدا کیا) وہی دوبارہ بہی پیدا کریگا اللہ کے نزدیک یہ دونو آسان ہیں (اے پیغمبر) کہدے (دنیا) زمین میں پہرو اور دیکھو اللہ نے پیدائش کیونکر شروع کی پہر وہی اللہ (قیامت کے دن) پچھلا اٹہان بہی اٹہایگا آخری پیدائش بہی وہی کریگا بیشک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے[ف۵]
″	″	۳	خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝	اللہ تعالے نے آسمان اور زمین حکمت سے بنائے ہیں بیشک ایمانداروں کے لیے اس میں نشانی ہے[ف۶]

ف۱ جہاں کے لوگ حد سے زیادہ کہا پی کر مال دولت میں مست ہو رہے تھے ۔ ف۲ یا کبھی کبھی تھوڑی دیر کے لئے جیسے کوئی مسافر وہاں اترا ۔ ف۳ تمہارے وہ جہوٹے دیوتا اور بُت کچھ کر سکتے ہیں سورج نکالنا تو بہت بڑی بات ہے ایک مکھی کو تو مار کر جلا دیں یا ایک مکھی کو بالکل فنا کر دیں ۔ ف تمہارے وہ جہوٹے دیوتا اور بُت جو کچھ کر سکتے ہیں رات لانا اور سورج ڈبانا تو بڑی بات ہے ایک چیونٹی کو تو مار کر جلا دیں یا ایک چیونٹی کو بالکل فنا کر دیں ۔ ف۴ معلوم ہوا کہ فطرت یہی ہے کہ انسان رات کو آرام کرے اور دن کو کام کاج محنت مزدوری اور جو کوئی اسکا الٹا کرے یعنی دن آرام کرے اور رات کو کام کاج وہ الٹی کہوپری کا آدمی ہے ۔ ف۵ مطلب یہ ہے کہ پہلی پیدائش کیا کم عجیب ہے زمین پر پانی برستا ہے اس میں سے پہل اور میوے پیدا ہوتے ہیں انکو آدمی کہاتا ہے پیٹ میں جا کر وہ منی بنتے ہیں پھر منی ماں کے پیٹ میں جا کر نطفہ ہوتی ہے پہر خون پہر گوشت کا ٹکڑا پہر اعضا بن جاتے ہیں اور جان بہی پڑ جاتی ہے یہی سلسلہ آدم کے وقت سے جاری ہے جو پروردگار ایسے عجیب کام کرتا ہے اسکو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۔ ف۶ اس کی قدرت کی اور اس بات کی دلیل ہے کہ عبادت اور پوجا کے لائق اسی کی ذات ہے ۔

نمبر	سورة		آیت	ترجمہ
۲۱	العنکبوت 29.61	۶	وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تو ان (کافروں) سے پوچھے کس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا تو ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ نے پھر کہاں بہکے جا رہے ہیں ف۱
۲	" 29.63	۶	وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝	اور اگر تو ان سے پوچھے آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر زمین کو مرے پیچھے پانی برسا کر کس نے جلایا تو ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ نے (اے پیغمبر) کہدے شکر ہے اللہ کا (ابھی تک تم یہ اقرار کرتے ہو) بات یہ ہے کہ ان (کافروں میں) اکثر بے عقل ہیں ف۲۔
۲	الروم 30.8-1	۱	اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	کیا ان لوگوں نے اپنے دلوں میں سوچا نہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے حکمت ہی کے ساتھ اور ایک ٹھیری ہوئی مدت کے لیے بنائی ہیں اور بہت سے آدمی تو اپنے مالک سے ملنے کو بھی نہیں مانتے ف۳ کیا ان لوگوں نے ملکوں کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو (اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے اگلے لوگوں کا کیا انجام ہوا جو زور میں ان سے (کہیں) زیادہ تھے انہوں نے زمین کو جوتا اور جتنا انہوں نے آباد کیا ہے اس سے زیادہ آباد کیا اور ان کے پیغمبر ان کے پاس نشانیاں لیکر آئے ف۴ تو اللہ تعالیٰ ایسا نہیں جو ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود اپنی جانوں پر (شرک اور کفر اور گناہ کر کے) ظلم کرتے تھے
۲ ۱	"	۳	وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ	اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم آدمی ہو کر (ساری زمین میں) پھیل پڑے ہو اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمہاری بی بیاں تم ہی میں سے (یعنی آدمیوں میں سے) بنائیں اسلیے کہ تم ان کے پاس چین کرو اور تم (میاں بی بی) میں الفت اور محبت رکھی بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے جو سوچتے ہیں نشانیاں ہیں ف۵ اور اس کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا بنانا ہے اور تمہاری زبانوں

ف۱ ایسی قدرت والے مالک کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کر رہے ہیں ۔ ف۲ اگر عقل رکھتے ہوتے تو خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجتے ۔ ف۳ قیامت ہی کے سرے سے منکر ہیں ۔ ف۴ معجزے پر انہوں نے نہ مانا آخر اپنے کیے کی سزا پائی ۔ ف۵ اکثر میاں بی بی میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بالکل معرفت اور شناسائی تک نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد ایسی محبت ہو جاتی ہے کہ ایک دوسرے پر جان فدا کرتا ہے ۔

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
			اَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝	اور رنگوں کا الگ الگ ہونا بیشک ان باتوں میں علم والوں کے لیے نشانیاں ہیں ف۱ اور اسکی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے جو رات اور دن کو تم سوجاتے ہو ف۲ اور (جاگ کر) اسکا فضل تلاش کرتے ہو (رزق روزی) بیشک اسمیں اُن لوگوں کیلیے جو دل لگاکر سنتے ہیں اس کی نشانیاں ہیں اور اسکی نشانیوں میں سے یہ ہے وہ تمکو ڈرانے اور (بارش کی) امید دلانیکو لیے بجلی (چمک) دکھلاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر پانی سے زمین کو مرے پیچھے زندہ کرتا ہے بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کیلیے جو عقل رکھتے ہیں اسکی (قدرت کی) نشانیاں ہیں ف۳ اور اسکی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اسکے حکم سے (بے ستون) تھمے ہوئے ہیں ف۴ پھر جب (قیامت کے دن) وہ تمکو ایکبارگی زمین سے پکاریگا تم (سب) اسیوقت نکل پڑو گے۔
۲۱	الروم ۳۰ 30.37	۴	اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	کیا ان لوگوں نے اسپر نظر نہیں کی کہ اللہ جسکو چاہتا ہے فراغت کیساتھ روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے بیشک جو لوگ ایماندار ہیں انکے لیے اس معاملہ میں (خدا کی قدرت کی) نشانیاں ہیں
″	″	۵	قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدیجو کہ ملکوں کی سیر تو کرو اور دیکھو اگلے لوگوں کا انجام کیا ہوا ان میں اکثر مشرک تھے
″	″ 30.46	۶	وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝	اور اسکی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ بارش کی خوشخبری دینے والی ہوائیں (بارش سے پہلے) بھیجتا ہے اور اس سے مطلب یہ ہے کہ اپنی مہربانی (کا مزہ) تمکو چکھائے ف۵ اور اسکے حکم سے (دریاؤں میں) جہاز چلیں اور اسلیے کہ (دریا کا سفر کرکے) تم اسکا فضل ڈھونڈو (روپیہ کماؤ) اور اسلیے کہ تم (اسکے احسانوں کا) شکر کرو
″	لقمان ۳۱ 31.20	۳	اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۝	کیا تم لوگوں نے اسپر نظر نہیں ڈالی کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سبکو تمہارے کام میں لگایا ف۶ اور تمپر اپنی کھلی اور چھپی نعمتیں پوری کردیں ف۷
″	″	″	وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ	اور (اے پیغمبر) اگر تو ان (کافروں) سے پوچھے آسمان اور زمین

ف۱ ساری دنیا میں سات سو سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں اور کوئی قوم کالی ہے کوئی گوری کوئی گندم گون کوئی سانولی یہ اسکی قدرت نہیں تو کیا ہے اگر سب کی زبان ایک ہی ہوتی اور رنگ بھی ایک ہوتا تو بڑی مشکل پڑتی بات کرنے میں ہر ایک اسکا مطلب سمجھ لیتا اور پہچاننا دشوار پڑجاتا ۱۲ ف۲ علم والے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ باپ ایک ماں ایک ملک ایک مادہ ایک پھر یہ قسم قسم کے رنگ اور روپ کہاں سے آئے اس سے حق تعالیٰ کا وجود ثابت ہوتا ہے ۱۲ ف۳ سونے سے تمہاری ساری تھکاوٹ مٹ جاتی ہے ۱۲ ف۴ بارش اور بجلی طرح طرح سے ہوتی ہیں کہیں زیادہ کہیں کم اور ایک ہی وقت میں سب جگہ نہیں ہوتی جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے وہاں بارش ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ برسوں بارش نہیں ہوتی اگر یہ طبیعت کا کھیل ہوتا تو ہر جگہ یکساں ہوتا ۱۲ ف۵ اس نے ایسی کشش رکھی ہے کہ ایک جسم دوسرے جسم کو کھینچے ہوئے ہے لیکن اس سارے عالم کو کون کھینچے ہوئے ہے وہی خدائے تعالیٰ مطلق ۱۲ ف۶ بارش سے میوے اور اناج پیدا ہوں تم کھاؤ ۱۲ ف ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ۱۲ ف۷ کھلی نعمتیں جو محسوس ہوتی ہیں جیسے کھانا پانی وغیرہ اور چھپی نعمتیں جیسے عقل اور حواس وغیرہ ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝	کہیگے بنایا کو ہیں تو ضرور یہی کہینگے اللہ نے (بنایا ہی) تو کہدے کہ شکر خدا کا بات یہ ہے کہ ان کافروں میں اکثر بے علم (جاہل) ہیں فلہ
۲۱	لقمٰن ۳۱	۳	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ (۳۱ ۲۹)	کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تو رات کو دن میں شریک کر دیتا ہے اور دن کو رات میں شریک کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر ایک ٹھیری ہوئی مدت تک چلتے رہیں گے (یعنے قیامت تک) اور اللہ تعالے کو تمہارے کاموں کی (سب) خبر ہے فلہ
۲۱	السجدۃ ۳۲	۳	أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ۝	کیا ان (لوگوں) کو (کافروں پر) راہ نہ سکھلایا یہ نہیں کہ ہمنے ان سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں یہ لوگ (ابھی تک) انکے مکانوں میں جایا کرتے ہیں فلہ بیشک اسمیں نشانیاں ہیں کیا ان لوگوں کو کان نہیں فلہ
۲۲	السبا ۳۴	۱	أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنْ نَشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ ۝ (۹)	کیا ان لوگوں نے جو انکے سامنے اور پیچھے آسمان اور زمین ہے اسکو نہیں دیکھا فلہ اگر ہم چاہیں تو (دم بھر میں) انکو زمین میں دھنسا دیں یا آسمان کا ایک ٹکڑا ان پر گرا دیں فلہ جس بندے کو خدا تعالے کا خیال ہے اس کو تو اس میں ضرور (خدا کی قدرت کا) پتہ ملتا ہے فلہ
۲۲	فاطر ۳۵	۵	أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ	کیا ان لوگوں نے ملکوں کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے اگلے لوگوں (کافروں) کا انجام کیا ہوا اور وہ زور قوت میں اُن سے بڑھ کر تھے
۲۳	یٰس ۳۶	۲	أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝	کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں ڈالی کہ ہمنے اُن سے آگے کتنی قوموں کو تباہ کر دیا وہ اب اُن کے پاس لوٹ کر آنیوالے نہیں البتہ یہ سب لوگ (قیامت کے دن) ہمارے پاس حاضر ہونگے۔
۲۳		۳	وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ	اور رات (بھی) انکے لیے نشانی ہے ہم دنکو اس میں سے سونت لیتے ہیں پھر وہ ایک ہی ایکا اندھیرے میں آجاتے ہیں فلہ اور سورج اپنے ٹھیرنے کے وقت تک چل رہا ہے فلہ یہ کارخانہ اس زبردست اور علم والے خدا کا باندھا ہوا ہے اور چاند کی ہمنے منزلیں مقرر کر دی ہیں فلہ یہانتک

فلہ اس سے زیادہ جہالت کیا ہوگی۔ جانتے ہیں کہ آسمان اور زمین اور سب چیزوں کا بنانیوالا اللہ ہے پھر اُسکو چھوڑ کر دوسروں کا پوجا پاٹ کرتے ہیں اُنپر لعنت خدا کہتے کیا ہیں۔ اس تک رسائی ہماری نہیں ہوتی اس لئے دوسرے دیوتاؤں اور بزرگوں کا وسیلہ بناتے ہیں جیسے دنیا کے بادشاہوں تک پہونچنے کے لئے اُس کے امرا اور مصاحبوں سے ملتے ہیں بیوقوف کہیں کے یہ نہ سمجھے کہ دنیا کے بادشاہ دل کے بودے کان کے کچے آنکھ کے اندھے ہیں انکا یہ دل اور دماغ کہاں کہ سب کام خود کریں ہر ایک کی فریاد خود سنیں اللہ تعالی دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہے اُسکو کسی کا ڈر نہیں نہ اُسکو کسی وزیر یا امیر کی ضرورت ہے نہ اُسکو کسی کی پرواہ ہے وہ سارے کام خود کرتا ہے ایک ایک چیونٹی کی فریاد خود سنتا ہے رتی رتی سب چیزیں اُس کی نظر میں ہیں جو کوئی بندہ کہیں کسی وقت اسکو پکارے وہ سن لیتا ہے پھر ایسے شہنشاہ با اقتدار کو چھوڑ کر ہم اُس کے چیلے چاپڑوں کو پکاریں اور اپنے شہنشاہ کو ناراض کریں یہ کونسی عقل ہے ربنا انت ولینا نعوذ بک ولا ندعو غیرک نستعین بک ولا نستعین باحد سواک فانصرنا وانت خیر الناصرین واحفظنا فانت خیر الحافظین وارزقنا فانت خیر الرازقین ۱۲ فلہ بعضوں نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ رات اور دن میں سورج حرکت کرتا ہے اور زمین ٹھیری ہوئی ہے جیسے اگلے حکیموں کا قول تھا ۱۲ فلہ راہ میں اُنکے اجڑے گھر دیکھتے رہتے ہیں ۱۲ فلہ نصیحت کی بات نہیں سنتے ۱۲ فلہ اسپر غور نہیں کیا کہ وہ چاروں طرف انکو گھیرے ہے ۱۲ فلہ ایک ذرہ وہ کچلکر رہ جائیں ۱۲ فلہ کہ اسکی عنایت اور فضل سے ہم بچے ہوئے ہیں ورنہ ایک میں وہ ہم کو ہلاک کر سکتا ہے کیونکہ آسمان ہم کو چار طرف سے گھیرے ہوئے ہے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتے ۱۲ فلہ معلوم ہوا کہ رات دن سے پہلے ہے کیونکہ رات میں سے دن کھینچ کر نکالا جاتا ہے اور پھر اسمیں ڈالا جاتا ہے گویا بات خلاف ہوا اور دن تلوار یا دن سانپ ہوا اور رات اسکی کینچلی ۱۲ فلہ یعنے قیامت تک قیامت کے قریب وہ ٹھیر جائیگا اور لوٹا دیا جائیگا ٹھیرنے کے مقام تک جیسے حدیث میں آیا ہے کہ اس کے ٹھیرنے کا مقام عرش کے تلے ہے ۱۲ فلہ ہر منزل میں وہ ایک رات رہتا ہے ۱۲

			لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝	کہ (اخیر منزل میں) پہر (پرانی) ٹہنی کیطرح (رہجاتا) ہے ایک (رہجاتا ہے) نہ تو سورج سے یہ ہوسکتا ہے کہ چاند کو پکڑ پائے[۲] اور نہ رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور سب ایک ایک گھیرے میں تیر رہے ہیں[۵]
۲۳	یٰس	۳	وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝	اور ان کے پاس انکے مالک کی نشانیوں میں سے جب کوئی نشانی آتی ہے تو اس پر دہیان ہی نہیں کرتے۔
//	//	۵	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ۝ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ۝ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝	کیا ان لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہمنے اپنے ہاتھوں سے بنا کر انکے لیے چوپائے جانور پیدا کر دیے اب وہ انکے مالک بن بیٹھے ہیں[۶] اور ہمنے ان جانوروں کو انکے بس میں کر دیا ہے بعضوں پر وہ سوار ہوتے ہیں اور بعضوں کو کہاتے ہیں اور ان جانوروں میں انکو اور بہی فائدے ہیں[۷] اور پینے کی چیزیں[۸] کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے
۶	//	//	أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ۝ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۝	کیا آدمی نے یہ نہیں دیکھا کہ ہمنے اسکو نطفے سے بنایا پہر (اتنا بڑا ہو کر وہ (ہم ہی سے) کہلم کہلا جہگڑنے لگا[۹] اور ہم ہی پر باتیں بنانے لگا اور اپنی پیدایش بہول گیا کہتا کیا بہلا ان گلی (رکہوکہل) ہڈیوں کو کون جلا سکتا ہے تو (اے پیغمبر) کہدے ان ہڈیوں کو وہی (خدا تو) جلائیگا جس نے پہلی بار انکو پیدا کیا تہا اور وہ ہر چیز کا پیدا کرنا خوب جانتا ہے (جس نے سبز (کچے) درخت سے تمہارے لیے آگ نکالی[۱۰] پہر تم اس سے سلگاتے ہو کیا جس اللہ نے (اتنے بڑے بڑے) آسمان پیدا کر دیے اور زمین اس میں اتنی قدرت نہیں کہ ان جیسے (آدمی دوبارہ) پیدا کر دے
۲۳	صٓ	۱	كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ فَنَادَوا وَّلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ۝	ان کافروں سے پہلے ہمنے کتنی قومیں تباہ کر دیں (جب عذاب ان پہونچا) اس وقت چلّا اٹھے اور وہ چھٹکاری کا وقت نتہا[۱۱]
۲۴	المؤمن	۳	أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَ	کیا ان (مکہ کے) کافروں نے ملک کی سیر نہیں کی (سیر کرتے) تو دیکہہ لیتے انسے پہلے جو (کافر) ہو گذرے ہیں انکا انجام کیا ہوا[۱۲] وہ بل بوتے (زور قوت) میں اور جو نشان (عمارتیں قلعے) زمین پر چہوڑ گئے

ف دونوں ایک منزل میں آجائیں ۱۲ ف۲ کہ وقت پر دن نہ نکلے رات ہی رہے ۱۲ ف۳ کیا سورج کیا چاند کیا اور تارے ۱۲ ف۴ اس آیت سے کئی باتیں نکلتی ہیں ایک یہ کہ سورج پہر رہا ہے اور آسمان زمین ساکن ہیں دوسری یہ کہ آسمان گول کرہ ہے اور زمین بہی کرہ ہے اسپر سب کا اتفاق ہے ابن عباسؓ نے کہا سب ایک چرخ میں پہر رہے ہیں جیسے چرخے کا دورہ ہوتا ہے۔ ابن عربی نے کہا آسمان ساکن ہیں اور سورج اور چاند اور تارے سب پہر رہے ہیں تیسرے یہ کہ آسمان ایسا جسم ہے کہ سورج اور چاند اس میں تیرتے چلے جاتے ہیں اور وہ انکا مزاحم نہیں ہوتا اور یعینہ ایسا ہی جیسے بجلی لوہے میں سے صاف تیر کر نکل جاتی ہے اور لوہا اسکو صدمہ نہیں دیتا بہرحال ان سیاروں کے گھومنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آسمان کا وجود ہی نہ ہو جیسے بعضے بے دین ملحد خیال کرتے ہیں کیونکہ آسمان کا وجود مشاہدہ اور قرآن اور حدیث سے ثابت ہے اسکا انکار کرنا گویا قرآن حدیث کو جھٹلانا ہے ۱۲ ف۵ بنائے ہوئے تو اللہ کے اور وہ کہتے ہیں ہمارے ملک ہیں سب چیزیں اللہ ہی کی بنائی ہوئی ہیں جانور بہی اسی کے بنائے ہوتے ہیں یہ جو فرمایا اپنے ہاتھوں سے اسکا مطلب یہ ہے کہ انکے بنانے میں اور کوئی ہمارا شریک نہیں ہے ۱۲ ف۶ انکی کہال اور چربی اور سینگ سے سینکڑوں چیزیں بنتی ہیں ۱۲ ف۷ دودہ یا پینے کے گہاٹ انکے نفس ۱۲ ف۸ وہ اپنی حقیقت بہول گیا ایک قطرہ ناپاک یا ایک مشت خاک اور لگا اس شہنشاہ مالک الملک کی قدرت میں جہگڑنے کہتے ہیں عاص بن وائل ایک گلی سڑی ہڈی اٹھا کر لایا اور ہاتھ سے مل کر اس کو چورا کر دیا پہر کہنے لگا اے محمدؐ کیا اس کے بعد اللہ تم اس کو جلائیگا آپ نے فرمایا بیشک اللہ تم کو جلائیگا اور تجھے بہی مارے گا پہر جلائیگا پہر دوزخ میں بہجوائیگا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۹ کون انہیں پہر روح پہونک سکتا ہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جو اجزاء جلے جسم کے ہیں اللہ انہی اجزاء کو اکٹہا کر کے قیامت کے دن ہم کو زندہ کھڑا کر دیگا ۱۲ ف۱۰ اسوقت نطفے میں مٹی کہاں تہی ۱۲ ف۱۱ کہتے ہیں بانس یا مرخ یا عفار یا چیڑ کا درخت سبز رہتا ہے اور اسکو رگڑو تو اس میں سے آگ نکلتی ہے اسے دیکھ کر اسکو جو ایک لکڑی ہے جسکو ہر دی کہتے ہیں جو دانت کو تیل کی بتی کی طرح جلتی ہے اسمیں اللہ نے اپنی قدرت سے تیل رکہا ہے

نمبر	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			اللهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝	ان میں بھی اپنے (کہیں) بڑھکر تھے پہر انکے گناہوں کی سزا میں الله نے انکو دھر پکڑا اور الله (کے غضب) سے کوئی انکو نہ بچا سکا اسکیوجہ یہ ہوئی کہ انکے پیغمبر انکو معجزے دکھاتے رہے جب بھی انہوں نے نہ مانا آخر الله نے انکو دھر پکڑا بیشک وہ زوردار سخت عذاب والا ہے
۲۲	المؤمن	۶	لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝	البتہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنا آدمیوں کے پیدا کرنے سے (کہیں) بڑا کام ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے ف۱
″	″	۹	وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ ۝ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ۝ فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۝ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۝ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۝	اور الله تعالی تمکو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے تو تم الله کی کونسی نشانی نہیں مانتے کیا ان کافروں نے ملک کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے اپنے پہلے جو کافر گذرے ہیں انکا کیسا انجام ہوا وہ ان کافروں سے زیادہ تھے اور بل بوتے اور زمین میں نشانیاں چھوڑ جانے میں بھی بڑھکر تھے پہر انکی کمائی کچھ انکے کام نہ آئی پہر جب انکے پیغمبر انکے پاس نشانیاں معجزے لیکر آئے تو وہ لگے اپنے علم (اور لیاقت) پر پہولنے اور جس (عذاب) کا ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی انپر الٹ پڑا اور جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو (اسوقت) کہنے لگے ہم اکیلے خدا پر ایمان لائے اور جنکو ہم خدا کا شریک سمجھتے تھے اب انکو چھوڑا لیکن جب انہوں نے ہمارا عذاب (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیا تو انکا ایمان کچھ انکے کام نہیں آسکتا تھا الله کا یہی قانون ہے جو اس کے بندوں پر چلتا رہا ہے اور عذاب اترے بعد کافر (ضرور) تباہ ہوئے ہیں
۲۳	حم السجدہ	۵	وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝	اور خدا کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں
″	″	″	وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	اور (اے پیغمبر) اسکی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے دبی ہوئی (سوکھی) جب ہم اسپر پانی برساتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور ابھر آتی ہے بیشک جس (خدا) نے اس زمین کو جلایا وہی مردوں کو بھی جلائیگا بیشک وہ سب کچھ کر سکتا ہے
۲۴	″	۶	سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ	ہم ان لوگوں کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں ملکوں میں اور خود انکی ذات میں

ف۱ اس سے ان کافروں کا رد کرنا منظور ہے جو حشر کے منکر تھے جس خدا نے اتنے اتنے بڑے آسمان زمین پیدا کر دیئے اس کے نزدیک آدمیوں کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ ف۲ یعنے تم کو کس نشانی میں شک ہے اس کی نشانیاں تو ہزاروں ہیں کہاں تک نہیں ماننے کے آخر ماننا ہی پڑیگا ۱۲ ف۳ جب خدا کا عذاب آیا تو نہ ان کی کثرت کچھ بچا سکی نہ ان کا مال دولت کچھ کام آیا ۱۲ ف۴ اور پیغمبروں کو دیوانہ اور انکے تابعداروں کو نادان اور جاہل بنانے لگے۔ علم سے مراد یہاں دنیا کے علم ہیں جیسے تجارت زراعت وغیرہ یا فلسفہ کے علم جیسے حکیم سقراط یا افلاطون سے منقول ہے اسکو جب حضرت موسیٰ کے دین کی طرف بلایا گیا تو کہنے لگا ہم لوگ خود راہ پائے ہوئے ہیں ہم کو راہ بتلانے کی حاجت نہیں ۱۲ ف۵ کیونکہ ایمان وہی فائدہ دیتا ہے جو غیب پر ہو۔ عذاب دکھائی دیئے پر تو ہر شخص ایمان لاتا ہے ۱۲ ف۶ اس آیت سے ان مشرکوں کا رد منظور ہے جو سورج اور چاند یا تاروں کی پرستش کرتے ہیں اور رات دن کی تو کوئی پرستش نہیں کرتا مگر وہیں کا اثر دن اور پانی کا اثر رات ہے اس لئے انکو بیان کیا۔ بعضوں نے کہا اس میں یہ اشارہ ہے کہ جیسے رات اور دن اپنی ذات سے قائم نہیں ہیں ایسے ہی چاند اور سورج بھی اپنی ذات سے قائم نہیں ہیں اس قادر مطلق کی ذات سے قائم ہیں اور اولیاء الله کا اس پر اتفاق ہے عالم کی ساری چیزیں عرض ہیں جو ذات الٰہی سے قائم ہیں اور وہی قیوم یعنے سب کا قائم کرنے والا ہے اگر قیومیت کا سایہ اٹھالے تو ایک دم میں سارا عالم فنا ہو جائے ۱۲

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝	عنقریب (کہ اسلام پھیلیگا) یہاں تک کہ انکو کھل جائیگا کہ قرآن برحق (اللہ کا کلام) ہے ف۱ کیا (تیری سچائی کی) یہ دلیل کافی نہیں ہے کہ تیرا مالک ہر چیز کے سامنے حاضر ہے ف۲
۲۴	الشوریٰ	۳	وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ۝	اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کی پیدایش ہے اور ان دونوں میں جو جاندار پیدا کیے ہیں ف۳ اور وہ جب چاہے گا (یعنی قیامت کے دن) انکو اکٹھا کر سکتا ہے
〃	الزخرف	۱	وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝	اور جب انکے پاس کوئی پیغمبر آتا تو (وہ تیری قوم کیطرح) اسکا ٹھٹھا اڑاتے پھر ہمنے ان (مکہ کے کافروں) سے کہیں زیادہ زوردار لوگوں کو تباہ کر دیا اور ان اگلے لوگوں کا حال (قرآن میں) بیان ہو چکا ہے۔
〃	الدخان	۲	اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝	(کوئی انسے پوچھے) یہ قریش کے کافر بہتر ہیں (اچھے ہیں) یا تبع کی قوم والے ف۴ اور جو لوگ ان سے پہلے گذر چکے ہمنے ان سب کو تباہ کر دیا کیونکہ وہ قصوروار تھے ف۵
۲۵	الجاثیہ	۱	اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۙ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝	بیشک آسمانوں میں اور زمین میں ایمانداروں کے لیے نشانیاں ہیں اور تمہاری پیدایش میں اور جو جانور وہ زمین میں پھیلاتا ہے ان کی پیدایش میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو (قیامت پر) یقین رکھتے ہیں اور رات دن کے آگے پیچھے آنے میں اور آسمان سے جو اللہ تعالیٰ پانی اتارا پھر زمین کو مرے پیچھے اس پانی سے جلایا اس میں اور ہواؤں کے رخ بدلنے میں عقلمند لوگوں کے لیے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں
۲۶	الاحقاف	۴	وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝	اور ہم تمہارے آس پاس کی (کئی) بستیاں تباہ کر چکے ہیں ف۶ اور نشانیوں کو بار بار بیان کر چکے ہیں اسلیے کہ وہ (کفر سے کسی طرح تو) باز آئیں
〃	محمد	۱	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝	کیا ان لوگوں نے ملک کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے اگلے (کافر) لوگوں کا انجام کیا ہوا اللہ نے انکو جڑ پیڑ سے اکھیڑ ڈالا (بالکل تباہ کر دیا) اور ان (قریش کے) کافروں کو بھی اسی قسم کی سزائیں ہونگی
〃	〃	۲	وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝	اور کتنی بستیاں اس بستی (یعنی مکہ) سے کہیں زبردست تھیں جس نے تجھ کو نکال باہر کیا ہمنے انکو تباہ کر دیا اور کسی نے انکی مدد نہ کی ف۷

ف۱ یعنے قرآن میں جو خبریں دوسرے ملکوں میں اسلام پھیلنے کی اور خود ان قریش کے کافروں کی تباہی کی دی گئی ہیں وہ خبریں عنقریب پوری ہونگی اسوقت انکو معلوم ہو جائیگا کہ قرآن سچ اللہ کا کلام تھا ۱۲ ف۲ اگر پیغمبر نے قرآن جھوٹ بنا لیا ہوتا تو اللہ تو ہر چیز کو دیکھ رہا ہے وہ کبھی جھوٹ کو پنپنے نہیں دیتا ۱۲ ف۳ مراد فرشتے ہیں وہ بھی جان رکھتے ہیں ۱۲ ف۴ تبع حمیری یمن کا بادشاہ تھا جس نے دنیا فتح کر لی تھی سمرقند بھی اسی نے بنایا تھا وہ خود تو ایماندار تھا لیکن اسکی قوم والے کافر تھے اور تبع لقب ہے یمن کے بادشاہوں کا جیسے کسریٰ شاہان ایران کا اور قیصر و سلطان شاہان روم کا اور زار شاہان روس کا اور فرعون اور خدیو شاہان مصر کا اور نجاشی شاہان حبش کا اور خاقان شاہان چین کا۔ حدیث میں ہے تبع کو برا کہو وہ مسلمان ہو گیا تھا بعضے کہتے ہیں وہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں تھا ۱۲ ف۵ جیسے عاد اور ثمود اور نمرود اور شداد اور فرعون کی قوم والے ۱۲ ف۶ ان قریش کے کافروں کی طرح وہ بھی اپنے پیغمبروں کو ستاتے تھے کٹ حجتیاں کرتے تھے کہتے اگر دنیا ہی میں تمہارے باپ دادا پھر زندہ ہو کر آ جائیں تو قیامت سے پہلے قیامت ہو جائے حالانکہ قیامت کا وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے اس سے پہلے یہ کیونکر زندہ ہو سکتے ہیں ۱۲ ف۷ جیسے ثمود اور لوط کی بستیاں ف۸ بستیوں سے مراد بستی والے ہیں جیسے عاد اور ثمود وغیرہ مطلب یہ ہے کہ ان قریش کے کافروں کی کیا ہستی ہے اللہ تعالیٰ نے ان سے کہیں بڑھ کر زور والوں کو دم بھر میں غارت کر دیا ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۶	قٓ ۵۰ (۶-۱۱)	۱	اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَزَیَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰی لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ ۝ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝	کیا اُن کافروں نے (اتنا بڑا) آسمان نہیں دیکھا جو اُنکے اوپر ہے ہمنے اسکو کس خوبی سے بنایا اور اسکو کیسا آراستہ کیا اور اسمیں کہیں درز نہیں اور زمین کو ہمنے (فرش کیطرح) پھیلایا اور اس میں بھاری بھاری پہاڑ ڈالے اور سب قسم کی خوشنما (رونق دار چیزیں) اسمیں اگائیں اسلیئے کہ جو بندہ ہماری طرف رجوع ہونیوالا ہے وہ اُنکو دیکھے اور (ہماری قدرت) سمجھے اور ہمنے برکت والا پانی آسمان سے اتارا (اس سے بندوں کے کھانے کے لیے) باغ اگائے اور اناج کے کھیت اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جنکے گپھے (خوشے) گھتے ہوئے ہیں اور اسی پانی سے ہمنے مرے ہوئے (اجاڑ) بستی کو زندہ کیا اسیطرح (لوگ بھی قبروں سے) نکل اٹھیں گے ۝
〃	〃	۳	وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِیْصٍ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ ۝	اور ہمنے ان (مکہ کے کافروں) سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں جو ان لوگوں سے (کہیں) بڑھکر تھیں (ہمارا عذاب اترتے وقت) وہ لوگ شہروں کو چھانتے پھرے (موت سے بھاگتے پھرے) کہیں انکو پناہ ملی جو شخص عقل رکھتا ہو یا کان لگا کر دل سے سنتا ہو اسکے لیے تو ان (قصوں) میں پوری نصیحت ہے ۝
۲۶	الذّٰریٰت ۵۱ (۲۰-۲۲)	۱	وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ۝ وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝	اور جو لوگ (اللہ تعالیٰ پر) یقین رکھتے ہیں انکے لیے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تم میں کیا تم (غور سے) نہیں دیکھتے اور آسمان ہی میں تمہاری روزی ہے اور جس چیز کا تم سے وعدہ ہے ۝
۲۷	القمر ۵۴	۳	وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْیَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝	اور ہم (تم سے پہلے) تمہاری ذات والوں (کافروں) کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے نصیحت لینے والا ۝
۲۷	الرحمٰن ۵۵	۱	اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ۝ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ ۝	سورج اور چاند حساب سے گھوم رہے ہیں اور بیل اور درخت (یا ستارے اور درخت) دونو (اسی کو) سجدہ کر رہے ہیں اور اسی نے آسمان کو اونچا کیا اور ترازو کو نیچا کیا (زمین پر رکھا)
〃	〃	〃	وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ ۝	اور اسی نے زمین کو خلقت کے (فائدے کے) لیے بچھایا اسمیں (ہر قسم کے) میوے ہیں اور غلاف چڑھے ہوئے کھجور اور طرح طرح کے اناج بھوسے اور دانے والے ۝

ف پھل پھول غلہ ترکاری وغیرہ ۱۲ ف یہ اسلیئے فرمایا کہ کافروں کے تعجب کو رفع کیا جو وہ حشر کی نسبت کرتے تھے کہ ایک شہر مردہ ہوتا ہے جہاں سبزی کا نام نہیں ہوتا پھر پانی پڑتے ہی سارا شہر تختہ زمردین بن جاتا ہے ایسی ہی اگر وہ زندگی کا پانی برسا کر مردوں کو بھی جلا دے تو کونسی تعجب کی بات ہے ۱۲ ف مگر اسد تعالیٰ کے عذاب سے کہاں پناہ مل سکتی ہے جہاں گئے وہیں ہلاک ہوئے ۱۲ ف تو سمجھ جائیگا کہ اگر ہم پیغمبر صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کا کہنا نہ مانیں گے تو اگلی امتوں کی طرح ہم بھی تباہ ہونگے ۱۲ ف جنکو دیکھکر وہ اسد تعالیٰ کو پہچان لیتے ہیں اور یقین پر یقین بڑھتا ہے ۱۲ ف آدمی ایک چھوٹا مجموعہ ہے بڑی دنیا کا ۔ دنیا کی سب چیزیں اُس کے اندر موجود ہیں پانی اور ہوا اور آگ اور مٹی ۔ آدمی کا معدہ ایک چکی ہے جو رات دن گھوم رہی ہے اندر چلنی بھی ہے جسمیں سے غذا چھنکر جگر میں جاتی ہے اور چھاننے والی اور دفع کرنیوالی اور کھینچنے والی اور صاف کرنیوالی کلیں اُس کے جسم میں چل رہی ہیں اور ایسی باریک باریک نلیاں ہیں جو بغیر خوردبین کے انکو نظر ہی نہیں آتیں سب سے زیادہ باریک آنکھہ کے طبقے اور جھلیاں ہیں جو ایسی لطافت کیساتھ بنائی گئی ہیں کہ اگر ذرا سا بھی صدمہ پہنچ جاتا ہے تو بینائی میں فتور آ جاتا ہے سبحان الخالق البدیع ۱۲ ف وہیں سے پانی برستا ہے تو غلہ پیدا ہوتا ہے ۱۲ ف یعنے بہشت اور دوزخ ثواب اور عذاب ۱۲ ف جیسا انکے کافروں کی تباہی سے عبرت لے ۱۲ ف اپنے معین وقت پر دورہ کرتے ہیں ایک پلک بھی کبھی آگے پیچھے نہیں چلتے سارا حساب اور شمار اوقات کا چاند اور سورج کی وجہ سے ہے ۱۲ ف اس کے حکم کے تابع ہیں اُسکی بارگاہ میں سربسجود ہیں ۱۲ ف ترازو سے مراد عدل اور انصاف ہے زمین پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ زمین والوں کو عدل اور انصاف کرنیکا حکم دیا ہے ۱۲ ف بھوسا جانوروں کی غذا ہے اور دانہ آدمیوں کی ۱۲

نمبر	سورة		آیت	ترجمہ
۲۷	الرحمٰن ۵۵	۱	مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝	اسی نے دو دریا (میٹھا اور کھاری) چھوڑ دیے ہیں دونوں (دیکھنے میں) ملے چلتے ہیں (پر ملتے نہیں) انکے بیچ میں ایک آڑ ہے ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتے دونوں (دریاؤں) میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں ف اور جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح ہیں اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں
۲۸	التغابن ۶۴	۱	اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝	(لوگو) کیا تمکو اگلے کافروں کی خبر نہیں پہونچی (انہوں نے بری کام کیے) پھر اپنے کام کا وبال چکھا (دنیا میں مصیبت ہوئی) اور (آخرت میں) انکو تکلیف کا عذاب ہوگا اسکی وجہ یہ ہوئی کہ انکے پیغمبر انکے پاس نشانیاں لے کر آتے رہے اور یہ لوگ یوں کہتے رہے کیا ہم جیسے آدمی ہمکو راہ بتائیں گے آخر انہوں نے (کسی طرح) نہ مانا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بھی انکی کچھ پروا نہ کی (کہ خواہ مخواہ ایمان لائیں) اور اللہ بے پروا ہے خوبیوں والا
۶	الطلاق ۶۵	۲	وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ انتھی	اور کتنی بستیاں ایسی گذر چکی ہیں جنہوں نے (یعنے وہاں کے رہنے والوں نے) اپنے پروردگار اور اس کے پیغمبروں کے حکم کو نہ مانا (سرکشی کی) تو ہم نے سختی سے ان کا حساب لیا (بازپرس کی) اور ان کو بڑی آفت میں پھنسا دیا (بیماری قحط وغیرہ) آخر انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور انکو (برے) کام کا انجام یہ ہوا کہ تباہ ہو گئے ان لوگوں کے لیے اللہ نے (قیامت کے دن) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے
۲۹	الملک ۶۷	۱	وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝	اور ہم نے نزدیک والے (یعنی پہلے) آسمان کو چراغوں سے (ستاروں سے جو بمنزلہ چراغ کے ہیں) سجایا اور ان چراغوں کو شیطانوں کے لیے مار بھی بنایا ف اور (آخرت میں) ان شیطانوں کے لیے ہم نے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ف
۷	"	۲	وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ڤ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ	اور ان سے (یعنے مکے کے کافروں سے) پہلے جو (کافر) گذر چکے ہیں انہوں نے بھی (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا پھر میرا عذاب (انپر) کیسا ہوا کیا انہوں نے اڑتے جانوروں کو نہیں دیکھا وہ ان کے اوپر پر پھیلائے (ہوا میں) اڑتے ہیں اور کبھی (پر) سمیٹ لیتے ہیں

ف سورہ فرقان میں اس کی تفسیر گذر چکی ہے مراد بحر روم اور بحر فارس ہے بعضوں نے کہا زمین کے اوپر کا سمندر اور نیچے کا سمندر مراد ہے اوپر کا تو کھاری ہے اور زمین کے اندر کا میٹھا [illegible] میں اللہ تعالیٰ نے آڑ رکھی ہے یہ خدا کی قدرت ہے سمندر کے کنارے [illegible] میں کنواں کھودو تو اندر سے میٹھا پانی نکلتا ہے ف حالانکہ موتی اور مونگا کھاری سمندر سے نکلتا ہے مگر جب دونوں کھاری اور میٹھا ایک مقام پر مل گئے ہیں تو گویا دونوں میں سے نکلے ف انہوں نے خیال کیا کہ پیغمبر آدمی نہیں ہو سکتا فرشتہ ہو یا جن یہ ضرور ہے حالانکہ یہ انکی نادانی تھی [illegible] کو سمجھانے اور راہ پر لانے کے لئے آدمی ہی ہونا ضرور ہے یہاں تک کہ اپنی ہی قوم اور اپنے ہی ملک کا آدمی ہو تو اور زیادہ فائدہ ہوتا ہے ف ان میں سے شعلے نکلتے ہیں جو شیطانوں پر پھینکے جاتے ہیں ف یہ آگ کے شعلے جو آسمان سے برسا کرتے ہیں یہ دنیا میں ان کی سزا ہے جو بات چرا کر بھاگنے پر دی جاتی ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ف وہ کسی کی عبادت کا محتاج نہیں

			بَصِيْرٌ ؕ	
۲۹	نوح	۱	اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ	ان خدا کے سوا اور کون ہو سکتا ہے جو تمہارا حامی ہو بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے سات آسمان تہ بر تہ (ایک کو اوپر ایک) بنائے ہیں۔
۲۹	القیٰمہ	۲	اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۙ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۙ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ؕ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۠	کیا وہ (پہلے) منی کا ایک قطرہ نہ تھا پھر (خون کی) پھٹکی ہوا پھر (خدا تعالیٰ نے) اس کو بنایا اور ٹھیک کیا پھر اسکی دو قسمیں کیں نر اور مادہ کیا جس (خدا) نے یہ سب کیا وہ (قیامت میں) مردوں کو نہیں جلا سکتا ہے
۲۹	المرسلٰت	۱	اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ؕ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۔ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۔ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۔ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۙ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۙ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۔ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۔ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۙ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ؕ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۔	کیا ہمنے اگلے کافروں کو نہیں کھپایا پھر اسطرح ہم پچھلے کافروں کو بھی انکے پیچھے لگا دینگے (انکو بھی کھپا دینگے) ہم گنہگاروں سے ایسا ہی (برتاؤ) کرتے ہیں (رہی قیامت تو) اسدن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہے (لوگو) کیا ہمنے تمکو ایک بیحقیقت پانی (منی) سے نہیں بنایا پھر ہمنے اسکو ایک مقرر وقت (نو مہینے یا کم یا زیادہ) تک ایک محفوظ جگہ (عورت کے رحم) میں رکھا پھر اندازہ ہمنے مقرر کیا اور ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھیرانیوالے ہیں اسدن یعنی قیامت کے دن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی کیا ہمنے زمین کو زندوں اور مردوں کے سمیٹنے والی نہیں بنایا اور اسمیں اونچے اونچے اٹل پہاڑ رکھدیے اور تم لوگوں کو مینہ برسا کر اور نہروں اور کنوؤں سے میٹھا پانی پلایا اس دن (یعنے قیامت کے دن) جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی۔
۳۰	النبا	۱	اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۠ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۠ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ؕ	کیا ہمنے زمین کو (تمہارا) بچھونا نہیں بنایا اور پہاڑوں کو زمین کی میخیں نہیں کیں اور ہمنے تمکو جوڑا جوڑا (نر مادہ) بنایا اور ہمنے نیند کو تمہارے لیے آرام رکھا اور ہمنے رات کو تمہارا اوڑھنا مقرر کیا (پردہ پوش) اور ہمنے دن کو تمہاری روزی کمانیکا وقت ٹھیرایا اور ہمنے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہمنے ایک چمکتا چراغ (سورج) بنایا اور ہمنے بادلوں (یا ہواؤں) سے زور کا مینہ برسایا اسلیے کہ اسکو ذریعے سے غلہ اور چارہ اگائیں اور گھنے گھنے باغ نکالیں

ف اسقم نے اپنی قدرت سے مچھلی کو پانی سے اور پرندے کو جب وہ پر پھیلا دے ہوا سے ہلکا بنایا ہے اس لئے مچھلی پانی پر تیرتی رہتی ہے اور پرندہ ہوا میں معلق رہتا ہے جب پرندہ اپنے پر سمیٹ لیتا ہے تو ہوا سے بھاری ہو جاتا ہے ہوا اسکا بوجھ نہیں اٹھا سکتی اس لئے نیچے اترتا ہے۔ انہیں فرعون ہیں ہے دیکھو تمہا ما خدا اق چڑیوں سے بھی غافل نہیں ہے جو بازار میں پیسہ کی دو دو بکتی ہیں کیا وہ تم کو اسے تارا تو بھلا دیگا۔ ف اس کے سب کھانا بنائے اس ہر جان پہونچی ۱۲ ف صحیح ہے کہ جب اس آیت پر پہنچے تو فرماتے سبحانک اللھم بلیٰ ایک روایت میں یوں ہے سبحانک فبلی وبلی ایک روایت میں ہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین ۱۲ اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ اس آیت کے بعد ان میں سے کوئی کلمہ کہے گو نماز میں ہو امام ہو یا مقتدی کہے ثابت ہیں ۱۲ ف پہلے کافروں سے مراد اگلے کافر ہیں ۱۲ ف جو مرتے ہیں زمین میں چلا جاتا ہے ف دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار کہ پیدا نشد تختہ بر کنار ف کیونکہ اس میں روشنی ہوتی ہے ۱۲ ف جو کبھی خراب نہیں ہوتے ہزاروں برس گذر جاتے ہیں ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۰	النّٰزعٰت	۲	ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ	(بھلا تم (تمہارا) بنانا نہیں سخت تھی) تمہارا (دوبارہ) پیدا کرنا کیا مشکل ہے یا آسمان کا اللہ نے اسکو بنایا یا بنایا اسکا دل اونچا کیا پھر اسکو برابر (ہموار) کیا اور اسکی رات کو تاریک کیا اور (دن کو) اسکی دھوپ نکالی[1] اور اسکے بعد زمین کو (جو آسمان سے پہلے پیدا ہو چکی تھی) پھیلایا (یا بچھایا)[2] اسمیں سے اسکا چارہ اور پانی نکالا[3] اور پہاڑوں کو اسمیں گاڑ دیا یہ سب کام تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کیلئے[4]
″	الانشقاق	۱	لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ	(لوگو) تم کو ایک درجے سے دوسرے درجے پر چڑھنا ہے[5]
″	الغاشیۃ	۱	اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ	کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے وہ کیسے (عجیب) بنائے گئے ہیں[6] اور آسمان کو وہ کیسا اونچا کیا گیا ہے[7] اور پہاڑوں کو وہ کیونکر جمائے گئے (کیونکر کھڑے کئے گئے) ہیں اور زمین کو وہ کیونکر بچھائی گئی ہے[8]
″	البلد	۱	اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ	کیا وہ (اسکو بھی بھول گیا) ہم نے اسکو دو آنکھیں دیں اور ایک زبان دی اور دو ہونٹ دیئے اور اسکو (اچھے اور بری) دونوں رستے دکھلا دیئے

اَلْمَلٰٓئِكَةُ ۱۱ — باب ۱۱ فرشتوں کا بیان

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرۃ	۱۲	قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ	(محمدؐ) کہہ دے جو کوئی جبرئیل (فرشتے) کا دشمن ہو (تو یہ اسکی بیوقوفی ہے دشمنی کی کوئی وجہ نہیں) اس نے تو خدا کے حکم سے قرآن کو تیرے دل پر اتارا ہے وہ اگلی کتابوں کو سچا بتاتا ہے اور مسلمانوں کو ٹھیک رستہ سوجھاتا ہے اور خوشخبری دیتا ہے[9] جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور رسولوں اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے[10]
۷	الانعام	۸	وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝	اور تم پر چوکیدار (فرشتے) مقرر کرتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اسکی جان اٹھا لیتے ہیں اور وہ (حکم میں) کوتاہی نہیں کرتے[11]
۹	الاعراف	۲۴	اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝	جو لوگ تیرے مالک کے پاس ہیں[12] وہ اسکے پوجنے (بندگی) سے سر نہیں پھیرتے اور اسکی پاکی بولتے رہتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں

[1] رات اور دن کو آسمان کی طرف منسوب کیا کیونکہ دونو آفتاب کے چھپنے اور کھلنے سے پیدا ہوتے ہیں اور آفتاب آسمان میں ہے [2] تو زمین کا پھیلانا آسمان کی پیدائش کے بعد ہوا لیکن اس کی پیدائش آسمان سے پہلے ہوئی جیسے سورہ فصلت میں گذرا ثم استوی الی السماء مگر اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ سورت فصلت میں صاف یہ مذکور ہے کہ زمین میں پہاڑ رکھے اور اس میں کھانے کی چیزیں چار دن میں پیدا کیں پھر آسمان کی طرف چڑھا جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زمین کا پھیلانا بھی آسمان کی پیدائش سے پہلے ہو چکا تھا اور صحابہؓ کے کلام سے بھی یہی نکلتا ہے کہ زمین اتوار یا پیر کو بنائی گئی اور پہاڑ منگل یا چارشنبہ کو اور آسمان پنجشنبہ کو یا جمعہ کو بنایا گیا تو بہتر یہ ہے کہ اس آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے اس کے بعد زمین کا ذکر کرو اسکو پھیلایا یا اس کے علاوہ زمین کو پھیلایا [3] زمین پر نہریں اور چشمے بہنے لگے کھانے کے لئے درخت اور میوے اور گھاس جانوروں کے لئے گھاس نکالی چارہ اور [4] اگر زمین ہلتی رہتی پہاڑوں کا لنگر نہ دیا جاتا یا اس میں کچھ پیدا نہ ہوتا تو آدمی جیتا نہ جانور [5] ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنا پہلے نطفہ تھے پھر پھٹکی ہوئے پھر مضغہ ہوئے پھر زندہ ہوئے پھر مرو گے پھر اٹھائے جاؤ گے یا بچے تھے پھر جوان ہوئے پھر بوڑھے ہو کے پھر مرو گے اسی طرح درجہ بدرجہ ہستی کے مرتبوں کو طے کرتے رہو گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے (اے محمدؐ) تو ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر چڑھے گا یعنی شب معراج میں [6] اس کے اعضا عجیب طرح کے ہیں گردن نہایت لمبی ہے کانٹے وغیرہ کھا لیتا ہے اسکا دودھ گوشت عمدہ ہے کام میں آتا ہے دس دس دن تک پیاس میں صبر کرتا ہے [illegible] اسکا گوشت حرام ہے اسلئے اسکا ذکر نہیں فرمایا [7] اللہ کی قدرت سے معلق کھڑا ہے اسکے طول عرض کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے اس میں ہزاروں لاکھوں چھوٹے بڑے ستارے ہیں [8] اسمیں نالے اور دریا اور سمندر اور ہر قسم کے حیوانات بستے ہیں [illegible]

	سورة	آیت		
۱۲	یونس	۳	إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ۝	اور ہمارے فرشتے تمہاری چالیں سب لکھتے جاتے ہیں ف۱
۱۳	الرعد	۲	لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۝	آدمی کے ساتھ آگے اور پیچھے باری باری سے فرشتے لگے رہتے ہیں جو خدا کے حکم سے اسکو بچاتے ہیں
۱۴	الحجر	۱	مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُّنظَرِينَ ۝	فرشتوں کو تو ہم عذاب دیکر اتارتے ہیں ف۲ اور اگر (فرشتے اتریں) اسوقت انکو مہلت نہ ملے گی ف۳
〃	النحل	۶	وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝	اور آسمان اور زمین میں جتنے جاندار ہیں اور فرشتے سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ (اسکی عبادت سے) غرور نہیں کرتے وہ (یعنے فرشتے) اوپر کی طرف سے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں ف۴ اور انکو جو حکم ہوتا ہے وہ بجالاتے ہیں
۱۶	مریم ۱۹	۴	وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۝	اور (کہا کہ فرشتو ہمارے پیغمبر کو کہدو) ہم نہیں اترتے مگر تیرے مالک کے حکم سے ف۵
۱۷	الانبیاء ۲۱	۲	وَمَنْ عِندَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝	اور جو خود اسکے پاس ہیں (یعنے فرشتے) اس کے پوجے میں شیخی نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں رات اور دن تسبیح کرتے ہیں اور سست نہیں ہوتے ف۶
〃	〃	〃	بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ۝ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۝	بلکہ ف۷ سرفراز بندے ہیں (جنکو اس نے عزت دی ہے) وہ اسکو سامنے بڑھ کر بات نہیں کرسکتے اور وہ اس کے حکم پر چلتے ہیں
〃	〃	〃	وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ۝ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝	اور وہ (فرشتے) کسی کی سفارش نہیں کرسکتے مگر جسکے لیے خدا کی مرضی ہو ف۸ اور وہ اسکی ہیبت سے کانپ رہے ہیں ف۹ اور ان میں سے جو کہے میں اللہ کے سوا بندگی کے لائق ہوں تو اسکو ہم جہنم کی سزا دینگے اور شریروں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں
۲۲	فاطر ۳۵	۱	جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ	فرشتوں کو پیغام پہنچانے کیلئے پیغمبر مقرر کیا جنکے دو دو اور تین تین چار چار بازو ہیں ف۱۰ جتنے چاہے (فرشتوں میں) اور (بازو) زیادہ پیدا کرسکتا ہے
۲۳	والصفت ۳۷	۵	أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ۝	یا ف۱۱ ہمنے فرشتوں کو عورت ذات بنایا اور وہ دیکھ رہے تھے
۲۳	〃	〃	وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝	اور ہم تو صف باندھے رہتے ہیں اور ہم (خدا کی خوبی بیان کرتے رہتے ہیں) ف۱۲
۲۴	الزمر ۳۹	۸	وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ	اور (اے پیغمبر تو اسدن) فرشتوں کو دیکھیگا عرش کے گرد گھیرا باندھے کھڑے

ف۱ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لینے کے لئے ایک آفت جیسے قحط یا بیماری بھیجتا ہے اوسوقت لوگ گڑگڑاتے ہیں عاجزی کرتے ہیں تو وہ آفت جاکر نعمت آتی ہے مثلاً ارزانی آب و ہوا کی صحت جن کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ اس نعمت کو زمانہ کی گردش کا معمولی اثر سمجھتے ہیں اور کسی طرح بھی اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوتے بلکہ اور زیادہ شرارت پر مستعد ہوتے ہیں اور اسکی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں دنیاداروں سے ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں چالیں چلتے ہیں اللہ نے فرمایا انکی چال کچھ کام نہیں آنے کی اللہ کی چال بہت تیز ہوتی ہے ف۲ جب جسکو تباہ کرنا یا کسی کام کا آخیر فیصلہ کرنا منظور ہوتا ہے ۱۲ ف۳ کیونکہ انکا اوپر اپنے عرش پر ہے ۱۲ ف۵ جب اس کا حکم ہوتا ہے تو زمین پر اترتے ہیں بن حکم نہیں آسکتے ف۶ جب کافروں نے آنحضرت صلعم سے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کا قصہ پوچھا تو وحی اترنے میں دیر لگی ف۷ یعنی وہ چاہے کہ اسکی سفارش کریں تو اس وقت اسکی سفارش کرتے ہیں خواہ اہل توحید ہیں جو لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے انکی سفارش کرینگے ۱۲ ف۸ یا اس کی جلال سے ڈر رہے ہیں ۱۲ ف۹ جیسے حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے شب معراج میں حضرت جبرئیل کو دیکھا انکے چھ سو بازو تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں جو فرشتے ہوں یا اور کوئی جو چاہے وہ بڑھا سکتا ہے ف۱۰ اللہ کی عبادت کے لئے صف باندھ رہتے ہیں ۱۲ ف۱۱ یا نماز میں صف باندھے رہتے ہیں ف۱۲ بلکہ فرشتے جیسے آدمی کے لئے غذا فرض ہے ویسے انکے لئے تسبیح گویا انکی غذا ہے وہ تو خدا نہیں کہا سکتا وہ برابر اپنی غذا کھاتے رہتے ہیں ف۱۳ بالفرض فرمایا کہ فرشتے ذکر کیا شیطان بھی خدائی کا دعویٰ نہیں کرتا ۱۲

			يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝	ہیں اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور لوگوں کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کر دیا جائیگا اور (ہر طرف سے) یہی کہا جائے گا کہ سب تعریف اسی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے
۲۴	المؤمن ۴۰	۱	اَلَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا	جو فرشتے عرش کو اٹھا رہے ہیں اور جو فرشتے عرش کے گرد ہیں وہ اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے بخشش مانگتے ہیں
〃	حم السجدہ ۴۱	۵	فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهٗ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُونَ ۝	تو خدا کے پاس جو فرشتے ہیں وہ رات اور دن اسکی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ (کبھی) تھکتے ہی نہیں
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۱	تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝	قریب ہے کہ آسمان (اسکی ہیبت اور جلال کی وجہ سے) اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے (اس حال میں ہیں کہ) اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے (جو ایماندار ہیں) بخشش کی دعا کر رہے ہیں سن رکھو بیشک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے۔
〃	الزخرف ۴۳	۲	وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُونَ ۝	اور ان کافروں نے فرشتوں کو جو اللہ کے بندے ہیں عورت ذات ٹھیرایا کوئی ان سے پوچھے، کیا جس وقت فرشتے پیدا ہوئے اس وقت یہ لوگ موجود تھے خیر انکی بات لکھ لی جائیگی اور ان سے پرسش ہوگی
۲۶	قٓ	۱۰	اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝	جب دو دو لکھنے والے (فرشتے) داہنی اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے (لکھ) لیتے جاتے ہیں منہ سے بات نکالنے کی دیر ہے اس کے پاس ایک (فرشتہ طیار) ہے جو راہ دیکھ رہا ہے
۲۷	النجم ۵۳	۱	عَلَّمَهٗ شَدِيدُ الْقُوٰى ۝	اسکو بڑے زور والے (فرشتے جبریل) نے سکھائی
〃	〃	۲	وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَأْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَشَآءُ وَيَرْضٰى ۝	آسمان کے فرشتے تو کتنے ایسے ہیں کہ انکی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی مگر ہاں اللہ جسکے لیے چاہے حکم دے اور اسکی مرضی ہو (تو یہ اور بات ہے)
۲۸	التحریم ۶۶	۱	وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ	اور اگر تم دونوں (ایکدوسرے کے مددگار بنکر) پیغمبر پر زور ڈالنا چاہو گی تو یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ اور جبریل اور نیک مسلمان (سب)

ف۱ فرشتوں کی غذا یہی ہے ۱۲ ف۲ یعنی کچھ بہشت میں جائیں گے کچھ دوزخ میں ۱۲ ف۳ فرشتے کہیں گے یا مومنین ۱۲ ف۴ سبحان اللہ وبحمدہ کہتے رہتے ہیں ۱۲ ف۵ عرش کے اوٹھانے والے چار فرشتے ہیں قیامت کے دن چار اور شریک ہونگے آٹھ ہو جائیں گے ۱۲ ف۶ اوکتاتے ہی نہیں کیونکہ تسبیح اور تقدیس الٰہی فرشتوں کی زندگی ہے جیسے ہوا ہم لوگوں کی زندگی ہے ۱۲ ف۷ انہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ فرشتے عورت ذات پیدا ہوئے ۱۲ ف۸ تمنے کیا سمجھ کر یہ کہا تھا کہ فرشتے عورت ذات ہیں ۱۲ ف۹ ایک نیکیاں لکھ لیتا ہے دوسرا بدیاں مراد کرام کاتبین فرشتے ہیں مجاہد نے کہا ہر آدمی پر دو فرشتے معین ہیں اسکی زبان انکا قلم ہے اور اس کا تھوک انکی سیاہی ہے جانتا یہ دو فرشتے ہر آدمی پر مقرر ہیں مگر اللہ تعالیٰ کو انکی بھی احتیاج نہیں ہے وہ خود ہر آدمی سے اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اس کے تمام کام بلکہ دل کے خیالات تک اس کو معلوم ہیں ۱۲ ف۱۰ ادہر بات منہ سے نکلی اودہر اس نے لکھ لی ۱۲ ف۱۱ بعضوں نے کہا بڑے زور والے سے یہ روح کا رملاد ہے ۱۲ ف۱۲ اس صورت میں ان کی سفارش کچھ فائدہ دے گی جب آسمان کے فرشتوں کا یہ حال ہو کہ بے خدا کے حکم اور مرضی کے انکی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی حالانکہ یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے مقرب اور عزت والے منصب ہیں تو تمہارے یہ بے حقیقت دیوتا کیا خاک سفارش کر سکتے ہیں ۱۲

			بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝	پیغمبر کے حمایتی ہیں اور فرشتے انکے سوا اور مدد کو حاضر ہیں
۲۸	التحریم	۱	عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝	جس پر ایسے فرشتے تعینات ہیں جو اکھڑے بے رحم ہیں اللہ جو انکو حکم دے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے بے عذر فوراً بجا لاتے ہیں
۳۰	التکویر	۱	اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝	بیشک یہ قرآن عزت والے زور والے پیغمبر کا پہنچایا ہوا ہے جو عرش والے خداوند کے پاس اسکا بڑا درجہ ہے وہاں اسکی بات مانی جاتی ہے امانتدار ہے
۳۰	الانفطار	۱	وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝	حالانکہ تم پر ہماری چوکیدار تعینات ہیں عزت دار لکھنے والے (فرشتے) جو تم کرتے ہو انکو خبر ہے
۳۰	الطارق	۱	اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝	ہر شخص پر ہماری طرف سے ایک نگہبان (فرشتہ) مقرر ہے
۳۰	العلق	۱	سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝	ہم بھی اب اپنے سخت جلاد فرشتوں کو (اسکی سزا دینے کے لیے) بلا لینگے
۳۰	القدر	۱	تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا	اس شب میں فرشتے اور جبریل اپنے مالک کے حکم سے ہر کام پر اترتے ہیں

اَلْجِنُّ وَالشَّيَاطِيْنُ وَالسِّحْرُ وَالْكَهَانَةُ

باب ۱۲ جن اور شیطان اور جادو اور کہانت کا بیان

۱	البقرہ	۲	وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ ۝	اور سلیمان کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے اسکی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمان کافر نہ تھا البتہ شیاطین کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے اور وہ باتیں جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی تھیں اور وہ دونوں فرشتے ہاروت اور ماروت کسی کو (جادو) نہیں سکھلاتے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے ہم آزمائش ہیں تو کافر مت بن اس پر بھی لوگ ان سے ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن کی وجہ سے جورو خصم میں جدائی کرا دیں حالانکہ بے حکم خدا کے یہ جادو سے کسی کا بگاڑ نہیں کر سکتے اور ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن میں فائدہ کچھ نہیں نقصان ہی نقصان ہے

ف بریدہ رض نے کہا نیک مسلمان سے ابوبکر رض اور عمر رض مراد ہیں ابن مسعود رض نے بھی ایسا ہی کہا۔ اسماء بنت عمیس نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک مسلمان سے علی رض مراد ہیں۔ ابن عباس رض نے کہا میں نے حضرت عمر رض سے پوچھا وہ دونوں بیان کونسی ہیں جنکی نسبت اللہ نے فرمایا اگر تم دونوں پیغمبر پر زور ڈالنا چاہو گی انہوں نے کہا عائشہ رض اور حفصہ رض حضرت عمر رض نے ایک بار اپنی صاحبزادی حضرت حفصہ رض کو خوب دھمکایا اور فرمایا تو عائشہ رض کی برابری مت کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مت ستا اور تجھے جو درکار ہو وہ مجھ سے مانگ۔ ایک بار آنحضرت کو آپ کی بی بیوں نے بہت ستایا تھا آپ رنجیدہ بیٹھے تھے حضرت عمر رض آپکے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ اگر میری بی بی کا نام لو وہ مجھ سے کچھ مانگتی ہے تو میں اسکی گردن ناپتا ہوں یہ سنکر حضرت ہنس دیئے آپکا رنج جاتا رہا ف قیامت کے دن جب دوزخ سامنے آئیگی کافروں سے کہا جائیگا [illegible] ف فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	آیت کریمہ	ترجمہ
			مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝	اور البتہ یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی جادو خریدے (ایمان دے کر) وہ آخرت میں بے نصیب ہے۔ بیشک اگر وہ سمجھتے ہوتے تو برا بدلہ ہے جس کے عوض انہوں نے جانوں کو بیچ ڈالا۔ فلہ
۲	بقرہ	۲۱	اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	وہ تو تم کو برائی اور بے شرمی کے کام اور اللہ پر بن سمجھے جھوٹ بولنے کو (یعنے بہتان کرنے کو) کہیگا ف
۵	النساء	۱۸	وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُھُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُھُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝	اور جو کوئی خدا کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ کھلے نقصان میں سرتاپا ڈوب گیا شیطان (نے صبح کہا تھا اسی طرح) لوگوں کو وعدہ دیتا ہے (پورا نہیں کرتا) امیدیں دلاتا ہے (بر نہیں لاتا) اور شیطان جو کچھ انسے وعدہ کرتا ہے وہ دغابازی ہے انکو ٹھکانا دوزخ ہے وہ وہاں سے کہیں بھاگنے کی جگہہ نہ پاینگے
۸	الانعام	۱۴	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـــِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝	اور تمنے سیطرح شریر آدمیوں اور جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنایا ایک دوسرے کو ملمع دار باتیں فریب کے لیے سکھاتے ہیں اور اگر تیرا مالک چاہتا تو وہ ایسے کام نہ کرتے تو ان کو اور ان کے بہتانوں کو چھوڑ دے اور اس لیے (بھی) کہ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ان کے دل ان باتوں پر جھک جائیں اور اسلیے کہ وہ ان باتوں سے خوش ہوں اور اسلیے کہ جو (برے) کام وہ کیا کرتے ہیں یہ بھی کریں
”	”	”	وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰۗـِٕــهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝	اور شیطان تو اپنے دوستوں کے دل میں ڈالتے ہیں اسلیے کہ وہ تم سے (ناحق کا) جھگڑا کریں اور اگر تم انکا کہا مان لو تو تم بھی مشرک ہو چکے ضرور ہو چکے
۸	الاعراف	۳	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ	آدمیو (خیال رکھو) شیطان تمکو بہکا نہ دے جیسا اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکلوا دیا انکے کپڑے اتروائے انکا ستر انکو دکھانے کو کیونکہ وہ (شیطان) اور اسکا کنبہ تمکو وہاں سے دیکھ لیتا ہے

فل پہلے یہ فرمایا کہ یہودیوں کو معلوم ہے پھر فرمایا لو کانوا یعلمون اگر جانتے ہوتے ان دو لفظوں میں ظاہرا اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت اختلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ علم بغیر عمل کے گویا جہل ہے جب ایک شخص جانتا ہے کہ یہ بات بری ہے اور پھر اسکو کرتا ہے تو گویا وہ نہیں جانتا ۔ فلہ سو کہتے ہیں عربی میں برے کام کو اور فحشاء وہ کام جو حد سے بڑا ہو ۔ فلہ اس کا سہارا لے اپنا نمایتی بناوے اسکا کہا مانے اللہ کی نافرمانی کرے ۔ فلہ یعنی اس نے اپنی اصل پونجی بھی گنوا دی نفع کا تو کیا ذکر ہے دنیا کو اختیار کیا اور بہشت کو کھو دیا اس سے بڑھکر کیا نقصان ہوگا ۔ فلہ مثلاً کہتا ہے ابھی تمہاری عمر بہت باقی ہے پھر موت دفعۃً آجاتی ہے اوس وقت شیطان کی کچھ نہیں چلتی ۔ فلہ ظاہر میں شکر اندر میں زہر اس کے سب وعدے ہیں دھوکا اور فریب بھرا ہوا ہے ۔ فلہ جو شیطان کے دم میں آگئے ۔ فلہ اے پیغمبر جسطرح کہ کافر تیرے دشمن ہیں ۔ فلہ یعنے دھوکا دینے کے لئے ایک کے کان میں ایک چکنی چپڑی باتیں پھونکتے ہیں یعنی جنوں میں جو شیطان اور شریر ہیں وہ آدمیوں کے شیطان اور شریر لوگوں کے کان میں ایک بات پھونک دیتے ہیں جو ظاہر میں بہت اچھی خوشنما معلوم ہوتی ہے اور درحقیقت بالکل جھوٹ اور فریب ہوتی ہے ۔ فلہ کافر یا شیطان ۔ فلہ کافر تیری دشمنی نہ کرتے تھے۔ یہ بہتان باندھتے تھے کہ تو جھوٹا ہے یا شیطان دوسرے شیطانوں کو جھوٹی باتیں نہ سکھاتے ۔ فلہ جانے دے اللہ انسے سمجھ لیگا یعنی مت کر یہ آیت اسوقت کی ہے جب جہاد کا حکم نہیں اترا تھا ۔ فلہ شیطان ایک دوسرے کو ایسی باتیں پھونکتے رہتے ہیں ۔ فلہ نرے بے ایمان اور لچے ہیں ۔ فلہ یعنے پہلے چکنی چپڑی ہوتی باتیں بناکر یہ شیطان کافروں کو فریب دیتے ہیں پھر ان کا دل بھی ادھر مائل کر لیتے ہیں پھر وہ کافر انکی باتوں کو پسند کرتے ہیں پھر انہی کے سے کرتوت خود بھی کرنے لگتے ہیں ۔ فلہ وسوسے اور غلط خیالات ہوتے ہیں کیونکہ [illegible] کو حلال کر چاہو کوئی چیز حرام کرے یا حلال کرے یا جس چیز کو حرام کرے کوئی اسکو حلال کہے وہ مشرک کی طرح کافر ہو گیا اس کے خدا کے سوا دوسرے کو حاکم بنایا [illegible]

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لا ترونهم انا جعلنا الشيطين اولياء للذين لا يؤمنون	جہان سے تم انکو نہیں دیکھتے ہم نے شیطانوں کو انکا دوست بنادیا ہے جو ایمان نہیں (کافر اور مشرک)
۸	الاعراف	۳	فريقا هدى وفريقا حق عليهم الضللة انهم اتخذوا الشيطين اولياء من دون الله ويحسبون انهم مهتدون	اسی نے ایک گروہ (مومنوں) کو راہ پر لگایا اور ایک گروہ جنکی تقدیر میں گمراہی لکھدی گئی تھی انہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنایا اور (اسپر بھی) وہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں
۹	"	۲۴	واما ينزغنك من الشيطن نزغ فاستعذ بالله انه سميع عليم ان الذين اتقوا اذا مسهم طئف من الشيطن تذكروا فاذا هم مبصرون واخوانهم يمدونهم في الغي ثم لا يقصرون	اور اگر شیطان کا وسوسہ تجھ کو ابھارے تو اسکی پناہ مانگ وہ (سب) سنتا جانتا ہے جو لوگ پرہیزگار ہیں انکو جہان شیطان کا وسوسہ آیا چونک پڑتے ہیں اور (بری بات کی) انکو سوجھ آجاتی ہے اور شیطان کے بھائی (یہ کافر) شیطان انکو گمراہی میں گھسیٹ کرلیجاتے ہیں پھر کچھ کمی نہیں کرتے
۱۳	ابراھیم	۴	وقال الشيطن لما قضي الامر ان الله وعدكم وعد الحق ووعدتكم فاخلفتكم وما كان لي عليكم من سلطن الا ان دعوتكم فاستجبتم لي فلا تلوموني ولوموا انفسكم ما انا بمصرخكم وما انتم بمصرخي اني كفرت بما اشركتمون من قبل ان الظلمين لهم عذاب اليم	اور جب (لوگوں کا) فیصلہ ہوچکیگا تو شیطان کہیگا بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا وہ تو خلاف کیا تھا اور میرا کیا تجھ پر زور تھا مگر یہی کہ میں نے تمکو (گمراہی کیطرف) بلایا تم نے میرا کہا مان لیا تو مجھ کو الزام نہ دو اپنے کو آپ الزام دو میں تمہاری فریاد کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ تم میری فریاد کو پہونچ سکتے ہو تم جو اس سے پہلے مجھ کو خدا کا شریک بناتے تھے (اب) میں اسکا انکار کرتا ہوں بیشک نافرمانوں کو تکلیف کا عذاب ہوگا
۱۴	الحجر	۲	وحفظنها من كل شيطن رجيم	اور ہم نے آسمان کو ہر ایک شیطان مردود (کو وہاں جانے) سے بچا رکھا
"	"	۳	والجان خلقنه من قبل من نار السموم	اور جان کو ہم نے پہلے ہی سے (یعنی آدم سے پہلے) بہت گرم آگ سے پیدا کیا
"	النحل	۱۳	انه ليس له سلطن على الذين امنوا وعلى ربهم يتوكلون انما سلطنه على الذين يتولونه والذين هم به مشركون	کیونکہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہیں انپر شیطان کا کچھ زور نہیں چلتا شیطان کا زور بس انہی پر چلتا ہے جو اس کو دوستی رکھتے ہیں اور اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں
۱۹	الشعراء	۱۱	هل انبئكم على من تنزل الشيطين تنزل على كل افاك اثيم يلقون السمع	(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدے) کیا میں تمکو بتلاؤں شیطان کس پر اترتے ہیں ہر جھوٹے (طوفان جوڑنیوالے) بدکار پر اترتے ہیں جو سنی

ف اور ایسے دشمن سے بہت ڈرنا اور احتیاط کرنا چاہیے جو ہم کو دیکھے پر ہم اسکو نہ دیکھ سکیں اگر شیطان اپنی اصل صورت کے سوا کسی آدمی یا جانور کی شکل میں مجسم ہو تو دکھلائی دیتا ہے اور بہت لوگوں نے اسکو دیکھا ہے اسیطرح جنوں کا بھی حال ہے اور بہت سے بزرگوں نے جنوں سے ملاقات کی ہے حدیث میں ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی مثال دوڑتا ہے اور آدمیوں کے دل ... کا گھر ہیں اور شیطان آدمیوں کو دیکھتا ہے آدمی اسکو نہیں دیکھتے ۱۲ ف کافروں کو گمراہ کیا ۱۲ ف خدا کے حکم کے بموجب گناہ کرنے لگے جو شیطان کو ... [illegible]

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝	سنائی بات (جھوٹے بدکاروں کے) کان میں ڈالدیتے ہیں اور بہت سے ان میں کے جھوٹے ہوتے ہیں ف۱
۲۲	فاطر ۳۵	۱	اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝	بیشک شیطان تمہارا (جانی) دشمن ہے تم بھی اسکے (جانی) دشمن رہو وہ اپنے (یار) لوگوں کو اسلیے بلاتا ہے کہ سب (اسکے ساتھ ملکر) دوزخی بنیں
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۱	وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝	اور ہر ایک شیطان باغی سے اسکو محفوظ کیا ف۲ وہ فرشتوں (کی باتوں) تک کان نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے (آگ کی گولی) مار کر ہانک دیے جاتے ہیں اور انکو آخرت میں ہمیشہ کا عذاب ہوگا ہاں مگر کوئی کوئی (شیطان) کبھی موقع پاکر کوئی بات) اچک لیجاتا ہے تو پھر ایک چمکتا انگارا اسکے پیچھے پڑتا ہے ف۳
〃	صٓ ۳۸	۳	وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝	اور شیطانوں کو بھی جتنے ان میں معمار اور غوطہ خور تھے (سب اسکے اختیار میں کردیے) ف۴
۲۵	الزخرف ۴۳	۴	وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝	اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھ چرائے (غفلت کرے) ہم اسپر ایک شیطان تعینات کردیتے ہیں وہ (ہر وقت) اسکے ساتھ رہتا ہے ف۵
۲۶	الاحقاف ۴۶	۴	وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ	اور (یاد کر) جب ہم کئی جنوں کو تیرے پاس پھیر لائے وہ قرآن سننے لگے
۲۷	الرحمٰن ۵۵	۲	يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝	جنوں اور آدمیوں کے گروہ تم سے اگر ہوسکتا ہے کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے ہوکر (کہیں) نکل بھاگو (اور اللہ تعالیٰ کے اختیار سے باہر ہو جاؤ) تو (اچھا) نکل دیکھو (یہ یاد رہے) نکلنا جب ہی ہوسکتا ہے جب زور ہو ف۶
〃	〃	〃	يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝	تم پر بن دھوئیں کی آگ اور دھوئیں دار (چھوڑی) جائیگی پھر تم اسکو روک نہ سکوگے ف۷
۲۸	المجادلۃ ۵۸	۳	اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	شیطان انپر چڑھ بیٹھا ہے اور اُس نے اسکی یاد انکو بھلادی یہ لوگ شیطان کے لشکر ہیں (اسکی فوج ہیں) سن رکھو شیطان کے لشکر والے ہی ضرور تباہ ہونگے۔
۲۹	الملک ۶۷	۱	وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ	اور ہمنے نزدیک والے (یعنے پہلے) آسمان کو چراغوں سے (ستاروں سے جو گویا چراغ ہیں) سجایا اور ان چراغوں کو شیطانوں کے لیے مار بھی بنایا ف۸
〃	الجن ۷۲	۱	قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ	(اے پیغمبر اپنے لوگوں سے) کہدے مجھے (خدا کی طرف سے) یہ وحی آئی ہے کہ جنات میں سے چند شخصوں نے (تین سے دس تک) قرآن مجید سے سنا پھر

ف۱ یعنے ان بدکاروں میں یا شیطانوں میں۔ ف۲ اپنی طرف سے بہت باتیں ملادیتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ کاہن لوگ کوئی چیز نہیں ہیں لوگوں نے عرض کیا حضرت بعضی بات تو انکی سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا یہ بات شیطان چوری سے فرشتوں سے سن آتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے وہ اپنی طرف سے سو سے زیادہ جھوٹ اس میں ملاکر لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ ف۳ اسکی ایک بات نہ مانو مردود جو بہکائے اس کے خلاف کرو۔ ف۴ یا تاروں کو آسمان کی زینت کے لئے اور آسمان کو شیطان باغی سے محفوظ رکھنے کے لئے (بھی) بنایا جب شیطان اوپر جانا چاہتا ہے تو فرشتے ان تاروں سے اسکو مارتے ہیں۔ ف۵ فرشتوں سے سنکر ایک دم بھاگ جاتا ہے۔ ف۶ کبھی تو وہ جلکر خاک ہوجاتا ہے اور کبھی زخمی اور کبھی بچ نکلتا ہے اور اپنے دوستوں کے پاس دنیا میں آکر سیں سو جھوٹ ملاکر وہ بات انکے کان میں پھونک دیتا ہے۔ ف۷ معمار تو عمارتیں بناتے اور غوطہ خور موتی اور جواہر دریا میں سے نکالتے۔ ف۸ اسکو نیک کام کرنے نہیں دیتا برے کام میں اسکا جی لگاتا ہے کہتے ہیں مشرکوں نے یہ صلاح کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ایک صحابی پر ایک ایک آدمی تعینات کریں وہ اس کو بہکاتا رہے تو ابوبکر رضہ پر طلحہ کو تعینات کیا۔ ابوبکر رضہ نے طلحہ سے پوچھا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو طلحہ نے کہا لات اور عزے کو پوجو ابوبکر نے کہا لات کون ہے طلحہ نے کہا اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے ابوبکر رضہ نے کہا اسکی ماں کون ہے یہ سنکر طلحہ خاموش ہوگئے اور اپنے لوگوں سے کہا جواب دو وہ بھی جواب نہ دے سکے آخر طلحہ نے کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ اور مسلمان ہوگئے۔ اس وقت یہ آیت اتری۔ صحیح مسلم میں ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک جن ہے جو اس کا رفیق ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِى الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِى الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ

(وہ اپنے لوگوں پاس لوٹ گئے اور) کہنے لگے ہمنے ایک عجیب قرآن سنا جو سچا رستہ بتلاتا ہے سو ہم تو اسپر ایمان لے آئے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے مالک کا شریک نہ بنائیں گے اور ہمارے مالک کی شان بلند ہے وہ نہ جورو رکھتا ہے نہ اولاد اور ہم میں کوئی بیوقوف تھا جو اسپر بڑا جھوٹ لگاتا تھا اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ آدمی اور جن بھلا اسپر کیوں جھوٹ باندھنے لگے اور (ہوا یہ کہ) بعضے آدم زاد لوگ بعضے جن لوگوں کی پناہ لیتے تھے اس سے انکا دماغ اور چڑھ گیا اور آدمی بھی جیسے تم سمجھتے تھے یہ سمجھنے لگے کہ اللہ تعالیٰ (مرنے کے بعد) کسی کو جلا کر نہیں اٹھائیگا اور ہمنے آسمان کو جا کر ٹٹولا دیکھا تو وہ زبردست پہروں اور (آگ کے) شعلوں سے بھرا ہوا ہے اور پہلے تو یہ تھا کہ (فرشتوں کی باتیں) سننے کے لیے ہم آسمان میں کئی ٹھکانوں میں بیٹھا کرتے تھے اب تو جو کوئی سننے جائے تو ایک شعلا اپنے لیے تیار پائے اور ہمکو معلوم نہیں کہ اس انتظام سے زمین والوں کی برائی منظور ہے یا ان کا مالک ان سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اور ہم میں کچھ تو نیک ہیں اور کچھ دوسری طرح کے (یعنی کافر بدکار) ہماری کئی طرح کے گروہ (پہلے سے) چلے آئے ہیں اور (اب تو) ہمنے سمجھ لیا کہ ہم زمین میں رہکر اللہ کو نہیں ہرا سکتے اور نہ کہیں بھاگ کر اسکو عاجز کر سکتے ہیں اور ہمنے جب راہ کی (ہدایت کی) بات سنی تو اسکو مان لیا اور جو کوئی اپنے مالک پر ایمان لائیگا اسکو نہ نقصان کا ڈر ہوگا نہ ظلم کا اور ہم میں بعضے تو (خدا تعالیٰ کے) تابعدار ہیں اور بعضے (کافر) نافرمان پھر جن لوگوں نے (خدا کی) تابعداری کی انہوں نے سیدھے رستہ پر چلنا چاہا اور جنہوں نے نافرمانی کی وہ دوزخ کے کندے بنے

الجن | ۱ | ۲۹

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝

اور جس وقت اللہ کا بندہ (محمد) اسکی عبادت میں کھڑا تھا تو جنات (چاروں طرف سے گھیر کر) اس سے چمٹنے ہی کو تھے

ف [illegible] کے الفاظ اور معنا میں تعجب کے لائق ہیں ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جن مشرک تھے ف [illegible] کوئی جورو [illegible] اولاد ہے بیوقوفوں سے مراد مشرک [illegible] ہیں [illegible] سے مراد ابلیس ہے ف اور اسی غلط خیال کی وجہ سے [illegible] بات مان لی تھی اور کفر میں گرفتار ہو گئے [illegible] ف عرب میں بعضے مشرکوں کا قاعدہ تھا جب سفر کی حالت میں کسی خوفناک مقام پر اترتے تو پکار کر یوں کہتے ہم اس مقام کے [illegible] کی پناہ میں آتے ہیں [illegible] جنوں کی پناہ لینا شروع کی [illegible] لوگوں نے یہی شروع کیا جب اسلام کا زمانہ آیا تو اسکی بنا پڑ گئے [illegible] ف فرشتے کثرت سے پہرا دے رہے ہیں [illegible] آسمان پر [illegible] ف کوئی یہودی کوئی نصرانی کوئی مجوسی آدمیوں کی طرح جنوں میں بھی مختلف مذاہب ہیں [illegible] ف اس آیت سے یہ نکلتا ہے جنات میں سے بھی بعضے دوزخ میں جاویں گے بعضے بہشت میں [illegible] ابن مسعود رضی [illegible] نے [illegible] حضرت رسالت کے گرد جمع ہو گئے

قدر الله ۱۳

باب ۱۳ تقدیر کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۵	النساء	۱۱	وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ فَمَالِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۝ مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ۝	اور اے پیغمبر اگر انکو کوئی بھلائی ہوتی ہے[1] تو کہتے ہیں یہ خدا کی طرف سے ہے (یا اتفاق سے) اور اگر کوئی برائی (بلا) آتی ہے[2] تو کہنے لگتے ہیں یہ تیری وجہ سے ہے (اے پیغمبر) کہدو سب خدا کی طرف سے ہے[3] تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے بات سمجھنے کے پاس تک نہیں پھٹکتے (قریب بھی نہیں آتے)[4] او بندے جو بھلائی تجھ کو پہنچے وہ تو اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی تجھ کو پہنچے (وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے لیکن) تیرے گناہ کی شامت سے[5] اور (اے پیغمبر) ہمنے تجھ کو اللہ کا پیغام لوگوں کو پہنچانیوالا (رسول) بنا کر بھیجا اور اللہ تعالے کی گواہی (تیری پیغمبری پر) بس کرتی ہے
۲۷	القمر	۳	إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝	ہمنے تو ہر چیز کو تقدیر کے موافق بنایا[6]
۲۸	الطلاق	۱	قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝	بیشک اللہ نے ہر چیز کا اندازہ ٹھیرا رکھا ہے[7]
۳۰	الاعلى	۱	وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدٰى ۝	اور جس نے (سب کچھ) ٹھیرا لیا پھر (اسی طرح) چلایا[8]

اللوح المحفوظ

باب ۱۴ لوح محفوظ کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۷	القمر	۳	وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝	اور جو بات انہوں نے کی ہے وہ (خدائی) دفتر میں لکھی گئی ہے ہر کام چھوٹا ہو یا بڑا لوح محفوظ میں ہمارے پاس لکھا ہوا ہے۔
۲۷	الحديد	۳	مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتٰىكُمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ	(لوگو) جو آفت زمین پر آتی ہے (مثلاً قحط زلزلہ طوفان وغیرہ) اور جو خود تم پر آتی ہے (مثلاً دکھ بیماری موت وغیرہ) وہ اس کے پیدا کرنے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھی ہوئی موجود ہے بیشک اللہ کے نزدیک (یہ سب پہلے سے لکھ لینا) آسان ہے (یہ ہمنے تم کو اسلئے بتلا دیا) کہ جو چیز تم سے جاتی رہے اسکا حد سے زیادہ غم نہ کھاؤ اور جو نعمت اللہ تم کو دے

ف۱ یعنی منافقوں اور یہودیوں کو ۱۲ ف۲ فائدہ ہوتا ہے مثلاً غلہ کی ارزانی مال اولاد وغیرہ ۱۲ ف۳ مثلاً قحط وگرانی مال یا جان کا نقصان ۱۲ ف۴ یعنی پیغمبر اور آپ کے اصحاب کو نحوس جانکر بلا کو اُن کی نحوست کہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ۱۲ ف۵ یعنی بھلائی اور برائی دونوں اسی کے حکم اور اسی کی تقدیر سے ہوتے ہیں ہر چیز کا پیدا کرنیوالا وہی ہے ۱۲ ف۶ بات سے مراد قرآن ہے اگر وہ اس کو سمجھتے تو یقین کر لیتے کہ ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے ۱۲ ف۷ یعنی گناہ اس بلا کا سبب ہوا لیکن درحقیقت بلا کا اوتارنیوالا اللہ تعالے ہی ہے مطلب یہ ہے کہ یہ منافق اور یہود جھوٹے ہیں جو بھلائی کو اللہ کیطرف سے اور برائی کو تیری طرف سے سمجھتے ہیں اگر بھلائی اور برائی کی اصل علت یعنی خالق کو دیکھیں تو دونوں کا خالق اللہ تعالے ہی ہے اور دونوں اسکی طرف سے ہیں اور اگر فاعل اور سبب اور واسطہ کو دیکھیں تب تو برائی انکی شامت اعمال کی وجہ سے ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں اس کے رسول صلعم کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالے انکی سزا میں اُنپر برائی اور بلا بھیجتا ہے رہی پیغمبر کی ذات وہ تو مبارک ہے اس کیوجہ سے بلائیں دفع ہوتی ہیں اور رحمت ہے سارے جہان کیلئے جیسے دوسری آیت میں فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اور وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ۱۲ ف۸ قریش کے مشرک آنحضرتؐ کے پاس آئے اور تقدیر کے باب میں جھگڑنے لگے اسوقت یہ آیت اتری مسلم حدیث میں ہے کہ ہر چیز تقدیر سے ہے یہانتک کہ بیوقوفی اور دانائی ۱۲ ف۹ حدیث میں ہے کہ تم جیسا چاہیئے ویسا اللہ پر بھروسا کرو تو پرندوں کی طرح تم کو بھی روزی دے وہ صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے لوٹتے ہیں ۱۲ ف۱۰ زیادہ بختی کے لئے بنانے پھر کو سکھایا یعنی کوئی نیکی کرے یا سعادت موافق تقدیر پہلے سے ٹھیرائی پھر ہر ایک کو اسکی توفیق دی جو اس کے لئے ٹھیرایا تھا ۱۲ ف۱۱ سمجھ لو اللہ کہکی تقدیر ایسی ہی تھی ۱۲

۳۰	النبا	۱	وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ كِتَٰبًا ۝	اسپر اعزو جل بھول نہ جاوے اور اسکو کسی تراز و الی شیخی بار کو پسند نہیں کرتا، اور ہمنے ہر چیز کو اچھی طرح لکھ لیا ہے ۝

اَلْاِيْمَانُ وَالْاِسْلَامُ ۱۵

باب ۱۵ ایمان اور اسلام کا بیان

۳	البقرۃ	۴۰	اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝	یہ پیغمبر (حضرت محمدؐ) اس کتاب پر ایمان لایا جو اسکو مالک کی طرف سے اسپر اتری اور اسکے ساتھ مسلمان بھی سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے پیغمبروں پر ایمان لائے ہم اسکے کسی پیغمبر کو جدا نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں (اے پروردگار) ہمنے تیرا ارشاد سنا اور مان لیا ہمارے گناہ بخش مالک ہمارے تیری ہی طرف (ہمکو) لوٹ کر جانا ہے
۱	″	۱۶	قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝	(مسلمانو) تم کہو ہم تو اللہ پر اور جو ہمپر اترا (قرآن) اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور انکی اولاد پر اترا اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو اپنے پروردگار سے ملا سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی ایک کو بھی الگ نہیں کرتے اور ہم اس کے تابعدار ہیں ۝
۳	ال عمران	۹	قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے ہم تو ایمان لائے اللہ پر اور جو ہمپر اترا (قرآن) اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور انکی اولاد (شیا اور ارسیا اور داؤد اور تمام نبی اسرائیل کے پیغمبروں) پر اترا اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو اپنے مالک کیطرف سے ملا ہم انمیں سے کسی کو الگ نہیں کرتے (سبکو مانتے ہیں اور سچا پیغمبر جانتے ہیں) اور ہم اسی (اکیلے خدا) کے تابعدار ہیں
۳	ال عمران	۱۰	وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝	اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے تو ہرگز اسکی طرف سے قبول نہ ہوگا اور آخرت میں اسکا خرابہ ہوگا ۝
۵	النساء	۲۰	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ	ایمان لانیوالو تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول حضرت محمدؐ پر اور اس کتاب پر جو اُسنے اپنے رسول (حضرت محمدؐ) پر اتاری اور ان کتابوں پر

علوا اترا تو نہیں سمجھ لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے ہماری کوشش سے نہیں ملی ۱۲ ف کوئی بات نہیں چھوڑی اُنکے اعمال بھی لکھے ہوئے ہیں ۱۲ ف اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ جب صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یوں کہا ہمنے سُنا اور مانا تو اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی اور یہ آیت اتاری اس میں اُن کی تعریف کی اور فرمایا وہ کہتے ہیں ۱۲ ف یعنے سب کو مانتے ہیں یہود اور نصاریٰ کی طرح یہ نہیں کرتے کہ بعضوں کو مانیں اور بعضوں کو نہ مانیں ۱۲ ف مراد مانا ہم اسے تسلیم کر لیا ۱۲ ف یا ہم کو تیری بخشش چاہئے ۱۲ ف جیسے یہود کرتے ہیں کہ ایک کو مانتے ہیں دوسرے کو نہیں مانتے ۱۲ ف یعنے خدائے واحد کے فرمانبردار ہیں اور اسکے سب پیغمبروں کو حق جانتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں یہ آیت قولوا آمنا باللہ آخر تک اور دوسری میں آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون پڑھتے تھے ۱۲ ف یعنے جو کوئی سوا محمدؐ اس طریقے کے جو اللہ نے مشروع کیا ہے کسی اور طریقے پر چلے گا تو وہ طریق اس شخص سے ہرگز قبول نہ ہوگا بلکہ آخرت میں وہ ٹوٹا پانے والوں میں ہوگا جیسے کہ صحیح حدیث میں آیا ہے جس نے عمل کیا ایسا عمل جسپر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے یعنے اللہ کے یہاں قبول نہیں تو جس نے کوئی عقیدہ یا کوئی عبادت نئی نکالی اور اسکا ثبوت دین سے نہ ہو تو وہ بدعت اور باطل اور مردود ہے جیسا کہ اس زمانے کے بعض لوگ کفنی پہنکر وغیرہ [illegible] اور تیجا دسواں چالیسواں اور برسی عرس وغیرہ کے کرتے ہیں تو ان لوگوں کے عمل [illegible] سلف صالحین اور مردود ہیں اور بعض لوگوں نے اعتقاد میں نئی باتیں نکالی ہیں جیسا کہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں اتریں گے اور بعض امام مہدیؑ کے پیدا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور بعض دابۃ الارض اور عرش اور لوح محفوظ سے انکار کرتے ہیں یہ سب باتیں سلف صالحین کے اعتقاد سے برخلاف اور بدعت ہیں ۱۲ ف بعضوں نے کہا یہ اہل کتاب کے مومنین کو خطاب ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلعم ہم آپ پر اور آپکی کتاب (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور موسیٰؑ اور توریت اور عزیرؑ پر اسکے سوا ہم کسی کتاب اور کسی پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے یا یہود اور نصاریٰ [illegible] کو خطاب ہے ۱۲

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝	(جو قرآن سے) پہلے اُس نے اُتاری اور جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اُس کے پیغمبروں اور پچھلے دن (قیامت) کو نہ مانے وہ پرلے سرے کا گمراہ ہو گیا۔ ف
۲۶	الحجرات ۴۹	۲	قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	گنوار لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لائے کہدے تم (ابھی) مومن نہیں ہوئے البتہ یوں کہو ہم (ڈر کر مارے) مسلمان ہو گئے ابھی تو تمہارے دلوں میں ایمان گھسا تک نہیں ف اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول کا کہا مانو گے تو تمہارے اچھے اعمال کے ثواب میں وہ کچھ کمی نہیں کرنیکا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے
؎	؎	؎	يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) یہ لوگ اسلام لا کر اپنا احسان تجھ پر جتاتے ہیں تو ان سے کہدے اپنے مسلمان ہونیکا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اُسنے تمکو ایمان کا رستہ دکھلایا اگر تم سچے (مسلمان) ہو ف
۲۶	الذّٰریٰت ۵۱	۲	فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝	آخر اس بستی میں جتنے ایماندار تھے انکو تو ہمنے نکال لیا وہاں ایک ہی گھر مسلمانوں کا ہمنے پایا ف

اَلْوَحْيُ وَاِثْبَاتُ النُّبُوَّةِ ۱۶

باب ۱۶ وحی اور پیغمبری کا ثبوت

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱	البقرۃ ۲	۱۴	اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝	ہمنے تجھ کو (مسلمانوں کو) خوشخبری دینے والا اور (کافروں کو) ڈرانیوالا کرکے بھیجا اور دوزخیوں کی پوچھ تجھ سے نہیں ہوگی ف
؎	؎	۱۸	كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝	جیسے ہمنے ایک رسول بھیجا تمہاری طرف تمہاری قوم میں سے جو ہماری آیتیں پڑھکر تمکو سناتا ہے اور تمکو پاک کرتا ہے اور قرآن اور حدیث سکھلاتا ہے اور وہ باتیں بتلاتا ہے جو تم (اپنی عقل سے) معلوم نہ کرسکتے تھے ف
۲	؎	۲۶	كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ	(پہلے) لوگ ایک ہی طریق (دین) پر تھے (پھر انکو اختلاف کرنے) تو اللہ نے پیغمبروں کو بھیجا مومنوں کو خوشی سناتے ہوئے اور کافروں بدکاروں کو ڈراتے ہوئے اور انکے ساتھ سچی کتاب اُتاری اسلیے کہ جو

ف توریت انجیل زبور ہر ایک آسمانی کتاب پر ۱۲ ف اگر ایک پیغمبر یا ایک کتاب کو بھی تم نے نہ مانا تو گویا سب پیغمبروں اور سب کتابوں کا انکار کیا ۱۲ ف یہ آیت چند گنوار منافقوں کے باب میں اتری جنہوں نے قید اور قتل ہونے کے ڈر سے ظاہر میں اسلام قبول کر لیا تھا بعضوں نے کہا یہ لوگ مسلمان تھے منافق نہ تھے مگر ایمان کا مرتبہ اسلام سے اعلیٰ ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابھی تم لوگ ایمان کے درجے تک نہیں پہونچے ہو اکثر سلف سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف بلکہ ہر نیک عمل کا تم کو پورا اجر ملے گا ۱۲ ف عبداللہ بن ابی اوفیٰ ایک شخص تھا اُس نے اور اسکی قوم نے آنحضرت صلعم سے کہا ہم اپنے بال بچے اور سامان لیکر آپ کے پاس آگئے اور دوسروں کی طرح آپ کا مقابلہ نہ کیا گویا اُس نے اپنا احسان جتایا اُس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف حضرت لوط اور انکی بیٹیوں کا سعید بن جبیر نے کہا کل تیرہ مسلمان تھے ۱۲ ف یعنی تجھ پر کوئی الزام نہ ہوگا کہ مسلمان کیوں نہیں ہوئے تیرا کام راہ بتا دینا اور اسکا پیغام پہونچا دینا ہے اب بھی راہ پر لانا یہ اللہ کا کام ہے اور اسکو جنت اور دوزخ دونوں بخوبی معلوم ہیں بعضوں نے یوں پڑھا ہے ولا تسئل عن اصحٰب الجحیم یعنی دوزخیوں کا حال مت دریافت کر عبدالرزاق نے کعب قرظی سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کاش مجھکو معلوم ہوتا کہ میرے ماں باپ کا کیا حال ہوا اُس وقت یہ آیت اتری سیوطی نے کہا یہ مرسل ہے اور اسناد اسکا ضعیف ہے ۱۲ ف جیسے قبر کے عذاب اور ثواب اور حشر و نشر کی باتیں عقل ان میں کچھ کام نہیں کرتی ۱۲ ف شرک اور کفر کی نجاست سے پاک کرے اخلاق اور عادات سے ۱۲

پارہ	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
			النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝	باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں انکا فیصلہ کر دے[۱] اور صاف صاف حکم سوجھنے کے بعد آپس کی ضد سے انہی لوگوں نے اختلاف کیا جن کو یہ کتاب[۲] دی گئی تھی پھر اللہ تعالی نے اپنے حکم سے ایمان والوں کو ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کر رہے تھے سچی بات بتلا دی اور اللہ سبحانہ وتعالے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ بتلاتا ہے[۳]
۲	البقرة	۳۳	تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۚ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝	یہ اللہ تعالی کی سچی آیتیں ہیں (یعنے سب سچ قصے ہیں) جو ہم تجھ کو سناتے ہیں اور تو بے شک پیغمبروں میں سے ہے (کہ ان پڑھ ہو کر ایسے سچے واقعے بیان کرتا ہے) یہ پیغمبر (یا سب پیغمبر) ان میں ہمنے ایک دوسرے پر بڑائی دی[۴] ان میں سے کسی سے اللہ نے کلام کیا[۵] اور بعضوں کے درجے بلند کیے[۶] اور ہمنے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی کھلی نشانیاں دیں[۷] اور روح القدس (جبرئیل) سے اس کی مدد کی اور اگر اللہ تعالے چاہتا تو بعد والے لوگ کھلی نشانیاں آجانے پر اختلاف نہ کرتے لیکن (اللہ تعالی نے نہ چاہا) انہوں نے اختلاف کیا کوئی مومن ہوا کوئی کافر اور اگر اللہ چاہتا تو یہ پھوٹ نہ پڑتی لیکن اللہ جو چاہتا وہ کرتا ہے[۸]
۴	آل عمران	۱۵	وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝	اور محمد تو صرف رسول ہے (یعنے اللہ کا بھیجا ہوا بندہ) اس سے پہلے اور کئی رسول ہو گذرے ہیں کیا اگر وہ مر جائے یا مارا جائے تو تم اُلٹے پاؤں (اسلام سے کفر کیطرف) پھر جاؤگے اور جو کوئی الٹے پیروں (کفر کیطرف) پھر جائے تو خدا کا کچھ نہیں بگاڑیگا اور اللہ شکر کرنیوالوں کو جلد بدلہ دیگا
″	″	۱۷	لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝	اللہ نے مسلمانوں پر بڑا فضل کیا ان میں ایک پیغمبر بھیجا انہی میں کا (یعنے آدمی نہ فرشتہ یا جن) جو اسکی آیتیں پڑھ کر انکو سناتا ہے اور شرک کی گندگی سے انکو پاک کرتا ہے اور قرآن اور حدیث انکو سکھلاتا ہے اور بیشک وہ تو اس (نبی) کے آنے سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے[۹]

ف لیکن لوگوں نے اب بھی اختلاف نہ چھوڑا اور لگے اس کتاب میں اختلاف کرنے ۱۲ ف اختلاف مٹانے اور دور کرنے کے لئے ۱۲ ف پہلے لوگ ایک طریق پر تھے یعنے آدم علیہ السلام کی اولاد اور بعضوں نے کہا نوح علیہ السلام کی اولاد بعضوں نے کہا عرب لوگ سب موحد تھے آخر عمرو بن لحی ایک شخص پیدا ہوا جس نے بت پرستی سکھلائی ف انہوں نبیوں کو کہا کہتے ہیں کہ دنیا میں سب ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گذرے ان میں تین سو تیرہ صاحب کتاب و شریعت تھے اور قرآن میں اٹھائیس پیغمبروں کے نام مذکور ہیں ۱۲ ف اس آیت کو یہ نکلتا ہے کہ بعض پیغمبر دوسروں سے افضل ہیں اور حدیث میں ہے کہ مجھکو پیغمبروں پر فضیلت مت دو لیکن یہ شاید اس لئے کہ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو مطلب یہ ہے کہ اس طرح پر فضیلت دینا منع ہے کہ دوسرے پیغمبر کی تحقیر ہو ۱۲ ف حضرت موسیٰ اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی شب معراج میں اور حضرت آدم سے بھی جیسے ایک حدیث میں ہے ۱۲ ف مراد ہمارے پیغمبر ہیں اور بعضوں نے کہا ادریس علیہ السلام بعضوں نے کہا ابراہیم علیہ السلام بعضوں نے کہا اولوالعزم پیغمبروں کا درجہ اور پیغمبروں سے زیادہ ہے ف مردے کو جلا دینا کوڑھی کو اچھا کر دینا اندھے مادر زاد کی آنکھیں روشن کر دینا ف وہ ہمیشہ انکے ساتھ رہتے تھے ف اسکی کچھ حکمت اسی میں ہے کہ دنیا میں ہمیشہ اختلاف قائم رہے اور ایمان اور کفر کی لڑائی باقی رہے بہشت اور دوزخ دونوں آباد ہوں
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۵	النساء	۶	فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا ؕ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۟	پھر اسوقت (ف۱) کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں (ف۲) ایک گواہ (بنا کر) لائینگے اور تجھکو انلوگوں پر (ف۳) گواہ (بنا کر) لائینگے اسدن جن لوگوں نے کفر کیا اور پیغمبر کی نافرمانی کی وہ آرزو کرینگے کاش وہ زمین میں (ف۴) سما جائیں اور زمین انپر برابر ہو جاوے اور اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے ان کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے۔
”	”	۱۱	وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۟	اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھکو اللہ تعالی کا پیغام لوگوں کو پہنچانے والا (بنا کر) بھیجا اور اللہ کی گواہی (تیری پیغمبری پر) بس کرتی ہے
”	”	۱۷	وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّاۤىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۟	اور (اے پیغمبر) اگر اللہ تعالی کی عنایت اور اسکی رحمت تجھ پر نہ ہوتی تو انہیں کا ایک گروہ (یعنے طعمہ کی قوم کے لوگ) تجھے بہکا دینے پر مستعد ہو گیا تھا (ف۵) اور (در حقیقت) وہ اپنے تئیں بہکا رہے ہیں (ف۶) اور تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے (ف۷) اور اللہ تعالی نے تجھ پر کتاب اتاری (قرآن شریف) اور حدیث (شریف) (ف۸) اور جو تو نہیں جانتا تھا وہ تجھکو سکھلایا اور اللہ تعالے کا تجھ پر بڑا فضل ہے (ف۹)
۶	”	۲۳	لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰۤىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۟	لیکن (ف۱۰) اللہ تعالی جو اس نے تجھ پر اتارا اسکی گواہی (ف۱۱) دیتا ہے اس میں اسکا علم ہے (ف۱۲) اور فرشتے بھی (اللہ کے ساتھ) گواہی دیتے ہیں اور اللہ کی گواہی بس کرتی ہے
”	”	”	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۤءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۟	لوگو یہ پیغمبر (یعنے محمد) تمہارے پاس مالک کی طرف سے سچی بات (ف۱۳) لیکر آیا ہے اسپر ایمان لاؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا (ف۱۴) اور اگر تم نہ مانو تو اللہ تعالی کو کیا پرواہ ہے) اللہ تعالی ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالی جانتا ہے حکمت والا
۶	المائدہ	۱۰	يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۟	اے (ف۱۵) پیغمبر تیرے پروردگار کی طرف سے جو تجھ پر اترا وہ لوگوں کو پہونچا دے (سنا دے) اور اگر تو ایسا نہ کریگا تو (گویا) تو نے اللہ کا پیغام (بالکل) نہیں پہونچایا (ف۱۶) اور اللہ تعالی تجھ کو لوگوں سے بچاویگا (ف۱۷) کیونکہ اللہ تعالی کافر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا۔ (ف۱۸)

ف۱ یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین اور منافقین کا بالخاص قریش کے کافروں کا ۔ ف۲ گواہی دینے کو اس کے پیغمبر علیہ السلام کو ۔ ف۳ ان لوگوں سے مراد سب پیغمبروں کی یعنی ہمارے پیغمبر سب پیغمبروں کے گواہ ہونگے کہ انہوں نے اپنی اپنی امت کو اللہ کا حکم پہونچا دیا یا تمام امتیں ہیں اگلی اور پچھلی یا منافق یا مشرک یا مومنین آنحضرت نے ابن مسعود سے فرمایا کچھ قرآن سناؤ انہوں نے عرض کیا بھلا میں آپکے سامنے کیا پڑھوں آپ پر تو قرآن اترا ہے آپنے فرمایا بیشک مگر مجھے اچھا لگتا ہے کہ کوئی اور پڑھے میں سنوں پھر انہوں نے سورہ نساء شروع کی جب اس آیت پر پہونچے تو آپنے فرمایا بس کرو اور آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے ۔ ف۴ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کاش زمین انپر برابر کر دیجائے مطلب یہ ہے کہ وہ عذاب دیکھ کر یہ آرزو کرینگے کاش ہم زمین میں سما جاویں اور انکا حشر نہ ہو [illegible]

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
"	المائدہ	۱۳	مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝	پیغمبر کے ذمے کچھ نہیں مگر خدا کا حکم پہنچا دینا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کھولتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ف
۷	الانعام	۲	وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ ۝	اور یہ قرآن (اللہ کی طرف سے) مجھ پر اتارا گیا ہے اسلیے کہ میں تمکو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہونچے (قیامت تک) ڈراؤں ف
"	"	۵	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ	اور (اے پیغمبر) ہم تجھ سے پہلے کتنی امتوں پاس پیغمبر بھیج چکے ہیں پھر جب انہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تو) ہمنے انکو سختی اور تکلیف میں اسلیے گرفتار کیا کہ وہ عاجزی کریں پھر جب ہمارا عذاب آیا تو عاجزی کیوں نہ کی مگر انکے دل سخت ہو گئے تھے اور شیطان نے انکے (بری) کاموں کو انکی نزدیک اچھا کر دکھایا تھا پھر جب وہ اس مصیبت کو بھول بیٹھے جو خبردار کرنیکے لیے ان پر آئی تھی تو ہمنے بھی ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ وہ ان چیزوں (نعمتوں) میں جو انکو ملی تھیں مست ہو گئے اسوقت ایکدم سے ہمنے انکو پکڑ لیا اور ناامید ہو کر رہ گئے آخر ان ظالموں کی جڑ کٹ گئی اور شکر ہے خدا کا جو سارے جہان کا مالک ہے
"	"	۵	وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ	اور ہم پیغمبروں کو اسی لیے بھیجتے ہیں اور کچھ نہیں کہ (نیکوں کو) خوشخبری سنائیں اور (منکروں کو) ڈرائیں
۸	الاعراف	۴	يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝	آدمیو جب تمہارے پاس تم میں ہی سے (یعنی آدمی) پیغمبر آئیں اور میری آیتیں تمکو سنائیں تو جو لوگ (گناہوں سے) بچیں گے اور نیک کام کریں گے انکو نہ ڈر ہوگا نہ غم
۹	"	۱۲	وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ۝ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَّقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا	اور ہمنے جب کسی بستی میں کوئی پیغمبر بھیجا تو وہاں کے رہنے والوں پر ہمنے محتاجی (مثلاً قحط وغیرہ) اور بیماری (طاعون وغیرہ) بھیجی اسلیے کہ وہ گڑگڑائیں پھر ہمنے مصیبت کی جگہ (انکو) آرام دیا یہاں تک کہ وہ بڑھ گئے اور کہنے لگے ہمارے باپ دادا پر بھی رنج اور خوشی (دونوں) آچکی ہیں آخر ایکبارگی ہمنے انکو دھر پکڑا اور ان کو خبر نہ تھی اور یہ بستیوں والے ایمان لاتے اور بچے رہتے تو ہم ان پر آسمان

ف لوگوں کو سنا دینا جب پیغمبر نے سنا دیا تو وہ بری ہو گئے اور تم کو کوئی عذر باقی نہ رہا ۱۲ ف تو اُسکے سامنے نفاق نہیں چلنے کا ۱۲ ف اللہ کے عذاب اور اُس کی نافرمانی سے جب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ نے آنحضرت کی پیغمبری سے انکار کیا تو قریش کے کافر کہنے لگے اب تمہارا گواہ کون ہے اسوقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آپ نے روم اور ایران اور حبش کے بادشاہوں کو خط بھیجے اور انکو اسلام کی دعوت دی دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو یہ قرآن پہونچا گویا اُس نے مجھ کو دیکھا ف اللہ کی درگاہ میں گڑگڑائیں اور دعا کریں یعنی نافرمانی ہو تو بکری اور تکلیف سے قحط اور بادشاہ کا ظلم مراد ہے یا بھوک اور بیماری یا مفلسی اور بیماری ۱۲ ف اگر عاجزی کرتے اور روتے تو ہم عذاب دفع کر دیتے ۱۲ ف خدا تعالیٰ کی طرف توجہ [illegible] ۱۲ ف یعنی گناہوں پر قائم رہے یہاں تک کہ اللہ نے انکو بالکل تباہ اور برباد کر دیا ہمارے زمانہ میں بھی یہی حال ہے اور یہ بیماری ایسی پھیل گئی ہے کہ لوگوں نے خدا کے حضور میں گڑگڑانا اور عاجزی کرنا اپنے گناہوں سے توبہ کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے [illegible] اللہ کے دو عذاب آ رہے ہیں طاعون اور قحط مگر جو واقعی علاج ہے وہ تو نہیں کرتے اپنی عقل [illegible] اور اپنی تدبیروں پر مغرور ہیں جس سے کچھ نہیں ہوتا رات دن یہ آفتیں بڑھتی جاتی ہیں یہی قیامت کی ایک نشانی ہے کہ لوگ خدا سے غافل ہو جاویں گے اور خال خال جو بندے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے ہیں وہ اٹھ جاویں گے ان پر ہنسیں گے اور اُن کو دشمنی کریں گے یا اللہ تو اپنے خالص بندوں پر رحم فرما اور ہم کو ہر ایک آفت سے محفوظ رکھ ۱۲ ف یعنی اللہ تعالیٰ نے جو آفت اور عذاب بھیجا اسلیے بھیجا تھا کہ ان کو نصیحت ہو اور وہ اپنے گناہوں سے توبہ کریں انہوں نے اسکا خیال ہی نہ کیا اور بدستور اپنی ہٹ پر قائم رہے ۱۲ ف انکو مغالطہ دینے اور عذاب کا سزاوار کرنے کے لیے ۱۲ ف یعنی ہر طرح کی نعمتیں انکو دیں ۱۲ ف بالکل مغرور ہو گئے خدا کو بھول گئے عیش میں پھنس گئے ۱۲ ف یعنی دفعتاً ایسا سخت عذاب آیا کہ بچنے کی امید نہ رہی اور اسی یاس اور ناامیدی کی حالت میں تباہ اور برباد ہو گئے ۱۲ ف یہاں تک کہ ان کا آخری شخص بھی تباہ ہو گیا یعنی کوئی نہ بچا ۱۲ ف پھر کسی بستی والوں نے اُس کا نشان [illegible]

عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝

اور زمین کی برکتیں کھولدیتے مگر انھوں نے تو جھٹلایا تو ہمنے بھی انکی کاموں کی سزا میں انکو دھر پکڑا کیا یہ بستیوں والے اس سے نہیں ڈرتے کہ ہمارا عذاب راتوں رات انپر آپڑے اور وہ سوتے ہوں یا یہ بستیوں والے اس سے نہیں ڈرتے کہ دن دہاڑے انپر عذاب ہمارا آن پڑے اور وہ کھیل رہے ہوں کیا اللہ تعالی کے داؤں سے نہیں ڈرتے اللہ تعالے کے داؤں سے وہی لوگ نہیں ڈرتے جو تباہ ہونے والے ہیں کیا جو لوگ ایک ملک والوں کے تباہ ہوئے پیچھے انکی جگہ لیتے ہیں ان کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ اگر ہم چاہیں تو انکو بھی انکے گناہوں کے بدلے مصیبت میں ڈالدیں اور ہم انکے دلوں پر مہر لگادیتے ہیں وہ نہیں سنتے (اے پیغمبر) یہ وہ بستیاں ہیں جنکا کچھ حال ہم تجھ کو سناتے ہیں اور بیشک انکے پیغمبر انکے پاس نشانیاں لیکر آچکے وہ ان باتوں پر ایمان لانیکے لائق نہ ہوئے جنکو پہلے جھٹلا چکے تھے اللہ تعالی یونہی کافروں کے دلوں پر مہر لگادیتا ہے اور ہمنے ان لوگوں میں اکثر لوگوں کو اپنے اقرار پر قائم نہ پایا اور ہمنے ان میں اکثر لوگوں کو نافرمان تو البتہ پایا

۹ — الاعراف — ۲۰

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨالَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

(اے پیغمبر) کہدے میں تم سب لوگوں کیطرف (عرب ہوں یا عجم) اللہ تعالی کا بھیجا ہوا ہوں جس کی آسمان اور زمین (سب جگہ) بادشاہت ہے اسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے تو (لوگو) اللہ پر اور اسکے اتارے ہوئے پیغمبر پر جو اللہ تعالی اور اسکی کلاموں پر یقین رکھتا ہے ایمان لاؤ اور اسکی پیروی کرو تاکہ تم راہ پاؤ ف

۱۰ — التوبۃ — ۵

هُوَ الَّذِىْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت کی باتیں اور سچا دین (اسلام) دے کر بھیجا اسلیے کہ اسکو ہر دین پر غالب کرے گو مشرک برا مانیں ف

۱۱ — ایضاً — ۸

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اور جو لوگ اللہ کے پیغمبر کو ستاتے ہیں انکو تکلیف کا عذاب ہوگا

ف ہمارے پیغمبروں کو ہدایت یعنی دنیا کے دہندوں میں گھسے ہوئے اس کی تدبیر اور اس کے انتظام سے ... سورہ بقرہ کے دوسرے رکوع میں گذر چکا ہے کہ عربی زبان میں ایک کام کا جو دوسرے کام کی سزا میں کیا جاتا ہے اسی کا نام رکھدیتے ہیں مثلاً برائی کا بدلہ برائی ... اللہ تعالی ... اور مکر کرتے ہیں اللہ تعالی ... اس کو بھی ... قرآن شریف میں ... [illegible]

[illegible]

نمبر	سورة	آیت	آیت (عربی)	ترجمہ
١١	التوبة	١٢٨	لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝	(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں کا ایک پیغمبر آیا تمہاری تکلیف اسکو ناگوار ہے تمہاری بھلائی کی اسکو لو لگی ہے مسلمانوں پر بہت شفقت کرتا ہے مہربان ہے ۝
١٠	یونس	١	أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ ۝	کیا لوگوں کو (کافروں کو) اس بات سے تعجب ہوا کہ ہمنے انہی میں ایک مرد کی طرف وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈرا اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا کہ انکو انکے مالک کے پاس سچائی کا مرتبہ ملیگا کافروں نے کہا یہ (پیغمبر) کھلا جادوگر ہے
″	″	٥	وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	اور ہر قوم کی طرف ایک پیغمبر بھیجا گیا پھر جب ان کا پیغمبر آیا تو انصاف کے ساتھ انکا فیصلہ ہو گیا اور ان پر ظلم نہیں ہوتا
″	″	١٠	ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ ۝	پھر ہم اپنے پیغمبر اور ایمان والوں کو بچا دیتے ہیں ایسے ہی ہمارا ذمہ ہے ہم ایمان والوں کو بچا دیں گے
٦	النساء	٢٣	إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ	بیشک ہمنے تیری طرف اسی طرح وحی بھیجی جیسے ہمنے نوح اور اسکے بعد دوسرے پیغمبروں کیطرف بھیجی
١٣	یوسف	١١	ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ۝ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝	یہ غیب کی چند خبریں ہیں جو ہمنے تجھ کو بھیجیں اور تو تو اس وقت انکے پاس نہ تھا جب انہوں نے ملکر ایک بات ٹھیرالی تھی اور وہ فریب کر رہے تھے اور اکثر لوگ ایسے ہیں تو کتنی ہی حرص کرے وہ ایمان نہ لائیں گے اور تو ان سے قرآن سنانے پر کچھ نیگ نہیں مانگتا قرآن تو اور کچھ نہیں ساری جہان کے لئے نصیحت ہے
″	″	١٢	وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۗ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۗ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ	اور ہمنے تجھ سے پہلے جو پیغمبر بھیجے وہ مرد ہی تھے بستیوں کے رہنے والے کیا یہ لوگ (کافر) ملک میں نہیں پھرے (اگر پھرتے) تو انکو دیکھ لیتے کہ اگلے لوگوں کا انجام کیسا ہوا اور اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کے لئے آخرت کا گھر بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں ہے یہانتک کہ جب پیغمبر ناامید ہو گئے اور ان کی قوم کے لوگ یہ سمجھنے لگے کہ پیغمبر جھوٹے ہیں

ف۱ یعنے عربی قریشی ۔ ف۲ یعنے تم اللہ کے عذاب میں پڑو یہ اس کو شاق گذرتا ہے ۔ ف۳ رات دن اسکی یہی کوشش ہے یہی حرص ہے کہ جس طرح سے ہو سکے تم دوزخ سے بچ جاؤ اور دنیا اور آخرت کی بھلائی پاؤ بھائی مسلمان اس سے زیادہ ہمارے پیغمبر مہربان ہیں اور ان کا احسان ہم پر تمام جہان سے زیادہ ہے ۔ ف۴ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک ناموں میں سے دو نام یعنی رؤف اور رحیم آنحضرت صلعم کو دیئے یہ شرف اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا ۔ ف۵ یعنی آدمیوں میں سے ۔ ف۶ قریش کے کافر کہنے لگے بھلا اللہ کو دیکھو اور محمد کو دیکھو اتنا بڑا رسول ایسے شخص کو بنایا [illegible] پاس نہ مال ہے نہ دولت نہ حکومت نہ ریاست اس وقت یہ آیت اتری ۔ ف۷ سچائی کا مکان یعنی جنت بعضوں نے کہا سچائی کے مرتبے سے آنحضرت مراد ہیں جو انکی شفاعت کریں گے بعضوں نے کہا نیک عمل جو انہوں نے آگے بھیجا ۔ ف۸ یا یہ قرآن کھلا جادو ہے ۔ ف۹ اللہ تعالیٰ نے انکو جھٹلایا [illegible]

سیپارہ	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
			جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاءُ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝	(دایکہی ایکا) ہماری مدد انکے پاس آن پہونچی پہر جسکو ہمنے چاہا بچا دیا اور گنہگار لوگوں سے ہمارا عذاب ٹل نہیں سکتا
۱۳	الرعد ۱۳	۱	إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝	تو تو ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کو ایک ایک راہ بتانیوالا ہوتا
″	″	۴	كَذٰلِكَ أَرْسَلْنٰكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا أُمَمٌ لِتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ	(جیسے ہمنے اور پیغمبروں کو بہیجا [illegible]) ایک گروہ کیطرف بہیجا جس سے پہلے کئی گروہ گذر چکے ہیں اسلیے کہ تو ان کو وہ (قرآن) پڑہکر سناوے جو ہمنے تجہ کو بہیجا حالانکہ وہ رحمن (خدا) کو نہیں مانتے (اے پیغمبر) کہدے وہ میرا مالک ہے اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اسی پر میرا بہروسا ہے اور اسی کیطرف مجہ کو لوٹ جانا ہے
″	″	۶	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ۝	اور بیشک ہمنے تجہ سے پہلے کئی پیغمبر بہیجے اور ہمنے انکو بی بیان اور اولاد دی اور کسی پیغمبر سے یہ نہیں ہو سکا کہ کوئی نشانی دکہلائے مگر خدا کے حکم سے ہر چیز کی میعاد لکہی ہے
″	″	″	وَإِنْ مَا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝	اور جس عذاب کا وعدہ ہم ان کافروں سے کر رہے ہیں اس میں سے کچہ تجہ کو دکہلا دیں یا تجہ کو (عذاب آنے سے پہلے) اٹہا لیں بات یہ ہے کہ تیرا کام صرف پہونچا دینا ہے اور ان سے حساب لینا ہمارا کام ہے
۱۳	ابراہیم ۱۴	۱	وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	اور ہمنے جب کوئی پیغمبر بہیجا تو اسکی قوم کی بولی والا تاکہ انکو سمجہا سکے پہر بہی اللہ تعالے جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔
۱۳	″	۲	قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۝	وہ لگے کہنے تم تو اور کچہ نہیں ہماری طرح ایک آدمی ہو تم یہ چاہتے ہو کہ ہمارے باپ دادا جنکو پوجتے رہے انسے ہمکو روک دو اگر تم سچے ہو تو ایک کہلی نشانی (جیسے ہم چاہتے ہیں) ہمکو لا دکہلاؤ انکے پیغمبروں نے انسے کہا (یہ تو تم سچ کہتے ہو) بیشک ہم اور کچہ نہیں تمہاری طرح آدمی ہیں مگر خدا تعالی اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہے احسان کرتا ہے۔
۱۴	الحجر ۱۵	۱	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝	اور ہم تجہ سے پہلے اگلے کئی فرقوں میں پیغمبر بہیج چکے ہیں
۱۴	النحل ۱۶	۱	يُنَزِّلُ الْمَلٰئِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلٰى مَنْ	وہی اپنے حکم سے فرشتوں کو وحی دیکر اپنے بندوں میں سے جس پر

ف۱ یعنی پیغمبروں کے پاس یا قوم کے لوگوں کے پاس ہمارا عذاب آن پہونچا ۱۲ ف۲ اے پیغمبر [illegible] تم ہی کوئی انوکہے پیغمبر نہیں ہو کہ خواہ مخواہ نشانیاں بتلاؤ تو وہ تمہارا ہی [illegible] ہونا نہیں نشانیاں تو اللہ کے ہاتہ میں ہیں [illegible] اس آیت اسوقت اتری جب قریش کے کافروں کو حکم ہوا رحمن کو سجدہ کرو وہ کہنے لگے رحمن کون ہے ہم نہیں جانتے ۱۲ ف رحمن اسی خدا کی ایک صفت ہے ۱۲ [illegible] [illegible] حضرت سلیمان کی تین سو بیبیاں اور سات سو لونڈیاں تہیں اور حضرت داؤد کی سو بیبیاں تہیں [illegible] [illegible] [illegible]

رکوع	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
			يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوْا أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝	چاہتا ہے اتارتا ہے (وحی یہ ہے) کہ لوگوں کو جتلا دو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے تو مجھ سے ڈرتے رہو
۱۴	النحل	۵	وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝	اور ہم تو ہر قوم میں ایک پیغمبر (یہ حکم دیکر) بھیج چکے ہیں کہ اللہ تعالی کو پوجو اور طاغوت سے بچے رہو تو (پیغمبروں کو سمجھانے سے) کسی کو اللہ تعالے نے راہ پر لگا دیا اور کسی پر گمراہی جم گئی تو (اے قریش کے کافرو) ذرا ملک میں سیر کرو دیکھو تو پیغمبروں کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا
〃	〃	۶	وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْ إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝	ہمنے تجھ سے پہلے (بھی) مردوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا انکو وحی بھیجتے رہے (لوگو) اگر تم نہیں جانتے تو کتاب والوں (یہود اور نصاری کے عالموں) سے پوچھ لو اور ان پیغمبروں کو معجزے اور کتابیں دیکر بھیجا اور اسیطرح ہمنے تجھ پر (بھی) قرآن اتارا اسلیے کہ تو لوگوں کو سمجھا دے جو انکی طرف اترا اور اسلیے کہ وہ (خود بھی) غور کریں
〃	〃	۸	تَاللّٰهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلٰى أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝	قسم اللہ کی ہم تجھ سے پہلے کئی قوموں کی طرف پیغمبر بھیج چکے ہیں پھر شیطان نے جو کام وہ کر رہے تھے وہی انکو اچھے کر دکھائے تو آج (دنیا میں) شیطان ہی انکا رفیق ہے اور انکو آخرت میں تکلیف کا عذاب ہونیوالا ہے
〃	〃	۱۲	وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيْدًا	اور وہ دن یاد کر جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے
〃	〃	〃	وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰؤُلَاءِ	(اور وہ دن یاد کر جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے اور تجھ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے
۱۵	بنی اسرائیل	۲	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝	اور ہم اسوقت تک کسی کو عذاب کرنیوالے نہیں جب تک کوئی پیغمبر (نہ) بھیجیں
〃	〃	۶	وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّآتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝	اور ہم تو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر بزرگی دے چکے ہیں اور ہم نے داود کو زبور عنایت کی
۱۵	〃	۱۱	وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُّؤْمِنُوْا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدٰى إِلَّا أَنْ قَالُوْا أَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلٰئِكَةٌ	اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آچکی (یعنی قرآن) تو انکو ایمان لانے سے اسی بات نے روکا کہ وہ کہنے لگے کیا اللہ نے آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجا (اے محمد) اگر زمین میں فرشتے چلتے بستے ہوتے تو بیشک ہم

طاغوت جو اللہ تعالی کے سوا پوجا جائے ۲ ف انکی قسمت میں روز ازل ہی گمراہی لکھی تھی پیغمبروں کے سمجھانے کا اثر کچھ انپر نہیں ہوا ۳ ف اللہ تعالی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے کہ تم
کوئی نئے پیغمبر نہیں ہو تم سے پہلے ہر قوم میں پیغمبر آچکے ہیں اور اللہ تعالی کا حکم سنا چکے ہیں جنکی قسمت میں ہدایت تھی انکو اللہ تعالی نے راہ پر لگا دیا اور جو بدبخت تھے وہ اپنی گمراہی پر قائم رہے مشرکوں کا
یہ سمجھنا کہ اللہ تعالی ان کی روش سے خوش ہے بالکل غلط ہے اللہ تعالی نے تو پیغمبروں کے ذریعہ سے اپنی رضامندی کا رستہ سب کو بتلا دیا جس نے انکا کہنا مانا اسی سے خدا راضی ہے ۴ ف یعنی آدمی
ہی پیغمبر ہوکر آئے فرشتے کبھی نہیں آئے ۵ ف مشرکو اگر تم کو اس بات میں شک ہو تو کتاب والوں الخ ۶ ف مکہ کے مشرک اہل کتاب کو عالم سمجھتے تھے اللہ نے فرمایا اگر تم کو اس میں شک ہے کہ آدمی اللہ کا
پیغمبر ہو سکتا ہے یا نہیں تو جن کو تم عالم سمجھتے ہو ان سے دریافت کرو ۷ ف اور قرآن کا مطلب جہاں جو مشکل یا مجمل معلوم ہو وہ مجھ سے پوچھ لیں تو تفصیل سے انکو سمجھا دے قرآن شریف کے
اکثر احکام مجمل ہیں مثلاً نماز درستی سے ادا کرو زکوٰۃ دو حج کرو۔ اب اگر حدیث شریف نہ ہو تو کوئی آدمی قرآن پر عمل نہیں کر سکتا نماز کیونکر پڑھے گا اور کتنی رکعتیں۔ زکوٰۃ کتنی دیگا حج کیونکر
کریگا یہ سب باتیں حدیث شریف سے معلوم ہوئیں آنحضرت صلعم نے فرمایا مجھ کو قرآن ملا اور اس کے ساتھ ایک اور مثل قرآن کی یعنی حدیث اور جو کوئی حدیث کو قابل اعتبار نہ سمجھے وہ
درحقیقت قرآن کا بھی منکر ہے اور [illegible] اسلام سے خارج ہے [illegible] کافروں کا ہے [illegible] ف وہ سمجھے کہ ہم بہت
اچھے کام کر رہے ہیں ف یعنی قریش کے کافروں کا آج شیطان ہی مددگار ہے [illegible] پیغمبر خدا کے سامنے [illegible] گواہی دیگا [illegible]
کی امت پر ۱۲ (باقی [illegible])

			يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُولًا ۝ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝	(انکی ہدایت کیلیے) آسمان سے ایک فرشتہ کو پیغمبر بنا کر ان پر اتارتے ف۱ (اے پیغمبر) کہدے اللہ کی گواہی مجھ میں اور تم میں بس ہے بیشک وہ اپنے بندوں (کے حال) سے خبردار ہے اور (ان کے کاموں کو) دیکھ رہا ہے ف۲
۱۵	الکہف ۱۸	۸	وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا ۝	اور ہم تو پیغمبر (کو صرف اسلیے بھیجتے ہیں کہ (مومنوں کو نجات کی) خوشخبری دیں اور کافروں کو عذاب سے ڈرائیں اور کافر لوگ جھوٹی باتیں بنا کر سچ کو میٹ دینے کیلیے (یا اپنی جگہ سے اکھاڑ یا ڈگمگا دینے کیلیے) جھگڑا کرتے ہیں ف۳ اور انہوں نے ہماری آیتوں کو اور جو ڈر سنایا ان چیزوں کو جن سے وہ ڈرائے گئے ہنسی کھیل بنا لیا
۱۷	الانبیاء ۲۱	۱	وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ ۖ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ۝ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنجَيْنَاهُمْ وَمَن نَّشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ۝	اور ہمنے تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ مرد (آدمی) ہی تھے ہم ان پر وحی اتارا کرتے تھے (اے کافرو) اگر تم کو (اس بات کا) علم نہیں تو علم والوں سے ف۴ پوچھ لو اور ہمنے ان پیغمبروں کو بدن ایسے نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں ف۵ اور نہ وہ (دنیا میں) سدا رہنے والے تھے پھر جو وعدہ ہمنے کیا تھا انکو سچ کر دکھایا انہیں اور جنکو ہمنے چاہا بچا دیا اور حد سے بڑھ جانیوالوں (کافروں) کو تباہ کر دیا
״	״	۲	وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ۝	اور ہمنے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس پر یہی وحی بھیجتے رہے دیکھو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو مجھ ہی کو پوجتے رہنا
״	״	۴	قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں تمکو وحی سے (خدا کے حکم کے موافق) ڈراتا ہوں اور جو بہرے ہیں وہ تو ڈرانے کے وقت پکار تک نہیں سنتے (وہ کیا خاک ڈرینگے)
״	״	۷	وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝	اور (اے پیغمبر) ہمنے تجھ کو سارے جہان کیلیے رحمت بنا کر بھیجا
״	الحج ۲۲	۷	قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝	(اے پیغمبر) کہدے لوگو میں تمکو (خدا کے عذاب سے) کھلم کھلا ڈرانیوالا ہوں اور کوئی بات نہیں ف۶
״	״	۸	وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ	اور ہمنے تجھ سے پہلے کوئی رسول یا نبی ایسا نہیں بھیجا مگر اسکو یہی بات پیش آئی جب اس نے کوئی خیال باندھا تو شیطان نے (اپنی طرف سے) اسکے خیال میں کچھ ملا دیا پھر جو شیطان ملا دیتا ہے

ف۱ مطلب یہ ہے کہ کوئی ... آدمی ہی ... زمین پر اللہ تعالیٰ آدمیوں ہی میں سے پیغمبر بنا کر بھیجتا ہے [illegible] اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ آدمیوں کی ہدایت ... ف۲ اگر میں پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہوں تو ... [illegible] ف۳ ... [illegible] ... کا رسول کیونکر ہو سکتا ہے ... ف۴ ... [illegible] ... سے جو حق بات ہو وہ ڈگمگا جائے ... ف۵ ... فرشتوں کی طرح ... [illegible] ... کھانا کھاتے پیتے تھے ... آدمیوں کی طرح ... مر کر گذر گئے ... ف۶ ... [illegible]

اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ لِّيَجْعَلَ
مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِىْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۙ
وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝

١٠ اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ
النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝

المؤمنون ٢٣ — ١٨

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۚ
فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝
وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِى
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ
يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ
مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۙ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ
اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۙ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ
اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ
مُّخْرَجُوْنَ ۙ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا
تُوْعَدُوْنَ ۙ اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۙ
اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِىْ

اسکو اللہ منسوخ کر دیتا ہے اور اپنی (بات کی) باتوں کو مضبوط کر دیتا ہے (اور قائم رکھتا ہے)
اور اللہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ شیطان
جو اپنی طرف سے ملا دیتا ہے اسکی وجہ سے ان لوگوں کو آزمائے جن کے
دلوں میں (شک اور نفاق کی) بیماری ہے اور جنکے دل سخت ہیں اور بیشک ظالم (کافر)
پرلے درجے کی ضد (ہٹ دھرمی) میں ہیں اور یہ غرض ہے کہ جنکو علم دیا گیا ہے وہ جان
لیں کہ وہی حق ہے (یعنی قرآن) تمہارے پروردگار کیطرف سے ہے پھر اسپر ایمان لائیں پھر انکے دلوں
کو اسپر اطمینان ہو جائے اور بیشک اللہ ایمان والوں کو ضرور سیدھا رستہ دکھلا دیگا
اللہ تعالیٰ فرشتوں اور آدمیوں میں سے پیغام پہونچانیوالے چھانٹ
لیتا ہے کیونکہ اللہ تو سنتا دیکھتا ہے

پھر نوح کی قوم کے بعد ہمنے ایک اور قوم پیدا کی اور انہی میں کے
ایک شخص کو پیغمبر بنا کر ان کیطرف بھیجا (اور یہ کہلایا) کہ اللہ کو پوجو اسکے
سوا کوئی تمہارا سچا خدا نہیں کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے اور اسکی قوم کے
سردار جنہوں نے (پیغمبر کو) نہ مانا اور قیامت آنیکو جھٹلایا اور دنیا کی
زندگی میں ہمنے انکو بہت کر دیا تھا (خوب چین سے بسر کرتے تھے) بول
کہنے لگے یہ ہے کیا ایک آدمی ہے تم جیسا جو تم کھاتے ہو وہ بھی کھاتا
ہے اور جو تم پیتے ہو وہ بھی پیتا ہے اور اگر تم ایک آدمی کے کہنے
چلے جو تمہاری طرح کا ہے تو بیشک اس صورت میں تم خراب ہو گئے کیا
(یہ پیغمبر) تمکو یہ ڈراوا دیتا ہے وعدہ دیتا ہے کہ جب تم مر گئے اور مٹی
اور ہڈیاں رہ گئے پھر (دوبارہ) تم (زمین سے) نکالے جاؤ گے یہ
پھر جو تمکو دیا جاتا ہے کہیں ہو سکتا ہے بھلا کہیں ہو سکتا ہے
(کچھ عقل کی بات ہے) بس یہی ہماری زندگی (یہ) دنیا کی مرتے ہیں
اور جیتے ہیں اور ہمکو پھر (کبھی) جی اٹھنا نہیں ہے اس مرد نے اور کچھ
نہیں خدا پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم تو اسکا کہا ماننے والے
نہیں پیغمبر (ہود یا صالح یا شعیب) نے کہا اے پروردگار انہوں نے مجھ کو

ف اگر شیطانی باتیں یا وسوسوں کو ... [illegible] ... کرین ... [illegible] ... شیطان کا ... [illegible] ... فرشتے ... [illegible] ... پیغمبر بنانا ... [illegible]

			بِمَا كَذَّبُونِ ۝ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۚ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝	جھٹلایا اسوجہ سے میری مدد کر خدا تعالیٰ نے فرمایا (خیر صبر کر) تھوڑی مدت میں شرمندہ ہونگے آخر (ایسا ہی ہوا) انصاف کیساتھ ایک چنگھاڑ انکو آپکڑا پھر ہمنے انکو کوڑا کچرا کر دیا (کوڑے کی طرح پامال ہوگئے) تو ظالم لوگ خدا کی رحمت سے دور ہوگئے پھر انکے بعد ہمنے دوسری قومیں پیدا کیں (جیسے ابراہیم اور لوط کی قومیں) کوئی قوم اپنی مدت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے پھر ہم اپنے پیغمبر لگاتار بھیجتے رہے اور (ایسا ہوا) کہ جب کسی قوم پاس اُسکا پیغمبر آیا وہ اُسکو جھٹلاتی رہی اور ہم بھی ایک قوم کو دوسری قوم کے بعد ہلاک کرتے گئے اور انکو نیست نابود کرکے کہانیاں بنا دیا (انکے قصے رہ گئے) اور بے ایمان لوگ (خدا کی رحمت سے) دور پڑ گئے
١٩	الفرقان ٢٥	١	تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝	بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر قرآن اتارا اسلیے کہ سارے جہان کو ڈرانیوالا ہو
؍	؍	٢	وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۚ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۚ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝	اور اے پیغمبر ہمنے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ (سب) کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہمنے تم (سب) کو ایک دوسرے کی جانچ (اور پڑتال) کیلیے بنایا ہے (دیکھیں) تم صبر کرتے ہو یا نہیں اور (اے پیغمبر) تیرا مالک (سبکا حال) دیکھ رہا ہے
؍	؍	٣	وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۚ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝	اور پیغمبر (اسوقت) یہ عرض کریگا مالک میرے (میں کیا کروں) میری قوم اس قرآن کو چھوڑ بیٹھی اور (جیسے یہ کافر اے پیغمبر تیرے دشمن ہیں) ایسے ہی ہمنے گنہگاروں کو ہر ایک پیغمبر کا دشمن بنایا اور لوگوں کو راہ بتلانے اور (پیغمبروں کی) مدد کرنے کو تیرا مالک بس کرتا ہے
؍	؍	٥	وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۝	اور اگر ہم (تیری زمانے میں) چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانیوالا (پیغمبر) بھیجتے
؍	؍	٦	وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝	اور اے پیغمبر ہمنے تجھکو بس اسلیے بھیجا ہے کہ (نیکوں کو) بہشت کی خوشخبری دے اور (کافروں کو خدا کے عذاب سے) ڈرائے (اے پیغمبر) کہدے میں تم سے اس (خوشخبری سنانے اور ڈرانے) پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا مگر جسکا جی چاہے وہ اپنے مالک کا رستہ [illegible]
٢٣	الاحزاب ٣٣	٦	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ	اے پیغمبر ہمنے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور (مسلمانوں کو جنت کی) خوشخبری

ف جو سزا انکو دی گئی وہ واجبی تھی اور عین عدل و انصاف تھا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آخر سچے وعدے کے مطابق ایک چیخ نے انکو آ دبوچا ف جتنی مدت انکی اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دی ہے اتنی ہی مدت دنیا میں رہیگی پھر تباہ ہوگی ف خدا کے عذاب سے دنیا کے تمام آدمیوں اور جنوں کو ڈرانے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرتؐ تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے اور آپکے بعد پیغمبر نہیں آیا ف بلکہ حضرت عیسیٰ تو ہر ایک بازار اور مجمع میں جاکر لوگوں کو سمجھاتے اور نصیحت کرتے۔ یہ انکے اُس گروہ پن کا جواب ہے جو کہتے تھے یہ شخص تو بازاروں میں پھرتا ہے اسکو پیغمبر کیونکر کہہ سکتے ہیں ف مالداروں کو اسلئے کہ وہ غریبوں کو نظر حقارت سے دیکھیں اللہ کا شکر کریں غریب کو اسلئے کہ وہ صبر کریں اور مالدار پر حسد نہ کریں۔ مومن اسلئے کہ وہ کافر سے عبرت لے اور اسکا شکر کرے کافر اسلئے کہ وہ مومن کو شکر کا شیوہ دیکھیں مومن اسکے ہاتھ کاٹتے میں آتا ہے یا نہیں پیغمبر اسلئے کہ وہ امت کو سمجھائیں اور انکی ایذادہی پر صبر کریں امت اسلئے کہ وہ اپنے پیغمبر کو مانتے ہیں یا نہیں حدیث میں ہے کہ اپنے سے کم کو دیکھو اور اپنے سے بڑے کو مت دیکھو تاکہ تم کو اللہ تعالیٰ کا شکر پیدا ہو اور ناشکری نہ کرو غرض خداوند کریم کا ہر فعل حکمت سے بھرا ہوا ہے ف اور لگے دوسری باتوں پر عمل کرنے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میری قوم نے اس قرآن کو بیہودہ سمجھا اس سے ہمارا دل لگے دوسری کتابیں پڑھنے ہمارے زمانہ میں تو بالکل یہی حال [illegible] اسلامی مدرسوں میں [illegible] قرآن کو ایک بار بھی اوّل سے آخر تک سمجھ کر پڑھنا نصیب نہیں ہوتا [illegible] قرآن کو [illegible] کی طرح [illegible] اردو فارسی حکایات [illegible] مسلمانوں پر خدا کا غضب نازل [illegible] تمام مسلمانوں [illegible] قرآن ترجمہ سمیت پڑھیں [illegible] قرآن میں [illegible] اخلاق [illegible] قصص اور تاریخی واقعات اس میں موجود ہیں۔

سیپارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝	دینے والا اور کافروں کو خدا کے عذاب سے ڈرانیوالا اور اللہ کے حکم سے لوگوں کو اللہ کیطرف بلانیوالا اور روشن کرنیوالا چراغ
۲۲	السبا	۳	وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	اور اے پیغمبر ہمنے تجھ کو ساری (دنیا کے) لوگوں کو خوشخبری سنانے اور (عذاب سے) ڈرانے کے لیے بھیجا ہے پر اکثر لوگ نادان ہیں ف
〃	〃	۴	وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝	اور جب ہمنے کسی بستی میں کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے آسودہ لوگ (پیغمبر سے) یہی کہتے رہے تم جو دیکر بھیجے گئے ہو ہم اسکو نہیں مانتے
۲۲	فاطر	۳	اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝	ہمنے تجھکو سچا خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا بنا کر بھیجا اور کوئی قوم ایسی نہیں ہوئی جس میں (کوئی نکوئی) ڈرانیوالا (پیغمبر) نہ گذرا ہو
۲۲	یٰسٓ	۱	اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۭ	بیشک تو پیغمبروں میں سے (ا) ایک پیغمبر ا ہے سیدھے رستے پر ہے
۲۳	والصّٰفّٰت	۲	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝	اور انکے پاس بھی ہم ڈرانیوالے (پیغمبر) بھیج چکے ہیں:
۲۵	الشوریٰ	۱	حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	ایسے ہی (جیسا مضمون اس صورت میں ہے) اللہ تو زبردست حکمت والا تجھ پر اور تجھ سے پہلے پیغمبروں پر وحی بھیجتا ہے ف
〃	〃	۵	وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝	اور آدمی کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کی آڑ سے یا وہ ایک پیغام پہنچانیوالا فرشتہ بھیجتا ہے وہ اللہ کے حکم سے جو اسکو منظور ہے پہنچا دیتا ہے بیشک وہ (رب) اوپر ہے (اونچے عرش پر) حکمت والا
۲۶	الفتح	۱	اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝	اے پیغمبر ہمنے تجھ کو (تیری امت پر) گواہ اور (ایمان والوں کو) خوشخبری دینے والا اور کافروں کو ڈرانیوالا بھیجا کہ تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول کا ادب کرو اور اسکی تعظیم کرو اور صبح اور شام اللہ کی پاکی بیان کرو
〃	〃	۴	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ	محمد اللہ تعالے کا پیغمبر ہے
۲۷	النجم ۵۳	۱	مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰٓى اِلٰى	تمہارا ساتھی (یعنے پیغمبر) نہ تو بہکا ہے نہ بھٹکا اور نہ اپنے دل کی خواہش سے وہ (کوئی) بات کرتا ہے اسکی جو بات ہے وہ وحی ہے جو اسپر بھیجی جاتی ہے اسکو زبردست زور والے فرشتے جبریل نے سکھائی ہے بڑے خوبصورت نے پھر اوپر چڑھ گیا آسمان کے اونچے کنارے میں پھر وہ اترا اور پیغمبر کے پاس آگیا اتنا کہ دو کمان کا یا اس سے بھی کم (پیغمبر اور جبریل

ف۱ معلوم نہیں کہ پیغمبری کیا چیز ہے اور پیغمبر کیوں بھیجے جاتے ہیں قتادہ نے کہا اللہ نے حضرت محمد کو عرب اور عجم سب قوموں کی طرف بھیجا صحیح حدیث میں ہے کہ پہلے زمانے میں پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ف۲ یعنے جن باتوں کو تم بیان کرتے ہو کہ ہم خدا کی طرف سے لائے ہیں ہم انکو نہیں مانتے [illegible]

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
			عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ؕ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ؕ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ؕ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ؕ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ؕ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ؕ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ؕ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ؕ	ہیں) فاصلہ۔ ہگیا پھر اس نے اسکے بندے (حضرت محمدؐ) کو جو بتلانا تھا وہ بتلایا پیغمبر نے جو دیکھا تھا اسمیں دل سے جھوٹ نہیں ملایا کیا پیغمبر نے جو دیکھا تم اس بابمیں اس سے جھگڑتے ہو حالانکہ پیغمبر تو اُسکو (جبریل کو) ایک بار اور دیکھہ چکا ہے سدرۃ المنتہی کے پاس اسی کے پاس بہشت ہے جو نیک بندوں کا ٹھکانا ہے جب اُس سدرہ پر کچھہ چھا رہا تھا پیغمبر کی نگاہ چوکی نہیں نہ حد سے بڑہی بیشک پیغمبر نے اپنے مالک کی بڑی نشانیاں دیکھیں
۲۷	النجم ۵۳	۳	هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ؕ	اگلے ڈرانے والوں میں سے یہ (پیغمبر) بھی ایک ڈرانیوالا ہے ف
۲۹	الطلاق ۶۵	۲	قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ؕ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ	اللہ تعالی نے تمہارے پاس قرآن بھیجا پیغمبر بھیجا (یا تم کو سمجھانیکو پیغمبر بھیجا) جو اللہ کی کھلی کھلی آیتیں تم کو پڑہ کر سناتا ہے اسلیے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو جہالت اور کفر کے اندھیروں سے نکالکر (ایمان اور نیک اعمال کی) روشنی میں لائے
۲۹	المزمل ۷۳	۱	اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ	(لوگو) ہمنے تمہارے پاس ایک پیغمبر (یعنے حضرت محمدؐ کو) بھیجا ہے جو قیامت کے دن تمپر گواہی دیگا
۲۷	الحدید ۵۷	۱	هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ	وہی تو اللہ ہے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر صاف صاف آیتیں (قرآن کی) اتارتا ہے
۲۸	الصف ۶۱	۱	هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ	وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر (محمدؐ) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دیکر بھیجا۔
۲۸	الجمعۃ ۶۲	۱	هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ	وہی خدا ہے جس نے عرب کے ان پڑہ لوگوں میں ان ہی میں کا ایک پیغمبر بھیجا۔ ف

صِفَاتُ النَّبِيِّ وَعَجْزُهٗ عَنِ الْاِتْيَانِ بِالْاٰيَاتِ وَالْهِدَايَةِ

باب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور نشانیاں دکھلانے اور ہدایت سے اُن کا عجز

ف یعنی آپ کو وحی سنائی ۱۲ ف یعنے کہتے ہو کہ پیغمبر نے جبرئیل کو نہیں دیکھا بعضے کہتے ہیں جب آپنے معراج کا حال بیان کیا تو مشرک اسکا انکار کرنے لگے اور کہنے لگے اچھا بیت المقدس کیسا ہے بیان کرو آپنے بیان کر دیا جب تو وہ حیران ہوئے ۔ ف سدرۃ المنتہی بیری کا ایک درخت ہے چھٹے یا ساتویں آسمان پر حضرت جبرئیل اور دوسرے مقرب فرشتے وہیں تک جا سکتے ہیں اس سے آگے نہیں بڑہ سکتے اس لیے اسکو سدرۃ المنتہی کہتے ہیں ۱۲ ف یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ف یعنے حضرت محمدؐ جو عربی تھے اور انپڑہ بھی تھے کہتے ہیں عرب کے جتنے قبیلے تھے آنحضرتؐ کو انمیں ہر ایک کے ساتھ کچھہ نہ کچھہ رشتہ داری تھی گو نبی تغلب نصارٰی تھے ۱۲

۴	آل عمران	۱۷	وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	اور پیغمبر کا کام نہیں کہ لوٹ کے مال میں چوری کرے اور جو کوئی چوری کرے وہ قیامت کے دن چرائی چیز لیے ہوئے آئیگا پھر ہر شخص کو اسکے کیے کا پورا بدلہ ملیگا اور انکا حق مارا نہ جائے گا۔
۷	الانعام	۵	قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۚ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ	(اے پیغمبر) کہدے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں ف اور (یہ بھی) کہدے میں غیب نہیں جانتا ف اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ف میں تو بس اسپر چلتا ہوں جو (اللہ کیطرف سے) مجھ کو حکم ہوتا ہے
۷	؍	۷	قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ ۚ مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ۝ قُلْ لَوْ أَنَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں تو اپنے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل پر (قرآن پر) قائم ہوں اور تم اسکو جھٹلاتے ہو ف جس (عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس ف نہیں ہے اللہ کے سوا اسکیو اختیار نہیں وہ سچی بات بیان کرتا ہے اور وہی سب فیصلہ کرنیوالوں میں بہتر (ہے) ف (اے پیغمبر) کہدے اگر تم جس عذاب کی جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس (میرے اختیار میں) ہوتا تو میرا تمہارا (جھگڑا کبکا) فیصلہ ہوچکا اور اللہ بے انصافوں کو خوب جانتا ہے
۷	؍	۱۳	وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝	اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے (بلکہ سب ایمان لاتے) اور ہم نے تجھ کو ان پر داروغہ نہیں کیا اور نہ تو انکا پاسبان ہے (انپر تعینات ہے کہ وہ بہکنے نہ پائیں)
؍	؍	؍	وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	اور یہ (مکے کے کافر) سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تو انکے پاس ایک نشانی لیکر آئے ف تو وہ ضرور اسپر ایمان لائیں گے (اے پیغمبر) کہدے نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں ف اور (اے مسلمانو) تم کیا جانو شاید جب یہ نشانیاں آئیں تو یہ ایمان (لائیں یا) نہ لائیں ف
۹	الاعراف	۲۳	أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝	کیا ان لوگوں نے سوچا نہیں انکے ساتھی (محمدؐ) کو کونسا جنون ہے ف وہ تو کوئی نہیں مگر اللہ کے عذاب سے کھلا ڈرانیوالا ہے
؍	التوبہ	۱۶	لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝	(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں کا ف ایک پیغمبر آچکا تمہاری تکلیف اسکو ناگوار ہے ف تمہاری بھلائی کی اسکو لو لگی ہے ف مسلمانوں پر بہت شفقت کرتا ہے مہربان ہے۔ ف

ف یعنی اس کی قدرت کے خزانے کہ جو نشانی تم چاہو یا جو چیز تم مانگو میں دیدوں ۲ ف کہ جو بات آئندہ کی تم پوچھو میں بتلادوں ۳ ف بلکہ تمہاری طرح ایک آدمی ہوں تو فرشتوں کی طرح آسمان پر چڑھنے کی فرمایش مجھسے کیوں کرتے ہو ۴ ف اور کہتے ہو اگر یہ سچ ہے تو ہم پر عذاب اترے آسمان سے پتھر برسیں یا اور کوئی تکلیف کا عذاب آوے ۵ ف یعنی میرے اختیار میں ۶ ف یعنی عذاب کا لانا یا اور کوئی نشانی یا معجزہ دکھلانا جس کے تم طلبگار ہو میرے اختیار کی بات نہیں اللہ کا اختیار ہے وہی جبتک چاہے زبانی نصیحت کرتا ہے اور حق بات ان لوگوں کو سوجھاتا ہے اور جب اس کو فیصلہ کرنا منظور رہیگا تو فیصلہ ہی یعنے تم کو تباہ کرکے سارا قضیہ تمام کرسکتا ہے ۷ ف جو وہ چاہتے ہیں انہوں نے کہا تھا کہ صفا پہاڑ سونے کا ہو جائے تو ہم ایمان لاویں گے ۸ ف اسی کے اختیار میں ہیں ۹ ف یا یہ ایمان نہ لاوینگے اللہ کو معلوم ہے اس لئے نشانیاں نہیں اتارتا تم کو کیا معلوم بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم کو کیا معلوم کہ نشانیاں آنے پر یہ لوگ ایمان لاویں گے ۱۰ ف یا کوئی جنون نہیں ہے ۱۱ ف یعنے عربی قریشی ۱۲ ف یعنے تم جو رنج کے غلب میں پڑو یہ اس کو شاق گذرتا ہے ۱۳ ف رات دن اسکی یہی کوشش ہے یہی حرص ہے کہ جس طرح سے ہوسکے تم دوزخ سے بچ جاؤ اور دنیا اور آخرت کی بھلائی پاؤ ہمارے ماں باپ سے زیادہ ہمارے پیغمبر ہم پر مہربان ہیں اور انکا احسان ہم پر تمام جہان سے زیادہ ہے ۱۴ ف اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک ناموں میں سے دو نام یعنی رؤف اور رحیم آنحضرت صلعم کو دیدیئے یہ شرف اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا ۱۵ ف اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر کے کل احکام جو دین اور دنیا میں آپنے دیئے اللہ کے حکم سے تھے اور حدیث پر چلنا اسی طرح ضروری ہے جیسے قرآن پر چلنا۔ ایک حدیث میں ہے خبردار ہو مجھ کو قرآن ملا اور اس کے ساتھ ایک اور چیز ملی اس کے مانند یعنی حدیث ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۳	الرعد	۶	وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ	اور کسی پیغمبر سے یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی نشانی دکھلائے مگر خدا کے حکم سے
”	ابراھیم	۲	وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝	اور اب رہی نشانی) نشانی بغیر خدا کے حکم کے ہم تمہارے پاس نہیں لا سکتے (ہمکو دکھلا نہیں سکتے) اور ایمانداروں کو چاہیئے کہ اسی پر بھروسا کریں اور ہمکو کیا ہوا جو ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسا نہ کریں حالانکہ وہ ہم کو ہماری (ہدایت کے) رستے بتا چکا اور تم نے جو ہم کو تکلیف دی ہے بیشک ہم اس پر صبر کیے رہیں گے اور بھروسا کرنیوالوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔
۲۰	النمل	۶	إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ۝	(دوسری یہ کہ) تو مردوں کو (اپنی بات نہیں سنا سکتا نہ بہروں کو جب وہ پیٹھ موڑ کر چلدیں (اپنی) آواز سنا سکتا ہے اور نہ تو اندھوں کو جب بہک جائیں رستے پر لگا سکتا ہے تو تو انہی لوگوں کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پھر ایسے ہی لوگ (تیرا کہنا) مانیں گے
”	القصص	۶	إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝	(اے پیغمبر) تو جسکو چاہے اسکو راہ پر نہیں لگا سکتا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ جسکو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کون راہ پر آنیوالے ہیں
۲۱	الروم	۵	فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ وَمَا أَنْتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ۝	تو اے پیغمبر تو مردوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتا اور نہ بہروں کو سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ موڑ کر چلدیں اور نہ تو اندھوں کو انکی گمراہی سے (نجات دیکر) راہ سوجھا سکتا ہے تو تو انہی لوگوں کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں اور (تیری بات) مان لیتے ہیں
”	الاحزاب	۱	النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ	پیغمبر تو مسلمانوں پر خود ان سے زیادہ مہربان ہے اور پیغمبر کی بیبیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں
۲۲	”	۵	مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ۝ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ	پیغمبر کو اس کام کے کرنے میں جو اللہ نے اسکے لیے ٹھرا دیا کچھ مضائقہ نہیں ان (پیغمبروں) میں جو پہلے گذر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی یہی عادت رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا جو کام ہے وہ (روز ازل میں) ٹھیر چکا ہے مقرر ہو چکا ہے جو اللہ کے پیغام (لوگوں کو) پہنچاتے رہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرتے رہے اسکے سوا کسی سے نہیں ڈرتے

ف۱ اگر تم ہمارے ساتھ دشمنی کرنے پر آمادہ ہو تو ہمارا بھروسا اللہ تعالیٰ ہی پر ہے وہ بچانیوالا ہے ۱۲ ف۲ ہم کو جھوٹا بنایا طرح طرح سے ستایا ۱۲ ف۳ اور کافر بھی مردہ دل ہیں اُنپر حق بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا مردے کا بھی یہی حال ہے گو وہ سنتا ہے لیکن جواب نہیں دیتا نہ کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے ۱۲ ف۴ بہرا اگر مخاطب ہو اور دل لگا کر سنے تو شاید کچھ نہ کچھ آواز سن ہی لے لیکن جب پیٹھ موڑ کر بھاگے تو پھر کیا خاک سنے گا ایک تو بہرا اور پھر سے پیٹھ موڑ کر بھاگا جا رہا ہے ۱۲ ف۵ صحیحین میں ہے یہ آیت اسوقت اُتری جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت چاہا کسی طرح ابو طالب مسلمان ہو جائیں ایکبار کلمۂ شہادت پڑھ لیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انکی قسمت میں ایمان نہیں رکھا تھا وہ مرتے وقت یہی کہکر مرے کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں۔ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ ہلکا عذاب قیامت کے دن ابو طالب کو ہوگا انکو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے انکا بھیجا پکنے لگے گا معاذ اللہ ۱۲ ف۶ یعنے ایسا سنانا جس کا وہ جواب دیں جیسے حضرت عمر رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اُسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اُن مردوں سے زیادہ نہیں سن سکتے مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے ۱۲ ف۷ مردہ کافر ہیں انکو مردوں سے مشابہت دی، اور بہروں سے جو پیٹھ موڑ کر بھاگیں وہ کیا خاک سنیں گے حضرت عائشہ رضہ نے اس آیت سے یہ دلیل لی کہ مردے نہیں سنتے اور اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲ ف۸ وہ حق کے طالب ہیں اور حق پر چلنا چاہتے ہیں ۱۲

حَسِيۡبًا ۝

تھے اور اللہ بس ہے حساب لینے والا ف

۲۲	الاحزاب ۳۳	۵	مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ۝	(لوگو) محمد تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے ف البتہ وہ اللہ تعالی کا پیغمبر ہے اور پیغمبروں کا ختم کرنے والا اور اللہ تعالے سب کچھ جانتا ہے ف
۲۳		۰	يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّاۤ اَحۡلَلۡنَا لَكَ اَزۡوَاجَكَ الّٰتِىۡۤ اٰتَيۡتَ اُجُوۡرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتۡ يَمِيۡنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِىۡ هَاجَرۡنَ مَعَكَ وَامۡرَاَةً مُّؤۡمِنَةً اِنۡ وَّهَبَتۡ نَفۡسَهَا لِلنَّبِىِّ اِنۡ اَرَادَ النَّبِىُّ اَنۡ يَّسۡتَنۡكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ قَدۡ عَلِمۡنَا مَا فَرَضۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِىۡۤ اَزۡوَاجِهِمۡ وَمَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ لِكَيۡلَا يَكُوۡنَ عَلَيۡكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝ تُرۡجِىۡ مَنۡ تَشَآءُ مِنۡهُنَّ وَتُـْٔوِىۡۤ اِلَيۡكَ مَنۡ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابۡتَغَيۡتَ مِمَّنۡ عَزَلۡتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكَ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤى اَنۡ تَقَرَّ اَعۡيُنُهُنَّ وَلَا يَحۡزَنَّ وَيَرۡضَيۡنَ بِمَاۤ اٰتَيۡتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَلِيۡمًا ۝ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنۡۢ بَعۡدُ وَلَاۤ اَنۡ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَكَ حُسۡنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ يَمِيۡنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى	(اے پیغمبر) ہمنے تیرے لیے وہ بی بیاں حلال کر دیں جنکا مہر تونے ادا کر دیا ف اور جن لونڈیوں کا تو مالک ہوا جو خدا نے تجھ کو (لڑائی میں) دلوائیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھپھی کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ (مدینہ میں) ہجرت کی ف اور کوئی سی مسلمان عورت اگر وہ اپنے تئیں تجھ کو (مفت بے مہر کے) دے ڈالے بشرطیکہ پیغمبر اس سے نکاح کرنا چاہے یہ حکم خاص تیرے لیے ہے مسلمانوں کے لیے نہیں ف ہم کو معلوم ہے جو ہمنے مسلمانوں پر انکی بی بیوں اور لونڈیوں کے باب میں ٹہرا دیا ہے ف غرض یہ ہے کہ تجھ کو کوئی تکلیف نہ ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (تجھے یہ بھی اختیار ہے) تو ان عورتوں میں سے جسکو چاہے پیچھے رکھ دے (اسکی باری ٹالدے) اور جسکو چاہے اپنے پاس جگہ دے (اسکو اسکی باری نہ ہو ف اور جن عورتوں کو تو پیچھے ڈالدے اگر انمیں سے (پھر) کسیکو بلالے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں یہ جو اختیار تجھ کو دیا گیا اس سے زیادہ امید ہے کہ انکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی ف اور انکو رنج نہ ہوگا اور جو تو انکو دیگا اس پر وہ سب راضی رہیں گی ف اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ علم والا ہے تحمل والا ف (پیغمبر) اب سے تجھ کو اور عورتیں درست نہیں ف اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ انکو بدل دوسری بی بیاں کرے گو انکی صورت تجھ کو بھلی لگے البتہ لونڈیاں جنکا تو مالک ہو رکھ سکتا ہے اور اللہ ہر چیز پر

ف تیرے بیٹے کا بدلہ دیں۔ ولیکن اسی سے سابقہ پڑتا ہے پھر حکم اس تو درست اور حلال رکھا ہے اس میں لوگوں سے ڈرنے کی کیا وجہ ہے ف آپکے چار دن صاحب زادے ابراہیم اور قاسم طیب و طاہر بچپنے میں گذ گئے اور نواسوں کا نانا باپ ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو اپنا بیٹا فرمایا مگر جس وقت یہ آیت اتری یہ دونو صاحب زادے ہی نابالغ اور کم سن تھے انکو مرد نہیں کہہ سکتے تو اس سے مقصود یہ ہے کہ تم حضرت کو زید کا باپ سمجھو سنیدکی بی بی کو آپ کی بہو اس سورت کے پہلے رکوع میں جو گذرا کہ پیغمبر صلعم مسلمانوں کے باپ ہیں اور آپ کی بی بیاں انکی مائیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے کہ باپ سے دینی باپ اور ماں سے دینی ماں مراد ہے ف جیسے مہر سے خط ختم ہوتا ہے اسی طرح نبوت کا آپ خاتم ہیں یعنے آپ کے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر آنیوالا نہیں اور حضرت عیسیٰ جو قیامت کے قریب اترینگے وہ نئے پیغمبر نہیں ہیں پہلے دنیا میں آچکے ہیں دوسرے وہ جب اترینگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر چلیں گے گویا آپ کی امت میں داخل ہونگے۔ ابن عباسؓ سے جو منقول ہے کہ دوسری زمینوں میں بھی تمہارے پیغمبر کی طرح ایک ایک پیغمبر ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ہمارے پیغمبر کے بعد ان زمینوں میں بھیجے گئے ہیں بلکہ ممکن ہے کہ ہمارے پیغمبر کے پہلے آگئے ہوں اور ہمارے پیغمبر سب کے آخر میں آئے ہوں بہرحال پیغمبری آپ کی ذات شریف پر ختم ہوگئی اور جو کوئی آپ کے بعد قیامت تک پیغمبری کا دعوی کرے سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہ جھوٹا کذاب ہے ہمارے زمانہ میں بھی ایک شخص نے قادیان میں نبوت کا دعوی کیا ہے اور عنقریب دجال بھی دنیا میں نکلے گا یہ اس کا پیش خیمہ ہے ف مطلقاً مہر نکاح کے ساتھ ہی ادا کرنا ضروری نہیں ہے مگر افضل یہی ہے کہ ادا کرے ف اور جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ آپ کو درست نہ تھیں بعضوں نے کہا یہ قید اتفاقی ہے ف (باقی در ضمیمہ)

			كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ۞	نگاہ رکھتا ہے [1]
۲۲	الاحزاب ۳۳	۷	إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۞ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۞	اللہ تعالی پیغمبر پر (اپنی رحمت اتارتا ہے) اور فرشتے (پیغمبر پر) درود بھیجتے ہیں مسلمانو تم بھی پیغمبر پر درود بھیجو اور سلام بھیجو سلام [2] جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے رسول کو ستاتے ہیں ان پر اللہ تعالی نے دنیا اور آخرت میں پھٹکار کی اور انکے لیے ذلت کا عذاب طیار رکھا ہے [3]
۲۲	فاطر ۳۵	۳	وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ۞ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ۞	اور تو ان لوگوں کو نہیں سنا سکتا ہو جو قبروں میں ہیں [4] تو تو اور کچھ نہیں مگر ایک ڈرانے والا ہے [5]
۲۳	ص ۳۸	۵	مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۞ إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۞	بھلا اوپر والے لوگ [6] (فرشتے) جب جھگڑنے لگے تو مجھے تو کچھ معلوم نہ تھا مجھ کو تو یہی وحی کی جاتی ہے اور کچھ نہیں میں کھلا ڈرانے والا پیغمبر ہوں
۲۳	الزمر ۳۹	۲	أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۚ أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن فِي النَّارِ ۞	بھلا جس شخص پر عذاب کا فرمودہ پورا ہو [7] تو کیا ایسے شخص کو دوزخ سے نکال باہر کر سکتا ہے۔
۲۴	المؤمن ۴۰	۸	وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ۞	اور کسی پیغمبر کا یہ مقدور نہیں کہ بحکم خدا کے کوئی نشانی (معجزہ) دکھلائے [8] پھر جب خدا کا حکم آن پہنچیگا تو (پیغمبروں اور انکی امتوں کا) انصاف سے فیصلہ کر دیا جائیگا اور اسوقت جھوٹے بدکار گھاٹے میں پڑ جائینگے [11]
۲۴	حم السجدہ ۴۱	۱	قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۞	کہدے [22] میں اور کچھ نہیں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں مجھ پر (خدا کیطرف سے) حکم آتا ہے تمہارا (سب کا) خدا ایک ہی خدا ہے سیدھے اسی کیطرف منہ کیے رہو (اسیکا ہو جا کرو) اور اسی سے (اپنے گناہوں کی) معافی چاہو
۱۳	ابراھیم ۱۴	۲	إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۞	بیشک ہم اور کچھ نہیں تمہاری طرح آدمی ہیں مگر خدا تعالی اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہے احسان کرتا ہے [12]
۲۵	الشوری ۴۲	۵	وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۞ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللّٰهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ۞	تو بھی سیدھی راہ (لوگوں کو) دکھلاتا رہتا ہے اس خدا کی راہ جسکا (سب کچھ ہے، جو آسمانوں میں ہے) اور زمین میں (سب کا مالک وہی ہے) سن لے اللہ ہی تک سب کام پہونچیں گے [13]

[1] سیوطی رحمہ اللہ نے کہا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جس عورت کو نکاح کا پیغام دے اُس کی طرف دیکھنا درست ہے۔ یہ مضمون حدیث میں وارد ہے ۱۲ [2] یوں کہو اللھم صل علی محمد و آلہ وسلم۔ اب اختلاف ہے اس میں کہ آپ پر درود بھیجنا واجب ہے یا مستحب لیکن اس میں اتفاق ہے کہ عمر بھر میں ایک بار آپ پر درود بھیجنا فرض ہے۔ بعضوں نے کہا جب آپ کا ذکر آوے اُس وقت درود بھیجنا واجب ہے [3] اللہ تعالی کو ستانا یہ ہے کہ اُس کا بیٹا کسی کو قرار دینا یا اُس کے ساتھ شرک کرنا یا اُس کے اسماء و صفات کا انکار کرنا اور رسول کا ستانا یہ ہے کہ شریعت کے خلاف کوئی بات کہنا یا کرنا، آپ کی پیروی چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی پیروی اختیار کرنا کسی رائے یا قیاس کو آپ کی حدیث پر مقدم کرنا ابن عباس نے کہا یہ آیت اسوقت اتری جن لوگوں نے صفیہ سے نکاح کرنے میں آپ پر طعن کیا بعضوں نے کہا ان لوگوں کے باب میں جنھوں نے حضرت عائشہ رضہ کو تہمت لگائی ۱۲ [4] مردوں سے مراد وہ کافر ہیں جو اپنے کفر اور شرارت پر جمے ہوئے ہیں انکو موافق تشبیہ دی جیسے مردے بعض پسندوں کی بات کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا اسی طرح ان کافروں کو پیغمبر کا سمجھانا اثر نہیں کرتا اس آیت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں مردے نہیں سنتے اہل حدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ اس میں اسماع کی نفی ہے نہ سماع کی یعنے مردوں سے جواب لینا [5] تیرا کام یہ ہے کہ بات قبول کرا دینا یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے اور اوپر اس مسئلہ کی بحث گذر چکی ہے [6] اللہ تعالی کی طرف سے لوگوں کو ڈرسنا تیرا کام ہے باقی ہدایت کرنا یہ تیرا کام نہیں ۱۲ (باقی فد ضمیمہ)

پارہ	سورۃ		آیت	ترجمہ
۲۵	الزخرف	۴	أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○	تو اے پیغمبر کیا تو بہرے کو سنا سکتا ہے یا اندھے کو اور جو شخص کھلی گمراہی میں ہے اسکو رستہ پر لا سکتا ہے
۲۶	الاحقاف	۱	قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ○	(اے پیغمبر) کہدے میں کوئی نیا پیغمبر تو ہوا ہی نہیں ہوں اور مجھے معلوم نہیں (آیندہ دنیا میں) مجھ سے کیا سلوک کیا جائیگا اور تم سے کیا سلوک کیا جائیگا میں تو اسی پر چلتا ہوں جو مجھ کو (خدا کی طرف سے) حکم ہوتا ہے اور میں کچھ نہیں ایک کھلا ڈرانیوالا (بندہ) ہوں ف
۲۹	القلم	۱	مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ○ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ○ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ○	تو اپنے مالک کے فضل سے (خدا کی عنایت سے) دیوانہ نہیں ہے (جیسے کافر تجھ کو سمجھتے ہیں) اور تجھ کو بے انتہا نیگ (اجر) ملیگا اور تو بے شک بڑی خلق والا ہے ف
۲۹	الجن	۲	قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ○	(اے پیغمبر) کہدے میں نہیں جانتا جس (عذاب) کا تم سے وعدہ ہے وہ نزدیک ہے یا ابھی میرا مالک ایک مدت میں اسکو بھیجیگا۔ ف
۳۰	عبس	۱	عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ ○ أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ ○ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ ○ أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ○ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ○ فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ○ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ○ وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعَىٰ ○ وَهُوَ يَخْشَىٰ ○ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ○	(پیغمبر نے) تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا اس بات پر کہ اندھا اسکے پاس (دین کی باتیں پوچھنے کو) آیا اور تجھ کو کیا معلوم شاید وہ (دین کی باتیں تجھ سے سیکھ کر) سنور جاتا یا نصیحت مان لیتا اور نصیحت اسکو فائدہ دیتی لیکن تو جو بڑا امیر ہے اسکی طرف مخاطب ہوتا ہے (اس پر خوب توجہ کرتا ہے) حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو تجھ پر کوئی الزام نہیں اور جو کوئی (بیچارہ خدا سے) ڈر کر تیرے پاس دوڑ کر آتا ہے اسکی طرف تو خیال ہی نہیں کرتا ف
۳۰	التکویر	۱	وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ○ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ○ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ○	اور (اے مکہ والو) تمہارا ساتھی (محمد) باؤلا نہیں ہے (جیسے تم سمجھتے ہو) اور محمد نے اس فرشتے کو آسمان کے صاف کھلے ہوئے کنارے پر دیکھا ہے اور وہ جو باتیں غیب کی اسکو معلوم ہوتی ہیں اللہ بتلاتا ہے انکو بیان کرنے میں بخیل نہیں ہے
۳۰	الغاشیہ	۱	لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ○	تو انپر کوئی کڑوڑی (داروغہ) نہیں ہے۔
〃	الضحی	۱	مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ○	(اے پیغمبر) تیرے مالک نے تجھ کو نہ چھوڑا نہ تجھ سے ناراض ہوا
〃	〃	〃	وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ○ أَلَمْ	(اے پیغمبر) کیا اس نے تجھ کو یتیم نہیں پایا پھر (تجھ کو) ٹھکانا دیا اور تجھے

ف مجھ سے پہلے ہزاروں پیغمبر آچکے ہیں ۱۲ ف لوگ مجھ کو مار ڈالیں گے یا مکہ سے نکالدینگے ہو ف تم پر ابھی عذاب اترے گا یا کچھ مدت کے بعد یہ سب غیب کی باتیں ہیں جنکا علم اللہ ہی کو ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مجھکو معلوم نہیں کہ قیامت میں میرا کیا حال ہونا ہے اور تمہارا کیا حال ہونا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے جب عثمان بن مظعون مرگئے تو ام العلاء نے کہا اللہ تعالی کے پاس تم عزت دار ہو میں اسکی گواہی دیتی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام العلاء تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا اور میں اللہ کا پیغمبر ہوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ میرا کیا حال اور تمہارا کیا حال ہونا ہے ام العلاء نے کہا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا میں کسی کو نہیں کہہ سکتی کہ وہ اچھا ہے ۱۲ ف کہ خدا کا پیغام پہونچانے اور یہاں تکلیفوں کے اٹھانے پر بے انتہا نیگ الخ ہو ف کہ کافروں کی ایسی ایسی تکلیفیں اٹھاتا ہے اور صبر کرتا ہے انکے لئے بددعا نہیں کرتا ۱۲ ف دوسری آیتوں میں ہے کہ قیامت قریب ہے اور حدیث میں ہے کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں اور کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا پھر یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ میں نہیں جانتا قیامت نزدیک ہے یا ابھی اس میں ایک مدت باقی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ دونوں باتوں میں کوئی اختلاف نہیں قیامت کے قریب ہونے سے یہ مراد ہے کہ جسقدر زمانہ دنیا کا گذر چکا اس سے اب کم باقی ہے اسیطرح حدیث کا یہ مطلب ہے کہ مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اب اور کوئی نیا پیغمبر نہیں ہونے کا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ نزدیکی کا تعین مجھ کو معلوم نہیں یعنی کتنے سال قیامت میں باقی ہیں ۱۲ (وحیدی)

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنَىٰ ۝	تجھ کو بھولا بھٹکا پایا پھر راہ پر لگایا[١] اور اس نے تجھ کو نادار پایا پھر مالدار کردیا۔ ت
۳۰	الانشراح ۹۴	۱	أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝	(اے پیغمبر) کیا ہمنے تیرا سینہ نہیں کھولا اور ہم نے تیرا بوجھ تجھ پر سے اتار دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور ہمنے تیرا نام بلند کردیا (تو گھبراتا کیوں ہے)
"	الکوثر ۱۰۸	۱	إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝	(اے پیغمبر) ہمنے تجھ کو کوثر دیا ت
"	"	"	إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝	بیشک تیرا دشمن (عاص بن وائل یا کعب بن اشرف یا ابوجہل) وہی کوڑا نامرادہے (دم کٹا)

اِتِّبَاعُ اللهِ وَالنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم
باب ۹ اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم

Note that all but the Sura ... passages are ... Madina ...

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۳	آل عمران ۳	۴	قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝	(اے پیغمبر) کہدو اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری راہ پر چلو اللہ بھی تم سے محبت رکھیگا اور تمہارے گناہ بخشدیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر) کہدو (ہر مقدمہ میں دین کا ہو یا دنیا کا) اللہ اور اسکے رسول کی بات مانو پھر اگر وہ نہ سنیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا ت
۴	"	۱۴	وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝	اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اس لیے کہ تم پر اللہ کا رحم ہو ت
"	النساء ۴	۲	تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝	یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلیں تو اللہ انکو (آخرت میں) ایسے باغوں میں لیجائے گا جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے اور اسکی حدوں سے بڑھ جائے تو اللہ تعالے اسکو دوزخ میں لے جائے گا وہ ہمیشہ اس میں رہے گا اور ذلت کی مار کھائیگا ت
۵	"	۸	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا	مسلمانو اللہ تعالی کا حکم مانو اور اسکے رسول کا حکم مانو اور حکومت والوں کا

ف١ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوان ہوئے تو اپنی قوم کے طریق اور مذہب سے بیزار ہوئے حق رستے کی فکر میں تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنایا اور دین حق کی تعلیم کی۔ ابن عباس رض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گمراہ لوگوں میں پایا پھر انکی گمراہی سے آپ کو بچایا ۱۲ ف٢ حضرت خدیجہ رض سے نکاح کرا کر ۱۲ ف٣ صحیح یہ ہے کہ کوثر سے نہر یا حوض کوثر مراد ہے۔ حدیث میں ہے کہ وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے بہشت میں مجھ کو دی ہے میری امت کے لوگ قیامت کے دن وہاں پانی پینے آئیں گے کچھ لوگ وہاں آئیں گے وہ ہٹا دیے جائیں گے میں کہونگا مالک یہ میرے لوگ ہیں جواب ملیگا تم نہیں جانتے انہوں نے جو کچھ تمہارے بعد کئے اس وقت میں کہونگا دور ہو دور ہو ۱۲ ف٤ جسکا کوئی نام لیوا نہ رہیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاحبزادے گذر گئے تو ابوجہل بولا اب محمد صلعم کا کوئی نام لیوا نہ رہا اسوقت یہ آیت اتری۔ بعضے کہتے ہیں کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار مکہ میں آیا اور قریش سے کہنے لگا تم محمد صلعم سے بہتر ہو تب یہ آیت اتری ۱۲ ف٥ ان مشرکوں یا یہودیوں یا نصاریٰ سے ۱۲ ف٦ بعض لوگوں نے آنحضرت کے سامنے کہا ہم کو اللہ سے محبت ہے تب یہ آیت اتری بعضوں نے کہا یہود کہنے لگے ہم تو اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اسکے پیارے ہیں تب یہ آیت اتری ۱۲ ف٧ معلوم ہوا کہ اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرنا کفر ہے اور کافروں کا یہ دعوے غلط ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اللہ تعالیٰ تو ان کا دشمن ہے ۱۲ ف٨ تنبیہ ہے ان لوگوں کو جنہوں نے جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کیا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی شکست ہوئی بہت سے مسلمان شہید ہوئے حضرت حمزہ رض آنحضرت کے چچا جیسے بھی اس لڑائی میں شہید ہوئے اس آیت سے یہ نکلا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت خدا کے رحم اور کرم کا باعث ہے اور انکی نافرمانی کرکے توجہ خدا کا غضب اترتا ہے ۱۲ ف٩ یہی کہ حصہ ہوئی [illegible] بیٹے کو زیادہ دیے اور چھوٹے کو کم جیسے بعضے جاہل [illegible] ۱۲ [illegible]

النساء ۹

الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

جو تم میں کے ہوں ف۱ پھر اگر تم میں اور حاکم وقت میں کسی مقدمہ میں جھگڑا ہو تو اسکو اللہ تعالیٰ اور رسول کی طرف رجوع کرو ف۲ اگر تمکو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان ہے ف۳ (یہ تمہارے حق میں) بہتر ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔

۹ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ

اور ہم نے جو رسول بھیجا وہ اسی لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کا کہا مانا جائے ف۴

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ۝ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ۝

اور اگر ہم انکو (یعنے ان منافقوں کو) حکم دیتے کہ اپنے کو آپ مار ڈالو ف۵ یا اپنے دیس سے نکل جاؤ ف۶ تو ان میں چند لوگوں کے سوا کوئی اس پر عمل نہ کرتا اور اگر یہ لوگ (یعنے منافق) جو انکو نصیحت کی جاتی ہے ف۷ اسپر چلتے تو یہ انکے حق میں بہتر ہوتا اور دین پر خوب جمے رہتے ف۸ اور اسوقت (جب وہ ایسا کرتے) ہم انکو اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور انکو سیدھی راہ پر ضرور لگا دیتے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانیں وہ (جنت میں) ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جنکو اللہ تعالیٰ نے سرفراز کیا یعنے پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیکوں کے ساتھ اور ان لوگوں کا ساتھ اچھا ساتھ ہے ف۹ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے (کہ کہا ماننے والوں کو بھی بڑے درجہ والوں کے ساتھ رکھیگا) اور اللہ کا جاننا بس کرتا ہے۔ ف۱۰

۱۱ مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا

جو رسول کا کہا مانے اس نے اللہ کا کہا مانا اور جو کوئی نہ مانے تو ہمنے تجھ کو انپر سزاول نہیں بنایا!

۱۲ وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

اور جو کوئی سچی راہ کھل جانے کے بعد پھر پیغمبر کا خلاف کرے اور مسلمانوں کے رستہ کے سوا دوسرا رستہ لے ہم اسکو اسی رستہ پر چلنے دینگے اور (آخرت میں) اسکو دوزخ میں لے جا ڈالیں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی ف۱۱

ف۱ یعنے مسلمان حاکموں اور بادشاہوں کا۔ اگلی آیت میں اللہ نے حاکموں کو حکم کیا کہ انصاف سے فیصلہ کریں۔ رعیت کو حکم ہے کہ حاکموں کا حکم مانیں بشرطیکہ حاکم کا حکم خلاف شرع نہو ورنہ اس کا ماننا ضروری نہیں ۱۲ ف۲ یعنے قرآن اور حدیث اور جو اس میں نکلے حاکم اور محکوم دونوں کو اس پر چلنا چاہئے ۱۲ ف۳ مطلب یہ ہے کہ اگر تم مومن ہو تو اپنے جھگڑے کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے فیصلہ کروگے اگر ایسا نہ کرو تو تم میں ایمان نہیں ہے ۱۲ ف۴ یعنی اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ ہر ایک امت اپنے رسول کی اطاعت کرے اور اس کا کہا مانے ۱۲ ف۵ جیسے بنی اسرائیل کو بچھڑا پوجنے کی سزا میں دیا تھا ۱۲ ف۶ پردیس کو جیسے بنی اسرائیل کو دیا تھا کہ مصر سے نکل کر شام کے ملک میں جا بسو ف۷ کہ دل وجان سے اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور اسکے رسول کی اطاعت کرو ۱۲ ف۸ کیونکہ سچا مسلمان اپنے دین پر ثابت قدم رہتا ہے ۱۲ ف۹ صدیق کے معنے بہت سچا بعضوں نے کہا پیغمبر کے سچا ماننے میں جو سب سے بڑھ کر ہو بعضوں نے کہا پیغمبر کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صدیق سے حضرت ابو بکر ہیں اور شہید سے حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور نیکوں سے باقی صحابہ ۱۲ ف۱۰ ... ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا سامان کیا ہے وہ بولا کچھ نہیں مگر مجھکو اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے آپ نے فرمایا جس سے تجھکو محبت ہے تو اسی کے ساتھ ہوگا انس نے کہا ہم آپکے اس فرمانے سے بہت خوش ہوئے انس نے کہا مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر سے بہت محبت ہے میں امید ہے کہ انکی محبت کیوجہ سے میں انکے ساتھ ہونگا گو میرے اعمال ایسے نہیں ہیں ۱۲ ف۱۱ وہ خوب جانتا ہے کہ کون پیغمبر کا کہا مانتا ہے اور کون نہیں مانتا تو جو کوئی ... [illegible]

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۷	المائدة	۱۲	وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلٰى رَسُولِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ۝	اور اللہ تعالی کا کہا مانو اور رسول کا کہا مانو اور بچو[ف] پھر اگر تم نہ مانو تو یہ سمجھ لو[ف] ہمارے رسول کا کام یہی ہے کہ اللہ کا حکم تم کو کھول کر پہونچا دینا[ف]
۸	الاعراف	۱۹	اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِهٖ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ مَعَهٗٓ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝	یہ لوگ وہ ہیں جو اس پیغمبران پڑھ نبی (یعنے حضرت محمدؐ) کی پیروی کرتے ہیں[ف] جسکا ذکر اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں[ف] وہ انکو اچھے کام کرنے کا حکم دیتا ہے اور بری کاموں سے منع کرتا ہے اور ستہری (پاکیزہ) چیزیں انکے لیے حلال کرتا ہے اور پلید (ناپاک چیزیں) ان پر حرام کرتا ہے[ف] اور انکا بوجھ ہلکا کردیتا ہے اور وہ پھندے رکھولدیتا ہے جو ان پر پڑے تھے پھر جو لوگ اس پیغمبر پر ایمان لائے اور اسکی عزت کی اور اسکی مدد کی اور اس نور پر چلے جو اس کے ساتھ اتار اگیا یہی لوگ مراد پانے والے ہیں
״	״	۲۰	فَاٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝	تو (لوگو) اللہ پر اور اس کے ان پڑھ پیغمبر پر جو اللہ اور اس کے کلاموں پر یقین رکھتا ہے ایمان لاؤ[ف] اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم راہ پاؤ[ف]
״	الانفال	۱	وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗٓ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝	اور اللہ تعالے اور اس کے رسول کا کہا مانو اگر تم میں ایمان ہے[ف]
״	״	۲	ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝	یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے اللہ اور اسکے رسول سے پھر گیا[ف] اور جو کوئی اللہ تعالے اور اس کے رسول سے پھر کریگا تو اللہ تعالے اسکو سخت عذاب دینے والا ہے[ف]
״	״	۳	يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝	مسلمانو۔ اللہ تعالی اور اس کے رسول کا کہا مانو اور رسول کا حکم سنکر اس سے منہ نہ پھیرو۔ اور ان لوگوں کیطرح مت ہو جو (منہ سے) کہدیتے ہیں ہم نے سنا اور وہ سنتے نہیں۔

ف ان دونوں کی نافرمانی سے ف تمہارا کچھ نہیں بگڑیگا ف باقی راہ پر لانا یہ اللہ تعالے کے اختیار میں ہے۔ اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ قرآن کی طرح حدیث شریف بھی واجب الاتباع ہے اور جیسے قرآن شریف کی مخالفت باعث تباہی اور بربادی آخرت ہے ویسی حدیث کی بھی ف مراد مسلمان ہیں یا وہ یہود جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ف حالانکہ انجیل انکو [illegible] تک نہیں اتری تھی مگر اللہ تعالے کو تو معلوم تھا اسواسطے انکا بھی ذکر کردیا عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا توریت میں آنحضرت صلعم کی یہ صفت مذکور ہے اے پیغمبر ہم نے تجھکو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور تو بچاؤ ہے ان پڑھ لوگوں کا تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا یعنے اللہ پر بھروسا کرنے والا تو سخت زبان نہیں نہ سخت دل نہ غل مچانے والا نہ بازاروں میں گشت کرنے والا تو برائی کا بدلہ برائی نہیں کرنیکا بلکہ معاف کریگا اور درگذر کریگا اللہ تعالے تجھکو دنیا سے نہ اٹھائیگا یہانتک کہ تو ایک ٹیڑھے مذہب کو سیدھا نہ کردے اور لا الہ الا اللہ نہ کہوا دے اور [illegible] اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غافل دل کہل جاوینگے ف ستہری پاکیزہ چیزیں جیسے اونٹ کا گوشت چربی وغیرہ جو یہودیوں پر ان کے گناہ کی وجہ سے حرام ہوگئی تھیں [illegible] درست کردیں ف یعنی اُس کی کتابوں پر اور آیتوں پر ایسے ہی قرآن مجید پر ف اس آیت سے صاف نکلا کہ حدیث پر چلنا واجب ہے اور جو کوئی حدیث پر نہ چلے وہ بہ وجہ [illegible] قرآنی [illegible] ف [illegible] نے کہا اللہ اور رسول کا کہا ماننا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کی پیروی کرے اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ بغیر قرآن اور حدیث [illegible] قرآن [illegible] حدیث کو نہ مانے وہ کافر ہے [illegible] عذاب [illegible]

[illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
٩	الأنفال	٣	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝	مسلمانو جب رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمکو ایسے کام کے لیے بلائے جس میں تمہاری زندگی ہے تو اللہ اور رسول کا حکم مانو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے بیچ میں آڑ ہو جاتا ہے اور تمکو (آخر) اسی کی طرف جمع ہونا ہے ف
١٠		٦	وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	اور اللہ تعالے اور اس کے رسول کا کہا مانو
〃	التوبة	٨	اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝	کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اسکے رسول سے پھیر کرے اس کے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے ہمیشہ اس میں رہیگا یہ بڑی رسوائی ہے
١٨	النور	٧	وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝	اور جو شخص اللہ تعالی اور اس کے رسول کا حکم مان لے اور اللہ تعالی سے (اگلے گناہوں پر) ڈرتا رہے اور (آیندہ) اس (کی نافرمانی) سے بچتا رہے تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہونچیں گے
〃	〃	〃	قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝	(اے پیغمبر) کہدو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم نہ مانو تو رسول کا بوجھ اسپر ہے اور تمہارا بوجھ تم پر ہے اور اگر تم رسول کے کہے پر چلوگے تو سیدھی راہ پر لگ جاؤگے (ہدایت پاؤگے) اور رسول پر اور کچھ نہیں (ہمارا حکم) پہونچا دینا ہے ف
〃	〃	〃	وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝	اور نماز کو درستی سے ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول کا کہا مانو اسلیے کہ تمپر (اللہ) کا رحم ہو۔
〃	〃	٩	فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	پھر جو لوگ پیغمبر کا حکم نہیں مانتے انکو ڈرنا چاہیے دنیا میں کوئی مصیبت ان پر آن پڑے یا آخرت میں کوئی تکلیف کا عذاب انکو نہ پہونچے ف
٢١	الأحزاب	٣	لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝	مسلمانو تم کو اللہ کے رسول کی پیروی کرنا تھی وہ ان لوگوں کے لیے اچھی ہے جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالی کی بہت یاد کرتے ہیں ف
〃	〃	٥	وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى	اور کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو لیے یہ نہیں ہوسکتا کہ جب

ف یعنی آخرت کا فائدہ حیات ابدی مطلب یہ ہے کہ جب دین کی باتیں سنانے کیلئے رسول بلاویں تو فوراً حاضر ہو اور کہا مانو ۔ ف مومن کو کفر نہیں کرنے دیتا اور کافر کو ایمان نہیں لانے دیتا یا دل میں ہی کوئی خواہش جبتک وہ نچاہے پیدا نہیں ہوتی یا دل کا عزم اور ارادہ جب وہ چاہے تو فوراً ٹوٹ جاتا ہے ۔ ف وہ ہر ایک کام کا بدلہ دیگا ۔ ف انکی مخالفت پر کمر باندھے ۔ ف یعنی قرآن اور حدیث دونوں پر چلو ۔ ف یعنی خدا کا حکم پہونچا دینا اسکی ذمہ داری رسول پر ہے ۱۲ ف یعنی رسول کی اطاعت کرنا اسکے ذمہ دار تم ہو ۔ ف اگر تم کو بتاتے ہو تو اس کے ذمہ دار رسول نہیں ہیں انہوں نے اپنا کام کر دیا صاف صاف اللہ تعالی کا حکم تم کو پہونچا دیا یہی انکا فرض ہے زید بن اسلم نے آنحضرت سے پوچھا اگر ہمپر ایسے حاکم مقرر ہوں جو اپنا حق تو وصول کرلیں لیکن ہمارا حق نہ دیں آپ نے فرمایا انکا بوجھ انپر ہے تمہارا بوجھ تم پر ہے ۔ ف جو لوگ پیغمبر کا خلاف کریں انکو اللہ نے ڈرایا کہ دنیا میں مصیبت میں مبتلا ہونگے یا آخرت میں عذاب الیم میں گرفتار ہونگے جب سے مسلمانوں نے حدیث شریف پر عمل کرنا چھوڑ دیا اسی آفت میں پڑ گئے ہیں اللہ تعالی انکو ہدایت کرے ۔ ف مطلب یہ ہے کہ اللہ کے رسول کا کام تم کو [illegible] دنیا تھا اور جہاد کی تکلیفوں پر صبر کرنا تھا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا جنگ احد میں آپ کا دندان مبارک شہید ہوا سر زخمی ہوا جنگ خندق میں آپ کو سخت تکلیف پہنچی یہاں تک کہ کئی نمازیں قضا ہو گئیں یہ آیت عام ہے ہر موقع اور ہر عمل کے لئے گو خاص جہاد کے باب میں اتری ہے اور اہل حدیث ہر مسئلہ میں اسی آیت پر عمل کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہر دوسرے تمام جہان کے عالموں اور درویشوں کی پیروی پر مقدم سمجھتے ہیں ۔

عـہ یا جواب دو اور حاضر ہو ۔

پارہ	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
			اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ۝	اللہ تعالیٰ اور اُسکا رسول کسی بات کا حکم کردیں تو پھر اُنکو اس بات میں کوئی اختیار رہےف اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا فرمانا نہ مانےف تو وہ کھلا گمراہ ہوچکا ف
۲۲	الاحزاب ۳۳	۹	وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝	اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کہے پر چلا اس نے بڑی مراد پائی ف
۲۶	محمد ۴۷	۴	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝	مسلمانو اللہ کا حکم مانو اور پیغمبرؐ کا حکم مانو اور (انکا خلاف کرکے) اپنے نیک کام ملیامیٹ نہ کرو ف
〃	الفتح ۴۸	۲	وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۝	اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہنا مانے گا تو اللہ تو اسکو ایسے باغوں میں لیجائیگا جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں اور جو کوئی نہ مانے اسکو تکلیف کا عذاب دیگا
۲۶	الحجرات ۴۹	۲	وَإِنْ تُطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۝	اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کا کہا مانوگے تو تمہارے (اچھے) اعمال (کے ثواب) میں وہ کچھ کمی نہیں کرنے کا ف
۲۸	المجادلہ ۵۸	۲	فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ ۚ	تو (اتنا تو ضرور کرو کہ) نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانتے رہو
〃	الحشر ۵۹	۱	وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ	اور (مسلمانو) جو مال (یا حکم) پیغمبر تم کو دے تو اسکو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہوف اور اللہ سے ڈرتے رہو (پیغمبر کا خلاف نہ کرو) بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے ف
۲۸	التغابن ۶۴	۲	وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝	اور اللہ تعالیٰ کا کہا مانو اور اس کے رسول کا کہا مانو پھر اگر (تم نہ مانو) منہ پھیر لو تو (یہ سمجھ رکھو) ہمارے پیغمبر کا کام صرف تمکو خدا کا حکم پہونچا دینا تھا ف
۲۹	جن ۷۲	۲	وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَإِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۝	اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کریں انکے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے

تسلیۃ الرسول — باب ۱۹ پیغمبرؐ کی تسلی اور تشفی کا بیان

ف۱ چاہے اس حکم پر چلیں چاہے نہ چلیں ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ جب اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول کا حکم ہوجائے تو اب کسی کو کوئی اختیار نہیں رہا اب اپنی رائے کو دخل نہیں دے سکتے ف۲ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ارشاد پر چلنا چاہیے ۱۲ ف۳ اور دوسروں کی رائے پر چلے ۱۲ ف۴ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس گئے اور زید بن حارثہ کا پیام انکو دیا انہوں نے تامل کیا اور کہنے لگیں میں سوچ کر کہوں گی۔ اسوقت یہ آیت اتری انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کے حکم کے خلاف نہ کروں گی میں نے زید سے اپنا نکاح کرلیا ۱۲ ف۵ خوب کامیابی حاصل کی سیدھی صحیح بات سے سچی بات مراد ہے یعنی زید کو انکے باپ حارثہ کا بیٹا کہو یہی سچ ہے حضرت محمدؐ کا بیٹا نہ کہو یہ غلط ہے بعضوں نے کہا سیدھی سچی بات سے لا الٰہ الا اللہ مراد ہے ۱۲ ف۶ حسن نے کہا یعنی گناہ کرکے اپنی نیکیاں نہ مٹاؤ ۱۲ ف۷ بلکہ ہر نیک کام کا تم کو پورا اجر ملیگا ۱۲ ف۸ اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ پیغمبر کا حکم بھی واجب الاتباع ہے جیسے خدا تعالیٰ کا حکم سیدنا اللہ نے کہا گو یہ آیت لوٹ کے مال میں وارد ہے مگر یہ ہر حکم اور نہی کو شامل ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے گودنے والیوں پر لعنت کی ایک عورت بولی قرآن میں تو کہیں انپر لعنت نہیں آئی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا تو نے قرآن نہیں پڑھا اگر پڑھتی تو یہ آیت بھی دیکھتی ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا اور آنحضرتؐ نے گودنا لگانے سے منع کیا اور گودنا لگانے والیوں پر لعنت کی اور آنحضرتؐ جنپر لعنت کریں ہم کیوں لعنت نہ کریں ۱۲ ف۹ اب اگر تم نہ مانو گے اپنی ہی عاقبت خراب کروگے ۱۲

ع۱ حدیث شریف پر عمل کرو جیسے قرآن شریف پر ۱۲

نمبر	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
۴	آل عمران	۱۹	فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ	(اے پیغمبر) اگر یہ لوگ تجھ کو جھٹلاویں تو تجھ سے پہلے بہت سے پیغمبر جھٹلائے گئے جو معجزے اور چھوٹی کتابیں اور چمکتی کتاب لے کر آئے۔ ف
۷	الانعام	۱	وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے کئی پیغمبروں پر ٹھٹھا اڑ چکا ہے پھر جنہوں نے ان سے ٹھٹھا کیا تھا ان پر وہی جس پر ٹھٹھا مارتے تھے الٹ پڑا۔ ف
۷	ایضاً	۴	قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ ۝ وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝	(اے پیغمبر) ہم جانتے ہیں کہ انکی (کافروں کی) باتوں سے تجھ کو رنج ہوتا ہے (وہ جو تجھ کو جھٹلاتے ہیں) تو وہ تجھکو اصل میں نہیں جھٹلاتے لیکن یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا (ظاہر میں) انکار کرتے ہیں ف اور تجھ سے پہلے بہت پیمبر جھٹلائے جا چکے ہیں پھر انہوں نے جھٹلائے جانے اور ستائے جانے پر صبر کیا یہاں تک کہ ہماری مدد انکے پاس آ پہونچی اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ف اور (دوسرے) پیغمبروں کے کچھ قصے تو تجھ کو معلوم ہو چکے ہیں ف اور اگر تجھ پر کافروں کا منہ پھیرنا (ایمان نہ لانا) سخت گذرتا ہے ف تو اگر تجھ سے ہو سکتا ہے کہ زمین میں ایک سرنگ یا آسمان تک ایک سیڑھی ڈھونڈھ نکالے اور انکو ایک نشانی لا کر دیوے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب کو راہ پر لگا دیتا (کفر کا نام باقی نہ رہتا) دیکھ تو ہرگز نادانوں میں شریک مت ہو ف (اے پیغمبر تیری بات) وہی لوگ مانتے ہیں جو سمجھ کر سنتے ہیں اور مردوں کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) جلا اٹھائے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ ف
۶	المائدہ	۶	يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ	(اے پیغمبر) جو لوگ کفر پر دوڑے پڑتے ہیں اُن پر رنج نہ کر ف
۸	الانعام	۱۸	فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ	(اے پیغمبر) اس پر بھی اگر یہ یہود (یا مشرک) تجھ کو جھٹلائیں تو کہدے تمہارے مالک کی رحمت بہت کشادہ ہے ف اور اس کا

ف کوئی نئی بات نہیں ہے ۱۲ ف چھوٹی کتابوں سے صحیفے مراد ہیں جن میں کچھ نصیحت اور اخلاق کی باتیں ہوتی ہیں انجیل اور زبور اور حضرت شعیاہ اور سلیمان اور دانیال کے صحیفے ایسے ہی ہیں اور چمکتی کتاب سے بڑی جامع کتاب مراد ہے جس میں شریعت کے احکام اور اخلاق اور قصص اور مواعظ سب مذکور ہوں جیسے توریت شریف اور قرآن کریم ۱۲ ف اس آیت سے اللہ نے پیغمبرؐ کو تسلی دی کہ ان کافروں کے جھٹلانے سے تم بیدل کیوں ہوتے ہو تم سے پہلے بہت سے پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں اور جنہوں نے صبر کیا ۱۲ ف یعنی پیغمبروں کی ٹھٹھے اس کا وبال ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر جو لوگ پیغمبروں پر ہنسی اڑاتے تھے تو وہی چیز جس پر ہنسی کرتے تھے اُن پر آ پڑی یعنی خدا کا عذاب جس پر ہنستے تھے وہی اُن پر نازل ہوا ۱۲ ف کیونکہ انکے دلوں میں اسکا یقین ہے کہ تو سچا ہے ۱۲ ف اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ کو تسلی دیتا ہے ۱۲ ف اس نے جو وعدہ کیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا اور تو کافروں پر غالب ہوگا ۱۲ ف یعنی قرآن میں اُن کے حالات تم کو پہونچ چکے ہیں انہوں نے اپنی اپنی امتوں سے کیسی کیسی تکلیفیں اٹھائیں آخر اللہ تعالیٰ نے انکو غلبہ دیا اور . . . . . پیغمبروں کے دشمن تباہ اور برباد ہوئے ۱۲ ف آنحضرتؐ جب کافروں کو دل توڑ کر نصیحت کرتے اور وہ نہ مانتے تو آپ کو سخت رنج ہوتا اللہ نے فرمایا کہ یہ تو ضرور ہونے والا ہے کیونکہ اللہ کو منظور ہے اُس کے خلاف نہیں ہو سکتا اور یہ امر تیری قدرت سے باہر ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو بدل دے اور کافروں کا دل اپنی طرف کر لیوے ۱۲ ف تو کوشش کر لیکن یہ تو نہیں ہو سکتا پھر رنج کا سبب کیا ہے سب کچھ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے موافق ہوگا ۱۲ ف نادان وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکمت کے خلاف کسی کام کا خواہ مخواہ ہونا چاہیں پھر اس کے نہ ہونے پر رنج اور بے صبری کریں ۱۲ ف یعنی کافروں کو ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْمُجْرِمُونَ ۝	عذاب (جب آئیگا) تو گنہگار لوگوں سے ٹلنے والا نہیں ف
۱۱	یونس	۷	وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	اور (اے پیغمبر) تو ان (کافروں) کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہو کیونکہ ساری عزت اللہ ہی کی ہے اور وہ (سب) سنتا جانتا ہے ف
۱۲	ھود	۲	فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝	تو (اے پیغمبر) کیا تو اس وحی میں سے جو تجھ پر آتی ہے کچھ چھوڑ دینا چاہتا ہے اور کیا تیرا دل اس بات پر خفا ہوتا ہے کہ وہ کہہ اٹھیں تو اس پر ایک خزانہ کیوں نہ اترا یا ایک فرشتہ اس کے ساتھ کیوں نہ آتا تو تو اور کچھ نہیں صرف ڈرانے والا ہے اور (باقی) سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں ف
۱۲	ایضاً	۱۰	وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ	اور ہم (اگلے) پیغمبروں کی سب وہ خبریں جنسے ہم تیرا دل مضبوط کرتے ہیں تجھ سے بیان کرتے ہیں
۱۳	الرعد	۵	وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝	اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے بھی کئی پیغمبروں پر ٹھٹھا اڑ چکا ہے تو میں نے کافروں کو (چند روز تک) ڈھیل چھوڑ دیا ہے پھر انکو دھر پکڑا تو میرا عذاب کیسا (سخت) تھا ف
۱۴	الحجر	۶	إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۝ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ۝	ہم نے تیری طرف سے ٹھٹھا مارنے والوں کا کام تمام کر دیا جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک کرتے ہیں اب آگے چلکر انکو (اس ٹھٹھے اور شرک کا جو انجام ہے) وہ معلوم ہو جائیگا اور ہم جانتے ہیں کہ کافر جو باتیں کرتے ہیں اس سے تیرا دل تنگ ہوتا ہے ف
۱۵	الکھف	۱	فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ۝	تو (اے پیغمبر) اگر یہ (کافر) اس قرآن پر یقین نہ لائیں، تو انکے پیچھے رنج کے مارے شاید تو اپنی جان گنوائیگا (اپنے تئیں ہلاک کریگا)
۱۶	الانبیاء	۳	وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝	اور تجھ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ان کو (بھی) اسخرہ بنایا آخر جو لوگ ان میں سے ٹھٹھا کرتے تھے ان پر خود وہی الٹ پڑا جسکا ٹھٹھا کرتے تھے ف
۱۷	الحج	۶	وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ۝ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ	اور اگر یہ کافر تجھ کو جھٹلائیں (تو کچھ رنج کی بات نہیں) انسے پہلے نوح اور عاد اور ثمود کی قومیں (بھی) اپنے اپنے پیغمبروں کو

ف مطلب یہ ہے کہ گو اسکی رحمت وسیع ہے پر اگر سرفرو نہ ہو جاؤ اس کے عذاب سے بھی ڈرتے رہو جب عذاب آجاویگا تو پھر ٹلنے والا نہیں سب تباہ ہو جاتے گئے ف ان کے شرک اور کفر اور ایذا رسانی سے ۱۲ ف اور تو اس کا پیغمبر ہے اس کے بعد تیری عزت ہے اگر تجھ پر طعنہ ماریں تجھکو جھٹلاویں تو اس سے تیری عزت میں فرق نہیں آسکتا ۱۲ ف وہ عنقریب ان کافروں کو سمجھ لیگا ۱۲ ف جس میں ان کے جھوٹے معبودوں کی برائی یا انکے دین کا عیب ہو اس ڈر سے کہ کافر تجھ کو برا بھلا کہیں گے ۱۲ ف اگر یہ سچا پیغمبر ہوتا ۱۲ ف جو اسکی تصدیق کرتا جاتا ۱۲ ف ان باتوں کا خیال ہرگز نہ کر اور واسطہ آ پ جو وحی بھیجے اسکو بے دھڑک انکو سنا اور انکے طعن اور تشنیع سے کوئی اندیشہ نہ کر ۱۲ ف وہ اگر چاہیگا تو تمام زمین کے خزانے دیدیگا ایک فرشتہ کیا بیسیوں فرشتوں کو اتار دیگا بہر حال جیسی اس کی حکمت اور مصلحت ہوگی وہ کریگا تجھے ان باتوں سے کیا غرض تو اسکا حکم جو تجھ کو دے پہنچا دے ۱۲ ف تاکہ کافروں کی ایذا دہی پر تجھ کو صبر پیدا ہو اور تجھ کی مدد کا زیادہ یقین ہو ۱۲ ف اللہ اپنے پیغمبر کو تسلی دیتا ہے کہ تم کافروں کے ہنسی ٹھٹھے اڑانے سے گھبرا نہیں اگلے پیغمبروں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے لیکن چند روز کے بعد اللہ تعالیٰ نے بدلہ لیا اور سارا ہنسی ٹھٹھا انکی ناک کے راہ نکل گیا ایسا ہی ان کافروں سے بھی قریب بدلا لیگا ۱۲ ف ... رنج ہوتا ہے ۱۲ ف ... عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ابو جہل اور نضر بن حارث اور امیہ بن خلف اور عاص بن وائل اور اسود بن عبد المطلب اور ابو البختری اور قریش کے کئی رئیس [illegible] ایک سلام قبول کریں لیکن انھوں نے کسی طرح نہ مانا آپ کو بہت سخت صدمہ ہوا اس وقت یہ آیت اتری کہ تو اپنی جان انکے پیچھے کیوں ہلاک کرتا ہے ۱۲ ف پہلے خود انکے عذاب پر ٹھٹھے مارتے تھے اسی عذاب میں پھنس گئے ۱۲ انکا ٹھٹھہ خود انہی پر الٹ پڑا یعنی ان کے [illegible] میں گرفتار ہوئے بعد دوسرے لوگ ان پر ٹھٹھا لگانے لگے [illegible] ۱۲

			وَقَوْمُ لُوطٍ ۝ وَّأَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوسٰى فَأَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝	جہٹلا چکی ہیں اور ابراہیم اور لوطؑ کی قومیں بہی اور مدین والے (یعنی شعیبؑ کی قوم) بہی اور موسیٰ بہی جہٹلا یا گیا تو میں نے چند روز تک کافروں کو مہلت دی پہر انکو دہر پکڑا تو تو نے دیکہا میرا (انکو) ٹہنا کیسا ہوا (کس بلا کا ٹہنا تہا)
۱۹	الشعراء ۲۶	۱	لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝	(اے پیغمبر تو تو ایسا رنجیدہ معلوم ہوتا ہے) شاید تو اس بات پر کہ وہ (یعنی مکہ کے کافر) مسلمان کیوں نہ ہوئے انکو تئیں گہونٹ کر مار ڈالیگا
۲۰	النمل ۲۷	۶	وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) تو ان کافروں (کے جہٹلانے) کا رنج مت کر اور ان کے داؤں سے جو وہ کرتے ہیں تنگ نہ ہو ف
۲۱	العنکبوت ۲۹	۲	وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝	اور اگر تم مجہکو جہٹلاؤ تو تم سے پہلے کئی امتیں (اپنے پیغمبروں کو) جہٹلا چکی ہیں اور پیغمبر کا کام اور کچہ نہیں کہولکر (اللہ تعالے کا) پیغام پہونچا دینا ہے ف
۲۱	لقمٰن ۳۱	۳	وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝	اور جو شخص کفر کرے تو (اے پیغمبرؐ) تو اس کے کفر سے رنجیدہ نہ ہو ایسے لوگوں کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے ہم ان کے کام انکو (سزا دے کر) تبلادینگے بیشک اللہ تعالیٰ دلوں کی بات جانتا ہے ہم انکو تہوڑا سا (دنیا کا) مزا اٹہانے دینگے پہر انکو سخت عذاب میں پکڑ لے جائیں گے
۲۲	فاطر ۳۵	۱	وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝	اور (اے پیغمبرؐ) اگر یہ لوگ تجہکو جہٹلائیں (تو کچہ تعجب کی بات نہیں) تجہ سے پہلے بہت پیغمبر جہٹلائے جا چکے ہیں اور اللہ ہی تک سب کاموں کو پہونچنا ہے
″	″	۲	أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝	کیا وہ شخص جسکو اسکا برا کام بہلا سوجہایا گیا وہ اسکو بہلا سمجہنے لگا اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے سیدہی رستہ پر لگاتا (اے پیغمبرؐ) تو ان پر افسوس کر کرکے اپنی جان مت کہو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں ف
″	″	۳	وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ ثُمَّ أَخَذْتُ	اور اگر (اے پیغمبرؐ) یہ کافر تجہکو جہٹلائیں (تو کچہ رنج نہ کر) ان سے پہلے کافروں نے (ان پیغمبروں کو) جہٹلایا جو انکے پاس کہلی نشانیاں (معجزے) اور صحیفے اور چمکتی کتاب لیکر آئے تہے پہر (جب ان کافروں

ف کہ موسیٰ کو انکی قوم نے نہیں جہٹلایا بلکہ فرعون اور اسکی قوم نے ۱۲ ف اپنے عذاب میں گرفتار کیا ۱۲ ف یا تو ایسے آرام اور عزت سے بسر کرتے تہے یا ایسے تباہ ہوئے کہ نام و نشان تک نہ رہا نہ بستی رہی نہ عمارت نہ حکومت نہ بادشاہت نہ کہیتی نہ تجارت ۱۲ ف شاید سے یہاں شک اور احتمال مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی کام میں شک نہیں ہو سکتی بلکہ شاید مہربانی کے طور پر ہے یعنی اپنے نفس پر تسلی کر اور اس رنج کو کم کر کیونکہ حضرت کو بڑی آرزو تہی کہ قریش کے لوگ مسلمان ہو جائیں اور انکے اسلام نہ لانے کا بڑا رنج تہا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلعم کو تسلی دی کہ تم اتنا رنج کیوں کرتے ہو کیا اپنے تئیں ہلاک کرو گے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ تیرا بچانیوالا ہے وہ اپنے مکر و فریب کی سزا میں خود گرفتار ہونگے تجہ کو ان سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے ۱۲ ف کوئی مانے یا نہ مانے اس کو کچہ کام نہیں ۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کا کلام ہے بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور مطلب یہ ہے کہ اگر تم مکہ کے کافر محمدؐ کو جہٹلاؤ تو یہ کوئی نئی بات نہیں تم سے پہلے کئی امتیں جیسے ثمودؑ اور عادؑ اور نوحؑ اور ہودؑ و صالحؑ ۱۲ اور لوطؑ اور شعیبؑ وغیرہ کی امتیں اپنے پیغمبروں کو جہٹلا چکی ہیں ۱۲ ف اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو ہر کام کو برا سمجہتا ہے ہرگز نہیں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسکو چاہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے اس نے سب بندوں کو مقرر کیا ہے جو گمراہ ہیں وہ بہی انکی تقدیر ہے اور جو ہدایت پر ہیں وہ بہی اسی کی توفیق سے ۱۲ ف صحیفے لکہے ہوئے کتابیں جیسے حضرت ابراہیمؑ پر تیس صحیفے اور حضرت موسیٰؑ پر (توریت سے پہلے) دس صحیفے اور شیثؑ پر پچاس صحیفے اترے تہے اور چمکتی کتاب سے توریت اور انجیل مراد ہے ۱۲

سورۃ نمبر	سورۃ	آیت	آیت کا متن	ترجمہ
			الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝	نے نہ سنا تو میں نے ان کافروں کو عذاب میں آ گانٹھہ لیا اور کس طرح انکو تباہ کر دیا۔[1]
٣٦	یٰسٓ	٥	فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝	تو (اے پیغمبرؐ) تو ان کی باتوں سے رنج مت کر ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو کھولتے ہیں
٤١	حٰمٓ السجدۃ	٥	مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۝	(اے پیغمبرؐ) تجھ سے وہی کہا جاتا ہے جو تجھ سے پہلے اگلے پیغمبروں سے کہا جا چکا ہے[1] بیشک تیرا مالک بخشنے والا بھی ہے اور اسکے ساتھ ہی تکلیف کا عذاب دینے والا بھی ہے

الأنبياء — باب ۲ پیغمبروں کا بیان

سورۃ نمبر	سورۃ	آیت	آیت کا متن	ترجمہ
٣	آل عمران	٤	إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝	بیشک اللہ تعالیٰ نے ساری جہان کے لوگوں میں آدمؑ اور نوحؑ کو اور ابراہیمؑ اور عمرانؑ کی اولاد کو چن لیا ہے (یا پسند کر لیا ہے)[2] ایک خاندان دوسرے خاندان کی نسل سے[3] اور اللہ سنتا جانتا ہے۔
٣	"	٩	وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝	اور (اے پیغمبرؐ) اُن لوگوں کو وہ وقت یاد دلاؤ جب اللہ نے (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں سے اقرار لیا (یا ہر ایک پیغمبر سے) میں جو تمکو کتاب اور شریعت دیتا ہوں تو اگر کوئی رسول ایسا آئے جو تمہاری کتاب کو سچ بتائے تو اس پر ایمان لانا اور اسکی مدد کرنا[4] اللہ نے فرمایا کیا تمنے یہ اقرار کیا اور میرا اس عہد کو قبول کیا (یہ بوجھ اپنے ذمہ لیا) انہوں نے عرض کیا ہمنے اقرار کر لیا فرمایا (دیکھو) گواہ رہو (ایکدوسرے پر یا فرشتو تم گواہ رہو) میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں[5] پھر اسکے بعد (یعنی اسقدر پکا قول ہونیکے بعد) جو کوئی (اپنے عہد سے) پھر جائے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں
٤	النساء	٢٣	إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا	بیشک[6] ہمنے تیری طرف اسی طرح وحی بھیجی جیسے ہمنے نوح اور اس کے[7] بعد دوسرے پیغمبروں کی طرف بھیجی اور ہم نے

[1] جیسے اگلے پیغمبروں کو انکی قوم والے جادوگر شاعر دیوانہ اور نہیں معلوم کیا کیا کہتے تھے ویسا ہی تیری قوم کے کافر بھی تجھ کو کہتے ہیں اگلے پیغمبروں نے جیسا صبر کیا ویسے تو بھی صبر کر[2] اگلی آیتوں میں یہ مذکور تھا کہ پیغمبر صلعم کی پیروی کرو تو اسکی محبت تم کو حاصل ہوگی اب یہ بیان ہے کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انہی خاندانوں میں سے ہیں جنکو اللہ نے تمام جہان کے خاندانوں پر فضیلت دی ہے یعنی ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہیں اور عمران حضرت مریمؑ کے والد کا نام تھا[3] مثلاً عمران کا خاندان ابراہیمؑ کی نسل سے تھا ابراہیمؑ کا خاندان نوحؑ کی نسل سے تھا نوحؑ آدمؑ کی اولاد تھے[4] سعید اور قتادہ اور طاؤس اور ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ اللہ نے یہ عہد ہر ایک پیغمبر سے لیا کہ وہ دوسرے پیغمبر کی تصدیق اور اسکی مدد کرے اگر اسکے جیتے تک دوسرا پیغمبر آ جائے تو موسیٰ سے عہد لیا عیسیٰ کی اور عیسیٰ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرنیکا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں سے عہد لیا جو پیغمبروں کے ساتھ تھے اور ابن مسعودؓ نے جو قرأت کی ہے واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب اسکی تائید کرتی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے عہد لیا تمہیں جو کتاب اور شریعت تم کو دی ہے وہ لوگوں کو سکھلانا اور اُن سے یہ کہہ دینا کہ اگر کوئی رسول ایسا آوے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو اس پر ایمان لانا اور اسکی مدد کرنا بعضوں نے کہا یہ عہد خاص بنی اسرائیل کے پیغمبروں سے لیا گیا تھا[5] بغوی نے کہا یہ عہد اللہ تعالیٰ نے اس وقت لیا تھا جب آدم کی اولاد انکی پشت سے نکالی تھی ۱۲

اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ۝ وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ۝ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ

ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور انکی اولاد اور عیسےٰ ..... اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف بھی وحی بھیجی اور ہمنے داود کو زبور عنایت کی اور ہم نے کئی پیغمبر بھیجے جنکا حال ہم پہلے تجھ سے بیان کر چکے ہیں اور کئی پیغمبر ایسے بھیجے جن کا حال ہمنے تجھ سے بیان نہیں کیا اور موسےٰ سے تو اللہ نے بول کر باتیں کیں ہم نے یہ سب پیغمبر جو (نیکوں کو) خوشی سنانے والے اور (بدکاروں کو) ڈرانے والے تھے اس لیے بھیجے کہ پیغمبروں کے آجانے کے بعد پھر کوئی عذر لوگوں کو اللہ کے سامنے باقی نہ رہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا۔

اور ہمنے ابراہیم کو (بیٹا) اسحاق اور (پوتا) یعقوب دیا اور ہر ایک کو راہ پر لگایا اور نوح کو تو ہم پہلے ہی راہ پر لگا چکے تھے اور ابراہیم (یا نوح) کی اولاد میں سے ہمنے) داود اور سلیمٰن اور ایوب اور یوسف اور موسےٰ اور ہارون کو راہ پر لگایا اور نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور زکریا اور یحییٰ (ابن زکریا) اور عیسےٰ (ابن مریم بنت عمران) اور الیاس کو یہ سب نیک بختوں میں سے تھے اور اسمٰعیل (بن ابراہیم) اور الیسع اور یونس (بن متے) اور لوط (بن ہاران) کو اور ان سب کو ہمنے ساری جہان پر بزرگی دی اور ان کے بعضے باپ دادوں اور اولاد اور بھائیوں کو بھی اور ہمنے انکو چن لیا اور ان کو سیدھی راہ بتلائی یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے سوجھائے اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو انکا کیا کرایا (سب) اکارت ہوتا انہی لوگوں کو (پیغمبروں کو) ہمنے کتاب اور شریعت اور پیغمبری دی اگر یہ لوگ اِن چیزوں کو نہ مانیں (تو

ف اس بیان سے یہود کو الزام دینا مقصود ہے کہ ان سب پیغمبروں کی نبوت تم تسلیم کرتے ہو حالانکہ ان پر موسیٰ کی طرح ایکبارگی کوئی کتاب نہیں اتری پھر حضرت محمدؐ پر اگر قرآن ایک بارگی نہ اترا تو کیا قباحت ہے ۱۲ ف یعنی خود اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اسکو حضرت موسیٰ نے سنا تو جو آواز حضرت موسیٰ نے سنی وہ اللہ کی آواز تھی اس سے رد ہوا جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کا جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود بات نہیں کی تھی بلکہ درخت میں بات کرنیکی طاقت پیدا کر دی تھی یا کسی فرشتے نے اللہ کی طرف سے بات کی تھی ان بیچوقوفوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جو درخت میں بات کرنیکی قوت پیدا کر سکتا ہے وہ خود بات کرنیسے عاجز ہو سکتا ہے اور اگر درخت یا فرشتے نے بات کی ہوتی تو وہ یہ کیسے کہہ سکتا تھا انی انا اللہ رب العالمین اور پھر خاص حضرت موسیٰؑ کو کلیم اللہ کا لقب کیوں دیا جاتا کیونکہ فرشتے کے ذریعہ سے تو اللہ نے تمام پیغمبروں سے بات کی ہے ۱۲ ف اور وہ یہ نہ کہیں کہ تو نے ہم کو دین کی باتوں سے بیخبر رکھا ۱۲ ف صحیحین میں ابن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ سے زیادہ کسی کو غیرت نہیں ہے اور اسی وجہ سے اس نے فحش باتوں کو حرام کیا کھلی ہوں یا چھپی اور اللہ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے آپ اپنی تعریف کی اور اللہ سے زیادہ کوئی عذر پسند نہیں کرتا یہی وجہ ہے کہ اس نے پیغمبروں کو خوشی اور ڈر سنانے کے لئے بھیجا ۱۲ ف اگر کتاب یا تیری پیغمبری اور قرآن کو نہ مانیں تو نہ مانیں ۱۲ ف یعنی اسحاق اور یعقوب دونوں ابراہیم کی طریق پر تھے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۝ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَى لِلْعَالَمِينَ ۝	کچھ پرواہ نہیں) ہم نے ان (پر ایمان لانے) کے لیے ایسے لوگوں کو تیار کر دیا ہے جو ان کا انکار نہیں کرتے ہیں (اٹھارہ پیغمبر) وہ لوگ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے راہ پر لگایا تو بھی انہی کی راہ پر چل (اے پیغمبر) کہدے میں قرآن سنانے پر تم سے کچھ اجرت (مزدوری) نہیں مانگتا قرآن تو اور کچھ نہیں سارے جہان کے لیے نصیحت ہے
۱۵	بنی اسرائیل	۸	سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۝	تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر ہمنے بھیجے انکا یہی قاعدہ رہا ہے اور تو ہمارا قاعدہ بدلتا نہ پائے گا۔
۱۶	مریم	۴	أُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۝	(یہ پیغمبر) وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا آدم کی اولاد میں سے اور ان لوگوں کی (اولاد میں) سے جنکو ہمنے نوح کے ساتھ (کشتی میں) چڑھا لیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے اور (یہ) انلوگوں میں سے ہیں جنکو ہمنے ہدایت کی (سیدھی راہ بتلائی) اور انکو (ساری خلقت میں سے پیغمبری کیلئے) چن لیا جب ان لوگوں کو اللہ کی آیتیں پڑھکر سنائی جاتی تھیں تو سجدے میں گر پڑتے اور روتے جاتے
۱۷	الانبیاء	۶	وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝ وَأَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا إِنَّهُمْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝	اور (اے پیغمبر) اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل (پیغمبر) کو یاد کر یہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے اور ہمنے انکو اپنی رحمت میں داخل کیا کیونکہ وہ نیک بختوں میں تھے۔
۱۸	المؤمنون	۴	يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝	(اے پیغمبر ہمنے ہر زمانہ میں پیغمبروں کو یہی حکم دیا ہے) پیغمبرو ستھری (پاکیزہ) چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرتے رہو (جو شرع کے موافق ہوں) جو تم کرتے ہو میں جانتا ہوں
۲۱	الروم	۵	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝	اور (اے پیغمبر) ہم تجھ سے پہلے کئی پیغمبر ان کی قوم کیطرف بھیج چکے ہیں وہ نشانیاں (معجزے) لیکر انکے پاس آئے مگر انہوں نے نہ مانا آخر گنہگاروں (نافرمانوں) سے ہمنے بدلہ لیا اور ایمان والوں کی مدد ہمکو ضرور تھی

ف۱ یعنی کتاب اور شریعت اور نبوت کو مانتے ہیں مراد صحابہ کرام ہیں یا مدینہ والے انصاری لوگ یا اہل کتاب کے وہ لوگ جو آنحضرتؐ پر ایمان لائے ہیں یا یہ اٹھارہ پیغمبر جنکا ذکر اوپر گذرا اور انکے تابعین ۱۲ ف۲ یعنی اللہ کی توحید اور اصول عقائد میں کیونکہ تمام پیغمبر ان باتوں میں متفق ہیں ۱۲ ف۳ اس سے یہ نکلا کہ آنحضرتؐ ساری دنیا کے طرف بھیجے گئے تھے یہانتک کہ جنوں کی طرف بھی ۱۲ ف۴ جب انکی امت نے انکو نکالا تو امت پر عذاب اترا اور وہ تباہ ہو گئے ۱۲ ف۵ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام اور زکریا اور یحیےٰ اور عیسیٰ یہ سب یعقوب کی اولاد میں اس کو یہ نکتا ہے کہ بیٹی کی اولاد بھی اولاد میں داخل ہے ۱۲ ف۶ تمہارے ہر ایک کام سے برا ہو یا بھلا میں واقف ہوں اور اسی کے موافق بدلہ دونگا صحیح حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزہ ہی چیز قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا جو پیغمبروں کو دیا پھر یہ آیت پڑھی پھر فرمایا ایک شخص لمبا سفر کرتا ہے گرد آلود بال پریشان اس کا کھانا حرام کا پینا حرام کا پہننا حرام کا اور حرام سے پلا ہے وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے یارب یارب اس کی دعا کیونکر قبول ہو گی ۱۲ ف۷ اس آیت میں ایمان والوں کے لئے بڑی خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ انکا مددگار ہے حدیث میں ہے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی عزت بچائے تو اللہ تعالیٰ پر ضرور ہے کہ دوزخ کی آگ اس کو پھیر دے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۱۲

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
٠	الاحزاب ۳۳	۱	وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝ لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا	اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب ہمنے پیغمبروں سے انکا اقرار لیا (اور خاص) تجھ سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسےٰ اور عیسےٰ مریم کے بیٹے سے بھی اور ہمنے اُن سے پکا اقرار لیا اس سے یہ مطلب تھا کہ قیامت کے دن سچوں (پیغمبروں) سے ان کے سچ کا حال پوچھے اور کافروں کے لیے تکلیف کا عذاب طیار رکھے۔
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۵	وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ۝ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝	اور ہم تو پہلے ہی اپنے بھیجے ہوئے بندوں (یعنی پیغمبروں) کے باب میں فرما چکے ہیں کہ (آخر ایک روز) ضرور ان کو (ہماری) مدد پہونچیگی اور ضرور ہمارا ہی لشکر غالب ہوگا
//	//	۶	وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝	اور سلام ہے پیغمبروں پر
۲۴	المؤمن	۸	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۝	اور ہم تجھ سے پہلے بہت پیغمبر بھیج چکے ہیں انمیں کوئی ایسے ہیں جنکا حال ہمنے تجھ کو سنایا اور کوئی ایسے ہیں جنکا حال ہمنے تجھ کو نہیں سنایا
۲۵	الزخرف ۴۳	۱	وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ۝	اور ہمنے اگلے لوگوں میں بہت سے پیغمبر بھیجے
۲۶	قٓ	۱	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودُ ۝ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ۝ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ	اُن (مکہ کے) کافروں سے پہلے نوح کی قوم نے اور کوئیں والوں (شعیب کی قوم نے) اور ثمود اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کی قوم والوں نے اور مدین کے بسنے والوں نے اور تبع کی قوم والوں نے جھٹلایا انمیں سے ہر ایک نے پیغمبروں کو جھٹلایا آخر ہمارا عذاب ان پر اتر کر رہا
۲۷	الحدید ۵۷	۳	لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۝ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا	ہم تو اپنے پیغمبروں کو کھلی کھلی نشانیاں دیکر بھیج چکے اور ان کے ساتھ کتاب (آسمانی توریت انجیل زبور قرآن وغیرہ) اور انصاف کا ترازو اتارا اسلیے کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم ہی نے لوہا پیدا کیا اُس سے تو بڑی لڑائی کا سامان بنتا ہے اور لوگوں کو بہت (فائدے ہوتے ہیں) اور اسکے پیدا کرنے سے یہی مطلب ہے کہ اللہ دیکھے کون بن دیکھے اس کی اور اسکے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے بیشک اللہ زور

ف۱ کر ... کے حکم لوگوں کو پہونچاویں گے اور ایک دوسرے کی تصدیق کرینگے ۱۲ ف۲ کہ انہوں نے لوگوں کو اللہ کے حکم پہونچائے یا نہیں اور لوگوں نے انکو کیا جواب دیا جب پیغمبروں تک سے پوچھ ہوگی تو دوسرے لوگوں کو بہت ڈرنا چاہیے وہ کہاں بچ سکتے ہیں ۱۲ ف۳ توحید والوں کا غلبہ ہوگا مشرک رہیں گے گو لڑائی میں دو میں تو آخر میں ہاریں گے دنیا میں تو آخرت میں رہیں گے ف۴ قرآن میں صرف پچیس پیغمبروں کا حال مذکور ہے ... اللہ کے پیغمبر آچکے ہیں اور لوگوں کو توحید اور اچھی باتوں کی ہدایت کر چکے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آچکے ہیں ایک حدیث میں آٹھ ہزار پیغمبر آچکے ہیں چار ہزار بنی اسرائیل میں سے اور چار ہزار اور قوموں میں ۱۲ ف۵ جن کا ذکر ... ف۶ کیونکہ ایک پیغمبر کو جھٹلانا گویا سب کو جھٹلانا ہے ۱۲ ف۷ یعنی عدل اور انصاف کا حکم دیا بعضوں نے کہا حضرت جبرئیل حضرت نوح پر ایک ترازو لیکر اترے اور فرمایا اپنی قوم سے کہو اس سے چیزیں تولا کریں ۱۲ ف۸ یا اتارا جیسے ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت آدم کے ساتھ جنت سے سندان اور دستی اور ... اترا تھا ۱۲ ف۹ جیسے تلوار بندوق توپ وغیرہ ۱۲ ف۱۰ ... اکثر اشتر سیکڑوں طرح کے آلات اس سے بناتے ہیں ۱۲

نمبر سورة	سورة	آیت	قرآن	ترجمہ
			وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا	والاہی زبردست اور ہم نوح اور ابراہیم کو (بہ) پیغمبر بنا کر بھیج چکے ہیں اور انکی اولاد میں ہمنے پیغمبری اور کتاب کو (جاری) رکھا اسپر بھی (انکی اولاد میں سے) بعضے تو راہ پر آئے اور بہتیرے نافرمان ہی ہے پھر ہمنے انکے پیچھے پیغمبروں کا تار باندھ دیا
۲۵	الزخرف	۴	وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا ق	اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے جو ہم پیغمبر بھیج چکے ہیں ان سے پوچھ لے۔

صِفَاتُ الْقُرْآنِ

باب ۲۱ قرآن کی صفات کا بیان

نمبر سورة	سورة	آیت	قرآن	ترجمہ
۱	البقرة	۱	الٓمٓ ۝ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝	اس کتاب میں (یعنی اسکے سچ ہونے میں اللہ کیطرف سے) کوئی شک نہیں یہ راہ بتاتی ہے ڈرنیوالوں کو جو بن دیکھی باتوں پر یقین کرتے ہیں (اسی کو غیب کہتے ہیں) اور نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہمنے دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو یقین کرتے ہیں اسپر جو اترا تجھ پر اور جو اترا تجھ سے پہلے اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں (قیامت کا اور حشر و نشر کا)
″	″	۳	وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝	اور اگر تم کو شک ہے اس کلام میں جو ہمنے اتارا اپنے بندے پر (یعنی قرآن میں) تو ایک ہی سورت اس کے جوڑ کی بنا لاؤ اور جو حمایتی تمہارے اللہ کے سوا ہوں انکو بھی بلا لو اور (انسے مدد لو اس سورت کے بنانے میں) اگر تم سچے ہو تو اگر ایسا نہیں کرتے اور البتہ نہ کرسکو گے تو اس آگ سے بچو جسکے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں رکھا ہی لکڑیوں کی اس میں جلیں گے) وہ منکروں کے لیے تیار ہے
″	″	۱۲	وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝	اور (محمد) ہمنے تجھ پر کھلی (اور صاف) آیتیں اتاری ہیں اور ان کو وہی نہیں مانتے جو نافرمان ہیں۔
″	″	۱۳	مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ	ہم جو آیت منسوخ کردیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی

ف دنیا اور دین کا انتظام بغیر ایک قانون کے چل نہیں سکتا یہ قانون اللہ کی کتاب ہے اب قانون اسوقت تک کام نہیں آسکتا جبتک انصاف کی نیت نہ ہو اس لئے انصاف کا حکم دیا۔ انصاف اسوقت تک نہیں ہوسکتا جبتک ظالموں اور بے انصافوں کو سزا نہ دی جاوے اُنکے سزا دینے کے لئے اور انکو راہ پر لانے کے لئے لوہا پیدا کیا غرض قانون اللہ تعالیٰ اور عدل ان تین چیزوں کے بغیر کوئی انتظام قائم نہیں رہ سکتا ۱۲ ف اس طرح کے حروف جو سورتوں کی ابتداء میں آتے ہیں کل چودہ ہیں۔ خلفاء اربعہ نے انکی بارے میں فرمایا ہے کہ انکے معنی اللہ جل جلالہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکے معنی میں کوئی بات نقل نہیں ہوئی تو سب تفسیریں سو خلفاء اربعہ کی تفسیر مقدم ہے ۱۲ صاحب الفوائد السلفیہ ف اس طرح کے حروف جو قرآن کی بعض سورتوں کے شروع میں ہوتے ہیں انکو اسرار اللہ کہتے ہیں اور یہ ان متشابہات میں سے ہیں جنکے معنی کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور ایک یہودی تھا مالک بن حنیف وہ مومنوں کے دل میں شک ڈالتا تھا کہ یہ کتاب وہ کتاب نہیں ہے جسکی خبر اگلی کتابوں میں دی گئی ہے تب اللہ تعالیٰ نے اسکے رد میں یہ آیتیں اتاریں ۱۲ ف قولہ ہدی للمتقین مطلب یہ ہے کہ جنکے لئے اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں متقی ہونا مقرر ہوچکا تو انکو اس قرآن کریم سے تقوی حاصل ہو جاتا ہے اور جنکے لئے تقوی مقدر نہیں وہ محروم رہجاتے ہیں جیسے بیمار دوائی کھاتے ہیں جس کے نصیب میں صحت ہوتی ہے وہ شفایاب ہو جاتا ہے اور جنکے واسطے صحت نہیں مقدر اور اسی بیماری ہی انکی موت مقدر ہو تو اسکو فائدہ نہیں ہوتا یا یہ مراد کہ جو لوگ پہلے ہی سے متقی ہوتے ہیں انکا تقوی قرآن مجید کے سننے سے روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا فاما الذین آمنوا فزادتہم ایمانا وہم یستبشرون ۱۲ صاحب الفوائد السلفیہ ف اس کتاب سے مراد قرآن مجید ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانوں پر جس کتاب کے اتارنے کا وعدہ کیا تھا وہی کتاب یہ ہے (باقی صد ضمیمہ)

نمبر	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ	دوسری لاتے ہیں کیا تجھ کو معلوم نہیں اللہ تعالے سب کچھ کر سکتا ہے ف۱
۳	آل عمران	۱	نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۙ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ	اُس نے (تھوڑا تھوڑا اتار کے) تجھ پر سچی کتاب اتاری (قرآن) جو اگلی کتابوں کو سچ بتاتی ہے اور اسی نے لوگوں کی ہدایت کے لیے قرآن مجید اترنے سے پہلے توریت شریف اور انجیل مقدس اتاری ف۲ اور اسی نے فیصلہ اتارا جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کا انکار کیا ف۳ انکو سخت عذاب ہوگا ف۴ اور اللہ زبردست ہے (جو کوئی اسکی کتاب اور پیغمبر کو نہ مانے اس سے) بدلہ لینے والا
؍؍	؍؍	؍؍	هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ	اسی نے تجھ پر یہ کتاب اتاری (یعنے قرآن شریف) اس میں کی بعضی آیتیں کھلی صاف مضمون کی ہیں وہ تو قرآن شریف کی جڑ ہیں ف۵ اور بعضی آیتیں گول گول مضمون کی ہیں ف۶ پھر جن کے دل پھرے ہوئے ہیں ف۷ وہ لوگوں کو گمراہ کرنے اور اصلی حقیقت دریافت کرنے کی نیت سے گول گول آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں ف۸ حالانکہ اصلی حقیقت اُن کی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو پکے عالم ہیں (نہ کنہہ ملا) وہ کہتے ہیں ہم اُن پر ایمان لائے یہ سب آیتیں ہمارے پروردگار کی طرف سے (اتری) ہیں ف۹ اور جن کو عقل ہے وہی سمجھائے سمجھتے ہیں
۴	؍؍	۱۱	تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ	(اے پیغمبر) یہ اللہ کی سچی آیتیں ہیں جو ہم تجھ کو (جبریل کی زبانی) پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ جہان کے لوگوں پر ذرہ بھی ظلم نہیں کرنا چاہتا ف۱۰
؍؍	؍؍	۱۴	هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ	(عام) لوگوں کے واسطے تو یہ ایک تاریخی بیان ہے اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں انکے لیے ہدایت اور نصیحت بھی ہے ف۱۱
۵	النساء	۱۱	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا	کیا لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر وہ خدا کے سوا اور کسی سے آیا ہوتا (جیسے کافر اور منافق سمجھتے تھے) تو اس میں بہت سا اختلاف پاتے ف۱۲

ف۱ یہود کہتے تھے کہ حضرت محمد صلعم ایک بات کا حکم کرتے ہیں پھر اس کے برخلاف حکم دیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ قرآن انہی کا بنایا ہوا ہے اللہ کا کلام نہیں کیونکہ اللہ کے کلام میں نسخ دینے ایک حکم کا موقوف کر دینا نہیں ہو سکتا تب یہ آیت اتری یعنے اللہ تعالی کو اختیار ہے کہ ایک حکم اتارے پھر جب تک چاہے اسکو قائم رکھے اور جب چاہے اسکو منسوخ کر کے دوسرا حکم اس کے بدل لاوے ویسا ہی یا اس سے بہتر یعنے اس سے آسان اور زیادہ مفید اور تمام علماء سلف و خلف کا اسپر اتفاق ہے کہ نسخ جائز ہے اللہ کے کلام میں اور حدیث شریف میں ف۲ ایک بار گی حضرت موسیٰ پر توریت اور حضرت عیسیٰ پر انجیل ف۳ فیصلہ سے مراد وہ آسمانی کتابیں ہیں جو دوسرے پیغمبروں پر اتریں جیسے زبور حضرت داؤد پر اور صحیفے حضرت آدم اور نوح اور ابراہیم اور شعیا اور ارمیا وغیرہ پر ف۴ وہ نصاریٰ تھے نجران کے انہوں نے قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانا ف۵ دنیا میں قتل اور جزیہ اور غلام لونڈی بننا آخرت میں دوزخ میں جلنا ف۶ جنکو محکم کہتے ہیں ف۷ کئی پہلو نکلتے ہیں جنکو متشابہ کہتے ہیں ف۸ جابر بن عبد اللہ اور شعبی اور سفیان ثوری نے کہا محکم وہ آیتیں جنکا معنے معلوم ہو اور متشابہ جنکا معنے معلوم نہیں ہو سکتا جیسے حروف مقطعات سورتوں کے شروع میں مثلاً الٓمٓ الٓرٰ حٰمٓ وغیرہ ف۹ یعنی کج باطل کی طرف جھکے ہوئے ف۱۰ جیسے رات دن اس قسم کی آیتوں میں بحث کرتے ہیں اور ان میں طرح طرح کی تاویلیں اپنے دل سے تراش کر لگاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ان تکراروں میں پڑ کر گمراہ ہو جاویں اور دین کا اصل مطلب فوت ہو جائے سید علماء نے کہا اہل بدعت کا یہی حال ہے وہ اسکی کتاب کو گویا کھیل کرتے ہیں وہ خدا کریم سے نہیں ڈرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لیا ف۱۱ محکم ہو یا متشابہ ۱۲ (باقی در حاشیہ)

پارہ	سورۃ	آیت	عربی متن	ترجمہ
٦	النساء	٢٤	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝	لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیل آچکی اور ہم نے تم پر ایک جگمگاتا نور بھیجا پھر جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کا سہارا لیا ان کو اللہ تعالے اپنی رحمت (جنت) اور فضل (دیدار الٰہی) میں داخل کرے گا اور اپنے تک پہونچنے کی سیدہی راہ انکو سوجھائے گا۔
٦	المائدۃ	٣	قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	بیشک اللہ تعالے کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ہے اور قرآن جو بیان کرنیوالا ہے اللہ اس سے (یعنے اس نور یا کتاب سے) ان لوگوں کو جو اسکی مرضی پر چلتے ہیں (دوزخ سے) بچاؤ کی راہیں دکھلاتا ہے اور اندھیرے (کفر) سے انکو نکالکر اپنے حکم سے اجالے (اسلام) میں لاتا ہے اور انکو (شریعت کا) سیدھا رستہ بتلاتا ہے
٧	الانعام	١١	وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝	اور یہ کتاب (یہی یعنے قرآن مجید) ہمنے اتاری برکتوالی اگلی کتابوں کو سچ بتانے والی اسلیے کہ تو مکہ اور اس کے گرد اگرد تمام جہان کے لوگوں کو ڈرائے اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں وہ قرآن پر (یہی ضرور) ایمان لائیں گے اور وہ اپنی نماز کا (بہی ضرور) خیال رکھیں گے
〃	〃	١٣	قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝	تمہارے مالک کیطرف سے تمکو دل کی آنکھیں (دلیلیں) پہونچ چکیں اب جو کوئی دیکھے تو اپنا ہی فائدہ کریگا اور جو اندھا بن جائے تو اپنا ہی برا کریگا اور میں تم پر داروغہ (کروڑی) نہیں ہوں
〃	〃	〃	وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝	اور ہم اسیطرح آیتوں کو پہیر پہیر کر لاتے ہیں اور اسلیے کہ وہ کہیں تو پڑہا ہوا ہے اور اسلیے کہ جو علم والے ہیں انکو صاف سمجھا دیں
〃	〃	١٤	اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝	(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدے) کیا میں اللہ کے سوا اور کسی فیصلہ کرنیوالے کو ڈہونڈوں اور اسی نے تم پر یہ کتاب (قرآن) اتاری جسمیں کھلا بیان ہے اور جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی ہے وہ دل میں خوب جانتے ہیں کہ قرآن سچ تیرے مالک کیطرف سے اترا ہے پہر تو تو ہرگز شک کرنیوالوں میں مت ہو

ف یعنے سند وہ کیا ہے قرآن یا پیغمبر یا معجزے ۱۲ ف یعنے حضرت محمد یا دین اسلام ۱۲ ف جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط ۱۲ ف جیسے توریت کو ہم نے اتارا اسی طرح [illegible] ۱۲ ف توریت انجیل زبور وغیرہ ۱۲ ف لفظی ترجمہ یوں ہے اور اس کے گرد والوں کو ۱۲ ف کیونکہ قرآن آخرت ہی کو درست کرنے کی تدبیریں بتلاتا ہے ۱۲ ف کیونکہ نماز سب عبادتوں کی چوٹی اور بہبودی آخرت کی کنجی ہے ۱۲ ف جو اللہ نے تمہارے اوپر بیان کیں ۱۲ ف سمجھے اور غور کرے ایمان لائے ۱۲ ف ان دلیلوں میں غور نہ کرے ایمان نہ لائے ۱۲ ف یہ اللہ نے حضرت محمد صلعم کی زبان پر فرمایا یعنے میں اسکا ذمہ وار نہیں کہ خواہ مخواہ تم کو ہدایت ہو جاوے اور تم راہ راست پر آجاؤ میرا کام تو اللہ کا حکم سنا دینا اور اسکی توحید کی دلیلیں بتا دینا ہے ۱۲ ف کبھی مومنین کو خوشخبری کبھی کافروں کو ڈرانا کبھی نصیحت کبھی قدرتوں کا بیان کبھی حکم احکام تاکہ کافروں کو عبرت ہو [illegible] ۱۲ ف یعنے بعضے کافر کہتے تھے کہ آنحضرت صلعم کو یہودی عالم سکھلاتے اور پڑہاتے ہیں اور بعضے کہتے تھے کہ روم کے دو شخصوں سے آپ نے علم حاصل کیا ہے ۱۲ ف تو باتوں کا پہیر پہیر کر لانا [illegible] کا سبب ہے جو ایمان لاتے ہیں اور عمل کرتے ہیں اور بعضوں کی تباہی کا باعث ہے وہ کہتے ہیں تم کہیں سے یہ باتیں سیکھ کر آتے ہو [illegible] ۱۲ ف [illegible] نے آنحضرت صلعم سے یہ خواہش کی کہ ہمارے اور آپ کے درمیان جو اختلاف ہے انکو فیصلہ کرنے کیلئے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو منصف بنا دیجئے اسکا فیصلہ ہم اور آپ دونوں مان لیں اسوقت یہ آیت اتری [illegible] ۱۲ ف یعنے یہود و نصاریٰ ۱۲ ف اگر زبان سے انکار کریں تو [illegible] ۱۲ ف یعنے اس میں شک نہ کر کہ یہود و نصاریٰ کے دلوں میں قرآن کی سچائی کا یقین ہے [illegible] ۱۲ ف قرآن شریف جسکی [illegible] قیامت تک کم نہ ہوگی ۱۲

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۷	الانعام	۱۲۶	وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۚ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝	اور (اے پیغمبرؐ) یہ تیرے مالک کی سیدھی راہ ہے جو لوگ سمجھتے ہیں انکے لیے ہمنے کھولکر (اپنی) آیتیں بیان کردی ہیں
〃	〃	۱۵۵	وَهٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ ۝ أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ	اور یہ کتاب (قرآن) برکت والی ہمنے اسکو اتارا تو (اے مکہ والو) اسپر چلو اور (اسکے جھٹلانے سے) بچے رہو اسلیے کہ تمپر (اسکی) رحمت ہو کہیں تم ایسا نہ کہو ہمسے پہلے دو ہی گروہوں (یہود نصاریٰ) پر کتاب اتری اور ہم تو ان لوگوں کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے یا ایسا نہ کہو اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ان سے بڑھ کر راہ پاتے لو اب تو تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے دلیل اور ہدایت اور رحمت (سب چیزیں) آچکیں
۷	الاعراف	۱	الٓمٓصٓ ۝ كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝	یہ کتاب تجھ پر اتاری گئی ہے اس لیے کہ تو اس سے (کافروں کو) ڈرائے اور ایمان والوں کو نصیحت کرے اس لیے اسکے پہونچا دینے میں تیرا دل تنگ نہ ہو
۸	〃	۵۲	وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝	اور ہمنے تو ان (کافروں) کو ایک کتاب بھی پہنچادی جسمیں ہمنے جانکر تفصیل (ہر ایک حکم) بیان کیا ہے وہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے
۹	〃	۲۰۳	هٰذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝	یہ (قرآن کیا ہے) سوجھ بوجھ کی باتیں ہیں جو تمہارے مالک کی طرف سے آئیں اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے اور جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگاکر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم ہو
〃	یونس	۱	الٓرٰ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۝	یہ پکی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں
〃	〃	۳۷	وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝	اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسکو اپنے دل سے بنالے بلکہ وہ اگلی کتابوں کو سچ بتاتا ہے اور انکو کھولکر بیان کرتا ہے کوئی شبہ نہیں وہ اللہ کیطرف سے اترا ہے) جو ساری جہان کا مالک ہے کیا یہ لوگ (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ اسکو پیغمبر نے بنا لیا ہے کہدو اگر تم سچے ہو تو ایک سورت تو اسکی سی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جن جن کو تم بلا سکو (اپنی مدد کے لیے) بلا لو

ف یعنے اسلام کا دین یا قرآن ۱۲ ف یہ کتاب ہمنے اس لئے اتاری ۱۲ ف یا اس کو برا جانکر کہ تم ایسا کہو ۱۲ ف تورات اور انجیل اور پھر کوئی کتاب نہیں اتری ۱۲ ف یعنی انکی وہ زبان نہیں سمجھتے تھے جس زبان میں یہ کتابیں اتری تھیں ۱۲ ف یعنے قرآن شریف جس میں یہ سب باتیں موجود ہیں ۱۲ ف اس کی تفسیر سورہ بقرہ کے شروع میں گذر چکی ابن عباسؓ نے کہا اس کا معنے یہ ہے میں اللہ تم ہوں جو تفصیل سے بیان کرتا ہوں بعضوں نے کہا یہ ایک نام ہے اللہ تم کا جس سے قسم کھائی اُس نے سدی رحمہ نے کہا المص سے المصور اللہ تم کا نام مراد ہے قرظی نے کہا اللہ الرحمن الصمد مراد ہے ضحاک نے کہا انا اللہ الصادق اور یہ سب گمان ہیں لوگوں کے اور حق یہی ہے کہ اس قسم کے حروف جو سورتوں کے شروع میں آئے ہیں وہ اللہ کے راز ہیں وہ جسکو چاہتا ہے سمجھا دیتا ہے کیا مراد ہے ۱۲ ف لوگوں کے تین درجے ہیں عین الیقین والے اور علم الیقین والے عام مسلمان قرآن اول والوں کے لئے سوجھ ہے انکو ایسا یقین ہے گویا دیکھ رہے ہیں دوسروں کے لئے ہدایت تیسروں کے لئے رحمت ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے معلوم ہوا کہ قرآن جس گھر میں پڑھا جاتا ہے اور لوگ دل لگا کر اسکو سنتے ہیں تو وہاں اسکی رحمت اترتی ہے ۱۲ ف یعنے اس سورت میں ۱۲ ف یہ انہی حروف میں سے ہیں جو اللہ تم کے اسرار کہلاتی ہیں جیسے سورہ بقرہ کے شروع میں بیان ہوچکا ابن عباسؓ نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ میں اللہ ہوں جو دیکھ رہا ہوں گویا مختصر ہے انا اللہ اری کا ۱۲ ف اسکی ایک سورت بھی کسی سے بن نہ سکی ۱۲ ف قرآن میں جو باتیں ہیں ۱۲ ف اور جھوٹ کہدیا کہ اللہ تم کا کلام ہے ۱۲ ف پیغمبر تو پڑھے لکھے نہیں اور شاعر نہیں ہیں عرب میں تو بڑے بڑے فصیح اور شاعر اور پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں ان سب کو بلا کر صلاح مشورہ کرکے ایک ہی سورت قرآن کی کسی سورت کی سی بنالاؤ اسوقت البتہ یہ خیال کرسکتے ہو کہ قرآن شاید پیغمبر نے بنا لیا ہوگا جب تم سب ملکر اس کی سی ایک سورت بھی نہ بنا سکے تو یہ خیال کیونکر ہوسکتا ہے کہ اکیلے ایک ان پڑھ شخص نے سارا قرآن بنالیا ۱۲ ف یہ کتاب دینے جسکی شرح نہ ہوگی یا جس میں حکمت بھری ہوئی ہے یا جو لغویوں اور اختلاف سے پاک ہے ۱۲

پارہ	سورت	آیت	متن	ترجمہ
۱۱	یونس	۶	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۔	لوگو تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے نصیحت آئی (یعنے قرآن) اور دلوں میں ف۱ جو بیماریاں ہیں ان کی دوا ف۲ اور ہدایت اور رحمت ایمان داروں کے لیے (اے پیغمبر) کہدے اللہ کے فضل اور رحمت ف۳ پر (انہی دونوں چیزوں) پر خوش ہونا چاہیے یہ اس سے بہتر ہے جو وہ سمیٹتے ہیں ف۴
〃	〃	۱۰	فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْــَٔـلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۔ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔	تو اے پیغمبر ف۵ ہم نے جو تجھ پر اتارا (یعنے قرآن) اس میں اگر تجھ کو شک ہو تو ان لوگوں سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے کی کتاب (توریت انجیل) پڑھتے ہیں بے شک تیرے مالک کی طرف سے تجھ کو سچی کتاب پہونچ گئی تو ہرگز شک کرنے والوں میں سے مت ہو اور ان لوگوں میں مت ہو جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا (اگر ایسا کرے) تو پھر تو ٹوٹا پانے والوں میں سے ہوگا
〃	〃	۱۱	قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۔	(اے پیغمبر ف۶) کہدے لوگو تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے سچ آچکا پھر جو کوئی راہ پر لگ جائے ف۷ تو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے راہ پر لگتا ہے اور جو کوئی بھٹک جائے وہ بھٹک کر اپنا ہی نقصان کرتا ہے ف۸ اور میں تمہارا کروڑی نہیں ہوں ف۹
〃	هود	۱	الۤرٰ ۟ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۔	ف۱۰ یہ ایسی کتاب ہے جسکی آیتیں جانچ لی گئی ہیں پھر کھول کر بیان کی گئی ہیں حکمت والے خبردار کی طرف سے (اتری ہے)
۱۲	〃	۲	اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔	بلکہ وہ کافر ف۱۱ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن کو (جھوٹ) بٹ لیا تو ف۱۲ کہدے اگر تم سچے ہو تو قرآن کی طرح دس بٹی ہوئی سورتیں بنا کر لے آؤ اور ف۱۳ خدا کے سوا تم جن جنکو بلا سکتے ہو بلا لو ف۱۴ پھر اگر یہ کافر جو تم نے چاہا وہ نہ کر سکیں ف۱۵ تو تم یقین کر لو کہ قرآن اللہ کا علم لے کر اترا ف۱۶ اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تو کیا اب بھی تم مانتے ہو (یا نہیں ف۱۷)
۱۲	〃	۱۰	وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاۗءَكَ فِيْ هٰذِهِ	(اور سر جھکاتے ہو) پیغمبروں کی سب وہ خبریں جن سے ہم تیرا دل مضبوط کرتے ہیں تجھ سے بیان کرتے ہیں اور اس سورت میں ف۱۸ جو حق بات تھی وہ

ف۱ کفر اور شرک اور شک کی ۔ ف۲ یہی قرآن کی صفت ہے کہ وہ دل کی بیماریوں کو دفع کرتا ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا میرے سینے میں کچھ بیماری ہے آپ نے فرمایا قرآن پڑھا کر کیونکہ وہ دوا ہے سینوں کی دوسری روایت میں ہے کہ قرآن سینوں کی دوا ہے اور شہد ہر بیماری کی دوا ہے ۔ ف۳ ابن عباسؓ نے کہا فضل قرآن ہے اور رحمت دین اسلام بعضوں نے کہا فضل ایمان اور رحمت قرآن حدیث میں ہے کہ اللہ کا فضل قرآن ہے اور رحمت یہ ہے کہ تم کو قرآن والوں میں کیا ۔ ف۴ دنیا کا مال و اسباب اس لائق نہیں کہ انسان اس پر خوشی کرے اول تو فانی [illegible]

			الحق وموعظة وذكرى للمؤمنين ۝	تجھ کو پہونچ گئی اور مسلمانوں کو نصیحت اور عبرت ہو گئی
۱۲	یوسف	۱	الٓرٰ تلك ايٰت الكتٰب المبين ۝ انّآ انزلنٰه قرءٰنا عربيا لعلكم تعقلون ۝ نحن نقص عليك احسن القصص بمآ اوحينآ اليك هٰذا القرءان وان كنت من قبله لمن الغٰفلين ۝	یہ آیتیں کھلی کتاب (قرآن) کی ہیں ہم نے اس کتاب کو اتارا جو عربی زبان میں پڑھی جاتی ہے اس لیے کہ تم سمجھو ہم یہ قرآن تیرے پاس بھیجکر اچھے سے اچھا ایک قصہ تجھ کو سناتے ہیں اور تو اس (سورت کے اترنے) سے پہلے (اس قصہ سے) بے خبر تھا
۱۲	″	۱۱۱	لقد كان في قصصهم عبرة لاولي الالباب ما كان حديثا يفترى ولٰكن تصديق الذي بين يديه وتفصيل كل شيء وهدى ورحمة لقوم يؤمنون ۝	جو لوگ عقل والے ہیں ان کو بے شک ان لوگوں کے قصوں سے عبرت ہوتی ہے قرآن کوئی بنی ہوئی (بنائی ہوئی) بات نہیں ہے بلکہ قرآن اگلی کتابوں کا سچا کرنے والا اور ہر چیز کو کھولکر بیان کرنے والا ہے اور ایمان داروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے
۱۳	الرعد	۱	الٓمّٓرٰ تلك ايٰت الكتٰب والذي انزل اليك من ربك الحق ولٰكن اكثر الناس لا يؤمنون ۝	(اللہ سب کچھ جانتا ہے) یہ قرآن (شریف) کی آیتیں ہیں اور تیرے مالک کی طرف سے جو تجھ پر اترا وہ حق ہے (سچا ہے) مگر اکثر لوگ نہیں مانتے
″	″	۳۱	ولو ان قرءانا سيرت به الجبال او قطعت به الارض او كلم به الموتٰى	اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا جس سے پہاڑ سرک جاتے یا زمین پھٹ جاتی (یا اسکی مسافت طے ہو جاتی) یا مردے بات کرنے لگتے
″	″	۳۷	وكذٰلك انزلنٰه حكما عربيا ولئن اتبعت اهواءهم بعد ما جاءك من العلم ما لك من الله من ولي ولا واق	اور ایسے ہی ہمنے قرآن کو حکمت کو بھرا ہوا عربی زبان میں اتارا اور اگر علم تیرے پاس آ جانے کے بعد (بھی) تو انکی خواہش پر چلے تو خدا سے تیرا حمایتی اور بچانے والا کوئی نہ ہو گا
۱۴	ابراهیم	۱	الٓرٰ كتٰب انزلنٰه اليك لتخرج الناس من الظلمٰت الى النور باذن ربهم الى صراط العزيز الحميد ۝ الله الذي له ما في السمٰوٰت وما في الارض	یہ ایک کتاب ہے جو ہمنے تجھ پر اسلیے اتاری کہ تو لوگوں کو انکے مالک کے حکم سے اندھیروں سے نکالکر (ایمان کی) روشنی میں لائے یعنے اس زبردست خوبیوں والے خدا کے راہ پر جس خدا کا سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے
″	″	۵۲	هٰذا بلٰغ للناس ولينذروا به وليعلموا	یہ قرآن لوگوں کو نصیحت کرنے کے لیے اور ڈرانے کے لیے

ف تجھ کو اپنی پیغمبری اور حشر و نشر پر خوب یقین ہو گیا اگرچہ سب سورتوں میں حق باتیں ہیں گی اس سورت میں اگلے پیغمبروں کے حالات اور وہ باتیں ہیں جو اور سورتوں میں نہیں ہیں ۲ ف جو اس سورت میں ہیں ۳ ف کھلی کتاب یعنی جس کے مضمون صاف ہیں ہر ایک کی سمجھ میں آتے ہیں ۴ ف کیونکہ اگر دوسری زبان میں ہوتی تو تم اسکو اچھی طرح سمجھ نہ سکتے ۵ ف جس میں بڑے بڑے فائدے ہیں سننے والے کو عبرت ہوتی ہے غمگین کو تسلی ہوتی ہے بیمار کو خوشی ہوتی ہے صبر کرنیوالے کو امید ہوتی ہے عورتوں کا مکر و فریب معلوم ہوتا ہے ابن عباس نے کہا صحابہ نے عرض کیا کاش آپ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ہمکو سناتے اسوقت یہ سورت اتری ۶ ف یعنی پیغمبروں کے قصوں ۷ ف ابن عباس ۸ ف یا اسد اللہ تو ہم کو ان لوگوں میں سے کر [illegible] زندہ میں قرآن [illegible] قائم رکھ آمین ۹ ف اسکی تفسیر کئی بار اوپر گذر چکی ہے ۱۰ ف یا مردوں سے بات کرتے [illegible] وہ سنتے اور سمجھتے اور جواب دیتے تو بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے اسکے بعد عبارت محذوف ہے بعضوں نے کہا اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا تو وہ یہی قرآن ہوتا ابن عباس نے کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمائش کی کہ اگلے باپ دادا کو زندہ کرو ہم ان سے بات کریں اور ان پہاڑوں کو ہٹا کر زمین کشادہ کر دو اس وقت یہ آیت اتری ۱۱ ف جیسے اور اگلی کتابیں ہر ایک امت پر اسکی زبان میں اتاریں ۱۲ ف یا ہمنے اسکو عربی قرآن کر کے اتارا ۱۳ ف یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور مراد مسلمان ہیں یعنی اسکا حکم معلوم ہو جانے کے بعد پھر عمل نہ کرنا اور دوسرے کسی کی خواہش پر چلنا ایسا سخت گناہ ہے کہ گو جیسا ہی اور تمام دنیا سے زیادہ ہے وہ بھی ایسا کریں تو خدا کے عذاب میں گرفتار رہیں ۱۴ ف یہ سخت تنبیہ ہے ان مقلدوں کے لیے جو آیت یا حدیث سنکر بھی پھر کسی مجتہد عالم کی رائے پر چلیں ۱۵ ف اسکی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۶ ف اس کے کہ دین اور شریعت لانیوالے پیغمبر ہیں ۱۷ ف اسی کی ملک ہے اور سب اسی کی مخلوق ہے

پارہ	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
			أَنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝	اور یہ جاننے کے لیے کہ اللہ ہی ایک سچا معبود ہے اور بس اور عقلمند لوگوں کو غور کرنے کے لیے کافی ہے
۱۴	الحجر ۱۵	۱	الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝	یہ کتاب اور کھلی قرآن کی آیتیں ہیں ف۱
″	″	۱	إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝	بیشک قرآن ہم ہی نے اتارا ہے اور ہم ہی اسکے نگہبان ہیں ف۲
″	″	۶	وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝	اور ہمنے تجھ کو سات (سورتیں یا آیتیں) دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور بڑا قرآن دیا۔ ف۳
″	″	″	كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	جیسا (عذاب) ہمنے ان قسم کھانیوالوں پر ف۴ اتارا جنہوں نے قرآن کی ٹکڑے بوٹیاں کر لیں ف۵ تو قسم تیرے مالک کی ہم ان سب سے ان کاموں کی پرسش کرینگے جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے ف۶
″	النحل ۱۶	۸	وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) ہمنے تجھ پر یہ کتاب اسلیے اتاری ہے کہ تو لوگوں سے وہ باتیں کھولکر بیان کردے جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ف۷ اور یہ کتاب ایمان والوں کو راہ سوجھانیوالی اور رحمت ہے
″	″	۱۲	وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝	اور ہمنے تجھ پر یہ کتاب اتاری (یعنی قرآن) جس میں ہر چیز کا بیان ہے ف۸ اور مسلمانوں کو دین کی سچی راہ بتانیوالی اور رحمت اور خوشخبری ہے
″	″	۱۳	فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝	تو جب تو قرآن پڑھنا چاہے تو شیطان مردود کے وسوسوں سے اللہ تعالی کی پناہ مانگا کر ف۹
″	″	۱۴	وَإِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا	اور جب ہم ایک آیت کو بدل دوسری آیت اتارتے ہیں ف۱۰ اور اللہ جو اتارتا ہے اسکو اسکی مصلحت کو خوب جانتا ہے تو کہتے ہیں تو بس اپنے دل سے آیتیں بنالیتا ہے ف۱۱ بات یہ ہے کہ ان کافروں میں اکثر بے علم ہیں ف۱۲ کہدے اس (قرآن) کو تو پاک روح (حضرت جبرئیل) سچائی کے ساتھ (یا حکمت کے ساتھ) تیرے مالک کے پاس سے اتار لائے ہیں اسلیے کہ ایمان والوں کو (انکے دلوں کو ایمان پر) مضبوط کرے اور مسلمانوں کو ہدایت اور خوشخبری ہو اور ہمکو خوب معلوم ہے وہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص اسکو (یعنی پیغمبر کو) سکھا جاتا ہے ف۱۳ (ان بے وقوفوں نے) اتنا بھی نہ سمجھا جسکا نام لگاتے ہیں اسکی تو زبان

ف۱ کھلا قرآن یعنے اسکے مضمون صاف ہیں ۔ ف۲ کافروں نے دو باتیں کہیں تھیں ایک یہ کہ قرآن کو جو اللہ تعالی کا اتارا ہوا سمجھتا ہے یہ تیرا دیوانہ پن ہے دوسرے اگر تو سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے سامنے لاکر کھڑا کیوں نہیں کر دیتا اگلی آیت میں اللہ نے دوسری بات کا جواب دیا اور اس آیت میں پہلی بات کا قرآن کے لئے اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم خود اس کے نگہبان ہیں یہ شرف خاص قرآن شریف کو حاصل ہے یا تورات انجیل کو بھی عنایت نہیں ہوا ان میں لوگوں نے بہت کچھ کمی بیشی تحریر کر ڈالی مگر قرآن شریف آج تک ایسا محفوظ ہے کہ سبحان اللہ ۔ ف۳ سبع مثانی سے سورہ فاتحہ مراد ہے اس میں سات آیتیں ہیں اور مثانی اس لئے کہا کہ سورہ فاتحہ ہر رکعت میں دوہرائی جاتی ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ سبع مثانی اور قرآن عظیم اور ام القرآن سورہ فاتحہ ہے اور جب حدیث میں صاف اسکی صراحت موجود ہے تو اور کوئی تفسیر اختیار نہیں کر سکتے ۔ ف۴ یا بانٹ لینے والوں پر ۔ ف۵ اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے (اے پیغمبر) ہمنے تجھ پر قرآن اس طرح سے اتارا جیسے ان بانٹ لینے والوں پر اتارا تھا (یعنے یہود اور نصاری پر) جنہوں نے اپنے قرآن (یعنی کتاب تورات اور انجیل کو) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یعنے کچھ حصہ چھپا ڈالا کچھ ظاہر کیا ایک حصہ پر ایمان لائے اور ایک حصے کو نہ مانا ۔ ف۶ پیغمبروں کو قتل کرنے کیلئے قسم کھانا اللہ تعالی کی کتاب کے تکے بوٹیاں کرنا ۔ ف۷ توحید اور حشر و نشر کی باتیں ۔ ف۸ اور قرآن مجید کا تتمہ حدیث شریف دونوں کو ملاکر دیکھئے کہ ایک آدمی کو دین کی ضروری سب باتیں معلوم ہو جاتی ہیں ۔ ف۹ یعنی قرآن شروع کرتے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا کر ۔ ف۱۰ پہلی آیت کو اٹھا لیتے ہیں یا منسوخ کر دیتے ہیں ۔ ف۱۱ جیسا سوجھتا ہے ویسا کہتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ۔ ف۱۲ جاہل ہیں انکو نہ اگلی شریعتوں کا علم ہے نہ اگلی کتابوں کا اگر کچھ علم ہوتا تو سمجھتے کہ اسکا یہ قاعدہ ہمیشہ سے چلا آتا ہے کہ وہ ایک حکم دیتا ہے پھر جب چاہتا ہے اسکو منسوخ فرما دیتا ہے اور زمانہ کی مصلحت کے موافق دوسرا حکم اتارتا ہے نسخ کا بیان سورہ بقرہ کی تفسیر میں اچھی طرح گذر چکا ہے ۔

پارہ	سورت	آیت	متن	ترجمہ
			لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ۝	عجمی ہے اور یہ قرآن صاف عربی زبان میں ہے ف۱
۱۵	بنی اسرائیل	۱	إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ۝ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝	بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو بہت ٹھیک ہے ف۲ اور جو ایمان دار لوگ نیک کام کرتے ہیں ان کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ انکو (آخرت میں) بڑا اجر ملے گا (یعنے بہشت) اور (اس بات کی بھی خبر دیتا ہے کہ) جو لوگ آخرت کا یقین نہیں کرتے انکے لیے ہمنے تکلیف کا عذاب تیار رکھا ہے
״	״	۵	وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝	اور (ہمنے اس قرآن میں پھیر پھیر کر بیان کیا اسلیے کہ یہ لوگ سمجھیں اور (الٹا) یہ ہو رہا ہے کہ) انکو نفرت بڑھ رہی ہے
״	״	״	وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ۝ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ۝	اور (اے پیغمبر) جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ہم تجھ میں اور ان لوگوں کے بیچ میں جنکو آخرت پر یقین نہیں ایک گاڑھا پردہ ڈال دیتے ہیں ف۳ اور انکے دلوں پر ہم غلاف ڈال دیتے ہیں اسلیے کہ وہ قرآن کو نہ سمجھیں ف۴ اور انکے کانوں میں بوجھ ڈال دیتے ہیں اور جب تو قرآن میں اکیلے اپنے مالک کا ذکر کرتا ہے (انکے معبودوں کا نام تک نہیں لیتا) تو نفرت سے پیٹھ موڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں ف۵
۱۵	״	۹	وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝	اور ہم قرآن میں سے جو اتارتے ہیں) وہ تندرستی اور رحمت ہے مسلمانوں کے لیے ف۶ اور کافروں کو تو اور زیادہ نقصان دیتا ہے ف۷
״	״	۱۰	وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ۝ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ۝	اور اگر ہم چاہیں تو جو قرآن (وحی کے ذریعہ سے) ہمنے تجھ کو بھیجا ہے اسکو اٹھا لیں ف۸ پھر تو کوئی حمایتی ہمارے مقابلہ میں نہ پائیگا (جو قرآن کو دوبارہ لوٹا لائے) مگر تیرے مالک کا رحم ہے ف۹ بیشک تجھ پر اسکا بڑا فضل ہے
״	״	۰	قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ	(اے پیغمبر) کہہ (ایک دو شخص تو قرآن کیا بنا سکتے ہیں) اگر سارے آدمی اور جن ملکر یہ چاہیں کہ اس طرح کا قرآن (بنا) لائیں تو بھی اس طرح کا (بنا کر) نہ لا سکینگے گو ہر ایک کی ایک مدد بھی کریں ف۱۰ اور ہمنے تو اس قرآن میں ہر ایک مطلب مثال کیطرح

ف۱ عرب کے سوا دوسرے ملک کی زبان ۱۲ ف۲ بڑے بڑے زبان دان اور شاعر تو ایک سورت اسکی نہیں بنا سکتے یہ غیر ملک والا شخص بھلا قرآن کو کیونکر بنا سکتا ہے صریح نادانی کی بات کہتے ہیں اس غلام کو تو ٹوٹی پھوٹی کچھ بات عربی میں کرنا آتی تھی اچھی طرح وہ بات بھی نہیں کر سکتا تھا ف۳ یعنی اسلام کی راہ ۱۲ ف۴ وہ دوزخ [illegible] ف۵ یا ایسا پردہ ڈال دیتے ہیں جو دکھلائی نہیں دیتا ۱۲ ف۶ اور وہ قرآن کی تاثیر سے محروم رہتے ہیں انکے دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا ۱۲ ف۷ یا اسلیے کہ ہم نے یہ ارادہ کیا کہ وہ قرآن کو نہ سمجھیں ف۸ وہ تو شرک پسند کرتے ہیں توحید سے انکو نفرت آتی ہے ف۹ قرآن امراض ظاہری و باطنی دونوں کی دوا ہے حدیث میں ہے کہ سورہ فاتحہ ہر بیماری کا منتر ہے [illegible] جوں جوں قرآن اترتا جاتا ہے انکا غصہ اور پیچ و تاب بڑھتا جاتا ہے کفر میں ترقی ہوتی ہے ف۱۰ سینوں میں سے اور کتابوں میں سے ف۱۱ جو قرآن نہیں سکھایا گیا ۱۲ ف۱۲ کہتے ہیں یہاں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تین یہودی آئے اور کہنے لگے پھر تم بتلاتے کیا قرآن اللہ تعالے کا کلام ہے کیونکہ ہم قرآن میں وہ ترتیب نہیں پاتے جو توریت میں ہے آپ نے فرمایا قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ قرآن اللہ تعالی کا کلام ہے انہوں نے کہا ہم ایسا قرآن بنا کر لا سکتے ہیں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲

پارہ	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
			مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝	لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے پھیر پھیر کر بیان کیا ہے ف اس پر بھی اکثر لوگ انکار کے سوا کچھ نہیں مانتے ف
۱۵	بنی اسرائیل	۱۲	وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنزِيلًا ۝ قُلْ آمِنُوا بِهِ أَوْ لَا تُؤْمِنُوا ۚ إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ۝ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ۝	اور قرآن کو ہمنے سچائی کے ساتھ اتارا اور اترا بھی سچائی کے ساتھ ف اور ہمنے تجھکو (اے پیغمبر) اور کچھ نہیں (صرف مومنوں کو) خوشخبری سنانے والا اور (کافروں کو) ڈرانیوالا بنا کر بھیجا اور قرآن کے ہمنے حصے حصے کردیے اسلیے کہ تم اسے ٹھیر ٹھیر کے لوگوں کو سناؤ اور (اسی لیے) ہمنے اسکو آہستہ آہستہ اتارا (اے پیغمبر ان کافروں سے) کہدے تم قرآن کو مانو یا نہ مانو ف جو لوگ قرآن اترنے سے پہلے علم دیے گئے تھے ف ان کو جب پڑھکر سنایا جاتا ہے تو ٹھڈیوں کے بل وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں ف اور کہنے لگتے ہیں ہمارا مالک (خلاف وعدگی سے) پاک ہے بیشک جو وعدہ ہمارے مالک کا تھا وہ پورا ہوا ف اور ٹھڈیوں کے بل روتے ہوئے گرتے ہیں اور قرآن (سننے) سے اور زیادہ انکو ڈر پیدا ہوتا ف
״	الکہف ۱۸	۴	وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝	اور (اے پیغمبر) تیرے مالک کی کتاب جو تجھ کو بھیجی گئی ہے اس کو پڑھ سنا ف اسکی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور تجھ کو اس کے سوا اور کہیں پناہ نہ ملیگی۔
״	״	۸	وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝	اور ہمنے اس قرآن میں لوگوں کے (سمجھنے کے) لیے ہر طرح کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں مگر (بات یہ ہے کہ) آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ ف
۱۶	مریم ۱۹	۶	فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ۝	(اے پیغمبر) ہمنے تو قرآن کو تیری زبان میں ف اسلیے آسان کردیا کہ تو اسکو سنا کر پرہیزگاروں کو خوشخبری دے اور (اکھڑ جھگڑالو) لوگوں کو ڈرائے ف
״	طٰہٰ ۲۰	۵	وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا ۝ مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ۝ خَالِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ۝	اور ہمنے تجھ کو اپنے پاس سے قرآن دیا ف جو لوگ اس سے (یعنی قرآن سے) منہ پھیر لیں وہ قیامت کے دن (گناہوں کا) بوجھ لادے ہوں گے ہمیشہ اس میں (دبے) رہیں گے اور قیامت کے دن یہ بوجھ انکو برا لگے گا۔ ف

ف یعنی اس فصاحت اور بلاغت کیساتھ اور ایسے پُراثر تقریروں میں بیان کیا ہے جیسی مثال ہوتی ہے جو دل میں کُھب جاتی ہے ۱۲ ف یعنے انکار ہی کئے جاتے ہیں اور کسی طرح تسلیم نہیں کرتے اور ایمان نہیں لاتے ۱۲ ف اس میں جو حکم ہیں وہ سب حق ہیں اور سراسر مصلحت اور حکمت کے موافق ہیں ۱۲ ف جیسے ہمنے اتارا تھا اسیطرح اترا بیچ میں کسی نے کچھ تصرف نہیں کیا ۱۲ ف ایک ایک دو دو چار چار دن کے فاصلے سے ۱۲ ف اگرچہ شب قدر میں قرآن شریف ایک ہی دم اترا مگر وہ پہلے آسمان پر لاکر رکھا گیا پھر تیئیس برس میں تھوڑا تھوڑا آنحضرت صلعم پر اترتا رہا الگ الگ حصے یعنے جدا جدا سورتیں اور آیتیں اسمیں یہ فائدہ ہوا کہ لوگوں کو یاد کرنے میں اور پڑھنے والے کو پڑھنے میں آسانی ہوتی ہے ۱۲ ف تمہارے ایمان لانے اور نہ لانے سے قرآن کی عظمت نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ نے انکو اگلی آسمانی کتابوں کا علم دیا تھا ۱۲ ف مراد وہ لوگ ہیں جو اگلی کتابوں کا علم رکھتے تھے اور پھر آنحضرت صلعم پر بھی ایمان لائے جیسے زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل اور عبداللہ بن سلام اور سلمان فارسی اور ابوذر رضی اللہ عنہم ۱۲ آدمی جب سجدہ کرتا ہے تو پہلے ٹھڈی زمین کے قریب ہوتی ہے پھر ناک اور پیشانی زمین سے لگ جاتی ہے ٹھڈی کے بل سجدہ کرنے سے یہی مراد ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابوں میں وعدہ فرمایا تھا کہ میں آخری زمانہ میں ایک پیغمبر بھیجونگا جسپر پیغمبری ختم ہوگی اور اسپر قرآن اتارونگا جو علم والے تھے وہ سمجھ گئے کہ آنحضرت صلعم وہی پیغمبر ہیں اور یہ قرآن وہی قرآن ہے جسکا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ۱۲ ف اور زیادہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور تواضع کرتے ہیں روتے ہیں گڑگڑاتے ہیں قرآن کی تلاوت میں رونا مستحب ہے ۱۲ ف خواہ مخواہ تکرار کئے جاتا ہے حق بات مانتا ہی نہیں کہتے ہیں اس سے مراد نضر بن حارث ہے یا ابی بن خلف ۱۲ ف یعنے عربی زبان میں ۱۲ ف جو کسی طرح حق بات نہیں مانتے اُس میں منہ لگاتے ہیں قرآن میں ایسے لوگوں کیلئے سخت عذاب کا ڈراوا ہے ۱۲ ف جسمیں دین کی ہر ضروری بات کا ذکر ہے ۱۲ ف یعنے بڑا بھاری [illegible] علاج ۱۲

۱۶	طٰهٰ ۲۰	۶	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝	اور جیسے ہمنے تجہسے اگلی خبریں بیان کیں ایسے ہی ہمنے قرآن کو عربی زبان میں اتارا اور اسمیں ڈر کی باتیں بار بار سنائیں (جگہ جگہ عذاب کا ذکر ہے) اسلیے کہ لوگ ڈریں (گناہ سے بچے رہیں) یا یہ قرآن انکو سوچ بچار پیدا کردے[1] تو اللہ کی شان بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے (وہی مالک حقیقی ہے) اور (اے پیغمبر) جبتک تجہپر قرآن کا اترنا پورا نہ ہو (وحی ختم نہ ہو) اس (کے پڑہنے) میں جلدی نہ کیا کر[2] اور دعا کر مالک میرے مجہکو اور زیادہ علم دے[3]
۱۷	الانبیاء ۲۱	۱	مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ	انکے مالک کے پاس سے انپر جب کوئی نئی نصیحت آتی ہے[4] تو اسکو کہیل بناکر سنتے ہیں[5] انکے دل کہیل میں لگے ہیں
”	”	۱	لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝	(اے قریش کے لوگو) بیشک ہمنے تمپر ایسی کتاب اتاری ہے جس سے تمہاری عزت ہے کیا تم کو عقل نہیں[6]
”	”	۴	وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝	اور یہ قرآن (بہی) نصیحت ہے برکت والا اسکو ہمنے اتارا کیا تم اسکو نہیں مانتے[7]
”	”	۷	اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝	جو لوگ (اللہ تعالی کی) بندگی کرنے والے ہیں انکو نصیحتیں کافی ہیں
”	الحج ۲۲	۲	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝	اور ہمنے قرآن کو اسیطرح اتارا کہلی کہلی آتیں اور (ہدایت تو) جسکو اللہ تعالی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے[8]
۱۸	النور ۲۴	۱	سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝	یہ ایک سورت ہے جسکو ہمنے اتارا اور اسپر چلنا ہمنے لازم کیا اور اس میں کہلی کہلی باتیں اتاریں اسلیے کہ تم (انکو) یاد رکہو (سمجہو)
”	”	۴	وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝	ہم تو تمکو کہلی کہلی آیتیں اور جو لوگ تم سے پہلے گذر گئے ان کے حال اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت (کی باتیں) بہیج چکے
”	”	۶	لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	ہم تو (اپنے پہچاننے کے لیے) کہلی کہلی نشانیاں اتار چکے ہیں اور (اسپر بہی) اللہ جسکو چاہتا ہے سیدہی رستے پر لگاتا ہے[9]
۱۹	الفرقان ۲۵	۳	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ	اور کافر کہتے ہیں اس پیغمبر (یعنے حضرت محمدؐ) پر قرآن سبکا سب

ف انکو عبرت اور نصیحت ہو دل میں سوچیں کہ اگلی امتوں کا کیا انجام ہوا اگر ہم بہی گناہ کرینگے تو انہی کی طرح تباہ ہونگے ۱۲ ف جب جبرئیل ۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی آیتیں لاکر سناتے تو آپ انکی قرأت ختم ہونیسے پہلے اسکو پڑہنے لگتے شوق سے یا اس خیال سے کہ کہیں بہول نہ جائیں اسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری ۱۲ ف علم ہی وہ چیز ہے جس کے زیادہ مانگنے کے لیے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا ۱۲ ف یعنی قرآن کی جب کوئی نئی سورت یا نئی آیت اترتی ہے تو اس میں دل نہیں لگاتے ہنسی ٹہٹہے کے طور پر اسکو سنتے ہیں اس آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ قرآن مخلوق ہے جیسے جہمیہ اور معتزلہ کا قول ہے محدث سے یہ مطلب ہے کہ اسکا اترنا جدید ہے بعضوں نے کہا قرآن کے لفظ محدث ہیں اور کلام نفسی قدیم ہے یہ متکلمین کا مذہب ہے اور اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ قرآن کے لفظ اور معنے دونوں غیر مخلوق ہیں اور یہی عربی الفاظ جن کو ہم پڑہتے ہیں اللہ تعالی کا کلام ہے اور کلام اسکی ایک صفت ہے اور صفات کی طرح مخلوق نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالی جب چاہتا ہے اور جسوقت چاہتا ہے کلام کرتا ہے اور اس کے کلام میں حروف ہیں اور آواز ہے اور فرشتے اسکا کلام سنتے ہیں اور آخرت میں تمام لوگ اسکا کلام سنیں گے اور حضرت موسیٰ نے دنیا میں اسکا کلام سنا تہا اس میں آواز تہی اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں درحقیقت وہ کلام خداوندی کے منکر ہیں اور ہمارے مالک کو مجبور بنانا یہ انکا شیوہ ہو گیا ہے وہ یہ بہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالی ازل سے لیکر ابد تک ہر وقت برابر کلام کر رہا ہے سبحان اللہ اسکی تکذیب خود قرآن سے ہوتی ہے فلما اتاہا نودی یا موسی یعنی جب موسی پہاڑ پر آئے اسوقت انکو آواز دی گئی معلوم ہوا کہ پہاڑ پر آنیسے پیشتر اللہ تعالی نے کلام نہیں کیا آنیکے بعد کیا اور صحیح حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالی کلام کرتا ہے تو آسمان والے اسکی آواز سنتے ہیں اگر ہر وقت کلام ہوتا رہتا تو یہ بعضوں کا خیال ہے کہ یہ سب باتیں اور حدیثیں بے معنی ہو جاتی ہیں ۱۲ باقی در ضمیمہ ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
			جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ	ایکبارگی کیوں نہیں اترا
۱۹	الفرقان ۲۵	۳	وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝	اور پیغمبر (اسوقت) یہ عرض کرے گا مالک میرے (میں کیا کروں) میری قوم اس قرآن کو چھوڑ بیٹھی ف۱
״	״	۵	وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝	اور ہمنے بارش کو ان لوگوں میں پھرایا اسلیے کہ وہ اسکی قدرت کو سمجھیں اور اسکی نعمت کا شکر کریں تو بھی اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا کچھ (احسان) نہ مانا ف۲
״	الشعراء ۲۶	۱	طٰسٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝	یہ (سورت) کھولکر سنانیوالی کتاب کی آیتیں ہیں
״	״	۲	وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝	اور (انکا تو یہ قاعدہ ہے) جب خدا کی طرف سے انکے پاس کوئی نئی نصیحت کی بات آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ف۳
״	״	۱۱	وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝	اور بیشک یہ قرآن اُسیکا اتارا ہوا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اسکو سچی (امانتدار) روح (یعنے جبریل) صاف عربی زبان میں لیکر تیرے دل پر اتری ہے اسلیے کہ تو لوگوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈرائے ف۴ اور یہ (یعنے قرآن) اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں بھی موجود ہے ف۵ کیا ان کافروں کو یہ نشانی (بس) نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کے عالم لوگ اسکو جانتے ہیں ف۶ اور اگر ہم اس قرآن کو (جو عربی زبان میں ہے) کسی دوسرے ملک والے پر اتارتے (جسکی زبان اور ہوتی) اور وہ پیغمبر انکو پڑھکر (اس زبان کا قرآن) سناتا تو بھی یہ اسپر ایمان نہ لاتے ف۷ ہمنے کافروں کے دلوں میں ایسا ہی شبہ اور انکار ڈالدیا ہے وہ اسپر ایمان لانیوالے نہیں جب تک تکلیف کا عذاب دیکھیں (یعنے موت یا قیامت کا) وہ تو ان پر یکایک آجائیگا اور انکو خبر بھی نہ ہوگی اسوقت کہینگے کیا ہمکو کچھ مہلت مل سکتی ہے ف۸
״	״	״	وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ۝	اور شیطان یہ قرآن لیکر نہیں اترے (جیسے کافر مردود خیال کرتے تھے) اور نہ ان کے لائق یہ کام ہے اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں ف۹ وہ تو بیشک قرآن کے سننے سے ہٹا دیے گئے ہیں ف۱۰
״	النمل ۲۷	۱	طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝	یہ سورت قرآن اور کھلی کتاب کی آیتیں ہیں ف۱۱ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے جو نماز کھڑی کر

ف۱ اور لگے دوسری باتوں پر عمل کرنے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میری قوم نے اس قرآن کو بیہودہ بکواس سمجھا اور لگے دوسری کتابیں پڑھنے، ہمارے زمانہ میں تو بالکل یہی حال ہے عجب اندھیر چھایا ہے اسلامی مدرسوں میں صدرہ اور شمس بازغہ تک پڑھ جاتے ہیں مگر قرآن کو ایک بار بھی اول سے اخیر تک سمجھ کر پڑھنا نصیب نہیں ہوتا پہلے بچپنے میں قرآن کے کچھ لفظ طوطے کی طرح پڑھائے جاتے تھے اب وہ بھی بہت سے مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے اور بچہ کو ہوش آتے ہی اردو فارسی حکایات۔ انگریزی شروع کرا دیتے ہیں ایسے مسلمانوں پر خدا کا غضب نہ اترے تو اور کیا ہوگا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ بچے کو ہوش آتے ہی قرآن ترجمہ سمیت پڑھائیں اور اسکا مطلب بچہ کے ذہن نشین کرائیں وہ کونسی عمدہ تعلیم ہے جو قرآن میں نہیں اخلاق اس میں موجود ہیں قصص اور تاریخی واقعات اس میں موجود ہیں۔ غرض قرآن کے ساتھ اور کسی اخلاقی کتاب کے پڑھانے کی ضرورت نہیں ہر ایک اسلامی مدرسہ میں قرآن اور صحیح بخاری کی تعلیم لازم کر دیا جائے جب بچے ان دونوں کتابوں سے فارغ ہو جائیں تو اب انکو روٹی پیدا کرنے کے لیے کوئی عمدہ ہنر جو زمانہ حال میں کام آوے سکھانا چاہیے جیسے تجارت زراعت حرفت وغیرہ اگر ایسا کرینگے تو انکے دین اور دنیا درست ہونگے اور اب جو تعلیم مسلمانوں میں رائج ہے کہ شروع ہی سے منطق پڑھاتے ہیں یا انگریزی کوئی بحث کرتے ہیں اس سے نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا ۱۲ ف۲ بعضوں نے کہا ناشکری سے مراد یہ ہے کہ پانی تو برستا ہے اور لوگ کہتے ہیں فلانے نچھتر کا پانی اچھی آئی اس وجہ سے پانی برسا فلاں نچھتر ... میں ہے تو بارش اچھی ہوگی نہ معلوم کیا کیا ہی باتیں بناتے ہیں صحیح حدیث میں ہے اللہ فرماتا ہے میرے بندوں میں سے دو قسم کے لوگوں نے صبح کی ایک تو وہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے ستاروں کی تاثیر کو نہیں مانتا [illegible] جانے جو [illegible] ہے ستارے ہماری طرح بالکل عاجز ہیں وہ کیا کر سکتے ہیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورت	آیت	متن	ترجمہ
			الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝	ادا کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت کا وہ یقین رکھتے ہیں ۔
۱۹	النمل	۱	وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ۝	اور (اے پیغمبر) تجھے تو قرآن اُس کے پاس سے ملتا ہے جو حکمت والا خبردار ہے ف
۲۰	"	۶	إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِي إِسْرَاءِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَإِنَّهُ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝	بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل کو وہ بہت سی باتیں جتا دیتا ہے جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ف اور بیشک یہ قرآن مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے
"	"	۷	وَأَنْ أَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اهْتَدٰى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۝	اور قرآن پڑھکر (لوگونکو) سُناتا رہوں اب جو کوئی راہ پر لگ جائیگا اپنے ہی بھلے کو راہ پر لگتا ہے اور جو کوئی بھٹک جائیگا (سیدھا کہا نہ مانیگا) تو کہدے میں تو ڈرانے والا ہوں (اور ڈرانیوالے پیغمبروں کیطرح) بس ایک ڈرانیوالا ہوں
۳۰	القصص ۲۸	۱	طٰسٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِينِ ۝	یہ سورت آیتیں ہیں کھلی کتاب کی ع
"	"	۹	وَمَا كُنْتَ تَرْجُوٓا أَنْ يُّلْقٰٓى إِلَيْكَ الْكِتٰبُ إِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكٰفِرِينَ ۝	اور (اے پیغمبر پیغمبری سے پہلے) تجھکو یہ امید کہاں تھی کہ تجھ پر کتاب اتریگی مگر یہ تو تیرے مالک کی مہربانی ہوئی (کہ تجھ پر قرآن شریف اترا) تو کافروں کی رعایت مت کر (انکو صاف صاف اللہ کا حکم سنا دے)
۳۱	العنکبوت ۲۹	۵	وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۝	اور (اے پیغمبر جیسے ہمنے اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں) اسیطرح تجھ پر بھی ہمنے کتاب اتاری
"	"	"	وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِينِكَ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ ۝ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ إِلَّا الظّٰلِمُونَ ۝	اور (اے پیغمبر قرآن اترنے سے پہلے) تو تو کوئی کتاب پڑھ سکتا تھا اور نہ اپنے ہاتھ سے اسکو لکھ سکتا تھا کیونکہ تو امی تھا نہ پڑھا نہ لکھا اگر پڑھا لکھا ہوتا تو یہ جھوٹے (دغاباز) ضرور شبہ کرتے بات یہ ہے کہ یہ قرآن کیا ہے کھلی کھلی آیتیں ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جنکو (خدا کیطرف سے) علم دیا گیا ف اور ہماری آیتوں کو وہی نہیں مانتے جو بے انصاف ہیں
"	"	"	أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ۝	کیا ان لوگوں کو (یہ نشانی) بس نہیں کہ ہمنے تجھ پر قرآن اُتارا جو انکو پڑھ کر سنایا جاتا ہے اس میں ایمان والوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے ف
[illegible]	الروم	۶	وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ	اور ہمنے تو اس قرآن میں (لوگوں کے سمجھانے کے لیے) ہر طرح کی

ف یعنے پروردگار کی طرف سے اترتا ہے ۱۲ ف۲ یہودیوں میں اسی طرح نصاریٰ میں بہت سے فرقے ہوگئے تھے یہودیوں میں ایک فرقہ قیامت کا قائل تھا ایک فرقہ قیامت ہی کا منکر تھا اسی طرح کوئی حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ کہتا کوئی اللہ تعالیٰ کا بیٹا پھر بیٹا کہنے والے بھی کئی فرقے ہوگئے تھے کوئی کہتا بیٹا باپ کی طرح قدیم ہے کوئی کہتا نہیں بیٹا مخلوق ہے لیکن باپ نے سب حکومت اسکی سپرد کر دی غرض اسی قسم کے واہی اختلافات انمیں پیدا ہوگئے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف اتار کر یہ سب اختلاف رفع کر دیئے اور بہت سی باتوں میں جو امر حق تھا وہ ظاہر کر دیا ۱۲ ف۳ یعنی کسی کی ہدایت کا ذمہ دار نہیں ہوں ۱۲ ف۴ کہ اگلی کتابیں دیکھ کر اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے اور قرآن بنا لیا ہے ابن عباس نے کہا آنحضرتؐ نہ پڑھ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے توریت شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی صفت مرقوم ہے کہ وہ امی ہونگے نہ پڑھیں گے نہ لکھیں گے ۱۲ ف۵ وہ اس کو حفظ کرلیں گے اللہ بن دیکھے پڑھ لیں گے اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن کا خاصہ رکھا ہے کہ ہزاروں مسلمان اُس کے حافظ ہیں اگلی کتابوں کا کوئی حافظ نہ ہوتا مگر شاذ و نادر جیسے کہتے ہیں کہ حضرت عزیر علیہ السلام کو توریت شریف حفظ تھی اور اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابوں میں اس امت کی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ اُن کی انجیلیں اُنکے سینے ہونگے ۱۲
عہ اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ ۱۲

			مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ۝ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝	مثالیں بیان کردی ہیں اور (اے پیغمبر) اگر تو ان (کافروں) کو کوئی معجزہ دکھلائے تو یہ کافر تجھکو اور تیری ساتھ والے ایمانداروں کو یہی کہینگے کہ تم تو مکار فریبی (ہو) ف۱ اللہ تعالیٰ جاہلوں کے دلوں پر اسیطرح مہر لگا دیتا ہے ف۲
۲۱	لقمٰن ۳۱	۱	الٓمٓ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۙ هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ۙ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝	(الٓمٓ) ف۳ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ف۴ اس میں نیکوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت کا وہ یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے مالک کی سیدھی راہ پر ہیں اور یہی مراد پائیں گے۔
〃	السجدة ۳۲	۱	الٓمٓ ۚ تَنزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝	(الٓمٓ) یہ کتاب اسکی طرف سے اتری ہے جو ساری جہان کا مالک ہے اسمیں کوئی شک نہیں کیا کہتے ہیں اسنے قرآن جھوٹ بنا لیا ہرگز نہیں وہ سچ ہے تیرے مالک کیطرف سے (اسلیے اترا ہے) کہ تو ان لوگونکو ڈرائے جنکے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) نہیں آیا تاکہ وہ راہ پائیں (انکو ہدایت ہو)
۲۲	السبا ۳۴	۱	وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝	اور (اے پیغمبر) ف۵ جن لوگونکو (اگلی کتابوں کا) علم دیا گیا ہے وہ تو تجھپر تیرے مالک کی طرف سے جو اترا ہے (یعنی قرآن) اسکو برحق اور زبردست خوبیوں والے (خدا) کا رستہ دکھلانیوالا سمجھتے ہیں ف۶
〃	فاطر ۳۵	۴	إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ	ف۷ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) پڑھتے رہتے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو (مال) ہمنے انکو دیا ہے پوشیدہ اور کھلم کھلا خرچ کرتے رہتے ہیں انکو ایسے بیوپار کی امید رکھنا چاہیے جس میں گھاٹا ہرگز نہیں ہو سکتا
〃	〃	۴	وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ	اور (اے پیغمبر) ف۸ یہ کتاب جو ہمنے تیری طرف بھیجی ہے (بالکل سچی) ہے اور اگلی کتابوں کو سچ بتاتی ہے بیشک اللہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے (انکو) دیکھ رہا ہے پھر ہمنے (تیرے بعد) اس قرآن کا وارث اپنے ان بندوں کو کیا جن کو ہمنے چن لیا۔ ف۹
〃	یٰسٓ ۳۶	۱	يسٓ ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝	(یٰسٓ) ف۱۰ اے مرد حکمت والے قرآن کی قسم ف۱۱

ف۱ ڈھونگ اور شعبدہ دکھا کر لوگوں کو پھانس لیتے ہو ۱۲ ف۲ وہ حق ناحق میں تمیز نہیں کرتے کہاں شعبدہ اور جادو اور کہاں معجزہ ۱۲ ف۳ اسکی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف۴ جس میں تمام شریعت اور عقلمندی کی باتیں بھری ہوئی ہیں ۱۲ ف۵ مراد اہل کتاب کے وہ عالم ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے قیامت کے دن [illegible] ایماندار نیک کام کرنے والوں کو خدا تعالیٰ بدلہ دے گا اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ دل کی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ قرآن برحق تھا اور خدا تعالیٰ کا رستہ بتانیوالا تھا ۱۲ ف۶ ان سے مراد صحابہ اور تابعین اور آپ کی امت والے ہیں قیامت تک ۱۲ ف۷ یا اکثر تو ہی صحیح ہے کہ آپ کی طرح یہ متشابہات میں سے ہے اللہ ہی کو اسکا معنی معلوم ہے ۱۲ ف۸ جس میں سراسر حکمت اور دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں ۱۲ ف۹ اسکی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
۲۲	یٰسٓ	۱	تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۙ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝	یہ قرآن زبردست رحم والے (خدا) کا اتارا ہوا ہے اسلیے کہ تو (عرب) کی ان لوگوں کو ڈرائے جنکے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے
۲۳	″	۶	وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝	اور ہمنے اس (پیغمبر حضرت محمد) کو شاعری نہیں سکھلائی اور نہ شاعری اسکے لائق ہے (قرآن شعر نہیں ہی) وہ تو نصیحت اور صاف صاف پڑھی کتاب ہے (اسلیے اترا ہی) کہ جو زندہ دل ہو اسکو ڈرائے اور منکروں پر اللہ کا فرمانا پورا ہو
″	صٓ	۱	صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ	قسم ہے قرآن کی جس میں نصیحت ہی
″	″	۳	كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ	(اے پیغمبر) یہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جسکو ہمنے تجھ پر اتارا (بڑی) برکت والی اسلیے کہ لوگ اسکی آیتوں میں غور کریں اور عقل والے اس سے نصیحت لیں
″	″	۴	هٰذَا ذِكْرٌ	یہ تو (دنیا میں انکا) ذکر (خیر) ہے
″	″	۵	اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝	قرآن اور کچھ نہیں سارے جہان (جن اور آدمیوں) کی لیے نصیحت ہے اور تمکو (اے کافرو) کچھ دنوں بعد اسکی حقیقت ضرور معلوم ہوجائیگی۔
″	الزمر	۱	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	اس کتاب یعنی قرآن کا اتارا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہمنے یہ کتاب سچائی کے ساتھ تجھ پر اتاری
″	″	۳	اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ڰ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ	اللہ تعالیٰ نے بہت اچھی بات کتاب اتاری (یعنے یہ قرآن جسکی آیتیں) ملی جلی (ہیں) دوہرائی گئی جو لوگ اپنے مالک سے ڈرتے ہیں انکی کھال کے روئیں (اسکو پڑھکر) کھڑے ہوجاتے ہیں پھر اللہ کی یاد کی طرف انکے (بدن کے) پوست اور دل نرم ہوجاتے ہیں
۲۳	″	۷	وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝	اور ہمنے تو اس قرآن میں لوگوں کو (سمجھانے کیلیے) (دین کی) ہر ایک مثال بیان کردی ہی کسیطرح انکو نصیحت ہو یہ قرآن عربی زبان میں ہے اسمیں کوئی ایچ پیچ نہیں اسلیے کہ (لوگ اسکو سمجھیں اور کفر سے) بچے رہیں
″	″	۴	اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ	(اے پیغمبر) ہمنے لوگوں کے (سمجھانے کیلیے) تجھ پر سچی کتاب اتاری (قرآن)
۲۴	المؤمن	۱	حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝	اس کتاب (قرآن) کا اتارا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے علم والا
″	حم السجدہ	۱	حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كِتٰبٌ	یہ بہت رحم والے مہربان (خدا) کی اتاری ہوئی کتاب ہے جس کی

ف کوئی پیغمبر انکے پاس نہیں آیا ۱۲ ف شاعری اس کے درجے اور مرتبے سے نہایت کم ہے آنحضرت صلعم کی طبیعت ہی اللہ تعالیٰ نے ایسی رکھی تھی کہ آپ شعر کو موزوں نہیں کر سکتے اور کبھی کسی دوسرے شاعر کا بھی شعر پڑھتے تو اسکا وزن توڑ دیتے جو ایک آدھ بیت آپسے منقول ہے جیسے انا النبی لاکذب انا ابن عبد المطلب یہ بلا قصد آپ کی زبان سے نکل اسکو شعر نہیں کہ سکتے ۱۲ ف جو مردہ دل ہیں ان پر قرآن کا کچھ اثر نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے انکے لئے دوزخ کا وعدہ فرمایا ہے وہ وعدہ قرآن اترنے سے اور مضبوط ہوگیا کیونکہ ان پر حجت تمام ہوگئی عذر کا کوئی موقع نہ رہا ۱۲ ف معلوم ہوا کہ قرآن اس لئے اترا ہے کہ لوگ اسکا مضمون اور مطلب سمجھیں اور اس میں غور کریں ہر بات میں اسکی ہدایت کے موافق عمل کریں نہ اسلئے کہ زبان سے صرف اسکے الفاظ رٹ لئے جائیں یا بیچ بادہم یا جلد میں اسکا ختم کیا جائے یا اس میں فال کھولی جائے ۱۲ ف یعنے مرنے کے بعد یا قیامت میں تم کو معلوم ہوجائیگا کہ قرآن بیشک اللہ کا کلام تھا اور جن باتوں کا قرآن میں ذکر تھا وہ سب صحیح تھیں ۱۲ ف یعنے ایک آیت دوسری آیت سے قصے حکایت اور بلاغت میں ملتی جلتی ہے کوئی آیت ایک ہو فصاحت کے خلاف نہیں ہے ۱۲ ف اس کے قصے اور احکام اور نصیحتیں دو دو تین تین بار اس میں مذکور ہوتی ہیں ۱۲ ف عبد اللہ بن زبیر نے اسماء بنت ابی بکر سے پوچھا جب قرآن پڑھا جاتا تو آنحضرت کے صحابہ کا کیا حال ہوتا انہوں نے کہا انکی آنکھوں میں آنسو آجاتے اور بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجاتے عبد اللہ نے کہا ہمارے زمانہ میں تو بعضے لوگ ایسے ہیں کہ قرآن سنکر بیہوش ہوجاتا ہے اسماء نے کہا اللہ کی پناہ شیطان مردود سے ۱۲ باقی در ضمیمہ ۱۲

نمبر	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝	آیتیں جدا جدا ہیں عربی قرآن سمجھدار لوگوں کے لیے جو ماننے والوں کو خوشخبری سناتا ہے اور کافروں کو ڈراتا ہے لیکن اکثر لوگوں نے منہ موڑ لیا ہے
۲۴	حم السجدہ	۵	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝	بیشک جن لوگوں نے قرآن کو نہ مانا جب انکے پاس پہونچا اور بے شک قرآن عزت والی کتاب ہے جھوٹ کا تو اس میں دخل ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے حکمت والے تعریف کے لائق (خدا) کی اتاری ہوئی ہے
۔	۔	۶	وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝	اور اگر ہم اس قرآن کو دوسری زبان میں کرتے تو یہ لوگ (عرب کے کافر) کہتے اسکی آیتیں صاف کیوں نہیں ہوئیں کیا تعجب کی بات ہے دوسری زبان کا (تو قرآن) اور پیغمبر عربی (اے پیغمبر) یہ قرآن ایمان والوں کے لیے تو ہدایت اور (دل کی بیماری کیلیے) تندرستی ہے اور جن لوگوں میں ایمان نہیں انکے کانوں میں قرآن ایک بوجھ ہے اور وہ (انکی آنکھوں) پر پردہ ہے ان لوگوں کو (جیسے) کوئی دور جگہ سے پکار رہا ہے ف
۔	۔	۷	قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝	(اے پیغمبر) ان کافروں سے کہدے بھلا بتلاؤ تو سہی اگر قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہو پھر تم نے اسکو نہ مانا تو اس سے بڑھکر گمراہ کون ہے جو (سیدھی) راہ سے اتنی دور ضد میں پڑا ہو
۲۵	الشوری	۱	وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝	اور ہمنے اسی طرح تجھ پر عربی زبان کا قرآن بھیجا اسلیے کہ تو مکہ والوں کو اور جو انکے گرد رہتے ہیں ڈرائے اور اس دن کی خبر سنائے جس دن لوگ اکٹھا ہونگے جس میں کوئی شک نہیں (اس دن) ایک گروہ بہشت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں ف
۔	۔	۵	وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ	اور اسیطرح (اے محمدؐ) ہمنے اپنے حکم سے ایک روح تیری طرف بھیجی (اس سے پہلے) تجھ کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کتاب کیا چیز ہے اور نہ ایمان معلوم تھا لیکن ہمنے قرآن کو ایک نور بنایا ہم اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتے ہیں اس قرآن سے راہ پر لگا دیتے ہیں

ف یعنی سنا ان سنی کر رہے ہیں ۔ ف یعنی پیچھے سے دخل یہ کہ اس میں کچھ بڑھا یا جائے اور آگے سے دخل یہ کہ اس میں سے کچھ گھٹا دیا جائے خود حقیقت قرآن ایسی ہی محفوظ کتاب ہے جس پر تمام مذہب والے رشک کرتے ہیں اسکی آیتیں اور الفاظ اور حروف سب گنے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہیں [illegible] قرآن شریف ہی ایک ایسا معجزہ ہے جو انصاف کرنیوالے کے لئے اسلام کی حقیقت پہچاننے کو کافی ہے [illegible] کسی کو اپنی کتاب کا حافظ تو دکھلا دیں انکی آسمانی کتابوں میں اس امت کا پتہ یہ بتلایا ہے کہ انکی انجیلیں انکے سینوں میں ہونگی [illegible] ف یعنی قیامت کے دن کی [illegible] [illegible]

	سورة	آیت	متن	ترجمہ
″	الزخرف	١	حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۚ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۞	قسم ہے اس کتاب کی جو کھولکر بیان کرنے والی ہے ہمنے اس کتاب کو جو عربی زبان کا قرآن ہے لوح محفوظ میں لکھا، اسلیے کہ تم سمجھو اور یہ قرآن بڑی کتاب یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے ہمارے نزدیک تو بلند درجہ والا حکمت سے بھرا ہوا ہے ۞
″	″	٣	وَلَمَّا جَاۗءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۔ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰي رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۔ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۞	اور جب انکے پاس سچا قرآن آپہونچا تو کہنے لگے یہ جادو ہے اور ہم اسکو نہیں مانتے اور کہنے لگے (کافر) یہ قرآن (جو اللہ کا کلام ہے) تو دونوں بستیوں (مکہ اور طائف) کے کسی بڑے امیر آدمی پر کیوں نہیں اترا کیا تیرے مالک کی رحمت بانٹتے ہیں
″	″	٤	وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔــلُوْنَ ۞	اور یہ قرآن (خود) تیرے اور تیری قوم کے لیے نصیحت ہے اور (آگے) تم سے پوچھ ہوگی
″	الدخان	١	حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۚ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۔ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۙ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ	قسم ہے اس کتاب (قرآن) کی جو کھولکر بیان کرنے والی ہے ہمنے اسکو برکت کی رات میں اتارا ہمکو منظور تھا لوگوں کو اپنے عذاب سے ڈرانا اسی رات انکو ہر ایک انتظامی کام کا فیصلہ ہوتا ہے ہمارے پاس سے حکم لیکر بیشک ہم پیغمبروں کو بھیجتے ہیں یہ تیرے مالک کی مہربانی ہے وہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے۔
″	″	٣	فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۔	(اے پیغمبر) تو اس قرآن کو تیری زبان (عربی) میں .... آسان کر دیا اسلیے کہ عرب لوگ اسکو یاد رکھیں
″	الجاثیہ	١	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ	اس کتاب (قرآن) کا اتارنا اللہ کیطرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا
″	″	″	تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۔	(اے پیغمبر) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تجھکو ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں پھر اللہ اور اسکی آیتوں کے بعد (اور) کونسی بات پر ایمان لائیں گے ۞
″	″	″	هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۔	یہ قرآن تو سیدھی راہ بتلاتا ہے اور جو لوگ اپنے مالک کی آیتوں کو نہیں مانتے انکو بلا کا تکلیف کا عذاب ہوتا ہے
″	″	٢	هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ	یہ قرآن کیا ہے لوگوں کے لیے عقل کی باتیں ہیں اور جو لوگ

ف اس کی تفسیر اور ... حدیث شریف میں صاف صاف بیان ہوئی ہیں ... قرآن اللہ کا کلام ہے ... [illegible]

پارہ	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
			لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ	(قیامت) پر یقین رکھتے ہیں انکے لیے ہدایت اور رحمت ہے
۲۶	الاحقاف	۱	حٰمٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ	اس کتاب (قرآن مجید) کا اتار اللہ تعالی کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا۔
〃	〃	۰	قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۰	(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو بتلاؤ تو سہی اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہو اور تم نے اسکو نہ مانا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ ایسی ہی کتاب (توریت) کی گواہی دے چکا اور وہ ایمان لے آیا لیکن تم اکڑ بیٹھے (تو تمہارا حال کیا ہوتا ہے) بیشک اللہ ظالموں کو راہ پر نہیں لگاتا ف۱
〃	〃	۲	وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً وَهَٰذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا لِيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ	حالانکہ قرآن سے پہلے موسی کی کتاب (توریت) تھی جو پیروی کے لائق اور رحمت تھی اور یہ قرآن بھی ایک کتاب ہے جو اگلی کتابوں کو سچ بتلاتی ہے عربی بانی میں (اسلئے اتری ہے) کہ گنہگاروں کو ڈرائے اور نیکوں کو خوشخبری دے
〃	〃	۴	وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۰	اور یاد کر جب ہم کئی جنوں کو تیرے پاس پھیر لائے وہ قرآن سننے لگے جب اس کے پاس پہنچے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے چپ رہو پھر جب (قرآن کا پڑھنا) ختم ہوا تو اپنے بھائیوں کے پاس لوٹ گئے ان کو (عذاب سے) ڈرانے کہنے لگے بھائیو ہم ایک کتاب سن کر آئے ہیں جو موسی کے بعد اتری ہے وہ اگلی (آسمانی) کتابوں کو سچ بتاتی ہے اور سچا دین اور سیدھا رستہ دکھلاتی ہے بھائیو اللہ تعالی کی (طرف) بلانے والے کا کہنا مانو اور اس پر ایمان لاؤ اللہ تعالی تمہارے گناہ بخش دیگا اور تمکو تکلیف کے عذاب سے (آخرت کے عذاب سے) بچا دیگا اور جو کوئی اللہ کی طرف بلانیوالے (اس پیغمبر) کا کہنا نہ مانیگا وہ اللہ کو (کہیں) ساری زمین پر تھکا نہیں سکتا اور اللہ کے سوا کوئی اسکا حامی نہیں ہو سکتا ایسے ہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں
۲۶	محمد	۳	أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا	کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے نہیں بلکہ انکے دلوں پر قفل پڑے ہیں
〃	قٓ	۱	قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ	قسم ہے قرآن کی جو بڑی شان والا ہے

ف۱ یہ گواہ [illegible] عبداللہ بن سلام [illegible] یہود کے بڑے عالم تھے انہوں نے قرآن کے حق ہونے کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہونے کی گواہی دی اور مسلمان [illegible] ہوئے [illegible] آپکے پاس آ کر قرآن سننے کو [illegible] وہاں اترا جن بیٹھے ہیں [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible]

٢٦	قٓ	٣	فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ	تو قرآن سے اُن کو نصیحت کرتے رہو جو میرے (عذاب کی) وعید سے ڈرے
٢٧	القمر	١	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ	اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے
″	الرحمٰن	١	اَلرَّحْمٰنُ ، عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ	بڑی رحم والے (خدا) نے قرآن (محمدؐ کو) سکھلایا۔
″	الواقعہ	٣	اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ، فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ، لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ، تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔	یہ قرآن عزت والا ہے جو چھپی ہوئی (یا محفوظ کتاب) میں لکھا ہوا ہے اسکو وہی چھوتے ہیں جو پاک ہیں سارے جہان کے مالک کی طرف سے اُترا ہے
٢٨	الحشر	٣	لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۔	(اے پیغمبرؐ) اگر ہم اس قرآن کو ایک پہاڑ پر اتارتے (حالانکہ پہاڑ بہت سخت ہوتا ہے) تو دیکھتا وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے جھک رہا ہے پھٹ رہا ہے اور ہم یہ مثالیں لوگوں سے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ سوچیں (اور سمجھیں)
٢٩	القلم	٢	وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔	حالانکہ قرآن سارے جہان کے لیے نصیحت ہے
″	الحاقۃ	٢	اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ، وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ، وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ، تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ، لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ، ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ، فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ، وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ، وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ، وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ، وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۔	بیشک یہ قرآن عزت والے فرشتے کا لایا ہوا ہے اور وہ شاعر کا کلام نہیں ہے تم بہت کم یقین کرتے ہو اور نہ کاہن (نجومی) کا کلام ہے تم بہت کم غور کرتے ہو سارے جہان کے مالک کا اتارا ہوا ہے اور اگر پیغمبر (محمدؐ) کوئی بات ہم پر بنا لیتا (جھوٹ بنا لیتا) تو ہم (گنہگاروں کی طرح) اسکا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور اسکی شاہ رگ کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی بھی اس کی طرف سے آڑے نہ آتا اور بے شک یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں بعض لوگ اس کو جھٹلاتے ہیں اور بے شک یہ قرآن کافروں کو (قیامت میں) افسوس دلائے گا اور بیشک قرآن پورا یقینی ہے
″	الجن	١	اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْۤ اِلَى الرُّشْدِ	ہم نے ایک عجب قرآن سنا جو سچا رستہ بتلاتا ہے
″	المزمل	١	وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ، اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۔	اور قرآن کو ٹھیر ٹھیر کر اچھی طرح پڑھا کر کیونکہ ہم آگے چلکر تجھ پر ایک بھاری کلام (قرآن) اتارنے والے ہیں

ف ١؎ اور ہم کو بھی ان لوگوں میں سے کر ١٢ .... [illegible]

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۲۹	المزمل	۱	إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝	یہ آیتیں نصیحت کی باتیں ہیں اب جو چاہے اپنے مالک کی طرف رستہ بنالے ف
"	المدثر	۲	كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ۝	نہیں نہیں قرآن بیشک نصیحت ہے پھر جسکا جی چاہے اسکو یاد رکھے
"	القیمۃ	۱	لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝	(اے پیغمبر قرآن اترتے وقت) اسکو جلدی جلدی یاد کر لینے کے لیے اپنی زبان نہ ہلایا کر (تیرے دل میں) اسکا جما دینا اور اسکا پڑھا دینا ہمارا کام ہے پھر جب ہم (فرشتے کے ذریعہ سے تجھکو) پڑھکر سنا چکیں اسکو پڑھ چکنے کے بعد تو پڑھا کر پھر اس (دین) میں جو مشکل ہو اُس کا کھول دینا بھی ہمارا کام ہے
"	الدھر	۲	إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ۝	(اے پیغمبر) ہمنے تجھ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کرکے اتارا ف
"	"	٠	إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝	یہ باتیں نصیحت ہیں پھر جسکا جی چاہے اپنے مالک تک پہونچنے کا رستہ کرلے (توحید اور اسلام قبول کرے)
۳۰	عبس	۱	كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝	سن یہ قرآن تو ایک (عام) نصیحت ہے جسکا جی چاہے اس سے نصیحت لے عزت والے ورقوں میں لکھا ہوا ہے جو اونچی جگہ رکھے ہوئے ہیں پاک صاف ہیں ایسے لکھنے والے فرشتوں کے ہاتھوں میں جو عزت دار نیکوکار ہیں ف
"	التکویر	۱	إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝	بیشک یہ قرآن عزت والے زور والے پیغمبر کا پہونچایا ہوا ہے تخت والے خداوند کے پاس اسکا بڑا درجہ ہے وہاں اسکی بات مانی جاتی ہے ف۔ امانت دار ہے ف
"	"	٠	وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ۝	اور قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں ہے ف تم لوگ کدھر (بہکے) جا رہے ہو (تمہارا کیا خیال ہے) یہ قرآن تو سارے جہان کیلئے نصیحت ہے (مگر) اسی کیلئے (مفید ہے) جو تم میں سے سیدھے رستے پر چلنا چاہے ف
"	الانشقاق	۱	وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝	اور جب انکے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ف
"	البروج	۱	بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝	قرآن (کچھ معمولی کلام نہیں ہے) بلکہ بڑی بزرگی والا ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے
"	الطارق	۱	إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝	بیشک قرآن ایک فیصلہ کرنیوالا کلام ہے اور وہ کچھ ہنسی دل لگی نہیں ہے
"	الاعلیٰ	۱	سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۝	(اے پیغمبر) ہم تجھکو ایسی طرح قرآن پڑھا دیں گے پھر تو نہیں بھولیگا مگر جو اللہ چاہے

ف [illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
	القدر	١	إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ	بیشک ہم نے قرآن کو لوح سے پہلے آسمان پر شب قدر میں اتارا
	البینہ	١	رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ	اللہ تعالیٰ کا رسول جو پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سناتا ہے جن میں درست مضامین لکھے ہیں
	الانعام	٢	وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ	اور یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر اتارا گیا ہے تاکہ اس سے تمکو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہنچے ڈراؤں

الاخلاق والاوامر والنواهي وذكر لقمان

باب ٢٢ اخلاق اور اوامر و نواہی کا بیان اور حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
١	البقرۃ	٥	اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ	تم لوگوں کو تو کہتے ہو نیکی کرو اور اپنی خبر ہی نہیں لیتے اور کتاب پڑھتے ہو (توریت شریف) کیا تم کو عقل نہیں ہے
٢	آل عمران	٧	فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ	اے پیغمبر یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ تو ان پر یعنی مسلمانوں پر بہت نرم دل ہے اگر کہیں تو اکھڑ سخت دل ہوتا تو تیرے گرد ایک بھی نہ پھٹکتا سب تیرے پاس سے تتر بتر ہو جاتے اب انکا قصور معاف کر دے اور ان کے لیے بخشش کی دعا کر اور معاملہ میں انسے مشورہ لیا کر جب تو ایک بات ٹھہرا لے تو اللہ پر بھروسا کر بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو اسی پر بھروسا کرتے ہیں اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور اگر وہ تم کو چھوڑ دے تو پھر اور کون ہے جو اسکے بعد تمکو مدد دے اور مسلمانوں کو چاہیے اللہ ہی پر بھروسا رکھیں
		١٠	وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا	اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ مال دیا ہے

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۚ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۔	اپنی بخیلی کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ وبال ہے جس مال میں انہوں نے بخیلی کی ہے وہی قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوا چاہتا ہے اور آسمانوں اور زمین کا وارث آخر اسی کو ہے اور جو تم کرتے ہو (سخاوت یا بخیلی) اللہ کو اسکی خبر ہے
۴	آل عمران	۱۹	لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ أَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ أَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ	جو لوگ اپنے کیے پر پھول جاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ انکی تعریف ہو انکو یہ سمجھنا ہرگز نہ سمجھنا کہ وہ عذاب سے بچ جائینگے اور انکو دکھ کا عذاب ہوگا
۴	النساء	۳	وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ إِلَّآ أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَإِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۔	اور ان کو قید مت کرو اس نیت سے کہ جو تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ اڑا لو مگر جب وہ کھلی بدکاری کریں اور عورتوں سے اچھی گذران کرو۔ پھر اگر وہ تم کو نہ بھائیں تو ہوسکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس میں بہت برکت دے
۵	"	۶	وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۔	اور ناتے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور نزدیک ہمسایہ اور غیر ہمسایہ اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور لونڈی غلام سے بے شک اللہ تعالے ان لوگوں کو نہیں چاہتا جو اتراتے بڑائی مارتے ہیں آپ بخیلی کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخیلی سکھاتے ہیں اور جو اللہ تعالے نے ان کو اپنے فضل سے دیا اسکو چھپاتے ہیں اور ہم نے ایسے ناشکروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے
۵	"	۸	إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰٓى أَهْلِهَا	(مسلمانو) اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہونچاؤ
"	"	۱۱	وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْ رُدُّوْهَا ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۔	اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم (اسکو جواب میں) اس سے اچھا سلام کرو یا اتنا ہی کرو بے شک اللہ تعالی ہر چیز کا حساب لینے والا ہے
"	"	۱۶	وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ	اور جو لوگ اپنے تئیں آپ دغا دے رہے ہیں ان کی طرف

[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ۝ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ۝ هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۝	سخت جھگڑ کیونکہ اللہ تعالیٰ دغاباز بدکار کو پسند نہیں کرتا لوگوں سے (اپنی چوری) چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپاتے اور جب وہ رات کو ایسی تجویز کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ رہتا ہے اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ کے علم میں ہے سنو جی تم لوگوں نے دنیا کی چند روزہ زندگی میں تو انکی طرف ہو کر جھگڑا کر لیا اب (یہ تو کہو) قیامت کے دن انکی طرف سے اللہ تعالیٰ سے کون جھگڑا کریگا یا کون انکا وکیل بنے گا
۵	النساء	۱۷	لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝	اکثر انکے صلاح و شوری میں بھلائی نہیں ہوتی مگر وہ صلاح جو خیرات دینے یا اچھے کام کرنے یا لوگوں میں ملاپ کرنیکے لیے کیجائے (وہ بے شک اچھی ہے) اور جو کوئی خدا کی رضامندی حاصل کرنیکو یہ ایسا کرے (نہ ناموری کے واسطے) تو ہم اسکو بڑا ثواب دیں گے۔
۶	〃	۲۱	لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ۝	اللہ تعالیٰ بری بات پکار کر کہنا پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم ہوا اور اللہ (مظلوم کی دعا) سنتا ہے اور (ظالم نے جو کیا وہ) جانتا ہے
۷	الانعام	۶	وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝	اور جو لوگ اپنے مالک کو صبح اور شام پکارتے ہیں اسیکا منہ چاہتے ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکال (جیسے کافر کہتے ہیں) تجھ کو ان کا حساب دینا نہیں نہ تیرا حساب ان کو دینا ہے اگر تو اُن کو نکالے گا تو بے انصافوں میں شریک ہوگا
۸	〃	۱۹	وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ	اور ماں باپ سے بھلائی کرو
〃	〃	۰	وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ	اور بے شرمی کی باتیں (جیسے زنا لواطت وغیرہ) کھلی ہوں یا چھپی انکے پاس نہ پھٹکو
〃	〃	〃	وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۝	اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو گو ملنے والے کا مقدمہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا قول پورا کرو

[illegible]

نمبر	سورت	آیت	عربی	ترجمہ
۹	الاعراف	۲۴	خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝	ف (اے پیغمبر) درگذر اپنا طریق کرلے اور اچھی بات کا حکم کر اور جاہلوں سے الگ ہو جا ف
۱۱	التوبہ	۱۵	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝	ف (مسلمانو) اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو ف
۵	النساء	۲۰	كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۝	انصاف پر قائم رہو خدا سے ڈر کر گواہی دو (یعنی سچی بات کہو) اگرچہ خود تمہاری یا ماں باپ یا عزیزوں کے خلاف ہو ف
۱۲	هود	۱۰	وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝	اور (اے پیغمبر) صبر کر کیونکہ اللہ نیکیوں کا (نمازیوں کا) بدلہ برباد نہیں کرتا ف
۱۴	النحل	۱۶	وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۝ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ۝	اور اگر بدلہ لو تو اتنا ہی جتنا تم کو نقصان پہونچا ہے ف اور جو تم (لوگوں کی ایذا پر) صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لیے (بدلہ لینے سے) بہتر ہے۔
۱۵	بنی اسرائیل	۳	وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۝ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۝	اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے (یعنی تیری زندگی میں) ان میں سے ایک (ماں یا باپ) یا دونوں بڑھاپے تک پہونچ جائیں تو ان سے ہوں تک نہ کرنا اور نہ جھڑکنا اور نرمی سے ان سے بات کرنا ادب سے ف اور مہربانی سے اپنی عاجزی کا بازو انکے لیے جھکا دے اور دعا کر مالک میری ان پر رحم کر جیسے ان دونوں نے (مجھ پر رحم کر کے) بچپنے میں مجھ کو پالا ف
″	″	″	وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۝ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِنْ رَبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَيْسُورًا وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا	اور (اے پیغمبر) ناطے والے کا حق ادا کر اور مسکین کا اور مسافر کا اور بیجا مت اڑا (مال) بیجا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں (شیطان کے دوست اور اسکے تابع ہیں) اور شیطان اپنے مالک کا ناشکرا ہے اور اگر تو ان (غریبوں ناطے والوں اور مسکینوں اور مسافروں کی) اپنے مالک کے فضل کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے خبر نہ لے سکے تو (خیر) بات تو ان سے نرمی سے کر اور اپنا ہاتھ اتنا سکیڑ بھی نہیں کہ گردن میں باندھ دے (ایک پیسہ خرچ نہ کرے) اور نہ اتنا پھیلا دے بالکل پھیلا مار کہ جو کچھ تیرے پاس ہے سب اڑا دے

ف یعنی حتی المقدور لوگوں کے قصور سے چشم پوشی کر اور زیادہ کاوش اور کھود کرید نہ کر [illegible] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو لوگ خوشی سے خیرات میں دیں وہ لے لے تو یہ حکم اس وقت کا ہوگا جب زکوٰۃ
فرض نہیں ہوئی تھی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے پوچھا اسکا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا یہ کہ جو کوئی تجھ پر ظلم کرے تو اسکو معاف کر دے اور جو
کوئی تجھے نہ دے تو اس کو دے اور جو تجھ سے (دوستی یا ناطہ) کاٹے تو اس سے جوڑ ف یعنی اگر کوئی بات نہ مانیں اور بیہودہ تکرار کریں تو ان سے جھگڑا مت کر خاموش ہو جا [illegible] جواب جاہلاں باشد
خاموشی بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے کہتے ہیں جب آنحضرت نے احد کے دن حمزہ اپنے چچا کی نعش کو دیکھا تو فرمایا میں ان مشرکوں کے ستر مقتولوں سے [illegible] کروں گا یعنی انکے ناک کان کتر ڈالوں گا
اسوقت حضرت جبرئیل یہ آیت لیکر آئے ف یعنی حضرت محمد اور آپکے اصحاب کے ساتھ بعضوں نے کہا ابوبکر صدیق اور عمر کے ساتھ ابن عباس نے کہا علی ابن ابی طالب کے ساتھ ف خواہ اپنے خلاف گواہی ہو
جیسے دوسرے کے حق کا اقرار کرے انکار نہ کرے نہ چھپائے ف انکی نیکی کا اجر ضرور دیگا ف بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرو یہ آیت اس وقت اتری جب آنحضرت نے جنگ احد میں اپنے چچا حمزہ کو
دیکھا مشرکوں نے انکے ناک کان کاٹ ڈالے تھے تو آپ نے فرمایا اگر میں مشرکوں پر غالب ہوا تو انکے ستر آدمیوں کے ناک کان [illegible] ڈالونگا [illegible] یہ سورت مکی ہے مگر یہ آیتیں مدینے میں اتریں [illegible]
[illegible] میں اتری مگر اسکا حکم عام ہے [illegible] ہر حق اور مطالبہ میں صاحب حق کو ضرور ہے کہ اپنے حق سے زیادہ نہ لیوے ورنہ ظلم ہوگا ف ماں باپ خواہ بوڑھے ہوں خواہ جوان ہوں ہر حال میں انکا ادب
کرنا ان کو نرمی سے بات کرنا فرض ہے [illegible] اس آیت میں جو بڑھاپے کی قید لگائی ہے [illegible] ماں باپ کی [illegible] اولاد کو [illegible]
اور [illegible]
[illegible]

	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			تحسوٗراً ہ	پہر توجگ سے گرادیا) خالی ہاتھ ہوکر بیٹھہ رہی
۱	البقرہ	۴۸	وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	اور جو بہیجے (اب) اوتامار یعنے قرآن) اسپر ایمان لاؤ وہ سچ بتاتا ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے (یعنے توریت کی تصدیق کرتا ہے) اور تم اُس کے پہلے منکر مت بنو اور میری آیتوں پر تہوڑا مول مت لو اور میرا ہی ڈر رکھو اور سچ کو جہوٹ کے ساتہ گڈمڈ نہ کرو اور جان بوجہکر حق بات کو مت چہپاؤ
۱	۱	۱۳	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	ایمان والو تم راعنا نہ کہو انظرنا کہا کرو اور بات مانو اور کافروں کو دکہ کی مار ہوگی۔
۱	۱	۱۸	فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝	تم میری یاد کرتے رہو میں تم کو یاد رکہوں گا اور میرا شکر کرتے رہو ناشکری نہ کرو۔
۱	۱	۱۹	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝	مسلمانو (مصیبت کے وقت) صبر اور نماز سے مدد لو بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتہ ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انکو مردہ مت کہو بلکہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں
۱	۱	۲۱	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ښ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝	لوگو زمین میں جو چیزیں حلال پاکیزہ ہیں اُن کو کہاؤ اور شیطان کی راہوں پر مت چلو وہ تمہارا کہلا دشمن ہے
۱	۱	۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝	مسلمانو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں کہاؤ اور اگر تم خاص اللہ تعالےٰ کی بندگی کا دم بہرتے ہو تو اُسی کا شکر بجالاؤ
۱	۱	۲۳	وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کہاؤ نہ مال کا مقدمہ حاکموں تک اسلیے لے جاؤ کہ لوگوں کے مال میں سے ایک حصہ تم جان بوجہ کر ناحق ہضم کر لو
۱	۱	۲۵	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ	(مسلمانو پوری مسلمانی میں آجاؤ (یا سب مسلمان مسلمان ملکر

ف پہلے منکر مت بنو یعنی جب تم قرآن کا انکار کروگے تو تمہاری اولاد بھی تمہاری پیروی کریگی تو اُنکے کفر کا بہی وبال تم ہی پر پڑیگا کیونکہ اول کافر تم ہی ہوؤ اور جو کوئی بری بات کی بنا ڈالے قیامت تک اُس پر بوجہ بڑہتا رہیگا ۔۔ ف جب آنحضرت صلعم نصیحت فرماتے اور مسلمان کوئی بات نہ سمجہتے تو عرض کرتے راعنا یعنے دوبارہ فرمایے یہود یوں نے جو یہ لفظ مسلمانوں کو کہتے سنا وہ بھی راعنا کہنے لگے انکی زبان میں راعنا کے یہی معنے احمق اگر دبا کر کہو تو راعینا ہو جاتا ہے یعنے ہمارا چرواہا اگر دبا یہود مردود اس لفظ پر خوش ہوتے تھے اور برا معنے مراد کہتے تہے اور ظاہر میں یہ حیلہ تھا کہ مسلمان بھی یہ لفظ کہتے ہیں تب اللہ نے مسلمانوں کو منع کر دیا کہ تم راعنا کا لفظ ہی کہنا چہوڑ دو اسکے بدل انظرنا کہا کرو یعنے ذرا ٹہیر لیے اور ہمکو سمجہ لینے دیجئے۔ واسمعوا کا ترجمہ یہ ہے کہ اسکا یہ حکم مانو یعنے راعنا کو چہوڑنا اور انظرنا کہنا ۔۔ ف یعنے تم شب و روز میری عبادت میں مصروف ہو میں تم کو ثواب اور مغفرت دونگا ہونگا حدیث میں ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتہ ہوں جبتک وہ میری یاد کرتا رہے اور اسکے لب ہلتے رہیں ۔۔ ف شکر کے معنے یہ ہیں کہ اللہ کی نعمتوں کو اسکی اطاعت میں صرف کرنا شکر ادا کرنا اور پیدا ہوئی تو نیک کاموں میں صرف کرنا زور دیوے تو غریبوں کی مدد کرنا ۔۔ ف اس آیت کی تفسیر [illegible] سید علامہ نے کہا قرآن شریف میں جہاں یہ مذکور ہے کہ اللہ تم نیکوں یا صابروں یا پرہیزگاروں کے ساتہ ہے تو یہی مراد ہے کہ اعانت اور مدد سے انکے ساتہ ہے اور جہاں یہ مذکور ہے کہ وہ سب کے ساتہ ہے تو مراد یہ ہے کہ علم و قدرت کے ساتہ ہے اور اتفاق کیا ہے پہلے مفسرین اور تمام صحابہ اور تابعین نے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت علمی ہے کیونکہ اسکی ذات مقدس بالائے عرش ہے [illegible] ۔۔ ف بعضوں نے کہا جنگ بدر میں چودہ آدمی مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے شہید ہوئے تہے لوگ کہنے لگے افسوس فلانے مارے گئے اور دنیا کی نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو گئے [illegible] ۔۔ ف [illegible] (باقی فتنہ میں)

			كَافَّةً ۠ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	ایک ہو جاؤ[ف۱] اور شیطان کے راہوں پر مت چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے[ف۲] اگر کھلی نشانیاں آنیکے بعد بھی تم پھسل جاؤ (اور شیطان کے پھندے میں پھنس جاؤ) تو یہ سمجھ رکھو بے شک اللہ تعہ زبردست ہو حکمت والا
۳	آلِ عمران ۳	۳	لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝	مسلمان[ف۳] مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے (یعنے کافروں سے دوستی جوڑے) تو اُسکو اللہ تعالے سے کچھ تعلق نہیں رہا مگر ہاں جب ایسے امر کا ڈر ہو جس سے بچنا ضرور ہے[ف۴] اور اللہ تعالی اپنی ذات مقدس سے تمکو ڈراتا ہے[ف۵] اور اللہ تعہ ہی کے پاس جانا ہے[ف۶]
۴	۴	۱۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝	(مسلمانو) اللہ تعالی سے جیسا ڈرنا چاہیے ویسا ڈرو اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہو[ف۷] اور سب ملکر اللہ تعہ کی رسی کو (یعنے اس کے دین یا عہد یا جماعت یا قرآن کو) تھامے رہو اور پھوٹ نکرو (جیسے کتاب والے الگ الگ فرقے ہوگئے) اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو (اے اوس اور خزرج کے لوگو) جب تم ایکدوسرے کے دشمن تھے (رات دن تم دونوں میں لڑائی رہتی تھی) پھر اللہ نے تمہارے دل ملا دیے تم اُسکے فضل سے بھائی بھائی بنگئے[ف۸] اور تم آگ کے گڑھے (دوزخ) کے کنارے لگ گئے تھے (اب اسمیں گرنیوالے تھے) اللہ نے تمکو اس سے بچا لیا اللہ اسیطرح تمسے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے اسلیے کہ تم سچی راہ پر قائم رہو[ف۹] اور تم میں کچھ لوگ ایسے بھی ہونے چاہییں جو بھلائی کی طرف (لوگوں کو) بلائیں اور اچھی بات کا حکم کریں اور برے کام سے منع کریں اور یہی لوگ (آخرت میں) بامراد ہونگے[ف۱۰] اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے پھوٹ کرلی اور صاف صاف حکم آنے کے بعد اختلاف کرنے لگے[ف۱۱] اور یہی لوگ ہیں جنکو (آخرت میں) بڑا عذاب ہوگا[ف۱۲]
۴	۶	۱۲	كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ	لوگوں[ف۱۳] کے (فائدے اور اصلاح کے) لیے جتنی اُمتیں پیدا

ف۱ پوری مسلمانی میں آجاؤ یعنے شریعت کی سب باتوں پر عمل کرو اور آدھا تیتر آدھا بٹیر نہ کرو ۱۲ ف۲ یعنے جس راہ کیطرف شیطان بلاتا ہے اُدھر مت جاؤ اور اللہ کی راہ مضبوط تھامے رہو ۱۲ ف۳ کیونکہ کافر تمہارے دشمن ہیں انسے دوستی کرنا اللہ سے دشمنی کرنا ہے ۱۲ ف۴ مثلاً جان جاتی ہو تو ضرورت کیوقت کافروں سے ظاہرداری کرلے پر دلمیں ہمیشہ انسے دشمنی رکھے اکثر علماء کے نزدیک ضرورت کیوقت کافروں سے ظاہری دوستی کرنا درست ہے اور ایک جماعت علما نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اب اسکی ضرورت نہیں اللہ نے مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھا دی اور اسلام کو عزت دیدی ابن عباسؓ نے کہا یہ تقیہ ہے یعنے زبان سے ایسی بات کہنا جو اگرچہ دل کے خلاف ہو پر ضرورت کیوقت جائز ہے اگر کسی گناہ کا ارتکاب درست نہیں خون کرنا ابو العالیہ نے کہا تقیہ صرف زبان سے ہوتا ہے نہ عمل سے ۱۲ ف۵ وہ بڑے جلال اور غضب والا ہے جیسے رحم والا ہے ۱۲ ف۶ سب کو اسی سے سابقہ پڑنا ہے تو اس سے ڈرتے رہو اور اُس کے حکم کے خلاف مت کرو ۱۲ ف۷ جیسا حق ہے ڈرنے کا یعنے جن کاموں کا اُس نے حکم دیا ہے انکو بجالاؤ اور جن کاموں سے منع کیا ہے اُنسے باز رہو جب یہ آیت اتری تو صحابہ بہت گھبرائے اور عرض کیا کہ یہ کس سے ہو سکتا ہے اسوقت یہ آیت اتری فاتقوا اللہ ما استطعتم یعنے جہانتک ہو سکے اللہ سے ڈرو اور یہ آیت منسوخ ہوگئی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پھر فرمایا کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکے تو سب لوگوں کا کھانا بگڑ جائے ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جنکو وہی کھانا ملیگا یعنے دوزخ والوں کا ۱۲ ف۸ یعنی اسلام کی انکو توفیق دی آپس میں دینی بھائی ہوگئے ۱۲ ف۹ اور اپنے دشمنوں کے بہکانے سے خرابی میں نہ پڑو ۱۲ ف۱۰ شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا یعنے مسلمانوں میں فرض ہے کہ ایک جماعت قائم رہے جہاد کرنے کو اور دینداری کے نقید کرنیکو تاکہ شریعت کے خلاف کوئی نہ کرسکے اور جو اس کام پر قائم ہوں تو وہی کامیاب ہیں [illegible] (باقی صفحہ [illegible])

	سورہ	آیت	آیت کریمہ	ترجمہ
			لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ؕ	ہوئیں ان سب میں تم بہتر ہو تم اچھا کام کرنیکا حکم دیتے ہو اور بُرے کام سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو
۴	آل عمران	۱۱۸	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝ هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ ۚ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ؕ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۚ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ؕ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝	(مسلمانو) جو مسلمان نہ ہوں انکو اپنا ہمراز نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی میں کچھ کمی نہیں کرنیکے تمہاری تکلیف سے ان کو خوشی ہوتی ہے اُن کی باتوں سے دشمنی کھل گئی ہے اور جو دشمنی اُنکے دلوں میں چھپی ہے وہ اس سے بھی زیادہ اگر تم سمجھ سکو تو ہم نے تم سے پتے کی باتیں کہدیں سنتے ہو تم لوگ انکے دوست ہو وہ تمہارے دوست نہیں حالانکہ تم سب کتابوں کو مانتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہدیتے ہیں ہم بھی مومن ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو غصے کے مارے تم پر اپنی انگلیاں دانتوں سے چباتے ہیں (اے پیغمبر) کہدو اپنے غصہ میں جل مرو بیشک اللہ تو دلوں کی بات جانتا ہے اگر تمہارا فائدہ ہو تو انکو برا لگے اور جو نقصان ہو تو خوش ہوں اور اگر تم صبر اختیار کرلو اور ان (کی دوستی) سے بچے رہو تو ان کے فریب سے تمہارا کچھ بھی نہیں بگڑنے کا (اس لیے) وہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالے کو سب معلوم ہے ف
۴	”	۱۳۳	وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ ۙ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝	اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جسکا چوڑاؤ آسمانوں اور زمین کے برابر ہے (تو لمبان کا کیا کہنا) اُن پرہیزگاروں کے لیے تیار ہوئی ہے ف
۴	النساء	۱	يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝	لوگو اپنے مالک سے ڈرتے رہو جس نے تمکو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اسی جان میں سے (پہلا) اسکی بی بی (حوا) کو پیدا کیا (آدم کی ایک پسلی سے حوا کو نکالا) اور ان دونوں (یعنی آدم اور حوا) سے بہت سے مرد عورت پھیلا دئے اور اللہ سے ڈرتے رہو جسکا تم ایک دوسرے کو واسطہ دیا کرتے ہو (مثلاً کہتے ہو خدا کیواسطے ہمارا یہ کام نکال دو) اور ناطہ توڑنے سے بیشک اللہ تو تم کو تک رہا ہے ف

ف یعنے امت محمدی تمام امتوں سے افضل اور اعلے ہے ۔ ف۲ معلوم ہوا کہ اور امتوں سے بہتر ہونے کی یہی وجہ ہے کہ مسلمان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہتے ہیں اگر اس امر کو چھوڑ دیں تو انکی فضیلت جاتی رہے گی اور پھر وہ دوسری امتوں کی طرح ہو جاویں گے ۔ ف یعنی جہاں تک اُن سے ہو سکے تمہارا کام خراب کرینگے تو کوئی بات نہ اٹھا رکھیں گے ۔ ف ہوا یہ تھا کہ بعضے مسلمانوں میں اور یہودیوں میں عزیزداری تھی وہ کبھی راز کی باتیں بھی اُنسے کہدیتے تب یہ آیت اتری بعضوں نے کہا منافقوں کے حق میں اتری کہ ان کو مسلمان سمجھ کر انکی باتوں سے دشمنی کھل گئی یعنی جلدی میں اُنکے منہ سے جو باتیں نکل پڑتی ہیں انسے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے دوست نہیں ہیں عقلمند آدمی دشمن کو اُسکی بات اور طرز کلام اور چہرے کے رنگ سے پہچان لیتا ہے ۔ ف تو انکی کتاب کو بھی مانتے ہو وہ تمہاری کتاب نہیں مانتے تو چاہئے یہ تھا کہ تم دشمن ہوتے اور وہ تمہارے دوست ہوتے لیکن معاملہ الٹا ہے ۔ ف روز بروز اسلام کی ترقی ہوتی جاتی ہے ۔ ف یا اللہ سے ڈرتے رہو اور تقوے اور پرہیزگاری اختیار کرو ۔ ف اللہ کا علم اور قدرت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ایک ذرہ بھی اس سے چھپا نہیں ۔ شاہ عبد القادر صاحب نے فرمایا یہود میں اکثر منافق تھے ۔ آگے جنگ احد کے حال بیان ہوتے ہیں ۔ مسلمانوں نے کافروں کا کہنا سن لیا تھا اور گویا انکو چھوڑ کر دوسروں کے فکر میں چلے تو منافقوں کو نفاق کی باتیں ظاہر کی تھیں ۔ ف بخشش کی طرف لپکو یعنی ان کاموں کی طرف جو بخشش کے سبب ہیں جیسے سب نیک کام اور عبادتیں ۔ ف تمہارے ہر ایک کام کو دیکھ رہا ہے ۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ڈرتے رہو اللہ سے اور ناطوں سے جنکا واسطہ دیتے ہو آپس میں عرب کے لوگ ناطے کا واسطہ بھی دیکر اپنا کام نکالتے مثلاً کہتے انشدک باللہ والرحم اس آیت سے یہ نکلا کہ ناطے رشتے کا لحاظ رکھنا بہت ضرور ہے ۔ ہمیشہ ناطہ والوں سے نیک سلوک کرنا چاہیے صحیح حدیث میں ہے کہ ناطہ عرش سے لٹک رہا ہے اور کہتا ہے جو کوئی مجھ کو جوڑیگا اللہ بھی اس کو جوڑیگا اور جو کوئی مجھ کو توڑے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے توڑے گا ۔

پارہ	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
۴	النساء	۱	وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۞	اور[ف۳] اپنے مال جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا سہارا بنایا ہے بیوقوفوں کے حوالے مت کرو اور انکو اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور اچھی طرح (نرمی سے) ان سے بات کرو[ف]
۵	〃	۵	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۞ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۞	[ف۳۹] مسلمانو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور سے مت کھاؤ مگر سوداگری کرکے آپس کی خوشی سے[ف] اور اپنا خون نہ کرو[ف] بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے (وہ تمہاری ہلاکت نہیں چاہتا) اور جو کوئی ظلم زور سے ایسا کرے (اپنے خون کرے یا کسی کا مال ناحق اڑالے) تو ہم ضرور اسکو (قیامت کو) دوزخ میں ڈالیں گے اور اللہ پر یہ دوزخ میں ڈالنا آسان ہے
〃	〃	۱۱	وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۞	اور[ف] اللہ تعالیٰ نے جو تم میں سے کسی کو دوسرے سے زیادہ دیا ہے اسکی ہوس نہ کرو[ف] مرد اپنی کمائی کا ثواب پائیں گے اور عورتیں اپنی کمائی کا ثواب پائیں گی اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے[ف]
〃	〃	۱۲	فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ ... وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۞	[ف] ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ۔ اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ
〃	〃	۲۱	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ۞	[ف] مسلمانو مسلمانوں کو چھوڑ کر تم کافروں کو دوست نہ بناؤ (کیونکہ یہ منافقوں کا طریقہ ہے) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کا صریح الزام اپنے اوپر لو[ف]
۶	المائدہ	۱	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ	[ف] مسلمانو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرو
〃	〃	〃	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ	[ف] مسلمانو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں (اور اس کے حکموں کی) بیحرمتی نہ کرو[ف] نہ حرمت والے مہینے کی[ف] نہ نیاز کے جانور کی نہ ان جانوروں کی جنکے گلے میں پٹے ہوں[ف] نہ ان لوگوں کی جو عزت والے گھر (خانہ کعبہ) کو جا رہے ہوں اپنے مالک کا فضل اور اسکی رضامندی چاہتے ہوں[ف] اور جب احرام کھول ڈالو تو شکار کرو اور

ف یعنی بیوقوفوں کو مال کی ہی فرض جسکا ... [illegible] ... ہوتی ہے کہ ... [illegible] ... لئے ساری کمائی انکے ... [illegible] ... ہیں سو قت اپنے ... [illegible] ... یعنی تجارت کرکے ایک دوسرے کی رضامندی سے ... [illegible] ... حلال ... [illegible] ... تجارت ہیں سب حلال ہو گئے ... ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا خون نہ کرے ... [illegible] ... ف یعنی مت کسی ... کاش یوں ... [illegible] ... ایک اعمال کا ... [illegible] ... انت ... [illegible] ... [illegible] ... ہو جائیں کہ انکے بادشاہ یا ... [illegible] ... اور مسلمانوں کو ... (باقی در ضمیمہ)

			شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ	جن لوگوں نے تم کو (حدیبیہ کے سال) مسجد حرام میں آنے سے روکا تھا ان کی دشمنی تم سے زیادتی نہ کرائے ؎ اور آپس میں ایک دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری میں مدد کرو اور گناہ اور ظلم میں مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے
۶	المائدہ ۵	۵	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝	(مسلمانو) اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور اس تک (پہونچنے کا) وسیلہ ڈھونڈو اور (دین کے دشمنوں سے) اس کی راہ میں لڑو تاکہ تم مراد کو پہونچو ؎
״	״	۸	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝	(مسلمانو) یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بناؤ ؎ (وہ تمہاری خلاف میں) ایک دوسرے کے دوست ہیں ؎ اور جو کوئی اُن سے دوستی رکھے وہ انہی میں کا ایک ہے ؎ خدا تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو (کبھی) راہ پر نہیں لانے کا ؎
״	״	۹	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	؎ (مسلمانو) جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا یا اگلی کتاب والے اور کافر (مشرک یا منافق) اُن کو دوست مت بناؤ اور اگر تم میں ایمان ہے تو خدا تعالےٰ سے ڈرتے رہو ؎
۰	״	۱۲	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ	(مسلمانو) جو ستھری چیزیں اللہ نے تم کو حلال کر دی ہیں اُنکو (اپنے اوپر) حرام نہ کرو ؎ اور حد سے (بھی) مت بڑھو ؎ کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھ جانیوالوں کو پسند نہیں کرتا ؎ اور جو اللہ نے تم کو حلال ستھری روزی دی اسکو کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تمہارا ایمان ہے ؎
״	״	۱۴	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝	(مسلمانو) ایسی باتیں مت پوچھو جو اگر تم سے بیان کی جائیں تو تمکو بری لگیں ؎ اور اگر ایسے وقت میں پوچھو گے جب قرآن اتر رہا ہے تو خواہ مخواہ تم سے بیان کی جائینگی ؎ (اب تو جو تم پوچھ چکے ہو سو) اللہ نے درگذر کی ؎ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بردبار ہے ؎ ایسی باتیں کچھ لوگ تم سے پہلے (اپنے پیغمبروں سے) پوچھ چکے ہیں پھر (جب بتا دی گئیں) تو انپر نہ چلے ؎

ف۱ یعنی ایسا نہ ہو کہ یہ دشمنی ظلم اور زیادتی کی باعث ہو مشرکوں نے ہجرت کے چھٹے سال مسلمانوں کو مکہ میں آنے سے روکا اور عمرہ نہ کرنے دیا آخر حدیبیہ ایک مقام تھا وہاں صلح ٹھہری اسکے دو برس کے بعد مکہ فتح ہوا اور بعض مشرک حج یا عمرے کی نیت سے آتے تھے انکو صحابہ نے اس دشمنی سے روکنا چاہا کہ انہوں نے ہم کو روکا تھا اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ۔ اور گذر چکا کہ یہ آیت منسوخ ہے ۔ ف۲ یعنی نیکی کی رضامندی کیلئے ۔ ف۳ یعنے بہشت پاؤ ۔ ہمیشہ نیکی کرو وسیلہ سے مراد وہ عبادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور وسیلہ بہشت میں ایک بلند درجہ بھی ہے حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا میرے لئے وسیلہ مانگو یعنی دعا کرو کہ اللہ یہ درجہ مجھکو عطا فرمائے اذان کے بعد دعا میں کہتے ہیں آت محمد الوسیلة یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما ایک حدیث میں ہے کہ جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا اسکو میری شفاعت ملیگی ۔ ف۴ یعنی دل سے اُن کی دوستی نہ کرو ظاہری بچاؤ کے لئے دوسری آیت میں اجازت ہو چکی ہے یہ آیت اُس وقت اتری کہ عبداللہ بن ابی ابن سلول منافقوں کا سردار کہنے لگا مجھے اور بنی قریظہ کے یہود سے دوستی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہیں چکر میں نہ آجاؤں پھر کافر ہو گیا ۔ ف۵ الکفر ملة واحدة کافر کافر مسلمانوں کے مقابلہ میں سب ایک ہو جاتے ہیں اسلئے انکی دوستی کرنا بڑی نادانی ہے وہ وقت پر کام نہ آوینگے بلکہ نقصان پہونچا دینگے ۔ ف۶ معاذ اللہ آخرت میں منہ کالا ہوگا مسلمانوں کو اس آیت سے سبق لینا چاہئے غضب تو یہ ہے کہ ہمارے زمانہ میں بعضے نام کے مسلمان مسلمانوں سے تو دشمنی کرتے ہیں اور انکے خلاف میں کافروں کے دوست بن جاتے ہیں ۔ ف۷ یعنی اس دوستی سے انکو کچھ فائدہ نہیں ہونیکا سفر ہو خراب اور ذلیل ۔ خوار ہوتے جاوینگے ۔ ف۸ کافروں سے دوستی نہ کرو ۔ ف۹ بعض لوگ فقیری اور درویشی اسی کو سمجھتے ہیں کہ اللہ نے جو کھانے اور پینے اور پہننے کی پاکیزہ اور ستھری چیزیں پیدا کی ہیں انکو چھوڑ دیں حرام کر لیں گوشت کھانیکا عہد کر لیا کسی نے ٹھنڈا پانی چھوڑ دیا اللہ نے اس سے ممانعت فرمائی ایسے لوگ فقیری کے کوچہ سے بالکل ناواقف ہیں فقیری یہ ہے کہ اللہ جس حال میں رکھے اسمیں خوش اور شکر گذار ہے اور صلح ہو نذر کے ہاتھ میں جو تا ہے اسمیں ... اچھا کھلانے اور اچھا پلاوے تو کہا اللہ تعالیٰ سے ... اور اسکا شکر بجا لاوے اگر برا کھلاوے اور برا پلاوے تب بھی کھا ... اور بیٹے ... میں کوئی شکوہ نہو نہ زبان سے ناشکری کرے ... ۱۲ ... تفسیر

۷	المائدة	۱۴	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ	(مسلمانو تم اپنے تئیں سنبھالو اگر تم (خود) راہ پر ہو تو کسی کی گمراہی سے تمہارا نقصان نہ ہوگا تم سب کو اللہ ہی کے پاس لوٹ جانا ہے وہ تم کو جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے (اسکا بدلہ دیکر) جتا دیگا
۵	النساء	۲	وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڮ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ	حالانکہ اللہ کتاب (قرآن مجید) میں تم پر یہ اتار چکا ہے جب تم سنو رکھیں اللہ کی آیتوں سے کفر اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو یہانتک کہ وہ دوسری کسی بات میں لگ جائیں (اگر تم ایسا کروگے تو) تو تم بھی انہی کی طرح کافر ہوجاؤ گے
۷	الانعام	۸	وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰي يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰي مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَا عَلَي الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰي لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ڰ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝	اور اے پیغمبر جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں کو کریدتے ہیں تو انکے پاس سے سرک جا یہانتک کہ وہ (اسکو چھوڑ کر) دوسری بات میں لگ جائیں اور اگر کبھی شیطان (یہ نصیحت) تجھ کو بھلا دے تو یاد آئے پیچھے (ایسے) ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ اور پرہیزگاروں کو ان لوگوں کا کوئی حساب نہیں دینا ہوگا لیکن نصیحت تو کرنا چاہیے شاید وہ بھی (آیندہ اس بری کام سے) بچیں اور (اے پیغمبر) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے اور دنیا کی زندگی نے ان کو فریب دے رکھا ہے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دے اور قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرتا رہ ایسا نہ ہو کوئی جان اپنی کرتوت کے بدل ہلاکت میں پڑ جائے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ اسکا کوئی حمایتی ہو اور نہ سفارشی اور اگر وہ سب طرح کی چھوڑا (ایمان فدیے) بھی دے تو بھی اسکی طرف سے قبول نہ ہوں یہی ہیں وہ لوگ جو اپنے کیے کے بدل آفت میں پھنس گئے انکو پینے کے لیے گرم کھولتا پانی ہے اور تکلیف کا عذاب کیونکہ وہ (دنیا میں) کفر کرتے رہے
〃	〃	۱۳	اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝	جو تیرے مالک نے تجھ کو حکم بھیجا اُس پر چل اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور مشرکوں کا خیال چھوڑ دے
〃	〃	〃	وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اور (اے مسلمانو) یہ مشرک جنکو پکارتے ہیں اللہ کے سوا انکو برا مت کہو ایسا نہ ہو

ف جو کفر اور ٹھٹھا کر رہے ہیں ۱۲ ف اس سے پہلے اللہ نے ایک آیت کریمہ اتاری تھی کہ جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں بک بک کرتے ہیں تو ان کے پاس سے چل دے جبتک وہ دوسری بات میں لگیں اور اگر شیطان تجھکو بھلا دے تو یاد آنے پر ان ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ ۱۲ ف کیونکہ قرآن اور حدیث بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ادنیٰ سنت یا مستحب یا عادت کی تحقیر اور توہین کرنا یا اسپر ٹھٹھا مارنا کفر ہے اور جو شخص کفر سے راضی ہو کافروں کی صحبت سے خوش ہو وہ بھی کافر ہے ۱۲ ف ان میں موشگافی اور نکتہ چینی کرتے ہیں یا ان میں گڑبڑ کرتے ہیں بک بک لگاتے ہیں ایک آیت کو دوسری آیت سے لڑا کر قرآن پر طعنے اور ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں ۱۲ ف سید علامہ نے کہا اس آیت میں اللہ نے اپنے پیغمبر کو ایسی مجلسوں میں بیٹھنے سے منع کیا جہاں اسکی آیتوں کی توہین اور تحقیر ہوتی ہو اور اس میں بڑی تنبیہ ہے اس شخص کو جو بدعتیوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے جہاں قرآن و حدیث کو کھیل بنایا جاتا ہے اور اماموں اور مجتہدوں کے قول کو سند مانا جاتا ہے کم درجہ یہ ہے کہ آدمی ایسی صحبت میں نہ بیٹھے اور بدعتیوں کی صحبت سے پرہیز کرے اس صحبت سے جیسیں اور کوئی گناہ کیا جاتا ہو خصوصاً اس شخص کے لیے جسکا قدم مضبوط نہ ہو بدعتی اسکو جلد بہکا دیتے ہیں پھر اسکو راہ پر لانا دشوار ہو جاتا ہے ۱۲ ف اور تو بھولے سے انکے ساتھ بیٹھ جاوے ۱۲ ف بعضوں نے کہا درحقیقت یہ نصیحت امت کے لیے ہے کیونکہ شیطان آنحضرت کو بھلا نہیں سکتا لیکن یہ صحیح نہیں ہے اسلئے کہ پیغمبر سے بھی بھول چوک ہو جاتی ہے ۱۲ ف جو ہماری آیتوں کو کریدتے ہیں ان سے قرآن کا کوئی مواخذہ پرہیزگاروں سے نہیں ہوگا ۱۲ ف اور ہو گئے ہیں مثال رکھا ہے سے جاتے تھے نکالی یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف یعنے بتوں کو جو تکلف حاجت کے لیے ہوں یہ شک نہیں ہے وہ انکو برا کہنا چاہیے ایسا نہ ہو تم انکے بتوں کو برا کہو الخ ۱۲ ف یعنے دین سے ٹھٹھا کرتے یا کھیل اور ہنسی کی باتوں کو دین میں شریک کر لیا ہو مثلاً سانڈ وغیرہ چھوڑنا شراب پینا گانا بجانا بتوں کو پوجنا ۱۲ ف یعنے ان کی کچھ پرواہ نہ کر بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے۔ مجاہد نے کہا چھوڑ دینے سے یہ مطلب ہے کہ ان کو سزا دینے کے پیچھے رہنے دے اس صورت میں یہ آیت منسوخ نہ ہوگی ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	وہ نادانی (اور گمرہی) سے اللہ کو برا کہنے لگیں ایسے ہی ہمنے ہر فرقے کے کاموں کو ان کے نزدیک بھلا کردیا ہے پھر ان (سب) کو اپنے مالک کے پاس لوٹ کر جانا ہے وہ انکو جو کرتے تھے جتا دیگا
۸	الانعام	۱۴	وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۝	اور کھلا گناہ اور چھپا گناہ (دل کا گناہ) دونوں چھوڑ دو
〃	〃	۱۷	كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝	(ای بندو) جب یہ پھلیں تو انکا پھل کھاؤ اور جسدن کٹیں انکا حق ادا کرو اور بیجا مت اڑاؤ (اسراف نکرو) کیونکہ اللہ بیجا اڑانیوالونکو پسند نہیں کرتا
〃	〃	〃	كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝	(لوگو) خدا نے جو تمکو رزق دیا اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے
〃	〃	۱۹	قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝	کہدے آؤ میں تم کو وہ باتیں سناؤں جو تمہارے مالک نے تم پر حرام کی ہیں (تم کو لازم ہے) کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ ماں باپ سے بھلائی کرو اپنی اولاد کو محتاجی کے ڈر سے مار نہ ڈالو ہم (ہی) تم کو روزی دیتے ہیں اور انکو بھی دینگے) اور بے شرمی کی باتیں (جیسے زنا لواطت وغیرہ) کھلی ہوں یا چھپی انکے پاس نہ پھٹکو اور جس جان کا مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اسکو مت مارو مگر حق پر یہ وہ باتیں ہیں جنکا اللہ نے تمکو حکم دیا اسلیے کہ تم سمجھو اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ جب تک وہ جوان نہو مگر اس طرح سے کہ اسکی بہتری ہو جب تک وہ پورا جوان نہو اور ماپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو ہم ہر شخص پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو گو ناتے والے کا مقدمہ ہو اور اللہ کا قول پورا کرو یہ وہ باتیں ہیں جنکا تمکو خدا نے حکم دیا اسلیے کہ تمکو نصیحت ہو اور (خدا نے یہ بھی فرمایا ہے) یہ میری سیدھی راہ ہے اسپر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو وہ تمکو خدا کی راہ سے ہٹا دینگی یہ وہ باتیں ہیں جنکا خدا نے تمکو حکم دیا اسلیے کہ تم (انکا خلاف کرنے سے) بچے رہو
۸	الاعراف	۱	اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا	(لوگو) جو تمہارے مالک کی طرف سے تم پر اترا (یعنی قرآن و حدیث) اسکی

ف تم انکا سبب … اس آیت سے یہ نکلا کہ بعضے وقت میں ایک اچھے کام کا چھوڑ دینا بہتر بلکہ واجب ہوتا ہے جب کہ اس سے ایسی خرابی پیدا ہو جو نہایت سخت ہو امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب … ف جیسے ہمنے ان مشرکوں کی … انکے عمل اچھے کر دیتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں ۱۲ ف یعنی کافروں کے بہکانے پر … بعضوں نے کہا کھلا گناہ وہ جو ہاتھ پاؤں سے ہو اور چھپا گناہ … جیسے شرک کفر نفاق حسد کبر بغض وغیرہ بعضوں نے کہا کھلا گناہ علانیہ زنا کرنا اور چھپا گناہ پوشیدہ بدکاری کرنا ابن عباس نے کہا … محرم عورتوں سے نکاح کرنا چھپا گناہ اور زنا کرنا … بعضوں نے کہا ایسی سب گناہ آگئے … ف درخت … کھیت … [illegible] … بعضوں نے کہا یہ صدقہ زکوٰۃ کے علاوہ واجب ہے بعضوں نے کہا یہ آیت زکوٰۃ کی آیت سے منسوخ ہے … زکوٰۃ کی آیت مدینہ میں اتری … ایک حدیث میں ہے … [illegible] … ف مثلاً سب مال خیرات کر دے … اسراف … [illegible] … مشرکوں … حرام کیا ہے ۱۲ ف جیسے جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ کرتے تھے اور ہندوستان میں بھی بعضے کافر ایسا کرتے تھے بیٹیوں کو مار ڈالتے … قصاص … انکا خلاف کرنا حرام کیا ۱۲ … [illegible]

			...قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝	پیروی کرو اور اسکو چھوڑ کر رفیقوں کی پیروی مت کرو تم بہت کم نصیحت
۸	الاعراف	۳	وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝	اور کھاؤ اور پیو اور اڑاؤ نہیں کیونکہ اللہ تعالے اڑانیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔
״	״	۷	وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	اور جب ملک سنور گیا ہو تو اس میں خرابی نہ مچاؤ اور اللہ تعالے کو (اسکے عدل سے) ڈر کر اور (اس کے فضل کی) امید رکھ کر پکارو کیونکہ اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے نزدیک ہے
۹	״	۲۴	وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) اپنے دل میں صبح اور شام گڑگڑا کر اور ڈر ڈر کر اور پکار کر بات کرنے سے کم آواز میں اپنے مالک کی یاد کرتا رہ اور غافل نہ ہو
״	الانفال	۳	وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاۗصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝	اور اس عذاب سے ڈرتے رہو جو تم میں سے خاص گناہگاروں پر نہیں پڑیگا اور جانے رہو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے
״	״	״	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝	مسلمانو اللہ تعالی اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو اور اپنی (آپس کی) امانتوں میں بھی جان بوجھکر چوری نہ کرو اور یہ جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد بھی تمہاری آزمایش ہیں اور اللہ کے پاس تمکو بڑا ثواب ملنے والا ہے
۱۰	״	۶	وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝	اور اللہ تعالی اور اسکے رسول کا کہا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (اگر کروگے) تو بودے بن جاؤگے اور تمہاری ہوا جاتی رہیگی اور صبر کرو کیونکہ اللہ تعالے صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جو اپنے گھروں سے اتراتے اور لوگوں کو دکھلاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے نکلے اور اللہ (کا علم) انکے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے
۱۰	التوبة	۳	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝	مسلمانو اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کو چھوڑ کر کفر کو پسند کریں تو تم انسے (بھی) دوستی نہ رکھو (چہ جائیکہ غیر کافروں سے) اور جو کوئی تم میں سے انکی دوستی رکھیں تو وہی بے انصاف ہیں

[illegible]

نمبر	سورة	آیت	آیات	ترجمہ
١١	یونس	١١	وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝	اور تیری طرف جو وحی آتی ہے اسپر چلتا رہ اور صبر کر یہانتک کہ اللہ فیصلہ کردے اور اللہ سب فیصلہ کرنیوالوں میں بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے ف
١٢	هود	١٠	فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝	تو اے پیغمبر تجھے جیسا حکم ہوا ہے اسپر چلا جا اور تیرے ساتھ جن لوگوں نے توبہ کی ہے اور حد سے مت بڑھو بیشک تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے اور جو لوگ ظالم ہیں ان کیطرف مت جھکو پھر اگر (ایسا کروگے) تمکو دوزخ کی آگ چمٹ جائیگی اور اللہ تعالی کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں پھر تمکو مدد نہ ملے گی ف
١٤	الحجر	٣	نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ۝	میرے بندوں کو خبر کردے کہ میں بخشنے والا مہربان ہوں اور میرا عذاب (بھی) بڑی تکلیف کا عذاب ہے ف
″	″	٦	لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ۝	(تو) اپنی آنکھیں (بھی) ان چیزوں کی طرف مت اٹھا جو ہمنے کئی قسم کے کافروں کو مزہ اٹھانیکو دی ہیں اور نہ اُن کے ایمان نہ لانے کا رنج کر اور ایمان والوں کیلیے اپنا بازو جھکا دے اور کہدے میں تمکو کھولکر (عذاب سے) ڈرانیوالا ہوں
″	″	″	فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝	تو جو حکم تجھکو ملا ہے اسکو کھولکر سنادے اور مشرکوں کا کچھ خیال نہ کر ف
″	″	″	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝	تو اپنے مالک کی خوبیاں بیان کر (تسبیح اور تحمید کر) اور سجدہ کرنیوالوں (نمازیوں) میں شریک رہ اور مرتے دم تک اپنے مالک کو پوجتا رہ
″	النحل	١٣	إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ	اللہ تعالی بیچ کی راہ چلنے اور احسان کرنیکا حکم دیتا ہے اور (جو اپنی غرض سے بچ رہے) وہ ناطے والوں کو دینے کا اور بیحیائی اور بری کام (جو شرع کے خلاف ہو) اور ظلم سے منع کرتا ہے اللہ تمکو اسلیے نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو اور اللہ کا اقرار پورا کرو جب تم اقرار کرو
″	″	″	وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ ۖ وَمَا عِندَ اللَّهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	اور اللہ کے ساتھ جو عہد کیا تھا اسکا بدل (دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ مت قبول کرو کیونکہ اللہ کے پاس جو (ثواب ملنے والا) ہے وہ تمہارے لیے دنیا کے مال متاع سے کہیں بہتر ہے اگر تم سمجھو تمہارے پاس جو ہے وہ ختم ہونیوالا ہے اور اللہ کے پاس جو ہے وہ (ہمیشہ) باقی رہیگا اور جن لوگوں نے صبر کیا انکو ہم ضرور انکے بہتر کاموں کا بدلہ دیں گے ف

ف کافروں کی ایذا دہی پر ۱۲ ف لڑائی کا حکم اتارے ۱۲ ف مجاہد کہتے ہیں یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے اور آنحضرت نے تیرہ برس تک کافروں کی ایذا دہی پر صبر کیا یہانتک کہ آپ مدینہ میں تشریف لائے اور اللہ نے جہاد کا حکم اتارا اور اسلام کو عزت دی سید علامہ نے کہا قرآن اور حدیث میں بالاتفاق پانچ آیتیں اور دس حدیثیں منسوخ ہیں انکے سوا کوئی آیت یا حدیث بالاتفاق منسوخ نہیں ہے اور [illegible]

[illegible]

پارہ	سورت	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۴	النحل	۱۵	فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝	تو اسمیں سے جو تمکو پاکیزہ حلال روزی دی ہے اسکو کھاؤ اور اگر تم خاص خدا کو پوجتے ہو تو اسکی نعمت کا شکر (بھی) کرو
〃	〃	〃	وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۝	اور تمہاری زبانوں سے جو جھوٹ نکلتا ہے اسکے (بنا سے) کہیں یوں مت کہو یہ حلال ہے یہ حرام ہے تا کہ خدا تعالے پر جھوٹ باندھنے لگو
〃	〃	۱۶	اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝	لوگوں کو حکمت (اور تدبیر) اور اچھی نصیحت سے جسمیں سختی نہ ہو سمجھا کر اپنے مالک کی راہ کی طرف بلا اور ان سے بحث کر تو اس طور سے جو پسندیدہ ہو بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے کون اسکی راہ سے بہک گیا ہے اور جن لوگوں نے راہ پائی انکو بھی وہ خوب جانتا ہے
〃	〃	〃	وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) صبر کر اور اللہ تعالی ہی کی مدد سے تو صبر کر سکتا ہے اور انکا رنج مت کر اور نہ انکے مکر (اور فریب) سے دلتنگ ہو
۱۵	بنی اسرائیل	۴	وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـــُٔوْلًا ۝ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ	اور محتاجی کے ڈر سے اپنے بچوں کو مار نہ ڈالو ہم انکو اور تمکو (دونوں کو) روزی دیتے ہیں بیشک انکا مار ڈالنا بڑا گناہ ہے اور زنا کے پاس نہ پھٹکو بیشک زنا بیشرمی (بیحیائی) اور برا چلن ہے اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اسکو مت مارو مگر حق پر اور جو شخص ناحق مار ڈالا گیا تو ہمنے اس کے وارث کو اختیار (زور) دیا ہے (اب اگر وہ قصاص لینا چاہے) تو خون کرنے میں زیادتی نہ کرے اسکو تو مدد ملی ہے اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ (اس میں تصرف نہ کرو) مگر اس طرح جو اسکے حق میں بہتر ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہونچ جائے اور اپنا اقرار پورا کرو بے شک (قیامت کے دن) اقرار کی پرسش ہوگی اور جب ماپ کرو تو پوری ماپ دو اور (جب تول کر دینا چاہو تو) ٹھیک ڈنڈی سے تولو یہ اچھی بات ہے اور اسکا انجام بھی اچھا ہے اور جو بات تو نہیں جانتا اسکے پیچھے نہ پڑ اسلئے کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب (قیامت

ف یہ حکم مسلمانوں کو ہے اور بعضوں نے کہا مکہ کے کافروں کو ہے ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مت کہو اپنی زبانوں کے جھوٹ بتانے سے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام مطلب یہ ہے کہ صرف زبانی باتوں سے کسی چیز کو حلال اور حرام مت ٹھیراؤ جبتک اللہ اور اسکے رسول کی کلام میں اسکی دلیل نہ ملے ابو نضرہ نے کہا جب سے یہ آیت پڑھی تو آجتک میں فتوی دینے میں ڈرتا ہوں ف یعنی دین کی دعوت بڑی عقلمندی [illegible]

نمبر	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
			كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝	کے دن، باز پرس ہوگی اور زمین پر اکڑتا (یا اتراتا) ہوا نہ چل کیونکہ تو زمین کو پھاڑ نہیں سکیگا اور نہ پہاڑوں کے برابر لنبا ہو سکیگا کتنا ہی تن کر چلے جو جو باتیں اوپر بیان ہوئیں ان میں جو بُری ہیں وہ تیرے مالک کو پسند نہیں ہیں یہ وہ دانشمندی کی باتیں ہیں جو تیرے مالک نے تجھ کو (وحی کے ذریعہ سے) بھیجیں اور اللہ تعالے کے ساتھ دوسرے کسی کو معبود نہ بنا (ایسا کریگا) تو جگ سے بُرا (خدا کی رحمت سے) محروم ہو کر جہنم میں پڑے گا۔
١٥	بنی اسرائیل	٦	وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝	اور تیرے بندوں سے کہدے وہ بات منہ سے نکالیں جو اچھی ہے کیونکہ شیطان (سخت کلامی کرا کر) لوگوں کو لڑاتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے
״	״	٩	وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝	اور (اے پیغمبر لوگوں سے) کہدے سچا دین آگیا اور جھوٹا دین مٹ گیا کیونکہ جھوٹ تو (ایک دن) ضرور مٹنے والا ہے
״	الکہف	٤	وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝	اور کسی بات کو مت کہہ میں کل اسکو کروں گا مگر یوں کہ اگر اللہ تعالی چاہے اور اگر تو (انشاء اللہ کہنا) بھول جائے تو (جب خیال آئے) اپنے مالک کی یاد کر (انشاء اللہ کہہ لے) اور کہدے مجھکو امید ہے کہ میرا مالک اس سے بھی زیادہ ہدایت کی بات مجھکو بتلائے
״	״	״	وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَمَنْ شَاۗءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاۗءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ	اور جو لوگ صبح اور شام اپنے مالک کو پکارتے ہیں اسی کی رضامندی چاہتے ہیں (یعنے طالب مولی ہیں نہ طالب دنیا) انکے ساتھ اپنے تئیں روک رکھ اور دنیا کا ساز و سامان چاہنے کیلئے اپنی آنکھیں انکو چھوڑ کر (دوسروں کیطرف) مت دوڑا اور ایسے شخص کا کہا مت مان جسکا دل ہمنے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور اپنی خواہش پر چلتا ہے اور اسکا کام حد سے بڑھ گیا ہے اور (اے پیغمبر) کہدے یہ قرآن حق ہے تمہارے مالک کیطرف سے (اترا ہے) اب جسکا جی چاہے مانے اور جسکا جی چاہے نہ مانے
١٦	طٰہٰ	٨	فَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ	تو (اے پیغمبر) ان کافروں کی بات پر صبر کر اور سورج نکلنے سے پہلے اپنے مالک

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
			قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝	کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کرو (صبح کی نماز پڑھو) اور سورج ڈوبنے سے پہلے (یعنے عصر کی نماز) اور رات کے وقتوں میں بھی پاکی بیان کر اور دن کے کناروں میں[ف۱] اسلیئے کہ تو آخرت میں اسکا ثواب پاکر خوش ہو اور جیسے جو کچھ ہم نے کافروں کو دنیاوی زندگی کی رونق کا سامان دے رکھا ہو انکو اس میں آزمانے کے لیے دیا یا بلا میں ڈالنے کے لیے) تو اسکی طرف اپنی آنکھیں مت پسار (اسکی خواہش مت کر) اور تیرے مالک کا دینا[ف۲] اس سے کہیں بہتر اور دیر پا ہے
۱۷	الحج[۲۲]	۴	وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ	اور جھوٹ بولنے سے بچے رہو[ف۳]
〃	〃	۸	ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝	یہ تو سب ٹھیک ہی اور جو کوئی اتنا ہی بدلہ لے جتنا وہ ستایا گیا تھا (ظالم کیطرف سے) اسپر زیادتی ہو (دوبارہ اسکو ستائے) تو بیشک اللہ اسکی مدد کریگا (کیونکہ وہ مظلوم ہے) بیشک اللہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے[ف۴]
〃	〃	۱۰	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ۚ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ	ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو (یعنے نماز پڑھو) اور اپنے مالک کو پوجو اور نیکی کرتے رہو اس لیے کہ تم مراد کو پہونچو اور اللہ تعالے کی راہ میں جو کوشش کرنے کا حق ہے ویسی کوشش کرو[ف۵]
۱۸	المؤمنون[۲۳]	۱	قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝	ایمان والے مراد کو پہونچ گئے[ف۶] وہ جو اپنی نماز میں دل لگاتے ہیں[ف۷] اور وہ جو نکمی باتوں کیطرف دھیان نہیں کرتے اور وہ جو زکوۃ دیا کرتے ہیں[ف۸] اور وہ جو اپنی خواہش کا مقام (شرمگاہ) تھامے رہتے (کسی سے اپنی خواہش پوری نہیں کرتے) مگر اپنی بی بیوں یا لونڈیوں سے انپر کوئی الزام نہیں پر جو کوئی ان دو کے سوا اور طرح سے شہوت نکالنا چاہے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھے ہوئے ہیں[ف۹] اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے[ف۱۰] اور وہ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں[ف۱۱]
〃	〃	۶	اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ	(اے پیغمبر اگر کوئی تیری ساتھ برائی کرے) تو برائی کا دفعیہ اس طرح سے کر جو بہت

ف۱ یعنے مغرب اور عشا کی نماز پڑھو ف۲ یعنی ظہر کی نماز کیونکہ وہ آدھے دن کے ختم ہونے پر اور دوسرے آدھے کے شروع ہونے پر پڑھی جاتی ہے ف۳ [illegible]

[illegible]

			أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ۝ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ۝	ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کافر بکتے ہیں (اور یوں) دعا کر (کہ) مالک میرے میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مالک میرے تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں ف۱
۱۸	النور	۳	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝	مسلمانو شیطان کے قدم بقدم مت چلو (اسکی پیروی نہ کرو) اور جو کوئی شیطان کی پیروی کرے وہ گمراہ ہوگا اسلئے کہ شیطان تو بے حیائی اور بُرے ہی کام کرنے کو (اسے) کہیگا اور اگر اللہ کا فضل اور کرم تمپر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی (گناہ) سے پاک نہ رہ سکتا لیکن اللہ تعالےٰ (اپنے بندوں میں سے) جسکو چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے ف۲ اور اللہ تعالیٰ (سب) سُنتا جانتا ہے ف۳
″	″	″	وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝	اور جو لوگ تم میں بزرگی والے اور مالدار ہیں وہ (اپنے) ناطے والوں اور محتاجوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنیوالوں کو (خیرات) نہ دینے کے لیے قسم نہ کھا بیٹھیں ف۴ بلکہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالےٰ تمکو تمہاری خطاؤں کو بخشے ف۵ اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے ف۶
۱۸	″	۴	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝ قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ	مسلمانو تم اپنے گھروں کے سوا (پرائے) گھروں میں مت گھسو جب تک ان گھروالوں سے اذن نہ لو اور (باہر رہکر) سلام علیکم نہ کرلو یہ (اذن لینا اور سلام کرکے اندر جانا) تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم یاد رکھو پھر اگر ان گھروں میں کسیکو نہ پاؤ (اندر سے کچھ جواب نہ آئے) تو جبتک تمکو اذن نہ ہو اندر مت گھسو اور اگر (اندر سے) تم کو یہ جواب ملے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ یہ بہت عمدہ (تہذیب) ہے تمہارے لیے ف۷ اور اللہ تو جانتا ہے جو تم کرتے ہو جس مکان میں تمہارا اسباب (دھرا) ہو وہاں کوئی رہتا نہ ہو اس میں (بے اذن لیے) جانا تمپر کوئی گناہ نہیں اور جو تم کھل کر کرتے ہو اور جو چھپا کر کرتے ہو اللہ (سب) جانتا ہے (اے پیغمبر)

ف۱ یعنی ایسا کرنے کو شیطان میرے قریب بھی نہ ہونے پائیں وسوسہ ڈالنا تو کجا ۱۲ - - - - - - ف۲ گناہ ہی سے بچا دیتا ہے یا گناہ کے بعد توبہ کی توفیق دیتا ہے ۱۲ ف۳ تو اس سے ڈرتے رہو اور شیطان کے فریب میں مت پھنسو ۱۲ ف۴ یا خیرات دینے میں قصور نہ کریں ۱۲ ف۵ جب تم یہ چاہتے ہو تو تم بھی لوگوں کی خطائیں معاف کرو ۱۲ ف۶ اوپر گذر چکا کہ مسطح حضرت ابوبکر رضی کے خالہ زاد بھائی بھی اس تہمت میں شریک تھے ابوبکر صدیق رضی نے قسم کھائی کہ میں جو مسطح سے سلوک کیا کرتا تھا اب نہ کرونگا اسوقت اللہ نے یہ آیت اتاری کہتے ہیں ابوبکر رضی نے یہ کہا کیوں نہیں میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھکو بخشے اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے پھر جاری کر دیا ۱۲ ف۷ یعنی جب تک ان گھروالوں کو اپنا حال معلوم نہ کرا دو اور ان سے سلام علیک نہ کرلو ۱۲ ف۸ کیونکہ دوسرے کے گھر میں بے اجازت گھسنا اور تصرف کرنا حرام ہے البتہ اگر کوئی خاص ضرورت ایسی ہو کہ بغیر گھسے چارہ نہ ہو مثلاً اندر آگ لگ گئی ہو اسکا بجھانا ضرور ہو یا کسی مسلمان کی جان جارہی ہو تو اندر گھس جائے ۱۲ ف۹ ایک صحابی کہا کرتے تھے تمام عمر مجھکو آرزو رہی کہ میں کسی کے گھر میں جانے کی اجازت مانگوں اور اندر سے یہ جواب آئے کہ جاؤ لوٹ جاؤ اسوقت اندر آنے کا موقع نہیں ہے تو میں خدا کے اس حکم پر ایک بار ہی عمل کر لوں ۱۲ ف۱۰ وہ دیکھ رہا ہے کہ تم خدا کے حکم کے موافق گھر میں اجازت لیکر جاتے ہو یا بے اجازت گھس پڑتے ہو مطلب یہ ہے کہ اگر اندر سے کہا جائے لوٹ جاؤ تو اب دروازہ پر ٹھہرے رہنا بھی اچھا نہیں بلکہ لوٹ جاؤ اور پھر دوسرے وقت آؤ ۱۲ ابن عباس رض حدیث شریف سیکھنے کے لیے انصاریوں کے گھر پر جاتے تو دروازے پر بیٹھے رہتے۔ جب گھر کا مالک باہر آتا تو ان سے کہتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی تم نے خبر کیوں نہ کی وہ کہتے کہ میں علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہوں اور اس میں ایسا ہی حکم ہے کہ کسی کو باہر نکلنے کے لیے تکلیف نہ دوں ۱۲-

پارہ	سورہ	رکوع
۱۸	النور	۴
〃	〃	۸
〃	〃	۸ / ۱۱

يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ ۚ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۚ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۚ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ

مسلمانوں سے کہدو اپنی نگاہ نیچی رکھیں^ف اور اپنی شرمگاہوں کو تھامے رہیں یہ انکے لیے بہتر ہے (عمدہ بات ہے) وہ جو کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اسکی خبر ہے اور (اے نبی) مسلمان عورتوں سے کہدو اپنی نگاہ نیچی رکھیں^ف اور اپنی شرمگاہ تھامے رہیں (بادڑھاپے رہیں)

اور تمہارے غلاموں لونڈیوں میں سے جو مکاتب ہونا چاہتے^ف ان کو اگر اس لائق سمجھو تو مکاتب کردو^ف اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا مال تم کو دیا ہے اس میں سے انکو بھی) دو^ف اور تمہاری لونڈیاں اگر پاک دامن رہنا چاہیں تو ان سے دنیا کی زندگی کا سامان کمانے کے لیے روپیہ پیدا کرنے کے لیے) زبردستی حرامکاری نہ کراؤ اور جو کوئی ان پر زبردستی کریگا تو زبردستی کے بعد ان پر گناہ نہ ہوگا) اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے^ف

مسلمانو![۹۳] تمہارے غلام لونڈی اور جو لڑکے لڑکیاں) تم میں سے ابھی جوان نہیں ہوئے وہ تین^ف وقتوں میں (تمہارے پاس آنے کی) اجازت لیا کریں (ایک تو) فجر کی نماز سے پہلے اور (دوسرے) دوپہر کو جب تم (سونے کے لیے) اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور (تیسرے) عشا کی نماز کے بعد یہ تین وقت تمہاری بے پردگی کے وقت ہیں^ف ان وقتوں کے سوا بے اجازت آنے میں) نہ تم پر گناہ ہے نہ ان پر تم ایک دوسرے پاس آتے جاتے رہتے ہو یونہی^ف اللہ (اپنی حکم تم سے کھول کھولکر بیان کرتا ہے (تاکہ تم اچھی طرح سمجھ جاؤ اور ان پر عمل کرو) اور اللہ (سب) جانتا ہے حکمت والا اور جب تمہارے لڑکے جوان ہو جائیں تو جس طرح وہ لوگ (ہر وقت) اجازت لیتے ہیں جو انسے پہلے جوان ہو چکے ہیں یہ بھی اجازت لیا کریں^ف یونہی اللہ اپنے حکم تم سے کھولکر بیان کرتا ہے اور اللہ (سب) جانتا ہے حکمت والا

پھر جب[۹۵] تم گھروں میں (کمائی کے لیے) گھسنے لگو تو اپنے لوگوں کو سلام^ف

ف جب نامحرم پر نظر پڑ جائے تو فوراً نگاہ ہٹا لو کیونکہ پہلی نظر جو بے قصد پڑ جائے معاف ہے دوسری نظر درست نہیں جیسے حدیث میں ہے ۱۲ ف شرمگاہ تھامے رہنے کا یہ مطلب ہے کہ سوائے اپنی بی بی یا لونڈی کے اور کسی سے صحبت نہ کرو حرام کاری اور لواطت سے بچا رہے شرمگاہ ڈھانپنے سے یہ غرض ہے کہ اپنا ستر اس شخص پر نہ کھولے جسکے سامنے کھولنا حرام ہے ۱۲ ف یعنی جس پر نظر ڈالنا درست نہیں اسکو نہ دیکھیں حدیث میں ہے کہ اسماء بنت ابی بکر [illegible] باغ میں گئی تھیں عورتیں انکے سامنے ننگی آئیں سر اور سینے کھلے ہوئے تو اسماء نے کہا یہ کیا بری بات ہے اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری جیسے مرد کو غیر عورت کے ستر کی طرف دیکھنا درست نہیں اسی طرح عورت کو بھی غیر مرد کی طرف دیکھنا درست نہیں اور جیسے مرد کو دوسرے مرد سے اپنا ستر چھپانا چاہیے اسی طرح عورت کو بھی دوسری عورت سے اپنا ستر چھپانا چاہیے ۱۲ ف مکاتب وہ غلام یا لونڈی ہے جسکو مالک یہ کہے کہ اگر تو اتنا روپیہ اتنی قسطوں میں ادا کرے تو تو آزاد ہے مطلب یہ ہے کہ اگر اس غلام یا لونڈی سے یہ توقع ہو کہ وہ اپنی کتابت کا بدل ادا کر سکے گا تو اسکو مکاتب کردو ۱۲ ف یعنی زکوٰۃ اور صدقہ اس مکاتب کو بھی دو تاکہ اپنی کتابت کا بدل ادا کر سکے یا اس کے بدل کتابت میں سے کچھ چھوڑ دو معاف کردو یہ حکم استحبابی ہے نہ وجوبی ۱۲ ف یعنی لونڈی کو اس کا مالک زبردستی خرچی پر بٹھاوے اور وہ عمل میں اس پر [illegible] ہو لیکن بیچاری مجبور ہو تو گناہ اسپر نہ ہوگا بلکہ اس کے مالک پر ہوگا اسپر بھی جو کچھ قصور وہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسکا بخشنے والا ہے اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر لونڈی راضی ہو تو اس سے حرام کاری کرائی جائے لونڈی سے حرام کاری کرانا ہر حال میں منع اور سخت گناہ ہے خواہ وہ راضی ہو یا نہ ہو آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب لونڈی خود برے کام کرنے کو راضی نہ ہو تو اس سے زبردستی برا کام کرانا جیسے جاہلیت کا رواج تھا سخت [illegible] [illegible] (باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
			تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝	کر دیا یہ اچھی دعا ہے خدا کی طرف سے (اپنے خدا نے اسکا حکم دیا ہے) برکت والی پاکیزہ اللہ تعالیٰ یونہی اپنے حکم تم سے کھول کھولکر بیان کرتا ہے اسلیے کہ تم کو عقل آئے (یا تم سمجھو)
۱۸	النور	۹	لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ	(مسلمانو) جب رسول تمکو بلائے تو اسکا بلانا ایسا مت سمجھو جیسا آپس میں ایک دوسرے کو بلانا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں آنکھ بچا کر سٹک جاتے ہیں پھر جو لوگ پیغمبر کا حکم نہیں مانتے انکو ڈرنا چاہیے (دنیا میں) کوئی مصیبت انپر نہ آن پڑے یا آخرت میں کوئی تکلیف کا عذاب انکو نہ پہونچے
۱۹	الفرقان	۵	فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا	تو کافروں کا کہنا مت مان اور قرآن کے زور سے ان سے خوب جہاد کر
"	"	"	وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا	اور (اے پیغمبر کافروں سے مت ڈر) اس خدا پر بھروسا کر جسکو موت نہیں ہمیشہ زندہ ہے اور تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بیان کر اور اپنے بندوں کے گناہوں سے اسکا خبردار ہونا بس کرتا ہے (وہ سب بندوبست کر لیگا)
"	"	۶	وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ۝	اور خدا تعالیٰ کے (نیک) بندے وہ ہیں جو عاجزی کے ساتھ (یا آہستگی اور وقار کے ساتھ) زمین پر چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ انسے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں (اچھا صاحب سلام)
"	الشعراء	۱۱	وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۚ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ۝ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	اور اپنے نزدیک کے رشتہ داروں کو ڈرا اور جو مسلمان تیرے تابعدار بنگئے ہیں انکے سامنے بازو جھکائے رہ (انسے خاطر اور محبت سے پیش آ تواضع کے ساتھ) پھر اگر وہ تیرا کہنا نہ مانیں تو کہدے میں تمہارے کاموں سے الگ ہوں اور زبردست مہربان خدا پر بھروسا رکھ جو تجھکو (نماز کیلیے) کھڑے ہوتے وقت اور نمازیوں کے ساتھ (جماعت میں) تیرے اٹھنے بیٹھنے (پھر ایک حرکت) کو دیکھ رہا ہے بیشک وہی سنتا اور جانتا ہے۔
۲۰	النمل	۶	فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ	تو اے پیغمبر اللہ پر بھروسا کر کیونکہ تو صریح حق پر ہے
"	القصص	۶	أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا	ان لوگوں کو انکی مضبوطی کے بدلے دوہرا ثواب دیا جائیگا اور یہ لوگ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں اور جب

ف جب آدمی کسی گھر میں جاوے اور وہاں کوئی نہ ہو تب بھی السلام علیکم کہے اور فرشتوں کی نیت کرے یا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہے اسی طرح جب مسجد میں جاوے اور وہاں کوئی نہ ہو [illegible] رسول اللہ [illegible] ایک معمولی بات [illegible] بات سنکر [illegible] سے [illegible] منافقوں کا قاعدہ تھا [illegible] لئے چلدیتے ابوداؤد نے روایت کیا کہ ایک مسلمان آنحضرت سے جانیکی اجازت لیتا اور منافق [illegible] چھپ کر چلدیتا اسوقت یہ آیت اتری [illegible] میں مصیبت میں مبتلا ہونگے اور آخرت میں عذاب الیم میں گرفتار ہونگے جب مسلمانوں نے حدیث شریف پر عمل کرنا چھوڑ دیا [illegible] اللہ انکو ہدایت کرے [illegible] [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لغو اعرضوا عنه وقالوا لنا اعمالنا ولكم اعمالكم سلام عليكم لا نبتغي الجاهلين ○	کوئی لغو بات (بیہودہ بکواس) کان میں آتی ہے سنتے ہیں تو ان سنی کر جاتے ہیں اور کہتے ہیں (اچھا بابا) ہمارے کیے ہمارے سامنے آئیں گے اور تمہارے کیے تمہارے سامنے (اچھا بابا) سلام ہم جاہلوں کو منہ نہیں لگاتے
۲۰	العنکبوت ۲۹	۱	ووصينا الانسان بوالديه حسنا وان جاهداك لتشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما الي مرجعكم فانبئكم بما كنتم تعملون ○	اور ہم نے آدمی کو یہ حکم دیا ہے کہ اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرے (اور یہ بھی کہہ دیا) اگر وہ زبردستی چاہیں کہ تو میرا شریک بنائے اسکو جسکو تو نہیں جانتا تو ان کا کہنا مت مان تم (سب) کو آخر میرے پاس (ایک دن) لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہیں تم کو جتلا دوں گا
۲۱	〃	۵	ولا تجادلوا اهل الكتب الا بالتي هي احسن الا الذين ظلموا منهم وقولوا امنا بالذي انزل الينا وانزل اليكم والهنا والهكم واحد ونحن له مسلمون ○	اور کتاب والوں (یہود اور نصاری) سے جھگڑا نہ کرو مگر اچھے طور سے مگر جو ان میں شرارت کریں اور یوں کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہم پر اترا (یعنے قرآن پر) اور جو تم پر اترا اور ہمارا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اسی کے تابعدار ہیں
〃	الروم	۴	فاقم وجهك للدين حنيفا فطرت الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم ولكن اكثر الناس لا يعلمون ○ منيبين اليه واتقوه واقيموا الصلوة ولا تكونوا من المشركين ○ من الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا كل حزب بما لديهم فرحون ○	تو (اے پیغمبر) ایک طرف کا ہو کر اپنا منہ دین پر قائم رکھ اس فطرت پر جس پر اللہ تعالی نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالی کی بناوٹ بدل نہیں سکتی یہی سچا ٹھیک دین ہے (جو فطرت کے موافق ہے) مگر اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں سمجھتے اسی (ایک خدا) کیطرف رجوع رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہو اور شرک کرنے والوں میں شریک نہ ہو ان لوگوں میں جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور کئی گروہ ہو گئے (پھر) ہر گروہ اپنے (جھوٹے اعتقاد پر) پھولا ہوا ہے
〃	〃	〃	فات ذا القربى حقه والمسكين وابن السبيل ذلك خير للذين يريدون وجه الله واولئك هم المفلحون ○	تو (اے پیغمبر) ناطے والے کو اسکا حق دے اور محتاج اور مسافر کو (ان کا حق) جو لوگ خدا کا منہ (دیکھنا) چاہتے ہیں انکے لیے یہ بہتر ہے اور وہی مراد پائیں گے۔
〃	لقمان	۲	واذ قال لقمان لابنه وهو يعظه يبني لا تشرك بالله ان الشرك لظلم عظيم ○	اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا اللہ کا شریک کسی کو مت بنانا کیونکہ شرک بڑا (سخت) گناہ ہے
〃	الروم	۵	فاقم وجهك للدين القيم من قبل	تو (اے پیغمبر) اس دن کے آنے سے پہلے جو خدا کی طرف سے ٹل

[illegible]

نہیں سکتا آپہنچے اور اسدن ہمیشہ نہیں پر قائم رہکر اس دن (سب لوگ) الگ الگ ہوجائینگے (مومن جدا کافر جدا)	يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ۝			
تو (اے دیکھنے والے) اللہ کی رحمت کے اثر دیکھ زمین کو مرے بعد پھر کیونکر جلاتا ہے بیشک وہی خدا (جو زمین کو مرے پیچھے جلاتا ہے قیامت کے دن) مردوں کو بھی جلائیگا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے	فَانْظُرْ إِلٰٓى اٰثَارِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ إِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	۵	روم	۲۱
تو اے پیغمبر صبر کیے رہ اللہ تعالی کا وعدہ سچا ہے (ایک نہ ایک دن ظہور میں آنا ہوگا) اور کہیں ایسا نہو (کہ یہ) بے ایمان لوگ تجھ کو بے صبرا بنا دیں (یعنی تجھ کو جلدباز بنا دیں)	فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۝	۶	〃	〃
اور ہم (تجھ) سے پہلے لقمان کو حکمت دے چکے ہیں اور ہمنے (اس سے فرمایا) اللہ کا شکر کر اور جو کوئی شکر کریگا وہ اپنے ہی بھلے کے لیئے شکر کریگا اور جو کوئی ناشکری کرے تو اللہ تعالی بے پرواہ خوبیوں والا ہے	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝	۲	لقمان	〃
اور ہمنے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنیکا حکم دیا ہے (اسکی ماں نے تو) اسکو تھک تھک کر اپنے پیٹ میں اٹھایا اور دو برس میں (کہیں) اسکا دودھ چھوٹا (ہمنے آدمی کو یہ حکم دیا) کہ میرا شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا اور (آخر) تجھ کو (مرے بعد) میرے پاس لوٹ کر آنا ہے اور اگر تیرے ماں باپ زور زبردستی سے یہ کہیں کہ اللہ کے ساتھ اسکو شریک کر جسکی شریک ہونے کی تیرے پاس کوئی سند نہیں تو انکا کہنا مت مان اور دنیا میں انکے ساتھ دستور کے موافق رہ اور (دین میں) اسکی راہ پر چل جو میری طرف رجوع ہو پھر میرے پاس تمکو لوٹ کر آنا ہے میں تمکو جو تم (دنیا میں) کرتے رہے اسکا بدلہ دیکر جتلا دونگا	وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ۭ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ وَإِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	〃	〃	〃
بیٹا نماز کو درستی سے ادا کرتا رہ اور اچھی بات کرنیکا حکم کرتا رہ۔ اور بری بات سے منع کرتا رہ اور جو آفت تجھ پر آن پڑے اسپر صبر کر بیشک کام بڑے ضروری کام ہیں اور لوگوں سے اپنی گال نہ پھلا اور زمین میں اتراتا (اکڑتا) ہوا مت چل کیونکہ اللہ تو کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا اور بیچ کی چال چلا کر اور اپنی آواز آہستہ رکھ کیونکہ گدھوں کی آواز سب آوازوں	يٰبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ أَصَابَكَ ۭ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۭ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ	〃	〃	〃

ف۱ یعنی قیامت کا دن ۱۲ ف۲ وہ حکیم تھے اور بعضوں نے کہا پیغمبر تھے کہتے ہیں وہ حضرت ایوب کے بھانجے تھے اور سندی یا بڑھئی کا پیشہ کرتے تھے ایک حدیث میں ہے کہ وہ حبشی تھے ۱۲ ف۳ اسکا شکر اور نفع نہیں ہوگا ۱۲ ف۴ اسکی ذات میں تمام کمال موجود ہیں اسکو نہ کسی کی تعریف کی پرواہ ہے نہ کسی کی شکرگزاری کی ۱۲ ف۵ مطلب یہ ہے کہ باپ اور ماں دونوں کا حق ادا کر پر سب سے بڑا ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے کیونکہ ماں نے اس کیلئے بڑی تکلیف اٹھائی نو مہینے پیٹ میں رکھا ضعف پر ضعف بڑھتا گیا پھر دو برس تک دودھ پلایا گو موت کیا۔ حدیث میں ہے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا میں کس سے سلوک کروں فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے تو ماں کا حق باپ سے تین حصے بڑھ کر ہے ۱۲ ف۶ اپنے عمل کا جواب دونگا اگر ناشکری کریگا تو اسکی سزا دیگا ۱۲ ف۷ شفقت اور محبت اور خلق سے انکو منع کیا تھا ۱۲ ف۸ یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں جو سختیاں پیش آئیں انکو جھیل لے اور صبر کر سختیوں کی [illegible] ف۹ نماز اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ف۱۰ اللہ نے انکو فرض کیا ہے ہر حال میں انکو ادا کرنا لازم ہے ۱۲ ف۱۱ جیسے مغرور متکبر لوگوں کی عادت ہوتی ہے [illegible] بھلی بات سن ۱۲ ف۱۲ اترا کر [illegible] اور متکبر ہے بلکہ اللہ تعالی کو عاجزی پسند ہے ۱۲ ف۱۳ نہ بہت تیز نہ بہت سست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی چال تھی۔ حدیث میں ہے کہ آپ چلتے تو ایسے جیسے کوئی اونچی جگہ سے نیچے اترتا ہے ۱۲ ف۱۴ بھلی بات کر نہ چلا کر گدھوں کی طرح ۱۲۔

پارہ	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			إِلَى آخِرِ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ	میں بہی ہے
۲۲	الاحزاب	۱	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝	اے پیغمبر اللہ سے ڈرتا رہ اور کافروں اور منافقوں کا کہنا مت مان بیشک اللہ تعالی (سب کچھ) جانتا ہے حکمت والا اور جو تیرے مالک کی طرف سے تجھ پر وحی اترتی ہے اسپر چلتا رہ بیشک اللہ تعالی کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے اور اللہ پر بہروسا رکہہ اور وہ بس ہے کام بنانے والا
″	″	۶	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝	مسلمانو! اللہ تعالی کی یاد بہت کیا کرو اور صبح شام اسکی پاکی بیان کرتے رہو
″	″	″	وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝	اور اے پیغمبر کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مان اور وہ جو تجھکو ستاتے ہیں اسکا خیال چھوڑ دے اور اللہ پر بہروسا رکہہ اور اللہ تعالے بس ہے کام بنانے والا۔
″	″	۷	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝	مسلمانو جب تمکو کھانے کے لیے بلایا جائے تو پیغمبر کے گھروں میں جاؤ مگر اجازت سے (وہ بہی ایسے وقت میں جاؤ کہ) اس کے پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے بلکہ جب بلائے جاؤ اسوقت جاؤ پہر کھانا کھا چکتے ہی وہاں سے چلدو اور باتوں میں نہ لگ جاؤ کیونکہ ایسا کرنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی ہے وہ تم سے شرماتا ہے اور اللہ تعالی کو تو سچ بات کہنے میں کوئی شرم نہیں اور جب پیغمبر کی بی بیوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس سے تمہارے دل اور انکے دل (شیطان کے وسوسوں) سے خوب پاک رہیں گے اور تمہارے لیے یہ زیبا نہیں کہ اللہ کے پیغمبر کو تکلیف پہونچاؤ۔ اور نہ یہ کہ اس کے پیچھے اس کی عورتوں سے کبہی نکاح کرو خدا تعالے کے نزدیک یہ بڑا گناہ ہے
۲۲	″	۹	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ	مسلمانو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسی کو

[illegible] ابوسفیان اور عکرمہ اور ابو الاعور نے آنحضرت صلعم سے یہ کہا آپ ہمارے معبودوں کی برائی کرنا چھوڑ دیجیے اور یوں کہا کیجیے کہ وہ [illegible] کے پاس سفارش کرینگے [illegible] ... اس وقت یہ آیت اتری [illegible] ... آنحضرت صلعم شرم سے کچھ نہ فرماتے [illegible] ... پیغمبر کی بی بیاں بہی عام عورتوں کی طرح باہر نکلتی [illegible] ... اسوقت سے آپ کی بی بیاں پردے میں رہنے لگیں [illegible] ... ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اَلَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝	[illegible] تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو اُس عیب سے جو وہ لگاتے تھے پاک کر دکھایا اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی عزت دار تھا
۲۲	الاحزاب	۹	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝	مسلمانو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سیدھی (سچی) بات کہو (ایسا کروگے تو) اللہ تعالیٰ تمہارے کام بنا دیگا اور تمہارے گناہ بخشدیگا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے کہے پر چلے اُس نے بڑی مراد پائی
〃	السبا	۶	قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْۤ اِلَيَّ رَبِّيْ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝	کہدے سچا دین (توحید کا) آن پہونچا اور جھوٹا دین (بالکل مٹ گیا) نہ سکتا ہے نہ پلٹ سکتا ہے کہدے اگر میں بہک گیا ہوں تو بہک کر اپنا ہی برا کرونگا اور جو میں ہدایت پر آگیا ہوں تو میرے مالک کی مجھ پر وحی بھیجنے سے بیشک وہ سن رہا ہے نزدیک ہے
〃	فاطر	۱	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝	لوگو اللہ تعالیٰ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے ایسا نہ ہو تم کو دنیا کی زندگی دہوکا دے اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو اللہ تعالیٰ کے باب میں فریب دیوے
۲۳	والصّٰفّٰت	۱	فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا	اب ان کافروں سے پوچھ کیا ان کا (دوبارہ) پیدا کرنا مشکل ہے یا جو ہم پیدا کر چکے ہیں
〃	〃	۵	فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝	اب ان (مکے کے) کافروں سے پوچھ کیا تیرے مالک کے لیے بیٹیاں ہیں اور انکے لیے بیٹے ہیں
〃	〃	۵	فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝	تو چند روز تک ان (مشرکوں) کا خیال چھوڑ دے اور ان کو دیکھتا رہ وہ آگے (اپنی ذلت) دیکھ لیں گے
〃	〃	۵	وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝	اور چند روز تک انکا خیال چھوڑ دے اور دیکھتا رہ یہ بھی آگے چلکر (اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے
〃	صٓ	۲	اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ	(اے پیغمبر) ان کی باتوں پر صبر کیے رہ
〃	〃	۵	قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ	(اے پیغمبر) کہدے میں تو اور کچھ نہیں اللہ کے عذاب سے تم کو ڈرانیوالا ہوں
〃	〃	〃	قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝	(اے پیغمبر لوگوں سے) کہدے میں اس (قرآن) کے پہونچانے کا تم سے کچھ نہیں مانگتا اور نہ میں اپنے تئیں بنانا چاہتا ہوں

[illegible]

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۚ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۚ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ . . . . اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ

(اے پیغمبر) کہدو میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے مالک سے ڈرتے رہو جو لوگ اس دنیا میں اچھا کام کرینگے انکے لئے آخرت میں اچھا بدلہ ہے اور اللہ تعالی کی زمین کشادہ ہے ف جو لوگ بلاؤں پر صبر کرتے ہیں انکو (آخرت میں) ان کا ثواب بے حساب دیا جائے گا ف

(اے پیغمبر) کہدو مجھے تو یہ حکم ہوا ہے کہ اللہ کو پوجوں خالص اسی کی بزرگی کروں اور مجھ کو حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے اسکا تابعدار بنوں ف (اے پیغمبر) کہدو میں تو بڑے دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں اگر اپنے مالک کی نافرمانی کروں ف کہدو میں تو اسکو پوجتا ہوں خالص اسی کی بندگی کرتا ہوں تم اسکے سوا جسکو چاہو پوجو (اے پیغمبر) کہدو (دراصل) ٹوٹا اٹھانیوالے وہی لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو ہار بیٹھے سن لے یہی تو کھلا نقصان ہے ف

کہدو بھائیو تم اپنے جگہ (جو کرتے ہو وہ) کئے جاؤ میں (جو کرتا ہوں وہ) کئے جاؤں گا تم آگے چلکر ضرور جان لوگے (دنیا میں) رسوا کرنیوالی آفت کس پر آتی ہے ف اور ہمیشہ کا عذاب (آخرت کا) کس پر اترتا ہے

(اے پیغمبر) کہدو میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ تعالی کی مہربانی سے نا امید نہ ہو کیونکہ اللہ تعالی سب گناہوں کو بخشہ دیتا ہے ف بیشک وہی (بڑا) بخشنے والا مہربان ہے اور تم پر عذاب آنے سے پہلے تم اپنے مالک کی طرف رجوع ہو جاؤ ف اور اسکی فرمانبرداری کرو عذاب آئے بعد پھر کوئی تمہاری مدد نہ کرسکیگا اور تم پر بے خبری میں ناگاہ عذاب آ جانے سے پہلے جو اچھا (کلام) تمہارے مالک کیطرف سے تم پر اترا ہے (یعنے قرآن) اسپر چلو ایسا نہ ہو تم میں سے کوئی شخص یوں کہنے لگے ہائے افسوس میں نے اللہ کی طرف سے (کمیں) کوتاہی کی اور میں تو بے شک (دنیا میں دین کا)

ف اگر کسی ملک میں رہکر تم اچھا کام (ذکر) نہ کرسکو تو اللہ تعالی کی زمین کشادہ ہے دوسرے ملک میں ہجرت کرکے ... [illegible]

سورۃ نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فِي جَنْبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بَلٰى قَدْ جَاۗءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝	سستی ہی کرتا رہا یا یوں کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو رستہ بتلاتا تو آج میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا یا جب عذاب دیکھ لے تو یوں کہے کاش ایک بار (اور) میں دنیا میں بھیج دیا جاؤں تو میں بھی نیکوں میں شامل ہو جاؤں (اسوقت اللہ تعالیٰ فرمائیگا) کیوں نہیں (اری کافر) دنیا میں تو میری آیتیں تجھ تک پہونچی تھیں لیکن تونے انکو جھٹلایا اور شیخی کرنے لگا اور منکرین میں تھا
۲۴	المؤمن	۶	فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝	تو (اے پیغمبر) صبر کیے رہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے قصور کی بخشش مانگتا اور صبح اور شام اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتا رہ
″	″	″	فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ	تو (اے پیغمبر) اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہ (سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے
″	″	۸	فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) صبر کیے رہ کیونکہ اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر جو ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے اگر اسمیں سے کچھ تجھ کو دکھلا دیں یا ہم تجھ کو دنیا سے اٹھالیں تو بھی یہ کافر بچ نہیں سکتے آخر انکو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے
″	حم السجدہ	۱	فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ	سیدھے اسی کیطرف منہ کیے رہو (سیدھا کیا جاکر) اور اس سے (اپنے گناہوں کی) معافی (مانگو)
″	″	۵	اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝	برائی کا بدلہ اچھے سے اچھا کرو ایسا کریگا تو دیکھ لیگا جو تیرا دشمن تھا وہ ایک دم سے ایسا ہو جائیگا جیسے (تیرا) دلسوز دوست اور یہ بات انہی کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور انہی کو اسکی توفیق ہوتی ہے جو نصیبے والے ہیں
″	″	″	وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر شیطان کی گدگدی سے تجھکو گدگدی ہو تو اللہ کی پناہ مانگ (وہ تجھ کو بچا لیگا) بیشک وہ (سب) سنتا جانتا ہے
″	″	″	لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ	سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو (وہ تو تمہاری طرح ایک مخلوق ہیں) اور خدا کو سجدہ
۲۵	الشوریٰ	۲	فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ	سو تو لوگوں کو بلاتا رہ اور تو خود جسطرح تجھکو حکم ہوا جما رہ اور انکی خواہشوں پر مت چل اور کہدے میں تو اللہ نے جتنی کتابیں اتاریں سب پر ایمان لایا اور مجھے یہ حکم ہے کہ تمہارے آپس کے جھگڑوں میں انصاف

[illegible]

منسوخ ہے ۱۲ ... وہ انکے شر سے تجھکو بچالے بعضوں نے کہا دجال سے خدا کی پناہ مانگ ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			بَيْنَكُمْ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ٥	کردوں اللہ ہمارا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے ہمارا کیا ہمارے لیے اور تمہارا کیا تمہارے لیے ہم میں تم میں کوئی جھگڑا نہیں اللہ تو ہمکو (تم کو) اکٹھا کریگا اور اسی کیطرف (آخر سب کو) لوٹنا ہے
۲۵	الشوریٰ	۳	قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۗ	کہدے (لوگو) میں تم سے خدا کا پیغام پہونچانے پر کوئی نیگ نہیں مانگتا مگر ناطے کی محبت تو رکھو
″	″	۴	لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۚ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۚ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ٥	ان لوگوں کیلیے ہے جو ایماندار ہیں اور اپنے مالک پر بھروسا رکھتے ہیں اور (یہ ثواب) ان لوگوں کیلیے ہے جو بڑی بڑی گناہوں سے اور بیحیائی کے کاموں سے بچے رہتے ہیں اور جب انکو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے مالک کا حکم مانتے ہیں اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور انکا کام آپس کی صلاح (اور مشورے) سے چلتا ہے اور جو (مال متاع) ہمنے انکو دیا ہے اسمیں سے وہ خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جنپر کوئی ظلم کرتا ہے تو وہ (ظالم) سے بدلہ لیتے ہیں
″	″	″	وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ٥ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ۚ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٥ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ٥	اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے اس پر بھی جو کوئی معاف کر دے اور ملجائے (صلح کرلے) تو اسکا ثواب اللہ تعالے کے ذمے ہے بے شک اللہ تو ظلم کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا اور جسپر ظلم ہوا وہ اگر بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں الزام تو انھی لوگوں پر ہے جو (شروع ہی سے) لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق دھوم مچاتے ہیں ایسے لوگوں کو تکلیف کا عذاب ہوگا اور البتہ جو کوئی (دوسرے کے ظلم کرنے پر بھی) صبر کرے اور معاف کر دے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں
″	″	۵	اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَكِيرٍ ٥	(لوگو) اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کیطرف سے ٹلنے والا نہیں اپنے مالک کا کہا مانو اس دن تم کو نہ تو (کہیں) پناہ ملے گی اور نہ تمکو (اپنے گناہوں کا) انکار کرتے بنے گا
″	الزخرف	۴	فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ	تو (اے پیغمبر) تجھ کو جو حکم آیا اسکو مضبوط (تھامے رہ) تو سیدھی

ف کسی کتاب پر ایمان لایا اور مجھ کو یہی حکم ہوا کہ میں انصاف سے تمہارے مقدمے فیصل کروں ۱۲ ف یعنی اب جھگڑے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ جو حق بات تھی وہ ظاہر ہو چکی بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ [illegible] انصاف ہو جائیگا ۱۲ ف یہ خطاب ہے قریش کے کافروں کی طرف مطلب یہ ہے کہ مجھ دنیا کا فائدہ تم سے منظور نہیں ہے مگر اتنا تو کرو کہ قرابت کا پاس کرو اور مجھ کو ناحق نہ ستاؤ ابن عباس نے کہا قریش کے ہر خاندان سے آپ کو کچھ نہ کچھ رشتہ تھا جب قریش کے لوگوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ سے بیعت نہ کی تو آپ نے فرمایا خیر بیعت نہ کرو تو نہ کرو مگر میری قرابت کا تو خیال رکھو ایسا نہ ہو کہ عرب کے دوسرے لوگ مجھ کو ستائیں [illegible] ۱۲ ف یعنی کبیرہ گناہوں کی حکایتیں اور [illegible] ۱۲ ف جیسے زنا لواطت وغیرہ ۱۲ ف [illegible] برائی کا بدلہ برائی [illegible] اور یہ بھی جائز ہے کہ برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی کرے ۱۲ ف جو بغیر صبر کے [illegible] ۱۲ ف سبحان اللہ مسلمان ایسی قرآن شریف پر چلیں [illegible] ابن عربی نے کہا جو قوم مشورے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کل کام دین اور دنیا کے مشورے سے [illegible] خلافت [illegible] مشورے سے قائم [illegible] حکومت [illegible] جمہوری [illegible] مسلمانوں کا بادشاہ [illegible] مشورہ [illegible] (ترجمہ [illegible])

پارہ	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ	[illegible] سیدھی راہ پر ہے
۲۵	الزخرف	۷	فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ○	تو (اے پیغمبر) انکو پڑا بکنے اور کھیلنے دو بیشک انکا دن جسکا ان سے وعدہ ہے آن پہونچے
"	"	۷	فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ	تو اے پیغمبر انسے منہ پھیر یا درگذر کر اور کہدو اچھا بھائی سلام آگے چل کر انکو معلوم (ہو جائیگا)
"	الجاثیہ	۲	قُلْ لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ	اے پیغمبر مسلمانوں سے کہدو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے کاموں کی امید نہیں رکھتے ان سے درگذر کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہی ان لوگوں کو انکے کاموں کا بدلہ دے
		۳	ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ○ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَاِنَّ الظّٰلِمِينَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ○	پھر (موسیٰ کے بعد) ہمنے تجھ کو دین کے ایک رستے (شریعت) پر لگا دیا تو اسی پر چلتا رہ اور نادانوں کی خواہشوں پر مت چل یہ (نادان) لوگ اللہ کے مقابلے میں تیرے کچھ کام نہیں آئینگے اور (تجھ میں) ان میں دوستی کیسے ہو سکتی ہے گنہگار گنہگاروں ہی کے دوست ہوتے ہیں اور پرہیزگاروں کا اللہ دوست ہے
۲۶	الاحقاف	۲	وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُونَ شَهْرًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ	اور ہمنے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنیکا حکم دیا ہے اسکی ماں نے تکلیف اٹھا کر (چھ مہینے یا زیادہ اسکو پیٹ میں رکھا) اور تکلیف اٹھا کر اسکو جنا اور اسکا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھٹنا تیس مہینے میں پورا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ جب اپنے زور کو پہونچا اور (پھر) چالیس برس کی عمر ہوئی تو کہنے لگا مالک میرے مجھکو ایسی توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر کروں
"	"	۴	فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُونَ ○	تو اے پیغمبر جسطرح ہمت والے پیغمبروں نے (کافروں کے ستانے پر) صبر کیا تو بھی صبر کر اور انکے (عذاب کے) لیے جلدی مت کر جس دن وہ اس (عذاب) کو دیکھینگے جسکا ان سے وعدہ ہے تو انکو ایسا معلوم ہوگا جیسے وہ (دنیا میں) رہے ہی نہیں مگر گھڑی بھر دن رہے ہوں یہ (قرآن کیا) ہے خدا کا حکم پہنچا دینا ہے اب (خدا کے عذاب سے) وہی تباہ ہونگے جو نافرمان ہیں
"	محمد	۲	فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ○	تو اے پیغمبر اس (اعتقاد) پر جما رہ کہ اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اپنے گناہ کی بخشش کے لیے اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتوں کے لیے دعا مانگ اور اللہ ہی جانتا ہے تم (دنیا میں) کیا کرتے رہو گے اور آخرت میں (کہاں رہو گے)

۱۴۵ یعنی قیامت کا دن یا دنیا کے عذاب کا دن اسوقت سب حقیقت کھل جائیگی اور اس بک بک کا نتیجہ دیکھ لیں گے بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ [illegible]

[illegible] ... بہشت میں رہنا نصیب ہو ۱۲

الحجرات ۱

[illegible] وَاللّٰہُ [illegible] اَجْرًا عَظِیْمًا ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۔ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

[illegible] دو اور آخرت کا ر اللہ کے فضل سے تم ہی غالب ہوگے اور [illegible] تمہارے ساتھ ہیں اور وہ تمہارے کاموں کا ثواب ہیں تمکو گھٹا نہیں دیگا (اے ایمان والو) تم اللہ اور اسکے رسول کے سامنے بڑھکر بات نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تو سب کچھ سنتا جانتا ہے اے مسلمانو پیغمبر کی آواز سے اپنی آوازوں کو اونچا نہ ہونے دو اور پیغمبر سے اس طرح پکار کر بات نہ کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے پکار کر کرتے ہو ایسا نہ ہو تمہارے (نیک) اعمال غارت ہو جائیں (اکارت ہوں) اور تم کو خبر نہ ہو بیشک جو لوگ اللہ کے رسول کے سامنے اپنی آوازیں نیچی (دھیمی) رکھتے ہیں انہی کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری (کی کسوٹی) پر کس لیا ہے انکو پیسا آخرت میں گناہوں کی معافی اور بڑا نیک (ثواب) ہے (اے پیغمبر) جو لوگ تجھ کو حجروں کے باہر سے (جن میں آپ تشریف رکھا کرتے تھے) آواز دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اگر یہ لوگ اس وقت تک دم لیتے جب تک تو ان کے پاس برآمد ہوتا تو انکے لیے (دین اور دنیا دونوں میں) بہتر ہوتا اور اللہ انکے اس قصور اور بے ادبی پر بھی اگر وہ توبہ کریں بخشنے والا مہربان ہے مسلمانو جلدی مت کیا کرو) اگر کوئی بدکار شخص کوئی خبر لائے تو اسکو تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم بے جانے بوجھے کسی قوم پر چڑھ دوڑو پھر جب اصل حال معلوم ہو تو اپنے کیے پر پچھتاؤ اور یہ جان رکھو اللہ کا پیغمبر تم میں موجود ہے (اللہ اسکو ہر خبر کا حال بتلا دیگا) بہت باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ تمہارا کہنا مانیں ان لیا کرے تو تم آفت میں پھنس جاؤ مگر عمدہ بات یہ ہے کہ اللہ نے تمکو ایمان کی محبت دی اور تمہارے دلوں میں اسکو اچھا

[illegible] جنگ کا فر مسلم کا پیام نہ دیں وقت تک صلح نہ کرو پھر اگر لڑتے جاؤ اگر وہ صلح کا پیغام بھیجیں تو اسوقت اگر مناسب ہو تو صلح کرو جیسے دوسری آیت میں ہے [illegible] ایک نیک کام کا پورا ثواب دیگا جو فرمایا تم ہی غالب ہوگے اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر ایک جنگ میں تم کو غلبہ ہوگا [illegible] [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			[illegible] وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٨﴾	[illegible] اپنے فضل اور کرم سے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا [illegible]
٢٦	الحجرات	٢	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾	مسلمانو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں شاید وہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں شاید وہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) ان سے اچھی ہوں اور ایک دوسرے پر طعنہ نہ مارو اور نہ کسی کو برے نام سے (جس سے وہ چڑتا ہو) پکارو ایمان لائے پیچھے (یعنی بدزبانی کرنا) فسق (بدنامی) کی بات ہے اور جو لوگ ایسی حرکتوں سے توبہ نہ کریں وہ (بڑے) شریر ہیں ف
〃	〃	〃	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾	مسلمانو! (اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ) بہت گمان کرنے سے بچے رہو کیونکہ بعضا گمان گناہ ہے ف اور کھوج نہ کیا کرو (ٹوہ نہ لگایا کرو) ف اور کوئی تم میں سے دوسرے کی غیبت نہ کرے ف بھلا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم (ضرور) اس سے گھن کروگے ف اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ (بڑا) معاف کرنیوالا مہربان ہے
٢٦	قٓ	٣	فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٤١﴾	تو (اے پیغمبر) ان کافروں کی باتوں پر صبر کیے رہ اور سورج نکلنے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے مالک کی خوبی تعریف کے ساتھ بیان کرتا رہ اور رات کے وقت اور نماز کے بعد بھی اسکی پاکی بیان کر اور (اے پیغمبر) کان لگا کر سن جس دن پکارنے والا (فرشتہ) جو مقام نزدیک ہے وہاں سے (مردوں کو) پکاریگا۔
٢٧	الذاریات	٣	فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾	تو (اے لوگو) اللہ تعالیٰ کیطرف بھاگو (اسکی پناہ لو) میں اس کی طرف سے تم کو کھولکر ڈراتا ہوں ف
〃	〃	〃	فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنتَ بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾	تو انکا کچھ خیال نہ کر تجھ پر کیا عیب ہے ف اور (سب لوگوں کو) نصیحت کیے جا بیشک ایمان والوں کو نصیحت فائدہ دیگی ف

[illegible]

			[illegible] فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ۝	تو (اے پیغمبر تو لوگوں کو نصیحت کیے جا اسلئے کہ اصل) نہ تو تو کاہن ہے نہ باؤلا ہے
۲۷	۔	۲	فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	[۱۶۱] تو (اے پیغمبر) انکو اپنے حال پر چھوڑ دے یہاں تک کہ اس دن کو پائیں جس دن بیہوش ہو جائینگے جس دن ان کا داؤں فریب) انکے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ انکو (کہیں سے) مدد ملیگی
۔	۔	۲	وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝	[۱۶۲] اور (اے پیغمبر) اپنے مالک کے حکم کا انتظار کرتا رہ کیونکہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور جب تو (بیٹھکر) اٹھے تو اپنے مالک کی خوبی تعریف کے ساتھ بیان کر اور رات کو بھی اسکی پاکی بیان کر اور جب ستارے ڈوب جائیں
۲۷	النجم ۵۳	۲	فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ	[۱۶۳] تو (اے پیغمبر) جو کوئی ہماری یاد سے منہ موڑلے (قرآن اور آخرت کا خیال نہ کرے) اور صرف دنیا کی زندگی سے غرض رکھے تو اسکی طرف سے منہ پھیر لے انکی عقل یہیں تک پہونچی ہے
۔	۔	۲	فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى	[۱۶۴] تو اپنی پاکیزگی مت جتا وہ خوب جانتا ہے کون پرہیزگار ہے
۔	۔	۳	فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝	[۱۶۵] تو اے مسلمانو اللہ کو سجدہ کرو اور اسیکا پوجا کرتے رہو
۲۷	القمر ۵۴	۱	فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ	[۱۶۶] تو (اے پیغمبر) ان کا خیال چھوڑ دے
۔	الرحمن ۵۵	۱	اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝	[۱۶۷] اس لیے کہ تم انصاف کی حد سے نہ گذرو یا تولنے میں فرق نہ کرو) اور ٹھیک تولا کرو اور ترازو مت مارو
۔	الواقعہ ۵۶	۳	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝	[۱۶۸] تو (اے پیغمبر) اپنے مالک کے نام کی تسبیح کرتا رہ جو سب سے بڑا ہے
۔	۔	۳	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝	[۱۶۹] تو (اے پیغمبر) اپنے مالک کے نام کی تسبیح کرتا رہ جو سب سے بڑا ہے
۔	الحدید ۵۷	۱	اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	[۱۷۰] اللہ پر اور اسکے پیغمبر پر ایمان لاؤ اور جس مال کا تمکو وارث بنایا اسمیں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو کیونکہ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے اسکی راہ میں خرچ کیا انکو بڑا نیک (ثواب) ملیگا اور (لوگو) تمکو کیا ہوا ہے تم اللہ اور اسکے پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے اور پیغمبر تمکو اپنے مالک پر ایمان کے لیے بلا رہا ہے اور اگر تم کو یقین آئے تو خود تمہارا مالک (روز الست میں) تم سے اقرار لیچکا ہے
۲۷	۔	۲	اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا	[۱۷۱] یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالی زمین کو مرے پیچھے (پانی برسا کر) جلا دیتا ہے

[illegible]

ترجمہ	آیت	رکوع	سورۃ	پارہ
[illegible]	[illegible]			
(لوگو) اپنے رب کی معافی (بخشش) کیطرف جلدی کرو اور بہشت کی طرف جسکی چوڑائی (یا پھیلاؤ) آسمان اور زمین (دونوں) کی چوڑائی (یا پھیلاؤ) کے برابر ہے وہ ان لوگوں کیلیے تیار کیا گیا ہے جو اللہ اسکے (سب) پیغمبروں پر ایمان لائے (یہ معافی اور باغ ملنا) اللہ کا فضل ہے جسکو وہ چاہتا ہو دیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے	سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ	۳	الحدید	۲۷
اور اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا ایسے لوگ (خود) بخیلی کرتے ہیں اور اوروں کو بھی بخیلی کرنا سکھاتے ہیں اور جو کوئی (اسکی راہ میں خرچ کرنے سے) منہ پھیرے تو اللہ تو بے پرواہ اور سراہے جانے کے لائق ہے	وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ	۳	"	"
(اہل کتاب) ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے پیغمبر (حضرت محمد) پر ایمان لاؤ اللہ تمکو اپنی رحمت میں سے دوہرا حصہ دیگا اور تم کو ایسی روشنی دیگا جسکی وجہ سے تم (پل صراط پر) چل نکلوگے اور (تمہارے گناہ) تمکو بخشدیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ	۴	"	"
مسلمانو! جب تم سے کہا جائے بیٹھنے کیلیے ذرا جگہ دو تو کھل بیٹھا کرو (جگہ دیدیا کرو) اللہ تم (بہشت میں) تمکو جگہ دیگا اور جب تم سے کہا جائے (اپنی جگہ سے) اٹھ جاؤ تو اٹھ کھڑے ہو	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا	۲	المجادلہ	۲۸
اور مہاجرین کو (لوٹ کے مال میں سے) جو دیا جائے اس سے انکے دلوں میں حسد نہیں ہوتا اور (مہاجرین کو آرام پہونچایا) اپنے آرام پر مقدم رکھتے ہیں گو انکو تنگی ہی کیوں نہ ہو اور جو شخص اپنے نفس کی بخیلی اور لالچ سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہونچیں گے	وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ	۱	الحشر	"
مسلمانو اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو یہ سوچنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے (یعنی قیامت کیلیے) کیا (سامان) آگے بھیجا ہے اور خدا کا خوف رکھو بیشک اللہ کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے اور ان لوگوں کیطرح مت ہو جنہوں نے خدا کو بھلا دیا اور دنیا میں غرق ہوگئے پھر خدا نے انکو	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ	۳	"	"

[illegible]

پارہ	سورة	آیت		
۲۸	الممتحنة	۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝	مسلمانو! میرے دشمن اور اپنے دشمن (یعنی کافروں) کو دوست نہ بناؤ تم ان سے دوستانہ پیغام بھیجتے ہو اور وہ تو جو سچا دین (یعنی) کلام قرآن تمہارے پاس آیا اسکو مانتے ہی نہیں وہ تو ایسے ظالم ہیں کہ تمکو اور پیغمبر کو اتنی (سی) بات پر کہ تم اپنے مالک اللہ پر ایمان لائے (مکہ سے) نکال باہر کرتے ہیں اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے کیلئے اپنے وطن سے نکلے ہو اور میری خوشی چاہتے ہو تو انسے ہرگز دوستی نہ رکھو تم چپکے انسے دوستی لگاتے ہو اور میں نہیں جانتی کہیں تمہارا چھپی اور کھلی (دونوں) باتیں خوب آگاہ ہوں اور جو کوئی تم میں ایسا کریگا کافروں سے دوستی رکھیگا وہ سیدھے رستے سے بہک گیا اگر کہیں تم کو وہ پالیں (تم پر غالب ہو جائیں) تو تمہارے دشمن ہی بنکر اور برائی کے لیے اپنے ہاتھ اور زبانیں تم پر چلائینگے (مارینگے پیٹینگے گالیاں بھی دینگے) اور یہ چاہینگے کہ تم (کسی طرح پھر) کافر ہو جاؤ ۝
۲۸	۔	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝	مسلمانو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اسکا غضہ ہوا ہے یہ لوگ تو آخرت (کے ثواب) سے نا امید (محروم) ہو چکے جیسے کافر قبر والوں (مردوں سے) نا امید ہو چکے ۝
۲۸	الصف	۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝	مسلمانو! ایسی بات منہ سے کیوں کہہ بیٹھتے ہو جسکو کر کے نہیں دکھاتے اللہ تعالی کو تو یہ بہت ناپسند ہے کہ منہ سے کہو اور کرو نہیں ۝
۲۸	۔	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ	مسلمانو! اللہ تعالے کے دین کے مددگار بنے رہو
۲۸	المنافقون	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ	مسلمانو! ایسا نہ ہو تمہارے مال اور اولاد تم کو اللہ تعالی کی یاد سے غافل بنا دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے (خدا کو بھول جائینگے) وہ ٹوٹا اٹھائیں گے اور جو (مال) ہمنے تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ خرچ کرو اس سے پہلے کہ موت تم میں کسی کو آن موجود ہو اس

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	آیت	ترجمہ
			الوقت بعضوں کے تو بالآخر مرد الی احد ما حاصل فرم فاعلی من الطلب من	وقت یوں کہنے لگو اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت دیتا تو میں خیرات کرتے اور نیک بندوں میں شریک ہو جاتا
۲۸	التغابن	۱	فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝	تو اللہ پر اور اسکے رسول اور نور یعنے قرآن پر جسکو ہم نے اتارا ایمان لاؤ اور تم جو کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے
		۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝	مسلمانو ہوشیار رہو تمہاری بی بیوں اور تمہاری اولاد ہی میں بعض تمہارے دشمن ہیں ان سے بچتے رہو اور اگر تم ان کا قصور معاف کر دو درگذر کرو بخشدو تو اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے (وہ تمہارے قصور بخشدیگا)
		۳	فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝	تو مسلمانو جہانتک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور اسکا حکم سنو اور مانو اور اپنی جانوں کی بھلائی کے لیے اسکی راہ میں خرچ کرتے رہو اور جو کوئی اپنی طبیعت کی لالچ اور بخیلی سے بچایا گیا (اللہ نے اسکو بچا دیا) تو ایسے ہی لوگ (آخرت میں) مراد کو پہنچیں گے
۲۸	الطلاق	۲	فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا	تو اے عقل والو ایمان دار لوگو اللہ سے ڈرو
۲۸	التحریم	۱	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝	مسلمانو اپنی جانوں کو اور اپنے بال بچوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ جسکے ایندھن آدمی ہیں اور پتھر وہاں ایسے فرشتے تعینات ہیں جو اکھڑ بے رحم ہیں اللہ جو ان کو حکم دے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے وہ (فوراً) بجا لاتے ہیں
		۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ	مسلمانو اللہ تعالی کی درگاہ میں سچی توبہ کرو عجب نہیں تمہارا مالک (توبہ کی وجہ سے) تمہاری برائیاں تم سے اتار دے معاف کردے اور تم کو ان باغوں میں پہنچائے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں
۲۹	القلم	۱	فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ۝	تو (اے پیغمبر) تو جھٹلانے والے (کافروں) کا کہا مت مان
		۲	وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ	اور اسکی بات مت سن جو بہت قسمیں کھاتا ہے جو ذلیل ہے

[illegible]

پارہ	سورت	آیت		
[illegible]	[illegible]		[illegible] بعد ذلك زنيم ۙ ان كان ذا مال وبنين ۗ اذا تتلى عليه اٰيتنا قال اساطير الاولين ۚ سنسمه على الخرطوم	[illegible] حد سے بڑھ جانیوالا بڑا گنہگار اکھڑ ظالم اوپر سے بہت کمانیوالا ان سب باتوں کے سوا بدذات یہ ساری باتیں اسوجہ سے ہیں کہ وہ پیسے والا ہے بیٹے رکھتا ہے جب ہماری آیتیں اسکو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ہم اب اسکی سونڈ (ناک) پر داغ لگائیں گے
۲۹	القلم	۲	[191] فاصبر لحكم ربك ولا تكن كصاحب الحوت م	تو اپنے مالک کے حکم میں صبر کیے رہ اور مچھلی والے (یعنی یونس پیغمبر) کی طرح (جلد باز) مت بن
〃	المعارج	۱	[192] فاصبر صبرا جميلا ۝	(اے پیغمبر) تو (ان لوگوں کے جھٹلانے پر) اچھا صبر کیے رہ
〃	〃	۲	[193] فذرهم يخوضوا ويلعبوا حتى يلقوا يومهم الذي يوعدون ۝	تو (اے پیغمبر) انکو بکنے دے اور کھیلنے دے یہاں تک کہ وہ دن آن پہنچے جسکا ان سے وعدہ ہے
〃	المزمل	۱	[194] واذكر اسم ربك وتبتل اليه تبتيلا ۝	اور اپنے مالک کا نام رٹتا رہ اور سب سے توڑ کر اسی کا ہو جا
〃	〃	〃	[195] واصبر على ما يقولون واهجرهم هجرا جميلا ۝ وذرني والمكذبين اولي النعمة ومهلهم قليلا ۝	اور کافر جو تیری نسبت کہتے ہیں اس پر صبر کیے رہ اور عمدگی کے ساتھ ان سے الگ ہو جا اور جو مالدار جھٹلانے والے (کافر) ہیں انکو میرے اوپر چھوڑ دے (میں ان سے بھگت لونگا) اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے
〃	〃	۲	[196] واستغفروا الله ۭ ان الله غفور رحيم ۝	اور اللہ تعالیٰ سے (اپنے گناہوں کی) بخشش چاہو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے
〃	المدثر	۱	[197] يايها المدثر ۝ قم فانذر ۝ وربك فكبر ۝ وثيابك فطهر ۝ والرجز فاهجر ۝ ولا تمنن تستكثر ۝ ولربك فاصبر ۝	اے (وحی کی ہیبت سے) کپڑا لپیٹنے والے اٹھ اور (مکہ والوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈرا اور اپنے مالک کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور (بتوں کی پلیدی) سے الگ رہ اور اس نیت سے احسان نہ کر کہ اس سے اچھا بدلہ ملے اور اپنے مالک (کی خوشی) کے لیے (جو مصیبتیں تجھکو پیش آئیں ان پر) صبر کر
〃	〃	〃	[198] ذرني ومن خلقت وحيدا ۝	مجھکو اور اسکو چھوڑ دے (اسکی سزا میرے اوپر رکھ) جسکو میں نے (دنیا میں) اکیلا

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیات	عربی	ترجمہ
			[illegible] وَمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝ كَلَّا ۝	[illegible] (رہنے والے بیٹے) [illegible] اسکو زیادہ دوں [illegible] ہرگز نہیں [illegible]
۲۹	الدھر	۲	فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝	تو اپنے مالک کے حکم کے انتظار میں صبر کیے بیٹھا رہ اور ان کافروں میں کسی بدکار یا ناشکرے کا کہنا مت مان اور صبح اور شام اپنے مالک کا نام جپتا رہ (یعنی نماز پڑھتا رہ) اور رات کو بھی اسکو سجدہ کر (مغرب اور عشا کی نماز پڑھ) اور بڑی رات تک اسکی پاکی بولتا رہ ۔
۳۰	الاعلیٰ	۱	سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝	(اے پیغمبر) اپنے مالک کے نام کی جو سب سے بلند ہے پاکی بیان کر
〃	〃	۲	فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝	تو (اے پیغمبر) سمجھائے جا فائدہ ہو یا نہ ہو ۔
〃	الغاشیہ	۱	فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝	تو (اے پیغمبر لوگوں کو) سمجھاتا رہ تیرا کام بس یہی سمجھانا ہے
〃	الفجر	۱	كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝	یہ بات نہیں ہے بلکہ تم اس سے بدتر کام کرتے ہو تم یتیم کی خاطر داری نہیں کرتے اور محتاج کو کھانا کھلانے کیلئے ایک دوسرے کو رغبت نہیں دلاتے اور مردے کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور مال کی محبت میں بہے جاتے ہو ۔
〃	البلد	۱	فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝	پھر بھی وہ گھاٹی لانگھ نہ سکا اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے گھاٹی کیا ہے ایک گردن چھڑا دینا یا بھوک کے دن یتیم رشتہ دار کو کھانا کھلانا جو ناطے دار بھی ہو یا خاک نشین مسکین کو پھر ان باتوں کے ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کرنے کی صلاح دیتے ہیں ۔
〃	الضحیٰ	۱	فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝	تو یتیم کو مت دبا اور مانگنے والے (فقیر) کو مت جھڑک اور (لوگوں سے) اپنے مالک کا احسان بیان کرتا رہ
〃	الانشراح	۱	فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝	پھر جب تجھ کو دنیا کے کاموں سے فراغت ہو تو محنت کر اور اپنے مالک کی طرف دل لگا ۔

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت		
٣٠	العلق ٩٦	١	اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ٢	(اے پیغمبر) پڑھ اپنے مالک کا نام جس نے (ساری خلقت کو) پیدا کیا (قرآن) پڑھ
"	"	٣	اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ	(اے پیغمبر) پڑھ اور تیرا مالک بڑی کرم والا ہے
"	"	١٩	كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۞	(اے پیغمبر) ہرگز اسکا کہنا مت مان اور (اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں) سجدہ کرتا رہ اور (اسکی) نزدیکی حاصل کرتا رہ
"	الھمزۃ ١٠٤	١	وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ	ہر طعنہ مارنے والے غیبت کرنے والے کی خرابی ہوگی جس نے مال سمیٹا اور اسکو گن گن کر رکھا کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال سدا اسکو زندہ رکھے گا ف
"	القریش ١٠٦	١	فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ	تو انکو چاہیئے کہ (رکھیں اطمینان سے رہیں اور) اس گھر کے مالک کو پوجیں جس نے انکو بھوک میں کھانا کھلایا (سوداگری کرا کر پیسہ کموا دیا) اور انکو ڈر سے امن دیا
٣٠	النصر ١١٠	٣	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۞	تو تعریف کے ساتھ اپنے مالک کی پاکی بیان کر اور اس سے بخشش مانگ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا ہے ف
"	الفلق ١١٣	١	قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۞	(اے پیغمبر) کہدے میں پناہ میں آیا اس خدا کی جو صبح کا مالک ہے ہر چیز کی بدی سے جو اُسنے بنائی اور اندھیری رات کی بدی سے جب چھا جائے اور گرہ میں پھونکنے والیوں کی بدی سے (جادوگرنیوں کے جادو سے) اور ہونسنے والے (حسد کرنیوالے) کی بدی سے جب وہ ہونسے ف
"	الناس ١١٤	١	قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۞	(اے پیغمبر) کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے مالک لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے خدا کے اس وسوسہ ڈالنے والے چھپ جانیوالے کی بدی سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے (یہ وسوسہ ڈالنے والا شیطان) جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے ف

فَضْلُ الْعِلْمِ ٢٣

باب ٢٣ علم کی فضیلت

پارہ	سورۃ	آیت		
١	البقرۃ	٢٦٩	يُؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا	وہ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جسکو حکمت ملی اس کو بڑی نعمت ملی اور جو عقل والے ہیں وہی

[illegible]

(باقی بر ضمیمہ)

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			يَتَذَكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ	نصیحت مانتے ہیں ف
۷	آل عمران	۱	وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ	حالانکہ اصلی حقیقت ان کی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو پکے عالم ہیں
۸	۔	۲	شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ	اللہ تعالے اس بات کا گواہ ہے اسکو سوا کوئی سچا معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہ ہیں)
۲۲	فاطر	۴	اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝	اللہ تعالے سے تو اسکے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (خدا تعالیٰ کی مخلوقات اور اسکی قدرتوں کا) علم رکھتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے بخشنے والا ف
۲۳	الزمر	۱	قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	(اے پیغمبر) کہہ دے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں
۲۸	المجادلۃ	۲	يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ	جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جنکو علم ملا ہے (دین کے عالم ہیں) اللہ تعالیٰ انکے درجے (دنیا اور آخرت میں) بلند کریگا اور اللہ تعالے کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے

اَلْبَعْثُ وَالْقِيٰمَةُ وَاَهْوَالُهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ ۲۴

باب چوبیسواں ۲۴ قیامت اور حشر و نشر حساب و کتاب کا بیان

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱	البقرۃ	۶	وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آویگا نہ اسکی سفارش سنی جاویگی نہ بدلہ لیینے روپیہ وغیرہ بطور فدیہ کے منظور ہوگا نہ مدد ملے گی ف

ف [illegible] اہل علم [illegible] بزرگی [illegible] مجاہد نے کہا عالم وہی ہے جو خدا کا ڈر رکھے ۱۲ ف یعنی عالم اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے اس آیت سے یہ نکلا ہے کہ علم کے ساتھ عمل ضروری ہے اور جو عالم عمل نہ کرے وہ گویا عالم نہیں ہے ف حدیث میں ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنے شخص پر بعضوں نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ [illegible] دیا اور بعد [illegible] لوگوں کے [illegible] ایمان اور علم والوں کا مرتبہ بہت بلند ہے [illegible] حدیث میں ہے [illegible] کسی مسلمان [illegible] شاید [illegible] کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں [illegible] اور [illegible] قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اگر ایک بھائی دوزخ میں ہو تو وہ ذرہ برابر [illegible] اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کافروں کے لئے شفاعت منظور نہ ہوگی اور مسلمان گنہگاروں کے لئے تو ہمارے پیغمبر صلعم اور اولیا اور شہدا سفارش کریں گے [illegible] اور حق تعالے سے امید ہے کہ وہ سفارش قبول ہوگی یہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور معتزلہ نے اپنی شامت سے ان احادیث کا انکار کیا ہے ۱۲

۱	البقرۃ	۱۵	وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝	اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئیگا نہ اس کی طرف سے بدلہ منظور کیا جائے گا نہ سفارش کچھ فائدہ دیگی نہ مدد ملے گی ؎
۲	آل عمران	۳	يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۝ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝	جس دن ہر شخص جو بھلائی یا برائی اس نے کی ہے اپنے سامنے موجود پائے گا (یا پوری نہ کم نہ زیادہ) آرزو کریگا کاش یہ دن اس سے بہت دور ہوتا اور اللہ تعالے تم کو اپنی ذات مقدس سے ڈراتا ہے ؎ اور اللہ تعالے اپنے بندوں پر شفقت رکھتا ہے ؎
۳	″	۱۱	يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝	جس دن کچھ منہ سفید ہوں گے کچھ کالے ہوں گے تو جن کے منہ کالے ہوں گے (اُن سے کہا جائیگا) تم تو ایمان لائے بعد پھر کافر ہو گئے تھے تو اب کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو اور جن کے منہ سفید ہوں گے وہ اللہ تعالی کی رحمت (یعنے جنت) میں ہوں گے اور ہمیشہ وہیں رہیں گے ؎
۴	المائدہ	۱۵	يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝	(اے پیغمبر اس دن کو یاد کر) جس دن اللہ پیغمبروں کو اپنے سامنے اکٹھا کرے گا پھر فرمائے گا تم کو کیا جواب ملا وہ عرض کریں گے ہم کو کیا معلوم تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے
″	″	۱۶	قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝	اللہ تعالی فرماوے گا یہی دن تو وہ دن ہے جب سچوں کو ان کی سچائی کام آوے گی اُن کے لیے باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ تعالے ان سے خوش وہ اللہ سے خوش یہ (یعنے جنت کا ملنا اللہ کا راضی ہونا) بڑی مراد پانا ہے ؎
″	الانعام	۲	لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ	وہ تم کو قیامت کے دن جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ضرور اکٹھا کریگا جن لوگوں نے اپنی جانوں کو

ف اسکی تفسیر پہلے گذر چکی ہے اور مطلب کہنا ہے یہ کہ بنی اسرائیل کے جو حال بیان کئے جاتے تھے اب وہ ختم ہو چکے ہیں تو آخر کلام پر پھر انکو تنبیہ کر دی گئی تاکہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے کاموں پر غور کریں ۱۲ ف اس میں ایک بات کو جو کہا ہے دوبارہ پھر بیان فرمایا تاکہ لوگوں کو زیادہ ڈر پیدا ہو بعضوں نے کہا پہلے اسلئے بیان کیا تاکہ لوگ کافروں کی دوستی چھوڑ دیں اور دوبارہ اسلئے کہ نیک کام کرنے کی ترغیب ہو ۱۲ ف جب تو انکو ڈرایا تو [illegible] جب نامہ اعمال تقسیم ہونگے تو مومن انکو دیکھ کر پھول جاوینگے اور خوشی سے منہ پر نور آجاویگا۔ اور کافر شرمندہ ہونگے کہ منہ پر سیاہی آجاویگی ابن عباس نے کہا اہل سنت اور جماعت کے منہ سفید ہونگے۔ اور بدعتیوں اور گمراہوں کے منہ کالے ہونگے۔ شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا تمام گمراہ فرقے مراد ہیں کہ ظاہر میں اسلام کا دعوی کرتے ہیں اور [illegible] اسلام کے برخلاف ہیں ۱۲ ف معلوم ہوا کہ جنت اللہ کے فضل اور رحمت سے ملیگی نہ ہمارے اعمال کی وجہ سے حدیث میں ہے کہ اعمال کی وجہ سے کوئی جنت میں نہ جاویگا بلکہ اسکے فضل سے صحابہ نے پوچھا آپ بھی یا رسول اللہ فرمایا میں بھی ایسا ہی مگر اللہ رحمت کرے تو اور بات ہے ۱۲ ف یعنے قیامت کے دن ۱۲ ف اپنی اپنی امت کی طرف سے ۱۲ ف انہوں نے تمہاری بات کو مانا یا نہ مانا ۱۲ ف حشر کی دہشت اور ہیبت سے ڈر جاوینگے اور جواب نہ دے سکیں گے یا مطلب یہ ہے کہ ہمارے مرنے کے بعد جو انکا حال ہوا وہ ہم کو معلوم نہیں جیسا تو جانتا ہے اسکے مقابل ہم کیا جانتے ہیں ۱۲ ف یعنی سچے لوگوں کو انکی سچائی کام آویگی اور مشرک ہلاک اور تباہ ہونگے ابن عباس سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف اسکے برابر دنیا میں کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی یا اللہ ہمکو اور سب عزیزوں اور دوستوں کو یہ کامیابی نصیب کر اور شرک اور کفر سے محفوظ رکھ ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۷	الانعام	۲	قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں اپنے مالک کی نافرمانی کروں تو مجھ بڑے دن (قیامت کے دن) کے عذاب کا ڈر ہے اس دن جس سے عذاب ٹل گیا تو اللہ تعالے نے اسپر رحم کیا اور یہ بڑی مراد پانا ہے (کھلی کامیابی ہے)
″	″	۳	وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝ انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝	اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کرینگے پھر ہم مشرکوں سے کہینگے وہ تمہاری شریک کدہر گئے جنکو تم (خدا تعالیٰ کا) شریک سمجھتے تھے پھر کوئی بہانہ انکو نہ ملے گا مگر (جھوٹ بولنا) یوں کہیں گے اللہ تعالیٰ کی قسم جو ہمارا مالک ہے ہم شرک نہیں کرتے تھے (اے پیغمبر) دیکھ یعنی غور کر اپنے اوپر آپ کیسا جھوٹ بولے اور جتنی باتیں بناتی تھے سب ان سے گئی گذریں
″	″	″	وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تو انکو اسوقت دیکھے جب اپنے پروردگار کے سامنے ٹہرائے جاہیں گے پروردگار فرمائیگا کیا یہ سچ نہیں ہے وہ کہیں گے بیشک سچ ہے اپنے پروردگار کی قسم پروردگار فرمائیگا تم جو انکار کرتے تھے اب اسکی عذاب کا مزہ چکھو
″	″	۴	قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۝	جن لوگوں نے اللہ سے ملنے کو (مرے پیچھے جی کر) جھٹلایا وہ گھاٹے میں پڑ گئے یہانتک کہ جب ایک دم قیامت انکے سر پر آپڑیگی تو کہیں گے ہائے افسوس ہمنے قیامت کے باب میں جو قصور کیا اور اپنے گناہ (بوجھ) اپنی پیٹھ پر لادے ہونگے سن لو کیا برا بوجھ لادے ہونگے
″	″	″	فَلَمَّا نَبَّئَهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝	اور مردوں کو اللہ (قیامت کے دن) جلا اٹھائیگا پھر اسکی طرف لوٹائے جائینگے
″	″	″	وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ۝	اور جو جاندار زمین میں چلتا ہے اور جو پرندہ اپنے دونوں بازو سے اڑتا ہے (ان میں سے) تمہاری طرح ہر ایک کی ایک جماعت ہے ہمنے کوئی چیز نہیں چھوڑی جو کتاب (لوح محفوظ) میں نہ لکھی ہو پھر (قیامت کے دن سب) اپنے مالک کے سامنے اکٹھا ہونگے

ف یعنی اپنی فطرت سے کام لینا چھوڑ دیا ہے ف یعنی ان ظالموں کو جو اللہ پر جھوٹ باندھتے تھے اور انکی آیتوں کو جھٹلاتے تھے یا مشرکین اور انکے معبودوں کو ۱۲ ف حالانکہ جن لوگوں کو وہ خدا کا شریک سمجھتے تھے وہ بھی وہاں موجود ہونگے لیکن ایسے بے حال میں ہونگے کہ انکا ہونا نہ ہونا برابر ہوگا یا اس وقت اللہ تعالیٰ انسے یہ پوچھیگا وہ سب شریک انکی نظر سے غائب ہو جاوینگے ف یا انکی جواب یا کوئی عذر ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر انکی گمراہی اور بتوں کی محبت کا نتیجہ یہی ہوگا کہ قسمیں کہا کر کہیں گے ہم دنیا میں مشرک نہ تھے اور ان بتوں سے بیزار ہو نگے جنہیں دنیا میں جان سے زیادہ چاہتے تھے اور انپر ایمان لاتے تھے ف یہاں سے آخرت میں نہ کوئی اونا کام آیا نہ ٹھاکر نہ گرو نہ مرشد جو لوگ نبیوں اور اللہ والوں کو پوجتے رہے ف تو ایک عجیب تماشا دیکھے گا ف لیکن اسوقت ایمان لانیسے کیا فائدہ ف بہشت کو چھوڑ کر عذاب میں گرفتار ہوئے انکا یہ جھٹلانا وہیں تک ہے جبتک قیامت نہ آئے ف یعنی [illegible] کیونکہ قیامت ہو گئی ف یعنی اس کے لئے جو تمہاری زندگی یا مانے افسوس ہم نے دنیا میں اپنی عمر ضائع کی [illegible] ساری زندگی تمام کی [illegible] ف [illegible] کہ ان کے برے اعمال ایک بد صورت جانور کی شکل میں انکی پیٹھ پر سوار ہو جاوینگے اور انکو ہلاکت میں ڈال دینگے [illegible] ف وہ دیکھیگا اس کے اعمال کا بدلہ دیا [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] [illegible] حال ہوتا ہے کہ کتنا ہی انکو پکارو جواب نہیں دیتے جیسے انکو پکارو جیسا [illegible] [illegible] کان سکتے ہیں تیری آواز سنتے ہیں مگر جیسا ہیں نہ غور کرتے ہیں نہ سمجھ کر نہیں سنتے گویا سنتے ہی نہیں ف [illegible] اور [illegible] کی آن [illegible]
[illegible] ہیں جو شکل ہے کیونکہ وہ بھی اپنے دونوں بازوں [illegible] [illegible] پر [illegible] ہوتا ہے (باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
٦	الانعام	٢	وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝	اسطرح (جیسے قرآن کرتا ہے) ان لوگوں (کو) ڈرا جو قیامت میں اپنے مالک کے پاس اکٹھا ہونیکا خوف رکھتے ہیں (اور ان) خدا کے سوا انکا کوئی حامی ہوگا نہ سفارش کرنیوالا اسلیئے کہ وہ (گناہوں سے) بچتے رہیں
〃	〃	٧	ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	پھر سونے سے تمکو ایک مقرر مدت پوری ہونے کے لیے جگاتا ہے پھر اسی کی طرف تمکو لوٹ جانا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے) وہ تم کو جتلا دے گا
〃	〃	٩	وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ	اور جسدن صور (بگل) پھونکا جائیگا اسدن اُسی کی بادشاہت ہوگی
〃	〃	١١	وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝	اور تم تو اکیلے اکیلے ہمارے پاس آئے جیسے پہلے ہم نے تمکو (دنیا میں) پیدا کیا تھا اور جو (سامان) ہمنے (دنیا میں) تم کو دیا تھا وہ (سب) اپنی پیٹھ پیچھے (دنیا ہی میں) چھوڑ آئے اور تمہارے سفارشی (جھوٹے معبود) تو ہمکو نظر ہی نہیں پڑتے وہ کہاں ہیں جنکو تم اپنے کاموں میں (ہمارا) شریک سمجھتے تھے اب تمہارے آپس کے (سب) رشتے اور تعلق کٹ گئے اور جو تم سمجھتے تھے وہ (سب) گیا گذرا ہوا
٨	الانعام	١٠،١١،١٢	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُم مِّنَ الْإِنسِ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُم مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ	اور جسدن اللہ ان سب کو اکٹھا کریگا (تو کہیگا) اے جنو (شیطان کے گروہ) تمنے تو بہت آدمیوں کو خراب (گمراہ) کیا آدمیوں میں جو (دنیا میں) انکے دوست تھے وہ کہیں گے اے مالک ہمارے ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہمارے لیے جو وعدہ تونے ٹھیرایا تھا اس وعدے تک ان پہنچے اللہ فرماویگا (اب) دوزخ تمہارا ٹھکانا ہے اسی میں ہمیشہ رہیں گے مگر جب تک اللہ چاہے بیشک تیرا مالک حکمت والا ہے جاننے والا اور اسیطرح ہم (دنیا میں) ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر انکے اعمال کی سزا میں حکومت دیتے ہیں اور اللہ فرمائیگا اے جنو اور آدمیو کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے جو میری آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے آنے سے تم کو ڈراتے کہیں گے ہمنے خود اپنے اوپر گواہی دی اور (اصل یہ ہے کہ)

[illegible] لوگوں کو [illegible] قرآن [illegible] فائدہ اٹھا دیں گے اور جو کوئی بالکل [illegible] ہے نہ حشر و نشر کا [illegible] قرآن کا [illegible]
[illegible] قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش کر کے [illegible]
[illegible] مثلاً عبادت یا دعا یا نذر نیاز وغیرہ میں [illegible]
[illegible] ہماری سفارش کریں [illegible]
[illegible] شیطان [illegible] سب کو اکٹھا کریگا [illegible]
[illegible]
[illegible] شیطان [illegible]
[illegible] قیامت [illegible] دنیا کی زندگی [illegible] دوزخ [illegible]
[illegible] دوزخ [illegible]
[illegible] دوزخ میں رہیں گے [illegible]
[illegible] باقی [illegible]

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
			الدنيا وغرتهم الحيوة الدنيا وشهدوا على انفسهم انهم كانوا كافرين ۝	[illegible] آپ یہ گواہی دی کہ وہ دنیا میں کافر تھے
٨	الانعام	٢٠	يوم يأتي بعض ايت ربك لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا	جس دن تیرے مالک کی کچھ بڑی نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو تو اسکا ایمان کوئی فائدہ نہ دیگا
٨	الاعراف	١	فلنسئلن الذين ارسل اليهم ولنسئلن المرسلين ۝ فلنقصن عليهم بعلم وما كنا غائبين ۝	تو ہم بے شک جنکے پاس پیغمبر آچکے انسے باز پرس کرینگے اور خود پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر جو کچھ گذرا ہے وہ ہمکو معلوم ہے انکو سنا دینگے اور ہم غائب نہ تھے
٨	"	٣	كما بدأكم تعودون ۝	جیسے تم کو پہلے پیدا کیا ویسے ہی پھر (دوبارہ) پیدا ہوگے
٩	"	٢٣	يسئلونك عن الساعة ايان مرسها قل انما علمها عند ربي لا يجليها لوقتها الا هو ثقلت في السموت والارض لا تاتيكم الا بغتة يسئلونك كانك حفي عنها قل انما علمها عند الله ولكن اكثر الناس لا يعلمون ۝	یہ لوگ تجھ سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہیں اسکا ٹھکانا بھی ہے کہدے یہ تو صرف میرے مالک ہی کو معلوم ہے وہی اپنے وقت پر قیامت کو لا دکھلائیگا وہ آسمان اور زمین میں ایک بھاری بات ہے وہ نہیں آئیگی مگر اچانک یہ لوگ تجھ سے قیامت کو اس طرح پوچھتے ہیں جیسے تو اس سے واقف ہے کہدے قیامت کا علم تو صرف خدا ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے
١١	یونس	١	اليه مرجعكم جميعا وعد الله حقا انه يبدؤا الخلق ثم يعيده ليجزي الذين امنوا وعملوا الصلحت بالقسط والذين كفروا لهم شراب من حميم وعذاب اليم بما كانوا يكفرون ۝	تم سب (کو مرے پیچھے) اسی کیطرف لوٹ جانا ہے اللہ تعالے کا وعدہ ہے سچا وہی شروع میں پیدا کرتا ہے (عدم سے) پھر وہی (قیامت کے دن) دوبارہ پیدا کریگا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو انصاف سے بدلہ دے اور جو (دنیا میں) کافر رہے انکے لیے انکے کفر کی سزا میں کھولتا پانی پینے کو اور تکلیف کا عذاب ہے
١٢	"	٣	ويوم نحشرهم جميعا ثم نقول للذين اشركوا مكانكم انتم وشركاؤكم فزيلنا بينهم وقال شركاؤهم ما كنتم ايانا تعبدون ۝ فكفى بالله شهيدا	اور جسدن ہم ان سب کو اکٹھا کرینگے پھر ہم مشرکوں سے کہینگے تم اور جنکو تمنے (خدا کا) شریک بنایا تھا اپنی جگہ ٹھیرے رہو پھر انکے آپس میں ہم بگاڑ کر دینگے اور جنکو انہوں نے شریک بنایا تھا وہ کہنے لگیں گے (تم جھوٹے ہو) تم ہمکو نہیں پوجتے تھے تم میں

ف وہ محض دنیا [illegible] مست رہے اور پیغمبروں کی ایک نہ مانی ۔ ف مطلب یہ ہے کہ سورج جب پچھم سے نکلیگا تو اس کے بعد کسی کا ایمان قبول نہ ہوگا اسی طرح اس شخص کا نیک عمل بھی قبول نہ ہوگا جسنے اس سے پہلے نیک [illegible] نہ کیا ہو البتہ جو لوگ پہلے سے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی کرتے رہے ہیں انکی نیک عمل اس نشانی آنے کے بعد بھی قبول ہوتے رہیں گے [illegible] نجات کے لئے صرف ایمان کافی ہے عمل کی ضرورت نہیں [illegible] کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو [illegible] اس مذہب کو باطل کرتی ہیں ۔ ف لوگوں سے یہ پوچھیں گے کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا اور پیغمبروں کو یہ پوچھینگے کہ تم نے ہمارا پیغام انکو پہونچا دیا تھا یا نہیں ۔ ف بلکہ سب [illegible] [illegible] قیامت کے دن [illegible] حشر کریگا [illegible] قیامت کب آویگی [illegible] شاید قیامت آج ہی ہو [illegible] قیامت کب ہوگی [illegible] قیامت کا علم [illegible] (باقی در ضمیمہ)

			بينكم [illegible] إن كنا عن عبادتكم لغافلين ۝ هنالك تبلوا كل نفس ما أسلفت وردوا إلى الله مولاهم الحق وضل عنهم ما كانوا يفترون ۝	تم ہیں اللہ تعالیٰ کی گواہی بس ہے ہمکو تمہارے پوجنے کی ذرا خبر نہ تھی اس جگہ ہر شخص جو (عمل) اُس نے آگے بھیجا اُس کو جانچ لیگا اور (سب لوگ) اپنے سچے مالک خدا کی طرف لوٹائے جائینگے اور جتنی (باتیں) جھوٹ باندھتے تھے وہ (سب) ہوا ہو جاینگی
۱۱	یونس	۵	ويوم يحشرهم كأن لم يلبثوا إلا ساعة من النهار يتعارفون بينهم قد خسر الذين كذبوا بلقاء الله وما كانوا مهتدين ۝ وإما نرينك بعض الذي نعدهم أو نتوفينك فإلينا مرجعهم ثم الله شهيد على ما يفعلون ۝	اور جسدن اللہ انکو (اپنے سامنے) اکٹھا کریگا جیسے وہ (دنیا میں) نہیں رہے مگر گھڑی دن وہ آپس میں ایکدوسرے کو پہچان لینگے جن لوگوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا وہ نقصان میں پڑ چکے اور راہ نہ پائی اور ہم جو اُن (کافروں) سے (عذاب کا) وعدہ کرتے ہیں اگر تجھ کو اس میں سے کچھ (دنیا ہی میں) دکھلا دیں یا ہم تجھکو اٹھا لیں تو بھی یہ (کافر) ہمارے پاس لوٹ کر آنیوالے ہیں پھر جو وہ کرتے ہیں اللہ اسکو دیکھ رہا ہے
۱۲	هود	۱	إلى الله مرجعكم وهو على كل شيء قدير ۝	تمکو اللہ کے پاس لوٹ جانا ہے اور وہ (سب کچھ) کر سکتا ہے
۱۲	〃	۹	إن في ذلك لآية لمن خاف عذاب الآخرة ذلك يوم مجموع له الناس وذلك يوم مشهود ۝ وما نؤخره إلا لأجل معدود ۝ يوم يأت لا تكلم نفس إلا بإذنه فمنهم شقي وسعيد ۝	ان واقعات میں اس شخص کے لیے عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے آخرت کا دن وہ ہے جسدن سب لوگ اکٹھا ہونگے اور وہ دیکھنے کا دن ہوگا اور ہم جو اس دن میں دیر کر رہے ہیں تو صرف مدت پوری کرنیکے لیے جب یہ دن آئیگا تو کوئی شخص بات تک نہ کر سکیگا مگر خدا کے حکم سے اور ان میں کچھ بدبخت ہونگے اور کچھ نیکبخت
〃	〃	۱۰	وإن كلا لما ليوفينهم ربك أعمالهم إنه بما يعملون خبير ۝	اور تیرا مالک ان سب لوگوں کو انکے کاموں کا ضرور پورا پورا بدلہ دیگا وہ انکے کاموں سے خبردار ہے
۱۳	ابراهیم	۳	وبرزوا لله جميعا فقال الضعفاء للذين استكبروا إنا كنا لكم تبعا فهل أنتم مغنون عنا من عذاب الله من شيء قالوا لو هدانا الله لهديناكم سواء علينا أجزعنا أم صبرنا ما لنا من محيص ۝	اور (قیامت کے دن) سب لوگ (اپنی قبروں سے نکلکر) اللہ کے سامنے کھڑے ہونگے تو جو (دنیا میں) کمزور (غریب) تھے وہ بڑے آدمیوں سے کہینگے ہم تو تمہارے تابعدار تھے تو کیا خدا کے عذاب سے تم (اسوقت) کچھ ہمارے کام آسکتے ہو وہ کہینگے اگر اللہ ہمکو (دنیا میں) راہ پر لگاتا تو ہم بھی تمکو (سیدھی) راہ بتاتے اب خواہ ہم روئیں پیٹیں خواہ صبر کریں دونو برابر (عذاب سے) ہم چھٹ نہیں سکتے

ف۱ کیونکہ دنیا میں ہم بے جان تھے تو ہم کو کیا معلوم ۱۲ ف۲ یا چکھ لیگا یا جان لے گا یا پا لیگا اسکا بدلہ دیکھ کر یہ معلوم کر لیگا کہ یہ عمل اچھا تھا یا برا ۱۲ ف۳ یعنے مشرک جتنی باتیں دنیا میں جھوٹ جھوٹ خدا پر لگایا کرتے تھے کہ بت اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں اللہ کے ہاں ہماری سفارش کرینگے یہ سب باتیں گئی گذری ہو جاینگی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں کو انکے معبودوں کی مورتیں دکھلائی جاینگی تو یہ انکے پیچھے ہونگے پھر وہ ان سب کو جہنم میں لیجا ڈالینگے بعد اُس کے آپنے یہ آیت پڑھی ۱۲ ف۴ انکو ایسا معلوم ہوگا ۱۲ ف۵ رہے ہوں تو رہے ہوں ۱۲ ف۶ یعنے قبروں سے نکلتے وقت یا شروع شروع میں پھر جب حشر کی شدت شروع ہوگی تو کوئی کسی کو نہ پہچانیگا ۱۲ ف۷ قیامت کا انکار کیا ۱۲ ف۸ یہ ذلیل اور خوار ہوں تباہ و قتل ہوں تو بھی تیرا مطلب حاصل ہے ۱۲ ف۹ تیرا مطلب حاصل ہے ۱۲ ف۱۰ سب سے پھر کر [illegible] قبل اس ہم تجھ کو انکا عذاب دکھلا دینگے ۱۲ ف۱۱ استغفار اور توبہ سے منہ پھیرنیوالے کو عذاب بھی کر سکتا ہے ۱۲ ف۱۲ سب وہاں حاضر ہونگے ۱۲ ف۱۳ ایک میدان میں ۱۲ ف۱۴ دنوں کی گنتی جو اللہ تعالیٰ کے علم میں مقرر ہو چکی ہے ۱۲ ف۱۵ کافر و مشرک ۱۲ ف۱۶ حدیث میں ہے کہ اللہ نے روز ازل میں یہ لکھ لیا ہے کہ فلاں شخص نیک بخت ہوگا فلاں بدبخت حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم عمل [illegible] سمجھ کر کریں جو کچھ ہونا ہے وہ ہو چکا یا [illegible] ہوگا آپنے فرمایا [illegible] جو کچھ ہونا ہے وہ ہو چکا لکھا جا چکا لیکن ہر ایک آدمی کو ویسے ہی کاموں کی توفیق دیجائیگی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے [illegible] اسکو جنتی لکھا ہے تو اسکو نیک کاموں کی توفیق ہوگی اگر دوزخی لکھا ہے تو وہ برے کام کریگا ۱۲ ف۱۷ مردہ اپنے سرشدوں کو کہیں گے ۱۲ ف۱۸ تم جیسا بتلاتے تھے ہم ویسا ہی چلتے تھے ۱۲ ف۱۹ [illegible] توفیق دیتا ۱۲ ف۲۰ [illegible] ہم تو دنیا میں گمراہ تھے اور تم کو بھی ہم نے گمراہ کیا ۱۲ ف۲۱ حدیث میں ہے [illegible] فائدہ نہ ہوگا پھر کہیں گے لاؤ صبر کریں [illegible] تب بھی کچھ فائدہ نہ ہوگا [illegible] کہیں گے کہ [illegible] یا صبر کریں عذاب سے کسی طرح چھٹ نہیں سکتے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۱۳	ابراہیم		يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝	جس دن یہ زمین بدلکر دوسری زمین ہوجائیگی اور آسمان بھی (اسکے ساتھ) اور (سب لوگ) اپنی اپنی قبروں سے نکلکر اس خدا کے سامنے کھڑے ہونگے جو اکیلا ہی بہت قہر کرنیوالا اور کافروں اور گنہگاروں کو تو اسدن زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھیگا انکے کرتے گندھک (یا ڈامر) کے ہونگے اور انکے منہ آگ سے ڈھکے ہونگے (یہ سب) اسلیئے کہ اللہ ہر شخص کو اسکے کیے کا بدلہ دے بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ؁
۱۴	الحجر	.	وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝	اور بیشک تیرا مالک ان سبکو اکھٹا کریگا وہ حکمت والا خبردار ہے
〃	〃	۶	وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝	اور قیامت ضرور آئیگی تو اے پیغمبر کافروں اور مشرکوں سے اچھی طرح درگذر کر
〃	النحل	۱	اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝	(اے کافرو) اللہ تعالی کا حکم آن پہنچا تو اسکی جلدی نہ مچاؤ اللہ تعالے کی ذات ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے ؁
〃	〃	۵	وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝	اور ان کافروں نے اللہ کی قسمیں کھائیں زور کی قسمیں جو کوئی مر جائے پھر اللہ اسکو (زندہ کرکے) نہیں اٹھائیگا (کہدے) کیوں نہیں ضرور اللہ نے اٹھائیگا سچا وعدہ ہو اسپر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (اللہ تعالی انکو پھر زندہ کرکے) اسلیئے (اٹھائیگا) کہ جن باتوں میں وہ (دنیا میں) اختلاف کرتے رہے انپر کھولدے اور اسلیئے کہ کافر یہ جان لیں وہ جھوٹے تھے ؁
〃	〃	۱۱	وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	اور قیامت کا قائم ہونا (اللہ کے نزدیک) ایسا ہی جیسے آنکھ جھپکنا یا اس سے بھی کم بیشک اللہ تو سب کچھ کر سکتا ہے
〃	〃	۱۲	وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا	اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے ؁
〃	〃	〃	وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا	اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے
〃	〃	〃	يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	جس دن ہر شخص اپنی ذات کے لیے بحث کریگا (اور اپنا بچاؤ کرنیکی کوشش کریگا) اور جو کام اسنے کیا ہے اسکا پورا بدلہ اسکو ملجائیگا اور لوگوں پر ظلم نہ ہوگا
۱۵	بنی اسرائیل	۵	يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	جس دن وہ (خدا) تمکو قبروں سے بلائیگا تم اسکی تعریف کرتے ہوئے چلے آؤگے اور خیال کروگے کہ تم تھوڑی ہی دیر ٹھیرے ؁

ف حدیث میں ہے اسوقت لوگ تاریکی میں پلصراط کے پاس ہونگے بعضے کہتے ہیں حشر کی زمین بھی اور ہوگی وہ چاندی کی ہوگی اور آسمان سونے کے۔ ابن مسعود رضنے کہا چاندی کی طرح سفید صاف ہوگی جسپر کوئی گناہ نہ ہوا ہوگا نہ کوئی ناحق خون کیا گیا ہوگا۔ صحیح حدیث میں ہے کہ یہ زمین ایک روٹی ہوجاویگی جسکو پروردگار خود اپنے ہاتھ سے الٹے گا ۱۲ ف قطران وہ کالا روغن جو خارشی اونٹوں پر ملا جاتا ہے وہ کھال کو جلا دیتا ہے اور کالی کر دیتا ہے اسمیں آگ خوب لگتی ہے بدبودار بعضوں نے کہا تانبا پگھلا ہوا۔ حدیث میں ہے کہ جو عورت سوگ میں نوحہ کرتی ہے وہ اگر توبہ نکرے اور مرجائے تو قیامت کے دن قطران کا کرتہ اسکو پہنایا جاویگا ۱۲ ف تمام مخلوقات کا حساب چھ گھنٹے میں لے لیگا جیسے اور بہ گذر چکا ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ قیامت برحق ہے تو کافروں اور مشرکوں سے انکی شرارتوں کا بدلہ ضرور لیگا۔ تو انکی شرارتوں کا بدلہ لینے کی فکر نہ کر معاف کردے مجاہد نے کہا یہ آیت جہاد فرض ہونے سے پہلے اتری عکرمہ رضنے کہا یہ منسوخ ہے جہاد کی آیت سے ۱۲ ف قریب آگیا یعنے قیامت کا دن یا [illegible] نے کہا مشرکوں کا قتل ہونا ۱۲ ف جیسے نضر بن حارث ایک کافر جلدی مچاتا تھا کہنے لگا یا اللہ اگر محمد کا دین سچا ہو تو ہمپر آسمان سے پتھر برسا ۱۲ ف کافر کہتے تھے کہ بت اللہ کے نزدیک ہماری [illegible] اللہ کے عذاب سے ہماری سفارش کرکے بچالیں گے محض غلط اور جھوٹ ہے ۱۲ ف جسکا پورا کرنا اسکو ضرور ہے ۱۲ ف وہ خدا کی قدرت میں غور نہیں کرتے بلکہ عقل پر خدا کے کام کو قیاس کرتے ہیں کہ اسقدر [illegible] کیونکر مرجانیکے بعد پھر زندہ ہونا مشکل سمجھتے ہیں ۱۲ ف حق کیا ہے وہ ظاہر ہو جاتے ۱۲ ف جو کفر کرتے تھے [illegible] بہشت اور دوزخ کی حقیقت [illegible] [illegible] کو کیا مشکل ہے ۱۲ ف اسکا پیغمبر خدا کے سامنے کھڑا ہوگا وہ گواہی دیگا ۱۲ ف [illegible] ۱۲ ف [illegible]
[illegible] اللہ کی تعریف کرتے [illegible] [illegible]

ترجمہ	آیت	رکوع	سورہ	پارہ
جسدن ہم سب لوگوں کو انکے سرداروں سمیت (یا کتاب سمیت) بلائینگے پھر جنکو انکی کتاب داہنے ہاتھ میں دیجائیگی وہ خوشی سے اسکو پڑھینگے اور گٹھلی کے برابر بھی انپر ظلم نہ ہوگا اور جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں اور زیادہ اندھا اور راہ سے دور بھٹکا ہوا ہوگا (وہاں نجات کا رستہ نہ ملیگا)	يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۝	۸	بنی اسرائیل	
اور ہم قیامت کے دن انکو منہ کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے اٹھائیں گے (آخر) انکا ٹھکانا دوزخ ہے پھر جب تھمنے کی (ذرا شعلہ کم ہوگا) تو ہم اور زیادہ انپر بھڑکا دیں گے	وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا ۝	۱۱	؍؍	؍؍
اور (اے پیغمبر) وہ دن یاد کر جسدن ہم پہاڑوں کو سرکا دینگے اور زمین کو دیکھے گا کھلا میدان اور (سب) لوگوں کو ہم اکٹھا کرینگے تو ان میں کسیکو چھوڑ نہ دینگے اور سب لوگ صفیں باندھکر تیرے مالک کے سامنے لائے جائینگے (ہم انسے کہینگے) تم تو ہمارے پاس اسی طرح ننگے کھلے آئے جس طرح ہمنے تمکو پہلی بار (دنیا میں) پیدا کیا تھا بلکہ تم تو یہ سمجھتے تھے کہ ہم تمہارے لئے کوئی وقت ہی نہیں ٹھیرائینگے اور لوگوں کے اعمالنامے (انکے ہاتھوں میں) رکھدئے جائیں گے تو دیکھیگا گنہگار لوگ انکو دیکھکر (گھبرا اٹھینگے) اور کہینگے ہائے ہماری کمبختی یہ کیسا اعمالنامہ ہے کہ کوئی عمل چھوٹا یا بڑا ایسا نہیں جو اسمیں نہ لکھا ہو اور جو جو کام انہوں نے (دنیا میں) کئے تھے وہ سامنے آجائینگے اور تیرا مالک کسی پر ظلم نہیں کریگا	وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝ وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّنْ نَجْعَلَ لَكُمْ مَوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۝	۶	الکہف	؍؍
اور وہ دن بھی یاد کر جب اللہ (کافروں سے) فرمائیگا تم جنکو میرا شریک سمجھا کرتے تھے انکو پکارو (وہ تمہاری کچھ مدد کریں) پھر وہ انکو پکارینگے وہ جواب بھی نہ دینگے (مدد کرنا کجا) اور ہم انکے بیچ میں ایک ہلاکت کی آڑ کردینگے اور گنہگار لوگ (چالیس برس کی راہ سے) دوزخ کو دیکھینگے اور انکو اسمیں جانیکا یقین ہوجائیگا اور دوزخ سے بچاؤ کی کوئی آڑ نہ پائینگے	وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا ۝ وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝	۷	؍؍	؍؍
تو قسم تیرے مالک کی ہم تو ان آدمیوں کو جو قیامت کے منکر ہیں اور	فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ	۵	مریم	۱۶

ف مشرکوں ... اے محمد کی امت اے موسیٰ کی امت یا اے عیسیٰ کی امت یا اے توریت والو اے انجیل والو اے قرآن والو حضرت علیؓ نے کہا امام سے انکے زمانے کا امام مراد ہے جسکے حکم پر وہ چلتے تھے ۱۲ ف اپنی نیکیاں لکھی دیکھکر خوش ہونگے ۱۲ ف اس نے ہدایت کا رستہ اختیار نہیں کیا ۱۲ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ... [illegible]

[illegible]

			ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۚ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۚ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝	شیطانوں کو جنہوں نے ان آدمیوں کو بہکایا اکٹھا کرینگے پھر جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل گروہ ہو کر انکو حاضر کرینگے پھر ہر جماعت میں سے ہم اسکو الگ کرینگے جو خدا کے مقابلہ پر بہت دلیر تھا پھر ہم ان لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں زیادہ جلنے کے لائق ہیں ؎
۱۶	مریم ۱۹	۶	يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۚ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝	(اے پیغمبر) وہ دن یاد کر جسدن ہم پرہیزگاروں کو رحمن کے پاس (جیسے شاہی دربار میں) مہمانوں کیطرح اکٹھا کرینگے اور گنہگاروں کو پیاسا دوزخ کیطرف ہانکینگے
”	”	”	وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝	اور سب کے سب اسکے سامنے قیامت کے دن اکیلے اکیلے حاضر ہونگے
”	طٰہٰ ۲۰	۱	إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ۝	بیشک قیامت (ایک دن ضرور) آنیوالی ہے میں اسکو چھپایا چاہتا ہوں (یعنے اسکے وقت کو) اسلیے کہ ہر شخص کو اس کے کام کا بدلہ ملے
”	”	۳	مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى ۝	ہمنے تمکو اسی (زمین) سے پیدا کیا اور اسی میں (مرنے کے بعد) پھر لیجائینگے اور اسی سے تمکو دوسری بار (قیامت کے دن) نکالینگے
”	”	۵	يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۝ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۝ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَا تَرٰى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۚ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝	جسدن صور پھونکا جائیگا اور گنہگاروں (مشرکوں اور کافروں) کو ہم اسدن اکٹھا کرینگے انکی آنکھیں نیلی (یا اندھی) ہونگی (اور منہ کالے) آپس میں چپکے چپکے باتیں کرینگے تم (دنیا میں یا قبر میں) کچھ نہیں رہے مگر دس دن (رہے ہو مسافر کے طور رہے ہو) ہم خوب جانتے ہیں جو وہ (اسدن) باتیں کرینگے جب انمیں ٹھیک چال چلنے والا کہیگا نہیں (دس دن کہاں) رہے بہت رہے ہوگے تو ایک دن رہے ہوگے بس اور کافر تجھسے پوچھتے ہیں (قیامت کے دن) پہاڑ کیا ہونگے کہدے پروردگار میرا مالک (ریزہ ریزہ کر کے) بکھیر کر اڑا دیگا پھر زمین کو چٹیل میدان چھوڑیگا (صاف ہموار) نہ تو اس میں نیچا دیکھیگا نہ اونچا اسدن وہ بلانیوالے کے پیچھے ہولینگے کوئی اور طرف نہیں مڑیگا اور (ڈر کے مارے) رحمن کے سامنے آوازیں بیٹھ جائینگی پھر بجز کھسر پھسر اور کچھ تو نہ سنے گا۔
”	”	۷	وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ۝	اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھائینگے وہ کہیگا مالک تو نے مجھکو اندھا کیوں اٹھایا اور میں تو (دنیا میں) دیکھتا بھالتا تھا اسے حکم ہوگا

ف یا جہنم کے گرد انکی جماعتیں کر کے حاضر کرینگے ۱۲ ف کافروں کے ہر ایک گروہ ہر ایک مذہب والوں میں سے ۱۲ ف یعنے ہر گروہ میں سے انکے سردار اور پیشوا جنہوں نے انکو کفر اور شرک کی راہ بتلائی اور دنیا میں خدا سے اکڑے پھرتے تھے انکو الگ کیا جائیگا جب ایسے لوگ سب اکٹھا ہولیں گے تو پہلے انہیں کو دوزخ میں جھونکیں گے اسکے بعد اور غریبوں کو جو انکے تابعدار تھے ۱۲ ف [illegible] میں پہلے جانیکے سزاوار ہیں ۱۲ ف جیسے جلنے کی [illegible] سامان ہوگا نہ لشکر نہ مال نہ دولت نہ اولاد ۱۲ ف اگر قیامت کا وقت معلوم ہوتا تو ہر شخص اطمینان کے ساتھ گناہ کرتا [illegible] کہ ابھی قیامت میں بہت دیر ہے توبہ کر لیں گے اسلئے اسکو بالکل پوشیدہ رکھا یہانتک کہ پیغمبر کو بھی نہیں بتایا ۱۲ ف آدم علیہ السلام کا پتلا مٹی سے بنایا گیا ۱۲ ف اگر آدمی جل جائے یا ڈوب جائے جب بھی اسکے اجزا مٹی میں شریک ہو جاتے ہیں ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو جب قبر میں رکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت پڑھی اور دیتے وقت اس آیت کا پڑھنا [illegible] [illegible] عقلمند اور ہوشیار شخص ۱۲ ف دنیا کو اگر آخرت سے ملایا جائے تو آدمی کی زندگی آخرت کے ایک دن سے بھی کم ہے آخرت کا دن ہزار برس کا ہوتا ہے اور آدمی بہت جیا تو سو برس ۱۲ ف [illegible] [illegible] ۱۲ ف جبرئیل یا اسرافیل یا اور کوئی فرشتہ [illegible] [illegible] اسکے پیچھے چلے جاوینگے [illegible] [illegible] [illegible] بیت المقدس [illegible] [illegible] [illegible]

			قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ	تو ایسا ہی کیا ہماری آئتیں تیرے پاس آئیں تو تو نے انکا خیال نہ کیا
۱۷	الانبیاء ۲۱	۱	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ	لوگوں کے حساب کا وقت نزدیک آن پہونچا (قیامت کا دن) اور وہ غفلت میں ٹال رہے ہیں ف۱
،،	،،	۳	بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝	وہ آگ (یا قیامت) انپر ایک دم سے آموجود ہوگی (کیونکر تھوڑی آئیگی) پھر انکو ہکا بکا کر دے گی نہ اسکو ہٹا سکینگے نہ مہلت ملیگی
،،	،،	۴۷	وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝	اور قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازوئیں رکھینگے پھر کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور جو رائی کے دانے کے برابر (کسیکا عمل) ہوگا تو ہم اسکو بھی (تولنے کے لیے) حاضر کرینگے اور ہم حساب کرنیکو بس ہیں ف۲
،،	،،	۷	وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝	اور سچا وعدہ نزدیک آلگے (یعنے قیامت) اسوقت ایک ہی ایکا کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہجائینگی (وہ کہینگے) ہائے ہماری خرابی ہم (تو دنیا میں) اس دن سے غافل ہی رہے بلکہ (سراسر) قصوروار رہے ف۳
،،	،،	،،	يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝	جسدن ہم آسمان کو اسطرح لپیٹ لینگے جیسے خطوں کا طومار (طومار) لپیٹا جاتا ہے جسطرح ہمنے شروع سے (پہلی بار) پیدا کیا اسیطرح (نیست کرکے) دوبارہ پیدا کرینگے یہ ہمنے وعدہ کرلیا ہے ضرور ایسا کرینگے ف۴
،،	الحج ۲۲	۱	يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰي وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰي وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝	جسدن تم اسکو دیکھوگے ہر ایک دودھ پلانیوالی اپنے بچے کو جسکو وہ دودھ پلاتی ہے بھول جائیگی اور ہر پیٹ والی کا پیٹ گرجائیگا ف۵ اور لوگ ایسے دکھائی دینگے جیسے (نشہ میں) متوالے اور وہ (حقیقت میں) متوالے نہ ہونگے بلکہ خدا کا عذاب سخت ہے ف۶
،،	،،	،،	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ	لوگو اگر تمکو (مرنیکے بعد) جی اٹھنے میں شک ہو تو (اسمیں کیوں غور نہیں کرتے) ہمنے تمکو مٹی سے پیدا کیا پھر (اسکی نسل کو) نطفے سے پھر خون کی پھٹکی سے پھر پوری یا ادھوری بے شکل گوشت کی بوٹی سے تاکہ ہم (اپنی قدرت) دکھلائیں ف۷ اور جس (حمل) کو ہم چاہتے ہیں ایک مقرر مدت تک پیٹ میں رکھتے ہیں ف۸ پھر تمکو بچہ بنا کر (ماں کے پیٹ سے) نکالتے ہیں

ف۱ خبر تک نہلی قرآن وحدیث کو چھوڑ دیا کبھی نہیں دیکھا جھوٹے قصوں اور دنیا کے جھگڑوں میں اپنی عمر گنوائی ۱۲ ف۲ اس دن کی طیاری نہیں کرتے لوگوں سے مراد مشرک ہیں بعضوں نے کہا کہ کسے اکا ذکر ہے ۱۲ . . . . ف۳ ہم کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کئی غلام ہیں جو میری چوری اور نافرمانی کرتے ہیں میں ان کو گالیاں دیتا ہوں مارتا ہوں پھر میرا کیا حال ہوگا آپنے فرمایا اگر تیری سزا انکی قصور سے کم ہے تو تجھ کو ثواب ملیگا اور جو قصور کے برابر ہے تو تجھ کو برابر ملیگا نہ عذاب اور جو قصور سے زیادہ ہے تو قیامت کے دن زیادہ کا بدلہ تجھ سے لیا جائیگا یہ سنکر وہ شخص چلا کر رونے لگا آپنے فرمایا کیا تونے قرآن نہیں پڑھا ونضع الموازین القسط اخیر آیت تک وہ بولا یا رسول اللہ اب میرا بہتر یہی ہے کہ سب کو جدا کر دوں میں آپکو گواہ کرتا ہوں وہ سب آزاد ہیں ۱۲ ف۴ کیونکہ پیغمبروں نے ہم کو اس دن سے ڈرایا اگر سنتے کہ وہ سچا ہے ف۵ کیونکہ ہمارا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۶ یاد رہے چاند ہو جائے گی اتنا ہول ہوگا ۱۲ ف۷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت مراد ہے جو قیامت سے پیشتر زلزلہ آئیگا کیونکہ قیامت کے دن دودھ پلانا اور جننا کہاں ہوگا ۱۲ ف۸ اس کے ہول سے متوالوں کی طرح بدحواس ہونگے ۱۲ ف۹ پھر نطفہ ان کے رحم میں قرار پاتا ہے پھر چند روز میں وہ خون کی پھٹکی بن جاتا ہے پھر گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے پھر بعضے سب اعضا سالم اس سے بنیں یا ادھورے جسمیں کوئی عضو کم ہو یا صورت بعضوں نے کہا پورا وہ جس میں اعضا بن گئے ہوں اور ادھورا وہ جس میں نہ بنے ہوں صحیح حدیث میں ہے کہ آدمی کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنے ہی دنوں میں خون کی پھٹکی رہتا ہے پھر اتنے ہی دنوں میں گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے وہ آکر اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتیں خدا کے حکم سے لکھتا ہے اسکا رزق عمر عمل نیکی یا بدبختی ۱۲ ف۱۰ جو ایسے عجیب عجیب کام کرتا ہے اسکو دوبارہ بنانا کیا مشکل ہے بلکہ پہلی بار بنانا اس سے بھی زیادہ ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا [illegible]	(انکو بالغ ہیں) اسلئے کہ جوانی کی عمر کو پہنچو اور تم میں سے کوئی ایسا
			اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ	عمر ہونے سے پہلے) مرجاتا ہے اور کوئی نکمی عمر تک پہنچ جاتا ہے
			مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ	کہ (سب کچھ) جاننے اور سمجھنے کے بعد پھر کچھ نہ جانے (اور کچھ نہ جانے
			مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً	اور دیکھنے والے تو دیکھتا ہے زمین سوکھی اسپر سبزہ کا نام نہیں پھر
			فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَ	جب ہم اسپر پانی برساتے ہیں تو وہ سبزہ سے لہلہاتی اور ابھرنے
			رَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ	لگتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار چیزیں اُگاتی ہے ؂
۱۷	الحج ۲۲	۱	وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَ	اور قیامت ضرور آنیوالی ہے اسمیں کوئی شک نہیں اور جو لوگ
			اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ	قبروں میں ہیں انکو اللہ ضرور جلا اٹھائے گا
۱۷	۱۷	۲	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَ	جو لوگ ایمان لائے (اسلام قبول کیا) اور جو یہودی ہیں اور صابی
			الصّٰبِـــِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَ	اور نصاریٰ اور مجوس (پارسی آتش پرست) اور مشرک (ہندو
			الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ڰ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ	بدھ وغیرہ) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان (سب کا) فیصلہ
			يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ	کرے گا ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ؂
۱۷	۱۷	۷	اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ	اسدن اللہ ہی کی بادشاہت ہوگی وہ انکے (آپس کے جھگڑوں میں فیصلہ کرے گا
۱۷	۱۷	۹	اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا	جن باتوں میں تم اختلاف کر رہے ہو انکا فیصلہ اللہ قیامت کے
			كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ	دن تم میں کردے گا ؂
۱۸	المؤمنون ۲۳	۱	ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ	پھر قیامت کے دن تم بیشک اٹھائے جاؤ گے ؂
۱۸	۱۸	۶	وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ	اور انکے سر پیچھے ایک پردہ ہے جسدن تک دوبارہ زندہ ہونگے
			فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ	رہیں گے پھر جب (آخیر کا) صور پھونکا جاویگا تو نہ رشتہ
			يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ	ناتا اسدن ان میں ہوگا اور نہ ایکدوسرے کی بات پوچھیں گے ؂
۱۸	النور ۲۴	۳	يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ	جسدن انکی زبانیں اور انکے ہاتھ اور انکے پاؤں خود انکے
			وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ يَوْمَىِٕذٍ	خلاف انکے اعمال کی گواہی دینگی اسدن اللہ انکو پورا پورا
			يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ	بدلہ (انکے اعمال کا) دیگا اور وہ جان لینگے کہ اللہ تعالیٰ ہی
			اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ	سچا کھولنے والا ہے ؂
۱۸	الفرقان ۲۵	۲	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ	اور جسدن اللہ کافروں کو اور انکے معبودوں کو جنکو وہ خدا کے سوا

ف جب آدمی بہت بوڑھا ہوجاتا ہے یعنی اسی برس کے بعد تو حواس بے کار ہوجاتے ہیں دماغ میں بھی فتور آجاتا ہے اکثر لوگ اس عمر میں بچوں کی طرح باتیں کرنے لگتے ہیں عکرمہ نے کہا جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں وہ اس بلا سے محفوظ رہتے ہیں ۱۲ ف اس آیت میں اللہ نے حشر کی دو عمدہ دلیلیں بیان کی ہیں ایک خود آدمی کا مختلف طریقوں میں بدلتے رہنا پہلے نطفہ پھر خون پھر گوشت پھر بچہ پھر جوان پھر بوڑھا پھر کچھ نہ ہوجانا دوسری مری ہوئی خشک زمین کا پانی اترتے ہی زندہ ہوکر پھولنا سبز ہونا جو پروردگار یہ کام کرتا ہے اس کے نزدیک آدمی کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے اگر ذرا بھی آدمی غور کرے اور انصاف سے نظر ڈالے تو اسکو صاف کھل جائیگا کہ حق تعالیٰ کی قدرت اور حکمت لا انتہا ہے اور اسکے سامنے کوئی مشکل نہیں ۱۲ ف ستارہ پرست انکا بیان سورہ بقرہ میں گذر چکا ہے ۱۲ ف ہر ایک کو اسکے اعمال کا بدلہ دیگا ۱۲ ف سب کو دیکھ رہا ہے ہر ایک کے اعمال سے واقف ہے ۱۲ ف یعنی معلوم ہوجائیگا کہ حق بات کیا تھی بعضے کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف اپنی اپنی قبروں سے زندہ ہوکر نکلینگے ۱۲ ف عالم برزخ ایک عالم ہے دنیا اور آخرت کے بیچ میں تو آدمی مرنے کے بعد حشر تک وہیں رہیگا اچھے لوگ چین اور آرام سے بسر کرینگے اور بروں پر عذاب ہوگا ۱۲ ف یعنی دوست دوست کو نہ پوچھیگا نہ نانے والا اپنے رشتہ دار کو سورہ یونس میں گذر چکا ہے کہ جب حشر ہوگا تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے اور ایک آیت میں ہے کہ ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے سوال جواب کرینگے یہ آیتیں مخالف نہیں ہیں کیونکہ مختلف موقعوں کا ذکر ہے پہلے جب آخری صور پھونکا جائیگا تو قبروں سے اٹھیں گے اور ایکدوسرے کو پہچانیں گے لیکن جب حشر کی شدت شروع ہوگی تو نفسی نفسی کا معاملہ ہوگا کوئی کسی کو نہ پوچھے گا ۱۲ ف یہ آیت [illegible] [illegible] [illegible] الا اللہ ہے یہ ایک ایسی بیماری ہے جسکو [illegible] اور کفر سے گرفتار ہیں [illegible] [illegible] حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کافر اپنے برے کاموں سے مکر جائیگا اور جھگڑا کریگا اللہ تعالیٰ اسکے منہ پر مہر کردیگا اور اسکی زبان اور ہاتھ پاؤں گواہی دینگے [illegible] [illegible] چیزوں کو بیدا کرنے والا اپنی [illegible] کرکے بتانے والا یا اسکا انصاف کھلا ہوا ہے ۱۲

۱۹	الفرقان ۲۵	۳	اللّٰہِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ ھٰٓؤُلَآءِ اَمْ ھُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَکَ مَا کَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِکَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنْ مَّتَّعْتَھُمْ وَاٰبَآءَھُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّکْرَ وَکَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ فَقَدْ کَذَّبُوْکُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۝ وَمَنْ یَّظْلِمْ مِّنْکُمْ نُذِقْہُ عَذَابًا کَبِیْرًا ۝ یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ وَیَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰہُ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِیْلًا ۝ وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَۃُ تَنْزِیْلًا ۝ اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ط وَکَانَ یَوْمًا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا ۝ وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ۝ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ط وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝	پوجتے تھے (انکو سامنے) اکٹھا کریگا پھر ان (معبودوں سے) فرمائیگا کیا تم نے میرے ان بندوں کو بہکایا یا وہ (آپ ہی آپ) بہک گئے وہ عرض کرینگے سبحان اللہ بھلا ہم سے یہ کب ہو سکتا تھا کہ ہم تیرے سوا اور کسی کو (اپنا) مالک بنائیں ہوا یہ کہ تو نے ان لوگوں اور انکے باپ دادوں کو (دنیا میں) آسودہ رکھا (عیش میں پڑ گئے) یہانتک کہ تیرا فرمان (جو تو نے پیغمبروں پر اتارا تھا) بھول گئے اور یہ تو کھپنے والے لوگ تھے ہی یہ تو جو تم کہتے تھے اسکو جھٹلا چکے اب نہ تم (عذاب کو اپنے اوپر سے) ٹال سکتے ہو اور نہ تم کو مدد مل سکتی ہے اور جو کوئی تم میں سے شرک کریگا اسکو ہم بڑا عذاب چکھائینگے جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن ان گناہگاروں کو کچھ خوشی نہ ہوگی اور فرشتے یہ کہینگے (اب تم پر بہشت یا خوشی یا راحت یا رحمت) حرام ہے بالکل حرام اور انہوں نے (دنیا میں) جو (نیک) کام کیے تھے انپر ہم متوجہ ہونگے اور انکو اڑتی خاک کی طرح کر دینگے بہشت والے تو اسدن اچھے ٹھکانے اور اچھے آرام کی جگہ میں ہونگے اور جسدن آسمان پھٹ کر ایک ابر نمود ہوگا اور فرشتے (اس ابر میں) جوق جوق اتارے جائیں گے اس دن خدا ہی کا سچا راج ہوگا اور وہ دن کافروں پر سخت ہوگا اور جسدن گنہگار (مارے افسوس کے) اپنے ہاتھ کاٹ کھائیگا کہیگا کاش میں بھی (دنیا میں) پیغمبر کے ساتھ (اسلام کا) رستہ لیتا (یا کوئی نجات کی راہ حاصل کرلیتا) ہائے میری کمبختی کاش میں فلانے (یعنے ابی بن خلف) کو دوست نہ بناتا اس نے مجھکو نصیحت پہونچنے کے بعد بہکا دیا (یعنے قرآن سننے کے بعد) اور شیطان تو آدمی کو (وقت پر) دغا دیتا ہے
۲۲	النمل ۲۷	۲۶،	وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْھِمْ اَخْرَجْنَا لَھُمْ دَآبَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُھُمْ لا اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا	اور جب ان (کافروں) پر (قیامت کا) عذاب آن پڑیگا تو ہم زمین سے انکے لیے ایک جانور نکالینگے جو انسے بات کریگا (یا انپر داغ کریگا) کیونکہ لوگ اس

ف۱ اس آیت میں معبودوں سے وہ معبود مراد ہیں جو عقل رکھتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ یا عزیر دوسرے آدمی اور جن اور فرشتے ہندوؤں کے اوتار ۱۲ ف۲ اسکا یہ مطلب ہے کہ جب ہم خود توحید پر قائم تھے تو دوسروں کو شرک کی تعلیم کیونکر کر سکتے تھے ۱۲ ف۳ انکی قسمت میں تباہی لکھی جا چکی تھی ویسا ہی ہوا ۱۲ ف۴ اس وقت کافروں سے فرمائیگا ۱۲ ف۵ تم جو دنیا میں بکتے تھے کہ یہ خدا کے شریک ہیں وہ جھوٹ نکلا خود انہی کی زبان سے انہوں نے کہدیا کہ اللہ کے سوا اور کسی کو ہم نہیں پوجتے تھے ۱۲ ف۶ وہ دن موت کا ہے یا قیامت کا ان دونوں دنوں میں فرشتے ان کی تباہی اور ہلاکت کی خبر دینگے خوشی کی کوئی خبر کے بارے برے اعمال ہونگے ف۷ شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور کہیں گے کہیں روکی جاوے کوئی اوٹ شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور کہیں گے بند کیے گئے جا ف۸ حسن اور قتادہ نے کہا حجرا محجورا عرب کے محاورہ میں اس وقت کہتے ہیں جب کوئی سخت آفت آن پڑتی ہے مترجم کہتا ہے ہمارے ملک میں یوں کہتے ہیں یا اللہ بچا یا توبا اللہ بچا ئیو ۱۲ ف۹ ابن مسعودؓ نے کہا ابھی دوپہر نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فارغ ہوجائیگا اللہ بہشتی لوگ بہشت میں جا کر ٹھیر لینگے اور دوپہر کو آرام کرینگے ۱۲ ف۱۰ ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ حشر کے دن سب جن اور آدمیوں اور جانوروں اور پرندوں اور چرندوں کو ایک میدان میں اکٹھا کریگا پھر پہلا آسمان پھٹے گا اور وہاں کے فرشتے اترینگے پھر دوسرے آسمان کے پھر تیسرے آسمان کے اسی طرح ساتوں آسمان کے پھر اللہ تعالیٰ ابر کی چھتریوں میں اتریگا اسکے گرد کروبی فرشتے ہونگے اخیر تک ۱۲ ف۱۱ اور مومنوں پر نہایت آسان حدیث میں ہے کہ مومن پر قیامت کا دن ایسا ہلکا گذریگا جیسے ایک فرض نماز کا وقت دنیا میں ۱۲ ف۱۲ یہ آیت عقبہ بن ابی معیط کے حق میں اتری وہ مردود مسلمان ہوگیا تھا لیکن پھر ابی بن خلف کی دوستی میں دوزخ کا خریدار ہوگیا ۱۲ ف۱۳ کسی کی دوستی میں آج تباہی حدیث میں ہے کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر اٹھیگا تو خوب سمجھ کر کسی کو دوست بنانا چاہئے دوسری حدیث میں ہے کہ صحبت نہ کر مگر مومن کی اور نہ کھا تا کسی کو کھانا مگر پرہیزگار کو ۱۲ ف۱۴ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
			بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝	وقت) ہماری آیتوں پر یقین نہ رکھتے ہونگے اور (اے پیغمبر) جسدن یاد کر جسدن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ نکالکر اکٹھا کرینگے جو ہماری آیتوں کو (دنیا میں) جھٹلاتا تھا پھر انکی مثل لگائی جائیگی یہانتک کہ جب وہ (سب حساب کے مقام میں) آجائینگے تو اللہ فرمائیگا کیوں تم نے میری آیتوں کو اچھی طرح سمجھا بھی نہیں اور لگے انکو جھٹلانے تم یقینی کیا کرتے تھے اور انکی شرارت کی سزا میں عذاب کا وعدہ انپر پورا ہوگا وہ کچھ بول نہ سکینگے
٢٠	النمل	٨٧، ٨٨	وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ۝ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝	اور جس دن صور پھونکا جائیگا پھر جتنے (آدمی اور جن اور فرشتے) آسمان اور زمین میں ہیں (سب) گھبرا جائینگے مگر جسکو اللہ چاہے اور سب پروردگار کے سامنے عاجزی سے حاضر ہونگے اور تو (قیامت کے دن) پہاڑوں کو دیکھے گا اپنی جگہ پر تھمے ہوئے ہیں لیکن وہ بادل کیطرح چل رہے ہونگے یہ اللہ کی بناوٹ ہے جس نے ہر چیز کو درستی کے ساتھ بنایا ہے اسکو خبر ہے جو تم کرتے ہو
٢٠	القصص	٦٢	وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ؗ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) جسدن اللہ مشرکوں کو پکاریگا اور فرمائیگا میرے شریک کہاں گئے یعنے جنکو تم میرا شریک سمجھتے تھے (اسوقت) وہ لوگ جنپر اللہ کا فرمودہ پورا ہو چکا (کہ وہ دوزخی ہیں) بول اٹھینگے مالک ہمارے (بیشک) یہ لوگ وہ ہیں جنکو ہمنے بہکایا ہمنے ان کو اسیطرح بہکایا جیسے ہم خود بہکے تھے ہم ان سے الگ ہوکر (انکی صحبت سے بیزار ہیں) وہ ہمکو نہیں پوجتے تھے اور (ان مشرکوں سے) کہا جائیگا اپنے شریکوں کو پکارو (کہ تمہاری مدد کریں) تو وہ پکارینگے پر وہ انکو جواب نہ دینگے اور (اپنی آنکھوں سے اللہ کا) عذاب دیکھ لینگے (کہینگے) کاش (دنیا میں) وہ ٹھیک رستہ پر ہوتے اور جسدن اللہ کافروں کو پکاریگا اسوقت فرمائیگا تم نے پیغمبروں کو (دنیا میں) کیا جواب دیا تھا اسدن (سب) باتیں بھول جائینگی اور آپس میں ایک دوسرے سے (بھی) پوچھ نہ سکیں گے
″	″	″	وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ	اور جسدن خدا مشرکوں کو پکاریگا فرمائیگا میرے شریک کہاں ہیں

ف اکثر کافر ہونگے قرآن پر ایمان نہ رکھتے ہونگے یہ جانور جو مکہ کی زمین میں سے نکلے گا قیامت کی ایک نشانی ہے ایک حدیث میں ہے کہ اسکے پاس حضرت موسیٰ کی عصا ہوگی اور حضرت سلیمان کی مہر وہ مسلمانوں کے چہرہ پر مہر کردیگا اور کافروں کی ناک پر عصا سے داغ کردیگا [illegible] نشانی قیامت کی سورج کا پچھم سے اور جانور کا زمین سے دن چڑھے نکلنا ہے ف آگے والے روک لئے جائینگے تاکہ پیچھے والے بھی آکر مل جائیں یہ ایک جماعت کا حشر ہوگا خاص عذاب کے لئے اس عام حشر کے بعد ف یعنی دنیا میں تمہارا شغل یہ رہا کہ بن سمجھے بن غور کئے جہاں کوئی آیت یا حدیث ایسی ملی جو تمہاری سمجھ میں نہیں آئی تو اسکی تکذیب کر دی گئے اسکو جھوٹ بتاتے ہمارے زمانہ میں اہل بدعت کا یہی حال ہے صحیح حدیثوں کو اپنے خاندان یا مذہب یا سمجھ کے خلاف پاکر [illegible] ہیں اور قرآن کی تاویل ایسی کرتے ہیں کہ وہ بھی جھٹلانا ہی ہے ف کچھ جواب نہ دے سکیں گے نہ کوئی عذر بیان کر سکیں گے ف ڈر سے مرنے کے قریب ہو جائینگے ف وہ الہیات [illegible] مراد شہید ہیں یا پیغمبر یا فرشتے یا جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت صور تین بار پھونکا جائیگا پہلی بار میں سب لوگ گھبرا اٹھیں گے دوسری بار میں سب بیہوش ہو جائینگے تیسری بار میں پھر سب زندہ ہوکر اٹھیں گے ف نیچے ہوئے جھکے ہوئے اپنے تئیں قصوروار سمجھکر جیسے غلام اپنے مالک کے سامنے حاضر ہوتا ہے ف کس مضبوطی کے ساتھ گڑے ہوئے ہیں ف دیکھنے میں ایسا معلوم ہونگے کہ اپنی جگہ پر ہیں اسلئے کہ بڑا جسم جب چلتا ہے تو اسکی حرکت معلوم نہیں ہوتی ف ظاہر ہر چیز کو استوار بنایا ہے ہزاروں لاکھوں برس گذرتے جاتے ہیں پر زمین اپنے حال پر سورج اور چاند اپنے حال پر ہیں باقی رہتا ہے آدمی کی بنائی ہوئی چیز کسی کام کی نہیں ہوتا ف ہم انکے معبود تھے ف انکی مرضی سے [illegible] اپنی خواہش [illegible] (باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ وَنَزَعْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝	رہیے جنکو تم ہمارا شریک سمجھتے تھے اور اس دن ہم ہر اُمت میں ایک گواہ نکالینگے پھر ہم فرمائینگے تم اپنی (صفائی کی) سند پیش کرو تب وہ جان لینگے کہ سچا خدا اللہ ہی تھا اور جن کو وہ جھوٹ خدا سمجھتے تھے اُنکا پتہ ہی نہ ہوگا۔
۲۱	الروم	۲	وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ۝ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ۝	اور جسدن قیامت برپا ہوگی گنہگار (اپنی بھلائی سی) نا اُمید ہو جائینگے اور جنکو یہ (خدا کا) شریک ٹھیراتے ہیں انہیں سے کوئی اُنکی سفارش نکرینگے اور (اُسوقت) یہ لوگ بھی اپنے شریکوں سے پھر بیٹھیں گے اور جسدن قیامت برپا ہوگی اسدن لوگوں کے الگ الگ فرقے ہو جائینگے۔ ف
〃	〃	۶	وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝	اور جس دن قیامت قائم ہوگی گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھیرے (جھوٹ بولیں گے) ایسے ہی (دنیا میں بھی) وہ گمراہ رہتے اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے وہ کہیں گے تم تو (جیسے) لوح محفوظ میں (لکھا ہے) قیامت تک ٹھیرے تو یہی دن قیامت کا دن ہے مگر تم کو تو اس کا یقین ہی نہ تھا تو اُس دن گنہگاروں کا کوئی عذر کام نہ آئے گا۔ اور نہ اُنکو توبہ کرنے کا (اور پروردگار کو راضی کرنیکا) موقع دیا جائے گا۔
〃	لقمان	۳	مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝	تمہارا (شروع میں) پیدا کرنا اور (مار کر پھر) جلا اُٹھانا اسکے نزدیک (آسان) ہے جیسے ایک جان کا بیشک اللہ سنتا اور دیکھتا ہے ف
〃	السجدة	۲	فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ ۖ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	پھر (اُنسے) کہا جائیگا جیسے دنیا میں تم اسدن کے آنیکو بھول گئے تھے اب (عذاب کا) مزہ چکھو ہم بھی تمکو چھوڑ بیٹھیں گے (عذاب میں پڑا رہنے دینگے) اور جیسے بُرے کام تم (دنیا میں) کرتے تھے اسکے بدلے ہمیشہ کی تکلیف اُٹھاؤ۔
〃	〃	۳	إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝	بیشک تیرا مالک قیامت کے دن اُن باتوں کا فیصلہ کر دیگا جن میں وہ (دنیا میں) جھگڑتے رہے۔ ف
〃	〃	۳	وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ	اور کہتے ہیں بھلا یہ فیصلے (کا دن) کب ہوگا اگر تم سچے

ف اس مکرر کی دوسری آیت کا بھی مضمون یہی تھا دوبارہ فرمایا معلوم ہوا کہ کافروں کو کئی بار اس قسم کی آواز دی جائے گی ۱۲ ف اسکا پیغمبر یہ گواہی دیگا کہ یہ لوگ مشرک تھے ۱۲ ف کیونکہ اُنکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم غلطی پر تھے جو اُنکو شریک سمجھے یہ تو خاک کچھ نہیں کر سکتے ۱۲ ف ایک فرقہ مومنوں کا وہ جنت میں جائیگا ایک کافروں کا ایک مشرکوں کا ایک منافقوں کا وہ دوزخ میں جائیں گے ۱۲ ف حق بات کو چھپایا آخرت میں بھی وہی چال پر چلیں گے اور ایسا جھوٹ بولنا نہ چھوڑینگے حالانکہ دنیا میں برسوں رہے مگر قسم کھا کر کہیں گے ہم ایک گھڑی رہے ہوں تو رہے ہوں اور ایسی تھوڑی مدت میں ہم کیا کر سکتے تھے ۱۲ ف یعنی جتنی عمر تمہارے پروردگار نے اپنے علم میں قرار دی تھی یا لوح محفوظ میں لکھدی تھی تم اتنی مدت تک دنیا میں ٹھیرے بلکہ قیامت تک قبر ہی میں رہے ۱۲ ف جب رات کو ایک چراغ جلا کر بیٹھو اور دیکھو کہ ہزاروں لاکھوں پتنگے اُس پر جمع ہوتے ہیں اور دم بھر میں اپنے تئیں ہلاک کرتے ہیں تو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ جان کی چیز اُسکے نزدیک کیسی بے قدر ہے اگر ساری دنیا کے عاقل اور حکیم جمع ہوں تو ایک پتنگے میں جان نہیں ڈال سکتے اُسکے پاس دیر کیا ہے حکم کی دیر ہے جیسے ایک جان کو جلا اُٹھانا کچھ بات نہیں ایسے ہی سارے عالم کو جلا اٹھانا ۱۲ ف کبھی حق کا خیال نہیں کرتے تھے ۱۲ ف وہاں معلوم ہو جائیگا کون ہدایت پر تھا کون گمراہی پر ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	آیت	ترجمہ
			صٰدِقِیْنَ ۰ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِیْمَانُھُمْ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ ۰	تو (اے پیغمبر) کہدے فیصلے (قیامت کے دن) کافروں کا ایمان لانا انکو فائدہ نہ دے گا اور نہ انکو مہلت ملیگی۔ ف
۲۲	الاحزاب ۳۳	۸	یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُھَا عِنْدَ اللّٰہِ ط وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَکُوْنُ قَرِیْبًا ۰	(اے پیغمبر) لوگ تجھ سے قیامت کو پوچھتے ہیں (وہ کب ہوگی) کہدے قیامت کا علم تو اللہ تعالے ہی کے پاس ہے اور تجھے کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہو
〃	〃	〃	یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۰ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۰ رَبَّنَآ اٰتِھِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْھُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا ۰	جس دن انکے منہ (کباب کی طرح) آگ میں پلٹائے جائینگے کہینگے کاش ہمنے (دنیا میں) اللہ کا فرمانا مانا ہوتا اور رسول کا کہا مانا ہوتا اور (وہاں) کہینگے مالک ہمارے ہم سے غلطی ہوئی ہمنے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا (انکی تقلید کی) انہوں ہی نے ہمکو گمراہ کردیا مالک ہمارے ان (سرداروں اور بڑوں) کو دونا عذاب دے اور ان پر بڑی پھٹکار ہے
〃	السبا	۳	قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ط وَھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ۰	کہدے ہمارا مالک (قیامت کے دن) ہم دونوں کو اکٹھا کریگا پھر ہم دونوں (فرقوں) میں سچا فیصلہ کردیگا اور وہ ٹھیک فیصلہ کرنیوالا جانتا ہے
〃	〃	〃	قُلْ لَّکُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْہُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۰	کہدے جسدن کا تم سے وعدہ ہے اس سے نہ ایک گھڑی کی دیر کرسکو گے نہ (گھڑی بھر) آگے بڑھ سکوگے۔ ف
〃	〃	۵	وَیَوْمَ یَحْشُرُھُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اَھٰٓؤُلَآءِ اِیَّاکُمْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۰ قَالُوْا سُبْحٰنَکَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِھِمْ بَلْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَکْثَرُھُمْ بِھِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۰ فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِکُ بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ کُنْتُمْ بِھَا تُکَذِّبُوْنَ ۰	اور جس دن اللہ تعالی ان سب مشرکوں کو اکٹھا کریگا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہی لوگ تم کو پوجتے تھے وہ کہیں گے خداوندا تو (ہر عیب سے) پاک ہے ان سے ہمیں کیا کام تو ہمارا مالک ہے (یہ لوگ ہمکو نہیں پوجتے تھے) بلکہ شیطان کو پوجتے تھے ان میں اکثر لوگ شیطانوں کو ہی مانتے تھے (اللہ فرمائیگا) پھر آج کے دن تم میں سے کوئی کسی کے بھلے یا برے کا اختیار نہیں رکھتا اور ہم مشرکوں سے کہیں گے اب تم دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جسکو (دنیا میں) تم جھٹلاتے تھے
۲۳	یٰس	۴	وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا ھُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ	اور (پھر دوبارہ) صور پھونکا جائیگا تو وہ ایکدم اپنی قبروں سے

ف فیصلے کے دن سے قیامت مراد ہے مسلمان لوگ کافروں سے کہا کرتے اب وہ دن قریب ہے جسدن ہمارا تمہارا فیصلہ ہوگا اور ہم کو آرام ملیگا کافروں نے کہا وہ دن کب آئیگا اسوقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا فیصلے کے دن سے بدر کا دن مراد ہے ۱۲ ف بعضوں نے کہا فیصلے کے دن سے وہ دن مراد ہے جب مکہ فتح ہوگا اور ایسا ہی ہوا کہ فتح ہونے کے بعد بنی کنانہ کے کچھ لوگ بھاگ نکلے خالد بن الولید نے ان کا پیچھا کیا انکو قتل کیا انکا اسلام قبول نہ کیا ۱۲ ف یا دوزخ میں منہ کے بل آگ میں ڈالے جائیں گے اسوقت ۱۲ ف سید علامہ نے کہا اس آیت سے تقلید کی بڑی مذمت نکلی اور قرآن شریف میں اسکی بہت آیتیں ہیں لیکن انصاف شرط ہے اور تعصب مقلدوں کو اندھا کر دیتا ہے ۱۲ ف یعنی اس میں نہ دیر ہو سکتی ہے نہ سویرا وہ اپنے مقرری وقت پر ہوگا ۱۲ ف حالانکہ مشرک لوگ فرشتوں کے سوا شیطانوں کو بھی پوجتے تھے مگر ان سب معبودوں میں چونکہ فرشتے بڑے درجے کے ہیں پہلے انہی سے پوچھکر ان مشرکوں کو شرمندہ کریگا ۱۲ ف انہی نے انکو شرک کی تعلیم کی تھی ۱۲ ف بدکاروں اور مشرکوں کے پاس جو فرشتے کہیں آنے لگے جن بھوت شیطان انکے پاس آتے ہیں اور جنوں کے اندر بھی چھپ جاتے ہیں اور مشرکوں کو یہ دھوکا دیتے ہیں کہ ہم خدا کے فرشتے ہیں ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	[illegible] ہمکو ہمارے سونے کی جگہہ سے اٹھا دیا (فرشتے جواب دیں گے) یہی تو وہ (قیامت) ہے جسکا پروردگار نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا (کہ قیامت آنیوالی ہے) قیامت کیا ہے بس ایک چنگھاڑ (صور کی آواز) ہے ایکدم سے سب ہمارے پاس آن موجود ہونگے تو آج کے دن کسی شخص پر کچھہ بھی ظلم نہیں ہوگا اور تم لوگونکو ایسا ہی بدلہ ملیگا جیسا کرتے رہے -
۲۳	یٰس ۳۶	۴	وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝	اور (ہم کافرونکو حکم دینگے) ای کافرو آج تم (بہشت والوں سے) الگ ہوجاؤ
″	″	″	اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝	آج ہم انکے موہونپر مہر لگا دینگے اور جو (برے) کام وہ دنیا میں کیا کرتے تھے انکے ہاتھ ہمکو بتلا دینگے اور انکے پاؤں (ہمارے سامنے) گواہی دینگے اور اگر ہم چاہیں تو انکی آنکھیں میٹ دیں (اندھی کر دیں) پھر وہ (جلدی سے چلے جانے کو) رستے پر لپکیں تو دیکھیں گے کہاں سے (آنکھہ تو ہے نہیں) اور اگر ہم چاہیں تو جہاں ہیں وہیں انکی صورت بدل دیں تو نہ آگے بڑھ سکیں اور نہ لوٹ کر ہی بن پڑے
″	والصّٰفّٰت ۳۷	۱	فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝	قیامت کیا ہے بس ایک ڈانٹ (جھڑکی) ہے ایک ہی ایکا (سب زندہ ہوکر) دیکھنے لگیں گے -
″	″	۲	اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝	گنہگاروں کو اور ان کے جوڑ والوں کو اور جن چیزوں کو اللہ کے سوا یہ پوجتے تھے اکٹھا کرو پھر اُن کو دوزخ کا رستہ بتلاؤ اور (ذرا) انکو ٹھیراؤ تو ان سے کچھہ پوچھنا ہے تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (وہ کچھہ جواب دینگے) بلکہ آج گردن جھکائے کھڑے ہیں اور ایک دوسرے کیطرف منہ کرکے پوچھہ پاچھہ کریں گے کہیں گے تم ہی تو ہمپر (بہکانے کیلیے) چلے آتے تھے وہ کہیں گے (واہ) تم خود ایماندار نہ تھے

ایک حدیث میں ہے کہ پہلا صور جب پھونکا جائیگا تو [illegible] کوئی دودھ دوہ کر ابھی پیئے گا نہیں کوئی لقمہ اٹھا کر منہ میں رکھیگا نہیں [illegible]

ایک حدیث میں ہے کہ دونوں صوروں میں چالیس برس کا فاصلہ ہوگا [illegible] پہلے صور کے بعد لوگ بیہوش ہوجائیں گے اور جنکو عذاب ہو رہا تھا انکا عذاب بھی موقوف ہوجائیگا [illegible]

[illegible] تو ایسا معلوم ہوگا جیسے نیند سے چونکے اور بےاختیار کہہ اٹھیں گے ہم کو نیند سے کس نے جگا دیا [illegible] بہشتیوں کے ساتھ [illegible]

[illegible] قیامت کے دن [illegible] پروردگار کوئی گواہ [illegible] گواہ ہے اور لکھنے والے فرشتے [illegible]

[illegible] اعمال بیان کرینگے [illegible] پہچانے کے لیے یہ سب [illegible]

[illegible] کافر اور منافق اسی حال میں [illegible] سخت عذاب [illegible]

[illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ۝ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝	(اسکا جواب دینگے کہ ہم نے تو تم پر) زبردستی نہیں کی بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے ف پھر اب تو ہمارے مالک کا فرمودہ ہم پر پورا ہوا ہم کو (عذاب کا مزہ) چکھنا ہوگا ف ہم خود گمراہ تھے اس لیے تم کو بھی گمراہ کیا ف غرض اس دن یہ ہوگا وہ (سب) عذاب میں شریک ہوں گے ف ہم گناہ گاروں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں (انکو ایسی ہی سزا دیتے ہیں)
۲۳	صٓ	۵	قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ۝ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے یہ ایک بڑی (ہولناک) خبر ہے تم اسکا خیال نہیں کرتے۔ ف
۲۴	الزمر	۳	ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝	پھر قیامت کے دن تم سب اپنے مالک کے سامنے جھگڑو گے ف
؍؍	؍؍	۶	وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ ۝	اور (اے پیغمبر) قیامت کے دن تو دیکھے گا جن لوگوں نے (دنیا میں) اللہ پر جھوٹ باندھا انکے منہ کالے ہونگے کیا غرور کرنیوالوں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے ف
؍؍	؍؍	۷	وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ۝ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝	اور صور (پہلی بار) پھونکا جائے گا تو جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں (سب) بیہوش ہو جائیں گے مگر جنکو اللہ چاہے ف پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو ایک ہی ایکا وہ (سب قبروں سے نکلکر) دیکھتے کھڑے ہونگے اور زمین اپنے مالک کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمالنامہ (سامنے) رکھا جائیگا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کیے جائینگے اور انصاف کے ساتھ انکا فیصلہ کیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص نے جو کام کیا ہے اسکو پورا (بدلہ) ملیگا اور وہ (یعنے اللہ) انکے کاموں کو خوب جانتا ہے ف
۲۴	المؤمن	۲	لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝	اسلیے کہ وہ بندہ (لوگوں کو) ملاقات کے دن سے ڈرائے جسدن یہ لوگ (قبروں سے نکلکر) سامنے آئینگے اللہ تعالیٰ سے انکی کوئی بات چھپی نہ رہیگی آج کے دن کسکا راج ہے ف اکیلے خدا کا جو زبردست ہے

ف تمہارے ضمیر میں شرارت تھی ہم کو ہمنے بہکا دیا ۱۲ ف وہ فرمودہ یہ تھا میں تم سب سے دوزخ کو بھر دونگا ۱۲ ف ہم نے چاہا تم بھی ہماری طرح ہو جاؤ ۱۲ ف پیروی کرنیوالے اور جنکی پیروی کی گئی سب عذاب میں گرفتار ہونگے ۱۲ ف یعنے قیامت کا واقعہ ایک سخت ہولناک واقعہ ہے لیکن تم غفلت میں پڑے ہو اور دھیان ہی نہیں کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے قرآن کا اترنا ایک بڑی بات ہے تم اسکو دھیان میں نہیں لاتے ۱۲ ....

ف مومن کافر سے جھگڑا کریگا اور مظلوم ظالم سے اپنی داد چاہیگا وہ احکم الحاکمین سب کا انصاف کیسا ٹھیک فیصلہ کریگا ۱۲ ف بیشک انکا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اسلئے انکے منہ کالے ہونگے [illegible] ف [illegible] جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل یعنے ملک الموت اور رضوان اور حاملین عرش اور بہشت کے داروغہ اور حوریں [illegible] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ صور دو ہی بار پھونکا جائیگا بعضوں نے کہا تین بار [illegible] پہلی بار میں گھبراہٹ ہوگی دوسری بار میں موت ہوگی تیسری بار میں [illegible] ہے جیسے [illegible] ف [illegible] لائی جائینگی [illegible] شہداء الناس ۱۲ ف [illegible] ف قیامت کے دن [illegible]

[illegible]			[illegible]	[illegible]
			لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ؕ	جب (مارے ڈر کے) دل گھٹ کر گلوں کے پاس آجائیں گے ف۱
٢	•	٦	يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ	جسدن نافرمانوں کو ان کا عذر کوئی فائدہ نہ دیگا اور ان پر پھٹکار ہوگی اور برا گھر رہنے کو ملیگا (دوزخ)
٢	•	٤	إِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۔	بیشک قیامت ضرور آوے گی اس میں شبہ نہیں لیکن اکثر لوگوں کو (اسکا) یقین نہیں
٤	حم السجدة [٤١]	٣	وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَآءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۔ حَتّٰىٓ إِذَا مَا جَآءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۔ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوٓا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيٓ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۔ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۔ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰىكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِينَ ۔ فَإِنْ يَّصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَإِنْ يَّسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ۔	اور جسدن اللہ تعالے کے دشمن دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے پہر وہ (جو آگے ہیں) روکے جائیں گے یہانتک کہ جب (سب) دوزخ پر آپہونچیں گے اسوقت جیسے جیسے کام یہ (کرتے رہے) انکے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے انپر گواہی دینگے ف۱ اور یہ لوگ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تمنے ہماری خلاف کیوں گواہی دی ف۲ وہ کہینگے اللہ تعالے نے جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہمکو بھی بلادیا اور اسی نے تمکو پہلی بار (دنیا میں) پیدا کیا تہا اور اسی کے پاس تم لوٹ کر آئے ہو ف۳ اور تم جو دنیا میں چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس ڈر سے نہیں کہ تمہاری کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے تمہاری خلاف گواہی دینگے بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ تمہاری بہت سی کام خدا کو معلوم نہیں ہیں ف۴ اور اسی گمان نے جو تمنے اپنے مالک کے ساتھ گمان کیا تمکو تباہ کیا اور تم اسی بدگمانی کی بدولت آج گھاٹے میں پڑ گئے ف۵ پہر (اسوقت) اگر یہ لوگ چپکے رہینگے تو دوزخ انکا ٹھکانا ہے اور اگر منانا چاہینگے (کہ کوئی انکو راضی کرلے) تو کوئی نہیں منانیوالا
٢٥	الشورى [٤٢]	٢	وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۔ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۚ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ؕ أَلَآ إِنَّ الَّذِينَ	اور (ای پیغمبر) تو کیا جانے شاید قیامت قریب ہی آلگی ہو ف۶ جن لوگوں کو قیامت کا یقین نہیں وہ اسکی جلدی مچاتے ہیں ف۷ اور جو لوگ ایماندار ہیں وہ قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اسکا آنا برحق ہے سن رکھو جو لوگ قیامت میں شک کرتے

ف۱ [illegible] حالت ہوتی ہے ۱۲ ف۲ اسوقت ان اعضا میں بات کرنے اور سمجھنے کی طاقت پیدا کردیگا ۱۲ ف۳ ہمارے ہی ہاتھ پاؤں اور ہمیں کے دشمن بنگئے ۱۲ [illegible] انسان [illegible] کان سو سکتا ہے اگر خدا چاہے تو کان سے بولے زبان سے سنے دونو بدن کے چمڑے اور اعضا میں ہماکی قدرت ہے کہ جس نے جیسا چاہا ویسا کر دیئے ایک ایک عضو کو خاص [illegible] کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ آنکھ سے سنائی کیوں نہیں دیتا اور کان سے دکھائی کیوں نہیں دیتا ۱۲ ف۴ یہ انہی چمڑوں کا کلام ہے ۱۲ ف۵ تم کو [illegible] گناہ کرتے [illegible] کان اور آنکھ اور کہال سے گناہ کا چھپانا مشکل ہو دوسرے تم قیامت ہی کے قائل نہ تھے [illegible] شام کے ملک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا [illegible] اس آیت کو پڑھا۔ وما کنتم تستترون [illegible] قریش کے [illegible] ایک ثقیف کا [illegible]

[illegible] اسکا اصل بیان کرو ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝	ہیں وہ پرلے سرے کی گمراہی میں ہیں
۲۵	الزخرف	۴	وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝	جب تم (دنیا میں) شرک کی تو آج تم کو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہو
۔	۔	۷	الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ۝	اس دن تو جانی دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے مگر جو پرہیزگار ہیں
۔	الدخان	۲	إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝ إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝	بے شک فیصلے کا دن ان کا وعدہ ہے سب کا جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ ان کو مدد ملے گی مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے بے شک وہ زبردست ہے رحم والا
۔	الجاثیۃ	۴	وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	اور (قیامت کے دن اے پیغمبر) تو ہر ایک امت کو گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے دیکھیگا ہر امت اپنا اعمالنامہ دیکھنے کے لیے بلائی جائیگی (اور اس سے کہدیا جائیگا) آج تم جیسے کام کرتے رہے ویسا بدلہ پاؤگے یہ ہمارا دفتر ہے جو ٹھیک ٹھیک تمہارے کام بتلا رہا ہے کیونکہ تم جو (دنیا میں) کرتے تھے وہ ہم لکھواتے جاتے تھے
۲۶	الاحقاف	۲	وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) جس دن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (ان سے کہا جائیگا) تم دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑا چکے اور اس سے فائدہ لے چکے اب دنیا میں جو تم ناحق اکڑے پھرتے تھے اور نافرمانیاں کرتے تھے اس کے بدلے آج تم کو ذلت کا عذاب ہوگا
۔	۔	۴	وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۝	اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ دوزخ (اب بھی) سچ نہیں ہے وہ کہیں گے بے شک سچ ہے ہمارے مالک کی قسم مالک فرمائیگا اچھا اب اپنے کفر کی سزا میں عذاب (کا مزہ) چکھو۔
۔	قٓ	۱	أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِي	کیا ہم پہلی بار (دنیا میں) پیدا کر کے تھک گئے کہ پھر نہیں ان کو

ف۱ وہ اتنا غور نہیں کرتے کہ اگر قیامت نہ ہو اور اچھے برے کا کوئی انصاف نہ ہو تو خداوند کریم کی بادشاہت اور حکمت پر حرف آتا ہے [illegible]

[illegible]

پارہ	سورت	آیت	متن	ترجمہ
			لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝	نئے سرے سے (دوبارہ) پیدا ہونے میں شک ہے ف
٢٦	قٓ	٢	وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ۝ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ۝ لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۝	اور (حشر کے دن) صور پھونکا جائیگا یہی تو سزا کا دن ہے ف اور ہر شخص (جواب دہی کے لئے) حاضر ہوگا اسکے ساتھ (دو فرشتے ہونگے) ایک ہنکنے والا ایک (حال بتانیوالا) گواہ ف (کافر سے اسدن کہا جائیگا) بیشک تو (دنیا میں) اسدن سے غافل تہا پہر (آج) ہمنے تیرا پردہ تجھ پر سے اٹھا دیا بیتری نگاہ آج (خوب) تیز ہے ف اور اسکا ساتھی (فرشتہ جو اعمالنامہ لایا تہا) کہیگا یہ میرے پاس تو یہ (تیرا اعمالنامہ) حاضر ہے ف
″	″	٣	يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ۝	اسدن (فرشتے کا) چیخنا واقعی سن لیں گے اسی دن (قبروں سے) نکلیں گے۔
″	″	″	يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ۝	جسدن زمین پہٹ کر اندر سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے ہمکو تو یہ (انکا) اکٹہا کرنا آسان ہے۔
″	الذٰریٰت	١	إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ۝ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ۝	جس (قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچ ہے اور بے شک اعمال کا بدلہ ضرور دیا جائیگا۔
٢٧	الطور	١	يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ۝ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝	جسدن آسمان (پہٹ کر) چکر مارنے لگیگا اور پہاڑ (روئی کی طرح) اڑتے پہریں گے ف
٢٧	النجم	٣	وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ۝	اور یہ کہ دوبارہ (جلاکر) اٹہانا اسنے اپنے اوپر لے لیا ہے۔
″	″	″	أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۝	دیکہو نزدیک آنیوالی نزدیک آپہونچی ف اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسکی تکلیف ٹالنے والا نہیں ف
″	القمر	١	اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ۝	قیامت قریب آن پہونچی اور چاند پہٹ گیا ف
″	″	″	يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ۝ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝	جسدن بلانیوالا (فرشتہ اسرافیل انکو) ایسی چیز کیطرف بلائیگا جو دیکہنے میں نہیں آئی تہی آنکہیں نیچے کئے ہوئے قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے جیسے ٹیڑیاں بکہر پڑیں بلانیوالے کی طرف بہاگتے ہوئے چلیں گے کافر کہیں گے یہ دن تو (بڑا) کٹہن (اجیرن) ہے۔

ف [illegible] یہ کہتے ہیں کہ پہلی بار ہمکو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا مگر دوسری بار پیدا ہونے میں شک کرتے ہیں شک شیطان نے انکے دلوں میں ڈالدیا ہے اگر ذرا بھی غور کریں تو شیطان کے وسوسے [illegible] سکتے ہیں کہ جس خدا نے ہمکو پہلی بار پیدا کردیا اسکو دوبارہ پیدا کرنا اور زیادہ آسان ہے ف یہ اخیر کا پہونکنا ہے جسدن سب لوگ قبروں سے اٹھائے جائینگے ف شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا ایک فرشتہ تو اسکو ہانک کر لائیگا اور دوسرا اسکا اعمالنامہ لئے ہوگا حضرت عثمان سے ایسا ہی منقول ہے۔ قرطبی نے کہا یہی [illegible] بعضوں نے [illegible] ایک فرشتہ تو ہانکنے والا ہوگا دوسرا اسکے ہاتھ پاؤں جو اسپر گواہی دینگے۔ بعضوں نے کہا سائق سے اسکا ہمزاد شیطان مراد ہے [illegible] ف [illegible] بعضوں نے کہا کہ فرشتہ [illegible] کہا جائیگا کہ دنیا میں تہوڑی سی غفلت [illegible] فرشتوں [illegible] ف شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا [illegible] ف قیامت [illegible] نزدیک آنیوالی کے نزدیک آپہونچنے کا یہ مطلب ہے کہ بہت ہی نزدیک ہے [illegible] ف صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ مکہ کے کافروں نے آنحضرت سے کوئی نشانی چاہی آپ نے چاند کی طرف اشارہ کیا وہ دو ٹکڑے ہوگیا [illegible] حضرت [illegible] سب لوگوں نے چاند کو [illegible] جادو [illegible] نہیں ہوسکتا [illegible] چاند کا پہٹنا ایک بڑا معجزہ تہا [illegible] آنا قیامت کی ایک نشانی ہے تو چاند کا پہٹنا بھی قیامت کی نشانی ہوا ف قیامت کا ہولناک عذاب [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۷	القمر	۳	بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝	بلکہ [illegible] ہے اور قیامت تو بڑی آفت اور نہایت کڑوی ہے ف
۲۷	الرحمٰن	۲	فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝	پھر جب (قیامت کے دن) آسمان پھٹ کر تیل (یا سرخ نری) کی طرح لال ہوجائے گا۔ اس دن نہ آدمیوں سے انکے گناہ پوچھے جائینگے نہ جنوں سے۔ اس دن گنہگار اپنے چہرے سے پہچان لیے جائیں گے (منہ کالا آنکھیں نیلی) اور پیشانی اور پاؤں ملا کر پکڑ لیے جائیں گے۔ ف
۲۷	الواقعہ	۱	اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝	جب آن پڑنیوالی (قیامت) آن پڑیگی اسکا آن پڑنا جھوٹ نہیں ہے (کسیکو) نیچا دکھائیگی (کسیکا) درجہ بلند کریگی جب زمین ہل کر کانپ اُٹھے گی اور پہاڑ ٹوٹ کر چکنا چور ہوجائینگے (ریزہ ریزہ) اور گرد (غبار) کی طرح پھیل جائینگے اور تم لوگوں کی (آدمیوں کی) تین ٹکڑیاں ہوجائیں گی ایک تو داہنے ہاتھ والی داہنے ہاتھ والوں کا کیا پوچھنا ہے دوسری بائیں ہاتھ والی بائیں ہاتھ والوں کی کیا خرابی ہے تیسرے آگے بڑھنے والے تو وہ آگے بڑھنے والے ہی ہیں
״	״	۲	قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝	(اے پیغمبر ان کافروں سے جو قیامت کو نہیں مانتے) کہہ دے اگلے پہلے اور پچھلے سب لوگ ایک مقرر دن کے وقت پر ضرور اکٹھے ہونگے (یعنی قیامت کے دن)
״	״	״	وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝	اور تم تو پہلی بار پیدا کرنا جان چکے ہو پھر کیوں نہیں سمجھتے۔ ف
۲۸	المجادلہ	۱	يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝	جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو جلا اُٹھائیگا پھر جیسے کام وہ (دنیا میں) کرتے ہیں انکو جتلا دے گا اللہ تعالیٰ کو تو وہ سب یاد ہیں اور وہ اپنے کیے ہوئے کام (کرکے) بھول گئے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے
״	״	۳	يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝	جسدن اللہ ان منافقوں کو جلا اٹھائیگا وہاں اسکے سامنے بھی ایسی ہی قسمیں کھائیں گے جیسے دنیا میں تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور سمجھیں گے اس سے کچھ مطلب نکل آئیگا سن رکھو یہی لوگ تو بالکل جھوٹے ہیں ف

ف ان کا عذاب بہت بڑی کڑوی ہے دنیا کا عذاب اسکے سامنے بے حقیقت ہے ۱۲ ف قیامت کے ایک مقام کا ذکر ہے جب انکے منہ پر مہر لگا دی جائیگی اور ہاتھ پاؤں [illegible]
[illegible] نے پوچھا جائیگا جیسے دوسری آیت میں ہے فوربک لنسئلنہم اجمعین ۔ ف کہ انکو زنجیر سے پیشانی اور پاؤں ملا کر جہنم میں ڈالینگے ۔ ف [illegible]
[illegible] بہت کو [illegible] اور اللہ کے دوستوں کو بہشت میں بلند کریگی ۔ ف وہ لوگ بہت [illegible] ہونگے جنکے [illegible] داہنے ہاتھ والوں سے وہ لوگ [illegible]
[illegible] اسی طرح [illegible] اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا ۔ ف [illegible] دوسری بار بھی پیدا کرسکتا ہے ۔ ف اس کے نزدیک کوئی [illegible]
[illegible] اسکا مطلب یہ ہے کہ ہمارے نزدیک [illegible] غیب ہیں ۔ ف [illegible] اعتبار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے قسمیں کیا [illegible]
[illegible] بہت زور سے ہلنے لگیگی اسپر کے پہاڑ اور مکانات سب گر جائیں گے ۔ ف بعضوں نے کہا اصحاب الیمین سے مبارک لوگ مراد ہیں [illegible] اور اصحاب الشمال سے [illegible]
[illegible] بدکار ۔ بعضوں نے کہا داہنے ہاتھ والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جنکی روحوں کو [illegible] داہنی [illegible] میں [illegible]
[illegible] دوسری [illegible] میں [illegible] کچھ پرواہ نہیں یہ جنت کے لئے [illegible] اور یہ دوزخ کے لئے [illegible] حدیث میں [illegible]

Para	Surah	Ruku	Arabic	Urdu translation
			يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝	قیامت کے دن تمہارے ناطے رشتے اور اولاد کچھ تمہارے کام نہیں آنے کی اللہ تعالیٰ تم کو ان کو جدا کر دے گا اور اللہ جو تم کرتے ہو وہ دیکھ رہا ہے
″	التغابن	۱	زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ بَلٰى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ۝	کافر یہ گمان کرتے ہیں کہ انکو (مرنے کے بعد) پھر جی اٹھنا نہیں ہے (اے پیغمبر) کہدے کیوں نہیں قسم میرے مالک کی تم ضرور جلا کر اٹھائے جاؤ گے پھر تم کو جو تم نے (دنیا میں) کیا اسکا بدلہ دیکر جتلایا جائیگا اور اللہ پر یہ بات کچھ مشکل نہیں آسان ہے
″	″	″	يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۝	(تم کو اسدن جتلایا جائیگا) جسدن حشر کے روز تم سب کو جمع کریگا یہی تو ہارجیت کا دن ہے
۲۸	التحریم	۲	يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ	جسدن اللہ (اپنے) پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے شرمندہ (رسوا) نہ کریگا ان (کے ایمان) کا نور انکے آگے آگے اور داہنی طرف دوڑتا جاتا ہوگا
۲۹	الملک	۲	فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ۝	تو یہ لوگ جب قیامت کو اپنے پاس آن موجود دیکھینگے اسوقت (ہیبت کے مارے) ان کافروں کے منہ بگڑ جائینگے اور انسے کہا جائیگا (فرشتے کہینگے) یہی (عذاب) تو وہ ہے جسکو تم (دنیا میں) مانگا کرتے تھے
″	القلم	۲	يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۝	جسدن حق تعالیٰ کی پنڈلی کھولی جائیگی اور (سب) لوگ سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو یہ (کافر اور منافق) سجدہ نہ کر سکیں گے اسوقت شرمندگی کے مارے انکی آنکھیں نیچے ہونگی ان (کے چہروں) پر ذلت برس رہی ہوگی اور جب وہ (دنیا میں) اچھے صحیح سالم تندرست تھے اور انکو سجدے کے لیے بلاتے تھے (تو وہ سجدہ نہیں کرتے تھے)
″	الحاقہ	۱	الْحَاقَّةُ ۝ مَا الْحَاقَّةُ ۝ وَمَا أَدْرٰكَ مَا الْحَاقَّةُ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ	حق ہونے والی اور کیا چیز ہے حق ہونیوالی اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے حق ہونے والی کیا چیز ہے ثمود اور عاد (دونوں) نے کھڑکھڑا ڈالنے والی (یعنی قیامت) کو جھٹلایا
″	″	″	فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ۝	پھر جب صور ایک بار پھونکا جائیگا اور زمین اور پہاڑ دونوں کو

[illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۝ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝	[illegible] پڑنے والی قیامت ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جائے گا اور اسدن پھسپھسا (کمزور) ہوجائیگا اور فرشتے (تمام آسمان کے) (بیچ میں) وہ اس کے کناروں پر آجائیں گے اور تیرے رب کا تخت اس دن آٹھ (فرشتے) اٹھائے ہونگے (لوگو) اس دن خدائے تعالے کے سامنے لائے جاؤگے تمہارا کوئی بھید بھی چھپا نہیں رہے گا۔
۲۹	المعارج	۱	يَوْمَ[۱۲۸] تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝ كَلَّا ۭ	جسدن[۱۲۸] آسمان پگھلے تانبے کی طرح (لال) ہوجائیگا اور پہاڑ رنگی ہوئی اون کی طرح (اڑتے پھرینگے) کوئی رشتہ والا اپنے رشتہ دار کو (اور کوئی دوست اپنے دوست کو) دکھائے جانے پر بھی نہ پوچھیگا گناہگار (کافر) اسدن آرزو کریگا کاش اپنے بیٹے اور اپنی جورو اور اپنے بھائی اور اپنے کنبے والوں کو (یا اپنی ماں کو) جو (مصیبت کے وقت) اسکو پناہ دیا کرتے تھے (انکے پاس جاکر رہتا تھا) اور زمین کے سارے لوگوں کو اپنے چھڑائی میں دے ڈالے پھر (کسیطرح) یہ دنیا اسکو چھوڑالے یہ ہونا نہیں ف
″	″	۲	يَوْمَ[۱۲۹] يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝	جسدن[۱۲۹] وہ قبروں سے نکلیں گے بھاگتے جائیں گے گویا وہ نشانوں کی طرف دوڑے ہیں ف (شرمندگی کے مارے) انکی آنکھیں نیچی ہونگی ذلت (اور خواری) ان پر چھا رہی ہوگی یہی تو وہ دن ہے جسکا ان سے وعدہ ہے۔
″	المزمل	۱	يَوْمَ[۱۳۰] تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝	جسدن[۱۳۰] زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ پھر بھربھرے ریت کے ٹیلے بن جائیں گے (ان میں دم نہ رہے گا)۔
″	″	″	فَكَيْفَ[۱۳۱] تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ۝ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝	پھر[۱۳۱] اگر تم اسدن کو نہ مانوگے جو بچوں کو بوڑھا بنادے گا اس (کی ہیبت) سے آسمان پھٹ جائیگا تو تم (عذاب سے) کیونکر بچوگے اسکا وعدہ (ضرور) ہوکر رہے گا۔
″	المدثر	۱	فَاِذَا[۱۳۲] نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ	پھر[۱۳۲] جب (دوبارہ) صور پھونکا جائیگا تو یہی دن تو مشکل دن ہو

ف یا اس وقت ہوگا جب لوگ اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے زمین اور پہاڑ ٹکرا کر دونوں کو ملا کر صاف میدان کردیں گے کہیں اونچا نیچا نہ رہے گا [illegible] پھر [illegible] اتریں گے اور زمین کو گھیر لیں گے ۱۲ ف یا آٹھ صفیں [illegible] یا ان کی گنتی اللہ تعالے ہی جانتا ہے ابن عباس رض نے کہا یہ آٹھ فرشتے [illegible] ہونگے جنگلی بکریوں کی صورت پر ہونگے انکے سر عرش سے لگے ہونگے اور ان کے پاؤں تحت الثریٰ سے ان کے سینگ پانسو برس کی راہ ہونگے [illegible] عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ ابن مسعود رض نے کہا آسمان سے زمین تک پانسو برس کی راہ ہے اور ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک بھی پانسو برس کی راہ ہے اور آسمان اور زمین کا دل بھی پانسو برس کی راہ ہے ساتویں آسمان سے کرسی تک پانسو برس کی راہ ہے کرسی سے پانی تک پانسو برس کی راہ ہے اور عرش پانی پر ہے اور اللہ تعالے تخت کے اوپر ہے اور تمہارا کوئی کام اس سے پوشیدہ نہیں (یعنی عرش پر رہکر وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے) [illegible] ابن خزیمہ اور دارمی نے نکالا ۱۲ ف یعنے ہر شخص کو اسکے دوست عزیز دکھلائے جائیں گے وہ انکو دیکھے گا پہچانیگا مگر خیال بھی نہ [illegible] اپنی اپنی فکر [illegible] ہوگی ۱۲ ف [illegible] چہرہ [illegible] نظر [illegible] ہوگی ۱۲ ف یا اپنے بتانوں کی طرف جن کو وہ دنیا میں پوجا کرتے تھے ۱۲ ف [illegible] بچوں کو بوڑھا بنادے گا [illegible] ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			[illegible]	سب پر مشکل ہوگا، کافروں پر سخت مشکل
۲۹	المدثر	۲	اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۙ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۙ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ؕ	دوزخ ایک بڑی بلا ہے ان لوگوں کے ڈرانے کے لیے (بس) کہ جو تم میں (ایمان لاکر) آگے بڑھنا (بہشت میں جانا) چاہتے ہیں یا کافر رہکر پیچھے ہٹنا (دوزخ میں جانا) چاہتے ہیں
″	القيمة	۱	فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۚ كَلَّا لَا وَزَرَ ؕ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمُسْتَقَرُّ ؕ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ؕ	پھر جب (ہیبت سے) آنکھ پتھرا جائیگی اور چاند گہنا جائیگا اور سورج اور چاند دونو ملجائیں گے اور آدمی اس دن کہیگا اب کہاں بھاگیں بھاگ ہی نہیں سکتے کہیں پناہ نہ ملیگی تیرے مالک ہی کے پاس اُسدن ٹھکانا ملیگا اس دن آدمی کو جتلا دیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا
″	″	″	وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۙ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۙ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۙ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ؕ	اُسدن (یعنی قیامت کے دن) بعضے منہ تروتازہ (خوش خرم) ہونگے اپنے مالک کو دیکھتے ہوئے اور بعضے منہ اسدن سوکھے ہونگے (اداس اور رنجیدہ) وہ سمجھتے ہونگے کہ (اب) ان پر سختی کیجائیگی نہیں نہیں (کافر ماننے والے نہیں) جب جان ہنسلیوں میں آجائیگی اور (بیمار کے پاس والے) بول اٹھینگے ارے کوئی (جھاڑ) پھونک کرنیوالا ہے (جو اسکی جان بچائے) اور بیمار سمجھیگا اب (یار دوستوں سے) جدا ہوا اور پنڈلی سے پنڈلی ملجائیگی (جیسے مرتے وقت ہوتا ہے) اس دن (اس سے کہا جائیگا) تجھ کو اپنے مالک کے پاس چلنا ہے
″	المرسلت	۱	اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ؕ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ	تم سے جسکا وعدہ ہے (یعنی قیامت کا) وہ ضرور آئیگی پھر جب تارے ٹھنڈے پڑجائیں (ان میں روشنی نہ رہے) اور جب آسمان پھٹ جائے اور جب پہاڑ اڑا دیے جائیں اور جب پیغمبروں (کے حاضر ہونے) کا ایک وقت مقرر کیا جائے (اسوقت سمجھو کہ قیامت آئی) کس (بڑے) دن کے لیے انکا حاضر ہونا ملتوی کیا گیا فیصلے کے دن کے لیے اور (اے پیغمبر) تو کیا سمجھا فیصلہ کا دن کیسا ہوگا اسدن (قیامت کو) جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی
″	″	″	هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۙ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۚ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ	یہ وہ دن ہوگا جسدن گنہگار (ہیبت کے مارے) بات نہ کرسکینگے اور انکو عذر کرنیکی اجازت ملیگی اس دن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی

[illegible] ... مطلب یہ کہ رات اور دن باقی نہ رہیں گے ایکساں وقت ہو جائیگا ... [illegible]

[illegible] ... وہ اعمال جنکا ثواب اور عذاب مرنے کے بعد بھی ... [illegible]

[illegible] ... قیامت تک عمل کرنیوالوں کا ثواب ... عذاب ملتا رہیگا ... [illegible]

[illegible] ... صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن مومن ... [illegible]

[illegible] ... معتزلہ اور ... اسکا انکار کیا ہے ... [illegible]

[illegible] ... ہر ایک کا وقت مقرر کیا جائیگا ... [illegible]

[illegible] ... ایک دوسرے کی طرف ... [illegible]

[illegible] ... ابن عباس ... منقول ہے

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝	[illegible] اگلوں کو (بھی) اکٹھا کردیا ہے تم سب مکر (یعنی) کوئی داؤں چلا سکو تو چلا لو (اپنے تئیں ہمارے عذاب سے بچالو) اسدن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی
۳۰	النبا	۱	اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝	بیشک فیصلے کے دن (قیامت) کا ایک وقت مقرر ہے جس دن صور پھونکا جائیگا اور تم پری پری (جٹ جٹ) ہوکر (حشر کے میدان میں) آؤگے اور آسمان پھٹ جائیگا اسمیں چھید چھید ہوجائینگے اور پہاڑ (اپنی جگہ سے اکھیڑ کر) چلائے جائینگے وہ سراب کیطرح (بالکل نابود) ہوجائیں گے
״	״	۲	يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝	جسدن روح اور فرشتے صف باندھکر (اسکے سامنے) کھڑے ہونگے کوئی بات تک نہ کرسکیگا مگر جسکو اللہ تعالیٰ اجازت دے اور وہ ٹھیک بات کہے یہی وہ دن ہے جسکا آنا برحق ہے پھر جسکا جی چاہے وہ اپنے مالک کے پاس ٹھکانا کرلے (لوگو) ہم نے تم کو اس عذاب سے ڈرایا جو نزدیک (آنے والا) ہے جس دن (ہر) آدمی جو عمل اس نے آگے بھیجے انکو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا (یا مٹی ہوجاتا)
״	النّٰزعٰت	۱	يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝	جس دن زمین کانپنے لگے گی اسکے ساتھ ہی دوسرا زلزلہ ہوگا اس دن کتنے دل دھڑک رہے ہونگے ان (دل والوں) کی آنکھیں نیچے ہونگی
״	״	۲	فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝	بس ایک ڈانٹ بتائی (دوسری بار صور پھونکا گیا) تو دب لوگ ایک دم سے حشر کے میدان میں آن موجود ہوئے
״	״	۲	فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝	پھر جب بڑی آفت آن پہونچے گی (قیامت) جسدن آدمی کو اپنا کیا (نامہ اعمال دیکھکر) یاد آجائے گا
״	״	״	مَنْ يَّخْشٰهَا ۝ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً	جسکو قیامت کا ڈر ہو اسکو (اسکے عذاب سے ڈرانا ہے (قریش کے) کافر جسدن قیامت کو دیکھینگے انکو ایسا معلوم ہوگا جیسے وہ (دنیا

سراب کہتے ہیں اس ریتی کو جو دور سے پانی کی طرح چمکتی ہے آدمی سمجھتا ہے یہ پانی ہے جب پاس جاتا ہے تو پانی وانی کچھ نہیں ہوتا [illegible] سفارش کرے [illegible]
بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ جس کے لئے خدا اجازت دے اور اس نے دنیا میں ٹھیک بات کہی ہو یعنی کلمہ توحید پڑھا ہو ابن عباس سے ایسا ہی منقول ہے۔ روح سے [illegible]
[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			اَخِيهِ ۝	پھر بہر شام کو یا پہر صبح کو ہے ف۱
۸۰	عبس	۱	فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝	پھر جب کان بہرا کرنیوالی (قیامت) آن پہونچیگی ف۲ جسدن آدمی اپنے بہائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی جورو اور اپنے بیٹوں (کو دیکھ کر ان) سے بہاگے گا ف۳ تو اسدن ہر آدمی کا ان لوگوں میں سے ایسا حال ہوگا کہ اسکو دوسرے کا خیال بہی نہیں ہیگا ف۴ کچھ منہ تو اس دن چمکتے ہوئے ہنستے خوش ہونگے ف۵ اور کچھ منہ اس دن گرد پڑے ہوئے (تاریک) ہوں گے کالک ان پر چہا رہی ہوگی یہ وہ لوگ ہونگے جو (دنیا میں) کافر بدکار تہے۔
۸۱	التکویر	۱	إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ ۝	جب سورج تاریک ہوجائے اور جب تارے جہڑ جائیں ف۶ اور جب پہاڑ اڑا دیے جائیں ف۷ اور جب دس مہینے کی گابہن اونٹنیاں ماری پہریں ف۸ اور جب جنگلی جانور (سب) اکٹھا کیے جائیں ف۹ اور جب سمندر آگ ہوجائیں ف۱۰ اور جب جانیں (بدنوں سے) جوڑی جائیں اور جب اس لڑکی سے جو جیتی گاڑی گئی پوچہا جائے وہ کس قصور میں ماری گئی اور جب اعمال نامے پہیلائے جائیں اور جب آسمان کی کہال کہینچ لیجائے اور جب دوزخ دہکائی جائے (سلگائی جائے) اور جب بہشت (مومنوں کے) نزدیک لائی جائے اسوقت ہر شخص جان لے گا وہ کیا لایا ہے ف۱۱
۸۲	الانفطار	۱	إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝	جب آسمان چر جائے ف۱۲ اور جب ستارے جہڑ پڑیں اور جب سمندر بہ پڑیں اور جب قبریں الٹ دی جائیں (ان میں سے مردے نکل پڑیں) (اس وقت) ہر شخص جان لے گا جو عمل اس نے آگے بہیجا اور جو پیچہے چہوڑا ف۱۳
〃	〃	۲	وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ ثُمَّ مَا	اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے بدلے کا دن کیسا (سخت) ہوگا پھر ہم

ف۱ ایک دن بہی پورے نہیں ہے ۱۲ ف۲ کان بہرا کرنیوالی یعنے صور کی آواز ۱۲ ف۳ ایسا نہ ہو وہ کچھ نیکیاں مانگیں ۱۲ ف۴ کیا باپ اور کیا بیٹا اپنی اپنی پڑے گی۔ معاذ اسکیا بُرا [illegible] ف۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں اور ننگے بدن حشر کئے جاؤگے حضرت عائشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ ایک دوسرے کا ستر دیکھے گا آپ نے فرمایا اس دن ہر آدمی کو ایسی فکر پڑی ہوگی جو اسکو بس کرتی ہوگی ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ ف۶ ابن عباس رضہ نے کہا یعنے مؤمنین کے منہ کیونکہ انکو معلوم ہو جائیگا کہ ہمارا بیڑا پار [illegible] ف۷ گر پڑیں ایک پہ ایک یا ماند پڑ جائیں سو دوزخ میں ڈالدیئے جائیں جیسے حدیث میں ہے کہ سارے دوزخ میں گر پڑینگے اور جتنی چیزیں اللہ تعالیٰ کے سوا پوجی جاتی ہیں [illegible] تو وہ بہی دوزخ میں ڈالدیئے جائنگے ف۸ اپنی جگہ سے [illegible] ریزہ ریزہ [illegible] ف۹ [illegible] ایک سال میں جنتی ہے دس مہینے کی گابہن اونٹنی کی بڑی قدر ہوتی ہے کیونکہ اب چند ہی روز میں وہ جننے والی ہے لیکن قیامت کا وقت ایسا [illegible] کوئی پرسان حال نہ ہوگا [illegible] ف۱۰ یعنے دوبارہ زندہ ہوکر انکا حشر ہو جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن حق والوں کا حق [illegible] بدلہ لینے کے لئے یہانتک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائیگا قتادہ نے کہا ہر جانور کا حشر ہوگا [illegible] پہر بدلے کے بعد وہ خاک ہو جائینگے ۱۲ ف۱۱ [illegible] ابوالعالیہ نے کہا چہ باتیں تو دنیا میں ہونگی اذا الشمس کورت سے اذا البحار سجرت تک اور چہ باتیں آخرت میں [illegible] اذا الجنۃ ازلفت تک ۱۲ ف۱۲ یعنے اچھے کام لیکر آیا ہے یا بُرے کام ۱۲ ف۱۳ پہٹ جائے اس میں شگاف پڑجائے کہتے ہیں فرشتوں کے اترنے کے لئے پہٹ جائیگا [illegible]

پارہ	سورة	آیت	آیت	ترجمہ
			أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۝ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝	ہی لکھتے ہیں (تجھے کیا معلوم ہو) کہ وہ دن کیسا (سخت) ہوگا جبکہ کوئی شخص کسی شخص کا کچھ بھلا نہ کر سکیگا اور اس دن اللہ ہی کا سب اختیار رہیگا
٣٠	الانشقاق ٨٤	١	إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝	جب آسمان پھٹ جائیگا اور اپنے مالک کا حکم مان لیگا اور اسکو ماننا ہی چاہیئے اور جب زمین (اونچ نیچ برابر کر کے) تان دی جائیگی اور جو کچھ اس میں ہے (مردے خزانے وغیرہ) وہ (سب) باہر ڈال دیگی اور خالی ہو جائیگی اور اپنے مالک کا حکم مان لیگی اور اسکو ماننا ہی چاہیئے
″	الطارق ٨٦	١	يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۝ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝	جس دن (آدمی کی) چھپی باتیں جانچی جائیں گی اُس دن نہ اسکو کوئی زور ہوگا نہ اسکا کوئی مدد کرنے والا
″	الغاشية ٨٨	١	هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّأَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝	(اے پیغمبر) تجھ کو چھا جانیوالی (قیامت) کی خبر پہونچی ہے کتنے (لوگوں کے) منہ اس دن جھکے ہوئے (وہ دوزخ میں) محنت مشقت کر رہے ہونگے تھک کر چور ہو گئے ہونگے بیحد گرم انگاروں میں جا داخل ہونگے انکو ایک کھولتے ہوئے چشمے سے (پانی) پلایا جائیگا انکو ضریع کے سوا اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا اسکے کھانے سے نہ تو بدن موٹا ہوگا اور نہ بھوک بند ہوگی کچھ (لوگوں کے) منہ اس دن تازے (خوش) ہونگے اپنی کوشش سے راضی وہ اونچے (بہشت کے) باغ میں رہیں گے وہاں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں چشمے بہ رہے ہونگے اس میں اونچے اونچے تخت (بیٹھنے کے لیے) اور آبخورے (پانی اور شراب پینے کے لیے) رکھے ہوں گے اور گاؤ تکیے ایک قطار میں لگے ہوئے اور چاندنیاں (یا توشکیں) بچھی ہوئیں۔
″	″	″	إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝	بیشک ان (سب) کو (مرنیکے بعد) ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے پھر ان (سب) سے حساب کتاب لینا بھی ہمارا ہی کام ہے
″	الفجر ٨٩	١	كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَّجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ	دیکھو ایسا نہیں کرنا چاہیئے جب زمین بار بار دھکوں کی ٹکر سے چور چور ہو جائیگی اور (اے پیغمبر) تیرا مالک تشریف لائیگا اور فرشتے قطاریں باندھ کر حاضر ہوں اور اس دن دوزخ (سامنے) لائی جائیگی اس دن آدمی سمجھیگا اور اپنے اعمال

ف۱ یہی شفاعت وہاں اسی کے حکم سے ہوگی یا اپنے اختیار سے کوئی شفاعت بھی نہیں کر سکیگا ۱۲ ف۲ یہ قیامت کے قریب ہوگا آسمان پھٹ کر ایک سفید ابر نمود ہوگا ۱۲ ف۳ جب یہ باتیں ہوں تو سمجھنا کہ قیامت آتی ہے ۱۲ ف۴ اس کے سب راز کھل جائیں گے ۱۲ ف۵ قیامت کو چھا جانے والی کہا کیونکہ اسکا ہول اور ڈر سب کے دلوں پر چھا جائیگا ۱۲ ف۶ طوق زنجیریں اٹھاتے ہوئے اترتے چڑھتے ہونگے ۱۲ ف۷ حدیث میں ہے دوزخ کی آگ ہزار برس سلگائی گئی تو وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو وہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو وہ سیاہ ہوگئی اب بالکل کالی کلوٹی تاریک ہے ۱۲ ف۸ وہ بے انتہا گرم ہوگا کہتے ہیں اگر اسکا ایک قطرہ کسی پہاڑ پر گرے تو وہ گل جائے ۱۲ ف۹ ضریع ایک کانٹے دار بدبودار گھاس ہے اسکو عرب میں شبرق کہتے ہیں جب وہ سوکھ جاتی ہے تو کوئی جانور اسکو نہیں کھاتا کہتے ہیں سوکھ کر وہ زہر ہو جاتی ہے ۱۲ ف۱۰ خلاصہ انہوں نے دنیا میں نیک اعمال کیے تھے ۱۲ ف۱۱ تاویل کرنے والوں نے یہاں بھی تاویل کی ہے کہ تیرے مالک کا حکم آئیگا یا اسکا قہر آن پہونچے۔ اہلحدیث تاویل نہیں کرتے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ آتا ہے اور جاتا ہے اترتا ہے اور چڑھتا ہے جیسا اس نے فرمایا ویسے اسکے شان کے لائق ہے ۱۲ ف۱۲ ستر ہزار فرشتے اسکو کھینچ رہے ہونگے عرش کی بائیں طرف رکھی جائیگی۔ کوئی فرشتہ اور پیغمبر ایسا نہ ہوگا جو اس وقت نفسی نفسی نہ کہتا ہو یہ مضمون حدیث میں ہے ۱۲

			يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ؕ	پر شرمندہ ہوگا لیکن (اسوقت) اسکو سمجھنے سے فائدہ کیا
۳۰	التین	۱	فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ؕ	تو (ائے آدمی) سبب جانکر پھر تو قیامت میں بدلہ ملنے کو کیوں جھٹلائے
۳۰	العلق	۱	اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ	(ائے پیغمبر اسکو یہ معلوم نہیں آخر ایک روز) تیرے مالک کیطرف لوٹ جانا ہی
۳۰	الزلزال	۱	اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ؕ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ؕ	جب زمین خوب زور سے ہلا دی جائیگی اور زمین اپنے بوجہ (مال دولت مردے وغیرہ) نکال (کر پھینک) دیگی اور آدمی (زمین کا یہ حال دیکھ کر) کہا اٹھے اسکو کیا ہوا ہے (ایسی ہلتی کیوں ہی) اس دن زمین اپنی (ساری) خبریں بیان کر دیگی اسلیے کہ تیرا مالک اسکو یہ حکم دیگا (کہ اپنی خبریں بیان کر) اسدن لوگ (اپنی قبروں سے اٹھکر) الگ الگ (حشر کے میدان کو) چلینگے اسلیے کہ انکو (اچھے برے) کام انکو دکھائے جائیں پھر جو کوئی چیونٹی برابر نیکی کریگا وہ (آخرت میں) اسکو (اپنے نامہ اعمال میں) دیکھ لیگا اور جو کوئی چیونٹی برابر برائی کریگا اسکو دیکھ لیگا
۳۰	العٰدیٰت	۱	اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۙ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ؕ	کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جب قبروں کے مردے کریدکر نکالے جائیں گے (جلا کر اٹھائے جائیں گے) اور جو باتیں (بری یا بھلی) دلوں میں ہیں وہ کھل جائینگی تو ان کا مالک اسدن انکی خوب خبر لیگا
۳۰	القارعة	۱	اَلْقَارِعَةُ ۙ مَا الْقَارِعَةُ ۚ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ	کھڑ کھڑا دینے والی کیا ہے کھڑ کھڑا دینے والی اور (ائے پیغمبر) تو کیا جانے کھڑ کھڑا دینے والی کیا چیز ہے جسدن لوگ (حشر کے میدان میں) بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہونگے اور پہاڑ اس طرح (اڑ رہے) ہونگے جیسے دھنکا ہوا اون
۱۱	یونس	۵	وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؔؕ قُلْ اِىْ وَرَبِّىْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔؕ	اور (یہ کافر) تجہ سے دریافت کرتے ہیں کیا یہ سچ ہے کہدے ہاں بے شک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے
۷	الانعام	۹	وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ؕ	اور جس دن صور (بگل) پھونکا جاویگا اسدن اسی کی بادشاہت ہوگی

صِفَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ — باب ۲۵ مومنین اور

ف قیامت کے قریب صور کی آواز سے زمین ہلنے لگیگی ۱۲ ف اپنا سارا کتبا سنا ڈالنے گی حدیث میں ہے وہ یہ بیان کریگی کہ فلاں فلاں مرد نے اور فلاں فلاں عورت نے میری پشت پر یہ یہ اعمال کئے تھے ایک حدیث میں ہے زمین کا خیال رکھو وہ تمہاری ماں ہے تم جو عمل کروگے وہ اسکو ایک دن بیان کرنے والی ہے ۱۲ ف ایک ایک قسم کے اس سے یہ مراد ہے کہ منافق ایک گروہ ... ایک گروہ ۱۲ ف کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں دو شخص تھے ایک تو فقیر کو ایک نوالہ یا ایک کھجور دینے کو کم سمجھتا دوسرا چھوٹے گناہ جیسے جھوٹ ... کو حقیر جانتا ان دونوں کے باب میں یہ آیت اتری کعب احبار نے کہا یہ دو آیتیں ساری توریت اور انجیل کے مضمون کو اداکرتی ہیں جب یہ آیتیں اتریں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ... آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کریں پھر انکو بخشے ۱۲ ف نامہ اعمال میں نمودہ ہوجائیں گی جب دل کی باتیں کھل جائیں تو ہاتہ پاؤں سے جو کام کئے وہ تو خود کھلیں گے ۱۲ ف مراد قیامت ہے کیونکہ اس سے دل کھڑکھڑا جائینگے سہم جائینگے ۱۲ ف عذاب یا قیامت کا ہونا ۱۲ ف دنیا کا کوئی بادشاہ باقی نہ رہیگا ایک بار صور پھونکا جائیگا تو ساری خلقت فنا ہوجاوے گی پھر دوبارہ پھونکا جاویگا تو سب پھر جی اٹھے گی ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	وَالْمُحْسِنِيْنَ وَالْمُتَّقِيْنَ وَدُخُوْلُهُمْ فِي الْجَنَّةِ	محسنین اور متقین کے صفات اور ان کے بہشتی ہونے کا بیان
۱	البقرۃ	۱	اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	یہی لوگ اپنے پروردگار کے راہ پر ہیں اور وہی مراد کو پہونچنے والے ہیں ۝
۱	//	۸	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ	بیشک مسلمان اور یہودی اور عیسائی اور صابی ان میں سے جو لوگ اللہ تعالے اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو اپنے مالک کے پاس انکی مزدوری ملے گی نہ انکو ڈر ہوگا نہ رنج ۝
۱	//	۹	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنتی ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے ۝
۲	//	۳۰	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ	اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ کی محبت سب سے زیادہ رکھتے ہیں
۱	//	۱۳	بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝	بات یہ ہے کہ جس نے اپنا منہ خدا کے سامنے جھکا دیا اور نیکی بھی ہے (یعنی سنت محمدی کا پیرو ہے اور شریعت کا پابند) اسکو اسکے مالک کے پاس اپنا ثواب ملیگا اور آخرت میں ایسے لوگوں کو نہ ڈر ہوگا نہ غم
۲	//	۲۷	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ملک کو اللہ کے لیے چھوڑا (ہجرت کی) اور خدا کی راہ میں لڑے انہی کو اللہ کی رحمت کی امید ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝
۳	//	۳۴	لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ	دین میں زبردستی نہیں نیک راہی اور گمراہی کھل گئی ہے پھر جو کوئی جھوٹے خدا کو نہ مانے اور اللہ تعالے پر ایمان لائے اس نے مضبوط کنڈا تھام لیا جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے انکو (کفر کے

ف۱ یعنی قیامت کے دن عذاب سے بچکر جنت میں داخل ہونگے ف۲ صابی اسکو کہتے ہیں جو ایک دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے ف۳ اگرچہ اعمال صالح اہل حدیث کے نزدیک جزو ایمان ہیں مگر یہاں مطلب یہ ہے کہ پہلے ایمان لائے پھر اس ایمان پر قائم رہے مرتے تک یعنی نیک عمل کرتے رہے اور انکا خاتمہ بخیر ہوا اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے ہمکو ان لوگوں میں سے کرے ف۴ یعنی خدا کا کہا مان لیا اخلاص اور سچائی کے ساتھ عمل کیا یعنی خالص خدا کی رضامندی کے لئے ف۵ اس آیت سے صحابہ کرام کی جنہوں نے آنحضرت صلعم کے ساتھ ہجرت کی [illegible] تعلق ہے اور ان بے ادبوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو صحابہ کرام کے ساتھ بے ادبی کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کی نیک باتوں کو تو دیکھو کہ مال چھوڑا وطن چھوڑا عزیزوں کو چھوڑ کر [illegible] کی رفاقت اختیار کی پھر خدا کی راہ میں جان بھی دینے کو مستعد ہوئے ان بڑی بڑی نیکیوں کے ساتھ اگر ان سے کوئی غلطی بھی ہو گئی کہ احرام میں لڑ لئے تو اللہ بخشنے والا ہے [illegible] سے ان کا معلوم ہو گئی جو ایمان اور کفر دونوں کھل گئے ہیں اور سمجھنے والے بخوبی سمجھ سکتے ہیں اب زبردستی کرنے کی کوئی ضرورت ہے اکثر علماء کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیتوں سے

			آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ	اندھیرے سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا ہے۔
۳	البقرہ	[illegible]	إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز کو درستی سے ادا کیا اور زکوۃ دی ان کا ثواب ان کے مالک کے پاس انکو ملے گا نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم
۴	آل عمران	۲	الصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْأَسْحَارِ ۔	(وہ) کون لوگ ہیں مصیبت پر صبر کرنیوالے اور سچ بولنے والے اور عاجزی کرنے والے (یا فرمانبردار) اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنیوالے اور پچھلی رات کو استغفار (بخشش کی دعا) کرنیوالے
۴	″	۱۴	الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ أُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۔	جو فراغت اور تنگی (دونوحالوں) میں خرچ کیے جاتے ہیں اور غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں سے درگذر کرتے ہیں (انکا قصور معاف کردیتے ہیں) اور اللہ احسان کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے اور (وہ) جو اگر کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں (یعنی کبیرہ گناہ) یا اپنی جانوں کا نقصان کر بیٹھتے ہیں (یعنی صغیرہ گناہ) تو خدا کو یاد کرکے اس سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور خدا کے سوا بخشنے والا اور کون ہے اور جان بوجھ کر اپنے کیے پر ہٹ نہیں کرتے ۔ انہی لوگوں کا بدلہ انکے مالک کی طرف سے بخشش ہے اور باغ ہیں جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور (نیک) کام کرنیوالوں کی مزدوری کیسی عمدہ ہے
″	″	۲۰	لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ۔	لیکن جو لوگ اپنے مالک سے ڈرتے رہے (ایمان لائے نیک اعمال کیے) انکو لیے (آخرت میں) باغ ہیں جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہینگے اللہ کی طرف سے یہ انکی مہمانی ہوگی اور جو سامان اللہ کے پاس ہے نیکوں کے لیے وہی بہتر ہے ۔
۵	النساء	۸	وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ	اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انکو ہم باغوں میں لیجائیں گے جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے انکو

[illegible] کہ مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بنی اسرائیل ہم سے بہتر تھے [illegible] اور حق تعالیٰ نے اس امت کے لئے بڑی آسانی دی کہ استغفار کو تمام گناہوں کا کفارہ کر دیا [illegible] سب کتابوں اور سب پیغمبروں پر [illegible] ہماری کسی آیت کا انکار نہیں کیا ۱۲ [illegible] یعنے سحر کو صبح کے قریب جو لوگ اٹھتے اور دعا اور استغفار کرتے ہیں ۱۲

	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ۝	صاف ستھری بی بیاں ہیں اور ہم انکو گھنے سایہ میں لیجائیں گے ف
٥	النساء	١٠	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو ہم باغوں میں لے جائیں گے جنکے تلے نہریں بہ رہی ہونگی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ اللہ تعالی کا سچا وعدہ ہے اور اللہ تعالی سے بڑھ کر بات کا سچا اور کون ہے
،،	،،	،،	وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ۝	اور جو کوئی کچھ بھی نیکی کرے گا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ایماندار ہو تو اس قسم کے لوگ بہشت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی انپر ظلم نہ ہوگا ف
،،	،،	٢١	مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۝	اگر تم لوگ اللہ تعالی کا شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ تعالی کو تمہارے عذاب دینے سے کیا فائدہ ہے اور اللہ جل جلالہ قدردان ہے جانتا ہے ف
٦	،،	،،	وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝	اور جو لوگ اللہ اور اسکے پیغمبروں پر ایمان لائے اور انہیں سے کسی کو جدا نہیں سمجھا (سبکو سچا پیغمبر مانا) ایسے ہی لوگوں کو اللہ انکو اجر (آخرت میں) دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف
،،	،،	٢٢	فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ	پھر جو لوگ (دنیا میں) ایمان لے آتے تھے اور نیک کام کرتے تھے انکو انکا پورا ثواب اور اپنے فضل سے اور زیادہ بھی دیگا
،،	المائدة	٢	وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ نے انکو بخشش اور بڑا ثواب دینے کا وعدہ کیا ہے ف
،،	،،	٨	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ	مسلمانو جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو آگے اللہ تعالی ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جن سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ تعالی سے محبت کرینگے مسلمانوں پر مہربان کافروں پر کڑے اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہیں ڈرینگے یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دے

ف ۱ انکو حیض ہوتی نہ نفاس ۱۲ ف جہاں کبھی دھوپ کی گرمی نہیں آسکتی بعضوں نے کہا عرش کا سایہ ہوگا اور یہی صحیح ہے کیونکہ جنت کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف فرمایا اگر اسکے ... عذاب ہو کر ... وہ کہتے تھے کہ جنت میں یہودی ہی جاویں گے نصاری یہ کہتے تھے کہ نصاری ہی جاویں گے اسنے انپر رد کیا اور فرمایا کہ جو کوئی نیک کام کریگا ایمان کے ساتھ وہ جنت ... اور جو کوئی برا کام کریگا وہ اسکی سزا پائے گا ... حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت ... نازل ہوئی تو مسلمانوں کو سخت تشویش پیدا ہوئی کہ ہر برائی کی سزا ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... کی چال چلو اور نیکی پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو مسلمان کو جو مصیبت پیش آتی ہے وہ اسکی برائیوں کو اتار دیتی ہے یہاں تک کہ ٹھوکر یا کانٹا جو لگے ۱۲ ف ... سب ... اللہ شکر ... اسکی سلطنت ... منافق ہو جاویں ... عذاب یا ثواب ... اللہ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ ف ... ف وہ کسی کی محنت اور عبادت ضائع نہیں کریگا ۱۲ ف تمہارے ظاہر و باطن ... پیغمبروں کے تمام پیغمبروں پر ہو تو اور گناہوں کے بخشے جانے کی امید ہے ۱۲

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			[illegible] عليهم ولا هم يحزنون ... وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون ۝ ومن يتول الله ورسوله والذين آمنوا فان حزب الله هم الغالبون ۝	[illegible] دوست اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں جو درستی سے نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ جھکے رہتے ہیں[ف] اور جو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ایمان والوں سے دوستی رکھیگا[ف] اور اللہ ہی کا گروہ غالب رہے گا۔
۶	المائدہ	۱۰	ان الذين آمنوا والذين هادوا والصابئون والنصارى من آمن بالله واليوم الآخر وعمل صالحا فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۝	جو لوگ (زبان سے) مسلمان ہیں (اور دل میں منافق ہیں) اور یہودی اور صابی[ف] اور نصاریٰ (ان میں سے) جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لائیں (دل سے یقین کریں) اور اچھے کام کریں تو انکو (قیامت کے دن) نہ ڈر ہوگا (دنیا کا مال اسباب جاتے رہنے کا) غم[ف]
″	″	۱۱	فاثابهم الله بما قالوا جنت تجري من تحتها الانهر خلدين فيها وذلك جزاء المحسنين ۝	انکے اس کہنے کے بدل اللہ تعالیٰ نے انکو باغ دیے جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں[ف] ہمیشہ ان میں رہیں گے اور نیکوں کا یہی بدلہ ہے
۷	الانعام	۵	فمن آمن واصلح فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۝	پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے [illegible] کا کہا مانا) انکو نہ ڈر ہوگا نہ غم
″	″	۶	واذا جاءك الذين يؤمنون بايتنا فقل سلم عليكم كتب ربكم على نفسه الرحمة انه من عمل منكم سوءا بجهالة ثم تاب من بعده واصلح فانه غفور رحيم ۝ وكذلك نفصل الايت ولتستبين سبيل المجرمين ۝	اور (اے پیغمبر) جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو کہہ سلام علیکم تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر[ف] یہ لکھ لیا ہے کہ وہ مہربانی کریگا (یعنے) جو کوئی تم میں سے نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اسکے بعد توبہ کرے اور اپنے تئیں سنوار لے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے اور ہم اسیطرح کھولکر اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں (تاکہ سب لوگ سمجھ جائیں) اور گنہگاروں کا رستہ صاف معلوم ہوجائے
″	″	۹	الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم اولئك لهم الامن وهم مهتدون ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم (یعنے شرک) انہیں ملایا انہیں کو خاطر جمعی ہے اور وہی راہ پر ہیں[ف]
۸	الاعراف	۵	والذين آمنوا وعملوا الصلحت لا نكلف نفسا الا وسعها اولئك اصحب الجنة	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور ہم تو کسی پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے وہ جنتی ہیں۔

ف کہتے ہیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں عرب کے تین قبیلے مرتد ہوگئے تھے اور ابوبکر صدیق رض کی خلافت میں سات قبیلے مرتد ہوگئے اور حضرت عمر رض کی خلافت میں ایک قبیلہ مرتد ہوگیا [illegible] اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کریگا جن سے اللہ محبت کریگا اس سے مراد ابوبکر صدیق رض ہیں اور انکے ساتھی صحابہ اور تابعین جنہوں نے مرتد لوگوں سے جہاد کیا [illegible] ایک [illegible] کہ پیغمبروں کے بعد پھر ابوبکر صدیق سے بہتر کوئی شخص پیدا نہیں ہوا انہوں نے پیغمبر کیطرح مرتد لوگوں سے جہاد کیا اور جس وقت ان لوگوں سے لڑنے کا قصد کیا تو بعضے صحابہ نے [illegible] ابوبکر صدیق رض نے ننگی تلوار حمائل کی اور اکیلے لڑنے کے لئے نکلے تو سب صحابہ بھی انکے پیچھے نکلے ابن مسعود نے کہا شروع میں تو ہم تھے اس کام کو برا سمجھا [illegible] ف مسلمان یہود اور نصاریٰ تمہارے دوست نہیں ہو سکتے [illegible] عاجزی اور فروتنی انکی طبیعت میں ہے [illegible] ف وہ اللہ کے گروہ میں ہے [illegible] ف بعضوں نے شروع آیت میں ان الذین آمنوا سے مسلمان مراد لیے ہیں [illegible] منافق مراد ہیں [illegible] ف اچھے فضل کو [illegible] ف اپنی حالت [illegible] ابن مسعود سے روایت ہے جب یہ آیت اتری تو آنحضرت کے صحابہ بہت پریشان ہوئے اور کہنے لگے [illegible] شرک بڑا ظلم ہے

			هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝	ہمیشہ جنت ہی میں رہیں گے ف۱۵
۹	الأعراف	۲۲	وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝	اور ہمنے جو لوگ پیدا کیے ہیں ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو سچی بات سمجھاتے ہیں اور سچا انصاف کرتے ہیں ف۱۶
۸	الأنفال	۱	إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝	ایماندار تو وہی لوگ ہیں کہ جب اسکا نام لیا جاتا ہے تو انکے دل دہل جاتے ہیں ف۱۷ اور جب انکو اسکی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو انکے ایمان کو اور بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہیں ف۱۸ جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور ہمنے جو انکو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ف۱۹ یہی لوگ پکے ایماندار ہیں انکے لیے ف۲۰ درجے ہیں انکے مالک کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۲۱
۱۰	التوبة	۹	وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝	اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں ف۲۲ اچھی بات سکھلاتے ہیں اور بری بات سے منع کرتے ہیں اور نماز کو درستی کے ساتھ ف۲۳ ادا کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالے اور اس کے رسول کا کہا مانتے ہیں ف۲۴ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی ضرور رحم کرے گا بے شک اللہ تعالے زبردست ہے حکمت والا مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لیے اللہ تعالے نے ان باغوں کا وعدہ فرمایا ہے جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہینگے اور جنۃ العدن میں (رہنے کے لیے) عمدہ مکانوں کا اور سب نعمتوں سے بڑھکر خدا کی رضامندی ہوگی یہی بڑی کامیابی ہے ف۲۵
۱۱	۷	۱۳و۱۲	وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ	اور بعضے گنوار ایسے بھی ہیں جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچتے ہیں اسکو اپنے حق میں اللہ تعالی کی نزدیکی اور پیغمبر کی دعا کا سبب سمجھتے ہیں سن لو بیشک انکا خرچنا انکی نزدیکی ہے (خداوند کریم سے) اللہ انکو ضرور اپنی رحمت میں لیگا

ف۱۵ یہ جملہ کہ (ہم کسی پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے) جملہ معترضہ ہے اور اصل ترجمہ یوں ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنتی ہیں ہمیشہ جنت ہی میں رہینگے اس جملہ کے بیچ میں لانے سے یہ اظہار ہے کہ جنت میں جانے کے لئے اللہ نے سہل اور آسان کام فرض کیے ہیں جو انسانی طاقت کے موافق ہیں تو ہر شخص کو انکے بجالانے کی کوشش کرنا چاہیے ف۱۶ [illegible]

[illegible]

نمبر	سورة	آیت	عربی متن	ترجمہ
			إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَالسّٰبِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهٰجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝	بے شک اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے اور مہاجرین اور انصار میں سے جن لوگوں نے اول ہجرت کی اور سب پہلے اسلام لائے اور جنہوں نے نیکی کی ساتھ انکی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے انکے لیے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے
١١	التوبة	١٢	التّٰئِبُونَ الْعٰبِدُونَ الْحٰمِدُونَ السّٰئِحُونَ الرّٰكِعُونَ السّٰجِدُونَ الْاٰمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنّٰهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝	(یہ لوگ ایسے ہیں) توبہ کرنیوالے اللہ کی عبادت کرنے والے اللہ کی تعریف کرنیوالے روزہ رکھنے والے رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے (یعنے نمازی) اچھی بات کا حکم دینے والے بری بات سے منع کرنیوالے اور اللہ تعالی نے جو حدیں باندھ دی ہیں انکو سنبھالنے والے اور ایسے مسلمانوں کو خوشخبری دے
،،	یونس	١	إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَانِهِمْ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ فِي جَنّٰتِ النَّعِيمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝	بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کی وجہ سے نیک کام کیے انکا مالک انکو (جنت کا رستہ) دکھائے گا انکے تلے عیش کے باغوں میں (ہر وقت) نہریں بہ رہی ہونگی انکی پکار (اپنے خادموں کو) یہ ہوگی سبحانک اللھم اور (آپسمیں) ان کی ملاقات سلام اور اخیر پکار انکی یہ ہوگی الحمد للہ رب العالمین۔
،،	،،	٣	لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝	جن لوگوں نے بھلائی کی انکو بھلائی ملے گی اور کچھ بڑھ کر بھی اور انکے چہروں پر نہ کالک چھائیگی نہ رسوائی یہی لوگ جنتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (یعنے جنت میں)
،،	،،	٧	أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمٰتِ	سن رکھو جو لوگ اللہ تعالے کے ولی (دوست) ہیں نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشی ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالے کی باتیں بدل نہیں

ف یہ وہ صحابہ ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی یا جو بیعۃ الرضوان میں حاضر تھے یا جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے [illegible] ف اس میں سارے مسلمان [illegible] قیامت تک [illegible] اور انکے افعال اور اقوال نیک ہیں [illegible] خدا اُن سے خوش وہ خدا سے خوش [illegible] ف اسحاق بن ابراہیم نے کہا مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر رض مسلمان ہوئے [illegible] حضرت خدیجہ [illegible] حضرت علی [illegible] زید بن حارثہ [illegible] عثمان [illegible] زبیر [illegible] عبدالرحمن ابن عوف [illegible] سعد بن ابی وقاص [illegible] طلحہ [illegible] مہاجرین اولین اور سابقین ہیں جن کا ذکر اللہ تعالی نے اس آیت میں فرمایا [illegible] انصار میں سے سابقین اولین وہ [illegible] لیلۃ العقبہ میں بیعت کی [illegible] ف اخلاص [illegible] ف یا روزہ میں سیر و سیاحت کرنیوالے یا مجاہدین یا طالب علم کے لئے ملکوں میں پھرنے [illegible] ف بہشت اور اللہ کی رضامندی کی [illegible] ف تیری ذات پاک ہے [illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱۱	هود	۲	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اپنے مالک کے سامنے عاجزی کرتے رہے وہی جنتی ہیں جو ہمیشہ جنت میں رہیں گے
″	″	۹	وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝	اور جو لوگ نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں رہیں گے ہمیشہ اسی میں جب تک (جنت کے) آسمان اور زمین قائم رہیں گے مگر جن کو تیرا مالک چاہے[1] بخشش ہے جس کی کوئی انتہا نہیں[2]
۱۳	الرعد	۳	اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝	اور اللہ کے ساتھ جو عہد ہوا ہے اسکو پورا کرتے ہیں[3] اور قول شکنی نہیں کرتے (اپنا اقرار نہیں توڑتے) اور جس چیز کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسکو جوڑے رکھتے ہیں[4] اور اپنے مالک سے ڈرتے ہیں[5] اور (قیامت کے دن) بری طرح حساب ہونے سے خوف کرتے ہیں[6] اور جن لوگوں نے اپنے مالک کی خوشی کے لیے صبر کیا اور نماز کو درستی سے ادا کیا[7] اور جو ہم نے انکو (مال) دیا اسمیں سے چھپے اور کھلے (اللہ کی راہ میں خرچ کیا زکوٰۃ دی) اور برائی کے بدل (لوگوں سے) بھلائی کی[8] انہیں لوگوں کو پچھلا گھر ملیگا (وہ کیا ہے) رہنے کے باغ ہیں جنمیں وہ (خود) جائیں گے اور انکے باپ دادوں اور بی بیوں اور اولاد میں سے جو نیک ہونگے[9] اور (جنت کے) ہر ایک دروازے سے فرشتے انکے پاس آئینگے (کہیں گے) تم سلامت رہو (یہ جو تم کو ملا) تمہارے صبر کا بدلہ ہے تم کو یہ پچھلا گھر مبارک
″	″	۴	اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝	جو ایمان لائے اور انکے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے تسلی ہوتی ہے[10] سن لو اللہ ہی کی یاد سے دلوں کو چین آتا ہے[11] جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انکو (آخرت میں) خوشی اور اچھا ٹھکانا ہے[12]

[1] وہ چند روز تک جنت میں جانے دیا جائیگا انکو عذاب ہوگا بعد اس کے وہ بھی جنت میں جائینگے مراد وہی گنہگار موحد ہیں ۱۲ [2] یہ جنت تیرے مالک کی ۱۲ [3] کبھی ختم نہ ہوگی [illegible] روز الست کا عہد یا وہ عہد جو اس نے قرآن میں اتارا ۱۲ [4] یعنی ناتا رشتہ نہیں توڑتے یا ہر ایک کا حق ادا کرتے ہیں اللہ کا اور پیغمبر کا اور مسلمانوں کا اور ہمسایہ کا اور عزیزوں [illegible] کے فرض ادا کرتے ہیں [5] اور اس کے گناہوں سے باز رہتے ہیں ۱۲ [6] جیسے کافروں سے ہوگا کہ کوئی قصور معاف نہ کیا جاویگا حدیث میں ہے کہ جس سے حساب میں جھگڑا ہوگا وہ تباہ ہوگا [illegible] مومنین کا حساب یوں ہوگا کہ انکے اعمال انکو دکھا دیے جاوینگے بقول شخصے حساب جو جو بخشش سو سو ۱۲ [7] اللہ کے حکم بجا لانے پر اور گناہ سے باز رہنے پر ۱۲ [illegible] عبادت [illegible] ہو تو یہ ہے ۱۲ اپنے وقت پر شرائط اور آداب کے ساتھ ۱۲ [8] یا نیک عمل کرکے گناہ کو مٹا دیتے ہیں جیسے حدیث میں ہے کہ بدی کے بعد نیکی کر وہ اسکو مٹا دیگی ۱۲ [9] [illegible] میں ان باغوں میں داخل ہونگے نیک سے مراد یہ ہے کہ جو مسلمان مومن تھے مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ جو اگر اونچے درجہ کے ہوں انکے عزیز و اقارب بھی جنت میں جاوینگے گو انکے [illegible] کے نہ ہوں بشرطیکہ ایمان رکھتے ہوں ۱۲ [10] یہ ایمان کی نشانی ہے مومن کو تسلی [illegible] جہاں تک [illegible] اسکی [illegible] [11] [illegible] عبادت میں [illegible] کسی [illegible] ایک [illegible] [12] [illegible] اور وہاں کی ٹھنڈی ہوائیں بہار ہیں بہتر ہے [illegible] حدیث میں ہے [illegible] جنت میں ایک درخت ہے [illegible] تک اس کے سایہ میں چلتا رہے ۱۲

۱۳	ابراھیم	۴	وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۔	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ بہشت کی باغوں میں داخل کیے جاوینگے جنکے تلے نہریں بہ رہی ہونگی وہ انہی مالک کے حکم سے انہیں ہمیشہ رہینگے ملاقات ان کی وہاں سلام ہوگی ۔ ف۱
۶	۶	۶	يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ	جو لوگ ایماندار ہیں اللہ تعالی انکو ٹھیک بات (یعنی کلمہ شہادت) پر دنیا کی زندگی میں قائم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ۔ ف۲
۱۴	الحجر	۴	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ؕ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۔ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۔ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۔	جو لوگ پرہیزگار ہیں (شرک اور کفر سے بچتے ہیں) وہ باغوں اور چشموں میں ہونگے (انسے جا تیوقت فرشتے کہینگے) تم ان میں سلامتی کے ساتھ (بے کھٹکے) جاؤ اور جو کچھ (دنیا میں) انکے دلوں میں رنج تھا وہ ہم نکال ڈالینگے بھائی بھائی کی طرح تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے) ہونگے ف۳ انکو بہشت میں نہ کسیطرح کی تکلیف ہوگی اور نہ وہ (کبھی) اس میں سے نکالے جائیں گے ۔ ف۴
۱۴	النحل	۴	وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔	اور جو لوگ پرہیزگار (مومن) ہیں انسے کہا گیا کہ تمہارے مالک نے کیا اتارا تو کہنے لگے اچھا (اتارا) جنھوں نے بھلائی کی انکو اس دنیا میں بھی بھلائی ملیگی ف۵ اور آخرت کا گھر تو (انکے لیے کہیں) بہتر ہے ف۶ اور پرہیزگاروں کا گھر کیا اچھا ہے رہنے کے لیے باغ ہیں جن میں جاویں گے انکے تلے نہریں بڑی بہ رہی ہیں جو چاہیں گے وہ انکے لیے وہاں حاضر اللہ تعالی پرہیزگاروں کو ایسا ہی بدلہ دے گا جنکی جانیں فرشتے جب نکالتے ہیں تو وہ کفر (اور شرک سے) پاک ہوتے ہیں ف۸ فرشتے کہتے ہیں تم سلامت رہو ف۹ (مرنے سے) اپنے (نیک) کاموں کے بدل بہشت میں جاؤ ف۱۰
۶	۶	۱۳	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔	مرد ہو یا عورت جو کوئی ایمان کے ساتھ نیک کام کرے تو ہم (دنیا میں) اسکی زندگی پاک زندگی کرینگے ف۱۱ اور ان کو ایسے لوگوں کو، ہم (قیامت میں) ضرور ان کے بہتر کاموں کا بدلہ دیں گے ۔ ف۱۲

ف۱ یعنی ایک دوسرے سے ملتے وقت سلام علیکم کہا کرینگے یا فرشتے انسے ملکر سلام کرینگے ۱۲ ف۲ یعنی قبر میں بھی وہ منکر نکیر کا جواب برابر دیتے ہیں اور توحید پر مضبوط رہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ۔ اور یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت سے یہی مراد ہے ۱۲ ... [illegible]

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			هُمْ يُحْسِنُونَ ۝	کفر اور گناہوں سے بچتے ہیں) اور جو نیک ہیں
۲۸	الکھف	۴	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو اچھے کام کرنے والے کا بدلہ ہم ضائع نہیں ہونے دینگے ان لوگوں کے لیے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں انکو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز مہین ریشمی کپڑے اور موٹے ریشمی کپڑے پہنیں گے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے (سبحان اللہ انکے کاموں کا کیا اچھا بدلہ ملے گا اور بہشت بھی کیا عمدہ جگہ ہے۔ ف
۱۹	"	۱۲	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ۝	البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے انکی مہمانی فردوس کے باغ ہیں ف وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے کبھی ان کو چھوڑنا نہ چاہیں گے ف
۶	مریم	۴	إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ۝	مگر جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے ف تو ایسے لوگ بہشت میں جائیں گے اور ان پر ظلم نہ ہوگا (وہ بہشت کیا ہے) ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جنکا اللہ نے اپنے بندوں کو بن دکھائے وعدہ کیا ہے (بندوں نے ان باغوں کو نہیں دیکھا) بیشک اسکا وعدہ آکر رہیگا (یا اسکا وعدہ ضرور پورا ہوگا)
"	"	۵	وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا ۝	اور جو لوگ سیدھی راہ پر ہیں انکو اور زیادہ اللہ نیک کام کرنے کی ہدایت کرتا جاتا ہے ف اور قائم رہنے والی نیکیاں تیرے مالک کے نزدیک اچھا بدلہ رکھتی ہیں اور اچھا انجام ف
"	"	۶	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ تعالیٰ انکی محبت (لوگوں کے دلوں میں) ڈال دے گا ف
"	طٰہٰ	۳	وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ۝ جَنَّاتُ	اور جو کوئی ایمان لیکر اسکے سامنے حاضر ہوگا وہ (دنیا میں نیک کام بھی) کرچکا ہو تو ایسے لوگوں کو بلند درجے ملینگے ف ہمیشہ رہنے کے

ف ایک آیت میں یوں ہے کہ چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے ایک میں یوں ہے کہ سونے اور موتی کے مطلب یہ ہے کہ ہر طرح کے کنگن انکو ملیں گے سونے کے چاندی کے جواہرات کے [illegible] فردوس بہشت کا اچھا ہے اور سب میں بلند طبقہ ہے حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ سے فردوس مانگو وہاں کے رہنے والے عرش کی چرچراہٹ سنتے ہیں [illegible] عرش سے قریب ہیں اور وہاں سے جنت کی نہریں بہتی ہیں [illegible] [illegible]

نمبر	سورۃ	آیت		
			عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰی ۝	باغ جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ سدا انمیں رہیں گے اور جو کوئی (کفر اور گناہوں کی نجاست سے) پاک ہے اسکا یہی بدلہ ہے
۱۴	طٰہٰ	۶	وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا یَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ۝	اور جو ایمان کے ساتھ اچھے کام کرے گا اسکو نہ بے انصافی کا ڈر ہوگا نہ حق تلفی کا ف
۱۶	؍؍	۷	فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی ۝	تو جو کوئی میری ہدایت پر چلا وہ دنیا میں بہکیگا اور نہ آخرت میں بدنصیب ہوگا ف
۱۷	الانبیاء	۷	فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝	تو جو کوئی نیک کاموں میں سے کچھ کام کرے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو اسکی محنت اکارت نہ ہوگی اور ہم اسکے (کاموں کو) لکھنے والے ہیں ف
؍؍	؍؍	؍؍	اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۙ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۚ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝	بیشک جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی ہو چکی ہے (لکھی جا چکی ہے) وہ دوزخ سے دور رہیں گے ف وہ تو دوزخ کی بھنک بھی نہ سنیں گے ہمیشہ جو جی چاہے اسمیں بسر کرینگے (ہر ایک خواہش پوری ہوگی) انکو بڑی گھبراہٹ (قیامت) کا کچھ رنج نہ ہوگا اور فرشتے (جنت کے دروازوں پر) انکا استقبال کرینگے (کہیں گے) یہی تو وہ دن ہے جسکا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا ف
؍؍	؍؍	؍؍	وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۝	اور ہم توزبور میں لوح محفوظ کے بعد لکھ چکے ہیں کہ بہشت یا بیت المقدس) کی زمین کے مالک میرے نیک بندے ہوں گے
؍؍	الحج	۲	اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے انکو (آخرت میں) اللہ تو باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں بیشک اللہ تو جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ف
؍؍	؍؍	۳	اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ۝ وَهُدُوْٓا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ	جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے انکو اللہ ایسے باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہاں انکو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ریشمی ہوگا ف اور انکو پاکیزہ بات کی طرف لیجائینگے اور خوبیوں والے (خدائے تعالے) کی راہ پر

ف قتادہ نے کہا بے انصافی یہ ہے کہ اس کے گناہ بڑھا دیئے جائیں اور حق تلفی یہ ہے کہ نیکیاں برباد ہوں ۱۲ ف معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی کتاب پر چلنا دنیا اور آخرت دونوں کا بچاؤ ہے ۱۲ ف اسکا ہر نیک کام نامہ اعمال میں لکھ لیا جاتا ہے ۱۲ ف اس آیت سے وہ اعتراض دفع ہو گیا کہ جب پوجنے والے اور جنکو پوجتے ہیں وہ دونوں دوزخ کے ایندھن بنیں گے تو پھر فرشتے اور حضرت عیسیٰ انکو بھی لوگ پوجتے ہیں کیا یہ بھی دوزخ میں جائیں گے۔ اس آیت میں بتلا دیا کہ جنکے لیے پہلے نیکی لکھی گئی ہے وہ تو دوزخ کی بھنک بھی نہ سنیں گے ۱۲ ف اس کی آہٹ تک نہ پائیں گے ۱۲ . . . .

ف کہ اس دن تم کو بہت عیش نصیب ہوگا باقی دنیا تو مومن کے لئے قیدخانہ ہے اگر کوئی اور رنج نہ ہو تو یہی فکر کیا کم ہے کہ دیکھئے خاتمہ کیسا ہوتا ہے اور قبر میں کیونکر گذرتی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ان الذین سبقت لہم منا الحسنی پھر کہا کہ میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف ان لوگوں میں سے ہیں۔ بڑی گھبراہٹ کا وقت سارے عالم پر ہوگا کسی کی مجال نہیں کہ اسکے حکم سے جنبش کر سکے ۱۲ ف یعنی حریر جو خالص ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں حدیث میں ہے جو کوئی دنیا میں حریر پہنے گا اسکو آخرت میں حریر پہننے کو نہ ملیگا ف یعنی اس مقام پر جہاں بہتر اور پاکیزہ کلام سنیں گے فرشتوں کا سلام اور انکی مبارکبادی ۱۲

پارہ	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
			هُدُوا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ	[illegible]
۱۷	الحج	۵	اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ؏	اللہ بیشک ایمان والوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی دغاباز ناشکرے کو پسند نہیں کرتا ۔ ف
〃	〃	۶	اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ؀	یہ مسلمان ایسے ہیں کہ اگر ہم انکو ملک میں جما دیں (انکی حکومت قائم کر دیں) تو نماز کو درستی سے پڑھیں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھی بات کا حکم کرینگے اور بری بات سے منع کرینگے اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ف
〃	〃	۷	فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ؀	پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام (بھی) کیے انکے لیے آخرت میں گناہوں کی بخشش اور عزت کی روزی (یعنی بہشت) ہے
〃	〃	۸	فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ؀	تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے وہ آرام کے باغوں میں ہونگے (چین اڑائیں گے)
۱۸	المؤمنون	۱	قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؀	ایمان والے مراد کو پہنچ گئے وہ جو اپنی نماز میں دل لگاتے ہیں ف اور وہ جو نکمی باتوں کی طرف دھیان نہیں کرتے اور وہ جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں ف اور وہ جو اپنی خواہش کا مقام (شرمگاہ) تھامے رہتے ہیں (کسی سے اپنی خواہش پوری نہیں کرتے) مگر اپنی بی بیوں یا لونڈیوں سے اپنر کوئی الزام نہیں پھر جو کوئی ان (دو) کے سوا اور طرح سے شہوت نکالنا چاہے تو ایسے ہی لوگ (حد سے) بڑھے ہوئے ہیں ف ۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں ف اور وہ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں ف یہی لوگ [illegible] میراث لیں گے ۔ فردوس کے [illegible] ۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ف
〃	〃	۴	اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ	جو لوگ اپنے مالک کے خوف سے لرزتے رہتے ہیں

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور وہ (دنیا میں) عمدہ بات کی ہدایت دیے گئے تھے یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنے کی اور انکو اچھا رستہ (یعنی) خوبیوں والے خدا اور [illegible] انکو بالکل [illegible] کیں گے انکی قسمت کے کارخانے بے انتہا ہیں وہ کسی نہ کسی طرح سے ایماندار لوگوں کا [illegible] اس آیت کے [illegible] مسلمان [illegible] آخر اسلام کو غلبہ ہو گیا ف [illegible] دغاباز ناشکرے ہیں سچے مالک کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے ہیں [illegible]

ف اس آیت میں [illegible] صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف کی اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو انکا [illegible] منظور ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا صحابہ [illegible] مسلمان [illegible] بڑے بڑے سلطان والوں بادشاہوں پر غالب کیا اور ایران اور روم اور شام اور مصر اور ترکستان اور عرب اور افریقہ کے کئی حصوں میں [illegible] آیت ہم لوگوں کے باب میں اتری ہم ناحق اپنے ملک سے نکالے گئے اور جب اللہ تعالیٰ نے ہم کو [illegible] نماز درستی سے پڑھی زکوٰۃ دی [illegible] بات سے منع کیا [illegible] انکی دنیا بھی اچھی ہوئی اور آخرت تو بہتر ہے [illegible]

[illegible] خشوع فرض ہے ف یعنی بات [illegible] مراد ہے [illegible] شکر [illegible] سورۃ مکی ہے اور زکوٰۃ مدینہ میں فرض ہوئی ف [illegible] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ [illegible] حرام ہے [illegible] ف [illegible] امانت [illegible] خیانت نہیں کرتے [illegible] وعدہ [illegible] دغابازی نہیں کرتے [illegible]

[illegible] جماعت [illegible]

		۱	وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ۝	اور جو اپنے مالک کی آیتوں پر یقین رکھتے ہیں (اُنکے مطلب کو حق سمجھتے ہیں) اور جو اپنے مالک کے ساتھ شرک نہیں کرتے (اسکو کسیکا شریک نہیں سمجھتے) اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں (اپنا مال) دیتے ہیں اور دینے پر اُنکے دل میں ڈر رہتا ہے کہ اُنکو اپنے مالک کے پاس لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور ان میں آگے بڑھ جاتے ہیں
〃	النور ۲۴	۰	إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۔	ایماندار لوگ جب (اُنکا جھگڑا) فیصلہ کرنیکے لیے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کیطرف بلائے جاتے ہیں تو بس یہی کہتے ہیں ہمنے سُنا اور مان لیا۔
〃	〃	۷	وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝	جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ تعالیٰ نے اُنسے وعدہ کیا ہے کہ (ایک نہ ایک دن) اُنکو ضرور ملک میں حکومت دیگا جیسے اُس نے اگلے لوگوں کو اُنسے پہلے حکومت دی تھی اور جس دین کو اُنکے لیے پسند کیا ہے وہ اُنکے لیے جما دیگا اور اُنکو جو دشمنوں سے اسوقت ڈر ہے اسکے (بعد ڈر کے) بدل اُنکو امن دیگا وہ مجھکو پوجتے رہینگے میرے ساتھ کسیکو شریک نہیں کرینگے اور جو شخص اسکے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں
〃	〃	۹	إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝	سچے ایماندار وہی ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے اور جب کسی جمع ہونیکے کام میں پیغمبر کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک اس سے اجازت نہ لیں وہاں سے (اٹھکر) نہیں جاتے بیشک جو لوگ تجھ سے (جاتےوقت) اجازت لیتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول پر ایمان رکھتے ہیں پھر جب یہ لوگ اپنے کسی کام کے لیے تجھ سے (جانے کی) اجازت مانگیں تو جسکو تو چاہے ان میں سے اجازت دے اور اللہ سے اُنکی بخشش کی دعا کر بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

[illegible] اسلام کا دین [illegible] کافروں کی دشمنی سے [illegible] اطمینان سے زندگی بسر کرینگے [illegible] ... [illegible] حضرت ابوبکرؓ [illegible] خلافت [illegible] ... [illegible] سلطنت [illegible] خلافت کی [illegible] ... [illegible] اجازت [illegible] مجلس سے چلے جاتے [illegible] ... [illegible] معلوم نہیں [illegible] قبول ہوتا ہے یا نہیں [illegible] ... [illegible] معلوم نہیں [illegible] روایت حضرت عائشہؓ [illegible]

[illegible]

هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ۝ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىِٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا ۝ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓىِٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ

[illegible] اور وقار کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے ہمکلام ہوتے ہیں تو کہتے ہیں اچھا صاحب سلام اور جو راتوں کو اپنے مالک کے آگے سجدے اور قیام میں رہتے ہیں اور جو ریوں دعا مانگتے ہیں مالک ہمارے دوزخ کا عذاب ہم سے ٹالدے کیونکہ دوزخ کا عذاب کافروں اور گنہگاروں کے لیے اٹل ہے وہ ہر طرح بُری ہے وہاں تھوڑی دیر رہنا ہو یا ہمیشہ رہنا ہو اور جو خرچ کرتے وقت بیکار اپنا پیسا نہیں اڑاتے اور نہ تنگی کرتے ہیں (کہ ضرورت میں بھی نہ اٹھائیں) اور بیچ بیچ میں انکا خرچ رہتا ہے اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو نہیں پکارتے اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہو اسکو نہیں مارتے مگر حق پر (جیسے خون کے بدلے خون) اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی یہ کام کرے گا وہ (اپنے کیے کا) بدلہ پائیگا اسکو قیامت کے دن دونا عذاب ہوگا اور وہ اس میں ذلیل ہوکر ہمیشہ رہیگا مگر جو شخص دنیا ہی میں ان گناہوں سے توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو کوئی گناہ سے توبہ کرے اور نیک کام کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کیطرف پورا پھرا آتا ہے اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے (یا جھوٹ فریب نہیں کرتے) اور جب بیہودہ کام پر نکلیں (اتفاق سے اسپر گذر ہو) تو عزت بچا کر چلے جاتے ہیں اور جنکو انکے مالک کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہوکر ان پر نہیں گرتے اور جو یہ دعا کرتے ہیں مالک ہمارے ہمکو ایسی بی بیاں اور اولاد عطا فرما جنکی طرف سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہمکو پرہیزگاروں کا سردار بنا ان لوگوں کو بہشت کے بالاخانے انکے صبر کے بدلے میں ملیں گے

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			فِيهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝	اور انکا ملاقات اور سلام کر استقبال کیا جائیگا ہمیشہ اس میں رہیں گے وہ اچھا ٹھکانا اور اچھا مقام ہے
٢٠	النمل	٨	مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَىِٕذٍ اٰمِنُوْنَ ۝	جو شخص قیامت کے دن کوئی نیکی لیکر آئیگا اسکو اس سے بہتر بدلہ ملیگا ایسے لوگ اس دن گھبراہٹ سے بےخطر رہینگے (انکو گھبراہٹ نہ ہوگی)
٢٠	القصص	٧	فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝	البتہ جس نے (دنیا میں شرک سے) توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے اسکو نجات کی امید رکھنا چاہیے
٢٠	″	٩	تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝	یہ آخرت کا گھر ان لوگوں کو ہم دینگے جو دنیا میں بڑائی کرنا نہیں چاہتے اور نہ دھند مچانا اور انجام انہی کا بھلا ہوگا جو پرہیزگار ہیں
٢٠	العنکبوت	١	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکی برائیاں ہم ضرور اتار دیں گے (مٹا دیں گے) اور اُن کے اچھے کاموں کا بدلہ اچھے سے اچھا دیں گے۔
″	″	٢	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو ہم ضرور نیکوں میں شریک کریں گے ؏
٢١	″	٦	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو ہم جنت کی بالاخانوں (ماڑیوں) میں جگہہ دینگے انکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہونگی ہمیشہ ان میں رہیں گے (نیک) عمل کرنے والوں کا جنہوں نے تکلیف پر صبر کیا اور اپنے مالک پر بھروسا کیے رہے۔ کیا عمدہ بدلہ ہے
″	″	٧	وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں کوشش کی (یا جہاد کیا کافروں سے لڑے) ہم انکو ضرور اپنے قرب کے رستے دکھلا دینگے اور بیشک اللہ (اپنی مدد سے) نیک لوگوں کے ساتھ ہے
″	الروم	٢	فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝	پھر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ایک باغ میں انکی آؤبھگت ہوگی ؎
″	لقمٰن	١	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکے لیے (بڑے) لطف کے (مزے کے) باغ ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (چین اڑائیں گے)

[illegible] فرشتے ملاقات کے وقت انکو سلام کرینگے ؎ یا نیک لوگ جس مقام میں رہیں گے یعنی جنت میں وہاں لیجائیں گے ۱۲ [illegible]
[illegible] بعضوں نے کہا عمل کیا سہل بن عبد اللہ نے کہا مراد یہ ہے کہ حدیث شریف کو پہنچا یا اور بدعت کو مٹایا [illegible]
[illegible] رضامندی کے لئے کیجاتے وہ سب اس میں داخل ہیں ۱۲ ؎ وہ کبھی ذلیل نہیں ہوسکتے بلکہ مرے بعد بھی انکی عزت قائم رہتی ہے [illegible]
[illegible] ایک حدیث میں ہے قیامت کے دن اللہ فرمائیگا وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے اپنے کان اور آنکھ دنیا میں شیطان کے [illegible]
[illegible] ؎ حدیث میں ہے [illegible]
سے مراد یہاں لا الہ الا اللہ ہے اور برائی سے مراد شرک ہے بعضوں نے کہا نیکی سے اخلاص مراد ہے یا ہر ایک قسم کی نیکی مراد ہے ۱۲ ؎ یعنی
مسلمانوں سے تکبر اور غرور نہیں کرتے ۱۲ ؎ یعنے فساد کرنا چاہتے ہیں مثلاً خون۔ ڈاکہ۔ چوری۔ زنا۔ شراب خواری
یا شرک پھیلانا چاہتے ہیں عمر بن عبد العزیز (جو خلفائے راشدین میں سے ہوئے ہیں) مرتے وقت اس آیت کو پڑھتے رہے یہانتک کہ انکی جان
نکل گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت عادل بادشاہ اور عادل حاکموں کے حق میں اتری ہے ۱۲۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اِنَّهٗ حَكِيْمٌ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ	اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہی اور وہ زبردست ہو حکمت والا
۲۱	لقمن ۳۱	۳	وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝	اور جو شخص خداتعالیٰ کے سامنے اپنا سر جھکائے رہے اور وہ نیکی پر ہو تو اس نے مضبوط کنڈہ تھام لیا اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سب کاموں کا انجام ہے ف۱
ایضاً	السجدۃ ۳۲	۲	اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝	ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انکو وہ آیتیں سمجھائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ خوبی بیان کرتے ہیں ف۲ اور غرور نہیں کرتے ف۳ انکی کروٹیں بچھونوں سے الگ رہتی ہیں ف۴ اپنے مالک کو اسکے عذاب سے ڈر کر اور اسکی رحمت کی امید رکھ کر پکارتے ہیں ف۵ اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں
۲۱	ایضاً	ایضاً	اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو آخرت میں رہنے کے باغ ملینگے یہ مہمانداری انکے اچھے کاموں کا بدلا ہوگی
۲۲	الاحزاب ۳۳	۵	اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝	بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنیوالے مرد اور ڈرنیوالی عورتیں اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی فرجگاہ کو گناہ سے بچانے والے مرد اور بچانیوالی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنیوالے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لیے اللہ نے انکے گناہوں کی بخشش اور بڑا ثواب تیار رکھا ہے ف۶
ایضاً	ایضاً	۷	وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝	اور جو لوگ مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو بغیر کچھ کیے بے قصور ستاتے ہیں تو انہوں نے اپنی گردن پر جھوٹ اور کھلم کھلے گناہ کا بوجھ لیا ف۷
ایضاً	السبا ۳۴	۵	وَمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ	اور (لوگو) تمہارے مال اور اولاد کے زیادہ ہونے سے تمکو ہماری

ف۱ وہی انکا بدلہ دیگا ۔ ف۲ سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہیں ۔ ف۳ سجدہ کرنے سے جیسے کہ کافر کیا کرتے تھے ۔ ابن عباسؓ نے کہا جماعت کی نماز میں تکبیر سے غرور نہیں کرتے اس مقام پر حاضر ہونے والے ۔ ف۴ بعض رات کو بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرتے ہیں ۔ بعضوں نے کہا مغرب اور عشا کے بیچ میں نفل پڑھتے ہیں ۔ ف۵ ابن عباسؓ نے کہا [illegible] سے ڈر کر اور بہشت کی امید رکھ کر عبادت کرتے ہیں ۔ ف۶ بی بی ام سلمہؓ نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا قرآن میں ہم عورتوں کا ذکر نہیں ہوتا مردوں کا ہوتا ہے اسوقت یہ آیت اتری ۔ ف۷ کہتے ہیں یہ آیت حضرت علیؓ کے حق میں اتری ہے کہ لوگ انپر ناحق طوفان جوڑتے تھے بعضوں نے کہا حضرت عائشہؓ کے باب میں نازل ہوئی ہے بعضوں نے کہا ہے زانیوں کے بارے میں اتری ہے جو زبردستی عورتوں کا پیچھا کرتے اور وہ زنا سے ناراض ہوتیں فضیل بن عیاض رحمۃ نے کہا ہے کہ ایک کتے یا سور کو بھی بے سبب تکلیف دینا نہ چاہیے تو مومن کو تکلیف دینا کیونکر درست ہوگا ۔

عِنْدَنَا زُلْفٰۤى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِى الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝

نزدیک کا درجہ میں مل سکتا البتہ جو کوئی ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ایسے لوگوں کو انکے کاموں کا دوسرا ثواب ملیگا اور وہ بہشت کے جھروکوں میں امن سے رہینگے (کوئی فکر نہ ہوگی)

۲۲ — فاطر — ۱

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو (گناہوں کی) بخشش ہوگی اور انکو بڑا ثواب ملیگا ۔ ف۱

〃 — 〃 — ۴

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۗ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۝ الَّذِيْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝

ان میں کچھ تو گنہگار ہیں اور کچھ بیچ بیچ میں چلنے والے ہیں اور کچھ اللہ تعالے کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں یہی تو خدا کا بڑا فضل ہے ف۲ (ان لوگوں کے لیے) ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں ان میں داخل ہونگے وہاں انکو سونے کے کنگن پہنائے جائینگے اور موتی اور انکی پوشاک ریشمی ہوگی اور یہ لوگ بہشت میں داخل ہوکر کہیں گے شکر اللہ کا جس نے ہم سے (ہر طرح کا) رنج دفع کر دیا بیشک ہمارا مالک (بڑا) بخشنے والا قدردان ہے جس نے اپنے فضل سے ہم کو ہمیشہ رہنے کے گھر (جنت میں) لا اتارا ہمکو اس گھر میں نہ کوئی تکلیف پہنچیگی نہ ہمکو اس میں کسیطرح کی تھکن ہوگی ف۳

〃 — یٰسٓ — ۱

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِىَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝

تو تو اسی شخصکو ڈرا سکتا ہے جو قرآن کی پیروی کرے اور بن دیکھے خدا سے ڈرے اسکو بخشش اور اچھے ثواب کی خوشخبری سنا

۲۳ — والصّٰفّٰت — ۲

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ

مگر پروردگار کے خاص (چنے ہوئے) بندے انکے لیے رات کی روزی ہے (طرح طرح کے) میوے اور آرام کے باغوں میں انکی عزت ہو رہی ہے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہونگے ف۴ (پانی کی نہر کیطرح) بہتی ہوئی صاف ستھری شراب کا دور ان پر چل رہا ہوگا پینے والوں کو مزہ دیگا ف۵ نہ اس سے کچھ آنکھ کا سر پھریگا) اور نہ اس (کے پینے) سے عقل جاتی رہیگی ف۶ اور انکے پاس نیچے نگاہ رکھنے والی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہونگی گویا وہ شتر مرغ کے انڈے ہیں جو ڈھانپ کر رکھے گئے ہیں ف۷ پھر وہ بہشتی لوگ ایک

ف۱ بہشت ... [illegible]

نمبر	سورة	تعداد	آیت	ترجمہ
			فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۝ يَقُولُ أَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ۝ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ۝ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝ قَالَ تَاللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ۝ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ۝	[illegible] (دوسرے سے ... ان میں سے ایک) کہیگا دنیا میں میرا ایک ساتھی تھا (کافر) وہ کہا کرتا تھا کیا تو بھی (اسبات کو) مانتا ہے جب ہم مر جائینگے اور مٹی اور ہڈیاں رہجائینگے تو ہم (پھر دوبارہ زندہ ہوکر) بدلہ پائینگے (وہ جنتی اپنے ساتھ والے جنتیوں سے یا اللہ) کہیگا کیا تم اسکو جھانکنا چاہتے ہو پھر وہ جھانکیگا تو اپنے ساتھی کو بیچ دوزخ میں پڑا ہوا دیکھیگا وہ (اپنے ساتھی کو دوزخ میں دیکھکر) بول اٹھیگا قسم خدا کی تو تو مجھے بھی تباہ کرنے ہی کو تھا اور اگر میرے مالک کا مجھ پر احسان نہوتا تو میں بھی ان لوگوں میں ہوتا جو دوزخ میں (تیرے ساتھ ہیں) کیا ہم (جنتیوں کا یہ حال نہیں ہے کہ) ایکبار جو مرنا تھا مر چکے اب (کبھی) ہم کو موت نہیں ہے اور نہ ہمکو عذاب ہوگا بیشک یہ تو بڑی کامیابی ہے ایسی چیز کے واسطے محنت کرنیوالوں کو محنت کرنی چاہیے
۲۳	والصّٰفّٰت	۲	إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝	مگر جو ان میں اللہ تعالے کے خالص بندے تھے (وہ بچ گئے)
؍	صٓ	۴	وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ۝ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ۝ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ۝	اور پرہیزگاروں کیلیے (آخرت میں بھی) اچھا ٹھکانا ہے ہمیشہ رہنے کے باغ جنکے دروازے انکے لیے کھلے ہیں ان میں تکیے لگائے (بیٹھے) ہونگے وہاں بہت سے میوے منگوائینگے اور پینے کے لیے شراب (منگوائینگے) کھانے پینے کی (...) اور انکے پاس نیچی نگاہ والی (شرمگین) ہمعمر بیبیاں ہونگی ایک ہی عمر کی یہ وہ (نعمتیں) ہیں جنکا تم سے قیامت کے دن وعدہ کیا جاتا ہے بیشک یہ ہماری دی ہوئی روزی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ ف
؍	الزمر	۲	لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	جو لوگ اس دنیا میں اچھا کام کرینگے انکے لیے (آخرت میں) اچھا بدلہ ہے اور اللہ تعالے کی زمین کشادہ ہے جو لوگ (بلاؤں پر) صبر کرتے ہیں انکو آخرت میں انکا ثواب بیحساب دیا جائیگا۔ ف
؍	؍	؍	وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ	اور جو لوگ شیطان کی پوجنے سے بچے رہے اور اللہ تعالی کی طرف رجوع ہوئے انکے لیے (جنت کی) خوشخبری ہے

[illegible]

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝

البتہ جو لوگ اپنے مالک سے ڈرتے رہے انکے لیے بہشت میں بالاخانے ہیں انکے اوپر اور بالاخانے (عمدہ بعمدہ کئی منزلہ) جن کے نیچے ندیاں پڑی بہ رہی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور جو شخص سچی بات لیکر آیا اور جس نے اسکو سچا جانا ایسے ہی لوگ پرہیزگار ہیں وہ جو خواہش کرینگے انکو مالک کے پاس ان کو ملیگا نیکوں کا یہی بدلہ ہے (نیک وہ) اسلیے (ہوی) کہ انہوں نے بُری سے بُرا جو کام کیا اللہ تعالیٰ اسکو انپر سے اتار دیگا اور انکے اچھے سے اچھے کام کا نیگ ان کو بدلہ میں دے گا۔

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ؗ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

جو لوگ (شرک اور کفر سے) بچے رہے انکو کامیابی کے ساتھ اللہ بچاویگا انکو تکلیف چھو بھی نہیں اور نہ وہ رنجیدہ ہونگے

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

اور جو لوگ (دنیا میں) اپنے مالک سے ڈرتے رہی انکو ٹولیاں ٹولیاں بنا کر بہشت کی طرف لیجائیں گے جب وہ وہاں پہونچیں گے اور بہشت کے دروازے (پہلے ہی سے) کھلے ہونگے اور وہاں کے داروغہ انسے کہینگے سلام علیکم تم تو مزے میں رہے اب بہشت میں جاؤ ہمیشہ وہیں رہو اور بہشتی لوگ یوں کہینگے شکر اس خدا کا جسنے اپنا وعدہ ہمکو سچ کر دکھایا اور (بہشت کی) زمین کا ہمکو وارث بنایا ہم بہشت میں جہاں چاہیں وہاں رہیں تو نیک کاموں میں محنت کرنیوالوں کو کیا اچھا نیگ ملا

المؤمن

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اور جو کوئی مرد یا عورت اچھا کام کرے ایمان کے ساتھ تو ایسے ہی لوگ بہشت میں جائیں گے وہاں بے حساب روزی پائیں گے۔

حٰمٓ السجدة

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو ایسا نیگ ملیگا جسکی انتہا نہیں (للعم بحساب)

[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۴۱	حٰم سجدہ	۴	إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ۝ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝	جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لیے (موجود ہوگی)۔ (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۔ اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں
۴۲	الشوریٰ	۳	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ بہشت کے باغوں میں (ہوں گے) وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس (موجود) ہے یہی بڑا فضل ہے۔ یہی وہ (انعام) ہے جس کی خدا اپنے ان بندوں کو جو ایمان لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں بشارت دیتا ہے
〃	〃	〃	وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۝	اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کیے ان کی (دعا) قبول فرماتا ہے اور ان کو اپنے فضل سے بڑھاتا ہے
〃	〃	۴	لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۝	(اور) جو (ثواب) خدا کے ہاں ہے وہ بہتر اور قائم رہنے والا ہے (یعنی) ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں۔ اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم و تعدی ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں
۴۳	الزخرف	۷	يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ	اے میرے بندو آج تمہیں نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم غمناک ہو گے

[illegible]

			تحزنون ۚ الذين آمنوا بآياتنا وكانوا مسلمين ۚ ادخلوا الجنة أنتم وأزواجكم تحبرون ۝ يطاف عليهم بصحاف من ذهب وأكواب ۖ وفيها ما تشتهيه الأنفس وتلذ الأعين ۖ وأنتم فيها خالدون ۝ وتلك الجنة التي أورثتموها بما كنتم تعملون ۝ لكم فيها فاكهة كثيرة منها تأكلون ۝	جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے (اُنسے کہا جائیگا) تم اور تمہاری بی بیاں بہشت میں جاؤ (وہاں) تمہاری خاطر ہوگی[1] اُنپر سونے کی رکابیوں اور کوزوں کا دور چلے گا[2] اور (اُنکے سوا) جو اُنکے جی خواہش کرینگے اور آنکھوں کو اچھا معلوم ہوگا (وہ وہاں موجود ہوگا) اور (اُنسے یہ بھی کہا جائیگا) تم یہاں ہمیشہ رہوگے[3] اور یہ باغ تم کو ملا ہے تو اُن (نیک) کاموں کے سبب جنکو تم (دنیا میں) کرتے رہے تمہارے لیئے اس باغ میں بہت میوے ہیں (طرح طرح کے) انہی کو کھاتے رہو[4]
۲۵	الدخان[۴۴]	۳	إن المتقين في مقام أمين ۙ في جنات وعيون ۚ يلبسون من سندس وإستبرق متقابلين ۚ كذلك وزوجناهم بحور عين ۚ يدعون فيها بكل فاكهة آمنين ۚ لا يذوقون فيها الموت إلا الموتة الأولى ۖ ووقاهم عذاب الجحيم ۙ فضلا من ربك ۚ ذلك هو الفوز العظيم ۝	بے شک پرہیزگار لوگ (اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے) امن کی جگہ میں ہونگے باغوں اور چشموں میں ریشمی باریک اور سنگین پوشاکیں پہنے ہوئے آمنے سامنے (بیٹھے ایکدوسرے سے باتیں کر رہے ہونگے) ایسا ہی ہوگا اور ہم بڑی آنکھوں والی حوروں سے اُنکا جوڑا لگا دینگے[5] وہاں اطمینان سے ہر طرح کا میوہ منگوائینگے (اور مزے سے کھائینگے) بس جو ایک بار (دنیا میں) مر چکے اُسکے سوا پھر موت (کا مزہ) وہاں نہ چکھیں گے[6] اور اللہ تعالیٰ اُنکو دوزخ کے عذاب سے بچائے رکھیگا (اے پیغمبرؐ) یہ تیرے مالک کا فضل (اُنپر) ہوگا بیشک یہی تو بڑی کامیابی ہے۔
۲۵	الجاثیۃ[۴۵]	۴	فأما الذين آمنوا وعملوا الصالحات فيدخلهم ربهم في رحمته ۚ ذلك هو الفوز المبين ۝	پھر جو لوگ ایماندار ہیں اور انہوں نے اچھے کام (بھی) کیئے اُنکو تو اُنکا پروردگار اپنی رحمت میں لے لیگا (جنت میں داخل کریگا) یہی تو کھلی کامیابی ہے۔
۲۶	الاحقاف[۴۶]	۲	إن الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۚ أولئك أصحاب الجنة خالدين فيها جزاء بما كانوا يعملون ۝	بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ ہمارا مالک ہے پھر (اسپر) جمے رہے (شرک نہیں کی) اُنکو (قیامت کے دن) نہ ڈر ہوگا نہ غم یہی لوگ تو بہشت والے ہیں وہ اپنے (نیک) کاموں کے بدلے میں (جو دنیا میں کرتے رہے) ہمیشہ اسمیں رہیں گے۔
؍	؍	؍	أولئك الذين نتقبل عنهم أحسن	یہی لوگ تو وہ ہیں جنکے ہم اچھے کام قبول کریں گے اور

ف[1] عزت ہوگی چین کرینگے خوشی منائیں گے ۱۲ ف[2] رکابیوں میں طرح طرح کے کہانے اور میوے اور کوزوں میں طرح طرح کے شراب ہونگے ۱۲ ف[3] اب کبھی تمکو موت نہیں ہے ۱۲ ف[4] جتنا کھاؤ گے اتنا ہی پھر موجود رہیگا میوہ کم نہ ہوگا ۱۲ ف[5] حوران کو اس لیئے کہتے ہیں کہ اُنکی آنکھیں کالی ہونگی جیسا گائے اور ہرن کی آنکھیں کہتے ہیں حور کا درجہ آدمی کی عورت سے زیادہ ہے لیکن ابن مبارک نے کہا کہ جو عورت بہشت میں جائیگی اسکا درجہ حور سے زیادہ ہوگا ایک حدیث میں ہے کہ بہشتی عورت حور سے ستر ہزار درجے زیادہ افضل ہوگی ۱۲ ف[6] اور دنیا کی موت تو گذر گئی اب پھر اسکا مزہ چکھ نہیں سکتے مطلب یہ ہے کہ وہاں موت نہ ہوگی ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	آیت	ترجمہ
			مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝	ان کی برائیاں معاف کردیں گے بہشت والوں میں سچا وعدہ (پورا ہوگا) جو اُن سے (دنیا میں) کیا جاتا تھا۔
۲۶	محمد	۱	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰي مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے کام کیے اور جو محمدؐ پر اُترا (قرآن) اسپر (بھی) ایمان لائے اور وہ برحق ہے انکے مالک کے پاس سے (اُترا ہے) انکے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخشدیے اور انکا کام بنا دیا
״	״	״	وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ	اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اپنے مالک کے ٹھیک رستہ پر چلے یوں اللہ تعالیٰ لوگوں کے (سمجھانے کے) لیئے انکے حالات بیان کرتا ہے
״	״	۲	اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو اللہ ایسے باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں
״	״	״	وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝	اور جو لوگ راہ پائے ہوئے ہیں انکو اللہ اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور انکو پرہیزگاری عنایت فرماتا ہے ؏
״	״	۳	وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ	اور جو لوگ (سچے) ایماندار ہیں وہ کہتے ہیں کاش (جہاد کے باب میں) کوئی سورت اُترتی ۝
״	الفتح	۱	لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝	کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں لیجائے جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں وہ ہمیشہ انہی میں رہیں گے اور ان کے گناہ انپر سے اُتار دے اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے
״	الحجرات ۴۹	۲	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝	مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور رسولؐ پر (دل سے) یقین لائے پھر انکو (ایمان کی باتوں میں کسی طرحکا) شک نہیں رہا۔ اور اُنہوں نے اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کی ایسے ہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں
۲۶	ق	۳	لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاۗءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِۨ ادْخُلُوْهَا	(اللہ کیطرف) رجوع ہونیوالوں اللہ کی حکموں کو نگاہ رکھنے والوں سے وعدہ کیا جاتا تھا جو لوگ بن دیکھے اللہ سے ڈرتے تھے اور (یہاں) اخلاص سے بھرا ہوا دل لیکر آئے (ایسے لوگوں سے

ف۱ یعنی انہوں نے اپنے مالک کے سچے کلام یعنے قرآن کو مانا ۱۲ . . . . ف۲ کہتے ہیں جب دوسری آیت اس سورت کی اتری تو صحابہؓ نے کہا آپ کو مبارک ہو یا رسول اللہ ہمارا کیا ہونا ہے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۳ جہاد کیا زکوٰۃ دی اور دوسرے فرض سب بجالائے ۱۲ ف۴ یعنے تقوے کا مرتبہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان کی پرہیزگاری کا ثواب اُن کو عطا فرماتا ہے سید علامہ رح نے کہا تقوی کا مرتبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں آدمی غرق ہو جائے اور اسکے سوا کسی کا خیال نہ رہے صوفیہ کی اصطلاح میں اسکو فنا فی اللہ کہتے ہیں ۱۲ ف۵ اور ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دشمنوں سے لڑتے اور شہید ہوتے ۱۲ ف۶ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کا تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والے گناہوں سے بچنے والے کے لیئے وعدہ کیا جاتا تھا ۱۲

ترجمہ	آیات	رکوع	سورۃ	پارہ
کیا جائیگا (تم سلامتی کے ساتھ بہشت میں جاؤ یہ دن ہمیشہ قائم رہے گا)	بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝			
بیشک پرہیزگار (خدا تعالیٰ سے ڈرنیوالے اس دن) باغوں اور چشموں میں (نہرے کرتے) ہونگے اُن کو جو اُن کا مالک دیتا جائیگا لیتے جائینگے (خدا تعالیٰ دے اور بندہ لے نعمت پر نعمت) بیشک یہ لوگ بہشت میں جانے سے پہلے ہی نیک تھے رات کو تھوڑا ہی سوتے تھے اور سحر کے وقت استغفار کرتے رہتے تھے اور اُن کے مال میں بھیک مانگنے والے (فقیر) اور چُپ رہنے والے (فقیر) دونوں کا حصہ تھا	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝	۱	الذاریٰت ۵۱	۲۶
جو پرہیزگار ہیں وہ تو بیشک باغوں میں اور چین میں ہونگے جو میوے اُنکو مالک نے (کھانیکو) اُنکو دیئے ہونگے اُنکے مزے اُڑا رہے ہونگے اور اُنکا مالک اُنکو دوزخ کے عذاب سے بچا لیگا (اُنسے کہا جائیگا) تم جو (دنیا میں نیک) کام کیا کرتے تھے اُنکے بدل (آج) مزے سے کھاؤ اور پیو وہ ان تختوں پر جو برابر برابر بچھے ہونگے تکیے لگائے (بیٹھے) ہونگے اور ہم بڑی آنکھوں والی حوروں سے اُنکا جوڑا لگا دینگے اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنکی اولاد بھی ایمان کے ساتھ انہی کی راہ پر چلی تو اُنکی اولاد کو بھی ہم (بہشت میں) اُن سے ملا دینگے اور اُنکے (نیک) کام کا ثواب کچھ کم نہیں کرینگے ہر شخص اپنے عمل میں گروی رکھا ہوا ہے اور جو میوہ اور گوشت وہ چاہینگے ہم اُنکو برابر پہنچاتے رہینگے آپس میں شراب کا جام ایک دوسرے کے ہاتھ سے جھپٹ لینگے اسکو پینے سے نہ تو بیہودہ بکواس کرینگے اور نہ کوئی بُری حرکت اُنسے سرزد ہوگی اور (خدمت کے لیے) اُنکے چھوکرے اُنکے پاس پھرتے رہیں گے (ایسے خوبصورت) جیسے چھپے ہوئے موتی اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے پوچھا پاچھی کرینگے کہینگے (بھیا) ہم تو اس سے پہلے (جب دنیا میں) اپنے گھر میں تھے تو بہت ڈرا کرتے تھے لیکن (حقیقت تو یہ ہے کہ) اللہ نے ہمپر (بڑا) احسان کیا اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا لیا ہم تو اس سے پہلے (دنیا میں) اُسکو پکارا کرتے تھے بیشک وہ بڑا احسان کرنیوالا بڑا مہربان ہے	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۗــــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ مُتَّكِـــِٕيْنَ عَلٰي سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّــتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَـقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِی ٔ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝	۱	الطور ۵۲	۲۷

ف۱ کبھی تم کو فنا نہیں نہ کبھی بہشت سے نکلنا ہے ۱۲ ف۲ دنیا میں نیک کام کرتے رہے گناہوں سے بچتے رہے ۱۲ ف۳ اکثر رات عبادت میں گذارتے ۱۲ ف۴ سحر کے وقت سے تہجد کا وقت یعنی رات کا اخیر حصہ مراد ہے ۱۲ ف۵ بعضوں نے کہا محروم وہ شخص ہے جس کا کھیت یا گلہ تباہ ہوگیا ہو یا جو کمائی نہ کر سکتا ہو یا جسپر کوئی آفت آئی ہو۔ مراد صدقہ نفل ہے کیونکہ یہ سورت مکی ہے۔ اور زکوٰۃ مدینہ میں فرض ہوئی۔ فاطمہ بنت قیسؓ نے آنحضرت صلعم سے اس آیت کا مطلب پوچھا آپ نے فرمایا زکوٰۃ کے سوا دوسرا حق بھی مال میں ہے ۱۲ ف۶ یعنے اولاد کو اُنکے ساتھ ملا دینے سے یہ نہ ہوگا کہ اُنکے کسی عمل کا ثواب کم ہو جائے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا کہ بہشتیوں کی اولاد گو اُن سے درجے میں کم ہو مگر اُن کا دل خوش کرنیکے لئے انہی کے درجے میں رکھی جائے گی ۱۲ ف۷ جیسے گروی چیز بے پیسہ دیئے چھٹ نہیں سکتی اسیطرح آدمی بھی عمل کا ثواب یا عذاب پائے ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا ۱۲ ف۸ ہر چیز وقت بوقت پہونچتی رہیگی خوب ریل پیل ہوگی کسی چیز کی کمی نہ ہوگی ۱۲ ف۹ جو سیپی کے اندر ہوں ابھی اُنکو ہاتھ نہ لگا ہو یا جو غلاف میں رکھکر ڈبیا میں چھپائے گئے ہوں ۱۲ ف۱۰ ایک دوسرے کا حال پوچھے گا کہ دنیا میں کیسی گذری اور قبر میں کیسی گذری حدیث میں ہے کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں جا چکیں گے تو اپنے یار دوستوں بھائیوں کو دیکھنا چاہیں گے پھر اُنکے تخت اس کے تخت کے برابر آئیں گے اور دنیا میں جو حال گذرا وہ بیان کرینگے ان میں سے ایک کہیگا بھیا تجھ کو معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے ہم کو کب بخشا فلانے دن فلانی جگہ جب ہم نے دعا کی تھی وہ دعا قبول ہوگئی ۱۲ ف۱۱ دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے اور عذاب سے بچتے ہیں یا نہیں ۱۲ ف۱۲ سموم دوزخ کا ایک نام ہے حضرت عائشہؓ نے کہا اگر اس عذاب میں سے ایک چھلا برابر دنیا والوں پر ڈالے تو سب کے سب جلکر خاک ہو جائیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۲۷	القمر ۵۴	۳	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۙ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝	جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ بیشک باغوں اور نہروں میں ہونگے سچی صحبت میں (جہاں لغو اور جھوٹ نہ ہوگا) اُس بڑی بادشاہ پاس رہیں گے جسکو سب رتبے حاصل
۲۷	الواقعۃ ۵۶	۱	وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ۙ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ۚ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ۙ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ؕ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ۙ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ۙ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۝ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ۙ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ۙ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ۙ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ؕ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ۙ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ۙ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ؕ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ۙ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ۙ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ۙ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ۙ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ۙ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ۙ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ؕ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ۙ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ۙ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ۙ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ؕ	تیسرے آگے بڑھنے والے وہ تو آگے بڑھنے والے ہیں ہی (انکا درجہ سب سے زیادہ ہے) یہ لوگ آرام کے باغوں میں (ہمارے) نزدیک کئے ہوئے ہونگے اُن آگے بڑھنے والوں میں اگلے لوگ بہت ہونگے اور تھوڑے پچھلے لوگ ہونگے (سونے چاندی جواہرات کے) جڑاؤ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے اپر لڑکے (خوبصورت بے ریش و بروت) جو ہمیشہ لڑکے سی رہینگے لئے کوزے اور صراحیاں اور گلاس شراب لیے پھرتے ہونگے اُس (شراب) کے پینے سے نہ تو سر میں درد ہوگا (خمار) اور نہ عقل میں فتور ہوگا کہ بکواس کریں اور میوے جو وہ پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو وہ چاہیں اور بڑی آنکھ والی (یا بہت کالی آنکھ والی) حوریں (وہاں انکو ملیں گی) گویا چھپائے ہوئے (احتیاط سے لپیٹے ہوئے) موتی ہیں یہ اُنکے اچھے کاموں کا بدلہ ہے جو وہ (دنیا میں) کرتے ہو۔ وہاں کوئی بیہودہ بات ہوگی نہ گناہ کی بات البتہ (ہر طرف سے) سلام سلام کی پکار ہوگی اور داہنے ہاتھ والے داہنے ہاتھ والوں کا کیا پوچھنا (وہ لوگ) بے کانٹے کی بیریوں میں ہونگے اور لدے ہوئے کیلوں (موز) کے درختوں میں اور پائدار سائے میں اور بہتے ہوئے (رواں) پانی میں اور بہت میووں میں جو ہمیشہ (بے فصل) بے روک ٹوک انکو ملتے رہینگے اور شاندار عورتوں (یا اونچے فرشوں) میں ہم انکو ایک دم سے اٹھا کر کھڑا کر دیں گے۔ اور اُن کو کواریاں پیاری پیاری داہنے ہاتھ والوں کی ہم عمر بنا دیں گے
۲۷		۳	فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ۙ فَرَوْحٌ	پھر جب وہ بیمار مر جائے اگر وہ نزدیک والوں میں سے ہے تو انکے

ف امام جعفر صادق علیہ وعلیٰ آبائہ السلام نے فرمایا سچی صحبت ہوگی۔ وہاں وہی لوگ بیٹھیں گے جو سچے ہونگے۔ یا اللہ تو ہمارے اماموں کے ساتھ ہم غلاموں کو بھی اس مجلس والوں کی گفش برداری عطا فرما۔ ہم اس قابل تو نہیں ہیں کہ ایسی سچائی کی مجلس میں شریک ہوں مگر ان سچوں کی خدمت میں ہم کو رکھ لے آمین یا رب العالمین ۱۲ ف آگے بڑھنے والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو ایمان اور نیک کاموں میں سبقت کرتے ہیں یا جنہوں نے آن حضرت ؐ کے ساتھ پہلے ہجرت کی یا جو پیغمبر کی بات سب سے پہلے سنتے ہیں ۱۲ ف یعنی حضرت آدم ؑ سے لیکر حضرت عیسیٰ ؑ تک کے پیرو بہت ہونگے اور اس امت کے تھوڑے لوگ ہونگے چونکہ اگلے بہت پیغمبر گذرے ہیں لہٰذا انکے سب سابقین پیرو ملا کر اس امت کے سابقین سے زیادہ ہونگے اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگلے پیغمبروں کے پیرو بہشت میں مسلمانوں سے زیادہ ہونگے کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ مجھے امید ہے کہ بہشت والوں میں چوتھائی تم لوگ ہوگے پھر فرمایا تہائی پھر فرمایا آدھے کہتے ہیں جب یہ آیت اتری تو آن حضرت صلعم کے صحابہ کو رنج ہوا۔ اسکے بعد یہ آیت اتری ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین اسوقت آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ آدھے بہشت والے تم لوگ ہوگے ۱۲ ف یعنی ہمیشہ جوان لڑکے رہینگے نہ بوڑھے ہونگے نہ کبھی مریں گے ۱۲ ف گویا پینے کو شراب اور گزک کے لئے پسند کا گوشت اور میوہ ۱۲ ف مثلاً گالی گلوچ غیبت بہتان جھوٹ وغیرہ ۱۲ ف ایک گنوار نے آن حضرت ؐ سے کہا جنت میں بیری کے درخت کا کیا کام جہاں بیر ہوتا ہے تو ایذا ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا جنت کی بیریوں میں کانٹا نہ ہوگا ہر کانٹے کے بدل ایک بیر لگا ہوگا۔ اور ہر بیر میں بہتر قسم کے مزے ہونگے ۱۲ ف بعضوں نے کہا طلح ایک درخت ہے کانٹے دار کسی نے کہا وہ ببول ہے [illegible] بہشت میں کانٹے نہ ہونگے۔ حدیث میں ہے کہ ہر کانٹے کے بدل ایک پھل لگا ہوگا [illegible] مزہ ہوگا ۱۲ ف [illegible] بچھا کر اونچے کیے جائیں گے [illegible] ہاتھوں پہنچائے جائیں گے ۱۲ ف یا اپنے خاوندوں کی عاشق یا لاڈلی یا عربی زبان بولنے والیاں ۱۲ [illegible]

[illegible]

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝	لیے راحت ہے اور روزی اور نعمت کا باغ اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے تو (اُس سے کہا جائیگا) تجھ پر سلام تو اپنے ہاتھ والوں میں سے ہے۔
۲۷	الحدید	۲	يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	جس دن[1] (اے پیغمبر) تو ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو دیکھیگا اُن (کے ایمان) کا نور اُنکے آگے اور اُنکی داہنی طرف (پلصراط پر) دوڑتا جاتا ہوگا[2] (فرشتے اُنسے کہتے جائینگے) آج تم کو خوشی ہی خوشی ہے وہ کیا ان باغوں میں جانا جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں سدا انہی میں رہوگے یہی تو بڑی کامیابی ہے
"	"	"	اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝	کیا[3] ایمانداروں کے لیے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کا ذکر کرنے پر اور جو اللہ تعالے کی طرف سے (قرآن) اترا (اُس کے سننے پر) انکے دل پگھل جائیں[4] اور ان کتاب والوں (یہود اور نصاریٰ) کی طرح نہ ہوجائیں جنکو (قرآن اترنے سے) پہلے (اللہ تعالیٰ کی) کتاب دی گئی تھی پھر انپر لمبی مدت گذری تو انکے دل سخت ہوگئے[5] اور اب انمیں اکثر لوگ بدکار (نافرمان) ہیں
"	"	"	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ	اور[6] جو لوگ اللہ تعالے اور اُسکے (سب پیغمبروں پر) ایمان لائے وہی اپنے مالک کے پاس صدیق اور شہید ہیں[7]
۲۸	المجادلۃ	۳	لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ	(اے[8] پیغمبر) جو لوگ اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر یقین رکھتے ہیں انکو تو (ایسا) نہ دیکھیگا کہ وہ اُن لوگوں سے دوستی رکھیں جو اللہ تعالے اور اُسکے رسول کے دشمن ہیں[9] گو وہ اُنکے باپ دادا ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا کنبے والے ہوں[10] ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان جما دیا ہے اور اپنی (پاک) روح (روح القدس) سے انکی مدد کی ہے اور انکو (بہشت کے) اُن باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں ہمیشہ اُنمیں رہیں گے اللہ ان سے خوش اور

ف[1] قتادہ رح نے کہا بعض مومنوں کا نور اتنی دور تک پہونچیگا جیسے مدینہ سے صنعا اور بعضے مومن ایسے بھی ہونگے کہ انکا نور انکے پاؤں سے آگے نہ بڑھے گا۔ ابن مسعود رض نے کہا بعضوں کا نور پہاڑ کے برابر ہوگا بعضوں کا درخت کے برابر ادنے درجہ وہ نور ہوگا جو صرف انکے انگوٹھے پر ہوگا کبھی روشنی دیگا کبھی بجھ جائیگا ۱۲ ف[3] آنحضرت مسجد میں برآمد ہوئے دیکھا تو بعضے لوگ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا کیا تمکو امان لکھی ہے اور آپ نے یہ آیت سنائی انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ اسکا کفارہ کیا ہے آپ نے فرمایا اتنا ہی روؤ جتنا ہنسے ہو ابن مسعود رض نے کہا ہمارے اسلام لانے کے چار برس کے بعد یہ آیت اتری لیکن ابن عباس رض نے کہا قرآن جب سے اترنا شروع ہوا اس سے تیرہ یا پندرہ برس کے بعد یہ آیت اتری اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سورت مدنی ہے فضیل بن عیاض رح بڑی کاموں میں مصروف رہتے ایک رات کو جا رہے تھے کسی نے یہ آیت پڑھی بس لرز گئے اسی وقت توبہ کی اور اولیاء اللہ میں شریک ہوگئے ۱۲ ف[5] انہوں نے اللہ تعالے کی کتاب میں تحریف کر دی ۱۲ ف[7] ابن مسعود رض نے کہا ہر مومن صدیق اور شہید ہے ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے پوچھا اگر میں توحید اور رسالت پر یقین کروں اسکی گواہی دوں اور پانچوں نمازیں ادا کرتا رہوں اور زکوٰۃ دیتا رہوں اور رمضان کے روزے رکھا کروں اور رمضان کی راتوں میں عبادت کیا کروں تو میں کیا ہونگا آپ نے فرمایا تو صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہوگا ۱۲ ف یا صدیق اور شہید کا درجہ انکو ملیگا حدیث میں ہے کہ میری امت کے مومن شہید ہیں پھر آپنے یہ آیت پڑھی ۱۲ ف[9] کیونکہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے ۱۲ ف[10] کوئی ہوں جب اللہ تعالے اور اسکے رسول کے دشمن ہوئے تو مسلمان انکا دوست نہیں ہو سکتا یہ آیت صحابہ رض کے شان میں اتری ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے باپ عبداللہ بن جراح کو بدر کے دن مار ڈالا اور ابو بکر رض نے اپنے بیٹے سے مقابلہ کرنا چاہا اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اسکے دن مارا اور حضرت عمر رض نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو بدر کے دن مار ڈالا اور حضرت علی رض اور حمزہ رض اور عبیدہ رض نے [illegible] عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ کو قتل کیا غرض ان لوگوں نے خدا اور اسکے رسول کے مقابلہ میں باپ کا لحاظ کیا نہ بیٹے کا نہ بھائی کا [illegible] مسلمانی اسی کو کہتے ہیں حقیقت [illegible]

			حِزْبُ اللّٰهِ ۚ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	وہ اللہ سے خوش یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے لشکر والے ہیں سن رکھو اللہ کے لشکر والے ہی (آخر کار) کامیاب ہونگے ۔
۲۸	التغابن	۱	وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	اور جو کوئی اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ اسکی برائیاں اس پر سے اتار دے گا اور اسکو ایسے باغوں میں لیجائیگا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے
″	″	۲	وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوگا اللہ (مصیبت میں بھی) اُسکا دل ٹھکانے رکھیگا[ف۱] اور اللہ سب کچھ جانتا ہے
۲۹	الطلاق	۱	وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۝	اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہو اللہ (ہر آفت میں) اسکو ایسے ایک رستہ نکال دیتا ہے[ف۲] اور اسکو وہاں سے روزی پہنچاتا ہے جہاں سے اسکو گمان بھی نہیں ہوتا[ف۳] اور جو کوئی اللہ پر بھروسا رکھے تو وہ اسکو بس ہے
″	″	۲	وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝	اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اسکا کام آسانی سے نکال دیتا ہے[ف۴]
″	″	۲	وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا ۝	اور جو کوئی اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے گناہ اس پر سے اُتار دیتا ہے اور اسکو بڑا نیگ (اجر) دیتا ہے[ف۵]
″	″	۲	وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝	اور جو لوگ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاویں گے اور اچھے کام کرینگے اُن کو اللہ تعالےٰ ایسے باغوں میں لیجائے گا جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے اللہ تعالیٰ نے انکو اچھی روزی دی[ف۶]
۲۹	الملک	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝	بیشک جو لوگ بن دیکھے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں اُنکے لیے آخرت میں گناہوں کی بخشش ہے اور بڑا نیگ (بہشت)[ف۷]
۳۰	القلم	۲	اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝	پرہیزگاروں کے لیے اپنے مالک کے پاس آرام کے باغ ہیں
″	الحاقۃ	۱	فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ	تو جسکا اعمالنامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ (خوشی خوشی لوگوں سے) کہیگا لو ذرا میرا اعمالنامہ تو پڑھو مجھے (دنیا میں) یقین تھا کہ (ایکدن) مجھکو حساب دینا ہوگا پھر وہ تو بڑے آرام

ف۱ وہ کوئی کفریا ناشکری کا کلمہ زبان سے نہیں نکالنے کا بلکہ صبر کریگا اور راضی برضا۔ سعید بن جبیرؓ نے کہا دل کو ٹھکانے رکھنے سے یہ مراد ہے کہ وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہے گا۔ ابن عباسؓ نے کہا وہ یہ سمجھے گا کہ تقدیر ایسی ہی تھی جو تقدیر میں لکھا ہے وہ ضرور ہونے والا تھا ۱۲ ف۲ سہل بن عبداللہ نے کہا جو شخص سنت کی پیروی کرے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر تو اللہ تعالیٰ بدعتیوں سے اسکو بچائے گا اور اسکو بہشت عطا فرماویگا۔ روزی پہنچانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ مالدار ہوگا کیونکہ بہت متقی ایسے ہوتے ہیں جو غریب ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ضرورت کے موافق کھانے کو دیگا ۱۲ ف۳ اُس کو مشکل نہیں پڑتی سچ ہے۔ خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را ۱۲ ف۴ یعنے بہشت ۱۲ ف۵ جو کبھی فنا نہ ہوگی نہ کم ہوگی ف۶ بن دیکھے سے یہ مراد ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا نہ اُس کے عذاب کو یا یہ مراد ہے کہ تنہائی میں خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں جہاں کوئی آدمی دیکھنے والا نہیں ہوتا۔ حدیث میں ہے جو کوئی خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اسکی آنکھیں بہ نکلیں تو اسکو قیامت کے دن سایہ ملیگا جب کہیں سایہ نہ ہوگا ۱۲ ف۷ اس طرح جو کوئی سنت کے موافق طلاق دے اور عورت کے ستانے کی نیت نہ رکھے اسکے لیے بھی اللہ تعالےٰ کوئی عمدہ سبیل کریگا اور دوسری عورت اس سے اچھی عطا فرمائیگا یہ آیت اسوقت اتری جب اشجع کا ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اس نے اپنی محتاجی اور کثیر العیالی کا شکوہ کیا اور کہنے لگا میرا بیٹا بھی کافروں نے قید کر لیا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھ کر اس نے ایسا ہی کیا اس کا بیٹا کافروں کے بہت سے جانور بھگا کر اسکے پاس آگیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس شخص کا نام عوف بن مالک اشجعی تھا ۱۲ ۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			نَّاعِمَةٌ ۙ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝	کی زندگی میں اونچی باغ میں رہیگا جسکے میوے جُھکے ہونگے ف ایسے لوگوں سے کہا جائیگا تمنے جو (نیک) کام اگلے دنوں میں (دنیا میں) کیے تھے اُنکے بدلے آج مزے سے کھاؤ پیو (چین کرو) ف
۲۹	المدثر	۲	كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۛ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۭ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۭ	ہر شخص اپنے (بُری) کاموں کے بدل گرفتار رہیگا مگر داہنے ہاتھ والے ف وہ (بہشت کی) باغوں میں (چین کرتے) ہونگے گنہگاروں (کافروں) سے پوچھ رہے ہونگے اجی تم دوزخ میں کیوں پڑے وہ جواب دیں گے ہم (دنیا میں) نماز نہیں پڑھتے تھے اور محتاج کو کھانا نہیں کھلاتے تھے ف اور اوپر سے یہ کرتے تھے کہ بیہودہ بکنے والوں کے ساتھ ہم بھی بکواس لگاتے تھے ف اور بدلے کے دن (یعنے قیامت) کو ہم جھوٹ سمجھتے تھے یہاں تک کہ موت ہمپر آن پہونچی (مرتے دم تک اسی حال میں رہے) تو انکو سفارش کرنیوالوں کی سفارش فائدہ نہ دیگی ف
٠	الدھر	۱	اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۚ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۙ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا	جو لوگ نیک ہیں (وہ آخرت میں) ایسے شراب کا جام پئیں گے جس میں کافور ملا ہوگا ف کافور ایک چشمہ ہے (بہشت میں) جس میں سے اللہ تعالے کے (نیک) بندے پئیں گے اسکو خوب بہا لینگے ف (انکو یہ نعمت اسوجہ سے ملے گی کہ وہ (دنیا میں) اپنی نذر پوری کرتے تھے اور اس دن سے ڈرتے تھے جسکی مصیبت پھیل جائیگی ف اور اللہ تعالی کی محبت سے (یا کھانیکی احتیاج رکھکر) مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے تھے ف (اور کہتے تھے) ہم تمکو اللہ کی رضامندی کے لیے کھلاتے ہیں ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے نہ شکرگذاری ف ہم کو اپنے مالک سے اس دن کا ڈر لگا ہوا ہے جو بہت اداس اور سخت ہوگا ف تو خدا تعالے نے بھی اس دن کی مصیبت سے انکو بچا لیا (اور اسی کے بدل) انکو تازگی اور خوشی عنایت فرمائی اور جیسا اُنہوں نے (دنیا میں) صبر کیا تھا اس کے بدل میں اُن کو بہشت اور ریشمی پوشاک دی ف وہاں

ف آدمی ہاتھ سے توڑ لیگا ۱۲ ف ابن عباسؓ نے کہا یعنے دنیا میں جو اللہ کے لئے تم بھوکے رہے تھے روزہ رکھا تھا اُس کے بدل آج کھاؤ پیو ۱۲ ف جنکا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیگا ف نماز عبادت بدنی ہے اور محتاج کو کھانا کھلانا مالی عبادت ہے مطلب یہ ہے . . . . . کہ نہ بدنی عبادت کرتے تھے نہ مالی ۱۲ ف کبھی خدا اتم کو جٹلاتے کبھی پیغمبر کو کبھی نماز پڑھنے مارتے یہاں آیتوں سے اس شخص نے دلیل لی ہے جو کہتا ہے کہ کافروں کو بھی نماز روزے کی ترک پر عذاب ہوگا ۱۲ ف کیونکہ وہ کفر پر مرے اور کافر کے لئے سفارش قبول نہ ہوگی اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ مومن کو سفارش فائدہ دیگی ۱۲ ف کافور کی خوشبو ہوگی اور مشک کی مہر شیشوں پر لگی ہوگی ۱۲ ف جدھر چاہیں گے بہالے جائینگے ۱۲ ف یعنے قیامت کے دن سے جو ایک بلا ہے عام ہے ہر شخص اس دن پریشان ہوگا ۱۲ ف یعنی اپنی ضرورت اور حاجت پر اُن لوگوں کا کھلانا مقدم رکھتے تھے حالانکہ خود اپنے کو بھی کھانے کی خواہش ہوتی مگر آپ نہ کھا کر اُن لوگوں کو کھلا دیتے ۱۲ ف سبحان اللہ ایسا ہی کھانا مقبول ہے ورنہ ناموری کے لئے کھلانا یا بدلے کی توقع کرکے کچھ ثواب نہیں ہے۔ حدیث میں ہے اس طرح صدقہ دو کہ داہنے ہاتھ کی بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ ایک بزرگ جنکو قرض دیتے تھے اسکی دیوار کے سائے میں نہ بیٹھتے اس خیال سے کہ کہیں میرے ثواب میں فرق نہ آجائے ۱۲ ف یعنے اس دن لوگوں پر ایسی دہشت ہوگی تیوری چڑھاتے ہونگے ۔ مراد قیامت کا دن ہے ۱۲ ف دنیا میں کھانے سے صبر کیا تھا تو بہشت کے عمدہ عمدہ کھانے ملے۔ اور ریشمی کپڑے دنیا میں نہیں پہنا تھا تو آخرت میں ملا ۱۲

نمبر	سورۃ		آیات	ترجمہ
			شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝	تختوں پر تکیئے لگائے (مزے سے) بیٹھے ہونگے نہ تو دھوپ کی گرمی وہاں دیکھیں گے اور نہ جاڑے کی سختی ف اور وہاں کے (درختوں کے) سائے اُنپر جھکے ہونگے اور وہاں کے پھل (میوے یا گچھے) بالکل قریب ہونگے ف اور اُنپر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور چل رہا ہوگا۔ وہ شیشے کے ہونگے چاندی کے شیشے (یعنی سفید شفاف) جنکو پلانیوالوں نے (بہشت کے خادموں نے) ٹھیک اندازے کے موافق بنالیا ہوگا ف اور انکو وہاں ایک اور شراب کا جام پلایا جائیگا جسمیں سونٹھ ملی ہوگی سونٹھ ف ایک چشمہ ہے بہشت میں جسکا نام سلسبیل ہے اور انکی (خدمت کیلئے لڑکے گھوم رہے ہونگے جو ہمیشہ لڑکے (نابالغ) ہی رہینگے (ایسے خوبصورت) جب تو انکو (جابجا چلتے پھرتے) دیکھے تو سمجھے بکھرے ہوئے موتی ہیں اور (اے پیغمبر) جب تو بہشت کو دیکھے تو وہاں (ہر طرح کی) نعمت اور بڑی بادشاہت (کا سامان) دیکھے گا ف بہشت والوں کی اوپر کی پوشاک سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑوں کی ہوگی اور انکو چاندی کے کنگن پہنائے جائینگے ف اور انکا مالک انکو پاکیزہ شراب پلوائیگا ف (انسے کہا جائیگا) یہ تمہارے نیک اعمال کا بدلہ ہے اور تم جو (دنیا میں) محنت اٹھاتے تھے آج اسکا پھل ملا۔
۲۹	المرسلٰت	۲	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝	بے شک جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ سایوں اور چشموں اور میووں میں ہیں جو انکو بھائیں (مزے کرتے) ہونگے (اُنسے کہا جائیگا) تم جیسے (اچھے کام دنیا میں) کرتے تھے (آج) انکے بدلے مزے سے کھاؤ پیو بیشک ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (مگر) اس دن جھٹلانیوالوں کی تو خرابی ہوگی
۳۰	النبا	۲	اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً	بیشک پرہیزگار (آخرت میں) مراد کو پہونچیں گے انکو (رہنے کو) باغ اور (کھانے کو) انگور ملیں گے اور (دل بہلانے کو) نوجوان عورتیں ف ہم سن اور (پینے کو) بھرا جام وہاں بیہودہ بکواس (کسی کے منہ سے) نہ سنیں گے اور نہ جھٹلانا (یا جھوٹ) (اے پیغمبر) یہ تیرے مالک کا

ف نہایت معتدل خوشگوار موسم ہوگا۔ حدیث میں ہے دوزخ نے پروردگار سے فریاد کی کہ میرا ایک حصہ دوسرے کو کھائے ڈالتا ہے تب اسکو دو سانس لینے کی اجازت ہوئی تو جاڑے کی سخت سردی اور گرمی کی گرمی اسی کا اثر ہے ۱۲ ف ہر وقت جب چاہیں گے کھڑے بیٹھے توڑ لیں گے اگرچہ بہشت میں دھوپ نہ ہوگی مگر درختوں کا سایہ پڑیگا یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے ۱۲ ف بہشتیوں کی خواہش کے موافق نہ کم نہ زیادہ۔ ابن عباس رض نے کہا دنیا میں چاندی کو کتنا ہی باریک کریں گو مکھی کے پر برابر مگر وہ شفاف نہیں ہوتی لیکن بہشت کی چاندی شیشے کی طرح شفاف ہوگی ۱۲ ف عرب لوگ شراب میں سونٹھ ملانا پسند کرتے تھے تاکہ خوشبودار ہو جائے دوسری یہ کہ کافور ملا ہوا شراب سرد ہوگا اور یہ گرم دونوں کا مزہ اٹھائیں گے بہشت کی سونٹھ بھی دنیا کی سونٹھ سے الگ ہے اسمیں ایسی تیزی نہیں جو زبان اور حلق کو تکلیف ہو جائے ۱۲ ف کیونکہ وہ اس شہنشاہ کا گھر ہے جس کے سب بادشاہ غلام ہیں کہتے ہیں ہر بہشتی کے سر پر بادشاہی تاج ہوگا اور ان میں اعلیٰ درجے والا وہ ہوگا جسکو ہر روز اپنے مالک کا دیدار نصیب ہوگا ۱۲ ف یہیں کبھی چاندی کے کنگن پہنیں گے کبھی سونے کے جیسے دوسری آیت میں ہے کبھی موتی کے بعضوں نے کہا مرد چاندی کے پہنیں گے اور عورتیں سونے کے۔ بعضوں نے کہا چاندی کے کنگن بچے پہنیں گے اور عورتیں سونے کے ۱۲ ف یہ ایک اور قسم کا شراب ہے جسکو شراب طہور کہتے ہیں اسکے پینے سے دل کی تمام کثافتیں دور ہو جائیں گی۔ مالک کی محبت دل میں جم جائے گی اسکے دیدار کے سوا اور کسی چیز میں لذت نہ آئیگی مقاتل نے کہا شراب طہور ایک چشمہ جنت کے دروازے پر ہے جو اسمیں سے پئے گا اسکا دل حسد اور بغض اور تمام برے اخلاق سے پاک ہو جائے گا۔ ابراہیم تخعی نے کہا کھانے کے بعد یہ شراب پئیں گے وہ کھانا ہضم ہو جائیگا اور بدن سے ایک پسینہ نکلیگا جس میں مشک کی خوشبو ہوگی ۱۲ ف کواعب جمع ہے کاعب کی یعنی اس لڑکی کو کہتے ہیں جو جوانی کو پہونچ کر ابھی جوانی ابھر آئے یعنی پستان ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			حِسَابًا ۙ	بدلہ بے حساب سے (انکو دیگا) ف
۳۰	النزعٰت	۲	وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۙ	اور جو کوئی (دنیا میں) اپنے مالک کے سامنے (ایک روز حساب کتاب کے لیے) کھڑے ہونیسے ڈرتا رہا اور نفس کو بُری خواہش سے روکتا رہا تو اسکے رہنے کی جگہ بہشت ہی ہوگی۔
″	الانفطار	۱	اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ	بے شک اچھے نیک لوگ تو آرام میں رہیں گے۔
″	التطفیف	۱	كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۗ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۗ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۗ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۙ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۚ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۙ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۭ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۙ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ	بیشک نیک لوگوں کے اعمالنامے علیین میں رہتے ہیں ف اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے علیین کیا ہے ایک دفتر ہے لکھا ہوا مقرب فرشتے وہاں حاضر رہتے ہیں ف بیشک نیک لوگ بڑے آرام میں تختوں پر بیٹھے ہوئے (بہشت کا سامان) دیکھ رہے ہونگے (اے شخص اگر تو انکو دیکھے تو دیکھتے ہی) انکے چہروں پر خوشحالی کی تازگی پہچان لے ف انکو خالص (اچھوت) شراب سر مہر پلائی جائیگی پی چکنے پر اسمیں سے مشک کی خوشبو آئیگی اور ایسے پاکیزہ شراب کی ریس کرنیوالوں کو ریس کرنا چاہیے اور اس شراب میں تسنیم کا پانی ملا ہوگا جو ایک چشمہ ہے (بہشت کا) جسکو (خاص) مقرب لوگ پئیں گے ف۔
″	″	۳	فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۙ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ۭ	تو آج (اسکے بدل یعنے آخرت میں) مسلمان کافروں پر ہنس رہے ہیں ف تختوں پر بیٹھے سیر کر رہے ہیں ف
″	الانشقاق	۱	فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۭ	پھر جسکو اسکا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ملے گا اس سے تو آسانی سے حساب لیا جاویگا اور وہ خوش خوش اپنے گھر والوں (جو اس روز بہشت میں ہونگے) لوٹ جائیگا۔ ف
″	″	″	اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۧ	مگر (البتہ) جو لوگ ایمان لائیں اور اچھے کام کریں انکو بے حد ثواب ملے گا۔
″	البروج	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۭ	بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے انکے لیے (آخرت میں بہشت کے) باغ ہیں جنکے تلے نہریں بہتی ہیں یہ تو بڑی کامیابی ہے

ف ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا حساب لگا کر ۱۲ ف علیین بلند مقام یعنے ساتواں آسمان مومنوں کی روحیں وہیں رہتی ہیں ۱۲ ف ابن عباس نے کعب احبار سے اس آیت کو پوچھا۔ ان کتاب الابرار لفی علیین انہوں نے کہا مومن کی روح بدن سے نکلتی ہے تو اس کو آسمان پر لیجاتے ہیں اسکے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور فرشتے خوشی کے ساتھ اس کا استقبال کرتے ہیں یہانتک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتی ہے پھر عرش کے نیچے سے اسکے لیے ایک کتاب نکالی جاتی ہے اسپر مہر کرکے رکھدیجاتی ہے وہ پہچان ہے اسکی نجات کی قیامت کے دن حدیث میں ہے کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا بیچ میں کوئی بیہودہ کام نہ کرنا علیین میں لکھا جاتا ہے ۱۲ ف نیک لوگوں کا نامہ اعمال ۱۲ ف یا فرشتے قیامت کے دن اسکی سچائی کی گواہی دینگے [illegible] نے کہا اس دفتر میں نیکوں کے اعمال اور انکے نام سب لکھے جاتے ہیں ۱۲ ف جو آدمی آرام اور راحت میں آسودہ زندگی بسر کرتا ہے اس کے چہرہ پر طراوت اور تازگی اور خوشی نمایاں رہتی ہے۔ دیکھنے سے معلوم ہو جاتی ہے۔ جنتیوں کا یہی حال ہوگا جو کوئی انکا چہرہ دیکھے گا تو سمجھ جائیگا کہ آرام اور خوشی میں ہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ نعیم ایک چشمہ ہے جنت میں جنتی اسمیں وضو اور غسل کریں گے اور انکے چہرہ پر رونق آجائے گی ۱۲ ف اولیاء اللہ اور خاص لوگ جو مقربین ہیں [illegible] ابن مسعود نے کہا یہ لوگ خالص پیا کریں گے۔ باقی عام بہشتیوں کو ملا کر دیا جائیگا ابن زید نے کہا یہ چشمہ عرش کے تلے بہتا ہے ۱۲ ف بہشتی لوگ جب کافروں کی خرابی پر نظر کریں گے اور دوزخ میں انکی تباہی دیکھیں گے تو ہنس دینگے ابو صالح نے کہا دوزخ کے دروازے کھولدیے جائینگے اور دوزخیوں سے کہا جائیگا باہر نکلو وہ نکلنے کے لیے دوڑیں گے بہشتی لوگ یہ حال دیکھ رہے ہونگے جب دروازہ کے قریب پہنچیں گے تو دروازہ بند کر دیے جائینگے بہشتی لوگ انکو ہنسینگے ۱۲ ف یا دوزخیوں کا برا حال دیکھ رہے ہیں ۱۲ [illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۳۰	الاعلیٰ	۱	سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى	جسکو اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے وہ سمجھ جائے گا۔
۳۰	الفجر	۱	يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ	(اور مومن سے اللہ تعالیٰ یوں فرمائیگا) چین پکڑنے والی جان تو اپنے مالک کے پاس لوٹ چل تو اس سے خوش وہ تجھ سے خوش ف اور میرے نیک بندوں میں جامل اور میری بہشت میں جا داخل ہو ف
۳۰	البلد	۱	اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ	یہی لوگ (قیامت کے دن) داہنی جانب والے ہونگے۔
۳۰	الشمس	۱	قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا	جس کی جان کو اللہ تعالیٰ نے سنوارا اس نے مراد پالی ف
۳۰	اللیل	۱	فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى	پھر جسنے (اللہ کی راہ میں) دیا اور (حرام کاموں سے) بچا رہا اور اچھی بات کو یقین کیا تو ہم اسکو آسانی سے اس کام میں لگا دینگے جس میں اسکو آرام ملے
〃	〃	〃	وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى	اور وہ بڑا پرہیزگار اس سے بچا لیا جائیگا جو اپنا مال اللہ کی راہ میں اسلیے دیتا ہے کہ وہ پاک ہو اور اسپر کسیکا کوئی احسان نہیں کہ وہ (دیکر اسکو اتارتا ہو) وہ تو بس اپنے مالک کی رضامندی چاہتا ہے جو سب سے اونچا ہے (سب سے بلند اپنے عرش پر ہے) اور وہ (اپنے مالک سے) ضرور راضی ہوگا
〃	التین	۱	اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ	البتہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے (وہ اگر بوڑھے بھی ہو جائیں تو کچھ ڈر نہیں) انکو بے انتہا ثواب ملے گا۔ ف
〃	البینۃ	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ	بیشک جو لوگ ایمان لائے انہوں نے سب پیغمبروں کو مانا اور اچھے کام کیے وہ ساری خلقت میں بہتر ہیں ف
〃	〃	〃	ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ	جو کوئی اپنے مالک سے (دنیا میں) ڈرتا رہا اسکو ایسا ہی بدلہ ملیگا۔

الاعراف (۲۶) — باب ۲۶ اعراف کا بیان

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۸	الاعراف	۱	وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰىهُمْ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ	اور بہشت اور دوزخ کے بیچ میں ایک آڑ ہے اور اعراف پر کچھ لوگ ہونگے جو جنتیوں اور دوزخیوں کو انکے نشان سے پہچان لینگے ف اور یہ اعراف والے جنتیوں کو پکار کر کہینگے سلام علیکم ابھی جنت میں نہ ہونگے اور امید رکھتے ہونگے ف اور جب انکی نگاہ دوزخیوں کیطرف جا پڑیگی ف تو وا کہینگے مالک ہمارے ہم کو ان ظالم لوگوں

ف ابن عباسؓ نے کہا جس وقت یہ آیت اتری ابوبکر صدیقؓ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم یہ کیا اچھی آیت ہے آپ نے فرمایا تجھ سے بھی کہا جائیگا۔ نفس مطمئنہ سے وہ نفس مراد ہے جسکو توحید اور ایمان پر پورا یقین ہو کوئی شک نہیں مجاہدؒ نے کہا کہ جو کوئی اللہ کی تقدیر پر راضی ہو کہتے ہیں موت کے وقت کہا جائیگا یا قبر میں بھی وقت یا جنت میں داخل ہو تیو وقت" ف کہتے ہیں مرتیو وقت یہ کہا جاتا ہے میرے نیک بندوں میں جامل اور قیامت کے دن کہا جائیگا میری بہشت میں داخل ہو طبرانی نے سعید بن جبیر سے نکالا ابن عباسؓ طائف میں مرے ایک نئی قسم کا پرندہ آیا جس کو کبھی نہیں دیکھا تھا وہ انکی نعش میں سما گیا پھر کسینے اسکو باہر نکلتے نہ دیکھا جب انکو دفن کیا تو قبر کے کنارے سے یہ آیت سنائی دی یا ایتہا النفس المطمئنہ اخیر تک ہم نہیں جانتے کسنے پڑھی ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جسنے اپنی جان کو سنوارا یعنے شرک اور کفر اور بری باتوں سے بچایا وہ مراد کو پہونچ گیا مگر پہلا ترجمہ زیادہ صحیح ہے۔ حدیث میں ہے اس جان نے مراد پالی جسکو اللہ تعالیٰ نے سنوارا یہ جملہ اگلی سب قسموں کا جواب ہے ۱۲ ف بڑھاپے میں بھی اگر اچھے نیک عمل نہ ہو سکیں تو جو نیک عمل وہ جوانی میں کیا کرتے تھے اسکا ثواب ملتا رہیگا جیسے حدیث میں ہے کہ بندہ جب سفر کرے یا بیمار ہو جائے تو جو عمل وہ حالت صحت اور اقامت میں کرتا تھا اسکا ثواب اسکو ملتا رہیگا۔ رواہ البخاری ف ابوہریرہؓ نے کہا مومن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت میں فرشتوں سے زیادہ ہوگا اور تم کو شبہ ہو تو یہ آیت پڑھو۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلعم سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری خلقت میں کون بہتر ہے آپ نے فرمایا کیا تو یہ آیت نہیں پڑھتی ۱۲ ف جسکو اعراف کہتے ہیں وہ ایک دیوار ہے بہشت اور دوزخ کے درمیان ۱۲ ف مثلاً جنتیوں کا منہ سفید نورانی ہوگا اور دوزخیوں کا کالا کلوٹا ۱۲ ف یعنے اعراف والے یا جنتی ۱۲ ابالی ضمیمہ

			قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ	کے ساتھ مت کر اور اعراف والے کچھ لوگوں کو پکاریں گے جنکو انکے نشان سے پہچان لیں گے کہینگے اب تمہارا جتھا رہا اور یا خزانہ کچھ کام نہ آیا اور نہ وہ کام آئیں جو تم شیخیاں مارتے تھے ف۱ کیا یہی لوگ ہیں جن کے لیے تم قسم کھاتے تھے کہ اللہ انپر رحمت نہیں کرنے کا تم تو (ڈرتے سہی) جنت میں جاؤ نہ تم کو کوئی ڈر ہے نہ تم رنجیدہ ہو گے ف۳

الجنة ونعمها ٢٧ باب بہشت اور اسکی نعمتون کا بیان

۱	البقرة	۳	كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	جب اس باغ کا کوئی میوہ انکے کھانیکو دیا جاویگا تو کہینگے یہ تو وہی ہے جو پہلے ہم کو مل چکا تھا کیونکہ جو میوے وہاں لائے جاوینگے انکی صورتیں ملتی جلتی ہونگی (لیکن مزہ جدا جدا) اور انکے لیے وہاں ستھری (پاکیزہ) عورتیں ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ ان باغوں میں رہینگے ف۴
۸	الانعام	۱۵	لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	انکے مالک کے پاس انکے لیے سلامتی کا گھر (یعنے جنت) طیار ہے اور انکے کیے کے بدل ف۵ وہی خدا انکا مددگار رہے
۷	الاعراف	۵	وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ف وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ	اور انکے دلونمیں جو کچھ کینہ ہوگا وہ ہم نکال ڈالیں گے ف۶ انکے تلے نہریں بہ رہی ہونگی اور وہ کہتے ہونگے خدا کا شکر جس نے ہم کو یہ رستہ ف۷ دکھلایا اور اگر اللہ تعالیٰ ہم کو راہ پر نہ لگاتا تو ہم (جنت کی) راہ نہ پاتے ف۸ بیشک ہمارے مالک کے پیغمبر سچی بات لے کر آئے تھے ف۹ اور انسے پکار کر کہدیا جائیگا یہ جنت ہے تم اپنے کاموں کے بدل اسکے وارث ہوئے ف۱۰ اور جنتی دوزخیوں کو ف۱۱ پکارینگے ہمسے جو ہمارے مالک نے وعدہ کیا تھا وہ تو ہمنے سچ پایا اب تم سے جو تمہارے مالک نے وعدہ کیا تھا اس کو تمنے سچ پایا (یا نہیں) وہ کہینگے ہاں سچ پایا) اتنے میں ایک پکارنے والا ف۱۳ انکے بیچ میں پکار لے گا کہ ظالموں پر خدا تعالیٰ کی پھٹکار

ف۱ غرور اور تکبر کرتے تھے ۱۲ ف۲ اور جنتیوں کی طرف اشارہ کرکے ان دوزخیوں سے کہینگے ۱۲ ف۳ بعضوں نے یوں تفسیر کی ہے کہ جب اعراف والے ان کافروں سے کہینگے تو وہ یہ جواب دیں گے خیر یہ لوگ تو بہشت میں گئے مگر تم کو بہشت نہ ملی اسوقت فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان اعراف والوں کو کہینگے تم بھی جنت میں جاؤ نہ تم کو ڈر ہوگا نہ تم رنجیدہ ہوگے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہی لوگ ہیں جنکی نسبت قسمیں کھاتے تھے کہ انپر اللہ کی مہربانی نہیں ہوسکتی انکو تو حکم ہوگیا کہ بے کھٹکے اور بے رنج جنت میں جاؤ ۱۲ ف۴ اور وہاں کے میووں اور نعمتوں اور بیبیوں کے مزے لوٹا کریں گے شاہ عبد القادر نے فرمایا یعنے جنت کی ہر میوہ کا مزہ جدا ہے اگرچہ صورت ملتی ہو صورت دیکھ کر جانیں گے کہ وہی قسم ہے جو کھا چکے ہیں جب چکھیں گے تو مزہ جدا پاویں گے۔ ابن حبان نے ابوہریرہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جنت کی نہریں مشک کے پہاڑوں سے پھوٹی ہیں۔ ابن عباس نے کہا کہ جنت کی چیزوں میں سے کوئی چیز دنیا میں نہیں ہے صرف نام ہی ہیں (یعنے حقیقت اور ہے) مسلم نے جابر سے روایت کیا کہ آنحضرت نے فرمایا جنتی کھاویں گے پیئیں گے لیکن پیشاب اور پاخانہ نہ کریں گے نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے سانس کی بجائے سبحان اللہ اور الحمد للہ ہوگا۔ انکا کھانا ایک ڈکار لینے سے ہضم ہوجائیگا اور انکے پسینے میں مشک کی خوشبو ہوگی [illegible] حدیث میں ہے کہ جنت کی عورتوں کو حیض و نفاس نہ ہوگا نہ وہ پاخانہ اور پیشاب کرینگی نہ بچہ جنیں گی ۱۲ ف۵ یعنے انکے نیک کاموں کے بدل ۱۲ ف۶ یعنے بہشتیوں میں آپس میں ایک دوسرے سے [illegible] بلکہ صاف اور پاک دل ہونگے ایک دوسرے کا عیش و آرام دیکھکر خوش نہ ہوگا بلکہ خوش ہوگا حضرت علی نے کہا یہ آیت ہم لوگوں کے حق میں اتری جو جنگ بدر میں شریک [illegible] ف۷ جس کے بدلے میں ہمیشہ کا عیش ملا ۱۲ ف۸ حدیث میں ہے کہ دوزخی اپنا ٹھکانا جو جنت میں تھا دیکھ کر افسوس کریگا۔ اور بہشتی دوزخ میں [illegible] کرےگا۔ اور ہر ایک کے دو ٹھکانے تیار ہوتے ہیں ایک جنت میں اور ایک دوزخ میں ۱۲ باقی در ضمیمہ باید دید

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ	سے (لوگوں کو) روکتے ہیں۔ اور اس کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں ف اور وہ آخرت کو (بھی) نہیں مانتے ف
۱۳	الرعد ۱۳	۵	مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ	جس باغ کا پرہیزگاروں کے لیے وعدہ ہے اسکا حال یہ ہے کہ اسکے تلے (پانی کی) نہریں پڑی بہ رہی ہیں ف۳ ہمیشہ (ہر فصل میں) اسکا میوہ تیار (کبھی فنا یا کم نہ ہوگا) اور سایہ بھی ہمیشہ قائم۔ پرہیزگاروں کا انجام یہ ہے اور کافروں کا انجام دوزخ ہے ف۴
۱۶	مریم ۱۹	۴	لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا	وہاں کوئی بیہودہ بات سننے میں نہ آئیگی۔ البتہ سلام کی آواز سنتے رہیں گے ف۵ اور وہاں انکو صبح و شام کھانا ملتا رہے گا ف۶ یہی وہ بہشت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے انکو کرینگے جو پرہیزگار ہیں ف
۱۹	الفرقان ۲۵	۳	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا	بہشت والے تو اسدن اچھے ٹھکانے اور اچھے آرام کی جگہ میں ہونگے۔ ف
۲۳	یس ۳۶	۴	اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ	بیشک بہشتی لوگ آج ایک مشغلہ میں جی بہلا رہے ہیں ف۹ وہ اور انکی بیبیاں چھاؤں میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے ف انکو وہاں میوہ ملے گا اور جو خواہش کرینگے (وہ حاضر) سب سے بڑھ کر یہ ہوگا کہ مہربان پروردگار کی طرف سے انکو سلام کہا جائے گا۔ ف۱۱
۲۵	الزخرف ۴۳	۷	وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ	اور (انکے سوا) جو انکے جی خواہش کرینگے اور آنکھوں کو اچھا معلوم ہوگا (وہ وہاں موجود ہوگا۔)
۲۶	محمد ۴۷	۲	مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ	جس بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے اسکا تو حال یہ ہے کہ اسمیں بن بو (صاف) پانی کی نہریں بہ رہی ہیں اور دودھ کی بھی نہریں ہیں جسکا مزہ نہیں بدلا ف۱۲ اور شراب کی بھی نہریں ہیں جو پینے والوں کو اچھا مزہ دینگی ف۱۳ اور صاف شفاف شہد کی

ف حالانکہ وہ سیدھا ہے تاکہ لوگ اس سے نفرت کریں ۱۲ ف جیسی بیماری زمانہ میں اسکی ایسی پیدا ہوئی ہیں جو اسلام کی سچی دین کو بدنام کرنیکی کوشش کر رہے ہیں اور جا بجا ہیں جس طرح جھوٹی جھوٹی داستان لگا کر ان سے لوگونکو نفرت دلا دیں کبھی کہتے ہیں کہ اسلام میں عورتونکو لونڈیاں بنا کر قید رکھنے کا حکم ہے کبھی کہتے ہیں اسلام لونڈی غلام بہت ظلم ہوتا ہے اسلام میں جہاد ہے یعنی بندگان خدا کی مفت جان لینا اور انکا مال لوٹنا اس قسم کی باتیں تو پادریوں نے یورپ کے جاہلوں میں مشہور کر رکھی ہیں جن کو اسلام کے اصلی مسائل معلوم نہیں ہیں ف تو کیسا شاداب اور پر بہار ہوگا ۱۲ ف پرہیزگاروں سے مومن مراد ہیں جو شرک سے پرہیز کرتے ہیں سید علامہ نے کہا ہے [illegible] جیسے رد ہوتا ہے جو گلتی ہیں جنت کی نعمتیں ایک روز فنا ہو جائینگی ۱۲ ف بہشتی آپس میں ایکدوسرے کو سلام کرینگے یا اللہ تعالیٰ انکو سلام کہلا بھیجیگا یا فرشتے انکو سلام کریں گے ۱۲ ف بہشت میں نہ تو صبح ہوگی نہ رات ہمیشہ ایکساں حالت رہیگی۔ تو مطلب یہ ہے کہ اتنی اتنی دیر کے بعد جتنی دیر دنیا میں صبح سے شام تک ہوتی ہے انکو کھانا چنا جائیگا ۱۲ ف کفر اور شرک سے پرہیز کرتے ہیں ۱۲ ف ابن مسعودؓ نے کہا ابھی دو پہر نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائیگا اور بہشتی لوگ بہشت میں جا کر ٹھہریں گے اور دوپہر کو آرام کریں گے ۱۲ ف وہ دھندا کیا ہے باکرہ حوروں سے صحبت کرنا۔ ابن عمرؓ نے کہا بہشت میں جب کوئی مسلمان اپنی عورت پاس جائیگا اسکو باکرہ (کنواری) ہی پائیگا۔ بعضوں نے کہا کہ دھندا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہونگے طرح طرح کی لذتوں میں مصروف ہونگے ف چھاؤں بہشت کے درختوں اور مکانوں کی ہوگی ۱۲ ف فرشتے ہر دروازہ سے انکے پاس آئینگے اور کہیں گے سلام علیکم یا اہل الجنۃ من رب رحیم۔ ایک حدیث میں ہے کہ بہشت کے لوگ اپنی نعمتوں میں ہونگے اتنے میں ایک نور اوپر سے چمکیگا وہ سر اٹھائیں گے تو کیا دیکھیں گے پروردگار انکے اوپر سے آیا ہے وہ فرمائیگا السلام علیکم اے بہشت والو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ابن ماجہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ خود ان کو سلام کریگا ۱۲ ف ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تازہ دودھ ہو بساند یا کھٹا پن نہ دینگے مگر اسکی طرح جو کڑوا اور تیز بد مزہ ہوتا ہے ۱۲

نمبر	سورة	عدد	آیات	ترجمہ
			مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۝	(بھی) نہریں ہیں اور اُنکے سوا ہر طرح کے میوے اُنکے لیے وہاں موجود ہیں اور (سب سے بڑھکر) اُنکے مالک کیطرف سے بخشش
۰	قٓ ۵۰	۳	وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ۝ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ۝ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ۝	اور بہشت پرہیزگاروں کے پاس لائی جائیگی کچھ دور نہوگی (اور کہا جائیگا) یہی تو وہ بہشت ہے جسکا تم ایسے (اللہ کیطرف) رجوع ہونیوالے (اللہ کے حکموں کو) نگاہ رکھنے والوں سے وعدہ کیا جاتا تھا جو لوگ بن دیکھے اللہ سے ڈرتے تھے اور (یہاں) اخلاص سے بھرا ہوا دل لیکر آئے (ایسے لوگوں سے کہا جائیگا) تم سلامتی کے ساتھ بہشت میں جاؤ یہ دن ہمیشہ قائم رہنیکا وہ جو چاہیں گے وہاں اُنکو ملیگا اور کچھ زیادہ بھی ہمارے پاس ہے
۲۷	الرحمٰن ۵۵	۳	وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۝ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۝ فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ۝ مُدْهَامَّتَانِ ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ۝ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۝ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝	اور جو کوئی اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہونیسے ڈرتا رہا اسکو دو باغ ملینگے دونوں باغ ہری ٹہنیوں والے ہونگے ان دونوں میں دو چشمے بہ رہے ہونگے دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہونگی بہشت کے لوگ ایسے بچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے جن کے استر تافتے (ریشمی کپڑے) کے ہونگے اور دونوں باغوں کے میوے (زمین پر) جھکے ہونگے وہاں نیچی نگاہ والی (شرمگین) عورتیں (حوریں) ہونگی جن کا بکر بہشتیوں کے پہلے نہ کسی آدمی نے توڑا ہوگا نہ کسی جن نے گویا وہ یاقوت اور موتی کی بنی ہوئی ہیں اور اُن دو باغوں سے اتر کر اور دو باغ ہیں یہ دونوں باغ (بہت سبز ہیں) کالے ہو رہے ہیں اُن میں دو چشمے ہیں جو ابل رہے ہیں اُن میں ہر قسم کے میوے ہیں اور (خاصکر) کھجور اور انار اُنمیں اچھی خصلت کی خوبصورت عورتیں ہونگی جو خیموں میں بند بیٹھی ہونگی بہشتیوں سے پہلے انکا بکر نہ کسی آدمی نے توڑا ہوگا نہ جن نے یہ لوگ وہاں سبز غالیچوں اور عمدہ عمدہ بچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کا تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والے گناہوں سے بچنے والے کے لیے وعدہ کیا جاتا تھا ۱۲ ف کبھی تم کو فنا نہیں کبھی بہشت سے نکالنے کا ڈر نہیں ۱۲ ف وہ کیا ہے دیدار الٰہی ہے جو تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ انس نے کہا ہر جمعہ کی رات کو اللہ تعالیٰ انکے لیے تجلی کریگا ۱۲ ف اور گناہ سے بچتا رہا ۱۲ ف ایک جنۃ العدن اور ایک جنۃ النعیم ابو الدرداء نے کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی تو میں نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے آپ نے فرمایا ہاں گو ابو الدرداء کی ناک کو مٹی لگے۔ ابو موسیٰ اشعری نے کہا اگلے مسلمانوں کے لیے دو باغ ہیں سونے کے اور پچھلوں کے لیے دو باغ ہیں چاندی کے ۱۲ ف ایک کا نام سلسبیل دوسرے کا نام تسنیم ہے ۱۲ ف رنگت یا مزے یا بو کے اعتبار سے ۱۲ ف جب استر ایسے عمدہ کپڑے کے ہونگے تو ابرے کو خیال کرنا چاہیے وہ کیسا عمدہ ہوگا ۱۲ ف ایسے قریب ہونگے کہ توڑنے میں کوئی تکلیف نہ ہو ف بالکل کنواریاں ہونگی بہشتی ہی انکا بکر توڑیں گے۔ انکے صحبت کریں گے ۱۲ ف یعنی انکا رنگ یاقوت کی طرح چمکتے ہونگے۔ اور موتی کی طرح سفید کیونکہ بہشتیوں کے رنگ سفید ہونگے زردی مائل حدیث میں ہے حور کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑوں پر سے نظر آئے گی یہاں تک کہ اندر کا مغز بھی دکھلائی دیگا ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ فردوس میں چار باغ ہیں دو سونے کے اور دو چاندی کے تو سونے کے دو باغ تو مقرب اور اگلے درجہ کے بہشتیوں کے لیے ہیں اور چاندی کے دو باغ اصحاب الیمین (دوسرے درجہ والوں) کے لیے ۱۲ ف یعنی ہر وقت اُن میں پانی جوش مار رہا ہے فوارہ چل رہا ہے ۱۲ ف میوے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو غذا کا کام دیتے ہیں اور کھجور غذائی میووں میں افضل ہے ۱۲ ف یعنی پردہ نشین یہ حوریں اگلی حوروں سے اتر کر ہونگی کیونکہ انکی نگاہ خود نیچی اور سوا خاوندوں کے کسی پر نہ پڑیگی اور یہ پردے میں بیٹھا کرینگی حدیث میں ہے کہ خیمہ ایک خولدار موتی کا ہوگا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی اور ہر کونے میں بیبیاں ہونگی جو دوسرے طرف والوں کو دکھلائی نہ دینگی مومن آپ دورہ کریگا ۱۲ ف معلوم ہوا کہ جن بھی جماع کرتے ہیں اور وہ بھی بہشت میں جائیں گے جیسے مومن ہونگے ۱۲ ف عرب لوگ عبقر پرستان کو کہتے تھے جو چیز وہ لطیف اور عمدہ پاتے تو اسکو عبقری کہتے ۱۲

صِفَاتُ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ وَدُخُوْلُهُمْ فِي النَّارِ

باب ۳۸ مشرکین اور کفار کی صفات اور اُنکے دوزخی ہونیکا بیان

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
۱	البقرة ۲	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔	جو لوگ منکر ہوئے اُنکو برابر ہے تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وہ نہ مانیں گے ف۱ اُنکے دلوں اور اُنکے کانوں پر اللہ تعالے نے مہر کردی ہے اور اُنکی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان پر بڑی مار ہے ف۲
۲	۲	۹	بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْۗــــَٔــتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔	بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے گناہ کیا اور گناہ کے پھیر میں آگئے وہی دوزخی ہیں ف۳ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔
۳	۲	۱۳	مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔	اہل کتاب (یہود اور نصاری) اور مشرکوں میں سے جو کافر ہیں اُنکا دل نہیں چاہتا تمہاری مالک کے پاس سے تم پر کچھ بھلائی اُترے اور اللہ تم جسکو چاہتا ہے اپنی مہربانی کے لیے خاص کرلیتا ہے ف۴ اور اللہ تو کا فضل بہت بڑا ہے
۴	۲	۱۴	وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۔	اور جو لوگ عرب کے کافروں میں سے یا یہود اور نصاری میں سے) جاہل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے بات کیوں نہیں کرتا یا ہماری پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی ف۵ اگلے لوگوں نے بھی ایسی ہی باتیں کہیں جیسے یہ کرتے ہیں انکے اور اُنکے دل ملگئے جن لوگونکو یقین ہے اُنکو تو ہم نشانیاں دکھا چکے۔
۵	۲	۱۹	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ كُفَّارٌ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ يُنْظَرُوْنَ ۔	جو لوگ (جیتے جی) کافر رہے اور کفر ہی میں مرگئے اُن پر اللہ تعالے اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے وہ ہمیشہ اُسی (لعنت یا دوزخ) میں رہیں گے نہ اُنکا عذاب ہلکا ہوگا نہ اُنکو فرصت ملے گی ف۶

ف۱ پہلے ۔۔۔ لوگوں کا بیان تھا جیسے ابوبکر صدیق عمر فاروق اور دوسرے صحابہ کرام اور اس آیت سے اُن لوگوں کا ذکر شروع ہوا جو کفر کے تن پر قائم تھے ۔۔۔ آخرت یا دنیا میں ۔۔۔ [illegible]

پارہ	سورۃ	آیت		
۲	البقرۃ	۲۴	إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝	جب ف۱ لوگ جنکو مانتے ہیں اپنے ماننے والوں سے الگ ہو جائینگے اور عذاب آنکھوں سے دیکھ لینگے اور آپس کے تعلق (اور محبت کے رشتے) کٹ جائینگے ف۲ اور جو ماننے والے ہیں وہ کہینگے کاش ایکبار اور ہم دنیا میں جاتے اور ہم انسے الگ ہوتے جیسے (آج) وہ ہم سے الگ ہوئے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ انکے اعمال انکو دکھلائیگا جو نری افسوس ہی افسوس ہونگے اور انکو دوزخ سے نکلنا نصیب ہوگا ف۳
۲	"	۲۵	هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝	کیا یہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلونکے چھتر لگائے ہوئے فرشتونکو ساتھ لیے ہوئے انکے پاس آجائے اور جو ہونا ہے وہ ہو جائے ف۴ اور سب کام اللہ ہی کے سامنے پیش ہونگے ف۵
	"	۲۶	زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	کافرونکو دنیا کی زندگی بھلی معلوم ہوتی ہے اور مسلمانوں سے ٹھٹھا کرتے ہیں حالانکہ جو شرک سے بچے ہیں (یعنے مسلمان) وہ قیامت کے دن انکے اوپر ہونگے ف۶ اور اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے بیحساب روزی دیتا ہے ف۷
۲	"	۲۷	وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝	اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین (اسلام) سے پھر جاوے اور کافر بنجائے) اور کفر ہی میں مرے تو ایسے لوگوں کا کیا کرایا دنیا اور آخرت دونوں میں برباد اور وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ف۸
۳	"	۲۸	وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝	اور کافرونکے حمایتی طاغوت ہیں انکو روشنی سے (ایمان کی جو اللہ نے ہر آدمی کی فطرت میں رکھی ہے) نکالکر (کفر کی) اندھیرے میں لیجاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ اسمیں رہیں گے ف۹
۳	ال عمران	۲	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ	بیشک کافرونکے مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انکو کچھ بچا نہ سکیں گے (یا اسکے پاس کچھ کام نہ آئیں گے) اور وہ دوزخ کے ایندھن ہیں گے انکی گت بھی وہی ہونیوالی ہے جو فرعون والوں

ف۱ یعنے گرو چیلوں سے بیزار ہو جائیں گے ۱۲ ف۲ یعنے جو لوگ شرکوں کے سردار گذرے ہیں اور مشرک انکو اپنے گرو اور مرشد سمجھ کر بے ڈر ہو رہے ہیں کہ [illegible] وہ خوب [illegible] بہاں سے الگ ہو جائیں گے جیسے انکمیں اور انمیں کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ یہ پھر چند مل بجادیں گے کہ ہم نے دنیا میں مدت تک تم کو مانا اور تمہاری اطاعت کی اب ہمارے [illegible] آؤ وہ [illegible] جاؤ ور ہم نہیں جانتے تم کون۔ بلا ہو یہاں اپنی اپنی پڑی ہے بیٹھے ائے وہاں سے چیلے بن کر کیسا چیلہ کیسا گرو ۱۲ ف۳ نری افسوس ہی افسوس [illegible] یعنے [illegible] عمل کو دیکھ کر افسوس کریں گے کہ کاش ہمنے یہ نہ کیا ہوتا اور ہر ایک نیک عمل کے چھوڑ دینے پر جدا افسوس کریں گے گویا سراپا وہ حسرت اور افسوس کی [illegible] ف۴ یعنے یہ سب ہلاک ہوں یا قیامت آجائے ۱۲ ف۵ وہی [illegible] حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب اگلوں اور پچھلوں کو اکٹھا کریگا [illegible] آسمان کو [illegible] منتظر ہونگے تو تب اللہ تعالیٰ بادلوں کے چھتر لگائے ہوئے عرش سے کرسی پر آتریگا عبد اللہ بن عمر نے کہا جب اللہ تعالیٰ [illegible] اور اسکی مخلوق کے بیچ میں ستر ہزار پردے نور اور ظلمت اور پانی کے ہونگے اور پانی میں سے ایسی آواز نکلے گی جس سے دل پھٹ جاویں گے ۱۲ ف۶ [illegible] اور [illegible] جنت میں جنت کہیں بلند ہے اور دوزخ بہت نیچے۔ یعنے کافر جو مالدار تھے غریب مسلمانوں پر جیسے بلال اور عمار وغیرہ پر ہنستے تھے اور انکو حقیر سمجھتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ۱۲ ف۷ تو دنیا میں زیادہ مالدار ہونا اس امر کی دلیل نہیں کہ آخرت بھی اچھی ہوگی ۱۲ ف۸ اس آیت سے یہ نکلا کہ اگر مسلمان مرتد ہو جائے یعنے اسلام سے برگشتہ تو اسکے اعمال اسی وقت برباد ہونگے جب کفر پر مرے اور جو پھر مسلمان ہو جاوے تو اسکے اگلے اعمال کا ثواب قائم رہے گا امام شافعی اور اہل حدیث [illegible] ف۹ وہ ہی [illegible] انکے حمایتی طاغوت [illegible] جنکو پوجتے تھے یعنے بت اور پتھر اور جھنڈے اور قبریں اور علم یہ سب دوزخ کے ایندھن ہونگے جیسے دوسری آیت میں ہے انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم

پارہ	سورت	آیت	متن	ترجمہ
۳	آلِ عمران	۹	وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝	اور اُنسے پہلے لوگونکی ہوئی ہماری آیتوں کو جھٹلایا آخر اللہ تعالیٰ نے انکے گناہونکی سزا میں انکو پکڑ لیا اور اللہ کا عذاب سخت ہی ف۱ اللہ تم ایسے لوگونکو کیونکر راہ پر لاویگا جنکو یقین ہوگیا ف۲ اور انہوں نے گواہی دی کہ یہ رسول (یعنے حضرت محمد صلعم سچے پیغمبر ہیں) اور کھلی کھلی نشانیاں انکو پہنچ گئیں (اسکے بعد مکر گئے) اور اللہ تعالیٰ ہٹ دھرم لوگوں کو راہ پر نہیں لاتا ف۳ انلوگونکی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگونکی پھٹکار رہے ف۴ وہ ہمیشہ اسی میں رہینگے نہ انکا عذاب ہلکا ہوگا نہ انکو مہلت ملے گی ف۵ مگر جن لوگوں نے ایسا کرنے کے بعد توبہ کرلی (یعنے پھر صدق دل سے مسلمان ہوگئے) اور اپنا ایمان درست کرلیا ف۶ تو بیشک اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے ف۸ پھر اور کفر بڑہایا (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی انکار کیا) انکی تو توبہ کبھی قبول نہ ہوگی اور یہی لوگ ہیں جو گمراہ ہوئے ف۹ جو لوگ منکر ہوئے ہیں اور منکر ہی رہ کر مرگئے (یعنے کفر پر انکا خاتمہ ہوا) انمیں سے اگر کوئی (قیامت کے دن) زمین بھر سونا اپنی چھوڑائی میں دے تو کبھی قبول نہ ہوگا۔ یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف کا عذاب ہوگا اور کوئی انکا مددگار نہ ہوگا ف۱۰
۴	〃	۱۳	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	بیشک جو لوگ کافر ہیں انکے مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کے آگے کچھ کام نہ آوینگے (یعنے اللہ تعالے کے عذاب کو روک نہ سکینگے) اور وہ لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہینگے۔
〃	〃	۱۶	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ	مسلمانو! اگر تم کافروں کا کہا مانوگے تو وہ تم کو الٹے پاؤں (کفر کیطرف) پھیر دینگے اور تم گھاٹے میں جا پڑوگے ف۱۱
〃	〃	۱۸	وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ	اے پیغمبر جو لوگ دوڑ کر کفر کی مدد کرتے ہیں ف۱۲ انکی وجہ سے

ف۱ ان کافروں سے وہی یہود اور نصاریٰ مراد ہیں کہتے ہیں کہ اس سے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارتیں دیکھ کر دل سے یقین کر لیا تھا [illegible] کے باب میں اتری ہیں جیسے یہود اور نصاریٰ جنہوں نے توراۃ [illegible] انصار کو میں سے ایک شخص مسلمان ہوا پھر مرتد ہو کر [illegible] اسکے بعد [illegible] مسلمان ہو گیا اسکو نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا [illegible] میری توبہ قبول ہو سکتی ہے جب [illegible] ہیں اور قیامت میں بھی پھٹکار کرینگے۔ بعضوں نے کہا قیامت کے دن ایک کافر دوسرے کافر پر لعنت کریگا [illegible] سب لوگوں سے مراد مسلمان ہیں [illegible] ہمیشہ [illegible] اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے [illegible] گزر چکی ہے [illegible] بعضوں نے کہا اپنا دل درست کر لیا [illegible] حضرت موسیٰ پر ایمان لانے تھے بعد اسکے حضرت عیسیٰ کا انکار کیا اور کافر ہوگئے [illegible] اتری [illegible] حضرت عیسیٰ کا انکار کیا ایک کفر [illegible] بعضوں نے کہا کچھ لوگ مسلمان ہوئے پھر مرتد ہوگئے انکے باب میں یہ آیت اتری [illegible] یہ آیت ان لوگوں کے حق میں اتری جو کفر پر مریں اور تمام [illegible] خواہ اہل کتاب ہوں خواہ مشرک [illegible] قیامت کے دن [illegible] اگر تیرے پاس ساری زمین بھر سونا ہو تو تو اپنی چھڑائی میں دیگا وہ کہیگا [illegible] اسکے تو بہت ہی آسان کام تجھ سے دنیا میں چاہا تھا یعنے صرف شرک نہ کرنا (بخاری و مسلم)

		٠	إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝	تو ہرگز یقین جانو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہ رکھے اور اُن کو بڑا عذاب ہوگا[۱] بے شک جن لوگوں نے ایمان دیکر کفر مول لیا وہ خدا تعالیٰ کا کچھ بگاڑ نہیں کرسکیں گے[۲] اور انکو تکلیف کا عذاب ہوگا اور کافروں کو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہم جو اُن کو ڈھیل چھوڑ دیا ہے وہ ان کے حق میں بہتر ہے ہمنے اسلیے انکو ڈھیل دی ہے کہ اور زیادہ گناہ کریں اور ان کو ذلت کا عذاب ہوگا[۳]
۴	آلِ عمران	٢٠	لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝	(اے پیغمبر) کافروں کے اِدھر اُدھر شہروں میں پھرنے سے تجھ کو دھوکا نہ ہو[۴] (یہ دنیا کا) تھوڑا مزا ہے پھر انکا ٹھکانا وہی دوزخ ہے اور کیا بُرا سامان ہے[۵]
۵	النساء	٨	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝	جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا[۶] انکو ہم آگ میں ڈالینگے پھر بار جب انکی کھال گل جائیگی تو ہم اُنپر دوسری کھالیں چڑھائینگے اسلیے کہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا[۷]
”	”	٢٠	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝	جو لوگ (توریت پر) ایمان لائے پھر (بچھڑا پوجکر) کافر ہوگئے پھر[۸] ایمان لائے پھر (حضرت عیسیٰ سے انکار کرکے) کافر ہوگئے پھر اور زیادہ کفر کیا (حضرت محمد کا بھی انکار کرکے) اللہ تعالیٰ انکو بخشنے والا نہیں نہ راہ پر لگانے والا[۹]
۶	”	٢١	إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝	جو لوگ اللہ سے اور اسکے پیغمبروں کو نہیں مانتے اور اللہ سے اور اسکے پیغمبروں میں جدائی ڈالنا چاہتے ہیں[۱۰] اور کہتے ہیں ہم بعضے پیغمبروں کو مانیں گے اور بعضوں کو نہیں مانیں گے[۱۱] اور (کفر و ایمان کے) بیچ میں ایک (نیا) رستہ بنانا چاہتے ہیں[۱۲] یہی لوگ تو سچے (پکے) کافر ہیں اور ہمنے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے۔

ف۱ یعنی اس کی حکومت کا یا دین کا یا اللہ کے دوستوں کا ۱۲ ف۲ کافروں کی کفر پر ہر مسلمان کا جی کڑھتا ہے آنحضرت صلعم کو اور زیادہ رنج ہوتا تھا کیونکہ آپ سارے عالم کے لیے خدا تعالیٰ کی رحمت تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ تم اتنا بہت رنج کیوں کرتے ہو ان کی کوششوں سے اللہ کی سلطنت اور حکومت میں کوئی خلل نہیں آسکتا اسکا دین کچھ بگڑ نہیں سکتا خود اپنی کا نقصان ہوگا کہ آخرت میں عذاب اُن کی قسمت میں رکھا گیا ہے اور ذرا بھی راحت ان کے لیے وہاں نہیں ہے ۱۲ ف۳ اپنا ہی نقصان کریں گے ف۴ اس میں اللہ تعالیٰ کی کچھ حکمت ہے کہ کافر اور زیادہ گناہ کریں اور سخت عذاب کے مستحق ہوں ۱۲ ف۵ کہ اللہ تعالیٰ کی انپر مہربانی ہے جب تو وہ شہر بشہر سوداگریاں کرتے پھرتے ہیں اور خوش حال ہیں یہ کہتے ہیں بعضے مسلمانوں نے ایسا کہا تھا کہ کافر اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں مگر وہ تو مالدار اور آرام و راحت میں ہیں اور ہم تکلیف میں تب یہ آیت اُتری ۱۲ ف۶ جو یہ کافر اپنے نفع کے لیے آخرت نہیں کر رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار رکھا ہے مطلب یہ ہے کہ ان کافروں کی تجارت اور سوداگری اور مالداری یہ سب چند روزہ ہے اور اس فائدے کے سامنے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے رکھا ہے یہ بہت تھوڑا فائدہ ہے کیونکہ یہ فانی ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ باقی ہے ۱۲ ف۷ قرآن یا توریت یا انجیل یا کسی آسمانی کتاب کو نہ مانا ۱۲ ف۸ نئی کھال پیدا کر دینا اس کے نزدیک کیا مشکل ہے دنیا میں کھال جل جاتی ہے تو پھر دوسری کھال تازی چند روز میں پیدا ہو جاتی ہے کھال اس لیے بدلی جاویگی کہ پھر جلی ہوئی کھال میں [illegible] تکلیف نہیں ہوتی جتنی تر و تازہ کھال کے جلانے سے ہوتی ہے ۱۲ ف۹ [illegible] ۱۲ ف۱۰ [illegible] کفر کرے پھر توبہ کرے اور ایمان لاوے تو بخشش کی امید ہے مگر ان لوگوں نے تو کفر کیا اور کفر میں بڑھتے گئے [illegible] یہ آیت مرتد لوگوں کے باب میں اُتری جو کئی بار مسلمان ہوئے پھر کافر ہوگئے [illegible] کفر اور ایمان سب کو ایک سا سمجھتا ہے ایسے شخص کو کبھی امید نہیں کہ وہ دل سے توبہ کریگا ۱۲ [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۶	النسآء	۲۳	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝	بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا وہ بڑی گمراہی میں پڑ گئے (کیونکہ خود گمراہ تھے دوسروں کو بھی گمراہ کیا) بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اُنہوں نے (اپنی جانوں پر) ظلم کیا اللہ تعالیٰ انکو بخشنے والا نہیں نہ انکو جہنم کے سوا کوئی (نجات کی راہ) سوجھائے گا وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ پر یہ آسان ہے
۶	״	۲۴	وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝	اور جن لوگوں نے (دنیا میں اسکی بندگی سے) شرم کی اور اپنی تئیں بڑا سمجھا تو ان کو تکلیف کا عذاب کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی (اپنا) حمایتی پائیں گے نہ مددگار (جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اُنکو چھڑائے یا کچھ سفارش یا مدد کرے)
۶	المآئدۃ	۱	اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ	آج کافر تمہارے دین کی طرف سے نااُمید ہوگئے تو ان سے (کافروں سے) مت ڈرو مجھ سے ڈرو
۶	״	۲	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝	اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں
۶	״	۶	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝	جو کافر ہوئے اگر اُن کے پاس زمین میں جو کچھ ہے سب (مال ومتاع) ہو اور اتنا ہی اور اسکے ساتھ کہ اس کو دیکر اپنے تئیں قیامت کے عذاب سے چھڑائیں تو بھی انکی طرف سے قبول نہ ہوگا اور اُنکو تکلیف کا عذاب ہوگا دوزخ کی آگ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ اس میں سے نکلنے نہ پائیں گے اور انکو ہمیشہ عذاب ہوتا رہے گا
۶	״	۷	يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ	(اے پیغمبر) جو لوگ کفر پر دوڑے پڑتے ہیں اُنپر رنج نہ کر (یہ لوگ یا تو منافق ہیں) ان لوگوں میں سے جو منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور ان کے دلوں میں ایمان (کا نام) نہیں اور (یا) ان لوگوں میں سے جو یہودی ہیں جھوٹی باتیں سننے والے لوگ

ف۱ اسلام لانے سے دوسروں کو بھی ۱۲ ف۲ جیسے فرعون یا نمرود نے خود اپنے تئیں خدا کہا ۱۲ ف۳ یعنے اب انکو امید نہ رہی کہ اسلام کا دین مٹ جاوے گا اور یہ لوگ پھر ہماری طرح اپنے باپ دادا کے طریق پر آجاویں گے کیونکہ اسلام کو قوت ہوگئی اور مسلمانوں کی تعداد بہت ہوگئی ۱۲ ف۴ صحیح حدیث میں ہے جس کو دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے فرماویگا اگر تیرے پاس ساری دنیا ہو تو اپنی چھڑائی میں دیگا یا نہیں وہ کہیگا میں دیدونگا اللہ تعالیٰ فرماویگا میں نے تو تجھسے بہت آسان بات چاہی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر تجھکو جنت ملیگی اور دوزخ سے بچیگا تو نے نہ مانا اور شرک کی ۱۲ ف۵ یہ آیت کافروں کے حق میں ہے جیسے پہلی میں صاف موجود ہے جو کافر ہوئے صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ سے نکلکر جنت میں جاویں گے یعنے گنہگار مسلمان ۱۲ ف۶ کفر پر دوڑے پڑتے ہیں یعنے موقع ملتے ہی کافر ہو جاتے ہیں یا کافروں کے شریک ہو جاتے ہیں ۱۲ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے یا ایہا الرسول کہکے خطاب کیا یہ بڑی عزت کا خطاب ہے جو سارے قرآن میں صرف دو جگہ ہے ایک اس آیت میں دوسرے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک میں اور یا ایہا النبی کئی مقاموں میں ہے ۱۲ ف۷ یعنے گناہ کیا یا حضرت محمد صلعم پر ظلم کیا آپکی نشانیاں جو اگلی کتابوں میں تھیں چھپائیں یا دوسروں پر ظلم کیا اسلام سے روک کر ۱۲ ف۸ جب وہ اسی حال میں مرجاویں کیونکہ کافر کی مغفرت نہیں ہو سکتی ۱۲ ف۹ یعنے انکا جہنم میں رہنا اور ہمیشہ رہنا ۱۲

	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
			سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَأْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ	تیرے پاس نہیں آئے اُن کے جاسوس ہیں لفظوں کو اللہ کے رکھے ہوئے ٹھکانے سے بے ٹھکانے کرتے ہیں ف (اور اپنے لوگوں سے) کہتے ہیں اگر تم کو یہی حکم ملے تو اسکو مان لینا (یا اسپر عمل کرنا) اور جو یہ حکم نہ ملے تو نہ ماننا ف اور اللہ تعالی جس کو گمراہ کرنا چاہے تو اسکے بچانے کے لیے اللہ تعالی پر تیرا کچھ زور نہیں چل سکتا یہی لوگ وہ ہیں جنکے دلوں کو اللہ تعالے نے پاک کرنا نہ چاہا وہ دنیا میں ذلیل ہونگے اور آخرت میں انکو بڑی مار پڑے گی جھوٹ بنانے کے لیے جاسوسی کرنے والے حرام مال خوب چکھنے والے (یا رشوت اڑانے والے) ف
٧	المائدة	١١	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور جھٹلایا وہ دوزخی ہیں
"	الانعام	١	وَمَا تَأْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَأْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝	اور ان کافروں کے پاس جب کوئی نشانی انکے مالک کی نشانیوں میں سے آتی ہے تو اُس سے غافل ہو جاتے ہیں ف اُنھوں نے سچ کو بھی جھٹلایا جب اُن کے پاس آیا اب ان کو اسکی حقیقت معلوم ہو جائیگی جس پر وہ ہنستے رہے ف
"	"	٢	وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝	اور اگر ہم تجھ پر (اے پیغمبر) کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اُتارتے اور یہ لوگ ہاتھوں سے اسکو چھو لیتے تب بھی کافر یہی کہتے یہ تو اور کچھ نہیں کھلا جادو ہے اور کافر کہتے ہیں اس (پیغمبر) پر فرشتہ کیوں نہ اترا اور اگر ہم (اس طرح سے) فرشتہ اتارتے تو قضیہ ہی چک جاتا پھر ان کو (ذرا بھی) مہلت نہ ملتی اور اگر ہم فرشتے کو پیغمبر بناتے (تو آخر) اس کو بھی ایک مرد بناتے اور وہی شبہ انپر ڈالتے جو شبہ اب وہ کر رہے ہیں ف
"	"	٣	وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ	اور ان میں بعضے ایسے بھی ہیں جو تیری طرف کان لگاتے ہیں ف اور انکے دلوں پر ہمنے پردے ڈالدیے ہیں اور انکے کانوں

ف بنکر آتے ہیں مطلب یہ ہیکہ اپنے عالموں سے جھوٹی جھوٹی باتیں سنا کرتے ہیں اور انکو مان لیتے ہیں اور جو لوگ تکبر کی راہ سے تیری مجلس میں نہیں آتے انکی طرف سے جاسوس بنکر آتے ہیں ۱۲ ف جیسے رجم کی آیت کو چھپا لیا اور کہنے لگے توریت میں رجم کا حکم نہیں ہے قسطلانی نے کہا بہت سے علما یہ کہتے ہیں کہ یہود اور نصاری نے توریت اور انجیل میں لفظ بدل دیے ہیں اور ان کی جگہ دوسرے لفظ اپنی طرف سے شریک کر دیے ہیں اور تفسیر میں تو بہت کچھ تحریف کی ہے جو اصلی معنے ہے اسکو چھوڑ کر دوسرا معنے لیا ہے ۱۲ ف حضرت محمد کی طرف سے ۱۲ ف جو بدلا ہوا ہے ۱۲ ف بلکہ وہی اسکے خلاف حکم دیں ۱۲ ف ہوا یہ کہ خیبر میں ایک یہودی محصن مرد اور ایک یہودیہ محصنہ عورت نے زنا کیا وہ دونوں مشہر خاندان کے تھے یہودیوں نے مدت سے توریت کے حکم کو جو سنگسار کرنا تھا بدل کر دیا تھا کی یہ سزا ٹھہرائی تھی کہ سو کوڑے مارتے منہ کالا کرتے اور الٹے گدھے پر سوار کرتے انہوں نے اپنی طرف سے چند یہودیوں کو مدینہ بھیجا اس غرض سے کہ آن حضرت سے بھی یہ مسئلہ دریافت کریں اگر آپ بھی کوڑے مارنے کا حکم دیں تو بڑی دلیل ملجاویگی کہ ایک پیغمبر نے بھی یہی حکم دیا اور اگر آپ سنگسار کرنے کا حکم دیں تو نہ مانیں چنانچہ انکے بھیجے ہوئے جاسوس مدینہ میں آئے اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپ نے توریت کے موافق سنگسار کا حکم دیا ۱۲ ف وہ دو قسم کے جنکا اوپر بیان ہوا ۱۲ ف قرآن میں سحت کا لفظ ہے یعنے حرام مال اصل میں سحت کے معنے مٹنے کے ہیں مال حرام تمام نیکیوں کو مٹا دیتا ہے بعضوں نے کہا سحت سے رشوت مراد ہے حدیث میں ہے کہ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں ملعون ہیں رشوت کے حکم میں ہے سفارش سنکر غلط یا حمایتی فیصلہ کرنا ۱۲ ف اسپر خیال نہیں کرتے ۱۲ ف اس میں غور نہیں کرتے نشانی سے مراد خدا کی وہ آیتیں ہیں جو پیغمبر پر اترتی تھیں یعنے قرآن کی آیتیں یا قدرت کی نشانی جیسے زلزلہ وغیرہ ۱۲ ف یعنے قرآن مجید کو یا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

			عربی	ترجمہ
٧	الانعام	٣	اِذَا اٰیٰنِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ یُجَادِلُوْنَكَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَهُمْ یَنْهَوْنَ عَنْهُ وَیَنْــٴَـوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ یُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۝	کو بہرا کر دیا ہے وہ اسکو سمجھ نہیں سکتے ف۱ اور اگر وہ سب نشانیاں دیکھیں تو ایک پر بھی ایمان نہ لائیں (وہ تو جہالت میں) یہانتک (پہنچ گئے ہیں) کہ جب تیرے پاس جھگڑتے آتے ہیں تو یہ کافر (سر دود) کہتے ہیں (قرآن ہے کیا) ہمیں (کیا رکھا ہے) اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں اور کچھ نہیں اور وہ (لوگوں کو) اس سے روکتے ہیں اور خود بھی الگ رہتے ہیں اور یہ لوگ کچھ نہیں مگر اپنے تئیں آپ تباہ کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں
٧	الانعام	٣	وَقَالُوْۤا اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ۝	اور (کافر یہی) کہتے ہیں کہ جو کچھ زندگی ہے دنیا ہی کی زندگی ہے اور کچھ نہیں اور مرے پیچھے ہم اٹھنے والے نہیں ف۳
٧	٧	٤	وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝	اور (کافر) کہتے ہیں اسکے مالک کی طرف سے اسپر کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۴ تو کہدے اللہ (ایک صاف کھلی نشانی (بھی) اتار سکتا ہے مگر انہیں سے اکثر لوگ (خدا کی حکمت اور مصلحت کو) نہیں جانتے ف۵
٧	٧	٤	وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝	اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں (انکی مثال ایسی ہے گویا) وہ اندھیرے میں گونگے اور بہرے ہیں جسکو چاہے اللہ گمراہ کرے اور جسکو چاہے سیدھی راہ پر لگا دے
٧	٧	٥	وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انکو نافرمانی کی سزا میں عذاب ہوگا۔
٨	٧	١٣ و ١٤	وَنُقَلِّبُ اَفْــٴِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَاۤ اِلَیْهِمُ الْمَلٰٓىِٕكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَیْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ یَجْهَلُوْنَ ۝	اور ہم انکے دل اور آنکھیں الٹ دینگے جیسے پہلی بار نشانی پر ایمان نہیں لائے ف۶ اور ہم انکو انکی شرارت میں بھٹکتا چھوڑ دینگے اور اگر ہم انپر (آسمان سے) فرشتے اتاریں اور مردے ان سے بات کریں اور ہر چیز کو ف۸ انکے سامنے لاکر اکٹھا کر دیں ف۹ جب بھی وہ ایمان لانے والے نہیں مگر اللہ چاہے (تو وہ اور بات ہے) ف۱۰ لیکن ان میں اکثر نادان ہیں ف۱۱
٧	٧	١٨	سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكْنَا وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ؕ	قریب ہے مشرک یہ کہیں گے ف۱۲ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا کوئی شرک نہ کرتے اور نہ کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لیتے

ف۱ اس لیے کہ ان کا سمجھنا ہم نے بند کر دیا جب کان بہرے ہوں تو جانور کی طرح صرف آواز سنتے ہیں اس کا مطلب نہیں سمجھتے ۱۲ ف۲ تمام جہان کے جھگڑے ۱۲ ف۳ [illegible] اور نشر اور آخرت کے قائل نہیں ہیں ہمارے زمانے میں یہ لا مذہبیت پھیل گئی ہے اور دنیا کے ہر ایک حصہ میں ایسے لا مذہب ہو گئے ہیں جن کو نیچری اور [illegible] اور فیلسوف اور لا مذہب اور دہری اور باطنی اور بابی اور طبعی اور مادی اور ملحد کہتے ہیں ان لوگوں سے جب بحث کیجیے تو اخیر میں خدا کے وجود کا ان کو قائل ہونا پڑتا ہے کیونکہ اتنے بڑے عالم کا انتظام بغیر ایک حاکم مدبر منتظم کے عقل میں نہیں آتا جب خدا تعالیٰ کے قائل ہو گئے پھر ان کو الزام دینا سہل ہے اس لیے کہ اگر حشر و نشر اور جزا سزا نہ ہو تو اچھے برے نیک بد ظالم عادل سب کی حالت یکساں ٹھہر گئی اور یہ اس ذات پاک کے عدل اور انصاف سے بعید ہے ۱۲ ف۴ یعنے اس پیغمبر کو ایسا صاف کوئی معجزہ کیوں نہ ملا جیسے اگلے پیغمبروں کو ملا تھا ۱۲ ف۵ اگر صاف کھلی نشانی آئے جیسے مائدہ حضرت عیسیٰ کے وقت اترا تھا یا اونٹنی حضرت صالح کے عہد میں دکھائی گئی اور پھر یہ لوگ نہ مانیں تو اسی وقت عذاب اتریگا سب تباہ ہو جاویں گے اور اللہ تعالیٰ کو آں حضرت کے زمانہ میں عربوں کا اس طرح سے ہلاک کرنا منظور نہ تھا تو ایسی صاف کھلی نشانی بھی نہیں اتاری قرآن شریف کی نشانی کیا کم تھی مگر افسوس یہ لوگ بے علم اور جاہل تھے [illegible] ف۶ یہ ابھی اگر نشانیاں اتریں تو ایمان نہ لاویں گے ۱۲ ف۷ یعنے حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے زمانہ میں یا خود تمہارے زمانہ میں جب چاند پھٹ گیا تھا ۱۲ ف۸ ہر نشانی [illegible] چاہتے ہیں اور ہر جاندار کو ۱۲ ف۹ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہر جاندار کو گروہ گروہ لاکر ان کے سامنے اکٹھا کریں یعنے حشر [illegible] ان کے سامنے ہو جاوے [illegible] کی بھی حاجت نہیں وہ خود بخود ایمان لاویں گے ۱۲ ف۱۰ یعنے کافروں میں سے جو سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم اگر نشانی دیکھیں تو ضرور ایمان لاویں گے [illegible] سے جو نشانی اترنا چاہتے ہیں اس امید سے کہ یہ کافر اسکو دیکھ کر مسلمان ہو جاویں گے ۱۲

(باقی [illegible])

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۚ	اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گذرے اُنھوں نے بھی اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا آخر ہماری عذاب کا مزہ چکھا
۶	الانعام	۱۸	قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۞	(اے پیغمبر ان کافروں سے) کہدے اپنے گواہوں کو لاؤ جو بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے پھر اگر وہ گواہی بھی دیں تو بھی تو انکے ساتھ ہو کر (انکی سی) گواہی مت دے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو آخرت کا یقین نہیں کرتے اور اپنے مالک کے برابر دوسرے کو کرتے ہیں (شرک کرتے ہیں) انکی خواہشوں پر مت چل
۸	〃	۲۰	اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۚ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۞	جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور کئی فرقے بن گئے تجھ کو ان سے کوئی غرض نہیں انکا کام خدا کے حوالے ہے بس وہی انکو جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے جتائے گا ف
〃	الاعراف	۴	وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۞	اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور ان (کے ماننے) سے اکڑ بیٹھیں گے وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔
〃	〃	۵	اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۞	بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اُنپر اکڑ بیٹھے انکے لیے آسمان کے دروازے نہ کھلیں گے اور نہ وہ جنت میں جائیں گے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے اور گنہگاروں (کافروں) کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ف
۹	〃	۱۷	وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کا دن آنے کو جھٹلایا اُن کا کیا کرایا سب اکارت ہوا انکو وہی بدلہ ملے گا جیسے کام کرتے تھے ف ف
〃	〃	۲۳	وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۚ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۞	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انکو چپکے چپکے جہاں سے (یا اس طرح سے کہ) انکو معلوم نہ ہو کھینچ لے جائیں گے اور میں انکو مہلت دونگا بے شک میرا داؤں پکا ہے۔
〃	〃	۲۴	وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا	اور جب تو (ایک مدت تک) ان کافروں پاس کوئی آیت نہ لائے تو

ف بحیرہ اور سائبہ وغیرہ کو ۱۲ ف کافروں کے موافق کہیں ۱۲ ف ان کی بات اور گواہی کو مت مان ۱۲ ف کچھ باتیں مانیں کچھ نہ مانیں جیسے یہود اور نصاریٰ یا مشرکین بعضے بت پوجتے ہیں بعضے فرشتے بعضے تارے یا جیسے بدعتی کہ بعضی آیتوں اور حدیثوں کو لیتے ہیں اور بعضی کو نہیں لیتے کہتے ہیں ہمارے امام نے ان حدیثوں کو نہیں لیا حدیث میں ہے کہ ان فرقوا دینہم سے بدعتی اور خواہش پر چلنے والے مراد ہیں اسی امت کے دوسری حدیث میں ہے کہ اُن کی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتے اس آیت سے ان مقلدین کو نصیحت لینا چاہیے جو اپنے امام کی تقلید میں ایسے غرق ہیں کہ حدیث اور قرآن کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور اپنے مذہب کے خلاف جو حدیثیں آتی ہیں اُن کی بیجا تحریف اور تاویل کرتے ہیں ۱۲ ف جب ان سے اختلاف کا بدلہ ملیگا اسوقت مزہ معلوم ہوگا حدیث میں ہے کہ میری امت بہتر فرقے ہو جاوے گی سب دوزخ میں ہیں مگر ایک فرقہ جس میں ہیں میں اور میرے صحابہ آنحضرت ص اور آپ کے اصحاب سنت کے حکم کے تابع تھے پھر جو لوگ اب بھی تابع حدیث اور قرآن کے پیرو ہیں وہی آن حضرت ص اور آپ کے اصحاب کے طریق پر ہیں ف [illegible] اور تکبر سے اُن پر ایمان نہ لاویں گے نہ ان پر عمل کریں گے ۱۲ ف اونٹ کا سوئی کے ناکے میں گھسنا محال ہے تو انکا بھی جنت میں جانا محال ہے ۱۲ ف [illegible] ف یعنی کفر کی حالت میں اگر کوئی نیک کام بھی کیے مثلاً خیرات وغیرہ اور خاتمہ کفر پر ہوا تو وہ سب کام گئے گذرے ہیں حدیث سے ثابت ہے کہ اگر کافر مسلمان ہوجاوے تو کفر کے وقت کی نیکیاں بھی اُسکی قائم رہیں گی ۱۲ ف دھیرے دھیرے ۱۲ [illegible] آہستہ آہستہ [illegible] عذاب [illegible] ان کو [illegible] کے لیے دنیا کی [illegible] میں [illegible] خدا کو بالکل ہی بھول جاویں [illegible] اس سے پناہ مانگیں [illegible]

			قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ	کہتے ہیں تم نے خود کیوں نہ تراش لی کہدے میں تو جو مجھ پر مالک کی طرف سے حکم آتا ہے اسپر چلتا ہوں ۔
۹	الانفال	۲	ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۔	آپ یہ (عذاب قتل) تو چکھ لو اور (جان لو کہ آخرت میں) کافروں کو دوزخ کا عذاب ہونے والا ہے ف۷
۹	"	۳	اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۔	بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک بہرے گونگے کافر ہیں جو عقل نہیں رکھتے ف۸ اور اگر اللہ تعالیٰ ان بہرے گونگے کافروں میں) کچھ بھی بھلائی پاتا تو بے شک انکو سناتا ف۹ اور اگر ان کو سناتا تب بھی جب بھی وہ منہ پھیر کر چل دیتے ف۱۰
۹	"	۴	وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۔ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۔ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَاۗءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَاۗؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاۗءً وَّتَصْدِيَةً ۔	اور (اے پیغمبر جب (تو مکہ میں تھا) کافر داؤں کہنے لگے کہ تجھ کو قید کریں یا قتل یا (ملک سے) نکال باہر کریں اور وہ (اپنا) داؤں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ (اپنا) داؤں کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سب داؤں کرنے والوں میں بہتر داؤں کرنے والا ہے ف۱۱ اور جب ہماری آیتیں اُن کافروں کو پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ہم سن چکے ہم بھی اگر چاہیں تو ایسا قرآن کہہ ڈالیں (تصنیف کر لیں) یہ ہے کیا اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں بس اور (اے پیغمبر جب ان کافروں نے دعا مانگی یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے تیرے ہی پاس سے اُترا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا اور کوئی تکلیف کا عذاب ہم پر لیکر آ اور اللہ تو اُن کو عذاب کرنیوالا نہیں جب تک تو ان میں (موجود) ہے ف۱۲ اور اللہ تعالیٰ انکو عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ استغفار کرتے ہیں ف۱۳ اور (اے پیغمبر) اب ان میں کونسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ انکو عذاب نہ کرے حالانکہ وہ لوگوں کو ادب والی مسجد سے روکتے ہیں ف۱۴ اور وہ اس ادب والی مسجد کے متولی نہیں اس مسجد کے متولی وہی ہیں جو پرہیزگار ہوں ف۱۵ لیکن انمیں اکثر نہیں جانتے ف۱۶ اور کعبے کے پاس انکی نماز یہی ہے سیٹیاں اور تالیاں بجانا تو (اے کافرو)

ف۱ یعنے اپنے دل سے بنائی ہوتی ۱۲ ف۲ میں کیا آیتیں خود بناتا ہوں ۱۲ ف۳ دنیا میں مارے جانا اور قید ہونیکا ۱۲ ف۴ جو اس سے کہیں سخت ہے ۱۲ ف۵ یعنے جو کافر کان سے اچھی بات نہیں سنتے اور زبان سے اچھی بات نہ کہیں اور عقل سے غور نہ کریں وہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں ۱۲ ف۶ کہ وہ فائدہ اٹھاتے ۱۲ ف۷ بعضوں نے کہا اللہ انکو سناتا اس کا یہ مطلب کہ جو وہ پوچھتے اوسکا جواب سناتا یا مردوں کا کلام سناتا کیونکہ قریش نے آن حضرت سے درخواست کی تھی کہ آپ قصی بن کلاب کو پھر زندہ کر دیں اور وہ آپ کی پیغمبری کی گواہی دے ف۸ ہوا یہ تھا کہ قریش کے کافر دار الندوہ (مشورہ کے مکان) میں اکٹھا ہو کر آن حضرت صلعم کے باب میں مشورہ کرنے لگے کسی نے کہا ان کو قید کرلو کسی نے کہا مار ڈالو کسی نے کہا ملک سے باہر کر دو اللہ تعالیٰ نے اُس کی خبر آن حضرت صلعم کو دیدی آپ نے اپنے بچھونے پر حضرت علی رضہ کو سلا دیا اور خود اسی شب کو ابوبکر صدیق رضہ کے ساتھ نکل کر غار ثور میں چھپ رہے صبح کو جب کافر آئے تو علی رضہ کو آپ کے بچھونے پر پایا پوچھا تمہارے ساتھی کہاں ہیں انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں آخر قدموں کے نشان پر اس پہاڑ تک پہونچے اور اس غار پر گئے جس میں آن حضرت صلعم اور ابوبکر رضہ چھپے ہوئے تھے مگر دیکھا تو اس کے سوراخ پر مکڑی کا جالا لگا ہے انہوں نے کہا اگر اسکے اندر کوئی جاتا تو جالا ٹوٹ جاتا یہاں سے [illegible] لوٹ گئے اور آپ تین دن اور تین رات اوسی غار میں رہے چوتھے دن ایک تیز سانڈنی پر جسکو ابوبکر رضہ نے تیار کر رکھا تھا سوار ہو کر مدینہ کو روانہ ہوئے [illegible] کسی امت پر اس وقت تک نہیں عذاب اوترا جب تک وہ کا پیغمبر ان میں رہا ۱۲ ف۹ یہ کہ ابو جہل مردود نے اسود سے کافروں نے کعبے کو تو کہہ یا کہ [illegible] ہم [illegible] پھر شام کو شرمندہ ہوئے اور طواف کے وقت غفرانک کہتے تھے ف۱۰ جیسے حدیبیہ کے سال میں مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکا اس [illegible] کی آیتیں تو مکہ میں اتریں [illegible] یہ آیت اس وقت اتری جب آپ مکہ سے نکل کر مدینہ کو روانہ ہوئے ۱۲ [illegible]

نمبر	سورة	آیت	آیات	ترجمہ
			فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۝ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝	اب اپنے کفر کی سزا میں عذاب کا مزہ چکھو بے شک جو لوگ کافر ہیں وہ اپنے مالوں کو اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ (سبحانہ وتعالےٰ) کی راہ[1] سے روکیں یہ لوگ ابھی اور خرچ کریں گے پھر ان کو (یہ مال خود ایک) افسوس ہوگا پھر مغلوب[2] ہونگے اور جو کافر ہیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائینگے تاکہ اللہ ناپاک کو پاک[3] سے جدا کرے اور ناپاک (چیزوں یا لوگوں) کو ایک کے اوپر ایک رکھکر ان سب کا ڈھیر لگا کر اسکو جہنم میں جھونک دے یہی لوگ ہیں جو گھاٹے میں ہیں[4]
۹	الانفال	۵	قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ۝	(اے پیغمبرؐ) ان کافروں سے کہدو اگر یہ باز[5] آئیں تو ان کے اگلے قصور معاف کردیئے جائیں گے اور اگر پھر ایسا کریں[6] تو اگلے لوگوں (میں اللہ تعالیٰ) کی عادت گذر چکی ہے[7]
۱۰	؍؍	۷	إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝	اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب جانوروں میں بدتر کافر ہیں جو ایمان نہیں لاتے[8] (یہ کافر وہ ہیں) جن سے تو نے عہد کیا پھر ہر بار وہ اپنا عہد توڑ ڈالتے ہیں اور (اللہ تعالےٰ سے) نہیں ڈرتے[9]
؍؍	؍؍	۸	وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ۝	اور کافر لوگ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ وہ (ہمارے) قابو سے نکل گئے وہ ہمکو ہرگز تھکا نہیں سکتے[10]
؍؍	التوبہ	۴	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝	مسلمانو! مشرک تو نرے گندے ہیں[11] تو اس سال کے بعد ادب والی مسجد کے نزدیک نہ آئیں[12] اور اگر تم کو محتاجی کا ڈر ہو[13] تو آگے چل کر اللہ تعالےٰ تم کو اپنے فضل سے اگر چاہے گا تو مالدار کردے گا[14] بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا۔
؍؍	؍؍	۷	فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا	تو (اے پیغمبرؐ) انکے مال اور اولاد (کی کثرت) پر تعجب[15] مت کر اللہ اور کچھ

ف[1] اسلام قبول کرنے ۱۲ ف[2] جب کافر بدر سے بھاگ کر مکہ میں گئے تو ابوسفیان سے مدد چاہی اسنے بہت سارو پیہ سوداگری کے لئے اونکو قرض دیا پھر جنگ احد میں کافروں پر چالیس اوقیہ سونا اس نے خرچ کیا اخیر میں کافر مغلوب ہوئے اور ابوسفیان کف افسوس ملتا رہگیا مال کا مال تلف ہوا اور فتح بھی نہ ملی۔ اس آیت میں صاف ایک معجزہ ہے کہ کافروں کے مغلوب ہونے کی خبر دی اور ایسا ہی ہوا ۱۲ ف[3] بدبخت شخص کو یا شیطان کی راہ میں جو مال خرچ ہوتا ہے اسکو پاک سے الخ ۱۲ ف[4] نیک بخت شخص سے یا اس مال سے جو اللہ کی راہ میں خرچ ہوتا ہے ۱۲ ف[5] ناپاک سے کافر اور پاک سے مسلمان مراد ہیں یا ناپاک سے وہ مال جو کافروں نے آنحضرتؐ کی دشمنی میں صرف کیا ہے اور پاک سے وہ مال جو مسلمانوں نے دین حق کی تائید میں خرچ کیا ۱۲ ف[6] یعنے ابوسفیان اور اسکے ساتھیوں سے ۱۲ ف[7] آنحضرتؐ کی دشمنی اور شرارت سے اب بھی ۱۲ ف[8] پیغمبرؐ سے لڑیں اور کفر اور شرارت سے باز نہ آویں ۱۲ ف[9] یعنے اگلوں کی طرح یہ بھی تباہ ہونگے اسکی عادت یہی ہے کہ جو کوئی اسکے پیغمبروں سے مقابلہ کرتا ہے اُس کو تباہ اور برباد کرتا ہے۔ اگلوں سے مراد اگلی امتیں ہیں یا خود قریش کے کافر جو جنگ بدر میں مارے گئے ۱۲ ف[10] آدمی کا بھی عجب حال ہے بڑھے تو فرشتوں سے چڑھ جائے گھٹے تو جانوروں سے بھی اوترجائے ف[11] یہ جھوٹی بیکا انجام سے نہیں ڈرتے مراد بنی قریظہ کے یہودی ہیں اون سے اور آنحضرتؐ سے یہ عہد ہوا کہ ہم آپ کے دشمن کی مدد نہ کریں گے پھر انہوں نے اپنا عہد توڑ کر مشرکین کی مدد کی ہتھیاروں سے جب آنحضرتؐ نے ان سے پوچھا تو کہنے لگے ہم کو اپنا عہد یاد نہیں [illegible] پھر خندق کے دن انہوں نے [illegible] مشرکوں کے ساتھ ہو کر مسلمانوں کو ستانے لگے ۱۲ ف[12] عاجز نہیں کرسکتے ہم جب چاہیں گے اون کو عذاب کے شکنجہ میں گرفتار کرلیں گے [illegible]

(باقی در تفسیر)

نمبر	سورۃ	آیت	آیات قرآنی	ترجمہ
			يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝	نہیں یہی چاہتا ہے کہ انکو دنیا کی زندگی میں ان چیزوں کا عذاب لگادے[1] اور ان کی جانیں نکلتے وقت وہ کافر رہیں[2]۔
۱۰	التوبۃ	۱۲	اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	گاؤں کے لوگ کفر اور نفاق میں زیادہ بڑھے ہوئے ہیں[3] اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنے پیغمبر پر حکم اُتارے انکو نہ جاننے کے وہ زیادہ لائق ہیں[4] اور اللہ جانتا ہے حکمت والا[5] اور بعض گنوار ایسے ہیں (اللہ کی راہ میں) جو خرچتے ہیں اسکو ڈنڈ سمجھتے ہیں اور منتظر (اے مسلمانو) زمانہ کی گردش تاکتے رہتے ہیں[6] انہی پر بُری گردش پڑے[7] اور اللہ (انکی باتیں) سنتا ہے (اور انکے حال) جانتا ہے۔
-	،	۱۳	وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ڟ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ڐ مَرَدُوْا عَلَي النِّفَاقِ ۣ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝	اور (مسلمانو) تمہارے گردش[8] جو گنوار ہیں اُن میں بعض منافق ہیں اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی بعض نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں[9] تو انکو نہیں جانتا ہم انکو جانتے ہیں اب ہم انکو (دنیا میں) دو بار عذاب دینگے[10] پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے[11]۔
۱۱	یونس	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝	جو لوگ (مرے بعد) ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے[12] اور دنیا ہی کی زندگی پر خوش ہیں اور اسی سے انکی خاطر جمع ہے اور جو لوگ ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے غافل ہیں ان لوگوں کا ٹھکانا ان کے کاموں کی سزا میں دوزخ ہے۔
،	،	۲	وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلْ لَّوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ڮ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا	اور جب ان لوگوں کو ہماری صاف صاف آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو جن کو ہم سے ملنے کا خیال نہیں (قیامت کے منکر ہیں) وہ (اے پیغمبر) تجھ سے کہتے ہیں اس (قرآن) کے سوا اور کوئی قرآن لیکر آ یا اسی کو بدل ڈال کہدے میرا کیا مقدور جو میں اپنی طرف سے اسکو بدل ڈالوں میں تو حکم کا تابعدار ہوں جو مجھ پر آتا ہے میں اگر اپنے مالک کی نافرمانی کروں تو بڑے دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں (اے پیغمبر) کہدے اگر خدا چاہتا کہ میں نہ سناؤں تو میں اسکو پڑھکر تم کو نہ سناتا اور نہ اسکی خبر کرتا میں تو اس (نبوت) سے

ف[1] رات دن مال جوڑنے اور اولاد کی فکروں میں لگے رہیں ۱۲۔ ف[2] اپنے مال اور اولاد ہی کیطرف انکا خیال ہو نہ عاقبت کی فکر نہ خدا سے کوئی غرض اگرچہ مسلمان کو بھی اپنے مال اور اولاد کی فکر ہوتی ہے مگر وہ خداوند کریم کی رضامندی کا خیال سب پر مقدم رکھتا ہے تو اسکے حق میں یہ چیزیں عذاب نہیں ہیں ۱۲۔ ف[3] کیونکہ گنوار جاہل اور وحشی اور سخت دل ہوتے ہیں ۱۲۔ ف[4] کیونکہ جہالت انکے خمیر میں ہے ۱۲۔ ف[5] کہتے ہیں یہ آیت بنی اسد اور غطفان کے لوگوں کے باب میں اُتری حدیث میں ہے جو شخص جنگل میں رہا اسکا دل سخت ہوا اور جو شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوگیا اور جو شخص بادشاہ کا مصاحب ہوا وہ آفت میں پڑا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جو شخص بادشاہ سے قریب ہوا اتنا ہی وہ اللہ سے دور ہو جاویگا ۱۲۔ ف[6] کہ کوئی آفت آوے اور تم مغلوب ہو جاؤ ۱۲۔ ف[7] یہ بددعا ہے ان کے لیے یا انہی پر گردش آوے گی وہی تباہ ہونگے تم اطمینان رکھو ۱۲۔ ف[8] آس پاس چاروں طرف ۱۲۔ ف[9] یا نفاق پر جم گئے ہیں ۱۲۔ ف[10] ایک قتل اور قید دوسرے قبر کا عذاب یا قتل اور قید دوسرے رسوائی نفاق کا کھل جانا یا مال اور اولاد کے نقصان دوسرے قبر کا عذاب یا فرشتوں کا جان نکالتے وقت دوسرے قبر کا عذاب یا قحط دوسرے قتل یا قبر کا عذاب دوسرے دوزخ کا عذاب ۱۲۔ ف[12] بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ مرے بعد پھر کچھ نہیں حشر نشر کے قائل نہیں ۱۲۔ ف[13] جس میں ہمارے بتوں کی برائی نہ ہو ۱۲۔ ف[14] اپنی طرف سے وہ آیتیں جو ہم کو پسند نہیں نکال کر دوسری آیتیں تحریک کردے ۱۲۔ ف[15] میں تو خدا کے حکم سے تم کو یہ قرآن سناتا ہوں ۱۲۔ ف[11] دوزخ کا عذاب یا دوزخ کا نیچے کا طبقہ جہاں بہت سخت عذاب ہے جیسے فرمایا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ۱۲۔

۱۱	یونس		مِّن قَبْلِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
		۲	وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝
٭	؍	۳	وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَاۗءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝
٭	٭	۱۰	بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝
؍	؍	۵	وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
٭	٭	؍	وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ڼ قُلْ اِيْ وَ

پہلے مدتوں تم میں رہچکا ہوں کیا تم کو عقل نہیں ف

اور (یہ مشرک) کہتے ہیں اس پیغمبر پر اسکے مالک کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اُتری تو کہہ غیب کی خبر اللہ ہی کو معلوم ہے اور بس ف تو انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ف

اور جن لوگوں نے بُرائیاں کیں تو بُرائی کا بدلہ ویسی ہی بُرائی اور رسوائی اُن پر چھا جائے گی اللہ تعالیٰ سے انکو کوئی بچانے والا نہیں ف جیسے ان کے منہوں پر اندھیری رات کے ٹکڑے اوڑھا دیے ہیں ف یہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے

ہوا یہ کہ ان لوگوں نے جسکو سمجھ نہ سکے اُسکو جھٹلایا ف اور ابھی اسکی حقیقت انپر کھلی نہیں اگلے لوگوں نے بھی اسیطرح جھٹلایا تو دیکھ ان ظالموں کا کیسا انجام ہوا اور ان (کافروں) میں بعضے ایسے ہیں جن کے دل میں اسکا یقین ہے اور بعضے ایسے ہیں جنکو دل میں بھی اسکا یقین نہیں اور (اے پیغمبر) تیرا مالک شریروں کو خوب جانتا ہے اور اگر یہ لوگ تجھ کو جھٹلائیں تو کہدے میرا کام میرے لیے اور تمہارا کام تمہارے لیے میں جو کرتا ہوں اسکا میں ذمہ وار ہوں اور تم جو کرتے ہو اس کے تم ذمہ وار ہو اور ان میں بعضے ایسے بھی ہیں جو (صرف) تیری طرف کان لگاتے ہیں بھلا کیا تو بہروں کو سنائیگا گو وہ عقل نہ رکھتے ہوں اور ان میں بعضے ایسے ہیں جو صرف تجھ کو تکتے ہیں بھلا کیا تو اندھوں کو رستہ دکھا سکتا ہے گو وہ سمجھ نہ سکتے ہوں ف

اور کہتے ہیں بھلا اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔

اور (یہ کافر) تجھ سے دریافت کرتے ہیں کیا یہ سچ ہے کہدے

ف چالیس برس تک میں نے کچھ پڑھا نہ لکھا ۱۲ ف کہ ان پڑھ عالم شخص ایسا قرآن اپنے دل سے بنا سکتا ہے جسکی ایک چھوٹی سورت کی طرح تمام پڑھے لکھے لوگ ملکر بھی نہیں بنا سکتے۔ آنحضرتؐ چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے پھر تیرہ برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں تریسٹھ برس کی عمر میں وفات ہوئی اور بعضوں نے [illegible] بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی عمر میں اور صحیح تریسٹھ برس ہیں ۱۲ ف مثلاً مکہ کے پہاڑ سب سونے کے کر دیتا یا ہمارے باپ دادوں کو جلا کر سامنے [illegible] اس کے سوا کوئی غیب کی بات نہیں جانتا اور نشانی اوترنا یہ بھی ایک غیب کی بات ہے ۱۲ ف کہ شاید اللہ تعالیٰ کوئی نشانی اتار کر ہمارا تمہارا فیصلہ کر دے ۱۲ ف انکو [illegible] کر سزا دیگا ۱۲ ف یعنی اسکے عذاب و قہر سے ان کے منہ ایسے کالے کلوٹے ہونگے ۱۲ ف یا رات کا اندھیرا انکے منہ پر ڈھانک دیا ہے رات کو ایک چادر کیطرح [illegible] گویا چادر کے ٹکڑے ہوئے ۱۲ ف جیسے جاہلوں کی عادت ہوتی ہے جو بات ان کی سمجھ سے باہر ہوئی اسکو لگے جھٹلانے قرآن میں مرنے کے بعد قیامت اور حشر نشر [illegible] آسمان اور زمین کی پیدائش اگلے پیغمبروں کے معجزے اللہ تعالیٰ کی قدرتیں جو بیان ہوئی ہیں وہ ان کی سمجھ میں نہیں آئیں تو بجائے اسکے کہ غور اور فکر کرتے یا دوسرے [illegible] بات کرتے سہل سا انکا یہ اختیار کر لیا کہ انکار کرنے لگے ۱۲ ف جیسے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو ۱۲ ف ایسی [illegible] کرنے پر بھی ۱۲ ف توحید اور خالص خدا کی عبادت ۱۲ ف شرک اور بت پرستی ۱۲ ف یعنی تمہارے اعمال کا تم سے اور میرے اعمال کا مجھ سے [illegible] [illegible] ۱۲ ف مومن جیسے سنتے نہیں ۱۲ ف جب دل میں یقین نہیں تو کان [illegible] کیطرح ہے پھر بہرے پن کے ساتھ بیوقوف بھی ہو [illegible] [illegible] سے سمجھ لیتا

(باقی در حصہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			رَبِّيٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕ	ہاں ہاں بیشک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے ۔
۱۱	یونس	۱۰	اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝	(اے پیغمبر) جن لوگوں پر تیرے مالک کا قول پورا ہوا وہ ایمان لانے والے نہیں گو اُن کے پاس تمام نشانیاں آجائیں جب تک تکلیف کا عذاب (اپنی آنکھوں سے) نہ دیکھیں ف
۱۲	هود	۱	وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تو (ان کافروں سے) کہے تم بیشک مرنیکے بعد جی اٹھوگے تو وہ کافر ضرور کہیں گے یہ (تمہاری بات) تو ایک کھلے جادو کی طرح ہے اور بس ف
″	″	۹	فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝	پھر جو لوگ بدبخت ہونگے وہ دوزخ میں رہیں گے وہاں چلّا یوں مچائیں گے ف ہمیشہ اسی میں رہیں گے جب تک (آخرت کے) آسمان اور زمین قائم رہیں گے ف مگر جن لوگوں کو تیرا مالک چاہے گا ف بے شک تیرا مالک جو چاہے وہ کر گذرتا ہے ۔
۱۳	الرعد	۱	وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰي ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝	اور اگر تو تعجب کرے ف تو کافروں کا یہ کہنا زیادہ عجیب ہے کہ جب ہم خاک ہوجائیں گے تو کیا پھر ہم نئے سرے سے پیدا ہونگے ف یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالک کو نہ مانا اور یہی لوگ ہیں جنکی گردنوں میں (قیامت کے دن) طوق پڑینگے ف اور یہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ف اور یہ لوگ بھلائی سے آگے ہی بُرائی کی جلدی مچاتے ہیں ف حالانکہ ان سے پہلے کئی بلائیں گذر چکی ہیں اور بے شک تیرا مالک لوگوں سے درگذر کرتا رہتا ہے وہ گناہ کیے جاتے ہیں ف اور اس میں بھی شک نہیں کہ تیرے مالک کا عذاب سخت ہوتا ہے ف اور کافر کہتے ہیں ف اس پیغمبر پر اسکے مالک کیطرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری ف تو تو ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کو ایک ایک راہ بتانے والا ہے ف
″	″	۲	لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ڼ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ	جن لوگوں نے اپنے مالک کا کہا مانا انکے لیے بھلائی (جنت) ہے اور جن لوگوں نے اسکا کہا نہ مانا اگر انکے پاس ساری زمین کی دولت ہو

ف اس وقت ایمان لاویں گے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوگا ۱۲ ف جیسے جادو کی حقیقت کچھ نہیں ہوتی ایک خیال بندی ہے اسطرح یہ قرآن اور تمہاری باتیں بھی جادو کی طرح ایک دھوکا اور مکر ہیں ۱۲ ف چیخیں چلائیں گے پکاریں گے دھاڑیں گے ۱۲ ف آخرت کے آسمان اور زمین کو کبھی فنا نہیں ہے تو یہ بھی کبھی دوزخ سے نہ نکلیں گے بعضوں نے کہا دنیا کے آسمان اور زمین مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اُسی میں رہیں گے کیونکہ عرب کا محاورہ ہے کہ جب کسی چیز کو کہتے ہیں ہمیشہ رہے گی تو یوں کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین کے قائم رہنے تک رہیگی ۱۲ ف یعنے گنہگار موحد وہ ایک نہ ایک دن دوزخ سے نکالے جاویں گے اور جنت میں داخل ہوں گے جیسے متواتر حدیثوں سے ثابت ہے ف کافروں پر کہ انہوں نے اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی تجھ کو جھٹلایا ۱۲ ف یعنے حشر کے واسطے کافروں کے اس کہنے پر اللہ تعالیٰ نے بہت تعجب فرمایا کیونکہ وہ خدا کی ہزاروں قدرتیں دیکھتے جاتے ہیں کہ زمین سے طرح طرح کے میوے اور بیل اگاتا ہے ہزاروں جانور ایک ہی دن میں زمین سے پیدا کر دیتا ہے کیا جو ایسا خالق ہو مرنے کے بعد پھر زندہ نہیں کر سکتا ۱۲ ف جیسے قیدیوں کے گلے میں ڈالے جاتے ہیں ۱۲ ف کیونکہ وہ قیامت کے منکر تھے معلوم ہوا کہ کافر اور مشرک دونوں ہمیشہ جہنم میں رہیں گے ۱۲ ف ٹھٹھے کی راہ سے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم پر جلد اترے اللہ تعالیٰ سے تندرستی تو نہیں مانگتے بلا مانگتے ہیں ۱۲ ف دوسرے کافروں پر ۱۲ ف اور سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا ۱۲ ف جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ درگذر نہ کرے تو زندگی دشوار ہو جائے اور اگر اسکے عذاب کا ڈر نہ ہو تو ہر شخص بے کھٹکے گناہ کرے ۱۲ ف اگر یہ سچا پیغمبر ہوتا تو ۱۲ ف یعنے وہ نشانی جس کو کافر چاہتے تھے مثلاً مکہ کے پہاڑ سونے کے ہو جاویں یا موسیٰ علیہ السلام کی طرح عصا اور ید بیضا ہوتا یا عیسیٰ کی طرح مردوں کو زندہ کریں ۱۲ ف اے پیغمبر صرف خدا کے عذاب سے [illegible] ف [illegible]

الرعد ۱۳

مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا
بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ
جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

اور اتنا ہی اور تو وہ (قیامت کے دن) اپنی چھڑائی میں دے ڈالیں یہی لوگ ہیں جن سے بُری طرح حساب لیا جائے گا اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور دوزخ بُرا مقام ہے۔

۳ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ
مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ
أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۙ
أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے پکا قول کرکے پھر اسکو توڑ ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جس کے جوڑنیکا حکم دیا ہے (مثلاً ناطہ جوڑنیکا) اسکو پھوڑ ڈالتے ہیں اور ملک میں (ناحق) دھند مچاتے ہیں انہی لوگوں پر لعنت پڑے گی اور رہنے کو بُرا گھر ملے گا۔

۴ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ
آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ
يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ۝

اور کافر کہتے ہیں اسکے مالک کی طرف سے اسپر کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری کہدے اللہ تعالیٰ جنکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اسکی طرف رجوع ہوتے ہیں انکو اپنی راہ بتاتا ہے

وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُمْ بِمَا
صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِنْ
دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ
اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝

اور (مکہ کے) کافروں کو انکے اعمال کی سزا میں کوئی نہ کوئی آفت یعنی سختی رہتی گی یا انکی بستی کے نزدیک آفت اُتریگی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ (موت یا قیامت یا فتح مکہ) آلگے بے شک اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا

۵ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا
عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا
لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا
لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ۝

بات یہ کہ ان (کافروں) کو اپنا کفر اچھا معلوم ہوتا ہے اور (سچی) راہ سے روک دیے گئے ہیں اور جسکو اللہ گمراہ کرے اسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا ان لوگوں کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب (رکھا ہوا) ہے اور آخرت کا عذاب تو بیشک بہت سخت ہے اور اللہ (کے عذاب) سے انکو کوئی بچانیوالا نہیں

۶ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ
جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ
وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝
وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ
قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

اور ان (مکہ کے) کافروں سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں انہوں نے بھی مکر (اور فریب) کیے ہیں لیکن سارا مکر اللہ کے اختیار میں ہے وہ تو ہر شخص جو کر رہا ہے اسکو جانتا ہے اور اب قریب ہیں کافر لوگ یہ جان لینگے کس کا انجام اچھا ہوتا ہے اور کافر کہتے ہیں تو اللہ کا بھیجا ہوا نہیں تو کہدے مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ کی گواہی

ف آخر میں حساب و کتاب کے بعد ۱۲ ف ناطے والوں سے بدسلوکی کرتے ہیں ۱۲ ف لوٹ مار خرابی ظلم بدعت ۱۲ ف یعنے وہ نشانی جو کافر چاہتے تھے مثلاً مکہ کے پہاڑ سونے کے ہوجاویں یا ایک فرشتہ کھلم کھلا سامنے آوے ۱۲ ف یعنے نشانی اُترنے سے کچھ نہیں ہوتا اگلے پیغمبروں کو کھلی کھلی نشانیاں دیگئی تھیں مگر جنکی قسمت میں ایمان نہ تھا وہ کسی طرح یقین نہ لائے ۱۲ ف قتل ہونگے قید ہونگے یا قحط یا بیماری میں مبتلا ہونگے ۱۲ ف یعنے انکے آس پاس والوں پر بلا آوے گی وہ انکا حال دیکھ کر ڈریں گے یا اے پیغمبر تو انکے گھر کے پاس جا کر اترے گا یعنے انکو گھیر لیگا ۱۲ ف ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا مکہ فتح ہوگیا قریش کے کافر بالکل تباہ اور برباد ہوگئے ۱۲ ف شیطان نے انکو بہکا دیا ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ نے انکی قسمت میں ہدایت نہیں رکھی ۱۲ ف عنقریب قتل اور قید اور ذلیل اور خوار ہوں گے ۱۲ ف جن کو اپنا سفارشی سمجھ کر ان کا پوجا پاٹ کرتے ہیں وہ کچھ کام نہ آوینگے اول تو وہ فرضی نام ہیں ان کی حقیقت ہی کچھ نہیں اگر ہو بھی تو وہ خود عاجز بندے ہیں قیامت میں ان کو اپنی فکر پڑے گی وہ انکو پوچھیں گے بھی نہیں ان کی صورت سے بیزار ہوں گے ۱۲ ف اپنے اپنے پیغمبروں سے ۱۲ ف تو نے پیغمبری کا جھوٹا دعوے کیا ہے ۱۲ ف اور اس قدر مال و دولت کی بھی اس عذاب کے مقابل کچھ پرواہ نہ کریں ۱۲ ف ایک ایک برائی کا مواخذہ ہوگا کوئی قصور معاف نہ ہوگا ۱۲ ف ان کو ستانے کی بہت بہت تدبیریں کی ہیں یہ کوئی نئی بات خاص تیرے ساتھ نہیں ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کے مکر کے سامنے وہ محض بے حقیقت ہے ۱۲ ف ایسے مالک کے سامنے بھلا انکا کیا چل سکتا ہے ۱۲ ف دنیا میں کس کو عزت ملتی ہے اور کون غالب ہوتا ہے یا آخرت میں کس کو اچھا گھر ملتا ہے یعنے جنت ۱۲

ترجمہ	متن	آیت	سورۃ	پارہ
کافی ہو اور اُن لوگوں کی جنکو (اگلی) کتابوں کا علم ہے ف	وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝			
اور کافروں کی ایک سخت عذاب سے خرابی ہونیوالی ہے ف جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر پسند کرتے ہیں ف اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں ف اور اس میں عیب لگاتے ہیں ف یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں (راہ سے بہت دور بھٹک گئے)	وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ	۱	ابراهیم	۱۳
اور کافروں نے اپنے پیغمبروں سے کہا ہم تمکو اپنے ملک سے ضرور نکال باہر کرینگے (تو یا تو نکلنا گوارا کرو) یا پھر ہمارے دین میں لوٹ آؤ ف تب اللہ نے انکو وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو برباد کرینگے اور تم کو انکے بعد اس ملک میں بسائیں گے جو شخص میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب کا خوف رکھے اسکو یہی انعام ملیگا اور انہوں نے (یعنے پیغمبروں نے) اللہ سے فتح مانگی اور (ایسا ہوا کہ) ہر ایک گھمنڈ والا ضدی تباہ ہوا اور آخرت میں اسکے سامنے جہنم ہے اور (وہاں) پیپ کا پانی اسکو پلایا جاویگا جسکے گھونٹ لیکر اسکو پئے گا اور پھر بھی گلے سے اُتارنا مشکل ہوگا اور (وہ سختی ہوگی گویا) ہر طرف سے موت اسپر چلی آرہی ہے حالانکہ وہ مر نہیں سکتا اور اس عذاب کے سوا اسکو آگے (یا پیچھے) ایک اور سخت عذاب ہے	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۝ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝	۳	"	"
اور بدکاروں (کافروں) کو خدا تو بھٹکا دیتا ہے ف اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ف	وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝	۴	"	"
کیا تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کے احسان کو بدل ناشکری کی اور (نتیجہ یہ ہوا کہ) اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں لیجا اُتارا (وہ تباہی کا گھر کیا ہے) جہنم جسمیں اُترینگے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝	۵	"	"
اور یہ مت سمجھ کہ اللہ تعالیٰ ظالموں (یعنی کافروں) کے کاموں سے بے خبر ہے نہیں اللہ ان (کے عذاب) کو اسدن کے لیے اٹھا رکھتا ہے جس دن آنکھیں کھلی کی کھلی رہجائینگی سر اٹھائے بھاگ رہے ہونگے انکی نگاہ اپنی طرف نہ پھرے گی اور دل ہوا ہونگے (عقل و شعور سے خالی)	وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝	۶	"	"

ف یعنے یہود اور نصاریٰ کے وہ عالم جو آنحضرت صلعم پر ایمان لائے تھے انکی گواہی ۱۲ ف یعنے قیامت کے عذاب سے انکی بڑی خرابی ہونے والی ہے ۱۲ ف آخرت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے ف ان کو ایمان لانے سے منع کرتے ہیں ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں یعنے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ کی راہ یعنے اسکی شریعت سیدھی سچی ہے بے عیب ہے لیکن یہ کافر اس میں عیب نکالتے ہیں اور سیدھی کو کج اور ٹیڑھا بنانا چاہتے ہیں بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے اور یہ کافر دنیا کو ٹیڑھی راہ پر چلنے کے لیے طلب کرتے ہیں یعنے گناہ اور ظلم اور بدکاری کی نیت سے دنیا کماتے ہیں اور دنیا کا مال بُرے کاموں میں خرچ کرتے ہیں ۱۲ ف یا ہمارا دین اختیار کرلو کیونکہ پیغمبر پہلے کبھی انکے دین پر تھے ۱۲ ف پیغمبر اور ان کے ساتھی بہت پریشان ہوئے آخر اللہ سے فتح الخ ۱۲ ف قیامت کے دن حساب کے لیے ۱۲ ف دنیا میں آسائش اور حکومت حاصل ہوگی امن چین سے رہیں گے ۱۲ ف کافروں کے مقابلہ میں خدا کی مدد چاہی ۱۲ ف یا پیغمبروں نے کہ اللہ نے مدد کی اور کافروں کی کچھ دشمنی انکی دعا قبول نہیں ہوئی وہ سب تباہ اور برباد ہوگئے دنیا میں ہوا اور آخرت الخ ۱۲ ف یا اسکے پیچھے یعنے اسکے مرنے کے بعد جہنم ہے ۱۲ ف جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گا یا بدکاروں کی شرم گاہوں سے ۱۲ ف کیونکہ وہ بہت خراب بدبودار گرم ہوگا فرشتے مار مار کر زبردستی پلائیں گے ۱۲ ف صحیح حدیث میں ہے کہ وہ پانی ایسا گرم ہوگا کہ پیتے ہی آنتیں کٹ کر باہر نکل پڑیں گی منہ کے سامنے آتے ہی منہ جل بھن جائے گا۔ سر کی کھال نکل پڑے گی معاذ اللہ ۱۲ ف یا ہر عضو سے موت کا سامان محسوس ہوگا ۱۲ ف کیونکہ وہاں موت نہیں ہر موت ہوتی تو چھٹکارا ہو جاتا اور خدا کو تکلیف دینا منظور ہے ۱۲ ف یعنے اللہ قہر کے عذاب بے انتہا ہیں ایک عذاب ختم نہ ہوگا کہ دوسرا عذاب اس سے بھی سخت درپیش ہوگا ۱۲ ف وہ [illegible] نہیں سکتے اُنے والے [illegible] ہیں ہم نہیں [illegible] فرشتے انکو ہانکے کی گردن [illegible] ۱۲ [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۳	ابراهيم	۷	وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ	اور وہ لوگ اپنا ہی داؤں چل چکے ہیں اور انکا داؤں اللہ کو معلوم ہے اور گو انکا داؤں ایسا (سخت) ہو جس سے پہاڑ ٹل جائیں ۔
۱۳	ابراهيم	″	وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝	اور گنہگاروں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا انکے کرتے گندھک (یا ڈامر تارکول) کے ہونگے اور اُن کے منہ آگ سے ڈھنکے ہوں گے ۔
۱۴	الحجر	۱	رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝	بہت بار کافر یہ آرزو کرینگے کاش وہ (دنیا میں) مسلمان ہوتے انکو (اپنے حال پر) چھوڑ دے وہ کھاتے (پیتے) اور مزے اڑاتے رہیں اور (دنیا کی) آرزو انکو غفلت میں رکھے اب قریب انکو معلوم ہو جائے گا ۔
″	″	″	وَقَالُوْا يٰاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝	اور کافر (ہنسی ٹھٹھے سے تجھ کو) کہتے ہیں اے وہ شخص جس پر قرآن اُترا (یعنے اسکے گمان کے موافق) تو تو دیوانہ ہے بھلا اگر تو سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے سامنے کیوں نہیں لاتا ۔
″	″	″	وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝ لَقَالُوْا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝	اور جب انکے پاس کوئی پیغمبر آیا تو وہ اس سے ٹھٹھا کرتے رہے ایسی ہی ہم ان بدکاروں کے دلوں میں (یہی کفر اور ٹھٹھا مذاق) ڈال دیتے ہیں وہ قرآن پر ایمان نہ لائیں گے اور یہی طریقہ اگلوں سے چلا آیا ہے اور (ان کافروں کا تو یہ حال ہے) اگر ہم ان پر آسمان کا ایک دروازہ کھول دیں پھر وہ دن دہاڑے اس پر چڑھتے رہیں تو بھی ضرور کہیں گے کچھ نہیں ہماری آنکھیں متوالی ہوگئی ہیں نہیں ہم لوگوں پر جادو ہوا ہے ۔
۱۴	النحل	۳	فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝	پھر جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے اُن کے دل میں انکار بس گیا ہے اور وہ غروری (اکڑے) ہیں (وہ بچ کے کہاں جائیں گے)
″	″	″	وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَلَا سَآءَ مَا	اور جب ان (بے ایمانوں) سے کوئی کہتا ہے تمہارے مالک نے کیا اُتارا تو کہتے ہیں (اجی) اگلوں کی کہانیاں ہیں آخر وہ اپنے (گناہوں کے) پورے بوجھ قیامت کے دن اُٹھائیں گے اور جن لوگوں کو بے جانے بوجھے گمراہ کرتے ہیں اُنکے کچھ بوجھ (اُٹھائیں گے)

ف۱ پیغمبر کو قتل یا قید یا اخراج کی فکر میں رہے ۱۲ ف۲ اس سے کچھ چھپا نہیں ۱۲ ف۳ جب بھی اللہ کے سامنے انکو داؤں سے کچھ اثر نہ ہوگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور انکے داؤں سے پہاڑ نہیں ٹل سکتے یعنے آنحضرت صلعم کا معاملہ جو تائید الٰہی پہاڑ کی طرح مضبوط اور راسخ ہے اسپر انکا داؤں کچھ اثر نہیں کر سکتا ۱۲ ف۴ قطران وہ کالا روغن جو اونٹوں پر ملا جاتا ہے وہ کھال کو جلا دیتا ہے اور جلدی کھو دیتا ہے اس میں آگ خوب لگتی ہے بد بودار بعضوں نے کہا تانبا پگھلا ہوا ۔ حدیث میں ہے کہ جو عورت مُردوں پر نوحہ کرتی ہے وہ اگر توبہ نہ کرے اور مر جاوے تو قیامت کے دن قطران کا کرتہ اسکو پہنایا جاویگا ۱۲ ف۵ یعنے مرتے وقت یا قیامت کے دن یا جب گنہگار مسلمان اور کافر دوزخ میں اکٹھا ہونگے اور کافر ان کو طعنہ دیں گے تمہاری مسلمانی کچھ کام نہ آئی اور اللہ غصے ہو کر مسلمانوں کو دوزخ سے نکال لیگا جیسے صحیح حدیث میں ہے ۱۲ ف۶ موت آتے ہی آنکھیں کھل جاویں گی ۱۲ ف۷ تیرے دل میں یہی خبط سما گیا ہے کہ قرآن جو مجھ پر اترتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں اسکا پیغمبر ہوں فرعون نے بھی حضرت موسےٰ کو دیوانہ کہا تھا کہ کافروں کی یہی راہ رہی ہے ۱۲ ف۸ وہ سامنے آکر گواہی دیں کہ یہ اللہ کا سچا پیغمبر ہے اس کا کہنا مانو ۱۲ ف۹ ان دونوں آیتوں سے اللہ نے حضرت محمدؐ کو تسلی دی کہ تم سے پہلے ہر پیغمبر پر ہنسی اڑائی گئی ہے ۱۲ ف۱۰ جیسے ہم نے اگلے کافروں کے دلوں میں کفر اور ٹھٹھا مذاق ڈالدیا تھا ۱۲ ف۱۱ معلوم ہوا کہ کفر اور گمراہی کا دل میں ڈالنے والا اللہ ہی ہے اور معتزلہ کا رد ہوا ۱۲ ف۱۲ اور اوپر چڑھنے کا سامان کر دیں ۱۲ ف۱۳ حضرت محمدؐ نے ہم پر جادو کر دیا ہے ہم کو ایسا معلوم ہوتا ہے حقیقت کچھ نہیں جو شخص اس طرح سے ضد پر آکر آنکھوں سے بھی اللہ کی نشانی دیکھ کر نہ مانے اسکو سحر اور جادو کہے اس کی ہدایت کی توقع نہیں ہو سکتی ۱۲

(باقی بر صفحہ)

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			يَزِرُوْنَ ۝	سن لو کیا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں
۱۴	النحل	۲	ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝	پھر قیامت کے دن خدا انکو رسوا کریگا اور فرمائیگا میرے وہ شریک کہاں ہیں جنکے مقدمے میں تم (ایمان والوں سے) جھگڑا کیا کرتے تھے جن لوگوں کو (دنیا میں) علم دیا گیا تھا بول اٹھینگے آج کے دن تو رسوائی اور برائی کافروں کی ہی ہوگی جن کی (دنیا میں) فرشتوں نے جب جانیں نکالیں تھیں وہ اپنے پر آپ ظلم کر رہے تھے پھر (مرتے وقت) صلح کی لینے لگے ہم تو کوئی برا کام نہیں کرتے تھے (فرشتوں نے کہا) کیوں نہیں بے شک اللہ تم کو معلوم ہے جو تم کرتے تھے تو (اب) جہنم کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں رہو گے غروری لوگوں کا کیا برا ٹھکانا ہے
۱۴	〃	۵	وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝	اور مشرک کہتے ہیں (ہمارا کیا قصور ہے) اگر اللہ تعالی چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اسکے سوا اور کسی چیز کو نہ پوجتے اور نہ ہم اللہ کے بغیر حرام کئے (اپنی طرف سے) کسی چیز کو حرام ٹھیراتے ان سے پہلے جو کافر گذرے ہیں انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تو پیغمبروں کے ذمہ کچھ کام نہیں صرف کھولکر (اللہ تعالی کا حکم) پہونچا دینا ہے
〃	〃	۸	وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝	اور اللہ تعالی کے لیے وہ تجویز کرتے ہیں جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے اور اپنی زبانوں سے جھوٹی باتیں نکالتے ہیں کہ (آخرت میں) انکو بھلائی ہوگی بیشک (بھلائی تو نہیں) انکے لیے (دوزخ کی) آگ موجود ہے بلکہ پہلے دوزخ میں جائیں گے
〃	〃	۱۲	وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا	اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھا کھڑا کریں گے پھر جو لوگ کافر ہے انکو (بولنے کی یا عذر کرنے کی) اجازت نہو گی اور نہ وہ لوٹنے پائیں گے اور جب یہ ظالم (مشرک) عذاب دیکھینگے تو پھر (کسی صورت سے) انکا عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ انکو مہلت ملے گی اور جب یہ مشرک ان کو دیکھیں گے جن کو خدا کا شریک

ف۱ یعنے جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے ۱۲ ف۲ پیغمبر یا اور نیک لوگ ۱۲ ف۳ تم نے تو سب سے بڑا بُرا کام کیا ہے یعنے شرک ۱۲ ف۴ مکرنے سے کیا ہوتا ہے ساری عمر تو خدا سے اور ایمان والوں سے لڑتے رہے جب عاجز ہوئے تو لگے صلح کی لینے ۱۲ ف۵ اب سب غرور ناک کی راہ نکل جائے گا ۱۲ ف۶ جیسے سائبہ اور بحیرہ وغیرہ کو تم نے حرام کر لیا ہے اگر اللہ تعالی چاہتا تو ہم ایسا نہ کرتے مشرکوں کا مطلب ایسا کہنے سے یہ تھا کہ اپنے پیغمبروں کو لاجواب کریں حالانکہ یہ انکی نا سمجھی تھی اللہ تعالی کی مشیت کے بغیر بیشک کوئی کام نہیں ہوتا مگر مشیت اور چیز ہے رضامندی دوسری چیز ہے اللہ تعالی بُرے کام سے راضی نہیں ہے رضا اور مشیت میں بڑا فرق ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالی نے اپنی مشیت کو پوشیدہ رکھا ہے اور ظاہر میں بندے کو اختیار دیا ہے جس پر بندے کو جزا اور سزا ملتی ہے ان مشرکوں سے کوئی پوچھے کہ اگر کوئی تمہارے باپ کو مار ڈالے یا تمہارا مال چھین لے تو تم اسکو سزا کیوں دیتے ہو وہ یہی کہیگا میرا کیا قصور اللہ تعالی کی مشیت ایسی ہی تھی پھر اسکا کیا جواب دیں گے ۱۲ ف۷ اگر کافر بٹ دھرمی اور کج بحثی کرتے رہیں اور نہ مانیں تو پیغمبر سے اس کی باز پرس نہ ہوگی کہ ان کو ہدایت کیوں نہیں ہوئی ہدایت اور گمراہی اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے ۱۲ ف۸ کہیں کہتے ہیں انکی بیٹیاں ہیں کہیں اسکا شریک ٹھیراتے ہیں ۱۲ ف۹ کہتے ہیں جب دنیا میں ہم کو اللہ تعالی نے آرام اور چین دیا تو آخرت میں اس سے زیادہ ملیگا ۱۲ ف۱۰ اور دوزخیوں سے ۱۲ ف۱۱ یا دوزخ میں جھوٹے ... انکو یاد بھی نہ کریگا پیشہ جلا کرینگے ۱۲ ف۱۲ ان کا پیغمبر خدا تعالی کے سامنے کھڑا ہوگا اور گواہی دیگا ۱۲ ف۱۳ کہ پھر دنیا میں جاویں اور نیک عمل کریں آخرت ہی میں نیک عمل اختیار کریں کیونکہ آخرت عمل کا گھر نہیں ہے عمل کا گھر دنیا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور نہ انکو یہ موقع دیا جاویگا کہ اپنے مالک کو راضی کریں یعنے نیک عمل کر کے ۱۲ ف۱۴ دوزخ میں داخل ہو چکے ۱۲

			شُرَكَآؤُهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۚ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِۨالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝	بنا یا تھا تو بول اٹھیں گے مالک ہمارے یہی ہیں وہ شریک ہمارے جنکو ہم تیرے سوا پکارتے تھے ف۱ وہ الٹ کر انکو جواب دیں گے تم تو بالکل جھوٹے ہو اور آخر کافر لوگ اس دن اللہ کے سامنے سر جھکا دینگے اور جتنی جھوٹی باتیں بنا یا کرتے تھے وہ سب گئی گذری ہو جاینگی جو لوگ کافر ہے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے رہے (انکو بھی مسلمان نہ ہونے دیا) انکو شرارت کے بدل عذاب پر عذاب ہم بڑھاتے جائیں گے ف۳
۱۴	النحل ۱۶	۱۴	اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر یقین نہیں کرتے اللہ تعالیٰ انکو (حق بات کی) ہدایت نہیں کرتا ف۶ اور انکو تکلیف کا عذاب ہوگا ف
”	”	”	مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	جس شخص پر زبردستی کی جائے ف۷ اور اسکا دل ایمان پر جما ہوا ہو (تو اسپر کچھ گناہ نہ ہوگا) ف۸ لیکن جو کوئی ایمان لائے پیچھے دل کھولکر کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب اتریگا اور ان کو بڑا عذاب ہوگا یہ (غضب اور عذاب انپر اسلیے ہوگا) کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں پسند کیا اور اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا (سچی راہ پر نہیں لگاتا) یہی لوگ ہیں جنکے دلوں اور جنکے کانوں اور جنکی آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے ف۱۰ اور یہی لوگ (خدا تعالے کے عذاب سے جو انکو ہونے والا ہے) غافل ہیں آخرت میں یہی لوگ ضرور ٹوٹا پائیں گے ف۱۱
”	”	۱۵	وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝	اور ان لوگوں پاس انہیں میں کا (یعنے عربی) ایک پیغمبر آچکا لیکن انہوں نے اسکو جھٹلایا آخر عذاب نے انکو دھر پکڑا اور وہ قصوروار تھے (اس عذاب کے سزاوار تھے)
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۵	وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا	اور کہتے ہیں کیا جب ہم (مرے پیچھے) ہڈیاں اور چورا (ریزہ ریزہ) ہو جائیں گے کیا ہم پھر نئے بنکر جی اٹھیں گے (اے پیغمبر) کہہ

ف۱ یعنے اپنے جھوٹے معبودوں اور اوتاروں اور ٹھاکروں کو ۱۲ ف۲ مصیبت یا تکلیف میں یا ان سے حاجت مراد چاہتے تھے ان کی منت نذر نیاز کرتے تھے ۱۲ ف۳ کیونکہ انکا قصور بہت سخت ہے ایک تو خود مسلمان نہ ہوئے دوسرے خدا کے دوسرے بندوں کو بھی بہکاتے رہے ابن مسعود رضہ نے کہا کھجور کے درخت کے برابر بچھو انپر مسلط ہونگے ف۴ انکو ڈنگ ماریں گے سعید بن جبیر رضہ نے کہا سانپ بختی اونٹوں کے برابر اور بچھو خچروں کے برابر انکو کاٹیں گے ۱۲ ف۵ وہ ایسی ہی بے سروپا باتیں بکا کرتے ہیں جنپر ہر شخص کو ہنسی آتی ہے بھلا یہی کوئی بات ہے کہ قرآن ایسا فصیح اور بلیغ کلام جس کی ایک سورت بنانے میں سارے اہل زبان عاجز ہیں وہ ایک غیر زبان والا غلام بنا لیوے ۱۲ ف۶ مطلب وہ جنکا قرآن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ تمنے یہ آیت خود بنا لی ہے اسکا جواب اللہ تعالیٰ دیتا ہے ۱۲ ف۷ اور وہ منہ سے اپنی جان بچانے کے لیے کفر کا کلمہ کہہ دے اور اسکا دل ایمان پر جما ہو ف۸ اسی طرح اگر کفر کا کام زبردستی کی وجہ سے کرے مثلاً بت کو سجدہ کرے تب بھی گنہگار نہ ہوگا جامع البیان میں ہے کہ جب جان کا ڈر ہو تو زبان سے کفر کا کلمہ کہنا درست ہے لیکن اگر نہ کہے اور مارا جاوے تو بڑا ثواب پاوے گا ۱۲ ف۹ یعنے رضامندی اور خوشی سے ۱۲ ف۱۰ حق بات کو نہ سمجھتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں ف۱۱ کیونکہ یہ چیزیں آفتوں میں گرفتار ہوئے اللہ کا انپر غصہ ہوا عذاب کے سزاوار ٹھیرے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ہدایت سے محروم رہے دل اور آنکھ اور کان انکا ٹھپ ہو گئے غفلت میں پھنس گئے ۱۲ حضرت عمار نے کافروں کے ڈر سے پیغمبر کو برا کہا اور بتوں کی تعریف کی جب آنحضرت صلعم پاس آئے تو آپ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا تیرا دل کیسا ہے انہوں نے کہا میرا دل تو اسلام پر جما ہوا ہے آپ نے فرمایا پھر کچھ مضائقہ نہیں اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو پھر ایسا کر (اور اپنی جان بچا لے) من اکرہ والی آیت میں اشارہ ہے اور من شرح سے عبداللہ بن ابی سرح کی طرف جس نے خوشی سے کفر اختیار کیا آنحضرت صلعم نے فتح مکہ کے روز اسکے قتل کا حکم دیا لیکن حضرت عثمان رضہ نے اسکو پناہ دی آپ نے معاف کر دیا ۱۲ -

حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۙ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا
يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ
يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ
فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ
يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝

ہے تم (اگر) پتھر ہو جاؤ یا لوہا یا کوئی اور چیز جو تمہارے دل میں بڑی معلوم ہو تو اب یہ کافر کہیں گے (جب ہم پتھر یا لوہا ہو جائیں تو) کون ہمکو دوبارہ زندہ کریگا کہدے وہی (تمکو دوبارہ زندہ کریگا) جسنے پہلی بار تم کو پیدا کیا (یہ سنکر اب تعجب سے) تیرے سامنے اپنے سر ہلائینگے اور پوچھیں گے بھلا (بتلاؤ تو یہ کب ہونا ہے (قیامت کب آئیگی) کہدے عجب نہیں وہ نزدیک ہو ف

۱۵ — بنی اسرائیل — ۸

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ڰ
وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ وَلَوْلَآ اَنْ
ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا
قَلِيْلًا ۝ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ
وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا
نَصِيْرًا ۝ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ
مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا
يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

اور (اے پیغمبر) یہ کافر تو تجھے ان حکموں سے جو ہمنے تجھ کو بھیجے بہکانے ہی کو تھے انکا مطلب تہا کہ تو ہم پر جھوٹ باندھے اور تو ایسا کرتا تو وہ تجھ کو دوست بنا لیتے اور اگر ہم تجھ کو مضبوط (ثابت قدم) نہ رکھتے تو تو انکی طرف ذرا سا جھکنے ہی کو تھا اگر تو ایسا کرتا (جھکنے کے قریب ہوتا) تو ہم تجھ کو دوہری سزا زندگی میں اور دوہری سزا مرنے کے بعد چکھاتے پھر تجھ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار نہ ملتا اور یہہ لوگ تو تجھ کو گھبرا کر مکہ سے نکالنے والے تھے اور ایسا کرتے بھی تو وہ تیرے بعد (کیا بہت دنوں ٹھیرتے نہیں) چند روز ٹھیرتے ف

۱۵ — ״ — ۱۱

وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ
اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

اور تجھ سے پوچھتے ہیں روح کیا ہے کہدے روح میرے مالک کا حکم ہے اور تم لوگوں کو اللہ کے علم میں سے کچھ نہیں ملا مگر تھوڑا ف

״ — ״ — ״

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ
الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ
مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا
تَفْجِيْرًا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاۗءَ كَمَا زَعَمْتَ
عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ
قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ
اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَاۗءِ ۭ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

اور کہتے (کیا) ہیں ہم تو کبھی تیری بات ماننے والے نہیں جب تک تو ہمارے لیے ایک چشمہ پانی کا زمین سے نہ بہائے یا (ایسا تو نہیں ہو تو) تیرا ایک باغ ہو کھجور اور انگور کا اور اسکے بیچ میں تو پانی کی بھرپور نہریں بہا دے یا جیسا تو کہا کرتا ہے ہمپر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرا دے یا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو ہمارے آمنے سامنے لاکر (ہم خود آنکھ سے دیکھیں) یا تیرا ایک گھر ہو سونے کا (طلائی) یا تو آسمان میں چڑھ جائے اور صرف چڑھ جانے سے ہم ماننے والے

ف تب بھی اللہ تو جب چاہے گا تمکو جلا اٹھائیگا اتنی عبارت محذوف ہے ۱۲ ف سبحان اللہ کیا عمدہ دلیل ہے جس سے آدمی کو پوری تسلی ہو جاتی ہے ہر چیز کا پہلی بار پیدا کرنا دوبارہ بنانے سے بہت مشکل ہوتا ہے جب اس خالق کریم نے ہم کو پہلی بار پیدا کر دیا تو دوبارہ اسکو جلا اٹھانا اسپر آسان ہے ۱۲ ف قیامت کتنی ہی دور ہو جب وہ ضرور آنے والی ہے تو نزدیک ہے عرب میں ایک مثل ہے جو گذر گئی وہ دور جو آنیوالی وہ نزدیک ۱۲ ف ان کی مرضی کے موافق جھوٹا قرآن بنا لیتا ۱۲ ف امیہ بن خلف اور ابوجہل اور چند قریش کے کافر آنحضرت کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ ہمارے بتوں پر ہاتھ پھیر دیجیے تو ہم آپ کے دین میں شریک ہو جاتے ہیں آپ کے دل میں خیال آیا کہ ایسا کر لوں کیونکہ آپ بہت چاہتے تھے کہ میری قوم کے لوگ مسلمان ہو جائیں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف سبحان اللہ نزدیکاں را بیش بود حیرانی۔ عام آدمیوں کو دل میں خطرہ آنے یا برے کام کیطرف جھکنے میں بھی کوئی سزا نہیں جب تک وہ کام کریں نہیں لیکن آنحضرت صلعم کا مرتبہ بہت بلند ہے جھکنا تو کیا جھکنے کے قریب ہونے پر بھی اللہ نے آپ کو دوہری سزا سے ڈرایا ۱۲ ف اخیر میں بہت جلد تباہ ہو جاتے اللہ کے عذاب سے جانتے مگر انہوں نے آپ کو نہیں نکالا اگر ایسا تہا کہ آخر آپ مکہ سے نکل گئے۔ جنگ بدر کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں مسلمان غالب ہوئے اور انہیں تہہ تیغ کر دیا ۱۲ ف [illegible] جس کی وجہ سے آدمی زندہ ہے ۱۲ ف اسکی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جاسنے اپنے بندوں کو نہیں بتلائی حکیموں نے روح کے باب میں بہت غور کیا مگر اسکی حقیقت [illegible] اور ہر ایک نے اپنے اپنے خیال سے ایک بات کہی ہے بیانکہ کہ اشارہ ہو قول روح کے باب میں بھٹک گئے ہیں ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کا علم بہت [illegible] کرنا ہے جیسے ہم فکر کرتے ہیں ۱۲ ف دوسری آیت میں [illegible] آسمان کے ٹکڑے [illegible] کہا تھا آسمان ہمپر گرا دے ۱۲

			حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝	نہیں جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اُتار لائے جسکو ہم (خود) پڑھ لیں ف (ان لوگوں کے جواب میں) کہدو سبحان اللہ میں ہوں کیا ایک بندہ ہوں (اللہ کا) پیغام پہونچانے والا ف
١٥	الکہف ١٨	٤	اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝	ہمنے کافروں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے اسکی قناطیں انکو گھیر لینگی ف اور اگر پیاس کے مارے فریاد کریں گے تو یہ فریاد رسی ہوگی کہ پگھلے ہوئے تانبے کیطرح (گرم) پانی (پینے کو) ملیگا جس سے (سامنے آتے ہی) منہ بھن جائینگے کیا بُرا پانی ہوگا اور دوزخ بھی کیا بُری جگہ ہے ف
،،	،،	٨	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝	اور اس سے بڑھکر کون ظالم (گنہگار) ہوگا جسکو اسکے مالک کی آیتوں سے نصیحت کیجائے اور وہ لئے منہ پھیرے اور اپنے اگلے کاموں (گناہوں) کو بھول جائے ہمنے انکے دلوں پر پردے ڈالدیے ہیں ایسا نہ ہو وہ قرآن کو سمجھ جائیں ف اور انکے کانوں کو بھاری کر دیا ہے (تاکہ وہ حق بات برابر نہ سنیں) اور اے محمد اسی اگر تو انکو سیدھے رستے کیطرف بلائے تو وہ ہرگز کبھی راہ پر آنیوالے نہیں
١٦	،،	١٣	اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ۝	کیا یہ کافر سمجھتے ہیں کہ مجھ کو چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا حمائتی بنا لیں ف ہمنے تو انکے لیئے دوزخ کی مہمانی تیار کر رکھی ہے (اے پیغمبر) کہدے میں تم کو وہ لوگ بتلاؤں جو عمل کے راہ سے بہت گھاٹے میں پڑ گئے ف یہ وہ لوگ ہیں جن کی (ساری) کوشش دنیا کی زندگی میں اکارت ہوئی ف اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں ف انہیں لوگوں نے اپنے مالک کی آیتوں کو (اللہ تعالیٰ کے کلام یا اس کی قدرت کی نشانیوں کو) اور اس سے ملنے کو نہ مانا ف تو ان کے (نیک) کام (کفر کی وجہ سے) اکارت ہو گئے قیامت کے دن ہم ان کے (نیک کاموں کی) تول نہیں جڑ ہائیں گے ف یہ دوزخ کی سزا انکو اس لیے ملے گی کہ اُنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور پیغمبروں کی ہنسی اُڑائی۔
١٦	مریم ١٩	٢	فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ	پھر (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نصاریٰ کے) فرقے آپس میں

ف مطلب یہ کہ اول تو یہ کر کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ ہم دیکھتے رہیں اور پھر اگر یہی کرے تو ہمکو یقین نہیں آئیگا شاید تو نے نظر بندی کر دی ہو نہیں آسمان پر چڑھکر وہاں سے ایک کتاب اتار کر لا جس میں ہم سب لوگوں کے نام لکھے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمکو یہ حکم لکھا ہو کہ یہ سچا پیغمبر ہے اسکا کہا مانو ۱۲ ف اور جن کاموں کی تم فرمائش کرتے ہو وہ انسانی قوت سے باہر ہیں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کے لیئے دعا کروں تو یہ بھی اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی معلوم نہ کر لوں دوسرے جو نشانی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اگر تم غور کرو تو وہی کافی ہے اور جب تم غور نہیں کرنا چاہتے اور تمہاری نیت حق طلبی کی نہیں ہے تو ان نشانیوں سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا اُسوقت بھی کوئی نہ کوئی شبہ نکالدو گے ۱۲ ف چاروں طرف سے آگ کی دیوار ہوگی کہیں بھاگنے کا ٹھکانا نہ ملے گا حدیث میں ہے کہ دوزخ کے گرد آگرد چار دیواریں ہوں گی ہر ایک دیوار کا عرض چالیس برس کی راہ ہوگا ۱۲ ف پگھلا ہوا لوہا یا تانبا یا سیسہ یا تلچھٹ ۱۲ ف یا اس لیئے کہ وہ قرآن کو سمجھ نہ سکیں ۱۲ ف وہ سخت وقت میں انکے کچھ کام آئینگے میرے عذاب سے بچا لینگے یہ خیال غلط ہے جو انکے جھوٹے معبود جو خود ہمارے بندے ہیں جیسے فرشتے یا عیسیٰ یا جن یا شیطان یا اوتار ہرگز انکو بچا نہیں سکتے ۱۲ ف انکے سارے نیک کام اکارت ہو گئے مصعب بن سعد نے کہا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا اس سے خارجی لوگ مراد ہیں انہوں نے کہا نہیں یہود اور نصاریٰ مراد ہیں یہود نے حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد کو جھٹلایا اور نصاریٰ نے جنت کا انکار کیا ۱۲ ف وہ سمجھتے نیک اعمال انہوں نے کیئے کفر کی وجہ سے وہ سب بے کار گئے ۱۲ ف آخرت میں ہم ہی کو بہشت ملیگی ہم حق پر ہیں ۱۲ ف اللہ توحید کو چھوڑ کر شرک میں پھنسے رہے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝	لگے اختلاف کرنے تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے بڑے دن میں حاضر ہوتے وقت اُنکی خرابی ہے جس دن ہمارے سامنے آئیں گے (یعنے قیامت کے دن) اس دن خوب سنتے اور دیکھتے ہونگے لیکن آج تو (دنیا میں) یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ف
۱۲	مریم	۴	فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝	پھر ان کے بعد ایسے نالائق پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو تو گنوا دیا اور (دنیا کے) مزوں میں لگ گئے تو اُن کی گمراہی ضرور اُنکے سامنے آئیگی ف
″	″	۵	وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ۝	اور جب ہماری کھلی کھلی (صاف مضمون کی) آیتیں انکو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں (بھلا یہ تو بتاؤ) دونوں فریقوں (یعنے ہم میں اور تم میں) کس فریق کے مکان اچھے ہیں اور کس کی مجلس شاندار ہے ف
″	″	۵	أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝	اے پیغمبر کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور کہتا ہے (اگر سچ آخرت میں بہشت ملیگی) تو مجھکو ضرور مال ملیگا اور اولاد بھی ملیگی کیا اسکو غیب کی بات معلوم ہوئی یا اس نے اللہ سے کوئی اقرار لے لیا ہے (کہ ضرور اسکو بہشت ملیگی) ہرگز نہیں جو بکتا ہے ہم اسکو لکھ رکھیں گے اور اسکا عذاب خوب بڑھائینگے اور جسکا ذکر کرتا ہے وہ (سب) ہم لے لیں گے اور وہ اکیلا (یک بینی دو گوش) ہمارے پاس آئیگا
″	″	۶	أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝	(اے پیغمبر) کیا تو نے نہیں دیکھا ہمنے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے (انپر مسلط کر دیا ہے) وہ انکو اکساتے رہتے ہیں ف (اے پیغمبر) تو انکو (عذاب) کے لیے جلدی نکر ہم (خود) انکے لیے دن گن رہے ہیں ف۔
۱۶	طٰہٰ	۶	وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝	اور جس نے شرک کا بوجھ اٹھایا وہ (اس دن) خراب ہو چکا ف
″	″	۷	وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ۝ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ	اور جس نے میری کتاب (قرآن) سے منہ موڑ لیا (دنیا میں) اسکی زندگی تنگ (گذرے گی) اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھائینگے وہ کہیگا مالک تو نے مجھکو اندھا کیوں اٹھایا اور میں تو دنیا میں دیکھتا بھالتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو نے ایسا ہی کیا ہماری آیتیں تیرے پاس

ف حضرت عیسے کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھنے لگے ۱۲ ف خدا تعالے کے سامنے قیامت کے دن ذلیل و خوار ہونگے عذاب میں گرفتار ۱۲ ف اور حق بات نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں آخرت میں اچھی طرح دیکھیں اور سنیں گے پر وہاں کا دیکھنا اور سننا کوئی فائدہ نہ دیگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبر ان کا حال لوگوں کو سنا دے اور ڈرا دے [illegible] میں جو انکی خرابی ہونیوالی ہے ۱۲ ف پڑھنا چھوڑ دیا یا بے وقت پڑھنے لگے یا جلدی جلدی بے تمیزی سے ۱۲ ف یا انکی تباہی و بربادی۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے [illegible] عنقریب غی میں ڈالے جاوینگے حدیث میں ہے کہ غی ایک نالہ ہے دوزخ کا جس میں دوزخیوں کا پیپ اور لہو بہے گا اس میں زانی اور شرابخوار سود خوار ماں باپ کو ستانیوالے ڈالے [illegible] ان نالائق لوگوں سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں ۱۲ ف وہ دنیا کے ساز و سامان اور ظاہری شوکت سے اپنی فضیلت جتاتے ہیں ۱۲ .... ف یہ شخص عاص بن وائل [illegible] بنا اسکا جو مسلمان تھے ان کا کچھ قرض عاص پر آتا تھا خباب نے تقاضا کیا تو عاص کہنے لگا کیا تم اسکے قائل نہیں ہو کہ بہشت میں سونا چاندی میوہ سب ہاتھ آئے گا [illegible] تیرا قرضہ آخرت میں ادا کر دونگا کیونکہ اسوقت ضرور مجھکو وہاں مال اور اولاد دیگا ۱۲ ف کہ وہ بہشت میں جائیگا اور وہاں جا کر مال و دولت پائیگا ۱۲ ف [illegible] ف برے کاموں کی رغبت دلاتے ہیں گھڑیوں کی طرح انکو بھاتے ہیں انکا عمل تیار کیا ہے ۱۲ ف ایام شماری کر رہے ہیں [illegible] اور انکو عذاب [illegible] مشرک کی مغفرت نہ ہوگی ۱۲ ف یا اسکو دوزخ کے سوا اور کچھ دکھائی نہ دیگا یا اسکے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی بعضوں نے کہا تنگ زندگی سے قبر کا عذاب مراد ہے [illegible] میں ہے حاکم نے اسکو صحیح کہا ایک حدیث میں ہے کہ تنگ زندگی یہ ہے کہ قبر میں اسپر ننانوے سانپ مسلط ہونگے جو قیامت تک اسکو کاٹتے رہیں گے ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۝ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۝	آئیں تو نے ان کا خیال نہ کیا اور اسی طرح آج تجھے بھی چھوڑ دیا جائے گا اور جو شخص حد سے گذر جاتا ہے اور اپنے مالک کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتا ہے اسکو ہم ایسی ہی سزا دینگے اور بیشک آخرت کا عذاب (دنیا کی تکلیف سے) بہت سخت ہے اور بہت دیر پا ہے (ہمیشہ رہنے والا ہے)۔
۱۶	طٰهٰ	۵	وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝	اور اگر ہم ان (کافروں) کو اسکے (یعنی پیغمبر یا قرآن آنے کے) پہلے ہی ہلاک کر دیتے تو یہ ضرور یوں کہتے مالک ہمارے تو نے ہم پر ایک پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم اس (دنیا کی) ذلت اور (قیامت کی) رسوائی سے پیشتر تیرے حکموں پر چلنے لگتے ف
۱۷	الانبیاء	۱	وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝	اور یہ ظالم چپکے چپکے صلاح کرتے ہیں کہ یہ شخص (یعنی پیغمبر) ہے کیا بس تمہاری ہی طرح آدمی (اور پیغمبر تو کوئی فرشتہ ہونا چاہیے) کیا تم دیکھ بھال کر جادو میں پڑتے ہو ف
״	״	״	بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝	بلکہ کہنے لگے یہ پریشان خواب ہیں بلکہ (انہوں نے) اس کو جھوٹ بنا لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے (مضمون بنا لیتا ہے اگر وہ سچا پیغمبر ہے) تو جس طرح اگلے پیغمبر (نشانیاں) لیکر بھیجے گئے تھے یہ بھی کوئی نشانی لیکر ہمارے پاس آئے ف
״	״	۳	وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) یہ کافر جب تجھکو دیکھتے ہیں تو اور کچھ نہیں تجھکو مسخرہ بنا لیتے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہی شخص ہے جو تمہارے معبودوں کو (برائی سے) یاد کرتا ہے اور وہ خود اللہ کی یاد سے پھرے ہوئے ہیں ف
״	״	״	وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	اور کافر کہتے ہیں (اچھا) اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا کاش انکو معلوم ہو (ایک وقت ایسا آنیوالا ہے) جب (چاروں طرف سے) انکو دوزخ کی آگ گھیر لیگی اور یہ لوگ نہ اپنے منہ پر سے آگ کو ہٹا سکینگے نہ پیٹھ پر سے اور نہ (کہیں سے) انکو مدد ملیگی۔
״	״	۴	قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝	اے پیغمبر (ان سے) کہدے اللہ تعالی (کے عذاب) سے رات اور دن کون تمہاری نگہبانی کرتا ہے بلکہ وہ اسکی یاد سے بھاگتے ہیں ف
״	״	״	بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ	ہوا یہ کہ ہمنے ان لوگوں اور انکے باپ دادوں کو (دنیا میں)

ف۱ خبر تک نہ لی قرآن و حدیث کو چھوڑ دیا کبھی نہیں دیکھا جھوٹے قصوں اور دنیا کے جھگڑوں میں اپنی عمر گنوائی ۱۲ ف۲ کوئی تیری خبر نہ لیگا اندھا پڑا دوزخ میں جلتا رہیگا ۱۲ ف۳ شرک میں پڑ جائے نفس کی خواہش پر چلتا ہے ۱۲ ف۴ اور اس آفت میں مبتلا نہ ہوتے ۱۲ ف۵ مطلب یہ ہے کہ جب یہ تمہاری طرح ایک آدمی ہے تو پیغمبر تو نہیں ہو سکتا اب جو خلاف عادت باتیں دکھلاتا ہے مثلاً اس قسم کا فصیح و بلیغ قرآن لکھتا ہے تو یہ جادو ہے بہت لوگ دنیا میں جادو اور شعبدے کیا کرتے ہیں عقلمند آدمی ان کے فریب میں نہیں آتا ۱۲ ف۶ یہ صرف … باتیں تھیں … کی طرف مائل نہ تھا کفر میں بسے ہوئے تھے لیکن … اتارنے کے لئے یوں کہتے کہ اگر اگلے پیغمبروں کی طرح یہ کوئی نشانی دکھلاتا تو ہم ضرور ایمان لاتے … خوب معلوم تھا کہ اگر ان کی فرمائشی نشانی بھی ان کو دکھلائی جائیگی جب بھی وہ ایمان نہ لائینگے اس وجہ سے انکا سوال پورا نہیں کیا ۱۲ ف۷ درحقیقت وہ خود مسخرے ہیں … قابل ہیں کہ لوگ ان پر ہنسیں ۱۲ ف۸ دنیا کا عذاب یا قیامت کا آنا ۱۲ ف۹ وہی بچاتا ہے اس کے سوا کوئی اس کے عذاب کو روک نہیں سکتا اس سے تو نہیں ڈرتے بلکہ … اللہ کا نام تک نہیں لیتے ۱۲

			عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ٥	چین سے رکھا یہاں تک کہ اُنکی عمر لمبی ہوئی کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم (کفر کی) زمین کناروں سے کم کرتے آ رہے ہیں۱۱ کیا یہ غالب ہیں یا مسلمان (ہرگز نہیں مسلمان غالب ہیں)
١٧	الانبیاء ٢١	٤	وَلَئِنْ مَسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ٥	اور (اے پیغمبر) اگر تیرے مالک کے عذاب کی ہوا بھی انکو لگ جائے تو وہ ضرور کہہ اٹھیں گے ہائے ہماری خرابی بیشک ہم گنہگار تھے ف۲
″	″	٦	وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ ٥	اور لوگوں نے اپنے مذہب میں آپس میں پھوٹ ڈال لی ف۳ سبکو ہماری پاس لوٹ کر آنا ہے ف۴
″	″	٧	فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنْتُكُمْ عَلَى سَوَاءٍ وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَمْ بَعِيدٌ مَا تُوعَدُونَ ٥	پھر اگر یہ لوگ نہ مانیں تو (اے پیغمبر ان سے) کہدے میں نے تو تم (سب) کو ایک سا خبر کر دی ف۵ اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ ہے وہ قریب آ لگا ہے یا ابھی دور ہے۔ ف۶
″	″	″	وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ ٥	اور میں نہیں جانتا شاید ف۷ یہ مہلت تمہارے آزمانے کو لیے ہے ف۸ یا ایک مدت تک (دنیا سے) فائدہ اُٹھاتے رہو اسکے لیے۔
″	الحج ٢٢	١	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ ٥	اور لوگوں میں بعض ایسا ہے جو بن جانے بوجھے اللہ تعالیٰ کے باب میں جھگڑتا ہے اور ہر ایک شریر (مغرور) شیطان کی پیروی کرتا ہے ف۹ شیطان کے لیے تو یہ حکم ہو چکا ہے جو کوئی اس سے دوستی کرے (اسکی بہکائی پر چلے) تو وہ اسکو بہکا دیگا اور دوزخ کے عذاب میں پہنچا کر رہے گا۔
″	″	″	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ٥ ذَلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ٥	اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقدمے میں جھگڑتا ہے نہ اُسکو علم ہے اور نہ عقل ہے اور نہ کوئی روشن کتاب رکھتا ہے ف۱۰ اپنی گردن پھیرے ہوئے (اینٹھا ہوا) تاکہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے بہکا دے اسکے لیے (سزا) دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسکو جلن کا عذاب چکھائیں گے (اور اس سے کہیں گے) یہ عذاب تیرے اُن کاموں کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجے ف۱۱ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ف۱۲
″	″	٢	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ	اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو ایک کنارے رہکر اللہ تعالیٰ کو

ف۱ ہر طرف مسلمان پھیلتے جاتے ہیں اور کافروں کا ملک گھٹتا جاتا ہے ۱۲ ف۲ جو ہمنے خدا کے ساتھ شرک کی اور اسکے پیغمبروں کو نہ مانا ۱۲ ف۳ باپ دادا کی تقلید اور خاندانی رسم کی پیروی سے اختلاف کر لیا مگر آخر سب کو آنا ہے ۱۲ ف۴ ہر ایک فرقہ قیامت کے دن ہمارے حضور میں حاضر ہوگا اُس وقت معلوم ہو جائیگا کہ حق پر کون تھا اور ناحق پر کون ۱۲ ف۵ لڑائی کی اور اسلام کے غلبے کی یا قیامت آنے کی یکساں خبر کر دی یعنے سب کو پورا پورا حال بتلا دیا یہ نہیں کہ کسی کو بتایا کسی سے چھپایا یا کسی کو زیادہ بتلایا کسی کو کم ۱۲ ف۶ انکا ٹھیک وقت اللہ ہی جانتا ہے جب پیغمبروں کو آنے والے واقعات کا ٹھیک وقت معلوم نہ ہو تو دوسرے نجومی یا پنڈت کس شمار میں ہیں انکو یہ کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں کام کیلئے اتنی مدت باقی ہے یہ سب انکا دھوکا دہی اور دغا فریبی کی باتیں ہیں بیچارے کم علم جاہل لوگ انکے دام میں پھنس جاتے ہیں اور انکی باتوں پر پھول جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آیندہ کا علم بجز خداوند کریم کے اور کسی کو نہیں ہے ف۷ خدا نے جو تمکو ابھی چند روز کی مہلت دے رکھی ہے اور عذاب اوتارنے میں دیر کر رہا ہے تو یہ مہلت الخ ۱۲ ف۸ تاکہ یہ کھل جائے کہ تم خدا تعالیٰ کیطرف رجوع ہوتے ہو یا غفلت میں آنکر اور مغرور ہو جاتے ہو ۱۲ ف۹ کہتے ہیں یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری یا ولید بن مغیرہ جنھوں نے کہا ایک کا فرکے باب میں جو بے ادب اور سرکش تھا وہ کہنے لگا محمد صلعم تہا خدا سونے کا ہے یا چاندی کا یا تانبے کا آخر اس پر ایک بجلی گری اور وہ مر گیا ادنی النار وسقر ہوا ۱۲ ف۱۰ ایسے دلیل کو فطری عقل کی پیروی کرتا ہو نہ کوئی آسمانی کتاب سے دلیل لاتا ہے بلکہ محض الکل کی طرح اللہ تعالیٰ کے باب میں تکرار اور جھگڑا کرتا ہے البتہ باپ دادا اور خاندان کی رسم و رواج کو پیش کرتا ہے مگر یہ کسی کام کی نہیں کیونکہ جیسے یہ تو احمق ہے کیا اسکے باپ دادا بھی ویسے ہی گدھے نہیں ہو سکتے ف۱۱ یعنے دنیا میں کیے تھے ۱۲ ف۱۲ بلکہ نیک کو ثواب دینا اور بدکار کو عذاب کرنا عین عدل ہے ظالم متعصب بدکار کو چھوڑ دیتے ہیں اور نیک کی قدر نہیں کرتے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اِطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اِنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝	پوجتا ہے[ف۱] پھر جو اسکا بھلا ہوا[ف۲] تو اپنے دین پر جما رہا اور جو کوئی مصیبت اُس پر آن پڑی تو جدہر سے آیا تھا اُدھر ہی لوٹ گیا[ف۳] اس کمبخت نے اپنی دنیا اور آخرت (دونوں) کھوئے یہی تو کھلا گھاٹا ہے ف۴
۱۷	الحج ۲۲	۲	[۱۵] مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝	جو کافر[۱۵] یہ سمجھتا ہو کہ اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کی دنیا اور آخرت میں مدد نہ کرے گا[ف۵] اُس کو چاہیئے کہ ایک رسی چھت پر لٹکائے۔ پھر پھانسی لے ڈالے اور دیکھے اس تدبیر سے اسکا غصہ (اور حسد) دور ہوتا ہے یا نہیں ف۶
؍؍	؍؍	؍؍	[۱۹] هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۝ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝	یہ دو[۱۹] فرقے (مومن اور کافر ایک دوسرے کے) مخالف (مدعی) ہیں جو اپنے خدا کے بابیں جھگڑ رہے ہیں[ف۷] پھر جو لوگ کافر ہیں اُنکے لیے آگ کے کپڑے (ٹھیک اُنکے بدن کے موافق) قطع کیے جائیں گے اُنکے سروں پر کھولتا ہوا پانی اونڈیلا جائیگا جس (کی گرمی) سے جو اُنکے پیٹ میں ہے (آنتیں) اور کھالیں گل جائینگی اور اُنکے (مارنے کے لیے) لوہے کے گرز ہونگے[ف۸] بار جب وہ گھٹ کر اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اُسی میں دھکیل دیے جائینگے اور (ان سے کہا جائیگا) جلن کا عذاب چکھتے رہو ف۹
؍؍	؍؍	۳	[۲۵] اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاۗءَۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝	جو لوگ[۲۵] کفر کرتے ہیں اور خدا کے رستے اور ادب والے (کعبہ کی) مسجد (اس میں جانے) سے (لوگوں کو) روکتے ہیں جسے ہمنے (عام سب) لوگوں کے لیے یکساں (عبادت کا مقام) ٹھیرایا ہے[ف۱۰] وہاں کا رہنے والا اور باہر سے آنیوالا (دونوں) برابر ہیں[ف۱۱] اور جو کوئی اسمیں شرارت سے ٹیڑھی راہ چلنا چاہے اسکو ہم تکلیف کا عذاب چکھائینگے ف۱۲
؍؍	؍؍	۶	[۴۶] اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى	کیا[۴۶] یہ لوگ زمین میں نہیں پھرے (ملکوں کی سیر نہیں کی اگر سیر کرتے) تو اُنکے دل ایسے ہوجاتے جن سے (حق بات) سمجھ لیتے یا کان ایسے ہوجاتے جن سے (نصیحت) سُن لیتے بات یہ ہے کہ آنکھیں تو اندھی

ف۱ گویا اُسکے دل میں اطمینان نہیں جیسے کوئی پہاڑ یا دیوار کے کنارے پہ کھڑا ہو تو ہر وقت گر پڑنے کا اندیشہ اسکو رہے گا یا کسی لشکر کے کنارے پر رہے اگر فتح ہو تو جم جائے اگر شکست ہو تو سب سے پہلے بھاگ جائے ۱۲ ف۲ یعنی فائدہ ملا مال متاع ہاتھ آیا ۱۲ ف۳ مرتد ہوگیا پھر شرک و کفر اختیار کر لیا جسکو چھوڑ کر مسلمان ہوا تھا ۱۲ ف۴ آخرت کا کھونا تو صاف ظاہر ہے دنیا اسلیے کھوئی کہ ایسے دغا باز خود غرض کا دنیا داروں کو بھی اعتبار نہیں رہتا وہ کہتے ہیں اور کا کیا مذہب ہے کسی کا دوست نہیں بندۂ شکم ہے جہاں لقمہ ہاتھ آیا وہیں کا ہو رہا ابن عباس رضہ نے کہا یہ آیت اس شخص کے باب میں اتری جو مدینہ میں آن کر رہتا پھر اسکی بی بی لڑکا جنتی اور گھوڑیاں بچے نکالتیں تو کہتا یہ دین اچھا ہے نہیں تو کہتا یہ برا دین ہے اور اسلام سے پھر جاتا ۱۲ ف۵ بلکہ ان کو چھوڑ دیگا وہ تباہ ہو جائیں گے جیسے مشرک مارے حسد اور غصے کے ایسا خیال کرتے تھے اور زمانہ کی گردش کا انتظار کرتے تھے ۱۲ ف۶ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے پیغمبر کی مدد کریگا اور اسلام کو رونق دیگا اگر کافر لوگ اسپر حسد اور غصہ کریں تو ایک ہی تدبیر انکا غصہ دور کرنے کی ہے کہ پھانسی [illegible] اور کوئی تدبیر انکی پیغمبر کے خلاف نہیں چلنے کی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسکو چاہیئے کہ ایک رسی آسمان تک تانے [illegible] اور پیغمبر کی مدد جو اللہ کی طرف سے [illegible] ف۷ [illegible] ایک خدا سچا خدا ہے جس نے زمین اور آسمان بنائے اُسی کو پوجا [illegible] سے مدد چاہا [illegible] [illegible] ف۸ [illegible] ف۹ [illegible]

(باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝	[illegible]
۱۷	الحج	۷	وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کے رد کرنے) میں کوشش کی (اس خیال سے) کہ ہمکو عاجز کر دینگے ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں۔
″	″	″	وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ۝	اور جو لوگ کافر ہیں وہ ہمیشہ قرآن میں شک ہی کرتے رہیگے یہاں تک کہ ایک ہی ایکا قیامت اُن پر آجائے یا ایک منحوس دن کا عذاب اُنپر آ نگلے ف
″	″	″	وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝	اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے تو یہی وہ لوگ ہیں جنکو ذلت کا عذاب ہوگا۔
″	″	۹	وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝	اور جب انکے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں ف تو ان کافروں کے منہ بگڑے ہوئے دیکھتا ہے ف ایسے وہ اُن لوگوں پر جو ہماری آیتیں اُنکو پڑھکر سناتے ہیں اب حملہ کر بیٹھینگے (اے پیغمبر ان کافروں سے) کہدے میں تم کو اس سے بھی زیادہ ایک بُری بات سناؤں ف (وہ کیا ہے) دوزخ (تمہارے لیے تیار ہے) اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے اسکا وعدہ کیا ہے اور (وہ بُرا ٹھکانا ہے ف
۱۸	المؤمنون	۴	فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝	پھر اُن لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں پھوٹ کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہر فرقہ جو اسکے پاس ہے (یعنے جو دین رکھتا ہے) اسی سے خوش ہے ف تو (اے پیغمبر) ایک وقت تک اُنکی جہالت میں اُنکو پڑا رہنے دے (یا ڈوبا رہنے دے)
″	″	″	بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ ۝ لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ ۝ قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنكِصُونَ ۝ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا	مگر اُنکے دل اس بات سے غافل ہیں ف اور اس غفلت کے سوا ان کے (دوسرے اور بُرے) کام ہیں جو وہ کیا کرتے ہیں ف یہانتک کہ جب ہم اُنکے آسودہ لوگوں کو عذاب میں گانٹھ لینگے تو اُسوقت بلبلا اُٹھیں گے ف اُسوقت ہم ان سے کہیں گے اب کیوں بلبلاتے ہو مت بلبلاؤ تم کو ہماری طرف سے کوئی مدد نہ ملے گی ف (ایک روز وہ تھا یاد کرو جب) ہماری آیتیں تم کو پڑھکر سنائی جاتی تھیں تو تم اکڑے ہوئے راتوں کو گپ شپ لگاتے ہوئے بیہودہ بکواس کرتے ہوئے اپنی ایڑیوں

ف تو ظاہر میں بینا ہیں مگر حقیقت میں نابینا ہیں ۱۲ ف وہ سمجھے کہ ہم ہرا جائیں گے یا انپر قابو نہ پائیں گے ۱۲ ف منحوس دن سے مراد قیامت کا دن ہے یا بدر کا دن جس دن کافر خوب مارے گئے اچھی سزا ملی ۱۲ ف جنکا مطلب کھلا ہوا ہے ۱۲ ف ان کے چہروں پر ناخوشی معلوم ہوتی ہے ۱۲ ف مارے غصہ کے ایسی شکلیں بناتے ہیں یہ ... کا بھی یہی حال ہے جب انکو آیت یا حدیث سناتے تو منہ بنا لیتے ہیں گویا کاٹ کھائیں گے لپٹ لگائیں گے ۱۲ ف یعنے تمہارے جو اللہ کی آیتیں سنکر غصہ کیا منہ بنایا ہے اس سے بھی ... اس سے بھی زیادہ ناگوار ایک بات سناؤں یعنے جو آیتیں تمنے سنیں ہیں ان سے کہیں ... ۱۲ ف جو موعود اللہ کا کلام اور اسکے رسول کا کلام سنکر منہ بنا ... اور جلاؤ تمہارے لیے دوزخ تیار ہے مرتے ہی اسی ... ف ہر ایک نے ایک اینٹ کی جدا مسجد بنائی ... [illegible]

کے بل اُلٹے بھاگتے تھے کیا ان کافروں نے قرآن میں غور نہیں کیا یا دہ سوچ کے بتر کے گئے کہ انکے پاس وہ آیا جو انکے باپ دادوں پاس نہیں آیا تھا یا وہ انکے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو نہیں پہچانتے اسوجہ سے اسکو نہیں مانتے یا وہ کہتے ہیں اسکو یعنے پیغمبر کو جنون ہو گیا ہے (ہرگز نہیں) بلکہ (رسول ان کو) وہ سچی بات (قرآن) لیکر آیا ہے اور ان کافروں میں اکثر لوگ حق بات کو ناپسند کرتے ہیں اور اگر (کہیں) حق انکی خوشی پر چلتا تو آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب) خراب ہو جاتے بلکہ ہم انکے پاس وہ کتاب لیکر آئے ہیں جس سے انکو فخر ہونا چاہئے تو وہ اپنے فخر (اور عزت اور شرف) سے منہ پھیرتے ہیں کیا تو (اے پیغمبر) ان سے کچھ فیس مانگتا ہے (ہرگز نہیں) تیرے مالک کی فیس بہتر ہے اور وہ (سب سے) اچھا روزی دینے والا ہے اور (پھر دوسری بات یہ ہے) تو تو انکو بے شک سیدھے رستے کی طرف بلاتا ہے اور بیشک جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہ سیدھے رستے سے ہٹ گئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور انکو جو تکلیف ہے وہ دور کر دیں تو اور اپنی شرارت پر جھک بھٹکے پھریں	تَهْجُرُونَ ۝ أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُمْ مَا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ بَلْ جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ۝ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ بَلْ أَتَيْنَاهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُونَ ۝ أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ ۝ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِنْ ضُرٍّ لَلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝		•	
بلکہ جیسا اگلے لوگ بکتے رہے یہ بھی بکتے ہیں کہتے ہیں کیا جب ہم مر گئے اور خاک ہو گئے ہڈیاں رہ گئے تو پھر اٹھائے جائیں گے (پھر زندہ ہونگے) بے شک ہمسے پہلے ہمارے باپ دادوں سے یہ وعدہ کیا گیا تھا یہ کچھ نہیں مگر اگلے لوگوں کے (بنائے ہوئے) ڈھکوسلے ہیں	بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝ قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝	٥	المؤمنون ٢٣	١٨
لوگو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہمنے تم کو بے کار (یا کھیل) بنایا ہے (مرکر خاک ہو جاؤ گے) اور ہمارے پاس لوٹ کر نہ آؤ گے	أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝	٦	"	"
اور کافروں کے (نیک) اعمال (جیسے خیرات وغیرہ) اس چمکتی ریتی کی طرح ہیں جو چٹیل میدان میں ہو۔	وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ	٥	النور ٢٤	"

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب ہماری آیتیں تم کو پڑھکر سنائی جاتی تھیں تو تم الٹے پاؤں ایڑیوں کے بل لوٹ جاتے تھے بیت اسکی مجاوری پر تم اکڑتے ہوئے تھے رات کو بیٹھکر قرآن اور پیغمبرؐ کے حق میں بیہودہ بکواس نکالتے تھے یعنے طرح طرح کے طعنے قرآن اور پیغمبرؐ پر کرتے تھے ابن عباسؓ نے کہا قریش کی عادت تھی رات کو کعبہ شریف کے گرد حلقہ باندھکر بیٹھتے اور آنحضرتؐ کی برائی کرتے اور اسی وجہ سے آنحضرتؐ نے عشاء کی نماز کے بعد رات کی گپ شپ سے منع فرمایا ہے ۱۲ ف یعنے پیغمبری کوئی نئی بات تھوڑی ہے اگلے زمانہ میں بہت سے پیغمبران کے باپ دادا پاس آچکے ہیں پھر انکار اور تعجب کا کیا محل ہے قرآن میں انہوں نے غور نہیں کیا اگر غور کرتے تو صاف معلوم ہو جاتا کہ وہ تعریف کے قابل ہے نہ طعن و تشنیع کے لائق اس میں سراسر حکمت بھری ہوئی ہے اور کلام بھی ایسا فصیح ہے کہ آدمی کا مقدور نہیں جو ایسا بنائے ۱۲ ف [illegible] قریش کے لوگ خوب جانتے تھے کہ حضرت محمدؐ سچے اور راستباز ہیں لیکن حسد سے انکار کرنے لگے ۱۲ ف مثل مشہور ہے الحق مر [illegible] سچی بات تلخ ہوتی ہے ۱۲ ف [illegible]

(باقی در حاشیہ)

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
١٨	النور	٦	وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝	اور یہ (منافق) لوگ کہتے ہیں ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اللہ اور رسول کا حکم مان لیا پھر ایسا کہنے کے بعد ان میں کا ایک فرقہ (اللہ اور رسول اللہ کے حکم سے) منہ پھیر لیتا ہے اور یہ لوگ درحقیقت ایمان نہیں رکھتے ف۱
″	″	″	وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ۝	اور جب انکو اللہ اور اسکے رسول کی طرف انکا جھگڑا فیصل کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو ایک ہی ایکا انکا ایک فرقہ گریز کر جاتا ہے ف۲
″	″	٧	وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) ان منافقوں نے اللہ کی کڑی قسمیں کھائیں کہ اگر تو ان کو حکم کرے تو وہ جہاد کے لیے ضرور نکلیں گے کہدے قسم نہ کھاؤ (جھوٹی قسم کھانے سے فائدہ کیا تمہاری) اطاعت معلوم ہے ف۳ بیشک جو تم کرتے ہو اللہ تعالی کو اسکی خبر ہے
″	″	٨	لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝	(اے پیغمبر) یہ مت سمجھ کہ کافر لوگ زمین میں (کہیں بھاگ کر) ہم کو تھکا دینگے (کہ ہم انکو نہ پکڑ سکیں) انکا تو مقرری ٹھکانا جہنم ہے (وہ اس میں ضرور جائینگے) اور بے شک وہ برا ٹھکانا ہے
″	الفرقان	١	وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۖ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ۝ وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَقَالُوا مَالِ هَٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۙ لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ۝ أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۚ وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا	اور کافر (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں یہ تو اور کچھ نہیں جھوٹ ہے جسکو اس شخص نے بٹ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے بھی اس بٹنے میں اسکی مدد کی (سخت افسوس ہے جب بھی انسے کچھ نہ بنا) تو ظلم اور فریب پہ آگئے ف۴ اور کہتے ہیں (قرآن ہے کیا) اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو اس نے لکھوا رکھی ہیں وہ صبح اور شام اسکو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ف۵ (اے پیغمبر) ان کافروں سے کہدے قرآن تو اس (خدا) نے اتارا ہے جو آسمان اور زمین کی چھپی بات (غیب کی بات) جانتا ہے بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ف۶ اور کہتے ہیں یہ کیسا پیغمبر ہے کھانا وہ کھاتا ہے اور بازاروں میں وہ پڑا پھرتا ہے ف۷ (خیر یہ بھی ہمنے مان لیا) بھلا اسپر ایک فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ (لوگوں کو) ڈراتا رہتا یا (آسمان سے) ایک خزانہ کیوں نہیں اسپر ڈالا گیا یا (خیر یہ بھی نہیں تو) ایک باغ تو اسکا ہوتا جس میں سے وہ کھاتا رہتا ف۸ اور

ف۱ ان کے دل میں یقین نہیں ہے صرف زبان سے اسلام کا دعوے کرتے ہیں ۱۲ ف۲ اللہ اور رسول کے حکم کی طرف توجہ نہیں کرتا نہ حاضر ہوتا ہے سید علامہ نے کہا ہمارے زمانہ میں مقلدین کا یہی حال ہے جب انسے کہو قرآن اور حدیث کے رو سے اپنا جھگڑا فیصلہ کرلو تو چلدیتے ہیں اور راضی نہیں ہوتے ۱۲ ف۳ خوب مشہور ہے جیسے تم اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرتے ہو ایک حکم تو مانتے نہیں دل میں اللہ تعالی اور اسکے رسول صلعم کے دشمن ہو سارے جہان کو یہ معلوم ہے اسپر دنیا سازی کرکے جھوٹی قسمیں کھا کر اور اپنے تئیں گنہگار کرتے ہو کہ ہم آپ کے ایسے تابعدار ہیں کہ حکم ہوتے ہی نکل کھڑے ہونگے ۱۲ ف۴ بعضے یہود کے چند عالموں نے ۱۲ ف۵ [illegible] کی باتیں [illegible] قرآن کو دیکھو اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے امی اور ان پڑھ کا اس کو بٹ لینا کیا کبھی ہے۔ جس شخص نے ساری عمر جھوٹ نہ بولا ہو اور راست گوئی اور سچائی میں ضرب المثل ہو وہ اپنے مالک پر جھوٹ بنے گا ہرگز یہ خیال میں نہیں آتا ۱۲ ف ایسا [illegible] بھول جاتے کیونکہ وہ امی تھے خود تو لکھ پڑھ نہیں سکتا ۱۲ ف ورنہ اس بے ادبی اور زبان درازی کی سزا میں جو تم اس کے کلام اور اس کے پیغمبر سے کرتے ہو تم پر فورا عذاب اترتا ۱۲ ف کہیں ایسا شخص پیغمبر ہو سکتا ہے پیغمبر ہوتا تو ایک فرشتے کی طرح بنا رہتا کچھ کھاتا نہ پیتا روزی پیدا کرنے کے لیے بازار میں جاتا۔ واللہ کیا بے وقوف گدھے تھے یہ نہ سمجھے کہ پیغمبر بھی ایک آدمی ہوتا ہے اور آدمیوں کی طرح کھاتا پیتا بھی ہے بازار میں بھی جاتا ہے ۱۲ ف جہاں یہ جاتا فرشتہ ساتھ رہتا اور لوگوں سے کہتا اس کی بات مان لو یہ سچا پیغمبر ہے ۱۲ ف یہ کیوں نہیں [illegible] بازار میں جاتے اور روزی کمانے کی فکر کرنی پڑتی ۱۲ ف [illegible] ساتھ اسکی مدد کے لیے اللہ کا ایک فرشتہ تو ہوتا [illegible] واقعی سچا پیغمبر ہے ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			شَعُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝	یہ ظالم کہتے ہیں تم تو ایسے شخص کے تابعدار بن گئے ہو جسپر کسی نے جادو کردیا ہے (اے پیغمبر) دیکھ تو وہ تیرے حق میں کیا کیا باتیں بناتے ہیں تو وہ گمراہ ہوگئے اب راہ پر نہیں آسکتے ف
١٨	الفرقان	٢	بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝	بات یہ ہے کہ ان کافروں نے قیامت کو جھوٹ سمجھا اور جو کوئی قیامت کو جھٹلائے اسکے لیے ہمنے دوزخ تیار کر رکھی ہے ف
١٩	〃	٣	وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝	اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں (اگر محمد سچے ہیں تو) ہمپر فرشتے کیوں نہیں اُترتے یا ہم اپنے پروردگار کو دیکھ لیں (تو انکی بات مانیں) ان لوگوں نے اپنے دلوں میں غرور پیدا کیا ہے اور شرارت کر رہے ہیں کیسی بڑی شرارت ف
〃	〃	〃	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝	اور کافر کہتے ہیں اس پیغمبر (یعنے حضرت محمدؐ) پر قرآن سب کا سب ایکبارگی کیوں نہیں اترا تھوڑا تھوڑا ہمنے اسلیئے اتارا کہ تیرے دلکو اسکیوجہ سے تسلی دیتے رہیں اور ہمنے اسکو ٹھیر ٹھیر کر پڑھ سنایا ہے
〃	〃	〃	اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝	(یہ کافر وہ لوگ ہیں) جو اپنے منہ کے بل دوزخ کی طرف ہانکے جائینگے انکا ٹھکانا برا اور سب سے بڑھکر گمراہ یہی لوگ ہیں
〃	〃	٤	وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝	اور (اے پیغمبرؐ) جب یہ لوگ تجھ کو دیکھتے ہیں تو تجھ سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہی وہ (حضرت) ہیں جنکو اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے (اور کہتے ہیں) یہ شخص تو قریب تھا کہ ہمکو ہمارے دیوتاؤں سے بہکا دے (ایسی ایسی باتیں سمجھائیں) اگر ہم اپنے دیوتاؤں پر جمے نہ رہتے ف (واہ ری عقل) اور آگے چلکر (جب قیامت کا) عذاب دیکھینگے تو انکو معلوم ہو جائیگا کون گمراہ تھا ف
〃	〃	٥	وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۤ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝	اور جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے رحمن (یعنے خدا) کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمن کون ہے کیا تو جسکو کہے اسکو ہم سجدہ کریں (نہ جانے پہچانے) اور رحمن کا نام لینے سے انکی نفرت اور بڑھ جاتی ہے ف
〃	〃	٦	قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ	(اے پیغمبرؐ) کہدے اگر تم خدا کو نہ پکارتے رہتے تو میرے مالک کو

ف راہ پر وہی آسکتا ہے جس کی مزاج میں انصاف ہو وہ تو ہٹ دھرمی پر مستعد ہوگئے ہیں کہتے پیغمبری کو دنیا کے مال دولت سے کیا علاقہ کھانا پینا بازار میں جانا یہ سب پیغمبر کرتے رہے ایسے ناسمجھ لوگ راہ پر کیوں آئیں گے ۱۲ ف چونکہ قیامت اور حشر نشر کے قائل نہیں ہیں اسلیئے جو منہ میں آتا ہے وہ بک دیتے ہیں اسد تھا اور پیغمبر ہو کے ساتھ بے ادبی کرتے ہیں مثل مشہور ہے بیجا باش ہر چہ خواہی کن ۱۲ ف جوان کی پیغمبری کی گواہی دیں ۱۲ ف جیسے توراة شریف حضرت موسے ہو پر اتری تھی ۱۲ ف کبھی آدمیت کے ساتھ تیری باتوں پر غور نہیں کرتے ۱۲ ف مردود تحقیر کے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف اشارہ کرتے کہ یہی صاحب اللہ تعالے کے پیغمبر ہیں ۱۲ ف لیکن ہم شرک پر خوب مضبوط جمے رہے اس کی باتوں سے نہ بہکے ۱۲ ف کون سیدھی راہ سے بہکا ہوا تھا ۱۲ ف یہاں پر سجدہ ہے پڑھنے والے اور سننے والے پر مکہ کے مشرکوں میں اللہ کا نام رحمن مشہور نہ تھا جب انسے کہا جاتا رحمن کو سجدہ کرو تو ایسی کفر کی بات بکتے اور کہتے ہم تو رحمن کو نہیں پہچانتے البتہ یمامہ کا رحمن ہمیں معلوم ہے یعنے مسیلمہ کذاب اس کو رحمن کہا کرتے تھے جب کسی قوم کی تباہی آتی ہے تو اس کی عقل اسی طرح سے الٹ جاتی ہے ۱۲ ف ایمانداروں سے جو پیغمبر ہو کے تابعدار بنتے ہیں ۱۲ ف اسکی عقل جاتی رہی کہ وہ تو معمولی آدمی سے بھی بدتر ہے ۱۲ ف کیسی کہتے ہیں یہ سحر جادو ہوا ہے کبھی کہتے ہیں یہ محتاج ہے بازاروں میں مارا پھرتا ہے [illegible] اللہ کے پیغمبر کو نہیں مانتے حالانکہ اگلے زمانہ میں سیکڑوں پیغمبر اسیطرح آدمی کے لباس میں آچکے ہیں ۱۲ ف دوسرے فرشتوں کو چاہتے ہیں وہ ان پر اتریں [illegible] اس پر بھی جب [illegible] ایسا بڑا بول بولنے لگے کہ ہم خود [illegible] کو دیکھ لیں بھلا سمجھیئے تمہاری کیا بساط ایک قطرہ ناچیز ایک مردار [illegible] کو دیکھنے کی ہوس کرتے ہیں جو شاہنشاہ زمین و آسمان ہے [illegible] اللہ کا اس سے حفاظت دیں تو جو جی میں آئے بک دے ۱۲ ف جیسی جیسی ضرورت ہوتی جاتی ہے [illegible] جبرائیل علیہ السلام قرآن سے تجھ کو سناتے جاتے ہیں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۔	کچھ تمہاری پروا نہیں ہے سو اب تو تم نے (اس کی آیتوں کو) جھٹلایا تو اس کا وبال ضرور پڑے گا ف
۱۹	الشعراء	۱	إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ ۔	اگر ہم چاہیں تو آسمان سے انپر ایک (بڑی اور ہولناک) نشانی اتاریں پھر اسکو دیکھ کر ان کی گردنیں اسکے سامنے جھک جائیں ف
〃	〃	〃	فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَأْتِيْهِمْ أَنْبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔	خیر انہوں نے تو اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا (اور اس سے ٹھٹھا مذاق کیا) اب جبکہ وہ ٹھٹھا اڑاتے تھے اسکی حقیقت انکو معلوم ہو جائیگی ف
〃	النمل	۱	إِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۞ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ ۔	جو لوگ آخرت کا یقین نہیں کرتے ہمنے انکے (برے) کام انکی نظر میں اچھے کر دکھائے ہیں پھر وہ بھٹکے بھٹکے پھرتے ہیں ف یہی لوگ ہیں جنکو (آخرت میں) برا عذاب ہونیوالا ہے اور آخرت میں سب سے زیادہ وہی خراب ہونے والے ہیں۔
۲۰	〃	۵،۶	بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۞ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۔ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۔	بات یہ ہے کہ آخرت میں انکا علم پورا ہو گا (جب آنکھ سے دیکھ لینگے اور اس دنیا میں تو) وہ آخرت میں شک ہی کرتے رہینگے بلکہ (شک کیا) آخرت سے (بالکل) اندھے بنے رہینگے ف اور کافر کہتے ہیں بھلا جب ہم اور ہمارے باپ دادا (گل سڑ کر) خاک ہو گئے تو کیا پھر (دوبارہ زمین سے) ہم نکالے جاینگے اس سے پہلے بھی ہمسے اور ہمارے باپ دادوں سے ایسے وعدے ہو چکے تھے یہ کچھ نہیں صرف اگلے لوگوں کی گھڑی ہوئی باتیں ہیں ف
〃	〃	۶	وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۔	اور یہ کافر (مسلمانوں سے) کہتے ہیں اگر تم سچے ہو یہ وعدہ (ہمپر عذاب آنیکا) کب پورا ہوگا (اے پیغمبر جواب میں) کہدو عجب نہیں اس عذاب میں سے جسکی تم جلدی مچا رہے ہو کچھ تمہاری پیٹھ پر آلگا ہو ف
۲۰	القصص	۵	وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ	اور (ہمنے تجھ کو اسلیے بھیجا) ایسا نہ ہو جب انکے (برے) اعمال کی وجہ سے انپر کوئی مصیبت (عذاب) آن پڑے تو وہ یوں کہنے لگیں مالک ہمارے تونے ہمارے پاس ایک پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے اور مسلمان ہو جاتے اور اس عذاب سے بچے رہتے پھر جب ہماری طرف سے سچا (پیغمبر) انکے پاس پہنچا (حضرت محمدؐ) تو کہنے

ف تمہاری اسکے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہے ایک ذرہ سے بھی کم ہے چونکہ تم اس کی دعا کرتے رہتے ہو اسکے سامنے گڑگڑاتے رہتے ہو تو وہ اپنے رحم سے تمپر عنایت کرتا ہے اور عذاب نہیں کرتا ۱۲ ف وہ وبال یہ تھا کہ بدر کے دن مارے گئے اور ذلیل و قید ہوئے ۱۲ ف یا انکے بڑے سردار لوگ بھی اس کو دیکھ کر جھک پڑیں ۱۲ ف جب خدا کا عذاب دیکھینگے اسوقت سمجھ لیں گے کہ پیغمبر سچے تھے اور اللہ کا کلام برحق تھا ۱۲ ف یا پھر وہ انہی کاموں کو ہمیشہ کیے جاتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ہمنے ان کو بھی نیک اعمال بتا دیے ہیں پر وہ بھٹکے پھرتے ہیں یعنے نیک کام نہیں کرتے باوجودیکہ ان کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ نیک کام ہیں ۱۲ ف شاہ عبد القادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ تھکی ان کی دریافت آخرت میں ۱۲ ف آخرت کا کچھ خیال ہی نہ کریں گے نہ اس کی دلیلوں پر غور کریں گے رات دن دنیا ہی میں غرق رہیں گے ۱۲ ف [illegible] حضرت محمدؐ کی پیغمبری سے ۱۲ ف جاہلیت کے زمانہ میں بھی بعضے عرب لوگ یہود و نصاریٰ سے سن کر یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ قیامت آنے کی اور حشر نشر ہوگا ۱۲ ف انہوں نے دنیا کے انتظام کے لیے اور بدکاروں اور ظالموں کو ڈرانے کے لیے مصلحت کے طور پر یہ بات بنا لی ہے کہ مرنے کے بعد پھر جینا اور اعمال کا محاسبہ دینا ہوگا ۱۲ ف یعنے [illegible] آن پہنچا ہو مراد بدر کا عذاب ہے جو آخر کار کافروں سے آلگا [illegible] مارے گئے اور ذلیل ہوئے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ انکے برے اعمال کی وجہ سے انکو عذاب ہونا ضرور ہے لیکن ہم نے ان کی زبان بند کرنے کے لیے تجھ کو پیغمبر بنا کر ان کی طرف بھیجا تاکہ ان کو یہ عذر نہ رہے کہ ہمارے پاس اللہ کا حکم پہنچانے والا کوئی نہیں آیا اگر آتا تو ہم ضرور ایمان لاتے تو پیغمبر بھیج کر اللہ نے حجت تمام کر دی ۱۲

			مُوسٰى ۚ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۚ قف وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۝ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝	لگے اسکو ویسے معجزے کیوں نہ ملے جیسے موسٰی کو ملے تھے کیا انھوں پہلے لوگوں نے ان (معجزوں) کا انکار نہیں کیا جو موسٰی کو ملے تھے کہنے لگے موسٰی اور ہارون دونو جادوگر ہیں ایک دوسرے کے مددگار اور کہنے لگے ہم تو کسی کو بھی نہیں مانتے (اے پیغمبر! اُنسے) کہدو اگر تم سچے ہو تو ان دونوں سے بہتر کوئی راہ بتانے والی کتاب لاؤ میں اسپر چلنے کو حاضر ہوں پھر اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو سمجھ لو کہ وہ حق کی پیروی نہیں چاہتے بلکہ اپنی خواہش پر چلنا چاہتے ہیں اور جو کوئی اللہ کی راہ بتلائی اپنی خواہش پر چلے اس سے بڑھکر کون گمراہ ہوگا بیشک اللہ تعالٰی (ایسے) بے انصاف (ضدی) لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا اور ہمنے تو لگاتار قرآن کی آیتیں لوگوں پر بھیجیں اسلیے کہ وہ دھیان کریں ؂
۲۰	القصص	۷	وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر قریش کے) کافر کہتے ہیں اگر ہم تیری راہ پر ہو جائیں تو اپنے ملک سے نکال دیے جائیں کیا ہمنے انکو حرم کی زمین میں نہیں جمایا جہاں کچھ ڈر نہیں ہر قسم کے میوے ہمارے بھیجے ہوئے (ہر ملک سے) وہاں کھنچے چلے آتے ہیں لیکن ان میں اکثر لوگ نادان ہیں ؂
۱۹	العنكبوت	۱	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔــلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝	اور کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں ہماری راہ پر چلو (کفر اختیار کر لو) اور (قیامت کا اگر تم کو ڈر ہے تو) تمہارے گناہوں کے بوجھ ہم (اُس دن) اُٹھالینگے جھوٹ بکتے ہیں وہ ذرا بھی انکے گناہوں کا بوجھ اُٹھانے والے نہیں اور وہ تو (خود) اپنے بوجھے اُٹھاینگے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے (لوگوں کے) بوجھے اور بیشک قیامت کے دن اُنسے پوچھا جائیگا جو وہ (دنیا میں) جھوٹ باندھتے رہے ؂
۲۰	″	۳	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	اور جن لوگوں نے اللہ تعالٰی کی آیتوں اور اللہ تعالٰی کے ملنے کو (حشر نشر کو) نہ مانا وہ میری مہربانی سے نااُمید ہوئے اور اُن کو تکلیف کا عذاب ہوگا۔
۲۱	″	۵	وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ	اور (مشرک) کہتے ہیں اس پیغمبر (حضرت محمدؐ) پر اسکے مالک کی طرف

ف عصا اور ید بیضا رہا تورات کی تختیاں ۱۲ ف۲ نہ موسٰی کو اور نہ ہارون کو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا ان قریش کے کافروں نے حضرت محمدؐ سے پہلے جو معجزے حضرت موسٰی کو ملے تھے انکا انکار نہیں کیا کہنے لگے موسٰی بھی جادوگر تھے اور محمدؐ بھی جادوگر ہیں دونو ایک ہی جیسے ہیں یا تورات اور قرآن دونو جادو ہیں ایک کی ایک مدد میں اور کہتے ہیں ہم تو ایک کو بھی نہیں مانتے یعنے نہ موسٰی علیہ السلام کو نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا نہ تورات کو نہ قرآن کو ۱۲ ف۳ کہ تورات اور قرآن یا انجیل اور قرآن [illegible] ہیں ۱۲ یعنے ان کتابوں سے بہتر لاسکیں ۱۲ ف۴ یعنے ایک کے بعد ایک نصیحت اسی طرح ایک قصے کے بعد دوسرا قصہ بیان کیا کسی طرح وہ غور کریں یا ایک پیغمبر کے بعد دوسرا پیغمبر بھیجا تار باندھ دیا ۱۲ ف تیرے ساتھ سچا دین اختیار کر لیں ۱۲ ف دوسرے عرب کے قبیلے جو اسلام کے مخالف ہیں جمع ہوکر ہمکو مکہ سے اچک لیجائیں گے اور نہیں لیجائیں گے تو لونڈی غلام بنائیں گے اور ہم میں یہ طاقت نہیں کہ ان سب کا مقابلہ کریں بعضے قریش کے لوگوں نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی عذر بیان کیا تھا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف وہاں کے جانور اور درخت تک کو کوئی نہیں ستاتا تو وہاں کے آدمیوں کو کون ستائے گا۔ یا مطلب یہ ہے کہ باوجود انکے شرک اور کفر کے ہمنے انکو ایسے حرم میں جگہ دی جو امن کا مقام ہے پھر جب یہ توحید اختیار کرینگے تو ہم انکو کیونکر تباہ ہونے دینگے ۱۲ ف اللہ تعالٰی کی قدرت پر غور نہیں کرتے۔ مکہ کی زمین ایسی ہے جہاں کچھ پیدا نہیں ہوتا لیکن جو وہاں جاتے ہیں تو وہ وہ میوے کہاتے پھرتے ہیں جو بڑے شہروں اور سرسبز ملکوں میں نصیب نہیں ہوتے ۱۲ ف جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے ۱۲ ف حدیث میں ہے جو کوئی بری بات نکالے تو پھر اسکا بھی بوجھ پڑیگا اور ان لوگوں کا بھی جو اس بات پر عمل کریں ۱۲ ف اللہ تعالٰی پر افترا اور بہتان کرتے رہے ۱۲ ف دنیا میں یا قیامت میں نااُمید ہونگے ۱۲

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝	سے نشانیاں کیوں نہ اتریں کہدو نشانیاں اونکے اختیار میں ہیں اور میں تو اور کچھ نہیں ایک کھلا ڈرانے والا ہوں
٢١	العنکبوت ٢٩	٦	وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝	اور جو لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کو نہ مانا (قیامت کے دن) وہی نقصان پائیں گے۔
〃	الروم ٣٠	١	يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ۝	وہ تو دنیا کی زندگی کے ظاہر (ساماں) جانتے ہیں (زراعت حرفت تجارت نوکری) اور آخرت سے بے خبر ہیں ف
〃	〃	٢	ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ۝	پھر جن لوگوں نے برا کیا اُن کا انجام بھی بُرا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالے کی آیتوں کو جھٹلایا اور اُن پر ٹھٹھے مارتے تھے۔
〃	〃	٣	وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ۝	اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور قیامت کے ملنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں گھسٹے رہیں گے (سدا اُس میں پڑے رہیں گے)
〃	〃	٤	بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝	بات یہ ہے کہ ان ظالموں (مشرکوں) نے بن سمجھے بوجھے اپنی خواہش کی پیروی کی ہے تو جسکو اللہ بہکاوے اسکو کون راہ پر لا سکتا ہے (اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں) کوئی اُنکی مدد نہیں کر سکتا۔
〃	〃	٥	وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَظَلُّوا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ۝	اور اگر ہم آندھی (ریحاؤ) بھیجیں پھر لوگ کھیت کو دیکھیں پیلا پڑا ہے تو اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے ف
〃	لقمٰن ٣١	١	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝	اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو واہی (لغو) بکا (کھیل) خدا کو بھلانے والی باتیں مول لیتے ہیں اسلئے کہ بن سمجھے بوجھے اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) بہکا دیں اور اللہ کی راہ کو ہنسی ٹھٹھا بنائیں ان لوگوں کو (قیامت کے دن) ذلت کا عذاب ہوگا اور جب (ان لوگوں میں سے) کسیکو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اکڑتا ہوا پیٹھ موڑ کر چلدیتا ہے گویا اُس نے اُنکو سُنا ہی نہیں گویا اسکے دونو کانوں میں بوجھ (بہرا پن) تو (اے پیغمبر) ایسے شخص کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری سُنا دے ف

ف جیسے حضرت موسٰے کو عصا اور حضرت صالح م کو اونٹنی ملی تھی ۱۲ ف تمام دنیا دار دنیا کی ظاہری آرائش اور ساز و سامان کی فکر میں ہیں خدا تعالیٰ سے غرض نہیں بعضوں نے کہا مطلب ہے کہ دنیا دار فتح اور شکست کو دنیا کے ظاہری سامان پر منحصر جانتے ہیں اور جس کے پاس جنگ کا سامان مال دولت لشکر ہتھیار زیادہ ہوتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اسی کی فتح ہوگی ان کو انجام کی خبر نہیں انجام اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے ۱۲ ف جس کو چاہا دیو تا بنا لیا ۱۲ ف اور رونے پیٹنے لگیں گے مطلب یہ ہے کہ آدمی کا دل نہایت ضعیف ہے دم بھر میں خوش ہوتا ہے اور دم بھر میں رونے لگتا ہے ۱۲ ف واہی باتوں سے گانا بجانا قصے کہانیاں جھوٹی ناولیں اور تمام کھیل کود کی باتیں مراد ہیں حسن نے کہا واہی باتوں سے گانا اور بجانا مراد ہے بعضوں نے کہا کفر اور شرک کی باتیں۔ ابن عباس رض نے کہا گانا مراد ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری وہ بادشاہوں کے قصے لوگوں کو سُناتا اور قرآن سننے سے لوگوں کو روکتا۔ ابن مسعود رض نے قسم کھا کر کہا واہی باتوں سے گانا مراد ہے اور ایسا ہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے اور اکثر علماء نے غنا اور مزامیر کا سُننا حرام اور مکروہ رکھا ہے۔ امام مالک رح نے راگ اور اسکے سننے سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ جو کوئی ایک لونڈی مول لے اور معلوم ہو کہ وہ گانے والی ہے تو مشتری کو اختیار ہے کہ اسکو عیب کے باعث واپس کرے اور اسنے کسی سے اس راگ کا حال پوچھا جس کی اجازت مدینہ والے دیتے ہیں فرمایا ہمارے نزدیک تو یہ امر فاسق ہی کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح راگ کو مکروہ فرماتے ہیں اور اُسکو گناہوں میں سے ٹھیراتے ہیں اور یہی ہے مذہب اہل کوفہ اور سفیان رح اور حماد رح اور ابراہیم رح اور شعبی رح وغیرہم کا ۱۲ ف عذاب کی خبر کو ہنسی کی راہ سے خوشخبری فرمایا ۱۲

۲۱	لقمٰن ۳۱	۳	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝	[۱۵۹] اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو (خواہ مخواہ) اللہ تعالیٰ کے مقدمہ میں جھگڑتے ہیں نہ انکو سمجھ ہے نہ سوجھ نہ کوئی روشن کتاب انکے پاس ہے ف۱ اور جب انکو کہا جاتا ہے اللہ نے جو (قرآن) اتارا اسپر چلو تو کہتے ہیں ہم تو اسپر چلیں گے جسپر ہمنے اپنے باپ دادوں کو پایا بھلا اگر شیطان اُن کے باپ دادوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو ف۲
؍	السجدۃ ۳۲	۱	وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝	[۱۶۰] اور یہ (کافر) کہتے ہیں جب ہم زمین میں (خاک ہوکر) غائب ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم نئے سرے سے پیدا ہونگے ف۳ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے مالک سے ملنے کو نہیں مانتے ف۴
؍	؍	۲	وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝	[۱۶۱] اور (اے پیغمبر) کاش تو وہ سمان دیکھے جب یہ گنہگار اپنے مالک کے سامنے سر جھکائے (کھڑے) ہونگے (اور کہہ رہے ہونگے) مالک ہمارے (اب) ہمنے دیکھا اور سنا تو (ایک بار اور) ہمکو (دنیا میں) لوٹا دے ہم (اب کے) اچھے کام کرینگے اور (اب) ہم کو یقین ہوا ف۵
؍	؍	؍	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝	[۱۶۲] اور اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جسکو اسکے مالک کی آیتیں سنائی جائیں پھر وہ اُن پر خیال نہ کرے بیشک ہم گنہگاروں سے (اپنی نافرمانی کا) بدلہ لیں گے ف۶
۲۲	الاحزاب ۳۳	۸	اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝	[۱۶۳] بیشک اللہ نے کافروں کو پھٹکار دیا ہے اور انکے لیے (جیسے دنیا میں ذلت ہے ویسے آخرت میں) دہکتی ہوئی آگ تیار رکھی ہے وہ ہمیشہ اس میں رہینگے اور کوئی حمایتی (اپنا) نہ پائینگے اور نہ مددگار
؍	السبا ۳۴	۱	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ	[۱۶۴] اور کافر کہتے ہیں قیامت تو ہمپر آنیوالی نہیں (اے پیغمبر) کہہ دے کیوں نہیں قسم میرے مالک کی
؍	؍	؍	وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝	[۱۶۵] اور جن لوگوں نے یہ سمجھ کر ہماری آیتوں (کے بگاڑنے) میں کوشش کی کہ وہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے انکو بڑا سخت تکلیف کا عذاب ہوگا
؍	؍	؍	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى	[۱۶۶] اور کافر (ہنسی سے ایک دوسرے سے) کہتے ہیں اجی ہم تمکو ایک آدمی بتائیں

ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب یہ آیت نضر بن حارث اور اُبی بن خلف اور اُمیہ بن خلف کے حق میں اُتری وہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں ناحق جھگڑا کرتے تھے ۱۲ ف۲ تو بھی اُنکے ساتھ دوزخ ہی میں جا دھنسیں گے ایسے بیوقوف دیکھنے میں نہیں آئے بن سمجھے بوجھے پرانی لکیر کے فقیر انسان کو ہر امر میں خود غور اور فکر کرنا چاہیئے ۱۲ ف۳ انکی قدرت کے سامنے یہ کچھ مشکل نہیں ۱۲ ف۴ سمجھتے ہیں جو کچھ ہے یہی دنیا کی زندگی ہے آخرت واخرت کچھ نہیں ۱۲ ف۵ جب سب آنکھ سے دیکھ لیا مگر اُس وقت کا ایمان کچھ فائدہ نہ دیگا ۱۲ ف۶ حدیث میں ہے کہ تین کام جو کرنیوالا گنہگار ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم گنہگاروں سے بدلہ لیں گے ایک تو وہ جو ناحق ظلم کا جھنڈا اُٹھائے دوسرے وہ جو ماں باپ کو ستائے تیسرے وہ جو ظالم کے ساتھ ہو کر اسکی مدد کرے ۱۲

۳۴	السبا	آیت	متن	ترجمہ
			رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۝	جو تمکو یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم مرکر ریزہ ریزہ ہو جاؤگے تو پھر تم نئے سرے سے پیدا ہوگے (عجیب آدمی ہی) کیا اُس نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ہو یا وہ سودائی ہے (نا پاگل یہ کوئی بات نہیں) جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہ (خود احمق ہیں آخرت میں) عذاب پائیں گے اور (دنیا میں) پرلے سرے کے گمراہ ہیں۔
۳۴	السبا	۳	وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝	اور کہتے ہیں بھلا اگر تم سچے ہو تو (بتلاؤ) یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔
۔	۔	۴	وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم ۖ بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	اور (مکہ کے) کافر کہتے ہیں ہم تو اس قرآن کو کبھی نہیں مانتے کو اور نہ اُن کتابوں کو جو قرآن سے پہلے ہیں[ف۱] اور کاش تو (وہ سماں) دیکھے جب یہ ظالم (قیامت کے دن) اپنے مالک کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے ایک کی بات ایک کاٹ رہا ہوگا[ف۲] کمزور لوگ زور والوں (سرداروں) سے کہیں گے کہ اگر (دنیا میں) نہ ہوتے تو ہم ضرور ایماندار ہوتے زور والے لوگ کمزوروں کو جواب دیں گے (واہ یہ اچھا ٹھیرا) کیا ہم نے تم کو ہدایت کی بات آئے پیچھے (زبردستی) اُس سے روکا (بات یہ ہے) تم (خود) قصوروار تھے[ف۳] اور کمزور لوگ زور والوں سے کہیں گے (تمنے زبردستی تو نہیں کی) مگر رات دن فریب کرتے رہتے تھے تم ہی تو ہم سے کہتے تھے خدا کو نہ مانو اور اس کے ساجھی ٹھیرلیتے رہو اور جب یہ (دونوں فرقے) عذاب کو دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں شرمندہ ہونگے اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق پہنائیں گے جیسا وہ (دنیا میں) کرتے رہے ویسا ہی اُنکو بدلہ ملیگا۔
۔	۔	۵	وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ	اور (مکہ کے) کافر کہتے ہیں ہم مال اور اولاد (ای مسلمانو) تم سے زیادہ رکھتے ہیں اور جب (دنیا میں) ہم تم سے اچھے ہیں

ف۱ توریت اور انجیل اور زبور وغیرہ ۱۲ ف۲ یا ہر ایک دوسرے پر بات ڈال رہا ہوگا اس سے کہیگا سارا قصور تیرا تھا وہ کہیگا نہیں تو ہی نے ہمکو خراب کیا غرض ایک دوسرے کو الزام دینگے اور قصوروار ٹھیرائیں گے ۱۲ ف۳ تم اپنی خوشی سے ہمارے کہنے پر چلے اور ہدایت کی بات کو نہ مانا ۱۲۔

پارہ	سورۃ	رکوع/آیت	متن	ترجمہ
۲۲	السبا	۵	مُعَذَّبِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝	تو (آخرت میں بھی) ہمکو عذاب ہونے والا نہیں ف۱ اور جو لوگ ہماری آیتوں (کے بگاڑنے) میں کوشش کر رہے ہیں یہ سمجھکر کہ وہ ہمارے قابو میں نہ آئیں گے وہ عذاب میں گرفتار ہونگے۔
"	"	۱۰	وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ۝ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝	اور جب ان کافروں کو ہماری آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو کہتے کیا ہیں یہ شخص (یہ پیغمبر) تو ایک آدمی ہے (ہماری طرح) اسکا مطلب یہ ہے کہ تمہارے باپ دادا جنکا پوجا کرتے تھے ان (کے پوجنے) سے تم کو روک دے اور کہتے ہیں یہ قرآن تو نرا بنایا ہوا جھوٹ ہے اور کچھ نہیں اور کافروں پاس جب حق بات (اللہ کی کتاب) آن پہونچی تو کہنے لگے یہ تو اور کچھ نہیں کھلا جادو ہے ف۲ اور ان (مکہ کے) کافروں کو تو ہمنے کوئی کتاب بھی ایسی نہیں دی جسکو وہ پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں ف۳ اور نہ تجھ سے پہلے ہمنے ان کے پاس کوئی پیغمبر بھیجا اور ان سے پہلے کافروں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا اور یہ عرب کے کافر تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہونچے جو ہمنے اگلے کافروں کو دے رکھا تھا ف۴ غرض اونہوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا پھر دیکھ لینے کیسا انکو بگاڑ دیا ف۵ (اے پیغمبر) کہہ دے میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں تم دو دو اور ایک ایک اللہ تعالے کیواسطے اٹھ کھڑے ہو پھر (دلمیں) سوچو (تم خود سمجھ لوگے) کہ تمہارا ساتھی (یہ پیغمبر) باولا نہیں ف۶ وہ تو اور کچھ نہیں بس ایک سخت عذاب کے آجانے سے پہلے تمکو ڈراتا ہے (اے پیغمبر) کہہ دے اگر میں تم سے کچھ نیگ مانگوں تو وہ تم ہی لیلو (تم ہی کو مبارک ہو) میرا نیگ تو بس اللہ ہی پر ہے اور ہر چیز اسکے سامنے ہے
"	"	۶	وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ	اور (اے پیغمبر) کاش تو (وہ سماں) دیکھے جب یہ کافر گھبرا جائیں گے (مرتے وقت) پھر بچ نہ سکیں گے اور نزدیک جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے ف۷ اور (اس وقت) کہہ اٹھیں گے ہم (قرآن پر) ایمان لائے اور بھلا اتنے دور مقام پر ان کا ہاتھ کہاں پہونچ سکتا ہے ف۸ اور پہلے تو

ف۱ اونکا مطلب یہ ہے کہ دنیا بھی آخر اسی خدا کی ہے جب اسنے دنیا میں ہمکو عزت اور چین سے رکھا ہے تو آخرت میں بھی ہم چین سے رہیں گے ۱۲ .... ف۲ معلوم ہوا کبھی تو وہ قرآن کی نسبت یہ کہتے کہ جھوٹ بنا لیا گیا ہے کبھی یوں کہتے کہ وہ جادو ہے یا ان میں سے بعضے یوں کہتے اور بعضے یوں کہتے ۱۲ ف۳ جیسے یہود اور نصاریٰ کو دی ۱۲ ف۴ پھر کس دلیل سے شرک کرتے ہیں اور کس دلیل سے تجھکو جھٹلاتے ہیں ۱۲ ف۵ یعنی اگلے کافروں کو جو مال اور دولت اور دنیا کی شوکت ہمنے دی تھی اس عرب کے کافروں پاس اسکا دسواں حصہ بھی نہیں ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسکا دسواں حصہ بھی انکے پاس نہیں ہے بعضے دسویں حصے کا دسواں حصہ ۱۲ ف۶ ایسا تباہ اور برباد کر دیا کہ نام و نشان تک نہ رکھا ۱۲ ف۷ [illegible] سب جہان میں عقل اور سمجھ اور راستبازی مشہور تھا ایسا شخص کبھی ایکا باولا دیوانہ نہیں ہو سکتا وہ کیا دولت کا بھی تم سے طالب نہیں [illegible] ۱۲ ف۸ [illegible] ہو کر ابھی شرک اور کفر میں مر جاؤ اور عذاب میں پھنس جاؤ ۱۲ ف۹ قبر سے [illegible] بعضوں نے کہا اس آیت سے وہ اسی ہزار لشکر مراد ہیں جو قیامت کے قریب کعبہ ڈھانے آئیں گے اللہ تعالیٰ انکو مکہ کے قریب زمین میں دھنسا دیگا ۱۲ ف۱۰ یعنے اب ایمان لانے کا ہاتھ کہاں آ سکتا ہے ایمان دنیا میں لاتے تو کچھ فائدہ ہوتا دنیا ہو گئی دور اسکو کہاں پا سکتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے بھلا اتنی دور مقام پر کہاں لوٹ سکتے ہیں مطلب یہ کہ وہ پھر دنیا میں جانا چاہیں گے لیکن یہ کہاں ممکن ہے ۱۲

			بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۚ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۗ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۔	وضا میں اٹکل پچو یا قرآن سے انکار کرتے رہے اور دور دور سے بن دیکھے (بن سمجھے بوجھے) تُکّے چلاتے رہے اور اب ان میں جو وہ چاہتے ہیں اس میں روک ہو جائے گی جیسا اگلے لوگوں کے ساتھ کیا گیا جو اُنہی کے ہم جنس تھے وہ بھی (انہی کی طرح) شک در شک میں پڑے ہوئے تھے
۲۲	فاطر	۱	اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۔	جو لوگ منکر ہوئے اُنکو سخت عذاب ہوگا
؍	؍	۳	ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۔	پھر جب (ان کافروں نے نہ مانا) تو میں نے ان کافروں کو (عذاب میں) گانٹھ لیا اور کس طرح انکو تباہ کر دیا
؍	؍	۴	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۚ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ ۚ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ	اور جو لوگ کافر ہیں انکے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے نہ تو انکی قضا آئیگی کہ وہ مر جائیں (اور عذاب سے چھوٹیں) اور نہ دوزخ کا عذاب انپر ہلکا ہوگا ہم ہر ناشکرے (کافر) کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور وہ دوزخ میں چلاتے رہیں گے مالک ہمارے ہمکو یہاں سے نکال لے ہم اب کے اچھے کام کرینگے جیسے کام پہلے کرتے تھے ویسے نہیں کرینگے (پروردگار فرمائیگا) کیا ہمنے تمکو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اگر کسیکو سوچنا منظور ہوتا تو وہ اس میں سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانیوالا پہونچا (تمنے نہ مانا) اب (اپنے کیے کا بدلہ) چکھتے رہو تو نافرمان لوگوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا
؍	؍	۵	فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۔	پھر جو کوئی کفر کرے اُسکے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا اور کافروں پر انکے کفر سے خدا کا غصہ اور زیادہ ہی ہوگا اور کافروں کو کفر کی وجہ سے اور زیادہ ہی گھاٹا ہوگا
؍	؍	۶	وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۨ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ	اور یہ کافر (پیغمبر کے آنے سے پہلے) تو بڑے زور کی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ انکے پاس (خدا کیطرف سے) کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) آئیگا تو وہ کوئی سی بھی اُمت ہو اس سے بڑھ چڑھ کر سیدھی راہ پر چلیں گے پھر جب ڈرانیوالا (پیغمبر) اُنکے پاس آن پہونچا تو اور نفرت اُن کی

ف لیعنے اپنے گمان سے جو چاہا پیغمبر کے حق میں کہتے رہے کبھی کہا جھوٹا ہے کبھی کہا جادوگر ہے کبھی کہا باؤلا ہے اور غور کر کے کوئی بات نہ کہی خیالی تکے چلایا کیے ۱۲ ف ۲ خواہش کرتے ہیں عذاب سے بچنا عیش کا سامان ۱۲ ف۳ اسد اللہ اور رسول ہوا اور قیامت ہر بات میں انکو شک تھا آخر جب مرے تو عذاب میں پھانسے گئے اور تمام خواہشوں سے محروم کیے گئے بعضوں نے کہا خواہش سے پھر دنیا میں بھیجا جانا مراد ہے اس آیت سے یہی نکلتا ہے کہ شک کرنیوالے منکروں کی طرح عذاب دیے جائیں گے ۱۲ ف اور دنیا میں بھیجدے ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ اس سے ساٹھ برس کی عمر مراد ہے۔ امام زین العابدین نے فرمایا ستر برس کی عمر۔ بعضوں نے کہا چالیس برس کی بعضوں نے کہا اٹھارہ برس کی ایک حدیث میں ہے کہ میری امت کی اکثر عمریں ساٹھ سے لیکر ستر تک ہونگی ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن پکاریگے ساٹھ برس والے لوگ کہاں ہیں ۱۲ ف بعضوں نے کہا ڈرانے والے سے بیماری مراد ہے یا بڑھاپا یا بخار ۱۲ ف دوسرے کسی کو کوئی نقصان نہ ہوگا ۱۲ ف اور جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے دیوتا ہماری سفارش کرکے خدا اللہ کو ہم سے خوش کر دیں گے یہ غلط ہے خدائے تعالیٰ کافروں پر اور سخت غصہ کرے گا اور کسی کی مجال نہ ہوگی کہ کافر کی سفارش کرے ۱۲

نمبر	سورت	آیت	قرآن	ترجمہ
			وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ	اکڑتے تھے زمین میں شیخی کرنے اور برے فریب کرنے اور یہ (نتیجہ) برا فریب فریب کرنیوالے ہی پر لوٹ جاتا ہے ف۱
۲۲	یٰسٓ	۱	لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ ... أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	ان میں سے اکثر لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فرمانا پورا ہو چکا ہے ف۲ تو وہ ایمان نہ لائیں گے ہمنے انکی گردنوں میں (بھاری بھاری) طوق ڈالدیے ہیں وہ ٹھڈیوں تک (پہنچے ہوئے ہیں) تو وہ اپنے سر اٹھائے ہوئے ہیں ف۳ اور ہمنے انکے سامنے آڑ کردی ہے اور انکے پیچھے آڑ کردی ہے) اور اوپر سے انکو ڈھانک دیا ہے تو وہ دیکھ ہی نہیں سکتے ف۴ اور (اے پیغمبر) ان کافروں کو تو (اللہ سے) ڈرائے یا نہ ڈرائے دونوں انکو برابر ہیں وہ (کبھی) ماننے والے نہیں ف۵
۲۳	〃	۳	وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝	اور جب انسے کہا جاتا ہے تمہارے سامنے اور تمہارے پیچھے جو (عذاب لگا ہوا) ہے اس سے ڈرو تاکہ تم پر رحم ہو (تو وہ کچھ پرواہ نہیں کرتے) ف۶
〃	〃	〃	وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝	اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو کافر لوگ ایمانداروں کو (انکی بات کا) یہ جواب دیتے ہیں کیا ہم اس شخص کو کھلائیں جسکو اگر اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو (بہت) کھلا سکتا تھا تم تو صاف بہک گئے ہو ف۷
〃	〃	〃	وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝	اور کہتے ہیں (اچھا بتلاؤ) اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔
〃	والصّٰفّٰت	۱	بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ۝ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝	بات یہ ہے کہ تو تو تعجب کرتا ہے ف۸ اور وہ (تجھ سے) ٹھٹھا کرتے ہیں ف۹ اور جب انکو نصیحت کیجاتی ہے تو سمجھتے نہیں اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو کچھ نہیں کھلا جادو ہے کیا جب ہم مرجائیں گے اور (گل سڑکر) خاک اور ہڈیاں رہجائیں گے تو ہم (دوبارہ) زندہ ہوکر اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (اٹھائے جائینگے) کہدے ہاں اور ذلیل بھی ہوگے ف۱۰
〃	والصّٰفّٰت	۱	وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ هَٰذَا يَوْمُ	اور کافر کہنے لگیں گے ہائے ہماری خرابی یہ تو بدلے کا دن معلوم ہوتا ہے ف۱۱ (فرشتے

ف۱ [illegible] ف۲ جو روز ازل میں اسنے فرمایا تھا کہ میں دوزخ کو آدمیوں اور جنوں سے بھر دونگا ۔ ف۳ کہتے ہیں یہ آیت ابو جہل اور اس کے دونوں ساتھیوں کے حق میں اتری ہے ف۴ شاہ عبد القادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر انکے سر الل رہے ہیں مطلب یہ ہے کہ طوق کی وجہ سے وہ سر جھکا نہیں سکتے نہ کسی طرف دیکھ سکتے ہیں انکو ہدایت کیونکر ہو ف۵ ان کو حق بات سوجھتی ہی نہیں پڑتی سو جیسے کیسے جب ہر طرف دیوار ہو اور اوپر سے بھی ہو [illegible] بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ قرآن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنانے کے لئے آتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ انکو اندھا کر دیتا ہے ف۶ کہتے ہیں عمر بن عبد العزیز رح نے غیلان کو جو قدری تھا یہی آیت سنائی [illegible] [illegible] ہشام بن عبد الملک نے [illegible] [illegible] کافروں نے مسلمانوں سے [illegible] [illegible] مسکین کو کیوں کھلائیں [illegible] [illegible] تمہاری [illegible] نکل جائے گی [illegible]

٢٣ | وَالصّٰفّٰت | ٢

إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ ۝ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّكُمْ لَذَائِقُوا الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ۝

ان لوگوں سے جب کہا جاتا تھا لا الٰہ الا اللہ کہو، تو اکڑ بیٹھتے تھے اور کہتے تھے کیا ہم ایک باولے شاعر کے کہنے سے اپنے دیوتاؤں کو چھوڑ دیں ف (پیغمبر تو نہ باولا ہے نہ شاعر) بلکہ سچا کلام لیکر آیا ہے اور اگلے (پیغمبروں) کو سچا بتلاتا ہے تم کو تو ضرور تکلیف کا عذاب ہونے والا ہے ف

إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ۝ فَهُمْ عَلٰى آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ۝ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ ۝

(اے پیغمبر) ان (مکہ کے) کافروں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا پھر یہ اُنہی کے قدموں پر لپک رہے ہیں ف اور ان سے پہلے بھی اگلے بہت لوگ گمراہ ہو چکے ہیں اور اُنکے پاس بھی ہم ڈرانے والے (پیغمبر) بھیج چکے ہیں تو (اے پیغمبر) دیکھ یہ لوگ جو ڈرائے تھے انکا کیا انجام ہوا ف مگر جو ان میں (خدا کے خالص بندے تھے (وہ بچ گئے)

أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ۝ وَلَدَ اللّٰهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ ۝ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۝ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝

سن رکھو یہ اُن کا جھوٹ ہے کہتے ہیں اللہ تعالےٰ کی اولاد ہے اور وہ بے شک جھوٹے ہیں بھلا کیا اس نے بیٹوں پر بیٹیوں کو پسند کیا تم کو کیا ہوا ہے تم کیسا حکم لگاتے ہو کیا تم سوچتے نہیں یا تمہارے پاس (اس بات کی) کوئی کھلی سند ہے ف اگر سچے ہو تو اپنی کتاب لیکر آؤ اور ان لوگوں نے خدا تعالےٰ اور جنوں میں ناطہ رشتہ قائم کیا ہے ف اور جنوں کو معلوم ہے کہ ایسا بکنے والے (عذاب میں) پکڑے آئیں گے ف

فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ۝ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ۝ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ۝

(اے مکہ کے مشرکو) تم اور جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو کسی کو (بہکا کر) بت پرستی پر نہیں لگا سکتے مگر اسکو جو دوزخ میں جانے والا ہے

وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ۝ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ۝ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝

اور یہ لوگ یوں کہا کرتے تھے اگر اگلے لوگوں کی کوئی کتاب ہمارے پاس ہوتی تو ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہو جاتے تو لگے اسکا انکار کرنے آگے چلکر انکو معلوم ہو جائے گا ف

ف کلمۂ توحید سے نفرت کرتے تھے کمبخت شرک کو پسند کرتے تھے ۱۲ ف باولے شاعر سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیتے جو تمام جہان کے لوگوں [illegible] رکھتے تھے ۱۲ [illegible] نے تمہاری قسمت میں ایمان نہیں رکھا ۱۲ ف جانتے ہیں جس طرح سے ہو سکے باپ دادا کے طریق پر چلیں انکو اتنی عقل نہیں [illegible] باپ دادا اگر بے وقوف ہوں تو کیا ہم بھی بے وقوف ہو جائیں ۱۲ ف [illegible] طرح تباہ و برباد ہو گئے ۱۲ ف اللہ تعالےٰ کی کسی کتاب میں لکھا ہے [illegible] اولاد ہے [illegible] فرشتے [illegible] بوجھ اٹھا [illegible] ۱۲ ف فرشتے [illegible] اللہ تعالےٰ کی بیٹیاں کہتے [illegible] ان کی ماں کون ہے تو کہنے لگے جنوں کی [illegible] جنوں نے کہا [illegible] اللہ [illegible] شیطان [illegible] جنوں [illegible] ہیں ۱۲ ف [illegible] اللہ کی کوئی اولاد نہیں [illegible] قیامت کے دن عذاب میں گرفتار ہوں گے [illegible] عذاب میں پکڑے جائیں گے [illegible] تقدیر الٰہی سے ۱۲ ف [illegible] کسی کو بہکا نہیں سکتے مگر [illegible] تقدیر [illegible] ۱۲ ف [illegible] قرآن [illegible] لوگوں کی طرح کوئی پیغمبر ہمارے پاس [illegible] اللہ [illegible] کی کتاب [illegible] بندے بن جاتے ۱۲ ف جب کتاب [illegible] اس انکار کا جو برا انجام ہونے والا ہے

۲۳	ص	۱	بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۝ وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۝ وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَى آلِهَتِكُمْ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ۝ مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝ أَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذِكْرِي بَلْ لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ۝ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۝ أَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ۝ جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِنَ الْأَحْزَابِ ۝	بلکہ (اسکا کیا علاج) کافر گھمنڈ اور ضد میں پڑ گئے ہیں ف۱ کیا انکو اس بات پر تعجب آیا کہ (انہی میں سے) ایک شخص ڈرانیوالا آیا کافر کہنے لگے یہ تو جادوگر جھوٹا (لپاٹیا) ہے ف۲ اور ان کافروں کے سردار یہ کہہ کر اٹھ گئے چلو جی اور اپنے دیوتاؤں کے پوجے پر جمے رہو بیشک یہ تو اس شخص کی خواہش ہے ف۳ ہمنے تو یہ بات پچھلے دین (نصاریٰ کے دین) میں بھی نہیں سنی ہو نہ ہو یہ مذہب (اس شخص کا) گھڑا ہوا ہے ف۴ کیا ہم سب میں اسی شخص پر قرآن اترا ف۵ بات یہ ہے کہ انکو تو (سرے سے) میری کلام ہی میں شک ہے ف۶ بات یہ ہے کہ انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا یا (اے پیغمبر) تیرے زبردست بخشنے والے مالک کی مہربانی کے خزانے انکے پاس ہیں ف۷ یا آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ میں ہے اس کی حکومت انکو مل گئی ہے (ایسا ہے) تو سیڑھیاں لگا کر (آسمان پر) چڑھ جائیں ف۸ اور جتھوں میں سے ایک یہ بھی تھوڑا سا جتھہ ہے جو یہیں شکست پائیگا ف۹
۲۳	ص	۲	۱۹۱ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝	۱۹۱ اور یہ کافر (ٹھٹھے سے) کہتے ہیں مالک ہمارے جو ہمارا حصہ ہے وہ حساب کے دن سے پہلے ہی ہمکو جلدی سے دے ڈال ف۱۰
۲۳	-	۳	۱۹۲ هَذَا وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ هَذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝ هَذَا فَوْجٌ مُقْتَحِمٌ مَعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ۝ قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ أَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا	۱۹۲ یہ تو (اچھوں کا حال ہوا) اور شریروں کے لیے برا ٹھکانا ہے دوزخ اس میں جا پڑینگے وہ برا بچھونا ہے (یا بری جگہ ہے) یہ گرم کھولتا پانی اور پیپ اور اسی صورت کی دوسری چیزیں (تیار ہیں) اسکو چکھیں ف۱۱ یہ ایک فوج ہے جو تمہارے ساتھ (دوزخ میں) دھنسنے والی ہے ف۱۲ دور ہوں بیشک یہ بھی دوزخ میں جانیوالے ہیں (تابعدار لوگ) کہینگے واہ تم دور ہو (کمبخت) تم ہی تو یہ بلا ہمارے سامنے لائے ف۱۳ اب (دونو کے لیے) برا ٹھکانا ہے دعا کرینگے مالک ہمارے جو شخص ہمارے آگے یہ (بلا) لایا اسکو

ف۱ اگر بیحیائی کی دلیلیں اور انصاف کریں تو [illegible] قرآن کو سراسر ہدایت اور نصیحت پائیں گے اور صاف معلوم کر لیں گے کہ وہ اسی رب کا کلام ہے ۱۲ ف۲ جب انہوں نے [illegible] کافر کہنے لگے ۱۲ ف۳ معجزوں کو جادو قرار دیا اور پیغمبری کے دعوے کو جھوٹ ۱۲ ف۴ ایک ہی خدا کی عبادت رہ جائے اور سب [illegible] کا پوجا موقوف ہو جائے مگر یہ [illegible] ہے ۱۲ ف۵ پہلے کی پرانی ملتوں کو چھوڑو سب آخری مذہب نصاریٰ کا ہے انکے یہاں بھی ایسی توحید نہیں جیسے یہ پیغمبر بتاتا ہے نصاریٰ بھی یہ کہتے ہیں کہ تین خدا [illegible] خدا بتلاتا ہے ۱۲ ف۶ خداوند کریم کو ایسی کیا [illegible] کہ ہم سب لوگوں کو جو معزز ہیں [illegible] [illegible]

	ترجمہ	آیت	نشان	سورۃ	پارہ
هَٰذَا فَقَدِّمْهُ لَنَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ○ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ○ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ○ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ○	(دوزخ میں تمہیں زیادہ دونا عذاب کر (یعنی دوحصہ آپ کو)) کہینگے کیا بات ہے وہ لوگ جنکو ہم (دنیا میں) اسیوں میں شمار کرتے تھے یہاں دوزخ میں) ہمکو نظر نہیں آتے کیا ہمنے انکو ناحق مسخرہ بنا رکھا تھا یا ہماری آنکھیں انسے چوک گئیں (یہ دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا بالکل سچ ہے (جو ایک دن ضرور ہوگا)۔				
لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ○	انکے اوپر دوزخ میں آگ کے چھتر ہونگے اور انکے نیچے بھی (آگ کے) چھتر یہی وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالے اپنے (مسلمان) بندوں کو ڈراتا ہے اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو ف	۲	۳	الزمر	۲۳
فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○	تو ان لوگوں کی خرابی ہے جنکے دل اللہ تعالے کی یاد سے غافل ہو کر سخت ہو گئے ہیں یہی لوگ (جنکے دل سخت ہیں) کھلی گمراہی میں پڑے	۳	۳	۳	۳
وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ○ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ○ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ○	اور (اس دن) نافرمانوں (کافروں) سے کہدیا جائیگا تم جیسے کام کیا کرتے تھے (اب انکا مزہ) چکھو ان سے پہلے جو لوگ ہو گئے ہیں انہوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا آخر جدہر سے انکو گمان بھی نہ تھا اودہر سے (اللہ کا) عذاب ان پر آن پہونچا پہر اللہ نے انکو دنیا ہی کی زندگی میں رسوائی (ذلت) کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے اگر انکو معلوم ہوتا ف	۷	۳	۳	۳
وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ○	اور جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے انکے سامنے جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل بہچ جاتے ہیں (نفرت کرتے ہیں) اور جب خدا کے سوا (دوسرے دیوتاوں کا) مذکور ہوتا ہے تو اسی وقت خوش ہو جاتے ہیں ف	۷	۳	۳	۲۴
وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا	اور اگر ان نافرمانوں کے پاس ساری زمین کی دولت ہو اور اتنی ہی اور تو قیامت کے دن اپنی چھوٹائی میں حوالے کردیں (دے کر اپنی خلاصی کرالیں) اور ان لوگوں پر خدا کی طرف سے وہ وہ کہلیگا جس کا انکو گمان بھی نہ تھا اور ان کے	۳	۳	۳	۳

ف ایک عذاب تو اپنی گمراہی کا دوسرا ہمارے گمراہ کرنیکا بعضوں نے کہا دونے عذاب سے یہ مراد ہے کہ سانپ بچھو انکو کاٹیں ۱۲ ف بروں میں شمار کرتے تھے یعنی ذلیل اور مفلس لوگوں میں جیسے مشرک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ عمار اور خباب اور صہیب اور بلال اور سالم اور سلمان رضی اللہ عنہم کو سمجھتے ۱۲ ف حقیقت میں وہ ایسے نہ تھے بلکہ اچھے لوگ تھے ۱۲ ف وہ تو بہشت میں گئے دوزخ میں نہیں ہیں ۱۲ ف دوزخ میں ہیں لیکن ہمکو نظر نہیں آتے ۱۲ ف یعنی اوپر بھی اور نیچے بھی دونوں آگ کا ہوگا چھتر سے مراد آگ کے طبقے ہیں اور نیچے کے طبقے کو بھی چھتر کہدیا حالانکہ چھتر اوپر ہوا کرتے ہیں یہ عرب کا محاورہ ہے کہ ایک چیز کا نام اسکی ضد پر بھی رکھ دیتے ہیں ۱۲ ف کفر اور گناہ کر کے تم بھی مبتلا اس عذاب میں گرفتار ہو گے ۱۲ ف اور کفر اور گناہ سے بچے رہو ۱۲ ف یا کاش انکو معلوم ہوتا دنیا کی رسوائی یہ کہ ذلیل و خوار ہوئے مارے گئے انکا مال متاع چھین لیا گیا بعضے بندر اور سور ہو گئے ۱۲ ف وہ اپنے جھوٹے دیوتاؤں کی محبت میں ایسے غرق ہیں کہ اللہ تعالے سے انکو الفت ہی نہیں رہی جہاں خدا کا ذکر آتا ہے کہ وہ [illegible] اللہ ہے معاذ اللہ اس کا ذکر کچھ بُرا لگتا ہے ۱۲ ف یہی عذاب نمودار ہونگے ۱۲ ف اس کی یاد سے انکا دل سخت ہو جاتا ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ [illegible] [illegible] دنیا میں [illegible] کی یاد سے انکا دل نفرت کرتے ہیں حدیث میں ہے کہ بہت باتیں [illegible] اللہ کی یاد کے سوا جو کوئی اللہ کی یاد کے سوا بہت باتیں کریگا اسکا دل سخت ہو جائیگا اور اللہ سے بہت دور وہی دل ہے جو سخت ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			يَكْسِبُوْنَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝	سارے ہی برے کام ان پر کھل جائیں گے اور جس (عذاب) کا ٹھٹھا کیا کرتے تھے . . . . وہی ان پر الٹ پڑے گا۔
۲۴	الزمر	۵	قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝	[۱۹۸] ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں انہوں نے بھی ایسی ہی باتیں کہیں آخر (تباہ ہوگئے اور) جو انہوں نے کمایا تھا وہ انکو کچھ کام نہ آیا تو جو برے کام انہوں نے کیے انکا وبال انپر پڑ گئے اور ان (قریش کے) کافروں میں بھی جو قصور وار ہیں انکو (برے) کاموں کا وبال انپر ضرور پڑیگا اور (یہ کافر خدا کو) ہرا نہیں سکتے
〃	〃	۶	[۱۹۹] بَلٰى قَدْ جَاۗءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝	[۱۹۹] کیوں نہیں (اری کافر دنیا میں تو) میری آیتیں تجھ تک پہنچی تھیں لیکن تو نے انکو جھٹلایا اور شیخی کرنے لگا اور منکر بن بیٹھا ف
〃	〃	۷	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کو نہیں مانا (قیامت میں) وہی نقصان اٹھائینگے۔
〃	〃	۸	وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝	اور کافر ٹولیاں ٹولیاں بنا کر دوزخ کی طرف ہانک دیے جائینگے جب وہاں پہونچیں گے تو اسکے دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہاں کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس کوئی پیغمبر تمہاری قوم کے نہیں آئے جو تمہارے مالک کی آیتیں تمکو پڑھ کر سناتے اور اس دن کے پیش آنے سے تم کو ڈراتے وہ جواب دینگے کیوں نہیں مگر (قسمت کا لکھا) عذاب کا وعدہ (ہم) کافروں کے حق میں پورا ہوا (اسی) کہا جائیگا (جب ایسا ہی) تو دوزخ کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں پڑے رہو مغروروں کا کیا برا ٹھکانا ہے۔
۲۴	المؤمن	۱	مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝	خدا کی آیتوں میں اور کوئی نہیں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں تو ان کافروں کا ایک شہر سے دوسرے شہر پڑے پھرنا تجھکو دھوکے میں نہ ڈالے ف
〃	〃	۵	وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَي	اور اسیطرح ان (مکہ کے) کافروں پر بھی تیرے مالک کی بات پوری ہوئی

ف اب ان باتوں سے کیا کام نکل سکتا ہے ہائے مجھ سے کوتاہی ہوئی ہائے میں پھر دنیا میں جاؤں تو نیک بن کر آؤں- اب پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت ۱۲ ف جیسے قیدی سزا کے لیئے بھیجے جاتے ہیں ۱۲ ف پیغمبر تو ہمارے پاس آئے تھے انہوں نے ہمکو ڈرایا بھی تھا ۱۲ ف وہ کلمہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سب سے بھر دونگا ہم پر پورا ہو کر رہا ۱۲ ف جدال یعنی جھگڑنا دو طرح کا ہے ایک تو حق بات کھول دینے کے لیئے وہ تو مسنون اور ثواب اور پیغمبروں کا طریق ہے دوسرے نفسانیت سے حق بات کو چھپانے اور جھوٹ کو سچ کرنے کے لیئے یہ برا اور گناہ ہے یہاں پر جھگڑنے سے وہی مراد ہے کافر قرآن شریف کو کبھی جادو کہتے کبھی شعر کبھی اگلوں کی کہانیاں حدیث میں ہے کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے ایک بار دو شخص ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے آنحضرت ﷺ باہر نکلے آپ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا فرمایا تم سے پہلے اہل کتاب اسی اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئے ۱۲ ف تو اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ جب یہ کافر اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں تو ملکوں میں امن کے ساتھ کیوں سوداگری کرتے پھرتے ہیں اور دنیا کا مال و اسباب کیوں پیدا کرتے ہیں انپر تباہی کیوں نہیں آتی ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ النَّارِ ۝	(اپنے بھی عذاب دیگا) کیونکہ یہ دوزخی ہیں ف
۲۴	المؤمن	۲	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ أَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلٰى خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ ۝ ذٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ وَإِنْ يُّشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝	جو لوگ کافر ہیں انکو (قیامت کے دن) پکار کر کہدیا جائیگا تم (آج) جتنا اپنی جان سے بیزار ہو اُس سے زیادہ (دنیا میں) اللہ تم سے بیزار ہوتا تھا جب تم کو ایمان کی طرف بلاتے تھے تو تم نہیں مانتے تھے ف وہ کہیں گے مالک ہمارے تو نے دو بار ہمکو مارا اور دو بار ہم کو جلایا اب تو ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو یہاں سے نکلنے کا بھی کوئی رستہ ہے ف اسلیے کہ (دنیا میں تمہارا یہ حال تھا) جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم اس (کی توحید) کا انکار کرتے تھے اور جب اسکے ساتھ شرک کیا جاتا تو تم مان لیتے تھے ف تو (آج تو) یہی خدا تعالی کی بادشاہت ہے جو (سب سے) بلند بڑا ہے ف
،،	،،	،،	مَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَّلَا شَفِيعٍ يُّطَاعُ ۝	(اُس دن) نافرمانوں کا کوئی دل سوز دوست نہ ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جسکی سفارش مانی جائے۔
،،	،،	۵	وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوا بَلٰى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ ۝	اور (اے پیغمبر وہ وقت خیال کر) جب دوزخی ایک دوسرے سے دوزخ میں جھگڑینگے غریب آدمی بڑے آدمیوں سے کہیں گے ہم تو تمہارے تابعدار تھے (دنیا میں تو تم کو زور تھا یہاں بھی) کیا تم آگ کا کوئی حصہ ہم پر سے ہٹا سکتے ہو بڑے آدمی کہیں گے (تم) ہم سب آگ میں پڑے ہیں (اب ہٹائیں کیا) اللہ تعالی تو بندوں کا (جو فیصلہ کرنا تھا) فیصلہ کر چکا ف اور جو لوگ دوزخ میں ہونگے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے تم ہی اپنے مالک سے عرض کرو ایک دن تو (بھلا) ہم پر سے کچھ عذاب ہلکا کر دے وہ جواب دینگے کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر (حق تعالی کی) نشانیاں لیکر نہیں آئے تھے ف وہ کہیں گے کیوں نہیں آئے تو تھے (تب داروغہ کہینگے اچھا جب یہی ہے) تو تم ہی دعا کرو اور اللہ کافروں کی دعا (اس دن) بیکار ہوگی
٠	٠	۶	إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ	جو لوگ بن سند پہونچے اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں (انکو حق کی پیروی

ف۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اسی طرح ان کافروں پر بھی پہلے نوح کی قوم اور اور ان کے بعد کی اگلی امتوں پر تیرے مالک کا کہنا پورا ہوا کہ وہ دوزخی ہیں ۲ف
دوزخی جب دوزخ میں جائیں گے تو وہاں کی تکلیفیں دیکھ کر اپنی جان سے بیزار ہونگے اور اپنے تئیں آپ کوسیں گے گویا اپنے دشمن بنیں گے [illegible]
دنیا میں تم جب کفر کرتے تھے اور پیغمبروں کے بلانے پر انکار کرتے تھے تو خدا اُس سے زیادہ تم سے بیزار تھا اور تمہارا دشمن تھا جتنا تم آج اپنے سے بیزار اور
دشمن بنے ہو ۳ف پیدائش سے پہلے آدمی بیجان تھا وہ ایک موت اور دوسری موت تو سب کو معلوم ہے اسی طرح دو زندگی ایک دنیا کی [illegible]
پہلی موت دنیا کی موت اور پہلی زندگی قبر میں سوال کے وقت پھر دوسری موت قبر میں سوال کے بعد پھر دوسری [illegible]
وہ حالت مراد ہے جب وہ ماں کے پیٹ میں یا باپ کی پشت میں ایک بیجان نطفہ تھا ابن عباس اور ابن مسعود [illegible]
[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۖ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ	تھا نہیں ہے جو انکے دلوں میں اور کچھ نہیں بڑائی کی ہوس ہے گئی ہے بڑائی تک وہ پہونچ نہیں سکتے تو (اے پیغمبر) اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہ (سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے۔
٢٤	المؤمن	٦	اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝	بیشک جو لوگ میرا پوجا کرنے سے اینٹھتے ہیں وہ ضرور (مری پیچھے) ذلیل ہوکر دوزخ میں جائیں گے ف
〃	〃	٧	كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝	جو لوگ خدا تعالے کی آیتوں کو نہیں مانتے وہ اسی طرح بہکتے ہیں۔
〃	〃	٨	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۚ يُسْحَبُوْنَ ۝ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝	کیا تونے انلوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالی کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں کدھر پھیری جاتے ہیں ف جنہوں نے کتاب (قرآن) کو جھٹلایا اور ان باتوں کو بھی جھٹلایا جو ہمنے اپنے پیغمبروں کو دیکر بھیجیں ف تو آگے چلکر ان لوگوں کو معلوم ہو جائیگا جب انکی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہونگی (کتوں کیطرح) کھولتے پانی میں گھسیٹے جائینگے (کھال اتر جائیگی) پھر آگ میں جھونکے جائیں گے (اسکا ایندھن بنیں گے) ف
〃	حم السجدہ	١	وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر تجھ سے یہ کافر) کہتے ہیں جس بات کیطرف تو ہمکو بلاتا ہے اسکو ماننے سے تو ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہیں ف اور ہمارے کانوں میں ٹھیٹھہ ہے (بوجھ ہے) اور ہم میں اور تجھ میں ایک اوٹ ہے تو تو اپنا کام کیجا (توحید پر قائم رہ) ہم اپنا کام کرتے ہیں
〃	〃	٢	وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝	اور مشرکوں کی (ایک دن) خرابی ہونے والی ہے جو زکوۃ نہیں دیتے اور آخرت کو بھی وہ نہیں مانتے ف
〃	〃	٣؟	وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ	اور ہمنے اُن کے ساتھ ہمزاد (یعنی شیطان) لگادیے ہیں اُنھوں نے انکے اگلے اور پچھلے (سب) کاموں کو انکی نظر میں اچھا کر دکھایا ف اور جو قومیں جنات اور آدمیوں کی ان سے پہلے گذر چکیں انکے ساتھ انپر بھی (عذاب کا) قول پورا ہوا کیونکہ یہ تباہ ہونے والے ہی تھے ف اور یہ (قریش کے) کافر کہتے ہیں اس قرآن پر کان ہی نہ لگاؤ اور (پڑھتے وقت خوب) بک بک

ف انکو بڑائی ملنے والی نہیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن شریف میں جو جھگڑے نکالتے ہیں اسکا باعث یہ ہے کہ انکے دل میں غرور اور تکبر سما گیا ہے قریش کے کافر چاہتے ہیں کہ خود پیغمبر بن بیٹھیں یا آنحضرت کو قتل کرکے تیرا درجہ خود حاصل کریں اور یہ مراد انکی پوری ہونے والی نہیں اللہ نے انکی قسمت میں ذلت رکھی ہے انکو بڑائی کہاں مل سکتی ہے [illegible] ۱۲ ف غرور سے اللہ کا پوجا نہیں کرتے ۱۲ ف ان کے غرور کی سزا یہ ہوگی کہ قیامت میں [illegible] ف اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیتیں قدریہ لوگوں کے حق میں اتریں جو تقدیر کے منکر ہیں [illegible] ابن سیرین نے کہا اگر یہ آیت قدریہ کے باب میں اتری ہو تو مجھے معلوم نہیں [illegible] ف حدیث میں ہے کہ اگر سیسے کی گولی آسمان سے زمین کی طرف پھینکی جائے [illegible] ف تیری بات ہمارے دل میں سما ہی نہیں سکتی ۱۲ ف ہم اپنے باپ دادوں کے دین شرک اور بت پرستی پر قائم [illegible] ابن عباس [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			تَغْلِبُونَ ۝ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ	کرو (غل مچاؤ) شاید اس تدبیر سے تم جیت جاؤ [illegible] ان کافروں کو ضرور سخت سزا دینگے اور برے سے برے کام کا ان کو بدلا [illegible] اللہ تعالے کے دشمنوں (کافروں) کا یہی بدلا ہے دوزخ [illegible] آیتوں کا انکار کرتے تھے اسکی سزا میں ان کو ہمیشہ کا گھر وہیں ملے گا (سدا دوزخ ہی میں رہیں گے) اور (قیامت کے دن) یہ کافر کہیں گے مالک ہمارے (ایک نظر) ہم کو ان شیطانوں اور آدمیوں کو دکھلا دے جنہوں نے ہمکو دنیا میں گمراہ کیا تھا ہم (آج) انکو اپنے پاؤں کے تلے ڈالدیں تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں
۲۴	حم السجدۃ	۵	إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۝	جو لوگ ہماری آیتوں کا رجان بوجھکر ٹیڑھا مطلب نکالتے ہیں وہ ہم پر چھپے ہوئے نہیں ہیں ف
〃	〃	ـ	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝	بے شک جن لوگوں نے قرآن کو نہ مانا جب انکے پاس ہونچا اور بیشک قرآن عزت والی کتاب ہے جھوٹ کا تو اس میں دخل ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے ف حکمت والے تعریف کے لائق (خدا) کی اتاری ہوئی ہے۔
۲۵	〃	۶	أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۝	سن رکھو یہ لوگ اپنے مالک سے ملنے میں شک رکھتے ہیں ف سن رکھو وہ تو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ف
〃	الشوری	۱	وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝	اور جن لوگوں نے اللہ تعالے کے سوا دوسروں کو (اپنا) سرپرست بنا رکھا ہے وہ سب اللہ تعالی کی نگاہ میں ہیں ف اور (اے پیغمبر) تو ان کا ذمہ وار نہیں ف
〃	〃	۲	كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۝	(اے پیغمبر) جس (دین) کیطرف تو مشرکوں کو بلاتا ہے وہ انپر بھاری ہے ف
〃	〃	ـ	وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا	اور (پیغمبروں کا تو ایک ہی دین تھا اب) لوگ جو اختلاف کرنے لگے تو سمجھ آجانے کے بعد ہے) آپس کی ضد سے ف اور (اے پیغمبر) اگر تیرا مالک ایک بات نہ فرما چکا ہوتا (کہ انکو) ایک ٹھیری ہوئی مدت تک (مہلت ہے) تو (کبکا) انکا جھگڑا چک جاتا ف اور جو لوگ ان

ف لوگ مسلمان نہ ہوں آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ میں قرآن شریف پکار کر سناتے تو یہ کافر بیہودہ لوگوں کو قرآن سننے سے روکتے اور ایک دوسرے سے کہتے خوب بک بک کرو غل مچاؤ شاید اسی تدبیر سے تم جیت جاؤ ۱۲ ف برے سے برا کام انکا یہی تھا کہ نہ تو خود اسلام قبول کرتے نہ دوسرے اسیطرح کے بندوں کو قرآن سننے دیتے [illegible] ہو ۱۲ ف سب میں پابند ذلیل [illegible] ہیں ۱۲ ف حضرت علی نے کہا جن سے شیطان مراد ہے اور آدمی سے قابیل آدم کا بیٹا جس نے دنیا میں پاپ کی بنا قائم کی ۱۲ ف صاف معنے چھوڑکر خواہ مخواہ تاویل یا تحریف کرتے ہیں جیسے اہل بدعات جیسے معتزلہ روافض خوارج کا طریقہ ہے ۱۲ ف انکا حال ہم کو معلوم ہے [illegible] وہ اپنی سزا دیکھ لیں گے ۱۲ ف پیچھے سے دخل یہ کہ اس میں کچھ بڑھا دیا جائے اور آگے سے دخل یہ کہ اس میں سے کچھ گھٹا دیا جائے درحقیقت قرآن ایسی [illegible] جسپر تمام مذہب والے رشک کرتے ہیں اس کی آیتیں اور الفاظ اور حرف سب گنے ہوئے ہیں [illegible] مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہیں [illegible] ایسا معجزہ ہے جو انصاف کرنے والے کے لیے اسلام کی حقیقت پہچاننے کو کافی ہے [illegible] اگلی آسمانی کتابوں میں [illegible] ۱۲ ف [illegible] ۱۲ ف [illegible] ۱۲ ف [illegible]

پاره	سورة	آیت	متن	ترجمہ
			الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ	(اگلے کافروں) کے بعد (اللہ کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ (بھی) قرآن کی طرف سے شک در شک میں پڑے ہوئے ہیں
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۲	وَالَّذِيْنَ يُحَاۗجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝	اور (جب خدا کو (اسکے بندے) مان چکے اسکے بعد جو لوگ خدا کے دین میں جھگڑے نکالتے ہیں انکی دلیل ان کے پروردگار کے نزدیک پھسپھسی (واہی اور لغو) ہے اور انپر (اللہ تعالیٰ کا) غصہ ہے اور ان کو سخت عذاب ہوگا ف
۲۵	〃	۳	تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ	تو ان گنہگاروں کو دیکھیگا اپنے کیے ہوئے (برے) کاموں سے ڈر رہے ہونگے اور انکے کاموں کا وبال تو انپر پڑکر رہیگا
〃	〃	〃	وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝	اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہوتا ہے
〃	〃	۴	وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ	اور (لوگو) تم زمین میں خدا تعالیٰ کو تھکا نہیں سکتے ف اور خدا کے سوا تمہارا کوئی کام بنانے والا نہیں ہے۔
〃	〃	۵	وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝	اور (اے پیغمبر) قیامت کے دن تو گنہگاروں کو دیکھے گا جب وہ (اللہ تعالیٰ کا) عذاب دیکھینگے تو کہینگے (دنیا میں) پھر لوٹ جانیکا کوئی رستہ ہے اور تو انکو دیکھیگا وہ دوزخ کے سامنے لائے جائینگے مارے ذلت کے جھکے ہوئے کنکھیوں سے دیکھتے ہونگے ف اور ایماندار لوگ کہیں گے حقیقت میں (بڑے) بدنصیب وہی ہیں جنہوں نے (کفر میں مبتلا ہوکر) قیامت کے دن اپنے تئیں بھی تباہ کیا اور اپنے گھروالوں کو بھی ف سن لو ظالم (گنہگار) ہمیشہ کے عذاب میں پڑے رہینگے اور خدا کے سوا (وہاں) کوئی انکے حمایتی نہ ہونگے جو انکی مدد کریں اور جسکو اللہ بھٹکا دے اسکے لیے (ہدایت) کا رستہ نہیں ہے۔
		۶	فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ	تو اگر (اتنا سمجھانے پر بھی) وہ نہ مانیں تو ہم نے تجھ کو انکا داروغہ بنا کر نہیں بھیجا تجھ پر تو بس پہونچا دینا ہے ف اور کچھ نہیں۔
۲۵	الزخرف ۴۳	۱	اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ	کیا تم لوگ جو (شرارت میں) حد سے بڑھ گئے ہو اسوجہ سے ہم تمکو

ف ... تیرے زمانے کے یہود اور نصاریٰ یا عرب کے مشرکین ۱۲ ف جب اسلام کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ دیا اور جوق جوق لوگ مسلمان ہونے لگے تو یہود اور نصاریٰ کو حسد پیدا ہوا [illegible] پھر جاہلیت کا زمانہ آئیگا اور خدا کے بابیں اور دین اسلام کی حقیقت میں خواہ مخواہ کٹ حجتیاں کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب انکی کٹ حجتی نہیں چلنے کی اور انکی دلیل ذلیل ہو جائیگی اور حق تعالیٰ کا سچا دین ضرور چمکے گا اور ساری دنیا میں اسکا نور پھیل جائے گا ۱۲ ف اس سے بھاگ کر کہیں بچ نہیں سکتے ۱۲ ف جیسے کسی کو تلوار سے مارنے [illegible] اسے آنکھ چرا کر دیکھتا ہے ۱۲ ف یہ دنیا میں کہیں گے یا آخرت میں جب دیکھیں گے کہ وہ عذاب میں گرفتار ہیں اپنے آپ کو تباہ کیا [illegible] یا گھر والے بہشت میں گئے اور یہ دوزخ میں ہیں تو انہوں نے اپنی جان کو آفت میں ڈالا [illegible] ۱۲ ف خدا تعالیٰ کا حکم ۱۲ ف [illegible] ۱۲

۲۵	الزخرف		قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ۝	نصیحت کرنا بالکل چھوڑ دیں ف۱
۲۵	الزخرف	۱	وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝	اور اگر تو ان سے پوچھے آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور یہی جواب دینگے اس زبردست علم والے خدا نے بنائے ہیں ف۲
″	″	۲	وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ۝	اور ان کافروں نے خدا کے بندوں کو اسکی اولاد بنایا بیشک آدمی بڑا کھلم کھلا ناشکرا ہے ف۳
″	″	۳	وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ۝ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ۝	اور یہ کافر کہتے ہیں اگر خدا تعالےٰ چاہتا تو ہم فرشتوں کا پوجا نہ کرتے ف۴ انکو اسبات کا کوئی علم نہیں ہے وہ اور کچھ نہیں اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف۵ یا ہمنے ان کافروں کو قرآن سے پہلے کوئی کتاب دی تھی یہ اسکو تھامے ہوئے ہیں ف۶ نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں ہمنے اپنے باپ دادوں کو ایک دین پر پایا اور ہم ان ہی کے قدم بقدم ٹھیک رستے پر چل رہے ہیں ف۷
″	″	۴	وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ۝ وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝	اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھ چرائے (غفلت کرے) ہم اس پر ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں وہ (ہر وقت) اسکے ساتھ رہتا ہے ف۸ اور یہ شیطان ان کافروں کو (خدا کی) راہ سے روکتے ہیں اور کافر سمجھتے ہیں کہ وہ ٹھیک رستے پر ہیں ف۹ یہانتک کہ جب یہ کافر ہمارے پاس آئیگا تو اپنے ساتھی شیطان کو (دیکھکر) کہے گا کاش مجھ میں اور تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا تو کیا برا ساتھی ہے ف۱۰ تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا جب تمنے (دنیا میں) شرک کی تو آج تم کو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہو ف۱۱
″	″	۵	فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝	تو جن لوگوں نے ظلم کیا وہ تکلیف والے دن کے عذاب سے خراب ہونگے ف۱۲
″	″	۶	إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا	بیشک گنہگار تو ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے انکا عذاب (کبھی) کم نہ ہوگا وہ ناامید ہو کر اس میں (پڑے) رہیں گے اور ہمنے انپر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ظالم تھے ف۱۳ اور دوزخی

ف۱ اور قرآن اتارنا موقوف کر دیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے یہی تمہاری شرارت اور گمراہی تو قرآن اترنے کا سبب ہے ۱۲ ف۲ اور کس ہو جا کر پھر شرک کرتے ہیں اور زبردست علم والے خدا کو
چھوڑ کر دوسروں کا پوجا پاٹ کرتے ہیں ۱۲ ف۳ فرشتوں کو اسکی بیٹیاں کہا ۱۲ ف۴ اپنے مالک کی شان اور عظمت کو نہیں سمجھتا ۱۲ ف۵ یعنے ہمارا شرک اور کفر خدا ہی کی مشیت سے ہے
اگر اسکی مشیت نہ ہوتی تو ہم کیوں کفر اور شرک میں مبتلا ہوتے۔ یہ کہنا صحیح ہے مگر کافر جو مطلب اس سے سمجھتے ہیں وہ غلط ہے ۱۲ ف۶ کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں یا اگر اللہ چاہتا
تو ہم فرشتوں کا پوجا نہ کرتے کوئی علم نہیں الخ ۱۲ ف۷ اپنے دل سے یہ لگا لیا کہ فرشتے عورت ذات ہیں باقی انکو معلوم علوم کچھ بھی نہیں یا یہ جو کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے
اور اس سے اپنا معذور ہونا نکالتے ہیں یہ بھی غلط ہے اگر انکو علم ہوتا تو یہ جان لیتے کہ گو کل کام اللہ کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں مگر اسکی مشیت اسی کو معلوم ہے
کو تقدیر کی خبر نہیں اور جو اختیار اللہ نے ظاہر میں دیا ہے وہ اسی لیئے دیا ہے کہ ہم اچھی بات کو اختیار کریں بری بات سے پرہیز کریں دوسرے یہ کہ مشیت اور بات ہے رضا اور
بات ہے گو کفر اور شرک کا وجود دنیا میں اللہ کی مشیت سے ہے [illegible]
فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں ۱۲ ف۸ مطلب یہ ہے کہ نہ تو خود کوئی [illegible]
تقلید کا سہارا لیتے ہیں ۱۲ ف۹ انکو نیک کام کرنے نہیں دیتا [illegible]
تعینات کر دیں وہ اسکو بہکاتا رہے [illegible]
انہوں نے کہا اللہ کی اولاد [illegible]
[illegible] (باقی در صفحہ)

هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ ۝

(دوزخ کے) داروغہ کو پکاریں گے اور (کہیں گے) اے مالک (کچھ ایسا کر) کہ تمہارا پروردگار ہمارا فیصلہ کر دے[ف۱] وہ کہیگا تم کو تو اسی حال میں رہنا ہے[ف۲] (اے مکہ کے کافرو) ہم تو تمہارے پاس سچا کلام (قرآن) بھیج چکے لیکن تم میں بہت لوگ سچی بات سے چڑتے ہیں[ف۳] کیا ان لوگوں نے کوئی بات (ٹھان رکھی ہے) تو ہم نے بھی ٹھان رکھی ہے[ف۴] کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انکی چھپی باتیں اور کانا پھوسی نہیں سنتے کیوں نہیں (ہم سب سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے انکے پاس (سب) لکھتے جاتے ہیں[ف۵]

۷ — وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝

اور (اے پیغمبر) اگر تو ان کافروں سے پوچھ انکو کس نے پیدا کیا تو ضرور یہی کہینگے اللہ تعالے نے پھر (یہ جانکر) کدھر بہک رہے ہیں[ف۶]

الدخان ۱ — بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ یَّلْعَبُوْنَ ۝

بات یہ ہے کہ یہ لوگ شک میں پڑے کھیل کر رہے ہیں[ف۷]

۲ — اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَیَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ۝ فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

یہ لوگ (مکہ کے کافر) کہتے ہیں ہمکو تو بس ایک ہی بار مرنا ہے[ف۸] اور ہم زندہ ہو کر نہیں اٹھائے جاینگے اگر تم سچے ہو (کہ قیامت ایک دن ضرور آئیگی) تو ہمارے باپ دادوں کو (جلا کر) لے آؤ[ف۹]

الجاثیۃ ۱ — وَیْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ۝ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝

ہر جھوٹے بدکار کی خرابی ہوگی جسکو اللہ تعالی کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں وہ سنتا تو ہے لیکن پھر غرور کے مارے ضد پر آ جاتا ہے جیسے اسنے وہ آیتیں سنیں نہیں تو ایسے شخص کو عذاب کی خوشخبری سنا[ف۱۰] اور جب اسکو ہماری کوئی آیت معلوم ہو جاتی ہے تو اسکو ٹھٹھا مسخرہ کرتا ہے ایسے لوگوں کو (قیامت میں) ذلت کا عذاب ہوگا انکے سامنے دوزخ (تیار) ہے (اور دنیا میں) جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ وہ (دیوتا) جن کو انہوں نے اللہ تعالے کے سوا اپنا رفیق بنایا تھا (انکو کچھ کام آئینگے) اور انکو بڑا عذاب ہوگا۔

۳ — اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ

(اے پیغمبر) کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہے[ف۱۱] اور اللہ تعالے نے جیسے اسکے علم میں تھا اسکو گمراہ کر دیا[ف۱۲]

ف۱ کسی طرح مر جائیں جھگڑا تمام ہو ۱۲ ف۲ موت نہیں آسکتی۔ مالک اس فرشتے کا نام ہے جو دوزخ کا داروغہ ہے۔ کہتے ہیں مالک چالیس برس یا اسّی برس یا سو برس یا ہزار برس تک تو ان کی بات کا جواب ہی نہیں دیگا پھر دیگا تو یہ جواب دیگا اور برس تین سو ساٹھ دن کا ہوگا اور ہر دن ہزار برس کا ۱۲ ف۳ نفرت کرتے ہیں برا جانتے ہیں ۱۲ ف۴ کافروں نے یہ منصوبہ کیا تھا کہ پیغمبر کو قتل کر ڈالیں یا مکہ سے نکال باہر کریں اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہم نے بھی منصوبہ کر لیا ہے آخر اللہ تعالیٰ ہی کا منصوبہ چلا آنحضرت مکہ سے ہجرت کر کے خیریت کے ساتھ مدینے پہونچ گئے وہاں اللہ تعالے نے انکو ایسا زور دیا کہ مکہ فتح کر لیا اور سارے کافر مغلوب ہو گئے ۱۲ ف۵ یعنے کراماً کاتبین فرشتے جو ہر آدمی پر معین ہیں وہ آدمی کی سب باتیں بری یا بھلی لکھتے جاتے ہیں یحیی بن معاذ رح نے کہا جو اپنے گناہ آدمیوں سے چھپائے اور اللہ تعالی سے اسکو شرم نہ ہو تو یہ نفاق کی نشانی ہے ۱۲ ف۶ اپنے پیدا کرنیوالے مالک کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کرتے ہیں ۱۲ ف۷ باپ دادا کی تقلید سے یہ کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین خدا نے بنائے ہیں اسکا بھی انکو پورا یقین نہیں ہے وہ ان باتوں کو کھیل سمجھتے ہیں ۱۲ ف۸ پھر قبر میں جی اٹھنا اور دوبارہ مرنا نہیں ہے ۱۲ ف۹ اپنے کفر کو نہیں چھوڑتا ۱۲ ف۱۰ کہتے ہیں یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری وہ کیا کرتا تھا رستم اور اسفندیار کی کہانیاں لوگوں کو سناتا اور نہ خود دل لگا کر قرآن سنتا نہ دوسروں کو سننے دیتا ۱۲ ف۱۱ جو دل میں آتا ہے وہ کرتا ہے نہ سوچتا ہے نہ سمجھتا ہے نہ دوسرے کی سنتا ہے سعید بن جبیر نے کہا یہ اس کافر کا ذکر ہے جو ایک پتھر کو پوجتا پھر اس سے اچھا دوسرا پتھر پاتا تو اسکو پوجنے لگتا ۱۲ ف۱۲ یعنے ازل سے خدا کے علم میں یہ تھا کہ وہ راہ پر آنیوالا نہیں یعنے اسکو گمراہ کرو یا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور علم ہوتے ساتے اللہ تعالے نے اسکو گمراہ کر دیا ہے یعنے وہ جانتا ہے کہ پتھر ایک بیجان چیز ہے نہ اس سے فائدہ ہو سکتا ہے نہ نقصان مگر اس کی عقل پر پتھر پڑے ہیں اسی کو پوجتا ہے ۱۲

			آیات	ترجمہ
			وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	اور اسکو کان اور دل پر مہر کردی ہے اور اس کی آنکھ پر اندھیری ڈالدی ہے تو اللہ نے جب اسکو گمراہ کیا اب کون اسکو راہ پر لا سکتا ہے کیا تم غور نہیں کرتے اور کافر کہتے ہیں ہماری تو یہی دنیا کی زندگی ہے (دنیا ہی میں) مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں زمانے کی گردش ہمکو مار ڈالتی ہے اور انکو اسکی تحقیق تو ہے نہیں وہ اٹکلیں دوڑاتے ہیں اور کچھ نہیں اور جب انکو ہماری کھلی کھلی (صاف صاف مضمون کی) آیتیں سنائی جاتی ہیں تو بس یہی کٹ حجتی کرتے ہیں اچھا (مسلمانو) اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (جو مر چکے ہیں جلا کر سامنے) لے آؤ
۔	۔	۴	وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝	اور جو لوگ کافر ہیں (انسے پروردگار فرمائیگا) کیا (دنیا میں) تمکو میری آیتیں پڑھکر سنائی نہیں جاتی تہیں پہر تم اینٹھتے رہے (غرور کرتے رہے) اور تم نافرمان لوگ تھے اور جب (تم سے) یہ کہا جاتا تہا (دیکھو) اللہ تعالی کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہاں کچھ تھوڑا سا گمان تو ہمکو بھی ہے (کہ شاید قیامت آئے) مگر ہمکو یقین نہیں اور جو جو کام انہوں نے دنیا میں کیے تھے ان کی برائیاں انپر کھل جائینگی اور جس (عذاب) کا وہ ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی انپر الٹ پڑیگا اور (ان سے) کہدیا جائیگا آج ہم تمکو بھلا دینگے جیسے تمنے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمہاری مدد کرنیوالا نہیں یہ اسکی سزا ہے جو تمنے (دنیا میں) اللہ کی آیتوں کو ہنسی ٹھٹھا بنایا تہا (انسے مسخرہ پن کرتے تھے) اور دنیا کی زندگی نے تمکو فریب دیا تہا (تم اسکے دہوکے میں آگئے تھے) تو آج یہ لوگ (کبھی دوزخ سے) نہ نکالے جائینگے اور نہ انکو منانے کا موقع دیا جائیگا
۲۶	الاحقاف	۱	وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا	اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں انکو پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو (یہ) کافر سچی بات کو سنتے ہی کہہ بیٹھتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے بلکہ

ف۱ کان سے حق بات سنتا نہیں دل سے اسپر غور نہیں کرتا ۱۲ ف۲ زمانہ کی گردش سے ہم بوڑھے ہو جاتے ہیں پہر مر جاتے ہیں ملک الموت کوئی چیز نہیں ہے خدا کے حکم سے وہ ہماری جان قبض کرتا ہے جاہلیت کے زمانہ میں بہت سے عربوں کا یہی اعتقاد تہا اور وہ برائی بھلائی زمانے کا اثر سمجھتے مصیبت کے وقت زمانہ کو برا کہتے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ آدم کا بیٹا مجھ کو ستاتا ہے زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ میں ہوں سب کام میرے ہاتھ میں ہے میں رات اور دن کو الٹتا پلٹتا ہوں دوسری حدیث میں ہے کوئی یوں نہ کہے ہائے کمبخت زمانہ کیونکہ زمانہ وہی اللہ تعالی ہے ۱۲ ف۳ ان کو اتنا شعور نہیں کہ جسکو وہ زمانہ سمجھے ہیں یعنی آفتاب یا زمین یا ستاروں کی گردش اسکو آدمی پر کیا اختیار ہے اختیار اسکا ہے جسنے ان سب چیزوں کو بنایا ہے یہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں ۱۲ ف۴ کہ مرنے کے بعد پہر ہم جی اٹہیں گے ۱۲ ف۵ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ تمہارے باپ دادا بہی اسی روز جلائے جائیں گے جس دن تم جلائے جاؤگے اگر ابہی قیامت آجائے تو پہر تم کو جلانے کی کیا ضرورت ہے قیامت میں تو سب ہی ایمان لے آئیں گے ۱۲ ف۶ اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ اگر کسی کو حشر نشر حساب کتاب فرشتوں پیغمبروں دین کے ضروری عقائد میں شک ہو تو وہ کافر ہے اور ایمان اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک پورا یقین نہ ہو ۱۲ ف۷ تمہارا خیال چھوڑ دینگے ۱۲ ف۸ کہ توبہ کرکے اپنے مالک کو راضی کرلیں کیونکہ توبہ وہاں قبول نہیں ہوگی ۱۲ ف۹ نہ سوچتے ہیں ۱۲ اس کلام میں غور کرتے ہیں سچی بات سے مراد قرآن کی آیتیں ہیں ۱۲

مُّبِيْنٌ ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

کیا یوں کہتے ہیں اس شخص نے (یعنے پیغمبر نے) اسکو (اپنے دل سے) بنا لیا ہے اور کہتا ہے اسکا کلام ہے (اے پیغمبر) کہدے اگر میں نے (بالفرض) اسکو بنا لیا ہو تو تم اللہ کے مقابلہ میں مجھے کچھ بچا نہیں سکتے وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم لگ رہے ہو میرے اور تمہارے بیچ میں اسکی گواہی بس کرتی ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝

اور کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں اگر (اسلام کا دین) اچھا ہوتا تو مسلمان ہمسے پہلے کبھی اسکو اختیار نہ کرتے اور جب قرآن سے اُن کو ہدایت نہیں ہوئی تو اب کہیں گے یہ تو ایک پرانا جھوٹ (چلا آتا ہے) ف

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا تم پر افسوس کیا تم مجھکو یہ ڈرا دیتے ہو کہ میں (قبر سے) زندہ ہو کر پھر نکالا جاؤنگا اور حشر ہوگا اور مجھ سے پہلے تو ہزاروں (قومیں (دنیا میں) گذر چکیں ف اور (اسکے) ماں باپ ہیں کہ خدا سے فریاد کر رہے ہیں ارے تیرا ستیاناس مسلمان ہو جا اللہ کا وعدہ بیشک سچا ہے وہ (پھر) یہی کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کی (گھڑی) ڈھکوسلے ہیں ف یہی وہ لوگ ہیں جنپر انکی جنات اور آدمیوں کی قوموں کے ساتھ جو ان سے پہلے گذر چکی ہیں اللہ کا فرمودہ پورا ہوا (کہ میں دوزخ کو آدمیوں اور جنوں سے بھر دونگا) بے شک وہ تباہ ہونے والے ہی تھے ف اور ہر ایک کو اپنے اعمال کے موافق درجے ملینگے اور یہ اسلیے ہوگا کہ انکے اعمال کا پورا بدلہ انکو ملے اور ان پر ظلم نہ ہوگا

محمد

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکا اللہ تعالے نے انکے (اچھے) کام (سب) اکارت کر دیے ف

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ

اسکی وجہ یہ ہے کہ کافر غلط (رستے) پر چلے ف

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ

جو کافر ہیں وہ تباہ ہونگے اور اللہ تعالے انکے کام برباد کر دیگا اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے جو (قرآن) اتارا اسکو انہوں نے

ف میں اللہ کے پاس پکڑا جاؤنگا ۱۲ ف قرآن کی نسبت جو جو کفر بکتے ہو ۱۲ ف بلکہ ہم انسے پہلے اسلام کو قبول کرتے کیونکہ وہ اپنے تئیں اشراف خیال کرتے تھے اور مسلمانوں کو کمینہ اور اچھی چیزوں کو اشراف جلدی حاصل کرتے ہیں ۱۲ ف پہلے تو یہ کہتے تھے کہ اس دین میں کوئی بھلائی نہیں اب اس سے اور بڑھیں گے اور کہیں گے یہ تو بالکل جھوٹا دین ہے جو پرانے وقتوں سے چلا آتا ہے ۱۲ ف ان میں کا کوئی پھر قبر سے جی کر نہیں آیا وہ تو یہ کفر بکتا ہے ۱۲ ف دعا کر رہے ہیں یا اللہ اسکو ایمان کی توفیق دے دل پھیر دے اس سے کہہ رہے ہیں ارے تیرا الخ ۱۲ ف اور کچھ نہیں مرکر ہی کوئی جیا ہے یہ فقط اگلے لوگوں کی بنی ہوئی باتیں ہیں۔ کہتے ہیں معاویہ نے مروان کو حجاز کا حاکم کیا اس نے یزید کے فضائل بیان کرنا شروع کیے تاکہ لوگ اس سے بیعت قبول کریں۔ عبدالرحمن بن ابی بکر رض نے کچھ گفتگو کی مروان نے حکم دیا کہ عبدالرحمن کو پکڑو وہ حضرت عائشہ رض کے گھر میں چھپ رہے مروان کی وہاں کچھ چل سکی تو کہا کہنے لگا عبدالرحمن کے باب میں یہ آیت اتری ہے والذی قال لوالدیہ اف لکما حضرت عائشہ رض نے جب یہ سنا تو فرمایا اللہ نے قرآن میں ہماری کوئی برائی نہیں اتاری البتہ میرا عذر اتارا یعنے میری برات (اور جھوٹوں کا منہ کالا ہوا) دوسری روایت میں ہے جب معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کی بیعت لی تو مروان کہنے لگا یہ تو ابوبکر رض اور عمر رض کی سنت ہے عبدالرحمن بن ابی بکر رض نے کہا نہیں بلکہ ہرقل اور قیصر کی سنت ہے مروان نے کہا تمہارے ہی باب میں یہ آیت اتری ہے والذی قال لوالدیہ اخیر تک حضرت عائشہ رض نے جب یہ سنا تو فرمایا مروان جھوٹا ہے البتہ مروان کے باپ پر آنحضرت صلعم نے لعنت کی اس وقت مروان اسکی پشت میں تھا تو مروان اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے ۱۲ ف اللہ نے انکی تقدیر میں روز ازل سے جہنم لکھ دیا تھا۔ اس سے صاف یہ نکلتا ہے کہ اگلی آیت سے عبدالرحمن بن ابی بکر مقصود نہیں ہیں لہٰذا مروان جھوٹا ہے کیونکہ عبدالرحمن تو بڑے شان اور علم والے صحابہ میں سے تھے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			اللهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝	پسند نہیں کیا تو اس نے بھی انکے (نیک) کام اکارت کر دیے
〃	〃	۲	وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ ۝	اور جو کافر ہیں (وہ دنیا میں) مزے اڑاتے ہیں اور جیسے جانور کھاتے ہیں اسطرح (کھانا) کھاتے ہیں اور انکا (آخری) ٹھکانا دوزخ ہے
〃	〃	〃	وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝	اور (اے پیغمبر ان کافروں) میں بعضے (منافق) ایسے بھی ہیں جو تیری بات کان لگا کر سنتے ہیں مگر جب تیرے پاس سے اٹھکر باہر جاتے ہیں (وہاں) علم والوں سے کہتے ہیں (کیوں جی) ابھی اس شخص نے (پیغمبر نے) کیا کہا تھا یہی تو وہ لوگ ہیں جنکے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور وہ اپنے (دل کی) خواہشوں پر چلتے ہیں
〃	〃	۳	إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ۝	بیشک جن لوگوں کو حق بات معلوم ہو گئی پھر بھی وہ الٹے پاؤں پھر گئے تو شیطان نے انکو بتا دیا (جل دیا) اور انکی آرزو کی رسی لنبی کر دی اسکی وجہ یہ ہوئی کہ ان لوگوں نے ان لوگوں سے کہا جو خدا کے اتارے ہوئے (قرآن کو) ناپسند کرتے ہیں کہ ہم (ظاہر) میں مسلمان تو ہو جاتے ہیں مگر بعض باتوں میں تمہارا کہنا ضرور سنتے رہیں گے اور اللہ تو انکی چھپی چھپائی باتوں کو (خوب) جانتا ہے
〃	〃	〃	ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝	اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس راہ پر چلے جس سے اللہ غصہ ہوتا اور ان لوگوں نے اللہ کی خوشی کو برا سمجھا تو اللہ نے بھی انکے (نیک) کام (سب) ملیا میٹ کر دیے
〃	〃	۴	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ۝	بیشک جن لوگوں نے (خود) کفر کیا اور (دوسرے خدا کے بندوں کو بھی) خدا کی راہ سے روکا اور حق بات معلوم ہو جانے کے بعد پیغمبر کا خلاف کیا وہ اللہ کا ہرگز کچھ بھی بگاڑ نہ کر سکیں گے اور (الٹا) یہ ہوگا کہ اللہ انکے (نیک) کام ابھی (سب) ملیا میٹ کر دے گا
〃	〃	۶	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝	بیشک جو لوگ کافر رہے اور (دوسرے لوگوں کو بھی) اللہ کی راہ سے روکتے رہے پھر کفر ہی کی حالت میں مر گئے تو اللہ انکو ہرگز نہ بخشیگا
۲۶	الفتح	۱	وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَ	اور منافق مرد اور منافق عورتوں اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں

ف جانور انکو سوا کھانے پینے کے اور کوئی فکر نہیں یہی حال کافروں کا ہے دنیا میں غرق ہیں عاقبت کا مطلق خیال نہیں صحیح حدیث میں ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں مطلب یہ ہے کہ مومن بقدر ضرورت کھاتا ہے اور کافر لوگوں کا اپنا پیٹ بھر لیتا ہے ۱۲ ف گویا آپ کے کلام کی تحقیر کرتے ہیں اور کھٹنے کی راہ سے دوسرے عالموں سے اسکو بیان کرتے ہیں پوچھتے ہیں اسکا مطلب کیا ہے۔ دوسرے عالموں سے مراد عبداللہ بن مسعود رض ہیں ابن عباس رض نے کہا میں بھی ان عالموں میں سے تھا مجھ سے بھی پوچھا کرتے تھے عکرمہ رض نے کہا حالانکہ ابن عباس رض سب صحابہ میں کم سن تھے مگر یہ لوگ انسے آکر پوچھتے اور وہ بیان کرتے ۱۲ ف انکو پیغمبر کے کلام سے تسلی اور تشفی نہیں ہوتی دوسرے علم والوں سے پوچھکر اپنی [illegible] کرتے ہیں خاک پڑے ایسے بیوقوفوں پر جب قرآن یا حدیث مل جائے تو پھر دوسرے کسی کا کلام دیکھنے یا سننے کی ضرورت نہیں اگر تمام جہان کے مولوی فقیہ امام عالم مرشد [illegible] ایک طرف ہوں اور قرآن حدیث [illegible] ایک طرف تو جو کوئی پکا مسلمان ہوگا وہ آنحضرت کا فرمودہ بسر و چشم منظور کرے گا اور ان علماء کے کلام کو چھپا رکھیگا ۱۲ ف انکے دلوں میں ہوگا اگر جہاد کریگے [illegible] تک دنیا میں زندہ رہیں گے زندگی کے مزے اڑائیں گے کمبخت یہ نہ سمجھے کہ موت اپنے مقرری وقت پر کسی کے بچنے سے بھی ضرور آئے گی اگر سات قلعوں میں چھپو تو بھی آ پہونچے گی ۱۲ ف یعنی منافقوں نے ۱۲ ف اگر جنگ کا موقع ہوگا تو ہم تم سے نہ لڑینگے یا جنگ کے وقت تمہارے ساتھ ہو کر مسلمانوں کو دکھلا کر [illegible] ف یہ منافق ظاہر میں مسلمان ہو گئے تھے مگر درپردہ یہودیوں اور مشرکوں سے سازش رکھتے تھے چنانچہ جب غزوہ احزاب ہوا تو مسلمانوں کی حالت تنگ دیکھ کر انہوں نے [illegible] کفر اور شرک اور نفاق کی راہ ہے ۱۲ ف جن کاموں سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی تھی جیسے ایمان اور توحید اور اخلاص اور تقویٰ انکو ناپسند کیا ۱۲ ف [illegible] میں کوئی کمی [illegible] اور اس سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جس شخص کا خاتمہ شرک یا کفر پر ہوا ہو اسکی مغفرت نہیں ہو سکتی

ترجمہ	آیات	عدد	سورۃ	
کو جو اللہ کے ساتھ برا گمان رکھتے ہیں سزا دے وہی آفت کے چکر میں آ گئے اور اللہ تعالٰے کا غضب ان پر اترا اور اللہ تعالٰے نے ان کو پھٹکار دیا اور ان کے لیے دوزخ طیار کر رکھی ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ اور آسمان اور زمین کی فوجیں (سب) اللہ تعالٰی ہی کی ہیں اور اللہ تعالٰی زبردست ہے حکمت والا ف٣	الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝			
جو اللہ تعالٰے اور اسکے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہمنے (ایسے) منکروں کے لیے دہکتی (دوزخ کی) آگ طیار کر رکھی ہے	وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝	٢	〃	〃
بلکہ ان کو تعجب ہوا کہ ایک ڈرانیوالا (پیغمبر) انہی (کی قوم) میں سے انکے پاس آیا تو کافر کہنے لگے یہ تو مر کر پھر جی اٹھنا ایک عجیب بات ہے کیا جب ہم مر جائینگے اور مٹی خاک ہو جائینگے پھر زندہ ہو کر اٹھائے جائینگے یہ دوبارہ لوٹنا تو (عقل سے) دور ہے ف٤	بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝	١	قٓ	〃
ان کافروں نے تو سچا قرآن جب انکو پہونچ گیا تو اسکو جھٹلایا اور وہ ڈگمگا رہے ہیں ف٥	بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝	〃	〃	〃
دو تو جا کر ہر ناشکرے شریر بھلائی سے روکنے والے حد سے بڑھ جانے والے (ایمان کی باتوں میں) شک کرنیوالے کو دوزخ میں جھونک دو جس نے اللہ کے سوا دوسرا معبود (ٹھیرایا) اسکو خوب سزا دو اسکا ساتھی (یعنی شیطان) کہیگا مالک میرے مینے اسکو گمراہ نہیں کیا وہ (کمبخت) خود پرلے سرے کا گمراہ تھا اللہ تعالٰی فرمائیگا (بس بس) میرے سامنے یہ جھگڑے نہ نکالو اور میں تو پہلے ہی (دنیا میں) تمکو (پیغمبر بھیجکر) ڈرا چکا تھا۔	اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝	٢	〃	〃
یہ (مردود) کافر پوچھتے ہیں بدلے کا دن کب آئیگا (اے پیغمبر انکو) کہدے (جس دن) آگ پر تپائے جائیں گے (انسے کہا جائیگا) اب اپنی شرارت کا مزہ چکھو اسی کی تم (دنیا میں) جلدی کرتے تھے۔	يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۚ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝	١	الذّٰرِيٰت	〃

ف١ مسلمانوں کے ساتھ برا گمان یہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالٰے اپنے پیغمبرؐ کی مدد نہ کریگا مسلمانوں کا غلبہ نہ ہوگا ۱۲ ف٢ وہ مردود مسلمانوں کے لیے گردش کا انتظار کرتے رہتے تھے اللہ تعالٰے نے [illegible] پھر یہی گردش پڑنے لگی ۱۲ ف٣ پہلی آیت میں وہ فوجیں مراد تھیں جو نیک ہیں اور اس آیت میں بری فوجیں مراد ہیں غرض برے اور بھلے اور نیک و بد دونوں اسی بادشاہ کی فوجیں ہیں جیسے ایک سفید کوٹ والے دوسرے کالے کوٹ والے سفید کوٹ والوں کی بارک بہشت ہے اور کالے کوٹ والوں کی دوزخ اور ان دونوں فوجوں کے پیدا کرنے کی حکمت وہی جانتا ہے ۱۲ ف٤ وہ انکو یوں ڈراتا ہے کہ مرنے کے بعد تم پھر جلائے جاؤ گے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا ۱۲ ف٥ ہماری سمجھ سے بعید ہے یا عادت کے خلاف ہے کہو تم کیا تمہاری عقل کیا ایک قطرہ ناچیز اور اس شہنشاہ قادر کی قدرت پر تعجب کرنے لگے ۱۲ ف٦ اب تک پیغمبرؐ اور قرآن کے باب میں ڈگمگا رہے ہیں ۱۲ ف٧ الجھ رہے ہیں کبھی پیغمبرؐ کو جادوگر اور قرآن کو جادو کبھی پیغمبرؐ کو شاعر اور قرآن کو شعر اور کبھی پیغمبرؐ کو کاہن اور قرآن کو کہانت بتلاتے ہیں ایک بات ہی نہیں ہر دم ایک نرالی بات [illegible] ۱۲ ف٨ اسکے جیسا کہنا سن لیا اور کچھ غور نہ کیا اگر غور کرتا تو وہ پھیر پھار کے ہم نہ چلتا ف٩ ٹھٹھے سے پوچھتے ہیں [illegible] کب آئے گی قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں

پارہ	سورۃ		آیات	ترجمہ
٢٧	الذّٰریٰت	٣	كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝	(اے پیغمبرؐ) ایسے ہی جو لوگ انسے پہلے گذرے ہیں انکے پاس بھی جبکوئی پیغمبر آیا تو اسکو جادوگر یا باولا بتلانے لگے[1] کیا یہ لوگ ایک دوسرے کو پیغمبروں کے جھٹلانے کے لیے کہہ رہے ہیں (وصیت کر گئے ہیں) نہیں یہ ہیں ہی خرپر لوگ[2]
″	″	″	فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝	تو ان دکھکے (کافروں کا بھی ڈول انکے ساتھیوں (اگلے کافروں) کے ڈول کی طرح (بھرنے والا) ہو[3] (عذاب کی) جلدی نہ مچائیں[4] ان کافروں کی اس دن خرابی ہوگی جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے[5]
″	الطور	١	فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۖ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اس دن ان جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی جو بیہودہ باتوں میں کھیل رہے ہیں[6] جسدن یہ لوگ دوزخ کی آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے[7] ان سے کہا جائیگا یہی وہ دوزخ ہے جسکو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے کیا[8] یہ بھی جادو ہے یا تم کو سوجھ نہیں پڑتا[9] (جاؤ اب) اس میں گھسو اب تم صبر کرو یا بے صبری کرو (دونوں باتیں) تمہارے حق میں برابر ہیں جیسے کام تم کرتے رہے ویسا ہی تم کو بدلہ ملیگا[10]
″	″	٣	اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝	(کہتے ہیں) ہمیں شاعر ہے (پڑا رہنے دو) ہم اسکے لیے زمانہ کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں[11] کہدے اچھا انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں[12] کیا انکی عقلیں انکو ایسے ہی (بیوقوفی کی) باتیں سکھاتی ہیں نہیں یہ شریر لوگ ہیں[13] یا یوں کہتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے اس قرآن کو (اپنے دل سے) جٹ لیا ہے نہیں بات یہ ہے کہ ان میں ایمان نہیں ہے[14] تو وہ اسطرح کا ایک کلام (بنا کر) لے آئیں اگر سچے ہیں۔
″	″	″	اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ	کیا تیرے مالک کی (رحمت کی) خزانے انکے ہاتھ میں ہیں[15] یا وہ کوئی داروغہ ہیں (وہ جو پیغمبرؐ سے جھگڑتے ہیں تو) کیا انکے پاس کوئی (ایسی) سیڑھی ہے جسپر (چڑھکر وہ آسمان کی باتیں) سن لیتے ہیں (اگر ایسا ہے)

ف[1] اسلیئے تو کیوں رنج کرتا ہے تجھ سے پہلے اگلے سب پیغمبر اس بلا میں مبتلا ہو چکے ہیں ۱۲ ف[2] ان کا خمیر شرارت سے ہوا ہے جب کوئی پیغمبر آئے گا تو یہ جھٹلائیں گے [illegible] زندگی کا پیالہ ایک روز بھر جائے گا ۱۲ ف[3] یعنی اگلے کافروں کی طرح ان کافروں کا بھی دنیا میں زندہ رہنے کا ایک وقت مقرر ہے اپنے وقت پر تمام ہو [illegible] جلدی کیوں کرتے ہیں [illegible] سے مراد بدر کا دن ہے جس دن یہ کافر مارے گئے قید ہوئے ذلیل اور خوار ہوئے ۱۲ ف[4] آخرت کا انکو ڈر ہے نہ عذاب کا خیال بالکل دنیا میں غرق ہیں [illegible] اور دوزخ میں کیل ہی رہیں گے ۱۲ ف[5] جیسے تم دنیا میں حق بتانے کے کلام کو جادو کہتے تھے ۱۲ ف[6] جیسے دنیا میں تم کو حق بات سوجھ نہیں [illegible] خواہ صبر کرو یا نہ کرو بدلہ ملنا ضرور ہے ۱۲ ف[7] جیسے اور شاعر مرگئے گذر گئے یہ بھی [illegible] دنیا سے چلدے گا [illegible] [illegible] آیت اتری ۱۲ ف[8] [illegible] [illegible] کاہن یا شاعر کہتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible]

پارہ	سورت	نمبر	آیت	ترجمہ
			بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؕ	تو کوئی انہیں سنکر آیا ہے وہ کوئی کھلی سند پیش کرے ف
۲۷	الطور		اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ؕ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ؕ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ؕ	یا تو ان سے کوئی مزدوری مانگتا ہے پھر یہ اس تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں ف یا ان کو غیب کی باتیں معلوم ہیں وہ انکو لکھتے رہتے ہیں ف یا وہ (پیغمبر سے) داؤں کرنا چاہتے ہیں تو خود یہ کافر داؤں میں آجائیں گے ف
〃	〃	〃	وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ؕ	اور (یہ کافر ایسے ڈھیٹ ہو گئے ہیں) اگر آسمان سے ایک ٹکڑا (ڈوہ کا ڈوہ) گرتا ہوا دیکھیں (جو عذاب کے طور پر آرہا ہو) تو بھی یوں کہیں یہ جما ہوا ابر ہے ف
〃	〃	〃	وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ	اور ان ظالموں کو اس عذاب کے سوا اس سے ادھر ہی ایک اور عذاب ہونے والا ہے مگر ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے ف
۲۷	النجم	۱	وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ	حالانکہ انکے مالک کی طرف سے انکو ٹھیک رستہ بھی بتلایا جا چکا
〃	〃	۲	اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ؕ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ	جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہی فرشتوں پر عورت ذات کا نام دہرتے ہیں ف اور ان کو اس بات کی کوئی تحقیق نہیں ہے (کہ فرشتے عورت ذات ہیں)۔
〃	〃	۳	اَفَرَءَيْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰى ؕ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ؕ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ؕ	(اے پیغمبر) کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے (ایمان سے) منہ پھیر لیا اور تھوڑی سی خیرات کی پھر ہاتھ روک لیا ف کیا اسکو غیب کا علم ہے وہ اپنی آنکھ سے (اپنا انجام) دیکھ رہا ہے) ف
〃	〃	〃	اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ؕ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ؕ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ؕ	کیا تم (اے کافرو) قرآن کو سنکر تعجب کرتے ہو (اسکو جھٹلاتے ہو) اور ہنستے ہو روتے نہیں اور غفلت میں پڑے ہو ف
〃	القمر	۱	وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ؕ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ؕ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ؕ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ	اگر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹال دیتے ہیں ف اور کہتے ہیں یہ جادو تو (ہمیشہ سے) چلا آیا ہے اور انہوں نے (پیغمبر کو) جھٹلایا اور اپنے (دل کی) خواہشوں پر چلے اور ہر کام کا آخر ایک ٹھیراؤ ہے ف اور ان کافروں کو تو وہ خبریں (اگلی امتوں کی) پہونچ چکی ہیں جن سے انکو تنبیہ ہونا تھی سراسر دانائی کی باتیں مگر یہ ڈرانے

ف جس سے معلوم ہو کہ واقعی وہ آسمان تک گیا تھا ۱۲ ف اور اس ڈر سے کہ انپر تاوان کا بار پڑیگا ڈنڈ دینا ہوگا تیرا کلام سننا نہیں چاہتے ۱۲ ف اور اسوجہ سے پیغمبر کا کہنا نہیں مانتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا ان کے پاس لوح محفوظ ہے وہ اس میں سے لکھ لیتے ہیں (اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں) ۱۲ ف اسکا داؤں انپر چل جائیگا اور تباہ ہونگے جیسے بدر کے دن ہوا ۱۲ ف غلیظ بادل ہے اس وجہ سے ایک ڈوہ معلوم ہوتا ہے۔ مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے میں کفر اور الحاد اس درجہ پھیل گیا ہے کہ عموماً لوگوں کی توجہ خدا کیطرف نہیں رہی ہے طاعون آتے ہیں قحط پڑتے ہیں بھونچال ستاتے ہیں پر انکی غفلت نہیں جاتی برے کاموں سے توبہ نہیں کرتے نہ استغفار کرتے ہیں بلکہ اپنی عقلی تدبیر پر نازاں ہو کر ان آفتوں کے ہٹانے کی فکریں کیا کرتے ہیں اور خاک انکی تدبیر سے کچھ نہیں ہوتا ۱۲ ف وہ عذاب مراد ہے جو بدر کے دن ہوا خوب مارے گئے بعضوں نے کہا وہ عذاب مراد ہے جو سات برس تک انپر قحط پڑا بعضوں نے کہا قبر کا عذاب مراد ہے ابن عباس سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف یعنی پیغمبر آئے قرآن اترا توحید کا ٹھیک رستہ معلوم ہوگیا مگر وہ اپنی نادانی نہیں چھوڑتے ف انکو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں ۱۲ ف بخیل بنگیا یا سخت دل ہوگیا ۱۲ ف یہ آیتیں ایک شخص کے باب میں اتریں جس کا نام ولید بن مغیرہ تھا پہلے وہ مسلمان ہوا پھر کسی مشرک نے اسکو ملامت کی اور یہ کہا اگر وہ ... باپ دادا کا ... مشرک بنجائے تو اسکو عذاب نہ ہونیکا وہ ضامن ہوا اسپر وہ دوبارہ مشرک بنگیا اسلام سے پھر گیا اسپر اللہ نے فرمایا کہ کیا اسکو غیب کی بات معلوم ہے کہ اسکو عذاب نہ ہوگا ۱۲ ف ... میں پڑے سو ملگاتے رہتے ہو حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا یہانتک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے ... کچھ خیال نہیں کرتے ۱۲ ف یعنی ہر کام کی ایک انتہا ہے ایک حد ہے یا ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے تو جن لوگوں کی قسمت میں دوزخ لکھی ہے کفر انکا ظاہر ہو کر رہیگا اور جن لوگوں کی تقدیر میں بہشت لکھی ہے ایمان اور تصدیق انپر جا کر ٹھیرتی ہے ۱۲

۲۷	القمر	۱	النُّذُرُ ۃ	حالی مجرب (ان کافروں کی کچھ فائدہ نہیں دیتیں -
۲۷	″	۳	اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۚ اَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝	(اے قریش کے لوگو) تم میں جو کافر ہیں کیا وہ ان قوموں سے بڑھ کر ہیں یا تمکو (اللہ تعالی کی) کتابوں میں معافی لکھی ہے یا یہ لوگ (یوں) کہتے ہیں کہ ہمارا جتھا (زور والا ہے) دشمن کو نیچا دکھا سکتا ہے اب یہ جتھا شکست کھاتا ہے اور پیٹھ موڑ کر (لوگ دم) بھاگتا ہے
۲۷	″	″	اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۘ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ۭ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝	بیشک گنہگار گمراہ ہیں اور دہکتی آگ میں پڑینگے جسدن اوندھے منہ (دوزخ کی) آگ میں گھسیٹے جائیں گے (انسے کہا جائیگا) اب دوزخ کی آگ لگنے کا مزہ چکھو -
۲۷	الواقعہ	۲	وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ڏ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ڏ اَىِٕذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَاۗؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝	اور بائیں ہاتھ والے بائیں ہاتھ والوں کی کیا خرابی ہوگی (دوزخ کی) گرم ہوا اور جلتے بہلتے پانی میں رہیں گے اور سایہ کیا ہوگا کالا دھواں نہ اس میں ٹھنڈک ہوگی نہ وہ دیکھنے میں بھلا معلوم ہوگا کیونکہ وہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) مزے اڑا چکے تھے اور بڑے گناہ (شرک) پر جمے رہتے تھے اور کہتے کیا تھے بھلا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے کیا پھر ہم یا ہمارے باپ دادا (جی کر) اٹھائے جائیں گے -
۲۷	″	″	ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّاۗلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝ فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۝ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۝ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝	پھر تم کو اے گمراہو (قیامت کے) جھٹلانے والو تھوہر کا درخت ضرور کھانا پڑے گا اس سے پیٹ بھرنا ہوگا (پیٹ بری بلا ہے) پھر اوپر سے جب پیاس لگے گی تو کھولتا پانی پینا ہوگا اس طرح پیوگے جیسے پیاسے بیمار اونٹ (غٹ غٹ) پی جاتے ہیں انصاف کے دن ان کی یہ مہمانی ہوگی ہم ہی نے (اے کافرو) تمکو پیدا کیا اور تم (ہماری بات کا) یقین نہیں کرتے
۲۷	″	۳	اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ وَاَنْتُمْ	کیا تم لوگ اس کلام (قرآن کا) انکار کرتے ہو اور تمنے اپنا شکریہ (اللہ تعالے کے احسان کا) یہ ٹھہرایا ہے کہ (اسکی نعمت کو) جھٹلاتے ہو پھر اگر تم سچے ہو تو جب (بیماری کی) جان (بدن سے

ف عاد ثمود وغیرہ سے بل بوتے میں ۱۲ ف ان کو خدا تباہ نہیں کر سکتا ۱۲ ف اللہ تعالے نے اپنی کسی کتاب میں یکفر پر فرمادی ہے کہ قیامت میں تمکو عذاب نہ ہوگا اس سے اطمینان سے بیٹھے ہو ۱۲ ف کہتے ہیں بدر کے دن ابوجہل لعین کہنے لگا ہمارا جتھا بہت زور دار ہے ہم ان دشمنوں پر ضرور غالب ہونگے ہو وقت یہ آیتیں اتریں ... ہونے کی یہ آیتیں بہت عمدہ نشانی ہیں کیونکہ ایسی صحیح پیشین گوئی بجز اللہ جل جلالہ کے کوئی نہیں کر سکتا اور ظاہری قرینہ کوئی نہ تھا کہ مسلمانوں کو فتح ہوگی وہ کل تین سو تیرہ ... بے سامان اور بے ہتھیار - اور کافر ایک ہزار تھے وہ بھی پورے سامان سے لیس اور طیار ۱۲ ف اسکو وہ زخمی سایہ سمجھکر دوڑیں گے ۱۲ ف نفس کی خواہش ... یا مشرک تھے یا مغروری ۱۲ ف اور انکی پیاس نہیں بجھتی اونٹ کو ایک بیماری استسقا کیطرح ہو جاتی ہے وہ جتنا پانی پاتا ہے پیتا چلا جاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا ... کو بھی اسی بلا کی پیاس میں مبتلا کریں گے اور پہر پینے کو جلتا بہلتا پانی دیں گے - الہم حفظنا منہ ۱۲ ف کہ ہم پھر تم کو جلائیں گے جس نے پہلی بار پیدا کیا دوبارہ جلانا کیا مشکل ہے ۱۲ ف اسکو نہیں مانتے جھٹلاتے ہو یا منافقی کرتے ہو ف پانی وہ برسائے اور تم یوں کہو کہ فلاں ستارے فلاں مقام ... سے پانی خوب برسا اب سے مرگ چھٹنے پر سوار تعالے نے بارش اچھی ہوئی یہ سب کفر کی باتیں ہیں پانی برسانیوالا پروردگار ہے ... اور بنادت بعض چھوٹے ہیں خیالی تھے ... ایک بہانہ نکال لیتے ہیں حدیث میں ہے کہ آنحضرت ... کے زمانہ میں پانی برسا صبح کو آپ نے فرمایا لوگوں میں آج کوئی شکر گزار ہے کوئی ناشکرا ہے شکر گزار تو وہ ہے جو کہتا ہے اللہ کے فضل و کرم سے پانی برسا ... ہے یہ کہتا ہے فلاں منزل میں فلانے ستارے کے آنے سے پانی برسا ...

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	نکلکر) حلق میں آن پہونچتی ہے اور تم اسوقت (ٹکرٹکر پڑے) دیکھتے رہتے ہو اور ہم تم سے زیادہ اس (بیمار) کے قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں جانتے پھر اگر تم کسی کے محکوم نہیں ہو تو اس (بیمار) کی جان (گلے سے) پہٹا کیوں نہیں لیتے
۲۷	الواقعہ	۳	وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝	اور اگر وہ (بیمار) جہٹلانیوالوں گمراہوں (کافروں) میں سے ہو تو اسکے لیے کھولتے پانی کی ضیافت ہے اور دوزخ میں دہکیلے جانا بیشک یہ (سب باتیں) بالکل سچ ہیں (جنمیں ذرا بھی شبہ نہیں)۔
۲۷	الحدید	۲	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور جہٹلایا وہی دوزخی ہیں۔
۲۸	المجادلۃ	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۝ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝	جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول سے خلاف کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل ہونگے (یا بدر کے دن ذلیل ہو چکے) جیسے ان سے پہلے (اگلے کافر) لوگ ذلیل ہوئے اور ہم تو کہلی کہلی نشانیاں (یا آیتیں) اتار چکے اور جو لوگ نہیں مانتے انکو ذلت کا عذاب ہوگا۔
۲۸	۔	۳	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) تونے ان لوگوں کو (منافقوں کو) نہیں دیکھا جنہوں نے ان لوگوں سے دوستی رچالی جن پر اللہ تعالی کا غضب ہے (یعنے یہودیوں سے) اب وہ (یعنے منافق لوگ) نہ تو تم میں (مسلمانوں میں) رہے اور نہ ان میں (یہودیوں میں) اور جان بوجہکر جہوٹی بات پر قسم کہاتے ہیں اللہ تعالے نے انکے لیے سخت عذاب دوزخ کا تیار کر رکہا ہے کیونکہ انکے کام (بہت ہی) بُرے تہے انہوں نے اپنی (جہوٹی) قسمیں ڈہال بنا رکہی ہیں اور (لوگوں کو) اللہ تعالے کی راہ سے روکدیا ہے (مسلمان ہونے سے منع کرتے ہیں) ان کو ذلت کا عذاب ہونا ہے انکے مال اور انکے بال بچے اللہ کے (عذاب) کے سامنے کچہ کام نہیں آئینگے یہ لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے

ف یعنے علم اور قدرت سے یا ہمارے فرشتے تم سے زیادہ اسکے نزدیک ہوتے ہیں ۱۲ ف خدا تعالے کے قائل نہیں ہو اور حساب کتاب اور جزا اور سزا کے ۱۲ ف پہر بدن میں پلٹا کیوں نہیں لیتے مطلب یہ کہ جب ہر طرح سے تم میری قدرت اور اختیار کا انکار کرتے ہو اور انا و لا غیری کا دم بہرتے ہو اپنے عقل و حکمت پر نازاں ہو تو مرتے ہوئے بیمار کو موت سے بچا کیوں نہیں لیتے مطلب یہ کہ جب ہر طرح سے تم میری قدرت اور اختیار کا انکار کرتے ہو اپنی کچہ تدبیر چلاؤ۔ اسکو موت سے بچاؤ جب تم ایسا نہیں کرسکتے تو جہک مار کر خدا کے قائل ہو اور جب خدا کے قائل ہوئے تو پہر اسکی قدرت اور طاقت کو بھی تسلیم کرو پہر حشر اور نشر اور پیغمبروں کا کیوں انکار کرتے ہو وہ خداوند قادر مطلق سب کچہ کرسکتا ہے ۱۲ ف پیغمبر کی سچائی ثابت کرنے کے لیئے کہلی ۱۲ ف مذبذبین بین ذلک لا الی ہؤلاء و لا الی ہؤلاء منافق کا انجام یہی ہوتا ہے اسپر کوئی فریق بہروسا نہیں کرتا جیسے دہوبی کا گدہا نہ گہر کا نہ گہاٹ کا ۱۲ ف مسلمانوں سے قسم کہا کر کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور یہودیوں سے ہماری دوستی نہیں ہے حالانکہ یہ بالکل جہوٹ ہے ۱۲ ف یعنے دنیا میں وہ بہت برے کام کرتے ہیں ۱۲ ف جیسے ڈہال سے تلوار کا حملہ روکتے ہیں ویسے ہی منافق جہوٹی قسمیں کہا کر اپنی جان اور اپنا مال مسلمانوں سے بچاتے ہیں ۱۲

پارہ	سورۃ	آیات	آیت	ترجمہ
۲۸	المجادلة ۵۸	۳	اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝	شیطان ان پر چڑھ بیٹھا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کی یاد انکو بھلا دی یہ لوگ شیطان کے لشکر ہیں (اسکی فوج ہیں) سن رکھو شیطان کے لشکر والے ہی ضرور تباہ ہونگے جو لوگ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول سے خلاف کرتے ہیں وہ بہت ذلیل ہونگے۔
″	الصف ۶۱	۱	يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝	ایسے کافر لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ تعالےٰ کے نور (قرآن یا اسلام یا حضرت محمد) کو بجھا دیں[ف۱] اور اللہ تعالےٰ تو اپنا نور پورا کرکے رہیگا گو کافر برا مانیں[ف۲]
″	التغابن ۶۴	۱	زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝	کافر یہ گمان کرتے ہیں کہ انکو (مرنے کے بعد) پھر جی اٹھنا نہیں ہے (اے پیغمبر تم) ان لوگوں سے کہو کہ ہاں مجھے پروردگار ہی کی قسم ہے کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ تمنے (دنیا میں) کیا ہوگا اسکا بدلہ دیکر تمکو بتا دیا جائیگا اور یہ اللہ کے نزدیک آسان ہے
″	″	۱	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝	اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے اور وہ بری جگہ ہے۔
″	التحریم ۶۶	۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	کافرو آج کے دن بہانے مت بناؤ جیسے کام تم (دنیا میں) کرتے رہے (اُن کا) بدلہ پاؤ گے۔
۲۹	الملک ۶۷	۱	وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ	اور جو لوگ اپنے مالک کو نہیں مانتے انکے لیے بھی دوزخ کا عذاب ہونا ہے اور وہ بری جگہ ہے جب یہ لوگ اس میں جھونکے جائینگے تو گدھے کی سی آواز سنیں گے[ف۱] اور وہ ایسی بھڑک رہی ہوگی (گویا) اب جوش کے مارے کوئی دم میں پھٹ پڑتی ہے جب (کافروں کا) ایک گروہ اسمیں جھونکا جائیگا تو وہاں کے داروغہ (فرشتے) ان سے پوچھینگے کیا (دنیا میں) کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) تمہارے پاس نہیں آیا تھا[ف۲] وہ کہیں گے کیوں نہیں ڈرانیوالا پیغمبر تو ہمارے پاس آیا تھا پر ہمنے اسکو جھٹلایا اور کہنے لگے اللہ تعالےٰ نے تو کچھ نہیں اتارا تم بہت بہک گئے ہو بس یہی بات ہے[ف۳] اور (یہ بھی) کہینگے اگر ہم (پیغمبروں کا کہنا)

ف یعنے جھوٹی باتیں بناکر طعن تشنیع کرکے قرآن یا اسلام کو بے اعتبار کردیں جس میں اور لوگ مسلمان نہ ہوں ۱۲ ف ساری دنیا میں اسکی روشنی پھیلا دے گا ۱۲ ف یہ ایک دلیل ہے قرآن کے حق اور منزل من اللہ ہونے کی۔ ہر چند یہود اور نصاریٰ اور مشرکوں نے بہت زور مارا کہ اسلام کا دین پھیلنے نہ پائے مگر اللہ تعالیٰ نے پہلے عرب کے ملک میں پھر سارے ایشیا اور افریقہ میں اسکو پھیلا کر چھوڑا ہمارے زمانہ میں یورپ اور امریکہ میں بھی اسلام پھیل رہا ہے اور گو پادری طرح طرح کے بہتان اسلام اور مسلمانوں پر باندھتے ہیں اور لوگوں کے دل اسلام کی طرف سے منحرف کرنے میں کوئی کوشش باقی نہیں چھوڑتے مگر اللہ تعالیٰ اسلام کا حامی ہے وہ پھیلتا ہی چلا جاتا ہے ۱۲ ف گدھے کی آواز سب آوازوں میں بدتر ہے دوزخی اس قسم کی آواز نکالیں گے یا دوزخ میں سے ایسی آواز نکلے گی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب اس میں ڈالے جائیں گے اسکا دھاڑنا یا اسکا شور سنیں گے بعضوں نے یوں کیا ہے سائیں سائیں کی آواز اس میں سے سنیں گے ۱۲ ف اور تم کو آج کے دن کی خبر کسی نے دی تھی ۱۲ ف یعنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں کہنے لگے تم اور تمہارے پیرو گمراہی میں پڑ گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے کوئی پیغمبر بھیجا نہ کوئی کتاب اتاری ۱۲

ترجمہ	آیت	رکوع	سورۃ	پارہ
سنتے یا اپنی عقل سے) سمجھتے (آنکہ کو دلیلوں سے پہچان لیتے) تو آج (ہم دوزخیوں) میں نہوتے تو دوزخی اپنی خطا کو مان لینگے دوزخیوں پر خدا کی پھٹکار ہے	اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ			
کیا تم اس (خدا) سے بیڈر ہوگئے جو آسمان پر ہے وہ چاہے تو تمکو زمین میں دھنسا دے اور زمین ایک ہی ایکا جھکولے مارنے لگے یا تم اس (خدا) سے بیڈر ہوگئے جو آسمان پر ہے (وہ چاہے) تو تم پر پتھراؤ کی آندھی بھیجدے (یا تم پر پتھراؤ کرے) تو ذرا ٹھیرو عنقریب میں (عذاب دیکھ) سمجھو گے تم جان لوگے میرا (ڈرانا) کیسا تھا	ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝	۲	،،	،،
اور یہ کافر (مسلمانوں سے) کہتے ہیں (اچھا خیر) اگر تم سچے ہو تو بتلا دو یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا (اے پیغمبر انکے جواب میں کہدے یہ تو خدا ہی جانتا ہے اور میں تو اور کچھ نہیں (خدا کے عذاب سے) ایک کھلا ڈرانیوالا ہوں	وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	،،	،،	،،
اب تو دیکھ لیگا اور کافر بھی دیکھ لینگے تم میں سے کون دیوانہ ہے	فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝ بِاَيِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ	۱	القلم ۶۸	،،
وہ چاہتے ہیں تو ڈھیلا پڑ جائے تو وہ بھی ڈھیلے ہو جائیں	وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝	،،	،،	،،
تو (اے پیغمبر) مجھکو اور ان لوگوں کو جو اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں چھوڑ دے (انکو میرے سپرد کر دے) ہم آہستہ آہستہ انکو ڈھیل دیکر دوزخ میں) لیجائینگے انکو خبر بھی نہوگی اور میں انکو (دنیا میں) مہلت دونگا (جلدی عذاب نہیں کرونگا) کیونکہ میرا داؤں پکا ہے (اے پیغمبر) کیا تو انسے (اپنا پیغام پہونچانے پر) کچھ ٹیکس چاہتا ہے وہ ڈنڈ (تاوان چٹی) کی وجہ سے دبے جاتے ہیں یا انکو غیب کا علم ہے سو وہ لکھ لیتے ہیں	فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ اَمْ تَسْــَٔـلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝	۲	،،	،،
اور کافر جب قرآن (تیرے منہ سے) سنتے ہیں تو اس طرح اپنی آنکھوں سے گھورتے ہیں جیسے وہ تجھ کو (اپنی جگہ سے) پھسلا دیں گے اور (حسد سے جلکر) کہتے ہیں یہ تو باؤلا ہے۔	وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝	،،	،،	،،
اور جسکا اعمال نامہ اسکے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ (افسوس سے) کہے گا کاش میرا اعمالنامہ مجھکو نہ ملتا اور مجھکو اپنے حساب کی خبر ہی نہ ہوتی کاش اگلی موت میرا کام تمام کر دیتی ہائے افسوس میں نے جو (دنیا میں) دولت کمائی وہ بھی کچھ کام نہ آئی میری حکومت بھی خاک میں ملگئی (حکم ہوگا) اسکو پکڑ لو (باندھ لو) گلے میں طوق	وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۥ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۝ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ	۱	الحاقہ ۶۹	،،

ف سعید ابن جبیر نے کہا احمق ایک وادی ہے جہنم میں ۱۲ ف لرزنے لگے زلزلہ آئے اور زمین پھٹ جائے تم اس میں دھنس جاؤ اس آیت سے صاف یہ ثابت ہے کہ پروردگار آسمان پر ہے یعنے اوپر کی جانب ہمارے شیخ امام ابن تیمیہ رح نے فرمایا اللہ کا آسمان پر ہونا اور عرش پر ہونا دونوں کا ایک ہی مضمون ہے ۱۲ ف سچ تھا یا جھوٹ پتھراؤ کی آندھی سے وہ سخت ہوا مراد ہے جس سے کنکر پتھر اڑ کر بدن پر لگتے ہیں ۱۲ ف باقی غیب کا علم اللہ ہی کو ہے قیامت کا وقت اسی کو معلوم ہے ۱۲ ف پیغمبر دیوانے ہیں جیسے کافر کہتے ہیں یا خود وہ دیوانے ہیں یعنے عنقریب اللہ تجھکو غلبہ دیگا اور کافر ذلیل اور خوار ہونگے اسوقت معلوم ہو جائیگا کون پاگل تھا ۱۲ ف یعنے تو انکے معبودوں کو برا کہنا چھوڑ دے اور انکے ساتھ نرمی کرے تو وہ بھی تیرے ساتھ نرمی اور ملائمت سے پیش آئیں اس آیت میں اللہ نے اپنے پیغمبر کو کافروں اور مشرکوں کے ساتھ نرمی اور ملائمت کرنے سے منع فرمایا اسی کو مداہنت کہتے ہیں یہ سخت گناہ ہے کافروں اور مشرکوں سے کھلا دشمنی اور عداوت رکھنا چاہیئے ۱۲ ف یعنے دنیا میں انکو طرح طرح کے مزے اور آرام دیں گے تاکہ وہ اور زیادہ غافل ہو جائیں اور غفلت ہی میں مریں مرتے ہی جہنم میں داخل ہوں یہ اللہ کا استدراج اور مکر ہے خدا کی پناہ ایک حدیث میں ہے جب کوئی بندہ گناہ کرتا جائے اور پروردگار اسکو دنیا زیادہ دیتا جائے تو سمجھ لو کہ یہ اللہ کا استدراج ہے ۱۲ ف یعنے تیری بات نہیں سنتے کہ ٹیکس دینا ہوگا اور یہ بوجھ ان کو مشکل گزرتا ہے ۱۲ ف اسلئے تیری بات سننے کی انکو ضرورت نہیں ۱۲ ف مداہنت سے بھیرتے ہیں غصہ سے بری نگاہ کرتے ہیں حسن نے کہا جسکو نظر لگ جائے تو یہ آیت پڑھکر دم کرنا مسنون ہے ۱۲ ف یعنی میں جاہل ہی رہتا جیسے دنیا میں تھا مطلب یہ تھا اعمال کا اجمال بھی نہ تھا ۱۲ ف میرا نام و نشان مٹ جاتا یا دنیا ہی میں مجھکو موت آ جاتی [illegible] ۱۲

			الجحيم صلوه ثم في سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فاسلكوه انه كان لا يؤمن بالله العظيم ولا يحض على طعام المسكين فليس له اليوم ههنا حميم ولا طعام الا من غسلين لا ياكله الا الخاطئون	ڈالو پھر دوزخ میں دھکیل دو پھر ستر ہاتھ کی ایک زنجیر میں اسکو پرودو کیونکہ یہ (دنیا میں) اللہ تعالے پر یقین نہیں رکھتا تھا جو سب سے بڑا ہے اور محتاج کو کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا تھا اب اسکا یہاں کوئی دل جلا دوست نہیں اور نہ ان کے لیے (یہاں) کھانا ہے مگر (دوزخیوں کا) پیپ لہو یہ کھانا وہی کھائیں گے جو گنہگار ہیں (یعنے مشرک اور کافر)۔
″	المعارج	١	انهم يرونه بعيدا ونريه قريبا	یہ لوگ قیامت کو دور از قیاس سمجھتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ نزدیک ہے (ضرور آنے والی ہے)۔
″	″	٢	فمال الذين كفروا قبلك مهطعين عن اليمين وعن الشمال عزين ايطمع كل امرئ منهم ان يدخل جنة نعيم كلا	تو (لے پیغمبر) ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے داہنے اور بائیں طرف سے جٹ کے جٹ تیری طرف دوڑتے آتے ہیں کیا ان میں کا ہر کوئی یہ امید رکھتا ہے کہ وہ آرام کے باغ (بہشت) میں جائیگا یہ کبھی ہونا نہیں
″	الجن	١	ومن يعرض عن ذكر ربه يسلكه عذابا صعدا	اور جو کوئی اپنے مالک کی یاد سے منہ موڑے تو وہ اسکو سخت عذاب میں لیجائے گا
″	″	٢	حتى اذا راوا ما يوعدون فسيعلمون من اضعف ناصرا واقل عددا	(یہ کافر اس وقت تک ماننے والے نہیں) جبتک وہ اس عذاب کو دیکھ نہ لیں جسکا ان سے وعدہ ہے تب وہ جان لیں گے کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کا جتھہ گنتی میں کم ہے
٢٩	المدثر	١	انه كان لاياتنا عنيدا سارهقه صعودا انه فكر وقدر فقتل كيف قدر ثم قتل كيف قدر ثم نظر ثم عبس وبسر ثم ادبر واستكبر فقال ان هذا الا سحر يؤثر ان هذا الا قول البشر ساصليه سقر وما ادراك ما سقر لا تبقي ولا تذر لواحة للبشر عليها تسعة	وہ تو ہماری آیتوں کا منکر ہے (قرآن کو جادو کہتا ہے) میں اسکو عنقریب (دوزخ میں) صعود پر چڑھاؤنگا کیونکہ (جب اس سے قرآن کو پوچھا گیا) تو سوچنے لگا اور اٹکل دوڑائی پھر خدا کی مار کیا اٹکل دوڑائی پھر خدا کی مار کیسی اٹکل دوڑائی پھر سوچا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا پھر پیٹھ پھیر کر چلتا ہوا اور شیخی میں آگیا کہنے لگا (ہو نہ ہو) یہ قرآن (ایک قسم کا) جادو ہے (جو ہمیشہ سے) چلا آتا ہے (ہو نہ ہو) یہ آدمی کا بنایا ہوا کلام ہے میں عنقریب اسکو دوزخ میں جھونک دونگا اور (اے پیغمبر) تجھے کیا معلوم دوزخ کیسی بلا ہے وہ کچھ باقی نہ رکھیگی کچھ نہ چھوڑیگی کھال کو جلا کر کالا کر دے گی اس پر انیس (داروغہ) مقرر

ف اسکی دبر میں الکر منہ سے نکالو ابن عباس سے ایسا ہی منقول ہے کلبی نے کہا اس زنجیر میں دوزخی اسطرح پڑے جائیں گے جیسے موتی دھاگے میں [illegible] پروردگار کا حکم ہوگا اسکو پکڑو تو ستر ہزار فرشتے اسپر لپکیں گے اور ہر چیز اسکو ہیبایئگی وہ کہیگا مجھے تیرا کیا قصور کیا وہ جواب دیگی پروردگار تجھپر غصے ہے تو ہر چیز تجھپر [illegible] ع از خدا گشتی اہمہ چیز از تو گشت ۱۲ ف یعنے خود تو کھلانا درکنار دوسروں کو بھی یہ نہیں کہتا تھا کہ محتاجوں کو کھانا کھلاؤ مطلب یہ ہے کہ خود بھی بخیل تھا اور دوسروں کو بھی [illegible] چاہتا تھا کہ بخیل ہو جائیں غریب اور مسکین کو کھانا نہ دیں۔ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ کفر کے بعد پھر بخیلی کرنا سخت گناہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ بخیل اللہ کا دشمن ہے گو عابد [illegible] ہو اور سخی اللہ کا دوست ہے گو گنہگار ہو سخی آدمی کی زندگی بڑی چین سے گذرتی ہے ہزاروں آدمی اس کے ساتھ جان دینے کو تیار رہتے ہیں اور آخرت میں بھی اسکے لیے [illegible] چین ہے ابو الدرداء اپنی بی بی سے کہتے سالن میں شوربہ بہت رکھا کر کہ محتاجوں کے کام آئے اور کہتے عذاب کی زنجیر آدھی تو ایمان کی وجہ سے اتر گئی آدھی محتاج کو کھلانے کی ترغیب سے ہم کھولنا رہا ہیں ۱۲ ف ایک حدیث میں ہے اگر غسلین کا ایک ڈول زمین پر ڈالدیا جائے تو ساری دنیا میں بدبو پھیل جائے حاکم نے کہا یہ صحیح ہے ۱۲ ف یہ کافر مردود آنحضرت صلعم کے گرد جھنڈ کے جھنڈ دوڑتے آتے اور آپ پر ٹھٹھا کرتے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف مشرک کہتے تھے اگر مسلمان بہشت میں جائیں گے تو ہم ان سے پہلے بہشت میں پہونچیں گے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف دوزخ کے عذاب بھی بعضوں نے کہا صعد ایک چکنی چٹان ہے دوزخ میں دوزخیوں کو اسپر چڑھنے کا حکم دیا جائیگا۔ بڑی مشکل سے سخت تکلیف اٹھا کر چڑھیں گے جب اسکے اوپر پہونچیں گے تو پھر نیچے گرا دئے جائیں گے پھر چڑھنے کا حکم ہوگا ۱۲ ف عذاب سے مراد [illegible] عذاب ہے کافر مسلمانوں کو کمزور اور شمار میں تھوڑا سمجھتے تھے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ (باقی در حاشیہ)

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			عَشِيرَةٍ ۔	ہیں ۔
۲۹	المدثر	۲	فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ۙ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۙ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ۭ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۙ كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۭ	ان کو کیا ہوا ہے (قرآن کی) نصیحت سے منہ موڑ لیتے ہیں گویا وہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر کو دیکھکر بھاگے اُس پر (یہ حوصلہ) ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسکو (خدا کی طرف سے) کھلی ہوئی کتابیں ملیں یہ ہونا نہیں بات یہ ہے کہ انکو آخرت کا ڈر ہی نہیں ف
”	القیمۃ	۲	فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ۙ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۙ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ۙ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۙ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۙ	تو وہ نہ تو (دنیا میں) ایمان لایا اور نہ نماز پڑھی البتہ یہ کیا کہ پیغمبر اور قرآن کو جھٹلایا اور منہ موڑ لیا پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں پاس چلدیا اری تیری خرابی خرابی پر خرابی پھر تیری خرابی خرابی پر خرابی ف
”	الدھر	۱	إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝	ہم ہی نے کافروں کے لیے (آخرت میں) زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ (یہ سب چیزیں) تیار کر رکھی ہیں ۔
”	المرسلت	۱	انطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ۝ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝	(کافروں سے اسدن کہا جائیگا) اب جسکو تم دنیا میں جھٹلایا کرتے تھے اسکی طرف چلو (یعنے دوزخ کی طرف دوسرے ادھر) سائے کیطرف چلو جسکی تین شاخیں ہیں (دھواں اوپر اٹھکر تین ٹکڑے ہو گیا ہے) نہ تو اسمیں ٹھنڈک ہے اور نہ آگ کی لپٹ کا بچاؤ ہے اسمیں سے ایک محل برابر برابر چنگاریاں اڑ رہی ہیں گویا وہ زرد اونٹ (یا جہازکی کالی رسیاں) ہیں اسدن یعنی قیامت کے دن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی
”	”	۲	كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝	(اے جھٹلانیوالو تم دنیا میں چند روز تک کھا پی لو اور تھوڑا سا مزہ اٹھا لو تم گنہگار ہو اسدن جھٹلانیوالوں (گنہگاروں) کی خرابی ہوگی ۔
”	”	”	وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝	اور جب ان گنہگاروں سے کہا جاتا ہے (نماز کے لیے) جھکو تو جھکتے نہیں (نماز نہیں پڑھتے) اسدن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی تو اب قرآن کے بعد (اس سے بڑھکر) کونسا کلام ہے جسپر وہ ایمان لائینگے ف
۳۰	النبا	۱	عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝	یہ کافر لوگ آپس میں کیا پوچھا پاچھی کر رہے ہیں اس بڑی بات (قیامت یا قرآن) کو پوچھ رہے ہیں جسمیں وہ اختلاف کر رہے ہیں ہرگز نہیں انکو اب (عنقریب) معلوم ہو جائیگا پھر یہی کہتے ہیں ہرگز نہیں انکو عنقریب معلوم ہو جائیگا
”	”	۲	فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا	(تم قیامت کے دن انسے کہینگے) اب اپنے کیے کا مزہ چکھو ہم تو

[illegible] کافروں نے کہا قرآن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے ہم میں سے ہر شخص کے سرہانے صبح کو ایک کھلی ہوئی کتاب [illegible] کی طرف سے [illegible] کے پیغمبر ہیں تو ہم آپکو مانیں گے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف اسی لیے ایسی بیہودہ باتیں بناتے ہیں ہاں تو تم گدھوں کی طرح [illegible] کیا [illegible] مرتے ہی تم کو دوزخ کا کندہ کیوں نہ بنا لے ۱۲ ف پیغمبر اور قرآن پر یقین کیا ۱۲ ف پیغمبر کی مجلس سے اٹھ گیا ۱۲ ف کہتے ہیں آں حضرت [illegible] تیری خرابی وہ مردود کہنے لگا تم مجھ کو کیا ڈراتے ہو نہ تم نہ تمہارا مالک کچھ بگاڑ سکتے ہیں اس ملک میں میری عزت سب سے زیادہ [illegible] عباس رضی اللہ عنہ نے کہا پہلے آں حضرت نے اپنی طرف سے ابوجہل کو یہ فرمایا کہ تیری خرابی پھر اللہ نے ایسا ہی اتارا ۱۲ ف کہتے ہیں یہ آیت [illegible] حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھنے کا حکم دیا وہ کہنے لگے نماز پڑھنا تو جھکنا ہے ہمکو جھکنے میں شرم معلوم ہوتی ہے آں حضرت [illegible] کا جس میں رکوع اور سجدہ نہ ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آخرت میں کافروں سے کہا جائیگا جب وہ سجدے کے لیے بلائے [illegible] حدیث میں ہے کہ جبکوئی [illegible] [illegible] قیامت [illegible] قرآن سنایا [illegible]

	سورة	آیت		
			عَذَابًا ۝	(روز بروز) تمہارا عذاب بڑھاتے جائیں گے ف
،	النّٰزعٰت	۱	يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝	کافر کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹ کر زندہ ہونگے کیا جب ہم کھوکھل ہڈیاں ہو جائیں گے کہتے ہیں (اگر ایسا ہو) تو یہ لوٹنا (بہت) نقصان دے گا ف
،	،	۲	فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ۝ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝	تو اس دن جس نے (دنیا میں) شرارت کی اور دنیا کی زندگی کو (آخرت سے) بہتر سمجھا اسکے رہنے کی جگہ دوزخ ہی ہوگی۔
،	الانفطار	۱	كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ۝	نہیں نہیں بلکہ تم بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلاتے ہو ف
،	،	۱	وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۝	اور برے بدکار لوگ دوزخ میں رہیں گے بدلے کے دن وہ اس میں داخل ہونگے اور وہ اسمیں سے (کبھی) نکلنے نہ پائیں گے ف
،	التطفیف	۱	كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ۝ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝	ایسے کاموں سے باز رہو بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں رہتی ہیں اور (اے پیغمبر) تجھ کو کیا معلوم سجین کیا ہے بدکاروں کا نامہ اعمال ایک دفتر ہے لکھا ہوا اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی جو بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلاتے ہیں اور بدلے کے دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے بڑھ جانے والا بدکار ہو جب اسکو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں بیشک بات یہ ہے کہ انکے دلوں پر انکے (برے) کاموں کا زنگ بیٹھ گیا ہے بیشک یہ لوگ اسدن اپنے مالک کے (دیدار) سے محروم ہونگے پھر وہ دوزخ میں جائینگے پھر (جب وہ دوزخ کو دیکھیں گے تو انسے) کہا جائیگا یہی تو وہ (دوزخ) ہے جسکو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے۔
،	،	،	إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝ وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۝	بیشک گنہگار لوگ (دنیا میں) ایمان والوں پر ہنستے تھے (مسخرہ پن کرتے تھے) اور جب انپر سے گذرتے تھے تو (انپر) آنکھ مارتے تھے اور جب (مجلس سے) لوٹ کر اپنے گھروں کو جاتے تھے تو بڑے پھولے ہوئے جاتے تھے اور جب مسلمانوں کو دیکھتے تھے تو کہا کرتے تھے یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں حالانکہ یہ (کافر) لوگ کچھ ان مسلمانوں کے نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے
،	،	،	هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝	(آپس میں کہتے جاتے ہیں) اب تو کافروں کو انکے کیے کی سزا ملی ف

ف کہتے ہیں دوزخیوں کے لیئے اس سے زیادہ سخت کوئی آیت قرآن میں نہیں اتری اس آیت سے اُس مذہب کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آخر چلکر دوزخیوں کا عذاب موقوف ہو جائیگا اور وہ دوزخ میں آرام سے رہنے لگیں گے ۱۲ ف یعنے دوبارہ زندگی ہوگی ۱۲ ف پیغمبر جن باتوں کا وعدہ کرتے ہیں وہ پیش آئیں گی عذاب اوٹھانا پڑیگا (اگر دنیا میں یہ) کہتے تو اپنی جائداد دوسرے سے چھینا پڑے گا ایک زمین کے ہزاروں مدعی ہونگے ۱۲ ف اتنا نہیں سمجھتے کہ قیامت ہمارے نزدیک کوئی مشکل کام نہیں ۱۲ ف [illegible] کفر میں گرفتار رہا ۱۲ ف آدمیو تم صرف یہی نہیں کہ خدا سے غافل ہو بلکہ الخ ۱۲ ف جو سخت کفر ہے ۱۲ ف ہمیشہ اس میں رہیں گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور وہ [illegible] اس سے جدا نہ تھے یعنے قبر میں بھی دوزخ کی گرمی انکو لگا کرتی تھی ۱۲ ف جس میں کفار اور شیاطین کے نام اور انکے اعمال سب درج ہیں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے نام بھی وہیں درج ہونگے [illegible] ہے اس کی روح سجین میں پہونچائی جاتی ہے سجین ایک چٹان ہے ساتویں زمین کے تلے جہاں یہ دفتر رہتا ہے بعضوں نے کہا خود اس دفتر کا نام سجین ہے حدیث میں ہے کہ سجین ساتویں زمین ہے جو سب سے نیچے ہے ۱۲ ف گناہ کرتے کرتے دل سخت یا سیاہ ہو گئے ہیں حدیث میں ہے کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اسکے دل پر ایک کالا نکتہ لگ جاتا ہے اگر اسنے توبہ کی اور استغفار کیا تو دل صاف ہو جاتا ہے اگر پھر وہی گناہ کیا تو وہ نکتہ بڑا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ [illegible] سارے دل کو ڈھک لیتا ہے کلا بل ران علی قلوبهم میں ران سے یہی مراد ہے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ ف یعنے قیامت کے دن ۱۲ ف [illegible] اس کی رحمت اور کرم سے ۱۲ ف [illegible] کے کافر جیسے ابو جہل ولید بن مغیرہ عاص بن وائل ان کے ساتھی ۱۲ ف [illegible] دل لگی کرتے ہوئے ۱۲ ف مسلمانوں کے طعن و تشنیع سے دل بہلاتے ہوئے ۱۲ ف [illegible] کی باتوں میں [illegible] آخرت کی امید دنیا کے مزوں سے [illegible] ہیں یہ چار باتیں [illegible] کافروں کی یہاں [illegible] ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۰	الانشقاق	۱	وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖۙ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًاۙ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًاؕ اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًاؕ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚۛ بَلٰۤى ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًاؕ	اور جسکو اسکا نامہ اعمال اسکے پیٹھ کے پیچھے سے (بائیں ہاتھ میں) ملیگا وہ موت کو پکاریگا اور دوزخ میں جا پڑیگا وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ (دنیا میں) مگن رہتا تھا وہ سمجھتا تھا کہ اسکو (خدا کے پاس) ہرگز لوٹ کر جانا نہیں ہے کیوں جانا تو ضرور تھا اور اسکا مالک (دنیا میں) اسکو برے کام کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا
″	″	″	فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَۙ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۖ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍۙ	انکو کیا ہوا جو (قرآن پر) ایمان نہیں لاتے اور جب انکو سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے بلکہ یہ کافر (الٹا) اور پیغمبر کو جھٹلاتے ہیں اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے جو (خیال) وہ دل میں رکھتے ہیں تو انکو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری سنادے۔
″	البروج	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِؕ	بیشک جن لوگوں نے ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو آگ میں جلایا پھر انہوں نے توبہ نہیں کی انکے لیے (آخرت میں) دوزخ کا عذاب ہے اور (دنیا میں) جلنے کا عذاب ف
″	″	″	بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ تَكْذِيْبٍۙ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌۚ	بات یہ ہے کہ کافر رنج کو جھٹلانے میں (لگے) ہیں ف اور اللہ تعالی انکو سب طرف سے گھیرے ہوئے ہے ف
″	الطارق	۱	اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًاۙ وَّاَكِيْدُ كَيْدًاۚ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا	بیشک (اے پیغمبر) یہ کافر تجھکو نقصان پہنچانے کیلئے (اوپر) فریب کر رہے ہیں اور میں بھی داؤں فریب کر رہا ہوں تو (اے پیغمبر) ان کافروں کو مہلت دے (بہت نہیں) تہوڑی سی مہلت
″	الاعلیٰ	۱	وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَىۙ الَّذِیْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰىۚ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰىؕ	اور جو بدبخت ہی بڑی سخت آگ میں جلنے والا ہے وہ اس سمجھانے سو بہاگتا رہیگا پھر اس آگ میں نہ کمبخت مریگا اور نہ (اچھے حال سے) جیئے گا۔
″	الغاشیۃ	۱	اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَۙ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَؕ	البتہ جو کوئی (ان میں سے) منہ پھیریگا اور کفر اختیار کریگا تو اللہ تعالے اسکو عذاب (دوزخ کا) بڑا عذاب کرے گا ف
″	الفجر	۱	يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِیْۚ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌۙ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌؕ	وہ کہیگا کاش میں اپنی (آخرت کی) زندگی کے لیے آگے سے کچھ رسامان بھیجتا اسدن خدا تعالی ایسی سزا دیگا جو کسینے ویسی سزا دی ہوگی اور ایسا (مضبوط) جکڑیگا کہ ویسا کسینے نہیں جکڑا ہوگا۔
″	البلد	۱	يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًاؕ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌؕ	وہ (شیخی میں آکر) کہتا ہے میں نے تو ڈھیروں روپیہ اڑا دیا کیا وہ یہ سمجھتا ہے جیسے اسکو کسینے (خرچ کرتے ہوئے) نہیں دیکھا۔

ف نامۂ اعمال پیٹھ پیچھے ہی کہیگا ہائے ہائے موت تو کیوں نہیں آتی کہ میں عذاب سے بچ جاؤں۔ کہتے ہیں اسکا داہنا ہاتھ تو گردن سے بندھا ہوگا اور بایاں ہاتھ پیٹھ پیچھے کر دیا جائیگا اسی میں نامۂ اعمال دیدیا جائیگا ۱۲ ف یا جو مال و دولت اسکے پاس ہے اس میں کمی آنے والی نہیں جیسے حدیث میں ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور ۱۲ ف یعنے سجدہ تلاوت نہیں کرتے بعضوں نے کہا نماز نہیں پڑھتے ۱۲ ف جیسا اوپر گذر چکا کہ خندق کی آگ پھر کی اٹھی اور یہ ظالم سب جلکر مر گئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے انکے لیے آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے یعنے دوزخ کی سردی کا اور دوزخ کے بعد آگ میں جلنے کا عذاب پہلے سردی سے تکلیف اٹھائیں گے پھر گرمی سے اسی طرح ہوتا رہیگا ۱۲ ف انکو جھٹلانے کی عادت پڑ گئی ہے وہ فرعون اور ثمود وغیرہ اگلے کافروں کے قصے سنانے سے بھی اپنی شرارت سے باز نہیں آتے ۱۲ ف وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے نہ بھاگ سکتے ہیں [illegible] مکہ کے کافر دارالندوہ میں جمع ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت صلاح کرنے لگے جسکا قصہ اوپر گذر چکا ہے کسی نے کہا مار ڈالو کسی نے کہا قید کر لو اللہ تعالیٰ نے [illegible] آنحضرت صلعم کو خبردار کر دیا اور فرمایا کہ وہ داؤں کر رہے ہیں میں بھی انکے داؤں کا بدلا انکو دینے والا ہوں وہ ہو رہا تھا کہ آنحضرت صلعم کو تو انکے ہاتھ [illegible] جن جن کو وہ خود دارے گئے اللہ نے ذلیل ہونے والوں کی سزا کو اسراف نے داؤں فرمایا یہ عرب کا محاورہ ہے جیسا اوپر کئی بار گذر چکا ہے ۱۲ ف ابھی چند [illegible] والی ہے خدا میرے اور قرشی کی ہلاکت کی خواہش ظاہر کرتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف یہ مطلب ہے [illegible] انکو سمجھا تا رہ مگر جو [illegible] منہ پھیرے اور کفر اختیار کرے [illegible] جو کوئی منہ پھیرے اور کفر اختیار کرے اسپر تو [illegible] کی [illegible] کہیں ہاتھ ہی ۱۲

۳۰	البلد	۱	وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ۝	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا وہ بائیں جانب والے (یا منحوس بدنصیب) ہونگے انپر آگ ڈالکر (سب طرف سے) بند کردیں گے ف۱
،،	الشمس ۹۱	۱	[۳۴۱] وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ۝	اور جسکی جان کو اسنے دبا دیا (خاک میں ملا دیا یا بگاڑ دیا) وہ تباہ ہو چکا ف۲
،،	الليل	۱	[۳۴۲] وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى ۝ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى ۝	اور جس نے اللہ کی راہ (دینے) میں بخیلی کی اور (آخرت) سے بے پروائی کی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اسکو آہستہ آہستہ مشکل میں پھانس دینگے ف۳ جب وہ دوزخ میں جاکر گریگا تو اسکا مال (کچھ) اسکے کام نہ آئیگا۔
،،	،،	،،	[۳۴۳] لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۝	اس میں وہی جائیگا جو بڑا بدبخت (حق بات کو) جھٹلاتا اور (اس سے) منہ پھیرتا رہا ف۴
۳۰	العلق ۹۶	۱	[۳۴۴] أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى ۝ عَبْدًا إِذَا صَلَّى ۝ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى ۝ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى ۝ أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۝ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى ۝ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۝	تو نے دیکھا جب ایک بندہ (حضرت محمدؐ) نماز پڑھے تو وہ (اسکو) روکتا ہو ف۵ بھلا بتلا تو سہی اگر وہ (بالفرض) ہدایت پر ہو یا اچھی بات کا حکم کر رہا ہو تب بھی بتلا تو سہی اگر وہ (سچے دین کو) جھٹلاتا ہو اور (اس سے) منہ موڑ رہا ہو تب بھی وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے ف۶ وہ یہ سمجھ لے کہ اگر (ایسی شرارتوں سے) باز نہ آئیگا تو ہم (قیامت کے دن) اسکی چوٹی پکڑ کر گھسیٹیں گے چوٹی کیسی کمبخت جھوٹی بدکار (چوٹی) اسکو چاہیے اپنے یار دوستوں کو بلائے ف۷
،،	البینہ ۹۸	۱	[۳۴۵] لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝	کتاب والے اور مشرک جو کافر ہیں وہ (اپنے کفر سے) باز آنیوالے نہیں تھے اُسوقت تک کہ ایک کھلی دلیل انکے پاس نہ آجائے۔
،،	،،	،،	[۳۴۶] إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۝ أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝	بیشک کتاب والوں اور مشرکوں میں سے جو کافر رہے ف۸ وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی آگ میں ہونگے ہمیشہ اسی میں رہیں گے وہ ساری خلقت میں بدتر ہیں ف۹
،،	الماعون ۱۰۷	۱	[۳۴۷] أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝ فَذَلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝	(اے پیغمبر) تو نے اس شخص کو دیکھا جو بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلاتا ہے پھر یہی شخص یتیم کو دھکا دیتا ہے ف۱۰ اور محتاج کو (خود کھلانا تو کیا) اسکے کھلانے کے لیے دوسروں کو بھی آمادہ نہیں کرتا (رغبت نہیں دلاتا)

صِفَاتُ الْفَاسِقِينَ ۲۹

باب ۲۹ فاسقوں کا بیان

ف۱ یعنے دوزخ کے دروازے بند کردیے جاویں گے کسی طرف سے نہ ہوا آنے پائے گی نہ وہ بھاگ کر نکل سکیں گے ۔ ف۲ نامراد ہوا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جس نے اپنی جان کو دبا دیا وہ نامراد ہوا گھاٹے میں آگیا۔ بعضوں نے کہا قسم کا جواب محذوف ہے یعنے اللہ تعالیٰ نے قریش کے کافروں کو الٹ مار یگا جیسے ثمود کو الٹ مارا آگے ثمود کا بیان کیا ف۳ اچھی بات کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۔ ف۴ دھیرے دھیرے مصیبت میں لیجائیں گے یعنے وہ کام اس سے کرائیں گے جس سے دنیا اور آخرت دونوں میں تکلیف ہو صحیح حدیث میں ہے ہم آپ کے ساتھ ایک جنازے میں تھے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا دوزخ یا بہشت میں لکھا جاچکا ہے تب صحابہ رضی نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم عمل کیوں نہ کریں (کوشش سے کیا فائدہ جو لکھا ہے وہ پورا ہوگا) آپ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ ہر شخص کو وہی آسان کیا جائیگا جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اگر نیکوں میں ہے تو نیکوں کا عمل اسکے لیے آسان کیا جائیگا اگر بدبختوں میں ہے تو بدبختوں کا عمل اسکے لیے آسان کیا جائیگا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی سے للعسریٰ تک ف۵ حق بات یعنے سچے دین کو پیغمبروں نے جو بات بتلائی اسکو جھٹلاتا رہا اس آیت سے مرجیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ دوزخ میں وہی جائیگا جو کافر ہے مومن کتنا ہی گنہگار ہو دوزخ میں نہیں جائیگا اہل حدیث کہتے ہیں کہ دوسری بہت آیتوں سے اور حدیثوں سے گنہگار کا دوزخ میں جانا ثابت ہوتا ہے جیسے من قتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم اور ان الذین یرمون المحصنت الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرة ولھم عذاب عظیم اور ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور شفاعت کی متواتر حدیثوں میں ہے کہ گنہگار مسلمانوں کا ایک گروہ دوزخ میں چلا جائیگا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکالا جائیگا تو اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ کے اس خاص مقام میں جو کافروں اور مشرکوں کے لیے تیار کیا ہے وہی بدبخت جائیگا جس نے حق بات کو جھٹلایا ۱۲ (دیاقی یہ در صفحہ ...)

نمبر	سورت	آیت	متن	ترجمہ
۱	البقرۃ ۲		وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	اور گمراہ نہیں کرتا ہے جو حکم نہیں مانتے ف جو اللہ کے اقرار کو پکا کرکے پھر توڑتے ہیں اور جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم کیا اس کو توڑتے ہیں اور ملک میں فساد مچاتے ہیں یہی لوگ ٹوٹا اٹھائیں گے ف
۶	النساء ۴	۱۶	وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝	اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ اپنا نقصان آپ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے حکمت والا ف اور جو کوئی خطا (صغیرہ) یا گناہ (کبیرہ) کرے پھر ایک بے قصور پر اس کو تھوپ دے (جیسے طعمہ نے کیا) تو اس نے طوفان اور کھلا گناہ سر پر لیا ف
۸	الانعام ۶	۱۴	اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝	جو لوگ گناہ سمیٹتے ہیں وہ اپنے کیے کی سزا جلدی پائیں گے۔
۸	۸	۱۵	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰي نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝	اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں جو گنہگار ہیں انہی کو بڑا بنایا ف اس لیے کہ وہ اس بستی میں مکاری کریں ف اور وہ اپنی جانوں سے آپ مکاری کرتے ہیں ف اور سمجھتے نہیں ف اور جب انکے پاس کوئی نشانی آتی ہے ف تو کہتے ہیں ہم تو کبھی ایمان لانیوالے نہیں جب تک اللہ کے پیغمبروں کو جو چیز ملی ہے (یعنے پیغمبری) وہ ہم کو نہ ملے ف اللہ خوب جانتا ہے جہاں وہ پیغمبری رکھتا ہے جن لوگوں نے (یہ) قصور کیا ف انکو خدا کے پاس انکی مکاری کی سزا میں جلد ذلت ہوگی اور سخت مار پڑے گی۔
۲۰	العنکبوت ۲۹	۱	اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝	کیا جو لوگ برے کام کر رہے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمسے بچ کر نکل جائیں گے (ہماری قابو سے باہر ہو جائیں گے) انکا برا خیال ہے ف
۲۱	السجدۃ ۳۲	۲	وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝	اور جن لوگوں نے نافرمانی کی (گنہگار رہے) انکا ٹھکانا دوزخ ہے ہر بار جب وہاں سے نکل جانا چاہیں گے پھر اسی میں ڈالدیے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے ف
۲۲	فاطر ۳۵	۲	وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ	اور جو لوگ (اے پیغمبر تیرے ستانے کو) بری تدبیریں مکر کرتے ہیں ان کو

ف یعنے فاسق اور بدکاروں کو اللہ جل شانہ نے اسی سورت میں دو تین مثالیں بیان کیں ایک تو آگ سلگانے والے کی دوسری بارش و اندھیری کی اسپر کافر کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے ایسی مثالیں بیان کرنا تب یہ آیت اتری اکثر مفسرین نے یوں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں مکھی کی مثال بیان کی اور سورہ عنکبوت میں مکڑی کی اسپر کافر کہنے لگے عیب ہے ایسی ذلیل چیزوں کی مثال لانا بے شرمی ہے ارشاد ہوا کہ مکھی اور مکڑی تو بڑی ہے ایک مچھر کی بھی مثال بیان کرنے میں اللہ نہیں شرماتا مچھر سے بڑی مکھی اور مکھی سے بڑی مکڑی ہے فما فوقہا سے یہ مراد ہے کہ مچھر سے بڑی چیز کی اور بعض نے کہا کہ فوقہا سے یہ مراد ہے کہ مچھر سے بھی کم جیسے حدیث میں ہے کہ ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر مچھر کے بازو کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا نہ دیتا اصل یہ ہے کہ مثال بیان کرنا بڑی دانائی اور دوراندیشی ہے اور عمدہ مثالیں لا کر مطلب سمجھانا بڑی فصاحت اور بلاغت کی دلیل ہے مگر کافر خود احمق اور بے وقوف تھے کہ مثال بیان کرنا انہوں نے عیب سمجھا ۔ گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است ۱۲ ف۲ یہ صفت بیان کی اللہ تعالیٰ نے حکم نہ ماننے والوں یعنے فاسقوں اور بدکاروں کی اللہ تعالیٰ کے اقرار سے مراد وہ اقرار ہے جو روز الست میں اللہ تعالیٰ نے سب ارواح بنی آدم سے لیا تھا ۱۲ ف یعنے ایک کے گناہ میں دوسرا نہیں پکڑا جائیگا جو گناہ کریگا اسکی سزا پاویگا ۱۲ ف یعنے پہلے تو ایک ہی گناہ اسنے کیا تھا اب ایک روہ اور چڑھا یا دوسرے بے قصور کو پھنسا دیا تو طوفان جوڑنیکا ایک دوسرا گناہ ہوا دونوں کا بوجھ اسکے سر پر ہوگا ۱۲ ف جیسے مکہ میں جو بڑے لوگ ہیں امیر اور مالدار وہی زیادہ شریر اور بدکار ہیں اسی طرح ہمیشہ ہوا ۱۲ ف امیر اور رئیس اور نواب اکثر ایسے ہی لوگ ہیں خدا پرست اور نیک بخت لوگ اکثر غریب اور ناتواں ہیں ۱۲ ف اور فریب جھوٹ دغا بازی فسق و فجور ۱۲ ف لوگوں کو زبردستی ایمان لانے سے روکیں بات دن گناہ اور ظلم میں پھنسے رہیں ۱۲ ف کیونکہ انکا وبال خود انہی پر پڑے گا ۱۲ ف یعنے تعجب ہے فریب دیتے ہیں ۱۲

(باقی در صفحہ ۳۳۱)

الفتح ١

فَسَآءَ دَآئِرَةُ ۚ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۔ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

سخت عذاب ہوگا اور ان کا مکر خود ہی تباہ ہو گا ف اور منافق مرد اور منافق عورتوں اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں کو سزا دے ف جو اللہ کے حق میں (طرح طرح کی) بدگمانیاں رکھتے ہیں اب یہی مصیبت کے چکر میں آگئے اور خدا کا غضب انپر نازل ہوا اور اس نے انکو پھٹکار دیا اور اسکے علاوہ اس نے انکے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

صفات المنافقين

باب۳ منافقوں کا بیان

البقرہ ٢

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۚ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ

کچھ لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو (منہ سے تو) کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن (قیامت) پر مگر انکو یقین نہیں ف اللہ اور مومنوں سے دغا بازی کرتے ہیں وہ اپنے آپکو دغا دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے ف ان کا دل (پہلے ہی سے) بیمار تھا اللہ تعالے نے اور زیادہ بیمار کر دیا اور جھوٹ بولنے کی سزا میں دکھ کی مار پڑے گی جب ان سے کہو ملک میں فساد مت پھیلاؤ تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں سن لو یہی لوگ فسادی ہیں پر نہیں سمجھتے اور جب ان سے کہو ایمان لاؤ جس طرح اور (سچے) لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کیا ہم بھی الو بن جائیں جس طرح الو ایمان لائے ہیں ہم بھی ایمان لائیں سن لو وہ خود الو ہیں پر نہیں جانتے ف اور یہ لوگ جب (سچے) ایمان داروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایماندار ہیں اور جب اکیلے اپنے شیطانوں کے ساتھ ہوتے ہیں ف تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں (اجی) ہم تو دل لگی کرتے ہیں ف اللہ جل شانہ ان سے دل لگی کرتا ہے اور ان کو شرارت میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے ف یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے راہ کے بدلے گمراہی مول لی تو

ف مراد وہ مکر ہے جو کافروں نے دار الندوہ میں جمع ہو کر کیا تہا کہ ہر ایک قبیلے کا ایک ایک آدمی اٹھے اور سب مل کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بارگی وار کریں تو بنی ہاشم سب قبیلوں سے لڑ نہ سکیں گے۔ شیطان لعین نے اور سب مشرکوں نے اسکو پسند کیا تہا لیکن اللہ تعالے نے ان کا مکر چلنے نہ دیا اپنے پیغمبر کو بچا لیا اور خود یہ مکر کرنے والے ذلیل اور خوار ہوئے بڑے بڑے جنگ بدر میں مارے گئے ۱۲ ف اللہ کے ساتھ برا گمان یہ رکہتے تھے کہ اللہ اپنے پیغمبر کی مدد نہ کرے گا مسلمانوں کا غلبہ نہ ہوگا ۱۲ ف وہ مردود مسلمانوں کے لئے گردش کا انتظار کرتے رہتے تھے اللہ نے فرمایا انہی پر بری گردش پڑے گی ۱۲ ف اگلی آیت میں ان کافروں کا ذکر تھا جو کھلم کھلا کافر تھے اب اس آیت سے ان لوگوں کا بیان شروع ہے جنکو منافق کہتے ہیں یہ لوگ کافروں سے بھی بدتر ہیں اور قیامت میں انکو کافروں سے بھی زیادہ عذاب ہوگا یعنے دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ڈالے جاویں گے ۱۲ ف دغابازی اس شخص سے چلتی ہے جو دل کا حال نہ جانتا ہو اللہ تو دلوں کی بات جانتا ہے اور پیغمبر اور ایمان والوں کو بھی بتلا دیتا ہے کہ یہ لوگ دغاباز ہیں پھر انکی دغابازی کا نقصان انہی پر پڑے گا دنیا میں ذلیل ہونگے آخرت میں سخت عذاب میں مبتلا ہونگے گویا وہ اپنی جانوں کے ساتھ دغابازی کر رہے ہیں یعنے اپنی جان کو خود آفت میں ڈالتے ہیں لیکن سمجھتے نہیں ۱۲ ف یہ لوگ جو صدق دل سے مسلمان ہوئے تھے صحابہ کرام اور بعضوں نے کہا عبداللہ بن سلام وغیرہ یہ منافق عقل کے اندھے اپنے تئیں بڑا چترا اور عقلمند سمجھتے تھے اور جن لوگوں کی بیں گرفتار رکتے سیدھے اور سچے مسلمانوں کو بے وقوف اور سادہ لوح جانتے تھے اللہ نے فرمایا کہ وہ خود بے وقوف ہیں ایسا ہی ہوا کہ انکی بے وقوفی سب پر کھل گئی دنیا میں ذلیل اور خوار ہوئے اور قیامت کے دن عذاب میں گرفتار اور جن سیدھے مسلمانوں کو بے وقوف کہتے تھے وہ باعزت اور باوقار رہے دنیا میں حکومت اور دولت انکو ملی اور آخرت میں جنت سبحان اللہ ۱۲ ف جہاں سچا ایماندار کوئی نہیں ہوتا بلکہ کافروں اور منافقوں کا جگھٹا ہوتا ہے [illegible] ۱۲

			آیت	ترجمہ
			أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝	نہ ان کو اس سوداگری میں کچھ نفع ہوا نہ انہوں نے راہ پائی۔
۵	النساء	۹	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ۝ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝	(اے پیغمبر) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو منہ سے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے جو تجھ پر اترا (یعنے قرآن) اور جو تجھ سے پہلے (اور پیغمبروں پر) اترا (باوجود اس کے) وہ چاہتے ہیں کہ اپنا مقدمہ شیطان کے پاس لیجائیں ف۱ حالانکہ ان کو حکم ہو چکا ہے کہ شیطان کی بات نہ مانیں اور شیطان چاہتا ہے کہ انکو بہکا کر دور پھینک دے ف۲ اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس طرف آؤ جو اللہ تعالے نے اتارا اور رسول کی طرف ف۳ تو منافقوں کو دیکھتا ہو رک کر منہ پھیر لیتے ہیں ف۴ پھر اسوقت انکا کیا حال ہوگا کہ ذلیل اور خوار ہونگے جب انہی کے کاموں کی سزا میں ان پر کوئی مصیبت آن پڑیگی اور اسکی قسم کھاتے ہوئے تیرے پاس آئینگے کہ ہم تو صرف سلوک اور میل جول چاہتے تھے ف۵ یہی ہیں وہ لوگ جن کے دلوں کی باتوں کو اللہ جانتا ہے تو ان سے درگذر کر ف۶ اور انکو سمجھا دے ف۷ اور ایسی بات کہہ جو انکے دل پر چوٹ لگائے ف۸
۶	۶	۱۱	وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ۖ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝	اور جب تو کوئی حکم دیتا ہے تو منافق کہتے ہیں ہمارا کام مان لینا ہو مان لیا جب تیرے پاس سے (اٹھکر) باہر جاتے ہیں تو انمیں کا ایک گروہ جو تو نے یا انہوں نے کہا تہا راتوں کو بیٹھکر اسکے خلاف تجویز کرتا ہے ف۹ اور وہ جو راتوں کو صلاحیں کرتے ہیں اللہ (سب) لکہتا جاتا ہے ف۱۰ تو انسے درگذر کر اور اللہ پر بھروسا کر اور اللہ بس ہے کام بنانیوالا ف۱۱
۶	۶	۶	وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَ	اور جب انکے پاس کوئی امن کی یا ڈر کی خبر آتی ہے اسکو اڑا دیتے ہیں ف۱۲ اور اگر اڑانے سے پہلے اسکو پیغمبر اور اپنے سرداروں کو پاس لیجاتے (ان سے اس خبر کی تحقیق کرتے) تو جن لوگوں کو خبر کی تلاش رہتی ہے (ان اڑانے والوں میں سے) وہ خود اسے (یعنے پیغمبر سے اور سرداروں سے) اس خبر کو اچھی طرح معلوم کر لیتے ف۱۳ اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا اور رحمت

ف۱ کعب بن اشرف پاس جو یہودیوں کا سردار اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا دشمن اور مخالف تہا ۱۲ ف۲ یعنے حق اور سچائی سے بہت دور گمراہی اور باطل کیطرف لیجائے ۱۲ یہ آیت ایک یہودی اور منافق کے بارے میں اتری (جو اپنے کو مسلمان کہتا تہا) دونوں میں کچھ جھگڑا ہوا یہودی نے کہا اچہا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلو جو اللہ کے پیغمبر ہیں منافق نے کہا نہیں کعب بن اشرف کے پاس چلو ۱۲ ف۳ یعنے اللہ اور رسول کا حکم مانو انہی کے کلام سے اپنا جھگڑا فیصلہ کر دو ۱۲ ف۴ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ تو ہمیشہ انصاف کو فیصلہ کریگا کسی کی جانبداری نہیں کرنیکا ۱۲ ف۵ جو دوسرے کے پاس اپنا مقدمہ لیگئے تھے ۱۲ ف یہ نہیں تہا کہ ہم آپ کے فیصلے سے ناراض ہو کر دوسرے کے پاس گئے بلکہ ہمارا مطلب یہ تہا کہ دونوں خوش رہیں اور مل جاویں یعنے صرف خاطرداری اور لوگوں کو ملانا مقصود تہا نہ حق کی مخالفت کرنا ۱۲ ف یعنے انکے دل میں جو شرارت اور منافقی ہے اور دروغ گوئی پھری ہوئی ہے ۱۲ ف۶ یعنے انکو سزا مت دے خاموش ہو جا ۱۲ ف۷ کہ نفاق کا نتیجہ بہت برا ہے دنیا اور آخرت دونوں برباد ہونگے ۱۲ ف۸ یعنے کچہ اثر ہو تاکہ وہ آیندہ کو یہ نفاق اور شرارت سے توبہ کریں مثلاً یوں سمجہا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو ایک نہ ایک دن اللہ تمہارا حال کہول دیگا اسوقت ذلیل و خوار ہو گے تم مسلمانوں کے ہاتہ سے قتل ہو گے اور تمہارے بال بچے لونڈی غلام بنیں گے اور مال و متاع سب لوٹ جاویگا ۱۲ ف۹ یعنے تو نے جو حکم دیا تہا اسکے خلاف دوسری صلاح ٹہراتا ہے ۱۲ ف۱۰ خاموش ہو جا انکے نام مت کہول یا انکو سزا مت دے ۱۲ ف۱۱ بعضے کہتے ہیں یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے ۱۲ ف۱۲ امن کی خبر یہ کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی ڈر کی خبر یہ کہ مسلمانوں کو فلانے مقام پر شکست ہوئی بعضے کہتے ہیں مسلمان یا منافق یہ کرتے تھے کہ جب کوئی ایسی خبر سنتے تو آنحضرت سے عرض کرنے سے پہلے اس خبر کو مشہور کر دیتے ۱۲ ف۱۳ اور غلط خبر نہ اڑاتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اگر وہ اسکو پہونچاتے رسول کو اور اپنے اختیار والوں کو تو اسکو تحقیق کر لیتے جو ان میں تحقیق کرنیوالے ہیں ۱۲

ركوع	سورة	آية		ترجمہ
			رحمتہ لاتبعتم الشیطن الا قلیلا ○	نہ ہوتی تم پر خدا کی اور اسکی مہربانی تو تم شیطان کی راہ پر ہو جاتے مگر تھوڑے ف۱
۵	النساء ۴	۱۲	فما لکم فی المنفقین فئتین واللہ ارکسہم بما کسبوا ؕ اترید ون ان تہدوا من اضل اللہ ؕ ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا ○	(مسلمانو) تمکو کیا ہوگیا ہے تم منافقوں کے بابیں دو گروہ ہو گئے ف۲ اور اللہ نے انکے کاموں کی سزا میں انکو الٹ دیا (پھر انکو الٹا پھیر دیا یا انکو تباہ کر دیا) کیا تم چاہتے ہو کہ جسکو خدا نے گمراہ کیا اسکو راہ پر لاؤ اور جسکو اللہ گمراہ کرے اسکے لیے تو ہرگز کوئی راہ نہیں نکال سکتا ف۳
″	″	۲۰	بشر المنفقین بان لہم عذابا الیما ○ الذین یتخذون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ؕ ایبتغون عندہم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا ○	(اے پیغمبر) منافقوں کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری دے جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا عزت کی تلاش وہاں کرتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ ہی کی ہے ف۴
″	″	″	ان اللہ جامع المنفقین والکفرین فی جہنم جمیعا ○ الذین یتربصون بکم فان کان لکم فتح من اللہ قالوا الم نکن معکم ؕ وان کان للکفرین نصیب قالوا الم نستحوذ علیکم ونمنعکم من المؤمنین ؕ فاللہ یحکم بینکم یوم القیمۃ ؕ ولن یجعل اللہ للکفرین علی المؤمنین سبیلا ○ ان المنفقین یخدعون اللہ وھو خادعہم ؕ واذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالی ؕ یراءون الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا ○ مذبذبین بین ذلک ؕ لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء ؕ ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا ○	بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سبکو دوزخ میں اکٹھا کرنے والا ہے (یہ منافق وہ ہیں) جو تم کو تکتے رہتے ہیں (یعنی منتظر رہتے ہیں) اگر اللہ (تم کو فتح دی) (اور لوٹ کا مال ملا) تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف۵ اور جو کہیں کافروں کی قسمت کھل گئی (انکو کچھ فتح ہو گئی) تو (کافروں سے جا کر یوں) کہتے ہیں کیا ہم نے تمکو گھیر نہیں لیا تھا اور مسلمانوں سے نہیں بچا یا تھا تو (مسلمانو) اللہ تم میں (اور منافقوں میں) قیامت کے دن فیصلہ کر دیگا اور اللہ ہرگز کافروں کو مسلمانوں پر غالب نہیں کریگا ف۶ منافق سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ کو فریب دیتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ (اللہ) انکو فریب دے رہا ہے ف۷ اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو الکسائے ہوئے ف۸ لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں کرتے مگر تھوڑی ف۹ کفر اور ایمان کے بیچ میں ادھر (ڈانواں ڈول ہیں) (نہ پورے) ادھر (مسلمان) نہ (پورے) ادھر (کافر) اور اللہ جسکو گمراہ کرے اسکے لیے تو کوئی راہ نہیں نکال سکتا (جس سے وہ حق پر پہونچ جائے)۔
″	″	۲۱	ان المنفقین فی الدرک الاسفل من النار ؕ ولن تجد لہم نصیرا ○ الا الذین	بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں رہیں گے اور کوئی انکا مددگار (وہاں) تو نہ پائیگا مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی نیتیں

ف۱ شاذ و نادر آدمی جن کی عقل نہایت صائب ہوتی وہ شاید شیطان کے شر سے بچتے اور توحید اختیار کرتے۔ ف۲ اور ناحق آپس میں جھگڑتے ہو۔ ف۳ جب آنحضرت جنگ احد کے لیے نکلے تو عبداللہ بن ابی منافقوں کا سردار اپنی دوسرے منافقوں کو لیکر آپ کے ساتھ گیا راستے سے لوٹ کر چلا آیا اب مسلمان اسکے اور اسکے ساتھیوں کے بابیں جھگڑنے لگے کسی نے کہا اس جنگ سے لوٹ کر ہم انکو قتل کریں گے کسی نے کہا نہیں رہنے دو ظاہر میں وہ مسلمان ہیں تب یہ آیت اتری شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ظاہر میں ہی مسلمان تھے لیکن آنحضرت کے ساتھ محبت اور ملاپ جتاتے تھے اس غرض سے کہ آپکی فوج ہماری قوم پر جائے تو ہماری جان و مال بچا رہے ان کے باب میں مسلمانوں کا اختلاف ہوا کوئی کہنے لگا انسے صحبت و ملاقات ترک کرو تاکہ ایک طرف ہو جاویں کوئی کہنے لگا نہیں شاید وہ آئندہ مسلمان ہو جاویں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم کو ان لوگوں کی کیا فکر ہدایت اور گمراہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ف۴ پھر اللہ کے دوستوں کو چھوڑ کر کافروں سے جو اللہ کے دشمن ہیں عزت ڈھونڈنا صریح نادانی اور بیوقوفی ہے ہم نے بارہا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جو شخص کافروں کی خوشامد کرنے لگا اور اپنے ہم قوم لوگوں سے علیحدہ ہو کر ان سے ملگیا انکی کچھ بھی عزت نہ ہوئی بلکہ کافر بھی اسکو ذلت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اور جو شخص اچھا اور برے ہر حال میں اپنی قوم کے ساتھ رہا اسکو سب لوگ یہاں تک کہ دشمن بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ف۵ یعنی ہم بھی تو مسلمان ہیں لاؤ ہم کو بھی حصہ دو۔ ف۶ ہم نے کافروں پر اپنا احسان اس طرح سے جتاتے ہیں کہ ہم نے تمکو گھیر لیا تھا چاہتے تو تمکو قتل کر ڈالتے لیکن ہم نے تمکو چھوڑ دیا اور مسلمانوں کو ... اس طرح ... مسلمان ... کر دیں۔ (باقی صفحہ آئندہ)

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝	درست کر لیا اور اللہ کو مضبوط تھاما (یعنی اللہ پر بھروسا کیا) اور خالص اللہ کے لیے عمل کیا (دنیا رہا اور دکھانیکو) تو یہ لوگ (سچے مسلمانوں) کے ساتھ (بہشت میں) ہونگے اور اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دینے والا ہے۔
۹	المائدۃ ۵	۸	فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ۭ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰي مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۭ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝	جن لوگوں کے دلوں میں (کفر اور نفاق کی) بیماری ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ ان میں [ف۱] دوڑے جاتے ہیں [ف۲] کہتے ہیں ہمکو ڈر ہے ہم پر گردش [ف۳] نہ آ جائے [ف۴] سو اب کوئی دن ہیں اللہ (مسلمانوں کو) فتح دیتا ہے یا اور کوئی کام اپنی طرف سے (کرتا ہے) اسوقت اپنے جی کی چھپائی ہوئی بات پر پچتائیں گے [ف۵] اور (اسوقت) مسلمان (مسلمانوں سے) کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑے زور سے قسمیں کھاتے تھے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں انکے سب کام (جو کچھ بھی کیے تھے) اکارت ہوئے اور نقصان میں آ گئے [ف۶]
۱۰	الانفال ۸	۷	اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	جب منافق اور جن کے دل میں (شرک کی) بیماری تھی کہنے لگے ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکا دیا اور [ف۷] جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ تو زبردست حکمت والا ہے [ف۸]
״	التوبۃ ۹	۷	فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) انکے مال اور اولاد کی کثرت (پر تعجب [ف۹] نہ کر) اللہ اور کچھ نہیں یہی چاہتا ہے کہ انکو دنیا کی زندگی میں ان چیزوں کا عذاب لگا دے [ف۱۰] اور انکی جانیں نکلتے وقت وہ کافر رہیں [ف۱۱]
״	״	״	وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝	اور یہ منافق اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ بیشک وہ تم ہی میں کے ہیں [ف۱۲] حالانکہ وہ تم میں کے نہیں (مسلمان نہیں ہیں) بلکہ وہ ڈرپوک لوگ [ف۱۳] ہیں
״	״	״	وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ	اور (اے پیغمبر) انمیں بعضے ایسے ہیں جو زکوۃ (کے بانٹنے) میں (تجھ پر) آنکھ مارتے ہیں [ف۱۴]
״	״	۰۰	وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ	اور ان (منافقوں) میں سے بعضے ایسے ہیں جو پیغمبر کی بدی کرتے ہیں کہتے ہیں وہ تو نرا کان ہے (اے پیغمبر) کہدے کان ہے تو تمہاری بہتری کا [ف۱۵] اللہ تعالی پر یقین رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات مان لیتا ہے [ف۱۶] اور تم میں سے ایمانداروں کے لیے وہ رحمت ہے اور جو لوگ اللہ کے پیغمبر کو ستاتے ہیں انکو تکلیف کا عذاب ہوگا (مسلمانو) یہ لوگ تم کو راضی کرنیکے

ف کفر اور نفاق چھوڑ کر ایمان پیدا کیا ۱۲ ف۱ یعنی یہود اور نصاریٰ میں ۱۲ ف۲ انکی دوستی پر مرے جاتے ہیں ۱۲ ف۳ مصیبت زمانہ کا انقلاب ۱۲ ف۴ پھر کافروں کی حکومت آ جائے اور ہم بیٹھے بٹھائے چکر میں آ جاویں ۱۲ ف۵ اور کوئی کام یعنی کہ منافقوں کا پردہ ہٹ جاوے اونکا نفاق کھل جائے یا کافروں پر جزیہ مقرر کیا جائے وہ مسلمانوں کے تابعدار بن کر رہیں ۱۲ ف کوئی دن میں جب ان منافقوں کا نفاق کھل جائے گا ۱۲ ف۶ دنیا اور آخرت دونوں برباد ہوئیں دنیا میں ذلیل ہوئے آخرت میں سخت عذاب میں گرفتار ہوئے یعنی دوزخ کا نیچے کا درجہ اور یہ ملا جس میں سب سے زیادہ تکلیف ہے ۱۲ ف۷ اللہ تعالی انکا جواب یوں دیتا ہے ۱۲ ف۸ اللہ زبردست ہے جسکا بھروسا ہو اوس کا دل عزیز و مضبوط ہوگا اسوجہ سے مسلمان تمہارے مقابلہ پر خوش اور آمادہ ہیں ۱۲ ف کہ اگر اللہ تعالی ان سے ناراض ہوتا تو یہ اسقدر مالدار اور صاحب اولاد کیوں ہوتے ۱۲ ف۱۰ رات دن مال جوڑنے اور اولاد کی فکروں میں لگے رہیں ۱۲ ف۱۱ یعنے مال اور اولاد ہی کیطرف اونکا خیال ہو نہ عاقبت کی فکر نہ خدا سے کوئی غرض اگرچہ مسلمان کو بھی اپنے مال اور اولاد کی فکر ہوتی ہے مگر وہ خداوند کریم کی رضامندی کا خیال سب پر مقدم رکھتا ہے تو اس کے حق میں یہ چیزیں عذاب نہیں ہیں ۱۲ ف۱۲ یعنے سچے مسلمان ہیں ۱۲ ف۱۳ ڈرتے ہیں کہ اگر اپنے تئیں مسلمان نہ کہیں گے تو کافروں کیطرح مسلمانوں کے ہاتھ سے سزا پاویں گے ۱۲ ف۱۴ یعنے طعنہ دیتے ہیں عیب لگاتے ہیں ۱۲ ف۱۵ یعنے ہر ایک کی سن لیتا ہے اور جو کہو سو مان لیتا ہے ہوا یہ کہ ان منافق مردودوں میں سے بعضوں نے آنحضرت صلعم کی برائی کی دوسروں نے انکو منع کیا اور کہا ایسا نہ ہو آپ تک خبر پہنچ جائے انہوں نے کہا پہنچ جائے تو کیا ڈر ہے وہ تو نرے کان ہیں یعنے کان کے کچے ہیں ہم جا کر کہدیں گے کہ جھوٹ ہے وہ ہماری بات سن لیں گے ف۱۶ یعنی ہر بات سن لیتا ہے پھر اس میں کیا قباحت ہے یہ تو شرف ہوا برائی تو نہیں ف یعنی سچا ۱۲ ف کیونکہ مسلمان جھوٹے نہیں ہوتے ۱۲ ف آخرت میں دنیا اور آخرت دونوں میں ۱۲

أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ۝ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ ۝ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ

سیے اللہ کی قسمیں کہاتے ہیں تاکہ تم کو راضی کریں حالانکہ اگر ایمان رکہتے ہوتے تو اللہ اور اسکے رسول کو راضی کرنا زیادہ ضروری تہا کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اسکے رسول سے پہر کر رہے اسکے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے ہمیشہ اس میں رہیگا یہ بڑی رسوائی ہے منافق یہ ڈرتے ہیں (دیکھیا نہ ہو کہیں) مسلمانوں پر ایسی کوئی سورت اترے جو ان کے دل کی بات مسلمانوں کو بتلا دے کہدے اچہا ہنسو جس سے تم ڈرتے ہو خدا اس کو ضرور کہولیگا اور اے پیغمبر اگر تو ان (منافقوں) سے پوچہے (یہ کیا باتیں ہیں) تو کہیں گے ہم تو یونہی گپ شپ کرتے تہے اور دل لگی کہدے کیا تم اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول سے ہنسی ٹہٹہا کرتے ہو ٹہٹہا مت کرو (باتیں نہ بناؤ) تم ایمان لاکر پہر کافر ہوگئے اگر ہم تم میں سے بعضوں کے قصور معاف بہی کردیں تو بعضوں کو ان کے قصوروار ہونیکی وجہ سے سزا دینگے منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے چٹے بٹے ہیں بری بات (کفر اور گناہ) کرواتے اور اچہے کام نہ کرواتے اور مٹہیاں بند کرلیتے ہیں یہ لوگ اللہ کو بہول گئے اللہ نے بہی انپر فضل کرنا چہوڑ دیا بیشک منافق وہی شریر لوگ ہیں اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے لیے دوزخ کی آگ کا وعدہ فرمایا ہے وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے یہ (آگ) انکو بس کرتی ہے اور اللہ نے انپر لعنت بہی کی اور انکے لیے وہ عذاب ہے جو ٹلنے والا نہیں (منافقو) تم ان لوگوں کیطرح ہو جو تم سے پہلے گذر گئے وہ زور میں تم سے زیادہ تہے اور مال اور اولاد بہی (تم سے) زیادہ رکہتے تہے اور وہ اپنے حصے کے موافق مزے اٹہا چکے تم نے بہی اپنے حصہ کا مزہ اٹہایا جیسے تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصہ کا مزہ اٹہایا اور جیسے انہوں نے گپ شپ کی تم نے بہی گپ شپ کی یہی وہ لوگ ہیں جنکا کیا کرایا (دنیا و آخرت دونوں) میں اکارت ہوا اور یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان

ف پہلے اللہ تہا اور اسکے رسول صلعم کو راضی کرتے ۱۲ ف ان کی مخالفت پہ کمر باندہے ۱۲ ف بعضے منافق اپنی صحبت میں کفر کی باتیں کرتے تہے پہر سمجہتے سے کہیں [illegible] ہمکو اللہ تعالی سے یہی امید ہے کہ وہ ہمارا راز ظاہر کرے گا تب یہ آیت اتری ۱۲ ف تم کو سارے جہان میں اللہ کوئی ہنسی کی بات نہ تہی ۱۲ ف جب آنحضرت صلعم تبوک کی لڑائی میں تشریف لیگئے تو کئی منافق بہی ساتہ تہے راہ میں کہنے لگے اس شخص کو دیکہو (یعنے آنحضرت صلعم کو) شام کے قلعوں کو فتح کرنا چاہتا ہے بہلا یہ ہوسکتا ہے کبہی نہیں ہوسکتا جب یہ آیت اتری تو آپ نے انکو بلا بہیجا اور فرمایا کہ تم نے یہ کیا باتیں کیں انہیں وہ کہنے لگے ہم آپ کو نہیں کہتے تہے ہم تو یوں ہی گپ مارتے تہے اور دل لگی کی باتیں کرتے تہے کہ راہ جلد طے ہو اور سفر گذر جاوے ۱۲ ف یعنے ایمان کا دعوے کرکے ۱۲ ف جنہوں نے نفاق سے توبہ کی جیسے مخشی بن حمیر ۱۲ ف کہتے ہیں [illegible] تین شخصوں میں ہوئی تہی ایک ان میں خاموش تہا اللہ تعالی نے اسکو معاف کردیا ۱۲ ف جو تین سو تہے ۱۲ ف جو ایک سو ستر تہیں ۱۲ ف یعنے سب ایک ہی طرح کے [illegible] کی بات کے ۱۲ ف خرچ کرنیکا وقت آئے تو ۱۲ ف ایک پیسہ بہی اللہ کی راہ میں نہیں خرچتے ۱۲ ف لفظی ترجمہ یوں ہے جو لوگ اللہ کو بہول گئے اللہ نے بہی انکو بہلا دیا۔ مگر مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالی نے انکو اپنی رحمت اور فضل سے محروم کردیا یا اپنے فرشتوں میں انکا ذکر کرنا چہوڑ دیا جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ بندہ جب جماعت میں اللہ کی یاد کرتا ہے تو اللہ تعالی اس سے بہتر جماعت میں اسکا ذکر خیر فرماتا ہے ۱۲ [illegible] عرب کا محاورہ ہے کہ کسی چیز کے بدلے [illegible] کا نام [illegible] مشاکلت کہتے ہیں ۱۲ ف ان کی شرارت کی پوری سزا ہے ۱۲ ف [illegible] دنیا میں نفاق کی تکلیف ہے کہ ہر وقت منافق [illegible] حالت کہل جانے [illegible] انہوں نے بہی ان لوگوں کی طرح کیا ۱۲ ف [illegible]

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

میں پڑ گئے۔

(یہ منافق) اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی حالانکہ بلاشک انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام لانے کے بعد پھر وہ کافر ہو گئے اور ایسی بات چاہی جس کو نہ کر سکے اور یہ لوگ بگڑے کیوں پھر مانا تو اور کوئی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنی مہربانی سے انکو مالدار بنا دیا تو (اب بھی) اگر یہ لوگ توبہ کرلیں تو انکے حق میں بہتر ہوگا اور اگر نہ مانیں تو اللہ تعالیٰ انکو دنیا اور آخرت (دونوں) میں تکلیف کا عذاب دیگا اور (ساری) زمین پر انکا کوئی حمایتی اور مددگار نہ ہوگا اور ان (منافقوں) میں بعضے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا اگر وہ اپنے فضل سے ہمکو دے تو ہم ضرور خیرات کرینگے اور ضرور نیک ہو کر رہیں گے پھر جب اللہ تعالیٰ نے انکو اپنے فضل سے (روپیہ پیسہ) دیا تو لگے اسمیں بخیلی کرنے اور (اقرار سے) پھر گئے اور انہوں نے (اپنے عہد کا) خیال تک نہ کیا آخر انجام اسکا یہ ہوا کہ اسدن تک جب وہ خدا سے ملینگے اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں نفاق جما دیا اسلیے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اسکے خلاف کیا اور اسلیے (بھی) کہ وہ جھوٹ بولتے تھے کیا انکو یہ بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ انکی بھید کی اور کانا پھوسی کی (سب) جانتا ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتوں سے بھی خوب واقف ہے جو دل کھول کر خیرات کرنے والے مسلمانوں پر اور جو (بیچارے) محنت مزدوری کے سوا کچھ مقدور نہیں رکھتے انکی خیرات پر منہ مارتے ہیں (عیب لگاتے ہیں) پھر ان (سب) پر ٹھٹھے مارتے ہیں اللہ تعالیٰ نے (بھی) اس ٹھٹھے کا ان کو بدلہ دیا اور انکے لیے تکلیف کا عذاب (تیار) ہے تو انکے لیے (خدا سے) بخشش مانگے یا نہ مانگے اگر ستر بار (بھی) ان کے لیے بخشش مانگے تب بھی اللہ تعالیٰ ہرگز انکو بخشنے والا نہیں یہ اسلیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کو نہ مانا اور اللہ تعالیٰ شریر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا ف۱۹

ف آنحضرت ایک درخت کے تلے بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص نیلی آنکھ والا نکلا آپ نے فرمایا تو اور تیرے ساتھی مجھکو کیوں برا کہتے ہیں وہ گیا اور اپنے ساتھیوں کو لیکر آیا سب نے قسم کھائیں کہ ہم نے نہیں کہا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف یعنے اسلام کا دعوے کرنے کے بعد ۱۲ ف آنحضرت کو مارڈالنے لیلۃ العقبہ میں جب آپ تبوک کو جا رہے تھے یا جلاس کے جورو کے بیٹے کو مارڈالنا جس نے جلاس کی بات آنحضرت صلعم تک پہنچا دینے سے ڈرایا تھا یا عبداللہ بن ابی کو ایک تاج پہنانا ۱۲ ف پہلے فاقہ سے مرتے تھے محتاج تھے جب آنحضرت مدینہ میں تشریف لائے تو مسلمانوں کی طفیل سے لوٹ کا مال ملا مالدار بنے اب جس رکابی میں کھائیں اسی میں چھید کرنا چاہتے ہیں منافق اور احسان فراموش کا یہی شیوہ ہے ۱۲ ف ان حرکتوں سے ۱۲ ف کہتے ہیں جلاس نے توبہ کر لی اور سچا مسلمان بنگیا ۱۲ ف اور نفاق پر جمے رہیں ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور پھر گئے منہ موڑ کر بعضوں نے یوں کیا ہے اور پھر گئے اور وہ منہ پھیرنے والے ہیں بعضوں نے یوں کیا ہے اور سرتابی کر کے اپنے قول سے پھر بیٹھے ۱۲ ف یا جس دن تک وہ اپنی بخیلی کی سزا پائینگے قیامت تک ۱۲ ف یعنے اس بخیلی اور وعدہ خلافی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرنے تک وہ منافق ہی رہے ۱۲ ف وعدہ خلافی خود گناہ ہے اور اس میں جھوٹ بھی ہوتا ہے تو دوسرا گناہ ہوا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسلیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو جھٹلاتے تھے صحیح حدیث میں ہے منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کرے تو جھوٹ وعدہ کرے تو خلاف امانت میں خیانت کرے جس میں یہ تینوں باتیں ہونگی وہ تو پکا منافق ہے اور جس میں کوئی ایک بات ہو تو اس میں نفاق کی ایک صفت ہوگی ۱۲ ف کانا پھوسی سے مراد منافقوں کی وہ چپکے چپکے صلاحیں اور مشورے ہیں جو پیغمبر کی برائی میں اور اسلام پر عیب لگانے کی غرض سے کیے جاتے تھے ۱۲ ف یہ منافق ہی تو ہیں ۱۲ ف دو شخص آنحضرت کے پاس خیرات لائے ایک بہت مال لایا تو منافق اسکو ریاکار کہنے لگے دوسرا ایک صاع کھجور لایا محنت مزدوری کر کے تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ کو اسکی کیا احتیاج ہے ۱۲ ف یعنے انکو ذلیل و خوار کیا مسلمانوں کو ان پر ہنسایا ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
۱۰	التوبہ	۸۴	وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) ان (منافقوں) میں سے کوئی مر جائے تو اس (کے جنازے) پر کبھی نماز نہ پڑھ اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو نہ مانا اور مرے بھی تو نافرمانی کی حالت میں ف۱ اور ان کے مال اور اولاد بہت دیکھ کر (ان پر) تعجب نہ کر اللہ تو اور کچھ نہیں یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں ان چیزوں کا عذاب ان کو لگا دے اور جب ان کی جان نکلے تو کفر ہی کی حالت میں نکلے ف۲
۱۱	″	۱۲۴	وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِىْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝	اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان (منافقوں) میں سے بعضے ف۳ یوں کہتے ہیں تم میں سے کس کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا دیا بات یہ ہے کہ جو ایمان والے ہیں انہی کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا دیا اور وہی خوشی مناتے ہیں اور جن لوگوں کے دل میں (نفاق اور کفر کی) بیماری ہے ان کی گندگی پر اور گندگی بڑھا دی ف۴ اور وہ کفر ہی پر مرے کیا یہ منافق یہ بھی نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک دو بار بلا میں ف۵ پڑ جاتے ہیں پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ ان کو نصیحت ہوتی ہے اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو یہ منافق ایک دوسرے کو تکنے لگتے ہیں ف۶ پھر یہ کہہ کر (دیکھو) تم کو کوئی دیکھتا تو نہیں ف۷ چل دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا ہے ف۸ کیونکہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں ف۹
۲۱	الاحزاب ۳۳	۱۲	وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِىَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۚ وَمَا هِىَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ	اور جب منافق اور جن لوگوں کے دلوں میں (کفر اور شک کا) روگ تھا (یوں) کہنے لگے اللہ اور اس کے رسول نے جو ہم سے (اسلام کے غلبہ کا) وعدہ کیا تھا وہ تو نرا دھوکا ہی نکلا اور جب منافقوں کا ایک گروہ کہنے لگا مدینہ والو اب تم (دشمنوں کے مقابل) تھم نہیں سکتے تو لوٹ چلو اور انہی کا ایک گروہ پیغمبر سے (گھر جانے کی) اجازت مانگنے لگا وہ کہنے لگے ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ ان کے گھر کھلے (بے آڑ) نہ تھے ان کی تو غرض یہ تھی بس (کسی طرح) بھاگ جائیں اور اگر کافروں کی فوجیں شہر کے کناروں سے ان پر

ف۱ صحیح حدیث میں ہے جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول منافقوں کا سردار مر گیا تو اس کا بیٹا (جو سچا مسلمان تھا) آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور آپ کا قمیص مانگا اپنے باپ کو کفن دینے کے لئے آپ نے دے دیا پھر آیا اور آپ سے نماز پڑھنے کی درخواست کی آپ کھڑے ہوئے حضرت عمر رضہ نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا منافقوں کے لئے دعا کرنے سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے فرمایا تو ان کے لئے بخشش مانگے یا نہ مانگے اگر ستر بار بخشش مانگے تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا آخر آپ نے اس پر نماز پڑھی اسوقت یہ آیت اتری اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضہ ہی کی رائے کے موافق حکم دیا ۱۲ ف۲ کیونکہ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دشمن نہ ہوتے تو ان کو اتنی دنیا کیوں ملتی ۱۲ ف۳ خدا کا خیال ہو نہ آخرت کا مال اور اولاد ہی میں دل لگا ہو ۱۲ ف۴ بعضوں کو یہ سمجھ کر ہنسی ٹھٹھے سے ۱۲ ف۵ اللہ تعالیٰ کے نئے نئے حکم اترنے کی ۱۲ ف۶ پہلے اگلی سورتوں کے منکر تھے اب اس کا بھی انکار کرنے لگے کفر کا ایک اور درجہ چڑھا ۱۲ ف۷ بعضوں نے کہا گندگی پر گندگی یہ ہے کہ پہلے بھی اپنا نفاق چھپاتے تھے جب ایک سورت اتری اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بعضی باتیں کھول دیں تو ڈر کے مارے اللہ دیا ... اور نفاق بڑھ گیا ۱۲ ف۸ وبا بیماری یا قحط وغیرہ ۱۲ ف۹ اپنے نفاق اور شرارت سے ۱۲ ف۱۰ بھاگ نکلنے کی غرض سے یا انکار اور ٹھٹھے کی نیت سے ۱۲ ... کے پاس سے اٹھ بیٹھے یا مسجد میں سے ۱۲ ف۱۱ ایمان اور بھلائی کی طرف سے ۱۲ ف۱۲ یا اللہ تعالیٰ ان کے دل پھیر دے یہ بددعا ہے ان کے حق میں ۱۲ ف۱۳ حق بات میں غور نہیں کرتے ... بحث بھی ہے یہ ستر منافق تھے جو اس قسم کی باتیں کرتے تھے بعضے منافقوں نے کہا محمد تو ہم سے یہ وعدہ کرتے تھے کہ روم اور شام کا ملک ... اب تو مدینہ کے باہر پاخانہ کو بھی ہم نہیں جا سکتے ۱۲ ف۱۴ بنی سالم یا عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھ والے ۱۲ (باقی در صفحہ آئندہ)

۲۱	الاحزاب	۲	سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْــــُٔـوْلًا ۝ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ښ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَي الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَاۗىِٕكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝	گہس جائیں اور وہ ان سے فساد کرنیکو کہیں تو فوراً ان کے شریک ہو جائیں اور اپنے گہروں میں نہ ٹہریں مگر تہوڑی دیر۔ اور یہ منافق اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے تہے کہ ہم کافروں کے مقابلہ سے پیٹہ نہیں موڑینگے اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد انہوں نے کیا تہا اسکی پوچہ ہوگی۔ (مسلمانو) تم میں سے جو منافق لوگوں کو جہاد میں شریک ہونے سے روکتے ہیں اللہ انکو (خوب) جانتا ہے اور ان لوگوں کو بہی جو اپنے بہائی بندوں سے کہتے ہیں (مسلمانوں کا ساتہ چہوڑ کر) ہمارے پاس چلے آؤ اور لڑائی پر بہی شریک نہیں ہوتے مگر کم تمہارے دینے میں بخیلی کرتے ہیں پہر جب ڈر کا وقت آتا ہے تو تو دیکہتا ہے وہ تجہ کو اس طرح تکتے ہیں انکی آنکہیں (چاروں طرف) گہوم رہی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی بیہوشی آگئی پہر جب ڈر جاتا رہتا ہے تو تیز تیز چلتی زبانوں سے تمہارا مقابلہ کرتے ہیں (لوٹ کے) مال پر مرے جاتے ہیں ان لوگوں میں ایمان نہیں تو اللہ نے انکے نیک کام (اگر کچہ ہوں بہی) اکارت کر دیئے اور اللہ پر یہ (اکارت کر دینا) آسان ہے یہ (ابتک یوں) سمجہ رہے ہیں کہ (کافرونکے) لشکر بہاگے نہیں اور اگر وہ پہر آ موجود ہوں تو یہ آرزو کرینگے کاش وہ گاؤں میں گنواروں کے ساتہ ہوتے حال پوچہتے رہتے (کہ مسلمانوں پر کیا گذری) اور جو تمہارے ساتہ بہی رہیں (اور بہاگیں نہیں) تب بہی لڑینگے نہیں مگر تہوڑا
۶	ایضاً	۳	وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَاۗءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ	اور منافقونکو چاہے سزا دے چاہے (جب وہ توبہ کریں) انکو معاف کر دے۔
۲۲	ایضاً	۸	لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مَّلْعُوْنِيْنَ ڔ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ	اگر یہ منافق اور جنکے دلوں میں کہوٹ ہے اور جہوٹی خبریں مدینے میں اڑانیوالے (بدمعاش اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئیں گے تو ہم تجہ کو (اے پیغمبر) انکے پیچہے لگا دینگے پہر وہ مدینے میں تیرے پاس ٹہیرنے بہی پائیں گے مگر چند روز (ہر طرف سے) ان پر پہٹکار برسے گی جہاں ملیں گے پکڑ لیے جائیں گے اور مار کر ٹکڑے کر دیے جائیں گے جو لوگ پہلے گذر چکے ہیں ان میں بہی خدا کی چال یہی رہی ہے اور خدا کی چال

ف مسلمانوں سے لڑنے کو اسلام سے پہر جانے کو ۱۲ ف اسوقت یہ عذر ہرگز نہ کرینگے کہ ہمارے گہر کہلے پڑے ہیں ہم اپنے گہر کے باہر نہیں جا سکتے بلکہ خوشی سے کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں پر لوٹ مار کرینگے مطلب یہ ہے کہ گہروں کا محفوظ نہ ہونا یہ ایک بہانہ ہے اصل یہ ہے کہ انکا دل مسلمانوں کے ساتہ رہنا نہیں چاہتا ۱۲۔
ف قیامت میں انسے بازپرس ہوگی کہ تمنے جو اقرار اللہ سے کیا تہا وہ کیوں پورا نہیں کیا کہتے ہیں بدر کی لڑائی میں یہ لوگ شریک نہ تہے انکے بعد یہ اقرار کیا تہا کہ اگر اب کے کوئی جنگ ہوئی تو ہم مرتے دم تک لڑینگے اور پیٹہ نہ موڑیں گے ۱۲ ف یہ یہودی لوگ تہے جو منافقوں کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتہ چہوڑ دینے اور اپنے پاس چلے آنے کو کہتے تہے اور منافق مسلمانوں کو ڈراتے اور کہتے ہم ہمارے ساتہ یہودیوں میں چلے چلو جو ہمارے بہائی بند ہیں ۱۲ ف تم پر شفقت کرنے میں یا اپنا مال خرچ کرنے میں ۱۲ ف اور مسلمانوں کی فتح ہوتی ہے لوٹ کا مال ملتا ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ لڑائی میں تو دل چراتے ہیں اور لوٹ کا مال لینے میں چار ہاتہ آگے کی دہائیں ۔۔۔ ف انکو آخرت میں کچہ ثواب نہیں ملنے کا ۱۲ ف بڑا شرمی سے اپنے اوپر ۔۔۔ باتیں بناتے ہیں طعن تشنیع سناتے ہیں کیا ہم نہیں لڑے ہمنے کونسا کام نہیں کیا ۱۲ ف ان سے ۔۔۔ کے تجربہ کا اتفاق ہی نہیں ہوگا ۱۲ ف یا جان سے مار ڈالے جائیں گے کہتے ہیں جب سورۂ براءت اتری تو آں حضرت صلعم نے انکو ۔۔۔ کیا اللہ جو جو منافق تہے ان سے فرمایا اب اٹہو اور جلد دو مسلمانوں نے انکو نکال باہر کیا ۱۲ ف تہوڑی دیر کے لئے یا کم لڑتے ہیں ۱۲

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
۴۷	محمد	۳	وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝	اور جو لوگ (سچے) ایماندار ہیں وہ کہتے ہیں کاش (جہاد کا باب میں) کوئی سورت اترتی پھر جبکوئی پکی سورت (جو منسوخ نہ ہو) اترتی ہے اور اس میں جہاد کا حکم ہوتا ہے تو اے پیغمبر جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ تجھ کو ایسا تکنے لگتے ہیں جیسے کوئی بیہوشی میں مرتے وقت تکتا ہے سخت افسوس ہے انپر (انکو پیغمبر کی) اطاعت کرنا تھی اور اچھی بات کہنا اور جب جہاد فرض ہوا اس وقت اگر (خدا کے ساتھ) سچے رہتے تو انکے حق میں بہتر ہوتا تو (اے منافقو) اگر تم (نے پیغمبر کا کہنا) نہ مانو تو تم سے یہی توقع ہے کہ تم (جاہلیت کے زمانہ کی طرح پھر) ملک میں دھند مچاؤگے اور ناطے توڑوگے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالے نے لعنت کی ہے اور انکو بہرا کر دیا ہے اور انکی آنکھوں کو اندھا بنا دیا ہے۔
″	″	۴	أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝	کیا جن لوگوں کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ان کے کینوں کو کبھی نہیں کھولیگا اور (اے پیغمبر) اگر ہم چاہتے تو ان (منافقوں) کو (اچھی طرح کھولکر) تجھ کو دکھلا دیتے تو ان کی نشانی سے انکو پہچان لیتا اور تو انکو (انکی) بات کے ڈھنگ سے ضرور پہچان لیگا اور اللہ کو تمہارے کام معلوم ہیں۔
۲۷	الحدید	۲	يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن	جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمانداروں سے کہینگے (ذرا تو ٹھیرو) ہمکو آنے دو ہم بھی تمہاری روشنی سے سلگا لیں انسے کہا جائیگا پیچھے لوٹ جاؤ (یعنے دنیا میں پھر جاؤ) وہاں روشنی ڈھونڈھو تو پھر اسکے بعد ایماندار اور منافقوں کے بیچ میں ایک دیوار کی آڑ کر دیجائیگی اسمیں ایک دروازہ ہوگا اسکے اندر کیطرف تو رحمت (بہشت) ہوگی اور اسکے اوپر (جدہر منافق ہونگے) باہر کیطرف (اسکا) عذاب (جہنم) ہوگا منافق ایمانداروں سے پکار پکار کہینگے

ف۱ ہر زمانہ میں منافق اداو باش بدمعاش قتل اور خراب ہوگئے ہیں ۱۲ ف۲ اور ہم اللہ کی راہ میں اسکے دشمنوں سے لڑتے اور شہید ہوتے ۱۲ ف۳ لڑائی کے نام سے ڈر گئے اور جیسے کوئی سکتے کے عالم میں نگاہ کرتا ہے اس طرح تجھ کو دیکھنے لگے ۱۲ ف۴ صاف صاف بے لاگ لپیٹ ۱۲ ف۵ یعنے جہاد تو اسلیے کیا جاتا ہے کہ ملک میں شر اور فساد نہ رہے سب لوگ مل جل کر خدائے واحد کی پرستش کریں تم جو جہاد کو برا سمجھتے ہو یہ تمہاری حیلہ جوئی اور مکاری ہے اگر تمکو حکومت مل جائے یا تم جہاد کے باب میں پیغمبر کا کہنا نہ مانو تو کیا تم لوگ امن و امان سے بسر کروگے ہرگز نہیں ایک کو ایک لوٹوگے خانہ جنگیاں کروگے بات بات پر تلوار چلتی رہے گی ۱۲ ف۶ جیسی ہوگی غدار ہو تو تمکو جو وہ مسلمانوں سے اور پیغمبر سے کہتے ہیں ۱۲ ف۷ ایسا نہیں ہو سکتا ایک دن انکا نفاق ضرور کھل جائیگا ۱۲ ف۸ مگر اللہ ستار العیوب ہے وہ اپنے بندوں کا عیب فاش کرنا نہیں چاہتا اسپر بھی ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ اس آیت کے اترنے کے بعد کوئی منافق آن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر مخفی نہ رہتا آپ اسکا چہرہ دیکھ کر اسکو پہچان لیتے ۱۲ ف۹ طرز کلام سے معلوم ہو کہ یہ منافق ہے۔ ابو سعید خدری رضہ نے کہا وہ طرز یہ ہے کہ منافق حضرت علی رضہ کے مخالف ہونگے اور انکی نسبت بری کلمے کہیں گے صحیح حدیث میں ہے اے علی تجھ سے دوست [illegible] جو مومن ہے اور تیرا دشمن وہی ہوگا جو منافق ہے اہل بیت کی محبت بڑی نشانی ہے ایمان اور اخلاص کی اور جس کے دل میں یہ محبت نہیں ہے وہ کبھی مومن نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۱۰ [illegible] ہے کہ نیکیاں تمکو روشنی دینے والی ہیں یہ روشنی تو ایمان اور اعمال کی ہے ہم تو دنیا میں کر گئے تھے اب اگر تم پھر دنیا میں جا سکتے ہو تو جاؤ وہاں سے روشنی کما لاؤ یہ ٹھٹھے کے طور پر کہا جائیگا ۔ ابن عباس رضہ نے کہا ہوگا یہ کہ لوگ قیامت کے دن اندھیرے میں ہونگے [illegible] ایک نور نکلے گا ایماندار اسکی طرف لپک جائیں گے منافق بھی انکے پیچھے ہو چلیں گے لیکن اللہ تعالی پھر اندھیرا کر دیگا اسوقت ایماندار اللہ کو پکاریں گے ذرا ٹھیرو ہم دنیا میں تمہارے ساتھ رہتے تھے یہاں ہمکو اپنی روشنی میں نہ چھوڑا یا [illegible] کہیں گے پیچھے اندھیرے میں لوٹ جاؤ اور وہاں روشنی کی تلاش کرو ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

کیا دنیا میں ہمارے بھائی ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہینگے البتہ تھے تو سہی مگر تم نے (نفاق کرکے خود اپنے تئیں بلا میں ڈالا اور تم تو انتظار کرتے رہتے تھے (دل سے ہمارے خیرخواہ نہ تھے) اور دھندلاتے پیغمبر کی طرف سے تمکو شک ہی رہا اور دنیا کی امیدوں اور آرزوؤں نے تمکو دھوکے میں ڈالکر رکھا یہانتک کہ اللہ کا حکم آن پہونچا (تم خود مر گئے) اور شیطان (اپنی تمکو نہ چھوڑا) اللہ کی باب میں فریب ہی دیتا رہا تو آجکے دن تم سے چھوڑائی میں کچھ لیا جائیگا (فدیہ وغیرہ منظور ہوگا) اور نہ (دوسرے) کافروں سے تم (سب) کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ بری جگہ ہے	مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝			
اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو (زبان دبا کر اسطرح سے) سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تجھپر سلام نہیں بھیجا اور اپنے دل میں کیا کہتے ہیں (اگر یہ سچے پیغمبر ہیں) تو اللہ ہماری بات پر (سلام کہنے پر) ہمکو سزا کیوں نہیں دیتا انکی (سزا کیلئے) دوزخ بس کرتی ہے اسی میں گھسینگے وہ برا ٹھکانا ہے	وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝	۲	المجادلة	۲۸
اے پیغمبر کیا تو نے منافقوں پر نظر نہیں ڈالی وہ اپنے بھائیوں اہل کتاب کے کافروں سے کہتے ہیں اگر تم کہیں (اپنے ملک سے) نکالے گئے تو ہم بھی ضرور تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہونگے اور تمہارے باب میں تو ہم کبھی کسی کی بات ماننے والے نہیں اور اگر کوئی تم سے لڑا تو ہم ضرور تمہاری مدد کرینگے اور اللہ تعالی گواہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اگر اہل کتاب کے یہ کافر نکالے جائینگے تو منافق انکے ساتھ (کبھی) نہیں نکلیں گے اور اگر مسلمانوں کی انسے لڑائی ہوگی تو منافق (کبھی) انکی مدد نہیں کرینگے اور جو مدد بھی کی تو کس کام کی) پیٹھ موڑ کر بھاگتے نظر آئیں گے پھر کوئی انکی کمک بھی نہیں کریگا کافر مسلمانو منافق تو ایسے بے ایمان ہیں کہ) انکے دلوں پر اللہ تعالی سے زیادہ تمہاری دھاک ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں یہ یہودی اور منافق ملکر بھی) تم سے نہیں لڑ سکتے مگر ہاں محفوظ بستیوں یا دیواروں کی آڑ میں وہ آپس میں (کٹے مرتے ہیں) خوب لڑتے ہیں تو خیال کرتا ہے وہ ایک دل ہیں حالانکہ	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَ لَئِن قُوتِلُوا لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ۝ لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ۝ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ	۲	الحشر	۳۰

ف جو آج ہمکو اکیلا چھوڑے دیتے ہو ۱۲ ف یعنی پھر یہ ہے کہ دنیا میں ہمپر کسی آفت کے آنے کا انتظار ۱۲ ف تم سمجھتے تھے کہ اب کوئی دن میں مسلمان تباہ ہوتے ہیں اسلام مٹ جاتا ہے ۱۲ ف یہ مردود منافق اور یہودی کیا کرتے تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تو کہتے السام علیک سام کے معنے موت کے ہیں یعنی تم مرو آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انکے جواب میں صرف یوں فرماتے علیکم یعنی تم مرو صحیحین میں ہے کہ ایک یہودی نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو یوں ہی کہا السام علیکم آپ نے فرمایا جب کوئی اہل کتاب میں سے تم کو سلام کرے تو جواب میں صرف علیک کہو یا علیک ما قلت ۱۲ ف اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلعم کو انکے دل کی بات بتلا دی اس سے زیادہ اور سچائی کی کیا نشانی ہے انکا یہ خیال [illegible] اب کیوں نہیں [illegible] ایک بے وقوفی کا خیال ہے اللہ تعالی نے ہر ایک کے عذاب کے لیے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے حضرت موسی نے فرعون کے لیے بددعا کی [illegible] بعضوں کے لیے اللہ تعالی نے دوزخ ہی کا عذاب کافی سمجھا ہے جیسے اس آیت میں ارشاد ہوا ۱۲ ف اہل کتاب کے کافر انکو منافقوں [illegible] ف اس آیت میں اللہ تعالی نے منافقوں کی نسبت ایک پیشین گوئی فرمائی اور وہ بالکل پوری ہوئی [illegible] کے یہودیوں سے کہلا بھیجا کہ تم مضبوط رہنا اور مسلمانوں کے مقابلہ پر جمے رہنا اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل [illegible] جب وقت آیا اور بنی نضیر کو مسلمانوں نے گھیر لیا تو کسی منافق [illegible] ۱۲ ف [illegible] اہل کتاب [illegible] ۱۲ ف اگر تم [illegible]

| ٢٨ | المنٰفقون | ١ | تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَّقُلُوبُهُمْ شَتّٰى ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۞ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۞ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۞ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۞ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۞ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۞ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۞ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ | ان کے دل پھوٹ رہے ہیں کیونکہ ان لوگوں کو عقل نہیں ف۱ (اے پیغمبر) منافق جب تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو دل سے اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تو بیشک اللہ کا پیغمبر ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو بیشک اسکا پیغمبر ہے اور اللہ گواہ ہے کہ منافق بیشک جھوٹے ہیں ف۲ ان لوگوں نے اپنی (جھوٹی) قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے ف۳ اور اسکی آڑ میں لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے رہتے ہیں ف۴ بیشک وہ بہت بری کام کر رہے ہیں ف۵ یہ (اتنے بڑے کام اسوجہ سے کرتے ہیں) کہ وہ (مسلمانوں کو دکھانیکو) ایمان لائے پھر (دل میں) کافر ہی رہے تو انکے دلوں پر مہر کردی گئی اب وہ (اچھی بات) ایمان اور اخلاص) کی سمجھنے والے نہیں اور (اے پیغمبر) جب تو ان منافقوں کو دیکھتا ہے تو انکی ڈیل ڈول تجھ کو بھلے لگتے ہیں ف۶ اور وہ کوئی بات کریں تو تو انکی بات اچھی طرح سنتا ہے وہ (آدمی نہیں ہیں) لکڑیاں ہیں (دھنیاں تھامیں) جو ٹیکا لگا کر رکھی جائیں ف۷ جہاں زور کی کوئی آواز ہوئی وہ سمجھتے ہیں ہم ہی للکارے گئے ف۸ (اے پیغمبر) بڑے دشمن تیرے یہی لوگ ہیں ان سے بچا رہ ان پر خدا کی مار کدھر بہکے جا رہے ہیں اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے آؤ (پیغمبر کے پاس چلو) اللہ کا پیغمبر تمہارے لیے بخشش کی دعا کریگا تو اپنے سر پھرا لیتے ہیں (جیسے انکو کچھ پرواہ نہیں ہے) اور (اے پیغمبر) تو دیکھتا ہے وہ غرور سے منہ پھیر لیتے ہیں (اے پیغمبر) تو انکے لیے بخشش کی دعا کرے یا نہ کرے دونوں انکے واسطے برابر ہیں اللہ تعالیٰ کبھی ان کو بخشنے والا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بدکار (مکار) لوگوں کو راہ پر نہیں لاتا یہی (مردود) تو ہیں جو اپنے لوگوں سے کہتے ہیں پیغمبر کے ساتھیوں پر (اپنا پیسہ) اس وقت تک خرچ نہ کرو جب تک وہ تتر بتر نہ ہو جائیں ف۹ ان منافقوں کو اتنی سمجھ نہیں کہ آسمان اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ف۱۰ کہتے ہیں اگر ہم |

ف۱ جو صفت اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں منافقوں اور یہودیوں کی بیان فرمائی وہ ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے حسب حال ہے اسقدر پھوٹ اور اختلاف انمیں ہے کہ ایک گھر کے لوگ بھی متفق نہیں اور یہی وجہ ہے کہ غیر قوموں کے محکوم اور غلام ہو رہے ہیں اسکی وجہ جلالین نے نااتفاقی کی وجہ یہی بیان فرمادی یعنے بے عقلی اگر ان میں عقل ہوتی تو اتفاق کا فائدہ سمجھتے اور نفاق اور اختلاف کے پاس نہ پھٹکتے ۱۲ ف۲ انکے دل میں تیری پیغمبری کا یقین نہیں صرف زبان سے تیرے خوش کرنیکو کہہ دیتے ہیں تو انکا یہ کہنا جھوٹ ہوا کہ ہم دل سے گواہی دیتے ہیں کیونکہ گواہی میں دل اور زبان کا ایک ہونا ضرور ہے ۱۲ ف۳ جھوٹی قسمیں کھا کر مسلمانوں کے ہاتھ سے اپنی جان بچاتے ہیں ۱۲ ف۴ جو کوئی دل سے مسلمان ہونا چاہے اسکو بہکاتے ہیں مسلمان نہیں ہونے دیتے ۱۲ ف۵ اس نفاق کا انجام دنیا اور آخرت دونوں میں برا ہے ۱۲ ف۶ جیسے پہلے تھے ۱۲ ف۷ ظاہر میں بڑی [illegible] [illegible] [illegible]

			الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔	(اس سفر سے) لوٹ کر مدینہ میں گئے تو عزت والا ذلت والے کو ضرور نکال باہر کریگا حالانکہ عزت اسی کی ہے اور اسکے پیغمبر کی اور مسلمانوں کی (وہی غالب ہونگے) مگر منافق (ان باتوں کو) نہیں جانتے ف

النَّارُ وَنِقَمُهَا

باب دوزخ اور اسکی تکلیفوں کا بیان

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرۃ	۳	فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۔	تو اس آگ سے بچو جسکے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (یعنی آگ [illegible] کے ہیں جلیں گے) وہ منکروں کے لیے تیار ہے ف
۷	الانعام	۳	وَلَوْ تَرٰى إِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۔	اور (اے پیغمبر) اگر تو انکو اسوقت دیکھے جب وہ دوزخ پر ٹہیرائے جاوینگے (تو عجب تماشا یا بڑا ہولناک سانحہ دیکھیگا) کہتے ہونگے کاش پھر ہم دنیا پر بھیجدیے جائیں اور اب کی بار اپنے مالک کی آیتوں کو جھٹلائیں نہیں اور ایماندار بنجائیں (یہ جو آرزو کرینگے وہ بھی ایمان کو سچا سمجھکر سچے دل سے نہیں) بلکہ جس بات کو پہلے وہ چھپاتے تھے وہ انکے سامنے کھل گئی اور اگر (بالفرض) دنیا میں پھر بھیجے جائیں تو پھر ویسے ہی کام کریں جن سے منع کیے گئے تھے اور کچھ شک نہیں جھوٹے ہیں ف
۹	الاعراف	۴	قَالَ ادْخُلُوْا فِيْ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتّٰى إِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ أُخْرٰىهُمْ لِأُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ أَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۔ وَقَالَتْ أُوْلٰىهُمْ لِأُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۔	فرمائے گا تم (بھی) ان امتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے جن اور آدمیوں کی گذر چکی ہیں دوزخ میں جاؤ جب ایک امت دوزخ میں جائیگی تو اپنی بہن پر لعنت کرے گی یہانتک کہ جب سب کے سب دوزخ میں اکٹھا ہونگے تو ان میں کی پچھلی امت اگلی امت کے لیے کہے گی مالک ہمارے انہی لوگوں نے (یعنے اگلوں نے) ہمکو گمراہ کیا تو ان کو دوزخ کا دونا عذاب دے اللہ سبحانہ وتعالی فرمائے گا۔ تم سب کو دونا عذاب ہوگا مگر تم نہیں جانتے اور اگلی امت پچھلی سے کہے گی تم کچھ ہم سے اچھے نہیں رہے اب اپنے کیے کے بدل عذاب کا مزہ چکھو ف
؎	؎	۵	لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ	ان کے لیے آگ کا بچھونا ہوگا اور اوپر سے آگ کے لحاف

ف یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ایک روایت میں ہے کہ مہاجرین اور انصار میں کچھ تکرار ہوگئی ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات ماری آنحضرت صلعم نے دونوں گروہ کو دھمکایا اور فرمایا جاہلیت کی باتیں چھوڑ دو عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کو یہ خبر پہونچی تو لگا کہنے کیا مہاجرین نے ایسا کیا خیر جب ہم مدینہ میں پہونچیں گے تو عزت والا ذلت والے کو نکال باہر کریگا یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی حضرت عمر رض نے فرمایا یا رسول اللہ حکم دیجیے میں اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا جانے دے لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں کہتے ہیں جب عبداللہ بن ابی نے یہ کلمہ کہا تو اسکا بیٹا جو سچا مسلمان تھا کہنے لگا تو خود ذلیل ہوگا اور اللہ تعالی کے پیغمبر عزت والے ہیں [illegible] نفاق اور شرارت ہی کو عزت سمجھتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ دنیا بڑی پرکھیا ہے منافق اور مکار شخص چند روز کے لیے چھپا رہتا ہے آخر اسکا نفاق اور مکر سب پر کھل جاتا ہے اور ایسا ذلیل ہوتا ہے کہ پناہ بخدا دیکھو عبداللہ بن ابی منافق کو کوئی جھوٹ موٹھ بھی نہیں پوچھتا اب تک جو کوئی اسکا حال سنتا ہے اسپر لعنت [illegible] کرتا ہے اور آنحضرت صلعم اور صحابہ کی عزت اور حرمت قیامت تک قائم ہے ایک شخص نے ہمارے آقا امام حسن سے کہا لوگ کہتے ہیں آپ میں غرور ہے آپ نے فرمایا یہ غرور نہیں [illegible] دوزخ میں یہ جلائے جائیں گے۔ بعضوں نے کہا پتھروں سے مراد وہ بت ہیں جنکو کافر پوجتے تھے [illegible] اہل سنت کا ۱۲ (ابن کثیر)

			غواش وكذلك نجزي الظلمين ۝	اور اوڑھنا ہیں گے، اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ف
٨	الاعراف	٦	ونادى اصحب النار اصحب الجنة ان افيضوا علينا من الماء او مما رزقكم الله قالوا ان الله حرمهما على الكفرين الذين اتخذوا دينهم لهوا ولعبا وغرتهم الحيوة الدنيا فاليوم ننسىهم كما نسوا لقاء يومهم هذا وما كانوا بايتنا يجحدون ۝	اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے اور کہیں گے تھوڑا پانی ہم پر ڈالو یا جو خدا نے تم کو کھانے کو دیا ہے ف کہیں گے اللہ نے تو جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کر دیا ہے جنہوں نے اپنے دین کو ہنسی اور کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے انکو فریب دیا تھا تو ہم بھی آج ان کو بھولا دیں گے ف جیسے وہ اس دن کا یعنے قیامت کا آنا بھول گئے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔
٩	ر	٢٢	ولقد ذرانا لجهنم كثيرا من الجن والانس لهم قلوب لا يفقهون بها ولهم اعين لا يبصرون بها ولهم اذان لا يسمعون بها اولئك كالانعام بل هم اضل اولئك هم الغفلون ۝	اور ہم نے دوزخ کے لیئے بہت سے جن اور آدمی پیدا کیے ہیں ان کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے ف اور ان کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے ہدایت کا رستہ نہیں دیکھتے اور ان کے کان ایسے ہیں جن سے (حق بات) نہیں سنتے یہ لوگ چارپائے جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ف
ـ	الانفال	٢	ذلكم فذوقوه وان للكفرين عذاب النار ۝	اب یہ (عذاب) تو چکھ لو اور (جان لو کہ آخرت میں) کافروں کو دوزخ کا عذاب ہونے والا ہے ف
٩	ر	٤	والذين كفروا الى جهنم يحشرون ۝	اور جو کافر ہیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے
	التوبة	١١	قل نار جهنم اشد حرا	کہدے دوزخ کی آگ کی گرمی اس سے (کہیں) زیادہ سخت ہے۔
١١	هود	١٠	وتمت كلمة ربك لاملئن جهنم من الجنة والناس اجمعين ۝	اور تیرے مالک کا فرمانا پورا ہوا کہ میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سب سے ضرور بھر دونگا ف
١٣	ابرهيم	٣	وخاب كل جبار عنيد من ورائه جهنم ويسقى من ماء صديد يتجرعه ولا يكاد يسيغه ويأتيه الموت من كل مكان وما هو بميت ومن ورائه	اور ایسا ہوا کہ ہر ایک گھمنڈ والا ضدی تباہ ہوا ف اور آخرت میں اسکے سامنے جہنم ہے ف اور (وہاں) پیپ کا پانی اسکو پلایا جائیگا چسکے لیکر اسکو پیئے گا اور (پھر بھی) گلے سے اتارنا مشکل ہوگا اور (ایسی) سختی ہوگی گویا ہر طرف سے موت اسپر چلی آرہی ہے حالانکہ وہ مر نہیں سکے گا

ف یعنی اس سے مراد مشرک ہیں ۱۲ ف اس میں سے کچھ ہمکو دو ۱۲ ف ہم تم کو کیونکر دے سکتے ہیں ۱۲ ف یعنے انکو دینا منع ہے تو ہم اللہ کے حکم کے خلاف کیسے کریں یا اپنے تئیں بھلا بنا دیں ابن عباس نے کہا ایک بھائی دوسرے بھائی کو پکاریگا اور کہیگا بھائی ذرہ میری خبر لے میں جل گیا تھوڑا پانی مجھپر ڈال دو وہ کہیگا ہو نہیں سکتا ہے اللہ نے تو جنت کا آب و دانہ کافروں پر حرام کر دیا ہے ۱۲ ف اسپر بھولے ہوئے تھے نہ خدا کا خیال تھا نہ آخرت کا ۱۲ ف یعنے انکا خیال چھوڑ دینگے دوزخ میں پڑا جلنے دیں گے ۱۲ ف دین اور آخرت کی باتیں ف ہمہ تن دنیا میں غرق ہیں ۱۲ ف اندھوں کیطرح ادھر ادھر دیکھے بھالے چلتے ہیں باپ دادا کے طریق پر جمے ہوئے ہیں ف کبھی قرآن یا حدیث دل لگا کر نہیں سنتے حدیث و تفسیر کی کتاب خود دیکھتے ہیں ۱۲ ف وہ دیدہ و دانستہ گڑھے یا آگ میں نہیں گرتے مگر یہ دوزخ میں گرے پڑتے ہیں ۱۲ ف دنیا کی زندگی ایک خواب ہے مرتے ہی آنکھ کھل جائیگی اسوقت پچھتاتے رہ جاوینگے ۱۲ ف دنیا میں مارے جاتے قید ہونیکا ۱۲ ف جو اس سے بھی سخت ہے ۱۲ ف جو اسنے ازل میں فرمایا تھا ۱۲ ف یعنے جو ان میں کافر مشرک یا گنہگار رہینگے ۱۲ ف پیغمبروں کی اللہ نے مدد کی اور کافروں کی کچھ دستگیری نہ ہوئی دعا قبول نہیں ہوئی وہ شکست اور برباد ہو گئے۔ یہ تو دنیا میں ہوا اور آخرت میں ف وہ اسکے پیچھے یعنے اسکے مرنے کے بعد جہنم ہے ۱۲ ف جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گا یا بدکاروں کی شرمگاہوں سے ۱۲ ف کیونکہ وہ بہت خراب بدبودار کڑوا ہوگا مار مار کر زبردستی پلائیں گے ۱۲ ف صحیح حدیث میں ہے کہ وہ پانی ایسا گرم ہوگا کہ پیتے ہی آنتیں کٹ کٹ کر پیٹ سے نکل پڑیں گی منہ کے سامنے آتے ہی منہ جل بھن جائیگا سر کی کھال نکل پڑے گی معاذ اللہ ۱۲ ف یا ہر عضو سے موت کا سامان محسوس ہوگا ۱۲ ف کیونکہ وہاں موت نہیں ہے موت ہو تو راحت ہو جاوے اور انکو تکلیف دینا منظور ہے ۱۲

نمبر	سورۃ	آیات	متن	ترجمہ
			كَذٰلِكَ نَجْزِيْ ۝	اور (اس عذاب کے سوا) انکو آگے یا پیچھے ایک اور سخت عذاب ہے ف
۱۴	الحجر ۱۵	۳	وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝	اور ان سب لوگوں کے لیے (جو تیری راہ پر چلیں گے) جہنم کا وعدہ ہے اسکے سات دروازے ہیں (یعنے سات طبقے) ہر دروازے کے لیے ایک فرقہ بٹا ہوا ہے ف
۱۶	طٰہٰ ۲۰	۲	اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝	بے شک جو کوئی (رہتے وقت) کافر ہو کر اپنے مالک کے سامنے حاضر ہوگا اسکے لیے دوزخ ہے نہ وہاں مریگا اور نہ جیے گا ف
۱۸	المؤمنون ۲۳	۶	تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ۝ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	انکے منہ کو آگ جھلستی ہوگی اور وہ اس میں (دوزخ میں) بدشکل بنے ہونگے ف (انسے کہا جائیگا اللہ پوچھیگا) کیا میری آیتیں تمکو پڑھکر سنائی نہیں جاتی تھیں پھر تم انکو جھٹلاتے تھے وہ عرض کرینگے مالک ہمارے ہماری کمبختی ہمپر چڑھ بیٹھی (غالب آئی) اور ہم گمراہ لوگ تھے مالک ہمارے ہمکو (اب کی بار) دوزخ سے نکالدے پھر اگر ہم ایسا کریں تو بیشک ہم قصوروار ف اللہ فرمائیگا دور ہو اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو ف دیکھو ہمارے بندوں میں سے کچھ لوگ (دنیا میں یوں) دعا کرتے تھے مالک ہمارے ہم ایمان لائے ہمکو بخشدے اور ہمپر رحم فرما اور تو سب رحم کرنیوالوں میں بہتر رحم کرنے والا ہے۔ تم نے ان لوگوں کو مسخرہ بنایا تھا یہاں تک کہ اس ٹھٹھے میں میری یاد بھول گئے تھے اور تم ان سے ہنستے رہے آج کے دن (دیکھو کیا ہوا) ان کے صبر کا بدلہ میں نے ان کو یہ دیا کہ وہ اپنی مراد کو پہونچ گئے ف اللہ سبحانہ وتعالے فرمائے گا بتلاؤ تم زمین میں کتنے برس رہے ہوگے وہ کہیں گے (خداوندا) ہم شاید ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہونگے حساب جاننے والوں (فرشتوں) سے پوچھ لے اللہ تعالے فرمائیگا (یا اے پیغمبر تو کہہ) تم بیشک تھوڑے ہی رہے اگر تم جانتے ہوتے ف
۱۹	الفرقان ۲۵	۲	اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا	جب دوزخ ان کو ایک دور مقام سے دیکھے گی تو یہ اسکا جوش

ف یعنے اسکے عذاب بے انتہا ہیں ایک عذاب ختم نہ ہوگا کہ دوسرا عذاب اس سے بھی سخت درپیش ہوگا ۱۲ ف حضرت علی رض نے فرمایا جہنم کے دروازے تلے اوپر ہیں یعنے جہنم کے سات طبقے ہیں جہنم، لظی، حطمہ، سعیر، سقر، جحیم، ہاویہ۔ پہلے میں گنہگار مسلمان دوسرے میں یہود تیسرے میں نصارے چوتھے میں صابئین پانچویں میں مجوس چھٹے میں مشرک ہندو وغیرہ ساتویں میں منافق رہیں گے جو سب سے نیچے کا طبقہ ہے ۱۲ ف جیسے جینا چاہیئے یعنے آرام کے ساتھ ۱۲ ف بلکہ سسکتا رہیگا صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر یہ آیت سنائی اور فرمایا دوزخ والے جو ہیں (یعنے کافر) وہ تو نہ اس میں مرینگے نہ جئیں گے لیکن جو لوگ دوزخ والے نہیں ہیں (یعنے گنہگار مسلمان) انکو دوزخ کی آگ ایکبارگی مار ڈالے گی جلکر کوئلہ ہو جائیں گے پھر انکے سفارشی (پیغمبر اور صالحین) کھڑے ہونگے (جب انکو خبر ہوگی) اور سفارش کرینگے ان کی سفارش قبول ہوگی وہ نہر الحیوۃ پر لائے جائیں گے پھر اس میں نہا کر اس طرح بڑھیں گے جیسے دانہ جو سیلاب کے بہاؤ میں آجاتا ہے کچرے کوڑے میں وہ کیسا درست نکلتا ہے ۱۲ ف اوپر کا ہونٹ کھوپری تک چڑھ جائے گا اور نیچے کا ناف تک لٹک آئیگا دانت سامنے کھلے ہونگے عجب قطع ہوگی معاذ اللہ ۱۲ ف کبھی تو کہتے تھے یہ [illegible] شعر ہی ہیں کبھی انکا یقین نہیں کرتے تھے کبھی انکی ہنسی اس طرح کرتے تھے جو جھٹلانے کے برابر ہے جیسے ہمارے زمانے میں جتنے جاہل [illegible] دوزخ میں [illegible] آگ [illegible] ۱۲ ف [illegible] نفس کی خواہش اور [illegible] کا اقرار کریں گے اور [illegible] ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورۃ	تعداد	آیات	ترجمہ
			تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝ وَإِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۝ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۝ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ۝	اور خروش سنیں گے اور جب دوزخ میں تنگ جگہ میں ڈالدیئے جائینگے تو وہاں موت کو یاد کرینگے (فرشتے ان سے کہینگے) آج ایک موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو (اے پیغمبر) کہدو کیا یہ (دوزخ) اچھی ہے یا ہمیشہ رہنے کی بہشت جسکا وعدہ پرہیزگاروں کے لیے کیا گیا ہے وہی ان کا بدلہ اور آخری ٹھکانا ہے جو وہ چاہیں گے وہاں انکو ملے گا ہمیشہ رہینگے (کبھی فنا نہیں) یہ تیرے مالک پر مانگا ہوا وعدہ ہے۔
۲۱	السجدۃ	۲	وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝	اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت کرتے مگر (روز ازل) جو قول ہم نے فرمایا تھا وہ (ضرور) پورا ہوگا کہ میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے بھر دونگا۔
۲۳	یٰس	۴	هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝	اب یہ دوزخ وہی ہے جسکا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا آج کے دن اپنے کفر کے بدلے اس میں پڑو۔
۲۴	والصّٰفّٰت	۲	اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝	بتلاؤ یہ مہمانی بہتر ہے یا (سمہنت) تھوہر کا درخت بیشک اس درخت کو کافروں کی آزمائش کے لیے بنایا ہے وہ ایسا درخت ہے جو دوزخ کی تہ میں اُگتا ہے اسکی کلیاں ایسی ہیں جیسے سانپوں کے پھن تو بیشک یہ کافر اس میں سے کھائینگے اور اسی سے پیٹ بھریں گے پھر اوپر سے کھولتا ہوا پانی ملاکر ان کو پینے کے لیے ملیگا پھر (یہ گرم کھولتا ہوا پانی پیکر) ان کو دوزخ کی طرف لوٹنا ہوگا۔
۲۵	الدخان	۳	اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ	بیشک (آخرت میں) تھوہر کا درخت بڑے گنہگار کا (جیسے ابوجہل تھا) کھانا ہو جیسے پگلا تانبا وہ پیٹوں میں ایسا کھولیگا جیسے بہت گرم پانی کھولتا ہے (ہم فرشتوں سے کہیں گے) پکڑو اسکو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچا بیچ اسکو لیجاؤ پھر اسکے سر پر جلتے (ابلتے) پانی کا عذاب برساؤ اور اس سے کہتے جاؤ اس عذاب کا مزہ چکھ تو عزت والا

ف دوزخ میں بھی اللہ نے زندگی اور سمجھ رکھی ہے دوسری آیت میں ہے اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیگا تو بھر گئی وہ کہیگی ابھی اور کچھ ہے حدیث میں ہے کہ پھر پروردگار اپنا قدم اس پر رکھیگا وہ کہیگی بس بس ایک حدیث میں ہے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بنالے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دوزخ کی بھی آنکھیں ہیں آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی اذا رأتهم من مکان بعید الآیہ کہتے ہیں پانسو برس یا سو برس یا ایک برس کی راہ سے اسکا جوش اور خروش سنینگے۔ ایک حدیث میں ہے قیامت کے دن دوزخ میں سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہونگی جو دیکھ رہی ہونگی اور دو کان جو سنتے ہونگے اور ایک زبان جس سے وہ بولیگی میں تین آدمیوں کے لیے مقرر ہوئی ہوں ہر ظالم سرکش کے لیے اور ہر مشرک کے لیے جو اللہ کے سوا کسی اور کو بھی خدا بنایا اور ہر تصویر بنانیوالے کے لیے ۱۲ ف بس اس قول کی وجہ سے یہ نہیں ہوتا کہ ہر ایک آدمی راہ پر آجائے بلکہ گمراہوں کی تعداد زیادہ رہتی ہے جیسے کہ ایک حدیث میں ہے ہزار میں سے ایک جنتی ہے اور نو سو ننانوے دوزخی ۱۲ ف جو جنتیوں کی طرح طرح کے میوے کھانے کو ملتے اور پاکیزہ شراب پینے کو ۱۲ ف جس سے دوزخیوں کی ضیافت ہوگی ۱۲ ف جب کافروں نے یہ سنا کہ دوزخ میں تھوہر کے درخت سے انکی ضیافت ہوگی تو کہنے لگے بھلا آگ میں درخت کیونکر پیدا ہو سکتا ہے ان کو یہ خبر نہیں کہ بیت سے تھوہر یلی اور ریتلی زمین میں گرم ملکوں میں کئی طرح کے درخت پیدا ہوتے ہیں اور بعضے درخت ایسے ہیں جو جلا دینے سے بہت پھیلتے ہیں جیسے خالسکا درخت پس گر دوزخ میں تھوہر درخت پیدا ہو تو اس میں کیا تعجب ہے ۱۲ ف جیسے کئی قسم کے دعنت سمندر کی تہ میں پیدا ہوتے ہیں اور بڑھتے رہتے ہیں ۱۲ ف عرب کے لوگ سانپ کو شیطان بھی کہتے ہیں یا حقیقت شیطان مراد ہیں گو کسی نے شیطان کو نہیں دیکھا مگر یہ محاورہ ہے کہ جب کسی کی بدصورتی بیان کرنا ہوتی ہے تو کہتے ہیں شیطان کی صورت ہے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورۃ	عدد	آیت	ترجمہ
			اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ	یہی تو وہ دوزخ ہے جس میں تم کو شک تھی ف۱
٢٦	قٓ	٣	يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝	جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی وہ کہے گی کچھ اور بھی ہے ف۲
٢٧	الرحمٰن	٢	هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۘ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۚ	(ان سے کہا جائیگا اب دیکھا) یہی تو وہ جہنم ہے جسکو (دنیا میں) گناہگار جھٹلاتے تھے وہ اسمیں اور کھولتے پانی میں چکر مارتے رہیں گے ف۳
٢٩	المعارج	١	اِنَّهَا لَظٰى ۙ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۙ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝	دوزخ تو دہکتی ہی ہے وہ سر کی کھوپڑی اور پیر دیگی جو کوئی (دنیا میں حق بات سنکر) پیٹھ دکھائی اور منہ پھیرے اور پیسہ جمع کرکے رکھ چھوڑے (زکوٰۃ نہ دے اسکو کھینچ) بلائیگی
٢٩	المزمل	١	اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۙ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝	کیونکہ ہمارے پاس (ان کے پاؤں میں ڈالنے کو) بیڑیاں موجود ہیں اور (جلانے کو) جہنم اور (کھلانے کو) وہ کھانا جو گلے سے نہ اترے (تھوہر غسلین وغیرہ) اور تکلیف کا عذاب۔
٢٩	المدثر	١	وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ	اور ہمنے دوزخ کی داروغہ فرشتے مقرر کیے ہیں ف۴ اور ہم نے انیس کی گنتی اس لیے مقرر کی کہ کافر (یہ سنکر) گمراہ ہوں ف۵ (اور) اس لیے کہ کتاب والوں (یہود اور نصاریٰ کو) یقین پیدا ہو ف۶ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ف۷ اور کتاب والوں اور ایمان داروں کو (قرآن کی سچائی میں) کوئی شبہ نہ رہے اور اسلیے کہ کافر اور جن کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ یوں کہیں بھلا اس انیس کی گنتی سے اللہ تعالیٰ کی کیا غرض ہے ف۸
٣٠	النبأ	١	اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ جَزَاۗءً وِّفَاقًا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۭ	بیشک دوزخ (کافروں کو) تاک رہی ہے شریروں کا وہی ٹھکانا ہے اس میں قرنوں پڑے رہیں گے ف۹ وہاں نہ تو ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کھولتے پانی اور پیپ کے سوا انکو کچھ پینے کو ملے گا ف۱۰ یہ انکے اعمال کا پورا بدلہ ہے ف۱۱ وہ (دنیا میں آخرت کے) حساب کا ڈر نہیں رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے۔
٣٠	النّٰزعٰت	٢	وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝	اور دوزخ دیکھنے والوں کے سامنے کھول دیجائے گی ف۱۲
٣٠	اللیل		فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۚ	تو (اے لوگو) ہمنے تمکو (دوزخ کی) دہکتی آگ سے ڈرا دیا۔

ف۱ یعنی تو وہ عذاب ہے جس میں تم شبہ کرتے تھے ۱۲ ف۲ دوزخ اور جنت اللہ تعالیٰ کے حکم سے بات کر سکتی ہیں اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں صحیح حدیث میں ہے دوزخ برابر یہی کہتی رہیگی اور کچھ ہے اور کچھ ہے یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم اس میں رکھدیگا وہ سمٹ جائے گی اور کہے گی بس بس میں بھر گئی۔ اہلحدیث اللہ تعالیٰ کے قدم کو مانتے ہیں اور اسکی تاویل نہیں کرتے جیسے اور صفات کو مانتے ہیں لیکن اس کی ذات اور صفات کو مخلوقات سے مشابہت نہیں دیتے اور یہی طریقہ ہے سلف صالحین کا جیسے اوپر کئی بار گذر چکا ۱۲ ف۳ دوزخ میں جلائے جائیں گے پیاس لگے گی پانی مانگیں گے تو کھولتے پانی کیطرف لے جائیں گے پھر وہاں سے دوزخ میں لائیں گے ۱۲ ف۴ وہ آدمی نہیں ہیں کہ تم سو یا دس [illegible] غالب ہو جاؤ ایک فرشتہ ساری دنیا کو کافی ہے ۱۲ ف۵ ہنسی ٹھٹھا کریں اور عذاب کے سزاوار ہوں جیسے ابو الاشدین نے کیا حدیث میں ہے کہ ان فرشتوں کی آنکھیں [illegible] اور آدمیوں کے برابر قوت ہے ان میں کا ایک بہت سے آدمیوں کو ہانکتا ہوا لائیگا اور گردن پر ایک پہاڑ اٹھائے ہوگا پہلے ان آدمیوں کو دوزخ میں ڈالدیگا [illegible] دیگا ۱۲ ف۶ وہ سمجھیں کہ قرآن مجید برحق ہے کیونکہ اگلی کتابوں میں بھی دوزخ کے انیس داروغہ بیان ہوئے ہیں ۱۲ ف۷ انکو اور زیادہ قرآن اور پیغمبر پر یقین [illegible] انیس داروغہ کیوں مقرر کیے اسمیں کیا حکمت ہے اسکو وہی اپنی حکمت خوب جانتا ہے ہمکو اسمیں کاوش کرنے کی ضرورت نہیں ۱۲ ف۸ احقاب جمع ہے حقب کی [illegible] ایک حقب اسی برس کا ہوگا اور ہر برس تین سو ساٹھ دن کا اور ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ایک حدیث میں بھی ایسا ہی مروی ہے اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ [illegible] نکالے جائیں گے کیونکہ دوسری آیتوں میں ہے کہ وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اس میں پڑے رہیں گے حسن نے کہا تم غلطی اس کا مطلب [illegible] ایک حقب ختم ہوگا تو دوسرا حقب [illegible] رہیں گے اسی طرح ہمیشہ اسمیں رہیں گے بعضوں نے کہا یہ آیت ان مومن گنہگاروں کے حق میں ہے جو ایک مدت کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے [illegible]

۳۰	الھمزۃ	۱

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا اور (اے پیغمبر) تجھے کیا معلوم حطمہ کیا چیز ہے حطمہ اللہ تعالیٰ کی دہکائی ہوئی آگ ہے جو (ساری بدن کو کھا کر) دلوں تک چڑھ جائیگی وہ آگ اُنکو گھیرے ہوئے ہو لمبے لمبے ستونوں میں بند ہے ہوئے ہیں ف۱

اَلْمَسَاجِدُ وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ ۳۲

باب ۳۲ مساجد اور قبلہ کا بیان

۱	البقرہ	۱۴

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۤ فَاَيْنَـمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

۲	〃	۱۷

سَيَقُوْلُ السُّفَهَاۗءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

〃	〃	〃

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰي عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَي الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي

اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو خدا کی مسجدوں میں اسکا نام لینے سے روکے اور اُن کو اجاڑنا چاہے یہ لوگ خود مسجدوں میں نہ آنے پائیں گے مگر ڈرتے ڈرتے ف۱ وہ دنیا میں ذلیل ہوں گے اور آخرت میں بڑی مار کھائیں گے ف۲ اور پورب اور پچھم دونوں اللہ کے ہیں تو جدھر تم منہ کرو اودھر ہی قبلہ ہے بیشک اللہ تعالےٰ گنجایش والا ہے اسکی رحمت بہت وسیع اور سب کو شامل ہے ف۳ باخبر ہے اب قریب میں بیوقوف لوگ کہیں گے مسلمانوں کا جو قبلہ پہلے تھا اس کو پھر جانیکی کیا وجہ ہوئی ف۴ (اے پیغمبر) کہدے پورب اور پچھم دونو اللہ ہی کے ہیں جسکو وہ چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے ف۵ اور (اے پیغمبر) جس قبلہ پر تو پہلے تھا (یعنی کعبہ) ہمنے اسی کو (دوبارہ) مقرر کردیا اسکی غرض یہی تھی کہ ہمکو یہ بات کھل جائے کہ کون پیغمبر کی پیروی کرتا ہے اور کون اپنے پاؤں پھر جاتا ہے اور قبلہ کا بدلنا بھاری (شاق) ہوا مگر انپر جنکو اللہ تعالےٰ نے راہ بتلائی اور اللہ تمہاری نماز کو بیفائدہ کردے یہ نہیں ہو سکتا اللہ تو لوگوں پر بڑی شفقت کرنیوالا مہربان ہے ف۶ (اے پیغمبر) ہم تیرا منہ بار بار آسمان

ف۱ ایک دن عزیز مرے گا مال دولت سب چھوڑ جائے گا ۱۲ ف۲ کوٹنے سے تنگ کر دل تک کی خبر لیگی دل تمام اعضاء کا سردار ہے پہلے سارے بدن کو جلائے گی اخیر میں دل تک پہونچے گی پھر اللہ تعالیٰ اسکا بدن درست کریگا پھر جلائے گی یہی ہوتا رہے گا ۱۲ ف۳ تفسیر جلالین میں ہے کہ یہ سورت ابی بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہ کافروں کے باب میں اتری جو ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعنے مارتے تھے آپ کی برائیاں کرتے پھرتے تھے ۱۲ ف۱ جب نصاریٰ یہود پر غالب ہوئے تو بیت المقدس میں آنے سے اور عبادت کرنے سے یہود کو روکا اللہ نے مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ عنقریب نصاریٰ بھی بیت المقدس سے نکالے جاویں گے اور مسلمان اسپر قبضہ کرینگے اب اگر کوئی نصرانی وہاں آویگا بھی تو ڈرتا ہوا اپنی جان کی خیر مناتا ہوا۔ یہ پیشین گوئی بالکل سچ ہوئی اور حضرت عمر رضہ کی خلافت میں بیت المقدس پر مسلمانوں نے قبضہ کرلیا آج تک مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں ہے اور نصاریٰ وہاں ڈرتے ہوئے آتے ہیں ۱۲ ف۲ دنیا میں رسوائی یہ ہوئی کہ قتل کیے گئے لونڈی غلام بنائے گئے انپر جزیہ لگایا گیا آخرت کا عذاب تو ظاہر ہے ۱۲ ف۳ ایک بار رات کو صحابہ سفر میں آنحضرت صلعم کے ساتھ تھے رات بہت اندھیری ہر ایک نے جدھر قبلہ معلوم ہوا ادھر نماز پڑھ لی اور نشان کے لیے پتھر رکھ دیے صبح کو معلوم ہوا کہ بعض لوگوں نے اور طرف نماز پڑھی ہے انکو فکر ہوا تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۴ یہ بات جانتا ہے ۱۲ ف۵ ان حضرت صلعم پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے پھر کعبے کی طرف قبلہ قرار پایا یہود نے اسپر طعنہ کیا۔ اس آیت میں پہلے ہی سے انکی خبر دیدی کہ بے وقوفی سے وہ ایسا اعتراض کرینگے ۱۲ ف۶ یعنی اسلام کے دین پر ۱۲ ف۷ تو وہ کسی کی محنت کو اکارت کرے اور بدلہ نہ دے یہ کیسے ہو سکتا ہے ۱۲ ع اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان روکنے والوں کو لازم تھا کہ مسجدوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے جاتے یعنی خدا کا خوف رکھتے اور دوسروں کو نہ روکتے ۱۲

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝
وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

اب اپنا منہ مسجد حرام (کعبہ) کیطرف پھیرلے اور (مسلمانو) تم جہاں کہیں ہو (نماز میں) اسیطرف اپنا منہ کیا کرو بے شک اہل کتاب جانتے ہیں کہ کعبہ کی طرف قبلہ ہونا حق ہے ان کے مالک کی طرف سے اور اللہ تعالے ان کے کاموں سے بیخبر نہیں ہے اور اگر تو اہل کتاب کو ہر ایک نشانی (معجزہ) بتلائے (یا سارے جہان کی دلیلوں سے سمجھائے) تو بھی وہ تیرا قبلہ نہ لیں گے اور تو بھی اب انکا قبلہ لینے والا نہیں اور خود اہل کتاب بھی ایک دوسرے کا قبلہ نہیں لیتے اور تجھ کو جو علم (اللہ تعالے کی طرف سے) پہونچا اگر اس کے بعد تو ان کی خواہشوں پر چلے تو تیرا شمار بھی ظالموں میں ہوگا
اور ہر ایک دین والیکا ایک قبلہ ہے جدھر وہ منہ کرتا ہے تم (اے مسلمانو) نیکیاں کرنے میں آگے بڑھو تم جہاں رہو اللہ تم کو اکٹھا کرے گا بے شک اللہ تعالے سب کچھ کر سکتا ہے اور تو جہاں سے نکلے (یعنے جہاں ہو سفر میں) اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر یہی بات حق ہے تیرے مالک کی طرف سے اور اللہ تعالے تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے (اے پیغمبر) تو جہاں سے نکلے اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر (مسلمانو) تم جہاں ہو (نماز میں) اپنا منہ اس طرف (یعنے مسجد حرام کی طرف) کرو تاکہ لوگوں کو تم پر اعتراض کا موقع نہ رہے مگر جو بے انصافی کرتے ہیں تو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرتے رہو اور (دوسری غرض یہ ہے) کہ میں اپنا احسان تم پر پورا کروں اور (تیسری غرض یہ ہے) کہ تم راہ راست پر آجاؤ

ف۱ آپ انتظار میں تھے کہ کب جی آتی ہے اور قبلہ بدلتا ہے کیونکہ آپ کو دل سے یہ پسند تھا کہ آپ کے دادا ابراہیم کے قبلہ کیطرف منہ کریں ۱۲ ف۲ کیونکہ انکی کتابوں میں مذکور ہے کہ نبی آخر الزمان عرب میں پیدا ہونگے اور ابراہیم کے طریق پر ہونگے اور کعبے کیطرف نماز پڑھیں گے ۱۲ ف۳ کعبہ ایک چوکھونٹا مستطیل گھر ہے اور مسجد حرام اسکے گرداگرد بنی ہوئی ہے یہاں مسجد حرام سے کعبہ مراد ہے کیونکہ خود مسجد حرام میں نمازی کعبے کیطرف نماز پڑھتے ہیں اور صفیں بطور حلقہ کے ہوا کرتی ہیں ۱۲ ف۴ یعنے اب پھر بیت المقدس کیطرف قبلہ کبھی نہیں بدلیگا ۱۲ ف۵ یہود بیت المقدس کی اور نصارا پورب کیطرف قبلہ کرتے ہیں ۱۲ ف۶ ابن قیم رحمہ نے کہا اہل کتاب کا قبلہ کسی حکم الٰہی سے نہ تھا بلکہ انہوں نے صلاح و مشورہ سے قبلہ قرار دیا تھا انجیل میں کہیں حکم نہیں ہے کہ قبلہ پورب کیطرف بناؤ بلکہ انکے بزرگوں نے پورب کی سمت مقرر کرلی اسی طرح توریت میں یہ حکم نہیں ہے کہ صخرہ بیت المقدس کی طرف منہ کرو ہوا یہ تھا کہ یہود اگلے زمانہ میں تابوت کو لاکر صخرہ پر رکھتے اور نماز میں اسطرف منہ کرتے جب تابوت اٹھ گیا تو صخرے ہی کی طرف منہ کرنے لگے ۱۲ ف۷ یعنے کعبہ کیطرف منہ کرنے میں اور بعضوں نے کہا ہر ایک نیکی میں ۱۲ ف۸ یعنے کسی ملک میں ہو اور کسی سمت میں نماز پڑھو اگر کعبہ اس ملک سے پچھم میں ہے تو پچھم میں پورب میں ہے تو پورب میں دکھن میں ہے تو دکھن میں اتر میں ہے تو اتر میں لیکن قیامت کے دن سب مسلمان اکٹھا ہو جاویں گے گویا سب نے ایک ہی سمت اسکی عبادت کی ۱۲ ف۹ مسجد حرام کہتے ہیں مسجد کو حرام کے معنے جس جگہ بند رہنا چاہیئے اس مکان میں کئی باتیں منع ہیں آدمی کو مارنا جانور کو ستانا درخت اور گھاس کاٹنا یا پڑا مال اٹھانا ۱۲ (موضح) ف۱۰ تاکہ یہودی اس حکم میں شبہ نہ رہے ۱۲ اخلا یہود مسلمانوں پر اعتراض کرتے تھے کہ ہمارا دین تو نہیں مانتے لیکن نماز ہمارے ہی قبلہ کیطرف پڑھتے ہیں اور مشرک یہ اعتراض کرتے تھے کہ ابراہیم کے طریق پر چلنے کا دعوے کرتے ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ چھوڑ دیا ہے ۱۲ ف۱۱ ناحق کی ہیکڑی سے ... ۱۲ ف۱۲ یعنی ایک اعتراض کرتے رہیں گے ۱۲ ف۱۳ آخر ... سے ... ۱۲ ف۱۴ ... سیدھے رستے کو پہونچو ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
"	۵	۲۲	لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝	نیکی یہی نہیں کہ تم نے اپنا منہ پورب یا پچھم کو کر لیا نیک وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور پچھلے دن (قیامت) پر اور سب فرشتوں پر اور کتاب (یعنی قرآن) پر اور تمام پیغمبروں پر اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے اپنا پیسہ ناطے والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں پر اور گردنیں چھڑانے میں خرچ کیا اور نماز درستی سے ادا کرتے رہے اور زکوٰۃ دیتے رہے اور جب (خدا سے بندوں سے) کوئی اقرار کیا تو اس کو پورا کیا اور سختی اور تکلیف اور لڑائی میں صبر کیا یہی لوگ (ایمان اور اسلام کے دعوے میں) سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں ف۱۳
۸	الاعراف	۳	وَّاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ	اور یہ کہ جہاں نماز پڑھو اپنے منہ سیدھے کر لو اور نرے اسی کے تابعدار ہو کر اسکو پکارو ف۱۴
۷	"	۴	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝	آدمیو ہر مسجد میں جانے وقت اپنا بناؤ کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور اڑاؤ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اڑانیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔
۹	الانفال	۴	وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ۝	حالانکہ وہ لوگوں کو ادب والی مسجد سے روکتے ہیں اور وہ اس ادب والی مسجد کے متولی نہیں ہیں اس مسجد کے متولی وہی ہیں جو پرہیزگار ہوں ف۱۵
۱۰	التوبۃ	۳	مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ښ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ	مشرکوں کا یہ کام نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد رکھیں حالانکہ اپنا کفر (اپنی زبان سے) خود مانتے ہیں ان لوگوں کا تو کیا کرایا سب اکارت ہوا اور یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کی آبادی انہی لوگوں سے ہوتی ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتے ہیں اور نماز کو درستی سے

ف۱ یہود اور نصاریٰ نے جب قبلہ بدلا تو بہت تکرار شروع کی اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۲ جیسے یہود کرتے تھے کہ حضرت جبرائیل کو اپنا دشمن بتلاتے ۱۲ ف۳ یعنے قرآن یا آسمانی کتابوں پر ۱۲ ف۴ جیسا یہود اور نصاریٰ کرتے ہیں بعض کو مانتے ہیں بعض کو نہیں مانتے ۱۲ ف۵ یعنے خالص خدا کی رضامندی کے لئے نہ دباؤ سے یا دکھلانے کے لئے ف۶ انکا حق سب سے زیادہ ہے جب یہ محتاج ہوں حدیث میں ہے کہ مسکین کو دینے میں ایک ثواب ہے اور ناتے والوں کو دینے میں دوہرا ثواب ہے ۱۲ ف۷ جو محتاج ہوں اور انکا مدد گار کوئی نہ ہو عام فقیروں کو دینے سے ایسے یتیم کو دینا زیادہ ثواب ہے حدیث میں ہے کہ میں اور یتیم کو پالنے والا دونوں جنت میں ساتھ ہونگے ۱۲ ف۸ مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفایت نہ ہو اسی کو فقیر کہتے ہیں ۱۲ ف۹ جس کے پاس خرچ راہ نہ رہا ہو اور نہ خرچ منگوا سکتا ہو گو وہ اپنے گھر یا اپنے ملک میں مالدار ہو ۱۲ ف۱۰ جو اپنی محتاجی ظاہر کریں اور کسی کام میں مشغول نہ ہو سکیں اگرچہ وہ مالدار ہوں ۱۲ ف۱۱ یعنے جو لوگ غلام ہوں اور اپنے مالک سے آزادی کے لئے کچھ روپیہ ٹھیرا لیں پھر ادا نہ کر سکیں انکی مدد کرو ۱۲ ف۱۲ یعنے جب کافروں سے جہاد ہوتا ہے تو لڑائی میں ثابت قدم رہتے ہیں ۱۲ ف۱۳ واحدی نے کہا جس شخص میں یہ تمام باتیں جمع ہوں وہ بیشک نیک اور متقی ہے اور ایک شخص جو نہ ہو نیک نہیں کہا جا سکتا ۱۲ ف۱۴ قبلہ کی طرف یعنے کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو یا جسوقت نماز پڑھو قبلہ کی طرف منہ کرو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر سجدہ خالص خدا کی رضامندی کے لئے کرو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آ جائے تو جہاں ہو وہیں نماز پڑھ لو اپنی مسجد میں پہنچنے کا انتظار نہ کرو ۱۲ ف۱۵ یعنے اسی کی عبادت کرو اور دعا و عبادت میں کسی اور کو شریک مت کرو بعضوں نے کہا شریعت کے موافق اسکی عبادت کرو ۱۲ ف۱۶ ہر نماز کے وقت ۱۲ ف۱۷ جیسے حدیبیہ کے سال میں مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے مشرکوں نے روکا۔ کہتے ہیں کہ یہ آیت اسوقت اتری جب مکہ سے نکل کر مدینہ کو ہجرت کی ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

			الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰۤئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝	ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتے تو ایسے لوگوں کو راہ پانے کی امید ہو سکتی ہے ف۱
۱۱	التوبة ۹	۱۳	وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًاۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝	اور (ان منافقوں میں) وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے ضد سے اور کفر سے اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لیے اور اس شخص کا انتظار کرنے کے لیے جو پہلے اللہ اور اسکے رسول سے لڑ چکا ہے ایک (اپنی) مسجد بنائی اور وہ تو ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہمنے بھلائی کے سوا اور کوئی نیت نہیں کی تھی اور اللہ تو گواہ ہے وہ جھوٹے ہیں تو اس (مسجد) میں کبھی کھڑا (تک بھی) نہ ہوناں وہ مسجد جسکی شروع دن ہی بنیاد پرہیزگاری پر ہوئی تھی وہ اس لائق ہے کہ تو اسمیں کھڑا ہو اس میں وہ لوگ ہیں جو خوب پاکی کرنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالے خوب پاکی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے بھلا جو شخص اللہ تعالے کے ڈر سے اس کی رضامندی کے لیے اپنی (عمارت کی) بنیاد رکھی وہ اچھا ہے یا جو ایک ہیں پیسے پٹھے ہوئے گڈھے کے کنارہ پر اپنی بنیاد رکھے پھر وہ گڈھا (ردہ گرام سے) اسکو دوزخ کی آگ میں لے گرے اور اللہ بے انصاف لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا ان لوگوں نے جو عمارت بنائی اسکی (شک) سے ہمیشہ (مرتے دم تک) انکے دلوں میں نفاق رہیگا مگر جب انکے دل ہی کٹ جائیں اور اللہ تو (انکے دلوں کا حال) جانتا ہے حکمت والا۔
۱۸	النور ۲۴	۵	فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا	(یہ طاق) اُن گھروں میں رہے جنکی تعظیم کرنیکا اللہ نے حکم دیا ہے اور انمیں اللہ کا نام لیا جاتا ہے وہاں صبح اور شام اللہ کی تسبیح وہ لوگ کرتے ہیں جنکو کوئی سوداگری اور مول تول اللہ کی یاد سے اور نماز درستی کے ساتھ ادا کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جب دن

ف۱ جب ایسے لوگوں کی حالت امید اور ڈر کی ہو تو کافروں کو کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ نجات پاویں گے حدیث میں ہے جب تم کسی کو مسجد میں ہمیشہ آتے جاتے دیکھو یعنی جماعت میں شریک رہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو ۱۲ ف۲ مدینہ میں ایک شخص تھا ابو عامر وہ جاہلیت کے زمانہ میں نصرانی ہو گیا تھا اور جب آنحضرت صلعم تشریف لائے تو آپ پر ایمان نہ لایا بدر کی لڑائی کے بعد وہ قریش کے کافروں سے مل گیا اور ان کو آنحضرت صلعم سے لڑنے کی ترغیب دی جنگ احد میں بھی کافروں کے ساتھ تھا پھر قیصر روم کے پاس چلا گیا اور مدینہ کے منافقوں کو لکھ بھیجا کہ میں روم کا ایک لشکر لیکر آتا ہوں اور مسلمانوں کو بالکل تباہ کر دیتا ہوں تم اپنی ایک علیحدہ مسجد بنا کر اس میں رہو اور میرا انتظار کرتے رہو منافقوں نے اس کے لکھنے پر مسجد قبا کے پاس ہی جو پہلے سے بنی ہوئی تھی ایک نئی مسجد بنائی اور جب بنا چکے تو آنحضرت صلعم کے پاس آئے اس وقت آپ جنگ تبوک کے لئے تیار تھے اور یہ کہا کہ ہم نے ناتوان اور بیمار آدمیوں کے لیے اور برسات کے خیال سے ایک مسجد بنائی ہے آپ تشریف لے چلیے اور برکت کے لیے اس میں ایک دوگانہ ادا کیجئے اس وقت یہ آیت اتری اور آپ نے حکم دیا وہ مسجد ڈھا دی اور جلا دی گئی ۱۲ ف۳ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کے لیے ۱۲ ف۴ اور نماز پڑھانے ۱۲ ف۵ مراد مسجد قبا ہے بعضوں نے کہا مسجد نبوی ۱۲ ف۶ یعنی ڈھیلوں کے بعد پھر پانی سے استنجا کرتے ہیں ۱۲ ف۷ ظاہر اور باطن دونوں کو پاک رکھتے ہیں ۱۲ ف۸ یعنی عبادت کو ۱۲ ف۹ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر وہ عمارت دوزخ میں اسکے بنانے والے کو لیکر دوزخ کی آگ میں گر پڑی ۱۲ ف۱۰ مطلب یہ ہے کہ دل سے یہ لوگ منافق اور اسلام کے مخالف تھے اب جو ان کی مسجد گرا دی گئی تو ان کا نفاق اور جم گیا اور مرتے دم تک منافق ہی رہیں گے یہ نفاق انکے دل سے اسوقت جاویگا جب دل ہی نہ رہیگا قتل ہو کر یا مر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویگا ۱۲ ف۱۱ یعنی مسجدیں ۱۲

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	(مارے ڈر کے) الٹ جائینگی (آنکھیں پتھرا جائینگی) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح صبح اور شام اسلیئے کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ انکو انکے عملوں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے انکو زیادہ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے بیحساب روزی دیتا ہے۔
۲۹	الجن	۱	وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا ۝	اور مسجدیں اللہ ہی کی (عبادت کیلیے) ہیں تو اس کے ساتھ کسی کا پوجا نہ کرو۔

فِقْهُ الْقُرْآنِ

۳۳ اَلطَّهَارَةُ — باب ۳۳ طہارت کا بیان

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
۱	البقرۃ	۲۸	وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝	(اے پیغمبر) لوگ تجھ سے حیض کے باب میں پوچھتے ہیں کہدو وہ گندگی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو (انسے صحبت یعنے جماع نہ کرو) اور جب تک پاک نہ ہولیں انکے پاس نہ جاؤ (یعنے جماع نہ کرو) پھر جب ستھرائی کرلیں تو جدھر سے اللہ نے حکم دیا ہے (یعنے فرج کی طرف سے) ان پاس آؤ بیشک اللہ کو توبہ کرنیوالوں سے محبت ہے اور ستھرائی کرنیوالوں سے بھی محبت ہے ف
۵	النساء	۷	وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ۝	اسی طرح جب نہانے کی حاجت ہو (تو نماز کے پاس نہ جاؤ) مگر راہ چلتے ہوئے یہانتک کہ غسل کرلو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پاخانے سے آئے (یعنی حاجت ضروری سے فارغ ہوکر) یا تمنے عورتوں کو چھوا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو (یا سطح زمین کا جو پاک ہو) اور منہ اور ہاتھوں پر مسح کرلو بے شک اللہ تعالیٰ درگذر کرنے والا اور بخشنے والا ہے ف
۶	المائدۃ	۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى	(مسلمانو) جب تم نماز پڑھنا چاہو (اور بے وضو ہو) تو اپنے

ف دل الٹنا یہ ہے کہ پریشانی ہوگی آنکھ الٹنا یہ ہے کہ بصارت جاتی رہیگی جیسے آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں صبح اور شام کو اللہ کی یاد سے فجر اور عصر کی نماز مراد ہے ۱۲ ف ایک نیکی پر دس بلکہ سات سو نیکیوں تک ۱۲ ف۳ کچھ چیزیں جو انکے خیال میں بھی نہیں ہیں ۱۲ ف۴ جیسے مشرک بیکار ستے یا نصاریٰ وہ جب اپنے گرجا میں جاتے ہیں تو عیسیٰ مسیح کو خداوند کہکے پکارتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور اذان کا حکم دینے کے لیے بنائی گئی ہیں ۱۲ ف ابو الدحداح ایک صحابی تھے انہوں نے اور کئی صحابہ نے ساتھ آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ حیض کا کیا حکم ہے یہودی لوگ جب عورت کو حیض آتا تو اسکو بالکل الگ کر دیتے نہ ساتھ کھانے دیتے نہ بیٹھنے دیتے تب یہ آیت اتری اور ارشاد فرمایا کہ حیض میں عورت سے صرف جماع کرنا منع ہے ساتھ کھلانے اور بیٹھانے اور بوسہ لینے کی ممانعت نہیں ۱۲ ف بیماری سے وہ بیماری مراد ہے جس میں پانی کے استعمال سے ہلاکت یا نقصان کا ڈر ہو یا جس کی وجہ سے پانی تک جانے کی طاقت نہ ہو یہ ایک بیماری مراد ہے اور سفر سے عام سفر مراد ہے نہ وہ جسکو سفر کہیں عورتوں کے چھونے سے ہاتھ سے چھونا بعضوں نے مراد رکھا ہے اور جنب کے لیے تیمم کو جائز نہیں کہا جب تک وہ غسل نہ کرے یہی مذہب ہے حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف بعضوں نے کہا اگر وضو بھی ہو جب بھی ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا واجب ہے امام داؤد ظاہری کا یہی قول ہے جمہور علماء کا قول ہے کہ جب بے وضو ہو اور نماز کے لیے اٹھے تو وضو کرنا واجب ہے اور یہی حق ہے اور خود آنحضرت صلعم نے خندق کے دن چار نمازیں ایک وضو سے پڑھی ہیں ۱۲ اسی مطلب پر کہ جنابت کی حاجت ہو تو جب تک غسل نہ کرلو نماز نہ پڑھو مگر مسافر ہونے یا سفر میں نہانے کی حاجت ہو اور پانی نہ ملے تو تیمم کرکے بھی نماز پڑھ سکتے ہیں

فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

منہ دہوؤ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک (دہو لینے کہنیوں سمیت) اور اپنے سر پر مسح کرو اور پاؤں کو دونوں ٹخنوں تک دہوؤ اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو اچھی طرح پاک ہو جاؤ (یعنی غسل کر لو) اور جو تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ پھر کر آئے۔ یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور پانی نہ پاؤ (پانی نہ ملے یا اس کا استعمال نہ کر سکے) تو پاک مٹی کا قصد کرو اور منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لو اللہ تعالے تم کو تکلیف دینا نہیں چاہتا بلکہ تم کو پاک کرنا چاہتا ہے اور اپنا احسان تم پر پورا کرنا اس لئے کہ تم شکر کرو (اور شکر کا ثواب حاصل کرو)

٣٤ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالصَّدَقَةُ

باب ٣٤ نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ کا بیان

سورۃ	آیت	نمبر	آیت قرآنی	ترجمہ
١	البقرۃ 2.45 46	٥	وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝	بیشک نماز بھاری ہے مگر ان پر جو اللہ تعالے سے ڈرتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو اپنے مالک سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھر جانا ہے (٦)
٤	٬٬	٥	وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ	اور صبر اور نماز سے مدد لو۔
٤	٥ 2.43	٥	وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝	اور نماز کو ٹھیک کرو (بلا ناغہ اپنے وقت پر پڑھو) اور زکوٰۃ دو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکو (٧)
٤	٬٬	١٣ ١١٠	وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝	اور نماز درستی سے ادا کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو نیک کام اپنی بھلائی کے لیے آگے بھیجو گے اسکا ثواب اللہ کے پاس پاؤ گے (یعنی تمہارا عمل ضائع نہ جائے گا) بیشک اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

ف۱ اتنے سر کا جس کو مسح کہیں اور امام مالک کے نزدیک سارے سر کا ۱۲ ف۲ صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ پاؤں دہویا کرتے تھے اور آنحضرت صلعم نے کچھ لوگوں کو دیکھا وضو میں انکی ایڑیاں سوکھی رہ گئیں تھیں تو فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی دوزخ کی آگ سے ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے وضو کیا اور ناخن برابر [illegible] میں سوکھا چھوڑ دیا آپ نے فرمایا جا اور اچھی طرح وضو کر ۱۲ ف۳ اس جملہ کی تفسیر سورہ نسا کے ساتویں رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۴ جب تو پانی کے بدلے مٹی سے طہارت کرنے کی اجازت دی ۱۲ ف۵ یہ خطاب ہے مومنین کی طرف اور مطلب یہ ہے کہ مصیبت اور فکر اور تردد کی حالت میں صبر کو اپنا شعار کرو اور نماز میں مشغول ہو [illegible] نماز کی برکت سے وہ مصیبت دفع ہو جاوے حدیث میں ہے کہ آن حضرت کو جب کوئی ناگہانی فکر آتی تو آپ نماز کی طرف دوڑتے بعضوں نے کہا یہ خطاب [illegible] ان کے دلوں میں مال و جاہ کی حرص تھی تو صبر کا حکم ہوا یعنے روزہ رکھنے کا کیونکہ روزہ خواہش کو توڑ دیتا ہے اور نماز کا اسلئے کہ نماز [illegible] عاجزی [illegible] پیدا کرتی ہے اور غرور اور تکبر کو دفع کرتی ہے ۱۲ ف۶ نماز بھاری ہے یعنے شاق ہے اکثر لوگوں سے نبھ نہیں سکتی اور بوجہ سمجھکر چھوڑ دیتے ہیں ۱۲ ف۷ [illegible] کے سامنے جانیکا یقین ہے انہی پر نماز بھاری نہیں ہوتی اور جنکو یہ یقین نہیں ہے انکو نماز کی پابندی ایک مصیبت معلوم ہوتی ہے ۱۲ [illegible] کی حالت میں تم بھی شریک ہو اور جب وہ رکوع کریں تم بھی رکوع کرو رکوع کا ذکر اسلئے کیا [illegible] کی نماز میں رکوع نہ تھا اس آیت سے جماعت [illegible] امام شافعی اور اکثر علماء [illegible] نے اس کو واجب کہا [illegible] کیونکہ صحیح احادیث میں ہے تارک کے واسطے سخت وعید آئی ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
٢	البقرہ	١٩	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔	مسلمانو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز سے مدد لو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ف
″	″	٢٢ (195)	وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ڔ وَاَحْسِنُوْا ڔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔	اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو اور احسان کرو اللہ تعالے احسان کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے ف
″	″	٢٦ (215)	يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۔	(اے پیغمبر) لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تو کہدے جو کچھ خیر خیرات کے طور پر تم خرچ کرو تو ماں باپ اور ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں پر اور جو بھلائی تم کرو اللہ تعالے اسکو جانتا ہے ف
″	″	٢٧ (219)	وَيَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔	اور تجھ سے پوچھتے ہیں (اللہ کی راہ میں) کتنا خرچ کریں تو کہہ جو بچ رہے اللہ تعالے اسی طرح اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت میں غور کرو ف
″	″	٣١ (238)	حٰفِظُوْا عَلَي الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۤ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۔ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۔	تمام نمازوں کا اور بیچ والی نماز کا خیال رکھو اور اللہ کے سامنے چپکے ادب سے کھڑے رہو پھر اگر تم کو (دشمن کا یا اور کسی کا) ڈر ہو تو پیدل یا سوار رہکر (جسطرح ہوسکے گو منہ قبلہ کیطرف نہ ہو پڑھ لو) اور جب ڈر نہ رہے تو جس طرح اللہ نے تمکو سکھلایا ہے جس کو تم (پہلے) نہیں جانتے تھے اللہ کی یاد کرو ف
″	″	٣٢ (245)	مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔	کون ہے وہ جو اللہ تعالے کو قرض حسنہ دے پھر خدا اسکو دونا تگنا بہت گنے کردے گا اور اللہ ہی (روزی) تنگ کرتا ہے اور کشادہ کرتا ہے اور اسی کے پاس تمکو لوٹ جانا ہے ف
٣	″	٣٣ (254)	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔	مسلمانو جو ہمنے تمکو دیا اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرو جسدن نہ بیچ کھوچ ہوگی نہ دوستی نہ سفارش اور کافر ہی (اپنی جانوں پر) ظلم کرتے ہیں ف
″	″	٣٦	الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچتے ہیں پھر خرچنے

ف اس آیت کی کچھ تفسیر پہلے گذر چکی ہے سید علامہ نے کہا قرآن شریف میں جہاں یہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں یا صابروں کے ساتھ ہے تو یہی مراد ہے کہ اعانت و مدد سے انکے ساتھ ہے اور جہاں یہ مذکور ہے کہ وہ سب کے ساتھ ہے تو مراد یہ ہے کہ علم اور قدرت سے ساتھ ہے اور اتفاق کیا ہے ائمہ اور [illegible] اور تمام صحابہ اور تابعین نے اللہ کی معیت علمی پر کیونکہ اسکی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اسکا علم ہر ذرے کو شامل ہے [illegible] قدرت وغیرہ ف اللہ کی راہ میں یعنے جہاد میں اور نیک کاموں میں جیسے حج اور عمرہ اور ناطے والوں کے ساتھ سلوک اور صدقہ اور مجاہدین کا سامان کر دینا اہل و عیال کی پرورش [illegible] ف ایک شخص تھے عمرو بن الجموح [illegible] انہوں نے حضرت سے پوچھا [illegible] [illegible]

(الخ)

		ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَّلَا أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ	کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ جس کو دیا اس کو ستاتے ہیں[ف] ان کو ان کے مالک کے پاس اپنا ثواب ملیگا اور نہ انکو ڈر ہوگا نہ غم نرمی سے جواب دے دینا اور (مانگنے والے کی باتوں سے) درگذر کرنا اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ تعالےٰ بے پرواہ ہے تحمل والا ایمان والو اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ستا کر بیکار مت کرو (جسمیں کچھ ثواب نہ ہو)۔
٣ البقرة	٣٧	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝	ایمان والو جو اچھی عمدہ (یا حلال) چیزوں تم کماؤ ان میں سے خرچ کرو[ف] اور ان چیزوں میں سے جو ہمنے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیں[ف] اور خراب چیز دینے کا قصد بھی نہ کرو تم اسکو اللہ کی راہ میں خرچتے ہو اگر تم کو کوئی ایسی چیز دی تو نہ لو مگر ہاں آنکھ بند کرکے[ف] اور یہہ جان رکھو کہ اللہ تعالےٰ بے پرواہ ہے خوبیوں والا شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے[ف] اور بخیلی کا حکم دیتا ہے[ف] اور اللہ تعالےٰ تم سے اپنی بخشش اور مہربانی کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تو گنجایش والا ہے سب جانتا ہے[ف]
؍	؍	وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ۝ إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ	اور جو خدا کی راہ میں تم خرچ کرو (تھوڑا ہو یا بہت قبول ہو یا نہ ہو) یا کوئی منت مانو (اچھے کام کے لیے یا برے کام کے لیے) اللہ تعالےٰ کو معلوم ہے اور بے انصافوں کا کوئی مددگار نہیں ہے[ف] اگر سب کے سامنے خیرات کرو تو بھی اچھا ہے اور جو چھپکے سے فقیروں کو دو تو تمہارے لیے بہتر ہے[ف] اور تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے[ف] اور اللہ تعالےٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (اے پیغمبر) انکو راہ پر لانا تیرا ذمہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالےٰ جسکو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے[ف] اور تم جو مال (روپیہ یا چیز) خیرات کروگے وہ اپنے لیے[ف] اور تم تو جو خرچتے ہو

ف یعنے کسی کو اللہ کی راہ میں کچھ دیوے تو بہتر یہ ہے کہ چھپا کر خالص خدا کیلیے دیوے پھر دینے کے بعد نہ کبھی زبان سے کچھ احسان جتاوے نہ ایسا کوئی کام کرے جس سے یہ معلوم ہو کہ اپنے ... کے عوض پر یہ کام کرتا ہے ۱۲ ف یعنے اگر کوئی سوال کرے اور اپنے پاس کچھ نہ ہو یا نہ دے سکے تو نرمی کے ساتھ اسے کہدے سائیں اللہ کریم ہے یا سائیں اسوقت معاف کرو ... جھڑک کر جواب دینا منع ہے درگذر کرنا یعنے فقیر اگر مانگنے میں اصرار کرے یا کوئی بیہودہ بات نکالے تو اس سے چشم پوشی کرنا چاہیئے اور محتاج ہو کر اسکو معذور رکھنا چاہیئے ۱۲ ف یعنے خدا کی راہ میں عمدہ اور بہتر اور نفیس چیز دو جس کی تم کو دل سے خواہش ہو کیونکہ وہ غنی اور بے پرواہ ہے ۱۲ ف یعنے غلہ اور پھل ترکاری میوہ وغیرہ اسی طرح کان اور دفینہ ... یہ نکلتا ہے کہ زمین کی پیداوار میں زکوۃ لازم ہے ۱۲ ف شاید ... مگر اور چشم پوشی کرکے گر دل کی خوشی سے تو ایسی چیز کبھی نہ لوگے یہ آیت اسوقت اتری جب ... خیرات کی کھجوریں مسجد میں لٹکا جاتے ایک شخص خراب ردی کھجور لٹکا گیا ایک روایت میں ہے کہ لوگ خیرات میں بُرا اسباب دینے لگے تب یہ آیت اتری ایک روایت ... صدقہ فطر میں ایک شخص خراب کھجور لیکر آیا تب یہ آیت اتری ۱۲ ف کہ اگر زیادہ خیرات کروگے تو ایسا نہ ہو کہ مفلس ہو جاؤ ۱۲ ف فحشا کہتے ہیں ہر بےحیائی ... بات کو یہاں مراد بخیلی ہے بعضوں نے کہا قرآن میں جہاں فحشاء کا لفظ آیا ہے اس سے زنا مراد ہے مگر اس مقام میں بخیلی مراد ہے ۱۲ ف اسکی ... اللہ کی راہ میں خرچ کروگے وہ بدلہ دیگا ایک حدیث میں ہے کسی بندہ کا مال صدقہ اور خیرات کیوجہ سے کم نہیں ہوا ۱۲ ف جو برے کاموں میں خرچتے ہیں ... منت مانتے ہیں ... کے نام کی منت مانتے ہیں ۱۲ ف قیامت کے دن جو اللہ کے عذاب سے انکو بچا سکے جب کسی کام کی نذر مانے تو اسکا ادا ... [illegible] ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ لِلْفُقَرَاۗءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُھُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاۗءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُھُمْ بِسِيْمٰھُمْ ۚ لَا يَسْــَٔـلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝	ہو [illegible] خدا کی رضاجوئی کے لئے [illegible] دن، پورا بھر پاؤگے تمہارا حق مارا نہیں جائیگا خیرات (اول تو) ان محتاجوں کو دینا چاہیئے جو اسکی راہ میں گھرے ہوئے ہیں (اچھے ہوئے ہیں گھرے بیٹھے ہیں) کسی ملک کا سفر نہیں کرسکتے جو اُن کا حال نہیں جانتا وہ اُن کو مالدار سمجھتا ہے کیونکہ وہ مانگتے نہیں تو ان کا چہرہ دیکھ کر انکو پہچان لیتا ہے کسی سے لپٹکر نہیں مانگتے اور تم جو مال خرچ کرو خیرات کے طور پر اللہ کو معلوم ہے۔
۳	البقرۃ	۳۸	اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝	جو لوگ اپنے مال رات اور دن چھپے اور کھلے (اللہ تعالے کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں انکو ان کا ثواب اپنے مالک کے پاس ملے گا نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم۔
۴	آل عمران	۱۰	لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ڛ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝	(لوگو) جب تک ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جن سے تم کو محبت ہے نیکی کا درجہ ہرگز نہ پاسکوگے اور جو کچھ تم اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے ؎
۵	النساء	۶	وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ۝ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَھُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِــيْمًا ۝	اور جو لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنے مال خرچ کرتے ہیں (نہ اللہ کی رضامندی کے لیے) اور نہ اللہ تعالی پر ایمان لاتے ہیں نہ پچھلے دن (قیامت) پر اور شیطان جسکا ساتھی ہو وہ تو برا ساتھی ہے اور انکا کیا بگڑتا اگر وہ اللہ تعالے اور پچھلے دن پر ایمان لاتے اور اللہ تعالے نے جو ان کو دیا ہے اس میں سے اسکی راہ میں خرچ کرتے اور اللہ انکے حال سے خبردار ہے
۶	؍	۷	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى	مسلمانو جب تم نشہ میں ہو تو نماز کے پاس مت جاؤ یہاں تک کہ نشہ اتر جائے جو منہ سے نکالتے ہو اسکو سمجھنے لگو اسی طرح جب نہانے کی حاجت ہو (تو نماز کے پاس نہ جاؤ) مگر راہ

ف کیونکہ تم مومن ہو اور مومن جو نیک کام کرتا ہے خدا کی خوشی کے لیے کرتا ہے پھر جب اسکی رضاجوئی کے لیے خرچ ہے ہو تو تم کو احسان جتانے یا تنگ کرنے یا اسکے بدلے کی توقع رکھنے سے کیا کام ۱۲ ف نسائی نے ابن عباس رض سے نکالا کہ پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ صدقہ مسلمانوں ہی کو دیں جب یہ آیت اتری تو ہر مذہب والے کو دینے کی اجازت دی ۱۲ ف جہاد کے لیے یا دین کا علم حاصل کرنے کے لیے ۱۲ ف کچھ سوداگری کریں یا پیسہ کمائیں کیونکہ کا فرض انکا سارا وقت بند کر رہا ہے یا جہاد میں مشغول ہیں یا یاد الٰہی اور تحصیل علم میں ۱۲ ف یہ خطاب پیغمبر کی طرف ہے یا ہر شخص کی طرف مطلب یہ کہ گو وہ سوال نہیں کرتے مگر صورت سے محتاجی اور بیکسی اور عاجزی برس رہی ہے ۱۲ ف کہ انکے پیچھے لگ جاویں جیسے بھیک منگوں کی عادت ہے ۱۲ ف نیکی کا درجہ یعنے جنت یا پوری [illegible] کامل نیکی یا عبادت یا ثواب مطلب یہ کہ جب تک اللہ تعالے کی راہ میں ان چیزوں کو نہ دوگے جن سے تمہارا دل لگا ہوا ہے اس وقت تک نیکی کا وہ ثواب جس جنت ملے تم کو حاصل نہ ہوگا مراد زکوٰۃ ہے یا نفل صدقہ صحیحین میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو ابو طلحہ رض حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا سب سے زیادہ میرا [illegible] سے محبت رکھتا ہوں جسکا نام بیرحا ہے یعنے اسکو اللہ تعالی [illegible] یہ دولت مند کا اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا بہت مشکل [illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] نے عرض کیا [illegible] اللہ تعالے سے قریب کیونکر حاصل ہو فرمایا [illegible] آپ نے فرمایا اپنا مال [illegible] پھر تو [illegible] ۱۲ ف حلال ہو یا حرام تھوڑا ہو یا بہت [illegible] مراد وہی [illegible] شیطان جنکا ساتھی ہے یعنے دنیا میں انکا رفیق بنا ہے کہ اللہ تعالے نے [illegible]

			...أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ الخ	ہوئے یا تاتک کہ غسل کرو۔ اور اگر تم بیمار ہو
۵	النساء	۵	وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَوٰةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ۝ وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَوٰةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ إِنَّ الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ۝	اور جب تم زمین میں سفر کرتے ہو تو نماز کے قصر کرنے میں (گھٹانے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اگر تم کو کافروں کو ستانے کا ڈر ہو بیشک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں اور (اے پیغمبر) جب تو لوگوں میں ہو (اور دشمن کا ڈر ہو) پھر تو ان کو نماز پڑھانا چاہے (انکے دو گروہ کر) ایک گروہ ان میں سے تیرے ساتھ (نماز میں) کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتیار لیے رہیں جب وہ سجدہ کریں تو دوسرا گروہ (جو نماز نہیں پڑھتا) وہ تمہارے پیچھے رہے اب وہ دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی وہ تیرے ساتھ (ایک رکعت) نماز پڑھے اور اپنا بچاؤ۔ اور ہتیار لیے رہے کافر تو یہ چاہتے ہیں اگر تم ذرا اپنے ہتیار اور سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ ایک بارگی تم پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر بارش یا بیماری کی تم کو تکلیف ہو تو ہتیار اتار دینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں مگر (دشمن سے) ہوشیار رہو بیشک اللہ سبحانہ وتعالے نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے پھر جب تم (خوف کی) نماز پڑھ چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اللہ تعالے کی یاد کرتے رہو پھر جب خاطر جمع ہو تو نماز کو درستی سے ادا کرو کیونکہ نماز مسلمانوں پر بندھے وقتوں میں فرض ہے۔
۶	المائدہ	۶	وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَوٰةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ	اور جب تم لوگوں کو (اذان دیکر) نماز کے لیے پکارتے ہو تو یہ لوگ نماز کو (یا اذان کو) ہنسی اور کھیل مقرر کرتے

ف بیماری سے وہ بیماری مراد ہے جس میں پانی کے استعمال سے ہلاکت یا نقصان کا ڈر ہو یا جس کی وجہ سے پانی تک جانے کی طاقت نہ ہو یا سر ایک بیماری مراد ہے اور سفر سے عام سفر مراد ہے تھوڑا ہو یا بہت جسکو سفر کہیں۔ عورتوں کے چھونے سے ہاتھ سے چھونا بعضوں نے مراد رکھا ہے اور جنب کے لیے تیمم کو جائز نہیں رکھا جب تک وہ غسل نہ کرے نماز نہ پڑھے حضرت عمر رضہ اور ابن مسعود رضہ سے ایسا ہی منقول ہے۔ ف سفر سے عام سفر مراد ہے یعنے جس کو عرف میں سفر کہیں ہر سفر میں جیسا ہو یا حج یا جہاد کے لیے ہو یا تجارت کے لیے یا اور کسی کام کے لیے نماز کا قصر کرنا درست ہے اور ظاہر آیت سے یہ نکلتا ہے کہ قصر واجب نہیں ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے ایک نے عبداللہ بن عمر رضہ سے پوچھا اللہ کی کتاب میں ہم مسافر کے لیے قصر نہیں پاتے بلکہ جسکو خوف ہو اسکے لیے انہوں نے کہا اے بھتیجے اللہ تعالے نے حضرت محمد صلعم کو بھیجا ہم کچھ نہیں جانتے تھے تو جیسا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ویسا ہم کرتے ہیں آپ نے سفر میں قصر کیا اور یہ سنت ہے۔ ف دشمن کی طرف منہ کیے ہوتے۔ ف جب یہ سجدے سے فارغ ہوں تو امام کھڑا رہے قیام میں اور یہ ایک رکعت اکیلے اکیلے پڑھ کر اپنی نماز پوری کرکے سلام پھیر کے دشمن کے سامنے چلے جاویں۔ ف اب امام کو چاہیئے قعدہ میں ٹھیرا رہے اور یہ دوسرا گروہ اٹھکر ایک رکعت ادا کرے اسوقت امام ان کے ساتھ سلام پھیرے سلام پھیر کر یہ بھی دشمن کے سامنے چلا جاوے یہ نماز خوف کی ایک صورت ہے اور حدیث میں چھ یا سات صورتیں آئیں ہیں اور ہر صورت درست ہے جس طرح امام کو مناسب معلوم ہو ویسا عمل کرے اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مگر اپنا بچاؤ لیئے رہو یعنے ایک آدھ ہلکا ہتیار رکھ ڈھال یا کمر میں رکھو جیسے [illegible] وغیرہ آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اگر تکلیف نہ ہو تو جہاد میں ہتیار باندھے رہنا واجب ہے بعض علماء کا یہی قول ہے اور اکثر سنت کہتے ہیں۔

(باقی [illegible])

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			لَا يَعْقِلُوْنَ ۔	ہیں یہ اسلئے کرتے ہیں کہ وہ لوگ بے عقل ہیں ف۱
۷	الانعام	۹	وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۔	اور یہ کہ نماز درستی سے ادا کرتے رہو اور خدا تعالے سے ڈرتے رہو اور وہی خدا ہے جسکے سامنے تم (قیامت کے دن) اکٹھے ہو گے
〃	〃	۱۱	وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۔	اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں وہ قرآن پر بھی ضرور ایمان لائینگے اور وہ اپنی نماز کا بھی ضرور خیال رکھیں گے ف۲
۸	〃	۲۰	قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ	(اے پیغمبر) کہدے میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ف۳
۹	الاعراف	۲۱	وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۔	اور جو لوگ ہماری کتاب کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں ف۴ اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہتے ہیں تو ہم ایسے نیک لوگوں کا ثواب کھونے والے نہیں
۱۰	الانفال	۸	وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۔	اور تم جو اللہ کی راہ میں خرچ کروگے (تھوڑا ہو یا بہت) تم کو پورا ملیگا ف۵ اور تمہارا حق مارا نہ جائے گا۔
〃	التوبۃ	۵	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يُحْمٰي عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰي بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۔	مسلمانو (اہل کتاب کے) بہت سے مولوی اور مشائخ لوگوں کے مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالی کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی گاڑ رکھتے ہیں اور اللہ تعالے کی راہ میں اسکو خرچ نہیں کرتے ف۶ ان کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری سنا جس دن وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا ف۷ پھر ان لوگوں کی پیشانیاں اور پسلیاں اور پیٹھوں کو اس سے داغیں گے ف۸ یہ ہے جو تم نے اپنے لیے (دنیا میں) جمع کرکے رکھا تھا تو (آج) اپنے جمع کیے کا مزہ چکھو ف۹
〃	〃	۷	قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۔ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا	کہدے تم خوشی سے (اللہ تعالی کی راہ میں) خرچ کرو یا ناخوشی سے ف۱۰ تمہارا خرچ کیا ہوا ہرگز (اللہ تعالی کی درگاہ میں) قبول نہ ہوگا۔ کیونکہ تم نافرمان لوگ ہو ف۱۱ اور ان کی خیرات ان کی طرف سے قبول نہ ہونے کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے

ف۱ جو نماز یا اذان سے ٹھٹھا کرتے ہیں ف۱ جو کوئی احکم الحاکمین رب العالمین کی عبادت اور پرستش پر ٹھٹھا لگائے اس سے زیادہ بے وقوف کون ہوگا کہتے ہیں ایک نصرانی اذان پر ہنسا کرتا اور جب موذن اشہدان محمداً رسول اللہ کہتا تو آنحضرت ﷺ کی شان میں بے ادبی کیا کرتا آخر اسکے گھر میں آگ لگ گئی اور وہ اپنے بال بچوں سمیت جلکر خاک ہو گیا ۱۲ ف۲ حکم ملا ہے ۱۲ ف۳ کیونکہ قرآن آخرت ہی کو درست کرنے کی تدبیریں بتلاتا ہے ۱۲ ف۴ کیونکہ نماز سب عبادتوں کی جڑ ہی اور بہبود کی کنجی ہے ۱۲ ف یا ہر ایک عبادت یا دین ۱۲ ف۵ اسکے سوا میں کسی اور کے لئے کوئی عمل نہیں کرتا ۱۲ ف اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے یا مسلمانوں میں ہی جو قرآن شریف کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں ۱۲ ف۶ یعنے دنیا ہی میں بدلہ اسکا عوض دیگا اور آخرت میں دس گنے سے لیکر سات سو گنے تک ثواب ملیگا ۱۲ ف زکوۃ نہیں دیتے ۱۲ ف بعض صحابہ نے مطلق مال جوڑ رکھنے کو منع کیا ہے اس آیت کے رو سے بعضوں نے کہا جس مال کی زکوۃ نکالدے وہ اس میں داخل نہیں ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲ ف اس چاندی سونے کو آگ پر تپائیں گے ۱۲ ف۸ پیشانی سامنے ہوتی ہے پیٹھ پیچھے پسلیاں داہنے اور بائیں طرف مطلب یہ کہ چاروں طرف یعنے سارا بدن اس سے داغا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا ۱۲ ف معاویہ رض نے کہا یہ آیت اہل کتاب کے حق میں ہے لیکن ابن عباس رض اور ابوذر رض نے کہا مسلمان اور اہل کتاب دونوں کے باب میں ہے اور ابوذر رض نے [illegible] ف عبد بن قیس نے جس کا قصہ اوپر گذر چکا یہ کہا کہ مجھ کو سانپ جانے سے تو معاف رکھو گھر میں [illegible] سے آپ کی [illegible] کر دو کتاب یہ آیت اتری ۱۲

			يَأْتُونَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝	اللہ اور اُسکے رسول کے حکم کو نہ ماننا اور نماز کیلئے نہیں آتے مگر ہارے جی سے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے مگر تو بُرے دل سے
۸	التوبة	۵۸-۶۰	وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝	اور (اے پیغمبر) ان میں بعض ایسے ہیں جو زکوٰۃ کے بانٹنے میں تجھ پر آنکھ مارتے ہیں پھر اگر انکو اسمیں سے ملجائے تو خوش ہیں اور اگر انکو اسمیں سے (اتنا) نہ ملے تو بگڑ بیٹھتے ہیں اور اگر وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کے دیے پر خوش رہتے اور کہتے اللہ تعالی ہمکو بس کرتا ہے آگے چلکر ہم کو اپنے فضل سے اللہ دیگا اور اسکا رسول ہم تو اللہ تعالے ہی سے لولگائے بیٹھے ہیں خیرات تو انہی لوگوں کا حق ہے اوروں کا نہیں فقیر اور مسکین اور خیرات کے تحصیل کرنے والے اور جنکا دل ملانا منظور ہے اور غلام اور قرضدار اور مجاہد اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنے والا اور مسافر یہ اللہ تعالی کا قانون ہے اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے حکمت والا
۱۱	التوبة	۱۰۳	خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	(اے پیغمبر) ان لوگوں کے مالوں میں سے زکوٰۃ لے تو زکوٰۃ سے انکو پاک کریگا اور انکے درجے بلند کرے گا اور انکے لیے دعا کر اسلیے کہ تیری دعا سے انکو تسلی ہوجاتی ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔
۱۲	هود	۱۰	وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَىِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝	اور دن کے دونوں سروں (کناروں) پر نماز کو درستی سے ادا کر اور رات کے ٹکڑوں میں کیونکہ نیکیاں برائیوں کو میٹ دیتی ہیں یہ ان لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت مانتے ہیں۔
۱۳	ابراهيم	۵	قُلْ لِّعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝	میرے ایمان دار بندوں سے کہدے نماز کو درستی سے ادا کرتے رہیں اور جو دنیا کا مال (و اسباب) ہمنے انکو دیا ہے اس میں سے چھپے اور کھلے اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرتے رہیں جس دن نہ بیوپار ہوگا نہ دوستی
۱۵	بنی اسرائیل	۹	اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ	(اے پیغمبر) سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز درستی

ف جیسے کسی کو بیگار میں پکڑ لیا ہو یا جیسے کہا جاوے کیونکہ اون کے دل میں ایمان نہیں ہے اور ایسے لوگوں پر نماز ایک بوجھ ہوتی ہے ۱۲ ف جیسے کسی کو جرمانہ دینا پڑتا ہے کیونکہ انکو ثواب سے غرض نہیں شرمے شرمائے یا لوگوں کے دکھانے کو دیتے ہیں تاکہ وہ ان کو مسلمان سمجھیں ۱۲ ف یعنے طعنہ دیتے ہیں عیب لگاتے ہیں ۱۲ ف جتنا وہ چاہتے ہیں ۱۲ ف صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم مسلمانوں کو مال تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذوالخویصرہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کیجیے آپنے فرمایا افسوس تجھ پر اگر میں انصاف نہ کروں تو پھر کون انصاف کریگا حضرت عمر رضہ نے عرض کیا آپ اجازت دیجیئے تو میں اسکی گردن مار دوں آپنے فرمایا جانے دے اس کی نسل سے ایسے لوگ نکلیں گے یا اُس کے ساتھی ایسے ہونگے جو تم اپنی نماز انکی نماز کے سامنے حقیر جانوگے اور اپنے روزے انکے روزے کے سامنے حقیر جانوگے یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جاوینگے جیسے تیر شکاری جانور کے پار ہو جاتا ہے ۱۲ ف اگر اب کے ہم کو نہیں ملا تو خیر ۱۲ ف وہ دینے والا ہے تو انکے حق میں بہتر ہوتا اسرقت اپنا فضل کرتا بیت المال کی دولت [illegible] ناشکری کی سزا تو یہ ہے کہ جو انکو ملتا ہے وہ بھی نہ ملے اور آخرت کا عذاب علاوہ ۱۲ ف جو اپنی چھوڑ الگ نہ دے سکیں یا آزاد کرنے کے لیے خریدے جاویں ۱۲ ف جو اپنا قرضہ ادا نہ کر سکیں ۱۲ ف جن کے پاس زاد راہ نہ ہو گو وہ اپنے ملک میں مالدار ہوں ۱۲ ف اب اختلاف ہے کہ خیرات کرنیوالا ان سب آٹھوں قسموں کے لوگوں کو دیوے یا جن کو مناسب سمجھے اور صحیح دوسرا قول ہے مگر حدیث سے یہ ثابت ہے کہ زکوٰۃ جس کو دے وہ مسلمان ہو اور بنی ہاشم اور بنی مطلب میں سے نہ ہو فقیر وہ جو صاحب نصاب نہ ہو اور مسکین جس کے پاس کچھ نہ ہو ۱۲ ف جنہوں نے توبہ کے لیے اپنے تئیں باندھ دیا تھا یا تمام مسلمانوں کے مال [illegible] [illegible] [illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝	پڑھا کر وف اور صبح کی نماز بھی پڑھا کر کیونکہ صبح کی نماز میں فرشتے شریک ہوتے ہیں وت اور رات کو کسی وقت جاگ اٹھ اور تہجد کی نماز پڑھ یہ زیادہ ہے تیرے لیے وت عجب نہیں کہ اسکی برکت سے تیرا مالک تجھ کو مقام محمود تک پہونچا دے وٹ
۱۵	بنی اسرآئیل	۱۲	وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝	اور اپنی نماز نہ چلا کر پڑھ وٹ اور نہ ایسی آہستہ (کہ مقتدی بھی نہ سنیں) اور بیچ بیچ میں ایک راہ اختیار کرے وٹ
۱۶	طٰہٰ	۱	وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝	اور میری ہی یاد کے لیے نماز درستی سے پڑھا کر وٹ
۱۶	؍	۸	وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝	اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے اور تو بھی نماز کا پابند رہ وٹ ہم کچھ تجھ سے روزی نہیں مانگتے (بلکہ) ہم خود تجھ کو روزی دیتے ہیں اور پرہیزگاروں ہی کا انجام اچھا ہوگا
۱۷	الحج	۵	وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝	اور گڑگڑانے والوں کو خوشخبری دے جنکے دل اللہ کا نام لیتے ہی ڈر جاتے ہیں اور جو مصیبت انپر پڑے اس پر صبر کرتے ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہمنے انکو (اپنے فضل سے) دیا ہے (ہیں سو ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں وٹ
۱۷	؍	۱۰	فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝	تو نماز کو درستی سے پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ تعالیٰ کا سہارا رکھو وٹ وہی تمہارا مالک ہے تو کیا اچھا مالک ہے اور کیا اچھا مددگار ہے وٹ
۱۸	النور	۳	وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۪	اور جو لوگ تم میں بزرگی والے اور مالدار ہیں وہ اپنے ناطہ والوں اور محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنیوالوں کو (خیرات) نہ دینے کے لیے قسم نہ کھا بیٹھیں وٹ
؍	•	۷	وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝	اور نماز کو درستی سے ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول اللہ کا کہا مانو اسلیے کہ تم پر اللہ کا رحم ہو۔
۲۱	العنکبوت	۵	اُتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى	(اے پیغمبر) جو قرآن تجھ کو بھیجا گیا ہے اسکو پڑھتا اور نماز درستی سے ادا کرتا رہ کیونکہ نماز (آدمی کو) بے حیائی

وف یعنے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشار کی نماز ۱۲ وف صحیح حدیثوں میں ہے کہ صبح کی نماز میں رات اور دن کے فرشتے اکٹھا ہوتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ عصر کی نماز میں بھی اکٹھا ہوتے ہیں ۱۲ وف یعنے تجھ پر ایک نماز زیادہ فرض ہے وہ تہجد کی نماز ہے جو آن حضرت صلعم پر فرض تھی اور آپ کی امت پر نفل ہے ۱۲ وف مقام محمود وہ مقام ہے جسکی اگلے اور پچھلے سب تعریف کریں گے اور وہ ایک مرتبہ ہے قیامت میں جو خداوند کریم کی بارگاہ سے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت ہوگا اگلے پچھلے سب رشک کریں گے۔ اکثر علمار کا یہ قول ہے کہ مقام محمود شفاعت کا مقام ہے اگلے سب پیغمبر اللہ جل جلالہ کے جلال سے ڈر کر شفاعت کی جرأت نہ کریں گے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی پریشانی دیکھ کر شفاعت کے لیے اٹھ کھڑے ہونگے ۱۲ وف ایسے زور کی آواز سے کہ باہر والے سب سنیں ۱۲ وف بعضوں نے کہا ہے آپ جب نماز میں قرآن زور سے پڑھتے تو مشرک سنکر قرآن کو برا کہتے اسوقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا نماز سے اس آیت میں دعا مراد ہے جیسے حضرت عائشہ رضہ سے یہی منقول ہے ۱۲ وف یا جب میری یاد آوے اسوقت نماز پڑھ وے صحیح حدیث میں ہے جو کوئی تم میں سے سو جائے یا نماز بھول جائے تو جب یاد آوے اسوقت پڑھ لے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میری یاد آئے اسوقت نماز پڑھ لے ۱۲ وف روزی کی فکر مت کر روزی دینا اللہ کا کام ہے نماز پڑھنا تیرا کام ۱۲ وف زکوٰۃ اور صدقہ دیتے ہیں ۱۲ وف سب کاموں میں اسی کی مدد پر بھروسا کرو ۱۲ وف جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا اسکو پوری قدرت ہے اور اس کے ساتھ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے ۱۲ وف یا انکو خیرات دینے میں قصور نہ کریں ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝	اور برے کام سے روکے رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد (سب نیکیوں سے) بڑھ کر ہے اور اللہ جانتا ہے جو (نیکی) تم کرتے ہو
۲۱	الروم	۴ ۳۹	وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝	اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کا مال بڑھ جائے تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم زکوٰۃ دو گے اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہو گے تو ایسے ہی لوگ دونا (گنا) ثواب پانے والے ہیں
۲۲	فاطر	۳	اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝	(اے پیغمبر) تو انہی لوگوں کو ڈرا سکتا ہے جو بن دیکھے (خدا کے عذاب سے) ڈرتے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو شخص (اپنے تئیں کفر سے) پاک رکھے وہ اپنے ہی فائدے کے لئے پاک رکھتا ہے اور (آخر) اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔
۲۲	فاطر	۴ ۲۹ ۳۰	اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝	جو لوگ اللہ کی کتاب (قرآن) پڑھتے رہتے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے انکو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور کھلم کھلا خرچ کرتے رہتے ہیں انکو ایسے بیوپار کی امید رکھنا چاہیے جس میں گھاٹا ہرگز نہیں ہو سکتا اسلئے کہ اللہ انکو ثواب انکو پورا پورا دیگا اور اپنے فضل سے کچھ اور زیادہ دیگا بیشک وہ بخشنے والا (اور) قدردان ہے
۲۶	محمد	۴	اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۝	اگر وہ تم سے تمہارے مال مانگے اور سارا مال چاہے تو تم بخیلی کرو گے اور اللہ تمہارے دل کی خفگیاں کھول دیگا سن لو کہ تم لوگ (سارا مال کیا دو گے) تم کو تو کہتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں (کچھ تھوڑا سا) خرچ کرو اس پر تو کوئی کوئی تم میں بخیلی کرتا ہے (اور زکوٰۃ تک نہیں دیتا) اور جو کوئی تم میں بخیلی کرتا ہے وہ بخیلی کر کے اپنا ہی نقصان کرتا ہے
۲۷	الحدید	۱	وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	اور تمکو کیا ہو گیا ہے جو اللہ کی راہ میں (اپنا مال) خرچ نہیں کرتے حالانکہ زمین اور آسمان کا وارث اللہ ہی ہے (مال اسی کا مال ہے)
۲۷	الحدید	۲	اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ	بیشک جو مرد خیرات کرتے ہیں اور جو عورتیں خیرات کرتی ہیں اور جو لوگ اللہ کو اچھا قرضہ دیتے ہیں انکو دونا ثواب ملیگا اور ان کے لئے اجر

ف نماز میں خلل آنے کے خیال سے آدمی بہت سے گناہوں سے باز رہتا ہے حدیث میں ہے جس کو نماز برے کاموں سے نہ روکے اسکی نماز نماز ہی نہیں ہو ایک روایت میں ہے کہ اس کی نماز بجائے قرب کے اور اللہ تعالیٰ سے دوری پیدا کرے گی روایت ہے ایک انصاری نماز پڑھتا تھا لیکن گناہوں میں مصروف رہتا تھا آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب میں اسکی نماز اسکو گناہوں سے باز رکھے گی پھر ایسا ہی ہوا اسنے توبہ کی اور نیک ہو گیا ۲ ف اور نماز میں اللہ ہی کی یاد ہوتی ہے تو نماز سب عبادتوں سے افضل ہوئی صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے بڑھکر نیکی بلکہ جہاد سے بھی بڑھکر اللہ کی یاد ہے ۳ ف گو دنیا میں سود سے مال بڑھ جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے ہاں کچھ ترقی نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا اس آیت میں سود سے یہ مراد ہے کہ کوئی کسی کو تحفہ بھیجے اس نیت سے کہ اسکا بدل زیادہ ملیگا تو وہ حلال ہے گو اس میں ثواب نہیں ... دس گنے سے لیکر سات سو گنے تک ۲ ف یا اکیلے میں خدا سے ڈرتے ہیں جہاں انکو کوئی نہیں دیکھتا ۳ ف یعنی نہیں ہو سکتا کہ وہ عبادت کی قدر نہ کرے اسکا بدلہ نہ دے ۴ ف فائدہ ہے کہ آدمی کو مال کی محبت ہوتی ہے تو جو کوئی سارا مال لینا چاہیگا اس سے دشمنی کرو گے ۵ ف اپنا ہی ثواب اور اجر کھوتا ہے

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لهم ولهم اجر كريم ۝	علاوہ) انکو اچھا نیک دیا جائے گا (جنت)۔
۲۸	الجمعۃ	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَۨا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝	مسلمانو جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دیجائے[1] تو اللہ تعالیٰ کی یاد (نماز) کیطرف چلو (دنیا کے سب کام) اور بیچ (کھوچ) چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھو پھر جب (جمعہ کی) نماز ہو چکے تو (دنیا کمانا ہے اپنے اپنے کاموں کیلئے) زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو[2] اور جہاں رہو اللہ کی یاد بہت کرتے رہو اسلیئے کہ تم مراد کو پہنچو اور (اے پیغمبر ان لوگوں کا تو یہ حال ہے) جب کوئی سودا بکتا ہوا یا تماشا دیکھیں تو جھٹ اسکیطرف چلدیتے ہیں اور تجھکو (خطبہ میں) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں[3] (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدے اللہ کے پاس جو ثواب ملنے والا ہے وہ اس تماشے اور سوداگری سے (کہیں) بہتر ہے اور اللہ سب روزی دینے والوں سے بہتر روزی دینے والا ہے[4]
۲۹	المعارج	۱	اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ دَاۗىِٕمُوْنَ ۝	مگر ایماندار نمازی جو ہمیشہ (بلاناغہ) نماز پڑھتے ہیں[5]
″	المزمل	۱	يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ	اے کپڑا لپیٹنے والے (ساری) رات (نماز میں) کھڑا رہ[6] مگر تھوڑی رات (آرام کر) آدھی رات یا اس سے کچھ کم (تہائی رات) یا اس سے (کچھ) زیادہ (دو تہائی رات)[7]
″	″	″	اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْـاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝	بیشک رات کو اٹھنا (اور عبادت کرنا نفس کو) خوب زیر کرتا ہے[8] اور اسوقت کا پڑھنا یا دعا کرنا بہت ٹھیک (یا بہت بابرکت) ہوتا ہے[9] دن کو تو تجھ کو لمبی (بڑی) فرصت ہے[10]
″	″	۲	اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَاۗىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ	(اے پیغمبر) تیرا مالک جانتا ہے تو اور کچھ لوگ تیرے ساتھ والے (مسلمان) دو تہائی رات سے کچھ کم اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہیں اور ٹھیک اندازہ رات اور دن کا اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے[11] اسکو معلوم ہے کہ تم وقت کا ٹھیک اندازہ نہیں کرسکتے تو اس نے تم پر رحم کیا[12] اب جتنا تم سے

[1] مراد وہ اذان ہے جو امام کے منبر پر بیٹھتے وقت دیجاتی ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں جمعہ کی یہی اذان تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں لوگوں کے بہت ہو جانے سے ایک اور اذان نکالی جو انکے گھر پر جسکا نام زوراء تھا دی جانے لگی اسکے بعد منبر پر دوسری اذان کہی جاتی (مترجم) کہتا ہوں جب امام منبر پر بیٹھے اس وقت بلند آواز سے اذان دینی چاہیئے کیونکہ اصل اذان یہی ہے اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو اس اذان کو چپکے سے دیا کرتے ہیں ۱۲ [2] جمعہ کی نماز فرض ہے اسپر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اہل حدیث کے نزدیک جمعہ اور دوسری نمازوں میں کوئی فرق نہیں صرف جمعہ کی نماز سے پہلے دو خطبے پڑھنا چاہیئے اور جن لوگوں نے جمعہ کے لیئے شرطیں نکالی ہیں کہ شہر ہو حاکم اسلام ہو کم سے کم تین مقتدی ہوں انہوں نے کوئی قوی دلیل اس پر قائم نہیں کی ۱۲ [3] نماز جمعہ کیلئے چلنا … سو تو فقط کہنا تمہارے حق میں ۱۲ … ایک بزرگ نے کہا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی نماز کے بعد خرید اور فروخت کرے تو اللہ تعالیٰ ستر بار اسکو برکت دیگا … جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتے تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے اور فرشتے … [illegible]

[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	عربی متن	ترجمہ
			فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۙ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ڮ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ	آسانی کے ساتھ ہو سکے اتنا قرآن (نمازمیں) پڑھو ف اسکو (پہلے ہی) معلوم ہے کہ تم میں بعضے لوگ بیمار ہو جائیں گے اور بعضے ملکوں میں اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرتے پھرتے ہونگے (سوداگری کے لیے سفر میں ہونگے) اور بعضے اللہ کی راہ میں (کافروں سے) لڑتے ہونگے اور جتنا آسانی کے ساتھ ہو سکے اتنا قرآن پڑھو اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہو اور (فرض) زکوۃ نکالا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو ف اور تم جو نیکی اپنے لیے (آخرت کا توشہ بنا کر) آگے بھیجو گے اللہ تعالیٰ کے ہاں اسکو پاؤ گے اس سے بہتر اور ثواب میں کہیں زیادہ۔
۳۰	الاعلٰی	۱	قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۭ	جو شخص (کفر شرک گناہ سے) پاک رہا اور اپنے مالک کا نام لے کر نماز پڑھتا رہا وہ مراد کو پہونچ گیا ف
۳۰	البیّنۃ	۱	وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۭ	اور نماز کو درستی سے ادا کریں اور زکوۃ دیا کریں اور یہی دین ٹھیک ہے ف
۳۰	الماعون	۱	فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاۗءُوْنَ ۙ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۧ	تو ان نمازیوں کی (قیامت کے دن) خرابی ہوگی جو اپنی نماز کی پروا نہیں کرتے وہ جو نماز پڑھ کر یا نیک عمل کر کے لوگوں کو دکھاتے ہیں اور روزمرہ کے برتنے کا سامان مانگے نہیں دیتے۔
۳۰	الکوثر	۱	فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۭ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۧ	تو (اسکے شکریہ میں) اپنے مالک کے لیے نماز پڑھ ف اور قربانی کر بیشک تیرا دشمن (عاص بن وائل یا کعب بن اشرف یا ابوجہل) وہی لنڈورا ناتا ہے (دم کٹا) ف

اَلصَّوْمُ وَالْاِعْتِكَافُ وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ ۳۵

باب ۳۵ روزے اور اعتکاف۔ اور شب قدر کا بیان

نمبر	سورۃ	آیت	عربی متن	ترجمہ
۲	البقرۃ	۲۳	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ	مسلمانو جیسے اگلے لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح تم کو بھی گنتی کے کئی دن ف روزے رکھنے کا حکم دیا

ف تو ہی (تہائی یا دو تہائی رات کا تعین ضروری نہیں اس آیت سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ رات کو تھوڑا بہت قیام واجب ہے۔ امام حسن بصری رح کا یہی قول ہے اور جمہور علما کہتے ہیں کہ قیام شب کی فرضیت اس آیت سے جاتی رہی البتہ مسنون ہے۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلعم پر فرض رہا اور امت پر نہیں رہا اب اختلاف ہے آیتیں کہ آسانی کے ساتھ جتنا ہو سکے اسکی مقدار کیا ہے بعضوں نے کہا سو آیتیں ایک حدیث میں بھی ایسا ہی مروی ہے۔ [illegible]

[illegible]

گیا ہو تاکہ تم گناہوں سے بچو پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں ہو اور روزہ نہ رکھے تو دوسرے دنوں میں وہ گنتی پوری کر دے اور جنکو روزہ کی طاقت ہی نہیں تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک محتاج کو کھانا دیں پھر جو کوئی نفل طور پر زیادہ نیکی کرے تو اس کے لیے اور اچھا ہے اور اگر تم سمجھو تو روزہ رکھنا تمہارے حق میں بہتر ہے رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اترا راہ بتلاتا ہے لوگوں کو اور اس میں کھلی کھلی دلیلیں ہیں ہدایت کی اور حق کو ناحق سے پہچاننے کی پھر جو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پائے (یعنے صحیح اور مقیم ہو مسافر نہ ہو) وہ اس میں روزے رکھے ۔ اور جو کوئی بیمار یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے اللہ تعالے تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے سختی کرنا نہیں چاہتا اور یہ چاہتا ہے کہ تم رمضان کی گنتی پوری کرو اور اللہ تعالے کی بڑائی کرو اس احسان پر کہ تم کو سیدھا راستہ چلایا اور تاکہ تم اسکا شکر کرو	قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝		
روزے کی رات میں تمکو اپنی عورتوں سے صحبت درست کر دی گئی ہے وہ تمہارا جوڑا ہیں اور تم ان کے جوڑ ہو اللہ تعالی کو معلوم ہو گیا تم اپنی آپ چوری کرتے تھے تو اس نے تم کو معاف کر دیا اور تمہاری خطا سے درگذرا اب ان سے صحبت کرو اور جو اللہ نے تمہارے لیئے (تمہاری قسمت) میں لکھا ہے (لڑکا یا لڑکی) اس کی خواہش رکھو اور کھاؤ اور پیتے رہو یہانتک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی کالی دھاری سے تمکو صاف دکھائی دینے لگے ۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو اور جب تم مسجد میں اعتکاف	أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ	۲۳	البقرۃ	۲

ف یعنے اٹھائیس یا انتیس دن اگلی امت پر چالیس یا پچاس دن روزہ فرض تہا اللہ تعالے نے مسلمانوں پر تخفیف کر دی ۱۲ ف اگر روزہ کی نیت کر لی اسکے بعد بیمار ہو گیا تو روزہ کھول ڈالنا درست ہے لیکن اگر روزے میں سفر کیا تو اسدن کا روزہ پورا کرنا ضرور ہے ۱۲ ف مثلا بوڑھا ضعیف یا ایسا بیمار جسکے اچھا ہونے کی امید نہ ہو ۱۲ ف نصف صاع گیہوں کا اور ایک صاع دوسرے اناج یا کھجور سے ۱۲ ف یعنے کھانا بھی کھلاوے اور روزہ بھی رکھے یا ایک کی جگہ دو کو کھلاوے ۱۲ ف یعنے اگر تم جانو کہ روزے میں کیسا ثواب ہے اور کیسے فائدے ہیں تو روزہ ضرور اختیار کرو اور اپنے اوپر دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارا کر لو ۱۲ ف یہ جو فرمایا کہ اس میں قرآن اترا یعنے قرآن کا اترنا ماہ رمضان میں شروع ہوا شب قدر میں ابن عباس رض نے کہا سارا قرآن مبارک رات میں رمضان کی اتار گیا اور بیت العزۃ میں جو پہلے آسمان پر ہے رکہدیا گیا پھر تھوڑا تھوڑا اس میں سے حضرت جبرئیل لاتے رہے ۱۲ ف جب تو مریض اور مسافر کو افطار کی اجازت دی ۱۲ ف چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر چھوڑ دو [illegible] ہو تو تیس دن پورے کر لو ۱۲ ف گنتی پوری کرو کا مطلب ضحاک نے یہ کہا ہے کہ جسقدر روزے جاتے رہیں انکو گن کر اور دنوں میں رکھ لو ۔ و لتکبروا اللہ کا ترجمہ بعضوں نے یہ کیا ہے کہ اللہ اکبر کہو شب عید میں اور بعضوں نے کہا شوال کا چاند دیکھکر ۱۲ ف یعنے جس کی صبح کو آدمی روزہ رکھے ۱۲ ف ابتدائے اسلام میں رمضان کی رات میں صحبت کرنا منع تھا اس وجہ سے لوگوں کو بہت تکلیف اٹھانی پڑتی [illegible] بعضوں نے چوری سے صحبت کر لی [illegible] نادم ہوئے [illegible] کتاب اللہ تعالی کا عذاب [illegible] سبحان اللہ اس کی کریمی [illegible] اس امر کو مباح کر دیا [illegible] افطار کا وقت [illegible]

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

بیٹھو تو عورتوں کو بھی (عورتوں سے صحبت نہ کرو یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں ان کے پاس بھی نہ جانا اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے حکم صاف صاف لوگوں کو بتلاتا ہے تاکہ وہ (حکم کا خلاف کرنے سے) بچے رہیں ف۱

۳۱ — الْقَدْر — ۱

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ڏ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ڕ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

اور (اے پیغمبر) تجھ کو کیا معلوم شب قدر کیا چیز ہے (اس کی کیا فضیلت ہے) شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے اس شب میں فرشتے اور جبرائیل اپنے مالک کے حکم سے ہر کام پر اترتی ہیں وہ یہ شب امان ہے صبح نکلنے تک ف

اَلْعُمْرَةُ وَالْحَجُّ وَالطَّوَافُ وَالسَّعْيُ وَالْهَدْيُ وَالْاِحْرَامُ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا ۳۶

باب ۳۶ عمرہ اور حج اور طواف اور سعی اور ہدی اور احرام اور ان کے متعلقات کا بیان

۲ — الْبَقَرَة — ۱۵۸

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝

بے شک صفا اور مروہ (دو پہاڑ مکہ میں) اللہ تعالیٰ کی نشان ہیں جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اور ان دونوں کے بیچ میں پھیرے کرے تو کچھ برا نہیں اور جو کوئی شوق سے نیک کام کرے تو اللہ قدردان (سب کی نیت) جانتا ہے

۲ — ۱۸۹

يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ ھِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِھَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

تجھ سے چاندوں کو پوچھتے ہیں ف تو کہہ چاند تو لوگوں کو وقت معلوم ہونے میں اور حج کا وقت معلوم ہوتا ہے ف اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں چھت پر سے آؤ بلکہ نیکی اسی شخص کی ہے جو (حرام کاموں سے) بچا رہے اور گھروں میں دروازوں سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہونچو۔

ف۱ یعنی ان کے پاس بھی نہ پھٹکو ۱۲ ف یہ کا اشارہ ان تمام کاموں کی طرف ہے جنکو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ۱۲ ف ہزار مہینوں کے تراسی برس چار مہینے ہوئے۔ مطلب یہ ہے کہ شب قدر میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ اب اختلاف ہے اسمیں کہ شب قدر کونسی شب ہے اور اس میں کئی قول ہیں سب میں صحیح یہ ہے کہ وہ رمضان کے آخری دہے میں کوئی طاق رات ہوتی ہے ۱۲ ف اور اسکا انتظام کرتے ہیں روح سے حضرت جبرائیل مراد ہیں کعب احبار نے کہا اس شب میں اتنے فرشتے اترتے ہیں کہ زمین کا کوئی ٹکڑا باقی نہیں بچتا جہاں کوئی فرشتہ نہ ہو اور مومنوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور جبرائیل ۴ مومنوں سے مصافحہ کرتے ہیں انکے مصافحہ کی یہ نشانی ہے کہ رونگیں کھڑے ہو جائیں آنکھوں سے آنسو نکلیں ایک حدیث میں ہے کہ کنکریوں کے شمار سے زیادہ فرشتے اس شب میں اترتے ہیں ف اس میں سلامتی ہے ہر بلا سے اور شیطان کے شر سے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس میں سلام کا چرچا رہتا ہے صبح نکلنے تک یعنے فرشتے مومنوں کو سلام کہتے رہتے ہیں جامع البیان میں ہے اس شب میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنا ۱۲ ف شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا عرب کے لوگ حضرت ابراہیم کے وقت سے ہمیشہ حج کرتے رہے ہیں لیکن کفر کے وقت میں اکثر غلطیاں پڑ گئی تھیں ان دو پہاڑوں پر دو بت دھرے تھے حج میں وہاں بھی طواف کرتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے جانا کہ یہ کفر کی غلطی تھی اب وہاں نہ جانا چاہیے اسپر یہ آیت اتری ۱۲ ف حالانکہ چاند ایک ہی ہے مگر چونکہ وہ ہر تاریخ میں کم اور زیادہ ہوتا رہتا ہے گویا کئی چاند ہوئے ۱۲ ف یعنے گھٹنے اور بڑھنے سے ۱۲ ف اگر چاند یکساں رہتا تو لوگوں کو نہ مہینہ معلوم ہوتا نہ تاریخ اور حج کا بھی وقت معلوم نہ ہوتا اگر چہ سورج کی گردش سے بھی مہینے بنائے جاتے ہیں مگر ان مہینوں کو عام لوگ جو پڑھے لکھے نہیں ہیں جیسے عرب کے لوگ تھے پہچان نہیں سکتے اور چاند کو ہر ایک شخص دیکھ کر مہینہ کا حساب کر سکتا ہے ۱۲

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
۲	البقرة	۲۴ ۱۹۶	وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ	اور حج اور عمرے کو اللہ تعالےٰ کے لیئے پورا کرو پھر اگر تم روکے جاؤ تو جو میسر ہو قربانی بھیجو اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہونچ جاوے اپنے سر نہ منڈاؤ اگر تم میں کوئی بیمار ہو یا اُس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو (بال اتارنے کا) فدیہ روزہ یا خیرات یا قربانی دینا چاہیئے پھر جب تم خاطر جمع ہو اور کوئی عمرے کو حج سے ملا کر تمتع کرنا چاہے تو جیسے میسر آئے قربانی کرے اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو تین روزے حج (کے دنوں) میں رکھ لو اور سات جب لوٹ کر آؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اُس شخص کے لیئے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور جانے رہو کہ اللہ تعالےٰ کا عذاب سخت ہے۔
۲	البقرة	۲۵ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹	الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ۝ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ	حج کے تو کئی مہینے ہیں جو مشہور ہیں پھر جو کوئی ان دنوں میں حج کا احرام باندھے تو حج میں شہوت کی باتیں اور گناہ اور جھگڑا نہ کرے اور جو نیک کام تم کرو گے اللہ تعالےٰ کو معلوم ہو جائے گا اور راہ خرچ اپنے ساتھ رکھو اس لیئے کہ اچھا توشہ یہی ہے کہ (بھیک مانگنے سے) بچے اور عقلمندو مجھ سے ڈرتے رہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں) اپنے پروردگار کا فضل و کرم چاہو پھر جب عرفات سے (نویں تاریخ شام کو) لوٹو تو مزدلفہ میں آکر اللہ تعالےٰ کی یاد کرو اور جیسے اللہ تعالےٰ نے تم کو بتلایا اس طرح یاد کرو اور اس سے پہلے تو تم گمراہ تھے ایک بات اور ہے کہ اسی مقام سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو بے شک وہ بخشنے والا مہربان

ف پورا کرنے سے یہ مراد ہے کہ جتنے ارکان ہیں ان سب کو احتیاط کے ساتھ ادا کرو ۱۲ ف بیماری یا دشمن کی وجہ سے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ حج یا عمرے کے لیئے کوئی نکلے پھر بیماری یا دشمن کی وجہ سے مکہ جانا نہ ہو سکے تو قربانی کرے اور احرام کھول ڈالے اور آیندہ سال یا جب ممکن ہو اُس کی قضا کرے اور قربانی میں ایک بکری بھی کافی ہے ۱۲ ف یعنی جس جگہ [illegible] بھیجے گئے وہاں تک قربانی جب تک نہ پہونچ جائے اُسوقت تک احرام مت کھولو ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ احرام کی حالت میں سر منڈانا یا بال کترانا درست نہیں ہے لیکن اگر کوئی بیمار ہو جاوے یا سر میں کوئی تکلیف آن پڑے جیسے زخم لگے یا جوئیں پڑ جاویں یا درد ہونے لگے اور سر منڈانے کی ضرورت ہو تو منڈا ڈالے اور فدیہ ادا کرے آں حضرت صلعم نے جب کعب بن عجرہ کو دیکھا سر میں بہت جوئیں ہو گئیں تھیں سر منڈانے کی اجازت دی اور حکم کیا کہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روزہ رکھیں [illegible] یہی قول ہے ۱۲ ف یعنے بیماری نہ رہے دشمن کا خوف جاتا رہے ۱۲ ف حج تین قسم پر ہے ایک حج مفرد یعنے میقات سے صرف حج کی نیت سے احرام باندھے [illegible] حج اور عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرے تیسرے تمتع یعنے میقات سے صرف عمرے کی نیت کرے اور مکہ میں جب پہونچے تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے پھر [illegible] احرام باندھے یہ بہت آسان ہے اور اب اکثر حاجی جو دوسرے ملکوں سے آتے ہیں ایسا ہی کرتے ہیں ۱۲ ف یعنے تمتع جائز ہوتا [illegible] ف یعنے شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے ۱۲ ف یعنے حج کے [illegible] سوال کرتے تب یہ آیت اتاری ۱۲ [illegible]

			اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
		۲۰۰	فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ
		۲۰۱	مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
		۲۰۲	اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ
		۲۰۳	وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
۴	آلِ عمران	۱۰ / ۹۶	وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝
۷	المائدہ	۱۳ / ۹۵	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًاۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ

ہے۔ پھر جب حج کے کام پورے کر چکو تو جس طرح (جاہلیت کے زمانہ میں) اپنے باپ دادوں کو یاد کیا کرتے تھے اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرو[۱] بعضے لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں پروردگار ہمارے ہمکو (جو دینا ہے) دنیا ہی میں دیدے اُن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رہا[۲] اور بعضے ایسے ہیں جو کہتے ہیں پروردگار ہمارے ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا دے[۳] یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کی کمائی میں سے کچھ حصہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے[۴] اور گنتی کے چند دنوں میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرو[۵] پھر جو شخص جلدی کرکے دو ہی دن میں (منیٰ سے) چلدے تو اس پر کچھ گناہ نہیں[۶] اور جو تیرہ تاریخ تک ٹھیرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ پرہیزگار ہو[۷] اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یہ سمجھ لو کہ تم اس کے پاس (قیامت کے دن) اکٹھا ہوگے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرض لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو وہاں تک راہ پا سکیں[۱] اور جو کوئی نہ مانے (یعنے باوجود قدرت کے حج نہ کرے یا حج کو فرض نہ جانے) تو اللہ ساری جہان سے بے پرواہ ہے[۲]

مسلمانو جب تم (حج یا عمرے کا) احرام باندھے ہو تو شکار نہ مارو[۱] اور جو کوئی تم میں سے جان بوجھکر شکار کو مار ڈالے تو چوپائے جانوروں میں سے ویسا ہی جانور جسکو مارا ہو بدلا (میں دے) تم میں سے دو معتبر شخص بدلہ ٹھیرا دیں[۲] جو نیاز کے طور پر کعبے کو بھیجا جائے یا کفارہ دی مسکینوں کو کھانا کھلائے[۳] یا جتنے مسکینوں کا کھانا ہے اتنے روزے رکھے تاکہ وہ اپنے کیے کی

---

[۱] تمام عرب لوگ تو حج میں عرفات تک جاتے اور وہیں سے منا کو لوٹتے لیکن قریش یہ کہتے کہ ہم اہل اللہ ہیں حرم سے باہر نہیں جا نیکے اور عرفات تک نہیں جاتے وہ حرم کی حد یا بلکہ مزدلفہ ہی میں رہجاتے جو حرم کی حد میں ہے تو سب لوگ تو عرفات سے لوٹتے وہ مزدلفہ سے لوٹتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا سب لوگوں کے ساتھ رہو اور عرفات تک جاؤ اور وہیں سے لوٹو [۲] جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ جب حج سے فارغ ہوتے تو جمرہ کے پاس کھڑے ہوکر اپنے بزرگوں کی تعریفیں اور بہادریاں بیان کرتے اور ان میں بہت مبالغہ کرتے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ فرمایا کہ اسکے بدل اللہ تعالیٰ کی یاد کرو اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ باپ دادا کے احسان سے اللہ تعالیٰ کا احسان ہم پر کہیں زیادہ ہے [۳] یعنے اپنی دعا میں وہ حق تعالیٰ سے صرف دنیا ہی کی بہبودی طلب کرتے ہیں اور آخرت کی طرف انکو توجہ نہیں اس زمانہ میں اکثر لوگ ایسے ہیں [illegible] [illegible] حدیث میں ہے کہ تباہ ہوا بندہ زر [illegible] اور اگر اسکو ملا تو خوش [illegible] دنیا کی بھلائی روزی [illegible] اور جنت [illegible] قیامت کا دن قریب ہے [illegible] جلدی کرنا ایسا نہ ہو کہ موت آجاوے اور عمل کرنیکا موقع ہاتھ سے جاتا رہے [illegible] اللہ اکبر [illegible] حدیث میں [illegible] گنتی کے چند دنوں سے ایام تشریق مراد ہیں یعنے ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ [illegible] کے جن دنوں میں حاجی لوگ منا میں [illegible] [illegible] پرہیزگار کے لیے ہیں [illegible] تقوی ہے [illegible] [illegible] سواری پر چڑھ سکیں [illegible]

[illegible] (باقی دوسرے صفحہ) [illegible]

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
		۹۶	عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝	سزا چکھے جو ہو چکا وہ تو اللہ تعالے نے معاف کر دیا اور جو کوئی (اس حکم کے بعد) پھر ایسا کرے تو اللہ تعالے اس سے بدلہ لیگا۔ اور اللہ تعالے زبردست ہے بدلہ لینے والا۔ دریا کا شکار اور اسکا کھانا تمہارے اور (دوسرے) مسافروں کے فائدے کے لیئے تمکو حلال ہے (گو تم احرام باندھے ہو) اور جنگل کا شکار جب تک تم احرام باندھے ہو تمپر حرام ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو جسکے پاس تم اکٹھا ہوگے
۷	المائدة ۵	۱۳ ۹۷	جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ۝	خدا تعالے نے کعبے کو جو عزت والا گھر ہے لوگوں کا گذارہ بنایا اور (اسی طرح) ادب والے مہینے کو اور (اسی طرح) نیاز کے جانور کو اور (اسیطرح) ٹکن والے جانور کو
۱۷	الحج ۲۲	۴ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰	وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِىْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ	اور لوگوں کو حج کی منادی کردے وہ تیرے پاس پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر (سوار) جو دور کے رستے سے چلے آرہے ہونگے آئینگے (یہ سفر) اسلیے (کرینگے) کہ اپنے (دین اور دنیا کے) فائدوں میں حاضر رہیں اور چند معین دنوں میں جو چار پائے جانور اللہ تعالے نے انکو دیے ہیں انپر (قربانی کے وقت) اللہ کا نام لیں تو (اے لوگو) اس (قربانی) میں سے تم (خود بھی) کھاؤ اور مصیبت کے مارے فقیر کو بھی کھلاؤ پھر قربانی کرنیکے بعد اپنا میل کچیل نکالیں اور اپنی منتیں پوری کریں اور پرانے گھر (کعبہ) کا طواف کریں یہ تو ہوا اور جو کوئی ان چیزوں کا ادب کرے جنکو اللہ نے عزت دی ہے تو یہ اسکے حق میں اسکے مالک کے پاس (یعنی آخرت میں) بہتر ہوگا
״	״	۵ ۳۲ ۳۳ ۳۴	ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا	یہ تو ہوا اور جو کوئی اللہ کے نام کی چیزوں کی بڑائی کرے تو یہ (بڑائی کرنا) دلوں کی پرہیزگاری ہے ان جانوروں سے تمکو ایک معین میعاد تک فائدے ہیں پھر انکا ٹھکانا پرانے گھر (کعبہ) کیطرف ہے اور ہر قوم کے لیے ہمنے ایک قربانی کا طریقہ ٹھیرا دیا ہے اسلیے

ف اپنی بے ادبی کا وبال اٹھانے ۱۲ ف اب اسکا بدلہ دینا ضرور نہیں ۱۲ ف یعنے حشر کے دن اس کے سامنے سب جمع ہوگے اپنے اپنے عمل کا بدلہ پاؤگے دریا سے مراد پانی ہے میٹھا ہو یا کھاری کنواں ہو یا تالاب یا نہر یا چشمہ یا دریا یا سمندر اب جو جانور خشکی میں جی نہیں سکتا ان کی زندگی پانی پر موقوف ہے وہ سب حلال ہیں بعض کے نزدیک اس آیت کے رو سے بعضوں نے کہا صرف مینڈک اور کیکڑا حرام ہے ۱۲ ف بہت لوگ کعبے کے طفیل پرورش پاتے ہیں حاجیوں اور زائروں سے اپنی روزی پیدا کرتے ہیں ۱۲ ف ذی قعدہ ذی حجہ محرم اور رجب کو لوگ ان میں امن کے ساتھ سوداگری کرتے ہیں ۱۲ ف کوئی اسکو لوٹتا نہیں اور اسکے گوشت سے غریب مسکین اپنا پیٹ بھرتے ہیں ۱۲ ف یہ بھی نیاز کا جانور ہے جسکے گلے میں نشان کے لیے جوتا یا دستر خوان یا اور کوئی چیز لٹکا دیتے ہیں پھر اسکو کوئی نہیں لوٹتا ۱۲ ف ناخن اور بال کترائیں [illegible]

۱۷	الحج ۲۲		لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ	(کہ جو پالے جانوروں پر جو اللہ تعالےٰ نے انکو دیے ہیں (قربانی کے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیں (اسی کے نام پر کاٹیں)۔
		۳۶	وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۞	اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہمنے اللہ کے نام کی ادب والی چیزوں میں سے بنایا ہے ان میں تمہارا فائدہ ہے (دین اور دنیا کا) اسپر جب وہ پاؤں بندھے کھڑے ہوں (نحر کے وقت) اللہ کا نام لو پھر جب وہ کروٹوں پر گر جائیں (ٹھنڈے ہو جائیں) تو خود بھی ان میں سے کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے فقیر اور مانگنے والے فقیر (دونوں) کو کھلاؤ ہمنے اسیطرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے اسلیے کہ تم شکر کرو
		۳۷	لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۞	اللہ تعالیٰ کو نہ انکا گوشت پہونچتے ہیں نہ خون لیکن اللہ کو تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے اللہ نے اسیطرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا اسلیے کہ اللہ نے جو تمکو راہ پر لگایا تم بھی (اسکے بدلے) اللہ کی بڑائی کرو اور (اے پیغمبر) نیکوں کو بہشت کی خوشخبری دے
	″	۶۷	لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ ۖ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ ۚ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ۞ وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۞	(اے پیغمبر) ہمنے ہر زمانے والوں کے لیے ایک شریعت ٹھیرائی ہے جس پر وہ چلتے ہیں تو ان لوگوں کو دین کے مقدمے میں تجھ سے جھگڑا کرنا نہیں چاہیے اور تو اپنے مالک (کے دین) کی طرف لوگوں کو بلاتا رہ بیشک تو سیدھے رستے پر ہے اور اگر (اسپر بھی) یہ لوگ تجھ سے جھگڑیں کہدے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو
۲۷	الفتح ۴۸	۲۷	لَّقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۞	بیشک اللہ نے اپنے پیغمبر کی سچی خواب کو ٹھیک کیا اللہ نے چاہا تو (آیندہ سال میں) ادب والی مسجد میں تم اطمینان سے جاؤگے کوئی تو اپنا سر منڈاؤگے کوئی بال کترواؤگے تمکو کوئی ڈر نہوگا اور اللہ کو معلوم ہے جو تمکو معلوم نہیں اسنے (کچھ مصلحت سے تمکو) پہلے سر دست یہ فتح (یعنے صلح حدیبیہ) عنایت فرمائی

الدُّعَاءُ ۳۷ — باب ۳۷ قرآن مجید میں جو دعائیں مذکور ہیں

۱	الفاتحہ	۱	اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ	ہمکو سیدھے رستے پر چلا ان کا رستہ جن پر تو نے کرم کیا نہ ان کا

ف ۱ یا کھڑے صف (قطار) باندھکر (نحر کرتے وقت) اپر اللہ کا نام لو۔ اونٹ کو پاؤں باندھ کر کھڑے کرکے نحر کرنا یعنے اسکے سینہ میں بسم اللہ کہکر برچھیا چھرا مارنا سنت ہے اور اگر بٹھا کر یا گائے بکری کی طرح لٹا کر ذبح کرے تو بھی درست ہے صحیحین میں ابن عباس رضی سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا اسنے اپنا اونٹ بٹھایا پھر اسکو نحر کرنے لگا ابن عباس نے کہا کھڑا کر کے نحر کر یہی سنت ہے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۱۲ ف ۲ ہر طرح کے محتاجوں کو دو ۱۲ ف ۳ تم انکے پاؤں باندھتے ہو انکو کاٹ ڈالتے ہو ۱۲ ف ۴ ورنہ اونٹ کا اتنا بڑا جانور آدمی کے قابو میں آنا ممکن نہ تھا ۱۲ ف ۵ گوشت خون سب زمین ہی میں رہتا ہے ۱۲ ف ۶ تم نے جو دل سے اللہ کی تعظیم کی خالص اسکے لیے قربانی کی ابن عباس نے کہا مشرک قربانی کر کے اس کا خون کعبہ کی طرف چھڑکتے تھے مسلمانوں نے بھی ایسا کرنا چاہا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف ۷ نحر کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہو ۱۲ ف ۸ یا عید جسکو وہ مناتے ہیں یا قربانی کا مقام جہاں وہ قربانی کرتے ہیں مثلاً توریت کی شریعت ان زمانہ والوں کے لیے ٹھیرائی جو حضرت موسےٰ کے وقت سے حضرت عیسےٰ تک گزرے [illegible] انجیل کی شریعت حضرت عیسےٰ کے زمانے سے لیکر حضرت محمدؐ کے وقت تک مقرر کی پھر قرآن کی شریعت قیامت تک مقرر کی ۱۲ ف ۹ یعنے یہود اور نصاریٰ اور مشرکین کو [illegible] تیری اطاعت [illegible] کیونکہ یہ زمانہ تیری شریعت کا ہے ۱۲ ف ۱۰ کہتے ہیں یہ آیت اسوقت اتری جب مشرکوں نے آن حضرتؐ سے جھگڑا کیا تم اپنا مارا ہوا [illegible] [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	دعا	ترجمہ
			عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝	جن پر غصہ ہوا اور نہ ان کا جو بہک گئے ف
۱	البقرۃ	۸	أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝	میں نادان بننے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں
〃	〃	۱۵	رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	پروردگار ہمارے یہ خدمت ہماری قبول فرمائے تو تو دعا کو سنتا ہے اور دل کی نیت کو جانتا ہے ف
〃	〃	〃	وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ	اور ہمارا قصور معاف کر دے بیشک تو بڑا معاف کرنیوالا مہربان ہے ف
۲	〃	۲۳	أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝	جبکوئی دعا کرنیوالا مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں لوگونکو بھی چاہیے میرا حکم مانیں (ایمان لائیں اور نیک کام کریں) اور ایمان پر قائم رہیں سیدھا رستہ پانیکی امید رکھیں
〃	〃	۲۵	رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝	پروردگار ہمارے ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا دے ف
۳	〃	۴۰	رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۝ وَاعْفُ عَنَّا قف وَاغْفِرْ لَنَا قف وَارْحَمْنَا قف أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝	مالک ہمارے بھول چوک پر ہمکو مت پکڑ مالک ہمارے جیسے اگلے لوگوں پر تونے بھاری بوجھ ڈالا تھا ویسا ہم پر مت ڈال ف مالک ہمارے جس بوجھ کے اٹھانے کی ہمکو طاقت نہیں وہ ہم سے مت اٹھوا ف اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور ہمارے عیبوں کو ڈھانپ دے ف اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا خداوند ہے (حامی اور مددگار اور آقا اور صاحب) کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر ف
〃	آل عمران	۱	رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝	مالک ہمارے راہ پر لگا دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول مت کر اور اپنی رحمت ہم کو عنایت فرما بے شک تو بڑا دینے والا ہے مالک ہمارے جس دن کے ہونے میں شک نہیں اس دن تو لوگوں کو ضرور اکٹھا کرے گا (یعنی قیامت کے دن) کیونکہ اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ف
〃	〃	۲	الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ	(وہ کون لوگ ہیں) جو کہتے ہیں مالک ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہم کو دوزخ کے

ف یہود پر اللہ کا غصہ ہوا بندر اور سور بنائے گئے انکی حکومت و ریاست چھن گئی قتل ہوئے قید ہوئے غلام لونڈی بنائے گئے اور نصاریٰ پر گو غصہ نہیں ہوا انکی حکومت اور عزت باقی رہی مگر وہ سیدھے رستے سے بہک گئے اور ہمارے زمانہ میں تو بعض نام کے مسلمان بھی ضالین میں داخل ہو گئے ہیں توحید کو پس پشت ڈالکر شرک میں گرفتار ہو گئے ہیں [illegible] کو ماننے لگے یہ نام کے مسلمان ہزاروں اور لاکھوں خداؤں کے قائل ہو گئے انہوں نے کار خانہ الوہیت اور قدرت اور تصرف اور علم میں اپنے پیروں اور اولیاء اور [illegible] کو شریک کیا ۱۲ ف یہ سورت اللہ جل جلالہ نے اپنے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ اس طرح کہا کریں ۱۲ اس سورت کے ختم ہونے کے بعد آمین کا کہنا احادیث صحیحہ متواترہ سے ثابت ہے اور [illegible] روایت کو ہے کہ نماز میں پکار کر آمین کہی جائے ۱۲ ف ابراہیم اور اسمٰعیل نے کعبہ کی تعمیر کو پورا کر کے اپنے مالک سے یہ دعا مانگی ۱۲ ف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ابراہیم [illegible] بنا چکے تو عرض کیا پروردگار میں اپنا کام کر چکا اب حج کا طریق سکھلا تو اللہ نے حضرت جبرئیل کو بھیجا انہوں نے حضرت ابراہیم کے ساتھ حج کیا پیغمبر گناہوں سے معصوم ہیں مگر ان کی شان اتنی بڑی ہے کہ ذری سی غفلت بھی انکے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہے اور وہ اس سے استغفار کرتے ہیں مقربان را بیش بود حیرانی ۱۲ ف دنیا کی بھلائی روزی [illegible] اور تندرستی اور آخرت کی بھلائی اللہ کی رضامندی اور جنت ۱۲ ف بھول چوک تو پہلے سے معاف تھی یہاں اسکے دعا کرنے سے یہ غرض ہے کہ بھول چوک جن چیزوں سے ہوتی [illegible] [illegible] یہ مطلب ہے کہ یہ معافی ہمیشہ قائم رہے ۱۲ ف جیسے بنی اسرائیل پر اللہ نے سخت سخت حکم دیے تھے مثلاً قتل ہو جانا جہاں نجاست لگے اسکو کاٹ کر پھینک دینا پچاس نمازیں دن رات میں پڑھنا چوتھائی مال زکوٰۃ میں دینا ۱۲ ف یعنی سخت اعمال اور تکالیف جنکا تحمل ہم نہ کر سکیں ۱۲ ف ہم کو دوسروں کے سامنے آخرت میں رسوا مت کر ہم اپنے گناہ میں [illegible] ۱۲ ف [illegible] [illegible] [illegible] حدیث میں [illegible] [illegible] [illegible] خواہ اور ہر فقرے کے بعد [illegible] [illegible] ۱۲

(باقی ورق ہٰذا)

			النَّارِ ۔	عذاب سے بچادے ف
۳	آل عمران	۳	قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔	(اے پیغمبر) کہدے میرے خدا ساری ملک کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہ بنادے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے اور تو جسکو چاہے عزت دے اور تو جسکو چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی (مبارک) ہاتھ میں ہے بیشک تو سب کچھ کرسکتا ہے تو رات کو (کم کرکے) دن میں ملا دیتا ہے اور دن کو (کم کرکے) رات میں ملا دیتا ہے اور جیتا مردے سے نکالتا ہے (مثلاً نطفے اور انڈے سے جاندار) اور مردہ جیتے سے نکالتا ہے (مثلاً نطفہ اور انڈا جاندار سے) اور تو جسکو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے ف
″	″	۴	رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۔	مالک میرے مجھکو بھی اپنی درگاہ سے نیک (اور پاکیزہ) اولاد عنایت کر بیشک تو دعا سنتا ہے (اور قبول کرتا ہے)۔ ف
″	″	۵	رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۔	مالک ہمارے جو کتاب تو نے اتاری یعنے انجیل شریف اسپر ہم ایمان لائے اور تیرے رسول یعنے حضرت عیسےٰ کے ہم تابع ہوئے تو ہمکو ان لوگوں میں لکھ لے جو گواہ ہیں ف
۴	″	۱۵	رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔	مالک ہمارے ہمارے گناہ (کبیرہ) اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام میں (یعنے صغیرہ) بخشدے اور (دشمنوں کے مقابلے میں) ہمارے پاؤں جمادے اور کافر لوگوں پر ہمکو فتح دے۔
″	″	۲۰	رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ	مالک ہمارے تو نے یہ (سب کارخانہ) بیکار نہیں بنایا تیری ذات پاک ہے تو ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچادے ف مالک ہمارے جس کو تو دوزخ میں لیگیا اسکو تو نے رسوا (ذلیل وخوار) کیا اور شریروں کا کوئی مددگار نہیں مالک ہمارے ہمنے ایک پکارنیوالے کی سنی ف جو ایمان کی منادی کرتا ہے (کہتا ہے) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے مالک ہمارے اب ہمارے گناہوں کو بخشدے اور ہماری برائیاں اتار دے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمکو موت دے ف مالک ہمارے جو تو نے اپنے پیغمبروں کی زبان پر ہم سے وعدہ کیا ف وہ ہم کو عطا فرما اور قیامت کے دن ہم کو رسوا

ف یہ اُن پرہیزگاروں کی صفت ہے جنکا ذکر اوپر کی آیت میں بیان کیا تھا ۱۲ ف اور جسکو چاہتا ہے اسا تنگ کر دیتا ہے کہ روٹی کا ایک ٹکڑا بھی کھانے کو نہیں ملتا یہ اسکی قدرت ہے اس میں عقل حیران ہے ۱۲ ف جیسے تو نے مریمؑ کی بوڑھی بانجھ ماں کو اولاد دی ۱۲ ف تیری واحدانیت کے اور حضرت عیسےٰؑ کی پیغمبری کے ۱۲ ف جس میں کوئی حکمت اور فائدہ نہ ہو بلکہ ہر چیز میں تو نے ایک فائدہ اور ایک مطلب رکھا ہے خواہ ہم اسکو سمجھیں یا نہ سمجھیں اس آیت سے رد ہوتا ہے نیچریہ کا جو کہتے ہیں عالم خود بخود چند ذرات اور اجزا کے اکٹھا ہونے سے بن گیا اور پھر ایک دن آپ ہی آپ یہ اجزا پھوٹ جاوینگے اور سارا عالم تتر بتر ہو جاویگا پھر اُن کے اجزا سے دوسرا عالم پیدا ہوگا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے اور ہوتا رہیگا یہ ایسی تو بے تکی بات ہے جس کی انتہا نہیں اگر عالم اپنے آپ اتفاقی طور سے اجزا کے اکٹھا ہونے سے بن جایا کرے تو کوئی درستی اور مضبوطی اور اوقات کی پابندی اس میں نہیں ہو سکتی نہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قطعہ زمین میں اسکی ضرورت کے موافق چیزیں پیدا ہوں جیسے ایک جہاز سمندر میں چھوڑ دیا جائے جدھر چاہے ہوا اسکو لیجائے تو یہ ممکن نہیں کہ وہ ہمیشہ ایک سیدھے خط پر چلے اور معین وقتوں پر ہر ایک بندر پر پہونچے ۱۲ ف لغو اور بیکار کام کرنے سے ۱۲ ف یعنے جب تو نے اس عالم کو بیکار نہیں بنایا بلکہ اسکے بعد آخرت میں اس عالم کا نتیجہ نکلیگا اچھوں کو ثواب اور بروں کو عذاب ہوگا تو ہم کو عذاب سے محفوظ رکھ اس آیت میں صدقہ نے دعا کا ڈھنگ بھی بندوں کو سکھلایا کہ پہلے خدا کی حمد و ثنا کرنا چاہیے پھر اس کے بعد اپنا مطلب عرض کرنا چاہیے ۱۲ ف ہمیشہ وال رہنے کے لیے ۱۲ ف یعنے حضرت محمدؐ یا قرآن کی ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			الْمِيعَادَ ۝	لوگوں کے سامنے) رسوا مت کر بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ف
۴	آل عمران	۲۰	فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۝	پھر خداوند کریم نے انکی دعا اس طرح سے قبول کی (فرمایا) کہ میں تم میں سے کسی کام کرنیوالے کا (نیک) کام اکارت (ضائع) نہیں کرنیکا مرد ہو یا عورت سب برابر ہیں ف
۵	النساء	۱۰	رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ۝	مالک ہمارے ہمکو اس بستی سے نکال جہاں کے لوگ ظالم ہیں اور ہماری حمایت پر کسیکو اپنی طرف سے کھڑا کر اور ہماری مدد کے لیے کسیکو اپنی طرف سے مقرر کر ف
۷	المائدہ	۱۱	رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۝	مالک ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمکو گواہوں میں لکھ لے اور ہم کو کیا ہوا جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک پہونچی ہے اسپر (یعنے قرآن پر) ایمان نہ لائیں اور اس بات کی خواہش نہ کریں کہ ہمارا مالک ہمکو نیک بخت لوگوں کے ساتھ داخل کرے ف
″	″	۱۵	اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝	یا اللہ مالک ہمارے آسمان سے کھانیکا ایک خوان ہم پر اتار جو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی عید ہو اور تیری (قدرت) کی ایک نشانی ہو اور ہم کو روزی دے تو بہتر روزی دینے والا ہے۔ ف
۶	″	۴	رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝	پروردگار میرا زور اپنی جان پر چلتا ہے یا اپنے بھائی ہارون پر ف تو ہمارا ساتھ اس نافرمان قوم سے چھڑا دے ف
۸	الأعراف	۵	رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝	مالک ہمارے ہمکو ان ظالم لوگوں کے ساتھ مت کر۔
″			ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝	اپنے مالک کو گڑگڑا کر چپکے چپکے پکارو کیونکہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ف
۹	″	۱۱	رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝	مالک ہمارے ہمارا اور ہماری قوم کا انصاف سے فیصلہ کردے ف اور تو سب فیصلہ کرنیوالوں میں بہتر ہے۔
۹	″	۱۴	رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ۝	مالک ہمارے ہمکو صبر عنایت فرما اور مسلمانی پر (دنیا سے) اٹھا ف
″	″	۱۸	رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝	مالک میرے مجھکو اور میرے بھائی کو بخشدے اور ہمکو اپنی رحمت میں شریک کرلے اور تو سب رحم کرنیوالوں میں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے ف

ف یعنے وعدہ تو ہر طرح سچا ہے مگر ہم کو ڈر ہے جمارے اعمال بہت برے ہیں اگر تو اپنی کریمی اور رحیمی اور ستاری سے انپر قلم عفو پھیر دے تو ہمیں سرفرازی اور بندہ نوازی ہے ۱۲
ف یعنے ثواب ہر ایک کو ملیگا یہ نہیں کہ مردوں ہی کو ملے عورتوں کو نہ ملے ۱۲ ف یعنے کافر اور مشرک جو ہمارے اوپر ظلم کر رہے ہیں ۱۲ ف کئی مسلمان مکہ میں کافروں کی قید میں تھے کافر ان کو سخت سخت تکلیفیں دیتے وہ بیچارے مصیبتیں جھیلتے اور تنگ آکر روز دعائیں کرتے یا اللہ کب ان ظالموں کا ستیا ناس ہوگا اور کب ہم کو ان کے پنجۂ ظلم سے نجات ملیگی ۱۲
ف یعنے حضرت محمد کی امت میں جو اگلی امتوں پر گواہی دیگی یا حضرت محمد کے ماننے والوں میں ۱۲ ف یعنے کیا وجہ ہے ۱۲ ف یعنے مسلمانوں کے ساتھ یا اگلے پیغمبروں اور مومنین کے ساتھ جنت میں ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو کیا ہوا جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک آئی اسپر ایمان نہ لاویں اور پھر یہ توقع رکھیں کہ ہمارا مالک نیکوں کے ساتھ ہمکو بہشت میں لیجائے۔ یعنے یہ تو دیوانہ پن ہے کہ اللہ اور اسکے کلام پر ایمان نہ لاویں اور بہشت میں جانے کی توقع رکھیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو کیا ہوا ہے جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک آئی اسپر ایمان نہ لاویں حالانکہ ہم یہ آرزو رکھتے ہیں کہ ہمارا مالک ہم کو نیک بختوں کے ساتھ بہشت میں لیجائے یعنے جب ہم کو نیکوں کے ساتھ بہشت میں جانے کی آرزو ہے تو ہم ضرور اللہ اور اسکے کلام پر ایمان لاویں گے ۱۲ ف یعنے ہمارے زمانے کے لوگ اور آئندہ زمانے کے سب خوش ہوں یا اول کے لیے عید اور آخر کے لیے نشانی ... وہ خوان ہو سب کو خوشی ہو یا جسکے اترنے کا دن عید کا دن ہو کہتے ہیں اتوار کو یہ خوان اترا اتوار نصاریٰ کی عید ہے ۱۲ ف سوا تیرے کوئی روزی دینے والا نہیں ۱۲ ف حضرت موسیٰ نے اس عاجزی اور خوبی کے ساتھ دعا مانگی کہ فوراً قبول ہو گئی ۱۲ ف میں ان لوگوں کو کیا کروں یہ میری سنتے ہی نہیں ۱۲

نمبر	سورۃ	پارہ	دعا	ترجمہ
۹	الاعراف	۱۰	اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۝	توہی ہمارا سنبھالنے والا ہے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم کر اور سب بخشنے والوں سے تو بہتر بخشنے والا ہے اور اس دنیا میں ہمارے لیے بھلائی لکھدے ف۱ اور آخرت میں بھی ہم تو تیری طرف رجوع ہوئے۔
۱۱	یونس	۹	عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝	ہم نے اللہ تعالے پر بھروسا کیا مالک ہمارے ہم کو ان ظالم لوگوں کے ظلم کا نشانہ مت بنا ف۲ اور اپنی رحمت سے ہم کو کافر لوگوں (کے پنجے) سے نجات دے۔
۱۲	ھود	۴	رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝	مالک میں ف۳ ایسی بات پوچھنے سے جس کی حقیقت میں نہیں جانتا تیری پناہ مانگتا ہوں اور اگر تو مجھ کو نہ بخشے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں تباہ ہو جاؤں گا ف۴
۱۳	یوسف	۱۱	فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝	آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا والی ہے ف۵ دنیا اور آخرت میں مجھ کو اپنا تابعدار رکھ کر دنیا سے اٹھا لے اور نیک بندوں سے مجھ کو ملادے ف۶
۱۴	ابراھیم	۱۳	اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝	بے شک میرا مالک (اپنے بندوں کی) دعا سنتا ہے (قبول کرتا ہے)۔
۱۴	ابراھیم	۱۳	رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝	مالک ہمارے تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم کھولتے ہیں۔ اور اللہ (سبحانہ وتعالے) پر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں ف۷
۱۴	ابراھیم	۱۳	رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝	مالک میرے مجھ کو نماز کا پابند کر دے ف۸ اور میری اولاد میں سے بھی کچھ لوگوں کو ف۹ مالک ہمارے اور میری عبادت قبول کر مالک ہمارے مجھ کو اور میرے ماں باپ اور سب ایمان والوں کو جس دن (عملوں) کا حساب ہونے لگے بخشدے ف۱۰
۱۵	بنی اسرائیل	۳	رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝	مالک میرے ان پر رحم کر جیسے ان دونوں نے (مجھ پر رحم کرکے) چھٹپنے میں مجھ کو پالا ف۱۱
۱۵	بنی اسرائیل	۹	وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝	اور دعا کر مالک میرے مجھکو (مدینہ میں) بہتری کے ساتھ لیجا اور (مکہ سے) بہتری کے ساتھ نکال لے چل اور مجھ کو اپنی درگاہ سے زوردار سلطنت عطا فرما یا ایسی زوردار دلیل جس سے سب دشمن ہار جائیں

ف۱ کام بنانے والا اور وارث ۱۲ ف۲ مثلاً تندرستی مالداری ۱۲ ف۳ مثلاً جنت اور وہاں کی نعمتیں ۱۲ ف۴ اور لگے دعا کرنے ۱۲ ف۵ یعنے ان ظالموں کو ہم پر سلطنت رکھ کہ وہ ہم پر اپنا ظلم چلاتے رہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو عذاب مت کر ورنہ یہ ظالم لوگ اور گمراہ ہونگے کہیں گے اگر یہ لوگ سچے دین پر ہوتے تو ان پر عذاب کیوں اترتا ۱۲ ف۶ میرا یہ قصور معاف نہ کرے ۱۲ ف۷ حضرت نوح ع کا یہ کام کوئی گناہ نہ تھا وہ سمجھے کہ بیٹا گو کافر ہو جب بھی گھر والوں میں داخل ہے اور یہ سمجھکر انہوں نے دعا کی گو یا اجتہاد میں ان سے غلطی ہوئی مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہے ان کے لیے ایسی غلطی بھی ایک گناہ سمجھی گئی اور حضرت نوح ع نے اس کی معافی چاہی ۱۲ ف۸ سب کاموں کا بنانیوالا کام کا سنوارنے والا ۱۲ ف۹ یعنے ابراہیم ع اور اسمعیل ع اور اسحق ع اور یعقوب ع سے یا تمام نیک بہشتی لوگ مراد ہیں ۱۲ ف۱۰ یہ دعا حضرت ابراہیم ع نے مانگی حضرت ابراہیم ع کا اس دعا سے یہ تہا کہ گو کہو لگر ہم تجھ سے یہ بیان کرتے ہیں کہ اسمعیل ع کو یہاں لا کر بسانے سے تیرے گھر کا آباد کرنا منظور ہے مگر دل میں جو اسمعیل ع کی جدائی کا رنج ہے وہ بھی تو خوب جانتا ہے ۱۲ ف۱۱ میں اچھی طرح اپنے وقت پر تمام شرائط اور آداب کے ساتھ اسکو ادا کرتا رہوں ۱۲ ف۱۲ نمازی کر دے ان کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ بعضی اولاد انکی کافر ہوگی ۱۲ ف۱۳ یا میری ساری دعا جو میں نے تجھ سے اوپر مانگی قبول فرما ۱۲ ف۱۴ شاید ابراہیم ع نے یہ دعا اسوقت فرمائی جب انکو اپنے باپ کے لیے دعا کرنے کی ممانعت نہیں ہوئی تھی جیسے اوپر گذر چکا ہے ف۱۵ اور یہاں پوسکر اتنا بڑا کیا سعید ابن جبیر ح نے کہا اپنے ماں باپ سے اتنی عاجزی سے مل جیسے ایک غلام اپنے بدمزاج مالک سے ملتا ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	دعا	ترجمہ
۱۵	الکہف	۱	رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝	مالک ہمارے ہم کو اپنی خاص رحمت عنایت کر اور ہمارا کام اچھی طرح سے بنا دے ف۱
۱۶	طٰہٰ	۲	رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝	خداوند (میں جانے کو حاضر ہوں پر) میرا سینہ کھول دے ف۲ اور میرا کام (پیغمبری کا حق ادا کرنا) مجھ پر آسان کر دے۔
؍؍	؍؍	۶	رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝	مالک میرے مجھ کو اور زیادہ علم دے ف۳
۱۷	الانبیاء	۶	رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝	مالک میرے مجھے سخت تکلیف لگ گئی ہے اور تو ساری رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے ف۴
؍؍	؍؍	۶	رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝	مالک میرے مجھ کو (دنیا میں) اکیلا (تنہا بے اولاد) مت چھوڑ اور (یوں تو) تو سب وارثوں سے بہتر ہے ف۵
؍؍	؍؍	؍؍	لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝	(اے خدا) تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو پاک ہے بیشک میں قصوروار تھا ف۶
؍؍	؍؍	۷	رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۝ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ۝	مالک میرے انصاف سے فیصلہ کر دے ف۷ اور ہم تمہاری (بیجا) باتوں پر اسی کی مدد چاہتے ہیں جو ہمارا مالک بڑے رحم والا ہے ف۸
۱۸	المؤمنون	۲	رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝	مالک میرے مجھ کو (اس کشتی میں یا اس کشتی سے زمین پر) برکت کا اتارنا اتاریو اور تو سب اتارنیوالوں میں اچھا اتارنیوالا ہے ف۹
؍؍	؍؍	۶	قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝	(اے ف۱۱ پیغمبر دعا کر) مالک میرے اگر تو مجھ کو وہ (عذاب) دکھلائے جس کا کافروں سے وعدہ ہے تو مالک میرے مجھ کو ان گنہگار لوگوں میں شریک مت کر ف۱۰
؍؍	؍؍	؍؍	وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝	اور (یوں) دعا کر مالک میرے میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مالک میرے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں ف۱۲
؍؍	؍؍	؍؍	رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝	مالک ہمارے ہم ایمان لائے ہمکو بخشدے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنیوالوں میں بہتر رحم کرنے والا ہے

ف۱ ہم کو اپنے مقصد میں آسانی کے ساتھ کامیاب کر دے ۱۲ ف۲ میں پیغمبری کا بوجھ اٹھانے کے لائق ہو جاؤں ۱۲ ف۳ علم ہی وہ چیز ہے جسکے زیادہ مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کو حکم دیا ۱۲ ف۴ یہ دعا حضرت ایوب ؑ نے اپنی سخت بیماری میں کی تھی سبحان اللہ آپ نے بہت مدت تک صبر کیا سخت لاچار ہو کر عرصہ کے بعد دعا بھی کی تو اس ادب سے یوں نہیں کہا صاف کہ مجھ کو اچھا کر دے یا ایسا کر دے یا ویسا کر دے بلکہ اپنی تکلیف بیان کی اور اسکے رحم و کرم کا اظہار کیا۔ اب مالک کا اختیار ہے ۱۲ ف۵ اگر مجھ کو اولاد نہ بھی دیگا تب بھی تو میرے بعد دین کا کچھ انتظام ضرور کرے گا ۱۲ ف۶ یہ دعا حضرت یونس ؑ نے مچھلی کے پیٹ میں کی اور اسکا مفصل قصہ انکے قصہ میں لکھا گیا ہے ۱۲ ف۷ اگر وہ جھوٹے ہیں تو انپر عذاب اتار۔ یہ دعا قبول ہوئی بدر کے دن یہ کافر مارے گئے اور ذلیل اور خوار ہوئے ۱۲ ف۸ بے جا باتیں کافروں کی یہ تھیں کہ معاذ اللہ اللہ کی اولاد ہے پیغمبر جادوگر ہے یا اسی قسم کی کفر کی باتیں ۱۲ ف۹ برکت کے اتارنے سے یہ مطلب ہے کہ کوئی آفت نہ آئے اور ان کی نسل میں برکت ہو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح ؑ کو دعا سکھلائی ایک کشتی پر چڑھتے وقت الحمد للہ الذی نجانا من القوم الظلمین دوسرے کشتی سے اترتے وقت رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین ۱۲ ف۱۰ ایسا نہ ہو کہ میں بھی انکے ساتھ پس جاؤں ۱۲ ف۱۱ حالانکہ پیغمبر کبھی گنہگاروں میں شامل نہیں کیے جاتے اور نہ عذاب میں گنہگاروں کے شریک ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے یہ دعا امت کی تعلیم کے لیے آپ کو سکھلائی ۱۲ ف۱۲ یعنے ایسا کر دے کہ شیطان میرے قریب بھی نہ ہونے پائیں وسوسہ ڈالنا تو کجا۔ حدیث میں ہے کہ سوتے وقت جب کوئی بدخوابی سے گھبرا کے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون۔ عبداللہ بن عمرو رض اپنی اولاد میں سے جو جوان ہوتا اسکو یہ دعا سکھلا دیتے کہ سوتے وقت پڑھا کرے اور جو بچہ ہوتا تو یہ دعا لکھ کر اسکے گلے میں لٹکا دیتے (یعنے تعویذ بنا کر) ۱۲ ۔

۱۸	المؤمنون	۶	وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ٥	اور تو اے پیغمبر دعا کر مالک میرے مجھ کو بخشدے اور رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے ف
۱۹	الفرقان	۶	رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ٥	مالک ہمارے دوزخ کا عذاب ہمپر سے ٹال دے کیونکہ دوزخ کا عذاب (کافروں اور گناہگاروں کے لیے) اٹل ہے ف وہ بری طرح ہے وہاں تھوڑی دیر رہنا ہو یا ہمیشہ رہنا ہو ف
"	"	۶	رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ٥	مالک ہمارے ہمکو ایسی بی بیاں اور اولاد عطا فرما جن کیطرف سے (ہماری) آنکھیں ٹھنڈی ہوں ف اور ہمکو پرہیزگاروں کا سردار بنا ف
"	الشعراء	۵	رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝	مالک میرے مجھکو سمجھ عنایت فرما (یا نبوت) اور نیک بندوں سے مجھکو ملا دے (آخرت میں انکے ساتھ رکھ) اور آنیوالے لوگوں میں میرا ذکر خیر باقی رکھ ف اور آرام کے باغ (یعنی جنت) کے جو وارث ہیں انمیں مجھکو بھی کر دے ف اور میرے باپ کو بخشدے وہ گمراہوں میں تھا (مشرکوں میں سے) اور جسدن لوگ جلا کر اٹھائے جائینگے مجھکو ذلیل مت کر ف جسدن نہ مال کچھ کام آئے نہ بیٹے (کچھ کام آئینگے) مگر ہاں جو پاک دل لیکر خدا کے سامنے حاضر ہوگا تو اسکی دل کی پاکی اسکو کام آئیگی
"	"	۶	رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ٥	مالک میرے میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا تو میرا ان کا اچھی طرح فیصلہ کر دے ف اور مجھ کو اور میرے ساتھ والے ایمان داروں کو بچا لے۔
"	"	۹	رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ٥	پروردگار مجھکو اور میرے گھروالوں کو تو انکے (ناپاک) کاموں سے بچا دے ف
۲۰	القصص	۲	رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي	مالک میرے میں نے اپنی جان پر ستم کیا تو میرا قصور معاف کر دے۔
"	"	"	رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ٥	مالک میرے مجھکو ان ظالم لوگوں سے بچا دے ف
"	"	۳	رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ٥	الٰہی (اس وقت) جو کوئی نعمت تو مجھ پر اتارے میں اسکا محتاج ہوں ف
"	العنكبوت	۳	رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ٥	میرے خدا ان فسادی لوگوں پر میری مدد کر۔
۲۴	الزمر	۵	قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	دعا کر یا اللہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنیوالے چھپے اور کھلے کے

ف حدیث میں ہے اسکی سو رحمتیں ہیں ایک رحمت اسنے دنیا میں اتاری ہے جس کی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر اور لوگ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور ننانویں رحمتیں اس نے اپنے بندوں کے لیے قیامت پر اٹھا رکھی ہیں۔ الحمدللہ حق حمدہ ۱۲ ف یا بڑی تکلیف یا ہمیشہ کی بربادی ہے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ بری جگہ ہے رہنے اور ٹھیرنے کی ۱۲ ف یعنی نیک اور خدا ترس اور مطیع ہوں ۱۲ ف تاکہ سب پرہیزگار جو ہماری راہ پر چلیں ان کی ہدایت کا بھی ثواب ہم کو حاصل ہو اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ دینی ریاست اور سرداری کی آرزو کرنا درست ہے ۱۲ ف قیامت تک لوگ میرا نام نیکی سے لیتے رہیں اور بہتری سے مجھ کو یاد کرتے رہیں ایسا ہی ہوا حضرت ابراہیم کا نام ہر ملک میں لیا جاتا ہے خصوصاً مسلمانوں میں تو ہر نماز میں انکا نام درود شریف میں لیا جاتا ہے ۱۲ ف اگلی آیت میں دنیا کی بہبودی چاہی یعنی ہمیشہ نیک نام قائم رہے اور اس میں آخرت کی بہبودی مبارک ہیں وہ لوگ جو دنیا میں نیک نام ہیں اور آخرت میں بہشتی ہوئے یہی سعادت عظمٰی ہے یا اللہ ہم کو بھی اپنے فضل سے نصیب کر ۱۲ ف کہ سب کے سامنے مجھپر غصہ یا عذاب کرے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم اپنے باپ کو دیکھیں گے پریشان حال تو فرمائیں گے کیا میں نے دنیا میں تجھ سے نہیں کہا تھا میرا کہنا مان وہ کہیگا اب میں تیری نافرمانی نہ کرونگا تب حضرت ابراہیم عرض کریں گے خداوندا تو نے میری یہ دعا دنیا میں قبول فرمائی تھی کہ قیامت کے دن مجھ کو ذلیل نہ کرنا اس سے زیادہ کیا ذلت ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے دور ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں نے کافروں پر بہشت حرام کر دی ہے پھر ابراہیم کو حکم ہوگا اپنے پاؤں کے تلے دیکھو وہ دیکھیں گے تو ایک بجو ہے نجاست میں لتھڑا ہوا فرشتے اسکے پاؤں پکڑ کے دوزخ میں ڈال دیں گے ۱۲ ف اب وہ کسی طرح ماننے والے نہیں ۱۲ ف یعنی پتھر برسا اور ان پر عذاب بھیج ان کا ستیا ناس کر ۱۲ (ازفی درحقیقہ ۱۲)

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ	جاننے والا تو ہی اپنے بندوں میں اُن باتوں میں فیصلہ کریگا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں ف
۲۴	المؤمن	۱	رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ	مالک ہمارے تیرے رحم اور تیرے علم نے ہر چیز کو گھیر لیا ہے تو جو لوگ توبہ کرتے ہیں اور تیری راہ پر (یعنی دین پر) چلتے ہیں انکو بخشدے اور دوزخ کے عذاب سے بچادے مالک ہمارے اور (ایسا کر) کہ انکو اور انکے باپ دادوں اور بی بیوں اور انکی اولاد میں سے جو نیک ہوں انکو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں لیجا جن (کے دینے) کا تونے ان سے وعدہ کیا ہے بیشک تو ہی زبردست ہے حکمت والا اور (قیامت کے دن) انکو (تمام) برائیوں سے بچادے اور جس کو تونے اس دن برائیوں سے بچادیا اس پر تونے (بڑا) رحم کیا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے (بڑی مراد پانی ہے)۔
״	״	۶	۹ف وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ	اور (اے لوگو) تمہارا مالک فرماتا ہے مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کرونگا ف
۲۶	الاحقاف	۲	رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ	مالک میرے مجھ کو ایسی توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر کروں جو تونے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور میں ایسے نیک کام کرتا رہوں جس سے تو راضی ہو اور میری اولاد کو بھی لائق (نیک) کردے میں نے تیری درگاہ میں توبہ کی اور میں (تیرا) فرمانبردار ہوں ف
۲۸	الحشر	۱	يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	وہ یہ دعا کرتے ہیں مالک ہمارے ہمکو بخشدے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دل میں مسلمانوں کی طرف سے میل (کینہ) مت آنے دے مالک ہمارے بیشک تو بڑی شفقت والا مہربان ہے ف
״	الممتحنة	۱	رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا	مالک ہمارے ہم تجھ ہی پر بھروسا رکھتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع ہوتے ہیں اور تیری ہی طرف (آخر ہمکو) لوٹ جانا ہے

ف جب کوئی شخص حق بات نہ سنے اور ناحق جھگڑا کیے جائے تو آدمی کو یہی دعا پڑھنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو سکھلائی ابن مسیب کہتے ہیں کہ اس آیت کو پڑھتے ہی دعا قبول ہوتی ہے ۱۲ ف سعید ابن جبیر کہتے ہیں کہ بہشتی لوگ جب بہشت میں چلے جائیں گے تو اپنے عزیز اقربا کو یاد کریں گے ان سے کہا جاویگا ان کے اعمال تمہاری طرح کے نہ تھے وہ کہیں گے ہم نے تو اپنے لیے اور انکے لیے اچھے اعمال کیے تھے تب انکے عزیز اقربا بھی انکے ساتھ کر دیے جائیں گے ۱۲ ف دعا خود ایک عبادت ہے بلکہ حدیث میں ہے کہ دعا مغز ہے عبادت کا اسی لیے بجز خداوند کریم کے اور کسی سے دعا مانگنا شرک ہے مثلاً جیسے مشرک کہا کرتے ہیں یا شاہ مدار مجھ کو ایک بیٹا دو یا میری روزی کشادہ کرو یا مجھ کو یا میری [illegible] یا مجھ کو [illegible] کرو اگر کوئی مسلمان سوا خدا کے کسی پیغمبر یا ولی سے اس قسم کی دعا کرے تو وہ کافر ہو جائیگا حدیث میں ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر اترتا ہے ۱۲ ف کہتے ہیں یہ آیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے شان میں اتری وہ مسلمان ہوئے انکے ماں باپ مسلمان ہوئے اولاد بھی مسلمان ہوئی یہ فضیلت کسی صحابی کو نہیں ملی اس آیت میں یہ بھی اشارہ ہے کہ جب آدمی چالیس برس کا ہو تو نئے سرے سے توبہ کرے اور خدا کی طرف رجوع ہو حدیث میں ہے جس کی عمر چالیس برس کی ہو [illegible] اور اسکی نیکیاں برائیوں پر غالب نہ ہوں تو وہ دوزخ میں جانے کے لیے تیار ہے مفسرین نے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے کوئی پیغمبر چالیس برس سے کم عمر کا [illegible] ف اس آیت کو پڑھ کر رافضیوں اور خارجیوں کو شرمانا چاہیے وہ اگلے مسلمانوں صحابہ مہاجرین و انصار سے [illegible] ہیں اور یہ [illegible] کہ وہ یوں دعا کرتے ہیں یا اللہ ہمارے دل میں مسلمانوں کی طرف سے [illegible] آنے دے جو مسلمان وہی ہیں جو اگلے صحابہ [illegible] [illegible] [illegible] ۱۲

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
			فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	مالک ہمارے ہمکو کافروں کی گمراہی کا سبب[1] مت بنا[2] اور مالک ہمارے ہمکو بخشدے بیشک تو ہی زبردست ہے حکمت والا۔
۲۸	التحریم ۶۶	۲	يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	وہ یوں دعا کرتے ہونگے مالک ہمارے ہماری نور کو اخیر تک (بہشت میں پہنچنے تک) قائم رکھ[3] اور ہمکو بخشدے بیشک تو سب کچھ کرسکتا ہے[4]۔
۲۹	نوح ۷۱	۲	رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝	مالک میرے مجھکو بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور جو کوئی ایمان لاکر میرے گھر میں آئے اسکو[5] اور (تمام) ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو اور ظالموں (مشرکوں) کی تباہی (روز بروز) بڑھاتا جا[6]۔

النِّسَاءُ وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ وَالْحِجَابُ
باب ۳۸ عورتوں اور آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات اور پردے کا بیان

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
۳۱	الاحزاب ۳۳	۱	وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۝	اور پیغمبرؐ کی بی بیاں[1] مسلمانوں کی مائیں ہیں۔
۳۲	″	۴	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ۝	اے[2] پیغمبرؐ اپنی بی بیوں سے کہدے اگر تم دنیا کی زندگی اور اسکی رونق چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دیدوں اور اچھی طرح تمکو رخصت کردوں اور اگر تم اللہ تعالے اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو جو تم میں نیک بی بیاں ہیں اللہ (سبحانہ وتعالے) نے اُن کے لیے بڑا ثواب طیار کر رکھا ہے[3]۔
۳۳	″	″	يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝ وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ۝ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ	اے[4] پیغمبرؐ کی بی بیو تم میں سے جو کوئی کھلی بے حیائی کا کام کرے اس کو دوہری سزا دی جائے گی اور اللہ تعالے کے نزدیک یہ بات (تم کو دونا عذاب کرنا) آسان ہے[5] اور تم میں سے جو کوئی اللہ تعالے اور اس کے رسول کی تابعداری کرے اور اچھے کام کرے اسکو ہم دونا ثواب دیں گے[6] اور ہمنے اس کے لیے عزت کی روزی (بہشت کی نعمت) طیار رکھی ہے پیغمبرؐ کی بی بیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو[7] اگر تم

ف[1] یا کافروں کو ہماری گمراہی کا سبب ۱۲ ف[2] یعنے کافروں کو ہم پر غالب مت کر ورنہ وہ سمجھیں گے کہ ہم سچے دین پر ہیں جب تو انپر غالب ہوئے تو ہم انکی گمراہی کا سبب بڑیں گے یا یہ وہ ہمپر غالب آئیں گے تو ہمکو گمراہ کردیں گے ۱۲ ف[3] یہ دعا مسلمان اسوقت کرینگے جب منافقوں کا نور بجھ جائیگا جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف[4] میرے گھر میں آنیوالے یا میری مسجد میں یا میری کشتی میں ۱۲ ف[5] یہ دعا قبول ہوئی اور سب مشرک اور کافر ہلاک ہوئے انکے ساتھ انکی اولاد بھی اپنے ماں باپ کی شامت اعمال سے تباہ ہوئی اللہ تعالیٰ کا یہی کارخانہ چلا آیا ہے جب کوئی عام عذاب آتا ہے تو اچھے بُرے قصور وار بے قصور یہاں تک کہ جانور بھی پس جاتے ہیں لیکن آخرت کا عذاب اپنی کو ہوگا جو قصوروار ہیں اللہ یہ عدل کے خلاف نہیں ہے کیونکہ سب اسکی ملک ہیں اور وہ اپنی حکمت خوب جانتا ہے ۱۲ ف[6] جسکے مقابل دنیا کے مال ومتاع کی کچھ حقیقت نہیں ہے حدیث میں ہے جب آنحضرتؐ ایک مہینے کے بعد اُس بالاخانے سے اترے جہاں آپ خفا ہو کر اپنی بی بیوں سے الگ بیٹھ رہے تھے تو یہ آیت حضرت عائشہؓ کو سنائی اور فرمایا کہ تم ماں باپ سے صلاح اور مشورہ کر لو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے باب میں اپنے ماں باپ سے صلاح کروں نہیں میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کو چاہتی ہوں پھر دوسری سب بی بیوں نے بھی یہی جواب دیا اب اختلاف ہے علماء کا اس مسئلہ میں کہ اگر خاوند اپنی بی بی کو اس قسم کا اختیار دے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو یہ طلاق ہوگا یا نہ ہوگا اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ طلاق نہ ہوگا البتہ اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے یعنے علیحدگی چاہے تو ایک طلاق بائن یا رجعی پڑ جائے گا ف[7] ... پیغمبرؐ کی بی بی ہو کر بے حیائی کے کام سے بدکاری مراد ہے اور آنحضرتؐ کی بی بیاں ایسے کام سے پاک تھیں مگر یہ فرضی ارشاد ہوا ... اگر تو بھی شرک کرے تو تیری نیکیاں برباد ہو جائیں گی حالانکہ پیغمبر سے شرک نہیں ہو سکتی ۱۲۔ (باقی دیکھو ضمیمہ)

اَلنِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۚ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝

رضا سے) ڈرتی ہو تو (غیر مردوں سے) دبی زبان (دبا کر آواز) سے بات نہ کرو (ایسا کروگی) تو جسکے دل میں کھوٹ ہے اُسکو لالچ پیدا ہوگی[1] اور کھری صاف بات کیا کرو[2] اور اپنے گھروں میں جمی رہو[3] اور اگلی جاہلیت کے زمانے کی طرح بناؤ سنگار (مردوں کو) دکھاتی نہ پھرو اور نماز کو درستی سے ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالے اور اس کے رسول کا فرمانا مانتی رہو (پیغمبر[4] کی) گھر والو اللہ تعالے اور کچھ نہیں یہ چاہتا ہے تم سے (ہر طرح کی) گندگی (ناپاکی) دور کرے اور تم کو خوب ستھرا (پاک صاف) بنادے[5] اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں (یعنی حدیثیں) پڑھی جاتی ہیں اُنکو یاد کرتی رہو بیشک اللہ مہربان خبردار ہے[6]

۲۱	الاحزاب ۵

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایمان دار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں اور (اللہ سے) ڈرنیوالے مرد اور ڈرنیوالی عورتیں اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہ کو (گناہ سے) بچانیوالے مرد اور بچانیوالی عورتیں اور اللہ تعالے کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لیے اللہ تعالے نے (گناہوں کی) بخشش اور بڑا ثواب طیار رکھا ہو[7]

۶	۶

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ

اے پیغمبر ہمنے تیرے لیے وہ بی بیاں حلال کردیں جن کا مہر تونے ادا کردیا اور تمہارے ہاتھ کا مال (یعنے لونڈیاں جو خدا نے تمکو دشمنوں کی لڑائیوں میں بطور غنیمت دلوادی ہیں) اور تمہاری چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں

ف[1] بدکاری فسق فجور بدنظری ۱۲ ف[2] اُسکو امید ہوگی کہ وہ تمکو پھسلا لیگا ٹھہا ریگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہی پھر جسکے دل میں بیماری ہی اسکو امید پیدا ہو یا جسکے دل میں روگ ہے وہ لالچ کرے مطلب ہے کہ جہاں عورت نے نرمی سے اور مہین آواز سے غیر مرد سے بات کی اور وہ غیر مرد فاسق فاجر ہے تو اسکو امید ہوتی ہے کہ یہ عورت میرے قابو میں آجائے گی ۱۲ ف[5] ایک جماعت علماء نے یہ کہا ہے کہ پیغمبر کے گھر والوں سے اس آیت میں آپ کی بی بیاں مراد ہیں کیونکہ اس کے اول اور بعد بی بیوں کا ہی ذکر ہے یہ ابوسعید خدری اور مجاہد اور قتادہ اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ اس آیت میں گھر والوں سے حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام مراد ہیں عکرمہ رضہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کیا کہ یہ آیت حضرت ص کی بی بیوں کے باب میں اتری عکرمہ رضہ نے کہا جو چاہے مجھ سے اس باب میں مباہلہ کرے لیکن ترمذی اور دوسرے اماموں نے بسند صحیح حضرت بی بی ام سلمہ رضہ سے نکالا کہ یہ آیت جسوقت اتری اسوقت گھر میں حضرت فاطمہ رضہ اور علی رضہ اور حسن رضہ اور حسین رضہ تھے آپ نے ایک کمل انکو اوڑھا دیا اور فرمایا یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں تو ان سے گندگی دور کردے اور ان کو خوب پاک کردے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضہ نے بھی اپنا سر اس کمل میں ڈالا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں آپ نے فرمایا تو بھی اچھی ہے ۱۲ ف[6] وہ ہر ایک کو اسکے اعمال کا بدلہ دیگا ۱۲ ف[7] بی بی ام سلمہ رضہ نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا قرآن میں ہم عورتوں کا ذکر نہیں ہوتا مردوں کا جیسا ذکر ہوتا ہے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف[8] حالانکہ مہر نکاح کے ساتھ ہی ادا کرنا ضروری نہیں ہے مگر افضل یہی ہے کہ ادا کردے ۱۲ [illegible]

[illegible]

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	اور تمہاری ماموں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں[1] اور کوئی سی مسلمان عورت اگر (مفت) اپنے تئیں پیغمبرؐ کو دیدے (یعنے بے مہر نکاح میں آنا چاہے) بشرطیکہ پیغمبر (بھی) اسکو نکاح میں لینا چاہیں (یہ بات) خالص[2] تمہاری ہی لیے ہو عام مسلمانوں کے لیے نہیں[3] ہمنے جو عام مسلمانوں پر انکی بیبیوں اور انکے ہاتھ کے مال یعنے لونڈیوں کا حق (مہر) ٹھیرا دیا ہے ہمکو معلوم ہے (وہ انکو دینا ہوگا اور تمہارے ساتھ خاص رعایت اسلیے کیگئی ہے) کہ (بی بیوں کی بار میں) تمپر کسیطرح کی تنگی نہ رہے[4] اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے[5]
۲۲	الاحزاب	۶	تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ۗ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۗ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝	(پہر دوسری رعایت یہ ہو کہ اپنی بی بیوں میں سے جسکو چاہو (اور جتنے دن چاہو اپنے سے) الگ رکہو اور جسکو چاہو (اور جبتک چاہو) اپنے پاس رکہو اور جنکو تمنے (ایک وقت خاص تک) الگ کر دیا تھا اُن میں سے کسی کو پہر (اپنے پاس) بلواؤ تو تمپر کچھ گناہ نہیں اس سے غالباً تمہاری بی بیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی[6] اور آزردہ خاطر نہونگی اور جو کچھ تم انکو دیدو گے اسی پر سب کی سب راضی رہینگی[7] اور جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے اللہ اسکو جانتا ہے اور اللہ جاننے والا تحمل والا ہے[8]
″	″	″	لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝	(اے پیغمبرؐ اس وقت کے) بعد سے (دوسری) عورتیں تم کو درست نہیں[9] اور نہ یہ (درست ہے) کہ ان کو بدل کر دوسری بی بیاں کر لو۔ گو انکا حسن (صورت) تمکو (کتنا ہی) اچھا (کیوں) لگے مگر اپنے ہاتھ کے مال یعنے لونڈیوں کا مضائقہ نہیں) اور اللہ تعالی ہر چیز کا نگران حال ہے[10]
″	″	۷	وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۭ	اور جب پیغمبرؐ کی بی بیوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو[11]
″	″	″	لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اِخْوَانِهِنَّ	پیغمبرؐ کی بی بیوں کو اپنے باپوں کے سامنے آنے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے

ف۱ اور جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ آپ کو درست نہ تہیں بعضوں نے کہا یہ قید اتفاقی ہے ۱۲ ف۲ کہ اگر کوئی عورت اپنا نفس تجھکو ہبہ کرے نہ مہر ٹھیرے نہ گواہ ہوں نہ ولی ہو تو وہ تجھپر حلال ہے مگر دوسرے مسلمانوں کے لیے یہ حکم نہیں ہے ۱۲ ف۳ کہ عام مسلمانوں کا نکاح بغیر ولی اور گواہوں اور مہر کے نہیں ہوسکتا یا چار سے زیادہ وہ نکاحی عورتیں نہیں رکھہ سکتے ۱۲ ف۴ اسوجہ سے تیرے لیے ایک خاص حکم رکھا ۱۲ ف۵ سبحان اللہ اللہ جل جلالہ کو اپنے پیغمبرؐ کی کسقدر خاطرداری منظور ہے ۱۲ ف۶ کہتے ہیں پہلے آنحضرت صلعم پر بہی اور مسلمانوں کی طرح باری باری ہر عورت کے پاس رہنا واجب تہا پہر اللہ تعالے نے معاف کر دیا اور آپ کو اس آیت سے یہ اختیار رہ گیا کہ جس عورت کے پاس چاہیں رہا کریں گو اس کی باری ہو اور باری ٹال دیں اور جس کی باری نہ ہو اسکے پاس رہیں گویا یہ دوسری رعایت ہوئی آپ کے ساتھ اللہ تعالے کی طرف سے بعضوں نے کہا یہ آیت ان عورتوں کے حق میں ہے جو اپنے تئیں آنحضرت صلعم کو بخشدیں ۱۲ ف۷ وہ جان لیں گی کہ آپ اپنی طرف سے ایسا نہیں کرتے بلکہ خدا نے آپ کو اختیار دیا ہے ۱۲ ف۸ جسپر تو کچھ عنایت کریگا وہ شکر گذار ہوگی کیونکہ اسکو معلوم ہے کہ تجھپر یہ واجب نہیں ہے ۱۲ ف۹ بعضے دل آدمی کے اختیار میں نہیں ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت سے زیادہ محبت ہوتی ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ جہاں تک میرا اختیار ہے میں عورتوں میں برابر تقسیم کرتا ہوں اب جسمیں میرا اختیار نہیں اسکو تو بخش دے ۱۲ ف۱۰ یعنے اب جو نو عورتیں تیرے نکاح میں ہیں عائشہ رض اور حفصہ رض اور ام حبیبہ رض اور سودہ رض اور ام سلمہ رض اور صفیہ رض اور میمونہ رض اور زینب رض اور جویریہ رض انہی پر قناعت کر اب نئی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں یہ حکم اللہ تعالے نے اسوقت دیا جب ان عورتوں نے اللہ تعالے اور رسول صلعم کو اختیار کیا ۱۲ ف۱۱ مسئلہ معلوم ہوا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جس عورت کو نکاح کا پیغام دے اسکی طرف دیکھنا درست ہے یہ مضمون حدیث میں وارد ہے ۱۲

نمبر	سورۃ	آیت	آیات قرآنی	ترجمہ
			وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝	اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ مسلمان عورتوں کے اور نہ اپنے غلام لونڈیوں کے سامنے ہونے میں کوئی گناہ ہے[۱] اور (اے پیغمبر کی بی بیو) اللہ تعالے سے ڈرتی رہو بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (وہ دیکھ رہا ہے)
۲۲	الاحزاب ۳۳	۸	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۚ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	اے پیغمبر اپنی بی بیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہدو (جب وہ رستہ میں نکلیں تو) اپنی چادروں کے گھونگٹ اپنے اوپر ڈال لیا کریں اس سے امید ہے کہ وہ پہچان لی جائینگی اور اُن کو کوئی نہ چھیڑے گا[۲] اور اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے[۳]
۲۸	الممتحنہ ۶۰	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۚ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۚ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۚ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۚ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۚ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝	مسلمانو![۱] جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں اپنا دیس چھوڑ کر (ہجرت کرکے) آئیں تو تم ان (کے ایمان) کی جانچ کر لیا کرو[۲] یوں تو انکا ایمان کو اللہ (ہی) خوب جانتا ہے (تاہم جانچ لینا ضرور ہے) تو اگر (جانچنے سے) تم انکو سمجھو کہ مسلمان ہیں تو انکو کافروں کیطرف واپس نہ کرو (تو) یہ عورتیں کافروں کو حلال اور نہ کافر ان (عورتوں) کو حلال[۳] اور جو کچھ کافروں نے (ان پر) خرچ کیا ہو وہ ان (کافروں) کو ادا کردو اور (یہیں یہی) تم پر کچھ گناہ نہیں[۴] کہ ان عورتوں کو انکو مہر دیکر تم (خود) اُنسے نکاح کرلو اور (ان) کافر عورتوں کی ناموس پر قبضہ نہ رکھو (جو تمہارے نکاح میں ہوں) اور جو تمنے (انپر) خرچ کیا ہو وہ (کافروں سے) مانگ لو اور جو انہوں نے (اپنی عورتوں پر) خرچ کیا ہو وہ (اپنا خرچ کیا ہوا تم سے) مانگ لیں[۵] یہ اللہ کا حکم ہے جو تم لوگوں (کے ایسے جھگڑوں کے بارے) میں صادر فرماتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔
،،	،،	،،	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا	اے پیغمبر[۱] جب مسلمان عورتیں تیرے پاس آکر ان باتوں پر بیعت کرنا چاہیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائینگی اور نہ چوری کرینگی نہ بدکاری نہ اپنی اولاد کو مارینگی (دختر کشی) نہ

[۱] اسی طرح اپنے چچا یا ماموں کے سامنے ہونے میں وہ باپ کی طرح ہے اسی طرح دادا یا نانا کے سامنے ہونے میں لیکن چچا کے بیٹے اور ماموں کے بیٹے اور خالہ کے بیٹے اور دیور اور جیٹھ ان سب سے پردہ کرنا چاہئیے اور آن حضرت صلعم نے ایک شخص کو اپنی بی بی کے پاس آنے سے منع فرمادیا جو اپنے تئیں انکا چچا زاد بہائی کہتا تھا اور فرمایا اسکو سے ایسا کوئی غیرت دار نہیں ہے اور مجھ سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں ہے [۲] اب رستہ والے سمجھ لیں گے کہ شریف پردہ والی بی بی ہے ہوتا یہ تہا کہ آن حضرت صلعم کے زمانے میں بعضے منافق یا بدمعاش رستے میں عورتوں کو چھیڑتے جب انسے پوچھا جاتا تو کہتے ہمنے جانا کہ لونڈی ہے۔ ابن عباس رض نے کہا سارا منہ چھپالیں صرف ایک آنکھ کھلی رہنے دیں۔ حضرت عائشہ رض نے کہا اللہ تعالے انصار کی عورتوں پر رحم کرے جب یہ آیت اتری تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑا اور اوڑھ لیا ام سلمہ رض نے فرمایا انہوں نے سیاہ چادریں بنالیں اور اسطرح چپکے سے نکلتیں جیسے انکے سر پر کوے بیٹھے ہیں حضرت عمر رض نے ایک لونڈی کو گھونگٹ نکالے راہ میں دیکھا ابہر درہ اوٹھایا اور فرمایا کیا تو آزاد عورتوں سے مشابہت کرتی ہے [۳] صحیحین میں ہے کہ حجاب کا حکم اترنے کے بعد حضرت سودہ رض رات کو نکلیں اسی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالے نے تمکو حاجت کے لیئے نکلنے کی اجازت دی ابو داؤد نے کہا آن حضرت صلعم کی بی بیاں رات کو حاجت کے لیے نکلتیں ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو اپنا بدن ڈھانپ کر کام کاج اور ضروری حاجت کے لئے نکلنا درست ہے [illegible]

[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝	اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے بیچ میں طوفان اٹھائیں گی نہ کسی اچھے کام میں تیری نافرمانی کریں گی ف تو ان سے بیعت لے لے اور اللہ تعالے سے ان کے لیے معافی مانگ بے شک اللہ (سبحانہ و تعالے) بخشنے والا مہربان ہے۔
۲۸	التحریم	۱	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝	اے پیغمبر اللہ تعالے نے جو چیز تجھ پر حلال کی تو اسکو (اپنے اوپر) حرام کیوں کرتا ہے تو اپنی بی بیوں کی خوشی چاہتا ہے اور اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے ف
"	"	۳	وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ۝ عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ۝	اور جب پیغمبر نے اپنی ایک بی بی سے راز کی بات کہی (اور کہا کہ کسی سے اسکا ذکر نہ کرنا) پھر جب اُس نے (دوسری بی بی کو) اس کی خبر کردی اور اللہ تعالے نے پیغمبر پر اسکا حال کھولدیا تو پیغمبر نے کچھ تو اس بی بی کو جتلایا (جس نے راز فاش کر دیا تھا) اور کچھ نہیں جتلایا (چشم پوشی کی اسکی عزت رکھنے کو) جب پیغمبر نے اس بی بی کو یہ جتلایا تو وہ کہنے لگی تم کو یہ (سب حال) کس نے بتلایا ہے پیغمبر نے کہا جاننے والے خبردار نے (اے پیغمبر کی دونوں بیو) اگر تم اللہ کی درگاہ میں (اس قصور سے) توبہ کرو تو (تمہارے حق میں بہتر ہوگا) تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم دونو (ایک دوسری کی مددگار بنکر) پیغمبر پر زور ڈالنا چاہوگی تو یہ سمجھ رکھو کہ اللہ اور جبریل اور نیک مسلمان سب پیغمبر کے حمایتی ہیں اور فرشتے الگ انکی سوا مدد کو حاضر ہیں اگر پیغمبر تمکو طلاق دیدے تو اسکا مالک عجب نہیں تمہارے بدلے تم سے بہتر بی بیاں اسکو عنایت فرمائے جو فرمانبردار ایماندار نمازگذار توبہ کرنیوالیاں عاجزی کرنیوالیاں روزہ رکھنے والیاں بیاہی ہوئی اور کنواریاں ہوں۔

باب ۳۹ یتیموں کا بیان

الیتامی ۳۹۱

ف اسکا مطلب یہ کہ کسی اور کا بچہ لیکر اپنے خاوندوں سے نہ کہیں گی کہ یہ تمہارا بچہ ہے ۱۲ ف یعنے شریعت کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گی جیسے مصیبت میں نوحہ کرنا کپڑے پھاڑنا بال مونڈنا یا کترنا۔ حدیث میں ہے کہ آن حضرت صلعم نے انہی شرطوں پر عورتوں سے بیعت لی پھر فرمایا یوں کہو جہاں تک ہم سے ہو سکے گا عورتوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول ہم پر بہت زیادہ مہربان ہے اور عورتوں سے ہاتھ نہیں ملایا۔ فرمایا میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا میرا زبان سے کہدینا سو عورتوں کو ایسا ہے جیسے ایک عورت کو ۱۲ ف یعنے تجھ سے جو خطا ہوئی اس پر مواخذہ نہیں کرینگا کہتے ہیں آن حضرت صلعم نے ام المومنین حفصہ رض کے گھر میں ماریہ رض اپنے حرم سے صحبت کی حضرت حفصہ رض نے کہا یا رسول اللہ کیا میرے گھر میں میرے بستر پر آپ ایسا کرتے ہیں آپ نے فرمایا اب سے ماریہ مجھ پر حرام ہے اور تو اسکا ذکر عائشہ رض سے نہ کیجیو لیکن حضرت حفصہ رض نے حضرت عائشہ رض سے یہ حال کہدیا انکو بہت غصہ آیا یہانتک کہ آپ نے قسم کھائی اب میں ماریہ کے پاس نہیں جاؤنگا اسوقت یہ آیت اتری۔ بعضوں نے کہا آن حضرت صلعم نے اپنی بی بی حضرت زینب پاس شہد پیا حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رض نے صلاح کی کہ جب آنحضرت صلعم ہمارے پاس آئیں تو ہم یہ کہیں آپ کے منہ سے گوند کی بو آتی ہے اور آن حضرت صلعم کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ آپ کے بدن یا منہ یا کپڑے سے کچھ بھی بو آئے چنانچہ جب آن حضرت صلعم انکے پاس آئے تو دونوں نے ملکر یہی کہا آپ نے فرمایا میں نے تو زینب کے پاس شہد پیا تھا اب شہد کبھی نہیں پیونگا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ [illegible] حضرت حفصہ رض سے کہا یہ حال کسی سے نہ کہنا [illegible] اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو اسکی خبر کردی ۱۲ (وحیدی)

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۲	البقرۃ	۲۲	وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۖ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۖ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۖ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۖ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	اور (اے پیغمبر) یتیموں کے باب میں تجھ سے پوچھتے ہیں تو کہدے انکا سنوارنا اچھا ہے ف اور اگر ان سے مل جل کر رہو (ایک ساتھ کھاؤ پیو) تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالے جانتا ہے کون سنوارنا چاہتا ہے کون بگاڑنا ف اور اللہ چاہتا تو تم کو مشکل میں پھانس دیتا ف بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا ف
۴	النساء	۱	وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ	اور یتیموں کا مال اُن کو دیدو اور ستھرا (حلال) دیکر گندہ (حرام) مت لو ف اور ان کے مال اپنے مال میں گڈنڈ کرکے مت کھاؤ یہ بڑا گناہ ہے ف اور اگر تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں کا حق برابر نہ دے سکو گے ف تو دوسری (غیر) عورتیں جو تمکو بھلی لگیں اُن سے نکاح کرلو دو دو تین تین چار چار۔
″	″	″	وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝	اور یتیموں کو آزماؤ ف یہانتک کہ وہ نکاح کی عمر تک پہونچیں ف (یعنے جوان ہوں) پھر اس عمر کو پہونچنے پر اگر ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کردو اور ان کے بڑے ہونے کے خیال سے فضول خرچی کرکے جلدی جلدی انکا مال مت کھا جاؤ اور یتیم کا سرپرست (یعنے ولی) اگر محتاج نہیں ہے تو یتیم کے مال سے بچا رہے اور جو محتاج ہے تو وہ دستور کے موافق کھاوے پھر جب تم انکے مال انکے حوالے کرو تو اسپر گواہ کرلو اور اللہ بس ہے حساب سمجھنے والا ف
۴	″	″	وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَ	اور لوگوں کو دوسروں کی اولاد کی (اتنی) فکر کرنا چاہیے (جیسے) اگر اپنی اولاد اس طرح کم سن چھوڑ کر مرنے لگتے تو انکی کتنی فکر کرتے اور اللہ سے ڈرنا اور سیدھی (سچی) بات کہنا چاہیے بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق چکھ جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں (یعنے مرنیکے بعد انکے پیٹ میں انگارے بھرے جاینگے)

ف یعنے انکے مالوں کا انتظام کرنا اس طرح پر کہ انکا نقصان نہ ہونے پاوے ۱۲ ف یعنے الگ ہو یا ملکر کھاؤ پیو اگر نیت اچھی ہے اور یتیم کا فائدہ منظور ہے تو ثواب ملیگا ورنہ عذاب ملیگا ہے ۱۲ ف اور بالکل الگ رہنے کا حکم دیتا ۱۲ ف تو جو چاہے وہ حکم دے سکتا ہے اسکے حکم میں کسی کو چون و چرا کی مجال نہیں ہے جب یہ آیت اتری جو لوگ ناحق یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں تو لوگ ڈر گئے اور جنکے پاس کوئی یتیم تھا اس نے اسکا کھانا پانی الگ کر دیا اس ڈر سے کہ کہیں اسکا پیسہ ہمارے خرچ میں نہ آجاوے اور خدا کے گنہگار ٹھہریں اس سے یتیموں کو بہت تکلیف ہونے لگی انپر خرچ زیادہ پڑنے لگا اور جو چیز انکے لیے لیا جاتا وہ بچ رہتی وہ بیکار تلف ہوتی تب اللہ نے یہ آیت اتاری یعنے اصل مطلب یہ ہے کہ یتیموں کے مال میں نیت درست رکھو پھر جس طرح انکا فائدہ ہو ملکر رکھو یا الگ رکھو اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ یتیم کے ولی کو اسکے مال میں ایسا تصرف کرنا جس سے یتیم کا فائدہ ہو جیسے تجارت وغیرہ درست ہے ۱۲ ف بعضے لوگوں کا قاعدہ تھا کہ اپنی ناکارہ اور خراب چیز یتیم کے مال میں شریک کر دی اور اچھی چیز [illegible] اللہ تعالے نے اس سے منع فرمایا کہ یتیم کی عمدہ چیز اور اچھی ہو مگر وہ حرام اور گندی ہے اور اپنی چیز گو خراب ہو مگر حلال تو ہے وہ بہر حال [illegible] اور پاک ہے ۱۲ ف بعض لوگوں کا قاعدہ تھا کہ یتیم کا مال اپنے مال میں خورد برد کرنے کی نیت سے ملا لیتے اللہ تعالے نے اس سے منع فرمایا اور اگر یتیم کے فائدے [illegible] سے اسکا خرچ اپنے خرچ میں ملا لیں تو منع نہیں ہے جیسے [illegible] سورۂ بقرہ میں گذرا ۱۲ ف یعنے اگر ان سے نکاح کرو تو [illegible]
[illegible]

		سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝	اور (آخرت میں) وہ دوزخ میں جانے والے ہیں ف۱
۵ النساء	۱۵	وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝	(اے پیغمبر) تم سے یہ لوگ عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں ف۲ کہدے اللہ تم کو حکم دیتا ہے عورتوں کے باب میں اور جو قرآن میں پڑھا جاتا ہے تم پر ان یتیم عورتوں کے باب میں جنکو تم ان کا واجبی حق (مہر) نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو ف۳ اور (اللہ تم کو حکم دیتا ہے) بے بس (چھوٹے کم سن) بچوں کے باب میں ف۴ اور (یہ حکم دیتا ہے) کہ یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو اور جو کچھ تم بھلائی کروگے ف۵ بیشک اللہ تعالیٰ اسکو جانتا ہے۔
۸ الانعام	۱۹	وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۝	اور یتیم کے مال کے پاس ہی نہ جاؤ .... مگر اس طرح سے کہ اسکی بہتری ہو ف۶ جب تک وہ پورا جوان نہ ہو ف۷

اَلنِّكَاحُ وَالْمَهْرُ وَالزَّوْجِيَّةُ وَحُقُوْقُهَا

باب نکاح اور مہر اور زوجیت کے حقوق کا بیان

۲ البقرة	۲۷	وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝	اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان لائیں ف۸ اور مشرک کرنے والی عورت گو تم کو بھلی لگے اس سے مسلمان باندی بہتر ہے ف۹ اور مشرک مرد جبتک ایمان نہ لائیں مسلمان عورتوں سے انکا نکاح نہ کرو۔ اور مشرک مرد گو تم کو بھلا لگے اُس سے مسلمان غلام بہتر ہے یہ مشرک مرد اور عورتیں دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تعالے اپنے حکم سے (جسکی قسمت میں ہے اسکو) بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے حکم لوگوں سے اسلیے بیان کرتا ہے کہ وہ یاد رکھیں ف۱۰
۳ النساء	۱	فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى	تو دوسری غیر عورتیں جو تم کو بھلی لگیں انسے نکاح کرلو دو دو

ف۱ حدیث میں ہے کہ آنحضرت ص نے معراج کے قصے میں فرمایا میں نے چند لوگوں کو دیکھا جنکے لب اونٹ کے سے تھے اور ایک فرشتہ انکے لب کھولکر انگارے ان کے منہ میں ڈالتا وہ پیچھے سے نکل جاتے اور وہ چلاتے میں نے جبرائیل ع سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کھا جاتے تھے ۱۲ ف۲ یعنے ان سے کس طرح سلوک کرنا چاہیئے ان کو ترکہ میں سے حصہ ملیگا یا نہیں ۱۲ ف۳ ان کی خوبصورتی اور مالداری کی وجہ سے ۱۲ ف۴ یعنے اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے اور وہ آیت حکم دیتی ہے جو قرآن میں پڑھی جاتی ہے مراد تیسری آیت ہے سورۂ نساء کی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتٰمٰی اخیر تک جو اوپر گذر چکی اُس آیت میں مذکور ہو چکا ہے کہ اگر یتیم لڑکی کا مہر وغیرہ انصاف کے ساتھ نہ دے سکو تو دوسری غیر عورتوں کے ساتھ نکاح کرلو ۱۲ ف۵ ان کو ترکہ میں حصہ ملنا چاہیئے جیسے سورت نساء کی تیسری آیت میں گذرا۔ جاہلیت کے زمانہ میں عرب کے لوگ ترکے میں سے نہ عورتوں کو حصہ دلاتے نہ چھوٹے کم سن بچوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ رسم موقوف کر دی اور عورت اور بچے سب کا حصہ مقرر کر دیا ۱۲ ف۶ یتیموں سے یا عورتوں یا بچوں سے یا ہر ایک کی مراد ہے ۱۲ ف۶ یعنے اسکا مال بڑھے اسکو فائدہ ہو تو مضائقہ نہیں ۱۲ ف۷ یعنے ۲۵ برس کا یا ۱۸ برس سے لیکر ۳۰ سال تک یا ۴۰ سال تک ۴۰ سال تک یا ۳۳ سال تک ۱۲ ف۸ ابو مرثد ایک شخص تھے وہ مسلمان ہو گئے انکی ایک آشنا تھی جو مشرکہ تھی اس سے نکاح کرنا چاہا تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۹ عبداللہ بن رواحہ ایک صحابی تھے انکی ایک باندی مسلمان تھی اسکو آزاد کیا اور نکاح پڑھا لیا لوگ طعنہ کرنے لگے اور ایک ذات والی مشرکہ عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب دی تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۰ اسکے حکم سے مسلمان عورتوں کا نکاح کافروں سے نہ ہونے دے کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر سے صحیح نہیں شیخ عبد القادر صاحب نے فرمایا اگر جورو اور خصم دونوں مسلمان تھے پھر ان میں سے کوئی شرک کرے تو نکاح ٹوٹ گیا ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت		
۴	النساء	۳	وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗــــًٔـا مَّرِيْۗــــًٔـا ۝	تین تین چار چار پھر اگر تم کو ڈر ہو کہ برابر انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی پر قناعت کرو یا لونڈی پر (جو تمہاری ملک ہو) یہ ظلم سے بچنے کی زیادہ نزدیک راہ ہے ف اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے ڈالو اگر وہ اپنی خوشی سے تم کو کچھ چھوڑ دیں تو چین سے اس کو کھاؤ نوش جان کرو ف
۴	النساء	۳	وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَاۗؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝	اور جن عورتوں کو تمہارے باپ دادا نکاح میں لائے ان سے تم نکاح نہ کرو مگر جو (جاہلیت کے زمانہ میں) ہو چکا ف بیشک یہ کام (بڑی) بیحیائی اور غضب کا ہے اور برا طریق ہے ف
۴	۔	۴	حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَاۗىِٕكُمْ وَرَبَاۗىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۡ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَحَلَاۗىِٕلُ اَبْنَاۗىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	(مسلمانو) تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ عورتیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور دودھ بہنیں اور جوروں کی مائیں (ساسیں خوشدامن) اور جوروں کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں جن سے تم صحبت کر چکے ف لیکن اگر تم نے ان سے صحبت نہیں کی تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے نطفے سے جو بیٹے ہیں ان کی بی بیاں (بیٹے ہوئیں نہ لے پالک کی بی بی وہ حلال ہے) اور دو بہنوں کا (نکاح میں) اکٹھا کرنا مگر جو گذر چکا (اس کا گناہ اب تم پر نہیں) بے شک اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے ف اور . . . .
			وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاۗءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ	(تم پر حرام ہیں) خاوند والی عورتیں مگر جن کے تم مالک ہو جاؤ یہ اللہ سبحانہ وتعالے کا حکم ہے تمہارے لیے ان کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح کہ تم ان کو اپنے مال کے بدلے (مہر یا قیمت دے کر) لینا

ف کئی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں ۱۲ ف یعنے لوگ یہ کرتے تھے کہ ایک یتیم لڑکی جو انکی پرورش میں ہوتی اس سے نکاح کر لیتے بہت تھوڑا مہر دیکر اللہ تعالیٰ نے [illegible] منع فرمایا اور حکم دیا کہ یتیم لڑکی سے اگر نکاح کرنا چاہو تو وہی مہر مقرر کرکے جو اسکے خاندان کے لائق ہے نکاح کرو اگر تم کو اتنا مہر دینے کا مقدور نہ ہو تو دوسری عورتیں موجود ہیں ان سے نکاح کرلو یتیم لڑکی کا حق کیوں ف بلکہ دو دو تین تین چار چار یعنے چار عورتوں تک تم کو جائز ہیں چار سے زیادہ درست نہیں ۱۲ ف تدبیر جو اللہ تعالیٰ نے تمکو اوپر بتلائی یتیم لڑکی سے نکاح نہ کرنا دوسری عورت سے کر لینا اگر بے انصافی کا ڈر ہو تو ایک ہی بی بی پر قناعت کرنا یا لونڈیاں رکھنا ۱۲ ف یعنے ظلم نہ کرنے کی [illegible] میں ان سب میں یہ راہ نزدیک کی راہ ہے ۱۲ ف یعنے وہ حلال طیب ہے مزے سے چین سے اسکو کھاؤ نوش جان کرو کوئی اندیشہ نہ کرو شاہ عبد القادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے کہا کرو رچتا پچتا اور شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں کہا ہے پس کہاؤ اسکو سہتا پچتا ۱۲ ف گو انسے صحبت نہ کی ہو ۱۲ ف کیونکہ وہ تمہاری ماں ہو چکیں ۱۲ ف اس کا [illegible] تمہیں نہیں رہا اب تمکو عذاب نہ ہوگا ۱۲ ف نکاح کے سبب سے چار عورتیں محرم ہو جاتی ہیں باپ کی بی بی بہو خوشدامن یعنے ساس اپنی جورو کی بیٹی جو اگلے خاوند سے ہو جسکو عربی میں ربیبہ کہتے ہیں مگر اخیر عورت جب حرام ہوتی ہے کہ اسکی ماں سے صحبت کر لی ہو صرف اسکی ماں سے نکاح کر لینے سے حرام نہیں ہوتی اور پہلی تینوں [illegible] نکاح ہوتے ہی محرم ہو جاتی ہیں جاہلیت میں ایک یہی بہت برا دستور تھا کہ بیٹا اپنے باپ کی جورو سے باپ کے مرنے کے بعد نکاح کر لیتا اسی طرح [illegible] اور بھیا کی کے طرفی کو موقوف کرو اور [illegible] بیٹیوں سے نکاح کرنے میں ۱۲

(باقی [illegible])

٥	النساء ٤	٦

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا
اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ لَّمْ
يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ
الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ
بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ
وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ
فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ
مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ
لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا
خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا
فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ
بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ
قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ
اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ
فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ
وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا
عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا

چاہو اور مستاری نیت نکاح کی ہو نہ زنا کرنے کی پھر جن عورتوں سے تم مزہ اُٹھاؤ (یعنے صحبت کرو) اُنکا حق جو ٹھیرا تھا وہ اُن کو دیدو اور ٹھیرا لینے کے بعد اگر آپس میں راضی ہوجاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ تعالے خبردار ہے حکمت والا اور تم میں سے جسکو آزاد (جو کسی کی لونڈی یا باندی نہ ہو) مسلمان بی بیوں سے نکاح کرنیکا مقدور نہ ہو[1] تو جن عورتوں کے تم مالک ہو تمہاری لونڈیاں مسلمان ان میں سے سہی[2] اور اللہ تعالے تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے[3] تم آپس میں ایک ہی ہو[4] تو لونڈیوں سے ان کے مالک کی اجازت سے نکاح کر سکتے ہو[5] اور دستور کے موافق مہر انکے حوالے کردو[6] مگر (یہ ضرور ہے کہ) وہ لونڈیاں پاک دامن ہوں نہ رنڈیاں (علانیہ زنا کرنیوالی) نہ خانگیاں[7] پھر جب وہ نکاح میں آجائیں اور کوئی بے حیائی کا کام (زنا) کریں تو آزاد عورتوں کی آدھی سزا اُن کو ملے گی[8] یہ لونڈی سے نکاح کرنا، اُسکے لیے درست ہو جس کو گناہ میں پڑ جانے کا ڈر ہو اور اگر صبر کرو[9] تو تمہارے حق میں بہتر ہے[10] اور اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے۔

مرد عورتوں پر حاکم ہیں[11] (ایک تو) اس وجہ سے کہ اللہ تعالے نے مردوں کو عورتوں پر بڑائی دی ہے اور (دوسرے) اسوجہ سے کہ مردوں نے اپنا مال عورتوں پر خرچ کیا اب جو نیکبخت بی بیاں ہیں وہ (مردوں کا) کہا مانتی ہیں اور انکی پیٹھ پیچھے اللہ[12] کے بچاؤ سے (عزت اور مال کا) بچاؤ کرتی ہیں اور جن بی بیوں سے تمکو شرارت (نافرمانی سرکشی) کا ڈر ہو اُن کو سمجھاؤ اور اپنی ہٹ پر قائم رہیں تو انکا بستر الگ کردو۔ اور اگر اسپر بھی نہ مانیں تو) مارو پھر اگر وہ تمہارا کہنا مان لیں تو (ناحق کا) الزام لگانے کی فکر نہ کرو (یعنے الگ ستاؤ

ف۱ لونڈی بنا نے ۱۲ ف۲ یعنے اتنا پیسہ نہ ہو کہ آزاد بی بی کا مہر اور روٹی کپڑا دے سکے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم میں سے جسکے نکاح میں آزاد بی بی نہ ہو تو وہ لونڈی سے نکاح کر سکتا ہے ۱۲ ف۳ یعنے کسی بہائی مسلمان کی لونڈی سے نکاح کرے کیونکہ اپنی لونڈی سے نکاح درست نہیں ۱۲ ف۴ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ یہودیہ یا نصرانیہ لونڈی سے نکاح درست نہیں اہل حجاز کا یہی قول ہے اور اہل عراق نے اس کو جائز رکھا ہے یہ جو فرمایا اللہ خوب جانتا ہے تمہارے ایمان کو یعنے لونڈی سے نکاح کرتے میں اگر آزاد کا مقدور نہ ہو مت ڈرو اللہ تعالے کو معلوم ہے کہ کس میں زیادہ ایمان ہے بعضی لونڈی ایسی با ایمان ہوتی ہے کہ خاوند کو اُس سے بہت خیر و برکت حاصل ہوتی ہے ف۵ یعنے سب آدم کی اولاد ہیں اور جب لونڈی مسلمان ہوگی تو مذہب بھی ایک ہوا اب اُس سے نکاح کرنے میں کوئی تردد نہ کرنا چاہیے سو اس لیے فرمایا کہ عرب لوگ جاہلیت کے زمانے میں لونڈی کی اولاد کو حقیر سمجھتے تھے ابن عباسؓ نے کہا مسلمان سب ایک دوسرے کے کفو ہیں تو حاجت کے وقت لونڈی سے نکاح کرنے میں کچھ عار نہ چاہیے لونڈیوں کے پیٹ سے بڑے بڑے امام پیدا ہوئے ہیں جیسے امام زین العابدین اور سارے عرب حقیقت لونڈی کی اولاد ہیں کیونکہ حضرت ہاجرہ جو اسماعیل علیہ السلام کی ماں تھیں بی بی سارہ کی لونڈی تھیں ۱۲ ف۶ لونڈی کا نکاح بغیر مالک کی اجازت کے باطل ہے ۱۲ ف۷ یعنے لونڈیوں کو انکے مہر دو معلوم ہوا کہ مہر کی حقدار لونڈی ہے امام مالک کا قول ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک لونڈی کا مہر اُسکا مالک لیگا ۱۲ ف۸ چھپ کر آشنائی کرنے والیاں جیسے جاہلیت میں ہوا کرتا تھا ۱۲ ف۹ یعنے آزاد عورت کو [illegible]

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			كَبِيرًا ۝ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا ۚ إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ۝	نہیں ہے بیشک اللہ تعالی سب سے اوپر ہے بڑا اور جو تم ڈرو کہ میاں بی بی میں کھٹ پٹ ہوگی تو ایک پنچ خاوند کے کنبے میں سے اور ایک پنچ عورت کے کنبے میں سے مقرر کرو اگر یہ دونوں پنچ میاں بی بی کو ملانا چاہیں گے تو اللہ تعالی ان کو ملا دیگا بے شک اللہ تعالے علم والا خبردار ہے ف
۵	النساء	۱۹	وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ۝	اور تم کتنا ہی چاہو کہ بی بیوں میں (پورا) انصاف کرو تو یہ تم سے ہرگز نہ ہو سکیگا خیر اتنا تو کرو کہ بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ دوسری کو بیچ ادھڑ میں لٹکا رکھو اور اگر درستی سے چلو اور (ظلم و زیادتی سے) بچے رہو تو اللہ بخشنے والا ہے مہربان اور اگر (صلح نہ ہو سکے) میاں بی بی جدا ہو جائیں (خاوند طلاق دیدے) تو اللہ اپنی گنجایش سے (فضل سے) کسی کو دوسرے کا محتاج نہ رکھیگا اور اللہ گنجایش والا حکمت والا ہے ف
۶	المائدۃ	۱	وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝	اور اسی طرح تم پر حلال ہیں مسلمان آزاد (یا) پاکدامن بی بیاں اور تم سے پہلے جن کو کتاب دی گئی (یہود اور نصاری) انہیں کی آزاد (یا) پاکدامن بی بیاں جب تم ان کا مہر انکے حوالے کرو اور تمہارا ارادہ انکو نکاح میں لا کر زنا سے بچا رکھنے کا ہو مستی نکالنے کا نہ چوری چھپی آشنا بنانے کا اور جو کوئی ایمان (کی باتوں) کو نہ مانے تو اسکا (اگلا) کیا دھرا اکارت ہو گیا اور آخرت میں وہ ٹوٹا اٹھانے والوں میں ہوگا ف
۱۸	النور	۱	الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝	بدکار مرد بدکار یا مشرکہ عورت سے ہی نکاح کرے گا اور بدکار عورت سے وہی مرد نکاح کرے گا جو بدکار یا مشرک ہو اور ایمانداروں کو یہ کام (یعنی زنا یا زناکاروں سے نکاح کرنا) حرام ہے ف
〃	〃	۳	الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَ	گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے اور پاک

ف تو یہ مت سمجھو کہ ہم جو چاہیں گے وہ کر یںگے اس غریب عورت کا حمایتی کوئی نہیں اللہ تعالی تم سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے اسکے غضب سے ڈرتے رہو اور ظلم نہ کرو ۱۲ [illegible] حاکم کو یا اس کے نائب کو ہے اور ان پنچوں کو اختیار ہے اگر یہ سمجھیں کہ کسی صورت سے موافقت نہیں ہو سکتی تو بھی خاوند کو جدا کر دیں امام مالک اور اوزاعی اور اسحق کا یہی قول ہے ۱۲ ف [illegible] میں پوری برابری کسی بات میں کوئی عورت دوسری سے زیادہ نہ ہو نا ممکن ہے آدمی کیسی ہی کوشش کرے یہی کریگا کہ کھانا کپڑا اسباب بچھونا برابر دیگا مگر دل کی محبت کیا کرے ہے اس لئے ضرور ہے کہ جہاں تک ممکن ہو انصاف کرو ایسا تو نہ کرے کہ بالکل ایک ہی کا ہو جائے دوسری کی خبر ہی نہ لے ۱۲ ف عورتوں میں انصاف کرتے رہو ۱۲ ف اس فرق کو دل کی محبت اور رغبت میں ہے [illegible] دوسری بی بی مل جاویگی جو اسکو پسند ہوگی اور عورت کو ایسا خاوند مل جاویگا جو اس سے محبت کریگا ۱۲ ف کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسی کا رزق ہمارے [illegible] نہ دیں گے تو وہ تباہ ہو جاویگا اللہ رازق مطلق ہے اور اس کے انتظام سمجھ میں نہیں آتے [illegible]

[illegible]

			وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ أُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝	مرد پاک عورتوں کے لیئے یہ لوگ اُن باتوں سے پاک ہیں جو وہ بدنام گندے اور پاجی لوگ بکتے رہتے ہیں اُنکے لیئے آخرت میں خدا کی طرف سے بخشش اور عزت کی روزی ہے ف۳
۱۸	النور	۴	وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ	اور جو تم میں بے خاوند والی عورتیں ہیں اُنکا نکاح پڑہا دو اور تمہارے لونڈی اور غلاموں میں سے جو نکاح کے لائق ہوں اُنکا بہی نکاح پڑہا دو ف اگر یہ محتاج ہونگے تو اللہ اپنے فضل سے انکو مالدار کریگا اور اللہ تو گنجایش والا (سب) جانتا ہے اور جو لوگ نکاح کرنیکا مقدور نہیں رکہتے وہ (حرامکاری سے) بچے رہیں (اپنے آپکو روکے رہیں) یہانتک کہ اللہ اپنے فضل سے اُنکو مالدار کردے ۔
۲۲	الاحزاب	۵	وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝	اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب تو اُس شخص سے جسپر اللہ تعالے نے احسان کیا اور تونے بہی اُسپر احسان کیا یوں کہہ رہا تہا اپنی جورو (زینب کو) اپنی پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اسوقت تو اپنے دل میں ایکبات چُھپا تا تہا جسکو اللہ کہولنے والا تہا اور تو لوگوں سے ڈرتا تہا حالانکہ تجہ کو اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہیے پہر جب زید اپنی خواہش اس عورت سے پوری کرچکا تو ہمنے اسکا نکاح تیری ساتہہ کردیا اس سے یہ مطلب تہا کہ مسلمانوں کو اپنے لےپالک لڑکوں کی بی بیوں سے نکاح کرلینے میں جب وہ اپنی خواہش اُنسے پوری کرچکیں کوئی تنگی نہ رہے اور اللہ کا حکم پورا ہوکر رہے گا ۔
۲۲	۵	۶	قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝	ہمکو معلوم ہے جو ہمنے مسلمانوں پر اُن کی بی بیوں اور لونڈیوں کے باب میں ٹہیرا دیا غرض یہ ہے کہ تجہ کو کوئی تکلیف نہ ہو اور اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے ۔
۲۸	الممتحنة	۲	وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ	اور اگر تم (اے مسلمانو) ایسی عورتوں کے مہر ادا کرو تو اُن سے نکاح کرلینے میں تمپر کوئی گناہ نہیں اور کافر (مشرکہ) عورتوں سے علاقہ مت رکہو ف۱۵

ف مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رض پاک انکے خاوند یعنے جناب رسول کریم صلعم وہ بہی پاک عبداللہ بن اُبی مردود گندا اس کی جورو بہی گندی ۱۲ ف یعنے پاک مرد اور پاک عورتیں ۱۲ ف سبحان اللہ حضرت عائشہ رض کی خاطر اللہ تعالی کو کس قدر منظور تہی اتنی بہت سی آیتیں اور اتنے زور کے ساتہ اون کے لیئے اوتاریں ۱۲ ف اسیطرح جو جورو مرد ہیں انکا بہی نکاح پڑہا دو۔ ایامی جمع ہے ایم کی ایم عربی زبان میں اسکو کہتے ہیں جو اکیلا بے جوڑ ہو یعنے مرد بے جورو اور عورت بے خاوند اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ عورت کا نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں ہے حدیث میں ہے جو عورت بغیر اپنے ولی کی اجازت کے نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے ف بعضوں نے ترجمہ کیا ہے ان میں سے جو نیک بخت ہوں انکا نکاح پڑہا دو اسلیئے کہ انکا دین محفوظ رہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ غلام لونڈیکا نکاح انکا مالک کرسکتا ہے اور بغیر مالک کی اجازت کے انکا نکاح نہیں ہوسکتا ۱۲ ف اسکو خریدا پہر آزاد کیا اور اپنا بیٹا بنایا ۱۲ ف وہ طلاق دینا چاہتا تہا ۱۲ ف اتنی جلدی اسکے طلاق دینے میں [illegible]

[illegible]

اَلطَّلَاقُ وَالرَّجْعَۃُ

باب[۱۴۱] طلاق اور رجعت کا بیان

پارہ	سورۃ	آیت
۲	البقرۃ	۲۹
۲	البقرۃ	۳۰

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ۭ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۭ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ص وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى

طلاق[ف۱] دو بار ہے پھر دو طلاقوں کے بعد (یا تو دستور کے موافق اپنی بی بی کو رہنے دے یا اچھی طرح سے رخصت کردے[ف۲] اب اگر پھر (تیسری بار) اسکو طلاق دیا تو وہ عورت اُس پر حلال نہ ہوگی جبتک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے[ف۳] اب اگر دوسرا خاوند اسکو طلاق دیدے تو پہلا میاں اور یہ بی بی پھر ملاپ کر سکتے ہیں[ف۴] اگر دونوں یہ سمجھیں کہ اللہ تعالے کے حکموں پر چل سکینگے یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جنکو سمجھ والوں کے لیے وہ بیان کرتا ہے[ف۵] اور جب تم عورتوں کو طلاق دو (یعنے ایک یا دو) اور عدت پوری ہونے لگے[ف۶] تو دستور کے موافق انکو رکھ لو (یعنے پھر ملاپ کرلو) یا دستور کے موافق رخصت کردو اور تنگ کرنے کے لیے ظلم کی نیت سے اُنکو لٹکائے نہ رکھو[ف۷] اور جو کوئی ایسا کرے اُس نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا[ف۸] اور اللہ تعالے کے حکموں سے ٹھٹھا نہ کرو[ف۹] اور اللہ تعالے نے جو تم پر احسان کیا اسکو یاد کرو[ف۱۰] اور جو تم پر کتاب اور سنت (یعنے حدیث شریف) تمہارے سمجھانے کے لیے اُتاری[ف۱۱] اور اللہ تعالے سے ڈرتے رہو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالے سب کچھ جانتا ہے۔

اور جب عورتوں کو طلاق ہو جائے[ف۱۲] پھر اُنکی عدت پوری ہو جائے تو[ف۱۳] انکو اگلے خاوندوں کے ساتھ نکاح کر لینے سے مت روکو اگر دستور کے موافق آپس میں رضامندی ہو جائے[ف۱۴] ان حکموں سے اُسی کو نصیحت ہوگی (وہی فائدہ پائیگا) جو اللہ اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہے یہ حکم تمہارے لیے بہت

ف۱ جسکے بعد رجعت کر سکتا ہے ۱۲ ف۲ یعنے تیسری طلاق دیکر اسکو بالکل الگ کر دے اور بعضوں نے کہا اچھی طرح رخصت کرنیکا یہ مطلب ہے کہ عورت کو تنگ کرنے کی نیت سے رجعت نہ کرے بلکہ چھوڑ دے یہانتک کہ اسکی عدت گزر جائے ۱۲ ف۳ اور وہ اس سے صحبت کرے پھر طلاق دے اور عدت گزر جاوے جب پہلا خاوند پھر اس سے نکاح کر سکتا ہے ف۴ نئے سرے سے پہلے خاوند کو تین طلاقوں کا حق حاصل ہوگا۔ ائمہ اربعہ اور اہل حدیث اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ دوسرے خاوند کا جماع کرنا بھی ضروری ہے اور بغیر اسکے وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہو سکتی ۱۲ ف یعنے نیا نکاح پڑھا کر ۱۲ ف حلالہ کی شرط سے جو نکاح باندھا جائے وہ فاسد ہے اکثر علماء کے نزدیک یہ اختلاف ہے اس میں کہ وہ عورت پہلے خاوند کے لیے درست ہوگی یا نہیں حضرت عمر رض سے منقول ہے کہ درست نہ ہوگی ۱۲ ف۶ یعنے قریب ختم کے ہو ۱۲ ف۷ مطلب یہ ہے کہ طلاق رجعی کے بعد جب عورت عدت میں ہو اور اسکی مدت پوری ہونے لگے تو اگر دل سے اس عورت کا رکھنا منظور ہے تو رجعت کرے ورنہ صرف اس خیال سے کہ عورت کو تکلیف ہو اور ناحق [illegible] رجعت کر کے پھر طلاق دینا یا رکھکر اُسکو ستانا منع ہے ۱۲ ف۸ یعنے اپنے تئیں عذاب کا سزاوار کر دیا عورت پر ظلم کر کے ۱۲ ف۹ مثلاً اللہ تعالے نے عورت کے لیے عدت [illegible] طلاق [illegible] کوئی شخص ہنسی ٹھٹھے کے طور پر عورت کو طلاق دیوے حدیث میں ہے کہ تین باتیں [illegible] نکاح اور طلاق اور رجعت ۱۲ ف۱۰ کہ تم کو اسلام کی توفیق اور جاہلیت اور کفر سے نجات دی ۱۲ ف۱۱ اسکو بھی یاد کرو ۱۲ ف۱۲ کہ تم اچھی بات اختیار کرو اور بری بات چھوڑ دو ۱۲ ف۱۳ [illegible] شریف میں [illegible] اذا طلقتم کا لفظ ہے جسکا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ جب تم طلاق دو عورتوں کو مگر چونکہ یہ خطاب پھر عورت کے وارثوں کی طرف [illegible] کہ جب عورتوں کو طلاق ہو جاوے ۱۲ ف۱۴ معقل بن یسار کی بہن کو جسکا نام جمیلہ تھا اُسکے خاوند عاصم بن عدی نے طلاق دی جب عدت پوری ہو [illegible] پھر [illegible] نکاح کرنا چاہا [illegible]

نمبر	سورة	آیت	آیات	ترجمہ
			لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	مفید اور بہت عمدہ ہیں اور اللہ تعالے جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف
۲	البقرة	۲۳۱	لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝	اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے (یعنے جماع کرنے) اور مہر ٹھیرانے کے آگے ہی طلاق دیدو تو کچھ گناہ تم پر نہ ہوگا ان کو کچھ تحفہ دو امیر اپنے موافق غریب اپنے موافق جیسا رواج ہو نیک لوگوں پر اسکا دینا ضرور ہے ف اور اگر جماع کرنے سے پہلے تم طلاق دو اور مہر ٹھیرا چکے تھے تو جو ٹھیرا تھا اُس کا آدھا دینا ہوگا (اور تحفہ لازم نہیں) مگر جب عورتیں خود معاف کردیں یا وہ شخص معاف کردے جس کے اختیار میں نکاح باندھنا ہے ف اور معاف کردینا پرہیزگاری سے بہت نزدیک ہے ف اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنے میں سست چوکو بیشک اللہ تعالے تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ف
۲	”	”	وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝	اور طلاق والیوں کو رواج کے موافق تحفہ ملے گا پرہیزگاروں پر یہ لازم ہے ف اسی طرح اللہ تعالے اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے اسلئے کہ تم سمجھو ف
۴	النسآء	۳	وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝	اور (اس پر بھی) اگر تم ایک بی بی کو چھوڑ کر دوسری بی بی کرنا چاہو اور ڈھیر بھر مال اس کو دے چکے ہو تو اس میں سے ایک حبہ واپس نہ لو کیا بہتان لگا کر اور صریح گناہگار بن کر واپس لینا چاہتے ہو ف اور واپس کیسے لوگے اور تم وہ جڑ چکے (یعنے صحبت کر چکے) اور انہوں نے تم سے پکا عہد لیا ف
۲۸	الطلاق	۱	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ	اے پیغمبر (اور اس کی امت کے لوگو) جب تم عورتوں کو طلاق

ف کہ ان حکموں میں کیا کیا فائدے ہیں دنیا اور آخرت میں ۱۲ ف۲ اگر جماع کے بعد طلاق دے اور مہر مقرر ہو چکا ہو تو پورا مہر دینا پڑے گا اگر مقرر نہ ہوا ہو تو مہر مثل دینا پڑے گا اور جو جماع سے پہلے طلاق دے تو اگر مہر مقرر ہو چکا ہے تو آدھا مہر دینا ہوگا اگر مقرر نہیں ہوا تھا تو اسکا یہ حکم ہے کہ ان کو کچھ تحفہ دیا جاوے امیر اپنے موافق غریب اپنے موافق ۱۲ ف۳ اس تحفہ کو متعہ کہتے ہیں یہ واجب ہے اکثر علماء کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے ۱۲ ف۴ یعنے شوہر وہ کل مہر عورت کو دیدے یا کل مہر دے چکا ہے اس میں سے آدھا واپس نہ مانگے ۱۲ ف۵ یہ عورت اور مرد دونوں کی طرف خطاب ہے یعنے تقویٰ کے مناسب یہ ہے کہ درگذر کرے اور جانے دے ۱۲ ف عورت آدھا مہر چھوڑ دے اور مرد پورا مہر دیدے ۱۲ ف یہ حکم اخلاقی ہے نہ وجوبی یعنے عمدہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور جو دوسرے پر نکلتا ہو اسکو معاف کر دیں کم کوئی حق تقاضے نہ کریں ۱۲ ف اس رکوع کی پہلی آیت میں ان عورتوں کو تحفہ دینے کا حکم تھا جنکو صحبت سے پہلے طلاق دیا جاوے اور انکا مہر مقرر نہ ہوا ہو اس آیت میں عدت کے بعد جسکو طلاق دیا جاوے تحفہ کا حکم ہے مگر اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے نہ وجوبی ۱۲ ف اور اسکے حکموں کی مصلحت میں غور اور فکر کرو ۱۲ ف یعنے پہلی بی بی کو جسکو چھوڑنا چاہتے ہو ۱۲ ف بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے سورۂ بقرہ کی اٹھائیسویں رکوع کی آیت سے جس میں خلع جائز کیا گیا ہے اور بعضوں نے کہا منسوخ نہیں ہے اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ بغیر خلع کے عورت سے دیا ہوا مال و اسباب واپس لینا صریح بے عزتی ہے ۱۲ ف یعنے نکاح ہوا جو ایک مضبوط معاہدہ ہے جا کر پھر جب صحبت کر چکے تو پورا مہر ان کا ادا کرو اور حدیث میں ہے کہ تم نے عورتوں کو اللہ کی امانت میں لیا اور اسکے حکم سے ان کی شرمگاہ تم پر درست ہوئی

فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا
الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا
تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ
إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ۚ
وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ
حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا
تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ
أَمْرًا ۝

دینا چاہو تو ایسے وقت پر طلاق دو کہ انکی عدت شروع ہو جائے اور
عدت کا حساب کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جو تمہارا مالک ہے
(عورتوں کو جھمیلے میں نہ ڈالو) ان کو ان کے گھروں سے (جب تک
وہ عدت میں رہیں) مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر جب کھلم
کھلا بدکاری کریں ف۲ اور یہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے حکم
ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے حکموں سے باہر ہو جائے اُس نے اپنا آپ
خراب کیا (طلاق دینے والے) تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ اس کے
بعد (یعنے طلاق کے بعد) کیا صورت نکالتا ہے ف۳

۴۲ الرَّضَاعُ وَالنَّفَقَةُ

باب ۴۲ رضاع اور نفقہ کا بیان

البقرۃ ۲ ۳۰

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ
الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ
نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ
بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى
الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا
فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدْتُمْ
أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

اور جو شخص اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو
مائیں دو برس تک دودھ پلائیں ف۴ اور بچے کے باپ کو دستور کے
موافق انکا کھانا کپڑا دینا ہوگا کسی شخص کو اسکی گنجایش سے
زیادہ تکلیف نہ دیجائیگی نہ ماں کو اسکے بچے کی وجہ سے نقصان
دیاجائیگا نہ باپ کو اسکے بچے کی وجہ سے ف۵ اور (اگر بچہ کا باپ مر
گیا ہو تو باپ کے) وارث پر ایسا ہی کھانا کپڑا ہے ف۶ پھر اگر ماں باپ
دونو اپنی صلاح اور رضامندی سے (دو برس سے پہلے) دودھ
چھڑانا چاہیں تو کچھ گناہ ان پر نہ ہوگا۔ اور اگر تم
اپنی اولاد کو (ماں کے سوا) دوسری جگہہ دودھ پلوانا
چاہو تب بھی تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ جو دینا
چاہا تھا وہ دستور کے مطابق دے دو ف۷ اور اللہ تعالیٰ
سے ڈرتے رہو اور یہہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ جو تم
کرو گے اسکو دیکھ رہا ہے۔

ف۱ یعنے طہر کی حالت میں جس میں صحبت نہ کی ہو۔ ابن مسعود رض نے کہا سنت یہی ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو اسوقت طلاق دے۔ عبداللہ بن عمر رض نے اپنی عورت کو حیض
میں طلاق دیا آں حضرت صلعم یہ سنکر غصہ ہوئے اور فرمایا رجعت کرے پھر اسکو رہنے دے یہانتک کہ پاک ہو پھر حیض آئے اور پاک ہو اب اگر طلاق دینا چاہے تو ایسی پاکی
میں دے جس میں صحبت نہ کی ہو ۱۲ ف۲ زنا کریں تو سزا کے لئے باہر نکالی جائیں بعضوں نے کہا بدکاری سے بدزبانی مراد ہے ۱۲ ف۳ شاید تیرے دل میں پھر عورت کی محبت آجا[illegible]
اور ملنے کے لئے پشیمان ہو کر رجعت کرے اسلئے عدت تک عورت کو اسی گھر میں رہنے دینا چاہیے جہاں طلاق دیا ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ عورت کو ایک یا دو
رجعی طلاق دینا چاہئیں کیونکہ رجعی طلاق کے بعد رجعت ممکن ہے اور تین طلاق کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی حدیث میں ہے کہ تمام حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو
طلاق بہت ناپسند ہے ۱۲ ف۴ یہ آیت ان ماؤں کے حق میں ہے جن کو انکے خاوندوں نے طلاق دیدیا ہو لیکن انسے اولاد ہو اور باپ یہ چاہے کہ اولاد کو ماں دودھ پلائے تو ان کا کھانا کپڑا
جب تک دودھ پلاویں باپ کو دینا واجب ہے۔ یہ جو فرمایا پورے دو برس اس سے نکلا کہ دودھ کی اخیر مدت دو برس ہیں اور کم مدت کی کوئی حد نہیں اگر دو برس کے بعد دودھ پلایا جائے
تو اس سے [illegible] ثابت نہ ہوگا اکثر ائمہ اور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ ف۵ ماں کو نقصان دینا یہ کہ خواہ مخواہ اسپر جبر کریں دودھ پلانے کے لئے اور وہ راضی نہ ہو باپ کو نقصان
دینا یہ کہ اس سے اتنا خرچ مانگیں کہ وہ دے نہ سکے ۱۲ ف۶ باپ کے وارث سے مراد خود بچہ ہے یعنے اسکے مال میں سے دودھ پلائی کا کھانے کپڑے کا خرچ بچہ کی ماں کو دیا جائے [illegible]
ہو تو ماں کو بلا اجرت دودھ پلانا لازم ہوگا بعضوں نے کہا وارث سے مراد بچہ کے عزیز وارث ہیں یعنے جو اسکے ترکے کے حقدار ہیں وہ سب اپنے حصوں کے موافق خرچہ [illegible]
بعضوں نے کہا [illegible]

(باقی [illegible])

٣٨ | الطلاق | ١

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۚ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝

(مسلمانو) جن عورتوں کو تم طلاق دو اُنکو اپنے مقدور کے موافق جہاں تم رہتے ہو وہیں رکھو[1] اور انکو ستانے کو پیچھے تکلیف مت دو[2] اور اگر وہ پیٹ سے ہوں تو (عدت گذرنے تک) حمل رکھنے تک انکو خرچ دو[3] پھر اگر وہ عورتیں (جنکو طلاق دیا گیا) تمہاری اولاد کو دودھ پلائیں تو انکی دودھ پلائی کا حق ادا کرو اور دستور کے موافق یہ حق شیر الور خاوند اور جورو کی حیثیت کے موافق) اور اگر آپس میں ضدم ضدا کرو[4] تو کوئی دوسری عورت اسکے بچے کو دودھ پلاویگی[5] جس شخص کو مقدور ہو وہ اپنے مقدور بھر خرچ کرے اور جسکی روزی تنگ ہو اُسکو جتنا خدا نے دیا ہے اسیکو موافق خرچ کرے خدا تعالے جسکو جتنا دیا ہے اُتنی ہی اسکو تکلیف دیتا ہے تنگی کے بعد اللہ تعالے قریب میں فرصت دیگا[6]

اَللِّعَانُ ٤٣

باب ٤٣ لعان کا بیان

١٨ | النور ٢٤ | ١

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۙ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝

اور[1] جو لوگ اپنی جوروں کو زنا کا عیب لگائیں[2] اور اُنکو پاس سوا اپنے خود کے اور گواہ نہوں تو ان میں سے ایک ایک کی گواہی یوں ہے کہ مرد اللہ کی قسم کھا کر چار بار گواہی دے وہ (اپنی بیان میں) سچا ہے اور پانچویں بار یوں کہے اللہ کی پھٹکار اُسپر ہو اگر وہ جھوٹا ہو[3] اور عورت پر سے سزا (یعنے زنا کی حد) ایسے ٹلیگی کہ وہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ (یعنے اسکا خاوند) جھوٹا ہے[4] اور پانچویں بار یوں کہے اُسپر اللہ تعالی کا غضب اُترے اگر وہ (یعنے اسکا خاوند) سچا ہو (اور میں نے واقعی زنا کی ہو) اور اگر اللہ کا فضل اور اُسکا کرم تمپر نہ ہوتا اور اللہ تعالے بہت معاف کرنیوالا حکمت والا نہ ہوتا (تو تم بہت تکلیف اٹھاتے)

ف[1] یعنے عدت گذرنے تک انکو خرچ اور رہنے کا مکان دو مراد وہ عورتیں ہیں جنکو طلاق رجعی دیا جائے اور جس عورت کو تین طلاق دیجائیں اسکا نہ خرچ دینا ضرور ہے نہ مکان دینا - جملے امام احمد بن حنبل رح کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اسکو بھی خرچ اور مکان دینا عدت گذرنے تک ضرور ہے اور امام مالک رح اور شافعی رح کے نزدیک صرف مکان دینا ضرور ہے خرچ دینا ضرور نہیں ۱۲ ف[2] خرچ دینے میں تنگی نہ کرو ۱۲ ف[3] یعنے زچگی ہونے تک اگر خاوند مرگیا ہو تو اسکے مال میں سے یہ خرچہ دیا جائیگا - بعضوں نے کہا یہ حکم اسی صورت میں ہے جب حاملہ عورت کو طلاق دیا جائے اور وفات کی صورت میں اُسکو خرچہ نہ ملے گا البتہ ترکہ پائے گی سید علامہ رح نے کہا یہی حق ہے اور حدیث سے یہی ثابت ہے ۱۲ ف[4] عورت زیادہ مانگے اور خاوند تسلیم نہ کرے ۱۲ ف[5] یعنے خاوند کو چاہیئے اور کوئی انا رکھ لے عورت کو خواہ مخواہ دودھ پلانے پر مجبور نہ کرے البتہ اگر کوئی اور انا نہ ملے تو ماں کو دودھ پلانے پر مجبور کیا جائیگا اور وہ اجرت حق حاکم دلا دیگا ۱۲ ف[6] یہ وعدہ اللہ تعالی کا پورا ہوا مسلمان بہت غریب تھے اور تنگی سے بسر کرتے تھے اللہ تعالی نے انکو دولت دی روم اور ایران کی سلطنت اللہ تعالی نے مالدار بن گئے ۱۲ ف جب پہلی آیت اتری تو ہلال بن امیہ نے اپنی جورو پر شریک بن سحماء سے زنا کرانے کا عیب لگایا آں حضرت ص نے فرمایا یا تو چار گواہ لا نہیں تو تیری پیٹھ پر حد پڑے گی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی جورو کو برا کام کرتے دیکھے پھر خاموش رہے اور چار گواہ ڈھونڈنے جائے اور اس عرصہ میں وہ اپنی غرض کو پورا کر لے اس وقت یہ آیتیں اتریں تب حضرت جبرئیل ع آئے ۱۲ ف[2] یعنے اُسنے جھوٹی تہمت لگائی ۱۲ ف[3] جب خاوند لعان کر چکے تو وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی یا ہمیشہ کے لیے اس خاوند کے پاس نہیں رہ سکتی اور اگر خاوند لعان سے انکار کرے تو اسپر تہمت کی حد لگائی جائے گی ۱۲ ف[4] جب خاوند عورت پر زنا کی تہمت لگا کر لعان کرے تو عورت لعان کرنے سے انکار کرے تو اسپر زنا کی حد پڑے گی ۱۲ ف تو تم تباہ ہو جاتے اور تہمت لگانے والوں پر فوراً عذاب اترتا - انتہی عبارت مختصراً

اَلظِّهَارُ وَالتَّبَنِّیْ ۴۴

باب ۴۴ ظہار اور متبنے کا بیان

۲۱	الاحزاب ۳۳	۱	مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـئِيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝
۲۸	المجادلہ ۵۸	۱	اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـــِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ

(الاحزاب ۳۳ : ۱) اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے[1] اور نہ تمہاری ان بی بیوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ماں بنایا[2] اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا[3] یہ باتیں تم اپنے منہ سے بکتے ہو[4] اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سچ فرماتا ہے اور (لوگوں کو) سیدہی راہ بتلاتا ہے لے پالکوں کو اُن کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارو[5] اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات زیادہ انصاف کی ہے پہر اگر تم کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بہائی اور رفیق ہیں[6] اور بہول چوک اگر تم سے ہو جائے تو تم پر کچھ گناہ نہیں البتہ اگر قصداً ایسا کرو (تو گنہگار ہوگے) اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ث

(المجادلہ ۵۸ : ۱) جو لوگ تم میں اپنی جوروں سے ظہار کر بیٹھتے ہیں (اُنکو ماں بناتے ہیں) وہ (درحقیقت) اُنکی ماں تہوڑی ہیں اُن کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے اُنکو جنا ہے اور (جورو کو ماں بناکر) وہ ایک بُری (بیہودہ) جہوٹ بات بکتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے[7] اور جو لوگ اپنی جوروں سے ظہار کرتے ہیں پہر اپنے کیے پر شرمندہ ہوتے ہیں[8] تو (اُنپر) ہاتھ لگانے یا جماع کرنے سے پہلا ایک بردہ آزاد کرنا لازم ہے (مسلمانو) تم کو یہ نصیحت کیجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پہر جسکو بردہ نہ مل سکے وہ ہاتھ لگانے (یا صحبت کرنے سے) پہلے دو پے

ف۱ ایسے ہی ایک عورت ماں اور جورو دونوں نہیں ہو سکتی نہ لے پالک بیٹا ہو سکتا ہے بعضوں نے کہا ایک منافق کہتا تہا میرے دو دل ہیں ایک دل ایسا کہتا ہے ایک دل ایسا اُس وقت یہ آیت اُتری ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلعم نماز پڑہ رہے تہے اُس میں بہول گئے منافق کہنے لگے انکے دو دل ہیں ایک دل تمہارے ساتہ ایک دل کہیں اور اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ ف۲ ظہار اسکو کہتے ہیں کہ آدمی اپنی جورو سے یوں کہے تو مجہپر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹہ اس میں کفارہ لازم آتا ہے جسکا ذکر آگے آئیگا ۱۲ ف۳ لے پالک بیٹے کی طرح تمہارا وارث نہ ہوگا نہ اس کی جورو تمپر حرام ہوگی نہ تمہاری جورو اُسپر مطلب یہ ہے کہ اسلام کی شریعت میں متبنے کوئی چیز نہیں ہے ۱۲ ف۴ کہ یہ میرا بیٹا ہے یا میری یہ جورو میری ماں کے برابر ہے ایسا کہنے سے وہ بیٹا نہیں ہو جاتا نہ جورو ماں ہو جاتی ہے جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تہا کہ جب کوئی شخص کسی کو متبنے کر دیتا وہ اس کا وارث ہوتا آنحضرت صلعم نے بہی زید بن حارثہ کو بیٹا بنایا تہا جب انہوں نے اپنی بی بی زینب کو طلاق دیا اور آنحضرت صلعم نے ان سے نکاح کر لیا تو منافقوں نے یہ غل مچایا کہ محمد صلعم نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا حالانکہ دوسروں کو اس سے منع کرتے ہیں اُس وقت یہ آیت اُتری اور اللہ تعالیٰ نے متبنے کو لغو قرار دیا ۱۲ ف۵ پہلے لوگ زید کو زید بن محمد کہا کرتے تہے جب یہ آیت اُتری تو آنحضرت صلعم نے زید سے فرمایا تم حارثہ کا بیٹا ہے ۱۲ ف۶ اگر بہائی یا دوست یا یار کہکے پکارو ۱۲ ف۷ اور لے پالک کو اسکا بیٹا [illegible] اسکو والا ہے ۱۲ ف۸ صحیح حدیث میں ہے جو کوئی اپنا باپ کسی اور کو بتلائے جو اسکا باپ نہ ہو جان بوجہ کر تو اسپر جنت حرام ہے ۱۲ [illegible] [illegible] اگر حقیقت میں [illegible] [illegible] [illegible] ۱۲ ف۸ اور جورو کو [illegible] [illegible]

			مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	دو مہینے برابر روزے رکھے جو یہ بھی نہ کر سکے وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ حکم اس لیے (دیا جاتا ہے) کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو اور یہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حکم ہیں (انکا خیال رکھو) اور جو لوگ (اللہ کے حکم) نہ مانینگے انکو تکلیف کا عذاب ہوگا ف۲

			اَلْعِدَّةُ ۴۵	باب ۴۵ عدت کا بیان
٢	البقرة	٢٢٨	وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ص وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۚ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	اور جن عورتوں کو طلاق دیا جائے وہ تین طہر یا تین حیض تک اپنے تئیں روک رکھیں ف۱ اور اگر ان کو اللہ اور آخرت پر ایمان ہے تو جو کچھ اللہ نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا ہو اسکا چھپانا انکو درست نہیں ف۲ اور ان کے خاوندوں کو اس مدت کے اندر اپنی عورتوں کے پھر لینے کا زیادہ حق ہے اگر ملاپ کرنا چاہیں ف۳ اور جیسے مردوں کا حق عورتوں پر ہے ویسے ہی رواج کے موافق عورتوں کا بھی حق مردوں پر ہے ف۴ اور مردوں کا مرتبہ عورتوں سے زیادہ ہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا۔
٢	"	٣٠	وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝	جو لوگ تم میں سے مرجائیں اور بی بیاں چھوڑ جائیں تو وہ (یعنی بی بیاں) چار مہینے دس دن تک اپنے تئیں روک رکھیں ف۱ پھر جب اپنی عدت پوری کر لیں اور دستور کے موافق اپنے لیے کوئی کام کر لیں ف۲ تو تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا اور اللہ تعالے تمہارے کاموں سے خبردار ہے ف۳
"	"	"	وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ	اور اگر (سوگ یا طلاق بائن کی عدت میں) تم ایک دوسری

ف۱ لگاتار ایک ساتھ دو مہینے بے عذر یا بے عذر ناغہ ہو تو پھر سرے سے دو مہینے رکھے۔ بعضوں نے کہا اگر عذر سے ناغہ ہو تو سرے سے رکھنا ضرور نہیں ہے ۱۲ ف۲ کہتے ہیں یہ آیتیں اتریں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خولہ کو سنا دیں اور اس سے فرمایا جا اپنے خاوند سے کہہ ایک بردہ آزاد کرے۔ خولہ نے کہا یا رسول اللہ وہ نادار ہے آپ نے فرمایا دو مہینے روزے رکھے خولہ نے کہا یا رسول اللہ وہ بوڑھا ناتوان ہے آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے خولہ نے کہا انکو یہ بھی مقدور نہیں ہے آپ نے فرمایا میں ایک عرق (یعنی) کھجوریں دیکر اسکی مدد کرونگا اسپر خولہ نے کہا میں بھی ایک وسق کھجور دیکر مدد کرونگی آپ نے فرمایا یہ بہت بہتر ہے جا اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ سلوک کر پھر خولہ نے [illegible] ف۱ [illegible] جنکے خاوند صحبت کر چکے ہوں اور وہ حاملہ نہوں اور انکو حیض آتا ہو کیونکہ اگر صحبت کے قبل طلاق ہو تو عدت ہی نہیں ہے [illegible] تین مہینے ہیں اور تینوں کا بیان دوسری آیتوں میں آویگا ۱۲ ف۲ یعنے اگر پیٹ والی ہوں تو پیٹ نہ چھپاویں [illegible] حیض کو نہ چھپاویں اس سے یہ غرض ہے کہ خاوند کا نقصان نہ ہو [illegible] [illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ٥	بات کی آڑ میں پیام کا اشارہ کر دیا اپنے دل میں چھپا رکھو تو کچھ گناہ نہیں اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ تم کو ان عورتوں کا خیال پیدا ہوگا لیکن اندر ہی اندر اُن سے وعدہ مت لو البتہ دستور کی بات کہہ سکتے ہو اور جب تک مقرری عدت گذر نہ جائے اس وقت تک عقد کا قصد نہ کرو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کی بات جانتا ہے اس سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تو بخشنے والا بردبار ہے
۲۲	الاحزاب	۶	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ٥	مسلمانو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو۔ پھر صحبت سے پہلے اُن کو طلاق دے دو تو تمہاری کوئی عدت ان کو کرنا ضرور نہیں جس کا تم شمار کرو بلکہ اُن کو کچھ دے دو اور اچھی طرح رخصت کر دو ف
۲۸	الطلاق	۱	فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ	پھر جب عورتیں اپنی عدت پوری ہونے پر آلگیں تو یا تو (عدت ختم ہونے سے کچھ پہلے) انکو سیدھی طرح رکھ لو (ان سے رجعت کر لو) یا سیدھی طرح انکو رخصت کر دو (چپ رہو عدت گذر جانے دو) اور (طلاق دو یا رجعت کرو ہر حال میں) دو بھلے آدمیوں کو گواہ بنا دو اور (لوگو تم کو کوئی گواہ بنائے تو) سیدھی اللہ سے ڈر کر گواہی دینا ان باتوں سے اسی شخص کو نصیحت ہوتی ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہو (بے ایمان کو یہ باتیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں)
٠	٠	٠	وَالّٰٓـِٔیْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ٥	(مسلمانو) تمہاری عورتوں میں سے جو (بوڑھی) حیض سے ناامید ہو گئی ہوں (انکی عدت میں) اگر تمکو شبہ پڑے تو انکی عدت تین مہینے ہیں۔ اور اسی طرح ان عورتوں کی (عدت) جن کو (چھٹپنے کی وجہ سے) حیض نہ آیا ہو اور پیٹ والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا بچہ جنیں ف

ف جو عورت اپنے خاوند کے سوگ میں ہو یا طلاق بائن کی عدت میں ہو اسکو عدت کے اندر کھلے کھلے طور سے تو نکاح کا پیام دینا حرام ہے لیکن اگر ایک بات کی آڑ میں اشارہ کے طور پر پیام کا مضمون ادا کیا جاوے تو جائز ہے مثلاً عورت سے کہا ابھی تو ماشاء اللہ تم جوان ہو یا جہاں خوبصورت ہو یا میں کیا کروں مجھے ابھی تک [illegible] کی خواہش ہے اور جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہو اسکو عدت کے اندر بالکل پیام دینا درست نہیں نہ کھلے طور پر نہ اشارے میں ۱۲ ف یعنی دل میں [illegible] کا خیال آویگا اسمیں آدمی کا اختیار نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو معاف کر دیا ۱۲ ف یعنی صاف نکاح کا ذکر کر کے [illegible] اقرار [illegible] کراؤ [illegible] جیسے دنیا میں قاعدہ ہے کہ اشارہ میں یہ مضمون ادا کرتے ہیں مثلاً تم ابھی جوان ہو یا خوب صورت ہو یا مجھ کو عورتوں کی ضرورت ہے ۱۲ ف [illegible] بھی ہیں تمہاری اس سے ڈرنا چاہیئے اور غفاری اس سے امید رکھنا چاہیئے [illegible] نہیں کرتا باوجودیکہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے [illegible] ف طلاق کی عدت تو عورت پر جب ہی ہوا جب [illegible] سے صحبت کی ہو کیونکہ [illegible] کا گمان ہوتا ہے اور صحبت سے پہلے طلاق [illegible] حمل کا گمان نہیں اسلئے عورت پر عدت نہ ہوگی [illegible] اسی وقت دوسرا نکاح کر سکتی ہے ۱۲ ف اگر مہر مقرر ہو [illegible] [illegible] ہے بعضوں نے کہا یہ آیت سورۂ بقرہ کی آیت سے منسوخ ہے [illegible] نہیں [illegible] دینا ضرور ہے۔ بعضوں نے کہا مستحب ہے [illegible] طلاق کی عدت [illegible] عدت کرنا ہوگا ۱۲ [illegible] امام احمد بن حنبل [illegible] مذہب ہے [illegible] [illegible] سنت کے [illegible]

الخلع ۴۶

باب ۴۶ خلع کا بیان

۲ البقرہ ۲۹

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

اور جو تم اپنی بی بیوں کو دے چکے ہو اُسکا پھیر لینا درست نہیں[ف۱] مگر جب میاں بی بی دونوں کو ڈر ہو کہ اللہ کے حکموں پر نہیں چل سکیں گے پھر اگر تم کو یہ ڈر ہو کہ میاں بی بی اللہ کے حکموں (اور قاعدوں) پر نہیں چل سکیں گے تو اگر عورت اپنا پیچھا چھڑانے کو کچھ دے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہ ہوگا یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں انسے آگے مت بڑھو (یعنی انکے خلاف نہ کرو) اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے بڑھ جائے تو ایسے ہی لوگ گنہگار ہیں

۵ النساء ۱۹

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ ۚ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی شرارت یا بے پرواہی کا ڈر ہو[ف۲] تو (میاں بی بی) دونو پر کچھ گناہ نہیں کہ آپسمیں صلاح کر کے صلح کرلیں (کچھ ٹھیرا لیں)[ف۳] اور صلح (ہر حال میں) بہتر ہے اور لالچ تو جان سے لگی ہوئی ہے[ف۴] اور اگر تم بھلائی کرو اور (بدسلوکی حق تلفی ظلم سے) بچے رہو تو اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ف

الرهن والبيع والأمانة

باب ۴۷ رہن اور بیع اور امانت کا بیان

۳ البقرہ ۳۹

وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ

اور سودا کرتے وقت گواہ کرلو[ف۱] اور لکھنے والے اور گواہ کو نقصان نہ پہونچے[ف۲] اور اگر ایسا کرو تو تم پر گناہ لازم ہوگا اور اللہ سے ڈرتے رہو (جو حکم اس نے دیا ہے بسر وچشم بجا لاؤ) اور اللہ تمہاری تعلیم کرتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے[ف۳] اور اگر تم سفر میں ہو اور تمکو کوئی لکھنے والا نہ ملے تو (روپیہ کے بدل جو وصول کرنا ہے یا چیز کے بدل جو وقت پر لینا ہے) ہاتھ گروی رکھ لو اگر ایک کو دوسرے کا اعتبار ہو تو جس کا اعتبار

ف۱ یعنے جو حصہ مہر کا تم عورت کو دے چکے ہو ۱۲ ف۲ شرارت یہ ہے کہ عورت کو حقیر سمجھا وس کے پاس سونا بیٹھنا چھوڑ دے اس کا نان ونفقہ نہ دیوے اس کو [illegible] کرتا ہو دوسری خوبصورت عورت پر اسکی آنکھ لگی ہو اور بے پرواہی یہ ہے کہ بیٹھنے اوٹھنے ساتھ سونے میں کمی کرے یا انس ومحبت چھوڑ دے ۱۲ ف۳ مثلاً عورت اپنا [illegible] چھوڑ دے یا مہر کچھ کم کر دے یا نان ونفقہ کم لینے پر راضی ہو جائے ۱۲ ف۴ شر اور جھگڑا کرنے سے مثلاً عورت خاوند پر نان ونفقہ کی یا اپنے حقوق کی نالش کرے [illegible] طلاق دینے پر مستعد ہو یا مار پیٹ کرے رات دن قضیہ فساد حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے بی بی سودہ کو طلاق دینا چاہا انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجکو اب [illegible] [illegible] نہیں ہے میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی بی بیوں میں میرا حشر ہو اور میں اپنی باری بی بی عائشہ کو دے دیتی ہوں تب حضرت صلعم نے [illegible] [illegible] یہ آیت اتری ۱۲ ف۵ یعنے بخیلی اور حرص تو آدمی کی فطرت میں ہے ہر ایک آدمی [illegible] [illegible] [illegible]

(باقی حد تفسیر ۱۲)

۵	النساء	۸	فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۔ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا	کیا گیا اسکو چاہیے کہ دوسرے کی امانت ادا کرے اور اپنے مالک سے ڈرے ۔ مسلمانو اللہ تعالے تم کو حکم کرتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہونچاؤ ف

الرِّبٰوا ۴۸ — باب ۴۸ سود کا بیان

۲	البقرۃ	۳۸	الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۔ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۔	جو لوگ سود کہاتے ہیں ف وہ (اپنی قبروں سے حشر کے دن) اس طرح سے اٹہیں گے جیسے وہ شخص اٹھتا ہے جسکو آسیب نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو یہ (عذاب) ان کو اس وجہ سے (ہوگا) کہ وہ کہتے تہے کسی چیز کا بیچنا بھی سود کی طرح ہے ف اور اللہ تعالی نے بیچنے کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا پہر جس شخص کو اُس کے پروردگار کی طرف سے یہ نصیحت پہونچ گئی اور آئندہ وہ (سود کہانے سے) باز آیا تو جو کہا چکا وہ اسکا ہو گیا اور اسکا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو کوئی پہر ف سود کہائے تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اللہ سود کو میٹ دیتا ہے اور خیرات کو بڑہاتا ہے اور اللہ تعالے ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا ف
۳	”	”	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۔ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۔	مسلمانو اللہ تعالے سے ڈرو اور جو سود (لوگوں کے ذمہ پر) باقی رہ گیا ہے اسکو چھوڑ دو (اب نہ لو) اگر تم ایمان رکہتے ہو ف پہر اگر ایسا نہیں کرتے (یعنے سود نہیں چھوڑتے) تو اللہ اور اُسکے رسول سے لڑنے کے لیے ہوشیار ہو جاؤ ف اور جو (سود کہانے سے) توبہ کرتے ہو تو اپنا اصل روپیہ لے لو نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کرے ف
۴	آل عمران	۱۴	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔	مسلمانو سود مت کہاؤ دونے پر دونا اور اللہ تعالے سے ڈرو تاکہ تم اپنی مراد کو پہونچو ف

ف یعنے اُسکا روپیہ یا چیز جو میعاد پر ٹہیری تہی ۱۲ ف امانت میں خیانت نہ کرے ۱۲ ف یعنے جس کی امانت ہو اوسی کو دو یہ نہیں کہ زید کی امانت عمرو کے حوالہ کر دی اس آیت سے شرع کے بہت سے مسئلے نکلتے ہیں اور یہ تمام مسلمانوں کی طرف خطاب ہے یا حاکموں کیطرف اس میں اللہ تعالے کے حقوق اور لوگوں کے حقوق سب داخل ہیں خواہ امانت رکہنے والا نیک ہو یا بد جس کی امانت اوسی کو دیجاوے گی ۱۲ ف اس سے پہلے اللہ تعالے نے نیک لوگوں کا بیان کیا جو رات اور دن اپنے مال کو اللہ تعالے کی رضامندی کے لئے خرچ کرتے ہیں انکے مقابل میں وہ لوگ ہیں جو خیرات کو پسند نہیں کرتے رات دن مال کو جوڑنے اور سود پر بڑہانے کی فکر میں رہتے ہیں حالانکہ سود کا لینا اور دینا اور اسکا لکہنا اور گواہ ہونا بھی حرام ہے مگر لینا سب سے زیادہ برا ہے تو انہی لوگوں کو بیان فرمایا ۱۲ ف مرگی کا عارضہ ہو گیا ہو کیونکہ یہ عارضہ اکثر شیطان کی چہیٹ سے ہوتا ہے اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم آسیب کی چہیٹ سے پناہ مانگتے مطلب یہ ہے کہ سود خوار قیامت کے دن اپنی قبروں سے گرتے پڑتے لرزتے دیوانوں اور آسیب زدوں کی طرح اٹہیں گے ۱۲ ف عرب کے کافر اسکے حکم پر اعتراض کرتے تہے کہ سود میں اور بیع میں فرق ہی کیا ہے دونوں میں نفع کی غرض ہوتی ہے جیسے کوئی ایک گھوڑا سو روپیہ کو خریدا اور ڈیڑہ سو کو بیچا ایسے ہی جیسے کسی کو سو روپیہ دیے اور اس سے ڈیڑہ سو لیے ۱۲ ف اس میں اللہ کی بڑی بڑی حکمتیں ہیں اور حکمت یہ ہے کہ لوگوں سے سلوک کریں وقت پر انکی مدد کریں مسلمانی کا شیوہ یہی ہے قرض حسنہ دیویں پہر اپنا اصل مال لے لیویں اگر نفع کمانا منظور ہے تو تجارت اور سوداگری یا دوسرے کو نفع ٹہیرا کر تجارت اور سوداگری کے لیے دیں جسکو مضاربت کہتے ہیں ۱۲ ف جاہلیت کے زمانہ میں یا سود حرام ہونے سے پہلے ۱۲ ف کہ اسکو عذاب یا معاف کرے ۱۲ ف اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا کہ سود کا معاملہ اللہ کیطرف ہے یعنے اسکا اختیار ہے جب تک چاہے اسکو حرام رکہے ۱۲ (باقی دوسرے صفحہ پر)

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
۲۴	الروم	۳	وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۚ	اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کا مال بڑھ جائے تو وہ اللہ تعالے کے نزدیک نہیں بڑھتا ف

اَلدَّيْنُ (۴۹) — باب (۴۹) قرض کا بیان

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
۳	البقرة	۳۸	وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝	اور اگر جس پر قرض ہے اسکا ہاتھ تنگ ہو تو اسکو مہلت دو ف جبتک اسکا ہاتھ کشادہ ہو ف اور اگر اصل روپیہ بھی چھوڑ دو (یعنی کل معاف کر دو یا اسمیں سے کوئی حصہ) تو اور اچھا ہے تمہارے لیے اگر سمجھو ف
"	"	۳۹	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ	مسلمانو جب تم ایک مقررہ میعاد پر ادوہار کا معاملہ کرو تو اسکو لکھ لیا کرو ف اور جو تم میں لکھنے والا ہو اسکو چاہیئے کہ انصاف سے لکھے ف اور لکھنے والے کو چاہیئے (جب اسکو لکھنے کے لیے کہیں) جیسا اللہ نے اسکو سکھلایا ف وہ بھی لکھنے سے انکار نہ کرے اور لکھ دے ف اور لکھواوے وہ جسپر دینا ہو ف اور اللہ سے ڈرتا رہے جو اسکا مالک ہے اور جو دینا ہے (وہ پورا پورا لکھواوے) اسمیں کمی نہ کرے اگر جسپر دینا ہو وہ کم عقل ہو یا معذور (مثلا دیوانہ ہو یا نابالغ یا بوڑھا جو سٹھیا گیا ہو) یا لکھوا نہ سکتا ہو (مثلا گونگا ہو یا زبان سے ناواقف) تو اسکا ولی (وارث یا وکیل یا مترجم یا حاکم یا قاضی) انصاف سے لکھواوے۔
"	"	"	وَلَا تَسْأَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۝	اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا میعاد سمیت اسکے لکھنے سے جی مت چراؤ یہ (لکھاوٹ) اللہ تعالے کے نزدیک بہت انصاف کی بات ہے اور اس سے گواہی کی مضبوطی ہوتی ہے اور آئندہ کوئی شبہ نہ کرو اسکی زیادہ امید بندہ جاتی ہے ف مگر جب نقد سودا ہو اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو تو نہ لکھنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں

ف گو دنیا میں سود سے مال بڑھ جاتا ہے مگر خدا تعالی کے ہاں اسمیں ترقی نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا اس آیت میں سود سے یہ مراد ہے کہ کوئی کسی کو تحفہ بھیجے اس نیت سے کہ اسکا بدل زیادہ ملیگا تو یہ حلال ہے گو اسمیں ثواب نہیں ۱۲ ف یعنی مالدار ہو جاوے جاہلیت کے زمانہ کیطرح یہ نہ کرو کہ میعاد گذرتے ہی اسپر سود لگا دو ۱۲ ف کہ مفلس قرضدار کو قرضہ معاف کر دینے میں کتنا بڑا ثواب ہے ۱۲ ف خواہ قرض کا معاملہ ہو یعنی کسی کو وعدے پر قرض دو یا لو یا سلم کا معاملہ ہو سلم اسے کہتے ہیں کہ روپیہ پیشگی دیدیا اور مال کا دینا ایک وعدے پر ٹھیرا ۱۲ ف یعنی ٹھیک ٹھیک جیسا معاملہ ٹھیرا ہو ویسا ہی لکھے یہ نہیں کہ ایک فریق کی رعایت سے ایسے لفظ لکھدے جس میں دوسرے کا نقصان ہو۔ آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اس قسم کے معاملوں کا لکھنا واجب ہے تاکہ آئندہ جھگڑا نہ ہو لیکن یہ وجوب بعد کی اس آیت سے منسوخ ہو گیا۔ فان امن بعضکم بعضا۔ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ لکھنا واجب نہیں اور یہ حکم استحبابا ہے ۱۲ ف اور اپنے فضل و کرم سے اسکو لائق بنایا ۱۲ ف تو لکھنے والے پر لکھنا واجب ہے جب اسکے سوا اور کوئی لکھنا جانتا ہو ورنہ اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے ۱۲ ف یعنی جسپر روپیہ یا مال ہو یعنی مدیون وہ بولتا جاوے ۱۲ ف یعنی اگر معاملہ نہ لکھا جاوے تو یہ اندیشہ رہتا ہے کہ شاید گواہ کچھ بھول جاویں یا اختلاف کرنے لگیں یا آئندہ خود صاحب معاملہ کو کسی بات میں شک پیدا ہو جب دستاویز لکھدی گئی اور گواہوں نے اسپر گواہی کر دی تو ادہر گواہی خوب مضبوط ہو گئی ادہر یہ امید قوی ہو گئی کہ اب کوئی شبہ پیدا نہ ہو گا ۱۲

			اَلْيَمِيْنُ (٥٠)	باب قسم کا بیان
١	البقرة ٢	٢٨	وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○	(مسلمانو) قسمیں کھاکر اللہ تعالےٰ کو نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں ملاپ کرنے کی روک نہ بناؤ ف۱ اور اللہ تعالیٰ (تمہاری قسموں کو) سنتا ہے (تمہاری نیت) جانتا ہے لغو قسموں پر اللہ تمکو نہیں پکڑیگا ف۲ لیکن اس قسم پر جو جان بوجھکر دل سے کہا مواخذہ کرے گا اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا ہے تحمل کرنے والا ہے
٧	المائدة ٥	١٢	لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○	اللہ تمکو لغو قسموں پر نہیں پکڑے گا ف۳ البتہ اُن قسموں پر پکڑیگا جو قصدًا تمنے کھائی ہوں ف۴ تو اسکا کفارہ (اتار) یہ ہے کہ دس مسکینوں کو بیچ کا (معمولی) کھانا کھلاؤ جو اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو ف۵ یا دس مسکینوں کو کپڑا پہناؤ ف۶ یا ایک بردہ آزاد کرو ف۷ پھر جسکو مقدور نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم (قصدًا) قسم کھاؤ (پھر اسکو توڑو) اور اپنی قسموں کو تھامے رہو اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے اسلیے کہ تم شکر کرو۔
١٣	النحل ١٦	١٣	وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○	اور قسموں کو پکا کرنیکے بعد انکو نہ توڑو جس حال میں تم اللہ کو اپنا ضامن کر چکے ہو بے شک اللہ جو تم کرتے ہو وہ جانتا ہے ف۸ اور (قسم توڑنے میں) اس عورت کی طرح نہ بنو جس نے اپنا کاتا ہوا سوت مضبوط کرنے کے بعد ف۹ ٹکڑے ٹکڑے کرکے توڑ ڈالا تم اپنی قسموں کو آپس میں مکر کا ذریعہ کرتے ہو اس لیے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زور آور پاتے ہو ف۱۰ اللہ تو اُس سے تمہاری آزمائش کرتا ہے ف۱۱ اور وہ بیشک جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کے دن انکو کھولکر تم سے بیان کردیگا

ف۱ بعض لوگ غصہ میں آکر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیتے کہ فلانے سے نیک سلوک نہ کرونگا یا اور کسی اچھی بات کے نہ کرنے کیلیے پھر یہ کہتے کہ اب ہم کیونکر یہ کام کرسکتے ہیں گو وہ اچھا کام ہے کیونکہ وہ اللہ کی قسم کھا چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسی قسم کو توڑ ڈالو اور نیک کام بجالاؤ ۱۲ ف۲ لغو قسم یہ ہے جیسے بعض لوگوں کا تکیہ کلام ہوتا ہے واللہ باللہ پھر ا... کہا کرتے ہیں لیکن قسم کھانے کی نیت دل میں نہیں ہوتی ابن عباس رض اور عائشہ رض اور اکثر علماء سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف۳ لغو قسم کی تفسیر سورہ بقرہ کے اٹھائیسویں رکوع میں گذر چکی ہے یعنے جو بے قصد اور بے ارادے کے تکیہ کلام کے طور پر زبان سے نکلے اور قسم کھانے کی نیت نہ ہو ۱۲ ف۴ قسم کی نیت سے پھر اسکے خلاف کر ف۵ یعنے صبح اور شام دو وقت کا کھانا ہر مسکین کو دو معمولی کھانے سے اور بیچ کے کھانے سے مراد یہ ہے کہ جو قسم کھانیوالا اور اسکے بال بچے معمولًا کھایا کرتے ہیں نہ اعلیٰ ... قسم کا نہ ادنےٰ قسم کا ۱۲ ف۶ کسی قسم کا کپڑا ہو اگرچہ ہر مسکین کو ایک ایک ہی کپڑا دیدے ۱۲ ف۷ جو مسلمان ہو امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے ۱۲ ف۸ شریعت کے احکام بتلانے پر اسکا ... ۱۲ ف۹ اگر تم قسم یا عہد کو توڑ دوگے تو وہ تم کو سزا دے گا ۱۲ ف۱۰ بٹنے اور درست کرنے اور محنت اٹھانے کے بعد ۱۲ ف۱۱ عرب کے کافروں کا یہ حال تھا کہ ایک قبیلے سے دوستی کا عہد کرتے قسمیں کھاتے پھر دوسرے قبیلے کو اس سے زبردست پاکر عہد توڑ ڈالتے اور زبردست سے جا ملتے ... ایسا کیا کہ مسلمانوں سے پہلے دوستی کا عہد باندھا پھر دیکھا کہ قریش کے کافر تعداد میں اور سامان میں زیادہ ہیں تو مسلمانوں سے عہد شکنی کرکے ان سے مل گئے ۱۲ ف جو ایک گروہ کو زبردست کیا ہے اور دوسرے کو کمزور ۱۲ ف کہ تم اپنے عہد پر قائم رہتے ہو یا دوسرے گروہ کو زبردست دیکھکر عہد کا خیال چھوڑ دیتے ہو ف اور پھر ہر ایک کو اس کام کی جزا اور سزا دیگا ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۴	النحل	۱۳	وَلَا تَتَّخِذُوْا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ	اور اپنی قسموں کو آپس میں مکر کا ذریعہ مت کرو ایسا نہ ہو (بعد اسلام کے) تمہارا قدم جم جانے کے بعد پھر اکھڑ جائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے کی سزا میں تم کو تکلیف پہونچے ف اور سخت عذاب ہو۔
۲۸	التحریم	۱	قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ	اللہ نے تمہارے لیے (اے مسلمانو) قسم کا اتار ڈالنا ٹھیرا دیا ہے اور اللہ تمہارا کام بنانے والا (سرپرست) ہے اور وہ خوب جانتا ہے حکمت والا
			اَلْحَظْرُ وَالْاِبَاحَةُ (۵۱)	**باب ۵۱ حلال حرام مکروہ کا بیان**
۲	البقرۃ	۲۱	اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	اُس نے تو صرف تم پر مردار اور خون (جو بہتا ہو) اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر (کاٹتے وقت) اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے حرام کیا ہے پھر جو کوئی بیقرار ہو جائے لیکن نافرمانی اور سرکشی نکرتا ہو اور حد سے زیادہ نہ بڑھے تو اسپر (ان چیزوں کے بھی کھالینے کا) گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف
〃	〃	۲۷	يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ	(اے پیغمبر) مسلمان تجھ سے پوچھتے ہیں شراب پینا اور جوا کھیلنا کیسا ہے تو کہہ ان دونوں چیزوں میں بڑا نقصان ہے اور لوگوں کو کچھ فائدے بھی ہیں مگر انکا نقصان فائدے سے بڑھ کر ہے ف
〃	〃	۲۸	نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ	عورتیں تمہاری کھیتی ہیں اپنی کھیتی میں جس طرح سے (یا جہاں سے) چاہو آؤ اور اپنے لیے کچھ آگے بھیجو (یعنے نیک عمل) اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ رکھو کہ ایک دن) تم کو اس سے ملنا ہے (اے پیغمبر) ایمان والوں کو خوشخبری سنا ف
۴	آل عمران	۱۰	كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَاۗءِيْلُ عَلٰي نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا	کھانے کی سب چیزیں بنی اسرائیل پر حلال تھیں مگر جس کو اسرائیل (یعقوب) نے خود اپنے اوپر توریت اترنے سے پہلے حرام کر لیا تھا (اے پیغمبر) کہدے اگر تم سچے ہو تو توریت لیکر آؤ

ف کہ دل میں بے ایمانی اور قسم توڑنے کی نیت ہو اور ظاہر میں دوسرے کے بہلانے کے لیے قسم کھاؤ اس رکوع کی چوتھی آیت ولا تکونوا الآیۃ میں یہ مضمون بطریق حکایت بیان کیا تھا اب صاف اس کی ممانعت بیان کر دی تو یہ مضمون مکرر نہیں ہے ۱۲ ف قسم کو توڑ کر تم پھر کافروں میں شریک ہو جاؤ ۱۲ ف یعنے دنیا میں ذلت اور خواری اور آخرت میں عذاب مطلب یہ ہے کہ جب تم قسم توڑ دوگے اور دغا کروگے تو دوسرے کافروں کی نظر میں اسلام کی ذلت ہوگی اور وہ مسلمان بننا پسند نہ کرینگے تو تمنے گویا ان کو اسلام سے روکا اسکا عذاب تمپر پڑے گا ۱۲ ف یعنے اگر بری بات پر کوئی قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ نے اسکا کفارہ مقرر کر دیا ہے جو سورہ مائدہ میں بیان ہو چکا ہے قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دے پیغمبر کو بھی چاہیئے کہ اپنی قسم توڑ ڈالیں اور حلال چیز کو حلال رکھیں بعضوں نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا بھی قسم کی طرح ہے جس میں کفارہ واجب ہوتا ہے بعضوں نے کہا آں حضرت نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ کے سب قصور اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیے تھے ۱۲ ف مردار میں سے دو جانور حدیث شریف کے رو سے نکالے گئے ہیں مچھلی اور ٹڈی وہ حلال ہیں اسیطرح خون میں سے جگر اور کلیجی اور مردار سے مراد جانور ہیں [illegible] کے نزدیک جس جانور پر سوا خدا کے دوسرے کا نام لیا جاوے یعنے ما اہل بہ لغیر اللہ [illegible] ذبح کے وقت [illegible] اسلئے کہ حرف ما کا عربی زبان میں صیغۂ عموم کا ہوتا ہے معلوم ہوا کہ جس کسی چیز پر جانور ہو یا [illegible] غیر کا نام پکارا جاوے تو وہ چیز حرام ہو جاوے گی تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہے کہ اجماع کیا ہے علما نے اس بات پر کہ اگر کسی مسلمان نے کوئی جانور ذبح کیا [illegible]

[illegible]

المائدة ۴ — ۱

بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ عَلَي النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ

فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يَسْــَٔـلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ

(مجھ کو) پڑھ کر سناؤ ف۱ پھر جو کوئی بعد اس کے اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر جھوٹ باندھے تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں ف۲

چار پائے چرنیوالے جانور تمہارے لیے حلال ہیں مگر جو آگے تمکو پڑھکر سنائے جاینگے ف۳ مگر جب احرام باندھو (حج یا عمرے کا) تو شکار کو حلال نہ سمجھنا (جیسے ہرن یا نیل گائے) بیشک اللہ جو چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے ف۴ تم پر مردار حرام ہے ف۵ اور بہتا ہوا خون (جیسے دوسری آیت میں ہے) ف۶ اور سور کا گوشت ف۷ اور جس جانور پر سوا اللہ کے اور کسی کا نام پکارا جائے ف۸ اور گلا گھٹ کر جو مرے اور جو چوٹ لگ کر مرے اور جو گر کر مرے اور جو سینگ لگ کر مرے اور جسکو کسی درندی نے پھاڑ کھایا ہو مگر جب تم اسکو (مرنے سے پہلے) حلال کرو اور جو تھانوں پر ذبح کیا جائے اور پانسے ڈالکر بانٹنا یہ (سب باتیں یا پانسے ڈالنا) گناہ ہے۔

پھر جو بھوک سے بیقرار ہو جائے اور گناہ کرنا نہ چاہے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۹ (اے پیغمبر) لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں (بھلا) حلال کون کون سی چیزیں ہیں کہدے ستھری (پاکیزہ کھانے کی) چیزیں ف۱۰ اور شکاری جانور جو تم نے سدہار کیے ہوں جن کو تم ان باتوں میں سے کچھ سکھلاتے ہو جو اللہ نے تم کو سکھلائیں ف۱۱ وہ اگر تمہارے لیے جانور کو دبوچ رکھیں (اور اسمیں سے کھاویں نہیں) تو اسکو کھاؤ (اگرچہ وہ ذبح کرنے سے پہلے مر گیا ہو) اور اللہ تعالیٰ کا نام اس پر ف۱۲ لیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے ف۱۳ آج تمکو سب ستھری چیزیں حلال ہو گئیں ف۱۴ اور کتاب والوں کا کھانا بھی تمکو حلال ہے اور تمہارا کھانا انکو حلال ہے ف۱۵۔

ف۱ یہود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنہ دیا کہ تم اپنے تئیں ابراہیم کے طریق پر کہتے ہو اور پھر اونٹ کا گوشت کہاتے ہو اور اسکا دودھ پیتے ہو اور بکری کی رگیں کہاتے ہو حالانکہ یہ سب چیزیں ابراہیم ع پر حرام تہیں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۲ یعنے جب یہ بات معلوم ہو چکی کہ حضرت یعقوب ع کے وقت تک ان چیزوں میں سے کوئی چیز حرام نہ تھی پھر یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم ع پر انکو حرام کیا تھا اللہ پر بہتان کرنا ہے ۱۲ ف۳ جیسے اونٹ گائے بکری ہرن نیل گائے بھینس ۱۲ ف۴ یعنے چوتھی آیت میں اسی سورت کے ۱۲ ف۵ مطلب یہ ہے کہ چار پائے سب جانور حلال ہیں جو گھانس پات کہاتے ہیں مگر چوتھی آیت میں جو جانور حرام کر دیے گئے ہیں وہ مستثنے ہیں پھر جو چار پائے جانور حلال ہیں ان میں سے بھی شکاری جنگلی جانور احرام کی حالت میں مستثنیٰ ہیں احرام میں انکا شکار کرنا درست نہیں اسیطرح جو جانور چار پائے ہیں مگر درندے ہیں یعنے گوشت کہاتے ہیں جیسے شیر بھیڑیا لومڑی بلی ریچھ کتا چیتا وغیرہ اسی طرح وہ پرند جانور جو پنجے سے شکار کرتے ہیں حدیث کے رو سے حرام ہیں اسی طرح چار پایوں میں سے ہاتھی اور بندر بھی حرام ہے ۱۲ ف۶ جو اپنی موت سے مر جائے ۱۲ ف۷ حدیث میں ہے کہ دو مردار اور دو خون ہم کو درست ہیں مردار تو ٹڈی اور مچھلی اور خون کلیجی اور تلی ۱۲ ف۸ اسی طرح اس کی ہڈی کھال پٹھے سب نجس ہیں ۱۲ ف۹ یعنے ذبح کے وقت دوسرے کے نام پر ذبح کرے یا ذبح سے پہلے اس جانور پر دوسرے کا نام لیا جاوے اور اسی کی تعظیم کے لیے کاٹا جاوے ۱۲ ف۱۰ یعنے ایسا بیقرار اور لاچار شخص اگر حلال کھانا نہ پاوے اور مجبوری کی سد رمق کے موافق ان حرام جانوروں میں سے جنکا بیان اوپر ہوا کچھ کہا لیوے تو اسپر کچھ مواخذہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی خطا بخشدیگا ۱۲ ف۱۱ یعنے جو قرآن و حدیث و اجماع سے حرام نہیں ہیں ۱۲ ف۱۲ یعنے شکار کا طریقہ اور ادب اور تمیز ۱۲ ف۱۳ یعنے شکاری جانور کو چھوڑتے وقت ۱۲

(باقی در صفحہ [illegible])

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
٦	المائدۃ	١٢	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۔	مسلمانو! شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور پانسے یہ سب ناپلید ہیں شیطانی کام اس سے بچے رہو تاکہ تم مراد کو پہونچو۔ شیطان یہی چاہتا ہے۔ اور کچھ نہیں کہ شراب اور جوئے سے تم میں آپس میں دشمنی اور کینہ کراوے اور تم کو خدا سبحانہ وتعالے کی یاد اور نماز سے باز رکھے تو اب بھی تم باز آتے ہو یا نہیں ف۔
،	،	،	لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان پر پہلے جو کچھ کھا پی چکے اسکا کچھ گناہ نہیں جب وہ (آئندہ) ڈر گئے (بچیں) اور ایمان پر قائم رہیں اور نیک کام کرتے رہیں پھر (حرام چیزوں) سے (بچیں اور) یقین کریں پھر بچیں اور اچھے کام کریں اور اللہ تعالے نیکوں سے محبت رکھتا ہے ف
،	،	١٣	اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ	دریا کا شکار اور اسکا کھانا تم کو حلال ہے۔
،	،	١٤	مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَاۗىِٕبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔	اللہ تعالے نے کوئی حکم نہیں دیا بحیرہ کا اور نہ سائبہ کا اور نہ وصیلہ کا اور نہ حام کا لیکن کافر اللہ سبحانہ وتعالے پر جھوٹ باندھتے ہیں اور بہتیرے ان میں عقل نہیں رکھتے ف
٥	الانعام	١٤	فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۔ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَاۗىِٕهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ	اگر تم کو اللہ کے حکموں کا یقین ہے تو اس جانور کو کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا جائے اور جس جانور پر (کاٹتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہے اس کو کیوں نہ کھاؤ اور اللہ نے تو جو چیزیں تم پر حرام کی ہیں وہ کھول کر تم سے بیان کر دیں انہیں بھی جبکے کھانے پر مجبور ہو جاؤ تو وہ درست ہیں اور بہت لوگ (عرب کے مشرک) اپنی خواہشوں پر لوگوں کو بہکاتے ہیں انکو علم (ودلیل) کچھ نہیں بیشک تیرا مالک حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے
،	،	،	وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ	اور جس جانور پر (کاٹتے وقت) اللہ کا نام نہ لیا جائے سکو مت

ف یہ تھان سب پلید کاموں سے ۱۱ ف سورۂ بقرہ کے ستائیسویں رکوع میں شراب اور جوئے کی اور اسی سورت کے پہلے رکوع میں تھان اور پانسوں کی تفسیر مذکور ہو چکی ہے یہ [illegible] شراب کے باب میں اوتری اور اسکے اوترنے سے شراب بالکل حرام ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جو سر اور شطرنج بھی جوا ہے انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے [illegible] ہوتی ہے ۱۱ ف شرابی شراب پیکر اور متوالی ہو کر لڑائی اور فساد جھگڑا کرتے ہیں جواری اپنی جورو تک کو جوئے میں ہار دیتے ہیں پھر جس سے ہارتے ہیں اسکے دشمن بن جاتے ہیں یہ سب شیطان کی چال ہے ۱۱ ف پہلے شراب اور جوئے کو اب بھی چھوڑتے ہو یا نہیں جب یہ آیت اوتری تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مالک ہمارے ہم باز آگئے ۱۱ ف [illegible] شراب اور جوئے کے حرام ہونے سے پہلے [illegible] [illegible]

(باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ	کھاؤ اور اُس میں سے کھانا گناہ ہے
۸	الانعام	۱۶	وَقَالُوا هٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِنْ يَكُنْ مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝	اور (مشرک) کہتے ہیں یہ جانور اور کھیت اچھوتے ہیں (یعنی) انکو کوئی نہیں کھا سکتا مگر جسکو ہم چاہیں اپنے خیال کے مطابق وہ کھا سکتا ہے اور کچھ جانور ایسے ہیں جنکی پیٹھ پر سوار ہونا منع ہے اور کچھ جانوروں پر اللہ تعالی کا نام نہیں لیتے بلکہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو وہ انکے جھوٹ باندھنے کی سزا انکو جلد دیگا اور کہتے ہیں کہ ان جانوروں کے پیٹ میں جو (بچہ) ہے وہ خاص ہمارے مردوں کے لیے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے (اگر زندہ پیدا ہو) اور اگر مرا ہوا ہو تو سب (مرد اور عورت) اسمیں شریک ہیں اللہ تو انکو اس کہنے کا جلد بدلہ دیگا وہ حکمت والا ہے جاننے والا
"	"	۱۸	قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝	(اے پیغمبر ان مشرکوں سے) کہدے مجھ پر جو اترا ہے (یعنی قرآن) اس میں سے کوئی چیز کسی کھانیوالے پر جو اسکو کھائے حرام نہیں پاتا (ہاں) مگر یہ کہ مردار ہو یا بہتا خون یا سور کا گوشت وہ نجس ہے یا گناہ یعنے اللہ تعالے کے سوا کسی جانور پر دوسرے کا نام پکارا جائے پھر جو کوئی (بھوک سے) بیقرار ہو جائے کیمپر زیادتی نہ کرتا ہو نہ حد سے بڑھے تو تیرا مالک بخشنے والا مہربان ہے
"	الاعراف	۴	قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ	(اے پیغمبر) ان سے پوچھ اللہ نے جو بناؤ اپنے بندوں کے لیے نکالا ہے اور کھانے پینے کی ستھری چیزیں انکو کس نے حرام کیا (اے پیغمبر) کہدے وے چیزیں دنیا کی زندگی میں تو مومنوں کے لیے ہیں اور قیامت کے دن تو خاص مومنوں ہی کو ملیں گی ہم اسیطرح جاننے والوں کے لیے کھولکر آیتوں کو بیان کرتے ہیں (اے پیغمبر) کہدے میرے مالک نے تو صرف برے (بے شرمی کے) کاموں کو حرام کیا ہے کھلا ہو یا چھپا کر اور گناہ کو اور ناحق ستانے (یعنے ظلم) کو اور اللہ تعالے کے ساتھ شریک کرنیکو جسکی

ف خواہ بھولے سے اسکا نام نہ لیا جاوے خواہ عمداً بسم اللہ نہ کہے ہر حال میں وہ جانور حرام ہے بعضوں کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا اگر بھولے سے نہ کہے تو حلال ہے جو عمداً بسم اللہ ترک کرے وہ حرام ہے حنفیہ کا یہی مذہب ہے بعضوں نے کہا ہر حال میں حلال ہے اسلیے کہ حدیث میں ہے مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے اسکا نام لیوے یا نہ لیوے شافعیہ کا یہی مذہب ہے وہ کہتے ہیں اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی کا نام جس جانور پر لیا جاوے وہ حرام ہے ۱۲ ف یعنے نام کی مسلمان ہند کی عورتیں بھی اپنی مشرکوں کے قدم بقدم بعضی کھانوں کو اچھوتا جانتی ہیں مثلاً حضرت بی بی صاحبہ کی صحنک سہاگنوں کو کھانے دیتی ہیں مرد نکو اور بیوہ عورتوں کو اس میں سے کھانے نہیں دیتیں یہ سب شرک اور کفر کی رسمیں ہیں مسلمانوں کو لازم ہے اپنی عورتوں کو توبہ کرائیں اور ان واہی رسموں کو ان سے چھوڑائیں ۱۲ ف جیسے بحیرہ سائبہ حام وغیرہ جنکا ذکر سورۂ مائدہ کے چودھویں رکوع میں ہو چکا ۱۲ ف ذبح کے وقت بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں ۱۲ ف جنکو ہم نے بتوں کے نام پر چھوڑ رکھا ہے ۱۲ ف یعنے سب کھا سکتے ہیں ۱۲ ف تو یہ چیزیں بھی بقدر ضرورت درست ہیں ۱۲ ف اس آیت کی تفسیر تو سورۂ مائدہ کے پہلے رکوع میں اور کچھ سورہ بقرہ کے اکیسویں رکوع میں گذر چکی ہے پہلے یہی چیزیں حرام ہوئی تھیں پھر سورۂ مائدہ [illegible] چیزیں حرام ہوگئیں یعنے منخنقہ موقوذہ وغیرہ اور حدیث سے ہر درندہ اور پنجہ دار شکاری پرندہ اور گھر کے گدھے اور کتا حرام ہوا ۱۲ ف زمین سے یا جانور سے یا درخت سے ۱۲ ف اور کافروں کے لیے بھی ہیں ۱۲ ف جیسے بیان کیا اسی طرح کو ایک [illegible] ۱۲ ف جیسے زنا، لواطت وغیرہ کو ۱۲ ع مثلاً کپڑا ریشم اون [illegible] وغیرہ ۱۲ مس یعنے یہ سب چیزیں اللہ تعالی کی بخشیں ہیں ہندو مسلمان سے زیب و زینت اور مزہ لینا [illegible] اللہ پھر اسکا شکر بجا لانا [illegible] کہا حلال ہے اگر چہ وہ کتنا ہی بیش قیمت ہو پہننے میں کوئی قباحت نہیں اسیطرح زیب و زینت کرنے میں اور جو [illegible] کے خلاف سمجھا اس نے غلطی کی ابن جریر طبری نے کہا جس نے روٹی اور ریشم پہننا [illegible] گوشت بہتر چھوڑ کے حلال کو اس نے غلطی کی ۱۲ ابن عباس نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں مشرک [illegible] [illegible] ۱۲

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
			سُلْطٰنًا اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	کی اس نے کوئی سند نہیں اُتاری اور اللہ تم پر وہ بات لگانے کو جو تم کو معلوم نہیں ہے ع
۱۱	یونس	۶	قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝	واسطے پیغمبر لوگوں سے) پوچھہ بہلا بتلاؤ تو سہی اللہ تعالے نے جو روزی تمہارے لیے اُتاری پہر تمنے اس میں سے کچھ حلال ٹہیرائی کچھہ حرام (اے پیغمبر) کہدے کیا اللہ تعالے نے تم کو (یہ) حکم دیا یا تم (اپنی طرف سے) اللہ تعالے پر جھوٹ باندہتے ہو اور جو لوگ اللہ تعالے پر جھوٹ باندہتے ہیں انہوں نے قیامت کے دن کو کیا سمجہ رکہا ہے بیشک اللہ تعالے تو لوگوں پر فضل کرتا ہے لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے ف
۱۴	النحل	۱۵	فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	تو اللہ تعالے نے جو تم کو پاکیزہ حلال روزی دی ہے اسکو کہاؤ اور اگر تم خاص خدا کو پوجتے ہو تو اس کی نعمت کا شکر (بہی) کرو اس نے تو تم پر (کچھ) حرام نہیں کیا مگر مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس جانور پر اللہ تعالے کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے پہر جو شخص (مارے بہوک کے) بیقرار ہو (اور دوسرے بہوکے پر) ظلم نہ کرے نہ ضرورت سے زیادہ کہائے تو اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے اور تمہاری زبانوں سے جو جھوٹ نکلتا ہے اسکے (بنا) پر (کے) لیے یوں مت کہو یہ حلال ہے یہ حرام ہے تاکہ خدا تعالے پر جھوٹ باندہنے لگو بیشک جو لوگ خدا پر جھوٹ باندہتے ہیں وہ کبہی بامراد نہ ہونگے یہ تہوڑا سا (چند روزہ دنیا کا) فائدہ ہے اور انکو آخرت میں تکلیف کا عذاب ہونے والا ہے
۱۷	الحج	۴	وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ	اور (مسلمانو) تمہارے لیے چوپائے جانور حلال ہیں مگر جو تم کو پڑہ کر (قرآن میں) سنائے جاتے ہیں ف
۱۸	النور	۴	وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى	اور اپنا سنگار نہ دکہائیں مگر جو سنگار کہلا رہتا ہے اور اپنی (اوڑہنیاں) اپنے گریبانوں پر اوڑہنیاں ڈالے رہیں اور اپنا (پوشیدہ)

ف جیسے سائبہ اور وصیلہ اور حام کو حرام ٹہیرایا تہا اور مردار کو حلال جس کا بیان سورہ مائدہ اور سورۂ انعام میں گذرا ۱۲ ف سید علامہ رح نے کہا ہمارے زمانے میں بہی بہت سے نام کے مسلمان ان مشرکوں کی پیروی کرتے ہیں اور بزرگوں کے نام کی منتیں مانتے ہیں اور وہاں کے کہانوں کو کسی کے لیے حلال جانتے ہیں کسی کے لیے حرام یہ سب شیطان کا اغوا ہے شریعت میں ایسی باتوں کی کوئی اصل نہیں ہے ۱۲ ف کیا وہ ایسا آسان ہے کہ بغیر مؤاخذہ کے گذر جاویگا ۱۲ ف کہ ان کو جلدی عذاب نہیں کرتا ۱۲ ف اور گناہ سے باز نہیں آتے اپنی طرف سے اللہ کے دیے ہوئے رزق کو حلال اور حرام ٹہیراتے ہیں ۱۲ ف یہ حکم مسلمانوں کو ہے اور بعضوں نے کہا کہ مشرکوں کو ۱۲ ف بت ہو یا تہان یا جہنڈہ یا شدہ یا قبر یا جن یا نبی یا ولی ہر حال میں وہ جانور حرام ہے سید علامہ نے کہا جب کسی جانور پر اللہ تعالے کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے (مثلاً شیخ سدو کا بکرا یا سید احمد کبیر کی گائی یا اعجاز شاہ کا مرغا) بس وہ حرام ہو گیا اگرچہ ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیا جاوے ۱۲ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی نے اس آیت کی یہی تفسیر کی ہے اور یہی حق ہے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مت کہو اپنی زبانوں کے جہوٹ بنانے سے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے مطلب یہ ہے کہ صرف ذاتی باتوں سے کسی چیز کو حلال اور حرام ٹہیراؤ جب تک اللہ تعالے اور اسکے رسول کی کلام میں اس کی دلیل نہ ملے ابو نضرہ نے کہا جب سے میں نے یہ آیت پڑہی تو آج تک میں فتوی دینے سے ڈرتا ہوں ۱۲ ف جس مطلب کے لیے خدا پر جہوٹ باندہتے ہیں ۱۲ ف اسکا نتیجہ نہایت خراب ہے ۱۲ ف جیسے اونٹ گائے بکری ۱۲ ف جیسے مردار سور وغیرہ ۱۲ ف جیسے پازیب بالی چہلہ وغیرہ ۱۲ ف جیسے انگشتری سرمہ وغیرہ ۱۲ ف گناہ میں ہر گناہ داخل ہے بعضوں نے کہا بڑے کاموں سے کبیرہ اور گناہ سے صغیرہ گناہ مراد ہیں ۱۲ ف یعنی سر اور سینہ اور گردن چہپا کے رہیں جاہلیت کے زمانہ میں عورتیں شرم نہیں کرتی تہیں سینہ نظر آتا حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں اللہ تعالے مہاجر عورتوں پر رحم کرے جب یہ آیت اتری تو انہوں نے اپنی چادروں کو پہاڑ کر ان میں سے اوڑہنیاں بنالیں ۱۲

۱۸	النور ۲۴	۸		
			جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ	سنگار (کسی کو) نہ دکھائیں مگر اپنے خاوندوں کو یا اپنے باپوں کو یا اپنے خسروں کو یا اپنے بیٹوں کو یا اپنے خاوند کے بیٹوں کو یا اپنے بھائیوں کو یا اپنے بھتیجوں کو یا اپنے بھانجوں کو یا اپنی (دین والی) عورتوں کو ف یا اپنے غلاموں کو ف یا گھر کے کام کاج کرنے والے مردوں کو جن کو (عورت کی) خواہش نہیں ف یا اُن لڑکوں کو جو عورتوں کے بھید سے آگاہ نہیں ہیں ف اور اپنے پاؤں (چلتے چلتے) زمین پر نہ دھمکیں کہ (لوگوں کو) ان کے سنگار کی خبر ہو۔ جس کو وہ چھپاتی ہیں ف۔
			وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ ۭ بِزِيْنَةٍ ۭ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا	اور جو بڑی بوڑھی عورتیں ہیں جن کا حیض بند ہو گیا ہے ان کو نکاح (یا اولاد) کی امید نہیں رہی وہ اگر (گھروں میں) اپنے کپڑے (مثلاً دوپٹہ وغیرہ) اُتار کر رہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں ف مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنا بناؤ دکھاتی پھریں ف اور جو (اس سے بھی) بچی رہیں ف تو ان کے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سب سُنتا جانتا ہے ف اندھے پر کوئی حرج نہیں نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے نہ بیمار پر کوئی حرج ہے نہ خود تم پر اگر تم اپنے گھروں میں سے (جنہیں تم خود رہتے ہو) یا تمہاری اولاد رہتی ہے کھاؤ یا اپنے باپ دادا کے گھروں میں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں میں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں میں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں میں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں میں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں میں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں میں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں میں سے یا ان گھروں میں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں ف یا اپنے دوست کے گھروں میں سے ف تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم سب مل کر (ایک دسترخوان پر) کھاؤ یا الگ

ف یعنے مسلمان عورتوں کو اکثر علماء نے کہا ہے کہ کافر عورتوں کو دکھانا درست نہیں اور حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہؓ کو لکھا کہ مسلمان عورتوں کو کافر عورتوں کے ساتھ حمام میں نہ جانے دو ۱۲ خاوند کے بیٹوں میں خاوند کے پوتے اور نواسے سب آگئے اور چچا اور ماموں سے بھی پردہ واجب نہیں ہے مگر بعضے علماء نے کہا ہے کہ ان سے بھی پردہ کرنا بہتر ہے ایسا نہ ہو وہ اپنے لڑکوں سے جن سے نکاح درست ہے ان عورتوں کا حال بیان کریں ۱۲ ف اکثر علماء کے نزدیک غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے وہ اپنی مالکہ کے سب اعضاء دیکھ سکتا ہے سوا ان اعضاء کے جو ناف سے ناف تک ہیں ۱۲ ف بالکل بھولے ہوں جیسے کہار مزدور وغیرہ بعضوں نے کہا خواجہ سرا مراد ہیں جو نامرد ہوتے ہیں یا بڈھے پھوس جن کو شہوت نہ رہی ہو ۱۲ ف یعنے ابھی جوانی کو نہیں پہونچے یا عورتوں کے حال سے واقف نہیں ہیں کہ مرد اور عورت میں کیا کام ہوتا ہے یا جماع پر قادر نہیں ہیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ پاؤں زور سے مارتی ہوئیں اس طرح نہ چلیں کہ پائے زیب کی جھنکار مردوں کے کان تک پہونچے۔ حالانکہ عورتوں کی آواز غیر محرم مرد کو سننا جائز ہے تو ان کی پائے زیب کی آواز سننا کیونکر منع ہوگی مگر یہ حکم احتیاطاً ہے بطور سد ذرائع کے تاکہ مردوں کو ان کی رغبت پیدا نہ ہو ۱۲ ف کیونکہ مرد بھی نظر ان پر نہیں پڑتی بوڑھی سمجھ کر ہر کوئی نفرت کرتا ہے ۱۲ ف اس نیت سے دوپٹہ وغیرہ اتاریں کہ لوگ ان کا بناؤ دیکھیں ۱۲ ف یعنے پورا ستر رکھیں جوان عورتوں کی طرح ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ بوڑھی عورتیں جو بیاہ شادی کے قابل نہیں رہیں وہ اگر گھر میں صرف کرتے پاجامہ سے بند بن سے رہیں اور چادر دوپٹہ نہ اوڑھیں تو کچھ قباحت نہیں ہے بشرطیکہ ان کی نیت یہ نہ ہو کہ مرد دیکھو اپنا بناؤ سنگار دکھائیں ورنہ حرام ہے اور بہتر یہ ہے کہ وہ بھی جوان عورتوں کی طرح کپڑے اوڑھے رہیں ۱۲ ف یعنے تمہارے قبضے میں ہیں مثلاً وارو وکیل یا دکیل جس کو اجازت ہو گھر میں سے کھانے کی یا باغ کا مالی یا بکریوں کا گذریا وہ باغ کے پھل اور بکریوں کے دودھ میں سے کھا سکتا ہے ف غلام لونڈی کے گھر مراد ہیں ۱۲ باقی در ضمیمہ

الشهادة (٥٢) — باب ٥٢ گواہی کا بیان

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
١	البقرة	١٤٠	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ	اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا کہ خدا تعالے کی گواہی کو جو اس کے پاس ہو چھپا لئے ف
٢	〃	٢٨٢	وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ	اور اپنے لوگوں میں سے یعنے مسلمانوں میں سے جنکو تم پسند کرو دو مردوں کو گواہ کر لو ف اگر دو مرد گواہ نہ ہو سکیں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو سہی ف اسلئے کہ اگر ایک عورت بھول جاے (کیونکہ ان کا حافظہ ناقص ہوتا ہے) تو دوسری اس کو یاد دلا دے اور جب گواہ (گواہی کے لیے) بلائے جائیں تو انکار نہ کریں ف
〃	〃	٢٨٣	وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ࣖ	اور گواہی کمت چھپاؤ ف اور جو گواہی کو چھپا ئے اسکا دل گنہگار ہے ف اور اللہ تعالے تمہارے کاموں کو جانتا ہے
〃	〃	٢٨٢	وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ	اور سودا کرتے وقت گواہ کر لو ف اور لکھنے والے اور گواہ کو نقصان نہ پہونچے ف اور اگر ایسا کرو ف تو تم پر گناہ لازم ہوگا اور اللہ تعالے سے ڈرتے رہو جو حکم اس نے دیا ہے بسر و چشم بجا لاؤ اور اللہ تعالی تمہاری تعلیم کرتا ہے اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے ف
٣	آل عمران	١٨	شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ	اللہ اس بات کا گواہ ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہ ہیں) انصاف کے ساتھ حکومت کر رہا ہے
٥	النساء	١٣٥	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى	مسلمانو! انصاف پر قائم رہو خدا سے ڈر کر گواہی دو (یعنے سچی بات کہو) اگرچہ خود تمہارے یا ماں باپ یا عزیزوں کے خلاف ہو ف اگر کوئی مالدار یا مفلس ہے تو اللہ تعالے انکا مالک ہے ف تم انصاف کو چھوڑ کر نفس کی خواہش پر

ف عرب کے ملک میں دو قسم کے لوگ تھے بعضے اکیلا کھانا برا جانتے تھے بعضے لوگوں کے ساتھ ملکر اللہ تعالے نے فرمایا کہ دونو باتیں جائز ہیں اسلام میں کوئی تکلیف نہیں ایک حدیث میں ہے کہ ملکر کھاؤ تو اللہ تم کو برکت دیگا اور سفر میں سب لوگ اپنے اپنے توشے نکالو اور ملا کر بانٹ لو اس میں بہت برکت ہوگی ۱۲ ف بنی اسرائیل توریت اور اگلی کتابیں پڑھے ہوئے تھے وہ خوب جانتے تھے کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب کا زمانہ حضرت موسےٰ اور حضرت عیسیٰ سے بہت پہلے تھا تو وہ یہودی یا نصرانی کیونکر ہو سکتے بلکہ وہ پکے مسلمان تھے لیکن اس بات کو چھپاتے تھے اور ان پیغمبروں کو اپنے طریق اور مذہب پر بتلاتے تھے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلعم کی بشارت کو چھپایا جو انکی کتابوں میں موجود تھی ۱۲ ف گواہ آزاد ہوں غلام ہوں ۱۲ ف یہ دو عورتیں ملکر ایک مرد کے قائم مقام ہونگی - آیت سے یہ نکلتا ہے کہ نری عورتوں کی گواہی درست نہ ہوگی اور مرد کے ساتھ ملکر بھی مالی معاملات میں جائز ہے ۱۲ ف یعنے جب قاضی انکو گواہی دینے کے لئے طلب کرے تو بلا عذر حاضر ہوں اور گواہی دیں ۱۲ ف جب گواہی دینے کے لئے بلائے جاؤ ۱۲ ف دل تمام اعضاء کا سردار ہے جیسے حدیث میں ہے کہ بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہوا سارا بدن درست ہوا اگر وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا سن لو وہ دل ہے جب دل گناہ میں پھنس گیا تو اور اعضاء کا کیا ٹھکانا ۱۲ ف خواہ وہ نقد ہو یا ادھار اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے اور بعضوں نے کہا وجوبی ہے - لیکن منسوخ ہے ۱۲ ف مثلاً وہ کسی ضروری کام یا حاجت میں مصروف ہوں یا کہیں دور رہتے ہوں اور وہاں سے کھینچ کر بلائے جاویں یا لکھنے والے کو لکھنے کی اجرت نہ دیجاوے ۱۲ ف یعنے منشی یا گواہ کو نقصان پہونچاؤ ۱۲ - باقی در ضمیمہ

۶ | المائدۃ | ۲

بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

مت چلو[1] اور اگر (گواہی میں) پیچ کرو گے[2] یا بچا جاؤ گے[3] تو اللہ (تبارک وتعالے) کو تمہارے کاموں کی خبر ہے[4]

مسلمانو خدا واسطے انصاف کے ساتھ گواہی دینے پر مستعد رہو اور لوگوں کی دشمنی تم سے بے انصافی نہ کرائے انصاف کرو انصاف ہی پرہیزگاری تک پہونچنے کی نزدیک راہ ہے اور اللہ تعالے سے ڈرو کیونکہ اللہ تعالی کو خبر ہے جو تم کرتے ہو[5]

۷ | ؍ | ۱۴

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ۝ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِن شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَن تُرَدَّ أَيْمَانٌ

مسلمانو! جب تم میں سے کوئی مرنے لگے تو آپس کی گواہی وصیت کیوقت تم میں سے[6] دو معتبر شخصوں کی ہونا چاہیئے یا اگر تم سفر میں ہو وہاں موت کی مصیبت آ لگے[7] تو غیر ہی[8] دو شخص سہی[9] تم (میں سے کسی) کو شک پیدا ہو[10] تو (عصر کی) نماز کے بعد[11] ان دونو گواہوں کو کھڑا کرو وہ اللہ کی قسم کھائیں ہمکو اس گواہی سے دنیا کمانا منظور نہیں ہے گو جسکے لئے ہم گواہی دیں (یا قسم کھائیں) وہ ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہو اور ہم اللہ کی گواہی[12] چھپانے والے نہیں ایسا کریں تو بیشک ہم (خدا کے) قصور وار ہیں[13] پھر اگر معلوم ہو کہ انہوں نے اپنے تئیں گنہگار کیا[14] تو وہ دو گواہ انکی جگہ کھڑے ہوں جنکو میت کی بہت نزدیک کے دو رشتہ داروں کی گواہی کے لائق سمجھا ہو[15] اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری گواہی پہلے دونوں گواہوں کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے[16] اور ہم نے کوئی ناحق بات نہیں کی ایسا کیا ہو تو بے شک ہم گنہگار ہیں اس تدبیر سے[17] یا تو ٹھیک ٹھیک گواہی دینے کی زیادہ امید ہوگی[18] یا یہ ہوگا کہ وہ (یعنے وصی اور گواہ) ڈرینگے ایسا نہو ہماری قسم کھانے کے بعد پھر (وارثوں کو) قسم

ف[1] یعنے نفس کہتا ہے ایک کی رعایت کرو ایک پر ظلم کرو اور انصاف کو برا جانتا ہے تم اسکی خواہش پرست چلو ۱۲ ف[2] ایسی بات بنا کر کہوگے جس میں ایک فریق کا نقصان ہو دوسرے کا فائدہ ہو ف[3] یعنے کہنے کی بات نہ کہوگے یا بالکل گواہی نہ دوگے ۱۲ ف[4] جیسا کروگے ویسا پاؤگے سید علامہ نے کہا اس آیت میں قاضی اور گواہ دونوں کو نصیحت ہے قاضی کو بھی پیچ کی بات کہنا جس سے ایک فریق کا فائدہ ہو دوسرے کا نقصان یا ایک فریق کی طرف بالکل توجہ نہ کرنا دوسرے کی جانب متوجہ ہونا سخت گناہ ہے ۱۲ ف[5] یہ خطاب ہے قریش کے لوگوں کو جو مسلمان تھے ان میں بعض لوگوں نے کفر کی حالت میں بہت دشمنی کی تھی پھر اسلام لائے تو ان کے دلوں میں ان کے ساتھ دشمنی کرنے کا خیال باقی رہا اللہ تعالی نے فرمایا کہ اسلام اور پرہیزگاری کو انصاف لازم ہے اگلی دشمنی کا خیال کر کے انصاف سے مت گذرو عبد اللہ بن کثیر نے کہا یہ آیت خیبر کے یہودیوں کے حق میں اتری اور ان کا قصہ آگے آتا ہے ۱۲ ف[6] یعنے مسلمانوں میں سے [illegible] ف[7] [illegible] ف[8] یعنے کافر ہی [illegible] ف[9] [illegible] ف[10] [illegible] ف[11] [illegible] ف[12] [illegible] ف[13] [illegible] ف[14] [illegible] ف[15] [illegible] ف[16] [illegible] ف[17] [illegible] ف[18] [illegible]

نمبر	سورۃ	آیت		
۷	الانعام	۲	بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۚ قُلِ اللّٰهُ تف	دیکھئے ف۱ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اسکا حکم سنو (مانو) اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا۔ (اے پیغمبر انسے) پوچھ کہدو کس کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے ف۳ کہہ اللہ تعالیٰ کی

اَلْحُكْمُ وَالْقَضَاءُ (۵۳)

باب ۵۳ حکم اور فیصلہ کا بیان

نمبر	سورۃ	آیت		
۵	النساء	۸	وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝	اور جب لوگوں کا (مقدمہ) فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو ف۴ اللہ تعالیٰ تم کو اچھی نصیحت کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سنتا دیکھتا ہے ف۵
۵	″	۹	فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝	(اے پیغمبر) قسم تیرے پروردگار کی ف۶ وہ مومن نہ ہونگے جب تک اپنے جھگڑوں کا فیصلہ تجھ سے نہ کرائیں ف۷ پھر تیرے فیصلے سے ان کے دلوں میں کچھ اُداسی نہ ہو اور (خوشی خوشی) مان کر منظور کرلیں ف۸
″	″	۱۶	اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۝	(اے پیغمبر) ہم نے تجھ پر جو سچی کتاب اُتاری تو اسلیے کہ لوگوں کا فیصلہ تو اس طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھکو دکھلایا ف۹ اور دغابازوں کا طرفدار مت بن ف
۶	المآئدۃ	۶	سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْـــًٔـا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝	جھوٹ بنانے کیلئے جاسوسی کرنیوالے حرام مال خوب چکھنے والے (یا رشوت اُڑانیوالے) پھر اگر یہ لوگ تیرے پاس آئیں تو خواہ انکا فیصلہ کر خواہ ان سے الگ رہ اور اگر تو انسے الگ رہے تو تجھے کچھ نقصان نہ پہونچا سکیں گے (اللہ تیرا بچانے والا ہے) اور جو تو انکا فیصلہ کرنا چاہے تو انصاف سے فیصلہ کر دے کیونکہ اللہ انصاف کرنیوالوں سے محبت رکھتا ہے اور (تعجب اسپر ہے) وہ لوگ تجھ سے کیونکر فیصلہ کرانا چاہتے ہیں انکے پاس تو خود توریت (شریف) ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود ہے پھر اسکے بعد بھی نہیں مانتے اور (اصل بات یہ ہے کہ) انہیں ایمان ہی نہیں ہے

ف اور ان کی قسم ہے ہمارا جھوٹ کہیں کہ ہم ذلیل ہوں ۱۲ ف۲ جھوٹی قسم نہ کھاؤ نہ وصیت میں کسی کا حق مارو ۱۲ ف۳ یا کون بڑا گواہ ہے پھر وہ کیا جواب دیں گے تو آپ ہی جواب دیجیے کہ اللہ تعالیٰ ف۴ اللہ کی کتاب اور حدیث کے موافق نہ صرف اپنی رائے سے البتہ اگر قرآن و حدیث میں وہ صورت نہ ملے تو اپنی رائے کو دخل دے سکتا ہے ۱۲ ف۵ تمہارے فیصلے کو سنتا ہے اور تمہارے معاملات ادا کرنے کو دیکھتا ہے ۱۲ ف۶ اللہ تعالیٰ خود اپنی قسم کھاتا ہے ۱۲ ف۷ صرف ایسا کرنے سے بھی وہ مومن نہیں ہو سکتے بلکہ جب مومن ہونگے کہ تیرے فیصلے سے الخ ۱۲ ف۸ سبحان اللہ کیا عمدہ آیت ہے جو ہر اختلاف اور جھگڑے میں ہماری راہ نما اور دیانتدار اور بے ایمان کی کسوٹی ہے یہ کسوٹی قیامت تک ہم کو مومن اور کافر کی تمیز کے لئے کافی ہے جو شخص آنحضرت صلعم کی حدیث کو ہر جھگڑے کا فیصلہ بنا دے اور پھر آپ کی حدیث سنکر پھولا نہ سمائے وہی مومن ہے ورنہ مومن نہیں امام رازی نے کہا کہ اس آیت سے یہ صاف نکلتا ہے کہ قرآن و حدیث قیاس پر مقدم ہے اور حدیث ہوتے ہوئے قیاس کی طرف جانا جائز نہیں ہے بلکہ قیاس کا خیال کرنا بھی منع ہے کیونکہ اس سے دل میں تنگی پیدا ہو گی یہ آیت اس وقت اتری جب ایک انصاری اور زبیر میں پانی کی تکرار ہوئی آنحضرت صلعم نے فیصلہ فرمایا لیکن انصاری کو آپکے فیصلے سے خوشی نہیں ہوئی بلکہ اسنے یہ کہا کہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے نا بعضوں نے کہا یہ آیت اسوقت اتری جب حضرت عمرؓ نے اس منافق کو مار ڈالا جو یہودی کے ساتھ جھگڑا کیا تھا اور آں حضرت صلعم کے فیصلے کے بعد ان کے پاس فیصلہ کرانے آیا تھا۔ مگر اسکا اسناد ضعیف ہے ۱۲ ف۹ یعنے وحی بھیجکر یا اور طریقہ سے تجھکو سوجھایا حضرت عمرؓ نے کہا کوئی شخص یوں نہ کہے میں نے اسطرح فیصلہ کیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھکو دکھلایا کیونکہ یہ خاص تھا رسول خدا صلعم سے اور آپ کی رائے اللہ تعالیٰ کے سوجھانے سے ہمیشہ ٹھیک ہوتی ہماری رائے ایک گمان ہے (یا اپنے ظن غالب ہے) اس کا یقین نہیں ۱۲ ف طعمہ بن ابیرق ایک شخص تھا اس نے کسی کی زرہ چرائی جب زرہ کا مالک آنحضرت صلعم پاس آیا اور فریاد کی تو طعمہ نے [illegible] کے گھر میں [illegible] اور [illegible] بات اپنے لوگوں سے کہا تم حضرت صلعم کے پاس جاؤ اور کہو کہ طعمہ اس جرم سے بری ہے وہ زرہ تو دوسرے نے چرائی ہے آپ اسکی بے جرمی اور برأت سب لوگوں کے سامنے بیان فرمائیے آں حضرت صلعم نے اسکا قصد کیا اسوقت یہ آیت اتری اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلعم کو بتلا دیا کہ طعمہ چور ہے [illegible]

إِنَّآ أَنزَلْنَا ٱلتَّوْرَىٰةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسْلَمُوا۟ لِلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلرَّبَّـٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ بِمَا ٱسْتُحْفِظُوا۟ مِن كِتَـٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا۟ ٱلنَّاسَ وَٱخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَـٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَـٰفِرُونَ ۝ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ أَنَّ ٱلنَّفْسَ بِٱلنَّفْسِ وَٱلْعَيْنَ بِٱلْعَيْنِ وَٱلْأَنفَ بِٱلْأَنفِ وَٱلْأُذُنَ بِٱلْأُذُنِ وَٱلسِّنَّ بِٱلسِّنِّ وَٱلْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِۦ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُۥ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّـٰلِمُونَ ۝ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ ٱلْإِنجِيلِ بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَـٰسِقُونَ ۝ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَـٰبَ بِٱلْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلْكِتَـٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۖ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ ٱلْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَـٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۖ فَٱسْتَبِقُوا۟

بے شک ہمنے توریت اُتاری اس میں ہدایت ہی اور روشنی خدا کے تابعدار پیغمبر یہودیوں کو اسی کے موافق حکم دیتے رہتے اور ربانیوں (یعنی درویش مشائخ) اور مولوی بھی اسی پر حکم دیتے رہے اس واسطے کہ اللہ کی کتاب کے وہ حافظ بنائے گئے تھے (امانتدار) اور اس کی نگہبانی کرتے تھے تو (اے یہودیو) لوگوں سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے (دنیا کا) تھوڑا مول مت لو (رشوت کھا کر میرے حکم مت چھپاؤ) اور جو لوگ اللہ تعالی کے اُتارے موافق حکم نہ دیں وہی کافر ہیں اور ہمنے توریت میں انپر یہ فرض کیا کہ جان کے بدل جان (لیجائے) اور آنکھ کے بدل آنکھ (پھوڑی جائے) اور ناک کے بدل ناک (کاٹی جائے) اور کان کے بدل کان (تراشا جائے) اور دانت کے بدل دانت (اکھاڑا جائے) اور زخموں کے بدل (اگر ہوسکے) ویسے ہی زخم (لگائے جائیں) پھر جو کوئی (اپنا) بدلہ معاف کردے تو اسکے گناہ اتر جائیں گے اور جو لوگ اللہ کے اتارے موافق حکم نہ دیں وہی ظالم ہیں وہی ف

اور ہمنے کہدیا کہ انجیل والے اسکے موافق حکم دیں جو اللہ نے انجیل میں اُتارا اور جو لوگ اللہ کے اتارے موافق حکم نہ دیں وہی فاسق (گنہگار بے حکم نافرمان) ہیں وہی اور (اے پیغمبر) ہمنے تجھ پر (بھی) سچی کتاب اتاری (یعنے قرآن شریف) وہ اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور انکی حفاظت کرتی ہے تو جو خدا نے اُتارا اسکے موافق ان لوگوں کا (یعنے اہل کتاب کا) فیصلہ کر اور خدا کے پاس سے جو سچی بات تجھے پہونچی ہے اسکو چھوڑ کر انکی خواہشوں پر مت چل ہمنے تم میں سے ہر ایک کو ایک راہ اور شریعت دی ہے اور اگر اللہ تعالی چاہتا تو تم (تینوں) کو ایک ہی امت کر دیتا مگر تم کو جو (مختلف احکام) دیے اس سے تمہارا آزمانا منظور ہے

ف جو حضرت موسی کے بعد بنی اسرائیل میں آئے [illegible]

[illegible]

الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ۝ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

بہرحال نیکیوں پر لپکو تم سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے وہ جن باتوں میں تم (دنیا میں) اختلاف کرتے تھے تم کو جتا دیگا ف اور (ہم نے تجھ پر یہ حکم بھی اتارا) تو اللہ تعالیٰ کے اتاری موافق انکا فیصلہ کر ف اور ان کی خواہشوں پر مت چل اور ڈرتا رہ کہیں وہ تجھ کو کسی حکم سے جو اللہ تعالیٰ نے تجھ پر اتارا بہکا نہ دیں پھر اگر وہ (اس حکم کو جو اللہ تعالیٰ کے اتاری موافق تو دی) نہ مانیں تو یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ انکو انکے کچھ گناہوں کی سزا (دنیا ہی میں) دیا چاہتا ہے ف اور بیشک لوگوں میں بہتیرے نافرمان ہیں ف کیا (اب) کفر کے وقت کا حکم چاہتے ہیں اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ف انکے نزدیک اللہ سے بہتر حکم دینے والا اور کون ہے ف

۱۸ | النور | ۴۶

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ۝ وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ۝ أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝

اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی طرف انکا جھگڑا فیصل کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو ایک ہی ایکا انکا ایک فرقہ گریز کر جاتا ہے ف اور اگر کہیں وہ حق پر ہوں جب تو کان دبائے پیغمبر کے پاس چلے آتے ہیں ف کیا انکے دلوں میں (کفر و نفاق کی) بیماری ہے یا انکو (تیری پیغمبری میں) شک ہے یا وہ (اس سے) ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول ان پر ظلم کرے گا بلکہ (یہی بات ہے کہ) وہ خود ظالم ہیں ف ایماندار لوگ جب (انکا جھگڑا) فیصلہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کیطرف بلائے جاتے ہیں تو بس یہی کہتے ہیں کہ ہمنے سنا اور مان لیا اور یہی لوگ بامراد ہونگے ف اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول کا حکم مان لے اور اللہ تعالیٰ سے (اگلے گناہوں پر) ڈرتا رہے اور آئندہ اس کی نافرمانی سے بچتا رہے تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہونچیں گے۔

الْقِتَالُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالشَّهَادَةُ وَالْغَزْوُ وَالْبَيْعَةُ

باب ۵۴ جہاد اور ہجرت اور شہادت اور غزوہ اور بیعت کا بیان

ف یعنے کو شریعتوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے مگر نیک باتیں ہر شریعت میں وہی ہیں جو دوسری شریعت میں ہیں ۱۲ ف یعنے قیامت میں خوب کھل جاویگا کہ حق کیا تھا اور ناحق کیا تھا جب ہر ایک کام کا بدلا ملیگا ۱۲ ف اور وہ حکم پہلی آیت میں اختیار دیا گیا تھا منسوخ ہوا ۱۲ ف قید اور قتل اور ذلیل ہو گئے پورا بدلا تو آخرت میں ملیگا ۱۲ ف اور انصاف پسند اور حق پر چلنے والے تھوڑے ہیں ف کہ اللہ تعالیٰ سب منصفوں سے بڑھکر منصف اور عادل ہے ۱۲ ف کفر اور جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ میں سے کسی کا خون کرتا تو وہ اس کے دو شخصوں کو مار ڈالتا پھر اسکی جگہ چار شخص کو مار ڈالتا اس طرح ہمیشہ کیلئے فساد قائم ہو جاتا اور دونوں قبیلے کے لوگ حیران اور پریشان رہتے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف اتارا اور قصاص کا حکم جاری کیا یہ ساری خرابیاں موقوف ہو گئیں ف اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم کیطرف توجہ نہیں کرتا نہ حاضر ہوتا ہے سید علامہ نے کہا ہمارے زمانہ میں مقلدین کا یہی حال ہے جب ان سے کہو قرآن اور حدیث کے رو سے اپنا جھگڑا فیصلہ کر لو تو چلے جاتے ہیں اور راضی نہیں ہوتے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ جب دوسرے کا کوئی حق انپر نکلتا ہو اور وہ ناحق اس کو دبانا چاہتے ہوں تب تو تیرے پاس اس لئے نہیں آتے کہ وہ جانتے ہیں تو حق فیصلہ کریگا اور انکو دینا ہوگا اور جب انکا کسی پر کچھ نکلتا ہو اور وہ حق پر ہوں تب تو دوڑتے ہوئے تیرے پاس آ جاتے ہیں کہتے ہیں یہ آیت ایک منافق اور یہودی کے مقدمے میں اتری یہودی کہتا تھا اپنے پیغمبر کے پاس چلو منافق کہتا تھا نہیں کعب بن اشرف کے پاس چلو ۱۲ ف نہیں یہ کوئی بات نہیں ف انکو تیری نبوت میں شک ہے نہ یہ ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ناحق فیصلہ کریں گے ۱۲ ف بلکہ وہ ناحق دبانا چاہتے ہیں اس وجہ سے تیرے پاس نہیں آتے کہ تو حق فیصلہ کریگا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جب قاضی شریعت کا عالم اور عادل ہو تو اسکا حکم ماننا چاہیئے جب وہ بلائے تو حاضر ہونا چاہیئے ۱۲ ف یہ گویا اللہ اور رسول کی تعلیم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمودے کے موافق جب انکا جھگڑا چکانے کے لئے وہ بلائے جائیں تو ادب سے حاضر ہوں اور زبان سے یہ کہیں کہ حکم اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وہ ہم نے مان لیا اور بسر و چشم قبول کیا ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
٢	البقرۃ	١٩	وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۝	اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں ف۱
"	"	٢٢	وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِن قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝	اور جو لوگ تم سے لڑیں تم بہی اللہ کی راہ میں ف۲ انسے لڑو اور زیادتی مت کرو اللہ تو زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ف۳ اور انکو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہوں نے تمکو جہاں سے نکالا (یعنی مکہ سے) تم بہی انکو وہاں سے نکال باہر کرو اور دین کی خرابی قتل سے بدتر ہے ف۴ اور مسجد حرام کے پاس انسے مت لڑو جب تک وہ تم سے اس جگہ نہ لڑیں پہر اگر وہ (مسجد حرام میں) تم سے لڑیں تو تم بہی انکو قتل کرو کافروں کی یہی (قتل اور اخراج) سزا ہے ف۵ پہر اگر وہ (لڑنے سے) باز آئیں (اور اسلام قبول کریں) تو اللہ تو (انکے اگلے قصوروں کو) بخشنے والا (اپنے بندوں پر) مہربان ہے اور انسے یہانتک لڑو کہ دین کی خرابی نہ رہے ف۶ اور اللہ کا ایک دین ہو جائے ف۷ پہر اگر وہ (کفر یا مخالفت سے) باز آجائیں تو اب انپر کوئی زیادتی نہ ہوگی مگر جو ظلم کریں ف۸ حرمت (ادب) کا مہینہ حرمت کے مہینے کے مقابل ہے ف۹ اور دوسری بہی ادب کی سب چیزوں میں برابر کا بدلہ ہے ف۱۰ پہر جو کوئی تمپر زیادتی کرے تم بہی اتنی ہی زیادتی اسپر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو (ایسا نہ ہو کہ تمہارا بدلہ اسکی برائی سے زیادہ ہو جائے) اور سمجہ لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے (انکی مدد کرے گا اور انکو قوت دے گا)
"	"	٢٥	وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝	بعضا آدمی ایسا ہے جو اللہ کو راضی رکہنے کو ف۱ اپنی جان تک بیچ ڈالتا ہے اور اللہ تعالے اپنے بندوں پر مہربان ہے ف۱۱
"	"	٢٦	كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝	(مسلمانو) تم پر کافروں سے لڑنا (جہاد) فرض کیا گیا اور وہ تم کو برا لگیگا ف۱۲ اور ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تم کو بری لگے لیکن وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ایک چیز تم کو بہلی لگے لیکن وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے ف۱۳ اور تم نہیں جانتے ف۱۴

ف۱ بعضوں نے کہا جنگ بدر میں چہ آدمی مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے شہید ہوئے تھے لوگ کہنے لگے افسوس وہ مارے گئے اور دنیا کے مزے اٹہا نہ سکے تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۲ یعنے دین کی حمایت میں نہ دنیا کی غرض سے ۱۲ ف۳ ہجرت سے پہلے مسلمانوں کو لڑنے کی ممانعت تہی اور یہ حکم تہا کہ کافروں کی ایذا رسانی پر صبر کرو جب آنحضرت صلعم مدینہ میں تشریف لائے تو لڑائی کی اجازت میں پہلی یہ آیت اتری ۱۲ ف۴ پہلی آیت میں یہ حکم تہا کہ جو تم سے لڑیں ان سے لڑو اس میں یہ حکم ہوا کہ تم خود لڑائی شروع کرو جہاں کافر ملیں انکو قتل کرو خواہ حرم میں ہوں یا غیر حرم میں یہ جو فرمایا دین کی خرابی قتل سے بدتر ہے یعنے کافروں کے قتل میں جو ہچکچاؤ تو انہیں انہوں نے اللہ کے دین کو برباد کیا خدا کے گہر میں بت لاکر رکہدئے شرک کو جاری کیا جب ایسے برے کام انہوں نے کئے جو قتل سے کئی درجہ زیادہ ہیں تو تم انکو قتل کرنے میں کیوں تامل کرو ۱۲ ف۵ بعضوں نے کہا یہ آیت محکم ہے اور مسجد حرام کے پاس کسی کو مارنا جائز نہیں مگر جو خود وہاں لڑائی شروع کرے تو اسکو دفع کرنا چاہیئے ۱۲ ف۶ یعنے وہ دین اسلام میں داخل ہو جاویں اور شرک مٹ جاوے یا مسلمانوں کے مطیع بن جاویں ۱۲ ف۷ خدا کے سوا دوسرا کوئی نہ پوجا جاوے ۱۲ ف۸ یعنے پہر فتنہ و فساد مچاویں یا مسلمانوں کو ستاویں یا اللہ کی عبادت میں خلل ڈالیں تو انکو سخت سزا دیجاویگی ۱۲ ف۹ مسلمان سنہ چہ ہجری میں ماہ ذیقعدہ میں عمرے کے لئے نکلے تو کافروں نے مکے میں آنے نہ دیا پہر دوسرے سال اسی مہینے میں عمرے کی قضا کرنے کو گئے اور ڈرے کہ کہیں کافر ہم سے لڑنے نہ لگیں کیونکہ ذیقعدہ ماہ حرام تہا اور عرب میں چار مہینے ذیقعدہ ذوالحجہ محرم رجب حرام کہلاتے تھے یعنے انکا ادب کرتے تھے اور ان میں لڑنا مارنا لوٹنا حرام جانتے تھے تب یہ آیت اتری یعنے جب کافروں نے ماہ حرام کا لحاظ نہ کیا اور تم کو عمرے سے روکا تو اس سال اگر تم سے لڑیں تو تم بفراغت انکو مارو کیونکہ ماہ حرام کی حرمت پہلے انہوں ہی نے توڑی ماہ حرام کا بدلہ ماہ حرام ہو گیا ۱۲ ف۱۰ یعنے جو کوئی تمہارا حرمت ادب کرے تم بہی اسی قدر بدلہ لے سکتے ہو جتنا ظلم انہنے کیا تہا امام شافعی رح اور اکثر علما کا یہی قول ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ

۲	البقرہ	۲۷	يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) تجھ سے (مسلمان یا مشرک) پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنا کیسا ہے[1] تو کہہ ماہ حرام میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا[2] اور خدا کو (یا حج اور عمرے کو) نہ ماننا اور ادب والی مسجد سے روکنا[3] اور وہاں کے لوگوں کو اسمیں سے نکال دینا اس سے بھی بڑھکر اللہ کے نزدیک گناہ ہے[4] اور دین کی خرابی کرنا قتل سے بھی زیادہ ہے اور یہ کافر تو ہمیشہ تم سے لڑتے رہینگے اس غرض سے کہ اگر انکا بس چلے تو تم کو تمہارے دین سے پھر الیں (یعنے پھر کافر بنا لیں[5]) اور جو کوئی تم میں اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے (اور کافر بنجائے) اور کفر ہی میں مرے تو ایسے لوگوں کا کیا کرایا دنیا اور آخرت دونوں میں برباد اور وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے[6]
۲	"	"	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ملک کو اللہ کے لیے چھوڑا (ہجرت کی) اور خدا کی راہ میں لڑے ان ہی کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے[7]
۲	"	۳۲	وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	اور (مسلمانو) خدا کی راہ میں (کافروں سے) لڑو[8] اور یہ جانے رہو کہ اللہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے[9]
۴	اٰل عمران	۱۳	وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ؕ بَلٰٓى	اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب تو اپنے گھر (حضرت عائشہ کے پاس) سے نکلکر مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھانے لگا اور اللہ تعالیٰ (جو کہو اسکو) سنتا (اور جو دل میں ہو اسکو) جانتا ہے جب تم میں سے دو ٹکڑیوں نے ہمت ہار دینا چاہی[10] اور اللہ انکا مددگار رہتا[11] اور مسلمانوں کو چاہیے اللہ پر بھروسا رکھیں[12] اور البتہ اللہ تو (ایک سال پہلے) بدر میں تمہاری مدد[13] کرچکا تھا اسوقت تم تھوڑے سے تھے (یا بے سامان) تو اللہ کا شکر گذار بننے کے لیے اس سے ڈرو[14] جب تو مسلمانوں سے کہہ رہا تھا کیا تم کو بس نہیں اللہ تین ہزار فرشتوں کو تمہاری مدد کے لیے بھیجدے وہ آسمان سے اُتریں کیوں نہیں (یہ تم کو بس ہیں) اگر

ف۱ عرب میں چار مہینے حرام یعنے ادب کے کہلاتے تھے ذیقعدہ ذی الحجہ اور محرم اور رجب ان مہینوں میں لڑائی اور لوٹ کھسوٹ بند ہو جاتی قافلے امن سے گذرتے ۱۲ ف۲ جیسے مشرکوں نے مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکا ۱۲ ف۳ یعنے مسجد حرام خانہ کعبہ کی مسجد اس میں عبادت کے لیے نہ آنے دینا ۱۲ ف۴ آن حضرت صلعم اور مہاجرین مسجد حرام ہی کے رہنے والے تھے مشرکوں نے ستا ستا کر اُن کو وہاں سے نکالا آخر مدینہ میں آ کر پڑے اللہ تعالیٰ اُن کافروں کو الزام دیتا ہے کہ تم مسلمانوں پر وہ بھی شبہ کی وجہ سے کیا طعنہ مارتے ہو کہ انہوں نے ماہ حرام میں لڑائی کی تو اس سے بڑھکر بڑے بڑے گناہ کیئے ہیں ۱۲ ف۵ مطلب یہ ہے کہ اول تو انکا شرک و کفر ہی کیا کم گناہ تھا تمہارے گناہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھا دوسرے اس سے بھی زیادہ بدتر یہ ہے کہ وہ تم کو بھی دین حق سے برگشتہ کرانے کے فکر میں ہیں اور اسی غرض سے سدا تم سے لڑتے رہتے ہیں تو ایسے بدمعاشوں سے گو وہ ماہ حرام ہی میں ہو لڑنا کوئی گناہ نہیں ہے ۱۲ ف۶ اس آیت سے یہ نکلا کہ مسلمان اگر مرتد ہو جاوے یعنے اسلام سے برگشتہ تو اس کے اعمال اسی صورت میں اکارت ہونگے جب کفر پر مرے اور جو پھر مسلمان ہو جاوے تو اسکے اگلے اعمال کا ثواب قائم رہیگا۔ امام شافعی اور اہل حدیث کا یہی قول ہے ۱۲ ف۷ اس آیت سے صحابہ کرام کی جنہوں نے آن حضرت صلعم کے ساتھ ہجرت کی اور جہاد کیا بڑی فضیلت نکلتی ہے اور ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو صحابہ کرام کے ساتھ بے ادبی کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کی نیک باتوں کو تو دیکھو کہ مال چھوڑا وطن چھوڑا عزیزوں کو چھوڑا اور اللہ کے رسول کی رفاقت اختیار کی پھر خدا کی راہ میں جان بھی دینے کو مستعد ہوئے ان بڑی بڑی نیکیوں کے ساتھ اگر ان سے کوئی غلطی بھی ہو گئی کہ ماہ حرام میں لڑ بیٹھے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے ۱۲ ف۸ تم دشمن کے ڈر سے یا موت سے بچنے کے لیے کچھ فائدہ نہیں ۱۲ ف۹ جو کوئی جہاد سے بیٹھ رہے اسکی سب باتیں سنتا ہے اور اسکا سب حال جانتا ہے کہ اس کا عذر معقول ہے یا نہیں ۱۲ ف۱۰ اور جو دل میں ہو وہ جانتا ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

٤ | آل عمران | ١٤

إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَائِبِينَ ۝ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ۝

تم (میدان جنگ میں) جمے رہو اور (اللہ سے) بچتے رہو اور دشمن اسی دم تم پر چڑھ آئیں تو تمہارا مالک پانچ ہزار فرشتوں سے جن پر نشان ہوگا تمہاری مدد کریگا اور اللہ تعالے نے یہ مدد اسلیے بھیجی کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمہارے دلوں کو اس سے تسلی ہو ورنہ فتح تو خدا ہی کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا (دوسرا مطلب یہ تھا) کہ کافروں کے ایک گروہ کو کاٹ ڈالے یا انکو ذلیل کرے وہ نامراد ہو کر لوٹ جائیں (اے پیغمبر) تجھے اس کام میں کوئی دخل نہیں یا انکو توبہ نصیب کرے (وہ مسلمان ہو جائیں) یا انکو عذاب کرے اس لیے کہ وہ ناحق پر ہیں ف

اور ہمت مت ہارو نہ آزردہ ہو اور اگر تم ایماندار ہو تو (اخیر میں) تم ہی غالب ہوگئے ف اگر (اس لڑائی میں) تم زخمی ہوئے تو (بیدل مت ہو) وہ لوگ (کافر) بھی ایسے ہی (جنگ بدر میں) زخمی ہو چکے ہیں ف یہ (دنیا کے) دن ہیں جنکو ہم الٹ پھیر کر لوگوں پر لاتے ہیں ف اور (یہ جو کافروں کو اب کے فتح ہوئی) اسلیے (بھی تھی) کہ اللہ تعالی ایمان والوں کو الگ کرے (دیکھ لے) ف اور چند لوگوں کو تم میں سے شہادت کا درجہ عطا فرمائے اور اللہ تعالی ظالموں کو (یعنی کافروں کو) پسند نہیں کرتا ف اور اسلیے کہ اللہ ایمان والوں کو پرکھ لے اور کافروں کو (بالکل) ستیاناس کر دے ف

ؔ | ؔ | ١٥

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَآتَاهُمُ

اور کئی پیغمبروں کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے لڑے ہیں پھر جو تکلیف انکو اللہ کی راہ میں پہونچی اس سے وہ ہمت نہیں ہارے نہ سست ہوئے نہ (اپنے دشمن سے) دب گئے اور اللہ تعالی ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے ف اور انہوں نے جب کہا یہی کہا مالک ہمارے ہمارے گناہ (کبیرہ) اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام میں (یعنے صغیرہ) بخشدے اور (دشمنوں کے مقابلہ میں) ہمارے پاؤں جما دے اور کافر لوگوں پر ہمکو فتح دے پھر اللہ تعالے

ف میری بات نہ سننے اور بھاگنے سے ۱۲ ف یعنے شک کے بہت یا کم ہونے سے کچھ نہیں ہوتا فتح اور شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے مگر انسانی طبیعت یہ ہے کہ جب سامان پورا ہوتا ہے تو دل کو تسلی رہتی ہے اسلیے خداوند کریم نے پانچ ہزار فرشتوں کو بھیجدیا ۱۲ ف ایسا ہی ہوا کہ بدر کے دن کافروں کے کئی سردار مارے گئے ستر قتل ہوئے اور ستر قید ہوئے اور جو باقی رہ گئے تھے [illegible] ہل گئی ۱۲ ف یعنے اللہ تعالی کا اختیار ہے انکو کاٹ ڈالے یا ذلیل کرے یا مسلمان بنادیوے یا پھر عذاب نازل کرے تم کو ان باتوں میں کوئی دخل نہیں ہے۔ ہوا یہ تھا کہ جب جنگ احد میں آخر کار مسلمانوں کو شکست ہوئی تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمانے لگے یا اللہ ابوسفیان پر لعنت کر یا اللہ حارث ابن ہشام پر لعنت کر یا اللہ سہیل ابن عمرو پر لعنت کر یا اللہ صفوان ابن امیہ پر لعنت کر یہ سب کافروں کے سردار تھے تب یہ آیت اتری ۱۲ ف جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور بہت سے زخمی ہوئے مسلمانوں کو بڑا رنج ہوا اللہ تعالی نے انکو تسلی دیا کہ رنج کیوں کرو اور ہمت کیوں ہارے دیتے ہو اگر تم سچے مسلمان ہو تو تمہارا ہی بول بالا ہوگا ایسا ہی ہوا کہ جنگ احد کے بعد ہر لڑائی میں مسلمان ہی غالب ہوتے رہے ۱۲ ف جیسے تمہارے ستر لوگ اس لڑائی میں مارے گئے ویسے ہی مشرکوں کے بھی ستر بڑے بڑے لوگ جنگ بدر میں مارے گئے تھے باوجود اسکے وہ تمسے لڑنے کو آئے اور ہمت نہ ہارے تو تم تو مسلمان ہو کیا کافروں سے بھی گئے گذرے [illegible] کرانے سے نقصان پر ہمت ہار دوگے اور رنجیدہ ہو کر بیٹھ رہوگے ۱۲ ف ایک دن ایک کی فتح ہوتی ہے دوسرے کی شکست پھر ایک دن دوسرے کی فتح ہوتی ہے اور اگلے کی شکست ۱۲ ف لفظی ترجمہ تو یوں ہے کہ اللہ تعالی ایمان والوں کو معلوم کرے مگر اللہ تعالی کو تو ازل ہی سے سب معلوم تھا کون سچا ہے کون جھوٹا ہے مطلب یہ ہے کہ ہمکو ظاہر کر کے دکھلا دیوے ۱۲ ف بعض مسلمان شہادت کی آرزو کرتے تھے اور دعا کرتے تھے یا اللہ پھر جنگ ہو اور ہم تیری راہ میں مارے جاویں اللہ تعالی نے انکی دعا قبول کی وہ جنگ احد میں شہید ہوئے ۱۲ ف کیونکہ وہ اس فتح پر مغرور ہو کر پھر لڑنے کو آویں گے اور اب کے وہ مار کھاویں گے جو ہمیشہ یاد رہے گی ۱۲ ف اس آیت سے اللہ تعالی نے مسلمانوں کو تشفی دیا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بہت سے پیغمبر ایسے گذر چکے ہیں جنکے ساتھ ہو کر [illegible] کیا ہے اور کافروں نے سخت سخت مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور دشمن کے سامنے [illegible]

اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔
سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا
وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ
وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ
تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ
وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ
يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ
ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ
عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ
عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ
اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا
تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ
وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ ثُمَّ اَنْزَلَ
عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا
يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ
قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ
هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ
الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا
يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا

نے دنیا میں انکا فائدہ کیا اور آخرت میں اچھا خاصا ثواب دیا
اور اللہ تعالیٰ نیکوں سے محبت رکھتا ہے ف۱
اب ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالدینگے کیونکہ انہوں نے
اسکو اللہ کا شریک بنایا جسکے (شریک ہونے کی) اس نے کوئی
سند نہیں اتاری اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا برا
ٹھکانا ہے ف۲ اور اللہ نے تو اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم اس کے
حکم سے کافروں کو بیدم کر رہے تھے ف۳ جب تمنے بودا پن کیا اور حکم
میں جھگڑا نکالا اور نافرمانی کی جو چاہتے تھے (یعنے فتح) اسکو
دیکھ لینے کے بعد کوئی تو تم میں سے دنیا چاہتا تھا اور کوئی تم
میں سے آخرت کا طالب تھا پھر خدا نے تمکو آزمانے کو پیچھے کافروں
کی طرف سے پھیر دیا اور البتہ تم کو معاف کر دیا ف۴ اور اللہ تعالیٰ ایمان
والوں پر فضل کرتا ہے ف۵ (اسوقت) جب تم بھاگے چلے جاتے
تھے ف۶ اور مڑ کر کسی کو نہیں دیکھتے تھے (یا کہیں ٹھیرتے نہ تھے)
اور پیغمبر تم کو پیچھے کھڑا بلا رہا تھا آخر خدا نے تم کو دوسرے غم
میں مبتلا کیا ف۷ (اس میں یہ حکمت تھی) کہ جو چیز ہاتھ سے جاتی رہی ف۸
اس پر رنج نہ کرو ف۹ اور نہ اس پر جو تم کو پیش آئے ف۱۰ اور جو تم کرو اللہ
کو اسکی خبر ہے پھر غم کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمکو اطمینان دیا تم
میں سے بعضوں کو اونگھ آنے لگی اور بعضوں کو جان کی فکر لگ گئی
وہ اللہ تعالیٰ کی نسبت جھوٹے جاہلوں کے سے خیال کر رہے تھے
کہہ رہے تھے کیا اب بھی کچھ ہم کو ملنا ہے (اے پیغمبر) کہدو
کام سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے (وہی فتح دیتا ہے
وہی شکست) اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپائے ہوئے
ہیں جنکو تجھ پر نہیں کھولتے کہتے ہیں اگر ہم کو کچھ ملنے
والا ہوتا ف۱۱ تو ہم یہاں مارے کیوں جاتے (اے پیغمبر)

ف۱ دنیا کا فائدہ یہ ہے کہ لوٹ کا مال ملا لونڈی غلام ہاتھ لگے سلطنت اور حکومت ملی اور آخرت کا ثواب بہشت اور وہاں کی نعمتیں ۱۲ ف۲ جب جنگ احد سے کافر فارغ ہو کر مکے کی طرف لوٹے تو راہ میں بہت شرمندہ ہوئے کہ ہمنے یہ کیا کیا جو تھوڑے سے مسلمان وہ بھی خستہ اور زخمی رہ گئے تھے انکو تمام کر دینا تھا قصہ پاک ہو جاتا اب پھر وہ قوت پاکر لڑائی کو مستعد ہونگے اور دوبارہ لوٹنے کا قصد کیا اور ادھر آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان ہی خستہ اور زخمی مسلمانوں کو جن کی ہمت و جرأت پر ہزار آفرین ہے اپنے ساتھ لیکر کافروں کا تعاقب کیا کافروں نے جب یہ خبر سنی کہ خود مسلمان ہم سے لڑنے کو آتے ہیں تو انکے دلوں میں ایسی ہیبت سمائی کہ لوگ دم دبا کر مکہ میں جا گھسے اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ مدینہ میں تشریف لائے اللہ تعالیٰ اس آیت میں مسلمانوں پر اپنا احسان جتلاتا ہے کہ تم گھبراؤ نہیں اب ہم کافروں کے دل میں تمہارا رعب ڈالے دیتے ہیں وہ تم سے مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں کرینگے ایسا ہی ہوا ۱۲ ف۳ یعنے قتل کر رہے تھے شروع جنگ میں ایسا ہی ہوا کہ مسلمان غالب ہوئے اور کافر مغلوب ۱۲ ف۴ ورنہ اس نافرمانی کا تمپر عذاب اترتا ۱۲ ف۵ یہ سارا قصہ اوپر گذر چکا ہے ہوا یہ تھا کہ جنگ احد میں بھی اول اول مسلمانوں ہی کا غلبہ تھا اور کافروں کو شکست ہوئی مگر اخیر میں جو خرابی ہوئی وہ صرف اس حکم کی نافرمانی کی وجہ سے آنحضرت صلعم نے قطعی حکم عبد اللہ ابن جبیر اور انکے ماتحت سپاہیوں کو دیا تھا کہ تم اس مقام سے نہ ہلنا خواہ ہماری فتح ہو یا ہماری شکست لیکن ان لوگوں نے جب دیکھا کہ فتح ہو گئی تو لوٹ کی طمع میں اپنا مورچہ چھوڑ کر چلدیئے عبد اللہ ابن جبیر نے سمجھایا بھی لیکن ایک نہ سنی خالد بن ولید نے جو اسوقت تک کافر تھے یہ موقع پا کر عقب سے حملہ کیا اور جنگ کا نقشہ بالکل بگڑ گیا مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے وہ بھاگ نکلے اور آنحضرت صلعم بھی زخمی ہو کر ایک گڑھے میں گر گئے یہ آیت اسوقت اتری جب بعضے مسلمان کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہم سے فتح کا وعدہ کیا تھا ہم کو شکست کیونکر ہوئی یعنے اسکا وعدہ تو سچا تھا وہ پورا ہوا تم نے اپنی فتح خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لی پھر تم نے جو نافرمانی کی اور رسول کا کہنا نہ مانا تو اسکی سزا میں تم کو شکست ہوئی اور جو کچھ نقصان ہوا وہ ہوا ۱۲ ف۶ پہاڑ پر چڑھے جاتے تھے ۱۲۔ باقی در ضمیمہ۔

مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَ لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝

کہدے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی قسمت میں مارا جانا لکھا تھا وہ اپنے گرنے کی جگہوں میں نکل کر آجاتے ف اور (اس شکست میں ایک حکمت یہ تھی) کہ اللہ تعالےٰ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اس کو (تمہارے دل کی باتوں کو) آزمالے اور تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسکو صاف کردے اور اللہ کو تو دل کی سب باتیں معلوم ہیں ف جسدن دو فوجیں گتھ گئیں اسدن جو تم میں سے (یعنے مسلمانوں میں سے) بھاگ نکلے انکو شیطان نے کچھ انکے کیے کی شامت میں بہکا دیا اور البتہ اللہ نے انکو معاف کر دیا بے شک اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے ف

۴	آل عمران	۱۷

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا ۚ لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ وَ لَىِٕنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝ وَ لَىِٕنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

مسلمانو تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جو کافر ہیں اور اپنے بھائی بندوں کے حق میں جب وہ سفر یا جہاد کو جاتے ہیں یوں کہتے ہیں اگر ہمارے پاس رہتے تو نہ (سفر میں) مرتے نہ (جہاد میں) مارے جاتے (تم انکی طرح ایسا اعتقاد مت رکھو) کیونکہ اللہ تو انکے دلوں میں ایسے اعتقاد سے (ساری عمر) حسرت رکھنا چاہتا ہے ف اور جلانے مارنے والا اللہ ہے (سفر اور جہاد سے کوئی نہیں مرتا) اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے اور اللہ کی راہ میں اگر تم مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت (جو تم کو ملے گی) اس سے بہتر ہے جو وہ (کافر) بٹورتے ہیں اور تم مرو یا مارے جاؤ (ہر حال میں) اللہ کے پاس اکٹھا ہونا ہے ف

۴	۴	۱۷

اَوَ لَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ یَوْمَ

کیا جب اُحد کے دن (تم پر ایک مصیبت آئی کہ ستر آدمی تمہارے مارے گئے) جسکی دونی تم (اپنے دشمنوں کو) پہونچا چکے ہو تو تم (گھبرا گئے اور بے دل ہو کر) کہنے لگے یہ (مصیبت) کہاں سے آئی (اے پیغمبر) کہدے یہ مصیبت خود تم نے اپنے اوپر

ف یعنے جہاں پر خدا نے انکی موت لکھی تھی وہاں آجاتے ضرور آجاتے کیونکہ تقدیر سے مفر نہیں ہے جہاں کی مٹی ہوتی ہے موت وہاں لے جاتی ہے ۱۲ ف لوگوں پر کھول سکے کون سچے مسلمان ہیں کون منافق بدخواہ ۱۲ ف تمہارے کسوٹی پر کس دے وسوسوں اور شیطانی خیالات سے پاک کردے ۱۲ ف مگر اس نے تم لوگوں پر کھولنے کے لیے یہ سب کارروائی کی تاکہ تم بھی جان لو کہ فلاں فلاں منافق ہیں اور دل میں مسلمانوں کے دشمن ہیں ظاہر میں تمہارے شریک ہیں ایسا ہی ہوا کہ احد کی لڑائی بگڑنے سے یہ سارا بھنڈارا پھوٹ گیا اگر مسلمانوں کی پوری جیت رہتی تو یہ بات نہ کھلتی ۱۲ ف ایک مسلمانوں کی ایک کافروں کی یعنے جنگ احد میں ۱۲ ف انکے کیے کی شامت یعنے پیغمبر کی مخالفت اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ شکست ہوئی مطلب یہ ہے کہ بعضے مسلمان جو اس دن بھاگ کھڑے ہوئے وہ اس وجہ سے نہیں بھاگے کہ اسلام سے پھر گئے تھے یا منافق تھے بلکہ شامت نفس اور شیطان کے بہکانے سے یہ گناہ ان سے سرزد ہوا جسکو اللہ نے معاف کر دیا اب کوئی گناہ ان پر نہیں ہے کہتے ہیں اس جنگ میں آنحضرت صلعم کے پاس صرف تیرہ آدمی رہ گئے بعضوں نے کہا چودہ سات مہاجرین اور سات انصاری تو مہاجرین میں سے ابوبکر صدیق رضا اور عمر فاروق رضا اور علی مرتضیٰ اور طلحہ بن عبید اللہ رضا اور عبدالرحمن ابن عوف رضا اور زبیر بن عوام رضا اور سعد بن ابی وقاص رضا تھے اور حضرت عثمان بن عفان بھی ان لوگوں میں شامل تھے جو بھاگ گئے تھے رضی ایک یہ طعنہ بھی حضرت عثمان پر کرتے ہیں مگر ان کا جواب خود قرآن شریف دے رہا ہے اللہ نے انکو معاف کر دیا پھر معافی کے بعد کسی گناہ کا طعنہ دینا نری نادانی اور حماقت ہے ۱۲ ف ظاہر میں اپنے کو مسلمان کہتے ہیں لیکن دل میں کافر ہیں ۱۲ ف تمہارے دلوں میں یعنے اللہ نے جو انکو ایسا ضعیف الاعتقاد کر دیا تو اس کی غرض یہ ہے کہ وہ ساری عمر ایسے ہی ہائے ہائے کرتے رہیں ہائے فلانا سفر کو کیوں گیا ہائے وہ لڑائی میں کیوں گیا اور ہمیشہ اسی رنج میں رہیں اور تم کو اس حسرت اور افسوس سے بچا دیا ۱۲ ف تو مرنے یا مارے جانے سے گھبراؤ نہیں جاؤ گے پھر کا ہیکو ڈریں اپنے مالک کے پاس ہر طرح جانا ہے ۱۲ ف بدر کے دن ستر مارے اور ستر قید کیے ۱۲ ف کہ اتنے مسلمان ایسے گئے اور شکست ہوئی حالانکہ اللہ کے پیغمبر ساتھ ہیں ۱۲

٤	آل عمران	١٨	

الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ

ڈالی بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور جسدن دو فوجیں بھڑ گئیں یعنے اُحد کے دن) اس دن جو مصیبت تمکو پیش آئی وہ اللہ کے حکم سے آئی اور اسلیے کہ اللہ ایمان والوں کو ظاہر کر دے اور اسلیے کہ اللہ منافقوں کو ظاہر کر دے اور ان سے (یعنے منافقوں سے) کہا گیا آؤ اللہ کی راہ میں (یعنے اسکی رضامندی کے لیے) لڑو (اگر تم سچے مسلمان ہو) یا دشمنوں کو تو ہٹاؤ تو وہ کہنے لگے اگر ہم یہ سمجھتے کہ لڑائی ہوگی تو تمہارے ساتھ رہتے وہ لوگ اسدن ایمان سے اتنے نزدیک نہ تھے جتنے کفر کے نزدیک تھے منہ سے ایسی بات کہتے ہیں جو انکے دلمیں نہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ (اپنے دلمیں) چھپاتے ہیں انہی لوگوں نے یہ کہا کہ خود تو بیٹھ رہے اور اپنے بھائیوں کو کہتے ہیں اگر ہماری بات سنتے تو مارے نہ جاتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدے بھلا اگر تم سچے ہو تو (اوروں کو جانے دو) خود اپنے اوپر سے موت کو تو ٹال دو (اے پیغمبر) جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انکو مردہ مت سمجھ وہ اپنے مالک کے پاس زندہ ہیں انکو روزی ملتی ہے اور اللہ نے جو اپنے فضل سے انکو دیا ہے اس پر خوش ہیں اور جو لوگ ابھی انکے پاس نہیں پہونچے انکے پیچھے ہیں انکی خوشی مناتے ہیں کہ نہ انکو ڈر ہوگا نہ غم اللہ کی نعمت اور فضل کی خوشی کر رہے ہیں اور اسکی خوشی کر رہے ہیں) کہ اللہ تعالے مسلمانوں کا ثواب نہیں کھوتا

جو لوگ لڑائی میں زخمی ہوئے اور پھر بھی اللہ اور اسکے رسول کا کہا مانا ان میں جو نیک اور پرہیزگار ہیں انکو بڑا ثواب ملے گا یہ وہ لوگ ہیں جن سے لوگوں نے کہا تمہارے مقابلہ کے لیے (مشرک) لوگوں نے لشکر اور سامان جمع کیا ہے تو انسے ڈرو یہ سنکر انکا ایمان اور بڑھ گیا اور وہ کہنے لگے اللہ ہمکو بس کرتا ہے اور اچھا کام بنانے والا ہے پھر اللہ کی بڑی نعمت (صحت و سلامتی) اور اس کا فضل (دنیا کا فائدہ) لیکر لوٹ آئے ان کو کوئی تکلیف نہیں

ف کسی اور کی طرف سے نہیں آئی خود کردہ را چہ علاج ۱۲ ف خود تم نے اپنے اوپر ڈالی یعنے نہ تم آں حضرت صلعم کی حد دل حکمی کرتے اور گھاٹی کے مورچہ کو چھوڑتے نہ یہ آفت آتی ۱۲ ف لفظی ترجمہ تو یوں ہے کہ اللہ تعالے معلوم کرے ایمان والوں کو مگر اللہ کو تو پہلے سے سب معلوم تھا تو مطلب یہ ہے کہ اللہ تو جو بات اسکے علم میں تھی اسکو ظاہر کر دیوے اور سب لوگوں پر کھول دیوے ۱۲ ف منافقوں کا سردار عبداللہ ابن ابی ابن سلول تھا عبداللہ ابن عمرو بن حرام انصاری نے اس سے یہ کہا مطلب یہ کہ ہمارے ساتھ ہو کر لڑو اگر تم مومن ہو جیسا زبان سے کہتے ہو اور اگر خیر تم کو لڑنا منظور نہیں ہے تو ہمارے ساتھ تو رہو تاکہ دشمن ہمارا لشکر بہت سمجھ کر ہٹ جاوے ۱۲ ف منافقوں نے یہ بہانہ کیا کہ لڑائی ہوتی معلوم نہیں ہوتی اور آنحضرت صلعم اور صحابہ کو چھوڑ کر چلے آئے یہ بھی انکی ایک مکاری تھی کس لیے کہ کافر استقدر دور دراز مقام سے لشکر جمع کر کے آئیں اور بدر کا غصہ ان کے دلوں میں بھرا ہوا ہو اور پھر بے لڑے واپس جائیں یہ عقل کے خلاف تھا ۱۲ ف یعنے بہ نسبت ایمان کے کفر سے زیادہ نزدیک ہو گئے تھے حالانکہ منافق پہلے ہی سے مومن نہ تھے مگر جو لوگ بھولے بھالے تھے وہ تو ان کا ظاہری حال دیکھ کر ان کو مومن سمجھتے تھے لیکن احد کے دن انہوں نے جو کام کیا مسلمانوں کو چھوڑ کر چلے آئے تو ان لوگوں کو بھی معلوم ہو گیا کہ انکے دل کفر کی طرف زیادہ مائل ہیں اور ان کا پردہ اٹھ گیا ۱۲ ف بلکہ دل میں انکے خلاف ہی جیسے ایمان کا دعوی کرتے ہیں اور دل میں کفر بھرا ہے یا کہتے ہیں کہ آج لڑائی ہوتی معلوم نہیں ہوتی حالانکہ دل میں انکو یقین ہے کہ ضرور لڑائی ہوگی ۱۲ ف ان کی نفاق اور شرارت اور مکاری کو ۱۲ ف جو جنگ میں مارے گئے ۱۲ ف بھائیوں سے مراد ان منافقوں کے عزیز اور رشتہ دار ہیں جو جنگ میں مارے گئے یعنے منافق آپس میں یہ کہتے ہیں کہ جو لوگ مارے گئے وہ اگر ہمارا کہا مانتے تو نہ مارے جاتے مطلب یہ ہے کہ جب تم ان لوگوں کا قتل ہونا روک سکتے تھے تو اپنی ہی موت کو کیوں نہیں روکتے موت آتے ہی زمین سے مر جاتے ہو کچھ بس نہیں چلتا جب اپنے تئیں نہیں بچا سکتے تو دوسروں کو کیا بچا لو گے ۱۲ باقی اللہ تعالے علیم

نمبر	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۔ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔	پہونچی اور اللہ تعالی کی مرضی پر چلے (اس کے رسول کے حکم پر) اور اللہ کا فضل بڑا ہے[1] یہ تو شیطان تھا جو اپنے دوستوں سے (تم کو) ڈراتا تھا[2] تم اگر سچے مسلمان ہو تو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔
۴	آل عمران	۲۰	فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۔	پھر[3] جن لوگوں نے اپنا وطن چھوڑا[4] اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے[5] اور لڑے اور میری راہ میں مارے گئے البتہ میں انکے گناہوں کو (ان پر سے) میٹ دونگا (یا اتار دونگا) اور انکو ایسے باغوں میں لیجاؤں گا جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں یہ اللہ کے پاس سے انکو بدلہ ملیگا اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے
〃	〃	〃	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔	مسلمانو صبر کرو[6] اور صبر میں (اپنے دشمنوں پر) غالب آؤ اور ان سے زیادہ صبر کرو اور مورچہ پر جمے رہو[7] اور اللہ سے ڈرتے رہو اس لیے کہ مراد کو پہونچو (جنت اور مغفرت تم کو نصیب ہو)
۵	النساء	۱۰	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۔ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۔ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۔ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ	مسلمانو اپنا بچاؤ لیے رہو[8] اور جتھے جتھے نکلو یا سب ملکر نکلو[9] اور تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ وہ (جہاد کے لیے نکلنے میں) ضرور دیر کرے گا[10] پھر اگر (اتفاق سے) تم پر کوئی مصیبت آن پڑی[11] تو کہیگا اللہ نے مجھ پر فضل کیا میں انکے ساتھ موجود نہ تھا اور اگر تم پر خدا کا فضل ہو (فتح ہو لوٹ کا مال ملے) تو اس طرح کہے گا جیسے تم میں اور اس میں (کبھی کی) دوستی نہ تھی کاش میں بھی انکے ساتھ ہوتا[12] اور خوب فائدہ کماتا جو لوگ دنیا کی زندگی کو دے کر آخرت لیتے ہیں انکو اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے اور جو کوئی اللہ (تبارک وتعالے) کی راہ میں[13] لڑے (نہ دنیا کے واسطے) پھر وہ (لڑائی میں) مارا جاوے یا (دشمنوں پر) غالب ہو (ہر حال میں) ہم اسکو بڑا ثواب دیں گے

ف۱ بعضوں نے کہا نعمت سے دنیا کا فائدہ اور فضل سے آخرت کا ثواب مراد ہے ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی یعنی نکوئی مارا گیا نہ کوئی زخمی ہوا لڑائی ہی نہیں ہوئی اور ہر مسلمان اپنے وعدہ کے سچے رہے ابوسفیان اور مشرکین ہی وعدہ خلاف کہلائے ۱۲ ف۲ جو کہتا تھا کہ کافروں نے تم سے جنگ کرنے کے لیے بہت سامان اور لشکر جمع کیا ہے ۱۲ ف۳ یعنے خود شیطان نعیم بن مسعود کی صورت میں یا خود نعیم یا ابوسفیان ۱۲ ف۴ اپنے رفیقوں کا ڈر اور کہتا تھا اپنے یاروں کا ڈر بتاتا تھا ۱۲ ف۵ اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت اختیار کی یعنے ہجرت کی ۱۲ ف۶ یعنے اسلام لانے کے سبب سے کافروں نے انکو تکلیف دی مراد مہاجرین ہیں ۱۲ ف۷ کافروں کی ایذا دہی پر یا اپنے دین پر یا خدا کے حکم پر یا بلا پر یا جہاد پر یا فرض ادا کرنے پر یا قرآن پڑھنے پر یا قرآن وحدیث کی پیروی کرنے پر ۱۲ ف۸ ہمیشہ جہاد کے لیے مستعد رہو اور سامان جنگ تیار رکھو ۱۲ ف۹ یعنے ہتھیار ہر وقت اپنے پاس رکھو یا جنگ کے لیے تیار اور مستعد رہو یا دشمنوں سے ہوشیار رہو ۱۲ ف۱۰ یعنے جب لڑائی کے لیے جاؤ تو اکا دکا مت جاؤ بلکہ دس دس یا زیادہ کی ٹکڑیاں مل جل کر چلو ایسا نہ ہو کہ دشمن اکا دکا کو پاکر تم کو [illegible] کرے یا سارا لشکر سب ملکر ایک ساتھ چلو ۱۲ ف۱۱ یا دیر کرا دے گا دوسرے مسلمانوں کو جیسے عبداللہ بن ابی منافقوں کا سردار ۱۲ ف۱۲ مثلاً زخمی ہو یا مارے جاؤ یا شکست ہو ۱۲ ف۱۳ ورنہ میں بھی مارا جاتا یا زخمی ہوتا ۱۲ ف۱۴ یہ تمہاری فتح کی اسے خوشی نہ تمہارے فائدے سے غرض بس اسکو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے اگر ذرہ سی بھی دوستی ہوتی ہے تو دوست کی کامیابی کی خبر سنکر آدمی خوشی کرتا ہے یہ نہیں کرتا اپنی ہی فکر میں لگا ہے اپنے ہی فائدے سے غرض اگر وہ سچا مسلمان اور مسلمانوں کا دوست ہوتا تو پہلے یہ رنج کرتا کہ جہاد کے ثواب سے محروم رہا اس کا تو رنج نہیں بس یہی رنج ہے کہ ہائے دنیا کا فائدہ جاتا رہا بس معلوم ہوا کہ بندہ نان ہے دو صاحب ایمان منافق کی یہ صفت ہے ۱۲ ف۱۵ اسکا بول بالا کرنے کے لیے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝	اور مسلمانو! تمکو کیا ہوگیا ہے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کے (چھڑانے کے) لیے (کافروں سے) نہیں لڑتے جو کہہ رہے ہیں[ف] مالک ہمارے ہم کو اس بستی سے نکال جہاں کے لوگ ظالم ہیں[ف] اور ہماری حمایت پر کسی کو اپنی طرف سے کھڑا کر اور ہماری مدد کے لیے کسی کو اپنی طرف سے مقرر کر جو لوگ ایماندار ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں[ف] تو شیطان کے دوستوں سے لڑو بیشک شیطان کا مکر (وفریب) بودا ہے[ف]
۵	النساء	۱۱	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۟ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ	(اے پیغمبر) تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو حکم ہوا اپنے ہاتھ روکے رہو (یعنے لڑائی نہ کرو) اور نماز ادا کرتے رہو زکوٰۃ دیتے رہو[ف] پھر جب انپر جہاد فرض ہوا تو ایک فرقہ ان میں کا لوگوں سے ایسا ڈرنے لگا (یعنے کافروں سے) جیسے وہ خدا سے ڈرتا تھا یا اس سے بھی زیادہ ڈرنے لگا اور کہنے لگا پروردگار تو نے جہاد کیوں ہمپر فرض کیا ہمکو اپنی موت سے مرنے دیا ہوتا جو نزدیک ہے (اے پیغمبر) کہدے دنیا کا مزہ چند روزہ ہے اور پرہیزگار (خداترس) کے لیے آخرت بہتر ہے[ف] اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی تمپر ظلم نہ ہوگا تم جہاں رہو موت تم کو پکڑے گی[ف] گو کیسے ہی مضبوط قلعوں میں رہو[ف]
،،	،،	،،	فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝	تو (اے پیغمبر) اللہ کی راہ میں (کافروں سے) لڑ گو تو اکیلا رہ جائے[ف] تو اپنی ہی ذات کا ذمہ وار ہے اور مسلمانوں کو بھی (لڑنے کی) رغبت دلا بہت قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کے جنگ ہی کو روک دے[ف] اور اللہ کا زور بہت زیادہ ہے[ف] اور اسکا عذاب بھی بہت سخت ہے[ف]
،،	،،	۱۲	وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى	اللہ یہ چاہتے ہیں کہ جیسے وہ کافر ہوگئے تم بھی کافر ہو کر (گمراہی اور کفر میں) سب برابر ہو جاؤ تو جب تک یہ لوگ اللہ کی راہ میں اپنا

ف مکہ میں کافروں کی قید میں تھے اور سختی اور تکلیف اٹھا رہے تھے ۱۲ ف۲ تنگ آکر یہ دعا کر رہے ہیں ۱۲ ف۳ یعنے کافر اور مشرک یا ہمارے اوپر ظلم کر رہے ہیں ۱۲ ف کئی مسلمان مکہ میں کافروں کی قید میں تھے کافر ان کو سخت سخت تکلیفیں دیتے وہ بیچارے مصیبتیں جھیلتے اور تنگ آکر روز دعائیں کرتے یا اللہ کب ان ظالموں کا ستیاناس ہوگا اور کب ہم کو ان کے پنجہ ظلم سے نجات ملیگی ۱۲ ف ایماندار کو سب سے زیادہ اللہ کی رضامندی کا خیال ہوتا ہے انسان سرکا بنایا ہوا ڈھانچہ ہی کیا گرانا بغیر اللہ کے حکم کیا ماندار کبھی پسند نہ کریگا جو بے ایمان اور کافر ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے غرض نہیں وہ اپنے فائدے کے لیے ہر ایک کام کرتا ہے ملک مال اور دولت کی طمع میں اللہ کے بندوں کی جان لیتا ہے کبھی اپنی ذاتی خواہشوں کو پورا کرنے کے لیے دنیا ہی ہوتا شیطان کی راہ میں لڑتا ہے ۱۲ ف یعنے اللہ کی مدد کے سامنے اس کے مکر کی کچھ حقیقت نہیں اگرچہ آدمیوں کی نسبت اس کا مکر بہت بڑا ہے ابن عباس رضہ نے کہا جب تم شیطان کو دیکھو تو اس سے مت ڈرو اسپر حملہ کرو مجاہد رح نے کہا نماز میں مجھکو شیطان دکھلائی دیتا میں ابن عباس رضہ کا کہنا یاد کرکے اس پر حملہ کرنا چاہتا وہ غائب ہو جاتا ۱۲ ف ابتدائے اسلام میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف رکھتے تھے اور صحابہ تھوڑے تھے تو کافر بہت ستاتے بعضے مسلمانوں نے آنحضرت صلعم سے درخواست کی کہ لڑائی کا حکم دیجیے تو ان کافروں کو ماریں لیکن اسوقت تک جہاد فرض نہیں ہوا تھا آپ کچھ فکر حکم دیتے آپنے فرمایا نماز پڑھو زکوٰۃ دو یہی تم کو بس ہے اور اپنے ہاتھ روکے رہو اپنے جگہ کرو جسوقت تک صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی دوسرا حکم آوے جب آنحضرت صلعم مدینہ میں تشریف لائے اور جہاد فرض ہوا تو انہیں لوگوں میں سے بعضوں نے لڑائی کے لیے نکلنے میں سستی اور دیر کی اس وجہ سے کہ ان کو دنیا میں کچھ دن اور رہنا تھا بلکہ موت سے ڈر کر اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ۱۲ ف وہ کبھی فنا نہیں ہوتی ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

۵	النساء	۱۳

يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ

وطن نہ چھوڑیں فل ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ اور اگر یہ لوگ نہ مانیں (ہجرت نہ کریں اور کافروں کے شریک رہیں) تو انکو پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ مگر جو لوگ ایسی قوم سے ملگئے ہوں فٹ جن میں اور تم میں عہد ہو فٹ یا وہ لوگ جو تمہارے پاس آگئے جنکے دل (اپنی قوم کے ساتھ ہو کر) تم سے لڑنے میں یا (تمہارے ساتھ ہو کر اپنی قوم سے لڑنے میں بھچکاتے ہیں (تنگ ہیں) فٹ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو بھی تم پر چڑھا دیتا وہ تم سے ضرور لڑتے فٹ پھر اگر ایسے لوگ تم سے الگ رہیں اور لڑیں نہیں اور تمہاری اطاعت کریں تو اللہ نے تمہارے لئے ان کے ستانے کی کوئی راہ نہیں رکھی فٹ اب تم کچھ ایسے لوگ پاؤ گے جو تم سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے بھی فٹ جب انکو کبھی فساد کی طرف بلائیں تو اسی وقت (پلٹ جائیں فٹ ایسے لوگ اگر (لڑائی سے) الگ نہ رہیں اور تمہاری اطاعت نہ کریں اور اپنے ہاتھ (جنگ سے) روک نہ رکھیں تو ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان لوگوں پر تو ہمنے تم کو کھلی دلیل دی ہے فٹ

مسلمانو جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد میں) سفر کرو تو تحقیق کیا کرو فٹ اور جو شخص تم میں سے سلام علیک کرے فٹ اسکو یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے فٹ تم دنیا کا ساز و سامان چاہتے ہو (کہ اسکو مار کر اسکا مال لے لیں گے) تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں فٹ پہلے تو تم خود بھی ایسے ہی تھے فٹ پھر اللہ تعالی نے تم پر احسان کیا تو تحقیق کر لیا کرو بیشک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہیں ہیں اور جہاد سے بیٹھے رہیں ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو اللہ تعالی کی راہ میں اپنے

فل اور مسلمانوں کے ساتھ مدینہ میں آکر نہ رہیں ۱۲ فٹ یعنے ان کی پناہ میں چلے گئے ہوں یا ان سے قسمیہ معاہدہ کر لیا ہو ۱۲ فٹ تو عہد کا توڑنا کسی طرح درست نہیں جیسے اس قوم سے لڑنا نہیں ویسے ہی ان لوگوں سے بھی لڑنا ناجائز ہے جو انکی پناہ اور دوستی میں ہوں جامع البیان میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہلال اسلمی سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ نہ وہ مسلمانوں کی مدد کرے نہ کسی اور قوم کی مسلمانوں کے خلاف اور جو شخص اس سے مل جاوے اس کو بھی پناہ ملیگی تو مراد وہی اسلم کے لوگ ہیں ۱۲ فٹ یہ دوسری طرح کے لوگ ہیں جن سے لڑنا منع ہوا یعنے جو ہر طرح لڑائی کو تنگ ہیں نہ تمہارے ساتھ ہو کر اپنی قوم سے لڑنا پسند کرتے ہیں نہ اپنی قوم کے ساتھ ہو کر تم سے لڑنا چاہتے ہیں اور گھبرا کر تمہارے پاس چلے آتے ہیں یا قید ہو کر آگئے مراد وہ لوگ ہیں جو بدر کے دن مشرکوں کے ساتھ آئے تھے مگر آنحضرت صلعم اور مسلمانوں سے لڑنا انہوں نے پسند نہیں کیا علیحدہ ہو گئے جیسے حضرت عباس رض اور کئی بنی ہاشم کے لوگ ۱۲ فٹ لیکن اللہ تعالی نے یہ نہیں چاہا اور ان کا دل لڑائی سے پھیر دیا ۱۲ فٹ یعنے ان کا قتل کرنا اور مال لوٹنا تم کو درست نہیں ہے ۱۲ فٹ یعنے دونوں کو ملا کر اپنی زندگی آرام سے گزارنا چاہتے ہیں مسلمانوں سے کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور کافروں سے کہتے ہیں ہم اپنے باپ دادا کے طریق پر ہیں موقع کے منتظر اور قابو دیکھ رہے ہیں۔ یہ تہامہ کے چند لوگ تھے جنہوں نے آنحضرت صلعم سے امان چاہی اور کہا کہ ہم ایمان لائے پھر اپنی قوم کے لوگوں سے کہا ہم اپنے پرانے طریق پر ہیں ۱۲ فٹ یعنے شرک یا مسلمانوں سے لڑنے ۱۲ فٹ یعنے کھلا مشرک بن جائیں اور کافروں کے ساتھ ہو کر مسلمانوں سے لڑنے کو موجود ۱۲ فٹ یعنے ان سے لڑنے کی اور ان کو مارنے کی تو صاف وجہ تمہارے پاس موجود ہے کہ یہ منافق ہیں کسی کے ساتھی نہیں منہ دیکھے ہیں موقع کے منتظر رہتے ہیں موقع ملے تو قوم کو زندہ نہ چھوڑیں ایسے موذیوں کو سب سے پہلے مارنا چاہئے ۱۲ فٹ یعنے جو شخص ملے اسکا حال اچھی طرح دریافت کر لیا کرو کہ مسلمان ہے یا کافر بغیر تحقیق کئے جلدی سے ہر ایک کو مار ڈالنا مناسب نہیں ہے شاید وہ مسلمان ہو اگرچہ تحقیق کرنا ہر جگہ واجب ہے سفر میں ہو یا حضر میں مگر چونکہ یہ آیت جس قصہ میں اتری وہ سفر میں ہوا تھا اسلئے سفر کا ذکر کیا ۱۲ باقی آئندہ ضمیمہ

		فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں بیٹھنے والوں پر (جو معذور نہ ہوں) ایک درجہ کی فضیلت دی ہے اور سب سے اللہ نے اچھا وعدہ کیا ہے اور اللہ تبارک وتعالے نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں سے زیادہ ایک بڑا ثواب دیا ہے (وہ کیا ہے) کئی درجے ہیں اللہ تعالے کی طرف سے اور بخشش ہے اور مہربانی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف
النساء	۱۴	اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۝ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	جن لوگوں کی فرشتے جان نکالتے ہیں اور وہ گنہگار ہیں ف تو فرشتے اُنسے کہتے ہیں تم پڑے پڑے کیا کرتے رہے ف وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اس ملک میں بے بس تھے (اسلیے مکہ سے مدینہ کو نہ جا سکے) فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی (یعنے تنگ تھوڑی تھی) تم (اگر مدینہ کو نہیں جا سکتے تھے تو اور کہیں) اسمیں نکل جانا تھا تو ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی مگر جو مرد اور عورتیں اور بچے ایسے بے بس ہیں کہ نہ انکو کوئی تدبیر کرتے بن پڑتی ہے نہ رستہ معلوم ف تو ایسوں کو امید ہے کہ اللہ انکو معاف کر دے (اور ہجرت نہ کرنے کی پرسش نہ کرے) اور اللہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے ف اور جو کوئی اللہ کی راہ میں اپنا وطن چھوڑے ف وہ زمین میں رہنے کی بہت جگہ اور روزی میں کشادگی پائے گا اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالے اور اُس کے رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے پھر اسکو موت آن پڑے تو اللہ سبحانہ وتعالے پر اس کا ثواب ٹھیر چکا ف اور اللہ سبحانہ وتعالے بخشنے والا مہربان ہے ف
〃	۱۵	وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا	اور کافروں کا پیچھا کرنے میں (دشمن سے لڑنے میں) ہمت نہ ہارو اگر

ف مطلب یہ ہے کہ جہاد کرنے والے کو بیٹھ رہنے والے پر جو معذور نہ ہو ایک درجہ کی فضیلت ہے لیکن یہ درجہ اتنا بڑا ہے کہ پھر اس میں کئی درجے ہیں تو درحقیقت کئی درجہ کی فضیلت ہوئی جس کا بیان دوبارہ فرمایا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جہاد کرنیوالے کو معذور بیٹھ رہنے والے پر ایک درجہ کی فضیلت ہے اور غیر معذور بیٹھ رہنے والے پر کئی درجوں کی فضیلت ہے ۱۲ ف انہوں نے ہجرت نہیں کی بلکہ مشرکوں کے ساتھ ہو کر بدر کے دن مسلمانوں سے لڑنے آئے ۱۲ ف یعنے کافروں کے ملک میں رہا کرتے رہے اور مسلمانوں کے پاس کیوں نہیں چلے گئے ۱۲ ف ساری زمین پڑی ہوئی تھی اتنی لمبی چوڑی ۱۲ ف یہ آیت مکہ کے چند لوگوں کے باب میں اتری جو زبان سے کلمہ پڑھتے تھے لیکن انہوں نے مسلمانوں کے پاس ہجرت نہیں کی اور جب مشرک بدر کے دن مسلمانوں سے لڑنے نکلے تو یہ بھی مشرکوں کے ساتھ مارے گئے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جس ملک میں آدمی دین کے ارکان ادا نہ کر سکے خواہ وہ کسی وجہ سے ہو وہاں سے ہجرت کر کے نکل جانا فرض ہے بشرطیکہ ہجرت کی طاقت ہو جیسے آگے آتا ہے ۱۲ ف کوئی تدبیر نہیں کر سکتے یعنے محتاج ہیں تو پاس نہیں راہ خرچ کیوں کر کریں سواری کہاں سے لادیں ف معلوم ہوا کہ ہجرت کرنا ویسا تاکیدی فرض ہے کہ جو معذور ہیں وہ بھی ہجرت نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار رہیں لیکن بخشش کی امید ہے پھر جو معذور نہ ہوں انکے لیے ہجرت نہ کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا معاذ اللہ ۱۲ ف اپنے مقام پر پہونچنے سے پہلے ۱۲ ف اللہ اپنے فضل سے ضرور اسکو ہجرت کا ثواب دیگا ۱۲ ف اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرنے کے یہ معنے ہیں کہ خالص خدا تعالےٰ کی رضامندی کے لیے ہجرت ہو نہ مال و زر یا عورت کی طمع سے جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ عمل نیت سے درست ہوتے ہیں پھر جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت کو بیاہ لینے کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی اور جس نے اللہ تعالےٰ اور رسول صلعم کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوگی ہجرت کے حکم میں ہر ایک سفر داخل ہے جو دین کے لئے ہو مثلاً علم حاصل کرنے کے لیے یا حج کے لیے یا جہاد کے لیے ۱۲

پارہ	سورۃ		آیت	ترجمہ
			تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۔	مر رہی ہو تو ہمارے اپنے تئیں کی سے ست بناؤ اگر تم کو لڑائی میں تکلیف پہنچی ہے تو انکو بھی تکلیف پہنچتی ہے جیسی تمکو تکلیف پہنچتی ہے اور تم خدا سے وہ امید رکھتے ہو جو کافر نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے
۶	المائدۃ	۶	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔	مسلمانو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کا وسیلہ ڈھونڈھو اور (دین کے دشمنوں سے) اس کی راہ میں لڑو تاکہ تم مراد کو پہنچو
۹	الانفال	۱	يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔	تجھ سے لوٹ کے مالوں کو پوچھتے ہیں کہدے لوٹ کا مال اللہ اور اسکے رسول کا ہے تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں مل جل کے رہو (جھگڑا نہ کرو) اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مانو اگر تم میں ایمان ہے
〃	〃		۱-۲	كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۭ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّاۗىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۔ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰي وَلِتَطْمَىِٕنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ	جیسے تیرے مالک نے تجھ کو حکمت کے ساتھ گھر (مدینہ) سے نکالا اور (اس وقت بھی) مسلمانوں کا ایک گروہ ناراض تھا وہ حق بات کھلجانے کے بعد تجھ سے جھگڑتے تھے گویا ان کو (زبردستی) موت کی طرف دھکیل رہے ہیں اور وہ دیکھ رہے ہیں جب اللہ تم سے وعدہ فرماتا تھا کہ ان دو گروہوں میں سے ایک تم کو ضرور ملیگا اور تم یہ چاہتے تھے کہ بے ہتیار والا گروہ تمہارے ہاتھ آجائے اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا تھا کہ اپنی باتوں سے حق کو ظاہر کرے اور کافروں کی جڑ کاٹ ڈالے اور سچ (اسلام) کو سچ اور جھوٹ (کفر) کو جھوٹ کردے گو مشرک برا جانیں (وہ وقت یاد کرو) جب تم اپنے مالک سے فریاد کرتے تھے اس نے تمہاری فریاد سن لی (اور فرمایا) کہ میں تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا ان کے پیچھے اور فرشتے ہونگے اور یہ فرشتوں کی مدد اللہ نے جو بھیجی تو صرف تمکو خوش کرنیکے لیے اور تمہارے دلوں کے اطمینان کیلئے ورنہ (درحقیقت) اسکے سوا اور

ف وہ بھی مارے جاتے ہیں زخمی ہوتے ہیں جیسے تم مارے جاتے ہو اور زخمی ہوتے ہو تو لڑائی کے نقصان میں دونوں فریق برابر ہیں اور تم کو ایک نعمت اللہ کی زیادہ ملی ہے جو کافروں کو نہیں ملی وہ کیا ہے اور تم خدا سے الخ ۱۲ ف یعنے ثواب اور جنت اور خدا کی مدد کی تو تم کو ان سے زیادہ صبر کرنا چاہیئے ۱۲ ف یعنے اس کی رضامندی کے لیے ۱۲ ف یعنے بہشت پاؤ اس میں ہمیشہ چین کرو وسیلہ سے مراد وہ عبادت ہے جس سے اللہ کا قرب حاصل ہو اور وسیلہ بہشت میں ایک بلند درجہ بھی ہے حدیث میں ہے کہ اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو یعنے دعا کرو کہ اللہ یہ درجہ مجھ کو عطا فرمائے اذان کے بعد دعا میں کہتے ہیں آت محمد الوسیلۃ یعنے محمد صلعم کو وسیلہ عطا فرما ایک حدیث میں ہے کہ جو میرے لیے وسیلہ مانگیگا اس کو میری شفاعت ملیگی ۱۲ ف اے پیغمبر مسلمان ۱۲ ف بدر کے دن جب مسلمانوں کو فتح ہوئی لوٹ کا مال ہاتھ آیا تو جوان کہنے لگے یہ ہمارا حق ہے ہم لڑے بوڑھے کہنے لگے ہم بھی تمہاری مدد پر تھے اگر شکست ہوتی تو تم بھاگ کر ہمارے ہی پاس آتے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسول جس کو جتنا دیں وہ لے لیوے پھر آپ نے وہ مال جوانوں اور بوڑھوں سب کو برابر تقسیم فرمایا ۱۲ ف عطا اور حسن نے کہا اللہ تعالیٰ اور رسول کا کہا ماننا یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی پیروی کرے اس آیت سے یہی نکلا کہ بغیر قرآن اور حدیث کے آدمی مومن نہیں ہو سکتا اور جو کوئی قرآن یا حدیث کو سنکر انکار کرے وہ کافر ہے ملعون لعنہ اللہ وغضب علیہ واعد له عذابا عظیما ۱۲ ف مگر اللہ کی حکمت پوری ہوئی اور بدر میں لڑائی ہوکر کافروں کو قتل بھی کرایا اور تم کو غنیمت کا مال بھی ہاتھ آیا ۱۲ ف ان کو معلوم تھا کہ جو حکم دیتا ہے وہ اللہ کا حکم ہے یا ان کو معلوم ہوگیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دو باتوں میں سے ایک کا وعدہ کیا ہے یا قافلہ ملنا یا لڑائی میں فتح ہونا اور اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہوگا ۱۲ ف موت کو آنکھوں سے ۱۲ ف ان کا خیال یہ تھا کہ ہم تو گھر سے صرف قافلہ لوٹنے کی نیت سے نکلے تھے لڑائی کا سامان نہیں کیا تھا ابو جہل سے لڑنے کی ایسا نہ ہو کہ سب مارے جائیں اس وجہ سے بعضوں نے لڑائی کو پسند نہ کیا یہ نہیں تھا کہ اللہ اور رسول کی وہ نافرمانی کرنا چاہتے تھے ورنہ اسی واسطے اللہ نے ... فرمایا اور ... حضرت ... کے ساتھ گئے اور لڑائی کی رضی اللہ عنہم ۱۲ ف اے مسلمانو وہ وقت یاد کرو ... [illegible]

۹	الانفال	۲	النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ؕ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۚ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۚ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۚ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۠	کوئی مدد نہیں کر سکتا بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے جب خدا نے تمکو بیڈر بنانیکے لیے تم پر نیند ڈالدی (یا اونگھ) اور آسمان سے تم پر پانی برسایا تم کو پاک کرنے کیلیے اور شیطان کا وسوسہ تم سے دور کرنیکے لیے اور تمہارے دلوں پر گرہ باندھنے کیلیے اور تمہاری پاؤں جمانیکے لیے (اے پیغمبر) جب تیرا مالک فرشتوں کو حکم دے رہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں تم جاکر مسلمانوں کا دل جماؤ میں کافروں کے دلمیں رعب ڈالے دیتا ہوں تم (جاکر کافروں کی) گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور پر مارو مسلمانو جب تم کافروں کو ریل پیل لشکر سے بھڑجاؤ یعنے وہ زیادہ ہوں اور تم کم) تو انکو پیٹھ نہ دو اور جو اسدن اپنی پیٹھ کافروں کو دکھائیگا (یعنے بھاگے) وہ اللہ تعالیٰ کا غضہ لیکر لوٹا اور اسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (لوٹ جانے کی) بری جگہ ہے مگر جو کوئی کترا کر ایک طرف چلے لڑنے کے لیے یا جماعت میں شریک ہونیکے لیے تو تم نے کافروں کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انکو قتل کیا اور تو نے وہ (مٹھی کنکریوں کی) نہیں پھینکی جب تو نے پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی اور مسلمانوں پر اپنی طرف سے ایک بڑا احسان کرے بیشک اللہ سنتا ہو جانتا ہے۔ یہ احسان تو تھا ہی اور اللہ تعالیٰ کافروں کے منصوبے کو خراب کرنا چاہتا تھا اگر تم فتح چاہتے تھے تو فتح تو تمہارے پاس آن موجود ہوئی اور اگر (اب) تم باز آؤ تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ اور اگر پھر تم کروگے تو ہم بھی (پھر مسلمانوں کی مدد) کریں گے اور تمہارا جتھا گو کتنا ہی بہت ہو کچھ بھی تمہارے کام نہ آئیگا اور اللہ مسلمانوں کے ساتھ تھا۔
۱۰	۲	۲	وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ	(مسلمانو) کافروں سے لڑو اس غرض سے کہ شرک (دنیا میں)

[illegible]

الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ
بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٤٠﴾
وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ
خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ
بِاللَّهِ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ﴿٤١﴾ إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ
بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ
مِنْكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ
فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِنْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا
كَانَ مَفْعُولًا لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ
عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ
وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ إِذْ يُرِيكَهُمُ
اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ
كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ
وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ
فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي
أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ
وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا
اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾

نہ رہے ف۱ اور سارا حکم اللہ ہی کا چلنے لگے پھر اگر یہ لوگ (کفر سے) باز
آجائیں ف۲ تو اللہ انکے کاموں کو دیکھ رہا ہے ف۳ اور اگر نہ مانیں ف۴ تو (مسلمانو)
تم یہ سمجھ لو کہ اللہ تمہارا حمایتی ہے کیا اچھا حمایتی ہے اور کیا اچھا
مددگار ہے ف۵ اور جان رکھو کہ (لڑائی میں) جو لوٹ ف۶ تمکو ملے اسمیں ف۷ پانچواں
حصہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور ناطے والوں کا ف۸ اور یتیموں کا اور
مسکینوں کا اور مسافروں کا ف۹ اگر تم اللہ پر یقین رکھتے ہو اور اس
(مدد) پر جو ہمنے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر فیصلے کے دن اتاری
جسدن دونو فوجیں (اسلام اور کفر کی) اکٹھی ہوئی تھیں (ایکدوسرے
سے بھڑ گئی تھیں) اور اللہ تو سب کچھ کرسکتا ہے جب تم (وادی کی)
ورلے سرے پر تھے ف۱۰ اور وہ (یعنے کافر) پرلے سرے پر تھے اور قافلہ ف۱۱
نیچے کی طرف تھا ف۱۲ اور اگر پہلے سے (لڑائی کا) تم میں اور انمیں وعدہ
ہوتا تو ضرور کوئی نہ کوئی اپنا وعدہ خلاف کرتا ف۱۳ لیکن اسلیے کہ اللہ تمکو
ایک کام کر ڈالنا منظور تھا جو ہو چکا تھا ف۱۴ اور اسلیے کہ جو مرے وہ دلیل
دیکھکر مرے اور جو جیتا رہے وہ بھی دلیل دیکھکر جیے ف۱۵ اور بے
شک اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے ف۱۶ جب اللہ تعالیٰ نے خواب میں تجھکو
کافر تھوڑے سے دکھلائے اور اگر کافروں کو تجھکو بہت دکھلاتا
تو (اے مسلمانو) تم ضرور ہمت ہار دیتے اور لڑنے میں جھگڑتے ف۱۷
مگر اللہ نے بچا لیا بیشک وہ دلوں تک کی بات جانتا ہے اور
(اے مسلمانو) جب تم ان سے بھڑے تو اللہ نے تمہاری آنکھوں
میں اُن کو کم دکھلایا اور تمکو ان کی آنکھوں میں کم دکھلایا اسلیے
کہ اللہ کو ایک کام کا جو (اسکے علم میں) ہو چکا تھا کر ڈالنا منظور
تھا اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی انتہا ہے ف۱۸ مسلمانو جب
تم (کافروں کی) کسی فوج سے بھڑ جاؤ تو جمے رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت
یاد کرو تاکہ تم (اپنی) مراد کو پہونچو ف۱۹

ف۱ یا دین میں فساد اور خرابی پیدا نہ ہو ۱۲ ف۲ اس کے سوا کسی کا پوجا نہ رہے ۱۲ ف۳ اور مسلمانوں کو نہ ستائیں ۱۲ ف۴ جیسے وہ کام کریں گے ویسا بدلہ انکو دیگا جب حضرت علیؓ
اور معاویہؓ میں جنگ ہونے لگی تو بعض صحابہؓ نے دونو طرف شریک ہونے سے انکار کیا اور کہا ہم تو اسلیے لڑتے تھے کہ فساد نہ رہے اور تم اسلیے لڑنا چاہتے ہو کہ فساد ہو ۱۲ ف۵ شرک
سے باز نہ آویں لڑنا نہ چھوڑیں ۱۲ ف۶ جس کا وہ مددگار اور حمایتی ہو وہ مغلوب نہیں ہوسکتا آخر ایک نہ ایک دن جو سچا دین ہے وہ ضرور غالب ہوگا اور کافر اور مشرک ضرور مغلوب
ہونگے ۱۲ ف۷ چار حصے تو لڑنے والوں کو ملیں گے اور الخ ۱۲ ف۸ بنی ہاشم اور بنی مطلب کا یا صرف بنی ہاشم کا یا سارے قریش کا ۱۲ ف۹ جن کے پاس راہ خرچ نہ رہا ہو ۱۲ ف۱۰ جو تقسیم
اوپر بیان ہوئی اسپر چلو ۱۲ ف۱۱ وادی اس راہ کو کہتے ہیں جو دو پہاڑوں میں ہوتی ہے ۱۲ ف۱۲ یعنے جو مدینہ سے قریب ہے دکن کی زبان میں اسکو پلی در کہتے ہیں ۱۲ ف۱۳ پہلی درجو
مدینہ سے دور ہے ۱۲ ف۱۴ جس کے لوٹنے کے لیے تم گئے تھے ۱۲ ف۱۵ سمندر کے کنارے بدر سے تین میل کے فاصلے پر ۱۲ ف۱۶ تم کافروں کی کثرت کی وجہ سے ڈرتے اور کافر آنحضرت
کے رعب سے ۱۲ ف۱۷ تم اور وہ اچانک بھڑ گئے ۱۲ ف۱۸ یعنے جس کا کرنا اسکے علم میں تھا ۱۲ ف۱۹ یا جو کرنے کے لائق تھا مطلب یہ ہے کہ بدر کی لڑائی ناگہانی ہوگئی تم تو قافلہ کو لوٹنے کی
نیت سے گئے تھے اور کافر قافلہ بچانے کو آئے تھے مگر قافلہ تو رہا ایک طرف دونوں لشکر ایک دوسرے سے لگے اب لڑنا ہی پڑا۔ اللہ کو یہی منظور تھا یوں اس طرح لڑائی ہوا اور کافروں کو
شکست ہوا ان کا زور ٹوٹے اور مسلمان غالب ہوں ۱۲ ف یعنے اس جنگ سے اللہ کو یہی مقصود تھا کہ اسلام کی حقیقت کھل جاوے جو لوگ مرے انکی بھی
نے بھی اور جو بچ رہے انہوں نے بھی اپنی آنکھوں کو دیکھ لیا کہ مسلمان باوجودیکہ تھوڑے اور بے سروسامان تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید سے وہی غالب ہوئے اگر اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ
ہوتی تو عقل میں نہیں آتا کہ اس قدر تھوڑے لوگ ایسے بے سامانی کی حالت میں اپنے سے تین چار حصے زیادہ باسامان فوج پر غالب آتے خود ابوجہل نے جو یہ کہا کر مرنا چاہتا ہے

			Arabic	Urdu
۱۰	الانفال	۶	وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝	اور جب شیطان ان کافروں کے کاموں کو انکی نظر میں بہلا دکھا رہا تھا اور کہنے لگا آج کے دن تو لوگوں میں ایسا کوئی نہیں جو تم پر غالب آئے اور میں تمہاری کمک پر ہوں جب دونو فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو اُلٹے پاؤں چلدیا اور کہنے لگا میں تم سے الگ ہوں میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں اللہ تعالے سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالے کا عذاب سخت ہے
″	″	۷	وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝	اور (اے پیغمبر) کاش تو دیکھتا جب فرشتے (بدر کے دن) ان کافروں کی جان نکال رہے تھے سامنے اور پیچھے سے انکو مار رہے تھے اور کہتے جاتے تھے) جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو (کافرو) یہ تمہارے کاموں کا بدلہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں آگے بھیجے اور سوجھ سمجھ کر اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا
″	″	۸-۷	فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ	پھر (اے پیغمبر) اگر لڑائی میں تو انپر قابو پائے تو انکو سخت سزا دیکر ان کافروں پر رعب ڈال جو انکے پیچھے ہیں تاکہ انکو عبرت ہو اور اگر (اے پیغمبر) تجھ کو کسی قوم کیطرف سے دغا کا اندیشہ ہو تو سیدھے طور سے اس قوم کو (انکا عہد) واپس کردے کیونکہ اللہ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا اور کافر لوگ ہر گز یہ نہ سمجھیں کہ وہ (ہمارے قابو سے) نکل گئے وہ ہمکو ہرگز تھکا نہیں سکتے اور تم کافروں کو (مقابلہ) کے لیے جہانتک تم سے ہو سکے اپنا زور تیار رکھو اور گھوڑے باندہے رکھو اس سامان سے اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن اور انکے سوا دوسروں پر بھی جنکو تم نہیں جانتے اللہ جانتا ہے (تمہاری دہاک رہے گی ۔)
۱۰	″	۸-۷-۶	وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ	اور اگر کافر صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی صلح کی طرف جھک جا اور اللہ پر بھروسا کر بیشک وہ سنتا جانتا ہے اور اگر وہ کافر تجھ سے دغا کرنا چاہیں تو (انسے مت ڈر کیونکہ) اللہ تجھ کو بس ہے

ف ای پیغمبر وہ وقت یاد کر ۱۲ ف ہوا یہ تھا کہ قریش کے کافروں میں اور بنی کنانہ میں بہت دنوں سے دشمنی تھی جب قریش کے کافر ان حضرت ﷺ سے مقابلہ کرنیکے لیے نکلے تو انکو یہ ڈر تھا کہ کہیں بنی کنانہ پیچھے سے ہمپر حملہ نہ کریں شیطان نے انکو یوں اطمینان دیا کہ اون کی قوم کے ایک مشہور شخص سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت بنکر ان کے ساتھ شریک ہوا اور تھوڑا سا شیطانی لشکر بھی اپنے ساتھ لایا اور ایک جھنڈا بھی اور قریش سے کہنے لگا اب تم کچھ فکر نہ کرو میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم نے بہت چاہا کیا ۱۲ ف مسلمانوں کی اور قریش کے کافروں کی ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان کے مونہ اور پاخانے کے مقام پر مارتے تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبر اگر تو ان کافروں کا حال اوس وقت دیکھے جب فرشتے اُن کی جان نکالتے ہیں اور آگے اور پیچھے ان پر مار لگاتے ہیں تو تو ایک ہولناک واقعہ دیکھے گا اس صورت میں یہ بدر کا واقعہ نہ ہوگا بلکہ ہر ایک کافر کا حال مراد ہوگا جو مرتے وقت ہوتا ہے کہ فرشتے آگ کے کوڑے ان کے مونہہ اور ان کے دبر پر مارتے ہیں ۱۲ ف یہ عذاب عین عدل ہے کیونکہ اسنے تمہارے سمجھانے کے لیے اپنے پیغمبر بھیجے مگر تم نے ایک نہ مانی ۱۲ ف یہ تیرے ہاتھوں میں گرفتار ہو جاویں ۱۲ ف یعنی ان کو پریشان کردے کہ وہ بھی ڈر کر بھاگ جائیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ بد عہدی کی انکو سخت سزا دے تاکہ دوسرے کافر جو انکے پیچھے ہیں وہ ان سے بھی تیرا عہد ہے اور پھر جب پڑے اور ان کو عبرت ہو وہ سمجھیں کہ اگر ہم بھی بد عہدی کریں گے تو یہی سزا ہم کو بھی ملیگی ۱۲ ف جس سے تو نے عہد کیا ہے ۱۲ ف یعنے اگر بغیر عہد واپس کیے اور بغیر اطلاع دیئے تو انپر چڑھ دوڑیگا تو یہ دغا ہوگی اللہ تعالے دغا کو پسند نہیں کرتا بلکہ صاف صاف مہلت دیکر اطلاع دینا چاہیے کہ ہمارا تمہارا عہد نہیں اب ہم دوستی ختم کی پھر اگر ان سے جنگ کرے تو مضائقہ نہیں ۱۲ ف عاجز نہیں کرسکتے ہم جب چاہیں گے اون کو پکڑ کر اپنے شکنجہ میں گرفتار کر لیں گے ۱۲ ف یعنی سامان جنگ ہتھیار توپ و تفنگ گولہ بارود وغیرہ صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے منبر پر اس آیت کو پڑھا پھر فرمایا آگاہ رہو قوت تیر اندازی ہے آگاہ رہو تمہارا زمانہ میں تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ
لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ
اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ
بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ
حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَي
الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ
صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ
يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝
اَلْــٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ
فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ
صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ
مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ
اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ مَا كَانَ
لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰي حَتّٰي يُثْخِنَ
فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ
وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ۝ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ
لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝
فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ

اسی نے تجھ کو اپنی مدد اور مسلمانوں سے زور دیا اور اسی نے مسلمانوں
کے دلوں کو ملا دیا ہے اگر تو اے پیغمبر ساری زمین کا مال خرچ
کرتا تو انکے دل نہ ملا سکتا مگر اللہ ہی نے انکا دل ملا دیا بیشک
وہ زبردست ہے حکمت والا اے پیغمبر اللہ تجھ کو ان
مسلمانوں سمیت جنہوں نے تیری پیروی کی کافی ہے اے
پیغمبر مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کا شوق دلا اگر تم
(مسلمانوں) میں سے بیس صبر کرنے والے شخص ہوں تو دو
سو کافروں پر غالب ہونا چاہیے اور اگر تم (مسلمانوں)
میں سے سو شخص ہوں تو ایک ہزار (کافروں) پر غالب ہونا
چاہیے اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں جنکو دین کی سمجھ نہیں
اب اللہ نے تمکو ہلکا کر دیا اور تمہاری کمزوری کھل گئی تو اگر تم میں
سے سو شخص صبر کرنیوالے ہوں وہ دو سو (کافروں) پر غالب
ہوں اور اگر تم میں سے ایک ہزار شخص ہوں تو وہ اللہ
کے حکم سے دو ہزار (کافروں) پر غالب ہوں اور اللہ تعالے
(اپنی مدد سے) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے پیغمبر کو
نہیں چاہیے کہ اس کے پاس قیدی رہیں جب تک ملک میں
(کافروں کو) خوب قتل نہ کرے تم دنیا کا سامان چاہتے ہو اور اللہ
(تم کو) آخرت کا (ثواب دینا) چاہتا ہے اور اللہ تعالی زبردست
ہے حکمت والا اگر اللہ تعالے آگے سے ایک بات نہ لکھ چکا ہوتا
تو تمنے جو (مال قیدیوں سے) لیا اس (قصور) میں تم پر بڑا
عذاب اُترتا (جو ہوا سو ہوا) اب جو تم نے کمایا اس کو کھاؤ
وہ حلال پاکیزہ ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تعالے
بخشنے والا مہربان ہے اے پیغمبر (جو بدر کے) قیدی
تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے کہہ دے اگر اللہ تعالے

ف اللہ تعالیٰ کی مدد تو پوشیدہ اسباب میں ہے اور ظاہری اسباب میں مسلمان ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے تجھکو ظاہر اور باطن ہر طرح زور دیا ہے ۱۲ ف دلوں کا ملانا اسکا ذرہ جانتا ہے عرب کے لوگ بہت
اور اختلاف اور جہالت میں مشہور تھے ایک ایک گاؤں اور ایک ایک خاندان میں جدا جدا حکومت تھی کبھی ان میں نام کو بھی اتفاق نہیں پایا تھا لیکن سبحان اللہ قادر مطلق کی قدرت کہ
ایسی قوم کے لوگوں کو ملا کر باہم شیر و شکر کر دیا اسلام کی ایک یہی برکت ایسی ہے کہ اگر کافر اس میں غور کریں تو سمجھ لیں کہ اسلام کا دین حق اور خدا کی طرف سے ہے ۱۲ ف اوپر یہ
فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تجھکو کافی ہے یعنی تجھکو بچا لیگا شاید کوئی خیال کرتا کہ مومنوں کو کون بچا دیگا تو اس آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھکو اور تیرے ساتھ والے مومنوں دونوں کو بس
کرتا ہے ۱۲ ف جہاد کی فضیلت ان سے بیان کر اور شہیدوں کے درجے ان کو بتلا دنیا کی بے ثباتی ان کو دکھلا موت کو ان پر آسان کر یوں بھی مرینگے تو بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنا
بہتر ہے یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا حیات ابدی اور راحت سرمدی حاصل کرنا دنیا میں نام نیک صفحہ تاریخ پر چھوڑ جانا اس سے بڑھکر کونسا شرف ہوگا اور اس سے زیادہ کونسی عزت
ہوگی حضرت علی رضہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے سر پر تلوار کی ہزار ضربیں لگیں تو وہ مجھے اس سے آسان معلوم ہوتی ہیں کہ بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مروں ۱۲ ف یعنی ایک مسلمان دس کافروں پر
بھاری ہونا چاہیے مطلب یہ ہے کہ اگر کافر تمہارے دس گنے بھی ہوں تو بھی ان کے مقابلہ سے بھاگنا نہ چاہیے۔ یہ حکم ابتدا میں ہوا تھا پھر منسوخ ہو گیا جیسا آگے آتا ہے ۱۲ ف وہ فقط دنیا
کے لیے یا اپنی بہادری دکھلانے کیلئے لڑتے ہیں اور ایسے لوگ ان کے مقابلے میں کیا تھم سکتے ہیں جو اپنے مالک کے کام پر جان دینا ساری دنیا کی لذتوں سے زیادہ لذیذ سمجھتے ہیں حضرت
عمر رضہ نے ایران کے کافروں کو کہا میں تم سے لڑنے کے لیے ایسے لوگوں کو بھیجتا ہوں جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے میں ایسا مزہ آتا ہے جیسے تم کو شراب پینے میں ۱۲ ف یعنی اللہ کے
علم میں تھی ۱۲ ف یہ آیت اسوقت اتری جب مسلمانوں کو یہ امر دشوار گذرا کہ ایک مسلمان دس کافروں کا مقابلہ کرے ۱۲ (باقی در صفحہ)

مِّنَ الْاَسْرٰٓى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ ۝

تمہارے دلوں میں بھلائی[ف] دیکھے گا تو جو (فدیہ) تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تم کو (دنیا میں) دیگا اور (آخرت میں) تمکو بخشدیگا اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے[ف] اور اگر یہ قیدی تیرے ساتھ دغا کرنا چاہیں گے تو یہ تو پہلے ہی اللہ تعالیٰ سے دغا کر چکے ہیں[ف] پھر اللہ نے انکو تھموا دیا[ف] اور اللہ جانتا ہے[ف] حکمت والا جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (مکہ سے) ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا (یعنے مہاجرین) اور جن لوگوں نے (انکو) جگہ دی اور انکی مدد کی (یعنے انصار) یہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہونگے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت نہیں کی تو تم انکے وارث نہیں ہو سکتے جب تک وہ ہجرت نہ کریں (یعنے انکا ترکہ تمکو نہ ملیگا) اور اگر وہ تم سے دین میں مدد چاہیں تو تم پر (ان کی) مدد کرنا واجب ہے مگر اس قوم کے مقابلہ میں جس سے تم سے عہد ہو چکا ہو اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے اور کافر ایک دوسرے کے وارث ہونگے[ف] اگر تم ایسا نہ کروگے[ف] تو ملک میں دھوم مچ جائیگی اور بڑی خرابی پڑیگی[ف] اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا (یعنے مہاجرین) اور جن لوگوں نے (ان مہاجرین کو) جگہ دی اور (انکی) مدد کی (یعنے انصار) یہی پکے مسلمان ہیں[ف] ان لوگوں کے لیے (آخرت میں) اللہ کی بخشش اور (دنیا میں) عزت کی روزی ہے اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا[ف] وہ تم ہی میں سے ہیں[ف]

١٠ | التوبة | ١-٢

بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا

(مسلمانو) جن مشرکوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا تھا اب اللہ اور اس کے رسول کیطرف سے انکو یہ صاف جواب (اور علیحدگی) ہے[ف] اے مشرکو چار مہینے اور ملک میں چل پھر

ف سچائی اور ایمان کا ارادہ ۱۲ ف بدر کے قیدیوں میں حضرت عباس بن عبد المطلب آنحضرت کے چچا اور ابو العاص آپ کے داماد اور نوفل بن حارث اور عقیل بن ابی طالب آپ کے عم زاد بھائی بھی تھے ابو العاص کے چھڑانے کے لیے علیا حضرت زینب رض آپ کی صاحبزادی نے مکہ سے ایک ہار بھیجا جس کو دیکھ کر آپ کو رقت آئی آپ نے صحابہ رض سے فرمایا اگر تم راضی ہو تو میں زینب کے قیدی کو چھوڑ دوں اور زینب کا ہار بھی واپس بھیجدوں تمام صحابہ رض نے بخوشی اسکو منظور کیا پھر آپ نے حضرت عباس رض سے کہا تم اپنا فدیہ اور اپنے دونوں بھتیجوں کا فدیہ داخل کرو انہوں نے کہا میرے پاس تو مال نہیں ہے اور جنگ میں جو بیس اوقیہ مجھ سے چھین لیے گئے ہیں وہی ہمارا فدیہ سمجھیے آپ نے فرمایا نہیں ہو سکتا جنگ میں جو مال لیا گیا وہ فدیہ میں محسوب نہیں ہو سکتا اور تمہارا وہ مال کہاں گیا جو تم نے ام الفضل کے پاس رکھا تھا یہ سنتے ہی حضرت عباس رض بولے بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اپنا فدیہ اور اپنے دونوں بھتیجوں کا فدیہ اور اپنے حلیف عتبہ بن عمرو کا فدیہ دیا حضرت عباس رض کہتے تھے مجھ سے جو فدیہ بیس اوقیہ لیا گیا اوس کے بدلے اللہ نے مجھ کو دنیا میں یہ دیا کہ اس وقت میرے پاس بیس غلام ہیں ان میں سے ادنیٰ غلام بیس ہزار روپیہ کی سوداگری کرتا ہے اور اللہ نے زمزم کی تولیت مجھکو عطا فرمائی اور اس کے سوا میں خدا تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں ۱۲ ف جب تو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنے کو آئے تھے ۱۲ ف یا ان کو تیرے ہاتھ میں پکڑ دیا ۱۲ ف ان کے دلوں کی بات ۱۲ ف ان مہاجرین کو اپنے ملک میں ۱۲ ف بلکہ کافروں ہی کے ملک میں پڑے ہوئے ہیں ۱۲ ف یا ایک دوسرے کو مددگار ہیں ۱۲ ف یعنے کافروں کی دوستی اور مدد ترک نہ کروگے یا اپنے عہد کا خیال نہ رکھوگے ۱۲ ف فساد آئے دن جنگ رہے گی اور بات بات پر جھگڑے اور میراث کے دعوے چلتے رہیں گے اس لیے بہتر یہی ہے کہ جو مسلمان کافروں کے ملک میں رہیں ان سے کچھ تعلق نہ رکھو ۱۲ ف البتہ یہی مدد دیا اور ہاں ہی تمام جہان کے مسلمانوں کو دینا چاہیے کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ مسلمان سب ملکر ایک ہاتھ کی طرح ہیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ۝ وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ ۝ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا

لو اور ف یہ جانے رہو کہ تم اللہ تعالیٰ کو تھکا نہیں سکتے اور اللہ تعالیٰ کافروں
کو ذلیل کرنیوالا ہے ف اور بڑے حج کے دن ف اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول
کی طرف سے سنا دی کیجاتی ہے کہ اللہ اور اسکا رسول (دونوں)
مشرکوں سے بے تعلق (جدا) ہیں ف پھر اگر (مشرکو) تم (کفر سے) توبہ کرو
تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر نہ مانو تو یہ جان رکھو کہ تم اللہ تعالیٰ کو
تھکا نہیں سکتے اور (اے پیغمبر) تو کافروں کو تکلیف کے عذاب
کی خوشخبری سنا ف مگر (ان مشرکوں میں سے) جن سے تم
نے عہد کیا تھا پھر انہوں ف نے تم سے کوئی کمی (کوتاہی) نہیں
کی اور نہ تمہارے مقابلہ پر کسی (تمہارے دشمن کی) مدد کی تو جو
مدت مقرر ہو چکی تھی اس تک انکا عہد پورا کرو ف بیشک اللہ پرہیز
گاروں سے (جو عہد نہیں توڑتے) محبت رکھتا ہے پھر جب امان کے
مہینے گذر جائیں ف تو مشرکوں کو جہاں پاؤ (وہاں) قتل کرو اور
انکو قید کر لو اور گھیر لو اور ان کی تاک میں ہر گھات کی جگہ بیٹھو ف
پھر اگر وہ (شرک اور کفر سے) توبہ کریں اور نماز کو درستی سے پڑھنے
لگیں اور زکوٰۃ دیا کریں تو انکے حال پر ان کو چھوڑ دو (ان سے
تعرض نہ کرو) بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف اور (اے پیغمبر)
اگر مشرکوں میں سے کوئی شخص تجھ سے پناہ مانگے تو اسکو پناہ
دے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے پھر اس کو اسکی امن
کی جگہ میں ف پہنچا دے یہ (حکم) اسلیے (دیا جاتا ہے) کہ (اہی)
ان لوگوں کو معلوم نہیں ہے ف مشرکوں کا عہد اللہ اور اس کے رسول
کے نزدیک عہد نہیں ہے ف مگر خیر جن لوگوں سے تمنے (اے مسلمانو) ادب
والی مسجد کے پاس عہد کیا تھا ف جبتک وہ تم سے سیدھے رہیں ف تم بھی
اپنے سیدھے رہو کیونکہ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو پرہیزگار
ہیں ف انکا عہد کس کام کا اگر وہ (اے مسلمانو) تم پر (کبھی) غالب

ف یعنے دسویں ذیحجہ سے دس ربیع الثانی تک اور بعضوں نے کہا سلخ محرم تک کیونکہ یہ سورت شوال میں اتری بعضوں نے کہا جن کی مدت مقرر ہو گئی تھی ان کو تو مدت کی تمامی تک
اور جن کی مدت مقرر نہیں ہوئی تھی یا چار مہینے سے کم ان کی مدت باقی تھی ان کو چار مہینے کی مہلت دی گئی ۱۲ ف ایک نہ ایک دن ضرور ۱۲ ف دنیا میں قتل ہوں گے یا قید ہونگے اور
آخرت میں دوزخ کا عذاب ہوگا ۱۲ ف یعنے دسویں تاریخ ذیحجہ کی یا نویں تاریخ عرفہ کے دن ۱۲ ف یعنے کسی قسم کا معاہدہ ان سے نہیں ہے نہ دوستی حضرت علی رضہ نے کہا میں نے آں
حضرت صلعم سے پوچھا بڑے حج کا دن کون سا ہے آپنے فرمایا یوم النحر یعنے دسویں تاریخ جسدن قربانی کیجاتی ہے صحیح حدیث میں ہے کہ آپ یوم النحر کے دن جمرات کے پاس کھڑے ہوئے
اور فرمایا یہ بڑے حج کا دن ہے ۱۲ ف اور کفر پر جمے رہو ۱۲ ف عذاب کی خوشخبری ہنسی کے طور پر ہے اور اس سے دنیا میں قتل اور قید ہونا اور آخرت میں دوزخ کا عذاب مراد ہے ۱۲ ف اپنا
عہد پورا کرنے میں ۱۲ ف ان کے لیے یہ چار مہینے کی یا پچاس دن کی میعاد نہیں ہے ابن عباس رضہ کی روایت پر یہ مطلب ہوگا کہ انکے لیے چار مہینے کی مدت پوری کر دو یعنے چار مہینے تک
عہد قائم رکھو جیسے اس مدت کا دوسری آیت کی تفسیر میں بیان ہو چکا ۱۲ ف یعنے وہ چار مہینے جن کی مہلت دیگئی تھی یا وہ سب مہینے جنکے لیے کوئی مدت ٹھہر چکی تھی۔ ابن عباس رضہ
نے کہا حرام مہینوں سے وہی ادب کے مہینے مراد ہیں یعنے رجب ذیقعدہ ذیحجہ اور محرم اور مطلب یہ ہے کہ جن مشرکوں سے عہد نہ تھا انکو حرام مہینے کے ختم تک یعنے سلخ محرم تک
مہلت ہے غرہ صفر سے ان سے جنگ شروع کیجائے ۱۲ ف قرآن میں مرصد کا لفظ ہے مرصد کہتے ہیں اس راہ کو جہاں سے دشمن کے آنے جانے کی توقع ہوتی ہے بعضوں نے کہا انکی ہر راہ مراد ہے
اب مشرکوں میں سے جنکو قتل کا حکم دیا عورتیں لڑکے اور معذور لوگ مستثنے ہیں حدیث کے رو سے ۱۲ ف جو قصور انسے ہو چکے انکو بخش دیگا۔ اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ جو کافر
جہاد میں قید ہوں اور ایمان نہ لاویں انکو اگر چاہے تو مار ڈالے اور چاہے تو اس آیت کے بموجب جو سورہ محمد میں ہے انکو مفت یا فدیہ لیکر چھوڑ دے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

۱۰	التوبة	۳	

فِيكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ
فٰسِقُوْنَ ۚ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا
قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ
اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ
فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا
الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا
اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا
فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ
اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ
اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ
اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ
وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ
صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُذْهِبْ
غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي
مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ

ہوں تو نہ عزیزداری کا لحاظ رکھیں ف نہ عہد کا اپنے منہ (کی باتوں) سے
تم کو خوش کرتے ہیں اور دلوں میں انکے انکار رہے اور ان میں
اکثر بے ایمان ہیں ف انہوں سے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو ف تھوڑی سی
قیمت پر بیچ ڈالا پھر اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنے لگے ف بے
شک یہ لوگ برے کام کر رہے ہیں کسی مسلمان کے باب میں نہ وہ
عزیزداری کا خیال رکھتے ہیں نہ اپنے عہد کا اور یہی لوگ
حد سے بڑھنے والے ہیں ف پھر اگر یہ لوگ توبہ کریں اور نماز کو درستی
سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور جو
لوگ سمجھدار ہیں انکے لیے ہم تفصیل سے آیتوں کو بیان کرتے
ہیں ف اور اگر عہد کرکے یہ لوگ اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے
دین پر طعنہ ماریں ف تو ان کفر کے سرداروں سے لڑو تاکہ وہ (آیندہ
ایسی باتوں سے) باز آئیں ف ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں ف (مسلمانو)
تم کیوں ان لوگوں سے نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور
پیغمبر کو (مکہ سے) نکال دینا چاہا ف اور انہوں ہی نے پہلے تم سے
چھیڑ خانی شروع کی ف کیا تم انسے ڈرتے ہو (جو نہیں لڑتے) اگر
تم کو ایمان ہے تو اللہ تعالیٰ کا ڈر تمکو زیادہ ہونا چاہیے ف ان سے لڑو اللہ
تمہارے ہاتھوں انکو سزا دیگا اور انکو ذلیل کرے گا اور تم کو ان پر
فتح دے گا مسلمانوں میں سے ایک گروہ (یعنی خزاعہ) کے دل
ٹھنڈے کرے گا اور ان کے دلوں کا غصہ ف دور کر دے گا ف
اور اللہ تعالیٰ جن کو چاہے ان کو توبہ کی توفیق دے گا ف اور
اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا ۝
(مشرکو) کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانا اور ادب والی
(کعبہ کی) مسجد کو آباد رکھنا اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لانے
اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے کی طرح کر دیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک

ف۱ یا نہ خدا کا لحاظ رکھیں ۱۲ ف۲ جو عہد کا خیال نہیں رکھتے ۱۲ ف۳ جن میں عہد پورا کرنیکا حکم ہے ۱۲ ف۴ مسلمان ہونے سے لوگوں کو منع کرنے لگے ۱۲ ف۵ کہتے ہیں آیت کیف ان یظہروا
الآیۃ تمام مشرکوں کے حق میں تھی اور یہ خاص یہود کے باب میں ہے ۱۲ ف۶ شرک اور کفر اور عہد شکنی سے ۱۲ ف۷ ابن عباس رضہ نے کہا اس آیت نے نماز پڑھنے والوں کا خون حرام کر دیا ابن مسعود
نے کہا تم کو نماز اور زکوٰۃ دونوں کا حکم ہوا پھر جو زکوٰۃ نہ دے اُس کی نماز بھی نہ ہوگی اور ابوبکر صدیق رضہ نے اپنی خلافت میں ان لوگوں سے جہاد کیا جو نماز پڑھتے تھے لیکن زکوٰۃ نہیں دیتے تھے
ف۸ شریعت کی توہین کریں یا پیغمبر ص کی یا قرآن کی ۱۲ ف۹ اپنی شرارت اور دین پر طعنہ مارنے اور عہد توڑنے سے ۱۲ ف۱۰ محض بے اعتبار ہیں ۱۲ ف۱۱ کفر کے سرداروں سے قریش کے کافر نہیں
مراد ہیں جیسے ابوسفیان وغیرہ بعضوں نے کہا دیلم کے کافر بعضوں نے کہا یہ لوگ بعد کے زمانے میں آنیوالے تھے بعضوں نے کہا ایران اور روم کے کافر۔ اس آیت سے یہ نکلا کہ اگر کوئی ذمی
کافر عہد کو توڑ ڈالے اور دین پر ٹھٹھا لگاوے تو اُس کو قتل کر ڈالیں گے ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے اور امام مالک رح اور امام شافعی رح نے کہا جہاں ذمی کافر نے دین پر طعنہ مارا تو
وہ واجب القتل ہو گیا اور اس کا عہد ٹوٹ گیا ۱۲ ف۱۲ لیکن نکال نہ سکے آں حضرت ص خود چھپ کر تشریف لیگئے ۱۲ ف۱۳ کہ تمہاری پناہ میں جو خزاعہ کا قبیلہ تھا اسپر حملہ کیا یا حملہ کرنیوالوں
کی مدد کی یا بدر کے دن جب انکا قافلہ بچ گیا تو ان کو چلا جانا تھا لیکن نہیں گئے اور خواہ مخواہ جنگ شروع کی ۱۲ ف۱۴ کیونکہ نفع نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ تم کو لڑنے کا حکم
دیتا ہے اس لیے لڑنا ضرور ہے ۱۲ ف۱۵ جو قریش کی عہد شکنی سے انکو پیدا ہوا ہے ۱۲ ف۱۶ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے پانچ وعدے ان آیتوں میں فرمائے اور پانچوں پورے ہوئے
فللہ الحمد ۱۲ ف۱۷ جب مکہ فتح ہوا تو کافروں کے سرداروں میں سے کتنے مسلمان ہو گئے جیسے عکرمہ بن ابی جہل اور ابوسفیان اور سہیل بن عمرو وغیرہ ۱۲

لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

یہ برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ تو بے انصاف لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنی جان اور مال سے اللہ تعالے کی راہ میں جہاد کیا ان کا درجہ اللہ کے نزدیک بڑا ہے اور وہی لوگ کامیاب ہونگے ان کا مالک ان کو اپنی مہربانی اور رضامندی اور ایسے باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ہمیشہ کا آرام ہے ہمیشہ ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے بے شک اللہ تعالی کے پاس (بہت) بڑا ثواب (موجود) ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ

(اے پیغمبر ان مسلمانوں سے) کہدے اگر تمہارے باپ دادا بیٹے پوتے نواسے) بھائی بی بیاں کنبے والے اور جو مال تمنے کمائے ہیں اور جس سوداگری کے خراب ہو جانے سے ڈرتے ہو اور جن مکانوں کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ تعالے اور اسکے رسول اور اسکی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو جب تک اللہ تعالے اپنا حکم بھیجے پڑے رہو اور اللہ تعالی گنہگاروں کو راہ پر نہیں لگاتا اللہ تعالے تو بہت سے معرکوں میں تمہاری مدد کر چکا ہے اور حنین کے دن (بھی) جب تم اپنے بہت ہونے پر اترا گئے تھے پھر تمہارا بہت ہونا تمہارے کچھ کام نہ آیا اور زمین اتنی بڑی (لمبی چوڑی) ہوتے سانسے تم پر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ موڑ کر بھاگے پھر اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر اور مسلمانوں پر اپنی تسلی اتاری اور ایسے لشکروں (فرشتوں) کو اتارا جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کو عذاب کیا (ان کو مارا) اور کافروں کی یہی سزا ہے پھر اس کے بعد جسکو اللہ تعالے چاہے گا توبہ کی توفیق دے گا

ف۱ مشرک یہ کہتے تھے کہ بیت اللہ کو آباد رکھنا اور حاجیوں کو پانی پلانا ایمان اور جہاد سے بہتر ہے اللہ نے انکا رد فرمایا کیونکہ ایمان تو اصل ہے بغیر اسکے کوئی نیکی کام کی نہیں اور ایمان کے بعد پھر جہاد سب سے بڑھکر مشکل ہے اور سب سے زیادہ ثواب رکھتا ہے بعضوں نے کہا عباس رض اور طلحہ رض اور علی رض فخر کرنے لگے طلحہ رض نے کہا میرے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے اور میں اگر چاہوں تو رات کو بھی کعبہ میں رہ سکتا ہوں عباس رض نے کہا میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں علی رض نے کہا میں نہیں جانتا تم کیا کہتے ہو میں نے سب لوگوں سے پہلے چھ مہینہ تک نماز پڑھی (یعنے سب سے پہلے مسلمان ہوا) اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اوسوقت یہ آیت اتری اور اللہ تعالے نے فرمایا کہ علی رض کا مرتبہ ان سے زیادہ ہے یہ نیکیاں ایمان اور جہاد کے برابر نہیں ہو سکتیں ۱۲ ف۲ رسول ص کی رفاقت میں اپنا وطن اور گھر بار چھوڑا ۱۲ ف۳ اپنی مراد کو پہونچیں گے اس آیت سے مہاجرین کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی جن میں ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور علی رض اور طلحہ رض اور زبیر رض اور بہت سے صحابہ تھے معلوم ہوا یہ سب جنتی ہیں اور اپنی مراد کو پہونچنے والے ہیں اور جو ان لوگوں کو برا سمجھے وہ خود ملعون ہے نامراد ۱۲ ف۴ ایمان کے بدل رحمت اور ہجرت کے بدل جنت اور جہاد کے بدلے اپنی رضامندی سبحان اللہ جب خود مالک ان لوگوں کو راضی ہے اور اپنی رحمت سے نوازتا ہے اور جنت انکے لیے تیار رکھتا ہے تو رافضی یا خارجی کس منہ سے ان کو برا کہتے ہیں ۱۲ ف۵ اس کے ثواب کا خزانہ کم نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۶ پھر اس کا عذاب اترے اور تمہارے یہی بھائی بیٹے ماں باپ گھر سوداگری کنبے والے سب ایک دم تباہ ہو جاویں ۱۲ ف۷ یعنے اگر تم ان چیزوں کی محبت میں رسول ص کے ساتھ ہجرت نہیں کرتے تو خیر مکہ ہی میں بیٹھے رہو اور اللہ کے عذاب کے منتظر رہو۔ آخر یہ عذاب آیا تمام مکے والے کا قتل اور قید ہوئے اون کی تجارت اور جائداد سب تباہ ہو گئی ۱۲ ف۸ صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونیس جہاد کیے اون میں سے آٹھ میں لڑائی ہوئی اور سب لشکروں اور لشکریوں کی تعداد ملا کر جو آپ نے لڑائی کے لیے بھیجیں ستر ہوتی تھی ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔	(وہ مسلمان ہوجائے گا) اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۱
۴	التوبة ۹	۴	قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۔	ف۲ کتاب والے (یہود اور نصاریٰ) جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ پچھلے دن پر اور نہ جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا اس کو حرام جانتے ہیں ف۳ اور سچے دین کو نہیں مانتے (اسلام کو قبول نہیں کرتے) ان سے لڑو یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں ف۴
״	״	۵	اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڏ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ق وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۔	جس دن اللہ تعالےٰ نے آسمان اور زمین بنائے (تب ہی سے) اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کی کتاب ف۵ میں (یا اسکے حکم سے) مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ٹھیر گئی ف۶ ان میں چار ادب کے مہینے ہیں ف۷ یہی سیدھا دین ہے تو ان (ادب کے مہینوں) میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو ف۸ اور مشرکوں سے سب ملکر لڑو جیسے وہ تم سے ملکر لڑتے ہیں ف۹ اور یہ جان لو کہ اللہ تعالےٰ (کی مدد) پرہیزگاروں کے ساتھ ہے
״	״	۶-۷	اِنَّمَا النَّسِيْۗءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۭ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْۗءُ اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ	مہینے ف۱۰ کا سرکا دینا اور زیادہ کفر ہے ف۱۱ کافر اس کی وجہ سے گمراہ ہوتے ہیں ف۱۲ ایک سال تو اس مہینے میں لڑنا حلال کر لیتے ہیں اور ایک سال اس میں لڑنا حرام جانتے ہیں انکا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے جو چار مہینے حرام کیے ہیں انکی گنتی پوری کر لیں ف۱۳ پھر جس مہینے کو اللہ نے حرام کیا ہے اسکو حلال کر لیں ف۱۴ ان کو برے کام انکو بھلے دکھائے گئے ہیں ف۱۵ اور اللہ تعالےٰ کافر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا مسلمانوں تم کو کیا ہو گیا ہے جب تم سے کہا جاتا ہے اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکل کھڑے ہو تو زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو ف۱۶ کیا تم آخرت کے بدل دنیا ہی کی زندگی پر راضی ہو ف۱۷ تو آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کا مزہ (بالکل

ف۱ اس جنگ کے بعد بہت سے کافر ان حضرت ﷺ کے پاس آئے جنہوں نے مقابلہ کیا تھا اور اسلام قبول کیا آپ نے انکے بال بچے تو مسلمانوں کو راضی کرکے واپس کر دیے لیکن مال واپس نہیں کیا وہ سب لوٹنے والوں میں تقسیم ہو گیا ۱۲ ف۲ یہود معاذ اللہ اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں جوڑتے ہیں جو اس کے شان کے لائق نہیں جیسے ان میں عزیر کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں نصاریٰ تو باپ بیٹا روح القدس تینوں کو خدا سمجھتے ہیں ۱۲ ف۳ یہود چربی گلا کر بیچتے ہیں اور نصاریٰ سور کھاتے ہیں ۱۲ ف۴ مجوس بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح ہیں حدیث میں ہے کہ ان سے بھی اسی طرح چلو جیسے اہل کتاب سے چلتے ہو ۱۲ ف۵ یعنے قرآن یا لوح محفوظ ۱۲ ف۶ محرم ۔ صفر ۔ ربیع الاول ۔ ربیع الآخر ۔ جمادی الاولیٰ ۔ جمادی الاخریٰ ۔ رجب ۔ شعبان ۔ رمضان ۔ شوال ۔ ذیقعدہ ۔ ذی حجہ ۔ قمری سال کے یہی مہینے ہیں اور سال تین سو چپن دن کا ہوتا ہے اور شمسی سال تین سو پینسٹھ دن اور ایک تہائی دن کا ہوتا ہے ۱۲ ف۷ رجب اور ذیقعدہ اور ذی حجہ اور محرم ان مہینوں میں عرب لڑائی کو حرام جانتے ۱۲ ف۸ یعنے ان چار مہینوں کا ادب کرنا اور سال بارہ مہینے کا ہونا ۱۲ ف۹ گناہ کرکے یا لڑائی کرکے بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ ان مہینوں میں اب بھی لڑائی حرام ہے ۱۲ ف۱۰ معلوم ہوا مشرکوں سے لڑنا ہر مسلمان پر فرض ہے ۱۲ ف۱۱ جیسے کافر کیا کرتے تھے مثلاً محرم میں انکو لڑائی کی ضرورت ہوئی تو محرم کو صفر کر دیا اور محرم کو اسکے پیچھے ڈال دیا ۱۲ ف۱۲ غلطی میں پڑ جاتے ہیں ۱۲ ف۱۳ یعنے سال بھر میں چار مہینے ادب کے پورے ہو جاویں آگے پیچھے ہوئے تو کیا قباحت ہے ۱۲ ف۱۴ کیونکہ جب محرم کو انہوں نے پیچھے ہٹا دیا تو حقیقت میں محرم کو حلال کر لیا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ حرام تھا اب صفر کو وہ محرم سمجھتے تو جو سال جو گذر چکا اسکو تیرہ مہینے کا کر لیتے اس کے بعد پھر صفر کرتے جو در حقیقت ربیع الاول کا مہینہ ہوتا ۱۲ ف۱۵ شیطان نے یہ سوجھایا ہے ۱۲ ف۱۶ یعنی نکلنے میں دیر کرتے ہو جیسے پاتے ہو آگے پیچھے ہوتے ہو ڈبے چلتے ہو جب آنحضرت ﷺ نے طائف فتح کرنیکے بعد مدینہ میں آئے تو چند روز کے بعد تبوک کی لڑائی کا عزم کیا چند مسلمان گرمی کی شدت کی وجہ سے اس لڑائی میں جانے سے پس و پیش کرنے لگے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۷ [illegible]

اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا ۙ وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَ لَا
تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي
الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ
عَلَيْهِ وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ
كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ
اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝
اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا
بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا
لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ
الشُّقَّةُ ؕ وَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ
اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ
اَنْفُسَهُمْ ۚ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝
عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى
يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ
الْكٰذِبِيْنَ ۝ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ

بحقیقت ہے اور کچھ نہیں[ف۱] اگر تم نہ نکلو گے تو تمکو تکلیف کا عذاب
کریگا اور تمہارے بدل دوسرے لوگوں کو لے آئیگا[ف۲] اور تم اس
کا یعنے اللہ تعالیٰ کا کچھ بگاڑ نہ کرسکو گے[ف۳] اور اللہ تعالیٰ سب
کچھ کرسکتا ہے اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کرو (اللہ تعالیٰ اکیلے ہی
اکیلا) اس کی مدد کرچکا ہے جب (مکہ کے) کافروں نے اسکو
نکالدیا[ف۴] صرف دو دو تھے[ف۵] جب دونو غار (ثور) میں (چھپے ہوئے تھے)
جب پیغمبر اپنے ساتھی (ابوبکرؓ) سے کہہ رہا تھا غم مت کھا بے
شک اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے[ف۶] آخر اللہ تعالیٰ نے اپنی تسلی
پیغمبر پر اتاری اور اپنے پیغمبر کی ایسی فوجوں سے مدد کی
جنکو تم نے نہیں دیکھا[ف۷] اور کافروں کی بات (شرک) کو نیچا کر دیا[ف۸] اور
اللہ کا سید اول بالا ہے[ف۹] اور اللہ زبردست ہے حکمت والا (مسلمانو) ہلکے
ہو یا بھاری[ف۱۰] نکل کھڑے ہو اور اللہ کی راہ میں اپنے جان اور مال سے
جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو[ف۱۱] (اے پیغمبر)
اگر سہل کچھ فائدہ ملنے والا ہوتا اور سفر بھی بیچ کا تو ضرور تیرے
ساتھ ہو لیتے لیکن یہ کٹھن کی راہ انکو دور معلوم ہوئی اور اب[ف۱۲]
خدا کی قسمیں کھائینگے اگر ہم سے ہوسکتا تو ہم ضرور تمہارے
ساتھ نکل کھڑے ہوتے اپنی جانوں کو[ف۱۳] آپ وبال میں ڈال رہے
ہیں اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے وہ بیشک جھوٹے ہیں (اے
پیغمبر) اللہ تعالیٰ نے تجھ کو معاف کر دیا تو نے ان لوگوں کو[ف۱۴]
اجازت کیوں دی[ف۱۵] جب تک سچے لوگ تجھ پر کھل جاتے۔ اور
جھوٹوں کو (بھی) تو جان لیتا[ف۱۶] (اے پیغمبر) جو لوگ اللہ تعالیٰ
پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتے ہیں وہ تو تجھ سے جہاد میں
اپنی جان و مال کے ساتھ شریک نہ ہونے کی اجازت نہیں مانگتے[ف۱۷]
اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے تجھ سے وہی لوگ اجازت[ف۱۸]

ف۱ یا بالکل معدوم ہے کیونکہ دنیا کا مزہ فانی ہے اور آخرت کا باقی فانی باقی کے مقابل معدوم کیطرح ہے اس آیت سے یہ نکلا کہ جہاد ہر وقت اور ہر حال میں فرض ہے گو گرمی
کی شدت ہو یا برسات کی کثرت یا اور کوئی آفت ۱۲ ف۲ دنیا اور آخرت میں ۱۲ ف۳ اپنے پیغمبر کے ساتھ جانے کے لیے ۱۲ ف۴ یمن والوں کو یا فارس والونکو یا اور لوگونکو ۱۲ ف۵
یعنے نہ سمجھو کہ ہم اگر جہاد کو نہ نکلینگے تو اللہ تعالیٰ کا کام بگڑ جاوے گا اس کو کسی کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اپنے پیغمبر کو ہزار طرح سے غالب کرسکتا ہے ۱۲ ف تو اللہ تم کو کچھ
پرواہ نہیں ۱۲ ف یعنے نکالنے کے درپے تھے یا نکلنے کا سبب پڑے ۱۲ ف ایک آنحضرتؐ اور دوسرے ابوبکر صدیقؓ ۱۲ ف ہوا یہ تھا کہ کافر ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس غار
پر آن پہنچے جس میں آپ اور ابوبکرؓ چھپے ہوئے تھے ابوبکرؓ کو آپ کا رنج ہوا نہ اپنا اور کہنے لگے اگر میں مارا جاؤں تو ایک نفرہ آپ پر سے تصدق ہوا پر اگر آپ پر صدمہ ہو
تو ساری امت تباہ ہو گئی اور دین برباد ہو جاوے گا ۱۲ ف اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا انہوں نے مشرکوں کو وہاں سے ٹالدیا اون کی نگاہ آپ پر پڑنے نہ دی ۱۲ ف یا
جس بات کے لیے مکہ سے نکلے تھے کہ آنحضرتؐ کو ڈھونڈ نکالیں گے ۱۲ ف اسی کی بات ور رہی گی سچا دین ہمیشہ غالب ہوگا ۱۲ ف کس حکمت سے اپنے پیغمبرؐ کو بچا کر مدینے پہونچا
دیا مشرکوں سے ایک بال بیکا نہ ہوسکا ۱۲ ف یعنے جوان ہو یا بوڑھے خوش ہو یا ناخوش مالدار ہو یا مفلس سوار ہو یا پیادہ مجرد ہو یا عیالدار ہتھیار بند ہو یا بے ہتھیار تندرست
ہو یا بیمار بیکار ہو یا کام کاج والے ۱۲ ف اور جہاد کی فضیلت جانتے ہو ابن عباسؓ نے کہا اس آیت سے یہ آیت منسوخ ہو گئی وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ ۱۲ ف
یعنے دنیا کا کچھ مال آسانی سے مل جانے کی امید ہوتی ۱۲ ف بہت دور دراز ہو جیسے تبوک جو مدینے سے دس منزل پر ہے شام کیطرف ۱۲ ف جب تم تبوک سے لوٹ کر آؤ گے تو ۱۲
ف جھوٹی قسمیں کھا کر ۱۲ ف گھر میں رہ جانے کی ۱۲ ف اس وقت تک ٹھہر جانا چاہیے تھا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ
يَتَرَدَّدُوْنَ ۝ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَ
عَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ
فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ
لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا
وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ
وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ
قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ
الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ
اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَهَنَّمَ
لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ
تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا
قَدْ اَخَذْنَا اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
فَرِحُوْنَ ۝ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ
اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا وَعَلَى اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ
بِنَا اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۝ وَنَحْنُ
نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ
مِّنْ عِنْدِهٖ اَوْ بِاَيْدِيْنَا فَتَرَبَّصُوْا
اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝
وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا

١٠ التوبة ٧

مانگتے ہیں جنکو خدا تعالیٰ اور آخرت کا یقین نہیں او رانکے دلوں میں شک ہے وہ اپنے شک میں آگے پیچھے ہو رہے ہیں[ف۱] اور اگر یہ لوگ (گھر سے) نکلنا چاہتے ہوتے تو اسکے لیے[ف۲] ضرور تیاری کرتے اور[ف۳] لیکن اللہ نے انکا (اپنی جگہہ سے) اُٹھنا (اور حرکت کرنا) برا جانا تو ان کو (وہیں) روک دیا (یا سست بنا دیا)[ف۴] اور (ان سے) کہا گیا[ف۵] جہاں اور بیٹھنے والے ہیں تم بھی انکے ساتھ (اپنے گھروں میں) بیٹھے رہو اگر یہ لوگ تمہارے ساتھ نکلتے بھی تو بس یہی ہوتا کہ تم میں خرابی بڑھا دیتے[ف۶] اور فساد کی نیت سے تم میں (گھوڑی) دوڑاتے پھرتے اور (رمشکل یہ ہے کہ) تم میں ایسے لوگ بھی تھے جو انکی بات سن لیتے[ف۷] اور اللہ شریر لوگوں کو خوب جانتا ہے (ای پیغمبر) یہ لوگ تو پہلے ہی[ف۸] فساد کرانا چاہتے تھے اور کئی کاموں میں اُنہوں نے الٹ پلٹ کی یہانتک کہ (خدا کا) سچا وعدہ[ف۹] آن پہونچا اور اللہ کا بول بالا ہوا[ف۱۰] اور وہ ناراض رہے[ف۱۱] اور ان (منافقوں) میں وہ شخص بھی ہے جو کہتا ہے مجھے[ف۱۲] اجازت دیجیے اور گناہ میں نہ پھنسایے سنو یہ تو گناہ میں گر پڑے[ف۱۳] اور بیشک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے[ف۱۴] اگر (اتفاق سے) تجھ کو کوئی بھلائی پہونچے[ف۱۵] تو ان (منافقوں) کو برا لگتا ہے اور اگر تجھ کو کوئی مصیبت پیش آئے[ف۱۶] تو کہنے لگتے ہیں ہمنے تو اپنا[ف۱۷] بچاؤ پہلے ہی کر لیا تھا[ف۱۸] اور خوشیاں مناتے (اپنے گھروں کو) لوٹ جاتے ہیں (ای پیغمبر) کہدے ہمکو کوئی مصیبت پیش نہیں آسکتی مگر جو اللہ نے ہماری قسمت میں لکھدی ہے وہی ہمارا مالک ہے[ف۱۹] اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے[ف۲۰] (ای پیغمبر) کہدے تم ہمارے لیے دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی کے سوا اور کسی بات کا انتظار نہیں کر سکتے[ف۲۱] اور ہم تو تمہارے لیے[ف۲۲] منتظر ہیں کہ اللہ اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب[ف۲۳] بھیجے یا ہمارے ہاتھوں سے (تمکو عذاب کرے قتل ہو یا قید ہو) تو انتظار کرتے رہو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں اور (یہ منافق) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ بیشک وہ تم ہی میں کے

ف۱ حیران ہیں کہ کیا کریں کبھی دل کہتا ہے بھائی چلے چلو شاید پیغمبر سچ کہتے ہوں اور قیامت میں ہم پکڑے جاویں کبھی دل میں آتا ہے اجی یہ سب ڈھکوسلے ہیں چند روز بس دنیا ہی میں جینا ہے جہاں تک ہوسکے چین اور آرام سے گذار لو مرے بعد کچھ ہونا ہوانا نہیں ۱۲ ف۲ یعنی انکے دل میں پہلے سے جہاد کا قصد ہوتا لیکن بعد کو سچ مچ کوئی عذر پیش آگیا ہوتا ۱۲ ف۳ آخر یہ لوگ مقدور والے ہیں کچھ تو الخ ۱۲ ف۴ اصل بات یہ ہوئی کہ وہ تو شاید نکلتے ہی ۱۲ ف۵ کیونکہ انکا مسلمانوں کے ساتھ جانا زیادہ خوفناک تھا معلوم نہیں اس میں کیا کیا فساد کرتے جیسے آگے آتا ہے ۱۲ ف۶ یعنے جیسے کسی نے انسے کہدیا یا ایک نے دوسرے سے کہدیا یا قلم تقدیر نے ایسا لکھ دیا ۱۲ ف۷ معذور ناتوان عورتیں بچے ۱۲ ف۸ یعنے کچھ فائدہ تو نہ ہوتا البتہ خرابی بڑھ جاتی یعنے انکے شریک ہونے سے کوئی بات تم میں نہ بڑھتی مگر یہ ہوتا کہ تم میں خرابی نہ تھی وہ پیدا ہو جاتی اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم میں پہلے سے بھی خرابی تھی ان کے شریک ہونے سے اور زیادہ ہو جاتی ۱۲ ف۹ یا فساد کی نیت سے دوڑتے پھرتے چغلخوری کرتے ایک کو ایک سے لڑواتے یا جھوٹی باتیں بنا کر تمہاری ہمت پست کر دیتے کہتے بھائی دشمن بہت زبردست ہے الٹ سے تم کہاں لبر آسکتے ہو ۱۲ ف۱۰ سیدھے سادے ان کا کہا یقین کر لیتے ۱۲ ف۱۱ جب تو مکہ سے مدینہ میں آیا تھا ۱۲ ف۱۲ تیری تائید اور مدد کا ۱۲ ف۱۳ اسکا حکم در رہا یا اسکا دین غالب ہوا ۱۲ ف۱۴ دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتح اور اسلام کی ترقی کو ناپسند کرتے رہے ۱۲ ف۱۵ گھر میں بیٹھ رہنے کی ۱۲ ف۱۶ جہاد میں شریک ہونے اور اللہ کی نافرمانی کے گناہ میں ۱۲ ف۱۷ کہیں نکلنے یا بھاگ جانیکا موقع اون کو نہ ملیگا یہ آیت اسوقت اتری جب آنحضرت صلعم نے جد بن قیس منافق سے فرمایا روم کے کافروں سے لڑنا کیسا ہے وہ بولا میری بہت سی جوروئیں ہیں اور میں جب رومی عورتوں کو دیکھتا ہوں تو آپے سے باہر ہو جاتا ہوں تو مجھ کو آپ معاف فرمایے اور روم لیجا کر گناہ میں نہ پھنسایے مردود نے اپنے تئیں بڑا متقی اور پرہیزگار بنایا اور دل میں تو کفر اور نفاق بھرا ہوا تھا اللہ کا ذرا بھی ڈر نہ تھا لیکن ظاہر میں عورتوں کا حیلہ کیا ۱۲ باقی در ضمیمہ

هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ○ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ○

ہیں حالانکہ وہ تم میں کے نہیں (مسلمان نہیں ہیں) بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں اگر کہیں بچاؤ کی جگہ یا غار یا سرنگ پالیں تو رسی توڑا کر ادہر دوڑ پڑیں

۱۰ — التوبۃ — ۱۰

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

(اے پیغمبر) کافروں سے اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر اور انکا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بری جگہ جانیوالے ہیں

〃 — 〃 — ۱۱

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ○ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ○

جو لوگ (منافق) پیچھے چھوڑ دیے گئے وہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر بیٹھ رہنے سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنا برا سمجھا اور کہنے لگے ایسی سخت گرمی میں (گھر سے) مت نکلو کہدے دوزخ کی آگ کی گرمی اس سے کہیں (زیادہ سخت ہے) کاش ان لوگوں کو اتنی سوجھ ہوتی خیر (دنیا میں) تھوڑا سا ہنس لیں (آخرت میں) ان کاموں کا بدلا جو دنیا میں کرتے رہے بہت روئیں گے تو اگر خدا تجھ کو لوٹا کر ان (منافقوں) کے ایک گروہ کی طرف لیجائے پھر وہ تجھ سے نکلنے کی اجازت چاہیں تو (ان سے) کہدے تم میرے ساتھ کبھی ہرگز نہ نکلنا اور ہرگز میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑنا تم تو پہلی ہی بار بیٹھ رہنا پسند کر چکے تو (اب بھی) پچھڑیوں کے ساتھ (گھروں میں) بیٹھے رہو

〃 — 〃 — ۱۱،۱۲

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ○ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ○ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا

اور (اے پیغمبر) جب کوئی (قرآن کی) سورت اترتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں جو مقدور والے ہیں تجھ سے اجازت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہم کو رہیں چھوڑ دے ہم بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہیں انکو یہی پسند آیا کہ گھر بیٹھنے والیوں (عورتوں) کے ساتھ (بیٹھے) رہیں اور ان کے دلوں پر مہر ہو گئی تو وہ (کچھ) نہیں سمجھتے لیکن پیغمبر اور جو لوگ اسکے ساتھ ایمان والے ہیں انہوں نے (تو) اللہ

ف یعنی سچے مسلمان ہیں ۱۲ ف ڈرتے ہیں کہ اگر اپنے تئیں مسلمان نہ کہیں گے تو کافروں کی طرح مسلمانوں کے ہاتھ سے سزا پاویں گے ۱۲ ف قلعہ یا پہاڑ کی چوٹی ۱۲ ف خندق گھوڑے کی طرح ۱۲ ف تاکہ مسلمان انکو پکڑ نہ سکیں ۱۲ ف کافروں سے تو تلوار سے اور منافقوں کو نصیحت اور لعنت ملامت سے ۱۲ ف یعنی جنگ تبوک میں آپ حضرت ص کے ساتھ نہ گئے بلا عذر لیکر اپنے گھروں میں رہ گئے ۱۲ ف دوسرے لوگوں کو بھی بہکانے کی نیت سے ۱۲ ف سفر نہ کرو اے پیغمبر ان منافقوں سے ۱۲ ف تو ایسا کبھی نہ کرتے ۱۲ ف دنیا میں اگر ساری عمر بھی آدمی ہنستا ہے تو آخرت کے مقابل میں کچھ نہیں وہاں ہمیشہ کا رونا اور ندامت پیسنا ہوگا ۱۲ ف صحت اور سلامتی کے ساتھ اس جہاد سے ۱۲ ف جو جنگ تبوک میں نہیں نکلے تھے اور مدینہ میں رہ گئے تھے ۱۲ ف کسی دوسرے جہاد کے لیے ۱۲ ف جنگ تبوک میں ۱۲ ف یعنی ان لوگوں کے ساتھ جو بے عذر گھروں میں رہ گئے یا معذوروں کے ساتھ جیسے عورتیں بچے لولے لنگڑے اندھے ہیں یا ان لوگوں کے ساتھ جو پیغمبر ص کے مخالف ہیں ۱۲ ف منافقوں ہیں ۱۲ ف ہٹے کٹے کھاتے تندرست مالدار ۱۲ ف گھر میں رہنا ۱۲ ف قرآن اور حدیث کا اثر نہیں ہوتا ان کے دلوں میں نہیں سماتا ۱۲ ف کہ جہاد میں کیا فائدہ ہے ۱۲ ع یا رسول اللہ صلعم کی مخالفت کے لیے بیٹھ رہنے خوش ہوئے یا رسول اللہ صلعم کی رائے کے خلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے ۱۲

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ
الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ
مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ
الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ
عَلَي الضُّعَفَاۗءِ وَلَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا عَلَي
الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ
اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ
مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّلَا
عَلَي الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ
لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّ
اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا
مَا يُنْفِقُوْنَ ۝ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَي الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ
يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ
اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا
لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ
وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا یہی لوگ ہیں جن کو بھلائیاں
ملینگی اور وہی مراد کو پہونچیں گے اللہ تعالے نے انکے لیے
باغ تیار رکھے ہیں جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ
ان میں رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے اور گاؤں والے
(یعنی بنی غفار) عذر کرتے ہوئے آئے کہ ان کو اجازت
ملجائے اور جن لوگوں نے اللہ تعالے اور اس کے رسول
سے جھوٹ بولا وہ بیٹھ رہے ان میں جو کافر ہیں ان کو
دکھ کی مار پڑے گی جو لوگ کمزور ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں
اور نہ بیماروں پر اور نہ اُن پر جن کو خرچ نہیں ملتا جب
وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہوں (ایسے)
نیک لوگوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ تعالے بخشنے
والا مہربان ہے اور نہ ان لوگوں پر کچھ گناہ ہے جو تیرے
پاس اسلیے آتے ہیں کہ تو ان کو سواری دے جب تو
کہتا ہے میرے پاس تو سواری نہیں جس پر میں تم کو
چڑھادوں تو خرچ نہ ملنے کے غم میں وہ آنکھوں سے
آنسو بہتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں الزام تو انہی لوگوں
پر ہے جو مالدار ہو کر پھر تجھ سے اجازت چاہتے ہیں اور
لوگوں نے (گھر) بیٹھنے والیوں (عورتوں) کے ساتھ
رہنا پسند کیا اور اللہ نے انکے دلوں پر مہر کر دی وہ دکھ نہیں
جانتے (مسلمانو) جب تم (جہاد سے) لوٹ کر ان (منافقوں)
کے پاس آؤ گے تو تم سے بہانے بنائینگے (اے پیغمبر) کہدے
بہانے مت بناؤ ہم تمہاری بات کبھی نہیں ماننے کے ہم کو تمہارے احوال
اللہ بتا چکا ہے اور آگے چلکر اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول (دونوں)
تمہارے کام دیکھیں گے پھر آخر تم اس خدا (تعالیٰ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے
جو چھپا اور کھلا جانتا ہے وہ تمکو جتلائیگا جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے (مسلمانو) اب کوئی دن میں جب تم انکے پاس

ف دنیا میں عزت اور فتح اور لوٹ اور آخرت میں جنت اور وہاں کی نعمتیں بعضوں نے کہا بھلائیوں سے مراد حوریں ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اس کا معنے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ۱۲ ف دنیا کی زندگی
اور راحت اس کے مقابلہ میں کچھ نہیں ۱۲ ف قبروں میں رہنے کی ۱۲ ف اسلام کا جھوٹا دعوی کیا ۱۲ ف عذر کرنے کو بھی نہ آئے ۱۲ ف اور صرف زبان سے اسلام کا دعوی کرتے ہیں ۱۲
ف دنیا میں قید اور قتل ہوں گے اور آخرت میں دوزخ کا عذاب ہوگا ۱۲ ف معذور ہیں جیسے لنگڑے لولہا پاہج اندھے بوڑھے یا عورتیں بچے ۱۲ ف اگر وہ جہاد میں نہ جاویں ۱۲ ف
جس سے جہاد کا سامان کریں ہتھیار سواری وغیرہ ۱۲ ف یعنے دل سے اللہ تعالیٰ اور رسول کی محبت رکھتے ہوں اور مسلمانوں سے الفت ۱۲ ف تاکہ وہ جہاد میں جائیں ۱۲ ف لفظی
ترجمہ یوں ہے ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہیں یعنے بہت روتے ہیں گویا معلوم ہوتا ہے کہ آنسوؤں کے دریا میں آنکھیں بہہ رہی ہیں حدیث میں ہے کہ جن کو عذر ہے اور وہ جہاد
میں شریک نہ ہو سکیں تو گویا مجاہد ہیں ساتھ ہیں یعنے انکو جہاد کا ثواب ملیگا کہتے ہیں یہ لوگ سات انصاری آدمی تھے جو آن حضرت سے جوتیاں مانگنے آئے تھے اور سواری سے مراد
جوتیاں پہنا دینا ہے سیرت حلبی میں ہے کہ ان میں سے دو کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اور تین کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور دو کو یامین بن عمرو نے سوار کرا دیا ۱۲ ف جہاد میں نہ جانے کی ۱۲
ف اور ان کو سواری اور راہ خرچ سب میسر ہے ۱۲ ف گویا دیوانے بن گئے ہیں جہاد کی فضیلت اور اس کے ثواب اور اسکے فائدوں کو بالکل بھول گئے مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا یہ
آیت منافقوں کے باب میں ہے گیارہویں رکوع تک یہی مضمون ہے کچھ لفظوں میں فرق ہے فقط ۱۲ ف کہتے ہیں یہ بہانہ کرنیوالے منافق اسّی سے کئی آدمی تھے ۱۲

سورہ نمبر	سورہ	آیت	عربی	ترجمہ
			إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝	لوٹ جاؤگے تو تم سے اللہ کی قسمیں کھائینگے تاکہ تم ان سے در گذر کرو ف پھر تم ان سے الگ ہی رہو کیونکہ وہ گندے (ناپاک) ہیں اور جو وہ دنیا میں (کرتے تھے اسکے بدل انکا ٹھکانا دوزخ ہے قسمیں اسلیے کھائینگے کہ تم انسے راضی ہو جاؤ پھر اگر تم انسے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تو ان (شریر (بدکار) لوگوں سے راضی نہیں ہو سکتا ف
١١	التوبہ	١٣	وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝	اور کہدو کہ تم (اچھے بُرے) عمل کرتے رہو آگے چلکر اللہ تو اور اسکا رسول اور مسلمان تمہارے عمل دیکھیں گے ف اور تم خود (قریب ہی) اس خدا کیطرف لوٹائے جاؤگے جو چھپا اور کھلا (سب) جانتا ہے وہ تم کو جو تم کرتے تھے جتلا دیگا اور کچھ لوگ ایسے ہیں جنکا معاملہ اللہ کے حکم پر ڈھیل میں ہے اللہ انکو عذاب کرے یا معاف کرے اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا ف
٫٫	٫٫	١٤	إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ف وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝	بیشک اللہ تعالی نے مسلمانوں سے انکی جان اور مال کو مول لے لیا ہے اس کے بدل انکو بہشت ملیگی وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر (کافروں کو) مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں ف اللہ تعالی کا یہ وعدہ پکا ہے اُس نے ذمہ لے لیا ہے تورات اور انجیل اور قرآن میں ف اور اللہ تعالے سے بڑھ کر کون اپنے قول کا پورا کرنیوالا ہے تو (مسلمانو) یہ جو سودا تم نے کیا ہے اس کی خوشی مناؤ اور یہی تو بڑی کامیابی ہے ف
٫٫	٫٫	١٦-١٥	مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ	مدینہ والوں کو اور جو انکے گرد اگرد گاؤں والے رہتے ہیں (یہ) مناسب نہ تھا کہ اللہ تعالے کے پیغمبر کو چھوڑ کر پیچھے رہجائیں اور اسکی جان کی فکر نہ کرکے اپنی جان بچانے کی فکر میں پڑجائیں اسلیے کہ ان لوگوں کو خدا کی راہ میں پیاس ہو تکلیف ہو بھوک ہو اس مقام پر چلیں جس سے کافر خفا ہوں ف دشمن کو کچھ بھی نقصان پہنچائیں ف ہر ہر کے بدل ف انکا نیک عمل (خدا کے پاس) لکھ لیا جاتا ہے ف بیشک اللہ تعالے نیکوں کی محنت برباد نہیں کرتا اور (اسیطرح) جو کچھ

ف ان کے جہاد میں شریک نہ ہونے پر خفا نہ ہو ۱۲ ف ابن عباس رضہ نے کہا جب ہم مدینہ میں لوٹ کر آئے تو ہم کو حکم ہوا کہ ان اسی منافقوں کے پاس نہ بیٹھیں اور نہ بات کریں ف اے پیغمبر ان لوگوں سے ۱۲ ف یعنی آخرت میں تمہارے سب اعمال کھل جاویں گے اور تمام مسلمانوں تک کو معلوم ہو جاویں گے۔ اللہ تو اب بھی دیکھتا ہے مگر یہ وہ دیکھنا مراد ہے جو بدلہ دینے کے لیے ہوگا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تو دنیا ہی میں تمہارا بھانڈا پھوڑ دیگا اور تمہارے برے کام سب پر کھل جاویں گے آدمی کیسا ہی چھپ کر گناہ کرے مگر ایک دن وہ کھل جاتا ہے حدیث میں ہے اگر تم میں سے کوئی ایک پتھر کے اندر جس میں کوئی سوراخ نہ ہو کوئی کام کرے تو بھی اللہ تعالیٰ اسکا کام ایک دن لوگوں کو معلوم کرا دیگا یہ مضمون انجیل مقدس میں بھی ہے کہ کوئی چھپا ہوا ایسا نہیں جو کھولا نہ جاوے ۱۲ ف نیک کوشش کا اور برے کو برائی کا بدلہ دیگا ۱۲ ف جو لوگ جنگ تبوک میں شریک نہیں ہوئے وہ تین طرح کے تھے ایک تو منافق دوسرے ابو لبابہ اور ان کے ساتھی جنہوں نے آنحضرت صلعم کے لوٹتے ہی معذرت کی اور مسجد کے ستون سے اپنے تئیں باندھ دیا ان کا قصور جلدی سے معاف ہو گیا تیسرے کعب بن مالک اور ان کے ساتھی ان کا کوئی عذر معقول نہ تھا اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو ڈھیل میں ڈالے رکھا پچاس دن تک وہ لوگ اس حال میں پڑے رہے کہ کوئی ان سے بات نہ کرتا نہ ملاقات کرتا آخر جب ہو گئے اس وقت ان کا بھی قصور معاف ہوا ۱۲ ف جان اور مال کی پرواہ نہ کرکے ۱۲ ف انکے ہاتھ سے ۱۲ ف شہید ہوتے ہیں ۱۲ ف یعنی تینوں معتبر دستاویزوں میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں تینوں میں اس وعدے کی مضبوطی کیگئی ہے حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو ایک انصاری نے کہا کیا فائدے کی خرید اور فروخت ہے اللہ ہم اس کو توڑیں گے نہ توڑنا چاہیں گے ف جامع البیان میں ہے کہ عبداللہ بن رواحہ انصاری کے ساتھیوں نے عقبہ کی رات کو آنحضرت صلعم سے عرض کیا آپ جو چاہیے اپنی مالک کیلئے اور اپنے لئے شرط کر لیجئے آپ نے فرمایا اپنے مالک کیلئے تو یہ شرط ہے کہ تم اسپر ایمان لاؤ اسکا شریک کسی کو نہ بناؤ اور میری لیے یہ شرط ہے کہ جن چیزوں سے تم اپنی جانوں اور مالوں کو بچاتے ہو ان سے مجھ کو بھی بچاؤ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہم کو کیا ملیگا آپ نے فرمایا تم کو بہشت ملیگی انہوں نے عرض کیا یہ سودا تو بڑے فائدہ کا ہے ہم کبھی اس کو نہ توڑیں گے نہ توڑنا چاہیں گے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ما قاله رحمه

ترجمہ	آیت	آیت نمبر	سورۃ	پارہ
اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں تھوڑا ہو یا بہت جو میدان چلیں انکو لیے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالے انکے کاموں کا بہت اچھا بدلہ ان کو دے اور یہ بھی مناسب نہیں کہ (ہر لڑائی میں) سب کے سب مسلمان نکل کھڑے ہوں ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہر فرقے میں سے کچھ لوگ نکلیں تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور جب ان کی قوم کے لوگ (جہاد سے) لوٹ کر آویں تو ان کو سنا دیں اس لیے کہ وہ بچے رہیں مسلمانو اپنے (پہلو) آس پاس کے کافروں سے لڑو اور ایسا کرو کہ کافر لوگوں کو تمہاری سختی (بہادری) معلوم ہو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالے (کی مدد) پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔	لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝			
اور جن لوگوں نے کافروں کا ظلم اٹھانے کے بعد اللہ کی راہ میں اپنا ملک چھوڑا ان کو ہم دنیا میں اچھا ٹھکانا دینگے اور آخرت میں جو بدلا (ملنے والا ہے) وہ تو کہیں بڑھکر ہے کاش یہ کافر اس بات کو جانتے ہوتے (یا اپنا ملک چھوڑنیوالے) وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور اپنے مالک پر بھروسا رکھتے ہیں۔	وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝	۶	النحل	۱۴
اور اگر اللہ تعالے بندوں کو ان کی نافرمانیوں پر جھٹ پکڑ لیا کرے تو ساری زمین پر ایک جاندار باقی نہ چھوڑے مگر وہ ان کو ایک ٹھیرے ہوئے وعدے تک مہلت دیتا ہے جب انکا وعدہ آن پہنچتا ہے تو ایک گھڑی آگے یا پیچھے نہیں ہو سکتی	وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ	۸	؍؍	؍؍
پھر جن لوگوں نے آفت میں پڑنے کے بعد (مشرکوں کی ایذائیں اٹھانے کے بعد) ہجرت کی پھر جہاد کیا اور (تکلیفوں پر) صبر کیا تو تیرا مالک ان (امتحانوں) کے بعد ضرور بخشنے والا ہے رحمت کرنیوالا	ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝	۱۴	؍؍	؍؍
اور ہمنے تجھ سے پہلے کسی آدمی کے لیے (دنیا میں) ہمیشہ جینا نہیں رکھا بھلا (ان سے پوچھنا چاہیے) اگر تو مر جائے تو کیا یہ ہمیشہ (زندہ)	وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ	۳	الانبیاء	۱۷

ف جس سرزمین کو طے کریں ۱۲ ف یا ان کے بہت اچھے کام (یعنی جہاد) کا بدلہ انکو دے ۱۲ ف ہوا یہ کہ جب گلے کی آیتیں اتریں اور اللہ تعالے نے ان لوگوں پر جو جہاد سے بیٹھ رہے بہت لعنت ملامت کی تو اس کے بعد آن حضرت صلعم نے جو فوج بھیجنا چاہی تو سب کے سب مسلمان جانے لگے آن حضرت م اکیلے رہ جاتے تھے اور مدینہ بھی خالی ہوا جاتا تھا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف جو لوگ نہیں نکلے اور مدینہ میں آن حضرت م کی صحبت میں رہ گئے ۱۲ ف قرآن اور حدیث یاد کریں ۱۲ ف سکھلا دیں جو نئی باتیں اس مدت میں انہوں نے سیکھی ہیں ۱۲ ف ان کاموں سے جو ان کے بعد منع ہوئے بچے رہیں ۱۲ ف جن لوگوں نے کہا کہ یہ آیت جہاد سے متعلق نہیں ہے بلکہ علم حاصل کرنے سے انہوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تمام مسلمانوں کو علم حاصل کرنے کے لیے نکلنا ضرور نہیں ہر فرقے میں سے تھوڑے تھوڑے لوگ کیوں نہیں نکلتے کہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور جب اپنی قوم کے پاس لوٹ کر جاویں تو ان کو بھی جتلا دیں تاکہ وہ بھی بری باتوں سے بچے رہیں ۱۲ ف جب ان سے فراغت ہو جائے تو آگے بڑھو ایسا نہ کرو کہ پاس کے کافر کو چھوڑ کر دور والے پر چڑھ جاؤ ۱۲ ف آن حضرت نے ایسا ہی کیا پہلے اپنی خاص قوم قریش کے کافروں سے لڑے پھر عرب کی دوسری قوموں سے پھر بنی قریظہ اور نضیر اور خیبر اور فدک کے اہل کتاب سے جو مدینے کے گرد اگرد تھے جب ان سے بھی فارغ ہوئے تو ملک شام کا قصد کیا اور صحابہ رض کے زمانہ میں شام کا ملک فتح ہو گیا پھر ایران پر حملہ کیا گیا ۱۲ ف مراد وہ مسلمان ہیں جو مکے کے کافروں سے تنگ ہو کر حبش میں چلے گئے تھے جیسے حضرت عثمان اور جعفر بن ابی طالب وغیرہ ۱۲ ف ایسا ہی ہوا مہاجرین یا تو غریب آوارہ وطن تھے یا اللہ تعالے نے انکو حکومت اور دولت عنایت فرمائی ۱۲ ف کافروں کے ستانے پر یا ہجرت پھر جہاد پر ۱۲ ف گنہگار تو اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوں اور دوسرے بے گناہ یہاں تک کہ جانور بھی انکی نحوست سے۔ حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالے کا عذاب اترتا ہے تو اس میں سب ہی جلتے ہیں پھر آخرت میں اپنی اپنی نیت کے موافق انکا حشر ہوگا ۱۲ ف جب تک ان کی عمر لکھی ہوئی ہے ۱۲

[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			ذَائِقَةُ الْمَوْتِ	ہر ایک متنفس (مخلوق جاندار) موت (کا مزہ) چکھے گا
〃	الحج	۶	أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ	اب جن (مسلمانوں) سے کافر لڑتے ہیں انکو بھی (لڑنے کی) اجازت ہے کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور بیشک اللہ انکی مدد کرنے پر قادر ہے جو اپنے ملک سے (مکہ سے) یہ کہنے پر کہ ہمارا مالک اللہ ہے اور کوئی بات نہیں (نہ کسی کا خون کیا نہ ڈاکہ مارا) ناحق نکالے گئے
〃	〃	۸	وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ لَيُدْخِلَنَّهُم مُّدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ	اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی (وطن چھوڑا) پھر وہ اسی ہجرت کے زمانہ میں (مارے گئے یا اپنی موت سے) مر گئے اس حال میں اللہ انکو اچھی روزی دیگا اور بے شک خدا تعالیٰ ہی سب روزی دینے والوں میں بہتر روزی دینے والا ہے وہ ضرور انکو ایسی جگہ لیجائیگا جسکو وہ پسند کرینگے اور بیشک اللہ (سب) جانتا ہے بُردبار ہے (جلدی عذاب نہیں کرتا)
۱۸	النور	۷	وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ	اور (اے پیغمبر) ان منافقوں نے اللہ تعالیٰ کی پکی قسمیں کھائیں کہ اگر تو انکو حکم کرے تو وہ جہاد کے لیے ضرور نکلیں گے
۲۰	العنکبوت	۱	مَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَمَن جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ	جسکو اللہ تعالیٰ کے سے ملنے کی امید ہے (اسکو چاہیے کہ طیاری کرے) کیونکہ اللہ نے جو وقت (عذاب ثواب کا) مقرر کیا ہے وہ ضرور آنیوالا ہے اور اللہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے اور جو کوئی (دینی کاموں میں) محنت اٹھاتا ہے وہ اپنے خود کے فائدہ کے لیے اٹھاتا ہے کیونکہ اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے
۲۱	الاحزاب	۲	إِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا	جب یہ کافر تمہارے اوپر کی طرف اور تمہارے نیچے کی طرف سے آن پہنچے اور جب آنکھیں (ڈر کے مارے) پتھرا گئیں اور کلیجے حلق تک آ گئے اور اللہ سے تم طرح طرح کے گمان کرنے لگے
〃	〃	۲	قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا	کہدے اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگو تو یہ بھاگنا کچھ تمکو فائدہ نہ دیگا اور (بالفرض بچ گئے تو) کچھ نہیں تھوڑا سا (دنیا کا) مزہ اور اٹھا لوگے
〃	〃	۳	وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا	اور جب (سچے) مسلمانوں نے (کافروں کی) فوجوں کو دیکھا تو گھبرائے

ف یا جو مسلمان لڑنا چاہتے ہیں یا لڑنے کے قابل ہیں ۱۲ ف یہ پہلی آیت ہے جو جہاد کی اجازت میں اتری ۱۲ ف گو بالفعل یہ لوگ مظلوم ہیں یا اللہ تو بے لڑے بھی ان کی مدد کر سکتا ہے مگر حکم لڑنے کا دیا اسی میں کچھ مصلحت ہے ۱۲ ف بہشت کے میوے اور وہاں کا پانی ۱۲ ف کیونکہ وہ محض اپنے فضل اور کرم سے روزی دیتا ہے اس کو کوئی ہماری حاجت نہیں اس آیت سے مراد وہ مہاجرین ہیں جنہوں نے مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ میں آنحضرت صلعم کے پاس آ گئے ان کا یہ درجہ ہے کہ جو کوئی ان میں سے اپنی موت سے مر جائے اس کو بھی شہید کا اجر ملیگا بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو اپنا گھر بار چھوڑ کر اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلیں ۱۲ ف اس کو دیکھ کر خوش ہو جائیں گے کیونکہ سب خواہشیں وہاں موجود پائیں گے ۱۲ ف اسکو نہ کسی کی عبادت سے کچھ فائدہ ہے نہ کسی کے گناہ سے کوئی نقصان ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو کوئی جہاد کرتا ہے وہ اپنے فائدے کے لیے جہاد کرتا ہے ۱۲ ف بعضے کچے مسلمانوں کے دلوں میں یہی یہ خیال آگیا کہ اب مسلمان کچھ نہیں سکتے اور دین اسلام مٹ جائے گا بعضوں نے کہا یہ خطاب منافقوں کی طرف ہے وہ کہنے لگے اب محمد اور ان کے اصحاب کی خیر نہیں ۱۲ ف پھر آخر وہی مرنا ہے چاہیے کہ بیماری کر موت کے پنجہ سے چھٹ جاؤ یہ خیال محال ہے اگر بالفرض بچ گئے تو چند روز جینے مونہہ برے حال اور جی اور دنیا کا مزہ تھوڑا سا اور اٹھا لو گے مگر ایسی زندگی پر لعنت ہے جو بدنامی اور ذلت کے ساتھ گذرے عرب میں مثل مشہور ہے موت العز خیر من حیوۃ الذل یعنے عزت کے ساتھ مرنا ذلت کے ساتھ جینے سے بہت بہتر ہے ۱۲ ف دنیا میں سب ہی مرنے والے ہیں تیری موت کا جو یہ انتظار کرتے ہیں یہ آنکھ دکھائی ہے کیا وہ قیامت تک بورے بیٹھے رہیں گے حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو ابو بکر صدیق آئے اور آپکو چوما پھر کہنے لگے ملنے میں ہے نبی ہانے خیر جانی دوست ہائے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اسکے بعد یہ آیت پڑھی بعضوں نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ خضر بھی گذر گئے امام بخاری رحمہ کا یہی قول ہے ۱۲ ف اسکو ترقی ہے اور ہر عمل معلوم ہے مطلب یہ ہے کہ جو کوئی جنس چاہے اللہ تعالیٰ سکوچاہیے اسکی آخرت کا سامان تیار کر رکھے یہ دعوہ ٹل نہیں سکتا ۱۲

			هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ڮ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝	تو نہیں (بلکہ) کہنے لگے یہ تو وہی ہے جسکا اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول سچا ہے اور (اس واقعہ) نے (انکے) ایمان اور تابعداری کو اور بڑھا دیا ف ان ہی مسلمانوں میں کچھ مرد تو ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے جو اقرار کیا تھا اس میں سچے اترے انمیں سے بعضے تو اپنا کام پورا کر چکے ف اور بعضے (ابھی) راہ دیکھ رہے ہیں اور ان لوگوں نے (اپنے اقرار کو) ذرا نہیں بدلا
۲۱	الاحزاب	۳	وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝	اور (اسکی قدرت دیکھو) اللہ تعالیٰ نے (ادہر تو) کافروں کو غصے میں بھرے ہوئے (خالی) پھیر دیا انکو کچھ فائدہ نہ ملا اور (ادہر) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے (لڑنے کی نوبت ہی نہیں آنے دی) ف اور اللہ زور والا زبردست ہے اور اہل کتاب (بنی قریظہ کے یہودیوں) کو جنہوں نے (عہد شکنی کرکے) مشرکوں کی مدد کی تھی انکے قلعوں سے اتار لایا اور انکے دلوں میں (تمہاری) دھاک بٹھا دی تم انمیں سے بعضوں کو قتل کرنے لگے اور بعضوں کو (عورتوں اور بچوں کو) قید ف اور اللہ تعالیٰ نے تمکو انکی زمین اور انکے گھروں اور انکے مالوں کا وارث کر دیا اور اس ملک کا جہاں تم نے (ابھی تک) قدم ہی نہیں رکھا ف اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے
۲۶	محمد	۱	فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ڎ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ڃ ذٰلِكَ ڔ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	تو (مسلمانو) جب تم (لڑائی میں) کافروں سے بھڑ جاؤ تو انکی گردنیں اڑاؤ ف جب خوب انکو قتل کر چکو (انکا زور بالکل ٹوٹ جائے) تو اب انکی مشکیں کس لو (انکو قید کر لو) اسکے بعد یا احسان رکھکر مفت چھوڑ دو یا کچھ بدلہ لیکر یہاں تک کہ (لڑائی موقوف ہو) دشمن ہتیار رکھدیں ف یہ (ہمارا حکم ہے) اور اگر اللہ چاہتا تو (بغیر تمہارے لڑے) کافروں سے بدلہ لے لیتا مگر اسکو یہ منظور ہے کہ تمکو ایک دوسرے سے (لڑا کر) جانچے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد میں) مارے گئے انکے (نیک) کام اللہ ہرگز اکارت نہیں کریگا ف بلکہ انکو راہ پر لگا دیگا اور انکا کام بنا دیگا اور انکو اس باغ میں لیجائیگا جو انکو بتا دیگا ف مسلمانو اگر تم اللہ کے دین

ف اللہ تعالیٰ تمکو آزمائیگا پھر تمہاری مدد کریگا ۱۲ ف پہلے سے زیادہ آن حضرت صلعم کے عاشق زار اور پروردگار کے اطاعت گذار بن گئے اس آیت سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے ۱۲ ف وہ اقرار لیلۃ العقبہ میں ہوا تھا۔ اس رات کو مسلمانوں نے آن حضرت صلعم سے یہ عہد کیا تھا کہ اخیر دم تک آپ کا ساتھ دیں گے ۱۲ ف یا اپنی منت پوری کر چکے ۱۲ ف یعنے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے جیسے حضرت حمزہ رض اور انس بن النضر جنگ احد میں۔ انس بن مالک کہتے ہیں میرے چچا انس بن النضر جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے انکو اسکا بڑا رنج ہوا اور کہنے لگے انشاء اللہ تعالیٰ اب کوئی جنگ ہوگی تو اللہ تعالیٰ دیکھ لیگا میں کیا کرتا ہوں پھر احد کے دن سعد بن معاذ کو ملے سعد نے ان سے کہا کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا احد پہاڑ کی طرف سے جہاں کافر جمع تھے مجھ کو جنت کی خوشبو آرہی ہے اور کافروں پر حملہ کیا یہاں تک کہ شہید ہوئے انکے بدن پر اسی سے زیادہ تیر اور تلوار اور برچھے کے زخم تھے اور یہ آیت انہی کے باب میں اتری ۱۲ ف [illegible] آندھی اور فرشتوں کو کافروں پر بھیجکر وہ بن لڑے ہی بھاگ گئے ۱۲ ف یعنی [illegible] کے یہودیوں نے اپنے سر پر خود آفت مول لی ہوا یہ تھا کہ ان میں اور آن حضرت صلعم میں عہد تھا کہ وہ آپکے دشمنوں کی مدد نہ کریں گے لیکن انہوں نے جب یہ دیکھا کہ ابو سفیان بہت سی فوجیں مسلمانوں پر چڑھا لایا ہے تو یہ سمجھے کہ اب مسلمانوں کا کام تمام ہو چکا اور عہد توڑ کر ابو سفیان کے ساتھ ہو گئے مسلمانوں کو ان مردود یہودیوں سے جو بغل گھونسنے کی طرح مدینہ ہی میں تھے بہت تکلیف ہوئی لیکن صبر کیے رہے [illegible] جب ابو سفیان اور اسکے ساتھی سب بھاگ گئے تو بنی قریظہ [illegible] آن حضرت صلعم نے انکا محاصرہ کیا آخر [illegible] سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہوئے [illegible] انکے مرد قتل کیے جائیں اور [illegible] عورتیں اور بچے لونڈی غلام [illegible]

[illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝	کی مدد کروگے تو اللہ بھی تمہاری مدد کریگا اور لڑائی میں تمہارے پاؤں جمادے گا ۔ ف
۲۶	محمد	۳	فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَأَوْلَى لَهُمْ ۝	پھر جب کوئی پکی سورت (جو منسوخ نہ ہو) اُتری ہو اور اس میں جہاد کا حکم ہوتا ہے تو اے پیغمبر جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہو وہ تجھ کو ایسا تکنے لگتے ہیں جیسے کوئی بیہوشی میں مرتے وقت تکتا ہے ف سخت افسوس ہے اُن پر ۔
〃	الفتح	۱	إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۝ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝	(اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہی) ہمنے تجھ کو کھلم کھلا فتح دی ف اس لیے کہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اور اللہ تعالیٰ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدے ف اور اپنا احسان تجھ پر پورا کرے ف اور تجھ کو (دین کے) سیدھے رستے پر چلائے رکھے اور تیری پوری (زبردست) مدد کرے ف
〃	〃	۱۰-۱۱	إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَلِكَ فِي	بے شک جو لوگ تجھ سے (اے پیغمبر حدیبیہ میں) بیعت کر رہے ہیں وہ (گویا) خدا سے بیعت کر رہے ہیں ف اللہ تعالیٰ کا ہاتھ انکے ہاتھوں کے اوپر ہے پھر جو کوئی (اپنا اقرار) توڑے وہ اقرار توڑ کر اپنا آپ نقصان کریگا اور جو کوئی اس اقرار کو پورا کرے جو اُس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ باندھا اسکو اللہ تعالیٰ (بہت) بڑا نیگ (ثواب) دیگا (اے پیغمبر) اب وہ گاؤں والے جو (اس سفر میں) پیچھے رہ گئے یہ بہانہ کرینگے ہم اپنے مال اور بال بچوں میں پھنس گئے (تیرے ساتھ نہ جا سکے) تو ہمارا گناہ (اللہ تعالیٰ سے) بخشوا دے اپنی زبانوں سے وہ باتیں کرتے ہیں جو انکے دلوں میں نہیں ہیں تو کہدے (اس بہانے سے کیا فائدہ) بھلا اگر اللہ تعالیٰ تمکو کوئی فائدہ پہونچانا چاہے یا کچھ نقصان دینا چاہے تو اس کے مقابل میں تمہارے لیے کسیکا کچھ چل سکتا ہے نہیں اللہ تعالیٰ کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے بات یہ ہے تم یہ سمجھے کہ اب پیغمبر اور مسلمان ہرگز اپنے گھروں کو کبھی لوٹ کر آنے والے نہیں اور یہ بات تمہارے

ف اگر تم پکے کافر ہو ان کا کچھ رعب نہ پڑیگا تم میدان سے بھاگو گے ۱۲ ف لڑائی کے نام سے ڈر گئے اور جیسے کوئی سکتے کے عالم میں نگاہ کرتا ہے اس طرح تجھ کو دیکھنے لگے ۱۲ ف بعضوں نے کہا مکہ کی فتح مراد ہے بعضوں نے کہا خیبر کی فتح لیکن صحیح یہی ہے کہ صلح حدیبیہ مراد ہے اور حضرت عمر رضہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ صلح فتح ہے آپ نے فرمایا قسم خدا کی یہ فتح ہے اس صلح میں گو بظاہر معلوم یہ ہوتا تھا کہ مسلمان دب کر ہے مگر درحقیقت اس میں مسلمانوں کی جیت تھی اس صلح کی بدولت بیعۃ الرضوان ہوئی اور اسی صلح کے زمانے میں مسلمانوں نے خیبر فتح کیا اور رومی ایرانیوں پر غالب ہوئے یہ بھی مسلمانوں کے لیئے فال نیک تھی اور قصہ اسکا مشہور ہے ۱۲ ف بعضوں کے نزدیک پیغمبر صغیرہ گناہوں سے معصوم نہیں ہوتے بعضوں نے کہا وہ کام مراد ہیں جو درحقیقت عوام کے حق میں گناہ نہیں ہیں مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہونے سے انکے حق میں گناہ ہیں بعضوں نے کہا وہ امور مراد ہیں جو نبوت سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں آپ سے سرزد ہوئے ۱۲ ف تیرے دین کو ساری دنیا میں پھیلائے یا تجھ کو بہشت عطا فرمائے یا نبوت اور حکمت یا مکہ اور طائف اور خیبر تینوں کو فتح کرائے ۱۲ ف جس کے بعد پھر تجھ کو کوئی ذلت نہ دے سکے ۱۲ ف مراد بیعۃ الرضوان ہے حضرت عثمان رضہ مسلمانوں کی طرف سے مکہ کے کافروں کو سمجھانے گئے ان کو دیر لگی لوگوں نے مشہور کر دیا کہ کافروں نے حضرت عثمان کو مار ڈالا اسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کے تلے صحابہ رضہ سے بیعت لی کہ سب کے سب لڑ کر مر جائیں گے وہ درخت کیکر کا تھا ۔ کہتے ہیں حضرت عمر رضہ کو اپنی خلافت میں خبر پہونچی کہ لوگ اس درخت کی زیارت کے لیئے جایا کرتے ہیں آپ نے حکم دیا وہ کاٹ ڈالا گیا ۱۲ ف کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول سے اقرار کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے اقرار کرنا ہے ۱۲

باقی در ضمیمہ

قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ۝ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۚ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ

دلوں میں کھب گئی اور تم برا گمان کرنے لگے (ایسی بدگمانی کرکے) تم لوگ خود تباہ ہوئے ف۳

(مسلمانو) اب جب تم لوٹ (کا مال) لینے کے لیے (خیبر کو) جانے لگو گے تو یہ گنوار لوگ جو (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے کہیں گے ہمکو بھی اپنے ساتھ چلنے دو ف۴ وہ اللہ تعالی کی بات بدلنا چاہتے ہیں ف۵ (ان گنواروں سے) کہدے تم ہرگز ہمارے ساتھ مت چلو اللہ تعالی نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا ہے (کہ یہ لوٹ خاص ہمارا حصہ ہے) اب یوں کہیں گے تم ہمسے جلتے ہو ف۶ بات یہ ہے کہ انکی سمجھ ہی کم ہے (اے پیغمبر) ان پیچھے رہجانیوالے گنواروں سے کہدے اب وہ وقت قریب ہے جب تم ایسے لوگوں سے لڑنے کے لیے بلائے جاؤگے جو بڑے لڑنے والے ہیں ف۷ یا تو تم کو ان سے لڑنا ہوگا یا وہ بے لڑے مسلمان ہو جائیں گے اسوقت اگر تم (اللہ تعالی کا) کہنا مان لوگے تو تم کو اچھا نیک (ثواب) دیگا اور اگر اسوقت بھی تم پھر گئے (جہاد سے بیٹھ رہے) جیسے پہلے (حدیبیہ جاتے وقت) پھر چکے تو تمکو تکلیف کا عذاب دیگا ف۸ اندھے پر (جہاد کی) تکلیف نہیں اور نہ لنگڑے پر تکلیف ہے اور نہ بیمار پر تکلیف ہے ف۹ اور جو کوئی اللہ اور رسول کا کہنا مان لے تو اللہ تعالی اسکو ایسے باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں اور جو کوئی نہ مانے اسکو تکلیف کا عذاب دیگا (اے پیغمبر) اللہ تعالی ان مسلمانوں سے راضی ہو چکا جب وہ (لڑائی پر) درخت کے تلے (حدیبیہ میں) تجھ سے بیعت کر رہے تھے ف۱۰ اللہ نے جان لیا جو (اخلاص) انکے دلوں میں تھا تو ان (کے دلوں) پر تسلی اتاری اور ایک نزدیک والی فتح ان کو انعام میں دی (یعنے خیبر کی فتح) ف۱۱ اور بہت سی لوٹیں جو وہ حاصل کرینگے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا (مسلمانو) اللہ تمکو بہت سی لوٹیں دینے کا وعدہ فرماتا ہے جنکو تم حاصل کروگے ف۱۲ سردست تم کو یہ

ف۱ تم نے شیطان کے بہکانے سے ایسا گمان کیا ۱۲ ف۲ کیونکہ اتنے تھوڑے مسلمان اتنے بہت کافروں سے بچ کر کیسے آسکتے ہیں ۱۲ ف۳ اپنا ایمان برباد کیا اللہ تعالی کے گنہگار رہے ۱۲ ف۴ اللہ تعالی نے اپنی عنایت سے ان مسلمانوں سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں گئے تھے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ انکو بلا شرکت غیری ایک لوٹ ملیگی جس سے بہت فائدہ ہوگا ان گنواروں نے یہ چاہا کہ ہم بھی ساتھ چلکر اس لوٹ میں شریک ہو جائیں ۱۲ ف۵ حسد کرتے ہو لوٹ کا مال ہم کو ملنا نہیں چاہتے ۱۲ ف۶ اتنا نہیں سوچتے کہ حدیبیہ سے پیچھے رہجانے کی سزا میں اللہ تعالی نے انکو خیبر کی لوٹ سے محروم کر دیا حسد کرنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ۱۲ ف۷ فارس اور روم کے لوگ ۱۲ ف۸ بعضوں نے کہا بڑے لڑنیوالوں سے ہوازن اور ثقیف کے لوگ مراد ہیں جن سے حنین کے دن مقابلہ ہوا بعضوں نے کہا یمامہ کے لوگ جنکا سردار مسیلمہ کذاب تھا مگر اکثر مفسرین یہی سمجھتے ہیں کہ ایران اور روم کے کافر مراد ہیں یمامہ اور ایران اور روم سے جہاد ابو بکر صدیق رضہ کی خلافت میں ہوا اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ انکی خلافت حق تھی اور جسنے انکا ساتھ دیا وہ اللہ تعالی کا مطیع اور فرمانبردار رہا ۱۲ ف۹ آنحضرت صلعم جہاد کے لیئے نکلنے والے تھے اتنے میں ایک لنگڑا آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مجھکو آپ کیا حکم دیتے ہیں میں لنگڑا ہوں اسوقت یہ آیت اتری ان لوگوں میں سے جسکو جہاد کی طاقت نہو وہ معذور ہے اگر گھر میں بیٹھا رہے تو بھی گنہگار نہ ہوگا ۱۲ ف۱۰ جنہوں نے اس بات پر بیعت کی کہ آنحضرت صلعم کے ساتھ جا دینگے ۱۲ ف۱۱ صلح حدیبیہ سے آنحضرت صلعم فارغ ہو کر خیبر کیطرف متوجہ ہوئے اور خیبر فتح کر دیا مسلمانوں کو بہت سا مال ہاتھ آیا اور اسکے سوا دوسرے باغات بھی ملے یہ اللہ تعالی نے ان مسلمانوں کو انعام دیا جنہوں نے حدیبیہ میں صدق دل اور حسن عقیدت سے آنحضرت صلعم کا ساتھ دیا اور آپ کے ساتھ مرنے پر بیعت کی یہی بیعت الرضوان کہلاتی ہے ۱۲ اس بیعت میں حضرت عثمان رضہ کافروں کے پاس گئے ہوئے تھے آپ نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ عثمان رضہ کا ہاتھ ہے ایک حدیث میں ہے جن لوگوں نے بیعۃ الرضوان کی انمیں سے کوئی دوزخ میں نہ جائیگا اور خاک پڑے ان رافضیوں کی عقل پر جو ایسے جان نثار پاک دل مومنوں کو جن سے اللہ تعالی راضی ہو چکا برا

أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً
لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا
وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ
اللَّهُ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا
وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ
ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا سُنَّةَ
اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ وَلَن
تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا وَهُوَ الَّذِي
كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم
بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ
عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا
هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا
أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ
وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن
تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ
بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ
مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا إِذْ جَعَلَ
الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ
حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ
كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَ
أَهْلَهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

(حدیبیہ کی) فتح عطا کی اور ادہر مکے کے کافر لوگوں کا ہاتہ تم سے
روکدیا ف اور اسلیے کہ یہ واقعہ مسلمانوں کیواسطے (خدا کی قدرت کی)
ایک نشانی ہو اور وہ تمکو (یعنے اللہ تمکو) سیدہے رستہ پر چلائے رہے
اور ایک لوٹ اور ہے جو ابہی تمہارے ہاتہ نہیں آئی (حنین کی) مگر
اللہ اسکو قابو میں کر چکا ہے اور اللہ تعالی سب کچہ کر سکتا ہے ف اور اگر (مکہ کے)
کافر (حدیبیہ میں) تم سے صلح نکرتے بلکہ لڑتے تو (کیا ہوتا) پیٹہ
پہیر کر بہاگتے اسکے بعد نہ کوئی انکا حامی ہوتا نہ کوئی دوست اللہ
کا یہی قانون پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے (کہ ہمیشہ حق والوں ہی کا غلبہ
ہوتا ہے) اور (اے پیغمبر) تو اللہ کا قانون بدلتا ہوا نہیں دیکھیگا
اور وہی خدا تو ہے جس نے (اے مسلمانو) عین مکہ کی سرحد میں تم کو کافروں پر
فتح دینے کے بعد کافروں کا ہاتہ تم پر سے روکدیا اور تمہارا ہاتہ ان پر سے
وہ تم کو مار سکے نہ تم انکو (صلح ہو گئی) ف اور اللہ تمہارے (سب) کاموں کو دیکہ
رہا ہے (مکہ والے) وہی تو ہیں جنہوں نے کفر کیا اور ادب والی مسجد سے تم
کو روک دیا ف اور قربانی کے جانوروں کو بہی تہما دیا وہ اپنی جگہ (یعنے
حرم میں) نہ پہونچ سکے ف اور اگر (مکہ میں اسوقت) چند مسلمان مرد اور
چند مسلمان عورتیں ایسی نہ ہوتیں جنکا حال تمکو معلوم نہ تہا تم انکو
(بہی کافروں کے ساتہ) پیس ڈالتے پہر تمکو انکی طرف سے نادانستہ نقصان
پہونچ جاتا ف اسلیے کہ جسکو وہ چاہے اپنی رحمت میں شریک کرے ف اگر یہ
(غریب مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں) الگ ہو جاتے تو بیشک ہم ان
(مکے) کے کافروں کو تمہارے ہاتہ سے تکلیف کا عذاب پہونچاتے ف (اے پیغمبر
وہ وقت یاد کر) جب ان (مکہ کے) کافروں نے اپنے دل میں جاہلیت کی ضد
کیطرح ضد باندہ لی تہی ف تو اللہ نے اپنی تسلی اور تشفی اپنے پیغمبر اور
مسلمانوں پر اتاری ف اور انکو پرہیزگاری کی بات پر جمائے رکہا (توحید پر)
اور یہی لوگ اس بات کے لائق اور سزاوار تہے اور اللہ سب کچہ جانتا ہے

ف یہ سب اسلیے کہ تم خدا کا شکر کرو ۱۲ ف ان سے صلح کرا دی اگر یہ صلح نہ ہوتی تو تم خیبر کو فتح نہ کر سکتے پیچہے سے دشمنوں کا ڈر رہتا ۱۲ ف بعضوں نے کہا اس لوٹ سے مراد خیبر کی لوٹ ہے کیونکہ
جسوقت یہ آیت اتری تہی اسوقت تک خیبر فتح نہیں ہوا تہا اس صورت میں اوپر کی آیت میں فعجل لکم ہذہ سے حدیبیہ کی فتح مراد ہوگی بعضوں نے کہا ہر ایک لوٹ مراد ہے جو مسلمان قیامت تک
حاصل کرتے رہیں ۱۲ ف کہتے ہیں آنحضرت صلعم جب مکہ کے قریب پہونچ گئے تو عکرمہ ابن ابی جہل پانسو کافروں کی فوج لیکر لڑنے کو آئے مسلمانوں نے انکو پتہروں سے مار کر بہگا دیا بعضوں نے کہا ستر
یا اسی یا تیس ہتہیار بند لوگ مکہ سے یہ قصد کر کے نکلے کہ دہوکا دیکر آنحضرت صلعم کو شہید کریں آپ نے انپر بددعا کی وہ سب گرفتار ہوئے پہر آپ نے انکا قصور معاف کر دیا ۱۲ ف ان کو
بیہودہ سمجہتے ہیں سلمہ بن اکوع رضہ نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا اور آنحضرت صلعم کے پاس لیکر آئے ۱۲ ف حالانکہ تم نے انکو بہت سمجہایا کہ ہم لڑنے نہیں آئے ہیں صرف عمرہ کر کے چلے جائینگے ۱۲ ف قربانی
کے جانور حرم میں کسی مقام پر کاٹے جاتے ہیں اس سال مسلمان ستر اونٹ قربانی کے لیے لائے تہے کافروں نے انکو بہی روک دیا آخر وہ سب حدیبیہ ہی میں نحر کر دیے گئے ۱۲ ف ان کے قتل کا گناہ
تم پر پڑتا یا دیت دینا ہوتی اور پہر کافر طعنہ کرتے کہ مسلمانوں نے مسلمانوں کو مار ڈالا ۱۲ ف تو اللہ تعالی ضرور تمکو لڑنے کا حکم دیتا مگر اسنے یہ حکم نہیں دیا اسلیے الخ ۱۲ ف اسکو کافروں کے
گروہ میں سے نکال کر مسلمانوں کی جماعت میں لے آئے کہتے ہیں اس وقت مکہ کے کافروں میں چند ایسے کمزور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں چہپی ہوئی تہیں جو اپنا اسلام ڈر کے مارے ظاہر نہیں کر
سکتی تہیں نہ مسلمانوں کے پاس بہاگ آنے کا ان کو موقع ملتا اگر لڑائی ہوتی تو آنے کے ساتہ کہیں یہ بہی پس جاتا یہ بیچارے غریب مسلمان ناحق مارے جاتے اللہ تعالی نے جو لڑائی روک
دی اس میں ایک یہ بہی بڑی مصلحت تہی ۱۲ ف لڑائی کا حکم دیتے وہ مارے جاتے قید ہوتے ذلیل ہوتے ۱۲ ف کہنے لگے ان لوگوں نے ہمارے بیٹے بہائیوں کو مارا اور پہر یہ ہمارے شہر
میں آئیں بہلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲

باقی در صفحہ

۲۶ الحجرات	۲	وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝	اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں ملاپ کرا دو پھر اگر ایک گروہ ان میں کا (سمجھانے پر بھی نہ مانے اور) دوسرے گروہ پر ظلم و زیادتی کرنے لگے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کا حکم مان لے پھر اگر وہ اللہ کا حکم مان لے تو برابری کے ساتھ دونوں گروہوں میں ملاپ کرا دو اور انصاف کا خیال رکھو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنیوالوں سے محبت رکھتا ہے ۔ ف
،،	۲	إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور رسول پر (دل سے) یقین لائے پھر انکو (ایمان کی باتوں میں کسیطرح کا) شک نہیں رہا اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کی ۔ ف
۲۷ الحديد	۱	لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝	جن لوگوں نے تم میں سے (مکہ) فتح ہونے سے پہلے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) اپنا مال خرچ کیا اور لڑے انکا درجہ ان لوگوں سے بڑا ہے جنہوں (نے مکہ) فتح ہونے کے بعد خرچ کیا اور لڑے اور اللہ تعالیٰ نے سب کو اچھا بدلہ (جنت) دینے کا وعدہ کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ۔
۲۸ الحشر	۱	هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ	وہی خدا ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں (یعنی بنی نضیر کے یہودیوں) کو پہلے حشر کے وقت انکے گھروں میں سے نکال باہر کیا مسلمانو تم تو سمجھتے تھے کہ یہ نہیں نکلیں گے (بڑی زور دار ہیں) اور وہ بھی یہ سمجھتے تھے کہ انکے قلعے ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لیں گے لیکن اللہ تعالیٰ (کا حکم) ان پر ایسی جگہ سے آن پہنچا جدھر سے انکو گمان بھی نہ تھا اور انکے دلوں میں (مسلمانوں کی) دھاک ڈال دی یہ حال ہو گیا کہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اُجاڑنے لگے تو (عقل کی آنکھ والو اس واقعہ سے) عبرت لو ف اور اگر اللہ نے (انکی قسمت میں) جلاوطن ہونا نہ لکھ دیا ہوتا تو دنیا میں ان پر (اور کوئی دوسرا) عذاب اتارتا اور آخرت

ف دونوں کو سمجھا دو اور حق بات قبول کرنیکے لئے کہو کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن ابی منافق کے پاس ایک گدھے پر سوار ہو کر گئے وہ مردود کہنے لگا ہٹ جاؤ [illegible] خوشحال اور پاکیزہ سمجھتا تھا جب آپ اس کے پاس پہونچے تو کہنے لگا ذرا سرک کر بیٹھو قسم خدا کی تمہارے گدھے کی بو سے مجھ کو پریشان کر دیا ہے اسپر ایک انصاری شخص بولا قسم خدا کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے عبداللہ یہ سنکر غصہ ہوا اور دونوں طرف کے لوگ لکڑی گھونسے جوتی سے لڑنے لگے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف کیا یہ نہیں کہ غالب گروہ مغلوب گروہ پر ظلم کرے ۱۲ ف ابن عباس رضہ نے کہا جو گروہ امام یعنی بادشاہ اسلام سے باغی ہو جائے اسکو اسی آیت کے رو سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف بلانا چاہیئے مگر نہ مانے اس سے لڑنا چاہیئے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم قبول کرے ۱۲ ف جہاد کیا زکوٰۃ دی اور دوسرے فرض سب بجا لائے ۱۲ ف کیونکہ فتح ہونے سے پہلے مسلمان بہت مغلوب اور مفلس تھے اور کافروں کا زور زیادہ تھا انہوں نے ایسے سخت وقت میں اللہ اور اسکے رسول کی مدد کی اور مکہ فتح ہو کے بعد تو اسلام کو بہت غلبہ ہو گیا تھا کافروں کی کمر ٹوٹ گئی تھی اسلیئے اسوقت لڑنا اور خرچ کرنا فضیلت میں اگلے لوگوں کے لڑنے اور خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا ۱۲ ف بنی نضیر یہودیوں کی ایک قوم تھی جو مدینے میں اس خیال سے آ کر آباد ہوئے تھے کہ جب پیغمبر آخرالزمان ظاہر ہونگے تو [illegible] ساتھ ہو جائیں گے مگر ان کی قسمت میں ایمان نہ تھا ان کے باپ دادا تو اس امید سے آئے تھے انکی اولاد نے جب پیغمبر ظاہر ہوئے تو آپ کی مخالفت کی عہد شکنی کی آخر آپ نے انکے اخراج اور جلاوطن کرنے کا حکم دیا ۱۲ ف [illegible] ہم کہاں جائیں آپ نے فرمایا محشر کی زمین کی طرف یعنے شام کے ملک میں جاؤ پہلے حشر سے یہ مراد ہے کہ بنی نضیر کا یہ پہلا اخراج تھا جو آنحضرت صلعم کے زمانے میں ہوا پھر حضرت عمر رضہ نے اپنی خلافت میں [illegible] وہاں سے بھی نکالا یہ گویا دوسرا حشر تھا ابن عباس رضہ اور بعض سلف سے یہ منقول ہے کہ شام کا ملک وہی محشر ہے ۱۲

باقی ما تقدم

النار ۔ ذلك بانهم شاقوا الله و رسوله ومن يشاق الله فان الله شديد العقاب ۔ ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فباذن الله وليخزي الفسقين ۔ وما افاء الله على رسوله منهم فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب ولكن الله يسلط رسله على من يشاء والله على كل شيء قدير ۔ ما افاء الله على رسوله من اهل القرى فلله وللرسول ولذي القربى واليتمى والمسكين وابن السبيل كي لا يكون دولة بين الاغنياء منكم ۔ للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله اولئك هم الصدقون ۔ والذين تبوؤ الدار والايمان من قبلهم يحبون من هاجر اليهم ولا يجدون في صدورهم حاجة مما اوتوا ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة ۔ ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون ۔ والذين جاءو من بعدهم ۔

الحشر ۱ ۲۸

میں تو انکو (بہر صورت) دوزخ کا عذاب ہونا ہے اس (عذاب کے اترنے) کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالی اور اس کے رسول سے دشمنی کی اور جو کوئی اللہ سے دشمنی کرے تو اللہ تو سخت عذاب والا ہے ؎ (مسلمانو) تمنے (جو بنی نضیر کے) کھجور کے درخت کاٹ ڈالے یا انکو ہاتھ نہ لگایا اور (اپنی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو یہ سب خدا کے حکم سے تھا اور خدا کو یہ منظور تھا کہ نافرمانوں کو ذلیل کرے ؎ اور خدا نے جو انکا مال بن لڑے اپنے پیغمبر کو دلا دیا تو تم نے (اے مسلمانو) نہ اسکے لیے گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ لیکن اللہ اپنے پیغمبروں کو جن پر چاہتا ہے قبضہ کرا دیتا ہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ؎ جو مال بستی والوں کا اللہ نے اپنے پیغمبر کو بن لڑے دلا دیا تو وہ اللہ کا حق ہے اور پیغمبر کا اور (پیغمبر کے) ناطے والوں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ؎ یہ حکم اسلیے (دیا ہے) ایسا نہو کہ (مال جو بن لڑے ہاتھ آیا) مالدار لوگ تم میں ہاتھوں ہاتھ لے لیں - اور ان مہاجرین محتاجوں کا بھی (حق) ہے جو اپنے گھر بار مال دولت سے نکال دیے گئے وہ خدا کے فضل اور اسکی رضامندی کی تلاش میں ہیں ؎ اور اللہ اور اسکے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ تو سچے (ایماندار) ہیں اور ان (انصار) کا بھی (حق) ہے جنہوں نے (مہاجرین سے پہلے مدینہ میں اپنا ٹھکانا مقرر کیا اور ایمان لائے جو کوئی مسلمانوں میں سے انکے پاس ہجرت کرکے آتا تو اس سے محبت کرتے اور مہاجرین کو (لوٹ کے) مال میں سے جو دیا جائے اس سے انکے دلوں میں حسد نہیں ہوتا اور (مہاجرین کو آرام پہنچانا) اپنے آرام پر مقدم رکھتے ہیں گو انکو تنگی ہی کیوں نہ ہو ؎ اور جو شخص اپنے نفس کی بخیلی اور لالچ سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہونچینگے اور ان لوگوں کا بھی حق ہے جو مہاجرین اور انصار کے بعد (مسلمان ہوکر) آئے ؎

ف معلوم ہوا کہ رسول کی مخالفت گویا اللہ کی مخالفت کرنی ہے اور جو کوئی اللہ کی مخالفت کرے اسکا کہیں ٹھکانا نہیں ۱۲ ف جب آنحضرت صلعم فوج لیکر بنی نضیر کے مکانوں پر پہونچے تو بعض مسلمانوں نے انکے کچھ کھجور کے درخت کاٹ ڈالے کچھ جلا دیے کہتے ہیں ایک درخت کاٹا ایک جلا دیا بنی نضیر کہنے لگے اے محمد صلعم تم اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہو اور پھر میوے کے درخت کاٹتے ہو یہ فساد نہیں ہے ان کا یہ کہنا مسلمانوں پر شاق گذرا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اور مسلمانوں کو اطمینان دیا کہ تم پر کچھ گناہ نہیں ہے جو ہوا وہ اللہ کے حکم سے ہوا کہتے ہیں جن لوگوں نے کاٹا انہوں نے اس نیت سے کاٹا کہ دشمن کو صدمہ ہو اور جنہوں نے چھوڑ دیا انہوں نے اس نیت سے چھوڑا کہ مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں گے دونوں کی نیت بخیر تھی اس لیے اللہ نے کسی پر عتاب نہیں فرمایا ۱۲ ف شریعت میں جو مال مسلمان لڑکر کافروں سے حاصل کریں اسکو غنیمت کہتے ہیں اس میں چار حصے لڑنیوالوں کے ہیں اور ایک حصہ اللہ اور اسکے رسول کا جیسے سورہ انفال میں گذر چکا اور جو مال بن لڑے ہاتھ آئے جیسے بنی نضیر کے باغات وغیرہ اسکو فے کہتے ہیں وہ خاص پیغمبر صلعم کا ہے اس میں غازیوں کا حصہ نہیں حضرت [illegible] نے کہا بنی نضیر کا مال فے تھا آنحضرت صلعم اس میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچہ نکال لیتے اور جو بچتا وہ ہتھیاروں اور جہاد کے سامان کے خرچ میں صرف [illegible] پیغمبر صلعم کے ناطے والوں سے بنی ہاشم اور بنی مطلب مراد ہیں کیونکہ ان پر زکوۃ حرام ہے تو اللہ تعالی نے انکو یہ دلایا ۔ فے کے پانچ حصے کیے جاتے ہیں یا چھ حصے چار حصے پیغمبر صلعم کے اور ایک حصے کا پانچواں حصہ بھی پیغمبر کا اور چار حصے ان چار قسموں کے یعنی ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے یا ایک حصہ اللہ کا وہ ثواب کے کاموں میں خرچ کیا جانے جیسے مسجدوں اور پلوں کی تعمیر میں ۱۲ ف خدا کے فضل سے مراد دنیا کی روزی ہے ۱۲ ف جنہوں نے اپنا گھر بار عیش آرام سب اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے چھوڑ دیا اور اس [illegible] پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلے آئے ۱۲

باقی در ضمیمہ -

ترجمہ	آیت	نمبر آیت	سورۃ	
یہ یہودی اور منافق ملکر بھی تم سے نہیں لڑ سکتے مگر ہاں محفوظ بستیوں یا دیواروں کی آڑ میں ولے وہ آپس میں لڑتے مرتے ہیں خوب بڑھتے ہیں تو خیال کرتا ہے وہ ایک دل ہیں حالانکہ انکے دل پھوٹ رہے ہیں کیونکہ اُن لوگوں کو عقل نہیں ہے	لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ	۱۴	الحشر	۳۹
عجب نہیں کہ (کافر مسلمان ہوجائیں اور) جن کافروں سے تم مذہبی دشمنی رکھتے ہو ان میں اور تم میں اللہ تعالی دوستی کرادے اور اللہ تعالی بڑی قدرت والا اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم والا ہے جو لوگ (کافروں میں سے) دین پر تم سے نہیں لڑے اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے انہوں نے نکالا اُن سے بھلائی اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے اللہ تعالی تم کو منع نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالی تو انصاف کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے اللہ تعالی تو تم کو ان لوگوں کی دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو دین پر تم سے لڑے (انہوں نے مذہبی جنگ کی) اور انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے دشمنوں کی) مدد کی اور جو لوگ ایسے لوگوں سے دوستی رکھیں وہ گنہگار ہیں مسلمانو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں (اپنا دیس چھوڑ کر) ہجرت کر کے آئیں تو (پہلے) انکو آزما لیا کرو اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے کہ وہ ایماندار ہیں (یا نہیں لیکن آزمانا ضرور ہے) پھر اگر تم سمجھ لو (درحقیقت) ایماندار ہیں تو انکو کافروں کی طرف مت لوٹاؤ (ایسی مسلمان عورتیں کافروں کیلئے حلال نہیں ہو سکتیں نہ کافر ایسی مسلمان عورتوں کیلئے حلال ہو سکتے ہیں اور کافروں نے جو ان عورتوں پر خرچ کیا ہو (مہر) وہ انکو دیدو اور اگر تم (اے مسلمانو) ایسی عورتوں کے مہر ادا کرو تو ان سے نکاح کر لینے میں تم پر	عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً وَاللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا	۷	الممتحنۃ	۵۰

ولے یعنی نامردوں کا قاعدہ ہوتا ہے میدان میں آنا پسند نہیں کرتے مکانوں اور قلعوں کا آسرا لیکر دور ہی سے تاکیں لڑا کرتے ہیں محفوظ بستیوں سے وہ گاؤں مراد ہیں جنکے گرد فصیل یا خندق ہوتی ہے یا پہلے گزرے ہے دار بستیاں ۱۲ وٹ جو صفت اللہ تعالی نے اس آیت میں منافقوں اور یہودیوں کی بیان فرمائی وہ ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے حسب حال ہے سلطنت ہو اور اختلاف نہیں ایک گھر کے لوگ بھی متفق نہیں اور یہی وجہ ہے کہ غیر قوموں کے محکوم اہل اسلام ہوئے ہیں اور حق جلالہ نے نااتفاقی کی وجہ بھی بیان فرمادی یعنی بے عقلی اگر ان میں عقل ہوتی تو اتفاق کا فائدہ سمجھتے اور نفاق اور اختلاف کے پاس نہ پھٹکتے ۱۲ وٹ جب اگلی آیتیں اتریں تو مسلمانوں نے اپنے ناتے عزیزوں سے جو کافر تھے بالکل قطع تعلق کیا اور انکے دشمن بن گئے اللہ تعالی نے انکی تسلی کے لئے یہ آیت اتاری کہ خدا تعالی کی رحمت سے مایوس نہ ہو امید رکھو شاید اللہ تعالی انکو اسلام کی توفیق دے اور تم جنکے جانی دشمن تھے وہ تمہارے جانی دوست ہو جائیں۔ یہ وعدہ اللہ تعالی کا پورا ہوا۔ ابوسفیان جو ان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت دشمن تھا مسلمان ہوگیا اور مسلمانوں کا دوست بن گیا کہتے ہیں سب سے پہلے ابوسفیان ہی نے آن حضرت صلعم کی وفات کے بعد مرتدوں کو قتل کیا اور جہاد کیا ۱۲ وٹ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی ماں قتیلہ یا ابجد مشرک تھی اپنی بیٹی سے ملنے کے لئے آئی کچھ تحفے بھی لائی لیکن اسماء رض نے اس سے ملنے اور اسکو اپنے گھر میں آنے دینے میں تامل کیا اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا بھیجا اس وقت یہ آیت اتری آپ نے فرمایا اپنی ماں سے مل اسکو گھر میں آنے دے اسکا تحفہ قبول کر لے۔ ابن زید نے کہا یہ حکم ابتدا میں تھا کہ جن کافروں نے مسلمانوں کو نہیں ستایا ان سے بردباری ضروری نہیں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا قتادہ رح نے کہا اس آیت سے منسوخ ہوا فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم بعضوں نے کہا اس آیت میں وہ کافر عورتیں اور بچے مراد ہیں ۱۲ وٹ یعنی تمہارے دشمنوں سے تمہارے نکالنے کے لئے میل کیا ۱۲

باقی اسد ضمیمہ

			أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝	کوئی گناہ نہیں ف۱ اور کافر مشرک عورتوں سے ملاپ مت رکھو ف۲ اور تم نے جو اپنا مہر خرچ کیا ہے وہ کافروں سے مانگ لو ف۳ اور انہوں نے جو خرچ کیا ہے وہ تم سے مانگ لیں ف۴ اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے جو حکم وہ تمکو دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے حکمت والا ہے اور اگر تمہاری کوئی عورت (اسلام سے پھر کر) کافروں میں جا ملے پھر تم (ان کافروں کو سزا دو (انکا کچھ مال لوٹو) تو جن مسلمانوں کی عورتیں (مرتد ہو کر) چلی گئی تھیں انکا جتنا خرچ (ان عورتوں پر) ہوا تھا وہ انکو ادا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ف۵
۲۸	الصف	۱	إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ۝	اللہ ان لوگوں کو چاہتا ہے جو اسکی راہ میں اسطرح صف باندھکر (صف بندی سے) لڑتے ہیں جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ف۶
"	"	۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝	مسلمانو کیا میں تمکو ایسی سوداگری بتاؤں جو تمکو (آخرت میں) تکلیف کے عذاب سے بچائے ف۷ وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ ف۸ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں (تمام سوداگریوں سے) بہتر ہے ف۹ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخشدے گا ف۱۰ اور تمکو (آخرت میں) ایسے باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں اور جنۃ العدن کے عمدہ عمدہ مکانوں میں ف۱۱ یہی تو بڑی کامیابی ہے اور ایک دوسری نعمت (دے گا) جس کو تم (بہت) پسند کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے (تم کو) مدد ملے گی اور اب نزدیک (تمہاری) فتح ہوگی ف۱۲ اور (اے پیغمبر ص) مسلمانوں کو اسکی خوشخبری سنا دو ف۱۳
"	التحریم	۲	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝	اے پیغمبر ف۱۴ کافروں کے ساتھ (تلوار سے) اور منافقوں کے ساتھ (زبان سے) جہاد کرتا رہ اور ان پر سختی سے (گھرک جھڑک کر) پیش آ ف۱۵ اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

ف۱ یعنے عدت گذر جانیکے بعد اور بعضوں کے نزدیک ایسی عورتوں پر عدت نہیں ہے ۱۲ ف۲ یعنے اگر مرد مسلمان ہو جائے اور عورت اپنے شرک پر قائم رہے تو ایسی عورت کو چھوڑ دینا چاہیئے اسکا رکھ چھوڑنا جائز نہیں۔ جب یہ آیت اتری اسوقت حضرت عمرؓ کی دو بیبیاں مکہ میں مشرک تھیں حضرت عمرؓ نے انکو طلاق دیدی البتہ اگر عورت یہودیہ ہو یا نصرانیہ تو اسکے رکھ چھوڑنے میں قباحت نہیں کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے مسلمان کا نکاح درست ہے ۱۲ ف۳ اگر وہ اُن عورتوں کو اپنے پاس رکھنا چاہیں ۱۲ ف۴ جب وہ عورتیں مسلمان ہو کر تمہارے پاس آجائیں ۱۲ ف۵ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کافر تمہاری بھاگی ہوئی عورتوں کا مہر تم کو نہ دیں تو تم ایسا کرو کہ کافروں کا جو مال لوٹو اس میں سے انکے خاوند کا خرچ [illegible] دیکھتے ہیں یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا جب کہ فتح ہوا اب نہ کافروں کو ان عورتوں کا مہر ادا کرنا لازم ہے جو مسلمان ہو کر آجائیں اور نہ ان خاوندوں کو جنکی عورتیں مرتد ہو کر کافروں کے پاس چلی جائیں بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ نہیں ابھی باقی ہے ۱۲ ف۶ اپنی جگہ سے ٹلتی نہیں اسیطرح یہ لوگ بھی میدان جنگ سے نہیں ہٹتے یا جیسے دیوار کی اینٹیں سب ملی ہوئی ہیں اسی طرح صف میں یہ لوگ ملکر کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ ف۷ عثمان بن مظعون نے کہا یا رسول اللہ کونسی سوداگری اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے وہ بتلایئے تو ہم اسکو اختیار کریں تب یہ آیت اتری۔ ابو ہریرہؓ نے کہا صحابہ کہنے لگے اگر ہمکو معلوم ہوتا کہ اللہ کو کونسا کام زیادہ پسند ہے تو ہم وہی کرتے تب یہ آیت اتری جب انکو مشکل معلوم ہوا تو یہ آیت اتری لم تقولون ما لا تفعلون ۱۲ ف۸ ایمان لا کر اسپر قائم رہو ۱۲ ف۹ دنیا کی اور سوداگریوں میں تو تھوڑا سا نفع ملتا ہے اور اس سوداگری میں تو یہ ہے کہ اللہ تمہارے گناہ بخشدیگا الخ ۱۲ ف۱۰ حدیث میں ہے کہ شہید کے سب گناہ بخشدیے جاتے ہیں مگر قرضہ ۱۲ ف۱۱ جنۃ العدن کا بیان اوپر گذر چکا ہے یعنے ہمیشہ رہنے کا مقام ۱۲ ف۱۲ تم قریش پر غالب ہو گے مکہ فتح کر لوگے ۱۲ ف۱۳ جو فرمایا بات پسند کرتے ہو یعنے دنیا کا فائدہ ہر کوئی زیادہ چاہتا ہے کیونکہ دنیا کو نقد دیکھتے ہیں اور آخرت کو ادھار تو ارشاد ہوا کہ ایمان اور جہاد میں ہم دنیا اور ہم دین دونوں بھرے ہیں ۱۲ ف۱۴ اس آیت سے صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ کافروں سے نرمی اور محبت کرنا اسلام کا شیوہ نہیں ۱۲

الحدود و القصاص والقتل والدية

باب ۵۵ حدود اور قصاص اور قتل اور دیت کا بیان

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
۳	البقرة	۲۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۞	مسلمانو جو لوگ تم میں مارے ڈالے جائیں انکا برابر کا بدلہ تم پر فرض ہے آزاد کے بدلے آزاد غلام کے بدل غلام عورت کے بدل عورت پھر جس خونی کو اسکے بھائی (مقتول کے وارث) کی طرف سے کچھ بھی معافی دیجائے تو معاف کرنیوالا دستور کے مطابق (یعنے بغیر سختی کے) قاتل سے خون بہا وصول کرے اور قاتل اچھے طور سے وارث کو دیت ادا کرے یہ تمہارے رب کی آسانی ہے اور مہربانی پھر اسکے بعد جو کوئی زیادتی کرے (یعنے خونی کو مار ڈالے یا زخمی کرے) تو اسکو تکلیف کا عذاب ہوگا عقلمندو قصاص کا قاعدہ تمہارے لیے زندگی ہے تاکہ تم (خونریزی سے) بچو
۴	النساء	۳	وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۞ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۞	مسلمانو تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کریں (اور خاوند دعوی کرے) تو چار مسلمان مردوں کی گواہی مانگو اگر وہ (چار گواہ) گواہی دیں تو ایسی عورتوں کو گھروں میں قید رکھو یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کردے یا اللہ انکے لیے کوئی دوسرا رستہ لگائے اور ان دو مردوں کو جو تم میں سے بدکاری (یعنے اغلام) کریں تنگ کرو پھر اگر توبہ کریں اور نیکی پر لگ جائیں تو انکو چھوڑ دو (اب انکو نہ ستاؤ) بے شک اللہ تعالے توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے
۵	״	۱۳	وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ	اور مسلمان کو مسلمان کا خون کرنا درست نہیں مگر چوک اور بات ہے اور جو مسلمان کو چوک سے مار ڈالے تو ایک مسلمان بردہ (مرد ہو یا عورت) آزاد کردے اور جسکو مارا اسکے وارثوں کو

ف۱ یعنے قصاص جان کے بدل جان لینا ۱۲ ف۲ مارا جاوے۔ اس آیت سے اکثر علماء نے یہ دلیل لی ہے کہ آزاد غلام کے بدل نہ قتل کیا جاویگا ۱۲ ف۳ اسیطرح آزاد کے بدل غلام بالاتفاق ۱۲ ف۴ تو مرد عورت کے بدل قتل نہ کیا جاویگا لیکن اکثر علماء کے نزدیک قتل کیا جاویگا اسیطرح عورت مرد کے بدل بالاتفاق ۱۲ ف۵ یعنے کوئی حصہ قصاص کا عفو کردیا جاوے گو قلیل ہو ماحصل مطلب یہ ہے کہ اگر کئی وارث ہوں اور ایک وارث بھی خون معاف کردے تو قصاص ساقط ہو جاویگا ۱۲ ف۶ یعنے خوش معاملگی کے ساتھ طرفین کو چلنا چاہیئے وارث کو زیادہ تقاضا اور سختی نہ کرنی چاہیئے اور قاتل کو احسان مان کر خوشی کے ساتھ پوری دیت دینا چاہیئے ۱۲ ف۷ عفو اور دیت کا حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے آسانی ہے ۱۲ ف۸ اگلی امتوں یعنے یہود پر اسمیں نے صرف قصاص کا حکم رکھا تھا اور عفو کا قاعدہ نہ تھا اور نصاری پر عفو کا حکم تھا قصاص نہ تھا امت محمدی پر اسمیں جل جلالہ نے مہربانی اور آسانی رکھی کہ دونوں امروں کی اجازت دی ۱۲ ف۹ یعنے دیت پر راضی ہو جانے اور خون معاف کردینے کے بعد ۱۲ ف۱۰ آخرت میں یا دنیا میں اسطرح سے کہ ناحق قتل کرنیوالے سے قصاص لیں گے اور دیت منظور نہ کرینگے ۱۲ ف۱۱ عجب فصیح و بلیغ جملہ ہے کہ بڑے بڑے عرب کے فصحاء اور بلغاء نے اس کی داد دی ہے یعنے قصاص بظاہر تو موت ہے مگر در حقیقت زندگی ہے کیونکہ جب ایک مارا جاتا تھا اور قاتل سے قصاص نہ ہوتا اسکے غصہ میں ہزاروں خون ہوتے تھے اور پھر بھی مقدمہ ختم نہ ہوتا تھا ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ والوں کے خون کا پیاسا رہتا اور جب موقع ملتا خانہ جنگیاں ہوتیں رہتیں قصاص کے ڈر سے کوئی خون ہی نہیں کرنے کا اور اگر کرے تو قصاص ہو جانے کے بعد دوسرے کو عداوت نہ رہیگی عرب میں ایک فصیح جملہ قدیم سے مشہور تھا القتل انفی للقتل۔ یعنے قتل ہی سے قتل گھٹتا ہے مگر اس آیۃ ولکم فی القصاص حیوۃ کا جملہ اس کو سو درجہ بہتر اور مختصر ارشاد فرمایا جسپر ساری عربی دان عالم عش عش کرنے لگے مجھے ہنسی آتی ہے اس ہندی بے وقوف انگریز پر جو قرآن کے جملوں کو غیر فصیح قرار دیتا ہے۔ کار بوزینہ نیست نجاری ۱۲ باقی حاشیہ

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَصَّدَّقُوا۟ ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَٰقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ خَٰلِدًا فِيهَا وَغَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُۥ وَأَعَدَّ لَهُۥ عَذَابًا عَظِيمًا ۝	دیت (خون بہا) دی مگر جب وہ معاف کردیں مگر جسکو مارا وہ دشمن لوگوں میں کا ہو (یعنے کافروں کے ملک میں رہتا ہو) پر وہ خود مسلمان ہو تو ایک مسلمان بردہ آزاد کرنا ہے اور اگر جسکو مارا وہ ایسے لوگوں میں کا ہو جن سے تمنے عہد کیا ہے (مثلاً ذمی کافر ہو) تو جسکو مارا اسکے وارثوں کو دیت پہنچا دے اور ایک (مسلمان) بردہ آزاد کرے پھر جسکو (بردہ آزاد کرنے کا) مقدور نہو اللہ سے اپنا قصور بخشوانے کو لگاتار دو مہینے (روزے) رکھے ف۳ اور اللہ تعالیٰ (چوک سرمار نیوالے کو) خوب جانتا ہے حکمت والا ہے ف۴ اور جو کوئی مسلمان کو جان کر (قصد کرکے) مار ڈالے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر آئیگا اور اللہ تعالیٰ کی پھٹکار اس پر پڑے گی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ف۵
۴	المائدہ	۵	إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا۟ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓا۟ أَوْ يُصَلَّبُوٓا۟ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا۟ عَلَيْهِمْ ۖ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝	جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے لڑتے ہیں ف۶ اور ملک میں دھند مچانے کو دوڑے پھرتے ہیں انکی سزا یہی ہے کہ (ایک ایک کرکے) مار ڈالے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسرے طرف کا پاؤں انکا کاٹا جائے ف۷ یا قید کیے جائیں یا دیس نکالا ہو یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کو بڑی مار پڑےگی ف۸ مگر جو لوگ تمہارے ہاتھ میں آنے سے پہلے توبہ کرلیں (یعنے گرفتاری سے پہلے) تو جان رکھو کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) بخشنے والا مہربان ہے ف۹
〃	〃	۶	وَٱلسَّارِقُ وَٱلسَّارِقَةُ فَٱقْطَعُوٓا۟ أَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَٰلًا مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ فَمَن تَابَ مِنۢ	چور مرد اور چور عورت دونوں کے (داہنے) ہاتھ کاٹ ڈالو ف۱۰ سزا ہے ان کے کام کی عذاب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا ہے پھر جو کوئی قصور کے

ف۱ اسکو کافر سمجھ کر کسی مسلمان نے مار ڈالا ۱۲ ف۲ دیت کا دینا ضرور نہیں ۱۲ ف۳ اگر ایک روزہ بھی بیچ میں ناغہ کرے تو پھر سرے سے دو مہینے روزے رکھے ۱۲ ف۴ اس نے جو سزا رکھی ہے اس میں سراسر حکمت ہے ۱۲ ف۵ اس سے صاف نکلتا ہے کہ جو کوئی جانکر مسلمان کو مار ڈالے اس کی توبہ قبول نہیں ہے ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت اخیر میں اتری اور کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ایک جماعت سلف کا یہی قول ہے اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے اور اس آیت میں مراد وہ شخص ہے جسنے مسلمان کو عمداً قتل کیا اور توبہ نہیں کی صحیح حدیث میں ہے مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ شرک نکرو گے نہ زنا کروگے ناحق خون نکرو گے پھر اگر کسی سے یہ کام ہو گئے اور اللہ نے چھپا لیا تو اللہ کو اختیار ہے چاہے اسکو معاف کرے چاہے عذاب کرے بعضوں نے کہا ہمیشہ جہنم میں رہنے سے یہ مراد ہے کہ بہت مدت تک اس میں رہے گا ۱۲ ف۶ یعنے مسلمانوں سے لڑتے ہیں مسافروں کو لوٹتے ہیں ۱۲ ف۷ مثلاً داہنا ہاتھ بایاں پاؤں ۱۲ ف۸ عرینہ ایک قبیلہ تھا وہاں کے چند لوگ مسلمان ہوکر مدینہ میں آئے آب و ہوا ناموافق ہونے سے بیمار ہوگئے آنحضرتؐ نے انکو اجازت دی کہ مدینہ سے باہر جاکر جہاں صدقہ کے جانور رہا کرتے تھے رہیں اونٹ کا دودھ اور پیشاب پئیں تو اچھے ہو جاویں گے وہ وہاں گئے اور تندرست ہوگئے اس احسان کا یہ بدلہ کیا کہ مسلمان چرواہوں کو مار ڈالا اونٹوں کو بھگا لے گئے اسلام سے پھر گئے آنحضرتؐ نے سوار دوڑا کر انکو پکڑا منگایا اور اسوقت حضرت جبرائیلؑ یہ آیت لیکر آئے ۱۲ ف۹ بعضوں نے کہا یہ آیت ان لٹیروں کے باب میں ہے جو کافر ہیں اور گرفتاری سے پہلے مسلمان ہو جاویں اور توبہ کریں ۱۲ ف۱۰ اس سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ پھر چوری نہ ہونے پاوے حدیث سے یہ ثابت ہے کہ چوتھائی دینار یا تین درہم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے ۱۲

			بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	بعد (یعنے چوری کر کے) توبہ کر لے اور اچھے کام کرنے لگے تو اللہ اسکو معاف کر دیگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱
۹	المائدہ	۶	وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ	اور ہمنے توریت میں انپر یہ فرض کیا کہ جان کے بدل جان (لی جائے) اور آنکھ کے بدل آنکھ (پھوڑی جائے) اور ناک کے بدل ناک (کاٹی جائے) اور کان کے بدل کان (تراشا جائے) اور دانت کے بدل دانت (اکھاڑا جائے) اور زخموں کے بدل (اگر ہو سکے) ویسے ہی زخم (لگائے جائیں) ف۲
۸	الانعام	۱۹	وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ	اور جس جان کا مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اسکو مت مارو مگر حق پر ف۳
۱۸	النور	۱	اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	جو عورت زنا کرے اور جو مرد زنا کرے ف۴ تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو ف۵ اور اگر تم کو اللہ اور پچھلے دن پر یقین ہے تو اللہ تعالیٰ کا حکم چلانے میں (اسکے دین کی بات میں) ان دونوں پر رحم نہ کرنا اور جس وقت ان کو سزا دی جائے تو مسلمانوں کا ایک گروہ موجود رہے ف
"	"	۲	وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	اور جو لوگ مسلمان آزاد پاک دامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لا سکیں تو ان کو (تہمت کی سزا میں) اسی کوڑے لگاؤ اور پھر ساری عمر ان کی گواہی (کسی مقدمہ میں) مت مانو اور وہ خود بدکار ہیں ف۹ مگر جنہوں نے ایسا کیے پیچھے توبہ کی اور اچھی چال چلے تو اللہ (تبارک و تعالےٰ) بخشنے والا مہربان ہے ف
"	"	۲	اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ	جن لوگوں نے تم ہی میں سے ایک گروہ نے (حضرت عائشہ پر) تہمت ف اٹھائی (مسلمانو) اس طوفان کو اپنے حق میں برا مت سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہوا ف اس گروہ میں سے ہر شخص نے جتنا گناہ سمیٹا اتنی سزا پائیگا اور جس نے ان میں سے اس طوفان کا بیڑا اٹھایا (یا بڑا حصہ لیا) اسکو سخت سزا ہوگی (مسلمانو تم کو

ف۱ اس کا مطلب ہے کہ اگر چور توبہ کرے تو اسکا گناہ معاف ہو جاویگا نہیں کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا ۱۲ ف۲ یہودیوں کو توریت شریف میں جان کے بدل جان لینے کا اصطلاح دوسرے عضا میں قصاص کا حکم دیا گیا تھا بڑے چھوٹے امیر غریب کا کوئی فرق نہ تھا لیکن انہوں نے یہ حکم بدل ڈالا تھا وہ بنی نضیر کا تو قصاص بنو قریظہ سے لیتے لیکن بنی قریظہ قصاص بنی نضیر سے نہ لیتے اللہ نے ان کو تنبیہ کی کہ تم توریت کے خلاف چلتے ہو ۱۲ ف۳ جیسے قصاص یا زنا میں ۱۲ ف۴ بشرطیکہ محصن نہ ہوں یعنے انکا نکاح نہ ہو چکا ہو ۱۲ ف۵ کوڑے سے مراد شرعی درہ ہے پہلے زنا کے باب میں یہ حکم ہوا تھا کہ مرد اور عورت دونوں کو قید کر دو یہانتک کہ توبہ کریں پھر یہ حکم اترا اور اگلا حکم منسوخ ہو گیا اور یہ حکم ان مرد اور عورت کے لیے ہے جو محصن نہ ہوں یعنے انکا نکاح صحیح نہ ہو چکا ہو اگر محصن مرد یا محصنہ عورت زنا کرے تو اس کی سزا پتھروں سے مار ڈالنا ہے یہ حکم [illegible] (سنگسار کر ڈالنا) صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور اس بابمیں ایک آیت بھی اتری تھی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم لیکن اسکی تلاوت موقوف ہو گئی پر عمل باقی ہے قیامت تک ۱۲ ف یعنے زنا کرنے والے مرد اور عورت کو ۱۲ ف کم سے کم چار یا تین یا دو مسلمانوں کے سامنے سزا دیجائے یا ایک ہی مسلمان کے سامنے اس سے مطلب یہ ہے کہ زانی اور زانیہ کو ندامت ہو اور دوسرے مسلمانوں کو نصیحت ہو وہ ایسا کام نہ کریں ۱۲ ف ایسے جنہوں نے اپنی آنکھ سے زنا کرتے دیکھا ہو ۱۲ ف جب وہ بن جانتے بوجھے ایک مسلمان پاک دامن عورت کو بدنام کرتے ہیں انکی سزا یہی ہے کہ کوڑے کھائیں اور ساری عمر گواہی کے لائق نہ رہیں ۱۲ ف اپنی عادت درست کریں تہمت لگانا چھوڑ دیں ۱۲ ف اب انکو بدکار نہ کہیں گے لیکن گواہی ان کی قبول نہیں کیجا سکتی اور بعضوں نے کہا توبہ کے بعد پھر گواہی قبول ہونے لگے گی ۱۲ ف عبد اللہ بن ابی اللہ [illegible] عدو اللہ اور حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش سے ۱۲ باقی [illegible]

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ
الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ
اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ
فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ
اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝
اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ
وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۝ وَّهُوَ عِنْدَ
اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ
قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ
بِهٰذَا ۤ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ
عَظِيْمٌ ۝ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا
لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۝ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ
اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ۝ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ

کیا ہو گیا جب تم نے یہ (نالائق) بات سنی تھی تو ایماندار مردوں اور
ایماندار عورتوں کو اپنی ذات والوں پر نیک گمان کرنا تھا اور یوں
کہنا تھا یہ کھلا طوفان ہے فل (اگر یہ طوفان اٹھانیوالے سچے تھے تو)
کیوں اس پر چار گواہ نہ لائے (جیسے شرع کا حکم ہے) پھر جب گواہ نہ لا
سکے تو اللہ کے نزدیک خود وہی جھوٹے ٹھیرے اور اگر تم پر دنیا اور آخرت
میں اللہ کا فضل اور اسکا کرم نہ ہوتا تو اس بات کا کھوج کرنے میں (یا
اسکا چرچا کرنے میں) کوئی بڑا عذاب تم سے چمٹ جاتا فل جب تم اسکو
زبان در زبان لانے لگے اور بے سمجھے بوجھے (تحقیق کیے) منہ سے
بکنے لگے اور تم سمجھے یہ کوئی بڑی بات نہیں حالانکہ اللہ کے نزدیک
تو وہ بڑی تھی فل اور تمنے ایسا کیوں نہیں کیا جب یہ (جھوٹی خبر) سنی
تھی تو کہدیا تھا ہم ایسی (بری بات) منہ سے نہیں نکال سکتے سبحان اللہ
یہ (بڑا) بھاری طوفان ہے فل (دیکھو) اگر تم میں ایمان ہے تو اللہ تعالی
تم کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی ایسا نہ کرنا (یا پھر ایسا کرنا تم پر حرام
کرتا ہے) اور اللہ تعالے کھول کھول کر (اپنے) حکم تم سے بیان
کرتا ہے اور اللہ (سب کچھ) جانتا ہے حکمت والا ہے فل بے شک جو لوگ یہ چاہتے
ہیں کہ مسلمانوں میں (لچے پنے اور بدکاری کی) فحش باتیں پھیلیں ان
کو دنیا اور آخرت (دونوں) میں تکلیف کا عذاب
ہوگا اور (جیسی غیب کی باتیں) اللہ سبحانہ وتعالی
جانتا ہے تم نہیں جانتے فل
اور اگر اللہ (تبارک وتعالے) کا فضل
اور اس کا کرم تم پر نہ ہوتا اور اللہ تعالے
بہت مہربان رحم والا نہ ہوتا (تو تم تباہ
ہو جاتے)۔
جو لوگ پاک دامن بھولی مسلمان عورتوں پر (زنا کی) تہمت

۳ | النور | ۱۸

ف۱ اپنی ذات والوں سے بہائی مسلمان مراد ہیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے انکو اپنے نفس پر قیاس کرکے دوسروں کے ساتھ بھی نیک گمان کرنا چاہیئے تھا یعنی جیسے اپنا ہر آدمی زنا سے بچتے رہتے ہیں اور اسکو برا جانتے ہیں یہی گمان حضرت بی بی عائشہ رض اور صفوان پر کرنا لازم تھا کہتے ہیں جب اس طوفان کا چرچا ہوا تو ابو ایوب کی بی بی نے ابو ایوب سے پوچھا یہ کیا خبر اڑ رہی ہے انہوں نے کہا بی بی تم بتاؤ تو ایسا برا کام کریگی اسنے کہا ہرگز نہیں تب ابو ایوب رض نے کہا پھر عائشہ رض جو تجھ سے کہیں بہتر اور کہیں افضل ہیں وہ کیوں کرنے لگیں یہ سب جھوٹ اور بہتان ہے اللہ تعالی نے اس آیت میں انہی کی طرف اشارہ کیا یعنے ابو ایوب کی طرح سب مسلمانوں نے کیوں نہیں کہا۔ کہتے ہیں صفوان بن معطل قسم کہاتے تھے میں نے کسی عورت کا آج تک بناتہ بند نہیں کھولا اور آخر اللہ کی راہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ ۱۲ ف۲ جسکے سامنے حد قذف کی کوئی حقیقت نہ ہوتی ۱۲ ف۳ ایک نے سنا دوسرے سے کہدیا اسنے سنا تیسرے سے کہدیا ۱۲ ف۴ یعنے مسلمانی کا یہ طریق نہ تھا جو تم نے کیا کہ جو سنا وہ منہ سے بک دیا دوسرے کو سنا دیا خصوصاً ایسے بڑے بہتان اور طوفان کی خبر جس کا منہ سے نکالنا خود ایک سخت گناہ ہے صحیح حدیث میں ہے کہ آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ جو (سیاہ سفید رطب یابس) سنے وہ بیان کر دے ۱۲ ف۵ اللہ سبحانہ بات کہنا تھا اسکو دہرانا تھا کہ خبردار پھر ایسی بری بات منہ سے نہ نکالنے نہ یہ کہ اسکو دوسروں سے کہنا اور منہ در منہ اس کو پہنچانا ۱۲ ف۶ اس میں بھی یہی حکمت تھی کہ ایک تہمت کھڑی کر دی اور لوگوں کو آزمایا کون سچا مسلمان ہے اور کون جھوٹا منافق ہے دوسرے حضرت عائشہ رض کا مرتبہ بڑھانا اور قیامت تک ان کی طہارت کا پڑھا جانا منظور تھا سبحان اللہ یہ شرف کسی عورت کو حاصل نہیں ہوا کہ اتنی بہت آیتیں انکی فضیلت میں اتریں ۱۲ ف۷ تو ایک واہی کے بک دینے سے تم کو یہ یقین ہو گیا کہ مسلمانوں میں ایسا برا کام ہوا ہے کیونکہ اس واہی نے خود تو نہیں دیکھا تھا صرف گمان کرتا تھا تو تم کو یہ خیال کرنا تھا اس کو قریب کی باتیں کو معلوم ہوئی غیب کا علم تو اللہ ہی کو ہے اللہ تعالی چھپی باتیں جانتا ہے کہ جس کے دل میں یہ نیت ہو گی
[illegible]

ترجمہ	آیت	نمبر	سورة	
لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں اور انکو قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا جس دن ان کی زبانیں اور انکے ہاتھ اور ان کے پاؤں (خود) ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دینگے ۔	الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔			
باب ٥٦ وصیت کا بیان	**الوصية ٥٦**			
تمکو حکم دیا جاتا ہے جبکوئی تم میں سے مرنے لگے اگر کچھ مال چھوڑنیوالا ہو تو ماں باپ اور عزیزوں کیلیے وجہی طور سے وصیت کرئے یہ ایک حق ہے پرہیزگاروں پر پھر جو کوئی وصیت سننے بعد اسکو بدل ڈالے (یعنی اسمیں کمی بیشی کرے) تو اسکا گناہ انہی لوگوں پر ہوگا جو بدلیں بیشک اللہ (مردوں کی وصیت) سنتا ہے (جو کوئی وصیت بدلے) اسکو جانتا ہے پھر جس کسیکو وصیت کرنیوالے کی خطا یا عمدًا قصور معلوم ہوا اور وہ وارثوں اور موصی لہ میں صلح کرادے تو (وصیت بدلنیکا) کچھ گناہ اسپر نہ ہوگا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے	كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	٣٠	البقرة	٢
اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بی بیاں چھوڑ جائیں (یعنی مرنے لگیں) تو وہ اپنی بی بیوں کے لیے ایک سال تک انکو نہ نکالنے کی اور خرچ دینے کی وصیت کر جائیں اسپر بھی اگر وہ نکل کھڑی ہوں تو (میت کے وارثو) تمپر کچھ گناہ نہیں اسمیں جو وہ رواج کے موافق اپنے لیے کوئی کام کریں اور اللہ تعالے زبردست ہے حکمت والا ہے	وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	٣١	"	"
باب ٥٧ ترکہ کا بیان	**المیراث (٥٧)**			
جو ماں باپ اور ناطے والے چھوڑ مریں (یعنی مال و اسباب) اس میں مردوں کا حصہ ہے اسی طرح عورتوں کا بھی اسمیں جو	لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ	١	النساء	٤

ف بھولی سے یہ مراد ہے کہ زنا اور ایسے فحش کاموں سے وہ ناواقف ہیں کبھی ان کے دل میں بھی ایسا خیال نہیں آتا بعضوں نے کہا یہ آیت عبداللہ بن ابی منافق سے خاص ہے بعضوں نے کہا جو آں حضرت کی بی بیوں کو تہمت لگائے اسکے حق میں یہ آیت ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں اور جو دوسری مسلمان عورتوں کو تہمت لگائے اس کی توبہ قبول ہے جیسے اس سے پہلے رکوع میں گذرا ۱۲ ف کہ وہ دنیا میں یہ برے کام کیا کرتے تھے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کافر اپنے بری کاموں سے مکر جائیگا اور جھگڑا کریگا اللہ تعالے فرماوے گا خاموش رہ پھر اس کی زبان اور ہاتھ اور پاؤں گواہی دینگے تب وہ دوزخ میں بھیج دیا جائے گا ۱۲ ف یعنی تھوڑا یا بہت اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ بہت مال چھوڑ نیوالا ہو سات سو اشرفی یا ایک ہزار اشرفی سے زیادہ اور بعضوں نے کہا پانسو اشرفی سے زیادہ ایک ہزار اشرفی تک ۱۲ ف یعنی پانچویں حصہ کی یا چوتھائی یا تہائی مال کی اکثر علما اس آیت کو منسوخ کہتے ہیں آیت میراث اسکی ناسخ ہے اور حدیث صحیح میں ہے کہ وارث کے لیے وصیت درست نہیں اور بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور مراد وہ ماں باپ اور عزیز ہیں جو کفر یا غلامی کی وجہ سے ترکہ میں حصہ نہیں پا سکتے اور عزیزوں سے وہ رشتہ دار مراد ہیں جو محروم ہوں بعضوں نے کہا وصیت کا فرض ہونا آیت میراث سے منسوخ ہو گیا لیکن استحباب باقی ہے [illegible] مدل انصاف کے ساتھ تہائی مال سے زیادہ وصیت نہ کرے اور وارثوں کو محتاج چھوڑ نے ایسا نہ کرے ۱۲ ف یعنی وصیت کرنا لازم [illegible] یہ آیت میراث سے منسوخ ہو گیا شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا کفر کی رسم یہی تھی کہ سارا ترکہ اولاد کو دلاتے ماں باپ اور دوسرے عزیز [illegible] مسلمانوں کو شروع اسلام میں یہ حکم تھا کہ ماں باپ اور دوسرے ناطے والوں کے لیے حکم دیا کہ موافق ان کی حاجت کے [illegible] دلوا جاوے ۱۲ ف اکثر علما کے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام میں [illegible] ایک سال تک [illegible] نکالی نہ جاتی اور خرچ پاتی رہتی پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا [illegible] آیت سے جو گذر چکی اب اسکی میت کی [illegible] اور اس مدت میں [illegible] ترکہ سے [illegible] وصیت کی ہو [illegible] ۱۲

النساء ٤

لِّلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ۚ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

ماں باپ اور ناطے والے چھوڑ مریں حصہ ہے تھوڑا ہو یا بہت (ہر ایک کا) حصہ مقرر ہے ف۲ اور جب ترکہ بٹ رہا ہو اور (وہ) ناطے والے (جن کو حصہ نہیں پہونچتا) اور یتیم اور محتاج (کچھ ملنے کی امید میں) آجائیں تو انکو بھی سہمیں سے کچھ چٹا دو ف۳ اور نرمی سے ان سے بات کرو ف۴

اللہ تمکو تمہاری اولاد کے باب میں یہ حکم دیتا ہے ف۵ مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملیگا ف۶ اگر دو سے زیادہ عورتیں نری بیٹیاں ہوں (اور بیٹا کوئی نہ ہو) تو (بھی) ترکہ میں سے دو تہائی انکو ملیں گی ف۷ اور اگر ایک ہی بیٹی ہو ف۸ تو آدھا ترکہ اُسکو ملیگا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملیگا جب میت کی اولاد ہو اگر میت کی اولاد نہ ہو [illegible] ماں باپ اُس کے وارث ہوں تو ماں کو ایک تہائی ملے گا (اور باقی سب باپ کو) لیکن اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملیگا ف۹ یہ (سب حصے) میت کی وصیت کو جو اُس نے کی تھی پورا کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد کئے جائیں گے ف۱۰ باپ دادا یا بیٹے پوتے تم کیا جانو کس سے تمکو زیادہ فائدہ پہونچنے والا ہے یہ اللہ کا مقرر کیا ہوا حصہ ہے ف۱۱ بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ف۱۲ ہے حکمت والا ہے اور تمہاری بی بیاں جو (مال متاع) چھوڑ جائیں اسمیں آدھا حصہ تمہارا ہے اگر انکی اولاد (بیٹا یا بیٹی) نہ ہو اگر انکی اولاد ہو تو تم کو چوتھائی حصہ انکے ترکے میں سے ملیگا مگر پہلے وہ وصیت پوری کی جائے گی جو انہوں نے کی اور قرضہ ادا کیا جاوے گا اور تم جو (مال متاع) چھوڑ جاؤ اس میں سے چوتھائی حصہ تمہاری بی بیوں کا ہے۔ اگر تم کو اولاد نہ ہو ف۱۳ اگر تم کو اولاد ہو تو تمہارے ترکے میں سے ان کو آٹھواں حصہ ملے گا ف۱۴ مگر پہلے وہ وصیت

ف۱ یعنی اللہ نے مرد اور عورت ہر ایک کا حصہ ترکہ میں مقرر کر دیا ہے خواہ ترکہ تھوڑا ہو یا بہت عورتوں کا ذکر علیحدہ اسواسطے کیا کہ عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کو ترکہ میں کوئی حصہ نہیں دیتے تھے نہ بچوں کو صرف بڑے مرد سارا ترکہ بانٹ لیتے تھے ۱۲ ف۲ یعنی ترکہ بانٹنے سے پہلے تھوڑا بہت ف۳ انکے ساتھ یہی سلوک کر دو ۱۲ ف۴ بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور یہ حکم مستحبا ہے نہ وجوبا اور بعضوں نے کہا یہ منسوخ ہے ترکہ کی آیت سے بعضوں نے کہا یہ سلوک کرنا وارثوں پر واجب ہے ان کی خوشی کے موافق اور یہی قول ہے ابن عباس رض اور مجاہد رح اور ابو موسے رح اور حسن رح اور زہری رح کا ۱۲ ف۵ یعنی ترکے میں ان کے حصوں کے بارے میں اگر اولاد میں مرد اور عورت دونوں ہوں ۱۲ ف۶ مثلاً ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو کل مال کے تین حصے کرکے دو حصے بیٹے کو اور ایک بیٹی کو دیں گے اگر نرا ایک بیٹا ہو تو حصہ داروں کے بعد جو بچیگا وہ سب لے لیگا اگر کئی بیٹے ہوں تو وہ سب مساوی حصہ لیں گے اگر دو بیٹیاں ہوں اور بیٹا نہ ہو تو دو تہائی مال ان کو ملیگا ۱۲ ف۷ اللہ تعالیٰ نے وہ صورت بیان نہیں فرمائی جب دو بیٹیاں ہوں اور بیٹا کوئی نہ ہو اکثر علماء کے نزدیک انکو دو تہائی ملیں گی جیسے اوپر گذرا لیکن ابن عباس رض کے نزدیک ان کو آدھا مال ملیگا ۱۲ ف۸ اسکے ساتھ بیٹا نہ ہو ۱۲ ف۹ اور باقی سب باپ کو کیونکہ بھائی بہن باپ کے ہوتے محروم ہیں ورثہ سے لیکن ماں کا حصہ کم کر دیتے ہیں ۱۲ ف۱۰ مگر تہائی مال سے زیادہ وصیت میں صرف نہ کیا جاوے گا البتہ قرضہ سب سے پہلے ادا کرنا ضرور ہے اور اسکے بعد جو بچیگا اس کی تہائی میں وصیت نافذ ہوگی باقی جو بچیگا وہ وارثوں میں تقسیم ہوگا اگر کچھ نہ بچے تو وارثوں کو کچھ نہ ملیگا مہر بھی قرضہ ہے تمام قرضوں کی طرح ۱۲ ف۱۱ اس میں دخل در معقولات مت کرو ۱۲ ف۱۲ بندوں کی مصلحت ۱۲ ف۱۳ بیٹا یا بیٹی ۱۲ ف۱۴ اگر ایک بی بی ہو تو چوتھائی وہ اکیلی لے لیگی ورنہ سب بی بیوں کو چوتھائی برابر برابر بانٹ دیں گے ۱۲ ف۱۵ ایک بی بی ہو تو آٹھواں حصہ وہ اکیلی لے لیگی ورنہ سب بی بیوں کو بھی آٹھواں حصہ برابر برابر بانٹ دیا جاویگا ۱۲

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
			وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ ۚ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ	پوری کی جائے گی جو تمنے کی اور قرضہ ادا کیا جائیگا۔ اور اگر کوئی مرد کلالہ ہو ف یا کوئی عورت کلالہ ہو اور اس مرد (یا عورت) کا (اخیافی یعنے صرف ماں کیطرف سے) بھائی یا بہن ہو تو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملیگا اگر کئی بھائی یا بہنیں (اخیافی) ہوں تو سب ایک تہائی میں شریک ہونگے ف یہ (ساری تقسیم بھی) جو وصیت کیجائے اسکو پورا کرنے اور قرض ادا کرنیکے بعد ہوگی جب میت نے کسیکو نقصان پہنچانا نہ چاہا ہو ف یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے تحمل والا ہے
۴	النساء	۳	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا	مسلمانو! تم کو درست نہیں کہ عورتوں کو (مال و اسباب کی طرح سمجھ کر) زبردستی انکے مالک بنجاؤ ف
۵	"	۵	وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا	اور ماں باپ اور ناطے والے جو مال چھوڑ مریں ہمنے اس کے وارث ٹھیرا دیئے ف اور جن لوگوں سے تم نے قسمیں کھا کر قول کیا (ان کو اپنا بھائی بنایا) انکو انکا حصہ دیدو بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے
۶	"	۲۴	يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ	(اے پیغمبر) لوگ تجھ سے کلالہ کا حکم دریافت کرتے ہیں ف کہدے اللہ تمکو کلالہ کے باب میں یہ حکم دیتا ہے اگر کوئی آدمی مرجائے اسکی اولاد نہو (نہ باپ) اور اسکی ایک (حقیقی یا علاتی) بہن ہو تو اسکو آدھا ترکہ ملیگا اور اگر وہ بہن مرجائے تو یہ بھائی اسکا وارث ہوگا (اسکا سارا مال لے لیگا) اگر اسکی اولاد نہ ہو (نہ باپ) اگر دو بہنیں ہوں ف تو دونو کو دو تہائی ترکہ ملیگا اور اگر اسکے وارث بھائی بہن ہوں مرد اور عورت (ملے جلے) تو مرد کو دوہرا حصہ ملیگا اور عورت کو اکہرا حصہ اللہ تمہارے بہکنے کیلیے (یا تمہارے بہکنے کو برا جانکر) یہ حکم بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ف
۱۰	الانفال	۱۰	وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ	اور ناطے رشتے والے ایک دوسرے کے وارث ہونیمیں اللہ کی کتاب کی رو سے زیادہ حقدار ہیں ف بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ف
۲۱	۳۱ الاحزاب	۱	وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ	اور ناطے رشتے والے اللہ کی کتاب کے رو سے مسلمان اور

ف یعنے نکو ٹرانا تھا جس کا نا کوئی بیٹا پوتا ہو نہ باپ یہی تفسیر کلالہ کی صحیح ہے اور ائمہ اربعہ اور جمہور علما سے اسپر اجماع کیا ہے ۱۲ ف اور برابر برابر حصہ پاوینگے یہ نہ ہوگا کہ مرد کو دوہرا حصہ ملے اور عورت کو اکہرا اس پر تمام علما کا اتفاق ہے بھائی بہن تین طرح کے ہوتے ہیں ایک حقیقی یعنے ایک باپ ایک ماں سے دوسرے علاتی یعنے ایک باپ دو ماں سے تیسرے اخیافی یعنے ایک ماں دو باپ سے یہاں اخیافی بھائی بہنیں مراد ہیں بلکہ بعضی قراءتوں میں اسکی صراحت موجود ہے سعد بن ابی وقاص رضہ اور ابن مسعود رضہ کی قراءت میں وله اخ او اخت من ام ہے اور حقیقی یا علاتی بھائی بہنوں کا حکم جدا ہے اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اخیافی بھائی اور بہن جب میت کلالہ ہو تو محروم نہیں ہوسکتے لیکن حقیقی کبھی محروم ہوجاتے ہیں مثلاً ایک عورت مرگئی اور خاوند اور ماں اور دو اخیافی بھائی اور کئی حقیقی بھائی چھوڑے تو خاوند کو آدھا مال اور ماں کو چھٹا حصہ اور اخیافی بھائیوں کو تہائی ملیگا حقیقی بھائیوں کو کچھ نہیں ملیگا۔ اہلحدیث کا یہی قول ہے ۱۲ ف یعنے کسی وارث کا حق کم یا تلف کرنے کی نیت نہ ہو مثلاً کوئی بیماری میں جھوٹھ موٹھ ایک قرضہ قبول کرلیوے یا جس کو حصہ ملتا ہو اسکے لئے وصیت کرے یا تہائی مال سے زیادہ وصیت کرے تو ایسی وصیت یا قرضہ کو لغو سمجھیں گے ایک حدیث میں ہے کہ آدمی ستر برس نیک کام کرتا ہے پھر مرتے وقت وصیت میں ظلم کرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے ۱۲ ف گناہ دیکھتا ہے پر فوراً سزا نہیں دیتا ۱۲ ف جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا تو جو اسکے مال کا وارث ہوجاتا وہ عورت کا بھی وارث ہوجاتا اگر وہ چاہتا بغیر مہر اسپر قابو رکھتا۔ اب وارث کو اختیار رہتا ہے تو بن مہر کے اُس کو نکاح میں لائے چاہے کسی اور سے اُسکا نکاح کردے اور مہر خود لے لیوے اور رہا ہے تو بہرحال تنگ کرے اسکو نکاح نہ کرنے دے ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

فِي كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

مہاجروں سے زیادہ حق رکھتے ہیں (ترکہ پانے کا) مگر ہاں یہ اور بات ہے کہ تم اپنے دوستوں سے کوئی سلوک کرو (یعنی) حکم (اللہ تعالی کی) اس کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے

اَلْقَصَصُ

قصص القرآن

قِصَّةُ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهَابِيْلَ وَقَابِيْلَ وَاِبْلِيْسَ

باب ۵۵ آدم علیہ السلام اور ہابیل اور قابیل اور ابلیس کا قصہ

البقرة	۴
۱	

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب تیرے مالک نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک نائب (یعنی خلیفہ اور قائم مقام) بنانے والا ہوں وہ بولے کیا تو ایسے شخص کو نائب بناوے گا جو زمین میں فساد کرے اور خون بہادے اور ہم (فرشتے) تو تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی اور خوبی بیان کر رہے ہیں (ہم تو ہیں) فرمایا میں جو جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور اللہ تعالی نے آدم کو ساری (چیزوں کے) نام بتا دیئے (یعنی ہر ایک چیز کے نام انکو معلوم ہو گئے) پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا اگر تم سچے ہو تو ان کے نام بتاؤ فرشتوں نے عرض کیا تو پاک ہے ہم کیا جانیں ہمکو تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہم کو سکھلایا بیشک تو ہی بڑے علم والا ہے اور حکمت والا (تب) اللہ نے فرمایا آدم ان فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتادے آدم نے بتلا دیئے تب اللہ نے (فرشتوں سے) فرمایا کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا میں آسمان اور زمین کی غیب کی باتیں جانتا ہوں اور جو تم کھولتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو میں سب جانتا ہوں اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا

ف شروع اسلام میں آپ نے صحابہ میں بھائی چارہ کرا دیا تھا ایک کا ایک وارث ہوتا جب سے یہ آیت اتری تو ہر ایک کے وارث وہی ہوئے جو انکے ناطے رشتے والے تھے اور دینی بھائی کی وجہ سے محروم ہو گئے ۱۲ ف یعنی زندگی میں انکو کچھ دیدو یا مرتے وقت انکے لئے وصیت کر جاؤ تو تہائی مال سے وصیت جاری ہوگی جیسے اوپر میراث کی آیت میں گذر چکا ۱۲ ف یعنی سبحان اللہ وبحمدہ اور سبحان الملک القدوس پڑھا کرتے ہیں کیا یہ کافی نہیں ہے ۱۲ ف یعنی میں وہ باتیں اور مصلحتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے جو اسے بنانے زمین میں حضرت آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے جن آباد تھے انہوں نے فساد اور خونریزی شروع کی تب اللہ تعالی نے ایک لشکر فرشتوں کا انپر بھیجا اور انکو مار کر سمندر کے جزیروں میں نکال دیا اسکے بعد فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں ایک اور نائب پیدا کرنیوالا ہوں وہ جنوں کا حال تو دیکھ چکے تھے کہ کیسے کیسے فساد انہوں نے مچائے تھے اپنی سمجھ پر قیاس کر کے بولے کہ تو پھر ایسا نائب بناتا ہے جو فساد کرے معلوم ہوا کہ علم غیب فرشتوں کو بھی نہیں ہے اور اللہ تعالی نے جو فرشتوں سے فرمایا اس سے غرض مشورہ لینے کی نہیں تھی بلکہ اظہار منظور تھا اس امر کا جو ان کے دل میں تھا اور بعضوں نے کہا مشورہ کی تعلیم منظور تھی کہ بندے بھی اپنے اپنے کاموں میں صلاح لیا کریں اور ان کی دلجوئی کیا کریں ۱۲ ف فرشتے اپنے تئیں اس وجہ سے کہ ساری مخلوق میں افضل اور اعلی جانتے تھے اللہ کو یہ منظور ہوا کہ آدم کی فضیلت انپر ظاہر کرے تو پہلے سب چیزیں دکھا کر نام جنکو فرشتے نہیں جانتے تھے آدم کو معلوم کرائے پھر فرشتوں سے یہ نام پوچھے ابن عباس نے کہا اللہ تعالی نے دنیا کی سب چیزیں دکھا کے نام بیان تک کہ پیالہ اور پیالی کے نام حضرت آدم کو تعلیم کیئے ۱۲ ف غرض فرشتوں نے اپنی عاجزی اور نادانی کا اقرار کیا اور حق تعالی کے علم اور کمال اور حکمت کا اظہار کیا ۱۲ ف اس آیت سے یہ نکلا کہ غیب کا علم فرشتوں کو بھی نہ تھا جو مقربین بارگاہ الہی ہیں۔ پھر ان دھوتی والوں پنڈتوں اور نجومیوں پر اعتقاد رکھنا کہ وہ آیندہ کی بات جانتے ہیں صریح جہالت اور نادانی ہے ۱۲

اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۤ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے (شیطان کا لقب ہے) اس نے نہ مانا اور شیخی میں آگیا وہ منکروں میں تھا اور ہمنے کہا آدم تم اپنی بی بی سمیت جنت میں رہو اور دونوں میاں بی بی فراغت کے ساتھ جہاں چاہو اس میں کھاؤ (پیو) مگر اس درخت کے پاس مت پھٹکو ایسا کروگے تو گنہگاروں میں شریک ہو گئے پھر ان دونوں کو شیطان نے پھسلا کر وہاں سے ہٹا دیا اور جس مزے میں تھے اس میں سے نکلوا کر چھوڑا اور ہمنے حکم دیا تم سب اتر جاؤ ایک دوسرے کے دشمن اور تم کو ایک مدت تک زمین میں رہنا وہاں کے مزے اٹھانا ہے پھر آدم نے اپنے مالک سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ نے اسکا قصور معاف کر دیا بیشک وہ بڑا معاف کرنیوالا مہربان ہے ہمنے حکم دیا تم سب کے سب یہاں سے اترو اب اگر میری ہدایت (شریعت یا کتاب یا رسول) تم تک آئے تو اسپر چلنا جو میری ہدایت پر چلیں گے انکو نہ ڈر ہوگا نہ غم اور جو لوگ نافرمانی کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہی دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ف

۶ | المائدہ | ۵

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْۗاَ بِاِثْمِىْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ

اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو آدم کے دونوں بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کا سچا قصہ سنا جب دونوں نے نیاز چڑھائی پھر ایک کی (ہابیل کی) نیاز قبول ہوئی اور دوسرے (قابیل) کی قبول نہیں ہوئی قابیل (حسد سے جل گیا) کہنے لگا میں تو ضرور تیری جان لونگا ہابیل نے کہا کیوں میرا کیا قصور ہے اللہ تو پرہیزگاروں کی نیاز قبول کرتا ہے اگر تو مجھکو مار ڈالنے کے لیے اپنا ہاتھ مجھ پر چلائیگا میں تو تیرے مار ڈالنے کیلیے اپنا ہاتھ تجھ پر نہیں چلاؤنگا میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ تو میرا اور اپنا

یعنے اللہ تعالے نے روز ازل سے اسکے نام پر بدبختی اور شقاوت لکھدی تھی ۱۲ اور سجدہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک سجدہ تحیت اور تعظیم دوسرے سجدہ عبادت سجدہ تحیت اگلی امتوں میں سوا اللہ کے اور لوگوں کو بھی جائز تھا چنانچہ فرشتوں نے آدم ؑ کو سجدۂ تحیت کیا ۱۲ ف صحیح قول یہ ہے کہ اللہ تعالے نے ایک درخت معین کر دیا تھا جنت کے درختوں میں سے ہم کو کچھ علم نہیں کہ وہ کونسا درخت تھا کیونکہ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں اور اسکے رسول صلعم نے کسی صحیح حدیث میں بیان نہیں فرمایا اور اس قول کو ترجیح دی ہے امام ابن جریر اور ابن کثیر اور جامع البیان والے اور تفسیر محمدی والے نے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ انبیا سے بھی کبھی کبھی خطا سرزد ہوتی ہے اور جو لوگ انبیا کی عصمت کے مطلقا قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ ترک اولی انسے سرزد ہو سکتا ہے واللہ اعلم ۱۲ ف شیطان آدم ؑ اور حوا کے پاس گیا اور انسے دوستی رچائی اور اللہ کی قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور یہ رائے دی کہ اس درخت میں جس کے پاس جانا منع تھا کچھ لیکر کھاؤ تو تم کبھی نہ مروگے ہمیشہ ہمیشہ اس باغ میں عیش کروگے وہ دونوں اس بیہودہ کے پھسلانے میں آگئے اور اس درخت میں سے کچھ کھا لیا کہتے ہیں بہشت کا لباس دونوں کے بدن سے جدا ہو گیا اور برہنہ رہگئے آخر اللہ تعالے نے ان سب کو یعنے آدم ؑ اور حوا اور ابلیس اور سانپ کو جنت سے اتار کر زمین میں پھینکدیا آدم ؑ سراندیپ میں اور حوا جدہ میں اور ابلیس ایلہ میں جو بصرہ کے اطراف میں ہے اور سانپ اصفہان میں ایک دوسرے کے دشمن یعنے اولاد آدم ؑ اور شیطان اور سانپ میں ہمیشہ عداوت اور دشمنی رہیگی۔ ابو داؤد نے ابن عباس رض سے روایت کیا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص سانپ کو ڈر کر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے ۱۲ ف وہ الفاظ یہ تھے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ۱۲ ف یعنے آخرت میں عذاب کا ڈر نہ ہوگا اور دنیا میں کسی چیز کا غم نہ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ پہلا حکم ہوتے ہی حضرت آدم ؑ نے استغفار کیا اور قصور معاف ہو گیا پر جنت سے نکالے جانے کا حکم بحال رہا ۱۲ ف یعنے جن لوگوں نے شریعت الٰہی کی پیروی کی وہ جنتی ہونگے اور جنہوں نے کفر کیا وہ دوزخی ہونگے ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

أَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۚ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝

(دونوں کا) گناہ سمیٹ لے اور دوزخیوں میں شریک ہوجائے اور ظالموں کی یہی سزا ہے[1] آخر قابیل کے نفس نے اسکو یہی سوجھایا کہ اپنے بھائی کو مار ڈالے پھر اسکو مار ڈالا اور ٹوٹے والوں میں شریک ہوگیا[2] پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا وہ زمین کو کرید تا تھا (اور دوسرے مردے کوے کو اسمیں چھپاتا تھا) اسکو یہ بتلانے کو کہ اپنے بھائی کی لاش کیونکر چھپاوے[3] تب قابیل کہنے لگا ہائے خرابی (اس کوے سے بھی گیا گزرا) مجھ سے اتنا نہ ہوسکا کہ اس کوے کی طرح ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا پھر لگا پچھتانے[4]

الاعراف ۲ ۸

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

اور ہمنے (پہلے) تم کو پیدا کیا پھر تمہاری شکل بنائی[5] پھر ہمنے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں نہ تھا (پروردگار نے) فرمایا (ای ابلیس) جب میں نے تجھ کو حکم دیا تو کس چیز نے تجھ کو سجدہ کرنے سے باز رکھا وہ کہنے لگا میں آدم سے بہتر ہوں مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو تو نے مٹی سے پیدا کیا[6] (پروردگار نے) فرمایا تو اتر جا یہ تو تیرے لیے ہونا نہیں جو تو وہاں[7] رہ کر غرور کرے نکل جا تو ذلیل ہے[8] ابلیس کہنے لگا اس دن تک مجھے مہلت دے (یعنی زندہ رکھ) جس دن (مرنے کے بعد سب) اٹھائے جائیں گے (حقتعالی نے) فرمایا (اچھا منظور) تو ان میں سے ہے جنکو (قیامت تک) مہلت دی گئی[9] (ابلیس نے کہا) جب تو نے مجھ کو بے راہ کردیا میں بھی تیری سیدھی راہ پر انکی تاک میں بیٹھوں گا پھر انکے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور انکی داہنی طرف سے اور انکی بائیں طرف سے انکے پاس آؤں گا[10] اور تو اکثر آدمیوں کو شکر گذار (موحد) نہ پائیگا (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا (ذلیل مردود) چل نکل یہاں سے جو آدمی تیری راہ پر چلیں گے میں ضرور (انسے اور تجھ سے) تم سب سے دوزخ کو بھر دونگا

ف[1] اس لیئے کہ جو ناحق مارا جائے وہ شہید ہوگا اس کے سارے گناہ ظالم کی گردن پر پڑیں گے جیسے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دیجاوینگی اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کی برائیاں اسپر ڈالی جاوینگی ۱۲ ف[2] جنکی دنیا اور آخرت دونوں برباد ہوئے دنیا اس وجہ سے کہ بھائی سا شفیق اٹھ گیا ساری خدائی میں خونی مشہور ہوا منہ کالا ہوا آخرت تو ظاہر ہے ۱۲ ف[3] مگر اب پچھتانے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ جب قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا تو اب گھبرایا کہ لاش کو کیا کرے وہ پھولنے اور سڑنے لگی آخر اللہ تعالیٰ نے اس کی تعلیم کے لیئے دو کوؤں کو بھیجا وہ خوب لڑے ایک مر گیا دوسرے کوے نے چونچ سے زمین کھود کر اس کو اس میں داب دیا قابیل نے یہ دیکھ کر لاش کا دفن کرنا سیکھا اور بھائی کو زمین میں گاڑا اوس کے بعد قابیل بہت شرمندہ ہوا ۱۲ ف[5] یعنی پہلے آدم کا پتلا کھڑا کیا پھر اس کی صورت بنائی ناک کان آنکھ وغیرہ یا پہلے تم کو نطفہ میں پیدا کیا پھر ماں کے پیٹ میں تمہاری شکل اور صورت بنائی یا پہلے آدم کو پیدا کیا پھر آدم کی پیٹھ میں تم سب کی صورتیں بنائیں ۱۲ ف[6] اور آگ لطیف ہے نورانی مٹی کثیف ہے ظلمانی تو شیطان نے اپنے قیاس اور عقل پر عمل کیا اور خدا کے حکم کی تعمیل نہ کی اس مردود کو یہ نہ معلوم ہوا کہ حکم کے مقابل قیاس کرنا جائز نہیں ہے آخر بہشت سے نکالا گیا اور اسپر خدا کا غضب اترا اور حاصل یہ ہے کہ جس مسئلہ میں آیت یا صحیح حدیث موجود ہو اگر کوئی شخص آیت اور حدیث کو چھوڑ کر اسکے خلاف قیاس پر عمل کرے تو وہ ابلیس کا مقلد ہے اور قیامت کے دن اسکا حشر ابلیس ہی کے گروہ میں ہوگا معاذ اللہ ۱۲ ف اگر ایسی شیخی کرتا ہے ۱۲ ف[7] آسمان سے یا بہشت سے ۱۲ ف آسمان یا بہشت میں ۱۲ ف[8] ذلیلوں میں کا ایک ۱۲ ف[9] اس مردود نے درحقیقت تین قصور کیئے تھے ایک تو حکم الٰہی نہ مانا دوسرے فرشتوں کی جماعت سے الگ ہوجانا تیسرے اپنے تئیں بڑا سمجھنا اور آدم کو اپنے سے حقیر جاننا حالانکہ ہزاروں برس تک اس نے خدا کی بندگی کی تھی اور فرشتوں کا سردار اور معلم بن گیا تھا مگر ایک ذرا سے غرور و تکبر میں ساری محنت برباد ہو گئی ۱۲ باقی فد تتمیمہ۔

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سكتة وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝

اور اے آدم تو اور تیری بی بی (حوّا) دونو جنت میں رہو پہر جہاں سے چاہو (جنت کا میوہ) کہاؤ اور اس درخت کے پاس مت پہٹکو تو گنہگاروں میں ہو جاؤگے پہر (میاں بی بی) دونو کو شیطان نے بہکایا (اسکا مطلب یہ تہا) کہ انکا ستر جو ڈہکا ہوا ہے ان دونو کو کہول دکہائے اور کہنے لگا تمہارے مالک نے جو تم کو اس درخت سے منع کیا ہے تو صرف اسلیے کہ اس سے تم دونوں کا فرشتے بن جانا (یا جنت میں ہمیشہ رہنا) بُرا سمجہا اور ان سے قسمیں کہانے لگا میں بے شک تمہارا خیر خواہ ہوں۔ آخر دہوکا دیکر ان کو جُہکا لیا جونہی انہوں نے وہ درخت چکہا انکے ستر (شرمگاہ) انکو دکہائی دینے لگے اور دونو (شرم سے) بہشت کے پتے اپنے اوپر چپکانے (جوڑنے لپیٹنے) لگے اور پروردگار نے انکو آواز دی کیا میں نے تم کو اس درخت (کے کہانے سے) منع نہیں کر دیا تہا اور تم سے نہیں کہہ دیا تہا کہ شیطان تمہارا کہلا دشمن ہے وہ دونو (آدم اور حوا) کہنے لگے مالک ہمارے ہم نے اپنے تئیں آپ تباہ کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو بے شک ہم ٹوٹا پانے والوں میں ہوں گے (اللہ تعالے نے) فرمایا تم اُترجاؤ تم میں ایک کا ایک دشمن رہے گا اور ایک وقت تک تم کو زمین میں رہنا اور فائدہ اُٹہانا ہے فرمایا تم زمین ہی پر زندگی کاٹوگے اور وہیں مروگے اور وہیں سے (دوبارہ حشر کے دن) نکالے جاؤگے۔

الاعراف ۹ — ۲۲

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ

اور جب تیرے مالک نے آدم کی اولاد سے انکی پشت سے انکی اولاد نکالی اور خود انکو انپر گواہ کیا (اُس نے فرمایا) کیا میں تمہارا مالک نہیں ہوں انہوں نے کہا بیشک ہم اس بات کے گواہ ہیں تم قیامت کے دن یوں کہنے لگو ہم تو اس بات سے (کہ تو ہمارا

ف اگر ایسا کروگے ۱۲ ف اس کی تفسیر سورہ بقرہ کے چوتھے رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف حسن رح نے کہا شیطان زمین ہی میں سے آدم کو بہکاتا تھا اور اسکے بہکانے کا اثر بہشت تک پہنچتا تھا اللہ تعالے نے اسکو ایسی قوت دی ہے اور یہ قصہ جو مشہور ہے کہ شیطان سانپ کے پیٹ میں سما کر بہشت میں گیا اس کی سند صحیح نہیں ہے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تمہارے مالک نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا ہے مگر اسلیے ایسا نہ ہو کہ تم دونوں فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ اس مردود نے آدم اور حوا کو یوں بہکایا کہ اگر اس درخت میں سے ذرا بہی چکہو تو تم فرشتے ہو جاؤگے پہر کہانے پینے کی تم کو احتیاج نہ رہے گی فرشتوں کی طرح ہر جگہہ اُڑتے پہروگے ۱۲ ف یعنے اسکے پہل کہائے ۱۲ ف یعنے بہشتی پوشاک اتر گئی ۱۲ ف یہ حال انکا دیکہہ کر ۱۲ ف اس آیت سے اور بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالے کے کلام میں آواز ہے اور فرشتے اور آدمی اس آواز سن سکتے ہیں اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور جہمیہ اور معطلہ اور معتزلہ یہانتک کہ پچہلے اہل کلام نے بہی اپنی اپنی عقائد کی کتابوں میں لکہا ہے کہ اس کی کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں اور یہ بالکل غلط ہے اگر آواز نہ ہوتی تو حضرت موسےٰ نے کیا سُنا اور صحیح حدیث میں ہے کہ فرشتے اس کی آواز سنتے ہیں اور قیامت کے دن وہ ایک آواز کریگا سکو نزدیک اور دور والے سب سنیں گے اور اگر حروف نہ ہوتے تو پہر اسکی آواز کو حضرت موسےٰ کیونکر سمجہ سکتے دوسرے اگر حروف نہ ہوں تو قرآن عربی زبان میں اور توریت عبرانی زبان میں اور انجیل سریانی زبان میں کیوں کر ہو سکتے ہیں ساری کتابیں ایک ہی طرح ہوتیں امام احمد رح نے فرمایا کہ جو لوگ قرآن کے الفاظ کو مخلوق کہتے ہیں وہ جہمیہ سے بہی بدتر ہیں اہل حدیث کے نزدیک قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالے کا کلام ہے ۱۲ ف یعنے مرنے تک یا قیامت تک ۱۲ ف یعنے کہانا پینا دنیا کے زندگی کے سامان ۱۲ ف اس کی تفسیر سورہ بقرہ کے چوتہے رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف اللہ تعالے نے یہ بہی ۱۲ ف اے پیغمبر وہ وقت یاد کر ۱۲ ف اسی طرح آدم سے ۱۲ وابی عدضیمہ

۹	الاعراف	۲۲	هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝
			هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
۱۴	الحجر	۳	وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ

مالک ہے) بے خبر تھے یا یوں کہو کہ ہمارے باپ دادوں نے پہلے شرک کیا اور ہم اُن کے بعد اُنکی اولاد ہوئے کیا تو ہم کو اس کام کے بدلے میں ہلاک کرتا ہے جو خطا واروں نے کیا اور اسیطرح ہم آیتوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور تاکہ وہ لوٹ آئیں۔

خدا ہی ہے جس نے تمکو ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا نکالا تاکہ اسکا دل اس سے لگ جائے پھر جب آدمؑ نے حوا کو ڈھانپا اسکو ہلکا سا بوجھ معلوم ہوا وہ چلتی پھرتی رہی پھر جب بوجھل ہوئی تو دونوں نے اپنے مالک اللہ سے دعا کی اگر تو ہم کو اچھا پورا بچہ عنایت فرمائیگا تو ہم بیشک ضرور تیرے شکر گزار ہوں گے جب اللہ نے انکو اچھا پورا بچہ دیا تو جو اللہ نے انکو دیا تھا اس میں اللہ کے شریک بنانے لگے اور اللہ انکے شرک سے برتر ہے

اور جب تیرے مالک نے فرشتوں سے کہا میں کھنکھناتے کالے سڑے گارے سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں جب میں اسکو پورا بنا چکوں اور سہیں اپنی جان پھونک دوں تو تم اسکی (تعظیم کے) لیے سجدے میں پڑنا تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے یہ نہ مانا کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شریک ہو اللہ نے فرمایا اے ابلیس تو سجدہ کرنے والوں کیساتھ شریک نہیں ہوتا (اور میرا حکم کیوں نہیں سنتا) وہ کہنے لگا میں تو ایک بشر کو جس کو تونے کھنکھناتے کالے سڑے گارے سے بنایا سجدہ کرنیوالا نہیں اللہ تعالے نے فرمایا تو چل دور ہو جنت سے نکل جا تو مردود ہے اور قیامت کے دن تجھ پر پھٹکار ہے (اسکے بعد سخت عذاب بھی ہوگا) ابلیس نے کہا مالک میرے تو مجھ کو اس دن تک مہلت دے جس دن تک لوگ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے

ف یعنے ہمارے باپ دادوں نے دہی مجرم تھے انہوں نے اس کی بنا ڈالی اب اس عذر کا اللہ تعالے نے موقع نہیں رکہا ہر شخص سے توحید پر قائم رہنے کا عہد لیا اور ہم تک دنیا میں یہ عہد بہول گیا تھا اس کے یاد دلانے کے لیے پیغمبروں کو بہیجا اور عقل دی ۱۲ ف جیسے ہمنے یہ مضمون تفصیل کے ساتھ بیان کیا ۱۲ ف اس میں بہت سے فائدے ہیں ۱۲ ف دوسری غرض یہ ہے ۱۲ ف ناحق کو چھوڑدیں یا اس عہد کیطرف لوٹ آویں ۱۲ ف یعنے حوا کو آدمؑ کی ایک پسلی سے پیدا کیا ۱۲ ف کیونکہ وہ اسکا ایک ٹکڑا تھی ۱۲ ف یعنے ان سے صحبت کی ۱۲ ف یا اس کو شک ہوا کہ حمل ہے یا نہیں یا آتی جاتی رہی یا گہتی بڑہتی رہی ۱۲ ف یعنے آدمؑ اور حواؑ نے ۱۲ ف جو لولا لنگڑا نہ ہو یا تندرست ہو ۱۲ ف یا صحیح یا حسن حدیث میں ہے کہ جب حوا جنیں تو ابلیس ان کے پاس آیا ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا ابلیس نے کہا اس کا نام عبد الحارث رکھو تو یہ زندہ رہیگا حارث شیطان کا نام تھا لیکن حوا کو اس کی خبر نہ تھی انہوں نے اس بچے کا یہی نام رکھدیا یہ شیطان کے اشارے سے تھا یہی صحیح مطلب ہے اس آیت کا اور جنہوں نے اسپر اعتراض کیا ہے انہوں نے غور نہیں کیا وہ کہتے ہیں کہ اس میں پیغمبروں کی طرف شرک کا گناہ منسوب ہوتا ہے حالانکہ پیغمبر پاک ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ یہ شرک حواسے صادر ہوا نہ آدمؑ سے ... [illegible] ... کافروں کے شرک سے علیحدہ کلام ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ آدمؑ ... [illegible] ... وقت یاد کر ۱۲ ف یہ سجدہ عبادت کا نہ تھا بلکہ صرف تحیت اور تعظیم کا اور اگلی شریعتوں میں یہ جائز تھا جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ ف جب اللہ نے اسکو بنایا اور اس میں جان پھونکی ۱۲ ف کیونکہ میں آگ سے بنایا گیا اور آگ مٹی سے بہتر ہے مردود نے ایک تو حکم کے مقابل قیاس کیا دوسرے قیاس بھی غلط یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ آگ مٹی سے بہتر ہے ... [illegible] ... ف یا اس رتبے سے جو تجھ کو دیا گیا ہے ۱۲ ف راندہ درگاہ ملعون خدا تعالےٰ کی رحمت سے محروم ۱۲ ف جب تونے مجھکو مردود کیا ... [illegible] ... یعنی جب تک دنیا کے تمام ہونے تک مجھکو مہلت دے ۱۲

۱۵	بنی اسرائیل ۷	فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۙ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۔ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۔ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ۔ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۔ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۔

فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۙ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۔ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۔ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ۔ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۔ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۔

پروردگار نے فرمایا اچھا تجھ کو ٹھیرے ہوئے وقت کے دن تک مہلت

ف شیطان کہنے لگا مالک میرے جیسے تونے مجھکو بے راہ کر دیا میں بھی ضرور انکو زمین میں ف بھلے کر دکھاؤنگا اور میں ضرور ان سبکو بیراہ کرونگا مگر ان میں جو تیرے مخلص بندے ہیں ف اللہ نے فرمایا یہی تو سیدھی راہ ہے جو مجھ کو کرنا ہے ف جو میرے (مخلص اور مقبول) بندے ہیں انپر تیرا کچھ زور نہ چلیگا مگر جو تیری راہ چلیں گمراہوں میں سے (انپر تیرا بہکانا اثر کریگا) اور ان سب لوگوں کے لیے (جو تیری راہ چلیں گے) جہنم کا وعدہ ہے اسکے سات دروازے ہیں (یعنی سات طبقے) ہر دروازہ کے لیے ایک فرقہ بٹا ہوا ہے ف

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۚ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاۗؤُكُمْ جَزَاۗءً مَّوْفُوْرًا ۔ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۔ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۔

اور (وہ وقت یاد کر) جب ہمنے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو پھر سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے وہ کہنے لگا کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسکو تونے مٹی سے بنایا کہنے لگا بتلا تو سہی تو نے جو اسکو (آدم کو) مجھپر بزرگی دی (تو کیوں بزرگی دی) اگر مجھ کو قیامت تک تو مہلت دے تو میں ضرور اسکی اولاد کی جڑ کاٹ ڈالونگا مگر تھوڑے اللہ نے فرمایا چل (دور ہو) جو شخص انمیں سے تیری پیروی کرے گا تو (اے شیطان تیری اور انکی) تم سب کی سزا جہنم ہے پوری سزا۔ اور ان میں سے جسکو تو اپنی آواز سے پھسلا سکے پھسلا اور ان پر اپنے (لشکر کے) سوار اور پیادے چڑھا لا (ہر طرح سے انکو بہکا) اور مال اور اولاد میں انکا ساجھی (شریک) بنجا اور ان سے (جھوٹے جھوٹے) وعدے کر اور شیطان تو ان سے جو وعدہ کرتا ہے اسمیں دغا ہی دغا ہے جو میرے خاص بندے ہیں انپر تیرا کچھ زور نہ چلے گا اور تیرا مالک بس ہے کام بنانے والا

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي

اور ہمنے آدم کی اولاد کو (اور جانوروں پر) عزت دی اور خشکی

ف یعنے پہلے صور تک اسکے بعد شیطان بھی مر گا اور چالیس برس تک مردہ رہے گا جب تک وہ سرا صور پھونکا جاویگا اور سب لوگ دوبارہ زندہ ہونگے ۱۲ ف پھر جب شیطان نے پروردگار سے وعدہ لے لیا کہ قیامت تک وہ زندہ رہے گا تو کہنے لگا الخ ۱۲ ف یعنے آدم کی اولاد کو ۱۲ ف گناہ یا دنیا کے ساز و سامان ۱۲ ف مردود نے بے ادبی پر کمر باندھی گمراہ کہلانے والا اور بے راہ کرنیوالا خدا ہی ہے گر ادب والے بندے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے ہیں اور اچھی بات کو پروردگار کیطرف ۱۲ ف چنے ہوئے انکو میں گمراہ کر سکونگا ف یعنے میری تقدیر یہی ہے اور اسی لیے میں نے تجھ کو پیدا کیا اور گمراہ بھی کیا کہ تو آدم کی اولاد کو بہکاوے اور انکو شرک اور کفر اور گناہ میں پھنسائے مگر جو میرے مقبول اور خاص بندے ہیں انپر تیرا زور کچھ نہ چلے گا ۱۲ ف حضرت علی رض نے فرمایا جہنم کے دروازے تلے اوپر ہیں سات طبقے ہیں جہنم۔ لظی۔ حطمہ۔ سعیر۔ سقر۔ جحیم۔ ہاویہ پہلے میں گنہگار مسلمان دوسرے میں یہود تیسرے میں نصاریٰ چوتھے میں صابئین۔ پانچویں میں مجوس۔ چھٹے میں مشرک ہندو بودھ وغیرہ ساتویں میں منافق رہینگے جو سب سے نیچے کا طبقہ ہے ۱۲ ف مال میں شیطان کی شرکت یہ ہے کہ حرام ذریعہ سے کمایا جائے مثلاً چوری ڈاکہ رشوت سود خواری سے یا حرام کاموں میں خرچ کیا جائے مثلاً گانا بجانا شراب خواری رنڈی بازی پتنگ بازی مرغ بازی وغیرہ میں۔ اولاد میں شرکت یہ ہے کہ زنا سے اولاد پیدا ہو یا اولاد کا نام وہ رکھا جائے جو شرک ہے جیسے عبدالحارث عبداللات عبدالعزی وغیرہ یا اولاد کو وہ پیشے سکھائے جائیں جو حرام ہیں مثلاً ناچنا گانا بجانا زناکاری وغیرہ ۔ ابن عباس رض سے ایک شخص نے کہا میری عورت جاتی تھی ... انہوں نے کہا یہ شیطان کا حصہ ہے ۱۲ ف کہ اگر تو کوئی خیر نہیں مرنے کے بعد دنیا ہی کی زندگی ہے خوب عیش کر لو ... ف فریب ہی فریب کہ وعدہ کیا ہے دیوے کی نہیں ... جو کوئی میرے پر بھروسا کریگا اسکا شیطان کچھ بگاڑ نہ کر سکے گا ۱۲

[illegible]

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۟

اور تری میں انکو سواری دی[1] اور ستھرے ستھرے کی چیزیں کہانے کو دیں اور ہمنے انکو اپنی بہتیری مخلوقات پر بندگی دی بڑی بندگی ف[2]

۱۵ — الكهف ۱۸ — ۷

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۟ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۟

اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب ہمنے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو پہر انہوں نے (سب نے) سجدہ کیا پر ابلیس نے (سجدہ نہیں کیا) وہ جنات میں سے تہا تو اپنے مالک کے حکم سے باہر ہوا (نافرمانی کی) کیا تم اسکو اور اسکی اولاد کو مجھکو چھوڑکر اپنا رفیق بناتے ہو ف[3] حالانکہ وہ (ابلیس اور اسکی اولاد) تمہارے دشمن ہیں ظالموں نے (خدا کو چھوڑ کر) کیا بُرا بدلا لیا ف[4] مینے ان شیطانوں کو آسمان اور زمین کا پیدا کرنا نہیں دکھلایا ف[5] اور نہ خود انکا پیدا ہونا ف[6] اور میں ان شیطانوں کی مدد لینے والا نہ

۱۶ — طٰه ۲۰ — ۶، ۷

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۟ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ۟ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۟ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۟ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۟ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۟ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۟ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ۟ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا

اور ہم (اس سے پہلے) آدم کو حکم دے چکے ہیں (کہ گیہوں کے درخت کے قریب نہ جانا) پہر وہ (ہمارے حکم کو) بہول گیا (اسکے خلاف کر لیا) اور ہمنے اس میں مضبوطی نہ پائی ف[9] اور (اے پیغمبر) جب ہمنے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو پہر انہوں نے (سب نے) سجدہ کیا مگر ابلیس (شیطان نے) نہ مانا ف[1] پہر ہمنے کہدیا آدم یہ (ابلیس) تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے ایسا نہ ہو وہ تمکو جنت سے نکال باہر کرائے اور تو آفت میں پہنس جائے ف[2] یہاں بہشت میں تو تیرے لیے یہ (فائدہ) ہے نہ تو بہوکا رہتا ہے نہ ننگا ف[3] اور اس میں تو پیاسا ہوتا ہے اور نہ دہوپ میں جلتا ہے ف[4] پہر شیطان نے اسکو پہسلایا (آدم کا دوست بنا اور قسم کہا کر) کہنے لگا آدم کیا میں تجھکو وہ درخت بتا دوں جس (کے کہانے) سے ہمیشہ زندہ رہے اور وہ بادشاہت جو کبہی مٹے نہیں ف[5] آخر انہوں نے اس درخت میں سے (کچہ) کہایا اسیوقت انکو شرم کی چیزیں انپر کہل گئیں ف[6] اور دونو بہشت (باغ) کے پتے (اپنا ستر چھپانیکو) اپنے اوپر چپکانے لگے اور آدم نے اپنے مالک کا فرمانا نہ سنا آخر بہٹک گیا ف[7] پہر اسکے مالک نے اسکو سرفراز کیا اور اسکی توبہ قبول کی اور اسکو ہدایت کی ف[8] (جب آدم اور حوا نے اس درخت میں سے کہایا تو) اللہ نے فرمایا تم دونو بہشت میں سے (زمین پر) اترو تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہوگا ف[9] پہر اگر

ف[1] خشکی میں گاڑی گہوڑے جانور اور تری میں کشتی اور جہاز ۱۲ ف[2] فرشتوں کے سوا اور تمام مخلوقات پر تو آدمی کو بہت بزرگی ہے اب فرشتوں پر بزرگی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ فرشتوں کو آدمی پر بزرگی ہے بلکہ یہ نکلتا ہے کہ آدمی کی بزرگی فرشتوں پر بڑی نہیں ہے ۱۲ ف[3] اگر عبادت کی وجہ سے فرشتوں کا استاد بن گیا تہا ۱۲ ف[4] میری نافرمانی کرنے والا اور اسکی اطاعت کرتے ہو ۱۲ ف[5] شیطان کی اطاعت اختیار کی ۱۲ ف[6] وہ اسوقت موجود نہ تھے نہ انکے بنانے میں شریک تھے ۱۲ ف[7] مطلب یہ ہے کہ آسمان اور زمین کو اکیلے مینے بنایا ہے ان شیطانوں نے دیکھا بھی نہیں نہ اس میں شریک تھے بلکہ جس وقت خود یہ پیدا ہوئے ہیں تو ایک دوسرے کی پیدائش کو بھی نہیں دیکھ سکے پہر یہ خدا کے شریک کیسے ہو سکتے ہیں یہ شیطان کا کام خلق کو گمراہ کرنا اور شرارت کرنا ہے۔ اس قصے کا تعلق اگلے مضمون سے یہ ہے کہ یہ مالدار مشرک جو دنیا کے مال و دولت پر فخر و غرور کرتے ہیں اور غریب مسلمانوں کو حقیر سمجھتے ہیں شیطان کے تابع ہیں۔ شیطان نے بھی اسیطرح غرور کیا اور آدم علیہ السلام کو حقیر جانکر سجدہ نہ کیا آخر جنت سے نکالا گیا اور مردود ہوا ۱۲ ف[8] شیطان کے بہکانے سے [illegible] اور اللہ کے عہد کو بہلا دیا اسکا کچھ خیال نہ رکھا ۱۲ ف[9] اس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا ۱۲ ف[1] یہاں تو چین سے گذرتی ہے بے محنت روزی ملتی ہے بہشت سے اگر نکلا تو پہر یہ چین کہاں محنت مشقت سے پسینا بہا کر کہیں روزی کرنا ہوگا۔ جب کہیں روٹی ملے گی ۱۲ ف[2] یہاں کسطرح طرح کے بہشتی میوے موجود ہیں بہشتی لباس ہے جو میلا ہی نہیں ہوتا ۱۲ ف[3] اس آیت سے نکلتا ہے کہ دنیا میں آدمی کو چار ہی باتیں ضروری ہیں ایک تو بہوک دور کرنے کے لیے کچھ کہانا دوسرے پیاس بجھانے کیلئے پانی تیسرے ستر ڈھانکنے کیلئے کچھ کپڑا چوتھے گرمی اور سردی سے بچنے کیلئے ایک جہونپڑا۔ بس یہ چار چیزیں جب یہ مل گئیں تو فراغت ہے اور چیزوں کی فکر کرے وہ سب فضول ہیں ۱۲ [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝	میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو جو کوئی میری ہدایت پر چلے گا وہ دنیا میں بہکیگا اور نہ آخرت میں بد نصیب ہوگا
٢٢	السبا	٢	وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝	اور شیطان نے اپنا گمان ان سباوالوں پر سچ کر دکھایا وہ اسکے کہنے میں آگئے مگر ایک گروہ ایمان والوں کا (شیطان کے شر سے بچ رہا) اور شیطان کا کچھ زور تو انپر نہ تھا مگر ہمکو (خود) یہ دکھانا منظور تھا کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اسمیں شک کرتا رہتا ہے اور اے پیغمبر تیرا مالک ہر چیز پر نگہبان ہے
٢٣	یس	٤	أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝	(اے آدم) کی اولاد کیا مینے تم سے (پیغمبروں کے ذریعہ سے) نہیں کہدیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور مجھ ہی کو پوجتے رہنا یہی (توحید کا رستہ) سیدھا رستہ ہے اور (یہ کہدینے پر بھی) شیطان نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا کیا تم کو عقل نہیں تھی ف
٢٣	ص	٥	إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ ۝ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ ۝ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ	جب تیرے مالک نے فرشتوں سے فرمایا میں کیچڑ سے ایک انسان بنانا چاہتا ہوں پھر جب میں اسکو تیار کر لوں اور اسمیں اپنی (پیدا کی ہوئی) جان پھونک دوں تو تم اسکے سامنے سجدے میں گر پڑنا ف تو سارے فرشتوں نے سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے (سجدہ نہ کیا) وہ شیخی میں آگیا اور منکر ہو بیٹھا ف پروردگار نے فرمایا ابلیس تو نے اسکو کیوں سجدہ نہیں کیا جسکو مینے اپنے (خاص) دونوں ہاتھوں سے بنایا کیا تو شیخی میں آگیا یا (حقیقت میں) تیرا درجہ بلند ہے ف ابلیس نے کہا (اسے کیونکر سجدہ کروں) میں تو اس سے بہتر ہوں مجھ کو تو نے آگ سے بنایا اور اسکو تو نے کیچڑ سے بنایا پروردگار نے فرمایا پھر تو تو یہاں سے نکل جا کیونکہ تو مردود ہوا اور قیامت تک تجھ پر میری پھٹکار برستی رہیگی ف ابلیس نے کہا مالک میرے مجھ کو اُس دن تک مہلت دے (جب سب لوگ دوبارہ زندہ ہو کر) اٹھائے جائینگے پروردگار نے فرمایا (جا) تجھکو اس دن تک مہلت ہے جسکا وقت مقرر ہے ف وہ بولا تیری عزت کی

ف میرے پیغمبر آئے یا میرا کلام ١٢ ف معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی کتاب پر چلنا دنیا اور آخرت دونوں بنا لینا ہے ١٢ ف آدم کی پیدائش کے بعد جو گمان کیا تھا کہ میں اسکی اولاد کو بہکا دونگا اس نے اپنا گمان الخ ١٢ ف معلوم ہوا کہ آخرت میں شک کرنا کفر ہے اور جیسے آخرت کا انکار کرنیوالے دوزخی ہیں ویسے ہی شک کرنیوالے بھی دوزخ کے کندے بنیں گے ١٢ ف تم یہ نہ سمجھے کہ جب شیطان ہمارا دشمن ہے تو اسکا کہنا کیوں مانیں حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن دوزخ میں سے ایک گردن نکلے گی وہ کہے گی اے آدمیو کیا مینے تم سے نہیں کہدیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا اخیر تک ١٢ ف یعنے تعظیم اور ادب کا سلام بجا لانا اس آیت کی تفسیر اوپر کئی بار گذر چکی ہے ١٢ ف جب آدم کا پتلا تیار ہوا اور اس میں جان ڈالی گئی ١٢ ف یا وہ پہلے ہی سے اللہ کے علم میں منکروں میں سے تھا۔ اللہ تعالی نے اسکی قسمت میں کفر لکھدیا تھا قسمت کا لکھا پورا ہوا ١٢ ف اہل حدیث اللہ کے ہاتھوں کو ثابت کرتے ہیں اور انکی تاویل نہیں کرتے حدیث میں ہے کہ تین چیزیں دیکھو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا آدم کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا اور توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور فردوس میں درخت اپنے ہاتھ سے لگائے ف تو اس مرتبے پر پہنچ گیا ہے کہ میرا حکم نہ سنے ١٢ ف اور آگ مٹی سے درجے میں زیادہ ہے آگ لطیف ہے اوپر کو جانا چاہتی ہے اور مٹی کثیف نیچے کو جانا چاہتی ہے ١٢ ف وہاں سے یعنے بہشت سے یا آسمان سے یا ہماری بارگاہ سے یا اپنی نورانی خلقت سے ١٢ ف کہتے ہیں شیطان پہلے سفید نورانی تھا جب سے یہ نافرمانی کی کالا بدصورت ہوگیا ١٢ ف پھر قیامت کے دن ہمیشہ کے لیے سخت عذاب میں گرفتار ہوگا ١٢ ف یعنے صور پھونکے جانے تک ١٢

۲۶	الحجرات	۲	لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۔ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۔ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ۔	قسم اب تو میں سب آدمیوں کو گمراہ کردوں گا مگر جو ان میں خالص تیرے بندے ہو گئے ہیں ف پروردگار نے فرمایا سچ تو یہ ہے اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں میں بھی تجھ سے اور ان آدمیوں میں سے جو تیری راہ پر چلیں گے ان سے سب سے ضرور دوزخ کو بھر دونگا ف لوگو ہمنے تم (سب) کو ایک مرد (آدم ع) اور ایک عورت (حوا) سے بنایا ف

قِصَّةُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ وَقَارُوْنَ وَطَالُوْتَ وَعُزَيْرٍ وَبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَاَهْلِ الْكِتَابِ ۵۹

باب ۵۹ حضرت موسیٰ اور ہارون اور قارون اور طالوت اور عزیر اور بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے حالات اور صفات

۱	البقرة	۵	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۔	اے اسرائیل (حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم) کی اولاد میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور اپنا وہ اقرار پورا کرو جو تمنے مجھ سے کیا ہے میں بھی اپنا اقرار جو تم سے کیا ہے پورا کرونگا اور میرا ہی ڈر رکھو ف
"	"	۶	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۔ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ	اسرائیل کے بیٹو میرے اس احسان کو یاد کرو جو میں تم پر کر چکا اور وہ جو میں نے تمکو سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دی تھی ف اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آوے گا نہ اسکی سفارش سنی جاوے گی نہ بدلہ (یعنی روپیہ وغیرہ بطور فدیہ کے منظور ہوگا) نہ مدد ملیگی ف اور (یاد کرو) جب ہمنے تم کو (یعنی تمہارے باپ دادوں کو) فرعون کے لوگوں سے نجات دی وہ تمکو بڑی

ف علاوہ شاید میرے بہکانے میں نہ آئیں ان سب آیتوں کی تفسیر اوپر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ ف۲ مجھے اول ہی سے یہ سب معلوم تھا اور یہ بھی دوزخ تیری راہ پر چلنے والوں کیلئے اور بہشت اپنے اچھے بندوں کے لیئے تیار کر رکھی تھی ۱۲ ف سب آدم ع کی اولاد ہیں پھر نسب اور حسب پر فخر کرنا اور دوسرے اللہ کے بندوں کو ذلیل جاننا سخت نادانی ہے ۱۲ ف اسرائیل کے معنے عبد اللہ یہ لقب ہے حضرت یعقوب ع کا مراد یہودیوں کی قوم ہے اللہ تعالیٰ نے انکے باپ دادوں پر بڑے بڑے احسان کیئے تھے ۱۲ ف یعنی تمہارے باپ دادوں کو ۱۲ ف یہود کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں کچھ فکر نہیں ہمارے باپ دادے پیغمبر تھے وہ ہمکو چھوڑائیں گے اللہ نے انکار کیا اور فرمایا کہ قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا کہ ہر ایک کو اپنی پڑے گی اگر ایک بھائی مومن بھی ہو تو وہ کافر کے کچھ کام نہ آوے گا۔ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کافر کے لیئے سفارش منظور نہ ہوگی اور مسلمان گنہگاروں کے لیئے تو ہمارے پیغمبر صلعم اور اولیاء اور شہدا سفارش کریں گے مگر اللہ جل جلالہ کے حکم اور مرضی سے اور حق تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ سفارش قبول ہوگی جیسے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور معتزلہ نے اپنی شامت سے ان احادیث کا انکار کیا ہے ۱۲ ف ان احسانات کا بیان اوپر گذر چکا ہے اللہ جل شانہ نے مکرر ان احسانات کو جتلایا تاکہ بنی اسرائیل شرمندہ ہوں اور اللہ سے ڈریں اور حضرت محمد صلعم کی مخالفت نہ کریں سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دینے سے مراد یہ ہے کہ ان کے زمانہ میں جتنی قومیں تھیں ان سب پر بنی اسرائیل کو فضیلت تھی یہ نہیں کہ اگلی اور پچھلی سب قوموں پر فضیلت دی اور اس صورت میں امت محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے وہ افضل نہ ہونگے ۱۲

سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ
يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ
الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى
اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ عَفَوْنَا
عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ
فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ
بَارِىِٕكُمْ ۝ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۝ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ
لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ
الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ
مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا
عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۝ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَ
لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ
قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا

تکلیف دیتے تھے تمہارے بیٹوں کا تو گلا کاٹتے اور تمہاری عورتوں کو
جیتا چھوڑ دیتے (لونڈیاں بنانے کیلیے) اور یہ تمہارے پروردگار کا
ایک سخت امتحان تھا[1] اور (یاد کرو) جب ہمنے تمہارے لیے سمندر کو
چیر دیا پھر تمکو تو بچا دیا اور فرعون کے لوگوں کو تمہارے دیکھتے ہی
دیکھتے ڈبو دیا[2] اور (یاد کرو) جب ہمنے موسےؑ سے چالیس راتوں کا
ٹھیراؤ کیا[3] تم اسکے گئے پیچھے بچھڑے کو لے بیٹھے (اسکو پوجنے
لگے) یہ تمہاری بے انصافی تھی اسپر بھی ہمنے تمہارا قصور معاف
کردیا اسلیے کہ تم احسان مانو[4] اور (یاد کرو) جب ہمنے موسےؑ کو کتاب
(توریت شریف) دی اور فیصلہ کرنے والی شریعت اسلیے کہ
تم راہ پاؤ[5] اور (یاد کرو) جب موسےؑ نے اپنی قوم سے کہا بھائیو
تمنے بچھڑے کو پوجکر اپنے تئیں تباہ کیا اب اپنے خالق کی درگاہ
میں توبہ کرو اور اپنی جان کھوؤ (یعنے ایک دوسرے کے ہاتھ سے
قتل ہو جاؤ) پروردگار کے نزدیک یہ تمہارے حق میں بہتر ہے
(اسلیے اسنے یہ حکم فرمایا) پھر اللہ تعالے نے تمہارا قصور معاف کردیا
بے شک وہ بڑا معاف کرنیوالا مہربان ہے[6] اور (یاد کرو) جب تم
نے موسےؑ سے کہا اے موسے ہم کبھی تیری بات ماننے والے نہیں
(کہ یہ کلام اللہ کا ہے) جب تک کھلم کھلا ہم اللہ کو دیکھ نہ لیں پھر
تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے بجلی نے تم کو دبوچ لیا[7] پھر مرے پیچھے
ہمنے تم کو جلا اٹھایا اسلیے کہ تم احسان مانو اور ہمنے تمپر ابر کا سایہ
کیا اور من اور سلویٰ اتارا (اور ہم نے کہا) وہ پاکیزہ
چیزیں کھاؤ جو ہم نے تم کو دیں اور انہوں نے ہمارا
کچھ نہیں بگاڑا لیکن اپنا ہی بگاڑ کرتے رہے[8] اور (یاد کرو)
جب ہمنے کہا اس گاؤں میں جاؤ اور وہاں بافراغت جہاں

ف۱ ذلکم سے مراد نجات دینا ہے یعنے اس عذاب سے جو اللہ تعالے نے تم کو نجات دی اس میں تمہاری آزمایش منظور تھی کہ اس کی نعمت اور احسان کا شکر کرتے ہو یا نہیں اور بعضوں نے کہا ذلکم کا اشارہ اس عذاب کی طرف ہے جو فرعون کے لوگ بنی اسرائیل پر کرتے تھے یعنے بیٹوں کا مار ڈالنا بیٹیوں کو لونڈی بنانا تو اس میں سخت آزمایش تمہارے صبر کی منظور تھی اکثر مفسرین نے پہلے مطلب کو اختیار کیا ہے نجومیوں نے فرعون کو خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اسکی سلطنت برباد کریگا فرعون نے بہت کچھ انتظام کیا اور کسی لڑکے کو زندہ نہ چھوڑا مگر ارادہ الٰہی فرعون کے باپ سے بھی نہیں رک سکتا حقتعالے نے حضرت موسےؑ کو پیدا کیا اور اسی کے گھر میں پرورش کیا۔ جلت قدرتہ ف۲ ہوا یہ کہ حضرت موسے رات کو چھپ چھپاتے بنی اسرائیل کو لیکر نکل گئے فرعون کو جب خبر ہوئی تو مع لشکر ان کے پیچھے روانہ ہوا صبح کو جا لیا بنی اسرائیل ڈر گئے ابھی سمندر سے پار نہیں ہوئے تھے حضرت موسےؑ نے اپنے عصا کو سمندر پر مارا وہ بیچ میں سے چر کر کئی ٹکڑے ہو گیا بنی اسرائیل سوکھے راستوں پار ہو گئے فرعون بھی مع لشکر اس میں گھسا جب سارا فرعون کا لشکر دریا کے اندر آگیا تو سب ٹکڑے بحکم الٰہی مل گئے اور فرعون اور اسکے ساتھی سب ڈوب گئے ۱۲ ف۳ ٹھیرا یہ تھا کہ حضرت موسےؑ چالیس راتوں تک کوہ طور پر آکر رہیں تو اللہ تعالے ان کو توریت دیگا موسےؑ وہاں گئے ۱۲ ف۴ اگرچہ فرقان لقب قرآن مجید کا مگر توریت شریف کو بھی فرقان کہتے ہیں اللہ تعالے نے فرمایا ولقد آتینا موسے و ہارون الفرقان اصل معنی فرقان کے جدا کرنے والا مراد توریت ہے جسنے حق کو باطل سے جدا کردیا اور بعضوں نے کہا فرقان سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو فرعون سے جدا کردیا اور ان کو پار کر دیا ان کو ڈبو دیا شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ نے فرقان کا ترجمہ کیا ہے چکوتے وہ حکم جن سے معاملے فیصل ہوں اور روا ناروا معلوم ہو بعضوں نے کہا فرقان سے مراد قرآن ہے ۱۲ ف۵ اللہ اس لئے کہ اللہ تعالے کے حکم کی مخالفت نہ کرو ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
ا	البقرۃ	۷	مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝	چاہو کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے گھسو اور منہ سے حطۃ کہتے جاؤ ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ اور نیکوں کو اور زیادہ ثواب دیں گے ف۔ پھر ان بے انصافوں نے بات بدل دی جو بتلائی گئی تھی وہ تو نہ کہی اور کچھ کہنے لگے آخر ہمنے اس نافرمانی کی سزا میں ان شریروں پر آسمان سے عذاب اتارا ف اور یاد کرو جب موسے علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا ہمنے کہا اپنی لاٹھی پتھر پر مار (مارتے ہی) اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر ایک خاندان نے اپنا گھاٹ پہچان لیا (ہمنے کہا) اللہ کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور پیو اور ملک میں فساد مت پھیلاؤ ف اور یاد کرو جب تم نے کہا موسے ہم سے ایک کھانے پر کبھی صبر نہ ہو سکے گا تو اپنے مالک سے دعا کر ہمارے لیے زمین کی پیداوار نکالے ساگ اور ککڑی اور گیہوں (یا لہسن) اور مسور اور پیاز موسے علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا تم بہتر (اعلےٰ) چیز کے بدلے گھٹیا لینا چاہتے ہو اچھا تو تم ایسا کرو) مصر میں اتر جاؤ وہاں جو تم مانگتے ہو وہ تم کو ملے گا۔ اور ذلت اور محتاجی ان پر ڈالدی گئی اور اللہ تعالے کا غصہ لے کر لوٹے کیونکہ وہ اللہ تعالے کے حکموں کو نہیں مانتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے اس کے سوا وہ نافرمان تھے ف اور حد سے زیادہ بڑھ جاتے تھے
۳	۷	۸	وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا	اور یاد کرو جب ہمنے تم سے (توریت پر عمل کرنے کا) اقرار لیا اور طور (پہاڑ) تمہارے سر پر لٹکا دیا (اور ہمنے کہا)

ف گاؤں سے مراد بیت المقدس ہے ابن عباس رض نے کہا اریحا ابن اثیر نے کہا بالغور بہرحال ان مقاموں میں اسوقت عمالقہ کی قوم حاکم تھی یہ واقعہ اسوقت ہوا جب حضرت موسے اور ہارون مر گذر گئے تھے اور انکے قائم مقام حضرت یوشع پیغمبر ہوئے تھے وہ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر اس جنگل سے نکلے اور ایک شہر پر پہنچے حکم ہوا کہ سجدہ کرتے ہوئے اور حطۃ زبان سے کہتے ہوئے شہر میں داخل ہو ف حکم تو ہوا تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے زبان سے حطۃ کہتے ہوئے اندر جاؤ ان کو ٹھٹھا سوجھا چوتڑ کے بل گھسٹتے ہوئے چلے اور زبان کہتے جاتے تھے حنطۃ فی شعیرۃ یعنے گیہوں جو کے اندر اور بعضوں نے کہا اپنی عبرانی زبان میں کہنے لگے حطا سمقا ثا یعنے لال گیہوں غرض اس بے ادبی اور نافرمانی پر پروردگار عالم کو غصہ آیا اور طاعون کا عذاب ان پر بھیجا گیا ایک گھڑی میں ستر ہزار آدمی مر گئے امام مسلم نے نکالا کہ طاعون اسی عذاب کا بقیہ ہے جب کسی ملک میں آوے تو وہاں سے بھاگو نہیں اور وہاں جاؤ بھی نہیں دوسری روایت میں ہے کہ جو مسلمان طاعون سے مرے وہ شہید ہے ف جسوقت بنی اسرائیل جنگل میں سرگردان تھے بھوک اور پیاس میں مبتلا ہوئے تو کھانے کو اللہ تعالیٰ نے من اور سلوی بھیجا اور پینے کے لیے موسے ع کو حکم ہوا کہ اپنی عصا پتھر پر ماریں مارتے ہی اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اسرائیل یعنے حضرت یعقوب ع کے بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک بیٹے کی اولاد کا ایک خاندان تھے تو سب بارہ خاندان تھے بارہ ہی چشمے اللہ تعالیٰ نے انکو عنایت فرمائے ف بنی اسرائیل کو یہ نعمت اس لق ودق جنگل میں من وسلوی ملا کرتا تھا شیریں کھانوں میں من سب کا افضل ہے اور نمکین میں پرندوں کا گوشت سب سے اعلےٰ ہے لیکن شامت نفس اور بدبختی سے نعمت کی قدر نہ کی اور لگے وہ چیزیں مانگنے جو چھوٹا ادنےٰ ہیں بقول شخصے ہر چیز کو نو عطر نہیں بھاتا انکو تو چمڑے کی بو بو ہونا چاہیے حکم ہوا کہ اچھا پھر مصر کو لوٹ جاؤ جہاں پر تم غلام لونڈی تھے اور تمہارے بچے قتل ہوتے تھے یہ حکم طرح تعجیز اور اہانت کے ہے کیونکہ مصر کا راستہ ان کو ملتا تھا جنگل میں بھی سرگردان رہتے بعضوں نے کہا مصر کسی شہر پر ... [illegible]

مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّن
بَعْدِ ذَٰلِكَ ۝ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ لَكُنتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝ وَ
لَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ
فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً
خَاسِئِينَ ۝ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝
وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ
أَن تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۝ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا
هُزُوًا ۝ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ
مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ
يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۝ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ
إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ
بَيْنَ ذَٰلِكَ ۝ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ۝ قَالُوا
ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۝
قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ
فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ۝ قَالُوا ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ
تَشَابَهَ عَلَيْنَا ۝ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ
لَمُهْتَدُونَ ۝ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا
بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا
تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ
فِيهَا ۝ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا
وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ۝

مضبوط تمام لو وہ کتاب جو ہمنے تمکو دی اور جو اس میں لکھا ہے)
وہ یاد کرو تو تم (عذاب سے) بچے رہو گے پھر بسبب ہوئے پیچھے
تم (اپنے اقرار سے) پھر گئے اگر اللہ تعالے کی عنایت اور مہربانی
تم پر نہ ہوتی تو خراب ہو چکے ہوتے اور جن لوگوں نے تم میں
سے ہفتہ کے دن زیادتی کی تھی انکو تو جان چکے ہو ہم نے
ان سے کہا پھٹکارے ہوئے بندر بنجاؤ پھر ہمنے اس واقعہ کو
اس زمانہ والوں کے اور انکے بعد آنے والوں کے لیے عبرت
اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت بنایا اور (یاد کرو) جب موسیٰ
نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالے کا حکم تم کو یہ ہے کہ ایک گائے
کاٹو انہوں نے کہا کیا ہم سے دل لگی کرتا ہے موسیٰ نے کہا
میں نادان بننے سے خدا تعالی کی پناہ مانگتا ہوں انہوں نے
کہا اچھا اپنے مالک سے دعا کر ہم کو بتلا دے وہ گائے کیسی
ہے موسیٰ نے کہا اللہ تعالے فرماتا ہے وہ گائے نہ بوڑھی ہو
نہ بچھیا بیچ کی راس ہے اب جو حکم ہے بجا لاؤ انہوں نے کہا
اپنے مالک سے دعا کر اسکا رنگ کیا ہے ہم کو بتلا دے موسیٰ
نے کہا پروردگار فرماتا ہے وہ گائے ڈہڈہاتے زرد رنگ کی
ہے دیکھنے والوں کو بھلی لگتی ہے انہوں نے کہا اپنے مالک
سے دعا کر ہمکو بتلا دے وہ گائے کس قسم کی ہے (ایسی گائیں تو
بہت ہیں) ہمکو شبہ پڑ گیا ہے کون سی گائے مراد ہے اور
اللہ نے چاہا تو ہم ضرور (اس گائے کا) پتہ لگا لیں گے موسیٰ نے
کہا اللہ تعالی فرماتا ہے وہ گائے نہ تو کمیری زمین جوتتی ہے
اور نہ کھیت کو پانی دیتی ہے (موٹھ چلاتی ہے) پورے
بدن کی بے داغ ہے انہوں نے کہا اب تو نے ٹھیک بات کہی آخر
انہوں نے اس گائے کو کاٹا اور امید نہ تھی کہ وہ کاٹیں گے ف

ف جہنم کے عذاب سے بچاؤ ہو۔ طور وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا جب حضرت موسیٰ توریت شریف کے تختے لیکر آئے تو بنی اسرائیل سے کہا اسکو تھامو
اور جو اس میں لکھا ہے اس پر عمل کرو انہوں نے کہا ہرگز نہیں جب تک اللہ تعالیٰ خود ہم سے کلام نہ کرے جیسے تم سے کیا اس بے ادبی کی سزا میں ان پر عذاب اترا وہ مر گئے پھر جلائے گئے اور
دوبارہ حکم ہوا کہ توریت شریف کو مضبوط سنبھالو اور اس پر عمل کرو لیکن انہوں نے پھر انکار کیا آخر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا انہوں نے ملک شام کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کو جڑ
سے اکھیڑ لیا جسکا طول ایک میل تھا اور بنی اسرائیل بھی اتنی ہی مسافت تک پھیلے ہوئے تھے اور سائبان کی طرح ان کے سروں پر لٹکا دیا اور پیچھے سمندر کا پانی اور سامنے سے آگ لا لاکے ان سے
کہا گیا کہ توریت پر عمل کرتے ہو یا نہیں اگر کرتے ہو تو مضبوط عہد و پیمان کرو ورنہ یہ پہاڑ ابھی گرتا ہے اور سب کچل کر رہ جاتے ہیں تب بنی اسرائیل ڈر گئے اور سجدے میں گر پڑے اور توبہ کی اور
توریت کو مضبوطی سے تھامنے اور اس پر عمل کرنے کا اقرار واثق کیا ۱۲ ف یعنے بالکل برباد ہو جاتے مگر یہ خدا کی مہربانی ہے کہ باوجود عہد توڑنے کے اور طرح طرح کے گناہ کرنے کے تمہارا وجود
ابھی تک باقی ہے ۱۲ ف جس طرح مسلمانوں میں جمعہ اور عیسائیوں میں اتوار عبادت کا دن ہے یہودیوں میں ہفتے کا دن مقرر تھا اس دن شکار وغیرہ دنیا کا کوئی کام کرنا منع تھا شرارت تو ان
کے خمیر میں تھی اللہ تعالیٰ نے بھی امتحان کیا [illegible] دریا کے کنارے سے گڑھے کھودے اور نہریں نکالیں ہفتے کے دن مچھلیاں بیکار ہو کر آئیں اور پانی کے ساتھ ان گڑھوں اور نہروں میں پھنس
جاتیں [illegible] دوسرے دن انکو نکال لیتے اس بہانہ سے [illegible] ہفتے کے دن شکار نہیں کیا آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا دی وہ سب کے سب بندر بن گئے اور تیسرے دن مر گئے ۱۲ ف
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ
وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۚ فَقُلْنَا
اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْىِ اللّٰهُ
الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ
ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِىَ
كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ
الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَفَتَطْمَعُوْنَ
اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ
بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا
لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ
وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا
اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ۝ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ
اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِىَّ
وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ
يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ
يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا
بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا

اور یاد کرو جب تم نے ایک خون کیا تھا پھر ایک دوسرے پر دہرنے لگے ف۱
اور اللہ تعالیٰ نے وہ بات کھولنا چاہی جسکو تم چھپا رہے تھے ف۲ آخر
ہمنے کہا ایسا کرو، مردے پر اس گائے کا ایک ٹکڑا مار دو ف۳
اسی طرح مردوں کو جلائیگا اور تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا
ہے اسلیے کہ تم عقل پیدا کرو ف۴ پھر اسکے بعد (یعنے اتنی نشانیاں
دیکھنے پر بھی) تمہارے دل پتھر کی طرح سخت ہو گئے یا اس سے
بھی زیادہ اور بعضا پتھر ایسا بھی ہوتا ہے جس سے ندیاں پھوٹ
نکلتی ہیں. بعضا پھٹ جاتا ہے جس سے پانی جھرتا ہے (رستا
ہے) بعضا اللہ کے ڈر سے گر پڑتا ہے ف۵ اور اللہ تمہارے کاموں
سے بیخبر نہیں ہے (مسلمانو) کیا تم کو توقع ہے کہ یہودی تمہاری
بات مان لینگے اور ایک فرقہ ان میں ایسا گذرا ہے جو اللہ ف۶ کا کلام
سنتا تھا اور سمجھ جانیکے بعد جان بوجھکر بدل ڈالتا ف۷ تھا اور جب
یہ یہودی مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کیا کہتے ہیں ہم مسلمان
ہیں اور جب اپنے لوگوں میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے
ہیں ارے غضب ہے تم مسلمانوں کو وہ باتیں کیوں بتلا دیتے ہو ف۸
جو اللہ تعالے نے (خاص) تم کو بتلائی ہیں کیا اسلیے (کہ
قیامت کے دن) تمہارے مالک کے پاس انکو ایک سند
ملجائے ارے تمکو عقل نہیں ف۹ کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اللہ
ان کی چھپی اور کھلی دونو باتیں جانتا ہے ف۱۰ اور انمیں سے بعضے انپڑھ
ہیں جو اللہ کی کتاب کو نہیں جانتے بس آرزوئیں کرتے اور
اٹکلیں ف۱۱ دوڑاتے رہتے ہیں ف۱۲ ایسے لوگوں کی خرابی ہے جو اپنی
کتاب اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے
اتری ہے ان کا مطلب یہ ہے اسکو بیچ کر دنیا کا تھوڑا مول
کمائیں ہائے خرابی ان کی اس لکھائی پر وائے خرابی انکی

ف۱ وہ کہتا اس نے مارا یہ کہتا اس نے مارا ۱۲ ف۲ ایک شخص بنی اسرائیل میں لاولد تھا اور بہت مالدار اسکے بھتیجوں نے مال کے طمع سے اسکو مار ڈالا اور نعش رات کو پھینک کر ایک دوسرے شخص کے دروازہ پہ ڈالدی پھر جھگڑا ہوا حضرت موسےٰ کے پاس آئے آپ نے بحکم الٰہی یہ فرمایا کہ ایک گائے ذبح کرو ۱۲ ف۳ یعنے جیسے اسوقت ایک مردے پر گائے کا ایک ٹکڑا مار کر جلا دیا اسی طرح قیامت میں سب مردوں کو زندہ کر دیگا تو یہ خطاب عرب کے کافروں کو ہے غرض وہ مردہ زندہ ہوا اور اس نے صاف بتا دیا کہ میرے بھتیجوں نے اسکو مار ڈالا وہ قتل کیے گئے اور ترکہ سے بھی محروم رہے ۱۲ ف۴ یعنے اسنے تمکو اتنی بڑی بڑی نشانیاں اپنی قدرت کی دکھلائیں جیسے مردے کو جلانا دریا کو چیر دینا من و سلوی اتارنا اگر دوسری کوئی قوم ہوتی تو اسکے دل نرم ہو جاتے اور ڈر غالب ہوتا مگر تم سخت دل ہوگئے اور سخت بھی ایسے کہ پتھر سے زیادہ خدا کے کلام کا بھی تم پر اثر نہیں ہوتا اور پتھر پر تو اثر ہوتا ہے کبھی پھٹ جاتے ہیں اور اس میں سے نہریں اور چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور کبھی گر جاتے ہیں ۱۲ ف۵ یعنے یہودیوں نے جب اتنے بڑے بڑے معجزے دیکھے تو انکا دل نہیں پگھلا اور توریت کو سمجھ بوجھ کر اس کے الفاظ یا معانی یا ترتیب میں تحریف کرتے اور حلال کو حرام حرام کو حلال کرتے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ کلام الٰہی میں تحریف کرنا کتنا بڑا گناہ ہے تو وہ تمہاری بات سننے والے ہیں مطلب یہ ہے کہ انکے ایمان لانے کی توقع چھوڑ دو ۱۲ ف۶ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریفیں جو توریت میں مذکور ہیں ۱۲ ف۷ یہ آیت یہود کے حق میں اتری اپنا ایمان جتلانے کو ان میں جو منافق تھے وہ خوشامد کے واسطے اپنی کتاب میں پیغمبر آخر الزمان کی باتیں مسلمانوں سے بیان کرتے اور کہتے کہ ہم بھی آن پر یقین کرتے ہیں اور وہ سچے پیغمبر ہیں پھر جب یہ لوگ اپنے رئیسوں کے پاس جاتے جیسے کعب بن اشرف اور کعب بن اسد اور وہب بن یہودا تو وہ ان کو ملامت کرتے کہ تم مسلمانوں کو یہ باتیں بتلا کر اپنے اوپر حجت قائم کرتے ہو کہ وہ قیامت کے دن تم پر غالب رہیں اور کہیں کہ خود یہود نے اپنے سچا سمجھ کر پیغمبر کی تصدیق کی اور پھر ایمان نہ لائے اور مسلمانوں کو ایذا دی ۱۲ باقی صفحہ آئندہ

۱	البقرہ	۱۱

كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝ وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

اس کمائی پر ف اور کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ تو ہم کو چھوئے گی بھی نہیں مگر گنتی کے چند روز ف اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (تو اُن کے جواب میں) کہہ کیا تم نے اللہ تعالے سے کوئی اقرار لے لیا ہے کہ وہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کریگا یا تم اللہ تعالے پر وہ باتیں جوڑتے ہو جو نہیں جانتے ف

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ ثُمَّ أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنكُم مِّن دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِن يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۝

اور ف (یاد کرو) جب ہمنے بنی اسرائیل (تمہارے بزرگوں سے) پکا قول لیا ف اور ہمنے کہا) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ سے سلوک کرو اور ناطے رشتے والوں سے اور یتیموں سے اور محتاجوں سے اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے بات کرو اور درستی سے نماز ادا کرو اور زکوۃ نکالو پھر تم اپنے قول سے پھر گئے مگر تھوڑے (جو اپنے قول پر قائم رہے) اور تم پھرنے والے ہو ف اور (یاد کرو) جب ہمنے تم سے قول لیا اپنے خون نہ کرو اور اپنے لوگوں کو جلا وطن نہ کرو اور تمنے یہ قول منظور کیا اور تم خود اسکے گواہ ہو پھر تم وہی ہو جو اپنوں کا خون کرتے ہو اور ناحق زبردستی بعضے لوگوں کی مدد لیکر اپنے لوگوں میں سے ایک فرقہ کا دیس نکالا کرتے ہو (یعنے ایک فرقہ کو زبردستی اپنا مددگار بنا کر اپنی ذات والوں کو شہر بدر کرتے ہو) پھر جن لوگوں کا دیس نکالا کرتے ہو اگر وہ قید ہو کر تمہارے پاس آئیں تو تم چھوڑائی (فدیہ) بھر کر ان کو چھوڑا لیتے ہو ف حالانکہ ان کا دیس سے نکالنا بھی تم پر حرام تھا کیا (اللہ تعالیٰ کی) کتاب میں سے کچھ مانتے ہو کچھ نہیں مانتے پھر جو لوگ تم میں ایسا کریں انکا بدلا اور کیا ہے یہی کہ دنیا میں رسوا ہوں اور قیامت کے دن سخت عذاب میں لوٹ پڑیں۔ اور اللہ تعالے تمہارے

ف ویل کا ترجمہ خرابی ہے اور ابن عباس رضؓ نے کہا ویل کہتے ہیں عذاب کی سختی کو اور ترمذی نے مرفوعاً نکالا کہ ویل ایک وادی ہے جہنم میں جس میں کافر چالیس برس تک گرتا جائیگا اور اسکی تہ کو نہ پہنچیگا مطلب یہ ہے کہ یہودی اس بدلی ہوئی کتاب کو ملکہ کر دعوے کرتے ہیں کہ یہ کتاب بھیجی ہوئی منزل من اللہ ہے اور ایسا کرکے دنیا کا مال و متاع کماتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے ف ابن عباس رضؓ نے کہا یہود کہتے تھے کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس کی ہے فی ہزار سال ایک دن ہم کو عذاب ہوگا تو سات دن کے بعد پھر عذاب ختم ہو جائیگا تب اللہ تعالے نے یہ آیت [illegible] نے ابو ہریرہ رضؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلعم نے خیبر میں یہود سے پوچھا دوزخ والے کون ہیں انہوں نے کہا ہم چند روز وہاں رہیں گے پھر تم ہماری جگہ آ جاؤ گے آپ نے فرمایا واللہ ہم تمہاری جگہ کبھی نہیں جاویں گے ف وہ جو اوپر گذرچکا کہ تورات کو مضبوطی سے تھامو ف بعضوں نے کہا وہ قول یہی ہے جسکا بیان اس آیت میں ہے [illegible] کسی کو نہ پوجنا ماں باپ [illegible] یتیموں محتاجوں سے سلوک کرنا لوگوں سے نرمی کے ساتھ بات کرنا نماز درستی سے ادا کرنا زکوۃ دینا تم بے پرواہ ہو بیٹھے قول و اقرار کا تم کو کچھ خیال نہیں جیسے تمہارے باپ دادا کو خیال نہ تھا ف آپس میں یا دوسروں کے وہ تمہارے خون کریں کے بدلہ میں ف شاہ عبدالقادر رح نے اسکا ترجمہ یوں کیا ہے اور نکالا [illegible] وطن سے [illegible] اللہ تعالے نے بنی اسرائیل سے چار عہد لئے تھے خون نہ کرنا جلا وطن نہ کرنا ظلم اور زیادتی پر مدد نہ کرنا قیدی کو فدیہ دیکر چھوڑا لینا لیکن انہوں نے سب کاموں کو چھوڑ دیا صرف فدیہ دینا قائم رکھا تو اللہ تعالے فرماتا ہے کیا کتاب الہی میں سے کچھ مانتے ہو کچھ نہیں مانتے ۱۲

البقرۃ ۱۱ ۱

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

کاموں سے بے خبر نہیں ہے یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدل دنیا کی زندگی مول لی نہ ان کا عذاب ہلکا ہوگا اور نہ ان کو مدد ملے گی ف

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۚ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ

اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی (توریت شریف) اور اس کے بعد پیغمبروں کا ہم نے تار باندھ دیا کیا پھر ہر بار جب کوئی رسول ایسا حکم لیکر آیا جسکو تمہارا جی نہ چاہتا تھا تو تم نے اکڑ فوں کی اور بعضوں کو جھٹلایا بعضوں کو قتل کیا اور کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے نہیں یہ بات نہیں ہے بلکہ انکے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کردی ہے تو بہت کم ان میں ایمان لاتے ہیں ف اور جب خدا کی طرف سے ایک کتاب انکے پاس آئی (یعنے قرآن شریف) جو سچا بتاتی ہے اس کتاب کو جو انکے پاس تھی (یعنے توریت شریف کی تصدیق کرتا ہے) اور اس سے پہلے کافروں کے مقابلے میں اسکی مدد مانگا کرتے تھے جب وہ چیز آگئی جسکو پہچان چکے تھے تو انکار کرنے لگے اسکا خدا کی لعنت (پھٹکار) کافروں پر اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کا انکار کرکے بری بدلے پر انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بیچ (حسد) سو ضد اس بات پر ہے کہ اللہ جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے وحی اتارتا ہے اب کمایا انہوں نے غصہ پر غصہ اور کافروں کو ذلت کا عذاب ہوگا ف اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ نے جو اتارا (قرآن) اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں ہم تو اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اترا (یعنے توریت شریف پر) اور اسکے سوا (یا) اسکے بعد جو اترا (اسکو نہیں مانتے حالانکہ قرآن برحق ہے انکی کتاب کو سچ بتاتا ہے (محمد) کہدے اگر تم توریت پر ایمان لائے

ف مدینہ میں یہود کی دو قومیں تھیں بنو قریظہ اور بنو نضیر بنی قریظہ نے انصار کے قبیلہ اوس سے معاہدہ کیا تھا اور بنی نضیر نے انصار کے قبیلہ خزرج سے اور ہر ایک فریق اپنے دوستوں کی مدد کرتا ہو [illegible] کے ملک و اموال کو خراب کرتا پھر جب مخالف فرقہ قید ہوتا تو فدیہ دیکر ان کو چھڑا لیتے سبب پوچھتے تو کہتے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ہم کو فدیہ دیکر چھڑا لینے کا جب یہ پوچھتے کہ پھر تم ان سے لڑتے کیوں ہو تو کہتے کہ کیا کریں اپنے دوستوں کو ذلیل نہیں کرسکتے جو سزا اللہ تعالیٰ نے اپنے بیان میں یہاں لوگوں کے لئے بیان فرمائی وہ پوری ہوئی بنو قریظہ کل قتل کیے گئے اور ان کے بچے اور عورتیں غلام لونڈی بنائے گئے اور بنو نضیر شام کے ملک کو جلاوطن ہوگئے اور جزیہ کا نمبر لگا یا گیا دنیا میں ذلیل و خوار ہوئے اور آخرت میں بلی النار ۱۲ ف یعنے آخرت کی بربادی کا کچھ خیال نہیں دنیا کی زندگی اور عیش [illegible] اس آیت سے وہ مذہب باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ آخر میں جہنم کا عذاب ہلکا ہو جاویگا اور دوزخیوں کو تکلیف نہ رہیگی ۱۲ ف یعنے تکبر کیا اور سرکشی پر آگئے حضرت عیسیٰ ؑ اور حضرت محمد ؐ کو جھٹلایا حضرت زکریا ؑ اور یحییٰ ؑ اور دوسرے پیغمبروں کو قتل کیا [illegible] بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ ؑ کے بعد سے برابر پیغمبروں کا سلسلہ جاری رہا جیسے یوشع ؑ اور شموئیل ؑ اور الیاس ؑ اور الیسع ؑ اور یونس ؑ اور زکریا ؑ اور یحییٰ ؑ اور شعیا ؑ اور ارمیا ؑ اور حزقیل ؑ اور داؤد ؑ اور سلیمان ؑ اور سب کے آخر میں حضرت عیسیٰ ؑ آئے حضرت موسیٰ ؑ کو اس وقت انیس سو پچیس برس گذر چکے تھے عیسیٰ ؑ کا نام زبان عبرانی میں یسوع ہے روح القدس سے جبرئیل مراد ہیں وہ حضرت عیسیٰ ؑ کی مدد کے لئے بھیجے گئے تھے صحیح حدیث میں ہے یا اللہ تو حسان کی مدد کر روح القدس سے جب حضرت عیسیٰ ؑ آسمان پر تشریف لے گئے اس وقت آپ کی عمر ۳۳ سال کی تھی ۱۲ ف یعنے سوائے اپنے دین کے اور کسی کی بات ہمارے دل پر اثر نہیں کرسکتی ۱۲ ف یعنے شاذ و نادر ہی یہودی اسلام لاتے ہیں جیسے عبد اللہ بن سلام وغیرہ باقی تمام یہود مسلمانوں کے خلاف رہے آخر تباہ و برباد ہوئے بعضوں نے کہا فقلیلا ما یؤمنون کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ اسکی کتاب میں تو بہت تھوڑی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اکثر احکام کا انکار کرتے ہیں ۱۲ [illegible]

		الْأَنْبِيَاءَ مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ۖ قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝ وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَىٰ حَيَاةٍ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا ۚ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝	تھے تو پھر کیوں (تمہاری بزرگوں نے) اللہ کے پیغمبروں کو قتل کیا اور البتہ موسی تمہاری پاس کھلی نشانیاں لیکر آیا (جیسے عصا اور یدبیضا وغیرہ) پھر تم اسکے پیچھے بچھڑا لے بیٹھے (اور اسکو پوجنے لگے) یہ تمہاری بے انصافی تھی اور یاد کرو جب ہمنے تمسے (یعنی تمہاری بزرگوں سے) اقرار لیا (توریت پر عمل کرنیکا) اور طور (پہاڑ تمہاری سر پر لٹکا یا اور ہمنے حکم دیا) وہ کتاب جو ہمنے تمکو دی مضبوط تھام لو اور اس میں جو لکھا ہے وہ مان لو انہوں نے کہا ہمنے (کان سے) سن لیا لیکن (دل نہیں مانا اور دل میں تو انکے کفر کی وجہ سے بچھڑے کی الفت رچ گئی تھی (محمد) کہدو اگر تم ایمان رکھتے ہو (بالفرض) تو یہ ایمان تم کو بُری بات کی طرف لیجاتا ہے ف (محمد) کہدو اگر آخرت کا گھر خاص تمہارے ہی لیے ہے اور لوگوں کے لیے نہیں ف تو پھر سچے ہو تو موت کی آرزو کیوں نہیں کرتے مگر جو (بُرے) کام وہ پہلے کر چکے ہیں انکی وجہ سے موت کی آرزو کبھی نہیں کرینگے اور اللہ بے انصافوں کو خوب جانتا ہے ف اور محمد تو تو انکو سب لوگوں سے بڑھ کر (دنیا کی) زندگی پر ریجھے ہوئے پائیگا یہانتک کہ مشرکوں سے بھی زیادہ ف ان میں کا ایک ایک یہ چاہتا ہے کہ اسکی عمر ہزار برس کی ہو حالانکہ اتنی عمر پانا بھی اسکو عذاب سے نہیں چھوڑا سکتا اور اللہ تعالے انکے کام کو دیکھ رہا ہے ف
البقرة	١٢	أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝	کیا یہ یہودی (ایسے نہیں) ہر بار جبکوئی قول اقرار کرتے ہیں تو ایک فرقہ ان میں کا اس قول وقرار کو رد کر دیتا ہے بلکہ اکثر انمیں بے ایمان ہیں ف اور جب اللہ تعالی کی طرف سے انکے پاس ایک رسول آیا (یعنے محمد) اُس کتاب کو سچ بتاتا ہوا جو انکے پاس ہے (یعنے توریت کو کیونکہ توریت میں آنحضرت کی بشارت دیگئی تھی) تو اہل کتاب کے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو (یعنے توریت کو) پیٹھ پیچھے ڈالدیا جیسے انکو خبر ہی نہیں تھی ف

ف یعنے بالفرض تمہاری بات مان لیں کہ تم توریت پر ایمان لائے تو پھر یہ کیسے ہوا کہ تمہارے بزرگوں نے پیغمبروں کو قتل کیا معلوم ہوا کہ تم نہ توریت پر ایمان لائے نہ قرآن پر ۱۲ ف اور دیکھو تمہارے ایمان کا یہ حال تھا کہ باوجودیکہ موسے کے کیسے معجزے دیکھ چکے تھے لیکن ذرا وہ تمہاری نظر سے غائب ہوئے تو تمنے خدا کو چھوڑ کر بچھڑے کو پوجنا شروع کیا [illegible] اللہ تعالی کی طرف آدمی کو لیجاتا ہے اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو کہ ہمکو توریت پر ایمان ہے [illegible] ایمان ہے کہ شرک اور کفر کی طرف لیجاتا ہے یہ تمہارے باپ دادا کا حال تھا تم بھی اسی ترازو کے ہو انہوں نے بچھڑا بنالیا اور ایمان کا دعوی کرتے رہے تم قرآن اور محمد کو جھٹلاتے ہو اور ایمان کا دعوی کرتے ہو ۱۲ ف یعنے جنت میں صرف یہودی ہی جائیں گے اور لوگ سب دوزخ میں رہیں گے یہود ایسا سمجھتے تھے ۱۲ ف کیونکہ مرتے ہی تم اپنے اعتقاد کے موافق بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور دنیا کے جھنجھٹ سے چھوٹ جاؤ گے [illegible] یقین ہو وہ موت سے نہیں گھبرائیگا یہودی موت سے ڈر کا نپتے تھے اللہ نے بیان سے یہ دعوی کیا کہ بہشت انہی کے واسطے ہے اللہ تعالی نے انکا جھوٹ ثابت کر دیا ۱۲ ف یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ موت کی آرزو کرنے سے آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ہے پھر یہود کو کیونکر حکم دیا کہ موت کی آرزو کرو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حکم بطور الزام ہے نہ بغرض تعمیل مطلب یہ ہے کہ اگر تمہارا دعوی سچا ہے تو موت کی آرزو کرو [illegible] ف کیونکہ مشرک عذاب ثواب اور آخرت کے قائل نہ تھے اور یہود اپنی بداعمالی کی وجہ سے جانتے تھے کہ مرتے ہی عذاب میں گرفتار ہونگے [illegible] ف مطلب یہ ہے کہ توریت میں آنحضرت کی نشانیاں بتلائی گئی تھیں اور یہودی جو توریت کو خوب جانتے تھے آنحضرت کو پہچان گئے تھے [illegible] حضرت موسی سے ملی تھی مگر غضب کیا کہ توریت ہی کو پیٹھ پیچھے ڈالدیا گویا اس سے واقف ہی نہ تھے ۱۲ باقی اللہ علیم

١	البقرة	١٣	أَمْ تُرِيدُونَ أَن تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ ۗ وَمَن يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	کیا تم بھی اپنے رسول سے ایسی خواہشیں کرنا چاہتے ہو جیسی موسیٰ سے پہلے کی گئی تھیں اور جو ایمان کے بدل کفر لے وہ سیدھی راہ سے بہک گیا اہل کتاب میں سے بہت لوگ دل میں حسد رکھ کر یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد پھر تم کو کافر بنا دیں حالانکہ حق بات ان پر کھل چکی ہے تو اس وقت تک جانے دو اور درگذر کرو جب تک کہ اللہ تبارک وتعالے (دوسرا کوئی) اپنا حکم بھیجے بے شک اللہ تعالے سب کچھ کرسکتا ہے۔
″	″	″	وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝	اور (یہود) کہتے ہیں کہ یہود (کے سوا) اور نصاری (کہتے ہیں کہ نصاری) کے سوا کوئی جنت میں نجائیگا یہ انکی من مانی آرزوئیں ہیں (اے پیغمبر) کہدو اگر سچے ہو تو اپنی سند لاؤ
″	″	١٤	وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝	اور یہود کہتے ہیں نصاری کا دین کچھ نہیں اور نصاری کہتے ہیں یہود کا دین کچھ نہیں حالانکہ دونوں فرقے اللہ کی کتاب پڑھتے رہتے ہیں جاہل لوگ ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں تو اللہ ان کا جھگڑا قیامت کے دن چکا دیگا
″	″	″	وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝	اور یہود اور نصاری تجھ سے کبھی راضی نہیں ہونگے جب تک تو انکے طریق پر نہ چلے کہدو اللہ کی راہ وہی سچی راہ ہے اور اگر علم آنیکے بعد تو انکی خواہشوں پر چلے تو اللہ تعالی سے تیرا حمایتی اور بچانے والا کوئی نہیں ہے جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی ہے (توراۃ یا انجیل) اور وہ اسکو اسطرح سے پڑھتے ہیں جیسے پڑھنے کا حق ہے وہی قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی قرآن کا انکار کریں وہ نقصان اٹھائیں گے۔
″	″	١٥	يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ	اسرائیل کی اولاد! میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا

ف یہ خطاب ہے یہود کی طرف انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خواہش کی کہ ایک کتاب لے کر آؤ اسکو ہم پڑھیں اور عرب کے ملک میں نہریں جاری کرو تو ہم تم کو سچا نبی جانیں ۱۲ ف وہ جانتے ہیں کہ دین اسلام حق ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے پیغمبر ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ مسلمان کو دین حق اختیار کرنے کی وجہ سے بہشت ملیگی لیکن جو کچھ ہے حسد اور عداوت رکھتے ہیں تمہارا فائدہ انکو ناگوار ہے وہ چاہتے ہیں کہ دوبارہ تم کافر ہو جاؤ اور تمہاری آخرت تباہ ہو تب وہ دل میں خوش ہوں ۱۲ ف یعنی جہاد کا اور انکے قتل اور ذلیل غلام بنانے کا یا جزیہ مقرر کرنیکا یا جلا وطن کرنیکا ۱۲ ف یعنی کوئی دلیل پیش کرو زبانی باتوں سے کیا ہوتا ہے یہ صرف تمہارے خیالی پلاؤ ہیں انکی من مانی آرزوئیں ہیں یعنی مسلمانوں کی بہتری وہ ہو لیکن وہی نہ آوے مسلمان تو پھر کافر بنادیں جنت میں یا یہود جاویں گے (جیسے یہود کہتے ہیں) یا نصاریٰ (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں) اور کوئی قوم نہ جاوے گی ۱۲ ف یہ آیت نجران کے نصاریٰ اور مدینہ کے یہود کے باب میں اتری ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بحث کی اور ہر ایک نے دوسرے کے مذہب کو لغو اور باطل کہا ۱۲ ف یعنی یہود توراۃ شریف پڑھتے ہیں اس میں حضرت عیسیٰ کی بشارت موجود ہے اور نصاریٰ انجیل مقدس پڑھتے ہیں اس میں جا بجا موسیٰ اور انکی شریعت کی تصدیق ہے ۱۲ ف یعنی عرب کے کافر یا یہود ونصاریٰ میں بھی جو ناسمجھ لوگ ہیں وہ ایسی ہی لغو باتیں بکتے ہیں ۱۲ ف یعنی جس امر میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا جو سچا ہے اسکا جھوٹ کھول دیا جائے گا اور دوزخ میں بھیج دیا جاویگا ۱۲ ف پہلے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے تو یہود اور نصاریٰ کسی قدر آپ سے خوش تھے جب قبلہ کعبہ کی طرف بدل گیا تو یہ لوگ اور زیادہ مسلمانوں سے نفرت کرنے لگے اسوقت اللہ نے اپنے پیغمبر کو تسلی دی کہ یہود اور نصاریٰ کی ناخوشی کی پرواہ نہ کرو وہ پہلے کب راضی تھے ہم تم کو راہ بتا چکے جو اللہ کی راہ ہے پھر اگر تم یہود ونصاریٰ کے راضی ہونے اور اللہ کو ناخوش کرنے پر چلو تو اس کے عذاب سے کوئی بچا نہیں سکتا ۱۲ باقی در حاشیہ

	سورة	آیت	متن	ترجمہ
			عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝	اور وہ جو میں نے سارے جہان میں تمکو بڑا کیا اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئیگا نہ اسکی طرف سے بدلہ منظور کیا جاویگا نہ سفارش کچھ فائدہ دے گی نہ مدد ملے گی ف
٢	البقرة	١٦	تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝	یہ ایک امت تھی جو گذر گئی (یعنے ابراہیم اور یعقوب اور انکی اولاد کی) انکا کیا انکے لیے اور تمہارا کیا تمہارے لیے اور انکے کیے کی تم سے پوچھ نہ ہوگی اور (مسلمانوں سے) کہتے ہیں یہودی یا عیسائی بنجاؤ راہ پر آؤ (اے پیغمبر) کہدو نہیں ہم ابراہیم کے دین پر ہیں جو سیدھی راہ پر تھا اور مشرک نہ تھا ف
ر	ر	ر	فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	پھر اگر وہ (یعنے یہود اور نصاریٰ) تمہاری طرح ایمان لائیں تو راہ پا گئے اور اگر نہ مانیں تو ضد میں گرفتار ہیں (وہ زمانہ) قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انکے شر سے تمکو بیفکر کردیگا اور وہ انکی باتوں کو سنتا جانتا ہے ف
ر	ر	ر	أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ قُلْ أَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهَادَةً عِندَهُ مِنَ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اسکی اولاد یہ سب یہودی تھے یا نصرانی (اے پیغمبر) کہدے تم بڑے جاننے والے ہو یا خدا تعالیٰ۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا کہ خدا تعالیٰ کی گواہی کو جو اس کے پاس ہو چھپائے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے بیخبر نہیں ہے ف یہ ایک امت تھی کہ گذر گئی (یعنے ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور انکی اولاد) انکا کیا انکے لیے اور تمہارا کیا تمہارے لیے اور انکے کیے کی تم سے پوچھ نہ ہوگی ف
٢	البقرة	١٧	الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝	جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی وہ اسکو (یعنے قبلہ کے بدلنے کو یا حضرت محمدؐ کو) ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو اور ایک فرقہ انمین کا جان بوجھکر حق بات چھپاتا ہے ف حق بات وہی ہے جو تیرا پروردگار فرماتے تو شک کرنیوالوں میں مت شریک ہو ف
ر	ر	١٥	إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ	جو ہمنے (اپنی قدرت کی) کھلی نشانیاں اور ہدایت کی باتیں

ف اس آیت کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے ۱۲ ف اسکی بھی تفسیر پہلے گذر چکی ہے اور مطلب مکرر لانیسے یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے جو حال بیان کیے جاتے تھے اب وہ ختم ہوتے ہیں تو آخر کلام پر پھر انکو تنبیہ کردی گئی تاکہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے کاموں پر غور کریں ۱۲ ف یہودی یہ سمجھتے تھے کہ ہم پیغمبروں کی اولاد ہیں انکے نیک اعمال سے ہم بچ جائیں گے اللہ تعالیٰ نے انکا رد کیا۔ [illegible] کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ کردنی خویش آمدنی پیش۔ صحیح حدیث میں ہے کہ جب عمل خراب ہوگا تو نسب کچھ کام نہ آئیگی ۱۲ ف بلکہ ایک طرف کا تھا [illegible] ایک ہی خدا کا ہو رہا تھا حنیف کہتے ہیں اس شخص کو جو جھوٹے مذہبوں سے منہ موڑ کر سچے طریق پر آگیا ہو۔ صحیح حدیث میں ہے کہ دین سیدھی سہل شریعت دیکر بھیجا گیا۔ دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا دین اللہ کو پسند ہے فرمایا سیدھا سادا سہل۔ یہ جو فرمایا ابراہیم مشرک نہ تھے اس میں رد ہوا یہود کے قول کا کہ عزیر اللہ کے بیٹے تھے اور نصاریٰ کے قول کا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بیٹے تھے ۱۲ ف انکے حال کو یہ وعدہ اللہ کا پورا ہوا بنو قریظہ قتل ہوئے اور بنی نضیر جلا وطن ہوئے ۱۲ ف بنی اسرائیل تورات اور انکی کتابیں پڑھے ہوئے تھے وہ خوب جانتے تھے کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب کا زمانہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے بہت پہلے تھا تو وہ یہودی یا نصرانی کیونکر ہو سکتے [illegible] وہ سچے مسلمان تھے لیکن اس بات کو چھپاتے تھے اور اپنے پیروں کو اپنے طریق اور مذہب پر بتلاتے تھے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ انہوں نے آں حضرت صلعم کی بشارت کو چھپایا جو انکی کتابوں میں موجود تھی ۱۲ ف [illegible] تم سے اس کا [illegible] ۱۲ ف یہ آیت پہلے بھی گذر چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انکو دوبارہ [illegible] مقصود تاکید اور تنبیہ ہے اہل کتاب کو [illegible] اعمال کو دیکھتا ہے نہ نسب حسب کو ع پسر نوح با بداں بنشست خاندان نبوتش گم شد ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے حضرت فاطمہ [illegible] سے فرمایا [illegible] میں بھی کچھ نہیں ۱۲ باقی در تفسیر۔

پارہ	سورہ	آیت		
			وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔	کو آریں اور کتاب (توریت) میں لوگوں سے بیان کر دیں اب اسکے بعد جو لوگ ان کو چھپاتے ہیں ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں ف مگر جنہوں نے توبہ کی اور نیک بن گئے اور کھولکر بیان کر دیا تو انکے قصور میں معاف کرتا ہوں اور میں بہت معاف کرنیوالا مہربان ہوں ف
٢	البقرہ	٢١	اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۔	اللہ تعالیٰ نے جو کتاب (توریت شریف) میں اتارا اسکو جو لوگ چھپاتے ہیں اور اسکے بدل تھوڑا سا مول لیتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ کے سوا کچھ نہیں بھرتے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ انسے بات کریگا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو تکلیف کا عذاب ہوگا ف یہی لوگ ہیں جنہوں نے سیدھی راہ کے بدل (دنیا میں) گمراہی مول لی اور (آخرت میں) بخشش کے بدل تکلیف دوزخ کی آگ پر صبر کرنا ان ہی کا کام ہے ف یہ (عذاب ان کو) اسلیے (ہوگا) کہ اللہ نے ٹھیک کتاب (توریت اور انجیل یا قرآن) اتاری اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا وہ ضد میں (سچائی سے) دور پڑ گئے ہیں ف
،	،	٣٢	سَلْ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔	(اے پیغمبر) بنی اسرائیل سے پوچھو ہمنے انکو کتنی کھلی نشانیاں دیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نعمت پہونچ جانے کے بعد اسکو بدلڈالے تو اللہ کا عذاب سخت ہے ف
،	،	٣٣	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۔	(اے پیغمبر) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے ہزاروں ہی آدمی تھے ف اللہ تعالیٰ نے (راہ میں) ان سے فرمایا مر جاؤ (وہ مر گئے) پھر انکو جلا دیا بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل کرتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ف
،	،	،	اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ	(اے پیغمبر) کیا تو نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے گروہ کو

ف اس آیت سے یہ نکلا کہ حق بات چھپانیوالا دنیا کے فائدے کیلئے ملعون ہے اور ملعون بھی کیسا کہ دنیا بھر اسپر لعنت کرتی ہے لعنت کرنے والوں میں آدمی اور جانور اور جن سب داخل ہیں ف خداوندا اللہ تیرے کرم و رحم کے تو ہمارے گناہ بھی معاف فرما جنے اس سے بڑھکر خطائیں کی ہیں اور بہت سے معاملوں میں حق سے چشم پوشی کی ہے لیکن اب توبہ کرتے ہیں تو ہماری توبہ قبول فرما ف اپنے پیغمبر کے حالات اور نشان اور دوسرے احکام ف گویا پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں جو روپیہ اور مال و متاع وہ دنیا میں حاصل کرتے ہیں حقیقت وہ دوزخ کی آگ ہے جو قیامت کے دن انکے پیٹ میں بھری جاویگی اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ (قیامت کے دن) پیٹ بھرکر انگارے ہی کھاویں گے اللہ تعالیٰ انسے بات نہ کریگا یعنے انپر غصہ ہوگا بعضوں نے کہا ایسی بات نہ کریگا جو انکو بھلی لگے پاک نہ کریگا یعنے گناہ بھی آلائش سے انکو صاف نہ کریگا اور بعضوں نے کہا انکی تعریف نہ کریگا ف یعنے انکے صبر پر تمام مخلوق تعجب کرتی ہے کہ انکا قبول کیا اور دنیا کے تھوڑے فائدہ کیلئے ہدایت سے منہ موڑا بعضوں نے کہا ترجمہ یہ ہے انکا رب ہمیشہ ہمیشہ کیسے رہیں گے انکا سہار غضب کا سہارا ہے ف اسکو بدل دیا مضمون آگے پیچھے کر دیا یا قرآن کو کہنے لگے کہ وہ اللہ کا کلام نہیں اگلوں کی حکایتیں ہیں نبی کو شاعر یا کاہن بتانے لگے ف حضرت موسیٰ کے معجزے اور سمندر سے پار ہونا من و سلویٰ کا اترنا وغیرہ یا حضرت محمد صلعم کی بشارت میں کیسی کھلی کھلی نشانیاں بتلائیں ف اللہ تعالیٰ کی نعمت سے مراد اس کی آیتیں ہیں جو توریت اور انجیل اور دوسری کتابوں میں اتریں ان میں صاف صاف حضرت محمد صلعم کا حال آ گیا تھا لیکن اہل کتاب نے ان میں تحریف کی کہیں لفظ بدل دیے کہیں آگے پیچھے کر کے مطلب خبط کر دیا ف یعنے تو نے اس قصے پر نظر نہیں ڈالی یا تجھ کو یہ قصہ نہیں ہوا ف بعضوں نے کہا وہ ہزار تھے بعضوں نے کہا آٹھ ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ف یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام داوردان تھا وہاں طاعون کی بیماری پھیلی تو ڈرکر اس شہر کو چھوڑ بھاگے اور یہ سمجھے کہ موت سے بچ جاویں ابھی راہ ہی میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت دکھلائی وہ سب مر گئے پھر ایک مدت کے بعد حزقیل پیغمبر جو حضرت موسیٰ کے تیسرے خلیفہ تھے ادھر گزرے اور انہوں نے یہ حال دیکھکر دعا کی اللہ تعالیٰ نے انکو پھر جلا دیا اور ہر ایک شخص ...

٢	البقرة	

بَعْدِ مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ
لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ
هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ
اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ
دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ
الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ
اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ لَهُمْ
نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ
مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ
لَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً
فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَ
قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ
يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى
وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ
فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ
مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ

ہنیں ع کیا جنہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا ایک شخص کو ہمارا بادشاہ
بنا دو جسکی سائی پر ہم چلیں اور اللہ تعالی کی راہ میں لڑیں انہوں
نے کہا میں تو سمجھتا ہوں اگر تم پر لڑنا فرض ہو تو تم نہ لڑو گے اور اس
وقت بود اپن کرکے اللہ کے گنہگار بنو گے بنی اسرائیل نے کہا
کیا جو ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں ہم تو اپنے گھر بار بال بچوں میں سے
نکالے گئے پھر جب لڑنا انپر فرض ہوا اور جہاد کا حکم آگیا تو سب
پھر گئے مگر کچھ تھوڑے لوگ رہ گئے اور اللہ نافرمانوں کو خوب
جانتا ہے اور انکے پیغمبر نے ان سے کہا اللہ تعالی نے طالوت کو
تمہارا بادشاہ کیا وہ کہنے لگے طالوت ہمارا بادشاہ کیونکر ہو سکتا
ہے طالوت سے تو ہم زیادہ بادشاہت کے حقدار ہیں اور اس کو
مال و دولت کی فراغت بھی نہیں پیغمبر نے کہا اللہ تعالی نے
اسکو تم پر پسند کیا ہے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالی نے اسکو
علم اور جسم کی کشائش تم سے زیادہ دی ہے اور تیسرے یہ کہ
اللہ تعالی جسکو چاہتا ہے اپنی سلطنت دیتا ہے اور چوتھے
یہ کہ اللہ تعالی بڑی کشائش والا ہے اور سب کچھ جانتا ہے
اور انکے پیغمبر نے ان سے کہا طالوت کی بادشاہت کی نشانی یہ
ہے کہ تمکو وہ صندوق ملجائے جسمیں اللہ کی طرف سے تمہاری تسلی
ہے اور موسے اور ہارون کی اولاد جو چھوڑ مری انکی کچھ بچی ہوئی
چیزیں ہیں فرشتے اسکو اٹھا کر لائیں گے اگر تم ایمان رکھتے ہو
تو اسمیں تمہارے لیے صاف نشانی ہے
پھر جب طالوت فوجوں سمیت اپنے مقام سے نکلا تو کہنے
لگا اللہ تمکو پانی کی ایک نہر سے آزمائیگا جو کوئی اسمیں سے
منہ لگا کر یا پیٹ بھر کر پی لے وہ میرا نہیں اور جو اسکو نہ پیے وہ
میرا ہے مگر ایک چلو ہاتھ سے لے لے اور پی لے تو قباحت نہیں

ف یعنی انکے قصے پر نظر نہیں ڈالی ۱۲ ف شمویل یا شمعون یا یوشع ۱۲ ف یعنی دشمنوں نے ہمارے ملک چھین لیئے ہمارے بچوں کو لونڈی غلام بنالیا ہم تو ضرور ان سے لڑیں گے ۱۲ ف یعنی میدان جنگ سے چلدیئے اور بھاگ گئے ۱۲ ف تین سو تیرہ آدمی اور جب جنگ کو نکلے تھے اسوقت ستر ہزار تھے ۱۲ ف شاہ عبد القادر صاحب نے فرمایا موسے کے بعد بنی اسرائیل کا کام ایکمدت تک بنا رہا پھر جب نیت بگڑی تو اللہ نے دشمن کو انپر غالب کردیا ایک کافر بادشاہ تھا جالوت اسنے بنی اسرائیل کے سب شہر چھین لیئے اور بہت سے بندی پکڑ لیگیا بنی اسرائیل بھاگ کر بیت المقدس میں جمع ہوئے ۱۲ ف اسلیئے کہ بنی اسرائیل میں دو خاندان تھے ایک پیغمبری کا خاندان دوسرے بادشاہت کا تو پیغمبر لاوی بن یعقوب کی اولاد میں ہوتے تھے حضرت موسے اور ہارون اسی خاندان کے تھے اور بادشاہ یہودا بن یعقوب کی نسل سے ہوا کرتے تھے حضرت داؤد اور سلیمان اسی خاندان کے تھے طالوت کو ان دونو خاندانوں سے کچھ علاقہ نہ تھا بلکہ قوم کا سقا یا موچی تھا ۱۲ ف یعنی ایسا ادار بھی نہیں ہے کہ دولت کی وجہ سے سلطنت کے کام چلا سکے بلکہ مفلس اور قلاش ہے ۱۲ ف حکومت کرنے کے لیے ۱۲ ف پیغمبر نے انکے اعتراض کے جواب میں سے ایک یہ جواب دیا کہ طالوت کو میں نے نہیں نام زد کیا بلکہ اللہ نے اسکا انتخاب کیا ہے ۱۲ ف طالوت کو مال اور دولت اور خاندانی شرافت بنی اسرائیل کی کی نہیں رکھتا تھا مگر علم میں سب سے زیادہ تھا اور تنومند اور طاقتور پہلوان تھا ۱۲ ف اسکا فضل بہت وسیع اور کشادہ ہے جس قوم پر اور جس شخص کو چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے اسکو دولت اور حکومت دیتا ہے ۱۲ ف کہ کون سلطنت کے لائق ہے ۱۲ ف یعنی اس صندوق کا آنا ہی تمہاری تسلی کا سبب ہوگا اور تم طالوت کی بادشاہت پر راضی ہو جاؤ گے ۱۲ ف یعنی وہ بچی ہوئی چیزیں یہ تھیں حضرت موسے کے عصا اور تختیوں کے کچھ ٹکڑے تھے ۱۲ ف یعنی صندوق کے آنے میں ۱۲ ف یعنی میرا ساتھی اور میرے گروہ میں سے نہیں ہے کیونکہ اسنے میری بات نہ مانی ۱۲

۲	البقرہ	۳۰		
			فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا	پھر سبھوں نے اسکا پانی پی لیا فٓ مگر تھوڑے لوگوں نے جب طالوت
			جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا	اور اسکے ساتھ والے ایماندار نہر کے پار ہوئے تو کہنے لگے آج
			لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ	ہمکو جالوت اور اسکی فوجوں سے لڑنے کی طاقت نہیں جن لوگوں
			قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ	کو خدا سے ملنے کا یقین تھا انھوں نے کہا فٓ ایسا بہت ہوا ہے
			كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً	کہ تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے غالب ہو گئی
			كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ	ہے اور اللہ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے فٓ اور جب جالوت اور اس
			وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا	کی فوجوں کے مقابل ہوئے تو کہنے لگے پروردگار ہمارے
			رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا	اوپر صبر اتار دے اور ہمارے پاؤں (میدان جنگ میں)
			وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ	جما دے اور کافروں کی قوم پر ہمکو فتح دے پھر اللہ کے حکم سے انکو
			بِاِذْنِ اللّٰهِ ڡ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	(یعنے جالوت والوں کو) شکست دی اور داؤد نے جالوت کو مار
			وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ	ڈالا فٓ اور خدا نے اسکو (یعنے داود کو) بادشاہت اور پیغمبری
			عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَاۗءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ	دی اور جو چاہا وہ اسکو سکھلایا اور اگر اللہ تعالی بعضوں کے
			النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ	ہاتھ سے بعضوں کو نہ روکے تو زمین (دنیا) بگڑ جائے
			وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝	لیکن اللہ کا فضل تمام جہان پر ہے
			اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰي قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ	یا تو نے اس شخص (کے قصے) پر نظر نہیں ڈالی جو ایک بستی
			عَلٰي عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ	پر گذرا جسکے چھت گرے پڑے تھے فٓ اُس نے کہا بھلا اجڑنے
			اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ	کے بعد اللہ اسکو کیسے آباد کرے گا فٓ اللہ نے اسکو سو برس تک
			عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ	مردہ رکھا پھر جلا اٹھایا فٓ فرمایا تو کتنی دیر (یہاں) رہا کہنے
			لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ	لگا ایک دن یا کچھ کم ایک دن فرمایا نہیں تو سو برس رہا اب
			لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ	اپنے کھانے پینے کو دیکھ (اب تک) بگڑا تک نہیں اور اپنے
			وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى	گدہے کو دیکھ اور یہ ہمنے اسواسطے کیا کہ تجھ کو لوگوں کے
			حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ	لیے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنائیں فٓ اور ہڈیوں کو
			وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ	دیکھ ہم ان کو کس طرح جلاتے ہیں دیا ابھارتے ہیں اور
			نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ	ڈھانچہ بناتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں جب اسپر یہ بات

ف اس میں گر پڑے اور منہ سے پینے لگے یا خوب جھک کر پی گئے ۱۲ ف یعنے یا ایماندار آپس میں یا جو نافرمان تھے اور بہت سا پانی پی گئے تھے ۱۲ ف یہ کہا بات ہے تم جالوت کا لشکر بہت اور ہماری تعداد کم دیکھکر ایسا کہتے ہو ۱۲ ف اوپر کی آیت میں یہ بیان تھا کہ طالوت کی بادشاہت کا نشان انکو بتلایا گیا جب انہوں نے وہ دیکھ لیا تو طالوت کے ساتھ ہو گئے اور ستر ہزار یا اسی ہزار بنی اسرائیل کی قوم لڑنے کے لیے نکلی گرمی کا موسم تھا راہ میں بہت پیاس لگی اور طالوت سے پانی مانگا طالوت نے کہا آگے ایک نہر ملیگی لیکن اللہ تعالی تمہارا امتحان لیگا اس نہر کا پانی نہ پینا البتہ ایک آدھ چلو ہاتھ سے پی لو تو خیر یہ نہر اردن یا فلسطین کے بیچ میں تھی جب وہ نہر آئی تو بنی اسرائیل صبر نہ کر سکے اور بے اختیار اسپر گر کے جانوروں کی طرح منہ سے پینے لگے یا خوب جھک کر پی گئے مگر چند لوگوں نے جنکی تعداد تین سو تیرہ بیان کیجاتی ہے طالوت کا کہنا سنا اور اس نہر کا پانی نہ پیا یا ایک ہی چلو پیا ان کی تو پیاس بجھ گئی اور جنہوں نے نافرمانی کی اور خوب پیا وہ نہر کے اس طرف ہی بیٹھ گئے چلنے کی طاقت نہیں رہی اس پار جالوت اور اسکی فوجیں تھیں یہ تھوڑے سے آدمی یعنے تین سو تیرہ طالوت کے ساتھ آگے بڑھے تو لگے آپس میں کہنے جو لوگ پڑھے لکھے تھے انھوں نے ان لوگوں سے کہا بھلا اتنے تھوڑے سے آدمی جالوت کی اتنی فوجوں سے کیونکر لڑ سکتے ہیں برار نے کہا کہ بدر کی لڑائی میں آنحضرت صلعم کے ساتھ بھی تین سو تیرہ ہی آدمی تھے طالوت کے ساتھ بھی اسیطرح اتنے ہی تین سو تیرہ میں حضرت داؤد ع اور انکے باپ اور بیٹے اور چھ بھائی بھی تھے ۱۲ ف اللہ تعالی نے حضرت داؤد ع کو بادشاہت بھی دی اور نبوت بھی وہ اپنے سب بھائیوں میں چھوٹے اور ابھی بالغ بھی نہیں ہوئے تھے اور بیمار بھی تھے رنگ انکا زرد ہو گیا تھا بکریاں چرایا کرتے تھے لیکن اللہ کی مہربانی انپر ہوئی اور انہوں نے ایسی بہادری کا کام کیا کہ بڑے بڑے شاہ اور سپاہی دنگ ہو گئے ۱۲ ف دیواریں کھڑی نہیں ۱۲ ف یعنے بالکل جاڑ تھی چھت بوسیدہ ہو کر بیٹھ گئے تھے ہر ہر دیواریں ۱۲ ف یہ تعجب سے کہا یعنے اتنا بڑا شہر جب ایسا اوجاڑ ہو جائے کہ آدمی کا نام اس میں نہ رہے تو پھر اس کا آباد ہونا بہت مشکل ہے ۱۲ - باقی در ضمیمہ -

أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ وَمَا
اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ
بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ فَإِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ
وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ
أُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْأُمِّيّٖنَ ءَأَسْلَمْتُمْ
فَإِنْ أَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا
فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَاللهُ بَصِيْرٌ
بِالْعِبَادِ إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ
اللهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ
يَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَأْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ
مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ
أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ أُوْتُوْا نَصِيْبًا
مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ إِلٰى كِتٰبِ اللهِ
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوْا
لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ
وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ
فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ
وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

کہا (کہ) اب مجھکو (پورا) یقین ہے کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔
جو دین خدا تعالیٰ کو پسند ہے وہ اسلام ہے[ف۱] اور اہل کتاب (یہود
اور نصاریٰ) نے جو (اس دین سے) مخالفت کی (یعنے اسلام کو قبول
نہیں کیا)[ف۲] تو حق بات معلوم ہو جانے کے بعد[ف۳] ضد م ضدا سے
اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرے[ف۴] تو اللہ تعالیٰ جلد
حساب لینے والا ہے[ف۵] اب بھی اگر وہ کٹ حجتی کریں[ف۶] تو (صاف)
کہدے میں نے اور جس نے میرا ساتھ دیا[ف۷] اپنا منہ اللہ کے لیے
رکھدیا[ف۸] اور اہل کتاب اور عرب کے جاہلوں سے پوچھ تم بھی اسلام
لاتے ہو (یا نہیں) اگر مسلمان ہو جائیں تو راہ پر لگ گئے اور
جو نہ مانیں تو تیرا کام (اللہ تعالیٰ کا حکم) پہونچا دینا ہے[ف۹] اور اللہ تو
(اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار
کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور جو لوگ انصاف
کی بات کہیں انکو قتل کرتے ہیں انکو تکلیف والے عذاب کی
خوشخبری سنا دے[ف۱۰] یہی ہیں وہ لوگ جنکے (نیک) اعمال دنیا اور
آخرت میں اکارت ہوئے[ف۱۱] اور انکے کوئی مددگار نہیں ہیں (جو
عذاب سے ان کو بچائیں) (اے پیغمبر) تو نے ان لوگوں
کو نہیں دیکھا جنکو (اللہ کی) کتاب کا کچھ علم دیا گیا تھا[ف۱۲] انکو اللہ کی کتاب
کے موافق فیصلہ کرنے کیلیے بلایا جاتا ہے تو ایک فرقہ ان میں کا
پیٹھ موڑ کر چلدیتا ہے اور وہ (جان بوجھکر) تغافل کرنے میں[ف۱۳] یہ
(حرکتیں وہ) اسلیے (کرتے ہیں) کہ وہ کہتے ہیں ہمکو ہرگز (دوزخ
کی) آگ لگے ہی گی نہیں مگر گنتی کے کئی دن اور جو جھوٹی باتیں
انہوں نے دین میں بنا رکھی ہیں اپر بھول گئے ہیں پھر جسدن کی
آنے میں شک نہیں[ف۱۴] اسدن جب ہم انکو اکٹھا کرینگے تو انکا کیا حال
ہوگا اور ہر آدمی کو اسکے کیے کا پورا بدلہ ملے گا اور کسیکا حق (انہیں مارا جائیگا)

ف۱ یعنے خدا کی تابعداری اور اسکے سب حکموں کو دل و جان سے ماننا۔ ف۲ یہ نہیں کہ اس دین کی سچائی انکو معلوم نہیں ہوئی الخ ۱۲ ف۳ یعنے یہود اور نصاریٰ دونوں کو معلوم ہو گیا کہ اسلام سچا دین ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وہی پیغمبر ہیں جنکی خوشخبری حضرت موسےٰ ۴ اور حضرت عیسےٰ ۴ نے دی تھی مگر آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کا خدا تعالیٰ ستیا ناس کرے اس ضد نے ان کو اسلام قبول کرنے سے باز رکھا ہر ایک فرقہ یہ چاہتا تھا کہ میں سب کا سردار بنا رہوں اسلام لانے سے یہ سرداری جاتی رہتی اور آن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تابعداری کرنا پڑتی۔ ف۴ جیسے یہود اور نصاریٰ نے کیا کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بشارتوں کی آیتیں جو اگلی کتابوں میں تھیں نہ مانیں ۱۲ ف۵ انکے اعمال کا بدلہ بہت جلد انکو ملنے والا ہے ایسا ہی ہوا اہل کتاب کو اس انکار کی سزا ملی اور جیسا انجیل مقدس میں کہا گیا تھا ہمارے پیغمبر صلعم نے لوہے کے کوڑوں (یعنے تلواروں) سے انکو درست کیا ۱۲ ف۶ اور اسلام کو نہ مانیں اور تکرار نکالیں ۱۲ ف۷ یعنے خالص اسکا تابعدار بن گیا دل و جان سے ۱۲ ف۸ یعنے جس نے میری پیروی کی اُسنے بھی ایسا ہی کیا یعنے میں اور میرے ساتھی سبھوں نے اسکی تابعداری اختیار کی اور اسکے سامنے سر جھکا دیا ۱۲ ف۹ باقی راہ پر لانا یہ خدا کا کام ہے ۱۲ ف۱۰ ہر چند آن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں بنی اسرائیل نے یہ کام نہیں کیئے تھے مگر چونکہ انکے باپ دادے ہمیشہ ایسا کرتے رہے اور وہ انکے کاموں سے راضی اور خوش تھے تو گویا خود انہوں نے بھی یہ کام کیئے۔ حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل نے تینتالیس پیغمبروں کو ایک ہی دن صبح کے وقت قتل کیا پھر ایک سو ستر آدمی ان میں سے کھڑے ہوئے (جو اسرتقہ سے ڈرتے تھے) اور انکو نصیحت کی اچھی بات کا حکم کیا اور بری بات سے منع کیا انہوں نے انکو بھی شام کے وقت اسی دن قتل کیا ابو عبیدہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا قیامت کے دن کس کو سخت ترین عذاب ہوگا فرمایا جس نے پیغمبر کو قتل کیا یا اچھی بات کہنے والے اور بری بات سے منع کرنیوالے کو ۱۲ ف۱۱ دنیا میں اس طرح کہ خدا کا غضب اترا کیا بندر اور سور ہوئے قتل ہوئے اور آخرت میں ہمیشہ کے لیئے دوزخی ہوئے کفر اور پیغمبروں کو قتل کرنے کی وجہ سے ۱۲ ف۱۲ یا بہت علم دیا گیا تھا ۱۲۔ باقی در ضمیمہ۔

۳	آل عمران	۷	

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

کتاب والوں کا ایک گروہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو گمراہ کردیں وہ اپنے تئیں آپ گمراہ (خراب) کرتے ہیں مگر سمجھتے نہیں[1] اے کتاب والو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو[2] اور تم جانتے ہو[3] اے کتاب والو تم حق کو ناحق کے ساتھ گڈمڈ کیوں کرتے ہو[4] اور جان بوجھ کر حق بات (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں) کو چھپاتے ہو

	۳	۳	۸

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ

اور کتاب والوں میں سے ایک گروہ نے (اپنے لوگوں سے) کہا (ایسا کرو) صبح کو تم جاکر مسلمانوں پر جو کتاب اتری ہے[5] ایمان لاؤ اور شام کے وقت منکر ہوجاؤ (اپنے دین میں آجاؤ اسلام سے پھر جاؤ) شاید (اس تدبیر سے مسلمان بھی (اپنے دین سے) پھر جائیں[6] اور سوا اپنے دین والوں کے دوسرے کی بات نہ مانو[7] (اے پیغمبر) کہدے ہدایت تو وہی ہے اللہ کی ہدایت[8] (ایسا نہ ہو) کہ دوسرے کسی کو وہ بات حاصل ہوجائے جو تم کو حاصل ہے[9] یا وہ (قیامت کے دن) تمہارے رب کے پاس تم سے بحث کریں[10] (اے پیغمبر) کہدے فضل کرنا اللہ کے اختیار میں ہے جسپر وہ چاہتا ہے فضل کرتا ہے[11] اور اللہ تو گنجایش والا خبردار ہے جسکو چاہتا ہے اپنی مہربانی کے لیے خاص کرتا ہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے[12] اور کتاب والوں میں کوئی تو ایسا ہے کہ اگر چاندی سونے کے ڈھیر اسکے پاس امانت رکھائے تو وہ (مانگنے کے ساتھ ہی) ادا کردے[13] اور کوئی ان میں ایسا ہے کہ اگر ایک اشرفی اسکے پاس امانت رکھا ؤ تو پھر تجھ کو نہ دے مگر جب سدا اسکے سر پر کھڑا رہے[14] یہ (بے ایمانی) اسلیے (کرتے ہیں) وہ (صاف صاف) کہتے ہیں کہ جاہلوں[15] کا مال مارلیں تو ہمپر کوئی گناہ نہ ہوگا اور جان بوجھکر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں کیوں نہیں (انپر ضرور گناہ ہے) جو شخص اپنا اقرار

---

[1] بنو قریظہ اور بنو نضیر کے یہودیوں نے معاذ رضہ اور حذیفہ رضہ اور عمار بن یاسر رضہ وغیرہ بعضے صحابہ کو بہکانا چاہا کہ وہ یہودی ہوجاویں تب یہ آیت اتری۔ یعنے انکے بہکانے سے جو لوگ سچے اور پکے مسلمان ہیں بہکنے والے نہیں وہ خود گنہگار ہونگے اور اپنی عاقبت خراب کریں گے ۱۲ [2] جو حضرت محمد صلعم کی خوشخبریاں توریت اور انجیل اور اگلی کتابوں میں آئی ہیں ۱۲ [3] دل میں کہ یہ آیتیں صحیح ہیں اور حضرت محمد وہی نبی ہیں جن کی خوشخبری اگلی کتابوں میں دیگئی تھی ۱۲ [4] یعنے توریت اور انجیل میں تحریف کیوں کرتے ہو اپنی طرف سے کچھ باتیں بڑھاکر اللہ کے کلام میں ملادیتے ہو یا ایمان کے ساتھ کفر کو کیوں ملاتے ہو ۱۲ [5] یعنے قرآن پر مکر اور فریب ۱۲ [6] یہود کے رئیسوں نے ایک منصوبہ گانٹھا اپنے لوگوں سے کہا صبح کو تم جاکر بڑی خوشی سے اسلام کا دین قبول کرلو اور شام ہوتے ہی پھر جاؤ تو جو لوگ پکے مسلمان ہیں وہ بھی یہ حالت دیکھ کر شاید ڈانواں ڈول ہوجاویں اور یہ خیال کریں کہ اسلام کے دین میں ہو نہ ہو کچھ دال میں کالا ہے کہ لوگ اس میں شریک ہوتے ہیں پھر اس قدر جلد گھبرا جاتے اور پھر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہود کے اس منصوبے سے آگاہ کردیا اور انکے مکر سے مسلمانوں کو خبر دیدی ۱۲ [7] کیونکہ سوا تمہارے کوئی ہدایت پر نہیں ہے ۱۲ [8] تو وہ جسکو چاہے ہدایت کرے سو کیا عجب کہ یہود کے سوا اور لوگ ہدایت پر ہوں [9] ایسا نہ ہو کہ دوسرے کسی کو بھی وہ بات حاصل ہو جاوے ۱۲ [10] یعنے جب تم اپنے دین کے سوا اوروں کی بات مانو گے اور انکے دین میں شریک ہوگے تو وہ تم سے وہ علم حاصل کرلیں گے جو آج تک یہودیوں ہی کو تھا اوروں کو نہ تھا ۱۲ [11] تم ہی سے اگلی کتابوں کی باتیں سیکھ لیں گے اور قیامت کے دن تم پر بحث میں غالب ہونگے پروردگار سے عرض کریں گے کہ خود یہودیوں نے ان باتوں کا اقرار کیا تھا ۱۲ [12] اسکو ہدایت دیتا ہے اور علم عطا فرماتا ہے تمہارے مکر سے کیا ہوتا ہے ۱۲ [13] تو تم لوگ یہودی یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہمارے سوا کسی کو علم نہیں حاصل ہونے کا یا ہم اپنے لوگوں کو اسلام لانے سے روک دیں گے تو مسلمانوں کا غلبہ نہ ہوگا ۱۲ [13] جیسے عبداللہ بن سلام رضہ تھے ایک شخص نے انکے پاس بارہ سو اوقیہ سونا امانت رکھا یا تو انہوں نے ادا کردیا ۱۲ [14] اور تقاضے کے لیے اسکا تاکا ہی ہر وقت کرتے تو شاید واپس کرے جیسے فنحاص ایک یہودی تھا ایک اشرفی کسی نے اسکے پاس امانت رکھا ئی وہ مکر گیا ۱۲ [15] عرب کے لوگوں کا جو اہل کتاب نہ تھے ۱۲

ترجمہ	آیت	آیت نمبر	سورة	نمبر
پورا کرے اور شرک اور بدعاملگی سے) پرہیز کرے تو اللہ تعالی پرہیزگاروں سے محبت رکھتا ہے جو لوگ اپنے اقرار کے بدلے جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا اور اپنی قسموں کے بدلے ایک ذرا سا مول لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ انکے سے بات تک نہیں کریگا نہ قیامت کے دن انپر رحمت کی نگاہ ڈالے گا نہ گناہوں سے انکو پاک کرے گا اور انکو تکلیف کا عذاب ہوگا اور کتاب والوں میں ایک فرقہ ہے جو توریت کو زبان مروڑ کر پڑھتا ہے اسلیے کہ تم سمجھو توریت پڑھ رہا ہے اور وہ توریت کی عبارت نہیں ہے اور کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے اترا ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اترا (بلکہ انکا بنایا ہوا ہے) اور جان بوجھکر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں کوئی آدمی اب نہیں کرنیکا کہ اللہ تعالیٰ اسکو کتاب اور حکمت اور پیغمبری سے سرفراز کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بنجاؤ لیکن یوں کہیگا اللہ والے بنجاؤ کیونکہ تم اللہ کی کتاب کو پڑھاتے اور پڑھتے رہے اور یہ وہ کبھی نہیں کہے گا کہ فرشتوں یا پیغمبروں کو تم خدا بنا لو (جیسے نصاریٰ نے بنا لیا) بھلا یہ کوئی بات ہے کہ مسلمان ہو چکنے کے بعد وہ کہے کافر ہو جاؤ	يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝			
کیا اللہ تعالیٰ کے دین (اسلام) کے سوا اور کوئی دین ڈھونڈھتے ہیں (جب تو اقرار سے منحرف ہو رہے ہیں) اور آسمان اور زمین والے خوشی سے یا زور سے سب اسکے تابعدار ہیں اور اسی کیطرف سب کو لوٹنا ہے	اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝	۹	آل عمران	۳
اے پیغمبر کہدے کتاب والو جو کوئی ایمان لا یا (یا لانیکا قصد کرتا ہے) تم جان بوجھکر اسکو اللہ تعالیٰ کی راہ سے کیوں روکتے ہو اس میں عیب نکالتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے (اس کو سب معلوم ہے) مسلمانو اگر تم کتاب والوں میں سے	قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	۱۰	″	۴

ف۱ کہ اس کے سب پیغمبروں پر ایمان لائیں گے ۱۲ ف۲ قسم کہائی تھی کہ جب نبی آخر الزمان ظاہر ہونگے تو انکے شریک ہونگے ۱۲ ف۳ یعنے دنیا کا مال و متاع ۱۲ ف۴ صحیحین میں اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ میرے اور ایک یہودی کی شرکت میں ایک زمین تھی وہ یہودی مکر گیا تو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا گواہ ہیں میں نے عرض کیا گواہ تو نہیں ہیں تب آپ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو قسم کہا کر میرا حق مار لیگا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۵ بلکہ اسکی تراشی ہوئی ہے اینٹھ ہو کر دھوکا دینے کے لیے آواز بنا تا ہے کہ توریت کی عبارت معلوم ہو ۱۲ ف۶ معاذ اللہ اس دغا بازی کا بھی کچھ ٹھکانا ہے۔ ابن عباس رض نے کہا یہ آیت یہود اور نصاریٰ دونوں کے باب میں اتری انہوں نے توریت اور انجیل میں تحریف کر دی اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں وہ مضمون بڑھا دیے جو ان میں نہ تھے ۱۲ ف۷ اللہ کے یہ سب احسان اور سرفرازیاں فراموش کر کے ۱۲ ف۸ یہ آیت یہود کے باب میں اتری وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے آپ کیا چاہتے ہیں ہم آپ کی پرستش کریں جیسے نصاریٰ حضرت عیسے علیہ السلام کی کرتے ہیں آپ نے فرمایا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے اسلیے مجھکو نہیں بھیجا کہ میں اپنے تئیں پجواؤں۔ بعضوں نے کہا یہ آیت نصاریٰ کے باب میں ہے وہ سمجھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ نے خود اپنے تئیں خدا کہا یا اور اپنی پرستش کا حکم کیا ۱۲ ف۹ یعنے خدا پرست یا لوگوں کو تعلیم و تربیت کرنے والے یا عالم باعمل ۱۲ ف۱۰ تو جیسے پہلے تم ایک رہنما و عالم باعمل تھے اب بھی ویسے ہی بنجاؤ ۱۲ ف۱۱ اس سے مراد یہ ہے کہ خدا نے واحد کو ماننے کے بعد وہ کہے کافر ہو جاؤ کیونکہ یہودی پورے مسلمان نہیں ہوئے تھے مگر ایک خدا کو مانتے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تہمت رکھی کہ آپ اپنے تئیں پجوانا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسکا رد کیا کہ نبی کی یہ شان نہیں وہ تو توحید پھیلانے اور شرک مٹانے کے لیے آتے ہیں وہ توحید والوں کو شرک میں کیوں پھنسانے لگے ۱۲ ف۱۲ آسمان والوں سے فرشتے مراد ہیں اور زمین والوں سے مسلمان ایک حدیث میں ہے کہ آسمان میں فرشتوں نے اسکی اطاعت کی اور زمین میں انصار اور عبد القیس نے لوگوں نے خوشی سے اور دوسرے بعضے لوگ تلوار کی ترشی سے مسلمان ہوئے بعضے زور سے قتل یا قید ہونے کے ڈر سے ۱۲۔ باقی دیکھو

اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ یَرُدُّوْکُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ کٰفِرِیْنَ ۝ وَکَیْفَ تَکْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ اٰیٰتُ اللّٰہِ وَفِیْکُمْ رَسُوْلُہٗ ؕ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتٰبِ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ؕ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَکْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَنْ یَّضُرُّوْکُمْ اِلَّآ اَذًی ؕ وَاِنْ یُّقَاتِلُوْکُمْ یُوَلُّوْکُمُ الْاَدْبَارَ ۟ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ ضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الذِّلَّۃُ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰہِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الْمَسْکَنَۃُ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝ لَیْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اُمَّۃٌ قَآئِمَۃٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَھُمْ یَسْجُدُوْنَ ۝ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّکْفَرُوْہُ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ۝	۱۲	آل عمران ۳	۴

کسی گروہ کا کہنا سنوگے تو وہ ایمان لائے پیچھے پھر تم کو کافر بنا دیں گے ؑ اور تم کیوں کر کافر بنوگے حالانکہ اللہ تعالےٰ کی آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور اس کا پیغمبر تم میں موجود ہے (یعنے حضرت محمدؐ) اور جو کوئی اللہ کی پناہ لے (اسکی کتاب اور شریعت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہے) وہ سیدھے رستے پر لگ گیا ؑ اگر (تمہاری طرح) کتاب والے (یہود اور نصاریٰ بھی) ایمان لاتے تو انکے حق میں (اس دنیا کی حکومت اور دولت سے) بہتر ہوتا انہیں تھوڑے تو ایماندار ہیں اور اکثر نافرمان ہیں ؑ وہ (یعنے یہود) ستانے کے سوا کوئی تمہارا بڑا نقصان نہیں کر سکتے ؑ اور اگر تم سے لڑینگے تو بھاگتے ہی بن پڑیگی ؑ اور انکو آیندہ کبھی (فتح نصیب نہ ہوگی) انکی قسمت میں ذلت ہے جہاں دیکھئے ؑ مگر جب اللہ کی پناہ میں آجاتے یا لوگوں کی پناہ میں اور خدا تعالےٰ کے غضب میں پڑ گئے اور محتاجی انکو لگ گئی (یعنے جزیہ دینا پڑا مفلس ہوگئے یا ذلیل وخوار) یہ (سب سزا یہاں) اس وجہ سے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی آیتوں کا انکار کرتے رہے ہیں (جیسے رجم کی آیت کا) اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے رہے ؑ اسوجہ سے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے ؑ سب کتاب والے برابر نہیں ہیں (یعنے سب ایک طرح کے نہیں ہیں) ان میں بعضے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے حکم پر قائم ہیں ؑ اللہ تعالےٰ کی آیتوں کو رات کیوقت پڑھتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں ؑ وہ اللہ تعالےٰ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں کو جلد بجا لاتے ہیں ؑ اور یہی لوگ نیک بخت ہیں (اللہ تعالےٰ کے نزدیک انکا شمار صالحین میں ہے) اور جو نیکی وہ کرینگے ہرگز یہ نہ ہوگا کہ اسکے ثواب سے محروم رہیں گے اور اللہ تعالےٰ پرہیزگاروں کو جانتا ہے ؑ

ف شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اہل کتاب کی شبہوں کا جواب دیکر مسلمانوں کو فرمایا کہ انکی بات مت سنو یہی علاج ہے نہیں تو شبہے سنتے سنتے اپنی راہ سے پھسل جاؤ گے اب بھی ہر مسلمان کو چاہیے کہ شبہے والوں کی بات نہ سنے اس میں دین کی سلامتی ہے اور جھگڑنے سے شبہے بڑھتے ہیں ۱۲ ف یعنے یہودی تو یہ چاہتے ہیں کہ تم کو کافر بنا دیں مگر قرآن تم لوگوں میں اترا رہتا ہے اللہ کے نبی تم میں موجود ہیں ان باتوں کے ساتھ عقل سے بعید ہے کہ تم پھر کافر ہو جاؤ اور اللہ تعالےٰ اور نبی کو چھوڑ کر دشمنوں کی بات مان لو ۱۲ ف یعنے کافر ہیں اللہ تعالےٰ کی شریعت اور اسکے رسول کا انکار کرتے ہیں تھوڑے ایماندار ہیں جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ کہتے ہیں یہود نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بحث کی اور کہا ہم سب امتوں سے افضل ہیں اور ہمارا دین سب دینوں سے بہتر ہے تب یہ آیت اتری ۱۲ ف بڑا نقصان جنگ ہی الا ستانا یہ ہے کہ بیٹھے بیٹھے گالیاں دیں چغل خوری کریں مسلمانوں کے دلوں میں شبہے ڈالیں انپر طعنہ کریں رسول اللہ صلعم پر اعتراض کریں ۱۲ ف یعنے مسلمانوں پر وہ کبھی غالب نہ ہونگے بلکہ ہمیشہ ہر جنگ میں شکست پاویں گے۔ اس آیت میں بڑا معجزہ ہے قرآن شریف کا کہ اللہ تعالےٰ نے جیسے خبر دی تھی ویسا ہی ہوا یہود کو مسلمانوں پر اسکے بعد کبھی کوئی فتح نہیں ہوئی ۱۲ ف یعنے اللہ تعالےٰ نے انکی تقدیر میں ذلت وخواری لکھدی ہے جہاں ہیں مسلمانوں کے ملک میں یا نصاریٰ کی حکومت میں ہر جگہ یہ رعایا ہیں کہیں بادشاہ یا رئیس نہیں ہیں ۱۲ ف اللہ تعالےٰ کی پناہ یہ ہے کہ مسلمان ہو جاویں لوگوں کی پناہ یہ ہے کہ ان سے عہد وپیمان کریں جزیہ دینا قبول کریں ۱۲ ف یعنے انکے باپ دادا نے قتل کیا اور یہ انکو اچھا کہتے ہیں انکے کاموں سے راضی ہیں تو گویا یہ بھی قاتل ہیں ۱۲ ف تو نافرمانی اور گناہ کا یہ اثر ہوا کہ انکے کفر کرنے اور پیغمبروں کو مارنے اور کفر اور پیغمبروں کے قتل کا نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالےٰ کا غضب اترا ذلیل اور محتاج ہو گئے حکومت اور دولت چھن گئی ۱۲ ف یہ سیدھی راہ پر ہیں یا نماز میں کھڑے ہیں ۱۲ ف یعنے تہجد یا عشا کی نماز میں قرآن پڑھتے ہیں اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی آیتیں کو رات کو وقت نماز میں پڑھتے ہیں اور سجدہ یعنے نماز میں ... [illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
۴	آل عمران	۱۹	لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝	البتہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بات سن لی جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں ہم انکی اس بات کو اور پیغمبروں کے ناحق قتل کرنے کو اب لکھ رکھیں گے اور قیامت کے دن سزا میں انکہیں گے جلانے والا عذاب چکھو
″	″	″	اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کہا بیشک اللہ نے ہم سے کہہ رکھا ہے کہ ہم کسی پیغمبر کو نہ مانیں (ربو سچا پیغمبر جانیں) جب تک وہ ایسی نیاز ہمکو دکھلائے جسکو آگ (آسمان سے آکر) کہا جائے (اے پیغمبر انکے جواب میں) کہدو تمہارے پاس تو کئی پیغمبر مجھ سے پہلے کھلی نشانیاں اور یہ نشانی بھی جو تمنے کہی لیکر آئے جیسے حضرت یحییٰ حضرت شعیا وغیرہ پھر اگر تم سچے تھے تو انکو مار کیوں ڈالا۔
″	″	″	وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِھِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَـنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب اللہ نے کتاب والوں سے (انکے پیغمبروں کے ذریعہ سے) عہد لیا کہ تم اس کتاب کو (جو تمکو دیگئی) لوگوں سے صاف صاف بیان کر دینا اور چھپانا نہیں پھر انہوں نے اس عہد کو پیٹھ پیچھے پھینکدیا اور اسکے بدل تھوڑا مول لینے لگے تو کیا ہی برا مول لے رہے ہیں۔
″	″	۲۰	وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝	اور کتاب والوں میں بھی بعضے لوگ ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اسپر جو تمپر اترا (یعنے قرآن پر) اور جو انپر اترا (یعنے تورات اور انجیل پر) اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں اللہ کی آیتوں پر تھوڑا مول نہیں لیتے (انکو چھپاتے نہیں نہ ان میں دنیا کی طمع سے تحریف کرتے ہیں) ان لوگوں کو بیشک پروردگار کے پاس انکا اجر ملیگا بیشک اللہ جلد حساب کرنیوالا ہے
۵	النساء	۷	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ڭ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا	(اے پیغمبر) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب (تورات) کا ایک حصہ دیا گیا تھا وہ (ہدایت کے بدل) گمراہی مول لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی گمراہ ہو جاؤ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے (اس نے بتا دیا تو انسے بچے رہو) اور اللہ تمہارا حامی اور اللہ بس ہے مددگار ہے (یہ دشمن تمہارے) یہودیوں میں سے (یا یہودیوں میں) بعضے لیسے ہیں جو لفظوں کو اپنے مقاموں سے پلٹ

ف۱ جب یہ آیت اتری اللہ تعالیٰ کو کون قرض حسنہ دیتا ہے تو یہود مردود کہنے لگے اللہ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں جب تو ہم سے قرض مانگتا ہے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۲ یعنے دوزخ کا عذاب جو جلانیوالا اور تکلیف دینے والا ہے ۱۲ ف۳ بنی اسرائیل کے بعضے پیغمبروں کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ ان کی امت کے لوگ جو قربانی اور نذر و نیاز اللہ کے لئے کرتے تو وہ میدان میں رکھدیجاتی پھر پیغمبر دعا کرتے اگر آسمان سے آگ اتر کر اس کو جلا دیتی تو یہ سمجھتے کہ نیاز اللہ کی درگاہ میں قبول ہوئی حضرت یحییٰ اور حضرت شعیا کئی پیغمبروں کے وقت میں ایسا ہوا یہودی ہمارے پیغمبر صلعم سے بھی اسی نشانی کے طالب ہوئے اور اللہ پر یہ جھوٹ باندھا کہ اس نے ایسا فرمایا ہے کہ تم کسی نبی کو سو وقت تک نہ ماننا جب تک نشانی دکھا نہ لیتا حالانکہ اللہ نے کہیں ایسا نہیں فرمایا تھا بلکہ ہر ایک نبی کو اپنے وقت کے مناسب جدا جدا معجزے اور نشان دیئے گئے یہ آگ کا اترنا حضرت عیسےٰ نے بھی نہیں دکھلایا ۱۲ ف۴ آسمان سے آگ اتر کر نیاز کو جلا دیتا ۱۲ ف۵ اس دعوی میں کہ جو نبی نشان نیکر آئے ہم اسکو مانیں گے ۱۲ ف۶ یہود اور نصاریٰ ۱۲ ف۷ اس کا کچھ خیال نہ کیا فراغت سے کتاب کو چھپانے لگے اس کے مضمون بدلنے لگے ۱۲ ف۸ دنیا کے ذریعے سے بے حقیقت فائدے کے لئے کتاب میں تحریف کرنے لگے ۱۲ ف۹ حدیث میں ہے کہ جب نجاشی حبش کا بادشاہ مر گیا آپ نے فرمایا اسپر نماز پڑھو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک حبشی غلام پر ہم نماز پڑھیں تب یہ آیت اتری نجاشی گو ظاہر میں نصرانی تھا مگر دل سے مسلمان ہو گیا تھا بہت شوق سے قرآن سنتا تھا [illegible] مسلمانوں کو [illegible] اپنے ملک میں امان دی تھی ۱۲ ف۱۰ آدھے دن میں ساری دنیا کا حساب لے لیگا ۱۲ ف۱۱ یہ خطاب ہے تمام مومنوں کو یعنے خود تو گمراہ ہوتے ہیں تم کو بھی بہکا کر گمراہ کرنا چاہتے ہیں ۱۲ ف۱۲ [illegible] حامی اور مددگار ہے تو تم کو کسی کی دشمنی سے کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا اسی پر بھروسہ کرو اور اسکے سوا کسی کو حامی نہ بناؤ نہ اس سے مدد چاہو ۱۲

النساء ۵ — ۷ — ۸

وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ
وَطَعْنًا فِي الدِّينِ ؕ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا
سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمَ ۙ وَلَٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللَّهُ
بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا
نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ
نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا
أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ؕ
وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ
اللَّهُ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝
انْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ؕ
وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا ۝
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ
يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ
لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ
الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
لَعَنَهُمُ اللَّهُ ؕ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ
تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ۝ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ
مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ
نَقِيرًا ۝ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا
آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ فَقَدْ آتَيْنَا
آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ

دیتے ہیں ف۱ اور زبانوں کو مروڑ کر اور دین پر طعنہ کرنے کو کہتے ہیں ہم نے
سنا اور نہ مانا ف۲ اور سنو تمکو کوئی نہ سنائے ف۳ اور راعنا ف۴ اور اگر وہ ان
لفظوں کے بدل، یوں کہتے ہمنے سنا اور مان لیا (سنا اور نہ مانا
کے بدل)، اور سنو (سنو تمکو کوئی نہ سنائے کے بدل) اور انظرنا (راعنا
کے بدل)، تو یہ انکے حق میں بہتر اور درست ہوتا ف۵ مگر انپر تو کفر کی وجہ
سے اللہ نے پھٹکار کردی ہے وہ ایمان نہیں لانیکے مگر تھوڑا ف۶ اے کتاب
والو (یہودیو) ہمنے جو (قرآن) اتارا اسپر ایمان لاؤ وہ اس کتاب کو سچ
بتاتا ہے جو تمہارے پاس ہے (یعنے توراة کو) اس سے پہلے کہ ہم منہ کو
میٹ کر گدی کیطرح (صاف سپاٹ) کردیں ف۷ یا انپر پھٹکار کریں جیسے ہفتے
والوں پر پھٹکار کی تھی ف۸ اور خدا کا حکم تو ہو کر رہیگا ف۹

(اے پیغمبر) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے تئیں آپ پاک (اور مقدس)
کہتے ہیں (یہ سب غلط ہے) بلکہ اللہ جسکو چاہتا ہے پاک (اور مقدس) کرتا
ہے ف۱۰ اور ایک تاگے برابر بھی انپر ظلم نہ ہوگا (اے پیغمبر) دیکھ اللہ پر کیسا جھوٹ
باندھتے ہیں اور یہی (یعنے یہ جھوٹ) اکیلا گناہ ہونیکے لیے بس کرتا ہے

(اے پیغمبر) کیا تو نے ان لوگوں ف۱۱ کو نہیں دیکھا جنکو (اللہ تعالے کی)
کتاب کا ایک حصہ ملا وہ بت اور شیطان کو ماننے لگے اور کافروں
(مکہ کے مشرکوں) کو کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے تو یہ زیادہ ٹھیک
راہ پر ہیں ف۱۲ انہیں لوگوں پر اللہ نے پھٹکار کی ہے اور جسکو اللہ
پھٹکارے اسکا کوئی مددگار تو نہ پائیگا (جو اسکو عذاب سے بچائے)
بھلا انکے پاس سلطنت کا کوئی حصہ ہے اگر ہو تو لوگوں کو کھجور کی
گٹھلی کے شگاف کے برابر نہ دیں ف۱۳ یا جو اللہ تعالے نے اپنے فضل
سے لوگوں کو دیا ف۱۴ اسپر جلتے ہیں ف۱۵ تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) ہم نے
ابراہیم کی اولاد (داود سلیمان) کو کتاب اور پیغمبری دی تھی
اور ہمنے ان کو بڑی سلطنت بھی دی تھی ف۱۶ پھر ان میں سے ف۱۷

ف۱ یعنے ایک لفظ کو نکال کر اسکی جگہ دوسرا لفظ رکھ دیتے ہیں یہ تحریف لفظی ہے امام شوکانی رح نے کہا کہ توراة میں بعض مقامات میں تحریف لفظی بھی ہوئی ہے جیسے اس مقام میں کہ اللہ تعالے نے ابراہیم کو حکم فرمایا اپنے بڑے اکلوتے بیٹے کو ذبح کر اسحق کو۔ اسحق کا لفظ یہود نے بڑھا دیا ہے پھر اس کی دس دلیلیں بیان کیں ۱۲ ف۲ سنا تو پکار کر کہتے اس کے بعد نہ مانا آہستہ سے کہتے دین پر طعنہ کرنیکو یعنے یہودی یہ کہتے تھے اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو ہمارے دل کی چوری انکو معلوم ہو جاتی لیکن ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالے نے ان کی شرارت اور بدنفسی سے اپنے پیغمبر کو مطلع کر دیا ۱۲ ف۳ تم کو کوئی نہ سنائے اسکے ایک اچھے معنے ہو سکتے ہیں کہ خدا تم کو ایسی حکومت اور طاقت دے کہ تم کو کوئی شخص بری بات نہ سنا سکے لیکن برے معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ خدا کرے تم بہرے ہو جاؤ یا مر جاؤ کوئی تم کو کچھ نہ سنا سکے یہود مردود اس لفظ کو بول کر برے معنے مراد لیتے اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوستے اور ظاہر میں یہ حیلہ کرتے کہ ہماری مراد اچھے معنے ہے ۱۲ ف۴ اسکا بیان سورہ بقرہ کے بارہویں رکوع کی آیت میں گذر چکا ہے ظاہر میں راعنا کا معنے یہ تھا کہ ہماری بات سنو لیکن یہود اسکو ایسا مروڑ کر کہتے راعینا ہو جاتا جو گالی ہے ۱۲ ف۵ انظرنا کے بھی معنے یہی ہیں کہ ہم کو سمجھ لینے دو جلدی نہ کرو پھر اسکو چھوڑ کر راعنا کا لفظ بولنا جس میں گالی نکلتی ہے صریح شرارت ہے ایسی حرکتیں کیا کرتے جو عقلمندوں کے نزدیک نہایت مذموم اور بزدلی اور نامردی کی دلیل ہیں ۱۲ ف۶ یعنے ایک دو حق بات مان گئے یا ایک دو رسول کو باقی سب کتابوں اور پیغمبروں کا انکار کرینگے جیسے یہود کہتے تھے کہ صرف توراة کو وہ بھی ادھوری طرح سے پہچانتے تھے اور انجیل شریف اور قرآن شریف دونوں کا انکار کرتے ۱۲ ف۷ منہ کو میٹنا یہ ہے کہ ناک آنکھ سب خط اسکے میٹ دیں اور وہ گدی کی طرح یکساں ایک پٹرہ ہو جاوے ۱۲ ف۸ اللہ تعالے نے انکو بندر بنا دیا جیسے سورہ بقرہ کے ساتویں رکوع کی آیت میں گذر چکا ہے ہفتہ والوں سے وہی لوگ مراد ہیں جنکو ہفتے کے دن شکار کرنیکی ممانعت ہوئی تھی سورہ اعراف میں بھی انکا مفصل قصہ دیکھنا انشاء اللہ تعالے ف۹ وہ کسی کے روکے رکنے والا نہیں ۱۲ ف۱۰ مراد یہودی لوگ ہیں جو اپنے تئیں اللہ کا بیٹا اور محبوب کہتے تھے ۱۲ ف۱۱ کعب بن اشرف اور اسکے ساتھی یہودی ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

			اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝	کوئی تو اس پر ایمان لایا اور کوئی اس پر ایمان لانے سے رک رہا لوگوں کو روک دیا اسکو دوزخ کی دہکتی آگ بس کرتی ہے
۵	النساء	۱۸	لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝	نہ تمہاری آرزو سے ہو سکتا ہے نہ کتاب والوں (یہود اور نصاریٰ) کی آرزو سے بلکہ جو کوئی برا کام کریگا اسکی سزا پائیگا (مسلمان ہو یا یہودی یا نصرانی) اور اللہ کے سوا نہ اسکو کوئی حمایتی ملے گا نہ مددگار
〃	〃	۱۹	وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝	اور ہمنے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دیگئی تھی اور خود تم کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر کفر کروگے تو (خدا تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں) اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ بے نیاز ہے خوبیوں والا
۶	〃	۲۲	يَسْـَٔــلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	(اے پیغمبر) کتاب والے تجھ سے (یہ نشانی) مانگتے ہیں کہ تو آسمان سے ان پر ایک (آسمانی خط کی لکھی لکھائی) کتاب اتار لائے (تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں) ان لوگوں نے (یعنی انکے باپ دادوں نے) موسیٰ سے اس سے بھی بڑی نشانی چاہی کہنے لگے اللہ کو سامنے لاکر ہم کو دکھلا آخر ان کی شرارت پر بجلی نے انکو آدبوچا پھر ایسی کھلی نشانیاں انکے پاس آ جانے پر بھی وہ بچھڑا لے بیٹھے (اس کو پوجنے لگے) ہمنے اس سے بھی درگذر کی اور موسے کو کھلم کھلا (انپر) غلبہ دیا اور ہمنے انکا قول لینے کے لیے طور پہاڑ کو انپر (یعنی انکے سروں پر) اونچا کیا وہ سائبان کیطرح انپر چھا گیا اور ہمنے انسے کہا کہ (بستی کے) دروازے میں سجدہ کرتے (جھکے جھکے) جاؤ اور ہمنے انسے کہا کہ ہفتہ کے دن زیادتی نکرو (شکار نکرو) اور ہمنے انسے پکا قول لیا تو انہوں نے جو اپنا اقرار توڑا اور اللہ کی آیتوں کا انکار کیا اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا اور کہنے لگے ہمارے دل غلاف چڑھے ہوئے ہیں حالانکہ اللہ نے انکے کفر کی وجہ سے انپر مہر کردی ہے وہ ایمان نہ لائینگے مگر تھوڑے

ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ کے اس ... [illegible] ... یا ابراہیم اور داؤد اور سلیمان ... ف مطلب یہ ہے کہ داؤد اور سلیمان بنی اسرائیل میں سے تھے اور سب بنی اسرائیل ... [illegible] ... ایمان نہیں لائے ... [illegible] ... تم تو بنی اسرائیل میں سے نہیں ہو ... [illegible] ... اپنی قوم کے پیغمبر ... ایمان نہیں لائے ... [illegible] ... اللہ کا قرب حاصل ہونا ۱۲ ... یہود اور نصاریٰ کو ۱۲ ... عذاب اور غصے سے ڈرتے رہو ۱۲ ... [illegible] ... آنحضرت صلعم پر ایمان لانا تو منظور نہ تھا ہر گھڑی شرارت کی راہ سے ... [illegible] ... آسمان پر ... ایک کتاب لیکر آؤ اس میں تمہاری تصدیق لکھی ہو ... [illegible] ... ان کے باپ دادا ... [illegible] ... حضرت موسے ... [illegible] ... قدرت کی ایک بڑی نشانی دیکھ چکے تھے کہ بجلی گر کر مر گئے پھر حضرت موسے کی ... [illegible] ... سورہ بقرہ کے چھٹے رکوع میں گذر چکا ہے ۱۲ ... [illegible] ... آسمان سے ... [illegible] ... اسکا مفصل حال سورہ بقرہ کے ... رکوع میں گذر چکا ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

پارہ	سورۃ	رکوع
٦	النساء	٢٢

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا
عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ
عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ۙ وَأَخْذِهِمُ
الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ
النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ
مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ لَّٰكِنِ الرَّاسِخُونَ
فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ
بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ
وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ
سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

تو یہودیوں کی شرارت کی وجہ سے ہمنے ان پر چند پاکیزہ چیزیں جو
(پہلے) حلال تہیں حرام کردیں اور اسوجہ سے بہی کہ وہ خدا کی
راہ سے (لوگوں کو) بہت روکتے تہے اور ان کے سود
کہانے کی وجہ سے حالانکہ سود کہانا ان کو منع ہوا تہا اور
لوگوں کا مال ناحق کہا جانیکی وجہ سے اور جو ان میں کافر ہیں انکے
لیئے ہمنے تکلیف کا عذاب تیار رکہا ہے لیکن جو انمیں (یہودیوں
میں) پکے عالم ہیں اور ایماندار وہ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو
تجہ پر اتری (قرآن پر) اور اس کتاب پر جو تجہ سے پہلے اتری (توراۃ
اور انجیل وغیرہ پر) اور درستی سے نماز ادا کرنے والے اور زکوۃ
دینے والے اور اللہ اور پچہلے دن پر ایمان لانیوالے یہی وہ
لوگ ہیں جنکو ہم بڑا ثواب دینے والے ہیں

پارہ	سورۃ	رکوع
٦	المائدۃ	٣

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ
اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ
وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنتُم بِرُسُلِي
وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا
حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ ۚ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ فَبِمَا نَقْضِهِم
مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ
قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ ۙ
وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ
تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا

اور اللہ تو (اس سلسلہ) نو تسے پہلے بنی اسرائیل سے اقرار لے چکا
ہے اور ہمنے انمیں بارہ نقیب (سردار) مقرر کیے تہے اور اللہ نے
بنی اسرائیل سے فرمایا میں قسم ہے تمہارے ساتہ ہوں اگر تم نماز کو
درستی سے ادا کروگے اور زکوۃ دیا کروگے اور میرے پیغمبروں پر ایمان
لاؤگے (جو پیغمبر میں بہیجوں) اور انکی عزت کرتے رہوگے اور اللہ کو قرض
حسنہ دیتے رہوگے تو میں ضرور تمہارے گناہ تم سے اتار دونگا (معاف
کردونگا) اور تمکو آخرت میں ان باغوں میں لیجاؤں گا جنکے تلے
نہریں بہ رہی ہیں پہر جو کوئی ایسا (پکا) اقرار کرکے تم میں سے پلٹ جاے
تو وہ سیدہے رستہ سے بہک گیا پہر ان لوگوں نے جو اپنا اقرار توڑا
اسیوجہ سے ہمنے انکو پہٹکار دیا اور انکے دل سخت کر دیئے وہ (توریت
شریف کے) لفظوں کو انکے ٹہکانوں سے بدلدیتے ہیں اور جو
نصیحت انکو کی گئی تہی اسمیں سے ایک حصہ بہلا بیٹہے اور چند آدمیوں
کے سوا ہمیشہ ایک نہ ایک انکی چوری تجہ کو معلوم ہوتی رہیگی

ف مثلاً بہیجنا اور جنے اللہ تو کو ہو کہا دینے کی خواہش ہو ف جن کا بیان سورہ انعام میں آئیگا ۱۲ ف نہ آپ ایمان لاتے نہ اوروں کو ایمان لانے دیتے ۱۲ ف لیکن جو ایمان لے آویں گے ان کو اللہ عذاب
سے بچا دیگا ناحق مال کہا جانا جیسے رشوت جوا دغا و فریب ۱۲ ف یعنے دلیل پر عمل کرنے والے نہ انگلی لکیر کے فقیر ۱۲ ف انہی یہودیوں میں سے یا صحابہ مراد ہیں ۱۲ ف وہ پکے عالم اور ایماندار کیسے عمدہ
لوگ ہیں ۱۲ ف پہلے ان لوگوں کی یہ صفت بیان کی کہ وہ قرآن اور اگلی کتابوں سب پر ایمان لاتے ہیں پہر یہ بیان کیا کہ اللہ اور پچہلے دن پر بہی ایمان لاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی پر ایمان لانا سب سے
مقدم ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ اس آیت میں اور اس سے پہلے کی آیتوں میں یہی ذکر ہو رہا ہے کہ یہود اور نصاری ایک کتاب اور ایک پیغمبر کو مانتے ہیں اور دوسرے کو نہیں انکی تو تمام کتابوں پر ایمان لانا ہی مقصود
ہے آیت کا ابن مسعود نے یوں پڑہا ہے والمقیمون الصلوۃ تو ترجمہ صاف ہوگا یعنے اور ایماندار تو ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو تجہ پر اتری اور اس کتاب پر جو تجہ سے پہلے اتری اور درستی
سے ادا کرنیوالے نماز کے اور زکوۃ دینے والے اخیر تک اور جن لوگوں نے والمقیمین پڑہا ہے وہ کہتے ہیں یہ بہی فصیح ہے جیسے سیبویہ نے کہا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ایماندار وہ تو
ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو تجہ پر اتری اور اس کتاب پر جو تجہ سے پہلے اتری اور درستی سے نماز ادا کرتے ہیں یعنے نماز کے فرض ہونے پر بہی ایمان رکہتے ہیں ۱۲ ف بنی اسرائیل میں بارہ
خاندان تہے ہر خاندان والوں کے لیئے ایک ایک نقیب مقرر ہوا جو اپنے لوگوں کی طرف سے اس بات کا ضامن تہا کہ وہ اللہ تعالی کی عہد کو پورا کریںگے بعضوں نے کہا حضرت موسی ۴ جب شام
کے قریب پہونچے تو ان بارہ شخصوں کو جن کا ذکر ہوا جاسوس بنا کر کافروں کی پوری خبر لاویں ان لوگوں نے آکر کافروں کی زور و قوت کا حال سب سے کہدیا حالانکہ حضرت موسی ۴ نے ان کو حکم کیا
تہا کہ صرف مجہ سے آکر جو حال ہو وہ بیان کرنا بنی اسرائیل سے نہ کہنا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی اسرائیل ہمت ہار گئے اور حضرت موسی ۴ سے کہنے لگے تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور کافروں سے لڑو
ہم میں تو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے ۱۲ ف یعنے تمہاری مدد کرونگا ۱۲ ف یا انکی مدد کرتے رہوگے ۱۲ ف یعنے نیک کاموں میں پیسہ خرچ کروگے ۱۲ باقی در ضمیمہ

			مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۝ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	تو درگذر کر۔ (بالفعل) انکا قصور معاف کر اور اُنسے در گذر کر کیونکہ اللہ نیکوں سے محبت رکھتا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں انسے (بھی) ہمنے اقرار لیا تھا (جیسے بنی اسرائیل سے لیا تھا) پھر جو نصیحت انکو کی گئی تھی اسکا ایک حصہ وہ (بھی) بھلا بیٹھے آخر (اسکی سزا یہ ہوئی) ہمنے ان میں قیامت تک عداوت اور دشمنی ڈالدی اور آخر (قیامت میں) اللہ انکو جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے رہے بتلا دیگا کتاب والو تمہارے پاس ہمارا رسول (محمدؐ) آیا ہے بہت سی باتیں کتاب (توراۃ اور انجیل) کی جو تم چھپاتے تھے انکو کھولکر بیان کرتا ہے اور بہت سی باتیں چھوڑ بھی دیتا ہے بیشک اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ہے اور قرآن جو بیان کرنیوالا ہے اللہ اُس سے (یعنے اس نور یا کتاب سے) ان لوگوں کو جو اسکی رضی پر چلتے ہیں (دوزخ سے) بچاؤ کی راہیں دکھلاتا ہے اور اندھیری (کفر) سے انکو نکالکر اپنے حکم سے اُجالے (اسلام) میں لاتا ہے اور انکو (شریعت کا) سیدھا رستہ بتلاتا ہے۔
٦	المآئدہ	٣	وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ ... لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں ہم خدا تعالےٰ کے بیٹے اور اس کے چہیتے (پیارے) ہیں (اے پیغمبر) کہدے پھر تمہارے گناہوں کے بدلے تمکو عذاب کیوں کرتا ہے تم نہ بیٹے ہو نہ چہیتے جو آدمی اُس نے پیدا کیے ہیں انہی میں سے تم بھی آدمی ہو وہ جسکو چاہے بخشدے جسکو چاہے عذاب دے
٦	٥	٣	يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ؗ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	کتاب والو ہمارا رسول (محمدؐ) تمہارے پاس اسوقت آیا جب رسولوں کا توڑا پڑ گیا تھا وہ (دین کی باتیں) تم سے بیان کرتا ہے ایسا نہ ہو تم کہنے لگو ہمارے پاس تو کوئی خوشخبری سنانیوالا نہیں آیا نہ ڈرانیوالا لو اب تو تمہارے پاس خوشخبری سنانیوالا اور ڈرانے والا آچکا اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے

ف اسلیئے کہ جہاد کا حکم نہیں ہوا پھر جہاد کی آیت سے یہ منسوخ ہوگئی ۱۲ ف جو قصور معاف کردیتے ہیں ۱۲ ف حقیقت میں وہ نصاریٰ نہیں ہیں اپنے دین کو بدل ڈالا ہے ۱۲ ف آپس میں یعنے انہیں اور یہود میں ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کا فرمانا سچ ہوا نصاریٰ اور یہود میں تو اب تک عداوت اور دشمنی چلی جاتی ہے یہانتک کہ یہود نصاریٰ کے ملکوں سے بھاگ کر مسلمانوں کے زیر سایہ پناہ لیتے ہیں اور خود نصاریٰ میں بھی کئی فرقے ہوگئے اور ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے ہیں مگر اس زمانہ میں نصاریٰ نے ایک عقلمندی اختیار کرلی ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہوجاتے ہیں یا اللہ مسلمانوں کی بھی ایسی سمجھ اسطرح کھولدے کہ وہ نصاریٰ اور مشرکین کے مقابلہ میں سب ملکر ایک رہیں آمین یا ارحم الراحمین ۱۲ ف یعنے حضرت محمدؐ یا دین اسلام ۱۲ ف جس میں افراط ہے نہ تفریط ۱۲ ف کیونکہ کوئی اپنے پیارے کو عذاب نہیں کرتا نہ باپ اپنے بیٹے کو ۱۲ ف یعنے مدت سے کوئی رسول ہمنے نہیں بھیجا تھا حضرت عیسےٰؑ کو چھ سو برس گذر چکے تھے ان کے اور حضرت محمدؐ کے درمیان کوئی رسول نہیں آیا ابن عباسؓ نے کہا حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ میں انیس سو برس کا فاصلہ تھا لیکن رسولوں کا توڑا نہیں ہوا تھا ایک ہزار رسول بنی اسرائیل میں حضرت موسےٰؑ کے بعد آئے ۱۲ ف یا اسلیئے کہ تم یہ نہ کہو ۱۲ ف یعنے حضرت محمدؐ اب تمہارا کوئی عذر خدا کے پاس باقی نہیں رہا ۱۲ ....
.... ف جیسے رجم کی آیت ہفتہ والوں کا قصہ جو بندر ہوگئے تھے ۱۲ ف جسکو تم نے چھپایا تھا اور اسکے بیان کی ضرورت نہیں پاتا یا بہت سے قصور تمہارے معاف کردیتا ہے ۱۲ ف یعنے دین کے احکام صاف صاف کھولکر بیان کرتا ہے ۱۲

٦	المائدۃ ٥	٤	وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝	اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اللہ نے جو تم پر احسان کیا اسکو یاد کرو اس نے تم میں کئی نبی پیدا کیے اور تم کو غلامی سے بادشاہ بنا دیا اور تم کو وہ دیا جو دنیا جہان میں کسی کو نہیں دیا اے میری قوم پاک زمین (شام کے ملک یا بیت المقدس یا کوہ طور) میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے لکھدی ہے اور پیٹھ موڑ کر مت پھرو پھر اُلٹے نقصان میں آجاؤ گے وہ کہنے لگے اے موسیٰ وہاں تو بڑے زبردست سخت لوگ رہتے ہیں (یعنے لنبے چوڑے بڑی تن و توش کے) اور ہم تو ہرگز وہاں جانیوالے نہیں جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو بیشک ہم داخل ہونگے دو آدمی جو خدا تعالےٰ سے ڈرتے تھے (یوشع اور کالب) اور خدا تعالیٰ نے ان پر فضل کیا تھا کہنے لگے ایکبارگی حملہ کرکے انکے دروازے میں گھس پڑو جہاں تم دروازے کے اندر گھس گئے پھر تم ہی غالب ہو گے اور اگر تم کو ایمان ہے تو اللہ پر بھروسا رکھو وہ کہنے لگے اے موسیٰ ہم تو ہرگز وہاں نہیں جانیکے جب تک وہ لوگ (عمالقہ) وہاں ہیں تو ایسا کرو تم جاؤ اور تمہارا پروردگار دونو لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے موسیٰ نے دعا کی پروردگار میرا زور اپنی جان پر چلتا ہے یا اپنے بھائی (ہارون) پر تو ہمارا ساتھ اس نافرمان قوم سے چھڑا دے پروردگار نے فرمایا اچھا انکی سزا یہ ہے چالیس برس تک اس ملک میں (بیت المقدس میں) جانا انکو نصیب نہ ہوگا جنگل میں حیران پھرتے رہیں گے کسی طرف رستہ نہ ملیگا، تو ایسے نافرمان لوگوں کا رنج مت کر
”	”	٥	مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا	اسی وجہ سے ہمنے بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا کہ جو کوئی بیخون کیے یا ملک میں بے فساد کیے کسی کو ناحق مار ڈالے اس نے گویا سب آدمیوں کو مار ڈالا اور جس نے ایک کو جلایا

ف١ جن کو حضرت موسےؑ اپنے ساتھ کوہ طور پر لے گئے تھے وہ سب نبی تھے یا اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےؑ کو آیندہ کی خبر کر دی کہ انکے بعد بنی اسرائیل میں لگاتار پیغمبر آتے رہیں گے ایسا ہی ہوا حضرت عیسےٰؑ تک برابر ایک کے بعد ایک بلکہ دو دو تین تین پیغمبر ایک ساتھ ہی بنی اسرائیل میں آتے رہے اگرچہ اور قوموں میں بھی اللہ تعالےٰ نے پیغمبر بھیجے مگر بنی اسرائیل میں بہت بھیجے ۱۲ ف٢ فرعون کے وقت میں جب بنی اسرائیل مصر میں تھے بڑی ذلت اور خواری سے عمر بسر کرتے اور غلاموں کیطرح فرعون کی قوم یعنے قبطیوں کی خدمتگاری بجالاتے ۱۲ ف٣ سمندر پھٹنا من و سلوی اترنا تمہارے دشمنوں کو دم بھر میں تباہ کر دینا ۱۲ ف٤ یعنے وہاں کی حکومت تمہاری قسمت میں لکھی ہے ۱۲ ف٥ یعنے دشمنوں کے مقابلہ سے ڈر کر مت لوٹو پھر کہا نو ۱۲ ف٦ دنیا اور آخرت دونو برباد کرو ہوا یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ جب اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں آکر رہے تھے تو اللہ تعالےٰ نے انکو بشارت دی تھی کہ اس ملک میں تیری اولاد بہت پھیلاؤنگا اور یہاں کی حکومت انہیں کو دونگا جب بنی اسرائیل فرعون سے رہائی پاکر مصر سے چلے ۱۲ ف٧ ابن جریر رحمہ نے روایت کیا ابن عباس رضہ سے اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےؑ کو حکم دیا کہ ان زبردست لوگوں کے ملک میں داخل ہو وہ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر چلے اریحا شہر کے قریب اترے پہلے انہوں نے بارہ جاسوس بھیجے وہ ان کا زور اور قوت دیکھکر آئے حضرت موسےؑ نے فرمایا یہ حال کسی سے نہ کہنا مگر انہوں نے اپنے عزیزوں سے کہنا شروع کیا صرف دو شخصوں یعنے یوشع اور کالب نے یہ حال پوشیدہ رکھا اللہ تعالےٰ نے انہی دو شخصوں کا ذکر آگے کی آیت میں کیا ۱۲ ف٨ ان کو ایمان دیا تھا یا رعب چھپانے کی توفیق دی تھی ۱۲ ف٩ اور کہیں نکلنے کا رستہ نہ دیکھ کر گھیر لو آخر مجبور ہو کر خود بخود شہر چھوڑ دینے پر راضی ہو جاویں گے ۱۲ ف١٠ وہ کون خدا کو زور آور و زبردست غالب کرتا ہے ۱۲ ف١١ آنحضرتؐ جب مدینہ میں تشریف لائے تو انصار نے یہ قرار کیا تھا کہ اگر کوئی دشمن مدینہ پر چڑھ کر آئے گا تو ہم آپ کے ساتھ ہو کر اس سے لڑیں گے پھر بدر کی لڑائی ٹھہری جو مدینہ سے کئی منزل کے فاصلہ پر ہوئی آنحضرتؐ کو تردد ہوا کہ دیکھئے انصار ساتھ [illegible] جب آپ کا تردد دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے ساتھ ہیں [illegible] ہم حضرت موسےؑ کی قوم کی طرح نہیں ہیں جنہوں نے کہا تھا تم اور تمہارا پروردگار دونوں جا کر لڑو ہم یہیں بیٹھے تماشا دیکھیں گے [illegible] ۱۲

المائدہ ۹

وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝ وَاِذَا جَاۗءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ

تو گویا سب آدمیوں کو جلا یا فٓ اور البتہ ہمارے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے اس پر بھی ان میں بہتیرے حد سے بڑھے ہوئے ہیں فٓ

(اے پیغمبرؐ) کہدی کتاب والو تم ہم میں کچھ نہیں مگر یہی عیب نکالتے ہو نا کہ ہم اللہ پر اور جو ہم پر اترا اسپر (یعنے قرآن مجید پر) اور جو ہم سے پہلے اترا اسپر ایمان لائے فٓ اور یہی کہ تم میں اکثر فاسق (نافرمان) ہیں فٓ (اے پیغمبرؐ) کہدی ہیں تم کو وہ دین والے بتلاؤں جنکو اللہ تعالی کے پاس سے برا بدلہ ملنے والا ہے جنپر اللہ نے لعنت کی فٓ اور اپنا غصے ہوا اور ان میں سے کتنوں کو بندر اور سور بنا دیا فٓ اور جنہوں نے شیطان (کہ پڑے) کو پوجا یہی لوگ درجے میں بدتر ہیں اور سیدھی راہ سے بہت بھٹکے ہوئے اور یہ لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ جب آئے تھے سوقت بھی کافر تھے اور جب گئے اسوقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپائے ہوئے تھے فٓ اور (اے پیغمبرؐ) تو انہیں سے بہتیروں کو دیکھتا ہے وہ جھوٹ بولنے (یا شرک کرنے) اور ظلم اور زیادتی کرنے اور حرام مال کھا جانے پر دوڑے پڑتے ہیں بیشک بری کام کرتے رہے انکو مشائخ اور مولوی جھوٹ بولنے اور حرام کا مال کھانے سے انکو منع کیوں نہیں کرتے بیشک برا کرتے رہے فٓ اور یہودی کہتے ہیں اللہ کا ہاتھ (اندنون) تنگ ہو انہیں کے ہاتھ تنگ ہیں فٓ اور وہ ایسا بے ادبی کا کلمہ کہنے پر پھٹکارے گئے نہیں اسکے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جسطرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے (اے پیغمبرؐ) جو تیرے پروردگار کی طرف سے تجھ پر اترا ہے (یعنے

ف جلانے سے یہ غرض ہے کہ کسی کا ناحق خون نہیں کیا ۱۲ ف یعنے بنی اسرائیل کے پاس ۱۲ ف لوگوں پر ظلم اور دست درازی کرتے ہیں ناحق خون کرتے ہیں کھلے کھلے معجزے دیکھ کر بھی اللہ سے نہیں ڈرتے پیغمبروں کو قتل کرتے ہیں ایمان والوں کو ستاتے ہیں ۱۲ ف یعنے توریت اور انجیل اور زبور اور اگلی کتابوں پر ۱۲ ف اور سب پیغمبروں کو اور کتابوں کو سچا سمجھتے ہیں ف اور ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں یہ کلام طنز کے طور پر ہے جیسے کہتے ہیں اون میں عیب ہے تو یہی ہے کہ وہ سچ بات کہتے ہیں۔ یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تم کن کن پیغمبروں پر ایمان لاتے ہو آپ نے سورہ بقرہ کے سولہویں رکوع کی آیت قولوا آمنا الآیہ اور سورۂ آل عمران کے نویں رکوع کی آیت قل آمنا کے موافق یہ فرمایا کہ ہم اللہ پر اور جو ہم پر اترا اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور انکی اولاد پر اترا اور جو موسےؑ اور عیسےؑ اور دوسرے پیغمبروں کو پروردگار کیطرف سے دیا گیا سب پر ایمان لاتے ہیں یہودیوں نے جب عیسےؑ کا نام سنا تو کہنے لگے خدا کی قسم تمہارے دین سے بدتر کوئی دین نہیں ہے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف یا وہ دین بتلاؤں جس کا بدلہ اللہ کے پاس اس دین سے جسکو تم برا سمجھتے ہو بدتر ہے ۱۲ ف یا ان لوگوں کا دین جنپر اللہ نے لعنت کی ۱۲ ف ہفتہ کی بے حرمتی کرنیوالوں کو بندر اور مائدہ والوں کو سور بنا دیا ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ان میں سے کتنوں کو بندر اور سور اور شیطان کا پوجنے والا یا شیطان کا غلام بنا دیا یا شیطان کے پوجنے والے یا شیطان کے غلام بنا دیئے عبد الطاغوت کو جو بیس طرح قاریوں نے پڑھا ہے لیکن مشہور دو قرائتیں ہیں عَبَدَ الطاغوت اور عُبِدَ الطاغوت ابن عباس نے عُبُدَ الطاغوت پڑھا ہے ۱۲ ف وہ اپنے دل میں کفر و نفاق ف جو زبان کو بند کر لیا اور برے کاموں سے منع کرنا چھوڑ دیا ایسے مشائخ اور مولوی گناہ کرنے والوں سے زیادہ پٹیں گے اور آخرت میں خوب مار کھاویں گے ۱۲ ف یہودی لوگ پہلے مالدار اور اچھے حال میں تھے پیغمبر کو ستانے اور قرآن کو جھٹلانے کی نحوست سے آخر قحط آیا محتاج ہو گئے تو معاذ اللہ اللہ تعالےٰ کو بخیل کہنے لگے ۱۲ ف وہ خود بخیل ہیں یا انکے ہاتھ تنگ ہوں بد دعا ہے انکے لیئے ۱۲ باقی درضمیمہ۔

إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم ۚ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ۝

قرآن) وہ ان میں سےبہتیروں کی شرارت اور کفر کو ضرور بڑھاویگا اور ہم نے ان میں قیامت تک بیر اور کینہ ڈالدیا ہے (ان میں کبھی اتفاق نہیں ہوسکتا) جب وہ (مسلمانوں سے) لڑنے کے لیے آگ سلگاتے ہیں امد تعالے اسکو بجھا دیتا ہے اور ملک میں فساد کے لیے دوڑے پھرتے ہیں اور امد تعالے فسادیوں کو نہیں چاہتا اور اگر کتاب والے (قرآن پر) ایمان لاتے اور خدا تعالے سے ڈرتے تو ہم ان کی (اگلی) گناہ اُتار دیتے (معاف کردیتے) اور ضرور ان کو نعمت کے باغوں میں لیجاتے اور اگر وہ توراۃ اور انجیل اور اور کتابوں کو جو ان کے پروردگار کی طرف سے اُن پر اُتریں قائم رکھتے تو (سر کے) اوپر اور پاؤں کے نیچے دونو طرف سے کھاتے ایک گروہ تو ان میں سیدھا ہے اور اکثر ان میں بدکار ہیں

۶	المائدة	۱۰	

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۝ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا

(اے پیغمبر) کہدو کتاب والو جبتک تم توراۃ اور انجیل کو اور جو کتابیں تمہارے پروردگار کی طرف سے اُتریں انکو قائم نہ کروگے (انپر عمل نہ کروگے) اسوقت تک تمہارا دین کچھ بھی نہیں (اے پیغمبر) اور تجھپر جو (قرآن مجید) اُترا تیرے پروردگار کیطرف سے وہ انہیں سے (یعنی اہل کتاب) بہتیروں کی شرارت اور کفر کو بڑھا دیگا تو کافر لوگوں کا رنج نہ کر ہم تو ان بنی اسرائیل سے عہد لے چکے ہیں اور ہمنے انکی طرف کئی رسول بھیجے ہر بار جب کوئی رسول انکے پاس ایسے حکم لیکر آیا جو ان کے دل نہیں چاہتے تھے تو بعضوں کو جھٹلایا اور بعضوں کو مار ڈالا اور سمجھے کہ کوئی بلا نہیں آئیگی تو اندھے اور بہرے ہوگئے پھر امد تعالے نے ان کا قصور معاف کردیا پھر بہتیرے ان میں کے اندھے اور بہرے

۶	۶	۶	

ف۱ یعنی یہود اور نصاریٰ میں سے ۱۲ ف۲ یعنے یہودیوں میں آپس میں ۱۲ ف۳ سامان کرتے ہیں ۱۲ ف۴ ان سب قصور ڈ نیز ہی ۱۲ ف۵ یا گناہوں سے بچتے ۱۲ ف۶ مسلمانوں کو ساتھ ۱۲ ف۷ یعنے بہشت میں ۱۲ ف۸ یعنے انپر عمل کرتے رہتے ان میں تحریف نہ کرتے ۱۲ ف۹ اوپر سے پانی برستا نیچے سے غلہ اور میوہ پیدا ہوتا بلا محنت مشقت انکو روزی ملتی یا بہت روزی ملتی جیسے کہتے ہیں فلانا سر سے پاؤں تک لدا ہے ۱۲ ف۱۰ بیچ کے راہ پر ہے جو آنحضرت صلعم اور قرآن پر ایمان لایا جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ ۱۲ ف۱۱ برے کام کر رہے ہیں جیسے کعب بن اشرف وغیرہ ایک حدیث میں ہے کہ موسے کی امت کے اکہتر گروہ ہونگے اور عیسے کی امت کے بہتر گروہ ہونگے اور میری امت کے تہتر گروہ ہونگے ان میں سے بہتر دوزخی ہونگے اور ایک جنتی لوگوں نے عرض کیا وہ جنتی کون لوگ ہونگے آپ نے فرمایا جماعت جماعت حضرت علی رضہ جب یہ حدیث کو روایت کرتے تو اسکے ساتھ یہ آیت پڑھتے ولو ان اہل الکتاب آمنوا واتقوا اخیر تک ۱۲ ف جن کی قسمت میں امد تعالے نے تباہی رکھی ہے وہ ضرور تباہ ہونگے ۱۲ ف اکہ توحید اور شریعت پر قائم رہنا اور جو نبی آوے اسکو ماننا ۱۲ ف جیسے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کو ف یعنے ہم کیسے ہی گناہ کریں پیغمبروں کو ماریں ہمپر عذاب نہیں اتریگا کیونکہ ہم ... اور چہیتے ہیں یا ہمارے باپ دادا خدا کے پاس سفارش کرکے عذاب نہ آنے دیں گے یا ہم کو بچا لیں گے ۱۲ ف امد تعالے کی کتاب کو خود دیکھتے اور غور کرتے نہ دوسرے کی بات سنتے یہ واقعہ حضرت اشعیا کے وقت میں ہوا یہود نے توریت پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا آخر حضرت اشعیا کو بھی مار ڈالا ۱۲ ف بخت نصر ظالم بادشاہ کی قید سے چھٹ کر آئے قحط دور ہوا ۱۲ ف اگرچہ قرآن شرارت اور کفر کا مٹنے والا ہے مگر جو ہٹ دھرمی کرے اور حسد میں مبتلا ہو جیسے یہود اور نصاریٰ ان کی شرارت اور کفر کو امد نے بڑھا دیا جتنا جتنا قرآن اترتا جاتا تھا وہ اس کا انکار کرتے جاتے تھے تو کفر بڑھتا جاتا تھا قتادہ رح نے کہا یہود نے آنحضرت صلعم اور عربوں کے حسد سے قرآن کا انکار کیا ورنہ وہ خوب جانتے تھے کہ قرآن سچا کلام ہے امد کا اور آنحضرت سچے پیغمبر ہیں ۱۲

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَاۗءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓي اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا

ہو گئے اور اللہ تعالیٰ انکے کاموں کو دیکھ رہا ہے (اے پیغمبر) کہدے کتاب والو ناحق بات کہہ کر اپنے دین میں حد سے مت بڑھو اور ان لوگوں (اپنے باپ دادوں) کے خیال پر نہ چلو جو (تم سے) پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتیروں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے رستہ سے بہک گئے ف۳ بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤدؑ اور عیسےٰؑ کی زبان سے پھٹکار پڑ چکی ہے یہ (پھٹکار) اس لیے (پڑی) کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے بُری بات کر بیٹھتے تو اس سے ایک دوسرے کو منع نہ کرتے تھے بے شک بُرا کام کرتے تھے (اے پیغمبرؐ) تو ان میں سے (اہل کتاب میں سے) بہتیرے ایسے دیکھے گا جو کافروں سے دوستی کرتے ہیں ف۷ انہوں نے اپنے لیے بری طیاری کی ہے وہ کیا جس سے اللہ تعالیٰ ان پر غصے ہوا اور (آخرت میں) ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر وہ اللہ تعالےٰ اور پیغمبر (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لائے ہوتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن بہتیرے ان میں نافرمان ہیں ف۸ (اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو سب لوگوں میں مسلمانوں کا سخت دشمن یہود اور مشرکوں کو پائے گا اور دوستی (کی راہ) میں مسلمانوں سے نزدیک ان لوگوں کو پائیگا جو اپنے تئیں نصارے کہتے ہیں ف۹ اسکی وجہ یہ ہے کہ نصارے میں مولوی اور مشائخ ہیں (یعنے عالم بھی ان میں ہیں اور درویش بھی) اور وہ غرور نہیں کرتے ف۱۰ اور جب (اس کلام کو) سنتے ہیں جو پیغمبر (حضرت محمدؐ) پر اُترا (یعنے قرآن شریف کو) تو دیکھتا ہے حق بات کو پہچان کر ف۱۱

ف۱ اور حضرت زکریاؑ اور یحییٰ علیہ السلام کو مار ڈالا اور حضرت عیسےٰؑ کو مارنے کے پیچھے پڑے ۱۲ ف۲ یہ یہود اور نصارے دونوں کو نصیحت ہے یہود حد سے بڑھ گئے حضرت مسیحؑ کو معاذ اللہ جھوٹا کہنے لگے ان کی پیغمبری سے ہی انکار کرنے لگے نصارے بھی حد سے بڑھ گئے حضرت مسیحؑ کو خدا بنا دیا ۱۲ ف۳ پہلے فرمایا گمراہ ہو چکے پھر فرمایا سیدھے رستہ سے بہک گئے دونوں کا معنے ظاہر میں ایک ہی ہے لیکن بعضوں نے کہا پہلی گمراہی سے یہ مطلب ہے کہ جس بات کو عقل سلیم نہیں مانتی اسکے قائل ہوئے اور دوسرے سے یہ مطلب ہے کہ جس بات سے شریعت نے منع کیا اسکو کرنے لگے ۱۲ ف۴ یعنے زبور اور انجیل میں ان پر لعنت کی گئی ہے بعضوں نے کہا ایلہ کے یہودی بندر ہو گئے حضرت داؤدؑ کے فرمانے سے اور نصارے مائدہ والے سور ہو گئے حضرت عیسےٰؑ کے فرمانے سے ۱۲ ف۵ یعنے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو بالکل انہوں نے چھوڑ دیا تھا جب کوئی قوم ایسا کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب گناہ کرنیوالوں پر اور خاموش رہنے والوں پر یکساں اترتا ہے جیسے ہفتہ کی بےحرمتی بعضوں نے کی تھی بعضے خاموش رہے منع نہ کیا اللہ تعالیٰ نے سب کو بندر بنا دیا ۱۲ ف۶ جو بری بات سے منع نہ کرتے تھے ۱۲ ف۷ جیسے کعب بن اشرف وغیرہ یہودی جو مکہ کے مشرکوں سے دوستی کرتے اور مسلمانوں سے دشمنی کرتے ۱۲ ف۸ یعنے اگر ایمان ہوتا تو کافروں کی دوستی کیوں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کی دوستی منع کیا ہے بعضوں نے کہا پیغمبر سے انکے پیغمبر حضرت موسےٰؑ یا حضرت عیسےٰؑ مراد ہیں یعنے وہ اپنے پیغمبر پر بھی اچھی طرح ایمان نہیں لائے کیونکہ ہر پیغمبر نے مشرکوں کی دوستی سے منع کیا ہے ۱۲ ف۹ ان میں یہودیوں کی طرح سخت دلی اور بے رحمی نہیں ہے ۱۲ ف۱۰ جیسے یہود اور مشرک مغرور ہوتے ہیں سید علامہ نے کہا عموماً نصاری مسلمانوں کے لیے یہود اور مشرکوں سے بہتر ہیں ان میں علم ہے علم ایسی ہی چیز ہے جب کسی قوم میں علم آیا تو غرور اور جہالت میں کمی ہو گئی ۱۲ ف۱۱ اصل میں آنسوں بہتی ہیں آنکھیں نہیں بہتیں لیکن مبالغہ کے طور پر یوں کہتے ہیں کہ آنکھیں بہتی ہیں یعنے بہت روتے ہیں ابن زبیر نے کہا یہ آیت نجاشی اور اسکے لوگوں کے باب میں اتری ۱۲

نمبر	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
			مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۝	اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے اُبل کر بہتی ہیں کہتے ہیں مالک ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمکو گواہوں میں لکھ لے اور ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک پہونچی ہے اسپر (یعنے قرآن پر) ایمان نہ لائیں اور اسبات کی خواہش نہ کریں کہ ہمارا مالک ہمکو نیکبخت لوگوں کے ساتھ داخل کرے ف
۷	الانعام	۲	الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی وہ تو اس پیغمبر کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان پہونچایا وہ ایمان نہ لائیں گے ف
٫٫	٫٫	۱۱	وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوا أَنتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ۝	اور ان لوگوں نے اللہ کو جیسا پہچاننا چاہیے تھا ویسا نہیں پہچانا جب (ضد سے) کہنے لگے اللہ تعالی نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا (اے پیغمبر) کہدے جس کتاب کو موسیٰ لیکر آیا تھا اسمیں لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی اسکو کس نے اتارا تھا تمنے اسکے کئی ورق (الگ الگ) بنا رکھے ہیں جنکو تم بتلاتے ہو اور بہت سے چھپا رکھتے ہو اور تمکو وہ باتیں سکھائی گئیں جنکو نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا (اے پیغمبر) کہدے اللہ ہی نے وہ کتاب اُتاری تھی پھر اُنکو اپنی غلط باتوں میں کھیلنے دے ف
۸	٫٫	۱۸	وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝	اور یہودیوں پر ہمنے ہر ناخون والا جانور حرام کر دیا تھا اور گائے اور بکری کی چربی بھی ان پر حرام کردی تھی مگر جو (چربی) پیٹھ پر لگی ہو یا آنتوں میں یا ہڈی سے مل گئی ہو یہ اُن کی شرارت کی سزا ہمنے ان کو دی تھی اور ہم سچے ہیں ف
٫٫	٫٫	۱۹	ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ۝	پھر ہمنے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی نیک (بندے) پر پورا فضل کرنے کو اور ہر چیز کا پورا بیان کرنے کو اور (لوگوں کو) راہ دکھانے کو اور مہربانی کو اسلیے کہ وہ اپنے مالک سے ملنے پر یقین لائیں
۹	الاعراف	۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸	ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا ۖ فَانظُرْ	پھر اُن (پیغمبروں) کے بعد ہمنے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر فرعون اور اسکی (قوم کے) سرداروں کی طرف بھیجا انہوں نے ان نشانیوں کو

ف یا حق باتوں میں سے کچھ بھی پہچان کر اگر سب پہچانتے تو کتنا روتے ۱۲ ف یعنے حضرت محمدؐ کی امت میں جو اگلی امتوں پر گواہی دیگی یا حضرت محمدؐ کے ماننے والوں میں ۱۲ ف یعنے کیا وجہ ہے ۱۲ ف یعنے مسلمانوں کے ساتھ یا اگلے پیغمبروں اور مومنین کے ساتھ جنت میں ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو کیا ہوا جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک آئی اسپر ایمان نہ لاویں اور پھر یہ توقع رکھیں کہ ہمارا مالک نیکوں کے ساتھ ہم کو بہشت میں لیجاوے یعنے یہ تو دیوانہ پن ہے کہ اللہ اور اسکے کلام پر ایمان نہ لاویں اور بہشت میں جانے کی توقع رکھیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو کیا ہوا ہے جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک آئی اسپر ایمان نہ لاویں حالانکہ ہم یہ آرزو رکھتے ہیں کہ ہمارا مالک ہم کو نیکبختوں کے ساتھ بہشت میں لیجاوے یعنے جب ہم کو نیکوں کے ساتھ بہشت میں جانیکی آرزو ہے تو ہم ضرور اللہ اور اسکے کلام پر ایمان لاویں گے ۱۲ ف یعنے یہود اور نصاریٰ کو ۱۲ ف کیونکہ اگلی کتابوں میں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کی نشانیاں بتلائی تھیں اور اگلے پیغمبروں نے جو آپ کی بشارتیں دی تھیں وہ سب ان کو معلوم ہیں جنمیں انکو پورا یقین ہے کہ وہ پیغمبر یہی ہیں مگر حسد اور عداوت سے آپ کی پیغمبری کی گواہی نہیں دیتے ۱۲ ف ہلاکت میں ڈالا آن حضرتؐ کو نہ مانکر ۱۲ ف نقصان یہ کہ ہر شخص کے لیے دو ٹھکانے بنائے گئے تھے ایک بہشت میں ایک دوزخ میں انہوں نے کفر کر کے اپنا بہشت کا مکان کھو دیا اور دوزخ میں بستر لگایا ۱۲ ف یعنی قریش کے کافروں یا یہودیوں نے ۱۲ ف یا جیسی اس کی بڑائی کرنا چاہیے تھی ویسی نہیں کی ۱۲ ف یعنے نبوت کا انکار کرنے لگے اور اللہ کی قدرت پر خیال نہیں کیا اس کو پورا اختیار ہے کہ جس آدمی پر چاہے وحی اتارے۔ کہتے ہیں یہ آیت قریش کے کافروں میں اتری وہ توریت شریف کو یہودیوں سے سنتے اس کو مانتے اور کہتے اگر ہم پر ایسی کوئی کتاب اترتی تو ہم ان سے زیادہ راہ پر ہوتے بعضوں نے کہا یہود کے باب میں اتری انہوں نے کہا اے محمدؐ کیا اللہ نے تمپر کوئی کتاب اتاری آپ نے فرمایا ہاں یہود کہنے لگے قسم خدا کی اللہ نے آسمان سے کوئی کتاب نہیں اتاری ۱۲ ف خدا نے اور کس نے پھر قرآن اترنے کا انکار کیوں کرتے ہو حالانکہ توریت کا اترنا مانتے ہو اگر یہ آیت قریش کے کافروں میں اتری ہو تو یہ الزام اس طرح سے ہوگا کہ وہ توریت کو یہودیوں سے سنکر مانتے اور یہود ہوں تو صاف الزام ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَقَالَ
مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى
اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ قَالَ اِنْ
كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ
ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ
بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ
فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّرِيْدُ
اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا
تَاْمُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ
فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ۝ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ
سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ وَجَاۗءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا
اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝
قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ قَالُوْا
يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ
نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا
سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ
وَجَاۗءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى
مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ
مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ
وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ

دیا تو اے پیغمبر دیکھ فسادیوں کا کیا انجام ہوا ف۱ اور موسےٰ نے کہا اے
فرعون میں اسکا بھیجا ہوا تیرے پاس آیا ہوں جو ساری جہان کا مالک
ہے اس لائق ہوں کہ میں اللہ تعالےٰ پر کوئی بات نہ کہوں مگر جو سچ
ہے ف۲ میں تمہاری مالک کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لیکر آیا ہوں تو بنی
اسرائیل کو میرے ساتھ کردے ف۳ فرعون نے کہا اگر تو کوئی نشانی
لیکر آیا ہے تو وہ کہاں ہے سچا ہے تو لا موسےٰ ف۴ نے اپنی لکڑی ڈالدی
وہ اسی وقت ایک کھلا اژدہا بن گئی ف۵ اور اپنا ہاتھ نکالا تو دیکھنے
والوں کو اسیوقت (سفید چمکتا ہوا) دکھلائی دیا ف۶ فرعون کی قوم
کے سردار کہنے لگے یہ تو بیشک بڑا پکا جادوگر ہے ف۷ تمہاری ملک سے
تم کو نکالنا چاہتا ہے ف۸ تو اب کیا صلاح دیتے ہو ف۹ سب نے کہا
موسیٰ اور اسکے بھائی کو ابھی رہنے دی ف۱۰ اور بستیوں میں نقیبوں
کو روانہ کرو وہ ف۱۱ ہر ایک پکے (ماہر) جادوگر کو تیرے پاس لے
آئیں اور جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوئے کہنے لگے
اگر ہم (موسےٰ پر) غالب ہوئے تو ہم کو (سرکار سے) انعام
تو ضرور ملیگا ف۱۲ فرعون نے کہا ہاں ہاں اور تم بیشک مصاحبوں
میں شریک ہوگے ف۱۳ جادوگروں نے کہا موسےٰ یا تو تم پہلے
اپنی لکڑی) ڈالو اور یا ہم ف۱۴ (پہلے) ڈالیں موسیٰ ف۱۵ نے کہا تم ہی
ڈالو جب جادوگروں نے ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کردیا
اور انکو ڈرا دیا اور بڑا ف۱۶ جادو لیکر آگئے ف۱۷ اور ہمنے موسیٰ کو وحی
بھیجی تو بھی اپنی لکڑی ڈال (انہوں نے ڈالی) وہ لکڑی اژدہا
بنکر جادوگروں کے سارے سوانگ کو نگلنے لگی آخر جو سچی بات
تھی وہ ٹھہر گئی ف۱۸ اور جادوگروں کا کیا کرایا سب ہوا ہوا ف۱۹ اور
اور فرعون اور اس کے ساتھی اسی جگہ ہارے اور ذلیل
ہوکر (شہر کو) لوٹ گئے اور جادوگروں کو (جیسے) کسی نے

ف۱ سب کے سب ڈوب گئے تباہ ہوگئے دولت اور حکومت خاک میں مل گئی ۱۲ ف۲ کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں اور رسول کا کام یہی ہے کہ بھیجنے والے نے جو فرمایا ہے وہ پہونچا دے اپنی طرف سے کوئی بات نہ بڑھائے ۱۲ ف۳ وہ اپنے قدیمی ملک یعنے شام کے ملک میں چلے جاویں اور تیری قید سے آزاد ہوں ۱۲ ف۴ اژدہا بڑا سانپ اور دوسری آیت میں جان کا لفظ ہے جو چھوٹے سانپ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تن و توش میں تو وہ اژدہے کی مثال تھی اور چالاکی اور تیزی میں چھوٹے باریک سانپ کیطرح ۱۲ ف۵ گریبان میں یا بغل کے نیچے سے ۱۲ ف۶ انکو دیکھ کر چمک سے لوگ گر پڑے حالانکہ حضرت موسےٰ گندمی رنگ تھے ۱۲ ف۷ یعنے اپنے فن کا بڑا ماہر اور بڑا کاریگر یہاں ہے سورۂ شعراء میں یوں ہے کہ فرعون نے یہ کہا اور یہاں یہ ہے کہ اسکی قوم کے سرداروں نے کہا شاید دونوں نے کہا ہو یا فرعون نے پہلے یہ رائے ظاہر کی ہو پھر سرداروں نے بھی اسی کے موافق کہنے لگے یا فرعون کے ایسا کہنے سے سرداروں نے اس کا کلام قبطیوں سے نقل کیا ہو ف۸ یعنے تمہاری سلطنت خود لیا چاہتا ہے ۱۲ ف۹ یہ فرعون کے سرداروں نے تمام قبطیوں سے پوچھا یا یہ فرعون کا کلام ہے اسنے اپنے سرداروں کی رائے لی جیسے بادشاہ کا دستور ہوتا ہے کہ اپنے وزیروں اور امیروں کی رائے لیتا ہے ۱۲ ف۱۰ جب مشورہ ہوچکا تو ۱۲ ف۱۱ یعنے انکا مقدمہ ابھی ڈال رکھ چند روز کیلئے ملتوی کردے یا انکو قید رکھ یا ابھی انکو اسیدوار رکھ یعنے صاف جواب نہ دے ۱۲ ف۱۲ شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور بھیج پرگنوں میں نقیب شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں کیا ہے اور بھیج بیچ شہروں کے اکٹھے کرنیوالے ف۱۳ کیونکہ انکو یقین تھا کہ جب بادشاہ نے بلایا ہے اور اتنا بڑا کام لینا چاہتا ہے تو انعام ضرور سرفراز ہوگا ۱۲ ف۱۴ کلبی نے کہا فرعون نے ان سے یہ وعدہ کیا کہ تم سب دربار یوں سے پہلے میرے پاس آیا کرنا اور سب کے بعد جایا کرنا ۱۲ ف۱۵ پھر موسےٰ اور ہارون ۱۲ بلائے اور جادوگروں سے مقابلہ کر کے ٹھیری مقابلہ کیلئے عید کا دن مقرر ہوا سارے مصر کے لوگوں کو ایک میدان میں دعوت دی گئی اور فرعون بھی مع اپنے سواروں اور جادوگروں اور سازوسامان کو وہاں آیا موسےٰ اور ہارون بھی آئے ۱۲ باقی در ضمیمہ

سٰجِدِينَ ۝ قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ
بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ
مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ
اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ
اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ
لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ
اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۚ
رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝
وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ
مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ
وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ
اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا
فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ
اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ
لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۗ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا
جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ
عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَذَّكَّرُوْنَ ۝ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ

سجدہ میں گر پڑے ف۱ اور بولے ہم ایمان لائے سارے جہان کے مالک پر
جو موسیٰ اور ہارون کا مالک ہے ف۲ فرعون نے کہا تم موسیٰ کے خدا پر
ایمان لائے اور ابھی میں نے تمکو اجازت نہیں دی تھی بیشک یہ ایک منصوبہ
ہے جو تم نے اس شہر میں گانٹھا ہے اسلیے کہ شہر والوں کو (قبطیوں
کو) اس میں سے نکال باہر کرو خیر اب تم کو معلوم ہو جائیگا میں ضرور
تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹواؤں گا پھر تم سب کو سولی
پر چڑھاؤں گا جادوگر کہنے لگے ہم تو بہرحال (ایک دن)
اپنے مالک کے پاس لوٹ جانے والے ہیں اور تو ہمپر قصور
کیا رکھتا ہے یہی نا کہ جب ہمارے پاس ہمارے مالک کی
نشانیاں آگئیں تو ہم ان پر ایمان لائے مالک ہمارے ہمکو صبر
عنایت فرما اور مسلمانی پر (دنیا سے) اُٹھا اور فرعون کی قوم کے
سردار کہنے لگے کیا تو موسیٰ اور اسکی قوم (بنی اسرائیل) کو
یونہی خالی چھوڑ دیگا کہ وہ ملک میں فساد مچاتے پھریں اور موسیٰ
کا گروہ تجھ کو اور تیرے (بنائے ہوئے) بتوں اور خداؤں کو چھوڑ بیٹھے فرعون نے
کہا اب ہم انکے بیٹوں کو مار ڈالیں گے اور انکی عورتوں کو جیتا رہنے
دینگے اور ہم تو ہر طرح سے ان پر غالب ہیں موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا
اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو سارا ملک (یا مصر کا ملک) اللہ کا ہے وہ
اپنے بندوں میں جسکو چاہے دیتا ہے اور آخرت (خاص) پرہیزگاروں
کے لیے ہے وہ کہنے لگے تیرے آنے (پیدا ہونے) سے پہلے بھی
ہم تکلیف میں رہے اور تیرے آئے بعد بھی موسیٰ نے کہا وہ وقت قریب
ہے کہ تمہارا مالک تمہارے دشمن کو تباہ کر دے اور تمکو انکا جانشین
بنائے پھر دیکھے تم کیسے کام کرتے ہو اور ہم نے فرعون کے لوگوں کو
قحطوں اور پیداوار (میوے) کی کمی کی سزا دی اسلیے کہ وہ ہوشیار
ہوں تو جب ان پر کوئی نعمت آتی تو کہتے یہ ہمارا حق ہے

ف۱ یعنے اس طرح بے اختیار ہو کر گر پڑے جیسے کسی نے انکو دفعتہ گرا دیا اللہ تعالیٰ نے انکے دل میں ڈالدیا کہ موسیٰ کا کام جادو نہیں ہے بلکہ اللہ کیطرف سے ہے اور وہ شرمندہ ہو کر گر پڑے ۱۲ ف۲ وہ پیغمبر بنا کر بھیجنے والا ہے ۱۲ ف۳ اور تم مزے سے شہر کے حاکم بنجاؤ ۱۲ ف۴ جو تمہارے لیے ہونا ہے وہ تم کو اب ۱۲ ف۵ بعضوں نے کہا شہر والوں سے بنی اسرائیل مراد ہیں یعنے تمنے یہ منصوبہ اسلیے گانٹھا ہے کہ بنی اسرائیل کو جانے اتھوں سے نکال لیجاؤ ۱۲ ف۶ یعنے ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں ۱۲ ف۷ ہم کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ۱۲ ف۸ یعنے ایک دن موت ضرور آنے کی پھر اگر اسطرح آئی تو کیا پرواہ نہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آخر ہم کو اور تجھکو خدا کے پاس لوٹ جانا ہے تو ہمارا تیرا انصاف وہاں ہو جائیگا اگر تو ہمپر ظلم کریگا تو ضرور وہاں بدلہ پائیگا ۱۲ ف۹ یا تو ہم میں عیب کیا نکالتا ہے یا تو ہم سے کیوں بیر کرتا ہے اسی وجہ تا الخ ۱۲ ف۱۰ یا صبر دے یا صبر ہمپر ڈالدے بہا دے ۱۲ ف۱۱ بات یہ ہے کہ ہر فن والے کو جیسا اس کا فن والا پہچان لیتا ہے دوسرا نہیں پہچان سکتا ہے یہ لوگ جادو کے فن میں بہت کامل تھے انہوں نے جب حضرت موسیٰ کے کام کو دیکھا تو اسیوقت سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کو بھی انکو نیک توفیق دینا منظور تھا ایمان دل میں سما گیا اور ایسا کہ جان تک کی پرواہ نہ کی قتل ہو گئے مگر ایمان پر قائم رہے سبحان اللہ یہ مالک کا دین ہے جسکو چاہے سرفراز فرمائے ابن عباس نے کہا صبح کو یہ جادوگر تھے شام کو شہیدوں میں داخل ہونے بعضے کہتے ہیں کہ فرعون انکو قتل نہ کر سکا اور اللہ تعالیٰ نے انکو بچا دیا ۱۲ ف۱۲ جادوگروں کو تو سزا ملتی مگر ۱۲ ف۱۳ مصر میں دو مذہب کو اللہ اور دو گروہ ایک موسیٰ کے دین پر اور ایک تیرا گروہ ۱۲ ف۱۴ یعنی انکا بندوبست کرینگے ۱۲ ف۱۵ جو پیدا ہوں ۱۲ ف۱۶ یعنے بنی اسرائیل ۱۲ ف۱۷ تکلیف میں ہیں فرعون اور اسکی قوم سے ہمکو سدا تکلیف رہی یہ مطلب ہے کہ تیرے پیغمبر ہونے سے پہلے بھی ہم تکلیف میں ہیں فرعون کے لوگ ان سے محنت کے کام کراتے تھے جیسے مٹی ڈھونا اینٹیں بنانا اور تیرے پیغمبر ہونے کے بعد تو اب اللہ جانے ہو چکی کہ اولاد کے مارنے کی دھمکی دیجاتی ہے ۱۲ ف۱۸ کیوں گھبراتے ہو ۱۲ ف۱۹ اسکا شکر کرتے ہو یا نہیں بدلے کی نافرمانی اور ناشکری کرتے ہو ۱۲ باقی دو صفحہ

قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۭ اَلَآ اِنَّمَا
طٰۗىِٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ
لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ
وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ
مُّفَصَّلٰتٍ ۣ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ
قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
عِنْدَكَ ۚ لَىِٕنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ
لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ
بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ
الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ
اِسْرَاۗءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا
كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا
يَعْرِشُوْنَ ۝ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓي
اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَا

اور اگر انپر کوئی آفت آتی تو مُوسےٰ اور اُنکے ساتھیوں کی
شومی بتاتے سنو اُنکی شومی خدا کی طرف سے ہے لیکن انمیں کے
اکثر لوگ (اصل حال) نہیں جانتے اور (موسےٰ سے) کہنے لگے تو
کوئی سی نشانی ہمارے سامنے لاکر ہمپر جادو چلائے تو بھی ہم
ماننے والے نہیں پھر ہمنے انپر طوفان (بھیجا) اور ٹڈیاں (بھیجیں)
اور جوئیں (بھیجیں) اور مینڈک (بھیجے) اور خون (بھیجا)
کھلی کھلی نشانیاں اسپر بھی وہ اکڑے رہے اور یہ لوگ (بڑے)
شریر لوگ تھے اور جب انپر طاعون آیا کہنے لگے اے موسےٰ
اپنے مالک سے اس وعدے کے آسرے پر جو اُسنے تجھ سے کیا ہے
دعا کر اگر تو ہم سے اس عذاب کو ٹالدے تو ہم ضرور (بالضرور)
تجھپر ایمان لاوینگے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ روانہ کردینگے
پھر جب ہمنے انکا عذاب اُس وقت تک ٹالدیا جہاں تک کہ وہ
پہونچنے والے تھے تو وہ فوراً لگے اپنا اقرار توڑنے آخر ہمنے
ان سے بدلہ لیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلانے اور انکی پروا
نہ کرنے کی سزا میں ہم نے انکو سمندر میں ڈبو دیا اور ہمنے
اُن لوگوں کو جو کمزور گنے جاتے تھے اُس ملک کے پورب
اور پچھم کا مالک بنادیا جس میں ہمنے برکت دی تھی اور
(اے پیغمبر) بنی اسرائیل نے جو صبر کیا تو اللہ تعالیٰ
کا نیک کلمہ اُن پر پورا ہوا اور فرعون اور اُس کی قوم
والے جو جو عمارتیں بنواتے اور باغات چڑھاتے وہ سب
ہم نے غارت کردیے اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر
(بحر قلزم) کے پار اُتارا تو وہ کچھ لوگوں پر سے ہوکر گذرے
جو اپنے بتوں پر جمے بیٹھے تھے بنی اسرائیل نے کہا
اے موسےٰ جیسے ان لوگوں کے پاس بت ہیں ایسا ہی

ف۱ جیسے قحط اور گرانی یا بدہوائی ۱۲ ف۲ کہتے اُن کی نحوست سے یہ آفت ہمپر آئی ۱۲ ف۳ اور بھلائی سب ۱۲ ف۴ کہ خیر و شر سب کا مالک خداوند کریم ہی اُسنے جو تقدیر میں لکھدیا ہے وہ ضرور ہوگا کسی کی نحوست اور شومی سے کیا ہوتا ہے ۱۲ ف۵ ان پانچوں عذابوں کے بعد ۱۲ ف۶ چھٹا عذاب ایک دن میں ستر ہزار آدمی مرگئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جب انپر کوئی عذاب آیا یعنے ان پانچوں عذابوں میں سے کوئی عذاب جنکا بیان اوپر ہوا صحیح حدیث میں ہے کہ طاعون اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا تم سے پہلے ایک امت پر بھیجا گیا تھا تو جس ملک میں طاعون ہو وہاں جاؤ ہی نہیں اور اگر جہاں تم ہو وہاں طاعون آئے تو بھاگو بھی نہیں ۱۲ ف۷ کہ تو جب دعا کریگا تو وہ قبول کریگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس عہدہ کے وسیلے سے جو تجھکو ملا ہے یعنے اپنی پیغمبری کی طفیل سے ۱۲ ف۸ جہاں تک پہونچنا اور زندہ رہنا ان کی تقدیر میں لکھا تھا یعنے ڈوبنے اور ہلاکت کے وقت تک ۱۲ ف۹ ایمان نہ لائے نہ بنی اسرائیل کو چھوڑا ۱۲ ف۱۰ یعنے بنی اسرائیل کو جو فرعون کے زمانہ میں بالکل ناتوان اور غریب تھے ۱۲ ف۱۱ یعنے بڑا آباد اور زرخیز ملک تھا مراد شام اور مصر کا ملک ہے جسکے بنی اسرائیل فرعون کی ہلاکت کے بعد مالک ہوگئے بعضوں نے کہا ساری دنیا مراد ہے کیونکہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی سلطنت تمام دنیا میں پھیل گئی تھی اور وہ بنی اسرائیل ہی میں سے تھے ۱۲ ف۱۲ فرعون کے ظلم پر ۱۲ ف۱۳ یعنے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا کہ میں کمزوروں پر احسان کروں اور ان کو حکومت دینا چاہتا ہوں ۱۲ ف۱۴ چھتیں اور چھپر اونچے ۱۲ ف۱۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور فرعون اور اس کی قوم والے جو اونچے محل اٹھواتے تھے وہ سب ہم نے تباہ اور برباد کردیے ۱۲ ف۱۶ عاشورہ کے دن حضرت موسےٰ نے اُس دن کا روزہ رکھا ۱۲ ف۱۷ ان کا یہ حال [illegible] نہیں جتا بت انہوں نے بنا رکھے تھے اور یہ لوگ لخم اور جذام کے قبیلے کے تھے جو سمندر کے کنارے آباد تھے ۱۲

إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۚ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ
اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝
وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ
سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ
نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِيْمٌ ۝ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً
وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ
لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ
اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا
وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ
قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ
اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى
رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ
فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّيْ
اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ
فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَ
كَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا
بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا
بِاَحْسَنِهَا ۭ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

ایک بت ہمارے لئے بھی بنا دو موسےٰ نے کہا تم تو جاہل ہو بیشک یہ لوگ جس
دین پر ہیں وہ تباہ ہونیوالا ہے اور جو کام یہ لوگ کر رہے ہیں وہ بھی لغو
ہے موسےٰ نے کہا کیا میں خدا کے سوا تمہارے لئے اور کوئی معبود ڈھونڈ
نکالوں اور اسی نے تمکو ساری جہان پر بزرگی دی اور جب ہم نے
تمکو فرعون کے لوگوں سے چھوڑایا وہ تم کو سخت تکلیف دیتے تھے تمہارے
بیٹوں کو تو (چن چن کر) مار ڈالتے اور تمہاری عورتوں کو جیتا چھوڑ
دیتے اور اسمیں تمہارے مالک کا تمپر بڑا احسان ہوا اور ہمنے موسےٰ
سے تیس رات کا وعدہ کیا اور دس راتوں سے اس وعدے کو پورا
کیا تو موسےٰ کے مالک کا وعدہ چالیس رات کا پورا ہو گیا۔ اور موسےٰ نے
اپنے بھائی ہارون سے کہہ گیا تو میری قوم میں میرا خلیفہ (قائم مقام)
رہ اور اچھی طرح کام چلا اور فسادیوں کے رستے پر مت چل اور
جب موسےٰ ہمارے وقت پر (کوہ طور پر) آیا اور موسےٰ کے
مالک نے اس سے باتیں کیں تو موسےٰ نے کہا مالک میرے (اپنے
تئیں) مجھکو دکھا میں تجھکو (ایک نظر) دیکھوں مالک نے
فرمایا تو مجھکو ہرگز نہ دیکھ سکیگا لیکن اس پہاڑ کیطرف دیکھ اگر وہ
اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو تو بھی مجھکو آئندہ دیکھ سکیگا پھر جب موسےٰ کے مالک نے
پہاڑ پر تجلی کی تو اسکو چکنا چور کر دیا اور موسےٰ بیہوش گر پڑا جب ہوش
میں آیا تو کہنے لگا تو پاک ہے میں تیری درگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں
سب سے پہلے یقین لاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسےٰ میں نے تجھکو اپنی
پیغمبری اور (بیواسطہ) ہمکلامی سے لوگوں پر بزرگی دی تو جو میں نے تجھکو دیا
وہ لے لے اور (خدا کا) شکر کرتا رہ اور ہمنے تختیوں میں موسےٰ کیلئے ہر قسم
کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھدی تھی تو ان تختیوں کو زور سے سنبھال
اور اپنی قوم سے کہدے انمیں جو اچھی باتیں ہیں انپر عمل کریں (اور یہ بھی
کہدے) کہ میں تم کو اب نافرمان لوگوں کا ٹھکانا دکھاتا ہوں

ف بنی اسرائیل تو موحد تھے اور برسوں سے حضرت موسےٰ کی صحبت اٹھا چکے تھے انہوں نے جو یہ خواہش کی کہ ایک بت ہم کو بھی بنوا دے اس سے یہ غرض نہ تھی کہ وہ شرک کریں گے بلکہ انکا یہ مطلب تھا کہ اس کے ذریعہ سے یا اسکو سامنے رکھکر اللہ تعالیٰ کا دھیان کرینگے جیسے اس زمانہ کے اکثر بت پرست جو ذرا علم رکھتے ہیں یہی کہتے ہیں کہ ہم پوجا تو اللہ تعالیٰ ہی کا کرتے ہیں مگر انسانی طبیعت کا خاصہ یہ ہے کہ وہ ایک محسوس چیز پر زیادہ مائل رہتی ہے اس لئے بت کو سامنے رکھکر خدا کا دھیان کرتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لڑائی میں تشریف لیگئے وہاں مسلمانوں نے ایک بیری کا درخت دیکھا اور آنحضرت سے خواہش کی کہ جیسے کافروں نے ایک درخت مقرر کیا ہے جسکو وہ ذات انواط کہتے اور اسپر اپنے ہتھیار لٹکاتے اور اس کے گرد جمع رہتے ہمارے لئے بھی آپ ایک درخت کو ذات انواط مقرر فرما دیجئے آپ نے فرمایا اللہ اکبر یہ تو وہی مثال ہوئی جیسے بنی اسرائیل نے موسےٰ سے کہا تھا ہم کو بھی ایک بت بنوا دے جیسے ان لوگوں کے بت ہیں قسم اللہ کی تم بھی اگلی امتوں کی راہوں پر چلوگے دوسری روایت میں ہے برابر برابر یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کی سوراخ میں گھسے ہیں تو تم بھی گھسو گے ف اللہ تعالیٰ [illegible] بنی اسرائیل [illegible] وقت پہاڑ کو جاتے وقت [illegible] میں پہل اور محبت کے ساتھ [illegible] مقرر کئے [illegible] جلّ شانہٗ نے حضرت موسےٰ سے کلام کیا [illegible] اپنی عادت کے موافق اس آیت کی بھی تاویل کی [illegible] کلام [illegible] [illegible]

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ
فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ وَاِنْ يَّرَوْا
كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا
سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ
وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ
سَبِيْلًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۭ
هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ
حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۭ
اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ
سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝
وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ
قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا
وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝
وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ
اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ
بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى
الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ
اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ
اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ڮ
فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ

جو لوگ ناحق زمین میں اکڑتے پھرتے ہیں انکو میں اپنی آیتوں
سے پھیر دونگا ف۱ اور اگر وہ (دنیا جہان کے) سب معجزے دیکھیں
تو بھی انپر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کا رستہ دیکھہ پائیں تو
اسپر نہ چلیں اور اگر گمراہی کا رستہ دیکھہ پائیں تو اسپر چلنے لگیں
ف۲ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور انکی
کچھہ پرواہ نہ کی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت
کا دن آنے کو جھٹلایا انکا کیا کرایا سب اکارت ہوا انکو وہی
بدلہ ملیگا جیسے کام کرتے تھے ف۳ اور موسےؑ کی قوم نے انکے پیچھے
اپنے زیوروں کا (گلاکر) ایک بچھڑا بنا لیا ایک بدن ف۴ آواز بھی
گاے کی ف۵ ان لوگوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ نہ تو وہ ان سے
بات کرتا ہے نہ انکو سیدھا رستہ بتا سکتا ہے ف۶ یہ لوگ صریح
ظلم ف۷ کر کے بچھڑا لے بیٹھے ف۸ اور جب (انکے منہ) ہاتھوں پر آن پڑے
اور سمجھہ گئے کہ انہوں نے غلطی کی تو کہنے لگے اگر ہمارا مالک
ہمپر رحم نہ کریگا اور (ہمارے گناہ) نہ بخشے گا تو بے شک ہم تباہ
ہو جائیں گے اور جب موسے ف۹ یہ خبر سنکر غصہ میں بھرا ہوا پیچ
کرتا ہوا اپنی قوم کی طرف لوٹا تو کہنے لگا تم نے میرے پیچھے
یہ کیا بری حرکت کی کیا تم اپنے مالک کے وعدے سے بھی شتابی
کر بیٹھے ف۱۰ اور تختیاں ف۱۱ ڈال دیں ف۱۲ اور اپنے بھائی (ہارونؑ)
کا سر پکڑ کر کھینچنے لگا ف۱۳ ہارونؑ کہنے لگا اے میری
ماں جاے بھائی ان لوگوں نے مجھہ کو کمزور سمجھا
اور قریب تھا کہ مجھہ کو مار ڈالیں ف۱۴ تو دشمنوں
کو مجھہ پر مت ہنسا اور ان گناہ
گاروں کے ساتھہ مجھہ کو مت سان ف۱۵
ف۱۶ موسے نے کہا مالک میرے

ف۱ اپنی قدرت کی نشانیوں سے ۱۲ ف۲ یعنے وہ قرآن کو اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھہ نہ سکینگے یا میری قدرت کی نشانیوں میں غور کرنیکی انکو توفیق نہ ہوگی انکے دل ادہر سے پھیر دونگا ۱۲ ف۳ ایسے دل پھیر دونگا ۱۲ ف۴ دل انکا پھیر نا ۱۲ ف۵ جو انکے کاموں کا بدلہ ہے ۱۲ ف۶ یعنے کفر کیحالت میں اگر کوئی نیک کام بھی کیے شلاً خیرات وغیرہ اور خاتمہ کفر پر ہوا تو وہ سب کام اکارت گئے صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اگر کافر مسلمان ہو جاوے تو کفر کے وقت کی نیکیاں بھی اسکی قائم رہیں گی ۱۲ ف۷ موسےؑ تو طور پہاڑ پر گئے ہوئے تھے ۱۲ ف۸ بچھڑے کا بدن ہوتا ہے گوشت اور خون کا ۱۲ ف۹ بنی اسرائیل کی عورتوں نے مصر سے بھاگتے وقت قبطیوں کا زیور مانگ لیا تھا وہ انہی کے پاس ہا قبطی تو سب تباہ ہو گئے ۱۲ ف۱۰ یعنے بچھڑا خدا کیسے ہو سکتا ہے بالفرض اس بچھڑے میں جان بھی ہو اور گاے کی سی آواز بھی کرے تو جیسے اور سچ موچ کے گائیں اور بچھڑے ہیں وہ بھی اسیطرح ایک جانور ہوگا خدا ہونے کے لئے تو بڑے بڑے کمالات لازم ہیں بھلا کسے کم اتنا تو ہو کہ خدا بات کرے کسی کو سیدھی راہ دکھاوے ۱۲ ف۱۱ اور بے انصافی ۱۲ ف۱۲ اگر انصاف کرتے تو کبھی بچھڑے کو خدا نہ بناتے انہوں نے بڑا ظلم کیا ظلم یہی ہے کہ کسی چیز کو بے موقع رکھنا اس سے زیادہ کونسا ظالم ہوگا کہ ایک ذلیل جانور کو خدا کی جگہ پر رکھے اور اپنے اصلی مالک کو جس میں سب طرح کی قدرت ہے اور صدہا اس کے احسان ہیں اسکو بھول جاوے ۱۲ ف۱۳ اسیدھی راہ سے بہک گئے ۱۲ ف۱۴ چالیس راتیں ہی پوری نہ ہونے دیں ۱۲ ف۱۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا تم نے اتنی جلدی اپنے مالک کا غضب حاصل کر لیا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ کیا تم نے اتنی جلدی بچھڑا پوجنے لگے تمہارے مالک کا حکم آنے سے پہلے ۱۲ ف۱۶ مارے غصے کے ایک طرف ۱۲ ف۱۷ ابن عباسؓ نے کہا ٹوٹ گئیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اٹھا لیا اور ایک حصہ رہ گیا مجاہد نے کہا اس میں جتنی آیندہ کی خبریں تھیں وہ سب اٹھ گئیں اور نصیحت اور حکم باقی رہ گئے ابن جریر نے کہا تو تختیوں میں سے دو اٹھ گئیں اور سات رہ گئیں ۱۲ ف۱۸ یعنے انکے بال اور ڈاڑھی کو ۱۲ ف۱۹ غصے سے دیکھ کر موسےؑ نے ہارونؑ کی ذلت چاہی کیونکہ ہارونؑ بڑے بھائی تھے ۱۲ ۔ باقی در ضمیمہ ۱۲

اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ۝ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ۝ وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ۝

مجھ کو اور میرے بھائی کو بخش دے[ف۱] اور ہم کو اپنی رحمت میں شریک کرلے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے بے شک جو لوگ بچھڑا لے بیٹھے[ف۲] اُنپر اُنکے مالک کا اب غضب اتریگا اور دنیا ہی کی زندگی میں اب ذلیل ہونگے اور ہم جھوٹ[ف۳] باندھنے والوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور جن لوگوں نے بُرے کام کیے اور پھر اُنکے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو بے شک تیرا مالک توبہ کے بعد[ف۴] البتہ بخشنے والا مہربان ہے اور جب موسےٰ کا غضب دب گیا تو اُسنے تختیاں اُٹھا لیں[ف۵] اور اُن میں جو لکھا تھا وہ ہدایت اور رحمت تھی اُن لوگوں کے لیے جو اپنے مالک سے ڈرتے ہیں[ف۶] اور موسےٰ نے ہمارے وعدے پر لانے کے لیئے اپنی قوم میں سے ستر مردوں کو چنا[ف۷] جب زلزلے (یا بجلی) نے انکو آدابا[ف۸] تو موسیٰ نے عرض کی مالک میرے اگر تو چاہتا تو انکو مجھ سمیت پہلے ہی ہلاک کر دیتا[ف۹] کیا ہم میں سے چند بیوقوفوں نے جو ایک حرکت کی تو اُسکی سزا میں ہمکو ہلاک کرتا ہے[ف۱۰] یہ سب کچھ نہیں تیری آزمایش ہے تو جسکو چاہتا ہے اس آزمایش سے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے (بہرحال) تو ہی ہمارا سنبھالنے والا[ف۱۱] ہے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہمپر رحم کر اور سب بخشنے والوں میں سے تو بہتر بخشنے والا ہے اور اس دنیا میں ہمارے لیئے بھلائی لکھدے[ف۱۲] اور آخرت میں بھی[ف۱۳] ہم تو تیری طرف رجوع ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا عذاب جو ہے تو جسپر میں چاہتا ہوں اسپر اتارتا ہوں[ف۱۴] اور میری مہربانی تو ہر چیز پر ہے[ف۱۵] اب میں اپنی مہربانی ان لوگوں کے لیے لکھدوں گا جو بچے رہتے ہیں[ف۱۶] اور (فرض) زکوۃ ادا کرتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر یقین لاتے ہیں[ف۱۷]

ف۱ حضرت موسےٰ نے ... بھائی کی بخشش چاہی جو انہوں نے غصے کی حالت میں بلا قصور ہارون پر کی یا تختیوں کو ڈالدینے کی اور ہارون کو اس عار میں شریک کر لیا تاکہ وہ راضی ہوجائیں اور دشمنوں میں انکی عزت رہے دوسرے اس وجہ سے کہ شاید ہارون سے بھی لوگوں کو ڈرانے اور سمجھانے میں کوئی قصور ہوا ہو ۱۲ اللہ حق تعالیٰ نے فرمایا ۱۲ ف۲ اسکو پوجنے لگے ف۳ یا ان گناہوں کے بعد جن سے توبہ کی ہے ۱۲ ف۴ جسکو غصے میں ایک طرف پھینک دیا تھا ۱۲ ف۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان تختیوں کی ایک دوسری نقل تیار کی گئی کیونکہ وہ ٹوٹ گئیں تھیں) اس نقل میں جو لکھا تھا وہ ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کے لیئے جو اپنے مالک کے سامنے کانپتے ہیں یا خالص اپنے مالک کی رضامندی کے واسطے اس سے ڈرتے ہیں ۱۲ ف۶ ... خاندان تھے ہر ایک میں سے چھ مرد چنے تو بہتر ہوئے ... [illegible] ... ف۷ ... [illegible] ... ف۸ ... [illegible] ... ف۹ ... [illegible] ... ف۱۰ ... [illegible] ... ف۱۱ ... [illegible] ... ف۱۲ مثلاً تندرستی مالداری ۱۲ ف۱۳ مثلاً جنت اور وہاں کی نعمتیں ۱۲

باقی در ضمیمہ

وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰٓ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ
وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ
أَسْبَاطًا أُمَمًا ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ
اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ ۖ فَانبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۚ
وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ
الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا
رَزَقْنَاكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا
أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ
اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ
شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ
سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ ۚ سَنَزِيدُ
الْمُحْسِنِينَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا
مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ
فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا
كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝ وَسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ
الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ
فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ
سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ
لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا
كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ
لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ
عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ

اور موسےٰ کی قوم میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سچی بات بتاتے
ہیں اور سچائی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور ہمنے بنی اسرائیل
کے ٹکڑے کیے بارہ قبیلے بارہ گروہ اور جب موسےٰ کی قوم نے اُس
سے پانی مانگا تو ہمنے موسےٰ کو حکم دیا اپنی لکڑی پتھر پر مار مارتے ہی
بارہ چشمے اسمیں سے پھوٹ نکلے ہر قبیلے نے اپنا گھاٹ (پانی
لینے کا مقام) معلوم کرلیا اور ہمنے انپر ابر کا سایہ کیا اور انپر
من اور سلوے اُتارا (اور ہم نے اُنسے کہا) جو مزے مزے
کے کھانے ہم نے تم کو دیتے ہیں وہ کھاؤ اور انہوں نے
ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنا نقصان آپ کرتے رہے اور جب
اُنسے کہا گیا اس گاؤں میں جاکر رہو اور وہاں کی چیزیں جہاں
چاہو کھاؤ اور حطۃ کہو اور دروازے میں جھک کر جاؤ ہم تمہارے
گناہ بخشدینگے نیکوں کو اور زیادہ (نعمتیں) ہم دینگے تو جو
لوگ اُن میں ظالم تھے اُنہوں نے اس بات کو چھوڑ کر جو اُنکو
بتلائی گئی تھی کچھ اور کہنا شروع کیا آخر ہم نے انکی شرارت کی
سزا میں اُنپر آسمان سے عذاب اُتارا اور (اے پیغمبرؐ) ان
یہودیوں سے اس گاؤں کا حال تو پوچھ جو سمندر کے کنارے
پر (آباد) تھا جب (انکے باپ دادا) ہفتہ کے دن (خدا کی)
نافرمانی کرتے تھے جب انکا ہفتہ کا دن ہوتا تو مچھلیاں انکے
سامنے آجاتیں اور جبدن ہفتہ نہ ہوتا تو نہ آتیں اُنکی گناہوں
کے سبب سے ہم اُن کو اس طرح آزمانے لگے اور جب گاؤں
والوں میں سے ایک گروہ نے کہا جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ
ہلاک کرنے والا یا سخت عذاب کرنے والا ہے اُن
کو تم کیوں سمجھاتے ہو اُنہوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ
کے سامنے اپنے اوپر سے الزام اوتارنے کو

ف مراد وہ یہودی ہیں جو توریت پر قائم رہے اور انہوں نے اس میں تحریف نہیں کی یا جو یہودی آنحضرتؐ پر ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ بعضوں نے کہا چین کے پرے کچھ لوگ ہیں نہر کے اُدھر ابن عباسؓ نے کہا موسےٰؑ نے کہا پروردگار میں ایک گروہ ایسا دیکھتا ہوں جن کی انجیلیں انکے دلوں میں ہیں پروردگار نے فرمایا یہ ایک امت ہے جو تیرے بعد ہوگی احمدؐ کی امت موسےٰؑ نے کہا میں ایک گروہ دیکھتا ہوں جو پانچ نمازیں (ہر روز) پڑھتے ہیں وہ انکے گناہ اوتار دیتی ہیں پروردگار نے فرمایا یہ امت تیرے بعد ہوگی احمدؐ کی امت موسےٰؑ نے کہا میں ایک گروہ دیکھتا ہوں جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نکالتے ہیں پھر وہ زکوٰۃ ان تک لوٹ آتی ہے اسکو کھاتے ہیں پروردگار نے فرمایا یہ امت تیرے بعد ہوگی احمدؐ کی امت موسےٰؑ نے عرض کیا پروردگار مجھ کو بھی احمدؐ کی امت میں کر سبحان اللہ ہمارے پیغمبرؐ کا مرتبہ اس سے سمجھ لینا چاہیئے کہ حضرت موسےٰؑ کے سے پیغمبر یہ آرزو کرتے ہیں کہ آپ کی امت میں ہوں صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۱۲ ف یعنے بارہ دادا کے پوتے ۱۲ ف جنگل میں جس کا قصہ سورہ بقرہ میں گذر چکا ۱۲ ف اس جنگل میں جہاں دھوپ کی شدت تھی ۱۲ ف نافرمانی کرکے ۱۲ ف اس آیت کی پوری تفسیر سورہ بقرہ کے چھٹے اور ساتویں رکوع میں گذر چکی ہے اور من اور سلوی کے معنے بھی بیان ہو چکے ہیں ۱۲ ف بیت المقدس یا اریحا ۱۲ ف جو اُس گاؤں میں پیدا ہوتی ہیں ۱۲ ف نہیں صرف گناہ نہیں بخشدینگے بلکہ الخ ۱۲ ف اس آیت کی تفسیر بھی سورہ بقرہ کے چھٹے رکوع میں گذر چکی ہے اور حطۃ کے معنے بیان ہو چکے ہیں یعنے گناہ اتریں اور قصور معاف ہوں ۱۲ ف یعنے انصاف شریر گنہگار ۱۲ ف کہنے لگے حنطۃ فی شعیرۃ ۱۲ ف ایک تو حطۃ کے بدل حنطۃ کہنے لگے دوسرے سجدے کے بدل سرین پر گھسٹتے ہوئے چلے عذاب بھیجا تو ایک طاعون آیا ایک دن میں ستر ہزار مر گئے اس آیت کی تفسیر بھی سورہ بقرہ کے چھٹے رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف اس کا نام ایلہ یا مدین یا ایلیا تھا ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا مِنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَلِكَ وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَى وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوهُ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ۝ وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

اور شاید وہ لوگ (سمجھانے سے) باز آجائیں پھر جب بھول گئے جو انکو سمجھایا گیا تھا تو ہمنے بری کام سے منع کرنیوالوں کو بچا لیا اور جن لوگوں نے گناہ کیا تھا انکو انکی نافرمانی کے بدلے سخت عذاب میں پھانس لیا پھر جب منع کیے ہوئے کام میں حد سے بڑھ گئے تو ہمنے حکم دیدیا دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ اور جب تیرے مالک نے جتلا دیا کہ وہ ضرور قیامت تک انپر ایسے لوگوں کو حاکم کریگا جو انکو بری تکلیفیں دیتے رہینگے بیشک تیرا مالک جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان (بھی) ہے اور ہمنے بنی اسرائیل کے ٹکڑے کرکے ساری زمین میں انکو گروہ گروہ کر دیے کچھ تو ان میں سے نیک ہیں اور کچھ اور طرح اور ہمنے انکو اچھے اور برے (دونوں طرح) سے آزمایا اس لیے کہ وہ ہماری طرف رجوع ہوں پھر انکے بعد نالائق اولاد ان کی جاے پر توراۃ کے وارث بنے یہ تو دنیاے دون (ذلیل دنیا) کا سامان لینے لگے اور کہتے ہیں کہ ہماری مغفرت ہو جائگی اور اگر ویسا ہی (دنیا کا) سامان پھر آئے تو لیلیویں کیا ان لوگوں سے توراۃ کا اقرار نہیں لیا گیا کہ اللہ تعالے پر کوئی بات نہ لگائیں گے مگر وہی جو سچ ہے حالانکہ ان لوگوں نے جو اس میں لکھا ہے وہ پڑھ لیا ہے اور پرہیزگاروں کے لیے آخرت کا گھر (کہیں) بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں اور جو لوگ توراۃ کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہتے ہیں تو ہم ایسے نیک لوگوں کا ثواب کھونے والے نہیں اور جب ہم نے طور پہاڑ کو اکھیڑ کر انکے اوپر چھتری کی طرح کھڑا کر دیا اور وہ سمجھے اب ان پر گرتا ہے جو کتاب ہمنے تم کو دی ہے اسکو زور سے سنبھالو اور جو حکم لکھے ہیں انپر عمل کرو تاکہ تم پرہیزگار بنو

ف اور جو لوگ خاموش تھے انکو بھی ۱۲ ف بعضے کہتے ہیں صرف وہی گروہ بچا جو منع کرتا تھا اور جو گروہ خاموش رہا وہ بھی گنہگاروں کے ساتھ عذاب میں پھنس گیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ بری بات سے منع کرنا ہر شخص کو لازم ہے جہانتک اس کی طاقت ہو ۱۲ ف اور منع کرنیوالوں کی ایک نہ سنی ۱۲ ف حقیقت میں وہ بندر کی صورت ہوگئے اور تین دن بعد سب مر گئے اون کی نسل نہیں رہی یہی صحیح ہے بعضوں نے کہا جوان تو بندر ہوگئے اور بوڑھے سور ہوگئے ۱۲ ف اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ وقت یاد کر ۱۲ ف بنی اسرائیل کو ۱۲ ف یا فیصلہ کر لیا اور حکم دیدیا ۱۲ ف اون سے جزیہ لیں گے اونکو ذلیل سمجھیں گے اونکی عورتوں کو لونڈیاں بنائیں گے ۱۲ ف بعضوں نے کہا اس آیت سے مراد بخت نصر بادشاہ کا تسلط ہے جسنے بنی اسرائیل کو قتل اور قید کیا بیت المقدس کو اوجاڑا ۱۲ ف ہر ملک میں تھوڑے تھوڑے یہودی موجود ہیں ۱۲ ف جو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ السلام پر ایمان لائے ۱۲ ف یعنے نیک نہیں شریر اور بدکار ہیں ۱۲ ف کبھی سکھ دیا کبھی دکھ کبھی راحت کبھی رنج کبھی نعمت کبھی بلا ۱۲ ف اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور توریت شریف کے حکموں پر عمل کریں ۱۲ ف رشوت کھا کر خدا کے احکام بدلنے لگے ۱۲ ف کچھ غم نہیں بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو قرآن کے غلط معنے لوگوں کو بتا کر دنیا کا فائدہ حاصل کریں [illegible] گناہ کرتے جاتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے حالانکہ جانتے ہیں کہ یہ گناہ ہے لیکن اگر پھر کوئی رشوت دیکر آوے تو پھر لے لیں ۱۲ ف یعنے جو اقرار توریت میں لکھا گیا ۱۲ ف جو اللہ تعالے نے سچ فرمائی ہے ۱۲ ف باوجود اسکے جان بوجھکر اللہ تعالے پر یہ جھوٹ باندھتے ہیں کہ اللہ تعالے ہم کو بخشدیگا ۱۲ ف اس دنیاے دون کے سامان سے ۱۲ ف بنی اسرائیل میں سے ۱۲ ف اور آنحضرت صلعم پر ایمان لاکے یا مسلمانوں میں سے جو قرآن شریف مضبوط تھامے ہوئے ہیں ۱۲ ف اے پیغمبر بنی اسرائیل کو وہ وقت یاد دلا جب اللہ نے سبکے سب بیکار ہو جاتے ہیں ہمنے حکم دیا ۱۲ ف یا جو اس میں لکھا ہے اسکو یاد کرتے رہو بھولو نہیں ۱۲ ف سورہ بقرہ کے آٹھویں رکوع کی تفسیر میں اسکا قصہ گزر چکا ہے ۱۲

ترجمہ	آیت	پارہ	سورۃ	نمبر
اور (اے پیغمبر) ان یہودیوں کو اُس شخص کا قصہ سنا جسکو ہمنے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا[1] اُسنے یہ کینچلی اتار دی[2] پہر شیطان اُسکے پیچھے لگا تو گمراہوں میں جاملا[3] اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں کی وجہ سے اُسکا رتبہ بلند کرتے[4] مگر اُسنے زمین پر گرنا چاہا[5] اور اپنی خواہش پر چلا[6]	وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ	۲۲	الاعراف	۹
جیسے فرعون کے لوگوں اور اُنسے پہلے لوگوں کی گت ہوئی انہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا پہر اللہ نے اُنکے گناہوں کے بدل انکو پکڑ لیا بیشک اللہ زور آور ہے سخت عذاب والا۔	كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ	۷	الانفال	۱۰
(اُس قوم کی گت) ایسی ہوتی ہے جیسے فرعون والوں کی گت اور اُنسے پہلے لوگونکی اُنہوں نے اپنے مالک کی آیتوں کو جھٹلایا پہر ہمنے انکو گناہوں کی سزا میں ہلاک کر ڈالا اور فرعون والوں کو ڈبو دیا اور سب کے سب گناہگار تھے۔	كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝	ر	ر	
پہر ان (پیغمبروں) کے بعد ہمنے موسےٰ اور ہارون کو فرعون اور اسکے لوگوں (یا سرداروں) کی طرف اپنی نشانیاں دیکر بہیجا وہ اکڑ بیٹھے اور وہ نافرمان لوگ تھے پہر جب ہمارے پاس سے سچی بات انکو پہونچی[1] کہنے لگے بیشک یہ تو کہلا جادو ہے۔ موسےٰ نے کہا تم سچ بات کو جب وہ تمہارے پاس آئی (جادو کہتے ہو) بہلا یہ کیا جادو ہے اور جادوگر تو (کبھی) کامیاب نہیں ہوتے[2] وہ کہنے لگے کیا تو ہماری پاس اسلیئے آیا ہے کہ جس (طریقہ) پر ہمنے اپنے باپ دادا کو پایا اُس سے ہمکو پہیر دے اور تم دونوں (بہائیوں) کو ملک کی سرداری ملجائے اور ہم تم دونوں کی (بات) ماننے والے نہیں[3] اور فرعون نے کہا جو پکا (اپنے فن کا کامل) جادوگر ہو اُسکو میرے پاس لیکر آؤ۔ جب جادوگر آن موجود ہوئے تو موسےٰ نے اُنسے کہا جو تم کو ڈالنا ہے وہ ڈالو جب اُنہوں نے ڈالیں[4] موسےٰ نے کہا	ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ اَسِحْرٌ هٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ	۸	یونس	۱۱

ف[1] اور یہ علم کینچلی کی طرح اس پر لپٹا ہوا تھا ۱۲ ف[2] کافر ہوگیا خدا سے پھر گیا ۱۲ ف[3] آیتوں کا یہ علم تھا کہ اوسکو اللہ تعالیٰ کی کتابیں یاد تھیں اور اسم اعظم بھی معلوم تھا جو دعا کرتا اسم اعظم کی برکت سے قبول ہوتی کہتے ہیں یہ بنی اسرائیل میں ایک عابد زاہد شخص تھا ۱۲ ف[4] یا اس کفر سے پہلے اسکو دنیا سے اٹھا لیتے ۱۲ ف[5] یعنے دنیا کا فائدہ قبول کیا ۱۲ ف[6] قریش کے کافروں کی وہی گت ہوئی ۱۲ ف[7] عصا اور ید بیضا وغیرہ ۱۲ ف[8] تو بیں یہ جان بوجھ کر تم کو جادو سیوں دکھلاتا ۱۲ ف[9] اکثر دنیا کے کتوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب اونکو خدا کی طرف توجہ دلاؤ تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری ریاست اور سرداری چھین لینے کی اونکو فکر ہے اور اپنے شیطانی نفس پر قیاس کرکے سب کی نسبت یہی خیال کرتے ہیں کہ دنیا کمانا اور حکومت اور سلطنت حاصل کرنا اونکو مقصود ہے فرعون کے لوگوں نے بھی حضرت موسےٰ اور ہارون کی نسبت یہی خیال کیا ۱۲ ف[10] اپنے لوگوں کو حکم دیا ۱۲ ف[11] اپنا جادو اگر دکھلاتے ہو تو دکھلاؤ تمہارا انجام خراب ہے ۱۲ ف[12] اپنی لاٹھیاں اور رسیاں ۱۲ ف[13] بعضوں نے کہا اوس کا نام بلعم بن باعورا تھا اللہ نے اسکو مدین والوں کے پاس نصیحت کرنے کے لیے بھیجا انہوں نے اسکو بہت سا مال دیا اور اپنی نصیحت وغیرہ سب بھول کر ان کے دین میں شریک ہوگیا جب حضرت موسےٰ ان لوگوں سے لڑنے کے لیے آئے تو وہاں کے لوگوں نے اس سے خواہش کی کہ حضرت موسےٰ کے لیے بد دعا کرے جب وہ بد دعا کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو اوس کی زبان سے اپنی ہی لوگوں پر بد دعا نکلی لوگوں نے کہا یہ کیا کرتا ہے کہنے لگا میں کیا کروں میری زبان سے اور کچھ نہیں نکلسکتا اور زبان باہر نکلکر سینے پر آگئی تب کہنے لگا اب تو میری آخرت برباد ہوچکی [illegible] ایک تدبیر کرو موسےٰ کے لشکر میں چند جوان فاحشہ عورتیں بھیجو [illegible] بنی اسرائیل نے انسے [illegible] ستر ہزار بنی اسرائیل ایکدن میں طاعون سے مرگئے بعضوں نے کہا امیہ بن ابی الصلت کا ذکر ہے [illegible] حضرت محمد صلعم سے [illegible] بعضوں نے کہا ابو عامر راہب [illegible]

مُوسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ
بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَمَآ
اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ
عَلٰي خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهِمْ
اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ
فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝
وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ
اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ
كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ فَقَالُوْا عَلَي اللّٰهِ
تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى
وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا
وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ
اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ
سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓي اَمْوَالِهِمْ
وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا
حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ قَالَ قَدْ
اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰۗنِّ
سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

یہ جو تم لے کر آئے وہ تو جادو ہے ف۱ بیشک اللہ تعالیٰ اسکو ابھی میٹ دیگا
کیونکہ اللہ تعالیٰ شریر لوگوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اپنے فرمانے
سے ف۲ اللہ سچ بات کو حق کر دکھائیگا گو نافرمان لوگ برا مانا کریں ف۳
پھر موسیٰ پر صرف اُسی کی قوم میں سے ف۴ چند نوجوان لوگ ایمان
لائے وہ بھی فرعون اور اسکے سرداروں سے ڈرتے ڈرتے کہ
کہیں اُنکو آفت میں نہ ڈالے ف۵ اور فرعون (مصر کے) ملک میں
(بڑا) زبردست اور حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا ف۶ اور موسیٰ نے (اپنے
لوگوں سے) کہا بھائیو اگر تم کو اللہ پر یقین ہے تو اُسپر بھروسا
رکھو جب تم اسکے تابعدار ہو ف۷ تو انہوں نے کہا ہمنے اللہ پر بھروسا
کیا ف۸ مالک ہمارے ہم کو ان ظالم لوگوں کے ظلم کا نشانہ مت
بنا ف۹ اور اپنی رحمت سے ہم کو کافر لوگوں (کے پنجے) سے نجات
دے اور ہم نے موسیٰ اور اُسکے بھائی ہارون ؑ کو وحی بھیجی
تم دونوں اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر بنالو اور اپنے گھروں
ہی کو مسجد کر لو ف۱۰ اور نماز درستی سے ادا کرتے رہو اور ایمان
والوں کو خوشخبری سُنا ف۱۱ اور موسیٰ ؑ نے دعا کی مالک ہمارے
تو ہی نے تو فرعون اور اُس کی (قوم کے) سرداروں کو
دنیا کی زندگی میں زینت کا سامان ف۱۲ اور مال و دولت
دے رکھا ہے مالک ہمارے یہ اس لیئے دیا ہے کہ وہ
تیری راہ سے بہکاویں ف۱۳ مالک ہمارے اُنکے مالوں کو
ملیامیٹ کر دے ف۱۴ اور اُن کے دلوں کو سخت کر دے
وہ ایمان نہ لائیں جب تک تکلیف کا عذاب (ڈوبنا)
نہ دیکھیں ف۱۵ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں (بھائیوں)
کی دعا قبول ہوگئی ف۱۶ تو صبر کیئے رہو ف۱۷ اور نادانوں کی
راہ مت چلو ف۱۸ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے

ف۱ جس کی کوئی حقیقت نہیں صرف ملمع سازی اور نظربندی ہے ۱۲ ف۲ جو اس نے فرمایا ہے کہ میں حق کو غالب رکھونگا ۱۲ ف۳ ہر زمانے میں ایسا ہی ہوا کہ سچے آدمیوں کے خلاف
بڑے بڑے اٹھ کھڑے ہوگئے لیکن اللہ تعالیٰ نے سچ کو سچ ہی رکھا اور جھوٹ کو بالکل ملیامیٹ اور ستیاناس کر دیا اس کا نام تک باقی نہ رکھا دیکھو حضرت عیسیٰ ؑ کے خلاف تمام یہودی
اور حضرت محمد ؐ کے خلاف اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب اور امام حسین رضہ کے خلاف یزید اور ابن زیاد اٹھ کھڑے ہوئے اور کیسا کچھ ستایا مگر حضرت عیسیٰ ؑ اور حضرت محمد ؐ کا دین
پھیل کر ہی رہا اور اب تک قائم ہے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور یزید اور ابن زیاد کا پیرو ایک متنفس بھی نہیں رہا ۱۲ ف۴ یعنے بنی اسرائیل میں سے ۱۲ ف۵ یہ ذکر شروع
زمانہ کا ہے جب موسیٰ ؑ نئے نئے آئے تھے بعد کو تو قارون کے سوا سب بنی اسرائیل حضرت موسیٰ ؑ پر ایمان لے آئے تھے ۱۲ ف۶ ان لوگوں کا ڈر بیجا تھا ۱۲ ف۷ تو اسکے حکم اور قضا
پر راضی رہو وہ جب چاہیگا اُسوقت تم کو اس عذاب سے نجات دیگا ۱۲ ف۸ اور انکے دعا کرتے ۱۲ ف۹ یعنے ان ظالموں کو ہم پر مسلط مت رکھ کہ وہ ہم پر اپنا ظلم چلاتے رہیں بعضوں
نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو عذاب مت کر ورنہ یہ ظالم لوگ اور گمراہ ہو جائینگے کہیں گے اگر یہ لوگ سچے دین پر ہوتے تو ان پر عذاب کیوں آتا ۱۲ ف۱۰ یا گھروں کا رخ قبلے کی طرف رکھو یا
گھروں کو ایک دوسرے کے مقابل بناؤ کہتے ہیں فرعون نے انکو مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کیا تو حکم ہوا گھروں کو ہی مسجد بنالو ۱۲ ف۱۱ کہ اب تھوڑے دن میں فرعون تباہ ہوتا
ہے ۱۲ ف۱۲ جیسے سواریاں لباس ہتھیار وغیرہ ۱۲ ف۱۳ گویا کہ اسی کا نتیجہ ہے اور یہی ہوا اسکا انجام ۱۲ ف۱۴ تباہ اور برباد کر دے ۱۲ ف۱۵ اور اُسوقت کا ایمان کچھ فائدہ [illegible]
[illegible] حضرت موسیٰ ؑ نے کی حضرت ہارون ؑ آمین کہتے جاتے تھے حضرت موسیٰ ؑ نے یہ دعا اسوقت کی جب سمجھاتے سمجھاتے انکو مایوسی ہوگئی [illegible] فرعون اور [illegible]
ایمان لانیوالے نہیں جیسے حضرت نوح ؑ نے بھی [illegible] بد دعا کی [illegible]

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا
وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ
قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ
اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ
الْمُسْلِمِیْنَ ۝ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ
وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ
بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً ؕ
وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا
لَغٰفِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ
فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ
رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا
كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝

پار اتار دیا پھر فرعون اور اسکے لشکر شرارت اور زیادتی کے لیے
پیچھے لگا تب ڈوبنے لگا تو کہا (اب) میں ایمان لایا جس
خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں وہی سچا خدا ہے اور میں
(اس کے تابعداروں میں سے ہوں کہا اب ایمان لایا
اور پہلے نافرمانی کرتا رہا اور تو فسادیوں میں کا ایک (بہت بڑا)
فسادی تھا۔ تو آج تیرے لاشے کو ہم بچالیں گے
اس لیے کہ جو لوگ تیرے بعد رہ گئے ان کے لیے تو نشانی
ہو اور البتہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں
اور ہم نے بنی اسرائیل کو ایک اچھے ٹھکانے پر جگہ دی
اور کھانے کو عمدہ چیزیں عنایت کیں پھر انہوں
نے اس وقت اختلاف کیا جب علم ان کے
پاس آچکا بے شک تیرا مالک قیامت کے دن
ان کا فیصلہ کردے گا جن باتوں میں وہ اختلاف
کرتے رہے

هود ۲ ۹

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ
مُّبِیْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا
اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ ۝
یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ
النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ وَاُتْبِعُوْا
فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ بِئْسَ
الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ
الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ
وَّحَصِیْدٌ ۝

اور اس سے پہلے موسٰے کی کتاب سکو راہ دکھانیوالی اور رحمت ہو چکی
اور ہم نے موسٰی کو اپنی نشانیاں اور کھلا معجزہ دیکر فرعون اور اسکے
سرداروں کی طرف بھیج چکے ہیں لیکن انہوں نے فرعون کا کہنا
سنا اور فرعون کی چال ٹھیک نہ تھی وہ قیامت کے دن آگے
آگے اپنی قوم کو لیے ہوئے دوزخ میں انکو پہونچا دیگا اور
برا گھاٹ ہے جس پر یہ لوگ پہونچیں گے اور یہاں لعنت
ان کے پیچھے لگ گئی اور قیامت کے دن (بھی) کیا برا
انعام ہے جو ان لوگوں کو دیا گیا یہ چند خبریں ہیں بستیوں
کی جو ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں ان میں کچھ بستیاں تو ابتک
قائم ہیں اور کچھ مٹ گئیں۔

ف جس میں ایک ایک بھر رستہ تھا خشکی گھوڑے تھے بانی اور رنگ کے گھوڑے ۱۲ ف یعنے بنی اسرائیل کو ستانے اور ان پر ظلم کرنے کے لیے ۱۲ ف اور جبرائیل نے بنی اسرائیل کے پیچھے سمندر
کیچڑ ... ان میں گھس پڑا ۱۲ ف اللہ تعالیٰ نے سمندر کو ملا دیا ۱۲ ف مگر اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے کے بعد پھر توبہ قبول نہیں ہو سکتی اسی طرح جب موت کا غرغرہ شروع ہو جائے ۱۲
[illegible]

(باقی ... ضمیمہ)

	سورۃ	آیت	آیت	ترجمہ
	ھود	۱۰	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○	اور ہمنے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر لوگ اسمیں اختلاف کرنے لگے اور اگر تیرے مالک کی ایک بات نہ ہوچکی ہوتی تو انکا فیصلہ ہو جاتا اور یہ لوگ قرآن (مجید) میں شک رہے کہتے ہیں جو اُن کا دل نہیں جمنے دیتا ف۳
۱۳	الرّعد ۱۳	۵	وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ	اور جن لوگوں کو ہمنے (پہلے) کتاب ف۴ دی تھی (اور وہ تجھ پر بھی ایمان لائے) وہ جو تجھ پر اترا اس سے خوش ہوتے ہیں ف۵ اور ان گروہوں ف۶ میں ایسے بھی ہیں جو قرآن کی بعضی باتوں کو نہیں مانتے ف۷
۶	ابراھیم ۱۴	۵-۶	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ○ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ○ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ○	اور ہمنے موسیٰ کو اپنی (نو) نشانیاں دیکر بھیجا ف۸ تھا کہ اپنی قوم کو (کفر کے) اندھیروں سے نکالکر (ایمان کی) روشنی میں لا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ف۹ انکو یاد دلا کیونکہ انمیں ف۱۰ ہر ایک صبر اور شکر کرنیوالے کیلیے نشانیاں ہیں ف۱۱ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ نے جو تم پر احسان کیا ہے اسکو یاد کرو جب اسنے فرعون کی لوگوں سے تم کو نجات دی وہ تم کو سخت تکلیف دیا کرتے تھے ف۱۲ اور تمہارے بیٹوں کو کاٹ ڈالتے اور بیٹیوں کو جیتا چھوڑ دیتے ف۱۳ اور اس معاملہ میں تمہارے مالک کی طرف سے تم پر بڑا احسان ہوا ف۱۴ اور جب تمہارے مالک نے تم کو جتلا دیا اگر تم شکر کروگے تو میں تم کو اور زیادہ (نعمتیں) دوں گا اور اگر ناشکری کروگے ف۱۵ تو (یہ سمجھ رکھو) کہ میرا عذاب سخت ہے اور موسیٰ نے (یہ بھی) کہا (اے بنی اسرائیل) اگر تم اور ساری زمین پر جتنے لوگ ہیں (سب ملکر) ناشکری کرنے لگیں تو بھی اللہ بیشک (وہ) بے نیاز اور (سراسر) تعریف کے لائق ہے ف۱۶
۱۴	النحل ۱۶	۱۸	وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○	اور ہمنے یہودیوں پر وہ چیزیں جو ہم تجھ سے پہلے (سورہ انعام کی ستر ہویں رکوع میں) بیان کر چکے ہیں (انکی شرارت اور سرکشی کی وجہ سے) حرام کر دی تھیں اور ہمنے اپنر ظلم نہیں کیا تھا وہ خود اپنے پر آپ ظلم کرتے تھے ف۱۷
"	"	۱۲	اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ	ہفتہ کا دن تو انہی لوگوں کے لیے مقرر ہوا تھا جنہوں نے اسمیں

ف۳ کسی نے مانا کسی نے نہ مانا اسی طرح قرآن میں بھی اگر لوگ اختلاف کرتے ہیں تو رنجیدہ مت ہو ۱۲ ف۲ کہ قیامت ہی میں پوری سزا ملے گی ۱۲ ف۳ یا جس نے انکو تردد میں ڈال دیا ہے ۱۲ ف۴ توریت اور انجیل ۱۲ ف۵ کیونکہ توریت اور انجیل اور اگلی کتابوں کی اس سے تصدیق ہوتی ہے ۱۲ ف۶ یہود اور نصاریٰ ۱۲ ف۷ یا بعضی باتوں سے ناخوش ہوتے ہیں یہود اور نصاریٰ قرآن کی اُن باتوں کو نہ مانتے جو انکی شریعت کے خلاف اتریں ۱۲ ف۸ اسکو حکم دیا تھا ۱۲ ف۹ یا اسرائیل کے دن یعنے وہ واقعات اُس کی قدرت کے جو گذر چکے ہیں ۱۲ ف۱۰ نو نشانیاں حضرت موسیٰ کی یہ تھیں طوفان - ٹڈیاں - جوئیں - مینڈک - خون - عصا - ید بیضا - قحط - پیداوار کی کمی - اسمیں اللہ کی نعمتیں بھی ہیں فرعون سے نجات دلانا فرعون کو مع لشکر ڈبو دینا واقعات سے مراد وہ عذاب ہیں جو اگلی امتوں پر آئے تھے جیسے عاد اور ثمود وغیرہ ۱۲ ف۱۱ یعنے ان نعمتوں میں جو بنی اسرائیل کو دیگئی تھیں یا ان عذابوں میں جو اگلی امتوں پر آتے تھے ف۱۲ وہ ان نشانیوں سے عبرت لیتے ہیں اور ان کو تسلی ہوتی ہے ۱۲ ف۱۳ تمہی بڑی محنت اور مشقت کے کام تم سے کراتے تھے ۱۲ ف۱۴ ان سے کسی نے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو فرعون کی سلطنت مٹا دیگا ۱۲ ف۱۵ ایسے سخت ظلم اور عذاب سے چھٹکارا ملا یا اس میں تمہارے مالک کی طرف سے تمہاری سخت آزمائش تھی کہ اس مصیبت میں صبر کرتے ہو یا نہیں ف۱۶ یا غداری اور بے صبری کاری چھوڑ دوگے ۱۲ ف اُس کی ذات اور صفات میں تمام خوبیاں بھری ہوئی ہیں وہ ہر طرح حمد و ثنا کا مستحق خواہ کوئی اسکی تعریف کرے یا نہ کرے ناشکری کو آپ ہی کیا ہے ۱۲ ف۱۷ مطلب یہ ہے کہ یہودیوں پر جو کوئی چیزیں اور زیادہ حرام ہوئی تھیں وہ انکی شرارت کی سزا تھی اللہ مسلمانوں پر جو چیزیں حرام ہوئی ہیں وہ اللہ کی عنایت اور مہربانی ہے کیونکہ ان چیزوں کے کھانے میں نقصان ہے ۱۲

اختلفوا فیہ وان ربک لیحکم بینہم یوم القیمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون ۝

وآتینا موسی الکتب وجعلنہ ہدی لبنی اسرآءیل الا تتخذوا من دونی وکیلا ۝ ذریۃ من حملنا مع نوح انہ کان عبدا شکورا ۝ وقضینا الی بنی اسرآءیل فی الکتب لتفسدن فی الارض مرتین ولتعلن علوا کبیرا ۝ فاذا جاء وعد اولىہما بعثنا علیکم عبادا لنا اولی باس شدید فجاسوا خلل الدیار وکان وعدا مفعولا ۝ ثم رددنا لکم الکرۃ علیہم وامددنکم باموال وبنین وجعلنکم اکثر نفیرا ۝ ان احسنتم احسنتم لانفسکم قف وان اساتم فلہا فاذا جاء وعد الاخرۃ لیسوءا وجوہکم ولیدخلوا المسجد کما دخلوہ اول مرۃ ولیتبروا ما علوا تتبیرا ۝ عسی ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جہنم للکفرین حصیرا ۝

بنی اسرائیل ۱ — ۱۵

اختلاف کیا اور دائمی تیرا مالک قیامت کے دن ان باتوں میں اختلاف کرتے ہیں انکا فیصلہ کر دیگا۔

اور ہمنے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا (اور ہمنے انسے کہدیا) کہ ہمارے سوا کسی کو اپنے کام نہ سونپو تم ان لوگوں کی نسل ہو جنکو ہمنے نوح کے ساتھ سوار کرلیا تھا وہ (یعنے نوح) حق ماننے والا بندہ تھا اور ہمنے بنی اسرائیل سے اس کتاب (توریت) میں صاف کہدیا تھا کہ تم دو بار ملک میں (یعنے شام کے ملک میں) فساد مچاؤگے اور (دونوں بار لوگوں پر) بڑی چڑھائی کروگے تو جب پہلے فساد (کے بدلہ لینے) کا وقت آن پہونچا ہمنے اپنے کئی بندوں کو جو بہت جنگی تھے (بڑی لڑنیوالے) تم پر بھیجدیا وہ (تمہارے) شہروں کے بیچ میں پھیل گئے اور یہ وعدہ (ضرور) پورا ہونیوالا تھا پھر ہمنے تم کو (سو برس کے بعد) انپر غلبہ دیا (تمہارے دن پھیرے) اور ہمنے مال اور بیٹوں سے تمکو زور بخشا اور تمہارا جتھا (پہلے سے بھی) بڑھا دیا اگر تم اچھا کروگے تو اپنے لیے اچھا کروگے (تمہارا ہی بھلا ہوگا) اور جو برا کروگے تو اپنے لیے برا کروگے پھر جب دوسری وعدی کی (سزا کا) وقت آن پہنچا تو ہمنے دوسرے بندوں کو تم پر بھیجدیا کہ (مارتے مارتے) تمہارے منہ بگاڑدیں (تم اداس ہوجاؤ) اور پہلی بار کیطرح پھر مسجد میں گھس جائیں اور جس چیز پر قابو پائیں اسکو برباد کریں (اب بھی اے بنی اسرائیل اگر تم توبہ کرو تو) اپنے رب کی مہربانی کی امید رکھو اور اگر تم پھر ویسی ہی (شرارتیں) کروگے (اور محمد کو ستاؤگے) تو ہم پھر وہی (عذاب) کرینگے اور ہمنے کافروں کیلیے جہنم کو قیدخانہ بنایا ہے (یا بچھونا)

ولقد آتینا موسی تسع ایت بینت فسئل بنی اسرآءیل اذ جاءہم فقال لہ فرعون انی لاظنک یموسی

۱۲ — ۱۱

اور ہمنے موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں دی تھیں تو (اے پیغمبر) بنی اسرائیل سے پوچھ لے جب موسیٰ انکے پاس آیا تو فرعون اس سے کہنے لگا میں تو سمجھتا ہوں موسیٰ کسی نے تجھ پر جادو کر دیا ہے موسیٰ نے جواب دیا

ف موسیٰ نے جمعہ کی تعظیم کا حکم دیا انہوں نے اس سے اختلاف کیا اور کہا ہم اس دن کی تعظیم کرنا چاہتے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ سب مخلوقات بنانے سے فارغ ہوا ہے وہ ہفتہ کا دن ہے آخر اللہ نے بھی حکم دیا اور ان پر سختی کی کہ ہفتہ کو شکار نہ کریں۔ اور اس آیت کا تعلق اگلے مضمون سے یہ ہے کہ یہودی ہفتہ کی تعظیم بھی حضرت ابراہیم کا دین سمجھتے تھے تو اللہ نے فرمایا کہ ہفتہ کی تعظیم ابراہیم کے دین میں مقرر نہیں ہوئی تھی بلکہ انکے بہت بعد بنی اسرائیل کے لیے صحیح حدیث میں ہے کہ ہم دنیا میں اخیر میں آئے لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہونگے اور اللہ نے اہل کتاب پر جمعہ کی تعظیم فرض کی تھی لیکن یہود نے ہفتہ اختیار کر لیا اور نصاریٰ نے اتوار ۱۲ ف کوہ طور پر بلا کر وہاں انسے باتیں بھی کیں گویا حضرت موسیٰ کا معراج تھا ۱۲ ف یا کسی کو اپنا کارساز نہ بناؤ ۱۲ ف یعنی نوح کی چال چلو اور میرے سوا کسی دوسرے پر بھروسا نہ کرو بنی اسرائیل بھی حضرت نوح کی اولاد میں تھے حدیث میں ہے کہ نوح کے ساتھ کشتی میں ستر آدمی تھے [illegible] سام اور حام اور یافث اور کو ترا اور انہی کی اولاد میں سے یہ سب لوگ ہیں ۱۲ ف پہلا انہوں نے توریت کے حکموں کے خلاف کیا پھر حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کو قتل کیا ۱۲ ف ستانے اور ظلم اور زیادتی کروگے ۱۲ ف جو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں مقرر کر رکھا تھا ۱۲ ف یا تم کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل کرنے اور لوٹنے اور قید کرنے کے لیے [illegible] جالوت بادشاہ کے لوگ تھے بعضوں نے کہا جالوت اور اسکے لشکر والے بعضوں نے کہا ایران کے لوگ بعضوں نے کہا بابل کے ۱۲ ف قتل اور ہیکل [illegible] ۱۲ ف طالوت بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور حضرت داؤد نے جالوت کو قتل کیا ۱۲ ف پھر تم ویسے ہی زور آور ہوگئے جیسے پہلے تھے ۱۲ ف یا تمہارا جتھا دشمن سے بھی زیادہ کر دیا ۱۲ ف [illegible] تو جو اچھے کام کیے تو اپنے لیے کیے یعنے انکا فائدہ تمہیں نے اٹھایا اور جو برے کام کیے وہ بھی اپنے لیے یعنے ان کی سزا تمہیں کو پہنچی اللہ کہتا ہے کہ اپنی بنی اسرائیل کو خطاب ہے جو اس زمانے میں تھے ۱۲ ف اللہ نے رومی لوگ بنی اسرائیل پر غالب ہوئے اور بیت المقدس کو اجاڑا ہزاروں یہودیوں کو قتل اور قید کیا اور جو رہ گئے وہ قیصر روم کی رعیت بنکر رہے [illegible] جب یہودیوں کے بادشاہ ہیرودیس نے حضرت یحییٰ کو ناحق مروا ڈالا۔ (باقی در ضمیمہ)

مَثْبُوْرًا ۝ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝ فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ۝ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ۝

تو (خوب) جان چکا ہے کہ ان نشانیوں کو آسمان و زمین کے مالک نے اتارا ہے (تیری سمجھ) کے لئے اور میں تو سمجھتا ہوں کہ فرعون تو تباہ ہونیوالا ہے پھر فرعون نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو (مصر کے) ملک سے اکھیڑ دے (نکال دے یا مار ڈالے) آخر ہمنے اسکو اور اسکے ساتھ والوں کو ڈبو دیا اور فرعون کے ڈوبنے کے پیچھے ہم نے بنی اسرائیل سے کہدیا (اب) تم اس ملک میں بسو پھر جب قیامت کا وعدہ آ جائے گا تو ہم تم سب کو سمیٹ کر (یا لپیٹ کر) لے آئیں گے ف۳

۱۵ | الکہف ۱۸ | ۹

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۝ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۫ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ ۫ وَمَآ اَنْسٰىنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ۝ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ق فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۝ وَكَیْفَ تَصْبِرُ

اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب موسیٰ نے اپنے خادم (یوشع بن نون سے) کہا میں تو نہیں ٹھیروں گا (سفر کیے جاؤنگا) جب تک وہاں نہ پہونچوں جہاں دو سمند ملے ہیں یا برسوں چلتا ہی ہونگا جب یہ دونوں دو سمندر دونوں کے ملنے کی جگہ پر پہونچے تو وہ دونو اپنی مچھلی کو بھول گئے اسنے (ایک ہی بار) سمندر کی راہ لی اسکو سرنگ کیطرح بنا لیا پھر جب دہ اس مقام سے جہاں دو سمندر ملے ہیں آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم (یوشع) کو کہا ہمارا ناشتہ لاؤ ہمنے اپنے اس سفر سے بڑی تکان اٹھائی خادم بولا تو نے دیکھا (عجیب بات ہوئی) جب ہم اس پتھر کے پاس ٹھیرے تو میں مچھلی (کا قصہ کہنا) بھول گیا اور شیطان نے مجھے یہ بھلا دیا کہ تجھ سے اسکا ذکر کرتا اور مچھلی نے عجیب طرح سے اپنے دریا میں جانیکا رستہ کر لیا موسیٰ نے کہا یہی تو ہمارا مطلب تھا آخر اپنے قدم پہچانتے پھر الٹے پھرے پھر ان دونوں نے (وہاں پہونچکر) ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (خضر) کو پایا ہمنے اسکو اپنی خاص مہربانی دی تھی اور ہمنے اُسکو اپنے پاس سے علم سکھایا تھا موسیٰ نے اُس سے کہا کیا میں تیرے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط پر کہ جو بہتر علم تجھ کو سکھایا گیا ہے وہ مجھ کو تو سکھلائے خضر نے کہا تجھ سے میرے ساتھ ہرگز صبر نہ ہو سکے گا اور (بات یہ ہے) جس چیز سے تجھ کو پوری خبر نہ ہو

ف کہ لوگ انکو دیکھ کر اپنے مالک کی قدرت اور وحدانیت مان لیں ۱۲ ف تیری بربادی کے دن نزدیک آ گئے تو اپنے مالک حقیقی سے پھر گیا ہے ۱۲ ف اچھے برے مومن و کافر سب کو حشر کے میدان میں اکٹھا کر لینگے ۱۲ ف بحر فارس اور بحر روم ۱۲ ف ہوا یہ تھا کہ حضرت موسیٰ ایکبار کھڑے ہوئے بنی اسرائیل کو وعظ سنا رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے ان سے پوچھا اس زمانے میں سب سے زیادہ علم والا کون آدمی ہے انہوں نے کہا میں ہوں اللہ تعالیٰ کو یہ ناگوار ہوا ان کو چاہیئے تھا یوں کہنا کہ اللہ کو معلوم ہے آخر اللہ تعالیٰ نے انکو وحی بھیجی کہ جہاں دو سمندر ملے ہیں وہاں ایک میرا بندہ ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا میں کیونکر اس بندے تک پہونچوں حکم ہوا ایک مچھلی اپنے ساتھ رکھ لے جس جگہ یہ مچھلی غائب ہو جائے وہاں اس بندے سے ملاقات ہوگی ۱۲ ف موسیٰ تو یہ سمجھے کہ مچھلی یوشع سے نہیں بھولی اور یوشع اسلئے نہ کہہ سکے موسیٰ سو رہے تھے کہ گئے ۱۲ ف کہتے ہیں وہاں پہونچکر حضرت موسیٰ سو رہے اور یوشع وضو کرنے لگے زنبیل میں مچھلی تھی وہ خود بخود تڑپ کر دریا میں چلی گئی وہاں پانی پر ایک طاق کیطرح بن گیا یوشع کو نہایت تعجب ہوا انہوں نے قصد کیا کہ جب حضرت موسیٰ جاگیں تو انسے یہ حال بیان کریں جب وہ جاگے تو دونوں آگے چل کھڑے ہوئے یوشع مچھلی کا قصہ بیان کرنا بھول گئے ۱۲ ف کہتے ہیں تکان اسوقت معلوم ہوئی جب اس مقام سے آگے بڑھے ۱۲ ف جہاں دو سمندر ملے ہیں وہاں کنارے پر ایک پتھر تھا اسی مقام پر حضرت خضر کا ملنا مقرر تھا ۱۲ ف ہم اسی فکر میں تھے کہ مچھلی کہاں پر گم ہو جاتی ہے وہیں خضر سے ملاقات ہوگی ۱۲ ف کہتے ہیں جب حضرت موسیٰ ان کے پاس پہونچے وہ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھے حضرت موسیٰ نے انکو سلام کیا انہوں نے پوچھا تمہارے ملک میں سلام کہاں سے آیا ۱۲ ف تو پیغمبر ہے شریعت کے خلاف جو بات دیکھے گا اس پر اعتراض کر

عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَـيْـــًٔـا اِمْرًا ۝ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ۝ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَـيْــــًٔـا نُّكْرًا ۝ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَاۗءَهُمْ مَّلِكٌ

پھر تو کیسے صبر کر سکتا ہے موسیٰؑ نے کہا انشاء اللہ تو مجھ کو صبر کرنے والا پائیگا اور میں کسی کام میں تیری نافرمانی نہیں کرونگا خضرؑ نے کہا اچھا اگر میرے ساتھ رہتا ہے تو اس وقت تک کوئی بات مجھ سے نہ پوچھ جب تک میں خود اسکا ذکر تجھ سے شروع نہ کروں اور دونوں ساتھ ہوکر چلے جب وہ کشتی میں سوار ہو گئے تو خضرؑ نے کشتی کو پھاڑ ڈالا (اسکا ایک تختہ نکال ڈالا) موسیٰ کہہ بیٹھا تو نے کیا اسلیے کشتی کو پھاڑ ڈالا کہ کشتی والوں کو ڈبو دیگا یہ تو تو نے بڑا سخت (خطرناک سوت کر خلاف) کام کیا خضرؑ نے کہا میں نے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیگا موسیٰ نے کہا بھول چوک پر مجھکو مت پکڑ (میری گرفت نہ کر) اور میرے کام کو مشکل میں نہ ڈال خیر یہ بات گئی گذری پھر دونوں کشتی سے اتر کر کنارے پر چلے (راہ میں) جب انکو ایک لڑکا ملا تو خضرؑ نے اسکو مار ڈالا موسیٰ (سے نہ رہا گیا) کہنے لگا تو نے ایک معصوم جان کو مار ڈالا وہ بھی ناحق کسی جان کے بدلے نہیں تو نے بڑا خراب کام کیا خضرؑ نے کہا میں نے کیا تجھ سے نہیں کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیگا موسیٰ نے شرمندہ ہو کر کہا اگر میں اب اسکے بعد تجھ سے کچھ پوچھوں (تجھ پر کچھ اعتراض کروں) تو مجھکو اپنے ساتھ نہ رکھ تجھکو میری طرف سے (پورا) عذر مل گیا خیر پھر دونوں چلے (چلتے چلتے) جب ایک گاؤں والوں پاس پہونچے تو اُنسے کھانا مانگا (دونوں بھوکے تھے) اُنہوں نے انکی مہمانی کرنے سے انکار کیا (کھانا تک نہ کھلایا) پھر دونوں (اس گاؤں میں) ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی (جھک گئی تھی) خضرؑ نے اسکو سیدھا کر دیا موسیٰ سے نہ رہا گیا کہا اگر تو چاہتا تو اس دیوار اُٹھانیکی (ان گاؤں والوں سے) مزدوری لے سکتا تھا خضرؑ نے کہا بس میرا تیرا ساتھ ہو چکا اب اس نے مجھکو اور تجھکو جدا کر دیا جن باتوں پر تجھ سے صبر نہ ہو سکا اب میں انکی حقیقت تجھ سے بیان کیے دیتا ہوں وہ کشتی تو چند محتاجوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے میں نے چاہا کہ اسکو عیبدار کر دوں (اسلیے ایک تختہ نکال ڈالا) کیونکہ انکو

حق تعالیٰ نے مجھکو ظاہر شریعت کا علم دیا ہے میرے کام ایسے ہیں کہ ظاہر میں شرع کے خلاف معلوم ہوتے ہیں پر جب باطن کا علم کسی کو ہو تو وہ عین مصلحت ہیں اور شریعت کے خلاف نہیں ہیں کیونکہ حکم الٰہی کے موافق کیے جاتے ہیں ۱۲ ف حضرت موسیٰ نے یہ شرط منظور کر لی ۱۲ ف چلتے چلتے دریا پر پہونچے جیسے پاس تھا اتنے میں ایک کشتی نمود ہوئی کشتی والوں نے حضرت خضر کو پہچان کر بے کرایہ لیے انکو چڑھا لیا ۱۲ ف اور انہوں نے ہم پر احسان کیا ہم کو مفت سوار کیا ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ یہ اعتراض حضرت موسیٰ کا واقعی بھول چوک سے تھا انکو وہ شرط یاد نہ رہی ۱۲ ف جو نہایت خوبصورت تھا اور لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا ۱۲ ف اسکا سر اوکھیڑ لیا یا ذبح کر ڈالا یا پھر سے کچل ڈالا ۱۲ ف پہلے کام سے یہ کام بڑھکر کشتی کا تختہ تو پھر جوڑ سکتے ہیں مگر یہ گئی ہوئی جان پھر کہاں سے آ سکتی کہتے ہیں اس لڑکے کا نام شمعون تھا نجدہ حروری نے جو خارجی تھا ابن عباس سے حکم کو لکھا لڑائی میں لڑکوں کا مارنا کیسا ہے انہوں نے جواب دیا اگر تو خضر ہے اور یہ جانتا ہے کہ کون لڑکا مومن ہوگا کون کافر تو مار لیکن تو خضر نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکوں کے قتل سے منع کیا ہے ان سے الگ رہ ۱۲ ف میرا ساتھ چھوڑنے کے لیے حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ پر اگر صبر کرتے تو عجیب عجیب باتیں دیکھتے ۱۲ ف اپنا کھانا اسپر پھر دیا وہ سیدھی ہو گئی۔ بعضوں نے کہا گرا کر بنائی بعضوں نے کہا اس میں ایک ٹیکا لگا دیا ۱۲ ف انہوں نے تو ہم کو کھانا تک نہ کھلایا پھر ان کا کام مفت کرنا کیا ضرور تھا مزدوری لیتا تو کھانا پیٹ بھی بھرتا ۱۲ ف ان کی جائداد اس کشتی کے سوا اور کچھ نہ تھی لوگوں کو کرایہ پر سوار کرتے اسی پر گذران تھی ۱۲ ف اس کا نام الید تھا یا الطائیہ ذبر تھا کوئی بعد نام ۱۲

۱۸			يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۝ وَأَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ أَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَآ أَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۝ فَأَرَدْنَآ أَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّأَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صٰلِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَّبْلُغَآ أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۝ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۝ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۝ ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝
۱۶	مریم ۱۹	۴	وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوسٰىٓ ۝ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَّحْمَتِنَآ أَخَاهُ هٰرُونَ نَبِيًّا ۝
۶	طٰہٰ		وَهَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ مُوسٰى ۝ إِذْ رَأٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوٓا إِنِّيٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيٓ اٰتِيكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ فَلَمَّآ أَتٰهَا نُودِيَ يٰمُوسٰى ۝ إِنِّيٓ أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۝ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحٰى ۝ إِنَّنِيٓ أَنَا اللّٰهُ لَآ

تھے کیطرف ایک بادشاہ تھا ظالم جو ہر ایک اچھی کشتی پکڑ لیتا تھا ف۱ اور وہ لڑکا تو اسکے ماں باپ دونوں ایماندار تھے ہم ڈرے کہیں ایسا نہ ہو یہ لڑکا بڑا ہوکر اپنے ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں پھنسا دے ف۲ تو ہمنے یہ چاہا کہ انکا مالک اس لڑکے کے بدل (ایسا لڑکا) انکو دے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر ہو اور (اپنے ماں باپ پر) اس سے زیادہ مہربان ہو ف۳ اب دیوار کا قصہ سنو، وہ شہر کی دو یتیم لڑکوں کی تھی (انکا باپ مر گیا تھا) اور اسکے تلے انکا خزانہ گڑا ہوا تھا ف۴ اور انکا باپ (یا دادا) نیکبخت شخص تھا ف۵ تو تیرے مالک نے یہ چاہا کہ وہ دونوں یتیم جوان ہو جائیں اور اپنا خزانہ (جوان ہوکر) نکال لیں یہ تیرے مالک کی انپر مہربانی ہے اور میں اپنے اختیار سے یہ نہیں کیا (بلکہ اس مالک حقیقی کے حکم سے کیا) یہ اصل حقیقت ہے ان باتوں کی جسپر تو صبر نہ کرسکا۔

اور (اے پیغمبر) قرآن میں موسیٰ کا ذکر کر وہ ہمارا خاص بندہ اور وہ خدا کا بھیجا ہوا لوگوں کو اللہ کا پیغام سنانے والا تھا ف۱ اور ہمنے اسکو طور پہاڑ پر داہنی طرف سے (یا برکت والی کنارے سے) پکارا ف۲ اور ہمنے اسکو بھید کہنے کو نزدیک بلایا ف۳ اور ہم نے اپنی مہربانی سے اس کو (یعنی اس کی مدد کے لیے) اسکے بھائی ہارون کو پیغمبر بنا دیا ف۴

اور (اے پیغمبر) کیا تجھ کو موسیٰ کا قصہ نہیں پہونچا ف۵ جب اسنے (جنگل میں رات کو اندھیری وقت) آگ دیکھی تو اپنی بی بی (صفورا) سے کہا تم (ذرا) ٹھہر جاؤ مجھکو آگ دکھائی دیتی ہے ف۶ شاید ہو سکا تو میں تمہارے لیے ایک چنگاری لیکر آؤں یا (اگر چنگاری نہ ملے تو) اس آگ پر کوئی رستہ بتانے والا پا لوں ف۷ پھر جب موسیٰ وہاں (اس آگ پاس) آیا اسکو آواز آئی اے موسیٰ میں تیرا مالک ہوں تو اپنی جوتیاں اتار ڈال کیونکہ اسوقت تو پاک میدان طویٰ میں ہے ف۸ اور میں نے (پیغمبری کے لیے) تجھکو (لوگوں میں سے) چن لیا ہے تو جو حکم ہو اسکو (دل لگاکر) سنتا رہ بیشک میں ہی اللہ

ف۱ جب یہ کشتی وہاں پہنچی تو اسنے اُس کو بھی پکڑنا چاہا لیکن جب دیکھا تو ٹوٹی ہوئی ہے اسلیئے اُسنے چھوڑ دیا چلو غریبوں کی روزی بچ گئی ورنہ فاقوں سے مر جاتے حضرت خضر ع نے جو تختہ توڑا تھا وہ نیچے پانی کیطرف کا نہ تھا بلکہ اوپر کیطرف کا تھا اور اُسوقت توڑا جب کشتی کنارے کے قریب پہونچی اور ڈوبنے کا کوئی ڈر نہ رہا ۱۲ ف۲ اُس کی قسمت میں تو کفر لکھا تھا اور خوب صورت بھی تھا حضرت خضر ع کو ڈر ہے کہ اگر یہ لڑکا جوان ہوا تو مبادا اولاد کی محبت میں بہتے اُسکے ماں باپ بھی کفر میں اُسکے شریک ہو جائیں اسلیئے اُس کو مار ڈالا جس کم جہان پاک۔ اور یہ مار ڈالنا بحکم الٰہی تھا تو حضرت خضر ع پر کوئی گناہ نہ ہوا۔ دوسرے کو یہ فتوی ہرگز نہیں درست ۱۲ ف۳ بعضوں نے کہا اُس لڑکے کے بدل اللہ تعالیٰ نے انکو ایک لڑکی دی جو نیک بخت اور پیغمبروں کی ماں [illegible] ف۴ حدیث میں ہے کہ اگلی امتوں کے لیئے خزانہ گاڑنا درست تھا اور یہ خزانہ سونے چاندی کا تھا ۱۲ ف۵ تو اُس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسکی اولاد پر بھی رحم کیا انکو تباہی سے بچایا کہتے ہیں یہ دادا انکا ساتویں پشت [illegible] [illegible] ف۱ [illegible] ف۲ [illegible] ۱۲ ف۳ جب حضرت موسیٰ مدین سے مصر کو [illegible] طرف سے [illegible] بیت المقدس کے پاس ہے [illegible] ف۴ [illegible] ابن عباس [illegible] حضرت موسیٰ [illegible]

(باقی در صفحہ)

إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ
لِذِكْرِي ۝ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ
أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ۝
فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ
بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ۝ وَمَا
تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ۝ قَالَ هِيَ
عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ
بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ
أُخْرَىٰ ۝ قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ۝
فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ۝ قَالَ
خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا
سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ۝ وَاضْمُمْ يَدَكَ
إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ
غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ۝ لِنُرِيَكَ
مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ۝ اذْهَبْ إِلَىٰ
فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ قَالَ رَبِّ
اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ۝ يَفْقَهُوا
قَوْلِي ۝ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ۝
هَارُونَ أَخِي ۝ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۝
وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۝ كَيْ
نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ۝ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۝
إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ۝ قَالَ قَدْ
أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ۝ وَلَقَدْ

ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا ہی بندہ بنکر اور میری ہی یاد کیلیے
نماز درستی سے پڑھا کر ف۱ بیشک قیامت (ایکدن ضرور) آنیوالی ہے میں اسکو
چھپایا چاہتا ہوں (یعنے اسکے وقت کو) اسلیے کہ ہر شخص کو اسکے کام
کا بدلہ ملے ف۲ تو اس پر ایمان لانے سے تجھ کو وہ شخص (کہیں) روک نہ دے جو
(خود) اسپر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش پر چلتا ہے پھر تو تباہ ہو ف۳ اور
اے موسیٰ تیرے داہنے ہاتھ میں یہ کیا چیز ہے ف۴ موسیٰ نے عرض کیا یہ میری
لاٹھی ہے میں اسپر ٹیکا دیتا ہوں ف۵ اور اسی سے اپنی بکریوں پر (انکی چارے کے لیے)
پتے جھاڑتا ہوں اور اس سے میں اور بھی کام لیتا ہوں ف۶ اسنے فرمایا اے موسیٰ
اس لاٹھی کو (زمین پر) ڈالدے موسیٰ نے اسے ڈالدیا وہ فوراً سانپ
بن گئی جو دوڑنے لگا ف۷ اللہ تعالے نے فرمایا اسے پکڑلے اور ڈر نہیں
ہم ابھی اس کو اگلی صورت پر کیے دیتے ہیں ف۸ ف۹ اور اپنا ہاتھ بغل
کے نیچے لیجا (پھر نکال) وہ سفید (نورانی) بے عیب
ہو کر نکلے گا یہ اور ایک نشانی ہے ف۱۰ (ہم نے یہ نشانیاں
تجھے اسلیے دیں) کہ ہم تجھ کو بڑی بڑی نشانیاں کھلائیں ف۱۱
اے موسے اب تو فرعون کے پاس جا اس نے سر اٹھایا ہے ف۱۲
موسے نے عرض کیا خداوند (میں جانے کو حاضر ہوں پر) میرا سینہ
کھولدے ف۱۳ اور میرا کام (پیغمبری کا حق ادا کرنا) مجھ پر آسان کردے
اور میری زبان میں جو گرہ ہے وہ کھولدے وہ میری بات سمجھیں
اور میرے گھر والوں میں سے ایک کو میرا وزیر بنادے ف۱۴ ہارون کو
جو میرا بھائی ہے اس سے میری پیٹھ مضبوط کردے اور اسکو
میرے کام (پیغمبری) میں شریک کردے اسلیے کہ ہم دونوں
ملکر خوب تیری تعریف کریں اور خوب تیری یاد کریں ف۱۵ تو تو (پہلے
بھی) ہمارا حال خوب جانتا تھا اللہ نے فرمایا اے موسے جو تونے
مانگا وہ تجھ کو مل چکا ف۱۶ اور ہم تو (پہلے بھی) ایک بار اور تجھ پر

ف۱ یا جب میری یاد آوے اسوقت نماز پڑھ لے صحیح حدیث میں ہے جو کوئی تم میں سے سو جائے یا نماز بھول جائے تو جب یاد آوے اسوقت پڑھ لے اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب
میری یاد آئے اسوقت نماز پڑھ لے ۱۲ ف۲ اگر قیامت کا وقت معلوم ہوتا تو ہر شخص اطمینان کے ساتھ گناہ کرتا یہ سمجھکر کہ ابھی قیامت میں بہت دیر ہے توبہ کرلیں گے اللہ تعالیٰ
نے اسکو بالکل پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ پیغمبروں کو بھی نہیں بتایا ۱۲ ف۳ تیری آخرت برباد ہو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسے کو نصیحت کی کہ بے ایمانوں سے جو آخرت کے منکر ہیں اور اپنی
خواہش پر چلتے ہیں الگ رہو اُن کی صحبت میں نہ بیٹھو ایسا نہ ہو کہ وہ تمکو بھی گمراہ کردیں اور تمہاری آخرت خراب ہو ۱۲ ف۴ اللہ تعالیٰ کو تو سب معلوم تھا مگر اسلیئے پوچھا کہ موسے
کی زبان سے اقرار کرالے کہ وہ لکڑی ہے پھر جو خدا کی قدرتیں اس میں ظاہر ہوں اسکو موسے خوب سمجھیں و نیز اللہ تعالیٰ کو حضرت موسے سے کچھ باتیں کرنا منظور تھیں تاکہ
انکے دل کی جھجک نکل جائے ۱۲ ف۵ چلتے وقت یا تھک جانے کے وقت ۱۲ ف۶ مثلاً اپنا توشہ اسپر لٹکا لیتا ہوں یا موذی جانور نکلے تو اس سے بھگاتا ہوں ۱۲ ف۷ ایک
[illegible] کی طرح [illegible] پھر ایک بہتر [illegible] سامنے سے ڈر گئے ۱۲ ف۸ تیرے ہاتھ لگاتے ہی پھر لاٹھی کی لاٹھی ہو جائیگی ۱۲ ف۹ کہتے ہیں حضرت موسے نے پھر بھی ڈرتے ڈرتے
[illegible] جب [illegible] تب تیسری بار پھر حکم ہوا اور [illegible] فرمایا تو ڈر نہیں اطمینان سے رہ جب حضرت موسے نے [illegible] ہاتھ لگایا تو پھر لاٹھی ہوگیا ۱۲
ف۱۰ [illegible] دوسری [illegible] اسمیں کوئی روگ نہ ہوگا جیسے کوڑھ میں بھی ہاتھ سفید ہو جاتا ہے مگر وہ بیماری ہے اور یہ خاصیت [illegible]
ف۱۱ [illegible] کی تدبیر [illegible] مالک کی [illegible] فرعون سے مقابلہ [illegible] فرعون کا ڈوب جانا ۱۲ ف۱۲ بڑی شرارت اور سرکشی پر کمر باندھی
خدائی کا دعوی کرتا ہے ۱۲ ف۱۳ میں پیغمبری کا [illegible] کے لائق ہو جاؤں ۱۲ ف۱۴ [illegible] میرا مددگار رہے اس [illegible] کے [illegible] میں میرا شریک ہے ۱۲ ([illegible])

اردو ترجمہ	متن
احسان کر چکے ہیں جب ہم تیری ماں کو وہ بات بتلا چکے جو آگے بیان ہوتی	ولقد مننا عليك مرة أخرى ۝ إذ أوحينا
ہے ف۱ یہ) کہ موسیٰ کو ایک صندوق میں ڈالدو پھر اس صندوق کو دریا میں	إلى أمك ما يوحى ۝ أن اقذفيه في
ڈالدو ف۲ اور اسکی قدرت دیکھو) دریا اس صندوق کو (بحکم الٰہی) کنارے	التابوت فاقذفيه في اليم فليلقه
پر دھکیل دیگا (وہاں) ایک شخص جو میرا دشمن ہے اور اسکا بھی دشمن	اليم بالساحل يأخذه عدو لي و
ہے (یعنے فرعون) اسکو لیگا اور میں نے (اے موسیٰ) تجھ پر اپنی طرف	عدو له ۚ وألقيت عليك محبة
سے پیار ڈالدیا تھا ف۳ اور مطلب یہ تھا کہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش	مني ۚ ولتصنع على عيني ۝ إذ تمشي
پائے ف۴ جب تیری (سگی) بہن (مریم تیری خبر لانیکو) جا رہی تھی ف۵ وہ (آسیہ اور	أختك فتقول هل أدلكم على من
فرعون سے) کہنے لگی میں تمکو ایسی انّا بتاؤں جو اس (بچے) کو اچھی طرح	يكفله ۖ فرجعناك إلى أمك كي
پالے) تو ہمنے تجھ کو تیری ماں پاس پہونچا دیا اسلیے کہ اسکی آنکھ ٹھنڈی ہو	تقر عينها ولا تحزن ۚ وقتلت
اور وہ (تیری جدائی کا) رنج نہ کرے اور (جب تو بڑا ہوا) تو نے ایک	نفسا فنجيناك من الغم وفتناك
شخص کو مار ڈالا پھر ہمنے اس غم سے تجھکو چھڑالیا (مدین میں تجھ کو بھگا	فتونا ۚ فلبثت سنين في أهل
دیا) اور ہمنے تجھ کو خوب آزمایا پھر تو کئی برس تک (دس برس تک) مدین	مدين ۝ ثم جئت على قدر
والوں میں رہا اب تو اے موسیٰ (عمر کی) حد کو پہنچکر (ہمارے پاس) آیا اور میں نے	يا موسى ۝ واصطنعتك لنفسي ۝
تجھے (خاص) اپنے (کام کے) لیے طیار کیا (یعنے پیغمبری کیلیے) تو	اذهب أنت وأخوك بآياتي ولا
اور تیرا بھائی (دونوں ملکر) میری نشانیاں لیکر (فرعون کے پاس) جاؤ	تنيا في ذكري ۝ اذهبا إلى فرعون
اور میری یاد میں سستی نہ کرنا ف۶ دونوں فرعون پاس جاؤ کیونکہ اسنے سر اٹھا	إنه طغى ۝ فقولا له قولا لينا
رکھا ہے پھر اس سے نرمی سے بات کرو شاید وہ (حق بات) مان لے یا (خیر نہ مانے	لعله يتذكر أو يخشى ۝ قالا ربنا
تو) اسکو (خدا کا) ڈر ہی پیدا ہو ف۷ وہ دونوں عرض کرنے لگے مالک ہمارے ہمکو ڈر ہے	إننا نخاف أن يفرط علينا أو أن
(فرعون ظالم بادشاہ ہے کہیں) ہمکو جلدی سے سزا دے بیٹھے یا جوش میں آجائے	يطغى ۝ قال لا تخافا إنني معكما
اللہ نے فرمایا مت ڈرو کیونکہ میں تمہارے ساتھ ہوں دیکھنے سننے والا ہوں	أسمع وأرى ۝ فأتياه فقولا إنا رسولا
اور دیکھ رہا ہوں ف۸ تو تم دونوں (ملکر) اسکے پاس جاؤ اس سے کہو ہم تیرے مالک کے بھیجے ہوئے	ربك فأرسل معنا بني إسرائيل ۝
ہیں بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کر دے ف۹ اور انکو مت ستا ہم ایک نشانی تیرے	ولا تعذبهم ۖ قد جئناك بآية
مالک کی لیکر تیرے پاس آئے ہیں ف۱۰ اور (خدا کے عذاب سے) وہی بچیگا جو سیدھے	من ربك ۖ والسلام على من اتبع
رستے پر چلیگا ف۱۱ ہمکو (خدا کی طرف سے) یہ وحی آئی ہے کہ جو شخص (ہمکو) جھٹلائے	الهدى ۝ إنا قد أوحي إلينا أن

ف۱ یا وہ بات بتلائی جو بن بتلائے معلوم نہیں ہو سکتی حضرت موسےٰ کی ماں کا نام یوحانذ تھا۔ بتلانے سے مراد یہاں دل میں ڈالنا ہے یا خواب میں سنانا ۱۲ ف۲ جب حضرت موسیٰ پیدا ہوئے تو فرعون کا یہ ظلمی حکم جاری تھا کہ بنی اسرائیل کا جو لڑکا پیدا ہو وہ مار ڈالا جائے ان کی ماں ڈریں آخر انہوں نے بالہام الٰہی یہ تدبیر کی کہ موسےٰ کو ایک تابوت میں رکھا اور وہ تابوت دریائے نیل میں بہا دیا اس میں سے ایک نہر فرعون کے باغ میں گئی تھی یہ صندوق بہتے بہتے اسی نہر میں گیا اور فرعون کے باغ میں [illegible] تھا اس صندوق کو نکلوایا دیکھا تو اس میں ایک بچہ ہے آسیہ نے اسکو پال لیا اور فرعون نے بھی دیکھا تو اسکو بچایا اور اپنا بیٹا بنا کر اس کی پرورش کی ۱۲ ف۳ جو کوئی تجھ کو دیکھتا اسکا دل نرم ہو جاتا اور تجھ سے محبت کرنے لگتا ہے ۱۲ ف۴ آنکھ پروردگار کی ایک خاص صفت ہے اہل حدیث اسکی تاویل نہیں کرتے [illegible] سکتے ہیں ۱۲ ف۵ ڈھونڈتے ڈھونڈتے فرعون کے گھر تک پہنچی وہاں دیکھا کہ آسیہ فرعون کی بی بی حضرت موسےٰ کو لئے بیٹھی ہے اور انکے [illegible] حضرت موسےٰ کا [illegible] نہیں [illegible] ۱۲ ف۶ [illegible] حضرت شعیب کے مکان میں ۱۲ [illegible] کا دعوی کرتا ہے [illegible] [illegible]

الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى
قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝ قَالَ رَبُّنَا
الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ
هَدٰى ۝ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ
الْاُوْلٰى ۝ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ
فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ۝
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا
وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ
اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ كُلُوْا وَ
ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ
وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ
تَارَةً اُخْرٰى ۝ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا
كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ۝ قَالَ اَجِئْتَنَا
لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ۝
فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ
نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝ قَالَ
مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ
يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۝ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ
فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝ قَالَ لَهُمْ
مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ

اور جھٹلاتا ہے اور منہ پھیرے اسکو عذاب ہوگا فرعون نے کہا موسیٰ پھر تمکو
تمہارا مالک کون ہے موسیٰ نے کہا ہمارا مالک وہ ہے جس نے ہر چیز
کو ایک خاص صورت دی (جو اسکے مناسب ہے) پھر اسکو زندگی
بسر کرنیکا رستہ بتلایا فرعون نے کہا اچھا، اگلے لوگوں کا کیا حال
ہوا؟ موسیٰ نے کہا انکا حال میرے مالک کے پاس ایک کتاب (لوح محفوظ)
میں (لکھا ہوا) ہے میرا مالک نہ تو بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے جس نے تمہارے
لیئے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے (چلنے کے) لیے اس میں راہیں
نکالیں اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے، اس میں سے طرح
بطرح کئی قسم کی سبزی نکالی تم بھی (ان میں سے) کھاؤ اور اپنے
جانوروں کو بھی انہیں (چراؤ) بیشک عقلمندوں کیلیے اس میں
(ہماری قدرت کی) نشانیاں ہیں ہم نے تم کو اسی (زمین)
سے پیدا کیا اور اسی میں (مرنے کے بعد) پھر لیجائیں گے
اور اسی سے تم کو دوسری بار (قیامت کے دن) نکالیں گے
اور ہمنے تو فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھلائیں لیکن
اُس نے جھٹلایا اور نہ مانا (کہنے لگا یہ جادو ہے) کہنے لگا موسیٰ
کیا تو ہمارے پاس اسلیے آیا ہے کہ ہمکو اپنے جادو (کے زور)
سے ہمارے ملک سے نکال باہر کرے تو ہم بھی ضرور ویسا ہی جادو
(تیرے جادو کیطرح) تجھ کو بتلائیں گے (تیرے سامنے لائیں گے) لیکن
ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدہ (وقت اور مقام) مقرر
کردے نہ ہم اسکے خلاف کریں نہ تو ایک صاف میدان میں موسیٰ
نے کہا (اچھا) عید کا دن (ہمارا) تمہارا وعدہ ہے اور دن
چڑھے (سب) لوگ جمع ہوجائیں یہ سنکر فرعون لوٹا اور اپنے
داؤں اکٹھا کیے پھر وعدہ کے مقام پر آن موجود ہوا (جادوگروں کو
ساتھ لایا) موسیٰ نے کہا (ارے) تمہاری شامت آئی ہے اللہ پر جھوٹ مت

ف دنیا میں تباہ اور آخرت میں ہلاک ۱۲ ف ظاہر ہوئے ہوں اور ہارون ہوں دونوں ملکر فرعون کے پاس گئے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہونچایا ۱۲ ف جیسے مرغی کا بچہ انڈے سے نکلتے ہی
چار پایوں کا بچہ دودھ پینے لگتا ہے مچھلی کا بچہ تیرنے لگتا ہے ۱۲ ف یعنی انکے اعمال سب لکھے ہوئے ہیں قیامت کے دن انکو بدلہ دیگا ۱۲ ف یعنی باوجودیکہ سب کا علم
میں سب کچھ چھوڑ لے مگر وہ کتاب کا محتاج نہیں اسکو ایک ایک رتی سب یاد اور محفوظ ہے اسکے علم میں نہ غلطی ہوسکتی ہے نہ بھول چوک ۱۲ ف اگر معاذ اللہ غلط تو
ہوتا جیسے بعض بے دین سمجھتے ہیں تو زمین میں یا تو کچھ پیدا ہی نہ ہوتا یا پیدا ہوتا تو بھی ایک طرح کا اناج یا پھل یا ترکاری جب بھی نیچری ایک چیز کو کہاں تک کھاتے [illegible]
ہوتی یہ اس کی قدرت نہیں تو کیا ہے کہ ایک ہی ہوا ایک ہی پانی ایک ہی قسم زمین کی پھر ہر درخت کا پھل جدا اگتا ہے اور ہر ایک کا مزہ الگ الگ کوئی گرم کوئی سرد کوئی [illegible]
کوئی [illegible] کوئی قابض کہ ہر ایک موقع پر آدمی کو تکلیف نہ ہو اور اپنی ضرورت پوری کرے ۱۲ ف آدم علیہ السلام کا پتلا مٹی سے بنایا گیا ۱۲ ف اگر آدمی جل جائے یا ڈوب جائے
جب بھی اسکے اجزا مٹی میں شریک ہو جاتے ہیں ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ حضرت ام کلثوم رض کو جب قبر میں رکھا تو آنحضرت صلعم نے یہی آیت پڑھی مٹی دیتے وقت اس آیت
کا پڑھنا مستحب ہے ۱۲ ف اور خود وہاں کا حاکم بن بیٹھے ۱۲ ف یا ایک ہموار مقام ہو جو نہ تجھ سے دور ہو نہ ہم سے ۱۲ ف لفظی ترجمہ یہ ہے کہ ہمارا تمہارا وعدہ وہ دن ہے
جس دن لوگ آراستہ ہوتے ہیں کہتے ہیں یہ دن انکی عید کا تھا۔ بعضوں نے کہا یہ دن عاشورے کا دن تھا ۱۲ ف جادوگروں کو بلوایا۔ انکو طیار کیا۔ انعام
دینے کا وعدہ کیا ۱۲ ف ان جادوگروں کو ایک بار سمجھانا مناسب سمجھا ۱۲ ف وہ بہشتی ہیں یا دوزخی حالانکہ وہ بت پرستی کیا کرتے تھے فرعون کی غرض یہ پوچھنے سے یہ
تھی کہ موسیٰ صاف انکو دوزخی کہدینگے تو لوگ بگڑ جائیں کہ ہمارے باپ دادا کو دوزخی بتاتے ہیں حضرت موسیٰ نے ایسا گول جواب دیا کہ فرعون کا مطلب حاصل نہ ہوسکا ۱۲

مَنِ افْتَرٰى ۝ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ
بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝ قَالُوْٓا
اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ
يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا
وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝
فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ
وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ
اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ
اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ
يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝
فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝
قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝
وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ
مَا صَنَعُوْا ۚ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ
سٰحِرٍ ۚ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ
اَتٰى ۝ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝
قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ
فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ
جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ
اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۝ قَالُوْا لَنْ

جڑ (بنیاد) سے عذاب بھیجکر تم کو غارت کردیگا اور دیکھو جس نے خدا تعالیٰ
پر جھوٹ باندھا وہ تباہ ہو چکا پھر وہ جادوگر آپس میں گو جھگڑے اپنے
چپکے چپکے کانا پھوسی کرنے لگے (آخر انہوں نے مشورہ کر کے) کہا بیشک
دونوں جادوگر ہیں وہ چاہتے ہیں اپنے جادو (کے زور) سے تم کو تمہارے
ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارا جو عمدہ طریق ہے اسکو میٹ دیں تم بھی
سب ملکر داؤں کرو پھر پرا باندھکر (سامنے) آؤ اور آج جو جیتا اسنے
مراد پائی جادوگر کہنے لگے موسے یا تو تم (اپنی لاٹھی) پہلے ڈالو اور یا ہم
پہلے (اپنی لاٹھیاں) ڈالیں موسے نے کہا نہیں تم ہی (پہلے
ڈالو (انہوں نے اپنا کرتب کیا) تو موسے کو انکے جادو سے ایسا معلوم
ہوا کہ انکی رسیاں اور لاٹھیاں (سانپ بنکر) دوڑ رہی ہیں پس
موسے اپنے دل ہی دل میں سہم گیا (اور اسنے وحی کا انتظار کیا
ہمنے (وحی کے ذریعہ سے) فرمایا مت ڈر بیشک تو ہی زبردست رہیگا (تو ان
سب پر غالب آئیگا) اور جو (عصا) تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اسکو ڈال
دے (خدا کی قدرت دیکھ) کہ انہوں نے جو ڈھونگ کیا ہے اسکو ہڑپ کر جائے
انہوں نے جو کچھ بنایا ہے (اسکی حقیقت کچھ نہیں) جادو کا تماشا ہے
اور جادوگر جہاں جائے بامراد نہیں ہوتا پھر (یہ حال دیکھتے ہی)
جادوگر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم تو ہارون اور موسے
کے مالک پر ایمان لائے فرعون بولا (واہ اچھے رہے) تم اسپر
ایمان لائے اور ابھی میں نے تم کو اذن ہی نہیں دیا بیشک وہ
(یعنے موسے) تمہارا گرو ہے جس نے تم کو جادو سکھلایا ہے تو میں
ضرور تمہارے ہاتھ پیر الٹے سیدھے کاٹ ڈالونگا اور تم کو کھجور
کے ڈھنڈوں (تنوں) پر سولی چڑھاؤنگا اور تم اب ضرور اچھی
طرح جان لوگے کہ ہم (دونو) میں سے کس کی مار سخت ہے اور دیر
تک رہتی ہے انہوں نے کہا ہم تجھ کو ان دلیلوں سے جو ہمارے

ف۱ اپنے کاموں کو جادو نہ کہو ۱۲ ف۲ اسکے کام کو فروغ نہیں ہو سکتا ہے پیغمبر کی یہ ایک بڑی نشانی ہے کہ حق تعالیٰ کی مدد اسکے ساتھ ہوتی ہے اور روز بروز اسکے دین
کو ترقی ہوتی جاتی ہے کسی دشمن کے مٹائے وہ دین نہیں مٹتا اور جھوٹے آدمی کے کام کو بقا نہیں ۱۲ ف۳ کسی کی رائے ہوئی کہ موسے سچے جادوگر ہیں اور ہم انپر غالب ہونگے کسی
نے کہا وہ جادوگر معلوم نہیں ہوتے اور ہمارا انپر غالب ہونا مشکل ہے ۱۲ ف۴ یا موسے اور ہارون نے جو منصوبہ باندھا ہے اسکے توڑنے کی مضبوط تدبیر کرو ۱۲ ف۵
قطار کی قطار ایک ہی بار جس میں سب دیکھنے والے ڈر جائیں ۱۲ ف۶ یا آج جو مقابلہ میں جیت گیا بازی لیگیا منہ مانگی مراد پائی ۱۲ ف۷ جادوگروں نے حضرت موسے کا ادب
کیا کہنے میں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انکو ایمان کی توفیق دی ۱۲ ف۸ یعنے دکھائی دیا حقیقت میں کچھ نہ تھا ایک شعبدہ تھا ۱۲ ف۹ کہتے ہیں انہوں نے اندر پارہ بھر دیا تھا
دھوپ کی گرمی سے وہ چلنے لگیں ۱۲ ف۱۰ انکو یہ خیال ہوا کہ شاید میرے عصا ڈالنے سے پہلے لوگ ان جادوگروں کے معتقد ہو جائیں پھر اب لوگ میری عصا پہ کیا اعتقاد کریں
گے جب اتنی ہیبت کی یہ سب سانپ بن گئیں ۱۲ ف۱۱ شعبدہ بازی اور نظر بندی ۱۲ ف۱۲ اس حکم کے آنے پر حضرت موسے نے اپنی عصا پھینکی وہ ایک خونخوار
اژدہا بن گئی جتنی لاٹھیاں اور رسیاں میدان میں جادوگروں نے پھیلائی تھیں انکو ایک نوالہ کر گئی پھر فرعون اور اسکے لوگوں کی طرف چلی انہوں نے غل مچایا حضرت موسے نے
اسکو ہاتھ سے پکڑا تو پھر عصا ہو گئی ۱۲ ف۱۳ یہ جادوگر بہتر یا چار سو یا نو سو یا بارہ ہزار یا چودہ ہزار تھے پہلے بیان ہو چکے بعضوں کی رائے یہ تھی کہ حضرت موسے جادوگر
معلوم نہیں ہوتے جب انہوں نے یہ صاف معجزہ دیکھا تو ان کو یقین ہو گیا کہ حضرت موسے سچے پیغمبر ہیں کوئی جادوگر کا باپ بھی یہ نہیں کر سکتا کہ ایک تنکے کو معدوم کر دے
اتنی لاٹھیاں اور رسیاں جو اکٹھی تھیں نیست ہو گئیں تو وہ سمجھ گئے کہ یہ بندے کا کام نہیں ہے فعل الٰہی ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ
الَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ
اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ
اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ
اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَ
اللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ
مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ
فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا
قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ
الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝
وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ
اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ
طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ
لَا تَخْشٰى ۝ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ
مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ؕ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ
قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ
جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا
عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝ كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا
فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ
يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ۝

پاس آئیں ہیں اس خدا کی جس نے ہمکو پیدا کیا پس کر گذرنے والے پھر
جو تجھے کرنا ہو وہ کر گذر سولی دے یا قتل کر تیرا زور بس دنیا کی زندگی
پر چل سکتا ہے ہم تو اپنے مالک پر یقین کر چکے اسلیے کہ وہ ہمارے قصور
اور اس (گناہ) کو جو تو نے زبردستی ہم سے جادو کرایا بخش
دے اور اللہ تعالی (کی دین اسکا ثواب تیرے مال اور دولت سے)
بہتر ہے اور (اسکا عذاب بھی تیرے عذاب سے زیادہ) دیرپا ہے
بیشک جو کوئی (مرتے وقت) کافر بنکر اپنے مالک کے سامنے حاضر
ہوگا اسکے لیے دوزخ ہے نہ وہاں مریگا اور نہ جیے گا اور جو کوئی
ایمان رکھکر اسکے سامنے حاضر ہوگا وہ (دنیا میں) نیک کام
(بھی) کر چکا ہے تو ایسے لوگوں کو بلند درجے ملیں گے ہمیشہ رہنے
کے باغ ان کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ سدا ان میں رہیں گے
اور جو کوئی (کفر اور گناہوں کی نجاست سے) پاک ہے اسکا یہی بدلہ
ہے اور ہمنے موسے کو وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات مصر
سے نکال لیجا پھر سمندر میں انکے لیے (لاٹھی مار کر) سوکھا رستہ
بنا نہ تجھے (فرعون کے) آپکڑنے کا ڈر ہوگا نہ سمندر میں ڈوب جانیکا
خوف (جب بنی اسرائیل راتوں مصر سے چل کھڑے ہوئے) فرعون (خبر
پاکر) اپنے لشکر سمیت انکے پیچھے لگا پھر سمندر نے انکو جیسا کچھ گھیرنا تھا
ویسا گھیرا اور فرعون نے اپنی قوم کو بہکا دیا راہ پر نہیں لگایا اے
بنی اسرائیل ہمنے تمکو تمہارے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی اور
(توریت شریف دینے کے لیے) تم سے طور (پہاڑ) کا داہنا
جانب مقرر کیا اور ہم نے تمپر من اور سلوے اتارا اور یہ کہدیا
کہ جو پاکیزہ روزی ہمنے تمکو دی ہے اسمیں سے کھاؤ اور اسمیں
میں حد سے مت بڑھو نہیں تو میرا غضب تمپر اتریگا وہ دوزخ
میں گر چکا اور (یہ بھی میری صفت ہے) بے شک جو کوئی

ف تو یہی کرسکتا ہے تا کہ دنیا کی چند روزہ زندگی کا خاتمہ کر دے اس کی ہم کو پرواہ نہیں ہے ۱۲ ف تیرا عذاب تو ایک دم بھر کا ہے جان نکل جانے کے بعد پھر تو کچھ نہیں کر سکتا
اسکا عذاب تو معاذ اللہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا ۱۲ ف کہ چلو چھٹی ہوئی ۱۲ ف جیسے جینا چاہیئے یعنے آرام کے ساتھ ۱۲ بلکہ سسکتا رہیگا مسلم حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر یہ آیت سنائی اور فرمایا دوزخ والے جو ہیں (یعنے کافر) وہ تو نہ اس میں مریں گے نہ جئیں گے لیکن جو لوگ دوزخ والے نہیں ہیں (یعنے گنہگار مسلمان)
انکو دوزخ کی آگ ایک بارگی مار ڈالے گی جلکر کوئلہ ہو جائیں گے پھر انکے سفارشی (پیغمبر اور صالحین) کھڑے ہونگے (جب انکو خبر ہوگی) اور سفارش کریں گے ان کی معافی
قبول ہوگی وہ نہر الحیاۃ میں ڈالے جائیں گے پھر اس میں (نہاکر) اس طرح بڑھیں گے جیسے دانہ جو بہیا کے بہاؤ میں آ جاتا ہے کچرے کوڑے میں (وہ کیسی جلدی سے بڑھتا ہے) ۱۲
ف معلوم ہوا بلند درجے ملنے کے لیے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی شرط ہیں لیکن صرف ایمان تو وہ نجات کے لیے کافی ہے یعنے مومن ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہ رہیگا کبھی نہ
کبھی اس سے نکالا جاوے گا اور جنت میں داخل ہوگا ۱۲ ف یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف یعنے غرغر کرکے پانی کا ریلا انپر ایسا آیا کہ سب کے سب ڈوب گئے ایک بھی نہ بچا ۱۲
ف وہاں سے اور کہتا تھا کہ میں تم کو ہدایت کا رستہ بتلاتا ہوں لیکن در حقیقت گمراہ کرتا تھا ۱۲ ف جنگل میں جہاں کچھ کہانے کو نہیں ملتا تھا ۱۲ ف اسکی تفسیر اوپر گذر چکی کہ
ف یعنے حلال یا مزیدار کہانے ۱۲ ف اسراف نہ کرو نہ ناشکری یا کل کے لیے سمیٹ نہ رکھو ۱۲ ع کہتے ہیں فرعون نے جادوگروں کو موسے کا مقابلہ کرنے کے لیے
مجبور کیا تھا ورنہ انکا دل نہیں چاہتا تھا انہوں نے جب یہ دیکھا تھا کہ موسے کی عصا رات کو ان کی حفاظت کرتی رہتی ہے تو وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ جادو نہیں ہے ۱۲

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝ وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ ۝ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ۝ قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝ فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُمْ مَوْعِدِي ۝ قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ۝ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۝ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي ۝ قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ	دگنا ہوں گی۔ توبہ کرو اور ایمان لائے اور نیک کام کرے پھر راہ پر رہے فٹ تو میں اسکو بہت بخشنے والا ہوں اور موسیٰ تو نے اپنی قوم کو پیچھے چھوڑ کر جلدی کیوں آگیا فٹ موسیٰ نے عرض کیا وہ میرے پیچھے آرہے ہیں اور مالک میں جلدی تیرے پاس حاضر ہو گیا کہ تو خوش ہو جائے پھر پروردگار نے فرمایا ہم نے تو تیرے آنے کے پیچھے تیری قوم کو آزمایا اور سامری نے انکو بہکا دیا (دیکھتے ہی) موسیٰ (قدرتی طور پر) غصہ میں بھرا ہوا افسوس کرتا ہوا اپنی قوم کی طرف لوٹا کہنے لگا بھائیو تم سے تمہارے مالک نے اچھا وعدہ (توریت دینے کا) نہیں کیا تھا فٹ کیا تم پر ایسی بڑی مدت گذر گئی فٹ یا تم نے یہ چاہا کہ تمہارے مالک کا غضب تم پر اترے اور اس وجہ سے تم نے (اپنے) وعدے کا خلاف کیا جو مجھ سے کیا تھا فٹ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے اختیار سے تیرا وعدہ خلاف نہیں کیا بلکہ ہوا یہ کہ فرعون والوں کے زیور کو بوجھ (مصر سے بھاگتے وقت) ہم پر لاد دیے گئے تھے تو ڈالنے کی صلاح سے ہم نے انکو ڈال دیا) ڈال دیا اسی طرح سامری نے بھی ڈالا پھر سامری نے لوگوں کے لیے ایک بچھڑا دھڑ بنا کر نکالا ایک دھڑ جو (بچھڑے کی طرح) آواز کرتا تھا تو کہنے لگے یہی تمہارا خدا ہے اور موسیٰ کا خدا لیکن موسیٰ بھول گیا فٹ کیا انکو یہ بھی نہیں سوجھتا تھا کہ بچھڑا انکی بات کا جواب تک نہیں دیتا اور نہ انکو برے بھلے کا اختیار رکھتا ہے فٹ اور ہارون نے موسیٰ کے لوٹنے سے پہلے ہی ان سے کہہ دیا (دیکھو) بھائیو تم اس بچھڑے کی وجہ سے بلا میں پڑ گئے فٹ اور تمہارا مالک تو رحمان ہے تو میری راہ پر چلو اور میرا کہا مانو انہوں نے جواب دیا ہم تو برابر بچھڑے (کی پوجا) پر جمے رہیں گے جبتک موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس لوٹ کر آئے فٹ موسیٰ نے کہنے لگا ہارون کیا سبب جب تو نے دیکھا تھا

ف یعنی مرتے دم تک ایمان اور نیک عمل پر قائم رہے ۱۲ ف اور جب موسیٰ توریت لینے کے لیے ستر آدمیوں کو ساتھ لیکر طور پہاڑ کیطرف چلے تو اپنے ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر خود آگے بڑھ آئے جیسے کہانے موسیٰ ۱۲ الخ ۱۲ ف حضرت موسیٰ پروردگار کے دیدار کے شوق میں اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ گئے اور ان سے پہلے کوہ طور پر پہنچ گئے اور تدبیر یہ تھا کہ ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لیکر آئیں تب پروردگار نے یہ پوچھا ۱۲ ف چلا کہ بنی اسرائیل میں سے حضرت موسیٰ ستر آدمیوں کو چن کر اپنے ساتھ کوہ طور پر لیگئے باقی کو وہیں چھوڑ گئے۔ ہارون کو اپنا خلیفہ کر گئے سامری مردود نے سب کو بہکا دیا مگر بارہ ہزار آدمی اسکے دام میں نہ آئے کہتے ہیں یہ سامری منافق تھا ظاہر میں حضرت موسیٰ پر ایمان لایا تھا اور دل میں کافر تھا ۱۲ ف کہتے ہیں جب بنی اسرائیل کے قدیک پہنچے تو جبرئیل [illegible] جلانے کی آواز سنی وہ بچھڑے کے گرد اگرد کھڑے تھے حضرت موسیٰ نے فرمایا یہ گمراہی کی آواز ہے ۱۲ ف اور میں اسی کام کے پیچھے گیا ہوا تھا تم سے ذرا صبر نہ ہو سکا کہ مجھ کو توریت لینے دیا ہوتا ۱۲ ف کہ تم مجھ کو بھول گئے اتنا زمانہ گذر گیا ۱۲ ف کہ ہم تمہارے آنے تک اچھے طریقہ پر قائم رہیں گے اور دن [illegible] کیا کرتے رہیں گے ۱۲ ف کہتے ہیں سامری نے پہلے سب زیور گلا کر بچھڑے کی صورت بنائی پھر اسکے منہ میں وہ خاک ڈالی اسکے اثر سے وہ بچھڑا سچ مچ کا بچھڑا ہو گیا اور [illegible] کرنے لگا دھڑ سے یہی مراد ہے کہ گوشت پوست ہو گیا ۱۲ ف سامری اور اسکے ساتھی جو گمراہ تھے ۱۲ ف اللہ کو یہاں چھوڑ کر کوہ طور پر چلا گیا ۱۲ ف یا اللہ کا کلام ہے اور انکی بے عقلی ظاہر کرنا منظور ہے جن بے وقوفوں نے بچھڑے کو خدا سمجھ کر اسکا پوجا کیا انکو اتنی بھی عقل نہ آئی کہ خدا کی شان تو یہ ہے کہ سب سے زیادہ اسکو عقل ہو سب سے زیادہ زور اور قوت ہو برا بھلا جو چاہے وہ کر سکے یہ بچھڑا تو بات کا جواب تک بھی نہیں دے سکتا پھر یہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
			قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ۝ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ۝ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ۝ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ۝ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝	وہ بہک گئے تو (اُسی وقت) میرے پاس کیوں نہ چلا آیا کیا تو میرے حکم کے خلاف چلا ہارون نے کہا میری ماں کے جنے میری ڈاڑھی اور سر کے بال نہ پکڑ میں ڈرا کہیں تو یہ کہہ بیٹھے تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈالدی اور میری بات کا لحاظ نہ رکھا موسیٰ نے کہا سامری تو نے یہ کیا کیا کہنے لگا میں نے وہ دیکھا جو اوروں نے نہیں دیکھا میں نے (اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے (فرشتے) کے پاؤں کے تلے سے ایک (خاک کی) مٹھی اٹھالی اس کو میں نے (اوپر ہوئے بچھڑے میں) ڈالدیا اور میرے جی نے مجھ کو یہی صلاح دی موسیٰ نے کہا چل دور ہو تیری سزا یہ ہے (جب تک تو دنیا میں زندہ ہے یوں کہتا رہیگا (دیکھ مجھ کو کہیں) چھونا نہیں اور اسکے سوا تیرے لیے (آخرت میں) ایک (عذاب) کا وعدہ ہے جو تجھ پر سے ٹلنے والا نہیں اور اب اپنے خدا (بچھڑے) کو دیکھ جسکو تو برابر پوجتا رہا ہم اسکو جلا (کر خاک کر) دینگے پھر اس (خاک) کو دریا میں (اوڑا کر) بکھیر دینگے (تاکہ اُسکا پتہ اور نشان بھی نہ رہے) تمہارا (سچا) خدا تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اسکے علم میں ہر چیز سما گئی ہے ۔
۱۷	الانبیاء	۴	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝	اور ہمنے موسیٰ اور ہارون کو وہ کتاب (توریت شریف) دی جو حق اور باطل کو جدا کرنے والی اور روشنی اور نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لیے جو بن دیکھے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں اور وہ قیامت کا خوف رکھتے ہیں ۔
۱۸	المؤمنون	۳	ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۝ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ	پھر ہمنے موسیٰ اور اسکے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور کھلی سند (عصا) دیکر فرعون اور اسکے سرداروں کیطرف بھیجا وہ شیخی (گھمنڈ) میں آگئے اور تھے ہی گھمنڈی لوگ کہنے لگے کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں کو مان لیں اور انکی (ساری)

ف مجھ کو خبر کیوں نہ کی چپکا یہاں بیٹھا رہا اور لوگ گمراہ ہو گئے یا تو نے میرا طریقہ کیوں نہیں اختیار کیا کہ ان کو مار پیٹ کر درست بناتا شرک سے باز رکھتا ۱۲ ف میں کہہ گیا تھا کہ میرا خلیفہ بنکر رہ اور حق پر جا رہ اور بدکاروں کے طریق پر مت چل تو بدکاروں کو دیکھ کر خاموش رہ گیا انہی میں بیٹھا رہا ۱۲ ف حالانکہ وہ سگے بھائی تھے مگر ماں کا ذکر اسلیے کیا کہ ماں کا نام سنکر رحم آجائے ۱۲ ف یعنی اگر میں دوڑ کر جلدی سے تمہارے پاس چلا آتا تو جو لوگ بچھڑے سے الگ رہے ہیں وہ بھی میرے ساتھ چلے آتے اور کچھ لوگ یہاں سامری کے ساتھ رہجاتے مجھے ڈر ہوا تم یہ دیکھ کر یوں نہ کہو کہ تو نے بنی اسرائیل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے میرے واپس آنے تک تو ٹھیر کیوں نہ رہا ۱۲ ف یعنی انکے گھوڑے کے پاؤں کے تلے سے ۱۲ ف حضرت جبرائیل ؑ کو سامری نے اس وقت دیکھا تھا جب وہ فرعون کو ڈبونے آئے تھے اور اس کے منہ میں کیچڑ ٹھونس رہے تھے اس ڈر سے کہ کہیں پروردگار کو پھر اسکے گڑگڑانے پر رحم نہ آجائے ۱۲ ف ساری دنیا سے تجھ کو الگ رہنا پڑے گا۔ جہاں کسی نے تجھکو چھوا یا تو نے کسی کو چھوا دونوں کو بخار آیا ۔ اللہ تعالیٰ نے سامری کو یہ عذاب دیا جیسے اسنے بنی اسرائیل میں گھول میل کر کے ان کو بہکا دیا ویسے ہی اسکو یہ سزا ملی کہ ساری عمر تنہائی میں سب سے علیحدہ اور جنگل سے برا ہو کر رہے سید علامہ نے کہا اس آیت سے یہ نکلا کہ بدعت اور کفر والوں سے علیحدہ اور دور رہنا چاہیے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کے سوا جو جھوٹے معبود ہیں بت وغیرہ انکے ساتھ یہی کرنا چاہیے کہ توڑ پھوڑ کر جلا کر راکھ کر دیے جائیں پھر راکھ بھی اسطرح پھیلا دی جائے کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہے یہ طریقہ ہے حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت محمد علیہما السلام کا اور مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی توحید جاری کی اور شرک اور کفر کو مٹایا یہی لوگ دنیا میں پیغمبروں کے قائم مقام ہیں اور بہشت میں انکے ساتھ ہونگے ۱۲ ف کہ ہمارے اعمال کا اسدن محاسبہ ہوگا اچھے برے کا جواب دینا ہوگا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

ترجمہ	آیت	نمبر آیت	سورۃ	نمبر
قوم تو ہماری غلام ہے ف پھر ان دونوں موسیٰ اور ہارون کو ان لوگوں نے جھٹلایا آخر تباہ ہوئے (فرعون سمیت سمندر میں ڈوب کر) اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت شریف) اس لیے دی تھی کہ ان کو ہدایت ہو ف	مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۚ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝			
اور ہم نے (اس سے پہلے) موسیٰ کو کتاب (توریت شریف) دی تھی اور ہم نے اس کے بھائی ہارون کو اسکا وزیر بنا کر اسکے ساتھ کر دیا تھا پھر ہم نے ان سے کہا تھا دونوں (ملکر) ان لوگوں کے پاس جاؤ جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلا رکھا ہے ف آخر تب ہم نے انکو (جڑ سے) اکھاڑ کر پھینک دیا ف	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۚ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝	٣٥	الفرقان ٢٥	١٩
اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب تیرے مالک نے موسیٰ کو پکارا ف کہ گنہگار لوگوں کے پاس جا (فرعون اور اسکی قوم کے پاس) کیا وہ (ہمارے عذاب اور غضب سے) نہیں ڈرتے موسیٰ نے عرض کیا مالک میرے مجھ کو ڈر ہے کہیں وہ مجھکو جھٹلائیں اور میرا جی رک جائے اور میری زبان بند ہو جائے تو ہارون کو (بھی میرے ساتھ) پیغمبر بنا دے ف اور میں نے ایک قصور بھی کیا ہے ف تو میں ڈرتا ہوں کہیں وہ مجھ کو (اس خون کے بدل) مار ڈالیں اللہ نے فرمایا ہرگز نہیں ف تو تم دونوں میری نشانیاں لیکر جاؤ ہم خود تمہارے ساتھ (جو گفتگو ہوگی) اسکو سن رہے ہیں ف اور دونوں فرعون کے پاس پہونچو اور کہو ہم اُسکے بھیجے ہوئے ہیں جو سارے جہان کا مالک ہے (ہم اسلیے آئے ہیں) کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ روانہ کر دے اور انکو آیندہ مت ستا) فرعون نے کہا موسیٰ) تو تو وہی ہے نا جسکو ہمنے بچہ سا پالا پوسا اور تو اپنی عمر کے کئی برس ہم میں رہ چکا ہے ف اور تو نے ایک حرکت بھی کی تھی جو کی اور تو ناشکروں میں سے ہے ف موسیٰ نے کہا میں نے (بیشک) وہ حرکت کی تھی مگر جب میں نادان تھا ف پھر جب میں تم سے ڈرا ف تو میں تمہارے پاس سے بھاگ نکلا (تو) پھر میرے مالک نے مجھکو سمجھ عنایت فرمائی اور پیغمبروں میں مجھ کو	وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۙ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۭ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۚ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۭ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۙ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۭ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝	١٠ و ٢١	الشعراء ٢٦	٢٠

ف اول تو موسیٰ اور ہارون ہماری طرح ایک آدمی ہیں کوئی فوقیت ان میں معلوم نہیں ہوتی دوسرے خیر اگر ہماری قوم کے بھی یعنی قبط میں سے ہوتے تو مضائقہ نہ تھا وہ تو بنی اسرائیل کی قوم میں سے ہیں جو غلاموں کی طرح ہماری خدمت گذار ہے ۱۲ ف فرعون والوں نے ۱۲ ف یعنے موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل کو ۱۲ ف یعنے فرعون اور اسکی قوم والوں کے پاس آخر وہ دونوں گئے پاس گئے اور بہت کچھ سمجھایا پر انہوں نے کسی طرح نہ مانا تھا نہ مانا ۱۲ ف ان کی سلطنت غارت ہو گئی جان گئی نام و نشان تک نہ رہا ۱۲ ف یا مالک میرے مجھ کو ڈر ہے وہ مجھ کو جھٹلائیں گے اور میرا سینہ بات کرنے میں رکتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی کیونکہ حضرت موسیٰ توتلے تھے اور تتلے آدمی کا سینہ بات کرتے وقت رکتا ہے زبان بھی اکثر بند ہو جاتی ہے ۱۲ ف مجھے مدد حاصل ہوگا ایک سے دو بھلے دوسری بات کرتے میں آسانی ہوگی جہاں میں اٹک جاؤں گا تو ہارون کہہ چلیں گے ۱۲ ف ان کا ایک خون مجھ پر ہے۔ حضرت موسیٰ نے ایک قبطی کو مار ڈالا تھا ۱۲ ف وہ تجھ کو مار نہ سکینگے ۱۲ ف دیکھ رہے ہیں ہر طرح تمہارے نگہبان ہیں اللہ تعالیٰ عرش مقدس پر ہے اور پھر سب کے ساتھ بالعلم بھی ہے اسکی ایک ادنیٰ مخلوق جیسے چاند اور سورج آسمان پر ہیں لیکن ہر ایک کے ساتھ رہتے ہیں تو خالق کا کیا کہنا سب علما نے معیت کی تاویل کی ہے یعنے علم اور قدرت اور مدد سے ساتھ ہونا مراد ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی اللہ کے ساتھ ہونے سے یہ نہ سمجھے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ ہر مکان یا ہر جگہ میں ہے جیسے جہمیہ کا اعتقاد ہے خذلہم اللہ تعالیٰ ۱۲ ف کیا ہم تجھ سے واقف نہیں ہیں تو کوئی نیا آدمی تھوڑے ہے تو یہ پیغمبر کب سے بن آیا پہلے تو تو نے کوئی ایسی بات کبھی منہ سے نہیں نکالی تھی کہتے ہیں حضرت موسیٰ اٹھارہ یا تیس یا چالیس برس کی عمر تک فرعون کے پاس رہ چکے تھے ۱۲ ف یعنے اسقدر احسان کا یہ بدلہ ہمنے تجھ پر کیا ایک یہ بات بھی ہے کہ تو ایک بڑا قصور کر کے بھاگ نکلا تھا فرعون نے یہ اپنے بلا دلایا کہ بھی بھی شرمندہ ہووے ۱۲

باقی در ضمیمہ ۱

تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝ قَالَ
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ
لَمَجْنُوْنٌ ۝ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝
قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ
لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝ قَالَ
اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَ
فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝
وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝
قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِيْمٌ ۝ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهٖ ۭ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا
اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ
حٰشِرِيْنَ ۝ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝
فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝
وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۝
لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ
الْغٰلِبِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا

شریک کیا اور کیا یہی احسان ہے جو تو مجھ پر جتاتا ہے کہ تو نے (سارے) بنی
اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے فرعون نے کہا یہ تو ہوا اب یہ بتا (سارے) جہان
کا مالک کیا شے ہے موسےٰ نے کہا وہی جو آسمان اور زمین اور جو ان
دونوں کے بیچ میں ہے انکا مالک اگر تم مانو فرعون اپنے گرد پیش والوں
سے کہنے لگا سنتے ہو (موسیٰ نے اپنی بات پھیری) کہا تمہارا مالک اور تمہارے اگلے
باپ دادوں کا مالک فرعون نے (غصے ہوکر) کہا (صاحبو) تمہارا
پیغمبر جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے پاگل ہے موسیٰ نے کہا پورب
اور پچھم اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے انکا مالک اگر تم کو عقل
ہے فرعون نے کہا (دیکھو موسیٰ) اگر تو نے میرے سوا اور کسی کو خدا
مانا تو ضرور میں تجھے قید کر دونگا موسےٰ نے کہا اور جو میں تجھ کو
ایک کھلی دلیل بتلاؤں فرعون نے کہا اچھا بتلا وہ دلیل کیا ہے
اگر تو سچا ہے اسوقت موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالدی ایک ہی ایکا
وہ کھلا اژدہا بن گئی اور ہاتھ جو گریبان یا بغل میں ڈالکر
باہر نکالا تو ایک ہی ایکا دیکھنے والوں کو سفید (چمکتا)
معلوم ہوا (اب) فرعون اپنے سرداروں سے جو اس کے
گرد پیش تھے (کہا) کہنے لگا یہ ایک کامل جادوگر ہے اپنے
فن کا (استاد) اسکا مطلب یہ ہے کہ تم کو اپنے جادو کے
زور سے تمہارے ملک سے نکال باہر کرے تو اب کیا صلاح
دیتے ہو انہوں نے کہا (صلاح یہ ہے) اسکو اور اسکے بھائی کو (ذرا
ڈھیل دو اور شہروں میں نقیب بھیجدو وہ ہر ایک استاد جادوگر کو تیرے
پاس لے آئیں آخر جو دن جو وقت ٹھیرا تھا اسپر جادوگر اکٹھا کیے گئے
اور لوگوں کو کہدیا گیا کیا تم تماشا دیکھنے کو جمع ہوتے ہو
شاید یہ جادوگر غالب ہوں تو ہم انکے کہنے پر چلیں پھر جب جادوگر
آئے تو فرعون سے کہنے لگے بھلا اگر ہم ور رہے تو ہم کو

ف فرعون مردود نے حضرت موسےٰ پر دو الزام قائم کیا کہ انکے ہاتھ سے خون ہوگیا ہے ایسا شخص پیغمبری کے لائق کب ہو سکتا ہے حضرت موسےٰ نے جواب دیا کہ خون در
حقیقت خون نہ تھا کیونکہ میں نے جانکر قتل کے ارادے سے نہیں مارا تھا بلکہ ایک زبردست کو مارنے سے اتفاق تھا جو ایک ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کو ایک گھونسہ
لگا یا اتفاق سے وہ مر گیا اصل تو یہ فعل کوئی گناہ نہیں ہے دوسرے پیغمبری مجھ کو اسکے بعد ملی ہے اور خداوند کریم کو اختیار ہے کہ اپنے جس بندے کو چاہے سرفراز فرمائے اس
میں کسی کا کیا اجارہ ہے ۱۲ ف۲ جو میرے ہم قوم اور میرے بھائی برادر ہیں ان سب کو ایک مجھ کو پالا پرورش کیا اس سے کیا ہوتا ہے ایک شخصی احسان قومی تباہی کے مقابل
اس کا احسان نہیں کہہ سکتے ۱۲ ف۳ یعنی اسکی حقیقت بیان کرو کیا چیز ہے کیا شے ہے۔ فرعون در حقیقت دہری اور نیچری تھا وہ خدا کا منکر تھا اسنے تمام
مصر والوں کو یہ سمجھا رکھا تھا کہ میں ہی خدا ہوں اور وہ سب بیوقوف اسی کو پوجتے تھے چونکہ خدا کی حقیقت کوئی نہیں بیان کر سکتا اسلئے لاچار ہو کر حضرت موسےٰ نے اسکی
صفتیں بیان کیں ۱۲ ف۴ اگر تم میں ایمان اور یقین کی صلاحیت ہے تو تم اسکی مخلوقات کو دیکھ کر اس کا یقین کرلوگے بس خدا کا پہچاننا یہی ہے باقی اسکی حقیقت وہ کیا شے
ہے اور کیسا ہے تو آدمی کی سمجھ سے باہر ہے خدا تو خدا ایک ذرا سی اس کی مخلوق کی تو کوئی حقیقت پہچانے مثلاً جان کی وہ کیا شے ہے کیسی ہے کسی کو معلوم نہیں ہو سکتی
ف۵ موسےٰ نے کہا یہ رب ہے میں تو اس سے رب العالمین کی حقیقت پوچھتا ہوں وہ اسکے جواب میں وہی کہتا ہے جو پہلے کہہ چکا تھا کہ وہ سارے جہان کا مالک ہے
[illegible] پہلے فرعون کہا تھا [illegible] کو بہولکر کہتا ہو ۱۲ ف۶ اژدہا یہ نہیں کہ نظر بندی اور شعبدہ بازی سے جیسے جادوگر شعبدہ باز لوگ کرتے ہیں کہتے ہیں وہ لاٹھی اتنا بڑا اژدہا
[illegible] بنکر اسکے سامنے معلوم ہوتا تھا اور فرعون کی طرف چلا اس کے ہوش اڑگئے موسےٰ کو قسمیں دینے لگا اسکو پکڑو پھر موسےٰ نے پکڑ لیا پھر لاٹھی کی لاٹھی ہو گئی [illegible]

لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا
نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا
لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ قَالَ لَهُمْ مُوْسٰى أَلْقُوْا
مَا أَنْتُمْ مُلْقُوْنَ ۝ فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ
وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا
لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَأَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ
فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ ۝ فَأُلْقِيَ
السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْا آمَنَّا بِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝
قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ
إِنَّهُ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ
وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ
أَجْمَعِيْنَ ۝ قَالُوْا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلٰى
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ
لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
وَأَوْحَيْنَا إِلٰى مُوْسٰى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِيْ
إِنَّكُمْ مُتَّبَعُوْنَ ۝ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ
فِي الْمَدَائِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ إِنَّ هٰؤُلَاءِ
لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝ وَإِنَّهُمْ لَنَا
لَغَائِظُوْنَ ۝ وَإِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝
فَأَخْرَجْنٰهُمْ مِنْ جَنّٰتٍ وَعُيُوْنٍ ۝
وَكُنُوْزٍ وَمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ كَذٰلِكَ
وَأَوْرَثْنٰهَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ ۝ فَأَتْبَعُوْهُمْ

ملیگا بھی ملیگا (کچھ ہمکو انعام بھی ملیگا یا نہیں) فرعون نے کہا ہاں
(ضرور) اور تم اوس وقت تو بادشاہ کے مقرب بھی ہو جاؤ گے موسیٰ
نے جادوگروں سے کہا جو کچھ تمکو ڈالنا ہو وہ ڈالدو پھر انہوں نے
اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہنے لگے فرعون کی عزت
کی قسم بیشک ضرور ہم ہی غالب رہیں گے پھر موسیٰ نے اپنی لاٹھی
ڈالی تو وہ ایکبارگی جادوگروں نے جو سوانگ بنایا تھا اسکو
نگلنے لگی جادوگر یہ دیکھکر سجدے میں گر پڑے کہنے لگے ہم تو سارے
جہان کے مالک پر ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا خدا ہے فرعون
نے کہا (یہ تمنے کیا کیا) تم میرے اذن دینے سے پہلے ہی اسکے
پر ایمان لے آئے (ہو نہ ہو بات یہ ہے) کہ موسیٰ تم سب کا بڑا
ہے اسی نے تم سبکو جادو سکھلایا ہے خیر تم کو اب آگے چلکر معلوم
ہوگا (تمہارا نتیجہ کیا ہوتا ہے) میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے
کاٹوں گا اور تم سبکو سولی دونگا وہ کہنے لگے پھر (ہمارا) کیا بگڑے
گا آخر ہمکو (ایکدن) اپنے مالک کے پاس لوٹ جانا ہے ہمکو تو امید
ہے کہ ہمارا مالک ہمارے گناہ بخشدیگا کیونکہ ہم سب سے پہلے
ایمان لائے اور ہمنے (ایک مدت کے بعد جب فرعون کسیطرح
نہ مانا) موسیٰ کو حکم دیا میرے بندوں کو لیکر راتوں رات (مصر سے)
نکل جا کیونکہ (دشمن) تمہارا پیچھا کرینگے تو فرعون نے (فوج جمع
کرنیکے لیے) شہروں میں نقیب بھیجے (اور کہا) یہ بنی اسرائیل تھوڑی
سی جماعت ہیں اور انہوں نے ہمکو غصہ دلایا ہے اور ہم سب
(کیل کانٹے سے) مستعد ہیں آخر ہمنے انکو (مصر کے) باغوں
اور چشموں سے اور خزانوں سے اور عزت کے محلوں سے نکالا
اس طرح ہمنے انکو نکالا اور یہ سب چیزیں بنی اسرائیل کو دلائیں
تو (ہوا یہ کہ) فرعون کے لوگوں نے سورج نکلتے بنی اسرائیل

ف یعنے انعام تو ضرور ہی ملیگا اسکے سوا ایک بڑا درجہ بھی حاصل ہوگا کہ بادشاہ کے مصاحب ہو جاؤ گے ۱۲ ف پہلے جادوگروں نے حضرت موسیٰ سے کہا تم پہلے [illegible] ہو یا ہم ڈالیں اسکے جواب میں حضرت موسیٰ نے یہ کہا اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت موسیٰ نے انکو جادو کرنے کا حکم دیا کیونکہ جادو کرنا گناہ ہے اور نبی گناہ کا حکم نہیں دیسکتے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر تم کسی طرح نہیں مانتے اور مقابلہ کرنا ہی چاہتے ہو تو تم جانو تمہارا کام اپنے دل کی ہوس نکال لو ۱۲ ف انہوں نے سمجھا کہ ہم ہی جیتیں گے کیونکہ وہ سمجھتے تھے ایک جادوگر اپنے بہت سے جادوگروں پر وہ بھی اپنے فن کے استادوں پر کیونکر غالب ہو سکتا ہے۔ چونکہ حضرت موسیٰ [illegible] کو اژدہا بنا کر دکھایا تھا انہوں نے صدہا لاٹھیاں اور رسیاں اسکے مقابلہ کے لیے پیش کیں جو دیکھنے والے کو سانپ معلوم ہوتی تھیں ۱۲ ف تمام رسیاں اور لاٹھیاں اس کے پیٹ میں جانے لگیں اور غائب دم بھر میں میدان صاف جادوگر حیرت میں رہ گئے انکو یقین ہو گیا کہ یہ جادو نہیں ہے [illegible] نہیں ہو سکتی یہ اللہ عزوجل ہی کا کام ہے ۱۲ ف انکو معلوم ہو گیا کہ موسیٰ کا کام جادو نہیں ہے بلکہ فعل خداوندی ہے خدا کے مقابلہ میں [illegible] انکے دل پر ایسا اثر ہوا کہ بے اختیار سجدے میں گر پڑے ۱۲ ف یہ اس واسطے کہا کہ فرعون بھی اپنے تئیں خدا کہتا تھا ۱۲ ف اور تم سب استاد اور شاگردوں نے [illegible] یہ حال بنایا کہ لوگوں کے دکھانے کے لیے اوستاد سے ہار گئے تاکہ سب لوگ اوستاد کے معتقد بن جائیں اور پھر ہماری بادشاہت چھین لو ۱۲ ف [illegible] ضرور مرنا ہے تو اگر ظلم سے ہم کو ماریگا تو اور ہمارا فائدہ ہے شہادت کا درجہ ملیگا صبر کا ثواب لوٹیں گے ۱۲ ف اس کے بعد [illegible] کہتے ہیں [illegible] ستر ہزار آدمی اس دن ایمان لائے ۱۲ ف [illegible] دشمن تمکو ہرگز نہ پائیں جب تم سمندر پار ہو جاؤ گے ۱۲ [illegible]

کو جا ملا یا جب دونوں جتھے (لشکر) نزدیک ہوئے کہ) ایک دوسرے کو دکہائی دینے لگے اسوقت موسی کے ساتھی کہنے لگے اب تو ہم پکڑے گئے ؎ موسی نے کہا واہ یہ نہیں ہوسکتا میرا مالک میرے ساتھ ہی وہ ضرور کوئی صورت مجھ کو بتلائیگا ؎ اسیوقت ہمنے موسی کو وحی بہیجی کہ اپنی لاٹھی سمندر پر مار (موسی نے مار دی) وہ پہٹ گیا اور (پانی کا) ہر ٹکڑا ایک بڑے پہاڑ کی طرح بنگیا ؎ اور وہاں ہم دوسروں کو بہی (یعنے فرعون اور اسکی قوم والوں کو) نزدیک لے آئے اور ہمنے موسی اور اسکے ساتہیوں کو تو بچادیا پہر دوسرے لوگوں (یعنی فرعون اور اسکے لشکر) کو ڈبو دیا ؎ اس واقعہ میں خدا کی قدرت کی (ایک) نشانی ہے اور فرعون والے اکثر ایماندار نہ تہے ؎ اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بیشک زبردست ہے رحم والا (وہ وقت یاد کر) جب موسی نے (سفر میں ٹہنڈی رات میں) اپنی بی بی سے کہا مجہکو (دور سے کچھ) آگ سی معلوم ہوتی ہے میں جاتا ہوں (وہاں سے) اب (رستے کی) کچھ خبر لاتا ہوں (رستہ بہولگئے تہے سیاہ اندہیری رات) یا اگر رستے کا پتہ نہ لگا تو خیر) میں ایک انگار سلگا کر تاپنے کے لیے تمہارے پاس لاتا ہوں ؎ جب اس آگ کے پاس پہنچا تو اسکو آواز آئی مبارک ہے وہ جو آگ میں ہے اور جو اسکے گرد ہیں ؎ اور اللہ کی ذات پاک ہے جو ساری جہان کا مالک ہے اے موسی (یہ آگ نہیں ہے) میں اللہ ہوں زبردست حکمتوالا ؎ اور اپنی لاٹھی (نیچے) ڈالدے (موسی نے لاٹھی ڈالدی) جب دیکہا کہ وہ سانپ کیطرح سپنسنا رہی ہے (ہل رہی ہے) تو پیٹہ موڑ کر بہاگا اور پیچہے مڑکر (بہی) نہ دیکہا (اللہ نے فرمایا) موسی ڈر نہیں میرے پاس رہکر پیغمبر نہیں ڈرا کرتے مگر جس پیغمبر نے کوئی قصور کیا (یعنے صغیرہ گناہ کیا) پہر برائی کے بعد بدلکر بہلائی کی تو میں بخشنے والا مہربان ہوں اور اپنا ہاتہ اپنے گریبان کے اندر لیجا پہر نکال) وہ سفید (نورانی) ہوکر بے روگ نکلیگا ؎ نو نشانیوں میں (سے) ہیں جو تجھ کو	مُشْرِقِيْنَ ○ فَلَمَّا تَرَاۗءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ○ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ○ فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ○ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ○ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ○ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○ فَلَمَّا جَاۗءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۤءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ	النمل ۱	۱۹

ف۱ دشمن آن پہونچا اب بچ نہیں سکتے ۱۲ ف۲ کہتے ہیں جب موسے ۴ بنی اسرائیل کو لیکر نکلے تو راہ بہولگئے بنی اسرائیل نے کہا اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت یوسف ۴ نے مرتے وقت ہمارے باپ دادوں سے عہد لیا تہا کہ جب تم اس ملک سے نکلو تو میرا تابوت ساتھ لیتے جانا آخر بڑی مشکل سے حضرت موسے ۴ نے ایک بڑہیا کے بتانے سے یہ تابوت پایا اور اپنے ساتھ لیا اسکی برکت سے رستہ کہل گیا اور بے بہٹکے جانے لگے ۱۲ ف۳ غرض اس میں بارہ رستے بن گئے بنی اسرائیل کے بارہ خاندان تہے ہر خاندان کے لیے ایک رستہ ۱۲ ف۴ جب وہ سمندر میں آگئے تو سمندر بحکم الٰہی ملگیا اور ایک دفعہ سب ایک ہی وقت میں مرگئے ۴ اس سے معلوم ہوا کہ طالع ایک واہیات بات ہے جس کا اثر آدمی کی حیات پر کچھ نہیں ہوتا حیات اور موت اللہ کے اختیار میں ہے آخر یہ چالیس ہزار لاکہ آدمی تہے ان سب کا طالع جدا جدا ہوگا پہر ایک دم میں کیسے مرگئے ۱۲ ف۵ بے ایمان تہے مرد ان میں سے چند آدمی جیسے حزقیل انکی بیٹی آسیہ فرعون کی بی بی بڑہیا جس نے حضرت یوسف ۴ کی قبر بتلائی تہی ایمان لائے تہے ۱۲ ف۶ بڑی قوت رکہتا ہے دیکہو دم بہر میں فرعون کی حکومت غارت کردی اس کے ساتھ رحم بہی بے حد ہے حضرت جبرائیل ۴ کہتے ہیں میں ڈوبتے وقت فرعون کی منہ میں سمندر کی کیچڑ ٹہونس رہا تہا کہ ایسا نہ ہو وہ گڑگڑانے اور پروردگار عالم کو رحم آجائے ۱۲ ف۷ حضرت موسے ۴ کی بی بی کو اتفاق سے اسوقت دردزہ بہی شروع ہوا تہا اور ساتھ کوئی نہ تہا صرف ایک لڑکا انکا اور ایک خادم ۱۲ ف۸ جو آگ میں ہے یعنے اللہ اور جو اسکے گرد ہیں یعنے فرشتے ۔ درحقیقت یہ آگ نہی اللہ کا نور تہا جو دور سے حضرت موسے ۴ کو [illegible] معلوم ہوئی ابن عباس ۴ اور حسن ۴ اور سعید بن جبیر ۴ نے کہا جو آگ میں ہے اس سے مراد اللہ ہے یہ نور ایک درخت پر چمک رہا تہا اللہ نے اسپر تجلی فرمائی تہی اور آواز دینے والا بہی اللہ تہا گویا اللہ نے حضرت موسے ۴ کو یہ خوشخبری دی کہ خطاب سے سرفراز فرمایا کہ اللہ برکت والا ہے اور تو بہی برکت والا اور سارے فرشتے جو وہاں تہے وہ بہی مبارک ہیں [illegible] شریف میں ہے کہ اللہ سینا پہاڑ یعنے کوہ طور سے آیا پہر ساعیر [illegible]
[illegible]

سُوْءٍ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

القصص ۲۰

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَاۗىِٕفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَاۗءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَاۗءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَي الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَاۗدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ

دیکھا فرعون اور اسکی قوم کیطرف (بھیجا جاتا ہے) کیونکہ وہ نافرمان لوگ ہیں پھر جب انکے پاس ہماری صاف صاف نشانیاں آئیں تو کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے اور انکے دلوں میں تو ان نشانیوں کا یقین آگیا۔ (کہ وہ حق ہیں خداوند تعالے کی طرف سے ہیں) پر (زبان سے) ہیکڑی اور شیخی کے مارے انکار کرتے رہے پھر اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم دیکھے ان فسادیوں کا انجام کیسا (خراب) ہوا ف

(اے پیغمبر) ہم ایمانداروں کے (فائدے کے) لیے تجھ کو موسیٰ اور فرعون کا سچا قصہ سناتے ہیں فرعون (جو مصر کا بادشاہ تھا) ملک میں بڑھ چڑھ رہا تھا (بڑا مغرور ہوگیا تھا) اُسنے وہاں کے لوگوں کی (الگ الگ) جتھے کر دیئے تھے ان میں سے ایک جتھے (بنی اسرائیل) کو کمزور سمجھ کر (ظلم انپر توڑتا) انکے بیٹوں کو کاٹ ڈالتا اور بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتا بیشک وہ (بڑا) فسادی تھا ف (فرعون کا تو یہ خیال تھا) اور ہم یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور ہیں (بنی اسرائیل) انپر احسان کریں اور انکو سردار بنائیں اور انہی کو (بادشاہت کا) وارث ٹھیرائیں ف اور انہی کو ملک میں جمائیں اور فرعون اور (اسکے وزیر) ہامان اور انکی فوجوں کو بنی اسرائیل کے ہاتھ سے وہ بات دکھلائیں جسکا انکو ڈر تھا ف اور ہمنے موسےٰ کی ماں (یوخابد) کو وحی بھیجی تو اسکو دودھ پلاتی رہ پھر جب تجھے کو اسپر ڈر پیدا ہو (کہ فرعون کو خبر ہوجائیگی تو) (ایک صندوق میں بند کرکے) اسکو دریا (نیل) میں ڈالدے اور ڈر نہیں نہ رنج کر ہم (عنقریب) اسکو تیرے پاس لے آئینگے اور اسکو پیغمبر بنائینگے (موسیٰ کی ماں نے انکو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈالدیا) تو فرعون کے گھر والوں نے اسکو اٹھا لیا (انکو خبر نہ تھی) کہ وہ (آگے چلکر)

ف بہت حکم سے نوید ہوگئے ہیں ۱۲ ف یعنے فرعون اور اسکی قوم کے ۱۲ ف سب کے سب ڈوب کر مرے نام و نشان نہ رہا انکا مال دولت ہاتھ سے گیا ۱۲ ف ان لوگوں کو جن کو غلام بناکر رکھا تھا یعنے بنی اسرائیل کو ۱۲ ف کسی نجومی نے کہا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت چھین لیگا اُسنے یہ حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے یہاں جو لڑکا پیدا ہو وہ مار ڈالا جائے لڑکی پیدا ہو تو چھوڑ دیجائے مردود کو اتنی عقل نہ آئی کہ نجومی یا سچا ہے یا جھوٹا اگر سچا ہے تو ضرور یہ لڑکا بڑا ہوگا اور اسکا ملک چھین لیگا اگر جھوٹا ہے تو اتنے آدمیوں کا ناحق خون لینا کیا فائدہ ۱۲ ف تمام دنیادار اسی بلا میں پھنسا ہیں ہزاروں طرح کے منصوبے باندھتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ انکے کئے سے کیا ہوتا ہے جو اللہ تعالے چاہے وہی ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالے کی عادت یہ ہے کہ ایک قوم کو چڑھاتا ہے دوسری قوم کو گراتا ہے اُس وقت فرعون کے لوگ یعنے قبطی بہت بڑھے چڑھے تھے بنی اسرائیل انکے ہاتھوں میں غلام لونڈی خدمتگاروں کی طرح پھنسے ہوئے تھے قبطیوں کو کبھی گمان بھی نہ تھا کہ ایسے ذلیل مزدوری پیشہ لوگ انپر غالب آئیں گے یا انکی سلطنت چھین لینگے لیکن اللہ تعالے نے کسطرح اپنا ارادہ پورا کیا ۱۲ ف وہی ڈرتے تھے کہ کہیں نجومی کا کہنا پورا نہ نکلے اور بنی اسرائیل ہمارے ملک اور مال کے وارث نہ ہوجائیں اللہ تعالے نے ڈوبتے وقت انکو یہ آنکھوں سے دکھلا دیا انہوں نے سمجھ لیا کہ بنی اسرائیل تو سب بچ گئے اور ہم مرے اب ہمارا سارا کارخانہ انہی کا ہے ۱۲ ف یعنے انکے دل میں ڈالدیا اُن کو خواب ہوا یا کسی فرشتے کے ذریعے سے کہلا بھیجا ۱۲ ف چار مہینے یا تین مہینے یا آٹھ مہینے تک ۱۲ ف ان نو نشانیوں کا بیان اوپر ہوچکا ہے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ یہ دو نشانیاں اور نو نشانیوں کے ساتھ بھیجے گو دیکر فرعون اور اسکی قوم کی طرف۔ یعنی یوں ہے تو سب نشانیاں گیارہ ہوئیں ۱۲

وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝
وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ
عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰٓى
اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ
وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَ
اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا
اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ
رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ
قُصِّيْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَحَرَّمْنَا
عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ
يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝
فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا
وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ
حُكْمًا وَّعِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى
حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ
فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا
مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ
فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ

انکا دشمن اور رنج دینے والا ہوگا کیونکہ فرعون اور ہامان اور انکے
سپاہی (لشکر والے) قصوروار تھے اور فرعون کی جورو (آسیہ بنت مزاحم
اپنے خاوند سے) کہنے لگی یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (پیارا
بچہ ہے) اسکو مت مارو شاید (بڑا ہوکر) ہماری کام آئے (ہمارے لیے
مبارک ہو) یا ہم اسکو بیٹا بنالیں اور ان لوگوں کو (انجام کی خبر)
نہ تھی ف۱ اور موسیٰ کی ماں کا دل (صبر سے) خالی ہوگیا ف۲ وہ تو قریب تھی
موسیٰ کا حال کھولدے (کہ وہ میرا بیٹا ہے) اگر ہمنے اسکا ایمان
قائم رکھنے کے لیے اسکے دل پر گرہ نہ باندہ دی ہوتی ف۳ اور (صندوق
کو دریا میں ڈالتے وقت) موسیٰ کی ماں نے موسیٰ کی بہن (مریم)
سے کہا اسکے پیچھے پیچھے جا (دیکھ وہ بہکر کہاں جاتا ہے) وہ
اجنبی (کوری) بنکر اسکو دیکھتی رہی اور فرعون کے لوگوں کو یہ
خبر نہ تھی ف۴ اور ہمنے تو پہلے سے (یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ) موسیٰ پر سوا
اپنی ماں کی دوسرے دودہ (گویا) حرام کردیے تھے ف۵ موسیٰ کی
کی بہن (یہ حال دیکھکر) کہنے لگی میں تمکو ایک گھر والی بتاؤں
جو اس بچے کو (اچھی طرح) تمہارے لیے پالیں گے اور وہ بچہ کی بھلائی
چاہینگے ف۶ پھر ہمنے موسیٰ کو اسکی ماں کے پاس پہونچا دیا اسلیے کہ اسکی آنکھ
(اپنے بیٹے کو دیکھکر) ٹھنڈی ہو اور اسکو (اپنے بچہ کی جدائی کا)
رنج نہ رہے اور وہ یہ سمجھ لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۷ مگر (دنیا میں) اکثر
لوگ یہ نہیں جانتے ف۸ اور جب موسیٰ اپنی جوانی پر آیا ف۹ اور ہوش سنبھالا
(چالیس برس کا ہوا) تو ہمنے اسکو حکمت اور سمجھ عنایت فرمائی اور نیکوں
کو ہم (انکی نیکی کا) ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ف۱۰ اور (ایسا ہوا) کہ (ایک دن)
موسیٰ جب شہر والے بیخبر تھے ف۱۱ شہر میں گیا دیکھا تو وہاں دو آدمی
لڑ رہے ہیں ایک تو اسکی قوم (بنی اسرائیل) کا تھا اور دوسرا اسکے
دشمن (گروہ) میں کا (قبطی) پھر جو موسیٰ کا ہم قوم تھا اس نے

ف۱ اور حضرت موسیٰ ان کے قصوروں کی سزا تھی انہی کے ہاتھوں وہ تباہ ہونے ۱۲ ف کہ یہی لڑکا ہماری تباہی کا سبب ہوگا ۱۲ ف بیٹے کی جدائی میں ایسی بے قرار ہوئیں کہ موسیٰ کے سوا اور کسی چیز کا خیال نہ رہا ۱۲ ف یعنے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ انسے فرمایا تھا کہ ہم موسیٰ کو بچا لونگا اس وعدہ پر وہ یقین کیے بیٹھے رہیں اللہ تعالیٰ نے انکا دل اس یقین اور ایمان پر مضبوط رکھا ورنہ موسیٰ کی جدائی میں ایسی ہوش باختہ ہوگئیں تھیں کہ سارا حال کھولدینے کے قریب تھیں ابن عباس رض نے کہا ماں نے بیٹا ہائے بیٹا کہہ رہی تھیں ۱۲ ف کہ اس صندوق کے ساتھ بچے کی بہن بھی آرہی ہے ۱۲ ف جب موسیٰ صندوق میں سے نکالے گئے اور فرعون نے انکا پالنا چاہا تو اناؤں کی تلاش ہونے لگی جو اناں آتی موسیٰ اسکی چھاتی منہ میں نہ لیتے اور روتے ۱۲ ف کہتے ہیں فرعون کے لوگوں نے پوچھا وہ کون گھر والے ہیں موسیٰ کی بہن نے کہا میری ماں ہے انہوں نے کہا اسکو دودھ کہاں سے آیا وہ بولی میرے بھائی ہارون کا دودھ ہے وہ موسیٰ سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے تھے اور اس سال بچوں کے مارنے کا حکم فرعون نے نہیں دیا تھا آخر موسیٰ کی ماں آئیں اور انہوں نے جوں ہی چھاتی منہ میں دی موسیٰ خوشی سے پینے لگے فرعون کی بی بی بہت خوش ہوئی اور ایک اشرفی روزانہ موسیٰ کی ماں کو ملنے لگی ۱۲ ف۷ جو اس نے فرمایا تھا کہ ہم موسیٰ کو تیرے پاس لے آئیں گے ۱۲ ف اور ذرا سا بھی شک ہوگیا تو بے ایمان ہوجاتے ہیں انکو اللہ تعالیٰ کے وعدے پر یقین نہیں ہوتا حالانکہ اسکا وعدہ غلط نہیں ہوسکتا ضرور ایک نہ ایک دن پورا ہوگا آدمی کو صبر اور تحمل لازم ہے ۱۲ ف اٹھارہ برس سے تینتیس برس تک جوانی ہے ۱۲ ف۱۰ ان کو دنیا اور آخرت میں سرفراز کرتے ہیں کہتے ہیں اکثر پیغمبر چالیس برس سے کم عمر میں پیغمبر نہیں ہوئے ۱۲ ف۱۱ دوپہر کے وقت یا رات یا عید کے دن جب وہ کھیل کود میں مشغول تھے ۱۲

عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوسٰى
فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ
الشَّيْطٰنِ ۖ إِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ
قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي
فَغَفَرَ لَهٗ ۚ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ
أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ فَأَصْبَحَ
فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا
الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ
قَالَ لَهٗ مُوسٰى إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ
فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِي
هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوسٰى أَتُرِيدُ
أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا
بِالْأَمْسِ ۖ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ
جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ
تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ۝ وَجَاءَ رَجُلٌ
مِّنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوسٰى
إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ
فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النّٰصِحِينَ ۝
فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ
رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ۝
وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ
عَسٰى رَبِّي أَنْ يَّهْدِيَنِي سَوَاءَ
السَّبِيلِ ۝ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ

ع
اس شخص کے مقابلہ پر جو موسیٰؑ کو دشمن گروہ میں تہا موسیٰ سے مدد چاہی
موسیٰ نے اسکو (قبطی کو) ایک مکا مارا (گہونسہ لگایا) اور اسکا کام
تمام کر دیاف۲ کہنے لگا یہ تو شیطانی حرکت ہوئی بیشک شیطان
(آدمی کا) کہلم کہلا بہکانیوالا دشمن ہے موسیٰ نے دعا کی مالک میرے میں نے
اپنی جان پر ستم کیاف۳ تو میرا قصور معاف کر دے پہر مالک نے اسکا قصور
معاف کر دیاف۴ بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہےف۵ موسیٰؑ نے عرض کیا
مالک میرے تو نے جو مجہ پر احسان کیا (کہ میرا قصور بخشدیا) تو
(آیندہ) میں کبہی مجرموں کی مدد نہ کرونگاف۶ صبح کو ڈرتے ڈرتے
انتظار کی حالت میںف۷ شہر میں گیا دیکہا تو وہی شخص جس نے
کل موسیٰ سے مدد مانگی تہی (پہر) اسکی دہائی دے رہا ہےف۸ موسیٰؑ نے
کہا تو کہلا بدمعاش ہےف۹ جب موسیٰؑ نے اسپر ہاتہ ڈالنا چاہا جو
ان دونوں کا دشمن تہاف۱۰ (یعنے اس دوسرے قبطی پر) تو بنی اسرائیل
کا شخص کہنے لگا موسیٰ کیا تو نے کل جیسے ایک شخص کو مار
ڈالا مجہکو بہی چاہتا ہے مار ڈالےف۱۱ (معلوم ہوتا ہے) بس تو یہی چاہتا
ہے کہ ملک بہر میں زور زبردستی (مار دہاڑ) کرتا پہرے اور تو
بہلا آدمی بنکر رہنا نہیں چاہتا اورف۱۲ ایک شخصف۱۳ شہر کے پرلے
سرے سے دوڑتا آیا اور موسیٰ سے کہنے لگا دربار والے تیرے
مار ڈالنے کا مشورہ کر رہے ہیں تو (خدا کے واسطے) شہر سے
نکلجا میں تیرا بہلا چاہتا ہوں یہ سنتے ہی موسیٰ شہر سے نکل
بہاگا (قدم قدم پر) سوچتا ہواف۱۴ دعا کرنے لگا مالک میرے
مجہکو ان ظالم لوگوں سے بچا دےف۱۵ اور جب موسیٰؑ نے مدین کا
رخ کیاف۱۶ تو کہنے لگا مجہ کو امید ہے کہ میرا مالک مجہکو سیدہا
رستہ دکہلائیگا (اور میں امن کے ساتہ مدین پہونچ جاؤنگا)
اور جب موسیٰ مدین کے کنوئیں پر پہونچا وہاں لوگوں

ف۱ یہ قبطی فرعون کا باورچی تہا اس کا نام فاتون یا فلیتوں تہا وہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو زبردستی بے گار کے طور پر لکڑیاں لاد کر لے چلنے کے لیے مجبور کر رہا تہا موسےؑ کو دیکہ
کر اُسنے مدد چاہی ۱۲ ف۲ حضرت موسےؑ نہایت طاقتور تھے انہوں نے قتل کی نیت سے نہیں بلکہ ظالم کو ظلم سے باز رکہنے کے لیے ایک گہونسا لگایا اتفاق سے وہ مرگیا یہ کوئی گناہ
نہ تہا مگر پہر بہی نادم ہوگئے ۱۲ ف۳ مجہ سے نادانستہ ایک خون ہوگیا ۱۲ ف۴ گو عوام کے حق میں یہ کوئی قصور نہ تہا مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہے انکے شان کے لحاظ سے یہ بے
احتیاطی بہی ایک گناہ قرار پائی ۱۲ ف۵ ہرچند بنی اسرائیل کا وہ شخص جس کی موسےؑ نے مدد کی تہی مجرم نہ تہا بلکہ مظلوم تہا مگر اس کی مدد کی وجہ سے ایک جرم یعنے قتل سرزد ہوا اس لیے
گویا وہ مجرم ہوا یعنے جرم کا سبب پڑا۔ ابن عباس رض نے کہا حضرت موسےؑ کو انشاء اللہ کہنا تہا انہوں نے نہیں کہا اسلیے دوسرے دن پہر اسی بلا میں پہنسے ۱۲ ف۶ غرض رات
تو جوں توں گذری دوسرے دن صبح کو ۱۲ ف۷ دیکہیے کیا ہوتا ہے کہاں پکڑا جاتا ہوں ۱۲ ف۸ اب ایک اور قبطی سے لڑتا ہے اور موسےؑ کی مدد چاہتا ہے ۱۲ ف۹ پہر روز کسی
سے لڑتا تہا اور میرے ہاتہ سے خون کرانا چاہتا ہے ۱۲ ف۱۰ یعنے موسےؑ کا اور بنی اسرائیل کے اُس شخص کا ۱۲ ف۱۱ ہوا یہ کہ حضرت موسےؑ نے پہلے تو بنی اسرائیل کے شخص پر غصے ہوکر
اور کہا تو بڑا بدمعاش ہے پہر دوسرے قبطی پر جو ظلم کرتا تہا ہاتہ ڈالنا چاہا لیکن بنی اسرائیل کا شخص سمجہا کہ موسےؑ مجہ کو مارنا چاہتے ہیں وہ ڈر کے کل کا راز کہولدیا اس وقت تک بجز
موسےؑ اور اس بنی اسرائیل کے شخص کے اور کسی کو شہر میں معلوم نہ تہا کہ اس قبطی کا قاتل کون ہے اور قاتل کی تلاش ہو رہی تہی جب اس دوسرے قبطی نے بنی اسرائیل کے
شخص سے یہ حال سنا تو وہ جہگڑا چہوڑ کر ایک دم بہاگ گیا اور فرعون کو جاکر خبر کی کہ اس قبطی کو موسےؑ نے قتل کیا ہے وہاں سے موسےؑ کی گرفتاری کا حکم صادر ہوا ۱۲ ف۱۲
یہ راز کہل جانے سے فکر میں ہوگئے اتنے میں ایک شخص آ گیا ف۱۳ جس کا نام خرقیل تہا یا شمعون یا طالوت یا سمعان وہ ایماندار رہتا ۱۲ باقی در ضمیمہ

وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۖ
وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ
يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۖ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ۝
فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ
رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝
فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى
اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ
لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا
جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا
تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝
قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ ۖ
إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۝
قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى
ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي
ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا
فَمِنْ عِندِكَ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ
أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ
اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي
وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ
فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا
نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ
وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ
نَارًا ۖ قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ

کی ایک بھیڑ دیکھی جو اپنے جانوروں کو پانی پلا رہی ہیں اور دو عورتوں
کو دیکھا جو لوگوں سے الگ (ف) روک رہی ہیں (ف) موسیٰ نے (ان عورتوں سے)
کہا تم کیا کر رہی ہو (پانی کیوں نہیں پلاتیں) وہ کہنے لگیں (ف) ہم
اسوقت تک پانی نہیں پلاتیں جبتک سب چرواہے پانی پلا کر لوٹ
نہ جائیں (ف) اور ہمارا باپ بوڑھا پھونس ہے (ف) موسیٰ نے (ف) انکے جانوروں کو
پانی پلایا (ف) پھر ایک طرف (درخت کے) سایہ میں ہٹ گیا (ف) اور دعا
کرنے لگا الٰہی (اسوقت) جو کوئی نعمت تو مجھ پر اتارے میں اسکا
محتاج ہوں (ف) دکیا دیکھتے ہیں (ان دو عورتوں میں سے ایک (ف) آتی
چلی آرہی ہے اُس نے (موسیٰ سے) کہا میرے باپ نے تجھ کو بلایا
ہے تو نے جو ہماری (بکریوں) کو (ہم پر رحم کرکے) پانی پلایا اسکی مزدوری
دینے کو جب موسیٰ اسکے پاس پہنچا اور سارا قصہ اسکو کہہ سنایا تو وہ
بولا اب کچھ ڈر نہیں (یہاں فرعون کی حکومت نہیں) تو ظالم لوگوں
سے بچ گیا ان دونو عورتوں میں سے ایک کہنے لگی (جو موسیٰ کو لیکر آئی
تھی) باوا اسکو نوکر رکھ لے بہتر نوکر جو تو رکھنا چاہے وہی ہے جو زور
دار امانت دار ہو (ف) شعیب نے کہا (اے موسیٰ) میں یہ چاہتا ہوں کہ
ان دونو میری بیٹیوں میں سے ایک کو تجھ سے اس (مہر) پر بیاہ دوں کہ
تو آٹھ برس تک میری خدمت کرے پھر اگر تو دس برس پوری کر دے تو
یہ تیرا احسان ہے (کچھ میرا زور نہیں) اور میں تجھکو تکلیف دینا
نہیں چاہتا (ف) انشاء اللہ تو دیکھیگا میں کیسا بھلا آدمی ہوں
موسیٰ نے کہا اچھا یہی میرا تیرا قرار ہے ان دونو مدتوں میں سے جو
میں پوری کر دوں تو مجھ پر کچھ زیادتی نہیں ہو سکتی (ف) اور جو ہم کہہ
رہے ہیں اللہ اسکا گواہ ہے (کوئی اپنے قول سے پھرے نہیں) پھر جب
موسیٰ نے (خدمت کی) مدت پوری کر دی (دس برس گذر گئے) اور
اپنی بی بی (صفورا) کو لیکر (مصر کیطرف) چلا (ف) تو طور (پہاڑ) کی

ف یا ایک نشیب میں اپنی بکریوں کو ۱۲ ف ایسا نہ ہو وہ پانی پینے کے لئے گھس جائیں یا لوگوں کی بکریوں میں مل جائیں ۱۲ ف ہم بیچاری عورتیں ہیں ڈول کھینچنے کی طاقت
نہیں ۱۲ ف اور ہجوم چھٹ نہ جائے اس وقت بچا بچایا پانی اپنی بکریوں کو پلا لیتی ہیں ۱۲ ف اس میں یہ طاقت نہیں کہ وہ بکریوں کے ساتھ آئے اور ڈول نکالے پانی پلائے۔ یہ
دونو حضرت شعیب پیغمبر کی صاحبزادیاں تھیں اور عرب میں اسکا رواج ہے کہ عورتیں جانوروں کو چرانے کے لئے باہر نکلتی ہیں یہ کوئی عیب نہیں ۱۲ ف ان بیچاری عورتوں پر رحم کرکے
باوجودیکہ کئی دن کے بھوکے تھے ۱۲ ف وہ ڈول جس کو دس آدمی ملکر کھینچتے تھے اکیلے کھینچ کر پانی نکالا ۱۲ ف ببول کا درخت تھا یا موز کا ۱۲ ف حضرت موسیٰ یا تو فرعون
بادشاہ کے پاس رہتے تھے وہاں طرح طرح کے کھانے کھاتے تھے ہر شے موجود تھی یا اس طرح یکہ و تنہا بے یار بے انیس بھاگے کھانے کو کچھ ساتھ نہ تھا بھوک کی شدت سے پیٹ پیٹھ
سے لگ گیا تھا جب بالکل صبر نہ ہو سکا تو اُسوقت دعا کی وہ بھی کیسے ادب اور لحاظ کے ساتھ سبحان اللہ پروردگار کی عجب شان ہے جو بندے اُسکے محبوب ہوتے ہیں انہی پر طرح
طرح کی آفتیں اور مصیبتیں اتارتا ہے اور انکو آزماتا ہے اور ان سے دعا کراتا ہے پھر خود ہی قبول کرتا ہے دعا کرتے کچھ دیر نہ گذری تھی کہ مدد آن پہونچی ۱۲ ف صفورا یا انکی
چھوٹی بہن صفرا، یا لیو ۱۲ ف اور یہ صفتیں اس شخص میں موجود ہیں زور تو ایسا ہے کہ دس آدمی جس کام کو نہ کر سکیں اسنے اکیلے کر لیا۔ امانتداری اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ جوان عورت
پر اپنی نظر تک نہ گوارا کی اور اس سے کہا میرے پیچھے ہو لے ۱۲ ف کہ خواہ مخواہ دس سال پورے کرے یا سخت سخت کام بجا لائے ۱۲ ف تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایسی اور خدمت کرو میری
خوشی کی بات ہے آٹھ برس کے بعد اور دو برس خدمت کروں یا آٹھ برس خدمت ہوتے ہی اپنی بی بی کو لیکر چلدوں سکتے ہیں جب یہ عہد ہو چکا تو حضرت شعیب نے اپنی ایک
بیٹی سے کہا [illegible] وہی عصا [illegible] جسکو حضرت آدم جنت سے لیکر آئے تھے اور وہ پشت بہ پشت حضرت شعیب تک پہونچی تھی ۱۲ ف [illegible]

نَارًا لَّعَلِّيٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ
جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝
فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ
الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ
الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰىٓ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا
رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى
مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ
وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝
اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ
بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۡ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ
جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ
مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ ۭ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ
رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ
اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ
اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً
يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝
قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ
وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ
اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ
اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ
مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ
اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا

طرف سے آگ دیکھی اپنی بی بی سے کہنے لگا تم (یہیں) ٹہیر جاؤ مجھے
آگ دکھائی دیتی ہے (میں جاتا ہوں) شاید وہاں پہونچکر رستے کی خبر
تم تک لاؤں ف یا (خبر رستے کا پتہ نہ لگے تو) آگ کی ایک چنگاری لے آؤں
تم تاپو (ذرا سردی کم ہو) تو جب موسیٰ آگ پاس پہونچا تو اس مبارک
جگہ میں میدان کی داہنے کنارے ایک درخت سے اسکو آواز آئی ای
موسے میں اللہ ہوں سارے جہان کا مالک ف اور (یہ بھی آواز آئی) اپنی
لاٹھی (زمین پر) ڈالدی (موسیٰ نے ڈالدی) جب دیکھا وہ سانپ
کی طرح پھنپھنا رہی ہے تو پیٹھ موڑ کر بھاگا اور پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا
(پھر آواز آئی) موسی آگے آ اور ڈر نہیں بیفکر رہ (تجھے کوئی صدمہ
نہیں پہونچنے کا) ف اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال وہ سفید (نورانی)
ہوکر نکلیگا بن روگ (کوئی عارضہ نہوگا) اور ڈر دور ہونے کیلیے
اپنا بازو اپنی طرف سکیڑ لے ف یہ دو نشانیاں ہیں تیرے مالک کی
طرف سے فرعون اور اسکے درباریوں کے پاس بھیجنے کیلیے (تجہ
کو ملیں) بیشک وہ نافرمان لوگ ہیں موسی نے عرض کیا مالک
میرے بینے انمیں کا ایک آدمی مارڈالا ہے تو مجھہ کو ڈر لگتا ہے
کہیں وہ مجھ کو (اسکے بدلے) مار نہ ڈالیں اور بہائی میرا ہارون
اسکی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اسکو میرے سانہ بہیجدے (اسکو
بھی پیغمبر بنادے) وہ میرا مددگار رہکر میری بات سچ کرتا رہیگا کیونکہ
مجھ کو ڈر ہے (اگر میں اکیلا جاؤنگا) وہ مجھکو جھٹلائیں گے ف
اللہ نے فرمایا (اچھا) ہم تیری بازو کو تیرے بھائی سے زور دینگے (ہر کو
تیرا قوت بازو بنا دینگے) اور تم دونوں کو (دشمنوں کے مقابلہ میں)
جیت رکھینگے وہ تمکو نقصان نہ پہونچا سکیں گے (جاؤ خوش
ہو جاؤ) ہماری نشانیوں کے سبب سے تم اور تمہارے ساتھی ہی
غالب رہیں گے پھر جب موسیٰ ہماری کھلی نشانیاں لیکر انکے پاس
پہونچا تو کہنے لگے یہ تو بس جادو ہے جوڑ لیا گیا ہے (خدا کی طرف سے نہیں ہے) اور ہمنے تو اپنے اگلے باپ

ف رستہ بھول گئے تھے رات اندھیری تھی ۱۲ ف۲ موسے ع کو پاس جاکر معلوم ہوا کہ یہ آگ نہیں ہے کیونکہ درخت سبز اور تروتازہ اسپر آگ کیسے رہ سکتی ہے وہ نور الٰہی تہا موسے ع آواز سنتے ہی اور وہاں کا موقع دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ یہ آواز پروردگار کی ہے ۱۲ ف۳ یہ سنکر حضرت موسے ع لوٹے اور پھر اپنے مقام پر آ کھڑے ہوئے حکم ہوا کہ عصا کو پھر تھام لے تھاما تو لکڑی کی لکڑی ۱۲ ف۴ یعنے جب تیری عصا ایک اژدہا بنے اور تجھ کو ڈر معلوم ہو تو اپنا بازو اپنے بدن سے ملالے تیرا ڈر جاتا رہیگا ۔ ابن عباس رض نے کہا اگر کسی شخص کو ڈر پیدا ہوا اور وہ اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھے تو ڈر کم ہوجاتا ہے ۱۲ ف۵ مطلب یہ ہے کہ میری زبان میں لکنت ہے تقریر صاف نہیں ہے میں بحث میں اچھی طرح دلیل بیان نہ کرسکونگا ۔ اگر ہارون میرے ساتھ ہونگے تو وہ میری دلیل کو خوش تقریری سے خوب سمجھا دیں گے میری بات سچ کرنیسے یہی مراد ہے ۱۲

بِهٰذَا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰی رَبِّیْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَکُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ ۚ فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَی الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓی اِلٰهِ مُوْسٰی ۙ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ۝ وَاسْتَکْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ ۝ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَکْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ۝ وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَآ اِلٰی مُوْسَی الْاَمْرَ وَمَا کُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝

دادا کے وقت سے یہ نہیں سنا اور موسیٰ نے یہ جواب دیا کہ میرا مالک خوب جانتا ہے کون اسکے پاس سے ہدایت کی بات لیکر آیا ہے اور کس کا انجام بخیر ہوگا کیونکہ ظالم پنپ نہیں سکتے[ف] اور فرعون نے (اپنے درباریوں سے) کہا اے سردارو مجھے تو معلوم نہیں کہ میرے سوا کوئی تمہارا خدا ہو تو (سنا) ہامان تو (ایسا کر کہ آوا لگا) میرے لیے مٹی کی اینٹیں پکوا اور ایک محل میرے لیے تیار کر (میں اس پر چڑھوں) تو شاید موسیٰ کے خدا کو جھانک لوں اور میں تو سمجھتا ہوں موسیٰ جھوٹا ہے[ف] اور فرعون اور اسکے لشکر والے ناحق ملک میں غرور کرنے لگے اور سمجھے کہ ان کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا نہیں[ف] آخر ہمنے اسکو اور اسکے لشکر والوں کو گانٹھ لیا اور سمندر میں پھینکدیا تو (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی ظالم لوگوں کا انجام کیسا (خراب) ہوا[ف] اور (دنیا میں) ہم نے انکو سردار بنایا جو (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے تھے[ف] اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہ کرے گا اور ہمنے اس دنیا میں پھٹکار ان کے ساتھ لگادی (ہر کوئی ان پر لعنت کرتا ہے) اور قیامت کے دن وہ بدتر ہوں گے (کالے منہ نیلی آنکھیں بدشکل صورت) اور ہمنے تو موسیٰ کو اس وقت کتاب (توراۃ شریف) دی جب کئی امتوں کو اس سے پہلے تباہ کر چکے تھے یہ کتاب لوگوں کو راہ سوجھانے والی اور ہدایت اور رحمت تھی اسلیے (دی گئی تھی) کہ وہ نصیحت لیں[ف] اور (اے پیغمبر) جب ہم نے موسیٰ کو حکم دیا (اسکو پیغمبر بنایا) تو (طور پہاڑ کے) پچھم کی طرف (جہاں ہم نے موسیٰ سے باتیں کیں) موجود نہ تھا اور نہ تو نے یہ واقعہ اپنی آنکھ سے دیکھا[ف] اور بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ

ف۱ کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر بنکر آیا ہو یا کسی نے ایسا جادو دکھلایا ہو ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ تم جو مجھے جھوٹا جادوگر بتاتے ہو اسکا حال اللہ تعالیٰ ہی کو خوب معلوم ہے کہ میں سچا پیغمبر ہوں یا نہیں اور میں ہدایت کی بات اسکے پاس سے لیکر آیا ہوں یا نہیں اور میں یہ بھی کہدیتا ہوں کہ تم جو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو جھٹلاتے ہو اور ظلم کرتے ہو تو ظالموں کو کبھی فلاح نہ ہوگی تم ایک دن ضرور تباہ ہو گے یا اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ کو کبھی فلاح نہ ہوگی اور نہ میرا انجام بخیر ہوگا کیونکہ ظالم جھوٹوں کا انجام ہمیشہ خراب ہوتا ہے ۱۲ ف۳ فرعون یا تو دہری اور نیچری خدا تعالیٰ کا منکر تھا یا ہر چیز کو خدا سمجھتا تھا جیسے اس زمانہ میں بعضے ملحدوں کا اعتقاد ہے کہ خدا اور بندہ دونوں ایک ہیں اور غیریت کا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں جب فرعون نے یہ کہا تو حضرت جبرئیل نے پروردگار سے اسکو ہلاک کرنے کی اجازت چاہی حکم ہوا ابھی وقت نہیں آیا پھر جب اُسنے انا ربکم الاعلیٰ کہا تو فرمایا کہ اب اسکی ہلاکت کا وقت آن پہونچا۔ ان دونوں فقروں میں چالیس برس کا تفاوت تھا ۱۲ ف۴ جو کہتا ہے میرا خدا آسمان میں ہے تمام پیغمبر حضرت آدم سے لیکر حضرت محمدؐ تک یہی فرماتے آئے کہ حق تعالیٰ اوپر ہے یعنی آسمان پر اپنے عرش پر اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین بھی اسی اعتقاد پر تھے یہانتک کہ ایک گمراہ شخص ترمذ میں پیدا ہوا جسکا نام جہم بن صفوان تھا اُس مردود نے یہ اعتقاد پھیلایا کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر نہیں ہے بلکہ ہر جا اور ہر مکان میں ہے اور عرش اور فرش سب کی نسبت اسکی ذات سے یکساں ہے آخر اُس زمانہ کے پیشواؤں نے اسکے کفر کا فتوے دیا اور وہ مارا گیا ۱۲ ف۵ مرے کر خاک ہوگئے پھر نہ حشر ہے نہ حساب نہ کتاب اور یہ سمجھکر انہوں نے خوب اونچے ہو کر بڑائی کے لیے خدا تعالیٰ کو بالکل بھلا دیا ۱۲ ف۶ کمبخت ایک بارگی سب ڈوب کر مرے کسی کو بات کرنے کی بھی مہلت نہ ملی نہ اپنے گھر بار کا کچھ بندوبست کر سکے ۱۲ ف۷ لوگوں سے شرک اور کفر کراتے تھے جنکا انجام دوزخ ہے ۱۲ ف۸ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت اترنیکے بعد پھر کسی قوم کو آسمان کے عذاب سے تباہ نہیں کیا البتہ ایک بستی کے لوگ (جو مفتری تھے) وہ شکار کرتے تھے انہیں بندر بنا دیا گیا ۱۲ ف۹ اسکے بتلانے سے آپکو یہ سب حال معلوم ہوئے کیونکہ تو یہ آپ پڑھا ہوا ہی نہیں تاکہ کتابوں میں دیکھ کر معلوم کر لیتا ۱۲

۳۰ | القصص | ۶

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ
عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا
فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا
وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ
قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝
اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ
هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ
اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝
اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ
بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ
وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ۝

کے بعد گئی) امتیں پیدا کیں انپر لمبی مدتیں گذر گئیں[ف۱] اور تو مدین
والوں میں نہیں رہتا تھا (جیسے ہو سکے رہا تھا) کہ ان کو ہماری
آیتیں پڑھ کر سناتا (ان سے سیکھ لیتا) بلکہ ہم کو یہ منظور تھا کہ
تجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجیں[ف۲] اور جب ہمنے (موسیٰ کو) آواز
دی تھی اس وقت بھی تو طور پہاڑ کی طرف موجود نہ تھا لیکن
تیرے مالک کی مہربانی ہے (کہ تجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا) اسلیے
کہ تو (عرب کے) ان لوگوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈرائے جنکے پاس
تجھ سے پہلے کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) نہیں آیا تاکہ انکو نصیحت ہو[ف۳]
جن[ف۴] لوگوں کو ہمنے پہلے کتاب دی تھی وہ قرآن پر بھی ایمان
لاتے ہیں[ف۵] اور جب انکو قرآن (پڑھکر) سنایا جاتا ہے تو کہتے
ہیں کچھ شک نہیں یہ ہمارے مالک کی طرف سے (اترا) ہے
ہم تو اسکے اترنے سے پہلے ہی (اللہ تعالیٰ کے) تابعدار تھے[ف۶]
ان لوگوں کو انکی مضبوطی کے بدل دوہرا ثواب دیا جائے گا
اور یہ لوگ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں[ف۷] اور ہمارا دیا
کچھ خرچ کرتے ہیں اور جب کوئی لغو بات (جیسے مشرکوں کی
گالی گلوچ) سنتے ہیں تو اسے تجان ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں
(اچھا بھائی تم جانو) ہمارے کیے ہمارے سامنے آئینگے اور تمہارے
کیے تمہارے سامنے (اچھا بھائی) سلام ہم جاہلوں کو منہ نہیں لگاتے[ف۸]

〃 | 〃 | ۸

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى
فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ
مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ
اُولِى الْقُوَّةِ ۚ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا
تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝
وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ

قارون[ف۹] موسیٰ کی قوم (بنی اسرائیل) میں سے تھا پھر لگا انپر بڑائی
کرنے (یا ظلم کرنے) اور ہمنے اسکو (دولت کی) اتنے خزانے
دیے تھے کہ کچھ کئی زبردست ہٹے کٹے آدمیوں کو اسکی
کنجیاں اٹھانا مشکل ہوتا ایک بار اسکی قوم والوں نے
اس سے کہا (اترا) مت اترا کیونکہ اترانے والوں کو اللہ تعالیٰ
پسند نہیں کرتا[ف۱۰] اور اللہ تعالیٰ نے جو تجھے دے رکھا ہے

ف۱ شریعت کے احکام انہوں نے بدل ڈالے اب ایک نئے پیغمبر کی ضرورت ہوئی ۱۲ ف۲ تو ہمنے اگلے پیغمبروں اور امتوں کے حالات وحی کے ذریعہ سے تجھ کو سنائے ۱۲ ف۳ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے انکے بعد جتنے پیغمبر آئے وہ بھی بنی اسرائیل ہی میں سے پیدا ہوئے عرب کے لوگوں میں حضرت اسمٰعیل کے بعد سے کوئی پیغمبر نہیں آیا بجز آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۱۲ ف۴ مراد وہ لوگ ہیں جو یہودیوں میں سے مسلمان ہوگئے تھے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ یا وہ نصاریٰ جو نجاشی بادشاہ کے پاس سے آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تھے اور قرآن سنکر رونے لگے تھے یا وہ نصاریٰ جو نجران یا شام سے آئے تھے ۱۲ ف۵ اسکے پیغمبروں اور اسکی کتاب پر کہ وہ سچے تھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا انتظار کر رہے تھے جن کی خوشخبری اگلی کتابوں میں ہم پڑھ چکے تھے اگلی پیغمبری کا ہمکو یقین تھا ۱۲ ف۶ جو اگلی اور پہلی کتاب دونوں پر قائم رہے ۱۲ ف۷ اگر کوئی گناہ ان سے سرزد ہو جاتا ہے تو اس کے بعد کوئی نیک کام کرتے ہیں جس سے وہ گناہ مٹ جاتا ہے ۱۲ ف۸ یہ سلام تحیت کا نہیں ہے جو مسلمانوں میں آپس میں کیا جاتا ہے بلکہ رخصت اور ترک ملاقات کا ۱۲ ف۹ کہتے ہیں حضرت موسیٰ کا چچازاد بھائی تھا بعضوں نے کہا چچا تھا بعضوں نے کہا خالہ زاد بھائی نہایت خوبصورت تھا اس کو منور بھی کہتے تھے رازی نے کہا بنی اسرائیل میں اس سے زیادہ توریت کا کوئی قاری نہ تھا پھر حضرت موسیٰ کے دین سے پھر گیا اور سامری کی طرح منافق بن گیا ۱۲ ف۱۰ یعنے نیک عمل کرتا رہ دنیا میں سے بس یہی تیرے ساتھ جائیگا باقی سب پڑا رہ جائیگا جب لاد چلا بنجارہ ۱۲ ف۱۱ اس کا خیال نہیں کرتے اور یہودیوں کی طرح توریت میں پر نہیں آتے ۱۲ ف۱۲ یا بخیلی مت کر کیونکہ اللہ تعالیٰ بخیلوں کو پسند نہیں کرتا یا ظلم مت کر کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا کہتے ہیں قارون فرعون کی طرف سے ایک ملک کا حاکم ہو گیا تھا وہاں رعیت پر بہت ظلم کیا کرتا ۱۲

الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ
الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ
إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ
إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ قَالَ
إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ
أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ
قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ
مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا
يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ۝
فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۚ
قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ
الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ
قَارُونُ ۙ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝
وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ
ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ ۝
فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ قف
فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ
مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ ۝
وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ
يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ ۖ
لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ
بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝

میں ہی ڈہونڈہ پچھلے گہر (آخرت) کا سامان کر (خیرات دی) اور
دنیا میں جو تیرا حصہ ہے اسکو مت بہول اور جیسے اللہ تعالیٰ نے تجھ
پر احسان کیا ہے تو بہی (اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھہ) احسان
کر اور ملک میں دہندہ مت مچا کیونکہ اللہ دہندہ مچانے والوں کو
پسند نہیں کرتا قارون نے جواب دیا کہ میں نے یہ پیسہ اپنے
عقل کے زور سے کمایا ہے ف کیا اسکو یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس سے
پہلے اللہ تعالیٰ نے ایسی قوموں کو تباہ کر دیا جو اس سے زیادہ
بوتا اور اس سے زیادہ پونجی رکہتی تہیں ف اور گناہگاروں
سے انکے گناہ پوچہے نہ جائینگے ف آخر ایک روز ایسا ہوا
قارون اپنا جلوس ف لیکر اپنے لوگوں پر نکلا ف جو لوگ دنیا کی زندگی
چاہتے تہے (ایمان والوں میں سے یا کافر) کہنے لگے کاش
ہمکو بہی یہ سامان ملتا جو قارون کو ملا ہے (بہی) وہ بڑا
صاحب نصیب ہے (قسمت والا) اور جنکو (خدا کی پاس
سے) علم ملا تہا وہ (ان آرزو کرنیوالوں) سے کہنے لگے ارے
کمبختو اللہ تعالیٰ کے پاس جو ایماندار نیک کام کرنیوالوں کو ثواب
ملیگا وہ اس سے (کہیں) بہتر ہے (وہ باقی ہے نہ فانی) اور یہ
ثواب انہی کو ملیگا جو دنیا کی تنگی اور مصیبت پر صبر کرتے
ہیں ف پہر ہمنے (خود) قارون اور اسکے گہر کو (خزانوں سمیت)
زمین میں دہنسا دیا اور کوئی گروہ ایسا نہ تہا جو خدا کے مقابلہ
میں اسکی مدد کرتا اور نہ آپ اپنی مدد کر سکا ف اور ایسا ہوا کہ صبح
کو (دوسرے روز) جو لوگ ابہی کل اسکا سا (مالدار) ہونا
چاہتے تہے یوں کہنے لگے ہائے افسوس رہنے بہی کیا آرزو
کی تہی) اللہ تعالیٰ تو اپنے جس بندے کو چاہتا ہے فراغت سے روزی
دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے ف اگر اللہ کا ہم پر احسان
نہ ہوتا تو (قارون کیطرح) ہمکو بہی دہنسا دیتا ہائے افسوس کافر (کبہی) اپنپ نہیں سکتے ف

ف بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے دنیا میں جو تیرا حصہ ہے اسکو مت بہول یعنے دنیا میں سے جو تیرے ساتھ جائیگا اسکا خیال رکہہ وہ کیا ہے دس گز کپڑا اور دو گز زمین باقی سب
چہوڑ جائیگا ۱۲ ف صحیح حدیث میں ہے احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کو اس طرح پوجے جیسے اسکو دیکہہ رہا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو اتنا ہی سہی کہ اللہ تعالیٰ تجہہ کو دیکہہ رہا ہے ۱۲ ف مردود نے
اللہ تعالیٰ کے احسان کا انکار کیا ۱۲ ف ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد ۔ مطلب یہ ہے کہ اگلی کئی قومیں اور حکومتیں اور کئی شخص قارون سے بہی زیادہ مالدار اور زوردار گذر چکے ہیں پہر جب
تباہی کا وقت آیا تو عقل کہاں گئی۔ انسان کو ہمیشہ یہ سمجہنا چاہیئے کہ جو کچہہ مال دولت اسکے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے اسکا شکر کرنا واجب ہے یہ کہنا کہ میں نے اپنی
لیاقت اور تدبیر سے دولت کمائی یہ بڑی ناشکری ہے ایکدم کے دم میں ساری دولت خاک میں مل جاتی ہے اور پہر عقل و تدبیر کچہہ کام نہیں آتی ۱۲ ف یعنے ان کو پوچہہ کر تہوڑی
سزا دیجائے گی بلکہ فرشتے انکی صورت دیکہہ کر سمجہہ لیں گے کہ یہ گنہگار ہیں اور دوزخ میں دہکیل دینگے بعضوں نے کہا پوچہہ تو ان سے ہوگی مگر ایسی پوچہہ نہ ہوگی جس میں معافی کی توقع ہو بلکہ
ذلیل کرنے اور سزا دینے کے لیے ۱۲ ف سواری کا سامان خدمتگار گہوڑے خچر وغیرہ ۱۲ ف کہتے ہیں اسکی سواری میں چار ہزار خچر ساتھ تہے اور بہت سے گہوڑے سونے چاندی اور
ریشمی سامان سے آراستہ ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں آخرت کو اپنا اصلی رہنے کا مقام جانتے ہیں اور دنیا میں جسطرح ہو سکا تو زندگی کے چند روز گذار
دیتے ہیں شکوہ اور شکایت کا کوئی لفظ زبان پر نہیں لاتے ۱۲
باقی در ضمیمہ ۔

پارہ	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۰	العنكبوت	۴	وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ۝ فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝	اور قارون اور فرعون اور ہامان (کو بھی ہمنے برباد کیا) اور انکے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لیکر آیا پر وہ ملک میں اکڑتے ہی رہے (اور اللہ کو نہ مانا) اور ہم سے (بچکر) آگے نہ جا سکے تو ہمنے (ان لوگوں میں سے جنکا ذکر اوپر ہوا) ہر ایک کو اسکے قصور کی سزا میں پکڑ لیا ان میں سے بعضوں پر تو ہمنے پتھراؤ کیا (لوط کی قوم پر) اور بعضوں کو چنگھاڑ نے آ دبایا (ثمود اور مدین والوں کو) اور بعضوں کو ہمنے زمین میں دھنسا دیا (قارون اور اسکے ساتھیوں کو) اور بعضوں کو ہمنے (پانی میں) ڈبو دیا اور (بات یہ ہے کہ) اللہ انپر (کیوں) ظلم کرنے لگا تھا (کہ ناحق انکو برباد کرتا) مگر وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے
،،	،،	۵	وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ ۚ فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَمِنْ هَٰؤُلَاءِ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ۝	اور (اے پیغمبر جیسے ہمنے اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں) اسیطرح تجھ پر بھی ہمنے کتاب اتاری پھر جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی تھی وہ تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور ان (مکہ والوں مشرکوں) میں سے بھی بعضے ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں کو وہی نہیں مانتے جو (ان اہل کتاب اور مشرکوں میں) ہٹ دھرم ہیں
۲۱	السجدة	۳	وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۝	اور ہم موسیٰ کو کتاب (توراۃ شریف) دے چکے ہیں تو (اے پیغمبر) تو اسکے ملنے میں شک نہ کر اور ہمنے توریت کو بنی اسرائیل کیلیے ہدایت کیا اور جب بنی اسرائیل کے لوگوں نے (کافروں کی ایذا دہی پر) صبر کیا تو ہمنے انکو (دین کا) پیشوا بنایا وہ ہمارے حکم سے ایمان کا رستہ بتلاتے تھے اور ہماری آیتوں کا یقین کرتے تھے
۲۱	الاحزاب	۳	وَأَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ ۝	اور اہل کتاب (بنی قریظہ کے یہودیوں) کو جنہوں نے (عہد شکنی کر کر) مشرکوں کی مدد کی تھی انکو قلعوں سے اتار لایا
۲۲	،،	۹	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ۝	مسلمانو تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسیٰ کو ستایا پھر اللہ نے اسکو اس (عیب) سے جو وہ کہتے تھے پاک کر دکھایا اور اللہ کے نزدیک ہو لیے عزت دار تھا

ف ہمنے انکو پکڑ لیا اور مار ڈالا ۱۲ ف نوح علیہ السلام کی قوم اور فرعون اور اسکے ساتھیوں کو ۱۲ ف طرح طرح کے گناہوں اور شرک میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو سمجھانے کیلیے بھیجا ان کی بھی نہ سنی ۱۲ ف یہود اور نصاریٰ میں سے ۱۲ ف ان میں انصاف کی باتیں نہیں اپنے کفر پر اڑے ہوئے ہیں مراد کعب بن اشرف وغیرہ ہیں یہودیوں میں سے اور ابوجہل وغیرہ مشرکوں میں سے جو خواہ مخواہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور مخالفت پر تلے ہوئے تھے ۱۲ ف ایک معنی تیری ملاقات موسیٰ ع کے ساتھ ضرور ہوگی یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا پورا ہوا شب معراج میں آسمان پر یا بیت المقدس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ علیہ السلام سے ملے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے موسیٰ کو ہمنے کتاب دی تھی لوگوں نے انکو جھٹلایا اور ستایا تو بھی اس میں شک کر تجھکو بھی لوگ ضرور ستائیں گے اور جھٹلائیں گے۔ بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے موسیٰ ع کو جیسے کتاب دی تھی شک مت کر تجھکو بھی کتاب ملیگی یعنے قرآن آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نے معراج کی رات میں حضرت موسیٰ ع اور حضرت عیسیٰ ع کو دیکھا ایک حدیث میں ہے میں نے موسیٰ ع کو دیکھا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے ۱۲ ف معلوم ہوا صبر کا بدلہ یہ ہے کہ آدمی کو سرداری ملتی ہے ۱۲ ف یہ آیت اس وقت اتری جب مسلمانوں نے آنحضرت ع کو ستایا زید بن محمد کہا کرتے تھے بعضوں نے کہا آپ نے ایک بار لوٹ کا مال تقسیم کیا ایک شخص کہنے لگا اس تقسیم میں خدا کی رضامندی مقصود نہ تھی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ ع پر رحم کرے وہ مجھ سے زیادہ ستائے گئے مگر انہوں نے صبر کیا موسیٰ ع پر لوگوں نے یہ طوفان جوڑا کہ انکو فتق کا عارضہ ہے یا برص ہے جبھی وہ چھپ کر نہاتے ہیں ایک روز پتھر پر کپڑے رکھکر نہانے لگے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ پتھر کپڑے لیکر بھاگا حضرت موسیٰ ننگے اسکے پیچھے دوڑے بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ ان میں کوئی عیب نہیں ہے بعضوں نے کہا یہ طوفان جوڑا کہ انہوں نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو مار ڈالا ۱۲۔

۲۳ | والصفت | ۴

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۚ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۚ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۚ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۚ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۚ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۖ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر بھی (انکو پیغمبری دیکر) احسان کر چکے ہیں اور انکو اور انکی قوم (بنی اسرائیل) کو ہمنے بڑی سختی سے بچا دیاؔ اور ہمنے انکی مدد کی تو (یا تو وہ مغلوب تھےؔ) پھر وہی غالب بنگئےؔ اور ہم نے ان دونو کو کھلی کتاب دیؔ اور ہم نے ان دونو کو سیدہے رستے پر لگایا اور ان دونو کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں ہمنے باقی رکھاؔ (سب کہتے ہیں) سلام ہے موسیٰ اور ہارون پر ہم نیکوں کو بیشک ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (جیسے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو دیا) بے شک وہ دونوں ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے۔

۲۴ | المؤمن | ۴ع

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ

اور ہم تو موسےٰؑ کو اپنی نشانیاں اور کھلی دلیل (توریت شریف) دیکر فرعون اور ہامان اور قارون کیطرف بھیج چکے ہیں اونہوں نے (موسیٰؑ کو) جھوٹا جادوگر بتلایاؔ جب موسیٰؑ ہمارے یہاں سے سچا دین لیکر ان کے پاس پہونچا تو وہ کہنے لگے جو لوگ موسےٰؑ کے ساتھ ایمان لائے ہیں انکے بیٹوں کو تو مار ڈالو اور جو عورت ذات ہوں انکو جیتا چھوڑ دو اور (یہ نہ سمجھے) کہ کافروں کا کوئی داؤں ہو ٹ پڑے گا (غلط ہوگا) اور (جب فرعون کی ایک نہ چلی تو) کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں موسیٰؑ کو قتل کروںؔ اور موسیٰؑ اپنے مالک کو پکارےؔ مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہیں موسیٰؑ تمہارے دین کو بدلدے یا ملک میں کوئی فساد کھڑا کر دےؔ اور موسیٰؑ نے (جب فرعون کی یہ دہمکی سنی تو) کہا میں تو ہر مغرور سے جسکو حساب کے دن کا یقین نہیں اپنے مالک اور تمہارے رب کی پناہ لیتا ہوںؔ اور فرعون کے رشتہ داروں میں ایک مرد ایماندار تھا (لیکن ظاہر میں فرعون سے) اپنا ایمان چھپاتا تھا یوں کہنے لگاؔ (بھلا یہ کونسا انصاف ہے)

ف فرعون کے ظلموں سے ۱۲ ف۲ اور فرعون اور اسکی قوم کے لوگ قبطی جو غالب تھے مغلوب ہو گئے ۱۲ ف۳ توریت شریف جس میں صاف صاف خدا کے حکم موجود تھے ۱۲ ف۴ یہود اور نصاریٰ اور مسلمان سب انکو مانتے ہیں ۱۲ ف حالانکہ فرعون اور ہامان نے موسےٰؑ کو جھٹلایا تھا لیکن چونکہ قارون کا بھی خاتمہ کفر پر ہوا اسکو بھی جھٹلانیوالوں میں شریک کر دیا ۱۲ ف اس طرح سے چند روز میں ان کی نسل فنا ہو جائے گی اور ان کا دین بھی مٹ جائیگا ۱۲ ف کہتے ہیں فرعون کے درباری فرعون کو منع کرتے تھے کہ موسےٰؑ کو قتل نہ کیجئے ایسا نہ ہو کہ کوئی عذاب اترے بعضوں نے کہا فرعون مردود خود حضرت موسےٰؑ کے قتل سے ڈرتا تھا مگر ظاہر میں اپنی بہادری جتلانے کے لیئے یہ بہانا کیا کہ میرے درباری انکی قتل کی رائے نہیں دیتے ۱۲ ف جسنے انکو بھیجا ہے وہ انکی مدد کرتا ہے یا نہیں ۱۲ ف بے دین ملحد لوگ شرک مٹنے اور توحید پھیلانے کو بھی فساد سمجھتے ہیں حالانکہ توحید پھیلانا در حقیقت فساد کو مٹانا ہے ۱۲ ف حساب کے دن سے قیامت کا دن مراد ہے یعنے جس کو عاقبت کا ڈر نہیں ایسے ظالم سے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں حضرت موسےٰؑ نے فرعون کا نام نہیں لیا نام لینے سے کیا فائدہ مطلب ادا کر دیا ۱۲ ف کہتے ہیں یہ مرد قبطی تھا فرعون کا چچا زاد بھائی حضرت موسےٰؑ کے ساتھ یہ ڈھکے چھپے ہم گیا اسی نے حضرت موسےٰؑ کو آ کر یہ خبر دی تھی کہ درباری لوگ تجھ کو مار ڈالنا چاہتے ہیں تو بھاگ جا بعضوں نے کہا یہ بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا اس کا نام حبیب یا شمعان یا خرقیل یا جبرئیل تھا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اگر جان کا ڈر ہو تو آدمی اپنا ایمان چھپا سکتا ہے یعنے تقیہ کر سکتا ہے عمار بن یاسر نے بھی مشرکوں کے ڈر سے تقیہ کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر پھر ایسا موقع آن پڑے تو پھر کر ۱۲ ف چلنے والا نہیں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ضرور ۱۲ –

رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ؕ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ

تم ایک شخص کو (اتنی بات پر) قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا
مالک خدا ہے حالانکہ وہ تمہارے مالک کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں
بھی لیکر آیا ہے اور اگر (بالفرض) وہ جھوٹا ہو تو اسکے جھوٹ کا
وبال اسی پر پڑیگا اور اگر (کہیں) وہ سچا ہوا تو پھر تو وہ جس عذاب
کا تم سے وعدہ کرتا ہے اسمیں سے کچھ نہ کچھ تو تم پر (ضرور) آن پڑیگا بے
شک جو بے لحاظ (حد سے بڑھ جانیوالا) جھوٹا ہوتا ہے اللہ اسکو
(کبھی) راہ پر نہیں لاتا بھائیو آج تو تمہارا راج ہے اور ملک میں تم
غالب ہو (اور تمہارا ہی بول بالا ہے) لیکن (کل کو) اگر اللہ کا عذاب
ہم پر آن موجود ہوا تو ہماری کون مدد کرے گا فرعون کہنے لگا
(دیکھو) میں تو تم کو وہی (بات) سمجھاتا ہوں جو میں (مناسب)
سمجھتا ہوں (موسیٰ کو قتل کرو) اور میں تمکو وہی راہ بتلاتا ہوں
جس میں (تمہاری) بہتری ہے اور وہ شخص جو (دل میں)
ایمان لاچکا تھا (پھر) بولا بھائیو میں ڈرتا ہوں (کہیں) تم
کو اگلی امتوں کا سا (برا دن نصیب نہ ہو) جیسے نوح کی قوم
اور عاد اور ثمود اور انکے بعد والوں کا حال ہوا اور اللہ بندوں
پر ظلم کرنا نہیں چاہتا اور بھائیو میں ڈرتا ہوں ہانک پکار
(قیامت) کے دن تمہارا کیا حال ہوگا جسدن تم پیٹھ موڑ کر
(حشر کے میدان سے) بھاگو گے اسدن اللہ (کے عذاب) سے
کوئی تمہارا بچانیوالا نہ ہوگا اور جسکو اللہ بھٹکا رہے اسکو کوئی
راہ پر نہیں لا سکتا اور تمہارے پاس (موسیٰ سے) پہلے
یوسف پیغمبر نشانیاں لیکر آچکا ہے پھر وہ جو تمہارے
پاس لیکر آیا تھا (دین کی باتیں) اسمیں تم شک ہی کرتے رہے
جب وہ مرگیا تو تم کہنے لگے اب اسکے بعد اللہ کوئی پیغمبر
ہرگز نہیں بھیجنے کا جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں اور شک میں

ف اس کا دعوے بے دلیل ہی نہیں ہے پھر اسکو مارنا کونسا انصاف ہے جب عقبہ ابن معیط ملعون نے کپڑا پیچھے سے ڈالکر آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گلا گھونٹنا آپ نماز پڑھ رہے تھے تو ابوبکر صدیق رض آئے اور عقبہ کو دھکیل دیا اور یہی آیت پڑھی اتقتلون رجلا اخیر تک ۱۲ ف حالانکہ وہ شخص مومن تھا اور موسیٰ کو پیغمبر سچے ہونے میں شک نہیں ہوئی مگر جبکو وہ سمجھا رہا تھا وہ مومن نہ تھے تو اس طرح سے سمجھایا حقیقت میں بیدینوں کے قائل کرنیکا یہ عمدہ طریق ہے فرض کیا کہ آخرت میں عذاب ثواب کچھ نہیں تو مومن کا کوئی نقصان نہیں اور اگر ہوا تو پھر کافر کی بڑی خرابی ہے اسلئے احتیاط اور دور اندیشی اسی میں ہے کہ اگر کوئی دلیل بھی نہ ہو تب بھی آخرت کو مان لیا جائے اور برے کاموں سے پرہیز کیا جائے ۱۲ ف اس کا کام اور مقصد مشہور نہیں ہونے دیتا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر موسیٰ جھوٹا ہے تو خود بخود اس کا جھوٹ کھل جائے گا ناحق خون کرنے سے کیا فائدہ اور جو وہ سچا ہے اور تم لوگ بے لحاظ جھوٹے ہو تو تم تباہ ہوگے اور موسیٰ کا ضرور غلبہ ہوگا ۱۲ ف اسلئے خیر اسی میں ہے کہ موسیٰ کو قتل نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے اور اللہ تم کو منظور ہو گا ۱۲ ف اب آئندہ تمہارا اختیار رہے مانو نہ مانو ۱۲ ف انہوں نے تمہاری طرح اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اس کو مارنے اور ستانے کے درپے ہوئے آخر ان پر عذاب آ کر سب کے سب تباہ ہوگئے ۱۲ ف کہ بے قصوروں کو تباہ کردے بلکہ وہ قصور پر قصور کیے جاتے ہیں اور پروردگار درگذر کرتا جاتا ہے جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اسوقت عذاب اتارتا ہے ۱۲ ف قیامت کے دن جنتی دوزخیوں کو دوزخی جنتیوں کو چیلے گرو کو گرو چیلوں کو پکاریں گے اسلئے اسکو ہانک پکار کا دن کہا ۱۲ ف حضرت یوسف ع نے مصر والوں کو بہت سمجھایا پر انہوں نے دین کی باتوں میں ان کا کہنا نہ مانا گو بادشاہ نے انکا علم وفہم دیکھ کر اپنا وزیر کردیا تھا ۱۲ ف یوسف علیہ السلام کا جھگڑا تو مٹ گیا ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ جب تک یوسف زندہ رہے انکی پیغمبری سے انکار کرتے رہے انکے مرے بعد اور زیادہ کفر میں بڑھ گئے کہنے لگے اب آئندہ کوئی پیغمبر ہی نہیں آنے کا ۱۲

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ۝ الَّذِيْنَ
يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ
سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ
اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ
يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ
جَبَّارٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ
ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝
اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى
اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا
وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ
عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ وَمَا
كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝
وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ
اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ يٰقَوْمِ
اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ
وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝
مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى
اِلَّا مِثْلَهَا ۝ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ
وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝ تَدْعُوْنَنِيْ
لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا

بڑی ہیں انکو اللہ تعالے سطرح بھٹکا دیتا ہے انکے پاس کوئی سند
تو نہیں آئی اور خدا تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں اللہ تعالیٰ کے
نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک انکو یہ جھگڑے بہت برے
ہیں جو کوئی مغرور والا اینٹھو ہے اللہ تعالیٰ اسکے دلپر اسیطرح
مہر لگا دیتا ہے ف۱ اور فرعون نے (اپنے وزیر) ہامان سے کہا ہامان
تو میرے لیے ایک اونچا محل بنا شاید میں ان رستوں تک
جا پہونچوں جو آسمان کے رستے ہیں پھر موسے کے خدا کو جھانک
کر دیکھوں ف۲ اور میں تو اسکو جھوٹا سمجھتا ہوں ف۸ اور اسیطرح فرعون
کو اسکے برے کام بھلے کر دکھائے گئے تھے ف۳ اور (سیدھی)
راہ (توحید) سے وہ روک دیا گیا تھا اور فرعون کا داؤں خراب
ہونے ہی والا تھا ف۴ اور وہ شخص جو (دل میں) ایماندار تھا کہنے
لگا بھائیو میرے کہنے پر چلو میں تم کو ٹھیک رستہ بتلاؤں
بھائیو یہ دنیا کی زندگی (چند روزہ) مزہ ہے اور ہمیشہ رہنے
کا گھر تو آخرت ہی ہے ف۵ جو برا کام کرے گا اسکو ویسا ہی
بدلہ ملیگا اور جو کوئی مرد یا عورت اچھا کام کرے ایمان
کے ساتھ تو ایسے ہی لوگ بہشت میں جائیں گے وہاں
بے حساب روزی پائیں گے اور بھائیو بتلاؤ تو سہی (یہ
کیا بات ہے) میں تو تم کو (دوزخ کی آگ سے) چھڑانا
چاہتا ہوں اور تم مجھکو دوزخ کی طرف بلا رہے
ہو ف۶ تم مجھے اس لیے بلاتے ہو کہ میں اللہ سبحانہ
وتعالے کا انکار کروں ۔ اور جس کو میں نہیں
جانتا اس کو خدا تبارک وتعالے کا شریک
بناؤں ف۷ اور میں تم کو اس خدا تبارک وتعالے
کی طرف بلاتا ہوں جو زبردست ہے بڑی بخشش

ف۱ یہ اشارہ ہے فرعون کی طرف وہی مغرور اینٹھو تھا۔ مہر لگا دینے سے یہ مطلب ہے کہ حق بات اسکے دل پر اثر نہیں کرتی ۱۲ ف۲ یعنی موسے ؑ جو کہتا ہے کہ میرا خدا آسمان پر ہے یہ اسکا کہنا جھوٹ ہے آسمان پر کوئی خدا نہیں اگر ہے تو اس اونچے محل سے ضرور دکھلائی دیگا جو لوگ آسمان پر خدا ہونے کے منکر ہیں وہ بھی فرعون کے ہم مشرب ہیں باقی تمام اہل حدیث اور امام سب اسپر متفق ہیں کہ پروردگار عالم آسمان کے اوپر اپنے عرش پر ہے۔ امام ابو الحسن اشعری جو اہل سنت کے پیشوا ہیں فرماتے ہیں کہ فرعون نے موسے ؑ کی اسی بات کو جھٹلایا کہ انکا خدا آسمان پر ہے ۱۲ ف۳ شیطان نے اسکی نظروں میں برے کام یعنے شرک اور کفر اسواسطے اچھے کر دکھائے تھے ۱۲ ف۴ کیونکہ وہ تباہ کار وہ چاہتا تھا کہ لوگوں کو سچے خدا کا پوجا نہ کرنے دے اپنا پوجا کراتا رہے ایسے شخص کی تدبیر چل نہیں سکتی ایک دن ضرور ذلیل اور خوار ہوتا ہے اور اسکا جھوٹ اور فریب کھل جاتا ہے ۱۲ ف۵ بزرگوں کا قول ہے کہ اگر دنیا سونے کی ہوتی اور آخرت مٹی کی تب بھی آخرت بہتر ہوتی کیونکہ آخرت باقی ہے اور دنیا فانی ہے ۱۲ ف۶ میں تم کو توحید کی طرف بلاتا ہوں کہ تمکو بہشت ملے دوزخ سے نجات ہو اور تم مجھے شرک میں پھنسانا چاہتے ہو جس کا انجام دوزخ ہے ۱۲ ف۷ یعنے جس کے شریک ہونے کی کوئی دلیل مجھ کو معلوم نہیں اسکو خدا تعالے کا شریک بناؤں ۱۲ ف۸ فرعون تو مصر کا بادشاہ تھا وہ اتنا نادان نہیں ہو سکتا کہ محل پر چڑھ کر آسمان تک پہونچ جانے کی امید رکھے مگر یہ اس نے مسخرہ پن سے کہا اپنی قوم کے نادانوں کو تسلی دینے کے لیے کہ اگر موسے علیہ السلام کا خدا آسمان پر ہے جیسے موسے کہتا ہے تو شاید اس اونچے محل سے نظر پڑے بعضوں نے کہا فرعون خود اتنا نادان تھا ۱۲

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
			مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ۝ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝	والا بیشک تم جسکی طرف مجھ کو بلاتے ہو (جھوٹے معبود کیطرف) وہ نہ دنیا میں (کسی کو) بلا سکتا ہے اور نہ آخرت میں اور بے شک ہم کو (مرے پیچھے) اللہ تبارک و تعالے کے پاس لوٹکر جانا ہے اور بے شک جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں وہ دوزخی ہیں خیر اب جو میں تم سے کہہ رہا ہوں آگے چلکر اسکو یاد کروگے اور میں تو اپنا معاملہ خدا کی سپرد کرتا ہوں بے شک وہ (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے آخر اللہ تعالے نے اس ایمان دار شخص کو تو ان کے بُرے مکروں سے بچا لیا اور فرعون والوں پر برا عذاب اُلٹ پڑا (ڈوبے تو سمندر میں لیکن) صبح اور شام ان کو (دوزخ کی) آگ دکھلائی جاتی ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی فرعون والوں کو سخت سے سخت عذاب میں لے جاؤ
۴۴	المؤمن	۶	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝	اور ہم موسےٰ کو راہ دکھلانے والی (کتاب) دے چکے ہیں اور بنی اسرائیل کو کتاب (توریت شریف) کا جو عقلمندوں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے وارث کر چکے ہیں
،،	حم السجدہ	۶	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝	اور ہم تو (اس قرآن سے پہلے) موسیٰ کو کتاب دے چکے ہیں پھر اس میں اختلاف ہوا اور اگر تیرا مالک ایک بات نہ فرما چکا ہوتا تو (اب تک کب کا) انکا فیصلہ ہو چکا ہوتا (سب تباہ ہو جاتے) اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انکو قرآن میں شک در شک ہے
۴۵	الزخرف	۵	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝	اور ہم تو موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر فرعون اور اسکے سرداروں کی طرف بھیج چکے ہیں تو موسیٰ نے کہا میں اسکا بھیجا ہوا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے جب موسےٰ ہماری نشانیاں لیکر انکے پاس پہونچا دیکھا تو وہ ہنسی میں اُڑاتے ہیں اور

ف یا نہ دنیا میں کسی کی دعا قبول کر سکتا ہے ۱۲ ف کفر اور شرک میں بڑھ گئے ہیں ۱۲ ف کسی نے ہمکو نصیحت کی تھی ۱۲ ف وہ خوب جانتا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر ۱۲ ف حضرت موسےٰ کے ساتھ وہ دریا سے پار ہو گیا ۱۲ ف انکی بُری گت ہوئی سب کے سب سمندر میں ڈوب گئے ۱۲ ف صحیحین میں حدیث ہے جب آدمی مر جاتا ہے تو صبح اور شام اسکا ٹھکانا اسکو بتلا دیا جاتا ہے بہشتی ہے تو بہشت میں دوزخی ہے تو دوزخ میں اور اس سے کہا جاتا ہے یہ قیامت میں جی اُٹھنے کے بعد تیرا ٹھکانا ہے ۱۲ اس آیت سے قبر کا عذاب ثابت ہوا اور دوسری آیت اغرقوا فادخلوا نارا کا بھی یہی مضمون ہے جو نوح علیہ السلام کی قوم میں وارد ہوئی ہے اور عذاب قبر کے باب میں اتنی حدیثیں وارد ہیں کہ ان کا مضمون متواتر ہو گیا ہے اور امام سیوطی نے شرح الصدور میں انکو جمع کیا ہے اور جو کوئی عذاب قبر کا انکار کرے وہ بدعتی گمراہ ہے بلکہ اسپر کفر کا خوف ہے ۱۲ ف یہ عذاب تو ان کے ڈوبنے سے قیامت تک ہوتا ہے ۱۲ ف اس دن ہم فرشتوں کو حکم دیں گے ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ مسلمان ہو یا کافر جو کوئی نیکی کرے اسکو بدلہ ملتا ہے لوگوں نے عرض کیا اللہ کے رسول کافر کو کیا بدلہ ملتا ہے آپ نے فرمایا اسکو دنیا میں دولت ملتی ہے تندرستی عطا ہوتی ہے اولاد عنایت ہوتی ہے پھر لوگوں نے عرض کیا آخرت میں اسکو کیا بدلہ ملیگا آپ نے فرمایا آخرت کا عذاب بھی کوئی ہلکا ہے کہ کوئی سخت پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے ہلکا عذاب قیامت کے دن ابو طالب کو ہوگا انکو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے انکا بھیجا پکتا رہیگا ۱۲ ف کسی نے مانا کسی نے نہ مانا ایسا ہی قرآن کو بھی کوئی مانتے ہیں کوئی نہیں مانتے تو یہ کیوں کڑہتا ہے ۱۲ ف حضرت موسےٰ اور ان کے معجزوں پر ٹھٹھے مارنے ۱۲ ف کہ قیامت میں انکا فیصلہ ہوگا ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہودیوں کو توریت میں شک در شک ہے یعنے ایک شک تو اس میں کہ قرآن اللہ کا کلام ہو۔ اگر نہ ہو تو انہیں بھی شک ہے کیونکہ ایسا عمدہ کلام ایک ان پڑھا شخص کیونکر بنا سکتا ہے ۱۲

وَمَا نُرِيهِمْ مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۚ وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ۝ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ۝ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ۝ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ۝ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ۝

الدخان ۴۴ — ۲۵ — ۱

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۝ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي

(ہم انکو جو نشانی دکھلاتے تھے وہ پہلی نشانی سے (جسکو وہ دیکھ چکے تھے) بڑھ کر ہوتی اور ہمنے انکو عذاب میں (بھی) گانٹھا اسلیے کہ وہ (اپنے کفر سے) باز آئیں ف۱ اور (جب اُنپر عذاب آتا تو) کہتے (اے جادوگر تیرے مالک نے جس طرح تجھ سے وعدہ کیا ہے ف۲ ہمارے لیے دعا کر (اگر عذاب اُٹھ جائیگا تو) ہم بیشک راہ پر آجائینگے پھر جب ہم اُنپر سے عذاب اُٹھا لیتے تو وہ اسی وقت اپنا اقرار توڑ ڈالتے ف۳ اور فرعون نے اپنے لوگوں میں یہ منادی کرائی کہا بھائیو کیا مصر کا بادشاہ میں نہیں ہوں اور (تم دیکھتے ہو) نہریں میرے (محل کے) تلے پڑی بہتی ہیں کیا تم کو سوجھتا نہیں ف۴ میں اس شخص سے (موسیٰ سے) جو ذلیل (آدمی) ہے برابر بات نہیں کرسکتا (انکی زبان میں لکنت تھی کہیں) بہتر ہوں ف۵ (اگر وہ سچ مچ خدا کا بھیجا ہوا ہے) تو اسپر سونے کے کنگن (آسمان سے) کیوں نہیں ف۶ آ پڑے یا خیر فرشتوں کو تو اکٹھا ہو کر اس کے ساتھ آنا تھا ف۷ آخر فرعون نے (ایسی ایسی باتیں بنا کر) اپنی قوم کو پھسلا لیا (اُلو بنا لیا) اُنہوں نے اسکا کہنا مان لیا (سچ ہے) کا کہنا سنا) بیشک وہ نافرمان (شریر) لوگ تھے جب اُنہوں نے ہمکو غصہ دلایا ف۸ تو ہمنے انکو بدلہ لیا ان سبکو (سمندر میں) ڈبو دیا اور ہمنے انکو گئی گذری کر دیا اور پچھلوں کیلیے عبرت بنا دیا ف۹ اور ان (عرب کے کافروں) سے پہلے ہم فرعون کی قوم والوں کو جانچ چکے ہیں اور اُنکے پاس عزت والا پیغمبر (موسیٰ) آچکا ہے (اس نے کہا) اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو میں (خدا کا) بھیجا ہوا اعتباری تمہارے پاس آیا ہوں اور اللہ سے مت اینٹھو (شرارت نہ کرو) میں تم کو ایک کھلی دلیل بتلاتا ہوں اور تم مجھ پر پتھراؤ کرو اس سے میں اپنے مالک اور تمہارے مالک کی پناہ مانگتا ہوں ف۹ اور اگر تم

ف۱ کہیں قحط پڑا کہیں طوفان کہیں ٹڈیاں کہیں جوئیں کہیں مینڈک کہیں خون یہ سب آفتیں ایک کے بعد ایک اسلیے آئیں کہ خواب غفلت سے بیدار ہوں شرک سے توبہ کریں سچے خدا کی طرف رجوع ہوں ۱۲ ف۲ کہ جب لوگ ایمان لے آئیں گے تو میں عذاب ہٹا لوں گا ۱۲ ف۳ عہد توڑنے اور کسی ایک نہ سنتے اُسی کفر پر قائم رہتے ۱۲ ف۴ موسے ۱۲ ایک فقیر محتاج آدمی ہے اور میں اتنا بڑا بادشاہ سارے مصر کا حاکم میرے پاس پانی کی یہ کثرت ہے کہ مکان کے تلے نہریں بہ رہی ہیں ۱۲ ف۵ تو میرا کہا تم کو ماننا چاہیے یا اُسکا ۱۲ ف۶ قبطیوں میں رسم تھی کہ ان میں عزت والے مالدار لوگ ہاتھ میں سونے کے کنگن یا کڑے پہنا کرتے مطلب یہ ہے کہ نہ تو موسے علیہ السلام مالدار ہے نہ کچھ زور رکھتا ہے اگر فرشتوں کی فوج ساتھ ہوتی تو خیر زور ہی ہوتا ۱۲ ف۷ ہمارے پیغمبر کو جھٹلایا کسی طرح اپنی شرارت سے باز نہ آئے ۱۲ ف۸ پیچھے آنے والی قوموں کے لیے انکا واقعہ ایک عبرت ناک قصہ رہ گیا حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو جو وہ چاہے عنایت کرے اور وہ گناہوں میں مصروف ہو تو یہ اللہ کا استدراج (ڈھیل دینا) ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ... عبداللہ بن ... کے پاس ... کا ذکر آیا انہوں نے کہا مومن پر یہ تخفیف ہے اور کافروں کے لیے یہ حسرت ہے ۱۲ ف۹ فرعون نے حضرت موسے کو ڈرایا کہ میں تجھکو سنگسار کر ڈالونگا یا گالیاں دونگا اس وقت حضرت موسے نے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ۱۲

وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ ۣ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰۗــؤٌا مُّبِيْنٌ ۝

میرا کسا نہیں سنتے تو دخبیرا ہو سے الگ رہو آخر موسے نے اپنے مالک سے دعا کی پروردگار یہ لوگ دبڑے، گنہگار ہیں، پھر (ہمنے موسے سے کہدیا) تو راتوں رات میرے بندوں کو لیکر چلدے کیونکہ (فرعون کے لوگ) تمہارا پیچھا کرینگے (تو تم آگے بڑھ جاؤ) اور سمندر کو تھما ہوا چھوڑ دے[ف] کیونکہ یہ (فرعون کا لشکر ڈبایا جاے گا[ف] (فرعون کے) لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور آرام کے سامان جن میں مزے اڑاتے تھے چھوڑ مرے اس طرح (ہمنے انکو نکالا) اور دوسرے لوگوں کو اس سب سامان کا وارث کردیا[ف] اور ان پر نہ آسمان رویا نہ زمین روئی[ف] اور نہ ان کو (ذرا بھی) مہلت ملی[ف] اور ہم بنی اسرائیل کو فرعون کے ذلت دینے والے عذاب سے نجات دے چکے ہیں[ف] بے شک وہ اینٹھو (مغرور) حد سے بڑھا ہوا تھا۔ اور ہمنے بنی اسرائیل کو ان کے زمانے میں) جان بوجھکر سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دی تھی اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں کھلا ہوا احسان تھا[ف]

۲۵ | الجاثیہ | ۲

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا

اور ہم بنی اسرائیل کو کتاب (توریت شریف) اور حکمت اور نبوت دے چکے ہیں[ف] اور ہم نے ان کے کھانے کو عمدہ عمدہ چیزیں دیں[ف] اور (اپنے زمانے میں) انکو سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دی[ف] اور دین کی باتیں کھولکر انکے بیان کردیں انہوں نے (حق بات کو) جان بوجھکر اس کے بعد آپس کی ضد سے اختلاف کیا بیشک (اے پیغمبر) تیرا مالک قیامت کے دن جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے

ف یعنی میرے قتل کے درپے کیوں ہوتے ہو مجھے پہلے سنے دو ۱۲ ف جب حضرت موسے بنی اسرائیل سمیت سمندر سے پار ہو گئے تو انہوں نے یہ چاہا کہ اپنی عصا دوبارہ سمندر پر ماریں تاکہ سمندر مل جائے اور فرعون کے لوگ انکا پیچھا نہ کرسکیں اللہ تعالے نے حکم دیا کہ ابھی سمندر کو اسی حال پر رہنے دے ۱۲ ف آخر ایسا ہی ہوا فرعون لشکر سمیت اس میں گھسا اور جب سب سمندر میں آگئے اس وقت سمندر مل گیا تمام غرق ہو گئے ۱۲ ف جس ملک میں وہ غلامی کرتے تھے وہیں ساری جائداد کے مالک بن بیٹھے ۱۲ ف یعنے آسمان اور زمین کے لوگوں میں سے کسی نے ان کی تباہی پر افسوس نہیں کیا۔ سدی نے کہا جب امام حسین رض شہید ہوئے تو آسمان ان پر رویا کئی دنوں تک سرخ رہا حدیث میں ہے کہ ہر ایک بندے کے آسمان پر دو دروازے ہیں ایک میں سے اسکا عمل چڑھتا ہے دوسرے میں سے اس کی روزی اترتی ہے جب وہ مرجاتا ہے تو وہ دونوں دروازے اس پر روتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ فرعون والوں نے کوئی نیک کام نہیں کیا تھا کہ ان کے مرنے پر آسمان انپر روتا ابن عباس رض نے کہا مومن کے پیچھے زمین چالیس دن تک روتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسلمان مسافرت میں مرجاتا ہے اور وہاں اسپر رونے والا کوئی نہیں ہوتا تو آسمان اور زمین اسپر روتے ہیں اور کافر پر نہیں روتے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۱۲ ف کہ توبہ کر لیتے بلکہ فوراً ڈبو دیے گئے ۱۲ ف وہ ذلت کا عذاب یہ تھا کہ فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مارڈالتا اور لڑکیوں کو لونڈیاں بناتا ۱۲ ف جیسے من اور سلوی وغیرہ یا ان کے ایمان کی کھلی آزمایش تھی ۱۲ ف ان میں بہت سے پیغمبر گذرے ہیں ۱۲ ف من اور سلوے وغیرہ ۱۲ ف ابن عباس رض نے کہا اس زمانے میں بنی اسرائیل سے زیادہ اللہ تعالے کے نزدیک کوئی قوم عزت والی نہ تھی ۱۱

٢٦	الاحقاف	٢	وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰىٓ اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ	حالانکہ قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب اُتر چکی ہے جو پیروی کے لائق اور رحمت تھی۔
		٣	اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى	ہم ایک کتاب سُنکر آئے ہیں جو موسے کے بعد اُتری ہے ف١
٢٧	الذّٰرِيٰت	٢	وَفِيْ مُوْسٰىٓ اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۔ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۔ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ؕ	اور موسیٰ پیغمبر میں (بھی ہمنے اپنی قدرت کی نشانی چھوڑی) جب ہمنے اسکو کھلا ہوا معجزہ دیکر فرعون کی طرف بھیجا اُس نے اپنے لشکر سمیت منہ پھیر لیا (موسیٰ کا کہنا نہ سنا) اور کہنے لگا موسیٰ جادوگر ہے یا باولا ہے آخر ہمنے اسکو اس کے لشکر سمیت دھر پکڑا اور سمندر میں پھینک مارا اور وہ تھا ہی ملامت کے قابل ف٢
٢٧	القمر	٣	وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۔ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ؕ	اور فرعون والوں پاس بھی ڈرانیوالے (پیغمبر) آچکے اُنہوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا آخر ہمنے اُنکو اسطرح سے دھر پکڑا جیسے کوئی زبردست طاقت والا ایک کمزور دشمن کو پکڑتا ہے ف٣
٢٧	الحديد	٤	لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؕ	اسلیے کہ کتاب والے (جو ایمان نہیں لائے) یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر اُنکی کچھ نہیں چلتی اور فضل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسکو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ف٤
٢٨	الصف	١	وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؕ	اور (اے پیغمبر ان لوگوں کو وہ وقت یاد دلا) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا بھائیو تم مجھکو کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم کو یقین ہو چکا ہے کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں ف٥ پھر جب وہ لوگ (موسیٰ کی قوم والے) ٹیڑھی چال چلے اللہ نے بھی اُنکے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ بدکاروں کو راہ پر نہیں لگاتا ف٦
٢٨	الجمعة	١	قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؕ	(اے پیغمبر) یہودیوں سے کہدے یہودیو تم جیسے سمجھتے ہو کہ سب لوگوں کو چھوڑ کر ہم ہی اللہ کے چہیتے (پیارے) ہیں اگر تم سچے ہو تو بھلا موت کی تو آرزو کرو ف٧ اور یہ لوگ (یہودی) اپنے ان

ف١ کہتے ہیں حق بات سے مراد حضرت یوشع کی نبوت ہے یا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت بنی اسرائیل خوب پہچان گئے تھے کہ آنحضرت صلعم وہی پیغمبر ہیں جن کے آنے کی حضرت موسے نے بشارت دی تھی مگر حسد اور عداوت اور ضد اور نفسانیت سے آپ کے مخالف بنگئے اور دنیا اور آخرت دونوں تباہ کیں ١٢ ف٢ اُنہوں نے انجیل مقدس کا ذکر نہ کیا اس لیے کہ انجیل کوئی علیحدہ کتاب نہیں ہے اس میں بھی حکم دیا گیا ہے کہ موسے کی شریعت پر چلو کچھ اخلاقی نصیحتیں زیادہ ہیں کچھ مثالیں ١٢ ف٣ کمبخت خدائی کا دعوی کرتا تھا خوب بنی اسرائیل پر کیا کیا ظلم توڑتا تھا ١٢ ف٤ دم بھر میں اسکا کچا نکال دیتا ہے ١٢ ف٥ اگر ان کی کچھ چلتی ہوتی تو وہ بھی ایمان لاکر دوہرا ثواب حاصل کرتے ١٢ ف٦ تو چاہیئے تھا مجھکو آرام دینا میری تعظیم کرنا نہ کہ ستانا ١٢ ف٧ انکی سمجھ اُلٹی کر دی حق بات سے پھر گئے ١٢ ف٨ اس قصے کا تعلق اگلے مضمون سے یہ ہے کہ اللہ نے پیغمبر کو تسلی دی کہ تمہیں جو جہاد کا حکم کرو اور لوگ اس کے بجا لانے میں پس و پیش کرتے ہیں تو اس سے رنجیدہ مت ہو حضرت موسے اور حضرت عیسے بھی اسی قسم کی تکلیفیں اپنی قوم والوں سے اُٹھا چکے ہیں ١٢ ف٩ جب ہی تو کیونکہ جو کوئی اللہ کا چہیتا ہوگا وہ دنیا کی جھنجھٹ کو کیوں پسند کرنے لگا وہ تو دل سے یہی چاہیگا کسی طرح دنیا سے چھٹے اور خدا کے پاس جاکر مزے اڑائے ١٢

			وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ	بری کاموں کی وجہ جو وہ کرچکے ہیں کبھی موت کی تمنا نہ کرینگے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے
۲۹	الحاقہ ۶۹	۱	وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَابِيَةً ۝	اور فرعون اور اس سے پہلے کے لوگ اور اُلٹی ہوئی بستیوں والے (لوط کی قوم) نے گناہ کیے اور اپنے مالک کے پیغمبر کا کہنا نہ سنا آخر اس نے انکو بہی سخت پکڑا ۔
″	المزمل ۷۳	۱	إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا ۝ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝	(لوگو) جیسا پیغمبر ہمنے فرعون کیطرف بھیجا تہا ویسا ہی تمہارے پاس بہی ایک پیغمبر یعنے حضرت محمد کو بھیجا ہے جو قیامت کے دن تمپر گواہی دیگا فرعون نے اپنے پیغمبر کا کہنا نہ مانا آخر ہم نے اسکو بڑے وبال میں دہر پکڑا (اے پیغمبر) کیا تو نے موسیٰ کا قصہ سُنا ہے جب اسکو اسکے مالک نے طوی کے میدان میں آواز دی
۳۰	النزعت ۷۹	۱	هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ۝ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ فَقُلْ هَلْ لَكَ إِلَىٰ أَنْ تَزَكَّىٰ ۝ وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ۝ فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ۝ فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۝ فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ۝ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۝ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِمَنْ يَخْشَىٰ ۝	(اے موسیٰ) فرعون کے پاس جا اس نے بہت سر اُٹہا رکہا ہے اس سے کہہ کیا تو چاہتا ہے کہ سنور جائے اور میں تجھ کو تیرے مالک کی توحید کا رستہ بتلاؤں پہر تو اس سے ڈرنے لگے موسیٰ گیا اور جاکر فرعون کو سمجھایا موسیٰ نے اسکو بڑی نشانی (بہی) دکہلائی لیکن اُسنے (موسیٰ کو) جہٹلایا اور نہ مانا پہر منہ پہیر کر فساد کی (کوشش کرنے) اور (لوگوں) کو جمع کرکے اسنے پکار کر کہنے لگا میں تمہارا سب سے بڑا خدا ہوں آخر اللہ نے اسکو آخرت اور دنیا دونوں کے عذاب میں دہر پکڑا بیشک جو شخص خدا سے ڈرتا ہے وہ اس قصے سے نصیحت لیگا
۳۰	البروج ۸۵	۱	هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝	(اے پیغمبر) تجہ کو کیا اگلی (کافر) فوجوں فرعون اور ثمود کا قصہ پہونچا ہے
″	الاعلیٰ ۸۷	۱	إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۝	یہ مضمون اگلی (آسمانی) کتابوں میں یعنے ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں (بہی) موجود ہے
″	الفجر ۸۹	۱	وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ الَّذِينَ	اور فرعون کے ساتہ (کیا کیا) جو میخوں والا تہا (فوجوں اور

ف حضرت موسے ع نے جو آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دی ہے اس میں یہی فرمایا ہے کہ حق تعالے تمہارے بہائیوں میں سے میری طرح کا ایک پیغمبر پیدا کرے گا یعنے صاحب شریعت اور صاحب کتاب حضرت موسے ع کی شریعت میں بہی جہاد تہا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہی جہاد کا حکم ہوا ۱۲ ف ڈبو کر چہوڑا اس میں قریش کے کافروں کو تنبیہ ہے کہ تم بہی اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا نہیں مانتے تمہارا بہی ایک دن وہی حال ہونا ہے جو فرعون بے عون کا ہوا ۱۲ ف اس سے غرض آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دینا ہے کہ کافروں کی تکذیب اور انکار پر گہبرا نہیں موسے علیہ السلام کو بہی یہی معاملہ پیش آچکا ہے ۱۲ ف طوے اس میدان کا نام ہے جو مدینہ اور مصر کے بیچ میں ہے ۱۲ ف خدائی کا دعوے کرنے لگا ہے ۱۲ ف کفر اور شرک کی پلیدی سے پاک صاف ہوجائے ابن عباس رض نے کہا یعنے لا الٰہ الا اللہ کہہدے ۱۲ ف بندگان خدا پر ظلم چہوڑ دے عدل و انصاف کرنے لگے ۱۲ ف عصا اور ید بیضا ۱۲ ف ایسی تدبیروں کی فکر کرنے لگا جن سے موسے ع کو زک ہو اور لوگ انکا کہنا نہ سنیں ۱۲ ف بتوں کو چہوٹا خدا قرار دیا اور اپنے تئیں بڑا اللہ نے جہالت اور سرکشی ف آخرت میں دوزخ کا کندہ ہوگا اور دنیا میں ڈوب کر مرا اس آیت سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ فرعون پاک صاف ہو کر مرا ۱۲ ف خبر دینا پہنچا ہے کیوں گہبراتا ہے اللہ تعالے نے جیسے ان فوجوں کو غارت کردیا مکے کے کافروں کو بہی تباہ کریگا فرعون سے مراد فرعون اور اسکے ساتہ والے ہیں ۱۲ ف ایک حدیث میں ہے کہ یہ سورت ابراہیم ع اور موسے ع کے صحیفوں سے لی گئی ہے یا انکے صحیفوں میں موجود ہے ابوذر رض نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالے نے دنیا میں کتنی کتابیں اتاریں آپ نے فرمایا ۔ ایک سو چار کتابیں ۱۲

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
			طَغَوْا فِي الْبِلَادِ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ	لشکروں (الا اُن لوگوں نے (دنیا کے) شہروں میں ہند مچا رکھا تھا اور ان میں بہت فساد پھیلا رکھا تھا آخر (اے پیغمبر) تیرے مالک نے اُنپر عذاب کا کوڑا پھٹکارا ف
۷	البینة	۱	وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ	اور کتاب والے جو پھوٹ گئے (کوئی اس پیغمبر پر ایمان لائے کوئی نہ لائے) تو یہ پھوٹ اُنہوں نے دلیل پہونچ جانیکے بعد (ضد اور حسد سے) کی ف

قِصَّةُ إِسْرَائِيلَ يَعْقُوبَ — باب حضرت یعقوب ؑ کا قصہ

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
۱	البقرة	۱۶	أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ	بتلاؤ (یہودیو) کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب علیہ السلام مرنے لگے جب اُنہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تم میرے بعد کس کو پوجوگے اونہوں نے کہا ہم تیرے اور تیرے باپ دادوں ابراہیم ؑ اور اسمعیل ؑ اور اسحاق ؑ کے خدا کو پوجیں گے ایک ہی خدا ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ف

قِصَّةُ عِيسَىٰ وَمَرْيَمَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَالرَّدُّ عَلَى النَّصَارَىٰ — باب حضرت عیسے۔ اور مریم۔ اور زکریا۔ اور یحیے علیهم السلام کا ذکر اور نصارٰے کا رد

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
۱	البقرة	۱۱	وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ	اور عیسے ؑ بن مریم کو کُھلی نشانیاں دیں ف اور اسکو ہمنے روح القدس سے مدد دی ف
۳	۰	۳۳	وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ	اور ہمنے مریم ؑ کے بیٹے عیسے ؑ کو کھلی کھلی نشانیاں دیں ف

ف کفر اور گناہ ۱۲ ف کوئی آندھی سے ہلاک ہوئے کوئی چنگھاڑ سے کوئی ڈبوئے گئے یہ دنیا کے عذاب تھے جو آخرت کے عذاب کے سامنے ایک کوڑے کی مار کی طرح تھے ہیں ۱۲ ف شبہ کرنا تھی یا اُکو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری میں کوئی شبہ تھا وہ تو سب نشانیاں جو اگلی کتابوں میں آپ کی بیان کی گئی تھیں خوب جانتے تھے اور ان کے دل میں یہ یقین ہو گیا تھا کہ اخیر زمانہ کے پیغمبر جنکے آنے کا وعدہ اگلے پیغمبروں نے فرمایا تھا آپ ہی ہیں مگر حسد اور عناد کی مٹی خراب ہو اس حسد نے اُسکو یہیں کا نہ رکھا اور آپس میں پھوٹ پڑ گئی بعضوں نے آپکو مانا بعضوں نے نہ مانا ۱۲ ف اسمعیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے چچا تھے مگر چچا بھی مثل باپ کے ہے یہ آیت اسوقت اتری جب یہودیوں نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا آپ کو معلوم نہیں کہ یعقوب علیہ السلام نے مرتے وقت وصیت کی یہودی رہنے کی ۱۲ ف مردے کو جلانا اور اندھے کو آنکھ والا اور کوڑھی کو اچھا کر دینا ۱۲ ف جبرائیل علیہ السلام سے یا اسم اعظم سے یا انجیل سے ۱۲ ف مردے کو جلا دینا کوڑھی کو اچھا کر دینا اندھے مادر زاد کی آنکھیں روشن کر دینا ۱۲

۳ | آل عمران | ۴

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ
اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ
نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ
مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ
وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ؕ
وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا
بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ
اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا
زَكَرِيَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا
الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ
قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۞ هُنَالِكَ
دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ
هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ
اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۞ فَنَادَتْهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي
الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى
مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا
وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞
قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ

اور روح القدس (جبریل) سے اسکی مدد کی ف
(اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب عمران کی بی بی (حنہ بنت فاقوذا)
نے پروردگار سے عرض کیا میرے مالک جو بچہ (میرے پیٹ میں ہے
میں نے اسکو آزاد کر کے تیری نذر کر دیا اب میری یہ نذر قبول کر بے
شک تو سنتا جانتا ہے پھر (ایسا ہوا) اس نے بیٹی جنی تو کہنے
لگی مالک یہ تو میں نے بیٹی جنی اور اللہ خوب جانتا تھا جو وہ جنی تھی
اور بیٹا (جو اسکی مراد تھی) اس بیٹی کے برابر نہ تھا کہنے لگی میں نے
اسکا نام مریم رکھا اور اسکو اور اسکی اولاد کو مردود شیطان
(کے شر سے) تیری پناہ میں دیتی ہوں ف پھر اسکے مالک نے
مریم کو اچھی طرح (خوشی سے) قبول کر لیا اور خاص طور پر
اسکو بڑھایا اور اسکو زکریا کے سپرد کیا جب زکریا مریم کے پاس
حجرے میں جاتا تو وہاں کھانا (بن فصل کا میوہ) موجود پاتا
(ایک دن زکریا نے) پوچھا اے مریم یہ کھانا تیرے پاس کہاں
سے آتا ہے مریم نے جواب دیا اللہ کے پاس سے آتا ہے بے
شک اللہ جسکو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے اسی جگہ
(یا اسیوقت جب حضرت زکریا نے یہ کرامت دیکھی تو) اپنے
پروردگار سے دعا کی مالک میرے مجھکو بھی اپنی درگاہ سے
نیک (اور پاکیزہ) اولاد عنایت کر بیشک تو دعا سنتا ہے
(اور قبول کرتا ہے) پھر فرشتوں نے زکریا کو آواز دی ف
محراب میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا بیشک خدا تجھ کو ایک فرزند
یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے وہ اللہ کے کلمہ (عیسیٰ) کی
تصدیق کرے گا اور (اپنی قوم کا) پیشوا ہوگا (یا حلیم اور
بردبار) اور عورتوں سے کچھ سروکار نہ رکھیگا اور پیغمبر ہوگا نیک
بندہ زکریا نے عرض کیا مالک میرا لڑکا کہاں سے ہوگا بڑھاپا

ف وہ ہمیشہ انکے ساتھ رہتے تھے ۱۲ ف یعنے غلام نہیں ہے یا دنیا کے کاموں اور بندشوں سے اسکو آزاد کر کے ۱۲ ف شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا اُس امت میں دستور تھا کہ بعضے لڑکوں کو ماں باپ اپنے حق سے آزاد کرتے پھر تمام عمر ان کو دنیا کے کاموں میں نہ لگاتے وہ ہمیشہ گرجا میں رہتے اور وہیں کی خدمت اور مجاوری کرتے نصاریٰ میں ابتک اس کا رواج ہے مرد کو راہب اور عورت کو نن کہتے ہیں ابن عباس نے کہا عمران کی بی بی نے یہ منت کی کہ ان کا بچہ ہمیشہ گرجا میں رہے اور وہاں عبادت کیا کرے ۱۲ ف ایک قرات یوں ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو میں جنی اس صورت میں یہ جملہ عمران کی بی بی کا کلام ہے ۱۲ ف یہ بیٹی لاکھوں بیٹوں سے افضل تھی حدیث میں ہے کہ حضرت مریم ؑ تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں انکے پیٹ سے اللہ تعالیٰ نے ایسے بڑے پیغمبر کو پیدا کیا یعنے حضرت عیسےٰ ؑ کو جنکا نام قیامت تک روشن رہیگا ۱۲ ف حق تعالیٰ نے عمران کی بی بی کی دعا قبول فرمائی حدیث میں ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسکو چھو لیتا ہے وہ روتا ہوا پیدا ہوتا ہے مگر مریم ؑ اور انکے بیٹے (حضرت عیسےٰ ؑ) کو شیطان نہ چھو سکا مریم کے متعلق اللہ کی عبادت کر نیوالی ۱۲ ف یعنے اچھی شکل اور اچھی صورت کے ساتھ اور اپنی معرفت اور عبادت میں مصروف کیا کہتے ہیں حضرت مریم ؑ ایک دن میں اتنی بڑھتی تھیں جتنا دوسرا بچہ ایک سال میں بڑھتا ہے ۱۲ ف زکریا ؑ پیغمبر تھے حضرت سلیمان ؑ کی اولاد میں جب حضرت مریم ؑ کی ماں انکو بیت المقدس کے مجاوروں کے پاس لیکر آئیں تو پہلے انہوں نے عذر کیا کہ لڑکی کو رکھنے کا دستور نہیں لڑکا ہوتا تو ہم قبول کرتے حضرت مریم ؑ کی والدہ نے اپنا خواب ان سے بیان کیا کہ حق تعالیٰ نے اس لڑکی کو قبول فرمایا اور مسجد میں لیجانیکا حکم دیا ہے تب انہوں نے منظور کیا چونکہ حضرت مریم ؑ بڑی شریف زادی تھیں سب جھگڑنے لگے ہر ایک کہتا تھا میں اس لڑکی کو پالوں گا حضرت زکریا ؑ نے کہا میں زیادہ حقدار ہوں کیونکہ اس لڑکی کی بہن میری جورو ہے انہوں نے نہ مانا اور قرعہ ڈالا قرعہ حضرت زکریا ؑ کے نام پڑا وہ پرورش کرنے لگے اور مسجد کے ایک جانب بالاخانے میں انکو رکھا سوا حضرت زکریا ؑ کے کوئی وہاں نہ جاتا وہاں کھانا پانی تیل وغیرہ لیکر آتے تو کیا دیکھتے کہ حضرت مریم ؑ کے پاس جاڑوں کا میوہ گرمی میں اور گرمی کا جاڑے میں دھرا ہوا ہے ۱۲ باقی در صفحہ

٣	آل عمران	٥

قَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً ۖ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا ۗ وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ۝ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝ ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝

تھے تو مجھ کو بے ڈالا اور میری عورت بانجھ فرمایا اللہ تو اسیطرح جو چاہے سو کرتا ہے ٹ زکریا نے عرض کیا مالک میرے لیے ایک نشانی مقرر کردے فرمایا نشانی یہ ہے کہ تو تین دن تک لوگوں سے (دنیا کی بات) نہ کریگا مگر اشارے سے (ہاتھ یا ابرو کے) اور (ان دنوں میں) اللہ کی یاد بہت کر اور صبح اور شام نماز پڑھتا رہ۔

اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب فرشتوں نے کہا اے مریم بیشک اللہ تعالی نے تجھ کو پسند کیا اور تجھ کو پاک کیا اور ساری جہان کی عورتوں میں تجھ کو چن لیا (عیسے کی پیدائش کیلیے خاص کیا) اے مریم اپنے پروردگار کے سامنے (دیر تک یاد الہی میں) سے کھڑے رہ اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر (یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تجھ کو بھیجتے ہیں اور تو ان کے پاس اسوقت نہ تھا جب وہ اپنے اپنے قلم ڈال رہے تھے کون مریم کو پالے پوسے نہ تو اسوقت تھا جب وہ جھگڑ رہے تھے (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تجھ کو اپنے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے اسکا نام مسیح ہوگا عیسے بن مریم دنیا اور آخرت میں بڑی عزت والا اور مقرب بندوں میں سے اور (دودھ پیتے میں) ماں کی گود میں (یا جھولے میں) اور بڑا ہو کر لوگوں سے بات کرے گا اور نیک بندوں میں سے ہوگا مریم نے عرض کیا مالک میرا بچہ کیسے ہوگا مجھ کو تو کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ جب کسی کام کا حکم دیتا ہے تو فرما دیتا ہے ہو جا وہ ہو جاتا ہے اور اللہ تبارک و تعالے اس کو کلمہ (یا آسمانی کتابیں) اور حکمت (عقل وفہم) اور

ف حضرت زکریا ننانوے یا ایک سو بیس برس کے تھے انکی بی بی اٹھانوے برس کی تھیں اسپر بانجھ بھی اسلیے ان کو تعجب ہوا کہ ایسی حالت میں اولاد کیسے ہوگی اور انکو فرزند کی خوشخبری انکو حضرت جبرائیل نے دی تھی لیکن حضرت زکریا نے پھر تو جیسے انکی بھی کیفیت کی اور کسی سے عرض کیا۔ ف جس سے میں پہچان لوں کہ حمل رہ گیا۔ ف مطلب یہ ہے کہ خدا کی قدرت سے جب تیری بی بی کو حمل رہیگا تو تیری زبان دنیا کی باتوں سے بند ہو جاوے گی مگر تو دنیا کی کوئی بات کرنا چاہیگا تو ہاتھ یا ابرو کے اشارہ سے کر سکیگا البتہ ذکر الہی کے لیے زبان کھلی رہے گی۔ ف شیطانی خیالات اور وسوسوں یا حیض و نفاس یا گناہ یا مرد کی صحبت سے۔ ف یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھا کر۔ ف جب حضرت مریم کو یہ حکم ہوا تو آپ نماز میں اتنی دیر تک کھڑی رہیں کہ پاؤں سوج گئے اور ان میں سے پیپ بہنے لگا ایک حدیث میں ہے کہ سب سے بہتر عورت مریم ہے۔ ف یعنی وحی سے تجھ کو یہ خبریں معلوم ہوتی ہیں۔ ف مسجد کے بزرگوں نے جب حضرت مریم کی ماں کا خواب سنا تو سب چاہنے لگے کہ ہم مریم کو پالیں اس میں جھگڑا ہوا آخر فیصلہ یوں قرار پایا کہ اپنے اپنے قلم جس سے تورات لکھتے تھے دریا میں ڈالیں جس کا قلم نہ بہے اور تھم جاوے وہی مریم کو پالے سب نے اپنی قلمیں دریا میں ڈالیں وہ بہ گئے حضرت زکریا کا قلم تھم گیا اور مریم کا پالنا ان سے متعلق کیا گیا۔ ف حضرت عیسے اللہ کا کلمہ ہیں یعنی اس کے حکم سے بن باپ کے پیدا ہوئے دنیا اور آخرت میں سب سے بہتر یعنی پیغمبری کا مرتبہ اور آخرت میں اللہ کے مقرب رہیں گے حضرت عیسے کو مسیح فرمایا کیونکہ ساری عمر زمین میں پھرتے رہے ایک جگہ نہیں رہے یا اس لیے کہ جو بیمار ان پر ہاتھ پھیرتے اچھا ہو جاتا۔

(باقی در ضمیمہ)

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَرَسُوْلًا
اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ
جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ
اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ
الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ
اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ
وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَ
جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ
رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ ھٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۔ فَلَمَّآ اَحَسَّ
عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ
اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَ
اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔ رَبَّنَآ
اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۔ وَمَكَرُوْا

توریت اور انجیل سکھلا دیگا اور بنی اسرائیل کی طرف اللہ کا رسول
ہوگا کہ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لیکر آیا
ہوں میں مٹی کا ایک پتلا چڑیا کی شکل پر بناتا ہوں پھر اسپر
پھونک مارتا ہوں اور خدا کی قدرت سے اڑنے لگتا ہے
اور اللہ تعالے کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو
بھلا چنگا کر دیتا ہوں اور مردے کو جلا دیتا ہوں اور
تم جو کھا کر آؤ اور جو اپنے گھروں میں رکھ چھوڑو وہ
سب میں تم کو بتا دیتا ہوں اگر تم میں ایمان ہے تو یہ
بڑی نشانی ہے تمہارے بیٹے اور توریت کو جو مجھ
سے پہلے اتری تھی سچ بتاتا ہوں اور میں اسلیے آیا
کہ بعضی چیزیں جو تم پر حرام ہوگئی تھیں ان کو خدا
کے حکم سے تم پر حلال کر دوں اور میں تمہارے
مالک کی طرف سے تم پاس نشانی لیکر آیا ہوں تو اللہ سے
ڈرو اور میرا کہا مانو بے شک اللہ میرا مالک ہے اور
تمہارا بھی مالک ہے اسی کا پوجا کرو یہی سیدھا رستہ
ہے جب عیسےٰ نے دیکھا یہودی (کسی طرح پیغمبر نہیں
مانتے) اور ان کے قتل پر مستعد ہیں) تو کہنے
لگا اللہ تعالے کی راہ میں کون میرا مددگار ہوتا ہے
حواری کہنے لگے ہم اللہ تعالے کے مددگار
ہیں اللہ پر ایمان لائے ۔ اور تو گواہ رہو کہ ہم اس
کے) تابعدار ہیں مالک ہمارے جو کتاب تو نے
اتاری (یعنے انجیل شریف) اس پر ہم ایمان
لائے اور تیرے رسول (یعنے حضرت عیسےٰ کے ہم تابع
ہوئے تو ہمکو ان لوگوں میں لکھ (جو گواہ ہیں) بعد اسکے یہودیوں نے داؤ کیا

ف حضرت عیسےٰ نہایت خوشنویس تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان کو تمام اگلی آسمانی کتابیں جیسے توریت زبور حضرت شعیا کے صحیفے وغیرہ یاد کرا دیے
تھے بڑے بڑے یہودی مولویوں سے جب بحث ہوتی تو آپ انہی کی کتابوں سے انکو قائل کر دیتے وہ حیران ہو جاتے [illegible] بنی اسرائیل کے پہلے رسول [illegible]
تھے اور اخیر رسول حضرت عیسےٰ ہوئے کہ وہ کہیگا میں تمہارے پاس الخ ۔ ف ابن عباس [illegible] حضرت عیسےٰ نے چار مردوں کو جلایا عازر کو [illegible]
بیٹے کو اور عاشر کی بیٹی کو اور سام بن نوح کو اور سب زندہ رہے اور ان کی اولاد ہوئی سوا سام کے ۔ ف تمہاری [illegible]
ف یہ [illegible] اللہ تعالیٰ نے چربی حرام کر دی تھی اسی طرح اونٹ کا گوشت [illegible] حضرت [illegible]
توریت شریف پڑھتے تھے ۔ ف اب تک انجیل میں یہ مضمون موجود ہے حضرت عیسےٰ نے فرمایا [illegible]
بیان فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں [illegible] تمام پیغمبروں نے حضرت آدم سے [illegible]
اصل میں یہ لوگ مچھلی پکڑنے والے تھے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے [illegible]
ہو ۔ ف تیری وحدانیت کے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیغمبری کے ۔ ف یعنے یہودیوں نے جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دشمن تھے ۔

وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۔ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۔ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۔ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۔ فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ

گیا اللہ نے (انکے) داؤں کیا اور اللہ سب سے بہتر داؤں کرنیوالا ہے
جب اللہ نے فرمایا اے عیسےٰ میں تجھے (وقت پر) اپنی موت سے
اٹھا لونگا اور (یہ یہودی تجھکو نہیں مار سکتے) اور اپنے پاس تجھ کو
جن لوگوں نے تیری پیروی کی ہے (صحبت سے) پاک کردونگا اور
والوں (یعنے یہود) پر قیامت تک غالب رکھوں گا پھر تم
(سب) کو ہماری پاس لوٹ آنا ہے میں جن باتوں میں تم (دنیا
میں) اختلاف کرتے تھے انکا فیصلہ کردونگا پھر جن لوگوں
نے تجھ کو نہ مانا انکو میں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب کرونگا
اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور جو لوگ ایمان لائے
اور نیک کام کیے ان کو (قیامت کے دن) پوری
مزدوری ملے گی اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا
(تو خود کاہے کو ظلم کرنے لگا) یہ آیتیں اور سچی ہوئی
باتیں ہم تجھ کو پڑھ کر سناتے ہیں بے شک عیسےٰ
کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے آدم ؑ کی (بلکہ
اس سے بھی کم) اللہ نے آدم ؑ کا پتلہ مٹی سے بنایا
پھر اس سے کہا آدم ہوجا وہ آدم بنگیا یہ بات (یعنے
عیسےٰ کا بن باپ خدا کے حکم سے پیدا ہونا) حق ہے تیرے
مالک کی طرف سے تو شک کرنے والوں میں مت ہو پھر
جب تجھ کو عیسےٰ کا حال معلوم ہوچکا اب بھی کوئی تجھ سے
اسکے بارے میں جھگڑے تو کہدے آؤ ہم اپنے بیٹوں
کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم
اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی ذاتوں سے شریک ہوں تم
اپنی ذاتوں سے پھر خدا کے سامنے گڑگڑائیں (روئیں) اور

ف یہ چاہا کہ فریب سے اکیلا پاکر آپ کو پکڑلیں اور قتل کریں چنانچہ اسی لیئے یہودا اسکریوطی کو بلایا اور رات کو کئی سو آدمی لاٹھیاں اور تلواریں لیکر گئے ۱۲ ف۲ اللہ تعالیٰ کی شان ایسی نہیں ... اسکی شان کے لائق نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ ان کے داؤں کا ایسا بدلہ دیا کہ وہ بھی یاد کریں گے اور مجازاً داؤں کے بدل کو بھی داؤں کہدیا جیسے سورۂ بقرہ کے دوسرے رکوع میں گذرا ۱۲ ف انجیل شریف میں ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو معلوم ہوگیا تہا کہ وہ ظالم یہودیوں کے ہاتھ میں گرفتار ہونگے اور انکے ہاتھ قتل ہونگے تو آپ نے بڑی عاجزی کے ساتھ دعا کرنی شروع کی اے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے پھیر دے حق تعالےٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور آپکو تسلی دی کہ تم اطمینان رکھو تم اپنی موت سے مروگے یہ یہودی تمہارا کچھ نہیں کرسکتے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے زندہ اور صحیح سلامت آسمان پر بلالیا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ قیامت کے قریب پھر آسمان سے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور ایک مدت تک بعضے سات برس کہتے ہیں بعضے چالیس برس زندہ رہیں گے پھر اپنی موت سے مرینگے اور مسلمان آپ کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے غرض اہل اسلام میں سے کوئی آجتک اس بات کا قائل نہیں ہوا کہ حضرت عیسےٰ مر گئے اور صحیح حدیثیں جنپر تمام مسلمانوں نے اتفاق کیا ... حضرت عیسےٰ زندہ ہیں اور قیامت کے قریب بیت المقدس میں اتریں گے ایک طرف انکے جبرئیل ہونگے اور دوسری طرف میکائیل اور دجال کا پیچھا کریں گے ... اسکو قتل کریں گے ... اور اگر متوفیک کا معنے یہی رکھا جاوے کہ میں تجھے مارنیوالا ہوں تب بھی یہ نہیں ثابت ہوتا کہ حضرت عیسےٰ مر گئے کیونکہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ... البتہ اگر ... مطلب نکل سکتا ہے کہ آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے مر جاویں ... اور افسوس ہے ان ... حضرت عیسےٰ گذر گئے اور اب وہ دنیا میں نہ آویں گے مسلمان کیا ... بالاتفاق اسکو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ پھر دنیا میں آوینگے اور خود انجیل شریف سے یہ ثابت ہے ۱۲ ف خواہ عیسےٰ ؑ کے پیرو ہوں یا ان کے منکر ۱۲ ف جو ہمارا عذاب سے انکو بچا سکے ۔

رکوع	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝	۱۲ آخری صورت ہے) اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں بے شک یہی قصے سچ ہیں اور سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں اور بے شک اللہ ہی زبردست ہے حکمت والا اسپر بھی اگر یہ نہ مانیں تو اللہ (دین) بگاڑنیوالوں کو خوب جانتا ہے۔
۶	النساء	۲۲	بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝	حالانکہ اللہ نے کفر کی وجہ سے انپر مہر کردی تو وہ ایمان نہ لائیں گے مگر تھوڑے اور اس وجہ سے (بھی ہمنے انپر لعنت کی) کہ انہوں نے انکار کیا (حضرت عیسیٰ کا) اور بی بی مریم پر بڑا طوفان جوڑا اور کہنے لگے ہمنے مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو (اپنے تئیں) اللہ کا رسول (کہتا) تھا مار ڈالا حالانکہ نہ اسکو مار ڈالا نہ سولی دی لیکن انکو شبہ پڑ گیا اور جو لوگ اسمیں (عیسیٰ کے مقدمہ میں) اختلاف کر رہے تھے وہ خود شک میں تھے انکو کوئی یقین نہ تھا مگر اٹکل پر چلتے تھے (یا چلتے ہیں) اور (سچی بات تو یہ ہے) کہ ان یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا یہ یقین ہے بلکہ اللہ تعالےٰ نے اسکو اپنے پاس اٹھا لیا اور اللہ زبردست ہے حکمت والا اور کوئی کتاب والا ایسا نہیں جو عیسیٰ کے مرنے سے پہلے اسپر ایمان نہ لائے اور عیسیٰ قیامت کے دن انپر گواہ ہوگا۔
۶	۶	۲۳	يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۚ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۚ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ	کتاب والو (دین کی باتوں) میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ پر وہی بات کہو جو سچ ہے سچ تو یہی ہے کہ مریم کا بیٹا عیسیٰ مسیح اللہ کا پیغمبر تھا اور اسکا کلام تھا جو مریم تک اسنے پہونچا دیا اور اسکی روح تھا تو اللہ اور اسکے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور تین خدا نہ کہو اس سے باز آؤ یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا ف
۶	۶	۲۴	لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ	عیسیٰ مسیح اللہ کا بندہ ہونے سے کبھی برا نہیں ماننے کا

ف اسکو مباہلہ کہتے ہیں جب کوئی شخص کج بحثی سے باز نہ آوے اور کسی طرح نہ مانے تو یہ آخری طریقہ ہے ہوا یہ تھا کہ نجران کے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کے مقدمہ میں بحث کرتے رہے اور حق بات کو نہ سنا کوئی کہتا تھا وہ خدا ہیں کوئی کہتا تھا خدا کے فرزند ہیں۔ کوئی کہتا تھا تین میں کے ایک ہیں جیسے اس زمانہ کے نصاریٰ کہتے ہیں آخر آن حضرت صلعم نے مجبور ہو کر ان سے کہا ایسا کرو کل ہم تم اپنی عورتوں اور اولاد سمیت ایک میدان میں نکلیں اور مباہلہ کریں سچ اور جھوٹ کھل جاویگا کیونکہ جھوٹے پر اللہ کا عذاب اتریگا نصاریٰ بھی اسپر راضی ہو گئے دوسرے دن آپ صلعم حضرت علی رضہ اور حضرت فاطمہ رضہ اور دونوں شاہزادوں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو لیکر نکلے نصاریٰ ڈر گئے اور مباہلہ کرنے نہ آئے آنحضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر وہ آتے تو آسمان سے ان پر آگ برستی [illegible] اپنی ذاتوں سے مراد آن حضرت صلعم اور حضرت علی رضہ ہیں اور بیٹوں سے امام حسن رضہ اور امام حسین رضہ ہیں گو وہ نواسے تھے مگر آن حضرت صلعم نے انکو اپنا بیٹا فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب آنحضرت صلعم نکلے تو نصاریٰ کہنے لگے ہم مشورہ کر لیں پھر ان میں ایک بوڑھا شخص تھا اس نے کہا خدا کے واسطے مباہلہ مت کرو جس قوم نے پیغمبر سے مباہلہ کیا وہ تباہ ہو گئی ان میں کا چھوٹا بڑا کوئی نہ رہا اور میں دیکھ رہا ہوں یہ منہ (یعنی آنحضرت صلعم اور آپکے اہل بیت) ایسے ہیں کہ اگر پہاڑ ہٹنے کی دعا کریں گے تو ٹل جاویگا آخر وہ جزیہ پر راضی ہو گئے ۱۲ ف جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ اور مریم کے بیان کیے ہیں ۱۲ ف [illegible] پیغمبر نے انکو تسلیم کیا ہے اور کسی نے [illegible] کیا اسی طرح ہر ایک آسمانی کتاب میں جگہ جگہ اسکا ذکر موجود ہے ۱۲ ف اور توحید الٰہی کو تسلیم نہ کریں ۱۲ ف خلاف علامت [illegible] ف [illegible] انکو [illegible] انپر لعنت کردی ۱۲

ف یہودیوں میں سے چند لوگ ایمان لا دین [illegible] اکثر کا فر رہے کیونکہ اللہ نے انپر لعنت کردی ہے ایسا ہی ہوا کہ عبد اللہ بن سلام اور انکے چند ساتھیوں کے سوا تمام یہودی آن حضرت صلعم کے مخالف رہے ۱۲ ف [illegible] حضرت مریم [illegible] یوسف نجار [illegible] زنا کی اور حضرت [illegible]

ترجمہ	آیت	نمبر	سورۃ	
اور نہ خدا کے نزدیک والے فرشتے (بُرا مانیں گے) اور جو خدا کی بندگی میں شرم کرے (اُس سے کنیائے) اور اپنے تئیں بڑا سمجھے تو خدا ان سب کو اپنے پاس اکھٹا کرنیوالا ہے	عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝			
بیشک وہ لوگ تو کافر ہوگئے جو کہتے ہیں مریم کا بیٹا مسیح وہی خدا ہے (اے پیغمبر) کہدے اگر اللہ مریم کے بیٹے مسیح اور اسکی ماں اور زمین پر جتنے لوگ ہیں سب کو تباہ کرنا چاہے تو اس کے سامنے کس کی کچھ چل سکتی ہے ف	لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۝	۳	المائدہ	″
پھر بعد کو ہم نے اُن ہی پیغمبروں کے قدم بہ قدم مریم کے بیٹے عیسے کو بھیجا وہ توریت کو سچ بتاتا تھا جو اس سے پہلے آئی تھی اور ہم نے اس کو انجیل دی جس میں ہدایت اور روشنی ہے اور اگلی کتاب توریت کو سچ بتاتی ہے اور (خدا تعالے سے) ڈرنے والوں کو راہ دکھلاتی ہے اور نصیحت کرتی ہے ف	وَقَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝	۷	″	″
بے شک وہ لوگ تو کافر ہو چکے جو کہتے ہیں مریم کا بیٹا مسیح وہی خدا ہے اور مسیح مریم کے بیٹے نے (خود یوں) کہا ہے ای بنی اسرائیل اللہ تعالے کو پوجو جو میرا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے ف	لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۝	۱۰	″	″
بے شک وہ لوگ تو کافر ہو چکے جو کہتے ہیں اللہ تین میں کا ایک ہے ف حالانکہ ایک خدا کے سوا اور کوئی سچا معبود نہیں ہے اور اگر ایسا کہنے سے یہ لوگ باز نہ آئیں گے تو ان میں سے (اہل کتاب میں سے) جو (تین خدا کہکر) کافر ہوئے انکو تکلیف کا عذاب ہوگا کیا خدا کے آگے (تثلیث سے) توبہ نہیں کرتے اور اپنا گناہ اُس سے	لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ	″	″	″

ف نصاریٰ میں ایک یعقوبیہ اور ملکانیہ فرقہ ہے وہ یہی کہتا ہے بعضوں نے کہا کل نصاریٰ اس کے قائل ہیں کیونکہ وہ حضرت عیسےٰ کو خدا کا جز بتلاتے ہیں کہتے ہیں کہ باپ بیٹا روح القدس تینوں ملکر خدا ہیں اس آیت سے ان لوگوں کو سبق لینا چاہیئے جو ہر چیز کو معاذ اللہ خدا کہتے ہیں اور عابد اور معبود اور خدا اور مخلوق میں فرق نہیں کرتے حفظ مراتب نہ کنی زندیقی مالتراب ورب الارباب ۱۲ ف کسی کی کچھ نہیں چل سکتی وہ مالک ہے اُس کو سب قدرت ہے جو چاہے سو کرے سب اسکے غلام اور بندے ہیں مجال نہیں کہ اسکی مرضی کے خلاف چون کر سکیں اگر وہ چاہے تو ایک آن میں سب کو فنا کر دے اگر عیسےٰ خدا ہوتے تو کم سے کم اپنے تئیں تو بچا سکتے اس کے بعد اپنی ماں کو تو بچا سکتے جو انکو تمام لوگوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے پھر جو اپنے تئیں نہ بچا سکے نہ اپنی ماں کو وہ اور لوگوں کو کیا بچا دیگا اور وہ خدا کیونکر ہوگا ۱۲ ف جو بنی اسرائیل میں آئے تھے ۱۲ ف یہ سب کلام اس سے ان کو روکتی ہے اب تک انجیل میں یہ اشارات ہیں گو نصاریٰ نے اس میں بہت کچھ تحریف اور تبدیل کر دی ہے ۱۲ ف چنانچہ مشہور انجیل یوحنا کے بیسویں باب کی سترھویں آیت میں یہ ہے کہ میرے بھائیوں کے پاس جا اور ان سے کہو کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہوں دوسری آیت میں ہے کہ ایک خدا اور برحق ہے ۱۲ ف جیسے اس وقت کے نصاریٰ یہی کہتے ہیں ۱۲ ف اور توحید اختیار نہ کرینگے جس کے لئے تمام پیغمبروں نے ایک اتفاق کیا ہے ۱۲ ف شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ نے فرمایا نصاریٰ میں دو قول ہیں بعضے کہتے ہیں یہ معنی ہیں جو حضرت مسیح کی صورت لیکر دنیا میں آیا تھا اور بعضے کہتے ہیں حق تعالیٰ تین ہو گئے ایک خدا ایک روح القدس ایک مسیح یہ دونوں قول صریح کفر ہیں ۱۲ ف اس قدر کافی ہے یہی ۱۲

۷	المائدة	۱۰		

رَّحِيمٌ ۝ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا
رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ
وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ
انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ
انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ قُلْ أَتَعْبُدُونَ
مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا
وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝
إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ
نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ
أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ
النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ
وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ
بِإِذْنِي فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا
بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ
بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ
وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنكَ
إِذْ جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ
مُّبِينٌ ۝ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ
أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا
وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۝ إِذْ قَالَ
الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ
يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ عَلَيْنَا

نہیں بخشواتے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے مریم کا بیٹا مسیح
فقط ایک پیغمبر...... تھا اس سے پہلے کئی پیغمبر گذر چکے
ہیں اور اسکی ماں (مریم) بڑی ایماندار تھی وہ دونو کھانا کھاتے
تھے (اے پیغمبر) دیکھ ہم کس طرح اُنسے دلیلیں بیان کرتے
ہیں پھر دیکھ وہ کیسے پھرے جاتے ہیں (اے پیغمبر) کہدے
کیا تم اللہ تعالے کو چھوڑ کر ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے
بُرے کا مالک نہیں نہ بھلے کا اور اللہ تو ہی سُنتا جانتا ہے ف
جسدن اللہ تعالے فرماویگا اے مریم کے بیٹے عیسے میں نے جو دنیا
میں) تجھ پر اور تیری ماں پر احسان کیا تھا وہ یاد کر جب
میں نے روح القدس سے تیری مدد کی تھی تو لوگوں سے گود میں
رہ کر اور بڑے ہو کر (یکساں) باتیں کرتا اور جب میں نے
تجھ کو کتابت (لکھائی) اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھلائی
اور جب تو میرے حکم سے چڑیا کی ایک صورت مٹی سے بناتا پھر
اس میں پھونک مارتا تو وہ (سچ مچ) میرے حکم سے چڑیا ہو
جاتی اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے چنگا
کر دیتا اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو (قبر سے زندہ) نکال
دیتا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا وہ تجھ کو قتل
نہ کر سکے جب تو ان کے پاس معجزے لیکر آیا پھر جو ان میں
کافر تھے وہ کہنے لگے یہ تو کچھ نہیں مگر کھلا جادو ہے اور
جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے پیغمبر پر
ایمان لاؤ وہ کہنے لگے ہم ایمان لائے اور گواہ رہو کہ ہم
حکمبردار ہیں (اے پیغمبر) یاد کر جب حواریوں نے مریم کے
بیٹے عیسے سے کہا کیا تیرے پروردگار سے یہ ہو سکتا ہے کہ
ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان اُتارے عیسے

ف اگر توبہ کریں اور اپنے قصور پر نادم ہوں تو گو یہ گناہ بہت سخت ہے پر اللہ تعالیٰ بخشدیگا ۱۲ ف یعنی اور پیغمبر نہ خدا ۱۲ ف اور انہوں نے بھی ایسے ایسے معجزے دکھلائے جو انسانی طاقت سے خارج ہیں پھر کیا وہ خدا ہو گئے اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی خدا نہیں ہو سکتے ۱۲ ف بڑی سچی یا ولی ۱۲ ف اور پیشاب پاخانہ کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ دونوں [illegible] اور انسانی حاجتیں موجود تھیں اور خدا تو وہ ہے جو کسی چیز کا محتاج نہ ہو ۱۲ ف ایسی روشن دلیلیں سنکر بھی ۱۲ ف تو دوسرا امر یعنے ایسی روشن دلیلوں کو سنکر بھی حق [illegible] نہ ماننا پہلے امر یعنے روشن دلیلوں کو بیان کرنے سے بھی زیادہ عجیب ہے ۱۲ ف اُنکے سوا کسی میں طاقت نہیں کہ ہر چیز کو چھوٹی یا بڑی دور یا نزدیک دیکھے یا ہر شخص کی اور پکار سن لے حضرت مسیح میں بھی یہ طاقت نہ تھی وہ بھی اور بندوں کی طرح بہت سی باتوں میں مجبور تھے چنانچہ خود انجیل میں ہے جب قیامت کی صبح کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] جانے والے تھے [illegible] سب میں بڑی عاجزی اور گڑگڑاہٹ سے [illegible] کرتے تھے خداوند الٰہی [illegible] تو یہ تکلیف مجھ پر سے ٹالدے [illegible] اپنے تئیں بچا سکتا ہو وہ دوسرے کے برے یا بھلے کا کب اختیار رکھیگا ۱۲ ف یعنے حضرت جبرائیل جو ہر وقت تیرے ساتھ کر دیا تھا بعضوں نے کہا روح القدس سے مراد [illegible] ہے جو عیسیٰ میں تھی ۱۲ ف حضرت عیسیٰ کا یہ ایک بڑا معجزہ تھا کہ آپ جب بالکل کم سن ماں کی گود میں تھے اس وقت بھی کمال دانائی اور سہولت کے ساتھ لوگوں سے باتیں کرتے اور [illegible] ہو کر بھی اسی طرح کرتے رہے ابن عباس نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو تیس برس کی عمر میں پیغمبری دی اور تیس مہینے تک لوگوں کو نصیحت کرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے انکو اٹھا لیا اب جب وہ زمین میں اتریں گے [illegible] قیامت کے دن [illegible]
[illegible]
[illegible]

نے کہا اللہ تعالے سے ڈرو اگر تم میں ایمان ہے وہ کہنے لگے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس خوان سے کہائیں اور ہمارے دل تسلی پائیں اور ہمکو پورا یقین ہو جائے جو تو نے ہم سے کہا تہا وہ سچ ہے اور ہم اس نشانی پر گواہ رہیں (اسوقت) مریم کے بیٹے عیسے نے (دعا کی) کہا یا اللہ مالک ہمارے آسمان سے کہانے کا ایک خوان ہم پر اُتار جو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی عید ہو اور تیری (قدرت کی) ایک نشانی ہو اور ہمکو روزی دے تو بہتر روزی دینے والا ہے اللہ تعالے نے فرمایا میں (اوتارنے کو تو) یہ خوان تم پر اُتاروں گا لیکن پہر جو کوئی تم میں سے ناشکری کرے تو اسکو ایسا عذاب دونگا ویسا عذاب ساری جہان میں کسی کو نہیں دینے کا اور (اے پیغمبر) وہ وقت بہی یاد کر جب (قیامت کے دن) اللہ فرمائیگا مریم کے بیٹے عیسے کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تہا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بہی اللہ کے سوا خدا بنا لو وہ کہیگا تو پاک ہے مجھ سے کہیں یہ ہو سکتا ہے کہ میں وہ بات کہوں جو ناحق ہے اگر میں نے یہ بات کہی ہوگی تو تجھ کو ضرور معلوم ہوگی تو تو میرے دل تک کی بات جانتا ہے اور (البتہ) میں تیرے دل کی بات نہیں جانتا بے شک تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے میں نے تو اُنسے وہی کہا تہا جو تو نے مجھے حکم دیا تہا اور کچھ نہیں یعنے اللہ کو پوجو جو میرا مالک ہے اور تمہارا بہی مالک ہے اور جب تک میں ان پر رہا انکا حال دیکھتا رہا پہر جب تو نے مجھ کو اپنے پاس اُٹھا لیا (آسمان پر بُلا لیا) تو تو ہی انکا نگہبان رہا اور سب	مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۤ بِحَقٍّ ۭ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ	١٦	المائدہ	٧

ف ایسی بے ادبی کی بات مت کرو وہ کیا ہے جو اللہ سے نہیں ہو سکتا وہ سب کچھ کر سکتا ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تم خدا پر ایمان لا چکے تو اب ایسی نشانی مانگنا کیا ضرور ہے کیا تمکو اسمیں شک ہے یقین نہیں ہے ۱۲ ف خدا کی قدرت میں کوئی شبہ نہیں ہے نہ اسکا امتحان منظور ہے ہم ۱۲ ف کیونکہ ہم بہوکے ہیں یا برکت کے لیے کچھ کہا دیں ۱۲ ف یعنے تم سچے رسول ہو اگرچہ یقین پہلے سے بہی تہا مگر ایسی بڑی نشانی دیکھنے سے یہ یقین اور بڑھ جاویگا ۱۲ ف جو تمہاری پیغمبری کی بڑی دلیل ہے یا دوسرے بنی اسرائیل کے سامنے جو یہاں موجود نہیں ہیں اس معجزے کی گواہی دیں ۱۲ ف یعنے ہمارے زمانہ کے لوگ اور آیندہ زمانہ کے سب خوش ہوں یا اول سے لیکر آخیر تک سب کہالیں اتنا بڑا خوان ہو سب کو خوشی ہو یا اسکے اترنے کا دن عید کا دن ہو کہتے ہیں اتوار کو یہ خوان اترا تو اتوار نصاری کی عید ہے ۱۲ ف سوا تیرے کوئی روزی دینے والا نہیں حضرت عیسے نے اس عاجزی اور خوبی کے ساتھ دعا مانگی کہ فوراً قبول ہوگئی ف ایسا عذاب کہ اپنی قدرت کی نشانی دکہلا دونگا ۱۲ ف اور میرا حکم نہ مانے ۱۲ ف اکثر علما کا یہ قول ہے کہ خوان اترا اور یہی حق ہے کیونکہ اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ہے مجاہد نے کہا خوان نہیں اترا اللہ تعالے کے ایسا فرمانے سے وہ ڈر گئے اور اپنی خواہش سے باز آئے اور صحیح یہ ہے کہ خوان اترا ابن عباس نے کہا اس خوان میں ایک مچھلی اور چند روٹیاں تہیں عبداللہ بن عمرو نے کہا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن مائدہ والے ناشکروں کو ہوگا اور فرعون کی قوم اور منافقوں کو ۱۲ ف تیرا کوئی شریک نہیں اکیلا ہی ہے ف دوسرا ہو یہ والا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں وہ بات کہوں جسکے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں میں تیرا بندہ تو نے اپنے پیغام پہنچانے کے لیے مجھ کو دنیا میں بہیجا بندے کی کیا مجال ہے کہ خدا بن بیٹھے ۱۲ ف کیونکہ تجھ پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی ۱۲ ف تو زبان سے نکالی ہوئی بات کو کیونکر نہ جانیگا ۱۲ ف حضرت عیسے نے پہلے تو انکار کیا کہ میں نے ایسی نامناسب بات کیونکر کہہ سکتا ہوں پہر ایسے اور زیادہ عاجزی کرکے کہا الغرض اگر مجھ سے یہ قصور ہوا ہے تب بہی تجھ کو سب معلوم ہے اس آیت سے نکلتا ہے کہ اللہ تعالے پر نفس کا اطلاق کر سکتے ہیں ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تو میرا غیب جانتا ہے میں تیرا غیب نہیں جانتا ۱۲

(باقی در صفحہ ۵۴۰)

عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ۝ اِنۡ تُعَذِّبۡہُمۡ فَاِنَّہُمۡ عِبَادُکَ ۚ وَ اِنۡ تَغۡفِرۡ لَہُمۡ فَاِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝

کٓہٰیٰعٓصٓ ۝ ذِکۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّکَ عَبۡدَہٗ زَکَرِیَّا ۝ اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ وَہَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ وَ اشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَیۡبًا وَّ لَمۡ اَکُنۡۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَ اِنِّیۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِیَ مِنۡ وَّرَآءِیۡ وَ کَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا فَہَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّا ۝ یَّرِثُنِیۡ وَ یَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ ٭ۖ وَ اجۡعَلۡہُ رَبِّ رَضِیًّا ۝ یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِۣ اسۡمُہٗ یَحۡیٰی ۙ لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّہٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِیًّا ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّ کَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا وَّ قَدۡ بَلَغۡتُ مِنَ الۡکِبَرِ عِتِیًّا ۝ قَالَ کَذٰلِکَ ۚ قَالَ رَبُّکَ ہُوَ عَلَیَّ ہَیِّنٌ وَّ قَدۡ خَلَقۡتُکَ مِنۡ قَبۡلُ وَ لَمۡ تَکُ شَیۡئًا ۝ قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّیۡۤ اٰیَۃً ؕ قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ۝ فَخَرَجَ عَلٰی قَوۡمِہٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤی اِلَیۡہِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُکۡرَۃً وَّ عَشِیًّا ۝ یٰیَحۡیٰی خُذِ الۡکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ ؕ وَ اٰتَیۡنٰہُ الۡحُکۡمَ صَبِیًّا ۝ۙ

جو تیرے سامنے ہیں اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو بے شک تو زبردست ہے حکمت والا۔

(شروع) ک ہ ی ع ص یہ بیان ہے اس مہربانی کا جو تیرے مالک نے اپنے بندے زکریا پر کی جب اُس نے اپنے مالک کو دبی آواز سے پکارا کہنے لگا مالک میرے میری ہڈیاں بودی ہو گئیں (کمزور جیسے بڑھاپے میں ہو جاتی ہیں) اور (بڑھاپے کی) سفیدی سے سر چمکنے لگا اور میں تجھ کو پکار کر کبھی محروم نہیں رہا اور مجھے اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے اندیشہ ہے اور میری بی بی بانجھ ہے تو اپنے کرم سے مجھ کو ایک فرزند عطا فرما جو میرا وارث ہو اور یعقوب کی اولاد کا بھی وارث ہو اور اسکو اے مالک چہیتا بنا (اللہ تعالیٰ نے اسکی دعا تیرہ برس بعد قبول کی اور فرمایا) اے زکریا ہم تجھکو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں اسکا نام یحییٰ ہوگا یہ نام ہم نے اس سے پہلے کسی کا نہیں رکھا زکریا نے عرض کیا مالک میرے مجھ کو لڑکا کیونکر ہوگا اور میری بی بی بانجھ ہے اور میں بوڑھا پھونس ہو گیا ہوں (اس فرشتے نے جو خوشخبری دینے آیا تھا کہا یا اللہ پاک نے فرمایا) یوں ہی ہوگا تیرا مالک فرماتا ہے تم دونوں کو اولاد دینا تو مجھ کو آسان ہے اور اس سے پہلے میں نے تجھ کو پیدا کر دیا جب تو کچھ نہ تھا (معدوم تھا) زکریا نے عرض کیا مالک میرے ایک نشانی میرے لیے مقرر کر دے فرمایا نشانی یہ ہے کہ تو تین راتوں تک اچھا بھلا رہ کر لوگوں سے بات چیت نہ کر سکے گا پھر زکریا (عادت کے موافق) حجرے سے (جس میں عبادت کیا کرتے تھے) اپنے لوگوں پاس نکلا (بات نہ کر سکا) تو اشارے سے ان کو کہنے لگا صبح اور شام (خدا تعالیٰ کی) عبادت کرو اے یحییٰ تورات شریف کو مضبوطی سے تھام رہ (اسکو حکم پر

ف۱ تجھے سب چیزوں کی خبر ہے ۱۲ ف۲ یعنے جو ان میں کافر ہیں انکو ۱۲ ف۳ تو جو چاہے وہ کر سکتا ہے تیری ملک ہیں ۱۲ ف۴ یعنے جو ان میں موحد ہیں انکو تو تجھ پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا ۱۲ ف۵ نجاشی بادشاہ حبش نے جو نصرانی تھا جعفر بن ابی طالب رضہ سے کہا تم کو کچھ قرآن یاد ہے جو حضرت مریم پر اترا انہوں نے کہا ہاں پھر جعفر رضہ نے سورۂ مریم شروع کی نجاشی رونے لگا یہاں تک کہ اسکی داڑھی تر ہو گئی اور جتنے پادری اسکے پاس بیٹھے تھے وہ بھی سب روئے پھر نجاشی نے کہا یہ کلام اور جو کلام حضرت عیسیٰ ع لیکر آئے دونوں ایک ہی محراب سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں سوا حضرت مریم ع کے کسی عورت کا نام قرآن شریف میں نہیں آیا حضرت مریم ع کا تیس مقاموں میں ذکر ہے ۱۲ ف۶ یعنے بال بالکل سفید ہو گئے ۱۲ ف ہمیشہ تو نے میری دعا قبول کی خدائی تواب کی بار ہی مجھکو طمع پیدا ہوئی کہ تجھ سے دعا کروں ۱۲ ف وہ اس لائق معلوم نہیں ہوتے کہ پیغمبری کا حق ادا کریں دین کو پھیلائیں ۱۲ ف۹ اپنا مقبول یا سب خلائق کا مقبول ۱۲ ف یعنے اس سے پہلے کوئی شخص یحییٰ نام کا نہیں گذرا یحییٰ کے معنے زندہ رہے جیسے ہندوستان میں بوٹا یا جیوتی نام رکھتے ہیں اور عرب میں عائش اور عائشہ اور یعیش کے بھی یہی معنے ہیں ۱۲ ف ہاتھ پاؤں سوکھی لکڑی کی طرح مرجھا گئے ہیں کہاں یہ جو بال گئی ہیں حضرت زکریا نے خود ہی تو پروردگار سے فرزند مانگا جب فرزند کی خوشخبری دیگئی تو اسطرح تعجب کرنے لگے اس کی غرض یہ تھی کہ اس مالک کی پوری قدرت ظاہر ہو یا اس پوچھنے کی غرض یہ تھی کہ یہ معلوم ہو جائے کس طرح لڑکا دیگا اپنے اسی طرح جیسے سب عورتوں کو بچہ پیدا ہوتا ہے یا کوئی دوسری طرح سے کیونکہ اسکو سب طرح کی قدرت ہے ۱۲ انی قدیر

حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۚ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۚ فَأَرْسَلْنَآ إِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ إِنَّمَآ أَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ فَأَجَآءَهَا الْمَخَاضُ إِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ أَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّيْٓ إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ

مہل کرتا تھا اور ہمنے اسکو بچپن ہی میں سمجھ دی تھی اور اپنے پاس سے رحم دلی (لوگوں پر شفقت اور مہربانی) اور ستھرائی دی اور وہ پرہیزگار رہتا تھا اور اپنے ماں باپ کا تابعدار اور مگرا (غلام) نافرمان نہ تھا اور اسپر خدا کی امان ہے جسدن وہ پیدا ہوا اور جسدن مر نیوالا تھا اور جسدن پھر دوبارہ جی کر اٹھیگا (اور اے پیغمبر) قرآن میں مریم کا قصہ بیان کر جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر (مسجد سے) پورب کی طرف ایک جگہ جا بیٹھی تو اسنے انکی طرف سے آڑ کر لی پھر ہمنے اپنی روح (حضرت جبرئیل یا خود حضرت عیسےٰ کی روح) کو اسکے پاس بھیجا وہ اچھے خاصے پورے آدمی کی شکل بنکر اسکے سامنے آگیا مریم کہنے لگی میں تجھ سے خدا کی پناہ چاہتی ہوں اگر تو (خدا سے) ڈرتا ہے وہ کہنے لگا میں تو تیرے مالک کا بھیجا ہوا ہوں اسلیے (آیا ہوں) کہ تجھ کو ایک پاک لڑکا دوں مریم کہنے لگی مجھکو لڑکا کیونکر ہوگا اور کسی مرد نے مجھکو چھوا تک نہیں (مجھ سے نکاح نہیں کیا) اور میں بدکار بھی نہیں ہوں (کہ چھپا چھپا کر مینے یہ کام کیا ہو) وہ بولا یوں ہی ہوگا (صحبت کی ضرورت نہیں) تیرا مالک فرماتا ہے بے باپ کے لڑکا پیدا کرنا مجھ پر آسان ہے اور اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم لوگوں کیلیے اس لڑکے کو (اپنی قدرت کی) نشانی بناویں اور اپنی طرف سے (بندوں پر) رحم کریں اور یہ بات تو (روز ازل میں) ٹھیر چکی ہے تو لڑکے کا حمل اسکو رہ گیا پھر وہ پیٹ لیے ہوئے ایک دور مکان میں چلی گئی پھر درد اسکو ایک کھجور کی جڑ میں (اسپر ٹیکا دینے کو) لے گیا، وہ کہنے لگی کاش میں اس مصیبت سے پہلے ہی مر جاتی اور (دم کر دنیا سے) بھولی بسری ہو جاتی (کوئی میرا ذکر تک نہ کرتا) پھر نیچے کیطرف سے اسکو فرشتے نے آواز دی (یا خود حضرت عیسےٰ نے) رنج کیوں کرتی ہے (دیکھ تو) تیرے مالک نے تیرے تلے ایک سوتا بہا دیا ہے اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف جھکا (خدا کی قدرت سے) تجھ پر تازی پکی کھجوریں گر پڑینگی تو (مزے سے کھجوریں) کھا اور (چشمے کا میٹھا پانی) پی اور (بیٹے کو دیکھکر) آنکھیں ٹھنڈی کر (یا آرام سے سو جا) پھر اگر تو کوئی آدمی

ف۱ وہ توراۃ شریف پڑھنے لگے ۱۲ ف۲ یعنے گناہ ہونے سے بچے رہنا یا صدقہ دینا ۱۲ ف۳ اسرتو نے حضرت یحییٰ کو ہر گناہ سے بچایا [illegible] ہے کہ انہوں نے گناہ کیا نہ گناہ کا قصد کیا [illegible] دن اسد [illegible] کے ڈر سے [illegible] ہیا [illegible] کے گالوں پہ آنسوؤں کے نشان بن گئے تھے ۱۲ ف۴ یعنے خود سر اور مغرور ۱۲ ف۵ ماں باپ کو کچھ نہ کہے اور خدا کی نافرمانی کرے ۱۲ ف۶ آدمی کے یہی تین وقت [illegible] ہوتے ہیں تو اسد تعالیٰ نے ان تینوں میں انکو محفوظ اور اپنی امان میں کر لیا ۱۲ ف۷ عبادت کے لیے [illegible] حیض آ گیا تھا ۱۲ ف۸ نہانے کے لیے [illegible] سے جو غیر [illegible] کے لیے ۱۲ ف۹ اسد [illegible] کو یہ منظور تھا کہ حضرت مریم کو [illegible] کی صفت [illegible] ۱۲ ف۱۰ جب [illegible] کے اندر یہ صورت دکھلائی دی تو مریم گھبرا گئیں کہ یہ غیر مرد کہاں سے آ گیا ۱۲ ف۱۱ یعنے اگر تو ایمان رکھتا ہے یا [illegible] پرہیزگار ہے [illegible] خدا کا واسطہ دیتی ہوں [illegible] سامنے سے ہٹ جا یا مجھے مت [illegible] ۱۲ ف۱۲ یعنے دلواؤں دینے والا [illegible] ہے مگر وہ [illegible] ۱۲ ف۱۳ یعنے لڑکا [illegible] یا حرام سے میں تو بالکل کنواری [illegible] یہاں لڑکا کہاں سے ہوگا ۱۲ ف۱۴ [illegible] ۱۲ ف۱۵ جیسے [illegible] ویسا ہی ہوگا [illegible] ۱۲ ف۱۶ [illegible] حضرت مریم [illegible] ۱۲ ف۱۷ [illegible] بیت اللحم میں [illegible] سے دور [illegible] بعضوں نے کہا ایک ہی گھڑی میں سب کچھ ہو گیا [illegible] پیدا ہی ہو گئے [illegible] لوگوں میں رسوائی کا ڈر ۱۲ ف۱۸ [illegible] بنی اسرائیل پر [illegible] ۱۲ ف۱۹ وہ درخت سوکھا [illegible] ایک دوسری قدرت دکھائی [illegible] وہ ہرا ہو گیا اور کھجوریں بھی لگ گئیں پک بھی گئیں ۱۲

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			أَحَدًا ۙ فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ۚ فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ۝ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝	دیجیو تو اس سے کہہ دے میں نے اللہ کی منت کا روزہ رکھا ہے تو میں آج کسی آدمی سے بات نہیں کر سکتی پھر مریم (لڑکے کو گود میں لیے ہوئے) اپنے لوگوں کے پاس آئی وہ کہنے لگے مریم یہ تو نے کیا غضب کیا اے ہارون کی بہن تیرا باپ کچھ برا آدمی (بدکار) نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی مریم نے بیٹے کی طرف اشارہ کیا (اس سے پوچھو جو کچھ پوچھتے ہو) وہ کہنے لگے بھلا ہم بچے سے کیا بات کریں جو گود میں پڑا (پالنے کھٹولے) میں ہے بچہ (یہ سنتے ہی) بول اٹھا میں اللہ کا بندہ ہوں اسنے مجھکو کتاب دی (انجیل مقدس) اور مجھ کو پیغمبر بنایا اور میں جہاں ہوں اس نے مجھکو برکت والا بنایا اور جب تک میں (دنیا میں) زندہ رہوں اسنے مجھکو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے (یا دل صاف کرنے) کا حکم دیا ہے اور اپنی ماں کا تابعدار (بنایا) اور اس نے مجھکو گرا نالائق نہیں بنایا اور مجھ پر خدا تبارک و تعالیٰ کی امان ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا۔ اور جس دن پھر جلا کر اٹھایا جاؤں گا عیسیٰ مریم کے بیٹے کی یہ حقیقت ہے سچی بات جس میں وہ جھگڑا کرتے ہیں
۱۷	الانبیاء	۶	وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ۝ وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا	اور (اے پیغمبر) زکریا (نبی) کا قصہ یاد کر) جب اس نے اپنے مالک کو پکارا مالک میرے مجھکو (دنیا میں) اکیلا نہتا (بے اولاد) مت چھوڑ اور (یوں) تو تو سب وارثوں سے بہتر ہے پھر ہم نے اسکی دعا قبول کر لی اور یحییٰ اسکو عنایت کیا اور اسکی بی بی کو چنگا بھلا کر دیا یہ نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمکو توقع اور ڈر رکھکر پکارتے تھے اور ہمارے سامنے گڑگڑاتے (عاجزی کرتے) رہتے تھے اور (اے پیغمبر) وہ عورت جس نے اپنی عصمت قائم رکھی

ف۱ وہ تجھ سے پوچھے کہ یہ لڑکا کہاں سے آیا اور یہ کیا ماجرا ہے ۱۲ ف۲ حالانکہ یہ کہنا بھی ایک بات ہے مگر شاید ان کی شریعت میں اتنی بات کہنے میں کچھ حرج نہ ہوگا۔ روزے سے مراد یہی ہے کہ بات نہ کرنے کا روزہ اگلی شریعت میں یہ چپ کا روزہ کہلاتا تھا یعنی سارے دن کسی آدمی سے بات نہ کرے البتہ فرشتوں سے بات کر سکتا ہے اور خدا کریم سے دعا کر سکتا ہے ۱۲ ف۳ تیرا کوئی خاوند نہیں ہے اور تو لڑکا جنے پھر اسکو سب لوگوں میں لیکر آئی اب لوگ کیا کہیں گے ہماری ناک تو نے کٹا دی ساری عزت حرمت برباد کر دی ۱۲ ف۴ ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی تھے مراد یہ ہے کہ تو تو ہارون کی طرح عابد اور پرہیزگار تھی گویا ہارون کی بہن تھی تو نے یہ کیا غضب ڈھایا ف۵ یعنی تیرے خاندان میں ماں اور باپ دونوں نیک گذرے ہیں پھر تو نے یہ برے کام کہاں سے سیکھے ۱۲ ف۶ حضرت عیسیٰ نے پیدا ہوتے ہی اللہ کی بندگی کا اقرار کیا اور [illegible] عمر میں جو بات کی اس سے سب لوگوں کا یہ شبہ دور کر دیا کہ وہ حرام سے پیدا ہوئے [illegible] فضیلت کہاں سے آئی [illegible] کو پہچانے اور نبوت کا دعوے کرے یہ کسی حلالی بچے کو بھی نصیب نہیں ہوتا ۱۲ ف۷ مطلب یہ ہے کہ [illegible] پیغمبر ہونگا [illegible] کہ تورات شریف مجھکو سکھلا دی ۱۲ ف۸ یعنی نیک باتیں سکھلانے والا ۱۲ ف۹ خدا کی امان ہے یعنی ان وقتوں میں [illegible] حرام سے پیدا ہوئے تھے یا یوسف نجار کے بیٹے تھے اور نصاریٰ یہ کہتے ہیں وہ خدا کے اکلوتے بیٹے تھے ۱۲ ف۱۰ اگر [illegible] ضرور رکھے گا ۱۲ ف۱۱ انکا بانجھ پنا جاتا رہا یا انکے اخلاق اچھے ہو گئے ۱۲ ف۱۲ سب پیغمبر جنکا اوپر ذکر ہوا یا زکریا اور یحییٰ اور انکے گھر والے ۱۲ ف۱۳ یعنی بی بی مریم کو یاد کرو

نمبر	سورۃ		آیات	ترجمہ
			فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝	(اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا، پھر ہمنے اپنی روح اسمیں پھونک دی ف اور ہمنے اسکو اور اسکے فرزند (عیسٰی) کو ساری جہان کیلیے نشانی بنایا (مسلمانو) تمہارا یہ مذہب ہو وہی ایک مذہب ف۲ اور میں تمہارا مالک ہوں مجھکو ہی پوجو اور کسی کی پرستش نہ کرو)
۱۸	المؤمنون ۲۳	۳	وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۝	اور ہمنے مریم کے بیٹے (عیسٰی) اور اس کی ماں (مریم) کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنایا اور ان کو ایک ٹیلے پر جگہہ دی جو ٹہرنے کے لائق اور وہاں کا پانی صاف تہا ف۳
۲۰	الزخرف ۴۳	۶	وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ۝ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ	اور جب مریم کے بیٹے (عیسٰی مسیح) کا حال بیان کیا گیا تو تیری قوم کے لوگ (خوشی سے) چلا اٹھے اور کہنے لگے کیا ہمارے دیوتا اچھے ہیں یا عیسٰی ف۴ یہ بات اُنہوں نے صرف جھگڑے کے لیے تجھ سے بیان کی بات یہ ہے کہ وہ بڑے جھگڑالو لوگ ہیں ف۵ عیسٰی تو ہمارا ایک بندہ تہا جسپر ہمنے (اپنا) فضل کیا تہا اور کچھ نہیں اور بنی اسرائیل کے لیے اسکو ہمنے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنایا تہا اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے فرشتے پیدا کردیں جو زمین میں تمہاری جگہہ رہیں اور بیشک عیسٰی (کا اُترنا) قیامت کی ایک نشانی ہے تو (اے پیغمبر لوگوں سے کہدے) تم قیامت میں شک مت کرو اور میرے کہنے پر چلو یہی سیدہا رستہ ہے ف۶ اور شیطان ایسا نہ ہو تم کو (اس رستے سے) روکدے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسٰی (بنی اسرائیل کے پاس) معجزے لیکر آیا تو کہنے لگا (لوگو) میں تمہارے پاس نبوت لیکر آیا ہوں اور میرا مطلب یہ بھی ہے کہ بعضی باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو تمکو سمجھا دوں ف۷ تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو بیشک اللہ وہی میرا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے اسی کو پوجتے رہو یہی (توحید) سیدہا رستہ ہے پھر جب

ف اس کے کرتے کے گریبان میں حضرت جبرائیل نے پھونک دی اسکو حمل ہوگیا ۱۲ ف۲ اسلام کا جو تمام پیغمبروں کا مذہب تہا اسلام کے اصول اور عقائد میں سب پیغمبر شریک ہیں کچھ اختلاف نہیں ہے ۱۲ ف۳ وہاں چشمے بہ رہے تھے جب حضرت عیسٰی پیدا ہونے کو تھے تو نجومیوں نے اسوقت کے ظالم بادشاہ ہیرودوس کو کہا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہونیوالا ہے اور اس نے سب بچوں میں تلاش شروع کی حضرت مریم اسکے ڈر سے حضرت عیسٰی کو مصر کے ملک میں لیکر چلی گئیں اور ایک بلند جگہہ گاؤں میں جا کر رہیں جسکو ربوہ کہتے تھے حضرت عیسٰی وہیں جوان ہوئے اور جب ہیرودوس مرگیا تو حضرت مریم ان کو لیکر اپنے ملک میں آئیں بعضوں نے کہا ٹیلے سے دمشق کی زمین مراد ہے بعضوں نے کہا بیت المقدس کیونکہ وہاں کی زمین سب مقاموں سے اونچی ہے ۱۲ ف۴ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا ہمارے دیوتا اچھے ہیں یا محمد جب یہ آیت اتری انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم یعنی تم اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو دوزخ کے ایندھن بنیں گے تو ابن الزبعری نے کہا اے محمد اب میں تم پر غالب آیا نصاریٰ عیسٰی ابن مریم کو پوجتے ہیں اور یہود عزیر کو اور بنی ملیح فرشتوں کو اگر یہ سب دوزخ کے ایندھن بنیں گے تو ہمارے معبود بھی انکے ساتھ رہیں ہم راضی ہیں آنحضرت صلعم نے تھوڑی دیر تک سکوت فرمایا قریش کے کافر کھلکھلا کر ہنسے اور چلانے لگے کہ ابن الزبعری جیت گیا اور حضرت محمد کو خاموش کردیا اسوقت یہ آیت اتری اور وہ آیت ان الذین سبقت لہم منا الحسنیٰ اخیر تک جو سورہ انبیاء میں گذر چکی ہیں ۱۲ ف۵ یعنی اس غرض سے حق بات ظاہر کرنا انکو منظور نہ تہا بلکہ صرف ایک جھگڑا نکالنا [illegible] بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے کہ اچھی خاصی بات کو بگاڑ کر اس میں جھگڑا نکالتے ہیں [illegible] کا مطلب اس آیت سے یہ تہا کہ مشرک جن بتوں یا پتھروں یا جھاڑوں یا جانوروں کو پوجتے ہیں وہ اور انکے پوجنے والے سب دوزخ میں جلائے جائیں گے ۱۲ ف۶ [illegible] قیامت کا رستہ ۱۲ ف۷ جیسے قیامت میں یہودی اختلاف رکھتے تھے بعضے قیامت کے قائل ہی نہ تھے ۱۲

نمبر	سورہ	آیت	عربی	ترجمہ
			مُسْتَقِيمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝	(یعنے اسکو نصیحتیں سنائیں) اپنی اسرائیل نے آپس میں پھوٹ کر کئی گروہ ہوگئے تو جن لوگوں نے ظلم کیا وہ تکلیف والے دن کے عذاب سے خراب ہونگے ف
۲۷	الحدید	۲	وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ ۝ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً ۝ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۝ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۝ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝	اور اُن سب کے پیچھے عیسیٰ کو بھیجا جو مریم کا بیٹا تھا اور اسکو ہمنے انجیل دی اور جو لوگ اسکے تابع ہوئے انکے دلوں میں ہم نے نرمی اور مہربانی رکھی اور اُن لوگوں نے درویشی نکال لی ہمنے یہ حکم انکو نہیں دیا تھا مگر انہوں نے (خود) اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کو دینکال لی) پھر جیسا چاہیے تھا ویسا اسکو نباہ نہ سکے پھر جو لوگ ان میں ایماندار رہے (توحید پر قائم رہے) انکو تو ہمنے ان کا ثواب عنایت فرمایا اور ان میں بہتیرے بے ایمان ہیں ف
۲۸	الصف	۱	وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝	اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد (دلا) جب عیسیٰ نے جو مریم کا بیٹا تھا (بنی اسرائیل سے) کہا اے بنی اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں مجھ سے پہلے جو توریت شریف اُتر چکی ہے اسکو سچ بتاتا ہوں اور (تم کو) ایک پیغمبر کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئیگا اسکا نام احمد ہوگا پھر جب وہ (یعنے عیسیٰ) انکے پاس کھلی کھلی نشانیاں لیکر آیا تو کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے
۲۸	〃	۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۝ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ ۝ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۝	مسلمانو اللہ کے (دین کے) مددگار بنو جیسے عیسیٰ مریم کے بیٹے نے حواریوں سے کہا اللہ کیطرف ہوکر کون میری مدد کرتا ہے۔ حواریوں نے کہا ہم (حاضر ہیں) اللہ تعالے کے (دین کی) مدد کرنے کو پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا پھر ہمنے (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجکر) ایمان والوں کی اُنکے دشمنوں پر مدد کی وہ غالب ہوگئے ف

ف بعضوں نے تو حضرت عیسیٰ کو سچا پیغمبر مانا بعضوں نے مبالغہ کرکے ان کو خدا کا بیٹا بنا دیا بعضوں نے کہا وہ جھوٹے مکار ہیں ۱۲ ف حضرت عیسیٰ کا کہنا نہ ماننا یا شرک اور کفر میں گرفتار ہونے ۱۲ ف تکلیف والے دن سے قیامت کا دن مراد ہے ۱۲ ف یعنے حواریین حضرت عیسیٰ کی آپس میں ایکدوسرے پر نرم دل اور مہربانی سے پیش آتے تھے اسیطرح جو انکے تابع ہوئے اور دوسرے لوگوں پر بھی وہ ترس اور رحم کھاتے تھے ۱۲ ف دنیا کا چھوڑ دینا اور شادی نہ کرنا اور خلقت سے الگ جنگل ویرانوں میں رہنا ۱۲ ف اس آیت میں اللہ نے نصاریٰ کی دو برائیاں بیان کیں ایک تو دین میں نئی بات نکالنا جسکو بدعت کہتے ہیں ہماری شریعت میں بھی یہ نہایت مذموم ہے حدیث میں ہے ہر بدعت گمراہی ہے ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ جو لوگ نصاریٰ میں ایماندار تھے انکے تین گروہ ہوگئے بعضے تو کافر بادشاہوں سے (جو تثلیث کے حامی تھے) لڑے اور بعضے ظلم سے ہار گئے اور بعضے جنگلوں میں بھاگ کر درویش بنگئے انہی کا اللہ نے اس آیت میں ذکر فرمایا کہتے ہیں انہیں سے بہت لوگ جب ہمارے پیغمبر ظاہر ہوئے تو آپ پر ایمان لائے [illegible] ایک حدیث میں ہے کہ اسلام میں درویشی یعنے ترک دنیا نہیں ہے اور اس امت کی درویشی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے ۱۲ ف [illegible] کا نام احمد مذکور تھا اب موجودہ انجیلوں میں نہیں [illegible] موجودہ انجیلیں اصل انجیل نہیں ہیں بلکہ نصاریٰ کے چند عالموں کے بنائے ہوئے مجموعے ہیں [illegible] تاریخی مضامین اور قصے بڑھا دیئے گئے ہیں [illegible] جو عبری زبان میں تھیں یہ مجموعہ ایک یونانی ترجمہ سے نقل کئے گئے ہیں [illegible] حواریوں نے آنحضرت کی ولادت سے اس آیت کو نکال ڈالا [illegible] قرآن شریف میں یہ آیت اتری [illegible] خوشخبری نہ ہوتی تو تمام لوگ قرآن شریف کو جھٹلانا شروع کرتے [illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] یہ خوشخبری موجود ہے کہ میرا جانا بہتر ہے [illegible] فارقلیط [illegible] فارقلیط کے معنی تسلی دینے والا بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل میں یونانی لفظ پیری قلوطس ہے [illegible] احمد [illegible] کئی نام ہیں محمد اور احمد اور حاشر یعنے میرے قدم پر لوگوں کا حشر ہوگا اور ماحی یعنے کفر کو مٹانے والا اور عاقب یعنے میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں آنے کا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

باب ۶۲ حضرت داود اور سلیمان اور ہاروت اور ماروت اور سبا کے حالات	قِصَّةُ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَهَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَسَبَا ۶۲			
اور سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے اسکی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمان علیہ السلام کافر نہ تھا البتہ شیاطین کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے اور وہ باتیں جو شہر بابل میں ف دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئیں تھیں اور وہ دونوں (یعنے ہاروت اور ماروت) کسی کو (جادو) نہیں سکھلاتے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے ہم آزمایش ہیں تُو کفر مت کر ف پھر بھی وہ ان سے ایسی باتیں سیکھتے ہیں جنکی وجہ سے جورو خصم میں جدائی کرا دیں ف حالانکہ بے حکم خدا کے یہ جادوگر کسی کا بگاڑ نہیں کر سکتے اور ایسی باتیں سیکھتے ہیں جنمیں فائدہ کچھ نہیں نقصان ہی ہے اور البتہ یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی جادو خریدے (ایمان دیکر) وہ آخرت میں بے نصیب ہے بیشک اگر وہ سمجھتے ہوتے تو برا بدلہ ہے جسکے عوض انہوں نے جانوں کو بیچ ڈالا اور اگر وہ (حضرت محمدؐ پر) ایمان لاتے اور پرہیز کرتے اور ان کو سمجھ ہوتی تو اللہ کے پاس جو ثواب ملتا وہ (ان کے حق میں) بہتر تھا۔	وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۚ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝	۱۰۲	البقرة ۲	۱
اور (اے پیغمبر) داودؑ اور سلیمانؑ (کو یاد کر) جب دونوں ایک کھیت کا فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات	وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ	۷۸	الانبیاء ۲۱	۱۷

ف بابل ایک شہر تھا ملک عراق میں اب اسکے قریب شہر کوفہ آباد ہے ۱۲ ف یعنے اللہ تعالیٰ نے ہمکو لوگوں کا ایمان آزمانے کے لیے مقرر کیا ہے تو کافر مت بن ۱۲ ف اس سے صاف نکلتا ہے کہ سحر کا سیکھنا ہی کفر ہے جیسے امام احمد رح کا مذہب ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ جو کوئی نجومی یا جادوگر کے پاس جاوے اور اسکو سچا جانے تو کافر ہوگیا ۱۲ ف جو لوگ اپنا ایمان جانا پسند کرتے ہیں ۱۲ ف یعنے بغض کا عمل ان سے حاصل کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سحر کا یہ بھی اثر ہوتا ہے کہ دو آدمیوں میں دشمنی یا دوستی ہوجاوے ۱۲ ف اس سے زیادہ نقصان کیا ہوگا کہ ایمان تشریف لے جاتا ہے اور جادوگر کا ہر شخص دشمن ہوجاتا ہے جہاں جاتا ہے مار کھاتا ہے ولا یفلح الساحر حیث اتی ۱۲ ف پہلے یہ فرمایا کہ یہودیوں کو معلوم ہے پھر فرمایا لو کانوا یعلمون اگر جانتے ہوتے ان دونوں لفظوں میں ظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت اختلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ علم بغیر عمل کے گویا جہل ہے جب ایک شخص جانتا ہے کہ یہ بات بری ہے اور پھر اسکو کرتا ہے تو گویا وہ نہیں جانتا ۱۲ ف جادو سیکھنے سے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو بالائے طاق رکھنے سے ۱۲ ف چونکہ سحر پر عمل کرنا یعنے جادو چلانا کفر ہے اس لیے فرمایا کہ وہ کافر تھے یعنے ساحر تھے امام احمد رح کے نزدیک سحر کا سیکھنا ہی کفر ہے خواہ اسپر اعتقاد رکھے یا نہ رکھے اور خواہ ساحر کے عمل کو رد کرنے کے لیے سیکھے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک جادو کا چلانا کفر ہے اور امام شافعی کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے اور اگر اسکو جائز سمجھے تو کفر ہے ۱۲ ف اس سے دلیل ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں سحر کی کوئی تاثیر نہیں ہے۔ اہل حدیث یہ کہتے ہیں کہ حکم خدا کی تو شرط ہر چیز میں ہے آگ بھی بے حکم خدا جلا نہیں سکتی حالانکہ آگ میں جلانے کا اثر اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے ایسا ہی سحر کو بھی سمجھنا چاہیے ۱۲

۱۹	النمل	۳۲

وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۝

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰي كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓي اِذَآ اَتَوْا عَلٰي وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا

کے وقت چیر پڑی تھیں اور ہم انکے فیصلے کو دیکھ رہے تھے پھر ہمنے اس (مقدمہ) کا (ٹھیک) فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہمنے ہر ایک کو فیصلہ کرنیکی سمجھ دی تھی اور علم دیا تھا اور ہمنے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد کے حکم میں کر دیا تھا وہ انکے ساتھ تسبیح کیا کرتے اور ہم ہی نے (سب) کیا تھا اور ہم ہی نے داؤد کو تمہارے لیے ایک پہناوا بنانا سکھلایا تھا کہ (جنگ میں) ایک دوسرے کی مار سے تمکو بچائے (یعنے زرہ بنانا) تو کیا تم (اس نعمت کا) شکر کروگے (یا نہیں) اور (ہمنے) تند کی ہوا سلیمان کیلیے تابع کر دی تھی وہ اسکے حکم سے اس ملک کیطرف چلتی تھی جہاں ہمنے برکت رکھی ہے اور ہمکو سب چیزوں کی خبر ہے اور بعض شیطان جو اسکے واسطے (جواہرات نکالنے کو سمندر میں) غوطے لگاتے اور اسکے سوا دوسرے کام بھی کرتے اور ہم ہی (ان شیطانوں کی) نگہبانی کرتے تھے

اور ہم داؤد اور سلیمان (پیغمبروں) کو علم دے چکے ہیں اور ان دونو نے (خوش ہوکر یوں) کہا اللہ کا شکر جسنے ہمکو اپنے بہت سے ایماندار بندوں پر بڑھ چڑھ کر رکھا اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور کہنے لگا لوگو ہمکو (خدا کی طرف سے) پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمکو ہر طرح کا سامان دیا گیا ہے بیشک یہ (خدا کا ہمپر) کھلا ہوا فضل ہے اور سلیمان کا جتنا لشکر تھا جنوں اور آدمیوں اور پرندوں کا (وہ سب اسکو دکھانے اور داخلے کے لیے) اکٹھا کیا گیا اور انکی مثلیں لگائی گئیں (اس ترتیب اور انتظام سے لشکر چلا) جب وادی نمل (چیونٹیوں کے میدان) میں پہونچے تو ایک (لنگڑی) چیونٹی نے کہا چیونٹیو اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں (تم کو سلیمان اور اسکے لشکر والے بیخبری میں کچل نہ ڈالیں سلیمان چیونٹی کے اس کہنے پر مسکرا کر ہنس دیا (کہ اتنا چھوٹا جانور اور ایسی سمجھ کی بات) اور کہنے لگا مالک میرے مجھ کو (بھی) اس کا

ف۱ یا فیصلے کے وقت ہم حاضر تھے ۱۲ ف۲ ہوا یہ تھا کہ کسی کی بکریاں رات کے وقت دوسرے کے کھیت یا انگور کے باغ میں گھس پڑیں اور اسکو خراب کر دیا حضرت داؤد ؑ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بکریاں باغ یا کھیت والے کو دلائی جائیں حضرت سلیمان ؑ نے کہا یوں فیصلہ ہونا چاہیئے کہ باغ یا کھیت بکری والے کو اور بکریاں باغ یا کھیت والے کو حوالے ہوں اور دونو ایک دوسرے کا مال اپنے پاس رکھیں لیکن بکری والا باغ یا کھیت میں محنت کرے اور باغ یا کھیت والا بکریوں کے دودھ اور نسل اور بالوں سے فائدہ اٹھاتا رہے جب پھر باغ یا کھیت ویسا ہی ہو جائے جیسا پہلے تھا تو بکریاں بکری والے کو اور کھیت یا باغ اس کے مالک کو دیدیا جائے حضرت داؤد نے اسی فیصلہ کو پسند کیا اور اپنا فیصلہ منسوخ کر دیا ۱۲ ف۳ دونو نے اپنی رائے سے حکم دیا تھا لیکن اللہ تعالے کو حضرت سلیمان ؑ کی رائے پسند آئی۔ بخاری اور مسلم نے روایت کیا کہ دو عورتیں ایک بچہ میں لڑتی آئیں ہر ایک کہتی تھی یہ میرا بچہ ہے حضرت داؤد ؑ نے وہ بچہ اس عورت کو دلا دیا جو عمر میں بڑی تھی حضرت سلیمان ؑ نے یہ حکم دیا کہ ایک چھری لاؤ میں بچہ کو دو ٹکڑے کر کے دونوں کو بانٹ دونگا یہ سنکر بڑی عورت خاموش ہو رہی اور چھوٹی بولی اللہ تم پر رحم کرے جانے دو وہ بچہ اسی کا ہے یعنے بڑی عورت کا اسی کو دیدو تب حضرت سلیمان ؑ نے وہ بچہ چھوٹی کو دلا دیا ۱۲ ف۴ داؤد ؑ اور سلیمان ؑ دونو میں سے ۱۲ ف۵ یعنے شام کے ملک کی طرف ۱۲ ف۶ حضرت سلیمان ؑ کا ایک تخت تھا اسپر چھ لاکھ کرسیاں بچھتی تھیں اور آدمی اور جن کے رئیس ان پر بیٹھتے تھے اور پرند پروں سے اسپر سایہ کرتے تھے پھر ہوا اسکو اڑا لیجاتی جب وہ چاہتے تو تیز چلتی اور جب چاہتے دھیمی چلتی صبح کو ایک مہینہ کی راہ طے کرتی اور شام کو ایک مہینہ کی راہ جیسے دوسری آیت میں ہے ۱۲ ف۷ کافر جن جنکو دیو بھی کہتے ہیں اسکے تابعدار تھے ۱۲ ف۸ جیسے عمارت بنانا برتن ڈھالنا ۱۲ (باقی در صفحہ ۳)

وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلَىٰ وَالِدَىَّ
وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِى
بِرَحْمَتِكَ فِى عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۝
وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِىَ لَآ أَرَى
الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِينَ ۝
لَأُعَذِّبَنَّهُۥ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ
لَأَا۟ذْبَحَنَّهُۥٓ أَوْ لَيَأْتِيَنِّى بِسُلْطَانٍ
مُّبِينٍ ۝ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ
أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِۦ وَجِئْتُكَ
مِن سَبَإٍۭ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝ إِنِّى وَجَدتُّ
امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ
شَىْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ۝ وَجَدتُّهَا
وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن
دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ
أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ
فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۝ أَلَّا يَسْجُدُوا۟
لِلَّهِ الَّذِى يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِى السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا
تُعْلِنُونَ ۝ اللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۩ قَالَ سَنَنظُرُ
أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝
اذْهَب بِّكِتَابِى هَٰذَا فَأَلْقِهْ
إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ

پابند کر دیں میں تیری ان نعمتوں کا شکر کروں جو تونے مجھکو اور میرے
ماں باپ کو عنایت فرمائیں اور میں (ہمیشہ باقی عمر میں) نیک کام
کرتا رہوں جس سے تو خوش ہو اور داخل کر مجھے (اپنی رحمت سے مجھے
نیک بندوں میں شامل کرلے اور سلیمان نے پرندوں کا جائزہ لیا (ان
کا داخلہ دیکھا) تو کہنے لگا کیا بات ہے ہدہد نہیں دکھائی دیتا (کیا حقیقت
میں) غائب ہے خبیر حاضر ہی میں اسکو ضرور سخت سزا دونگا یا اسے
کاٹ ہی ڈالونگا نہیں تو کوئی معقول وجہ میرے سامنے پیش
کرے (کہ اسوجہ سے غیر حاضر رہا) تو بہت دیر نہیں گذری کہ ہدہد
آگیا اور کہنے لگا میں نے وہ بات معلوم کی ہے جو تجھکو بھی معلوم
نہیں ہوا اور میں (شہر) سبا سے ایک تحقیق (یقینی) خبر لیکر تیرے
پاس آیا ہوں میں نے ایک عورت کو دیکھا وہ انکی رانی ہے اور ہر طرح
کا سامان (سلطنت کا) اسکے پاس موجود ہے اور اسکے پاس ایک
بڑا شاہی تخت ہے میں نے دیکھا وہ عورت (جو انکی رانی ہے) اور
اسکی قوم کے لوگ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں (آفتاب
پرست ہیں) اور شیطان نے انکے کام انکی نظر میں اچھے کر دکھائے
ہیں اور سیدھی راہ (یعنی توحید) سے انکو باز رکھا ہے انکو کچھ
سمجھ (ہی) نہیں ہے (کمبخت انکو کیا ہوا ہے) اللہ کو کیوں نہیں
سجدہ کرتے جو آسمان اور زمین میں چھپی چیزیں باہر نکال لاتا ہے
اور تمہارا چھپا اور تمہارا کھلا (سب) جانتا ہے وہ اللہ ہی سچا معبود
ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے تخت (عرش کا) مالک
ہے سلیمان نے کہا اچھا ہم دیکھتے ہیں تو سچ کہتا ہے یا تو بھی
جھوٹوں میں کا ایک (جھوٹا) ہے میرا یہ خط لیجا اور ان لوگوں پر
ڈالدے پھر وہاں سے ہٹ جا دیکھتا رہ وہ کیا جواب دیتے
ہیں بلقیس نے (اپنے دربار والوں سے) کہا سردارو میرے

ف یا اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اپنے پیارے پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا میں شامل کرلے ہم بھی تیری بلند بارگاہ میں اسی عاجزی اور ادب کے ساتھ یہی عرض کرتے ہیں ۱۲ ف۲ کیا دوسرے پرندوں میں چھپ گیا ہے نظر نہیں آتا ۱۲ ف۳ کہتے ہیں سفر میں ایک بڑا ہدہد بھی اور پرندوں کے ساتھ حضرت سلیمان ؑ کے ہمراہ رہتا اسکا کام یہ تھا کہ پانی کی خبر لاتا یا یہ بتلاتا کہ کہاں کھودنے سے یہاں اتنی دور پر پانی نکلے گا۔ ایک بار جو حضرت سلیمان ؑ کو سفر میں اسکی ضرورت ہوئی تو ہدہد کو دریافت کیا معلوم ہوا وہ غیر حاضر ہے انکو غصہ آیا فرمانے لگے میں اسکو الخ ۱۲ ف۴ جو یمن کے ملک میں تھا صنعاء سے تین دن کا رستہ سبا اس شہر کے بنانے والے کا نام تھا یا ایک عورت کا جو اس بستی میں رہتی تھی پھر اسکے نام سے وہ بستی مشہور ہوگئی ۱۲ ف۵ بلقیس شراحیل یا ذی شرح کی بیٹی ۱۲ ف ملکہ تھی ایک حدیث میں ہے کہ اس کی ماں یا اسکا باپ جن تھا ۱۲ ف۷ کہتے ہیں یہ تخت کنگا جنی یعنی سونے اور چاندی سے بنا ہوا تھا اسی گز لمبا اور چالیس گز چوڑا اور تیس گز زمین سے اونچا تھا اور موتی اور یاقوت اور زمرد جڑے ہوئے تھے۔ ابن عباس رضی نے کہا یہ تخت سونے کا تھا اسکے پائے جواہرات کے نہایت عمدہ کاریگری سے بنا ہوا تھا بہت بیش بہا تھا اس تخت پر سات حجرے تھے ہر حجرے میں کئی دروازے جو بند رہتا ۱۲ ف۸ وہ سورج پرستی کو بڑا ثواب جانتے ہیں ۱۲ ف۹ جو غور کریں کہ سورج اس پروردگار کی ایک مخلوق ہے اور پوجا تو اسکا کرنا چاہیئے جو سب کا خالق ہے ۱۲ ف مثلاً آسمان سے پانی برساتا ہے زمین کے اندر سے دانہ اوگاتا ہے پھل پھول زمین سے پیدا کرتا ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ اس خدا کو پوجنا چاہیئے جو قدرت اور علم رکھے۔ سورج میں تو نہ علم ہے نہ قدرت وہ ایک جسم ہے اور جسموں کی طرح وہ اسکے عرش کے سامنے سارا آسمان کوئی چیز نہیں سورج کی کیا حقیقت ہے ۱۲ ف تاہم [illegible] آپس میں کریں سنتا رہ [illegible] بیان کر ۱۲ ف ہدہد نے وہ خط لے جاکر ان کی رانی بلقیس کی گود میں ڈالدیا اور آپ الگ ہوکر ان کی گفتگو سننے لگا ۱۲

مَاذَا يَرْجِعُونَ ۝ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَؤُا
إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ۝ إِنَّهُ
مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ
الرَّحِيمِ ۝ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي
مُسْلِمِينَ ۝ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَؤُا
أَفْتُونِي فِي أَمْرِي ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً
أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ۝ قَالُوا نَحْنُ
أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَ
الْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا
تَأْمُرِينَ ۝ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ
إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا
وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۚ
وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ
إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ
الْمُرْسَلُونَ ۝ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ
قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ
اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ
بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ۝ ارْجِعْ
إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا
قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا
أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝ قَالَ يَا أَيُّهَا
الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ
يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ
الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ

پاس ایک خط ڈالا گیا ہے جو عزت والا ہے وہ خط سلیمان کی طرف
سے ہے اور (عبارت اسکی) یہ ہے شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا
ہے مہربان (بسم اللہ کے بعد مطلب) یہ ہے مجھ پر زور مت جتلاؤ اور
تابعدار بنکر میرے پاس حاضر ہو (خط کا مضمون سنا کر بلقیس
کہنے لگی سردارو اس معاملہ میں اپنی رائے مجھ سے بیان کرو میں تو
کسی معاملہ کا اخیر فیصلہ سوقت تک نہیں کرتی جب تک تم
لوگ حاضر نہو (اور اپنی رائے بیان نہ کرو) انھوں نے جواب دیا
کہ ہم لوگ زوردار ہیں اور بڑے لڑنیوالے ہیں پھر تیرا اختیار ہو
جو چاہے سمجھ کر حکم دے بلقیس نے کہا (میں یہ سوچتی ہوں)
بادشاہ جب کسی شہر میں (لڑائی کرکے) گھستے ہیں تو شہر کو خراب
کردیتے ہیں اور وہاں کے عزت دار لوگوں کو بیعزت بنا دیتے
ہیں اور (بادشاہوں کا یہی قاعدہ ہے) ایسا ہی کرتے ہیں
اور میں (ایسا کرتی ہوں کچھ تحفہ انکو بھیجتی ہوں پھر دیکھتی
ہوں وہ جو تحفہ لیکر جاتے ہیں کیا جواب لاتے ہیں جب
بلقیس کا ایلچی سلیمانؑ پاس پہونچا تو سلیمان نے کہا کیا
تم لوگ مال و دولت سے میری مدد کرنا چاہتے ہو اللہ نے جو مجھ
کو دے رکھا ہے (پیغمبری) وہ اس سے (کہیں) بہتر ہے جو تم کو
دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہو تو اپنے لوگوں پاس لوٹ جا
تو ہم ضرور ایسا لشکر لیکر ان پر آئینگے جسکا مقابلہ ان سے نہ ہوسکیگا
اور ہم ذلت کے ساتھ انکو رسوا کرکے وہاں سے نکال دینگے
سلیمانؑ نے (اپنے درباریوں سے) کہا سردارو تم میں کوئی ایسا
ہے یہ لوگ جو تابعدار بنکر آرہے ہیں انکے مجھ تک پہونچنے
سے پہلے بلقیس کا تخت میرے پاس اٹھا لائے (اسپر) جنوں
میں سے ایک دیو (راکھس) بولا میں اسکو تیرے پاس لاسکتا ہوں اس سے

ف حدیث میں ہے کہ پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خط کے شروع میں باسمک اللہم لکھا کرتے جب سے یہ آیت اتری تو ہر خط کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھتے اور اخیر میں والسلام علی من اتبع الہدے ۱۲ ف کہتے ہیں تین سو بارہ سردار اسکے ملک میں تھے سب کی رائے اسنے پوچھی ۱۲ ف ہمارا شمار بہی بہت ہے اور طاقت بہی خوب رکھتے ہیں ۱۲ ف اگر تو لڑنا چاہتی ہے تو ہم حاضر ہیں دبنے والے نہیں ۱۲ ف ہم بسروچشم تعمیل کرنے کو حاضر ہیں ۱۲ ف لوٹ مار ہنگامہ مچاتے ہیں ۱۲ ف پہلے بلقیس نے اپنے سرداروں کی رائے پوچھی جب انہوں نے اسی کی رائے پر رکھدیا تو بلقیس نے لڑنا مناسب نہ جانا کس لئے کہ جنگ دو سرا دو دوسرے یہ کہ اگر جنگ ہو اور دشمن کا لشکر شہر میں آگیا تو ایسا عمدہ شہر جیسے اس زمانہ میں شہر سبا تھا تباہ ہوجائیگا کیونکہ بادشاہوں کی عادت ہے جب دشمن کا شہر فتح کرتے ہیں تو لوٹ کھسوٹ تاراج کیا کرتے ہیں اکثر عمارتوں کو جلا کر خاک کردیتے ہیں شہر کے نامی گرامی امیروں کو ذلیل کرتے ہیں ۱۲ ف یعنے حضرت سلیمانؑ اور انکے لشکر والوں کو ۱۲ ف بلقیس نے یہ سوچا کہ اگر سلیمانؑ دنیا کے بادشاہوں کی طرح ایک بادشاہ ہیں تو تحفہ تحائف سے خوش ہوجائینگے پھر ان سے لڑنا کچھ مشکل نہیں اور جو اللہ تعالے کے پیغمبر ہیں تو وہ تحفہ قبول نہیں کرنے کے اس صورت میں انکی اطاعت کرنا بہتر ہوگا۔ کہتے ہیں بلقیس نے سونے کی چند اینٹیں تحفہ بھیجیں جب یہ ایلچی حضرت سلیمانؑ کے دربار تک پہونچے تو دیکھا وہاں تمام سونے کا فرش ہے وہ شرمندہ ہوئے ۱۲ ف میں دنیا کے تحف تحائف سے خوش نہیں ہوتا ۱۲ ف کہتے ہیں جب ایلچی یہ پیغام لیکر واپس ہوا اور تحفہ بہی پھیر دیا گیا تو بلقیس سے سب حال حضرت سلیمانؑ کا جو اس نے دیکھا تھا بیان کیا وہ ڈر گئی اور سمجھ گئی کہ حضرت سلیمانؑ اللہ کے پیغمبر ہیں انسے لڑنا ممکن ہے آخر حکم کی اطاعت کی اور حضرت سلیمانؑ کی طرف روانہ ہوئی ادہر ۱۲ ف جس کو وہ اپنے ملک میں چھوڑ کر آرہی ہے ۱۲

مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۝ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۗ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ۝ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

۲۲ | السبا ۳۴ | ۲

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۖ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلِسُلَيْمٰنَ

پہلے کہ تو اپنی جگہ سے اٹھے اور میں اسکے اٹھا لانے کا زور رکھتا ہوں امانت دار ہوں وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم رکھتا تھا بولا اٹھا لاؤں میں اس تخت کو تیری پلک جھپکنے سے پہلے تیرے پاس منگوائے دیتا ہوں جب سلیمان نے دیکھا تخت اسکے سامنے دھرا ہوا ہے تو کہنے لگا یہ (تخت کا اتنی جلد اسطرح چلے آنا) میرے مالک کا احسان ہے اسلیے کہ مجھکو آزمائے میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور جو کوئی شکر کریگا وہ اپنی ہی بھلائی کے لیے شکر کرے گا اور جو کوئی ناشکری کرے تو میرا مالک بے پرواہ کرم والا ہے سلیمان نے کہا (ایسا کرو) اسکے تخت کی صورت (ذرا) بدل دو دیکھیں وہ (اپنا تخت) پہچانتی ہے یا ان لوگوں میں شامل ہوتی ہے جو (اپنی چیز تک) نہیں پہچان سکتے پھر جب بلقیس سلیمان کے پاس آن پہونچی تو اس سے پوچھا کیا تیرا تخت بھی ایسا ہی ہے وہ بولی یہ تو گویا وہی ہے اور ہمکو تو اس سے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا اور ہم تو (سیوقت سے) تابعدار بنگئے ہیں اور وہ جو اللہ کے سوا اور چیزوں کو پوجتی تھی اسی نے اسکو (خدا تعالیٰ کی عبادت سے) روک رکھا تھا کیونکہ وہ کافر لوگوں میں سے تھی (جب سب گفتگو ہو چکی) بلقیس سے کہا گیا چل محل کے اندر چل اسنے محل کو جو دیکھا تو سمجھی گہرا پانی ہے (کپڑا اٹھایا) اور اپنی پنڈلیاں کھولدیں سلیمان نے کہا یہ ایک محل ہے جو گھونٹ کر آئینوں سے بنایا گیا ہے بلقیس نے کہا اے میرے خدا میں نے اپنی جان پر بڑا ستم کیا اور (اب) میں سلیمان کے ساتھ ہوکر اللہ رب العلمین کی تابعدار ہے

اور ہم نے داود (پیغمبر) کو بندگی دی کہ (ہمنے کہا) اے پہاڑو تم داود کے ساتھ تسبیح کیا کرو اور پرندوں کو بھی اور لوہا اسکے لیے نرم کر دیا تھا اسکو یہ حکم دیا تھا کہ پوری بدن کی زرہیں بنا اور کڑیاں اندازے سے جوڑ اور نیک کام کرتے رہو کیونکہ میں تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہوں اور سلیمان (پیغمبر) کیلیے ہم نے

ف۱ یعنے دربار برخاست کرے صبح سے دوپہر تک دربار ہوتا تھا ۱۲ ف۲ اس کا جواہر وغیرہ کچھ چراؤنگا نہیں۔ حضرت سلیمان ع نے اسکے جواب میں فرمایا نہیں تو میں تو چاہتا ہوں اس سے بھی جلدی کوئی یہ تخت لے آوے ۱۲ ف۳ آصف بن برخیا ان کا وزیر یا منشی بعضوں نے کہا اسم اعظم کا اسکو عمل تھا ۱۲ ف۴ یا تیری نگاہ تجھ تک لوٹ آنے سے پہلے ۱۲ ف۵ نگاہ لوٹ آنے سے پہلے اس کا یہ مطلب ہے کہ تم آسمان کی طرف دیکھو پھر وہاں سے لوٹ کر نیچے نگاہ ڈالو تو تخت تمہارے سامنے رکھا ہوگا۔ بعضے کہتے ہیں اسم اعظم کے زور سے وہ عرش زمین کے نیچے نیچے آکر دفعۃً حضرت سلیمان کے سامنے ابھر آیا ابن عباس رض اور مجاہد رح سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف۶ اسکو اور نعمتیں ملیں گی ناشکری کرنے سے جو نعمت ملی ہے وہ بھی چھن جائے گی ۱۲ ف۷ اسکو کسی کے شکر کی پرواہ نہیں اور کرم ایسا ہے کہ ناشکروں کو بھی ہزاروں نعمتیں دیتا ہے ۱۲ ف۸ اس کی کچھ چیزیں آگے پیچھے تلے اوپر کر دو جنوں نے حضرت سلیمان ع سے کہہ دیا تھا کہ بلقیس دیوانی ہے اور اس سے انکا مطلب تھا کہ حضرت سلیمان ع اس سے نکاح نہ کریں اور اولاد نہ پیدا ہو ورنہ انکو حضرت سلیمان ع کے بیٹے کا بھی تابعدار رہنا ہوگا تو انہوں نے بلقیس کی عقل کو آزمانا چاہا جنوں نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ بلقیس کے پاؤں گدھے کی طرح نہایت بدشکل ہیں ۱۲ ف۹ محض بے وقوف اور بھولے ہوتے ہیں ۱۲ ف۱۰ بلقیس بڑی عقلمند عورت تھی اسنے پہچان تو لیا کہ یہ وہی تخت ہے مگر چونکہ اس سے یوں پوچھا گیا تھا تیرا تخت بھی ایسا ہی ہے تو اس نے جواب بھی یہ دیا گویا ہو بہو وہی ہے اگر یوں پوچھتے کیا یہ تیرا تخت ہے تو وہ کہتی ہاں ۱۲ ف۱۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور سلیمان ع نے بلقیس کو اللہ کے سوا اور چیزوں کے پوجنے سے روکدیا وہ کافر لوگوں میں سے تھی اس صورت میں یہ جملہ اللہ کا کلام ہوگا اور اگلے ترجمے پر بلقیس کا ۱۲ ف۱۲ وہاں آئینہ کا فرش تھا نیچے پانی بہ رہا تھا اور مچھلیاں تیر رہی تھیں ۱۲

(باقی در ضمیمہ ۱۲)

الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ

ہوا کو تابعدار کر دیا تھا وہ صبح کو ایک مہینہ کی راہ لیجاتی اور شام کو ایک مہینہ کی راہ لیجاتی فا اور ہمنے اسکے لیئے تانبے کا ایک چشمہ بہا دیا تھا اور جنوں میں سے بھی کئی جن اسکے سامنے کام کرتے تھے اسکے مالک کے حکم سے اور ہمنے کہدیا تھا جو کوئی جن ہمارے حکم سے پھر یگا ہم اسکو دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھائینگے فا جنات اسکے لیے عالیشان عمارتیں بناتے تھے (یا مسجدیں) اور صورتیں فا اور حوض کیطرح (بڑے بڑے) پیالے اور جمی ہوئی دیگیں (اور ہمنے یہ حکمدیا) اے داؤد کی اولاد اللہ کا شکر مانکر (نیک عمل کرتے رہو اور میرے بندوں میں شکر کرنیوالے کم ہیں فا پھر جب سلیمان پر ہمنے موت کا حکمدیا فا اسکی موت جنوں کو کسی نے نہیں بتلائی مگر زمین کے کیڑے (دیمک) نے وہ اسکی لکڑی کھا رہا تھا جب (لکڑی کھوکھلی ہوگئی اور) سلیمان گر پڑے اسوقت جنوں کو معلوم ہوا اگر وہ غیب کی بات جانتے ہوتے تو (ایک مدت تک) ذلت کی محنت میں نہ پڑے رہتے فا بیشک سبا والوں کیلیے اپنی ہی بستی میں نشانی (موجود) تھی فا (بستی کے) داہنے اور بائیں دو باغ تھے فا انپر مالک کی (دی ہوئی) روزی کھاؤ اور اسکا شکر بجالاؤ (سبحان اللہ کیا کہنا) ایسا پاکیزہ شہر اور مالک (مہربان) بخشنے والا فا انہوں نے (ہمارا فرمانا) نہ سنا فا ہمنے (باندھ اور پشتہ توڑ کر زور کا نالا انپر چھوڑ دیا فا اور ان دو (عمدہ) باغوں کو بدلکر دو باغ ایسے کر دیے جنمیں بدمزہ میوے اور جھاؤ کے درخت اور تھوڑے سے بیری کے درخت رہگئے فا انکی ناشکری پر ہمنے انکو یہ سزا دی اور ہم انہی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرے ہیں اور ہمنے ان میں اور ان بستیوں کے بیچ میں جہاں ہمنے برکت رکھی تھی کئی کھلے گاؤں (آباد) کر رکھے تھے فا اور انہیں سفر کرنے کو) منزلیں مقرر کر دی تھیں فا اور (ان گاؤں میں بے کھٹکے رات دن چلتے رہو (ان کی شامت جو آئی) تو کہنے

فا تو ایک دن میں دو مہینے کی راہ طے کرتی حسن رح نے کہا حضرت سلیمان ع صبح کو دمشق سے چلتے اور دوپہر اصطخر میں آرام کرتے اور ان دونوں ملکوں میں ایک مہینے کی راہ ہے۔ پھر شام کو اصطخر سے چلتے تو رات کو کابل ہا۔ بابل میں رہتے وہ بھی ایک مہینے کی راہ ہے ۱۲ فا وہ کان سے پانی کی طرح نکلتا ۱۲ فا سلیمان ع کی اطاعت نہ کریگا ۱۲ فا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم اسکو آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ کہتے ہیں ان جنوں پر اللہ تعالی نے ایک فرشتہ مقرر کر دیا تھا آگ کا کوڑا اسکے ہاتھ میں رہتا جو کوئی جن حضرت سلیمان ع کی نافرمانی کرتا یہ فرشتہ اسکو کوڑا مار کر جلا دیتا ۱۲ فا پیغمبروں اور فرشتوں اور علماء اور نیک بندوں کی حضرت سلیمان ع کی شریعت میں مورتیں بنانا جائز تھا یہ مورتیں مسجدوں اور اچھے مقاموں میں رکھی جاتیں تاکہ لوگ ان کو دیکھ کر عبادت میں زیادہ کوشش کریں ۱۲ فا بڑا ایک ہی جگہ رکھی رہتیں کیونکہ انکا اٹھانا اور لیجانا مشکل تھا ۱۲ فا تو وہ لکڑی ٹیک کر کھڑا رہ گیا لوگ سمجھتے رہے وہ زندہ ہے ۱۲ فا حضرت سلیمان ع کے وقت میں جنوں کو یہ دعوی تھا کہ وہ آیندہ کی باتیں بتا سکتے ہیں اور بعضے لوگ بھی انکی نسبت یہی اعتقاد رکھتے تھے جب حضرت سلیمان ع کی لاٹھی کو دیمک چاٹ گئی اور ایک مدت کے بعد آپ گر پڑے تو جنوں کو معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان بہت دنوں پہلے مر چکے تھے اور انکو افسوس ہوا کہ اگر پہلے ہی ہم کو انکی موت کی خبر ہوتی تو اتنی مدت تک سخت مزدوری محنت کے عذاب میں کیوں مبتلا رہتے اور ان کو یہی کہنا پڑا کہ غیب کا علم ہم کو نہیں ہے لوگوں کو یہی معلوم ہوگیا کہ جنوں کا دعوے غیب دانی کا غلط تھا ۱۲ فا حدیث میں ہے کہ سبا ایک شخص کا نام تھا عرب میں اس کی دس اولاد ہوئیں چھ تو یمن کے ملک میں رہے اور چار شام کے ملک میں چلے گئے ۱۲ فا وہاں نہ کبھی قحط نہ مچھر ہمنے سبا والوں سے کہلا بھیجا ۱۲ فا گویا دنیا اور آخرت دونوں بخشنے دنیا میں مزے مزے کے میوے کھاؤ اور چین کرو اور آخرت میں بھی مغفرت کی امید رکھو ۱۲ یانی [illegible]

۲۳	ص	۲

سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ۝ فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً كُلٌّ لَهُ أَوَّابٌ ۝ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۝ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۝ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ

لگے ملک چلتے ہماری سفر کی منزلیں (دور دور کر دے اور اپنی جانوں پر ظلم کرنے لگے آخر ہمنے انکو میٹ کر) کہانیاں بنا دیا اور بالکل چیر پہاڑ ڈالا انکی دھجیاں اڑا دیں جو شخص صبر اور شکر کرتا ہے اسکو البتہ اس قصہ میں نشانیاں ہیں ف

اور ہماری بندے داود (پیغمبر) کو یاد کر جو زور والا تھا کیونکہ وہ اللہ کیطرف بہت رجوع رہتا تھا ہمنے پہاڑوں کو اسکا تابعدار بنا دیا تھا وہ سورج ڈھلے اور سورج نکلے اسکے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندوں کو بھی (اسکا تابعدار کر دیا تھا) وہ جمع ہو کر سب اسکی طرف رجوع رہتے اور اسکی سلطنت کو ہمنے مضبوط کر دیا تھا اور ہمنے اسکو تدبیری تھی اور جھگڑ چکانیوالی بات اور (اے پیغمبر) کیا ان جھگڑنیوالوں کی بھی خبر تجھکو پہونچی ہے جو دیوار پھاند کر داؤد کے عبادتخانہ میں آگئے (جب بیوقت بے اجازت) داود پاس گھس آئے وہ انکو دیکھ کر گھبرا گیا انہوں نے کہا مت ڈر ہم دونوں جھگڑا ہے ہم میں سے ایک نے دوسرے پر ظلم کیا تو انصاف سے ہمارا فیصلہ کر دے اور بے انصافی نکر اور ہمکو سیدھی راہ بتلا دے یہ (دوسرا فریق) میرا بھائی ہے اسکے پاس ننانوے دنبیاں ہیں (ایک کم سو) اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے اب وہ کہتا ہے تو (اپنی) وہ (ایک دنبی) بھی میرے حوالے کر دے اور بات چیت کرنے میں وہ مجھکو دبا بیٹھا ہے داؤد نے کہا بیشک تجھ پر ظلم کرتا ہے جو تیری ایک دنبی مانگ کر اپنی (ننانوے) دنبیوں میں ملانا چاہتا ہے اور اکثر ساجھی ایکدوسرے پر زیادتی کرتے رہتے ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہیں (وہ ایسا نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت کم ہیں اور داود کو خیال آیا کہ یہ مقدمہ نہ تھا بلکہ) ہمنے اسکو آزمایا تھا اسیوقت اسنے اپنے مالک سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور (خدا کی طرف) رجوع ہو گیا آخر ہمنے

ف پاس پاس گاؤں ہیں سفر کا مزہ نہیں آتا ۱۲ ف ہماری منزلیں کٹھن کر دے رستے میں آبادی کا نام نہ ہو بالکل جنگل ویران ہو جب تقدیر کی خرابی ہوتی ہے تو عقل ایسی ہی اوندھی ہو جاتی ہے ۱۲ ف شرک اور کفر اور ناشکری میں پڑ گئے ۱۲ ف سبا کے لوگ سب متفرق ہو گئے ان میں سے اوس اور خزرج مدینے میں آ کر بسے اور غسان شام کو چلے گئے اور ازد عمان کو اور خزاعہ تہامہ کو اللہ تعالیٰ نے انکا ملک ویران کر دیا جیسے انہوں نے خواہش کی تھی جنگل ہی جنگل ہو گیا ۱۲ ف ایک ایسا آباد ملک کسقدر جلد تباہ ہو گیا۔ صبر کرتا ہے یعنے گناہ سے اپنے تئیں روکتا ہے شکر کرتا ہے یعنے اللہ تعالیٰ کے حکم بجا لاتا ہے ایسے ہی لوگوں کو نصیحت اور عبرت ہوتی ہے ۱۲ ف عبادت کی طاقت بہت رکھتا تھا چنانچہ آپ ایکدن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے یہ بہت مشکل ہے کیونکہ نہ روزے کی عادت پڑتی ہے نہ افطار کی اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلعم کو تسلی دی کہ حضرت داؤد ع پر بھی طالوت کی حکومت میں بہت تکلیف گذری تم بھی انکا قصہ یاد کر کے صبر کرو ۱۲ ف اور یہی جب تھا انکے زور آور ہونے کا حدیث میں ہے کہ اواب وہ جو تنہائی میں اپنے گناہ یاد کر کے اللہ سے بخشش چاہے ابن عباس رض نے کہا اواب یعنے یقین رکھنے والا ۱۲ ف اشراق سے وہی وقت مراد ہے جب سورج نکلکر خوب چمکنے لگتا ہے ۱۲ ف اسکے فرمانبردار رہتے یا تسبیح کے وقت جواب دیتے رہتے ۱۲ ف حکمت اور دانائی ملک کے انتظام کی عقل یا پیغمبری ۱۲ ف بحث سنکر فیصلہ کرنیکا طریقہ ۱۲ ف حضرت داؤد ع نے اپنے دنوں کو یوں تقسیم کیا تھا ایک دن عبادت کا ایک دن مقدمے فیصل کرنے کا ایک دن سلطنت کے ناموس کا ہو انکا ایک دن وعظ اور نصیحت کا عبادت کے دن حضرت داؤد ع عبادت میں مصروف تھے دو فرشتے (جبرائیل اور میکائیل) دو آدمیوں کی صورت میں جھگڑتے ہوئے انکے پاس جانا چاہا چونکہ اس دن مقدمہ کا دن نہ تھا دیوار کود کر اندر پہونچ گئے حضرت داؤد ع ڈرے کہیں دشمن نہ ہوں انکے قتل کرنیکو آئے ہوں ۱۲ (باقی دوسرے صفحہ میں)

۲۳ | ص ۳۸ | ۳

وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ○ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ○ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ○ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ○ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ○ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ○ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ○ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ○ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ○ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○

اوسکا یہ قصور معاف کردیا اور بیشک داؤد کیلیے ہمارے پاس نزدیکی کا درجہ ہے اور اچھا ٹھکانا ہے اور داؤد ہمنے تجھکو زمین کا حاکم بنایا ہے تو لوگوں کا فیصلہ انصاف سے کیا کر اور (نفس کی) خواہش پرست چل ایسا نہ ہو وہ تجھے کو خدا کے (ٹھیک) رستے سے بہکا دے بیشک جو لوگ اللہ کی راہ سے بہکجاتے ہیں انکو سخت سزا ملیگی اسوجہ سے کہ وہ حساب کا دن بھول گئے ف اور ہمنے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عنایت کیا اچھا بندہ وہ (خدا کی طرف) بہت رجوع رہنے والا تھا جب سورج ڈھلے پر اصیل عمدہ گھوڑے اسکے سامنے لائے گئے تو کہنے لگا میں نے مال (گھوڑوں) کی محبت اللہ کی یاد سے زیادہ چاہی یہانتک کہ سورج پردے میں چھپ گیا (ڈوب گیا) ان گھوڑوں کو پھر میرے سامنے لاؤ تو انکی کمیر اور گردنیں کاٹنا شروع کیں اور ہمنے سلیمان کو ایک بلا میں پھانسا اور اسکی کرسی پر ایک (دوسرا) دھڑ ڈالدیا پھر وہ (خدا کیطرف) رجوع ہوا کہنے لگا مالک میرے مجھ کو بخشدے اور ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو بیشک تو ہی بڑا دینے والا ہے ہم نے (اس کی دعا قبول کی) ہوا کو اس کے اختیار میں کردیا جہاں وہ پہنچنا چاہتا اس کے حکم سے دھیمی دھیمی چلتی اور شیطانوں کو (بھی) جتنے ان میں معمار اور غوطہ خور تھے (سب اس کے اختیار میں کردیے) اور دوسرے شیطانوں کو بھی جو طوق زنجیروں میں جکڑے رہتے (اور ہمنے سلیمان سے کہا) یہ ہماری بے حساب دین ہے تو (لوگوں کو اس میں سے) دے یا رکھ چھوڑ اور بے شک سلیمان کے لیے ہمارے پاس نزدیکی کا درجہ ہے اور اچھا ٹھکانا ف

ف اور نفس کی خواہش پر چلنے لگتے ہیں ۱۲ ف یعنے قیامت کا دن جسدن حاکم سے بڑی پرسش ہوگی اور اگر اُسنے کسی مقدمے میں انصاف کے خلاف فیصلہ کیا ہو تو اسکو سخت سزا دیجائے گی ۱۲ ف کہتے ہیں یہ ایک ہزار گھوڑے تھے یا بیس ہزار گھوڑے ۱۲ ف غصے سے کہ ان گھوڑوں نے مجھ کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کردیا حضرت سلیمان ع کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا ہی حکم ہوا ہوگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ انکو ذبح کرڈالا اور انکا گوشت اللہ تعالیٰ کی راہ میں تصدق کردیا اللہ تعالیٰ نے ان گھوڑوں کے بدل ہوا کو انکے تابع کردیا ۱۲ ف یاد دوبارہ تخت پر بیٹھا دوسرے دھڑ سے ایک شیطان مراد ہے جسکا نام صخر تھا ہوا یہ تھا کہ حضرت سلیمان ع حاجت کو جاتے وقت اپنی انگشتری جس کی تاثیر سے جن اور دیو سب انکے تابع تھے اپنی بی بی کو دے گئے صخر حضرت سلیمان ع کی صورت بنکر وہ انگوٹھی ان کی بی بی سے لیگیا اور اسکو پہنکر بادشاہت کی کرسی پر بیٹھ کر لگا حکومت کرنے حضرت سلیمان ع ڈر کے مارے کہیں مجھکو مروا نہ ڈالے چھپ گئے چالیس دن کے بعد پھر وہ انگوٹھی حضرت سلیمان ع کے ہاتھ آئی اور وہ دوبارہ تخت سلطنت پر بیٹھے اور صخر کو سمندر میں قید کیا بعضوں نے کہا ایک بار سلیمان ع نے یوں کہہ بیٹھے کہ میری ستر بی بیاں ہیں میں آج شب کو ہر ایک کے پاس جاؤنگا تو ستر لڑکے پیدا ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ انشاء اللہ کہنا بھول گئے کسی بی بی کو حمل نہ رہا ایک بی بی جنی تو وہ بھی کچا بچہ لوگوں نے وہ دھڑ لاکر انکی کرسی پر ڈالدیا یعنے یہی آپ کا لڑکا ہے اسوقت اونکو تنبیہ ہوئی کہ انشاء اللہ نہ کہنے کی یہ سزا ملی اور اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع ہوئے ۱۲ ف اور انکے تخت کو جسطرف اوڑا کر لیجاتی دھیمی سے یعنے فرش پر کہ تندی سے آندھی کیطرح نہیں چلتی ورنہ لوگوں کو تکلیف ہوتی ۱۲ ف معمار تو عمارتیں بناتے اور غوطہ خور موتی اور جواہر دریا میں سے نکالتے ۱۲ ف جب انمیں سے کوئی کہا نہ مانتا تو اسکو جکڑ دیتے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ ہماری عنایت ہے اسمیں سے دے یا رکھ چھوڑ جتنی چاہے کچھ حساب نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی دوسری مہربانی تھی کہ انکو حساب کتاب بھی معاف کردیا گیا تھا ۱۲ یعنے بہشت ۱۲

قصة ابراهيم و اسمعيل والكعبة

باب ۶۳ حضرت ابراہیم اور اسمعیل اور کعبے کے حالات

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اور (یاد کر) جب ابراہیم کو اسکے پروردگار نے کئی باتوں سے آزمایا اسنے ان باتوں کو پورا کیا پروردگار نے فرمایا میں تجھ کو لوگوں کا سردار بناؤنگا (کہ قیامت تک لوگ تیری پیروی کریں) ابراہیم نے کہا اور میری اولاد کو فرمایا جو ظالم (بے انصاف) ہیں ان تک یہ اقرار نہ پہونچیگا[1] اور (یاد کرو) جب ہمنے خانہ کعبہ کو لوگوں کی لوٹ کر آنیکی (یا ثواب کی)[2] اور امن کی جگہہ ٹھیرائی[3] اور (لوگونکو حکم دیا کہ) مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ[4] اور ہمنے ابراہیم اور اسمعیل کو حکم کیا کہ میرے گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع اور سجدہ کرنے والونکے لیے پاک رکھو[5] اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے مالک سے عرض کیا پروردگار اس جگہہ کو ایک امن کا شہر بنا دے اور وہاں کے رہنے والوں میں سے جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لائیں انکو میوے کھانیکو دے (اللہ نے) قبول فرمایا اور فرمایا کافر کو بھی میں چند روز تک فائدہ اٹھانے دونگا پھر اسکو دوزخ کے عذاب کیطرف کھینچ لاؤنگا۔ اور وہ برا ٹھکانا ہے[6] اور (یاد کرو) جب ابراہیم خانہ کعبہ کے پایوں کو اونچا کر رہا تھا (یعنے دیواریں بنا رہے تھے) اور اسکے ساتھ اسمعیل بھی (دونوں نے کہا) پروردگار ہمارے یہ خدمت ہماری قبول فرمالے تو (دعا کو) سنتا ہے (دل کی نیت کو) جانتا ہے[7] پروردگار ہمارے اور ہم کو اپنا تابعدار کردے اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ پیدا کر جو تیرا تابعدار رہے۔ اور ہم کو حج کے طریقے تبلا دے[8] اور ہمارے قصور معاف کردے بے شک تو بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے[9]

ف[1] یعنے میں تیری اولاد کو بھی سرداری دونگا اُسکا اقرار کرتا ہوں بشرطیکہ وہ نیک ہوں اور جو تیری اولاد میں بدکار اور ظالم ہونگے وہ اس اقرار سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اون کو سرداری نہیں ملیگی ۱۲ ف[2] لوگوں کے لوٹ کر آنے کی یعنے حاجی لوگ وہاں آتے ہیں پھر جاتے ہیں پھر آتے ہیں تو خانہ کعبہ مرجع خلائق ہے جو ایک بار آتا ہے وہ پھر جا پہنچتا ہے کو دوبارہ آوے ۔ امن کی جگہہ اسلیئے کہ مشرک لوگ بھی کہ والونکو نہ ستاتے آس پاس کے لوگونکو ایذا دیتے ۱۲ ف[3] مقام ابراہیم ایک پتھر ہے جسپر وہ کھڑے ہو کر کعبے کی دیواریں اٹھاتے تھے اب اس مقام پر ایک گنبذ بنا ہوا ہے لوگ اکثر طواف کا دوگانہ وہیں ادا کرتے ہیں یا ساری مسجد حرام مراد ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ یہ مقام ہے ہمارے باپ ابراہیم ع کا ہم اسکو نماز کی جگہہ بنا دیں تب یہ آیت اتری ۱۲ ف[4] بتوں سے یا نجاست سے یا کفار سے یا جھوٹ اور فریب اور دغابازی سے یا جنب اور حائض سے ۱۲ ف[5] عاکفین کا ترجمہ اعتکاف کرنیوالے ۱۲ ف[6] صحیح حدیث میں ہے کہ ابراہیم ع نے مکہ کو حرام کیا اور میں مدینہ کو حرام کرتا ہوں دونوں پتھریلی زمین کے بیچ ۔ اللہ نے حضرت ابراہیم ع کی دعا کو قبول کیا اور باوجودیکہ مکہ کا مقام بالکل ویران اور اجاڑ تھا اور وہاں کی زمین شور کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی تھی لیکن وہاں شہر بس گیا اور دور دور سے سب قسم کے میوے اور ترکاریاں آنے لگیں ۱۲ ف[7] قسطلانی رح نے کہا کعبہ دس بار بنایا گیا اول فرشتوں نے بنایا دوسرے آدم علیہ السلام نے تیسرے شیث علیہ السلام نے وہ طوفان نوح میں گر گیا چوتھے ابراہیم ع نے پانچویں قوم عمالقہ نے چھٹے جرہم نے ساتویں قصی بن کلاب نے جو دادا ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آٹھویں قریش نے نویں عبداللہ بن زبیر نے دسویں حجاج بن یوسف نے میں کہتا ہوں کہ گیارہویں شاہ روم نے [illegible] میں اور وہی بنا اب تک قائم ہے ۱۲ ف[8] اسکے ارکان اور آداب یا قربانی کرنیکے مقام یا عبادت کے طریقے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورہ	آیت	آیات	ترجمہ
			رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	پروردگار ہمارے اس گروہ میں انہی میں سے ایک پیغمبر بھیج جو تیری آیتیں پڑھکر انکو سنائے اور کتاب (قرآن شریف) اور حکمت (حدیث شریف) انکو سکھلائے اور شرک سے انکو پاک کرے بیشک تو زبردست ہے حکمت والا ف
۱	البقرہ	۱۶	وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝	اور ابراہیم کے طریق سے وہی نفرت کرے گا جو احمق ہوگا اور ہمنے اس کو دنیا میں چن لیا (اسکو پیغمبری عنایت فرمائی) اور آخرت میں وہ نیک ہے جب پروردگار نے اس سے فرمایا اسلام پر مضبوط رہ تو کہنے لگا میں اللہ کا تابعدار بنگیا جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں (اسمعیل اور اسحاق) اور یعقوب نے بھی اپنے (بارہ) بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی بیٹا اللہ تعالے نے تمہارے لیے یہ دین (یعنے اسلام) پسند کیا ہے تو مرتے وقت مسلمان ہی رہنا ف
″	″	″	وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝	اور (مسلمانوں سے) کہتے ہیں یہودی یا عیسائی بن جاؤ راہ پر آؤ (اے پیغمبر) کہدے نہیں ہم ابراہیم کے دین پر ہیں جو سیدھی راہ پر تھا اور وہ مشرک نہ تھا ف
۳	″	۳۵	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝	(اے پیغمبر) کیا تونے اس شخص کے قصے پر نظر نہیں ڈالی جو سوجہ کہ خدا نے اسکو بادشاہت دی تھی ابراہیم سے اسکے پروردگار کے باب میں جھگڑا جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار تو وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اس نے کہا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں ف ابراہیم نے کہا اچھا اللہ تو سورج کو پورب سے نکالتا ہے (اگر تو خدا ہے) تو اسکو پچھم کی طرف سے نکال (سنکر) وہ کافر (نمرود مردود) ہکابکا رہگیا (حیران اور خاموش) رہگیا اور اللہ ہٹ دھرم لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا
″	″	″	وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ	اور (اے پیغمبر) یاد کر جب ابراہیم نے کہا پروردگار مجھکو (آنکھ سے) دکھلا دے کیونکر مردوں کو جلا اٹھیگا (خدا نے) فرمایا کیا تجھ کو یقین نہیں ابراہیم نے کہا کیوں نہیں لیکن تسلی کے لیے کہ میرے دل کو تسلی ہو جائے فرمایا اچھا تو چار پرندے

ف انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیج یعنے انہی کی قوم میں سے یہ دعا ہے نبی عربی یعنے پیغمبر آخرالزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے اسی لیے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں دعا ہوں ابراہیم کی حکمت سے مراد حدیث شریف ہے اور کتاب سے مراد قرآن شریف آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کوئی غرور سے ایسا نہ کہے کہ میں اسکی کتاب میں حکم نہیں پاتا سن لو مجھ کو کتاب ملی ہے اور اسکے ساتھ ایک اور چیز جو اسی طرح کی ہے یعنے حدیث شریف جس شخص نے حدیث شریف سے منہ موڑا اسنے اللہ کی کتاب کو بھی چھوڑ دیا کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے ما اتکم الرسول فخذوہ اور جسکو قرآن اور حدیث دونوں آن حضرت سے پہونچے ہیں [illegible] اسکا فرمانبردار بن جا اپنے سب کام اللہ تعالے پر چھوڑ دے ۱۲ ف یعنے اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو یہانتک کہ موت آوے مرو تو اسی دین پر ۱۲ ف بلکہ ایک طرف کا تھا یعنے ایک ہی خدا کا ہو رہا تھا حنیف کہتے ہیں اس شخص کو جو جھوٹے دینوں سے منہ موڑ کر ایک طریق پر آگیا ہو صحیح حدیث میں ہے کہ میں سیدھی سہل شریعت دیکر بھیجا گیا۔ دوسری روایت میں ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا دین اللہ کو پسند ہے فرمایا سیدھا سادہ سہل [illegible] ابراہیم مشرک نہ تھے [illegible] ف حضرت [illegible] اللہ کے بیٹے تھے [illegible] کوش بن کنعان بن سام بن نوح تھا بعضوں نے کہا نمرود بن فالخ بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح اللہ تعالے نے اسکو بڑی بادشاہت دی تھی [illegible] خدائی کا دعوے [illegible] حضرت ابراہیم کو اللہ تعالے نے پیغمبر بنا کر اسکی ہدایت کے لیے بھیجا ۱۲

(۱۷ [illegible])

			اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۠	لے پہر انکو اپنے ساتھ ہلالو پہر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکہدے پہر انکو (اسد کا نام لیکر) بلاوہ لپکتے ہوئے تیرے پاس آجاینگے (ف۱) اور یہ جانلے کہ اسد تعالے زبردست ہے حکمت والا (ف۲)
۳	آل عمران	۷	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِىْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	(اے کتاب والو) ابراہیم کے مقدمہ میں کیوں جہگڑتے ہو اور توریت (جس سے یہود کی ابتدا ہے) اور انجیل (جس سے نصاریٰ کی ابتدا ہے) دونو ابراہیم کے بعد اتریں کیا تمکو عقل نہیں (خود بیوقوف) لوگو تمنے ان باتوں میں جہگڑا کیا جنکو (صحیح یا غلط) کچہ نہ کچہ جانتے تہے (ف۳) اب ان باتوں میں کیوں جہگڑتے ہو جنکا تمہیں مطلق علم نہیں (جیسے ابراہیم کا مقدمہ) اور اسد جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ابراہیم تو نہ یہودی تہا نہ نصرانی تہا وہ تو ایک لگا مسلمان تہا (یعنے ایک طرف والا اسد کا تابعدار) اور مشرک نہ تہا (ف۴) سب لوگوں میں ابراہیم سے زیادہ خصوصیت رکہنے والے (یعنے زیادہ مشابہ) تو وہ لوگ تہے جنہوں نے اسکی پیروی کی اور (پہر) یہ پیغمبر (ف۵) اور ایمانوالے (مسلمان) اور اسد تعالے مسلمانوں کی مدد پر ہے (ف۶)
۴	”	۱۰	قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ	کہدے اللہ نے سچ فرمایا (کہ ابراہیم پر یہ چیزیں حرام نہیں ہوئی تہیں) تو ابراہیم کی راہ پر چلو جو ایک لگا تہا (یعنے خالص خدا کی طرف کا) اور وہ مشرک نہ تہا (ف۷) بیشک سب سے پہلا جو گہر لوگوں کی (عبادت کیلیے) بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے (یعنے کعبہ شریف) برکت والا اور سارے جہان کو ہدایت کرنیوالا (ف۸) اسمیں (یعنے خانہ کعبہ میں اسد کی قدرت کی) کہلی کہلی نشانیاں ہیں (انمیں سے ایک) مقام ابراہیم ہے (ف۹) اور جو شخص اسکے اندر آئی اسکو امن مل جاتا ہے
۵	النساء	۱۸	وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝	اور کسکا دین اس شخص سے اچہا ہوسکتا ہے جسنے اپنا منہ اسد کے سامنے جہکا دیا (ف۱۰) اور نیکی میں لگ گیا (ف۱۱) اور ابراہیم کے رستہ پر چلا جو ایک لگا تہا (ف۱۲) اور اسنے ابراہیم کو اپنا سچا دوست بنایا (ف۱۳)
۶	المائدہ	۱۳	جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ	خدا تعالے نے کعبے کو جو عزت والا گہر ہے لوگوں کا گذارہ بنایا (ف۱۴) اور (اسیطرح)

ف یعنے چند عدد پالکر انکو اپنے سے ہلالو تاکہ زندہ ہونیکے بعد تم کو یقین ہو کہ وہی پرندے ہیں جن کو تمنے ذبح کیا تہا ورنہ ایک شبہ رہجاویگا کہ ان پرندوں کی روح تو فنا ہوگئی مگر خدا تعالے نے ایک دوسری روح ان جسموں میں پہونکدی ۱۲ ف۲ حضرت ابراہیم نے ایک پہاڑ پر چاروں کے سر رکہے اور ایک پہاڑ پر چاروں کے پر ایک پر دوسرا ایکیپر پاؤں ۱۲ ف۳ یعنے چاق وچست اچہی طرح تیزی کے ساتھ اڑتے ہوئے یہ نہیں کہ گرتے پڑتے لنگڑاتے ۱۲ ف۴ اسکی حکمت انسان کیا سمجہیگا بقول شخصے اول ایک قطرہ سمجہیں خدا آخر بر ملا بیچارہ ابن عباس رض نے کہا ابراہیم ع نے سات پہاڑوں پر انکے ٹکڑے رکہے اور انکے سر اپنے ہاتہ میں تہام لیئے پہر ان کو آواز دی تو ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے اور ایک پر دوسرے پر سے اڑکر ملنے لگا یہانتک کہ ہر پرند پورا جڑ گیا لیکن سر نہ تہا پہر وہاں سے آکر اپنے اپنے سروں سے جڑ گئے جو ابراہیم ع کے ہاتہ میں تہے سبحان اسد جلت قدرتہ ۱۲ ف۵ جیسے توریت یا انجیل کے مضمون ۱۲ ف بلکہ موحد خدا پرست آیت میں اشارہ ہے کہ یہود اور نصارے گو اپنے تئیں ملت ابراہیمی پر کہتے ہیں مگر حقیقت میں مشرک ہیں مولویوں کو انہوں نے خدا بنا رکہا ہے اور عزیر اور حضرت عیسیٰ ع کو اسد کا فرزند کہتے ہیں ۱۲ ف یعنے ان کی امت میں تہے ۱۲ ف یعنے حضرت محمد صلعم جو انکی اولاد میں ہیں اور بہت سے احکام ان کی شریعت کے ابراہیم ع کی شرع سے ملتے ہیں ۱۲ ف۹ مطلب یہ ہے کہ اگر تم ابراہیم کو ایک اس معنے کر یہودی یا نصرانی کہتے ہو کہ انکی شریعت تمہاری شریعت سے ملتی جلتی ہے تو یہی غلط ہے شریعت محمدی شریعت ابراہیمی سے بہت ملتی ہے تو مسلمانوں کو تم سے زیادہ یہ کہنے کا حق ہے کہ ابراہیم ع ہمارے طریق پر تہے ۱۲ ف تم تو شرک کرتے ہو اور مسلمان تو پہر جو ابراہیم ع کی طرح یکطرفہ ہیں اعتراض کر کہ محمد ابراہیم کی راہ پر نہیں ہیں ۱۲

(باقی در ضمیمہ ہم)

قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؕ

اور والے مہینے کو اور (اسیطرح) نیاز کی جانور کو اور (اسیطرح) نشان والے جانور کو یہ اسلیئے کہ تم سمجھ لو جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو اللہ تعالے جانتا ہے اور اللہ تعالے ہر چیز کو جانتا ہے ف

۷ | الانعام | ۹

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـــًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ

اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو خدا بناتا ہے (انکا پوجا کرتا ہے) میں تو تجھ کو اور تیری قوم کو کھلا گمراہ سمجھتا ہوں اور اسیطرح ہم ابراہیم کو آسمان اور زمین کی بڑی چیزیں کھلاتے لگے اور تاکہ وہ (پوری) یقین والوں میں سے ہو جائے تو جب رات کی اندھیری اسپر چھا گئی اس نے ایک تارا دیکھا اور کہنے لگا یہ میرا مالک ہے پھر جب وہ تارا ڈوب گیا تو کہنے لگا ڈوبنے والوں کو میں پسند نہیں کرتا پھر جب چاند کو دیکھا جگمگاتا ہوا کہنے لگا یہ میرا مالک ہے پھر جب وہ (بھی) ڈوب گیا تو کہنے لگا اگر میرا مالک مجھ کو راہ پر نہ لگائے گا تو میں بھی ضرور گمراہ لوگوں میں ہو جاؤنگا پھر جب سورج کو دیکھا جھلکتا ہوا (بہت چمکتا ہوا) کہنے لگا یہ میرا مالک ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ (بھی) ڈوب گیا تو کہنے لگا بھائیو میں تو ان چیزوں سے بیزار ہوں (الگ ہوں) جنکو تم (خدا کے ساتھ) شریک مانتے ہو میں نے تو ایک ہی کا ہوکر (ایک لگا ہوکر) اپنا منہ اسکی طرف کر لیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں اور اسکی قوم اس سے جھگڑنے لگی ابراہیم نے کہا کیا تم اللہ (کی وحدانیت) میں مجھ سے جھگڑتے ہو وہ تو مجھ کو راہ پر لگا چکا اور جنکو تم اسکا شریک سمجھتے ہو میں ان سے نہیں ڈرتا ہاں اگر میرا مالک کچھ چاہے میرے مالک کے علم میں سب چیزیں سما گئی ہیں کیا تم غور نہیں کرتے اور جنکو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں ان سے کیوں ڈرنے لگا حالانکہ تم اللہ تعالے کے

ف ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم اور رجب کو لوگ ان میں امن کے ساتھ سوداگری کرتے ہیں ۱۲ ف کوئی انکو لوٹتا نہیں اور اسکے گوشت سے غریب مسکین اپنا پیٹ بھرتے ہیں ۱۲ ف یہی نیاز کا جانور ہے جسکے گلے میں نشان کے لیئے جوتا یا دسترخوان یا اور کوئی چیز لٹکا دیتے ہیں پھر اوسکو کوئی نہیں لوٹتا ۱۲ ف جو اللہ تعالے نے ان چیزوں کو گذارہ اور امن بنایا یا جو غیب کی باتیں اس سورت میں بیان کیں ۱۲ ف یہی سمجھ لو کہ آسمان اور زمین کیا ۱۲ ف تو جو حکم اسنے دیے ہیں انہیں پر چلنے میں تمہارا فائدہ ہے اور تمہارا بچاؤ ہے ۱۲ ف توریت شریف میں ابراہیم کے باپ کا نام تارخ لکھا ہے اور اکثر مورخین بھی یہی کہتے ہیں تو شاید تارخ نام ہوگا اور آزر لقب ہوگا آزر کے معنے مددگر نیوالا ۱۲ ف جیسے ابراہیم کو ہمنے یہ سمجھ دی ۱۲ ف یا آسمان و زمین کی بادشاہت یا آسمان اور زمین کا انتظام ۱۲ ف اسمان کی بڑی چیزیں سورج اور چاند اور تارے اور زمین کی بڑی چیزیں جہاڑ پہاڑ دریا سمندر وغیرہ ۱۲ ف تاکہ وہ ان چیزوں سے حق تعالے کے وجود پر دلیل لے ۱۲ ف یعنے عین الیقین انکو حاصل ہو جسکا درجہ علم الیقین سے بھی زیادہ ہے ۱۲ ف ہوا یہ تھا کہ حضرت ابراہیم کو ان کی ماں نے شہر سے باہر لیجا کر پہاڑ کے ایک غار میں جا کر رکھا تھا اور ان کے باپ سے بھی چھپا یا تھا اسوقت کا بادشاہ سب بچوں کو مارڈالتا تھا نجومیوں نے اس سے کہدیا تھا کہ ایک بچہ ایسا پیدا ہونے والا ہے جو تیری بادشاہت کو تباہ کریگا جب ابراہیم بڑے ہوگئے تو غار سے باہر نکلے اور سورج ڈوب گیا تھا رات کی اندھیری آرہی تھی ایک بڑا چمکتا تارا مشتری یا زہرہ کو دیکھا اوسی کو خدا سمجھے ان کے پہچاننے کا زمانہ تھا اور دنیا سے بالکل ناواقف تھے ۱۲ ف خدا ایسا ہونا چاہیئے جو ہمیشہ ایک حال میں رہے ۱۲ ف دیکھنے میں وہ تاروں سے بڑا اور زیادہ چمکدار تھا ۱۲ ف جو اصلی مالک اور سچا خدا ہے ۱۲

(باقی در ضمیمہ ۱۲)

نمبر	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			سُلْطٰنًا فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	سا تا ان چیزوں کو شریک کر لیے جنکی تمہارے پاس اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری (سچ کہو) دو نو طرف میں سے کسکو زیادہ خاطر جمع رہنا چاہیے اگر تمکو علم ہے ف
۷	الانعام	۱۰	وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ۝	اور یہ ہماری دتبلائی ہوئی) دلیل تھی جو ہمنے ابراہیم کو اسکی قوم کے مقابلہ میں بتلائی ہم جسکو چاہیں اسکے درجے بلند کر دیتے ہیں (اے پیغمبر) بیشک تیرا مالک حکمت والا ہے جاننے والا ف
۸	"	۲۰	قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے مجھکو تو میرے مالک نے سیدھا رستہ دکھلایا ٹھیک دین ابراہیم کا طریق جو ایک ہی طرف کا ہو رہا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا ف
۱۱	التوبة	۱۴	وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ۝	اور ابراہیم نے جو اپنے باپ کے لیے مغفرت کی دعا مانگی تھی تو کچھ نہیں مگر ایک وعدہ کی وجہ) سے جو اسنے اپنے باپ سے کیا تھا پھر جب ابراہیم کو کھل گیا کہ اسکا باپ خدا کا دشمن ہے تو وہ اس سے الگ ہو گیا بیشک ابراہیم بڑا نرم دل بردبار تھا ف
۱۲	هود	۷	وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ۝ فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ ۝ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ۝ قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ۝ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰی	اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوشخبری لیکر آچکے ہیں ف (فرشتوں نے) کہا سلام ابراہیم نے جواب دیا سلام پھر کچھ دیر نہیں ہوئی کہ ابراہیم ایک بھنا ہوا بچھڑا لیکر آیا جب ابراہیم نے دیکھا وہ اپنے ہاتھ بچھڑے کیطرف نہیں بڑھاتے تو برا مانا اور دل ہی دل میں ڈر گیا انہوں نے کہا مت ڈر ہم لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اسکی بی بی کھڑی تھی وہ ہنس دی تو ہمنے اسکو خوشخبری دی اسحاق کی اور اسحاق کے بعد اسحاق کے بیٹے یعقوب کی وہ کہنے لگی واہ واہ میں کیا جنوں گی میں بوڑھی اور میرا یہ خاوند بھی) بوڑھا (پھونس) یہ تو اچنبے کی بات ہے فرشتے کہنے لگے کیا تو خدا کی قدرت پر تعجب کرتی ہے اے گھر والو تمپر خدا کی رحمت اور برکتیں ہیں وہ سراہا گیا ہے بڑا احسان کرنیوالا ہے پھر جب ابراہیم کے دل سے ڈر جاتا رہا اور (اولاد کی) خوشخبری ملی

ف اور تم جاہل نہیں ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ مشرکوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے کیونکہ اس کو ہر طرح کی قدرت ہے اور موحدوں کو کوئی ڈر نہیں اُن کا یہ بت کیا بگاڑ سکتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے خود ہی جواب دیا اور فرمایا الذین الآیۃ ۱۲ ف یعنے چونکہ ابراہیم ع نے اپنی جان کا کچھ ڈر نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی اور اس کی راہ میں کوشش کی تو ہمنے بھی انپر بڑے بڑے احسان کیے اُن کو اسحٰق سا بیٹا اور یعقوب سا پوتا دیا معلوم ہوا کہ نیکبخت بیٹا یا پوتا حق تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے ۱۲ ف یعنے خدا کی طرف کا ۱۲ ف جیسے قریش کے کافر کہتے ہیں ۱۲ ف یعنے ابراہیم ع نے اپنے باپ سے استغفار کا وعدہ کر لیا تھا جیسے اس آیت میں ہے لاستغفرن لک تو وعدے کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے دعا کی ۱۲ ف بیزار ہو گیا محبت چھوڑ دی ۱۲ ف یا بہت رونیوالا آہ آہ کرنیوالا یا بہت دعا کرنیوالا یا بہت اللہ کی یاد کرنے والا یا بہت توبہ کرنیوالا یا بہت تسبیح کرنیوالا یا بہت سمجھ والا یا بہت مہربان ۱۲ ف کوئی سختی کرتا تو آپ نرمی کرتے چنانچہ ان کے باپ نے ان سے کہا میں تجھ کو پتھروں سے مار ڈالونگا انہوں نے جواب دیا تم سلامت رہو میں تمہارے لیے دعا کرونگا جب ان کو کوئی ستاتا تو فرماتے اللہ تعالیٰ تجھکو ہدایت کرے ۱۲ ف یہ فرشتے حضرت لوط کی قوم پر عذاب اتارنے کے لیے آئے تھے راہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سے گذرے انہوں نے سمجھا مسافر ہیں مہمان کی مہمانی کرنا چاہی کہتے ہیں تین فرشتے تھے جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام۔ بعضوں نے کہا نو تھے۔ خوشخبری یہ تھی کہ ابراہیم علیہ السلام کی بی بی سارہ کو لڑکا پیدا ہونے کی۔ بعضوں نے کہا لوط علیہ السلام کی قوم کی تباہی کی ۱۲ ف ان کے کہانے کے لیے ۱۲ ف اور کہانا شروع نہیں کرتے ۱۲ ف یا انکو نیا اور اجنبی سمجھا ۱۲ ف کیونکہ وہاں کا دستور یہ تھا کہ جو نیا شخص آوے اور کھانا نہ کھاوے تو سمجھتے کوئی بری خبر لایا ہے یا برے ارادے سے آیا ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

۱۳	ابراہیم	۶	يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ۞ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ۞ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ۞ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۞ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۞ رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۞ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۞ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ۞ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۞ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۞	تو لوط کی قوم کے مقدمہ میں ہم سے جھگڑنے لگا بیشک ابراہیم بڑا بردبار نرم دل خدا سے دل لگانے والا تھا اے ابراہیم اب یہ خیال چھوڑ دے تیرے مالک کا حکم ہو چکا اور ان پر عذاب آنے والا ہے جو ٹل نہیں سکتا۔ اور جب ابراہیم نے دعا کی مالک میرے اس شہر کو (یعنی مکہ کو) امن کی جگہ کر دے اور مجھ کو اور میرے بیٹوں کو بتوں کی پوجا سے بچائے رکھ مالک میرے ان بتوں نے بیشک بہت آدمیوں کو گمراہ کر دیا تو جو میری راہ پر (توحید پر) چلے وہ میرا ہے اور جو کوئی میرا کہا نہ مانے اور شرک کرے تو تو بخشنے والا مہربان ہے مالک ہمارے میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک ایسے میدان میں لا کر بسایا جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے ادب والے گھر کے پاس مالک ہمارے (یہاں میں نے انکو اسلیے (بسایا) کہ وہ (تیرے گھر کے پاس) نماز کو درستی سے ادا کریں تو انکی گذر کے لیے) ایسا کر دے کہ کچھ لوگوں کے دل انکی طرف جھک جائیں اور انکو (طرح طرح کے) میوے کھلا تاکہ وہ شکر کریں مالک ہمارے تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم کھولتے ہیں اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں شکر اس خدا کا جس نے بڑھاپے میں مجھکو اسمعیل اور اسحاق (دو بیٹے) عنایت فرمائے بیشک میرا مالک (اپنے بندوں کی) دعا سنتا ہے (قبول کرتا ہے) مالک میرے مجھ کو نماز کا پابند کر دے اور میری اولاد میں سے بھی کچھ لوگوں کو مالک ہمارے اور میری دعا قبول کر مالک ہمارے اور مجھ کو اور میرے ماں باپ اور سب ایمان والوں کو جس دن (عملوں) کا حساب ہونے لگے بخشدے

ف اور کچھ باتیں کرے ۱۲ ف لے مکے کا فروہ وقت یاد کر ۱۲ ف پہلے یہ دعا کی تھی کہ مکہ کو امن کا شہر بنا دے پھر جب آبادی ہوئی تو یہ دعا کی اور مجھ کو اور میری [illegible]
ف بت ان کی گمراہی کا سبب ہوئے تو گویا انہوں ہی نے گمراہ کیا ۱۲ ف شاید دعا اس وقت کی جب انکو یہ معلوم نہ ہوا ہوگا کہ شرک کی بخشش نہیں ہوتی ۱۲ ف جس
وقت یہ دعا کی اس وقت کعبہ بن چکا تھا یا انکو وحی سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہاں خدا کا گھر بنایا جاویگا ۱۲ ف لوگ یہاں آنے لگیں حج اور عبادت کے لیے انکا
گذر چلنے لگے ابن عباس رض نے کہا اگر یوں فرماتے کہ لوگوں کے دل انکی طرف جھکا دے تو ایران روم فارس ہند سب دوڑ کر چلے آتے اور مکہ میں جگہ نہ ملتی
ف اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی مکہ میں ہزاروں لاکھوں آدمی دور دور سے ہر سال آتے ہیں اور مکہ والوں کو ان سے فائدہ ہوتا ہے
میووں کا یہ حال ہے کہ ہر ملک کے میوے مکہ میں چلے آتے ہیں ۱۲ ف حضرت ابراہیم ع کا مطلب اس دعا سے یہ تھا کہ کچھ ہو مگر ہم تجھ سے یہ بیان کرتے ہیں
کہ اسمعیل ع کو یہاں لا کر بسانے سے تیرے گھر کا آباد کرنا منظور ہے مگر دل میں جو اسمعیل ع کی جدائی کا رنج ہے وہ بھی تو خوب جانتا ہے ۱۲ ف میں بھی [illegible] اپنے
وقت پر تمام شرائط اور آداب کے ساتھ اسکو ادا کرتا رہوں ۱۲ ف نمازی کر دے ان کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ بعضی اولاد ان کی کافر ہوگی ۱۲ ف [illegible]
جو بنے تجھ سے ادب سے مانگی قبول فرما ۱۲ ف شاید یہ دعا اس وقت کی جب انکو اپنے باپ کے لیے دعا کرنے کی ممانعت نہیں ہوئی تھی جیسے اوپر گذر چکا ۱۲
ع حضرت ابراہیم محبت سے [illegible] انہوں نے جب دیکھا کہ یہ فرشتے اس شہر کو تباہ کرنے [illegible] قوم کے لوگ [illegible] تو ان سے پوچھا [illegible]
[illegible]
[illegible]

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۱۴	الحجر	۴	وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۝ قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ۝ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ۝ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِينَ ۝ قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ۝ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ۝ إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ۝	اور ابراہیم کے مہمانوں کا حال انکو سنا جب وہ ابراہیم کے پاس پہونچے تو سلام کیا ابراہیم نے کہا ہمکو تو تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے وہ کہنے لگے نہیں ڈر نہیں ہم تو تجھ کو ایک علم والے لڑکے کی خوش خبری سناتے ہیں ابراہیم نے کہا (واہ) کیا خوشخبری مجھ کو سناتے ہو میں تو بوڑھا ہو چکا اب کاہیکی خوشخبری دیتے ہو انہوں نے کہا (نہیں) ہم تجھ کو سچی خوشخبری سناتے ہیں تو (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) نا امید نہ ہو ابراہیم نے کہا اللہ کی رحمت سے تو وہی جو گمراہ ہیں اور کون نا امید ہوتے ہیں ابراہیم نے کہا (خیر تو ہوا اب یہ بتلاؤ) تم کس کام پر بھیجے گئے ہو وہ کہنے لگے ہم تو کچھ گنہگار لوگوں کیطرف (انپر عذاب اتارنے کو) بھیجے گئے ہیں مگر (حضرت) لوط علیہ السلام کے خاندان کو ہم بالکل بچا دینگے مگر انکی بی بی ہمنے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ پیچھے رہجانے والوں میں ہے
۱۴	النحل	۱۶	إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝	بے شک ابراہیم سب لوگوں کا پیشوا تھا خدا کا تابعدار بندہ ایک طرف والا (ایک لگا) اور وہ مشرک نہ تھا خدا کی نعمتوں کا شکر گذار خدا نے اسکو چن لیا تھا اور سیدھی راہ (توحید کی سوجھائی تھی اور ہمنے اسکو دنیا میں بھلائی دی تھی (عزت اور آبرو آل اولاد) اور آخرت میں (بھی) وہ بیشک (ہمارے) نیک بندوں میں سے پھر (بڑی فضیلت ابراہیم کی یہ ہے) کہ ہمنے تجھ کو حکم دیا ایک طرف والے ابراہیم کے دین پر چلنے کا اور وہ مشرک نہیں تھا
۱۶	مریم	۳	وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ	اور (اے پیغمبر) قرآن میں ابراہیم کا ذکر کر وہ بڑا سچا تھا پیغمبر تھا جب اسنے اپنے باپ (آزر) سے کہا باوا تو اسکو کیوں پوجتا ہے جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہو اور نہ تیرے کچھ کام آسکتا ہے

ف یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت جبرائیل اور میکائیل خوب صورت لڑکوں کی شکل بنکر پہلے حضرت ابراہیم کے پاس آئے تھے پھر حضرت لوط کے پاس گئے ۱۲ ف جو ادب پہر گھر میں ہو نکلے انہوں نے نہ کہا یا تب گھبرائے اور کہا ۱۲ ف کہ معلوم نہیں تم کون لوگ ہو کہاں سے آگئے ہو بے اجازت ڈرانے ہوئے کسی نے پہر کہا بھی نہیں کہاتے ف اس عمر میں بیٹا کہیں اولاد ہوتی ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ میں بڑی قدرت ہے ۱۲ ف یعنے دنیا کا دستور دیکھکر تعجب کیا کہ اس عمر میں لڑکا کیونکر ہوگا اللہ تعالیٰ کی رحمت یا اسکی قدرت میں کسکو شک ہے ۱۲ ف ابراہیم سمجھ گئے کہ یہ کسی بڑے کام کیلئے آئے ہیں اگر صرف فرزند کی خوشخبری کے لئے آتے ہوتے تو ایک فرشتہ بس تھا ۱۲ ف ان میں کوئی عذاب میں گرفتار نہ ہوگا ۱۲ ف یعنے ان کافروں میں جو عذاب سے ہلاک ہونگے یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے بعضوں نے کہا فرشتوں کا اور چونکہ وہ خدا کیطرف سے آئے تھے اسلئے انہوں نے خدا کے فیصلے کو اپنا فیصلہ کہدیا ۱۲ ف جیسے قریش کے کافر سمجھتے ہیں ۱۲ ف انہوں نے خود دعا کی تھی یا اللہ مجھکو نیکوں میں ملا دے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ۱۲ ف حالانکہ تو تمام پیغمبروں کا سردار ہے ۱۲ ف اللہ نے مجھکو اسکے طریق کی پیروی کا کیوں حکم ہوا ابراہیم کے دین سے اسلام مراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت سی باتوں میں حکم تھا انکے طریق پر چلنے کا جیسے توحید اختیار کرنا بتوں سے نفرت کرنا حج کے ارکان وغیرہ ۱۲ ف درود کہہ دفع کر سکتا ہے یا فائدہ پہونچا سکتا ہے ۱۲

			وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ۞ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۞ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۞ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۞ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۞ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۞ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۞ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۞ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۞	(باوا) مجھ کو وہ علم آچکا ہے جو تجھ کو نہیں آیا (گو میں عمر میں تجھ سے چھوٹا ہوں) تو میرے کہنے پر چل میں تجھ کو سیدھا رستہ بتاؤنگا (توحید اور ایمان کا رستہ) باوا شیطان کو مت پوج (اسکا کہا مت مان) کیونکہ شیطان خدا کا مخالف ہے[ف۱] باوا میں ڈرتا ہوں کہیں (تیرے شرک اور کفر کی وجہ سے) خدا کی طرف سے کوئی عذاب تجھ کو لگ جائے پھر تو دوزخ میں شیطان کا رفیق بنجائے (اسکا باپ غصے ہوا) کہنے لگا ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے پھر بیٹھنے والا ہے (انکو چھوڑ دینے والا ہے) اگر تو ایسی باتوں سے باز نہ آے تو میں تجھ کو سنگسار (یا تجھ پر گالیوں کی بوچھار) کرونگا اور (جا) ایک مدت تک مجھ سے دور رہ[ف۲] ابراہیم نے نرمی کی اور کہا تو سلامت رہے[ف۳] میں اب تیرے لیے اپنے مالک سے بخشش چاہونگا کیونکہ وہ مجھ پر بہت مہربان ہے[ف۴] اور میں تم سے اور جنکو تم خدا کے سوا پکارتے ہو ان سے الگ رہتا ہوں[ف۵] اور اپنے مالک کو (بس اسی کو) پکارتا ہوں مجھ کو امید ہے کہ اپنے مالک کو پکار کر میں بے نصیب نہ ہونگا[ف۶] پھر جب ابراہیم انسے اور جنکو وہ اسکے سوا پوجتے تھے (یعنے بتوں کو) انسے الگ ہو گیا (اور اکیلا رہ گیا) تو ہمنے اسکو اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) دیا[ف۷] اور ہر ایک کو (ان دونوں میں سے) ہمنے پیغمبر بنایا اور ہمنے اپنی رحمت کا حصہ انکو دیا[ف۸] اور (سب سے بڑھکر یہ نعمت دی) سچی زبان انکے لیے بلند کر دی[ف۹]
۱۶	مریم ۱۹	۴	وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۞ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۞	اور (اے پیغمبر) قرآن میں اسمعیل کا ذکر کر وہ وعدے کا سچا تھا[ف۱۰] اور وہ اللہ کا بھیجا ہوا اسکا پیغام (لوگوں کو) سنانیوالا تھا اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم کرتا اور وہ اپنے مالک کا پیارا تھا[ف۱۱]
۱۷	الانبیاء ۲۱	۵	وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ	اور ہمنے ابراہیم کو اس سے پہلے[ف۱۲] اسکے (حصے کی) دانائی عطا

ف۱ اور جب تو شیطان کا کہنا سنیگا تو بھی خدا کا مخالف اور نافرمان بن جائیگا ۱۲ ف۲ یا اپنے تئیں مجھ سے بچا کر رکھ ۱۲ ف۳ یا اچھا سلام جیسے کسی سے ملاقات ترک کرتے وقت کہتے ہیں ۱۲ ف۴ تو شاید تیرے باب میں میری دعا قبول فرمالے ۱۲ ف۵ تمہارے دین اور دین والوں کو ترک کرتا ہوں ۱۲ ف۶ وہ میری دعا قبول فرمائیگا تمہاری طرح میں بے نصیب نہ ہونگا کہ بتوں کو پکارتے ہو جن سے خاک فائدہ نہیں ۱۲ ف۷ کہ اسکا دل ان میں لگا رہے اور تنہائی سے نہ گھبرائے ۱۲ ف۸ پیغمبری دی اور دولت اور حکومت ۱۲ ف۹ ہمیشہ انکا ذکر خیر ہر ایک کی زبان پر جاری ہے ۱۲ ف۱۰ اگرچہ اور سب پیغمبر بھی وعدے کے سچے تھے مگر حضرت اسمعیل علیہ السلام کو وعدے کا بہت خیال رہتا کہتے ہیں انہوں نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں اس مقام پر تجھ سے ملونگا تو ایک برس تک وہاں ٹھیرے رہے اسکا انتظار کیا کیے انہوں نے اپنے باپ سے وعدہ کیا کہ میں ذبح کے وقت صبر کرونگا ایسا ہی کیا چھری کے تلے لیٹ گئے چون نہ کی بلکہ باپ سے کہا تو یہ کہا کہ میرے ہاتھ پاؤں خوب باندھ دینا چھری کو خوب تیز کر لینا اپنی آنکھوں پر پٹی چڑھا لینا ایسا نہ ہو میرا چہرہ دیکھکر تم کو رحم آجائے سبحان اللہ اچھوں کو اچھے ہی پیدا ہوتے ہیں باپ تو اللہ کے خلیل تھے بیٹے نے وہ کام کیا جو کسی بشر سے ہونا مشکل ہے ۱۲ ف۱۱ مولانا و مرشدنا حضرت فضل الرحمن صاحب قدس سرہ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو ایک چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے ۔ سبحان اللہ اس سے بڑھکر کون سا شرف ہوگا کہ غلام اپنے مالک کا پیارا ہو جائے بس عزت اور آبرو کی حد ہو گئی صدقے اس مالک کے ۱۲ ف۱۲ یعنے توریت اور قرآن شریف اترنے سے پہلے یا اس کے جوان ہونے سے پہلے ۱۲

قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ

فرمائی اور ہم اسکا حال جانتے تھے (کہ وہ پیغمبری کے لائق ہے) جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ مورتیں جن (کے پوجنے) پر تم جمے بیٹھے ہو کیا چیز ہیں؟ وہ کہنے لگے ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو ہی انکا پوجا کرتے دیکھا ہے ابراہیم نے کہا تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں تھے وہ کہنے لگے کیا تو سچ سچ (یہ بات) ہم سے کہتا ہے یا دل لگی کرتا ہے ابراہیم نے کہا بلکہ تمہارا خدا وہ ہے جو آسمان اور زمین کا مالک ہے جس نے انکو پیدا کیا اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں (کہ وہی ایک خدا تمہارا خدا ہے جس نے آسمان اور زمین کو بنایا) اور خدا کی قسم جب تم پیٹھ موڑ کر چلدوگے تو میں تمہارے بتوں سے ضرور ایک چال چلونگا پھر ابراہیم نے ان (سب) بتوں کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مگر انکے بڑے بت کو (چھوڑ دیا) اسلیے کہ وہ اس کی طرف رجوع ہوں کہنے لگے ہمارے دیوتاؤں کے ساتھ کس نے یہ کیا بے شک جس نے یہ کام کیا وہ بڑا ظالم ہے (انمیں سے کسی نے کہا ہمنے ایک نوجوان سے جسکو ابراہیم پکارتے ہیں سنا ان کا ذکر کر رہا تھا کہنے لگے (ایسا ہے) تو اس نوجوان کو سب کے سامنے لاؤ تاکہ لوگ (اسکا بیان سنیں اور) گواہ ہو جائیں انہوں نے پوچھا ابراہیم کیا تو نے ہمارے دیوتاؤں کے ساتھ ایسا کیا ہے ابراہیم نے کہا نہیں یہ کام ان میں کے بڑے (بت) نے کیا ہے اگر وہ بولتے ہوں تو انسے پوچھ دیکھو آخر وہ لوگ اپنے دلوں میں (کچھ سوچ اور آپس میں) کہنے لگے تم خود ظالم ہو پھر اپنے سروں پر اوندھے ہو گئے تو تو جانتا ہے یہ (بت) بات نہیں کرتے (پھر انسے کیا پوچھیں) ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا تم اللہ تعالے کے سوا ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جو نہ کچھ تمہارا بھلا کر سکتی ہیں نہ برا کر سکتی ہیں تف ہے (تم پر ہے) تمپر

ف کس کام کی ہیں ان سے فائدہ ہی کیا ان میں تو جان تک نہیں ہے۔ ہر تو اور جب کچھ دلیل بیان نہ کر سکے تو تقلید کی رسی تھامی جسکو پکڑ کر ڈوبنے والا تھامتا ہے۔ سید علامہ نے کہا مقلدین کا بھی یہی حال ہے جب کوئی قرآن اور حدیث کا عالم ان کو ملامت کرتا ہے کہ تم حدیث کو چھوڑ کر رائے پر کیوں چلتے ہو تو یہی عذر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا اس مسئلہ میں فلانے امام کے قول پر چلتے رہے ہم بھی انہی پر چلتے ہیں ۱۲ ف صریح غلطی میں تھے کہ ایسی بے جان چیزوں کو پوجتے تھے تم کہاں کی غلطی پر چلنا کیا ضرور ہے ۱۲ ف چال چلونگا یعنے انکا اچھا علاج کرونگا انکو توڑ پھوڑ کر برابر کر دونگا ۱۲ ف اس سے پوچھیں کہ ان بتوں کو کس نے توڑا کیونکہ ان کی عادت تھی کہ مشکل وقتوں میں اس بڑے بت سے فریاد کرتے کہتے ہیں عید کا دن آیا تو ابراہیم ع کی قوم کے لوگ شہر کے باہر جانے لگے انہوں نے ابراہیم ع سے کہا تم بھی چلو ابراہیم ع نے کہا میں بیمار ہوں پھر وہ سب چلدیے ابراہیم ع رہگئے انہوں نے موقع خالی پاکر ایک تبر لیا اور سب بتوں کو توڑ پھوڑ کر وہ تبر بڑے بت کے گلے میں لٹکا دیا اسکو چھوڑ دیا اور خاموش بیٹھ رہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ ابراہیم ع نے عمر بھر میں تین بار جھوٹ بولے ایک یہ کہ اپنے تئیں بیمار کہا اور بیمار نہ تھے دوسرے یہ کہ بتوں کو انہوں نے توڑا تھا اور کہا کہ بڑے بت نے توڑا ہے تیسرے سارہ اپنی بی بی کو بہن کہا ایک ظالم بادشاہ کے سامنے جو لوگوں کی بی بیاں چھین لیتا اور یہ تینوں جھوٹ اللہ کے واسطے بولے ۱۲ ف جب وہ عید سے لوٹ آئے اور بتوں کو دیکھا ٹوٹے پڑے ہیں تو کہنے لگے الخ ۱۲ ف ان کو توڑ پھوڑ ڈالا ۱۲ ف ان کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ۱۲ ف یہ انکے قائل کرنے کے لیے حضرت ابراہیم ع نے فرمایا کہ جب یہ دیوتا ہیں تو کیا بات بھی نہیں کرتے انسے پوچھ دیکھو اور مطلب یہ تھا کہ جب وہ یوں کہیں یہ تو بات ہی نہیں کرتے تو کہیں اسوقت ان کو شرم آئی کہ ایسی بے زبان بے حرکت مورتوں کو کیسے خدا کہیں (?) [illegible] لاحول ولا قوة الا باللہ ف پھر شرارت اور کفر پر کمر باندھی اور لگے جواب سوال کرنے بیشرمندگی سے اپنے سر جھکا لیے پھر کہنے لگے تو تو جانتا ہے الخ ۱۲ ف سب خود انکی زبان سے قبول کرا لیا کہ وہ بات نہیں کرتے

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
			دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ؕ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝	اور ان چیزوں پر جنکو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو کیا تم کو عقل نہیں کہنے لگے اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو ابراہیم کو آگ میں جلا ڈالو اور اپنے دیوتاؤں کی پشتی کرو (ان کا بدلہ لو) ہم نے (آگ سے) کہا آگ ابراہیم پر ٹھنڈک اور آرام ہو جا اور انہوں نے ابراہیم کو ستانا چاہا ہم نے انہی کو تباہ کیا اور ہم نے ابراہیم اور (ان کے بھتیجے) لوط کو نجات دیکر اس سرزمین میں پہنچایا جس میں ہمنے سارے جہان کے لیے برکت رکھی ہے اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (ان کی دعا پر) اسحاق (دیا بیٹا) اور (رکھاتے ہیں) یعقوب (پوتا) اور سب کو نیک بخت کیا اور ہم نے ان (چاروں) کو پیشوا بنایا اور ہمارے حکم سے (لوگوں کو) ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے اور نماز درستی سے ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی بھیجی اور وہ خاص ہمارے پوجنے والے تھے۔
۱۷	الحج	۴	وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝	اور (اے پیغمبر) جب ہم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کی جای مقرر کردی (اور اسکو حکم بھیجا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور میرا (یہ) گھر طواف کرنیوالوں اور (نماز میں) کھڑے ہونیوالوں اور رکوع سجدہ کرنیوالوں کے لیے صاف ستھرا رکھنا۔
ر	ر	۱۰	هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا	اس نے تمکو تمام دنیا کے لوگوں میں اپنے دین اور پیغمبر کی مدد کے لیے چن لیا اور تمہارے دین میں کوئی مشکل نہیں رکھی یہ دین تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اسی نے پہلے سے (قرآن اترنے سے پہلے) تمہارا نام مسلمان رکھا اور اس (قرآن) میں بھی

ف ابراہیم کو ایسا کہنے سے وہ سمجھ گئے کہ یہ سب کام ابراہیم ہی نے کیا ہے اور جب دلیل و بحث میں عاجز ہوتے تو ایذا رسانی پر مستعد ہوئے جیسے جاہلوں کا قاعدہ ہے ۱۲ ف پھر سب کی رائے یہی ٹھیری کہ ایک میدان میں آگ جلائی جائے بہت سی لکڑیاں وہاں اکٹھا کیں اور آگ روشن کی اور ابراہیم کو ایک چھوٹے میں بٹھا کر اس میں ڈالدیا وہ سات دن یا چالیس دن یا پچاس دن تک اس آگ ہی میں رہے اسوقت ان کی عمر سولہ یا چھبیس برس کی تھی ۱۲ ف واسطے اللہ نے خود فرمایا ٹھنڈک کے ساتھ آرام کا لفظ فرمایا ورنہ آگ برف کی طرح ٹھنڈی ہو کر ابراہیم کو تکلیف پہونچاتی کہتے ہیں جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالنے لگے تو حضرت جبرائیل ان کے پاس آئے اور کہنے لگے اے ابراہیم تم ہم سے کچھ کام لو ابراہیم نے فرمایا مجھ کو تم سے کوئی کام نہیں انہوں نے کہا تو پھر اپنے پروردگار سے دعا کرو ابراہیم نے کہا وہ میرا حال خوب جانتا ہے یہی کافی ہے تو اللہ نے آگ کو خود حکم دیا کہ ٹھنڈی اور راحت ہو جا ابراہیم اپنے آرام کے دنوں کا ذکر کیا کرتے وہ دن کیا آرام کے دن تھے جب میں آگ میں رہا تھا ۱۲ ف اہل نمرود شرمندہ ہوئے کہ اتنی بہت آگ سلگائی مگر ابراہیم کا بال بیکا نہ ہوا صرف جو رسیاں انہوں نے کسی تھیں وہی جل گئیں ۱۲ ف دوسرے شہر مذاب ... حران پہونچے اور نمرود اور اس کی قوم کو ہلاک کیا ۱۲ ف عراق سے جہاں کا حاکم نمرود تھا ۱۲ ف مراد شام کا ملک ہے وہاں بہت سے پیغمبر پیدا ہوئے جن کی تعلیم کا اثر سارے جہان میں پہیلا ۱۲ ف انہوں نے صرف بیٹا مانگا تھا اللہ تعالیٰ نے وہ دیا اور پوتا اور زیادہ اپنی طرف سے ۱۲ ف یعنے ابراہیم اور لوط اور اسحق اور یعقوب یہ سب نیک تھے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے ۱۲ ف کہتے ہیں کعبہ کو اسی مقام پر جہاں اب ہے پہلے آدم نے بنایا تھا پھر ... طوفان میں ... گیا حضرت ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے اس مقام کو ... جیسے ... انہوں نے دیکھا تو اسکی نیاد وہاں معلوم ہو گئی اسی پر کعبہ کو از سر نو بنایا ۱۲

(باقی دوسرے صفحہ)

عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ٭

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ۝ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ۝ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۝ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۝ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ۝ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ۝ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ۝ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ۝ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ

اسلئے رسول قیامت (دن) تمپر گواہ ہو اور تم (دوسری) لوگوں واسطوں (پر گواہ ہو اسکا بیان سورہ بقرہ میں گذرچکا)

اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو ابراہیم کا قصہ سنا جب انسنے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تم کس کو پوجتے ہو انہوں نے کہا ہم بت پوجتے ہیں انہی کے سامنے پڑے بیٹھے ہیں تب ابراہیم نے پوچھا جب تم (انکو) پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری سنتے ہیں یا (اگر تم انکی پوجا کرو تو) تم کو کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا (اگر نہ کرو تو) کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں کہنے لگے بات یہ ہو کہ ہمنے اپنے باپ دادوں کو یہی کرتے ہوئے پایا ابراہیم نے کہا کچھ سمجھے جنکو تم اور تمہارے اگلے باپ دادا پوجتے آئے وہ (سب) میرے مخالف (دشمن) ہیں ایسے میں انکا دشمن ہوں) مگر وہ جو سارے جہان کا مالک ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر وہی مجھکو (دین اور دنیا کی) سمجھ دیتا ہے اور وہ جو مجھکو کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھکو چنگا (تندرست) کرتا ہے اور وہ مجھ کو (ایکدن) مارے گا پھر (حشر کے دن) جلائیگا اور وہ جس سے مجھکو یہ امید ہے کہ انصاف کے دن میرا قصور معاف کرے گا مالک میرے مجھکو سمجھ عنایت فرما (یا نبوت) اور نیک بندوں سے مجھ کو ملادے (آخرت مین ان کے ساتھ رکھ) اور آنے والی لوگوں میں میرا ذکر خیر باقی رکھ اور آرام کے باغ (یعنی جنت) کے جو وارث ہیں ان میں مجھ کو بھی کردے اور میرے باپ کو بخش دے وہ گمراہوں میں سے تھا (مشرکوں میں سے) اور جس دن لوگ جلا کر اٹھائے جائیں گے مجھ کو ذلیل مت کر جس دن نہ مال کچھ کام آئے نہ بیٹے رکھے کام آئیں گے) مگر ہاں جو پاک دل لیکر خدا کے

ف١ اسنے خدا کا پیغام تم کو پہنچا دیا یا تم میں سے کون اچھا ہے کون برا ۱۲ ف٢ ابراہیم یہ جانتے تھے کہ وہ بتوں کو پوجتے ہیں لیکن انپر حجت قائم کرنے کے لیے پہلے ان سے قبول لیا کہ وہ بتوں کو پوجتے ہیں ۱۲ ف٣ مطلب یہ کہ تمہارا کچھ برا بھلا بھی انکے اختیار میں ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو انکے پوجنے سے کیا فائدہ بلکہ سراسر نقصان ہے ۱۲ ف٤ نہ وہ سنتے ہیں نہ ہمارا بھلا برا کر سکتے ہیں ۱۲ ف٥ جب کچھ دلیل بیان نہ کر سکے تو تقلید کا سہارا لیا۔ خازن نے کہا اس آیت سے دین میں تقلید کرنے کی مذمت نکلتی ہے اور دلیل پر عمل کرنے کی تعریف ۱۲ ف٦ وہی میرا دوست اور مربی او مالک ہے باقی اسکے سوا جتنے معبود ہیں وہ سب میرے دشمن ہیں ۱۲ ف٧ حضرت ابراہیم نے یہاں خدا وند کریم کی وہ صفتیں بیان کیں جن سے معلوم ہو کہ پوجا کے لائق اسی کی ذات ہے ۱۲ ف٨ ادب کی راہ سے بیماری کو اپنی طرف نسبت دی اور شفا کو اللہ کی طرف۔ جب وہ بیمار کرتا ہے ۱۲ ف٩ یہاں تک اس پروردگار کی صفتیں بیان ہوگئیں مطلب یہ ہے کہ آدمی کو شروع سے لیکر بہشت میں جانے تک اسی کی ضرورت ہے پیدا کرنا سمجھ دینا کھلانا پلانا بیماری سے چنگا کرنا پھر مارنا پھر جلانا قیامت کے دن گناہ معاف کرنا یہ کل کام اللہ کرتا ہے دوسرے کسی کو ان میں دخل نہیں ہے پھر اور کسی کا پوجا کرنا نرا گمراہ پن ہے۔ حالانکہ پیغمبر گناہ سے معصوم ہیں مگر حضرت ابراہیم نے عاجزی کی راہ سے اپنے تئیں گنہگار قرار دیا ۱۲ ف١٠ قیامت تک لوگ میرا نام نیکی سے لیتے رہیں اور میری ذکر کرتے رہیں ایسا ہی ہوا حضرت ابراہیم کا نام اب تک نیکی سے لیا جاتا ہے خصوصاً مسلمانوں میں تو ہر نماز میں انکا نام درود شریف میں لیا جاتا ہے ۱۲ ف١١ اگلی آیت میں دنیا کی بہبودی چاہی تھی یعنی نیکنام قائم رہے اور اس میں آخرت کی بہبودی مبارک ہیں وہ لوگ جو دنیا میں نیک نام رہے اور آخرت میں بہشتی ہوئے یہی سعادت عظمیٰ ہے یا اللہ ہم کو بھی اپنے فضل سے نصیب کر ۱۲ ف١٢ یا انہی کی سیدھا کر سکتے ہیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ ۱۲)

آیت	سورۃ	پارہ	متن	ترجمہ
			إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ۝ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ۝ فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۝ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ۝ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ إِذْ نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ۝ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۝ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۝ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝	سامنے حاضر ہوگا (تو اسکے دل کی پاکی اسکے کام آئیگی) اور بہشت پرہیزگاروں کے نزدیک لائی جائیگی اور گمراہوں پر دوزخ کھولدی جائیگی (انکو دکھائی دینے لگیگی) اور انسے کہا جائیگا اب خدا کے سوا جنکو تم پوجتے تھے وہ کہاں ہیں تمہاری مدد کرسکتے ہیں یا خود اپنے تئیں بچا سکتے ہیں پھر وہ (جھوٹے معبود) اور گمراہ لوگ (جو انکو پوجتے تھے) اور شیطان کے لشکر سب کے سب اوندھے منہ اس میں گرادیے جائیں گے گمراہ کہیں گے جب وہ اپنے معبودوں سے جھگڑ رہے ہوں گے قسم خدا کی ہم تو (دنیا میں) صاف گمراہی میں تھے جب ہم تمکو سارے جہان کے مالک کے برابر سمجھتے تھے اور ہمکو تو اور کسی نے نہیں گنہگاروں نے بہکایا تو اب نہ کوئی ہماری سفارش کرنیوالا ہے نہ کوئی دلسوز دوست تو کاش ہمکو ایکبار (دنیا میں جانا) ملے ہم بھی ایمانداروں میں شامل ہوں بیشک اسمیں (یعنے ابراہیم کے قصے میں) نشانی ہے اور ابراہیم کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانیوالے نہیں تھے اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بیشک زبردست ہے رحم والا۔
۲	العنکبوت	۲۰	وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝	اور ابراہیم کو بھی بھیجا جب اسنے اپنی قوم سے کہا اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھو تو یہ (ایمان لانا) تمہارے لیے (دنیا اور آخرت میں) بہتر ہے۔
۳	،،	،،	فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنْجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ	پھر ابراہیم کی قوم نے (ان باتوں کا) کچھ جواب تو نہ دیا یہی کہا اسکو مار ڈالو یا جلا دو (اور اسکو آگ میں ڈالدیا) اللہ تعالیٰ نے اسکو آگ سے بچا دیا (آگ ٹھنڈی ہوگئی) بیشک اسمیں (ابراہیم کے آگ سے بچ جانے میں) ایماندار لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں اور ابراہیم نے (جب آگ سے باہر آیا) کہا تم تو بس خدا کے سوا جو بتوں کو مانتے ہو تو دنیا کی زندگی میں آپس کی دوستی قائم

ف یا جو پاک دل لیکر خدا کے سامنے حاضر ہوگا اسکا قلب سلیم اس کے کام آئیگا پاک دل سے یہ مراد ہے کہ شرک نہ ہو یعنے شرک کی نجاست سے پاک ہو بعضوں نے کہا سنت کا تابع ہو اور بدعت سے محفوظ ہو بعضوں نے کہا برے اخلاق جیسے حسد اور بغض اور نفاق سے پاک ہو ۱۲ ف یا تمہارا برا کسی نے کئے ہیں ۱۲ ف خدا کے برابر سمجھنا یہ ہے کہ جو کام یا عبادت خاص خدا کے لیے کی جاتی ہے وہ دوسرے کے لیے کرے مثلاً کسی اور کو سجدہ کرے یا اسکے نام کی منت ماننے یا اُس کے نام کا روزہ رکھے یا جو صفتیں خاص خدا کی ہیں جیسے ہر چیز کا علم یا ہر جگہ سے سن لینا یا ہر مصیبت زدہ کی مدد کرنا یا بیمار کو چنگا کرنا اولاد دینا مالدار کرنا روزی دینا ان میں سے کوئی صفت کسی اور کے لیے ثابت کرے صحیح حدیث میں ہے ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کہا جو آپ چاہیں اور اللہ چاہے آپ نے فرمایا تو نے مجھ کو خدا کے برابر کردیا یوں کہہ جو اللہ تعالیٰ چاہے اکیلا یا یوں کہہ جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر اُس کا رسول چاہے ۱۲ ف مجرم کا معنی سے مراد شیطان ہیں بعضوں نے کہا اگلے گرو پیر مرشد سردار ۱۲ ف یا جانی دوست یا غمخوار دوست ۱۲ ف صدیق کے معنے دوست حمیم وہ دوست جو اپنے دوست کی ایذا دہی کو گرم کرے یعنے اس کے لیے ایذا دینے والے پر غصہ کرے یعنے سچا دلی دوست ۱۲ ف جیسے خود کرنے والوں کے لیے ۱۲ ف یا ان قریش کے لوگوں میں اکثر ایسے ہیں جو ایمان لائیں گے ۱۲ ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ اور پانی بھی اسوقت اپنا اثر دکھاتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو اگر اللہ تعالیٰ بچانا چاہے تو نہ آگ کچھ کرسکتی ہے نہ پانی

٢٠	العنکبوت	٣	
٢٣	والصّٰفّٰت	٣	

الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۡ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۤ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ جَاۗءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ

رکھنے کو پھر قیامت کے دن (تمہارا یہ حال ہونا ہے) ایک کو ایک مانی
گا اور ایک پر ایک لعنت کریگا اور (آخر) تمہارا ٹھکانا دوزخ
ہوگا اور کوئی تمہاری مدد نہ کریگا تو لوط اسپر ایمان لایا
اور ابراہیم نے کہا میں تو وطن چھوڑکر اپنے مالک کی طرف
(جہاں اسکو منظور ہو) نکل جاؤنگا بیشک وہی زبردست ہے
حکمت والا اور ہمنے (وطن چھوڑنیکے بعد) اسکو اسحاق (بیٹا)
اور یعقوب (پوتا) دیا اور اسکی اولاد میں پیغمبری اور (آسمانی)
کتابیں اترنا قائم رکھا اور ہمنے اسکو دنیا میں بھی اسکی
نیکیوں کا بدلہ دیا اور آخرت میں تو وہ نیک بندوں میں ہے
اور ایسا ہوا کہ جب ہمارے فرشتے ابراہیم کو لڑکا پیدا ہونیکی
خوشخبری دینے آئے تو انہوں نے ذکر کیا ہم (خدا کے حکم سے) اس
بستی (سدوم) والوں کو تباہ کرینگے یہ بستی والے (بڑے) شریر
ہیں ابراہیم نے کہا اس بستی میں تو لوط بھی رہتا ہے (تم
اسکو کیسے تباہ کروگے) انہوں نے کہا ہمکو خوب معلوم ہے جو
لوگ اس بستی میں ہیں ہم لوط اور اسکے گھر والوں کو بچا دینگے
ایک اسکی جورو البتہ رہنے والوں میں رہجائے گی ف
اور نوح ہی کے راہ پر چلنے والوں میں ایک ابراہیم بھی تھا
جب اپنے مالک کے پاس پاک دل لیکر آیا جب اسنے اپنے
باپ (آزر) اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تم کن چیزوں کو
پوجتے ہو کیا اللہ کو چھوڑکر تم ان جھوٹے خداؤں کے پیچھے لگے
ہو تم نے خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے کیا سمجھ رکھا ہے تو (آخر)
ستاروں کو ایک بار دیکھا پھر کہنے لگا میں (شاید) بیمار ہوجاؤنگا
تو وہ اسکو چھوڑکر پیٹھ موڑکر چلدیئے تو ابراہیم چپکے سے انکے
بتوں میں جا گھسا اور (ٹھٹھے کے طور پر) لگے کہنے لگا تم

[illegible]

لَا تَنْطِقُونَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا
بِالْيَمِينِ ۝ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ۝ قَالَ
أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ
وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا
فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ۝ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا
فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ۝ وَقَالَ إِنِّي
ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝ رَبِّ
هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ فَبَشَّرْنَاهُ
بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ
قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي
أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ
يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي
إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝ فَلَمَّا
أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَادَيْنَاهُ
أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ
الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ
الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝
سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ كَذَٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝
وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ
الصَّالِحِينَ ۝ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ
إِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَ

کہا (کیوں نہیں بولتے) تم کو کیا ہوا ہے بولتے کیوں نہیں پھر انپر پل پڑا
داہنے ہاتھ سے مارنے لگا لوگ دوڑتے ہوئے اسکے پاس پہونچے
ابراہیم نے کہا کیا تم ان چیزوں کو پوجتے ہو جنکو تم (خود) تراشتے
ہو حالانکہ تم کو اور جن چیزوں کو تم بناتے ہو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے
وہ لوگ کہنے لگے ابراہیم کے لیے ایک عمارت بناؤ پھر اسکو دہکتی
آگ میں ڈالدو غرض انہوں نے ابراہیم پر داؤں چلانا چاہا ہمنے
انہی کو نیچا دکھایا اور ابراہیم نے (آگ سے نکلکر) یہ کہا اب میں
اپنے مالک کی طرف چلا جاتا ہوں وہ مجھکو ضرور (رہنے کا ٹھکانا)
تبلائیگا مالک میرے مجھکو ایک (بیٹا) دے جو نیک ہو تو ہمنے ایک
تحمل والے لڑکے کی اسکو خوشخبری دی جب وہ لڑکا اس لائق
ہوا کہ ابراہیم کے ساتھ دوڑ سکے تو ابراہیم نے کہا بیٹا میں خواب
میں یہ دیکھتا ہوں جیسے تجھکو ذبح کر رہا ہوں تو بھی سوچکر دیکھ تیری
رائے کیا ہے لڑکے نے کہا باوا جان اللہ تعالیٰ کا حکم تجکو ہوا ہے اسکو
(فوراً) بجا لاؤ تو دیکھیگا اللہ نے چاہا میں ضرور صبر کرونگا جب باپ اور
بیٹا دونو مستعد ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل ڈالدیا
پچھاڑا اور ہمنے ابراہیم کو پکارا اے ابراہیم تو نے اپنا خواب
سچا کر دکھایا ہم نیکوں کو ان کی نیکی کا ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں
بیشک یہ کھلی آزمائش تھی اور ہمنے اس لڑکے کے صدقے میں ایک
بڑی قربانی دی اور ابراہیم کا ذکر خیر ہمنے پچھلے لوگوں میں
باقی رکھا ہر شخص یہی کہتا ہے سلام ہو ابراہیم پر ہم نیکوں کو
ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جیسے ابراہیم کو دیا بیشک وہ ہمارے
ایماندار بندوں میں سے تھا اور ہمنے اسکو ایک دوسرے لڑکے اسحاق
کی خوشخبری دی جو پیغمبر ہوگا نیک بختوں میں سے اور ہمنے ابراہیم
اور اسکے فرزند اسحاق پر برکت اتاری اللہ ان دونو کی اولاد میں کوئی

ف ابراہیم کی قوم والے لوگ اچھے اچھے کھانے بتوں کے سامنے رکھ جاتے ۱۲ ف اور تو پھوڑ کر انکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ایک شخص دیکھ رہا تھا اسنے جاکر لوگوں کو خبر کر دی ۱۲ ف اور مدیانت شروع کی جب انکو خوبی معلوم ہو گیا کہ ابراہیم نے توڑا ہے اور ابراہیم یہی سمجھ گئے کہ یہ حال کھل گیا ۱۲ ف یہ کام جو کرتے ہو انکو ۱۲ ف اس آیت سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ بندہ اور بندے کے تمام افعال اللہ ہی کے پیدا کیے ہوئے ہیں کیونکہ پیدا کرنیوالا ایسے فالق اسکے سوا کوئی نہیں ہے اور معتزلہ کہتے ہیں کہ بندے کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا لیکن بندے کے افعال کا پیدا کرنے والا خود بندہ ہے ۱۲ ف اسمیں لکڑیاں بھر کر آگ لگاؤ ۱۲ ف کہتے ہیں انہوں نے ایک چار دیواری اونچی جسکا طول تیس گز اور عرض بیس گز تھا اور اسمیں خوب لکڑیاں بھریں اور آگ لگا دی جب آگ روشن ہو گئی تو ابراہیم کا اسمیں ڈالنا مشکل ہو گیا آخر ایک جھولے میں بٹھا کر ابراہیم کو اس میں پھینک دیا ۱۲ ف اللہ تعالیٰ نے آگ ٹھنڈی کر دی فرشتوں نے آہستگی کے ساتھ ابراہیم کو لیکر اس میں چلا دیا اور آگ میں تا دیا انکا بال بیکا نہیں ہوا اور جب ابراہیم وہاں سے صحیح اور سالم باہر آگئے تو وہ لوگ بہت ذلیل و شرمندہ ہوئے ۱۲ ف ان کافروں کے ملک سے ہجرت کرتا ہوں اور شام کے ملک کو روانہ ہوئے ۱۲ ف جب شام کے ملک کو پہونچے تو ابراہیم نے یہ دعا کی ۱۲ ف اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے اسمعیل مراد ہیں اور یہی صحیح ہے ۱۲ ف اور پیغمبروں کا خواب وحی الٰہی ہے تین رات برابر حضرت ابراہیم نے یہی خواب دیکھا ۱۲ ف یہ لڑکے کے کہنے کا کیا موقع ہے ۱۲ ف حضرت ابراہیم نے حضرت اسمعیل کا امتحان کیا کہ دیکھیں انکا خیال کیا ہے آیا وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھتے ہیں یا جان بچانے کو وہ اپنے باپ سے بھی زیادہ مضبوط اور صابر تھے اللہ کا حکم ہے کہا کر سوچنے کی کیا بات ہے اللہ تعالیٰ کا حکم فوراً بجا لاؤ پھر ہے ایسوں کے اچھے ہی پیدا ہوتے ہیں ۱۲ (باقی در صفحہ آئندہ)

			ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۝	تو نیک ہو کوئی اپنی جان پر کھلا ظلم کرنیوالا رہتا ہے۔
۲۴	صٓ	۴	وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ؕ	اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کر جو ہاتھ اور آنکھیں دونوں رکھتے تھے ہم نے انکو خالص آخرت کی یاد کے لیے چن لیا تھا اور وہ ہمارے پاس چنے ہوے نیک بندوں میں سے تھے اور (اے پیغمبر) اسمعیل اور الیسع اور ذوالکفل (پیغمبروں) کو یاد کر اور یہ سب اچھے لوگوں میں سے تھے
۲۵	الزخرف	۳	وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم والوں سے کہا میں تو جنکو تم پوجتے ہو انسے بیزار ہوں مگر اس (خدا) سے جس نے مجھ کو پیدا کیا وہ مجھکو ضرور ٹھیک رستہ بتلائیگا اور ابراہیم نے (یا اللہ نے) اس (کلمہ توحید کی) کلمہ کو ابراہیم کی اولاد میں باقی رکھا تاکہ وہ اللہ کیطرف رجوع رہیں
۲۶	الذّٰريٰت	۲	هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝ قَالَ فَمَا	(اے پیغمبر) کیا تونے ابراہیم کے عزت دار مہمانوں کا قصہ سنا ہو جب وہ ابراہیم پاس پہونچے تو کہنے لگے سلام ابراہیم نے بھی جواب دیا سلام (اور دل میں کہا) یہ لوگ تو کچھ نئے قسم کے معلوم ہوتے ہیں پھر اپنے گھر جاکر ایک (بھنا ہوا) موٹا بچھڑا لیکر آیا وہ انکو سامنے رکھا (انھوں نے کھانے میں تامل کیا) ابراہیم نے کہا تم کھاتے کیوں نہیں تب تو ابراہیم کا دل انسے دہل گیا (ڈر گیا) انہوں نے یہ حال دیکھکر کہا ڈر نہیں اور انھوں نے ایک علم والے لڑکے کی اسکو خوشخبری سنائی یہ سنکر اسکی بی بی (سارہ) آگے بڑھی اور سر پیٹ کر کہنے لگی (اے لوجی مجھے بیٹا ہوگا میں تو) بوڑھی (ڈوکری) بانجھ رہوں) انھوں نے کہا تو تعجب کیا کرتی ہے تیرے مالک نے ایسا ہی فرمایا ہے بیشک وہ تو بڑا حکمت والا ہے جاننے والا

ف ۱ اتھ سے مراد عبادت کی طاقت یا لوگوں سے احسان کرنے کی عادت ہے اور آنکھوں سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے تھے اور دین کی عقل رکھتے تھے ۱۲ ف ۲ دنیا کا انکو بالکل خیال نہ تھا ہر وقت آخرت ہی کی لو انکو لگی رہتی ۱۲ ف ۳ الیسع کو حضرت الیاس نے بنی اسرائیل پر خلیفہ کیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے انکو پیغمبری دی ۱۲ ف ۴ ذوالکفل الیسع کے بھائی یا نائی تھے ۱۲ ف ۵ مطلب یہ ہے کہ ابراہیم ع نے توحید کو اسطرح مضبوط کر دیا کہ باپ مرتے وقت اپنے بیٹوں کو اسکی وصیت کرتا اور شرک سے ڈراتا ۱۲ انکے خاندان میں مدت تک توحید قائم رہی [illegible] سے بہی تقلید کا باطل کرنا منظور ہے اللہ تعالیٰ نے مکہ کے مشرکوں کو یوں الزام دیا کہ تم تقلید کو جائز سمجھتے ہو [illegible] ہے تو تمہارے بڑے دادا ابراہیم ع تھے وہ موحد تھے تم کو بھی موحد بننا چاہیے دوسرے یہ کہ ابراہیم ع تمہارے بڑے دادا نے بھی باپ دادا کی تقلید چھوڑ دی اور دلیل کی پیروی اختیار کی اگر باپ دادا کی تقلید [illegible] چیز ہوتی تو ابراہیم ع اسکو کیوں چھوڑ دیتے ۱۲ ف [illegible] عزت دار مہمانوں سے وہ فرشتے مراد ہیں حضرت ابراہیم ع کے پاس خوبصورت لڑکوں کی بھیس میں آئے تھے یہ فرشتے جبرئیل اور میکائیل ع اور اسرافیل ع تھے [illegible] اور [illegible] ہے ۱۲ ف کسی ملک کے کیونکہ انکی وضع اور انکا طرز کلام [illegible] اس ملک والوں کے خلاف معلوم ہوتا [illegible] حضرت ابراہیم [illegible] اور [illegible] وہ نئے قسم کے لوگ معلوم ہوتے تھے جب کھانے سے بھی انھوں نے انکار کیا تو ابراہیم ع ڈرے ہو [illegible] [illegible] کسی [illegible] کے لیے جاتے [illegible] یہاں کھانا نہیں کھاتے ۱۲ ف ہم اللہ [illegible] [illegible] حضرت [illegible] کی [illegible] اسمعیل ع کی [illegible] نہیں ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۔۔۔۔۔۔ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۞ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۞ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ	(جب یہ باتیں ہو چکیں تو) ابراہیم نے پوچھا (بھلا یہ تو بتلاؤ تم جو بھیجے گئے ہو تو کس کام کے لیے وہ کہنے لگے ہم کو گنہگار لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں ف تا کہ ان پر مٹی کی اینٹیں (کنکر) برسائیں جن پر تیرے مالک کے پاس حد سے بڑھ جانے والوں کے لیے نشان پڑ چکا ہے آخر اس بستی میں جتنے ایماندار تھے انکو تو ہم نے نکال لیا وہاں ایک ہی گھر مسلمانوں کا ہم نے پایا اور اس بستی میں ہم نے ان لوگوں کے لیے جو تکلیف کے عذاب سے ڈرتے ہیں ایک نشانی چھوڑ دی ف
۲۸	الممتحنۃ	۱	قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ	(مسلمانو) تم کو ابراہیم اور اسکے ساتھ والوں کی اچھی خصلت کی پیروی کرنا تھی جب انہوں نے اپنی قوم والوں سے (جو مشرک تھے) کہدیا ہمکو تم سے اور جنکو تم خدا کے سوا پوجتے ہو ان سے کوئی علاقہ نہیں ہے (ہم تم سے اور انسے بالکل الگ ہیں) ہم تمہارے دین کو نہیں مانتے اور ہم میں اور تم میں کھلم کھلا ہمیشہ عداوت اور دشمنی رہیگی جب تک تم اکیلے (سچے) خدا پر ایمان نہ لاؤ گے مگر ہاں ابراہیم نے اپنے باپ سے یہ کہا تھا کہ میں تیرے لیے بخشش مانگوں گا اور میں اللہ کے سامنے تیری بھلائی کا کوئی اختیار نہیں رکھتا ف
۔۔	۔۔	۔۔	لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۞	(مسلمانو) جو کوئی تم میں اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو ف تو اسکو ان لوگوں کی اچھی خصلت کی پیروی کرنا چاہیے اور جو کوئی ان لوگوں کی پیروی سے منہ پھیرے (اور کافروں سے دوستی رکھے) تو اللہ تو بے پرواہ ہے خوبیوں والا
۳۰	الاعلیٰ	۱	اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۞ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۞	یہ مضمون ف اگلی (آسمانی) کتابوں میں یعنے ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں (بھی) موجود ہے ف

ف یعنے لوط کی قوم کی طرف ۱۲ ف انپر سفید اور سیاہ یا سفید اور سرخ دھاریاں ہیں یا ہر ایک اینٹ پر اس شخص کا نام لکھا ہے جو اس سے مارا جائیگا حد سے بڑھ جانے والے لوط کی قوم کے لوگ تھے اللہ تعالیٰ نے مرد کو اپنی شہوت نکالنے کے لیے عورت دی ہے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی حد سے بڑھ گئے تھے عورتوں کو چھوڑ کر فطرت کے خلاف کام کیا کرتے تھے ۱۲ ف صرف لوط اور انکی بیٹیوں کا سعید بن جبیر رضی نے کہا کل تیرہ مسلمان تھے ۱۲ ف وہ کالی اینٹیں یا انکے مکانوں کے کھنڈر یا کالا بدبودار پانی ف جہاں اکیلے سچے خدا پر ایمان لائے پھر کوئی دشمنی نہ رہی بلکہ محبت ہو گئی مطلب یہ ہے کہ ابراہیم ۱۲ اور انکے ساتھ والے ایماندار مشرکوں سے الگ ہو گئے تھے تم کو بھی اسی طرح ان سے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہیے ۱۲ ف وہ اس وجہ سے کہ ابراہیم نے وعدہ کر لیا تھا اور وعدہ پورا کرنا ضرور ہے پھر جب انکو معلوم ہو گیا کہ انکا باپ اللہ تعالیٰ کا مخالف اور دشمن ہے تو اسی وقت اس سے الگ ہو گئے جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ ف کہ خواہ مخواہ زبردستی تجھ کو بخشوا لوں ۱۲ ف یعنے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہو اور قیامت کو مانتا ہو ۱۲ ف دنیا کا فانی ہونا اور آخرت کا بہتر اور زیادہ پائدار ہونا ۱۲ ف ایک حدیث میں ہے کہ یہ سورت ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں سے لی گئی ہے یا انکے صحیفوں میں موجود ہے ابو ذر رضی نے کہا یا رسول اللہ صلعم اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کتنی کتابیں اتاریں آپ نے فرمایا ایک سو چار کتابیں ۱۲

قصۂ نوح ؑ

باب ۶۴ حضرت نوح علیہ السلام کے حالات

الاعراف ۸ — ۸

لقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال یقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم ۝ قال الملا من قومہ انا لنرىك فی ضلل مبین ۝ قال یقوم لیس بی ضللۃ ولکنی رسول من رب العلمین ۝ ابلغکم رسلت ربی وانصح لکم واعلم من اللہ ما لا تعلمون ۝ اوعجبتم ان جاءکم ذکر من ربکم علی رجل منکم لینذرکم ولتتقوا ولعلکم ترحمون ۝ فکذبوہ فانجینہ والذین معہ فی الفلک واغرقنا الذین کذبوا بایتنا انہم کانوا قوما عمین ۝

یونس ۱۱ — ۸

واتل علیہم نبا نوح اذ قال لقومہ یقوم ان کان کبر علیکم مقامی وتذکیری بایت اللہ فعلی اللہ توکلت فاجمعوا امرکم وشرکاءکم ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ ثم اقضوا الی و

قسم اللہ کی ہمنے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ کو پوجو اسکے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں مجھ کو تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے اسکی قوم کے سردار کہنے لگے ہم تو بیشک سمجھتے ہیں تو کھلی گمراہی میں ہے نوح نے کہا بھائیو میں تو گمراہ نہیں ہوں البتہ اسکا بھیجا ہوا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہو میں تم کو اپنے مالک کا پیغام پہونچاتا ہوں اور تمہاری بھلائی چاہتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے کیا تم کو اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے مالک کا ارشاد تم ہی میں سے ایک مرد کی زبان پر تم کو پہونچا اس لیے کہ وہ تم کو اس کے عذاب سے ڈرائے اور اس لیے کہ تم (گناہ سے) بچو اور اس لیے کہ تم پر رحم ہو آخر ان لوگوں نے اسکو جھٹلایا تو ہمنے اسکو اور ان لوگوں کو جو اسکے ساتھ کشتی میں (بیٹھے) تھے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انکو ڈبو دیا کیونکہ وہ اندھے لوگ تھے
اور اے پیغمبر انکو نوح کا قصہ سنا جب اسنے اپنی قوم سے کہا بھائیو اگر (تم میں) میرا رہنا اور خدا کی آیتیں پڑھ کر سنانا تم کو بھاری لگتا ہے تو ہمنے اللہ پر بھروسا کیا تم اپنے شریکوں کے ساتھ ملکر ایک بات ٹھیرا لو پھر اس بات کو چھپاؤ نہیں جو کچھ کرنا ہے وہ کر ڈالو اور مجھ کو ذرا بھی مہلت نہ دو پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہ تھا میری مزدوری تو خدا ہی

ف۱ ابن الملک بن متوشلخ ۱۲ ف۲ حضرت نوح علیہ السلام بڑے ہی تھے چالیس یا پچاس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے بعضوں نے کہا ڈھائی سو برس کی بعضوں نے کہا سو برس کی عمر میں وہ حضرت آدم ؑ کے بعد صاحب شریعت پہلے پیغمبر ہوئے انکو نوح اسلیئے کہتے ہیں کہ برسوں اپنے اوپر روتے رہے کہتے ہیں انکا اصلی نام عبد الغفار تھا رونے کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اپنی قوم پر بددعا کی تھی یا اپنے بیٹے کے بچاؤ کے لیئے مالک سے دوبارہ عرض کیا تھا ۱۲ ف۳ اگر تم اور کسی کو پوجو گے تو ۱۲ ف۴ قیامت کے دن کا یا طوفان کے دن کا ۱۲ ف۵ کہ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر ہم کو بھی ایک نئے دین میں کھینچنا چاہتا ہے ۱۲ ف۶ مجھ میں گمراہی کی کونسی بات ہے ۱۲ ف۷ تمہارا سچا خیر خواہ ہوں ۱۲ ف۸ کیونکہ مجھ پر وحی آتی ہے تم پر وحی نہیں آتی ۱۲ ف۹ یعنے پیغمبر جو تمہاری قوم میں سے آیا تو اسکو خدا کا فضل سمجھنا چاہیئے اگر غیر قوم کا آدمی ہوتا تم اسکی زبان نہ سمجھتے وہ تمہاری نہ سمجھتا اس میں تعجب کا کیا موقع ہے ۱۲ ف۱۰ یعنے نوح ؑ کی قوم نے ۱۲ ف۱۱ یعنے دل کے اندھے اون کی ہدایت کی امید نہ تھی ۱۲ ف۱۲ گراں گذرتا ہے شاق ہوتا ہے ۱۲ ف۱۳ میرے مار ڈالنے کی تدبیر کر لو ۱۲ ف۱۴ گول گول مت رکھو صاف اچھی طرح سے مجھسے دشمنی کرو میرے مار ڈالنے کی فکر کرو ۱۲ ف۱۵ مجھ کو نقصان پہونچانے میں ہرگز نہ چوکو ۱۲ ف۱۶ شریکوں سے مراد بت ہیں جن کو نوح ؑ کی قوم کے لوگ خدا کا شریک سمجھتے تھے حضرت نوح ؑ کو پروردگار عالم پر ایسا بھروسا تھا کہ اپنی قوم کے لوگوں سے اونکو ذرا بھی ڈر نہ رہا اور علانیہ اونکو دشمنی اور ایذا پہونچانے کی اجازت دیدی ۱۲ ف۱۷ میری بات ماننے سے ۱۲ ف۱۸ کہ میرا نقصان ہو ۱۲

۱۱	هود	۳	

لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰۗىِٕفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰي قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

پہلے اور مجھکو حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں سے رہوں لوگوں نے اسکو جھٹلایا پھر ہمنے اُس کو اور اس کے ساتھ جو مومن کشتی میں سوار تھے ان کو بچا دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ڈبو دیا اور نوح کے ساتھیوں کو ان کا جانشین کر دیا ف تو دیکھ جن کو ڈرایا گیا تھا ان کا کیا انجام ہوا ف پھر نوح علیہ السلام کے بعد ہم نے کئی پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں (معجزے) لیکر آئے لیکن جن باتوں کو پہلے جھٹلا چکے تھے وہ ان پر ایمان لانے والے نہ تھے ف ہم حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر اسی طرح ف مہر کر دیتے ہیں ف

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً

اور بے شک ہمنے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اس نے کہا میں تم کو صاف صاف ف ڈرانیوالا ہوں یہ کہ اللہ تعالے کے سوا اور کسی کو نہ پوجو کیونکہ میں ڈرتا ہوں تم کو تکلیف کے دن (قیامت) کا عذاب نہ ہو تو اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے (نوح سے) کہنے لگے ہم تو یہی دیکھتے ہیں تو ہماری طرح ایک آدمی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں صرف انہی لوگوں نے تیری پیروی کی ہے جو ہم میں رذالے ہیں ف وہ بھی اوپر کی عقل سے ف اور ہم تو تم کو ف کسی بات میں اپنے سے زیادہ نہیں پاتے بلکہ تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں ف نوح نے کہا بھائیو بتلاؤ تو سہی اگر میں اپنے مالک کی طرف سے جو دلیل آئی اس پر قائم ہوا اور اسنے اپنی مہربانی سے مجھ کو سرفراز کیا ف اور تم سے

ف وہی میرا ثواب دینے والا ہے ۱۲ ف اونکا مال اور ملک سب ان مومنوں کے ہاتھ آیا ۱۲ ف کیسے تباہ اور برباد ہو گئے اسی طرح تیرے جھٹلانیوالے بھی [illegible] تباہ ہو جائینگے اس آیت سے اللہ تعالٰی نے اپنے پیغمبر کو تسلی دی ۱۲ ف پہلے پیغمبر آنے سے پیشتر یا معجزہ دکھلانے سے پیشتر جن باتوں کو جھٹلا چکے تھے مثلاً نبوت یا قیامت وغیرہ کو اسی طرح بعد بھی جھٹلاتے رہے یا جیسے اگلے پہلے نوح ع کی قوم کے لوگ جن باتوں کو جھٹلا چکے تھے انہوں نے بھی انکو جھٹلایا اور وہ دونوں کافر اور دونوں ایک ہی مزاج اور طبیعت کے تھے۔ اور بعضوں نے کہا پہلے جھٹلانے سے مطلب یہ ہے کہ جب عہد الست لیا گیا تھا اوس وقت ان کافروں کے دل سے [illegible] منظور نہ تھا ۱۲ ف جیسے ان لوگوں کے دلوں پر مہر کر دی تھی ۱۲ ف تو حق بات انکے دلوں میں جا نہیں سکتی ۱۲ ف خدا کے عذاب سے ۱۲ ف [illegible] قوم کے [illegible] والے ہے موچی چمار وغیرہ ۱۲ ف بن سوچے سمجھے تیرے ساتھ ہو گئے ہیں ظاہر میں تجھ کو دھوکا دینے کو دل سے تیرے شریک نہیں ہیں ۱۲ ف بعد [illegible] اللہ تعالٰی کے نزدیک ذات اور نسب اور شرافت میں حلال پیشے کرنے سے کچھ فرق نہیں آتا اور ہمیشہ پیغمبروں کی پیروی پہلے پہلے غریب لوگوں ہی نے کی ہے اور [illegible] اللہ تعالٰی کے نزدیک انکی عزت دنیا کے کتوں سے بہت زیادہ ہے جو اپنے عہدے اور مال اور دولت پر مغرور رہتے ہیں ۱۲ ف لے تو نوح علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے تابعداروں ۱۲ ف اس دعوے میں کہ نوح ع اللہ تعالٰی کے پیغمبر ہیں ۱۲ ف پیغمبری دی ۱۲

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا
وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ
عَلَيْهِ مَالًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ
وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُمْ
مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ مَنْ يَنْصُرُنِي
مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَدْتُهُمْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ
وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ
اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ
إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي
أَعْيُنُكُمْ لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا
اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ إِنِّي
إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ قَالُوا يَا نُوحُ
قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝
قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ
وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ وَلَا يَنْفَعُكُمْ
نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ
كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ هُوَ
رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ
افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ
إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تُجْرِمُونَ ۝
وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ
قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ

وہ چھپی رہے تو کیا ہم زبردستی تم نہیں چاہتے مگر اس کو تمہارے
گلے چپیک سکتے ہیں اور بھائیو میں تم سے اسپر کچھ روپیہ نہیں مانگتا
میری مزدوری تو بس اللہ ہی پر ہے اور میں ایمانداروں کو اپنے
پاس سے نکال نہیں سکتا وہ (آخر) اپنے مالک سے ملنے والے
ہیں اور میں تو سمجھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کرتے ہو اور
بھائیو اگر میں ان لوگوں کو (بےقصور) نکال دونگا تو اللہ تعا
کے سامنے کون میری مدد کو کھڑا ہو گا کیا تم سوچتے نہیں
اور میں تم سے یہ دعوی نہیں کرتا کہ خدائی خزانے میرے پاس
ہیں اور نہ میں غیب کی بات جانتا ہوں اور نہ میں اپنے
تئیں فرشتہ کہتا ہوں اور جو لوگ تمہاری آنکھوں میں
حقیر ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعا انپر اپنا فضل نہیں
کرنے کا اللہ تعالے خوب جانتا ہے ان کے دلوں میں
کیا ہے اگر ایسی باتیں میں کروں تو میں بھی ظالموں میں
شریک ہو جاؤنگا وہ کہنے لگے اے نوح تو نے ہم سے بحث کی
اور بہت بحث کی اگر تو سچا ہے تو جس (عذاب) کا ہم سے
وعدہ کرتا ہے اسکو لیکر آ نوح نے کہا اللہ اگر چاہیگا تو وہ عذاب
تمپر لے آئیگا اور تم (اللہ تعا کو) ہرا نہیں سکتے اور میں تمہاری
بھلائی بھی کرنا چاہوں تو میری نصیحت تم کو کچھ فائدہ نہ
دیگی اگر اللہ تعا تم کو گمراہ کرنا چاہتا ہے وہی تمہارا مالک
ہے اور اسی کے پاس تمکو لوٹ جانا ہے کیا وہ کہتے ہیں
کہ نوح نے یہ (سب) جھوٹ بنا لیا اے نوح کہدے اگر میں
نے یہ جھوٹ باندھا ہے (اللہ تعا پر) تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر
ہوگا اور تم جو گناہ کرتے ہو اس سے مجھکو غرض نہیں اور
نوح کو وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے بس

[illegible] اور تم اللہ تعالے کی سیدھی راہ کو نہ سمجھے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ ہمارا کام تم کو سمجھانے کا ہے اور خدا کا راستہ جس کا ثبوت عقل سلیم اور نبوت دونوں
[illegible] ہے مگر جن کی قسمت میں اللہ تعا نے ایمان نہیں رکھا ہے ان کی سمجھ میں نہیں آتا تو ہم زبردستی تم کو اس راہ پر لگا نہیں سکتے خصوصاً اس
[illegible] برا جانتے ہو تو اللہ تعالے ہی کر سکتا ہے ۱۲ ف سمجھاتے اور نصیحت کرتے ہ ف جیسے تم چاہتے ہو کہ جن لوگوں نے میری پیروی کی ہے وہ
[illegible] انکو اپنی صحبت سے الگ کردوں ۱۲ ف اگر میں انکو نکال دوں ستاؤں تو وہ مالک کے پاس اپنا انصاف چاہیں گے اسوقت میں کیا جواب
[illegible] کوئی بات ہے کہ فلاں شخص نیچ قوم کا ہے فلاں شخص کم ذات ہے اللہ تعالے کے نزدیک اسی کی عزت ہے جو ایماندار اور پرہیزگار ہو
[illegible] بھی شریف خاندان کا ہو اللہ تعا کے نزدیک چوہڑے اور چمار سے بھی بدتر ہے ۱۲ ف جب وہ میرے اوپر غصہ کرے گا ۱۲ ف میں بال [illegible]
[illegible] ۱۲ ف ان لوگوں نے کہا تھا کہ ہم تم کو کسی بات میں اپنے سے زیادہ نہیں پاتے تو حضرت نوح ع نے جواب دیا کہ بیشک میرے پاس کچھ خدائی خزانے
[illegible] نہیں سب بڑھ جاؤں انہوں نے کہا تھا کہ جو لوگ تمہارے ساتھ ہوئے ہیں وہ اوپر کی طرف سے دل سے تمہارے دوست نہیں ہیں حضرت
[illegible] دل کا حال اللہ تعا ہی جانتا ہے غیب کا علم مجھکو نہیں ہے انہوں نے کہا تھا کہ تم ہماری طرح آدمی ہو حضرت نوح ع نے جواب دیا کہ بیشک میں
[illegible] نہیں ہوں ۱۲ ف اب ہمارے پاس کچھ جواب نہیں ہے ۱۲ ف اس سے بیان کر نہیں سکتے ۱۲ ف یعنی نوح ع کی قوم والے ۱۲ ف اگر میں نے
[illegible] یہ حکم لے رہیں ۱۲ ف کہ مجھ کو جھوٹ کہتے ہو ۱۲ ف اس کا وبال مجھ پر پڑے گا تم نے کہا ترجمہ یوں ہے کیا یہ کہ کافر کہتے ہیں کہ
[illegible] جھوٹ بنا لیا ہے سارے مضمون کہدے اگر میں نے جھوٹ بنا لیا ہو تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر پڑے گا اور تمہارے گناہ سے میں الگ رہونگا ۱۲

بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۚ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ۝ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۝ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ ۝ قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ۝ وَقِيلَ

اب انکے سوا اور کوئی ایمان نہ لائیگا تو ان کے کاموں پر رنج مت کر اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم کے موافق کشتی تیار کر اور ظالموں کی سفارش میں مجھ سے بات نہ کر وہ ضرور ڈوبینگے اور وہ (یعنے نوح) کشتی بنانے لگا اور جب اسکی قوم کا ایک گروہ گذرتا تو اس سے ٹھٹھا کرتا نوح نے (ان سے) کہا اگر تم ہمپر (آج) ٹھٹھے مارتے ہو (تو یاد رکھو کل) ہم بھی تمپر ٹھٹھے مارینگے جیسے تم ٹھٹھے مارتے ہو اب قریب ہے تم کو معلوم ہو جائیگا کس پر رسوائی کا عذاب (دنیا میں) آتا ہے اور ہمیشہ کا عذاب کس پر اترتا ہے یہانتک کہ جب ہمارا حکم آن پہونچا اور تنور نے جوش مارا ہمنے کہدیا ہر قسم کے (جانور) دو دو جوڑا (ایک نر ایک مادہ) اور اپنے گھر والوں کو انکے سوا جنکے لیے (ہلاکت کا) حکم ہو چکا اور ایمانداروں کو (اپنے ساتھ کشتی میں) سوار کرلے اور تھوڑے ہی سے آدمی اسپر ایمان لائے تھے اور نوح نے کہا کشتی چلتے وقت اور ٹھیرتے وقت الله کا نام لیکر اس میں سوار ہو جاؤ بے شک ہمارا مالک بخشنے والا مہربان ہے اور وہ (کشتی) پہاڑوں کی سی موجوں میں انکو لیے ہوئے جارہی تھی اور نوح نے اپنے بیٹے (کنعان) کو آواز دی وہ کشتی سے الگ تھا بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ مت رہ وہ کہنے لگا میں ابھی کسی پہاڑ پر ہو رہتا ہوں جو پانی سے مجھکو بچائے گا نوح نے کہا آج الله تعالے کے عذاب سے کوئی بچا نہیں سکتا مگر جس پر الله تعالی ہی رحم کرے (وہ ہی بچ سکتا ہے) اور موج دونوں کے بیچ میں آن پڑی اور وہ بھی ان میں شریک ہوا جو ڈبو دیے گئے اور حکم دیا گیا اے

ف جب حضرت نوح کو الله پاک کی طرف سے یہ وحی پہونچی اسوقت وہ ناامید ہو گئے اور انہوں نے اپنی قوم کے لیے بددعا کی بلکہ ساری زمین کے کافروں کے لیے ف حضرت نوح کو معلوم نہ تھا کشتی کیونکر بناویں الله تعالی نے انکو وحی بھیجی کہ مرغ کے سینہ کی طرح بناؤ ۱۲ جو فرمایا ہماری آنکھوں کے سامنے اس سے اہل حدیث کے مذہب کی تائید ہوتی ہے کہ الله تعالی کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں ہیں لیکن ان کی حقیقت کوئی نہیں جانتا ہے کیفیت ۱۲ ف یا اس کی قوم کے سردار جب اسکے پاس ہوکر نکلتے تو اسپر ٹھٹھا مارتے وہ کہتے اے نوح پہلے تو تو پیغمبر تھا اب بڑھئی بن گیا کہتے ہیں حضرت نوح نے کشتی جنگل میں بنانا شروع کی جہاں پانی وانی کچھ نہ تھا اس کی قوم کے لوگوں نے کبھی کشتی نہیں دیکھی تھی جب وہ اس نئی چیز کو دیکھتے تو اسپر ہنستے اور کہتے یہ کیا چیز ہے اور اس سے فائدہ ہی کیا ہے ۱۲ ف میں اسپر سوار ہوکر پانی پر چلوں گا انکو تعجب ہوا کہ پانی کہاں ہے اور ٹھٹھے مارنے لگے آخر انہوں نے کہا اگر تم ہمپر ۱۲ ف یعنے کل جب الله تعالی کا عذاب اترے گا اسوقت قدر معلوم ہوگی اور جیسے تم اسوقت ہم کو احمق بناتے ہو اور ہمپر ہنستے ہو ہم تم کو احمق بنادیں گے اور تمپر ہنسیں گے ۱۲ ف یعنے آخرت میں دوزخ کا عذاب ۱۲ ف تنور سے مراد سطح زمین ہے بحکم الہی پانی اوپر سے بھی برسنا شروع ہوا اور زمین کے اندر سے بھی پانی پھوٹ نکلا بعضوں نے کہا یہ تنور روٹی پکانے کا تنور تھا پتھر کا جس میں حضرت حوا روٹیاں لگاتی تھیں وہی حضرت نوح کو ملا تھا ۱۲ ف یعنے ان کا بیٹا کنعان اور ان کی بی بی واعلہ ۱۲ ف اسی آدمی یا بہتر یا آٹھ یا دس ان میں سام اور حام اور یافث حضرت نوح کے تینوں بیٹے اور ان کی بی بیاں بھی تھیں جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا حضرت نوح نے کشتی میں رکھ لیا جنکا حکم ہوا مراد وہ جانور ہیں جن کا نر اور مادہ ملنے سے بچہ پیدا ہوتا ہے نہ وہ جانور جو خود بخود زمین سے پیدا ہو جاتے ہیں باقی سب جانوروں کو بھی الله تعالی نے آدمیوں کی شامت سے غرق کردیا یا الله تیری پناہ تیرا غصہ بہت سخت ہے ۱۲ ف کشتی میں بیٹھتے وقت یہ کہنا اولی ہے ۱۲

(باقی برصفحہ ۱)

يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۫ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَاۤ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ ؕ فَاصْبِرْ ؕۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ	زمین اپنا پانی جوس لے اور اے آسمان کھلنا اور برسنا موقوف کر) اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہو گیا ف۱ اور کشتی جودی (پہاڑ) پر جا کر ٹھیری ف۲ اور حکم ہوا کہ بے انصاف لوگ ف۳ (گنہگار) دور ہو گئے اور نوح نے اپنے مالک کو پکارا اور کہا مالک (آخر) میرا بیٹا میرے ہی گھر والوں میں ہے ف۴ اور تیرا وعدہ بیشک سچا ہے اور سب حاکموں میں تو بڑا حاکم ہے ف۵ اللہ تعالی نے فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے اس کے گن اچھے نہیں ف۶ پھر جو بات تجھ کو معلوم نہیں ف۷ وہ مجھ سے مت مانگ میں تجھ کو نادانوں میں شریک ہونے سے ڈراتا ہوں نوح نے عرض کیا مالک میں ایسی بات پوچھنے سے جسکی حقیقت میں نہیں جانتا تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اگر تو مجھ کو نہ بخشے ف۸ اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں تباہ ہو جاؤں گا ف۹ کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ (کشتی سے) اتر ف۱۰ اور تجھ پر اور تیرے ساتھ والوں سے جو گروہ پیدا ہوں گے ان پر برکتوں کے ساتھ ف۱۱ اور کچھ گروہ ایسے بھی (پیدا ہونگے) جن کو ف۱۲ ہم مزہ لینے دیں گے پھر انکو ہماری طرف سے تکلیف کا عذاب پہونچیگا یہ غیب کی خبروں میں جنکو ف۱۳ ہم تجھ کو بھیجتے ہیں اس سے پہلے نہ تو ان کو جانتا تھا نہ تیری قوم والے تو صبر کیے رہ ف۱۴ بے شک جو پرہیزگار ہیں انہی کا انجام اچھا ہوتا ہے ف۱۵ اور (اے پیغمبر) نوح (کا قصہ یاد کر جب اس) نے اس سے پہلے (خدا کو) پکارا (اپنی قوم پر بد دعا کی) پھر ہم نے اسکی دعا قبول کی اور اسکو اور اسکے ساتھ والوں کو بڑی سختی سے نجات دی اور ہم نے انلوگوں کے مقابل جنہوں نے ہماری آیتوں کو	۶	الانبیاء ۲۱	۴

ف۱ تمام کافر ہلاک ہو گئے ۱۲ ف۲ اللہ تعالی کی بارگاہ سے ۱۲ ف۳ جودی ایک پہاڑ ہے موصل کے قریب بعضوں نے کہا شام میں ہے کہتے ہیں دسویں رجب کو حضرت نوح کشتی میں بیٹھے اور دسویں محرم کو طوفان ختم ہوا اور کشتی پہاڑ پر تھم گئی چھ مہینے تک یہ آفت رہی زمین کا کوئی جاندار نہ بچا ۱۲ ف۴ اور تو نے مجھ کو اور میرے گھر والوں کو بچا دینے کا وعدہ کیا تھا ۱۲ ف۵ تیرا حکم ٹوٹ نہیں سکتا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے سب حاکموں میں تو زیادہ انصاف کرنیوالا ہے یا سب حاکموں سے زیادہ علم رکھتا ہے اور تیرا حکم سب سے بہتر ہے ۱۲ ف۶ یا اس نے برا کام کیا مطلب یہ ہے کہ وہ کافر ہے کافر کو مسلمان سے خصوصاً پیغمبر سے کوئی تعلق نہیں ابن عباس رض نے کہا ترجمہ یوں ہے تیرا یہ کام بیٹے کے لیے دعا کرنا اچھا نہیں ہے ۱۲ ف۷ جس کی حقیقت تو نہیں جانتا ۱۲ ف۸ میرا یہ قصور معاف نہ کرے ف۹ حضرت نوح کا یہ کام کوئی گناہ نہ تھا وہ سمجھے کہ بیٹا گو کافر ہو جب بھی گھر والوں میں داخل ہے اور یہ سمجھ کر انہوں نے دعا کی گو اجتہاد میں ان سے غلطی ہوئی مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہے ان کے لیے ایسی غلطی بھی ایک گناہ سمجھی گئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے اسکی معافی چاہی ۱۲ ف۱۰ پروردگار کی طرف سے ۱۲ ف۱۱ اور تیرے بیٹے کی فکر نہ کر اللہ تعالی دینے والا ہے ۱۲ ف۱۲ کہتے ہیں حضرت نوح طوفان کے بعد جب کشتی سے اترے تو ان کے ساتھ والے تھوڑی مدت میں سب مر گئے ان میں کسی کی نسل نہیں چلی مگر حضرت نوح کی تینوں بیٹے سام اور حام اور یافث کی نسل دنیا میں پھیلی اسی سے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہیں اب دنیا میں جتنے لوگ ہیں وہ حضرت نوح ہی کی اولاد ہیں حضرت نوح اور حضرت آدم میں ایک ہزار برس کا فاصلہ تھا ۱۲ ف۱۳ چھ مہینا کا ۱۲ ف۱۴ اس سے مراد کافر ہیں اور پہلے گروہوں سے مومن مطلب یہ ہے کہ ... سے مومن اور کافر دونوں پیدا ہونگے ۱۲ ف۱۵ ... قرآن اترنے سے پہلے ۱۲ باقی در صفحہ ۱۲

جھٹلایا تھا نوح کی مدد کی بیشک وہ برے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا	كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ۝		
اور ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تو انہوں نے (اپنی) قوم سے کہا لوگو اللہ ہی کو پوجو اسکے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں کیا تم (اسکے عذاب سے) نہیں ڈرتے تو اسکی قوم کے سردار جو کافر تھے (دوسروں سے) کہنے لگے یہ ہے کیا تم جیسا ایک آدمی ہے بس اسکا مطلب یہ ہے (کسی طرح) تمہارا بڑا بنجائے اور اگر (دو واقعی) اللہ چاہتا (کسی کو پیغمبر بنا کر بھیجنا) تو فرشتوں کو اتارتا ہمنے تو ایسی بات اپنے اگلے باپ دادوں میں بھی کبھی ہوتی ہوئی نہیں سنی اس مرد (یعنی نوح) کو اور کچھ نہیں جنون ہو گیا ہے تو ایک وقت تک اسکی راہ دیکھو نوح نے (سیکڑوں برس سمجھانے کے بعد جب مایوس ہوگئے تو) دعا کی پروردگار میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھکو جھوٹا بتایا (اور اب وہ راہ پر آنے والے نہیں) آخر ہمنے اسکو حکم بھیجا ہماری آنکھوں کے سامنے اور (جیسے ہم بتائیں) ایک کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آن پہنچے اور تنور ابلنے لگے تو اسمیں ہر جانور کا جوڑا یعنے دو دو (اس میں ایک نر ایک مادہ) بٹھالے اور لوگوں کو بھی مگر انمیں سے جسکے لیے آگے ہی سے حکم ہو چکا ہے (اسکو رہنے دے) اور ان ظالموں کے مقدمہ میں ہمسے کچھ نہ کہنا وہ تو ضرور ڈوبینگے پھر جب تو اور تیرے ساتھ والے کشتی پر سوار ہو جائیں تو یوں کہنا اللہ کا شکر جسنے ہمکو ظالم لوگوں سے چھڑایا (انکی صحبت سے نجات دی) اور (یوں) دعا کر مالک میرے مجھکو اس (کشتی سے) یا اس کشتی سے (زمین پر) برکت کا اتارنا اتاریو اور تو سب اتارنیوالوں میں اچھا اتارنیوالا ہے بیشک اسمیں (نوح کے حالات میں) نشانیاں ہیں اور ہم تو جانچنے والے ہیں	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۙ فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ۝ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ۝	۲	المؤمنون ۲۳ — ۱۸
اور نوح کی قوم نے بھی جب پیغمبروں کو جھٹلایا ہمنے انکو ڈبو دیا	وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ	۲	الفرقان ۲۵ — ۱۹

ف ان میں سے کوئی باقی نہ رہا یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف اسکے یہاں پر [illegible] ... سب اسکی اطاعت کرو [illegible]
[illegible]

ف [illegible] یہ کشتی بنائی اسکی لمبائی تین سو ہاتھ تھی اور چوڑائی پچاس ہاتھ تھی اور بلندی تیس ہاتھ اور اسمیں تین درجے تھے نیچے کے درجے میں درندے جانور اور کیڑے مکوڑے اور بیچ کے درجے میں چوپائے جانور اور اوپر کے درجے میں آدمی سوار ہوئے [illegible]
ایک مادہ اس کشتی میں سوار کرے تو رات اور کشتی کا مفصل قصہ سورہ ہود میں گذر چکا ہے [illegible]
اسکی قسمت میں ہلاک ہونا اور ڈوبنا [illegible]
حکم ہو چکا ہے [illegible]
کشتی پر چڑھتے وقت الحمد للہ الذی نجانا من القوم الظالمین [illegible] وانت خیر المنزلین [illegible]
جانچا جب انہوں نے کسی طرح نہ سنا تو انکو ڈبو دیا اسی طرح ہر قوم کا امتحان [illegible]
کی قوم پر عذاب بھیجنے والے تھے ۱۲ ف [illegible]

۱۹	الشعراء	۶	أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ۝ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ۝ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ	اوران کو لوگوں کیلیے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی ؎ اور (عبرت) بنادیا اور ہمنے گنہگاروں (مشرکوں) کیلیے تکلیف کا عذاب تیار کر رکھا ہے نوح کی قوم نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا ؎ جب انکو بھائی نوح نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا (امانت دار) پیغمبر ہوں تو تم خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں تم سے اس نصیحت کرنے کی کوئی نیگ (اجرت مزدوری) نہیں مانگتا میرا نیگ تو بس اسی پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے تو اللہ تعالی سے ڈرو اور میرا کہا مانو تو وہ کہنے لگے کیا ہم تیری بات مان لیں اور تیرے ساتھ والے تو رذالے ہیں ؎ نوح نے کہا میں کیا جانوں وہ کیا پیشہ کرتے ہیں ؎ ان باتوں کا حساب میرا مالک ہی لیگا کاش تم کو اتنی سمجھ ہوتی۔ اور یہ نہیں ہوسکتا کہ ایمانداروں کو میں دھتا بتلاؤں ؎ میں تو کھلم کھلا (صاف صاف) ڈرانیوالا ہوں ؎ وہ کہنے لگے نوح اگر تو (ایسی باتوں سے) باز نہ آئیگا تو بیشک ہم پتھروں سے تجھ کو مار ڈالیں گے ؎ (آخر مجبور ہوکر) نوح نے دعا کی مالک میرے میری قوم نے مجھکو جھٹلایا تو میرا ان کا اچھی طرح فیصلہ کر دے ؎ اور مجھکو اور میرے ساتھ والے ایمانداروں کو بچالے تب ہمنے نوح اور اسکے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں (بیٹھا کر ڈوبنے سے) بچا لیا اسکے بعد باقی لوگوں کو (جو کافر تھے) ڈبو دیا بے شک اس واقعے میں (حقتعالی کی قدرت کی) نشانی ہے اور نوح کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانیوالے نہ تھے اور بیشک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا۔
۲۰	العنکبوت	۲	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ	اور ہم نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیج چکے ہیں وہ پچاس کم ہزار برس تک انمیں رہا (انکو سمجھایا کیا) لیکن انہوں نے نہ مانا

ف حالانکہ انہوں نے صرف ایک پیغمبر حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تھا مگر ایک پیغمبر کا جھٹلانا گویا سب پیغمبروں کو جھٹلانا ہے ۱۲ ف جو بتوں کو پوجتے ہو اور [illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝	آخر طوفان نے انکو آدبایا اور وہ (خود) قصوروار تھے اور ہمنے نوح کو بچا دیا اور جو اسکے ساتھ (کشتی میں سوار تھے اور ہمنے اس کشتی کو ساری جہان کے لیے ایک نشانی بنایا ۱۲
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۳	وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝	اور نوح نے ہم کو پکار چکا ہے اور ہم خوب فریاد سننے والے ہیں اور ہم نے اسکو اور اسکے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے بچایا اور ہمنے دنیا میں (نوح کی اولاد کو ہی باقی رکھا اور اسکا ذکر خیر ہمنے پچھلے لوگوں میں قائم رکھا ساری جہان والے یہی کہتے ہیں نوح پر سلام ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (جیسے نوح کو دیا) بیشک وہ ہماری ایماندار بندوں میں سے تھا پھر دوسروں کو (جو کافر تھے) ہمنے ڈبو دیا۔
۲۳	صٓ ۳۸	۱	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْــَٔيْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۝ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝	ان (کافروں سے) پہلے نوح کی قوم والوں نے اور عاد نے اور فرعون نے جو میخوں والا تھا اور ثمود نے اور لوط کی قوم والوں نے اور بن کے رہنے والوں نے (پیغمبروں کو) جھٹلایا یہی وہ جتھے ہیں (جنہوں نے شکست پائی) ان سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا آخر ان پر میرا عذاب اترنا ضرور ہو گیا۔
۲۴	المؤمن ۴۰	۱	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝	ان (مکے کے کافروں سے) پہلے نوح کی قوم نے اور انکے بعد اور قوموں نے (بھی اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا اور ہر ایک قوم نے اپنے پیغمبر کو پکڑ لینا (مار ڈالنا) چاہا اور سچے دین کو مٹانے کے لیے جھوٹے جھگڑے نکالے آخر میں نے انکو دھر پکڑا تو میری سزا کیسی (سخت) ہوئی ۱۳
۲۵	الشورٰی ۴۲	۲	شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَ	(لوگو) اس خدا نے تمہارے لیے وہ دین ٹھیرایا جس دین پر نوح (پیغمبر) کو چلنے کا حکم دیا اور جس دین کا حکم ہمنے تجھ کو (اے محمدؐ) دیا اور جس دین کا ہمنے ابراہیم اور موسیٰ اور

ف کہتے ہیں حضرت نوح ۴۰ چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے اور پچاس کم ہزار برس تک اپنی قوم کے لوگوں کو سمجھاتے رہے پھر طوفان کے بعد ساٹھ برس اور جیئے۔ عکرمہ رحمہ اللہ نے کہا انکی عمر ایک ہزار سات سو برس کی ہوئی۔ بعضوں نے کہا دو ہزار دو سو چالیس برس کی ۱۲ ف وہ مدت تک جودی پہاڑ پر پڑی رہی لوگ اسکو دیکھتے تھے اور عبرت لیتے تھے ۱۲ ف جب اپنی قوم سے ناامید ہوا تو مدد کے لیے ہم کو پکار چکا ہے ۱۲ ف ہمنے انکی دعا قبول کر لی ۱۲ ف مصیبت یہی تھی کہ قوم کے لوگ انکو ستاتے تھے طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے۔ کہتے ہیں حضرت نوح کو پتھروں سے اسقدر مارتے کہ وہ لہولہان ہو کر بیہوش ہو جاتے پھر ہوش میں آتے تو نصیحت کرتے ہزار برس تک ایسا ہی کرتے رہے ۱۲ ف اسیواسطے انکو آدم ثانی کہتے ہیں کافر تو سب طوفان میں ڈوب گئے نوح کے ساتھ جو چند آدمی کشتی میں سوار تھے وہ بھی لاولد گذر گئے ۱۲ ف ہر ایک پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانہ میں ان کی تعریف بیان کی ۱۲ ف کہتے ہیں جو کوئی اس آیت کو تین بار پڑھکر اپنے اوپر پھونک لے اسکو کوئی جانور نقصان نہیں پہنچا سکے گا ۱۲ ف کہ دنیا میں بھی انکو بچا لیتے ہیں اور مرنے کے بعد انکا نام نیک قائم رکھتے ہیں ۱۲ ف فرعون کسی کو سزا دیتا تو چومیخہ کر کے کسی کو (میخوں سے) گاڑ دیتا۔ بعضوں نے کہا بن والوں سے شعیب کی قوم مراد ہے انکی تفسیر سورہ شعراء میں گذر چکی ہے ۱۲ ف جیسے عاد ثمود نے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور سچے دین کو ڈگانے یا اکھاڑنے یا پسپا دینے کے لیے جھوٹی باتوں کی سند پکڑ کے جھگڑے مطلب یہ ہے کہ پیغمبر جو بات توحید بیان کرتے تھے ان کافروں نے شرک جو جھوٹی بات ہے پیش کر کے چاہا کہ توحید ڈگمگا جائے اس کا پاؤں جمنے نہ پائے ۱۲ ف اُن کا نام و نشان مٹ گیا ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			...یہ ہے کہ اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ؕ	جیسے (پیغمبروں کو حکم دیا) دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو[ف]
۲۷	الذّٰرِیٰت	۲	وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۠	اور عاد و ثمود سے) پہلے ہم نوح کی قوم کو (تباہ کر چکے تھے) بیشک وہ نافرمان لوگ تھے۔
۲۷	النّجم	۳	وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ؕ	اور ان سے پہلے نوح کی قوم والوں کو بھی بیشک وہ بڑے ظالم اور بڑے شریر تھے[ف]
۲۷	القمر	۱	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۠ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۠ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۠ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۠ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۠ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۠ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۠ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۠	اُنسے پہلے نوح کی قوم والوں نے ہمارے بندے (نوح) کو جھٹلایا اور کہنے لگے یہ باولا ہے اور اسکو ڈانٹا آخر اُسنے اپنے مالک کو پکارا میں (انکے ہاتھ سے) عاجز ہوں اب تو ہی اُنسے (میرا) بدلہ لے ہمنے (اسکی دعا پر) آسمان کے دہانے کھولدیے موسلا دہار پانی برسنے لگا اور (ادہر) زمین کے سوتے بہا دیے تو دونوں پانی ایک کام کیلیے ملگئے جو ٹہر چکا تھا[ف] اور ہمنے نوح کو اس کشتی پر سوار کر لیا جو لکڑی کے تختوں اور کیلوں سے بنی تھی وہ ہماری آنکھوں کے سامنے (پانی پر) تیر رہی تھی یہ بدلہ تھا اس شخص کا جسکی انہوں نے ناقدری کی اور ہمنے اس واقعہ کو (ایک) نشانی بنا چھوڑی تو ہے کوئی نصیحت لینے والا۔ تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا سخت تھا
۲۹	الحاقّة	۱	اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ ۠ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِیَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ۠	ہمنے نوح کے زمانہ میں جب پانی حد سے بڑھ گیا تمکو کشتی میں سوار کر لیا اسلیے کہ اس واقعہ کو تمہارے لیے یادگار بنائیں اور جو کان اسکو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یاد رکھے[ف]
۲۹	نوح	۱-۲	اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۠ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۠ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِیْعُوْنِ ۠ یَغْفِرْ لَكُمْ	ہمنے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا (اسکو حکم دیا) اپنی قوم کو ڈرا اس سے پہلے کہ اُنپر تکلیف کا عذاب آن پہونچے نوح نے (اپنی قوم سے) کہا بھائیو میں تمکو (اللہ کے عذاب سے) کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں یہ کہ تم اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرتے رہو اور میرا کہا مانو (ایسا کرو گے تو) وہ تمہارے کچھ گناہ بخشدیگا اور تم

ف مطلب یہ ہے کہ اسلام کا دین وہی ہے جو اگلے پیغمبروں نوح ۴ اور ابراہیم ۴ اور موسے ۴ اور عیسے ۴ کا تھا یہ سب پیغمبر ایمان کے اصول اور عقائد میں متفق تھے خدا کی توحید اور اسکی کتابوں اور فرشتوں اور قیامت کو سب مانتے تھے۔ دین کے قائم رکھنے کے یہ معنے ہیں کہ دین کے ارکان کی حفاظت کرو انکو احتیاط کے ساتھ بجا لاؤ ۱۲ ف حضرت نوح ۴ کو ناحق ستاتے کہ وہ بیہوش ہو جاتے اور کسی کو ان کی وعظ سننے نہ دیتے ۱۲ ف ساڑھے نو سو برس تک برابر پیغمبری کا دعوے ذکر کرتے رہے ۱۲ ف چالیس دن تک برابر برستا رہا ۱۲ ف وہ کام کیا تھا انکا ہلاک کرنا اور دنیا ۱۲ ف یعنے حضرت نوح کا بدلہ ہمنے ان کافروں سے لیا جن کی ذات کافروں کے لیے ایک نعمت تھی مگر انہوں نے اسکی قدر نہ کی ناشکری کی ۱۲ ف یعنے کان والے اسکو سمجھتے ہیں جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی یاد رکھنے والا کان علی کا ہو حضرت علی فرماتے ہیں آپ کی دعا کے بعد میں کوئی بات نہیں بھولا جو حضرت سے سنی تھی ۱۲ ف حضرت نوح پہلے پیغمبر ہیں جنکو شرک سے ڈرانے کا حکم ہوا کیونکہ ان سے پہلے پیغمبروں کے زمانے میں لوگ موحد تھے تکلیف کا عذاب طوفان کا عذاب یا جہنم کا ۱۲

مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ۝ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ۝ مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۝ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ۝

کفر کی حالت میں کیوں مرا) اور تمکو مقررہ وقت تک (موت تک) مہلت دیگا
(آرام سے زندگی گذارو گے) کیونکہ خدا کا وعدہ (عذاب) جب آن
پہنچتا ہے وہ (کسی کے ٹالے) ٹل نہیں سکتا کاش تم یہ بات
سمجھتے ہوتے نوح نے دعا کی مالک میرے میں نے اپنی قوم کو رات دن
(ایمان کیطرف) بلایا پھر میرے بلانے سے وہ اور زیادہ بھاگنے لگے
اور ہر بار جب میں نے انکو (ایمان کیطرف) بلایا اسلیے کہ تو انکے
گناہ بخشے تو انہوں نے (میری بات نہ سننے کو) اپنے کانوں میں
انگلیاں ٹھونس لیں اور (میرا چہرہ نہ دیکھنے کو) انہوں نے
اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور (اپنی) ہٹ پر قائم رہے اور بہت مغروری
ہو گئے پھر میں نے انکو (آواز سے) پکار کر بلایا پھر کبھی ان کو
کھلم کھلا سمجھایا اور (کبھی) چھپ چھپا کر سمجھایا کہا اپنے مالک
سے بخشش مانگو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے آسمان سے
موسلا دھار مینہ تم پر برسائیگا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی
کریگا اور تم کو باغ دے گا اور نہریں عنایت کریگا تم کو کیا ہو گیا
تم خدا کی عظمت سے نہیں ڈرتے حالانکہ اسنے تمکو طرح طرح پر پیدا
کیا کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالی نے سات آسمان تہ بہ
تہ (ایک کے اوپر ایک) بنائے ہیں اور ان میں چاند کیا
روشنی کے لیے اور سورج کو (جلتا ہوا) چراغ بنایا
اور اللہ سبحانہ وتعالی ہی نے تم کو زمین سے اگایا
پھر اسی میں تم کو لوٹا کر لے جائے گا (خاک ہو جاؤ گے)
اور (قیامت کے دن اسی زمین سے) تم کو نکال کھڑا
کرے گا۔ اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارے لیے بچھونا بنایا
اس لیے کہ اس کے کھلے رستوں میں (جدھر چاہو)
چلو پھرو۔ جب اس پر بھی نوح کی قوم نے نہ مانا تو نوح

ف یا تمہارے گناہ بخشدے گا ۱۲ ف جب نوح ایک مدت تک اپنی قوم کو سمجھاتے رہے اور انہوں نے نہ مانا تو دعا کی الخ ۱۲ ف ایمان سے ان کو اور زیادہ نفرت ہو گئی
ہوا ۱۲ ف یا انہوں نے میری دشمنی پر کمر باندھی ۱۲ ف کفر اور شرک نہ چھوڑا ۱۲ ف گھمنڈ میں آ گئے اکڑ بیٹھے ۱۲ ف یعنی پوشیدہ اور ظاہر دونوں طرح سمجھایا یا مطلب یہ ہے کہ کوئی
دقیقہ انکے سمجھانے میں باقی نہ رکھا ۱۲ ف وہ تمہارے گناہ بخشدیگا اور آسمان سے ۱۲ ف استغفار کا یہی اثر ہے کہ مال و دولت اولاد میں برکت ہوتی ہے ۔ امام حسن بصری
سے ایک شخص نے قحط کا شکوہ کیا دوسرے نے محتاجی کا تیسرے نے بے اولادی کا انہوں نے سب کو استغفار کا حکم دیا۔ ربیع نے کہا ہر ایک کے شکوے جدا جدا ہیں اور تم نے
سب کو استغفار کا حکم دیا انہوں نے یہی آیت پڑھی۔ قشیری نے کہا جو کوئی اپنا مقصد پروردگار سے چاہے استغفار کرے شہاب نے کہا استغفار سے یہ مراد نہیں کہ فقط
زبان سے استغفر اللہ کہہ لے بلکہ گناہ ہو تو اس سے توبہ کرے اور زبان اور دل کو پاک کرے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم کو کیا ہو گیا تم خدا سے امید نہیں رکھتے
کہ وہ تم کو عزت اور آبرو دے یعنی اس پر ایمان کیوں نہیں لاتے ایمان لاؤ تو خدا کے نزدیک تمہاری عزت ہو گی۔ حدیث میں ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو پکار کر
مالکم لا ترجون للہ وقارا یعنی تم اللہ کی عظمت سے نہیں ڈرتے ۱۲ ف پہلے چھوٹے چھوٹے ذروں کی شکل میں تھے پھر عنصر کی صورت میں آئے پانی اور ہوا اور مٹی اور آگ کی
پھر ایک درخت بن گئے پھر پیٹ میں جا کر نطفہ بنے پھر علقہ ہوئے پھر مضغہ پھر ہڈیاں اور گوشت ہوئے پھر زندہ ہو کر دودھ پیتے بچے ہوئے پھر لڑکے ہوئے پھر جوان پھر بوڑھے پھر خاک
ہو جاؤ گے پھر دوبارہ زندہ ہو گے ۱۲ ف چاند پہلے آسمان پر ہے مگر جیسے پہلے آسمان کے اندر ہے ویسا ہی ساتوں آسمانوں کے
اندر ہوا اسکا یہ مطلب نہیں کہ چاند کی روشنی ساتوں آسمانوں میں پہنچتی ہے اور کچھ عجب نہیں اگر پہنچتی ہو کیونکہ آسمان شفاف ہیں ۱۲ ف یعنی تمہارے باپ آدم کو مٹی سے
بنایا ۱۲ ف بچھونے سے یہ مطلب ہے کہ زمین پھیلی ہوئی برابر معلوم ہوتی ہے اور اس سے زمین کے گول ہونے میں کچھ خلل نہیں ہوتا ۱۲

نے دعا کی مالک میرے وہ میرا کہنا نہیں مانتے اور ان لوگوں کی سنتے ہیں جنکو مال اور اولاد نے انکو فائدہ تو نہ دیا) الٹا نقصان پہونچایا اور انہوں نے (میرے ساتھ) بڑا داؤں کیا اور (آپس میں ایک دوسرے سے) کہنے لگے اپنے دیوتاؤں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور نہ سواع اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو اور ان لوگوں (رئیسوں یا رئیسوں) نے بہتیروں کو گمراہ کر ڈالا اور پروردگار ایسا کر کہ یہ ظالم اور زیادہ گمراہ ہوں (آخر) اپنے گناہوں کی وجہ سے نوح کی قوم والے ڈبو دیے گئے پھر آگ میں ڈالے گئے اور خدا کے سوا ان کو کوئی مدد کرنے والا نہ ملا (جو خدا تعالے کے عذاب سے ان کو بچائے) اور نوح نے (یہ بھی بد) دعا کی مالک میرے زمین پر ان کافروں میں سے ایک چلنے والا (یا بسنے والا) بھی نہ چھوڑ کیونکہ اگر تو ان کو چھوڑ دیگا تو تیرے بندوں کو بہکائیں گے اور ان کی جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار سخت ناشکری ہی ہوگی مالک میرے مجھ کو بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور جو کوئی ایمان لاکر میرے گھر میں آئے اس کو اور (تمام) ایمان دار مردوں اور ایماندار عورتوں کو اور ظالموں (مشرکوں) کی تباہی (روز بروز) بڑھاتا جا	لِيَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝		

باب ۶۵ حضرت ہود کے حالات اور قوم عاد کا بیان	**۶۵ قِصَّةُ هُوْدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ**		
اور ہم نے عاد کی قوم کیطرف ہود کو بھیجا اُسنے کہا بھائیو اللہ کو پوجو اسکے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں کیا تم (اس کے عذاب سے) نہیں ڈرتے اسکی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے	وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ	۹	الاعراف ۶۵-۶۶	۸

ف مطلب یہ ہے کہ یہ اپنے رئیسوں اور امیروں مالداروں کے تابع ہیں میرا کہنا نہیں سنتے ان امیروں اور مالداروں کو انکے مال اور اولاد نے غارت کر دیا خدا کو بھول گئے اور انکی وجہ سے یہ لوگ بھی ہدایت سے محروم ہیں تو مال انکے حق میں وبال ہوا ۱۲ ف داؤں یہ تھا کہ یہ مالدار لوگ غریبوں کو حضرت نوح ؑ کے ستانے کے لیئے اکساتے تھے ۱۲ ف کہتے ہیں یہ سب لوگ حضرت نوح ؑ کے زمانہ سے پہلے نیک لوگ تھے انکے مرے بعد شیطان نے بہکایا کہ انکی مورتیں بنا کر عبادت کے وقت رکھ لیا کرو تو تمہارا جی عبادت میں خوب لگے گا انہوں نے ایسا ہی کیا جب یہ لوگ مر گئے تو انکی اولاد کو یوں بہکایا کہ تمہارے باپ دادا ان مورتوں کا پوجا کیا کرتے تھے تم بھی انکا پوجا کرو اسطرح انکا پوجا شروع ہو گیا۔ صحیحین میں ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ایک گرجا کا آنحضرت ص سے ذکر کیا جسکو انہوں نے حبش میں دیکھا تھا اس میں مورتیں بنی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا قاعدہ تھا جب کوئی نیک آدمی ان میں مر جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنا لیتے اور مسجد میں مورتیں رکھتے یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے سامنے سب سے بری مخلوق ہونگے ۱۲ ف مرتے ہی ان کو عذاب شروع ہوا مراد قبر کا عذاب ہے ۱۲ ف سب کو ہلاک کر دے یہ حضرت نوح ؑ نے اس وقت بد دعا کی جب انکو معلوم ہو گیا کہ اب ان کافروں میں سے کوئی ایمان نہیں لانے گا اور انکے ایمان لانے سے ناامید ہو گئے ۱۲ ف حضرت نوح ؑ پچاس کم ہزار برس تک ان لوگوں میں رہے اُن کو خوب تجربہ ہو گیا تھا کہ انکی اولاد بھی نالائق اور کافر ہی ہوگی ۱۲ ف میرے گھر میں آکر بنا دے یا میری مسجد یا میری کشتی میں ۱۲ ف یہ دعا مقبول ہوئی اور سب مشرک اور کافر ہلاک ہوئے انکے ساتھ انکی اولاد بھی اپنے ماں باپ کی شامت اعمال سے تباہ ہوئی۔ اللہ جل جلالہ کی یہ عادت چلا آتا ہے جب کوئی عام عذاب آتا ہے تو اچھے برے قصوروار بے قصور یہاں تک کہ جانور بھی پس جاتے ہیں۔ لیکن آخرت کا عذاب انہی کو ہوگا جو قصوروار ہیں اور یہ عدل کے خلاف نہیں ہے کیونکہ سب اسکی ملک ہیں اور وہ اپنی حکمت خوب جانتا ہے [illegible]

		كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ ...... مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝
۱۲	هود	۝ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

گے ہم تو بے شبہ سمجھتے ہیں تو احمق ہے اور ہم بے شک خیال (کرتے)
ہیں کہ تو جھوٹا ہے ف۱ ہود نے کہا بھائیو میں احمق نہیں
ہوں البتہ اس کا بھیجا ہوا ہوں جو ساری جہان کا مالک
ہے میں تم کو اپنے مالک کے پیام پہونچاتا ہوں اور میں
تمہارا خیر خواہ امانت دار (دوست) ہوں ف۲ کیا تم کو اس بات
پر تعجب ہوا کہ تمہارے مالک کا ارشاد تم ہی میں سے
ایک مرد کی زبان پر تم کو پہونچا اس لیے کہ وہ تم کو (اس
عذاب سے) ڈرائے اور تم یاد کرو جب نوح کی قوم کے بعد
تم کو (ان کا) جانشین کیا اور بدن کا پھیلاؤ بھی تم کو زیادہ
دیا تو اللہ تعالے کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو ف۳
انہوں نے کہا کیا تو اسلیے ہمارے پاس آیا کہ ہم اکیلے
ایک خدا کو پوجنے لگیں اور ہمارے باپ جن کو پوجتے تھے
انکو چھوڑ بیٹھیں اچھا اگر تو سچا ہے تو جس (عذاب) سے
ہمکو ڈراتا ہے وہ لیکے آ ہود نے کہا تمہارے مالک کا
عذاب اور غصہ تو تم پر ہو چکا کیا تم مجھ سے ان ناموں پر
جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے گھڑ
لیے ہیں اللہ تعالے نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری
بھلا تو ٹھہرے رہو میں بھی تمہارے ساتھ ٹھہرا ہوں آخر
ہم نے ہود کو اور اس کے ساتھ (ایمان) والوں کو
اپنی مہربانی سے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں
کو جھٹلایا تھا ان کی جڑ (یا پچھاڑی) کاٹ دی اور وہ
کبھی ایمان لانے والے نہ تھے ۱۲

اور عاد کی طرف ہمنے ہود کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اس نے کہا
بھائیو اللہ تعالی ہی کو پوجو اس کے سوا کوئی تمہارا (سچا) خدا

ف۱ جو کہتا ہے کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں ۱۲ ف۲ اس آیت سے یہ نکلا کہ ضرورت کے وقت آدمی اپنا حال اس طرح بیان کر سکتا ہے جس سے اسکی تعریف ثابت ہو اور یہ اس خودستائی میں داخل نہیں ہے جو منع ہے ۱۲ ف۳ اللہ کا وہ احسان ۱۲ ف۴ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم کو اونسے زیادہ ڈیل ڈول دیا یا ایمان سے بھی زیادہ ہٹا کٹا بنایا کہتے ہیں کہ عاد کی قوم میں لنبا آدمی سو ہاتھ کا اور پوناسا ساٹھ ہاتھ کا ہوتا اور سر ایک گنبد کے برابر اور آنکھ اتنی بڑی کہ درندہ اس میں بچے جنتے اسیطرح نتھنے تھا وہ ہے کہا عاد کے بارہ ہاتھ لمبے ہوتے ابن عباس رضہ نے کہا اسی باع ابو ہریرہ رضہ نے کہا عاد کا ایک شخص پتھر کی ناٹ کو روک لیتا ہمارے زمانہ کے پانسو آدمی [illegible] ان میں سے اپنا پاؤں زمین پر مارتا تو زمین میں گھس جاتا وہ ان کے وقت کے ایک انار کے چھلکے میں اسوقت کے دس آدمی بیٹھ جاتے [illegible] کے لائق نہیں ہیں ۱۲ ف۵ یا تم مراد کو پہونچو ۱۲ ف۶ یعنے ہود کی قوم نے ۱۲ ف۷ معبودوں کو ۱۲ ف۸ یعنے عذاب اسکے آنے میں شک نہیں ۱۲ ف۹ جو نام [illegible] کچھ نہیں ۱۲ ف۱۰ عذاب کا انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ۱۲ ف۱۱ نام ہی نام ہیں یعنے صرف خیالی اور بناوٹی معبود ہیں [illegible] میں شریک سمجھا ہے انکا وجود ہی نہیں مثلا کہتے ہیں کہ ایک معبود آگ کا ہے ایک ہوا کا ایک فلانی یہ سب فرضی نام ہیں ۱۲ ف۱۲ یعنے ان سے [illegible] پیغمبر کی مانیں گے اور اس کا حکم قبول کریں آخر عذاب آ اور [illegible] آندھی ایسی سخت چلی کہ مکانات گر گئے اور بہت سے آندھی میں [illegible] حضرت ہود اور چند ایماندار لوگ اپنے ساتھ لیے ہوئے ایک حالت میں تھے اللہ کے حکم سے آندھی نے انکو نہیں ستایا ابو ہریرہ رضہ نے کہا حضرت ہود [illegible] علی رضہ نے کہا حضرت ہود کی قبر [illegible] کے پاس [illegible] ہے ۱۲

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝
يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلَي الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ
يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ
قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝
قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ
بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ
لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ
بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْۗءٍ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ
اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا
تُشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا
ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَي
اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ
اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ
مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَيَسْتَخْلِفُ
رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ
شَـيْـــًٔا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
حَفِيْظٌ ۝ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا
هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ
مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝
وَتِلْكَ عَادٌ ڐ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ

ہیں ہو تم تو نرے جھوٹ باندھتے ہو بھائیو میں تم سے کوئی
مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو اسی (خدا) پر ہے جس
نے مجھ کو پیدا کیا کیا تم کو عقل نہیں اور اے بھائیو اپنے مالک
سے بخشش چاہو پھر اسکی درگاہ میں توبہ کرو وہ تم پر آسمان کے
دہانے چھوڑ دیگا اور تمہاری زور پر اور زیادہ زور دیگا
اور مشرک بنکر منہ مت پھراؤ وہ لگے کہنے اے ہود تو کوئی
نشانی ہمارے پاس نہیں لایا اور ہم تو تیرے کہنے سے
اپنے معبودوں کو چھوڑنیوالے نہیں اور نہ ہم تیری بات ماننے
والے ہم تو بس یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود کی تجھ پر
مار پڑ گئی ہے ہود نے جواب دیا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں
اور تم بھی گواہ رہو کہ خدا کے سوا جنکو تم خدا کا شریک
سمجھتے ہو میں ان سے بیزار ہوں تو تم سب ملکر میری فکر کرو
اور مجھکو دم نہ لینے دو میں تو اللہ پر بھروسا کرتا ہوں
جو میرا مالک ہے اور تمہارا بھی، مالک ہے کوئی جاندار ایسا
نہیں جسکی پیشانی (چوٹی) اسکے ہاتھ میں نہ ہو بیشک میرا
مالک سیدھے رستہ پر ہے پھر اگر تم پھرے رہو تو پھر کر رہو
میں نے تو تم کو وہ حکم پہونچا دیا جو میں دیکر بھیجا گیا تھا اور
میرا مالک ایک دوسری قوم کو تمہاری جگہ قائم کرے گا
اور تم اسکا کچھ بھی بگاڑ نہ سکوگے بیشک میرا مالک ہر چیز کا
نگہبان ہے اور جب ہمارا عذاب آن پہونچا تو ہمنے ہود اور
اسکے ساتھ کے ایمان والوں کو اپنی مہربانی سے بچا دیا
اور سخت عذاب سے انکو چھڑا دیا اور یہ عاد کے لوگ تھے
جنہوں نے اپنے مالک کی نشانیوں کا انکار کیا اور اس
کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر ایک ظالم سرکش کا کہا

ف۱ اللہ کے سوا جو اوروں کو خدا سمجھتے ہو ۱۲ ف۲ کہ جو شخص سچے دل سے نصیحت کرتا ہے وہ روپیہ ٹکا نہیں چاہتا ۱۲ ف۳ اپنے گزشتہ گناہوں کی ۱۲ ف۴ آیندہ گناہ کرنے سے ۱۲ [illegible] کے ۱۲ ف عاد کے لوگ باغات اور کھیتی رکھتے تھے شام اور یمن کے بیچ میں بستے تھے تین سال سے انپر بارش کی کمی تھی قحط ہو رہا تھا حضرت ہود نے [illegible] خوب برسات ہوگی ۱۲ ف جس کو ہم سچا سمجھیں ۱۲ ف جس کو تو برا سمجھتا ہے ۱۲ ف اس لئے تجھ کو دیوانہ بنا دیا ہے [illegible] ف اور ہر وقت انکے ہلاک کرنے کو تیار ۱۲ ف تم اور تمہارے معبود ۱۲ ف جو نقصان پہونچا سکو پہونچاؤ ۱۲ ف ہود کی قوم [illegible] حضرت ہود [illegible] تمہارا یہ خیال ہے تو سب اور تم بھی ملکر میری تباہی کی کوشش کرو [illegible] زیادہ اب اور تمہارے جھوٹے معبودوں کو برا کہونگا ۱۲ ف سب اسکے حکم میں ہیں ۱۲ ف [illegible] عدل انصاف پر قائم ہے [illegible] بیشک میرا مالک تم کو سیدھے رستے [illegible] ف جب تم کسی طرح نہ مانوگے تو تم کو تباہ کرکے ۱۲ ف سب اسی کی حفاظت میں ہیں تو اسکا کیا بگاڑ سکتے ہو [illegible] حضرت کے عذاب سے بھی ۱۲ ف جن کی نشانیاں اب تک موجود ہیں ۱۲ ف کیونکہ ایک پیغمبر کی نافرمانی تمام پیغمبروں کی [illegible] عبادت اور اطاعت کرکے ۱۲ [illegible] ہوگی یا مال اور اولاد کی فراوانی [illegible] ستغفار کریگا اس کی اولاد زیادہ ہوگی ۱۲

			جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ۝	مان لیا اور اس دنیا میں پھٹکار ان کے پیچھے لگ گئی ف۲ اور قیامت کے دن بھی ف۳ سن لو عاد نے اپنے مالک کو نہ مانا ف۴ سن لو عاد جو ہود کی قوم والے تھے ف۵ دھتکارے گئے۔
۱۹	الفرقان ۲۵ 38, 39	۴	وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ۝ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝	اور اسیطرح ہمنے عاد اور ثمود اور کنوئیں ف۶ والوں کو اور انکے بیچ میں اور بہت قوموں کو تباہ کر دیا اور ہمنے ہر ایک قوم کو مثالیں بیان کرکے سمجھایا (لیکن وہ نہ سمجھے) اور ہمنے سبکو کھپا کر ستیاناس کر دیا
〃	الشعراء ۲۶ 123-140	۷	كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ۝ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ۝ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ۝ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ۝ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ۝ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ	عاد کی قوم نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا ف۷ جب انکے بھائی ہود نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا امانتدار پیغمبر ہوں تو اللہ تعالی سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں تم سے اس (نصیحت کرنے) پر کوئی نیگ نہیں مانگتا میرا نیگ تو بس اسی پر ہے جو ساری جہان کا مالک ہے کیا تم ہر ٹیلے (یا ناکے) پر ایک مکان بنا کر کھیل کرتے ہو ف۸ اور ایسی عمارتیں ٹھونکتے ہو ف۹ گویا تم (دنیا میں) ہمیشہ رہو گے ف۱۰ اور جب تم (کسی پر) ہاتھ ڈالتے ہو تو بے رحمی کے ساتھ ہاتھ ڈالتے ہو ف۱۱ تو خدا تعالے سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ اور اس خدا سے ڈرو جس نے تم کو وہ نعمتیں دیں جو تم کو معلوم ہیں تم کو چوپائے جانور عنایت کیے اور بیٹے اور باغ اور چشمے مجھے ڈر ہے کہیں تم کو بڑے دن کا عذاب نہ ہو ف۱۲ وہ کہنے لگے تو ہم کو نصیحت کرے یا نہ کرے ہمکو تو سب برابر ہے ف۱۳ یہ تو اگلے لوگوں کا طرز ہے اور کچھ نہیں ف۱۴ اور عذاب ہم پر نہیں آئیگا آخر انہوں نے ہود کو جھٹلایا پھر ہمنے (اسکی سزا میں) انکو تباہ کر ڈالا بیشک اس میں (ہود کے قصے میں) نشانی ہے ف۱۵ اور ان میں

ف۱ یعنے اپنی قوم کے سرداروں کا جو مغرور اور خدا تعالے کے مخالف تھے ۱۲ ف۲ ہر پیغمبر ان پر لعنت کرتا رہا ۱۲ ف۳ سب کے سامنے خدا کی پھٹکار ان پر پڑے گی ۱۲ ف۴ یا اس کی ناشکری کی ۱۲ ف۵ خدا کے دربار سے ۱۲ ف۶ کنوئیں والوں سے انطاکیہ کے لوگ مراد ہیں وہاں ایک کنواں تھا اس پر انکے پیغمبر حبیب نجار انکو سمجھایا کرتے تھے انہوں نے [illegible] انکو مار کر اسی کنوئیں میں ڈال دیا بعضوں نے کہا ایک کچا کنواں تھا مشرک ان بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے [illegible] انکی کنوئیں کو دھنسا دیا وہ سب گر گئے ۱۲ ف۷ عاد اس قوم کے بڑے دادا کا نام تھا وہ سام ابن نوح ؑ کی اولاد میں تھا ۱۲ ف۸ کبوتر بازی یا لوگوں کو ستانے ہوا نسے سرزوری کرتے تھے ہو ۱۲ ف۹ عاد کی قوم پتھر تراش کر بڑی کاریگری سے عمارتیں بناتے گویا قیامت تک کا سامان کرتے زندگی تو چند روز اس پر یہ ہوس ف۱۰ اب بھی بعض بیوقوفوں کو یہ سما گیا ہے کہ اپنی یادگار کے لئے کوئی محل یا عمارت یا برج بناتے ہیں اور اتنا نہیں سمجھتے کہ آخر یہ بھی ایک مدت کے بعد فنا ہو جائیں گے رہے نام اللہ کا ہاں وہ کام کرو جو آخرت میں تمہارے کام آئے اگر سو دو سو برس تک بالفرض دنیا میں تمہارا نام بھی رہا تو تم کو کیا فائدہ تم تو اس عالم میں ہو گئے [illegible] ۱۲ ف۱۱ جیسے ظالموں کا قاعدہ ہے ذرا سا کسی سے رنج پہونچا تو اس کی جان لینے کی فکر میں ہو گئے ۱۲ ف۱۲ یعنے قیامت کا عذاب یا قیامت اور دنیا دونوں کا عذاب ۱۲ ف۱۳ ان مردودوں نے حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت کو بے حقیقت سمجھا اور حقیر جانا گویا ہم کو انکی کچھ پروا ہی نہیں ہے ۱۲ ف۱۴ وہ ایسے ہی لوگوں کو ڈرایا کرتے تھے اور بہشت اور دوزخ کے قصے سنایا کرتے تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ اگلے لوگوں کی جھوٹی باتیں ہیں ہمارے زمانے میں بھی [illegible] لوگ [illegible] کی شکل دیکھ کر یہی کہتے ہیں پرانا فیشن کے لوگ ہیں یعنے پرانی طرز کے ۱۲ ف۱۵ خدا کی قدرت کی نشانی کہ ایسی زبردست قوم کو ساتھ [illegible] کی آندھی میں برباد کر دیا ۱۲

نمبر	سورۃ		آیات	ترجمہ
			لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ○ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ○	اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے اور بیشک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا۔
۲۰	العنکبوت ۲۹ ۳۸	۴	وَعَادًا وَثَمُودَ وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنْ مَسَاكِنِهِمْ ۖ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ○	اور عاد اور ثمود کی قوموں کو بھی ہمنے تباہ کیا اور انکو اجڑی گہر اب تک تمکو شام کے رستہ میں دکہائی دیتے ہیں اور شیطان نے زیبا کیا (انکے بُرے) کاموں کو انہیں اچہا کر دکھایا اور (اس فریب سے) انکو (سچی توحید کی) راہ سے روک دیا اور وہ (اچہے خاصے) ہوشیار لوگ تھے ف۱
۲۴	حم السجدہ ۴۱ ۱۳-۱۶	۲	فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ○ إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ○ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ○ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ○	پہر اگر (اللہ تعالی کی اتنی نشانیاں بتانے پر بھی) وہ (کافر) دہیان نہ کریں (تو ان سے) کہدے میں تمکو اس کڑاکے (عذاب) سے ڈراتا ہوں جیسا کڑاکا عاد اور ثمود پر آیا جب انکے آگے اور انکے پیچھے سے ف۲ ان کے پاس پیغمبر آئے (اور ان کو سمجہایا) کہ اللہ تعالی کے سوا کسیکو مت پوجو انہوں نے جواب دیا ف۳ اگر ہمارا مالک (کسی کو اپنی طرف سے بھیجنا) چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا ف۴ آخر ہم تو جو تم (دیکر) بھیجے گئے ہو اسکو نہیں مانتے ف۵ تو عاد نے تو یہ کیا کہ ناحق ملک میں لگے شیخی کرنے اور کہنے لگے بل بوتے میں ہم سے بڑہ کر کون ہے ف۶ کیا انکو یہ نہ سوجہا کہ جس اللہ نے انکو پیدا کیا وہ بل بوتے میں ان سے (کہیں) بڑہکر ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے آخر ہمنے انپر کئی منحوس دنوں میں زور کی آندہی چلائی ف۷ اسلیے کہ ہم دنیا کی زندگی میں انکو ذلت کا عذاب چکہائیں اور بے شک آخرت کا عذاب تو زیادہ ذلت کا ہے اور (وہاں) ان کو مدد بھی نہیں ملنے کی۔
۲۶	الاحقاف ۴۶ ۲۱-	۳	وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي	اور (اے پیغمبر) عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کر جب اسنے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا ف۸ اور اس سے پہلے اور اسکے بعد کئی ڈرانیوالے (پیغمبر) گذر چکے ف۹ (اس نے کہا) اللہ تعالی کے سوا

ف۱ عقل اور صنعت والے لیکن شیطان نے انکی عقل پر پردہ ڈالدیا بیوقوف بن گئے دین کی سچی راہ نہ سمجہ سکے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کا یہی حال ہے دنیا کے کاموں میں بڑے ہوشیار بڑے تمیز والے پر دین میں محض بیوقوف ایک انسان کو جو ہماری طرح کہاتا پیتا تہا خدا سمجہنے لگے اور اب تک ہٹ دہرمی سے اسی پر قائم ہیں ۱۲ ف۲ یعنے دور اور نزدیک یا ہر ایک قسم اور ہر موقع ۱۲ ف۳ تم اللہ تعالی کے بھیجے ہوئے نہیں ہو ۱۲ ف۴ کیا اسکے پاس فرشتوں کی کمی تہی کہ آدمی کو بھیجا ۱۲ ف۵ یعنے تم اپنے نزدیک جس دین کو سمجھتے ہو کہ اللہ تعالی نے ہم کو دیکر بھیجا ہے ہم اسکو نہیں مانتے ۱۲ ف۶ کوئی ہمارا بال بیکا نہیں کرسکتا ۱۲ ف۷ وہ منحوس دن چار شنبہ سے لیکر دوسرے چار شنبہ تک تھے سات راتیں اور آٹھ دن یہ ہوا اُن پر ایسے زور کی آندہی چلی کہ مکانات گر گئے لوگ اڑ گئے سب ہلاک ہو گئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمنے انپر بڑی ٹہنڈی آندہی چلائی کئی سخت یا مصیبت والے دنوں میں ف۸ احقاف کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف۹ ہود سے پہلے آدم اور شیث اور ادریس اور نوح آ چکے تھے اور انکے بعد تو بہت سے پیغمبر آئے جیسے صالح اور ابراہیم خلیل اللہ اسمعیل اور اسحق اور یعقوب وغیرہ ۱۲

نمبر	سورة	آیت	آیت	ترجمہ
			عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِنْ مَكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَ أَفْئِدَةً ۝ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ	کسی کو نہ پوجو میں ڈرتا ہوں تم پر (کہیں) بڑے دن کا عذاب نہ آ جائے انہوں نے جواب میں کہا کیا تو اسلیے ہمارے پاس آیا ہے کہ ہمکو ہمارے دیوتاؤں سے پھیر دے اگر تو سچا ہے تو جس عذاب کا ہم سے وعدہ کرتا ہے وہ ہم پر لے آ ہود نے کہا (عذاب آنے کا) علم تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو جو پیغام دیکر بھیجا گیا ہوں تمکو پہنچا دیتا ہوں مگر میں دیکھتا ہوں تم لوگ جہالت کر رہے ہو آخر انپر عذاب آن پہونچا جب انہوں نے ایک ابر دیکھا جو انکے میدانوں پر اسنڈا آرہا تھا تو کہنے لگے یہ ابر ہم پر برستا معلوم ہوتا ہے بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے جسکی تم جلدی مچا رہے تھے آندھی ہے جسمیں تکلیف کا عذاب ہے یہ آندھی اپنے مالک کے حکم سے ہر چیز کو برباد کر دیگی پھر (ایسا ہی ہوا) وہ لوگ ایسے (تباہ) ہو گئے کہ انکے گھروں کے سوا اور کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا ہم گنہگاروں کو ایسے ہی سزا دیتے ہیں اور ہمنے عاد کے لوگوں کو وہ مقدور دیا تھا جو تمکو (اے مکے کے کافرو) نہیں دیا اور ہمنے انکو کان اور آنکھیں اور دل (سب) دیے تھے لیکن چونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے تو ان کے کان اور آنکھیں اور دل کچھ ان کے کام نہ آئے اور جس عذاب کا وہ ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی انپر الٹ پڑا۔
۲۷	الذاریات	۲	وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ۝ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ۝	اور عاد کی قوم میں (بھی) ہمنے نشانی چھوڑی جب ان پر برباد کرنے والی آندھی بھیجی جس چیز پر وہ آندھی پہونچتی اس کو باقی نہ چھوڑتی چورا کر ڈالتی ف
؍؍	النجم	۳	وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ۝	اور یہ کہ اسی نے پہلے عاد کی قوم کو تباہ کیا ف
؍؍	القمر 18-21	۱	كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي	عاد کی قوم والوں نے بھی پیغمبر کو جھٹلایا پھر میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا (سخت) ہوا ہمنے ان پر گرجتی ہوئی ٹھنڈی

ف یعنی قیامت کے دن کا اسکو بڑا دن کہا اس لیے کہ سخت مصیبت کا دن ہوگا ۱۲ ف وہی جانتا ہے کب عذاب اتریگا میں کیوں جلدی کروں ۱۲ ف اچھی بات کو تو قبول نہیں کرتے الٹے عذاب کی جلدی مچاتے ہو ۱۲ ف بہت خوش ہوتے مدت سے قحط پڑ رہا تھا ہود نے کہا نہیں نہیں یہ برسات کا ابر نہیں ہے ۱۲ ف صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جب ابر نمود ہوتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر فکر معلوم ہوتی میں نے اسکی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا ایک امت پر اسی ابر سے عذاب آ چکا ہے۔ مجھے کیا اطمینان ہے شاید اس ابر میں اللہ کا عذاب ہو ۱۲ ف گھر رہ گئے۔ گھر والے چل بسے ۱۲ ف ان کا نام و نشان نہیں چھوڑتے کہتے ہیں ایسے زور سے آندھی چلی کہ سب ریتے میں دب گئے۔ آٹھ روز تک اسی میں دبے رہے پھر ہوا نے انکو اڑا کر سمندر میں پھینک دیا ۱۲ ف وہ مال اور زور اور عمر سب میں بہت زیادہ تھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ہم نے عاد کے لوگوں کو وہ طاقت دی تھی جو اگر تم کو دیں [illegible] جس چیز پر لگتی وہ بوسیدہ ہڈی کیطرح چورا چورا ہو جاتی عقیم اصل میں بانجھ عورت کو کہتے ہیں یہاں وہ ہوا مراد ہے جس سے فائدہ [illegible] جن کی طرف حضرت ہود بھیجے گئے تھے دوسرا عاد عاد ارم ہے جن کا ذکر سورہ فجر میں آئیگا۔

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۙ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝	آندھی ایسے منحوس دن میں بھیجی جسکی نحوست انکی سر تک قائم رہی وہ آندھی لوگوں کو اسطرح اکھیڑ کر پھینکتی گویا وہ اکھیڑے ہوئے کھجور کے درختوں کی جڑیں ہیں تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا سخت ہوا۔
۲۹	الحاقة	۱	وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ ۙ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ۝	اور عاد بہت ٹھنڈی زناٹے کی آندھی سے تباہ کیے گئے برابر سات راتیں اور آٹھ دن (یا سات راتیں اور آٹھ منحوس دن) ان پر ہوا چلائی تو اگر اس وقت ہوتا تو دیکھتا وہ لوگ اس آندھی میں اس طرح مرے ہوئے پڑے تھے جیسے کھجور کی کھوکھل ڈھنڈ (ہوتے) پھر اب تو دیکھتا ہے ان میں سے کوئی بچ رہا
۳۰	الفجر	۱	أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝	کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ تیرے مالک نے عاد ارم کے لوگوں کو ساتھ کیا کیا جو بڑے قدآور تھے انکے برابر دنیا کے شہروں میں کوئی نہیں پیدا ہوا۔

قصۂ صالح علیہ السلام — باب حضرت صالح کے حالات اور قوم ثمود کا بیان

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۸	الاعراف	۱۰	وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ	اور ہمنے ثمود کی قوم کیطرف صالح کو بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ کو پوجو اسکے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں ہے تمہارے پاس تو ایک نشانی (بھی) تمہارے مالک کیطرف سے آچکی یہ خدا کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے تو اسکو چھٹا پھرنے دو اللہ تعالیٰ کی زمین میں کھاتی (چرتی) رہے اور برائی سے اسکو ہاتھ نہ لگاؤ پھر دکھ کا عذاب تم کو آن پکڑے اور یاد کرو جب تم کو عاد کے بعد (انکا) جانشین بنایا اور تم کو زمین میں بسایا تم اسکی نرم مٹی سے (اینٹیں بناکر) محل کھڑے کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو تو اللہ تعالیٰ

ف بازور کی آندھی جس سے آواز نکلتی تھی ۱۲ ف کہتے ہیں وہ دن شوال کا آخری چارشنبہ تھا دوسرے چارشنبہ تک ایسے ہی آندھی چلتی رہی یعنے آٹھ دن سات راتیں برابر جیسے سورہ حاقہ میں ہے حدیث میں ہے کہ یوم نحس مستمر چارشنبہ کا ہے دوسری روایت میں ہے صحابہ رضنے پوچھا کیوں یارسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسی دن فرعون کو ڈبویا اور عاد اور ثمود کو اسی دن ہلاک کیا۔ شاہ عبدالقادر صاحب رح نے فرمایا نحوست کا دن یہی عاد کی قوم والوں پر تھا یہ نہیں کہ ہمیشہ کو ۱۲ ف آندھی اُن کو زمین سے اسطرح اٹھاکر پھینکتی جیسے کوئی درخت کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینکے۔ مجاہد رح نے کہا آندھی انکو اٹھاکر سر کے بل پھینکتی اور سر تن سے جدا ہو جاتے فقط دھڑ رہ جاتے جیسے درختوں کی جڑیں بعضوں نے کہا جب آندھی نے زور کیا تو انہوں نے گڑھے کھود دیے اور ایک دوسرے کو مضبوط تھام کر کھڑے ہوگئے۔ لیکن آندھی بھی قہر الٰہی تھی اُس نے اُن گڑھوں میں سے ان کو اکھیڑ کر ایسا پھینکا جیسے کوئی درخت کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دے ۱۲ ف صرصر کے معنے بہت سرد بعضوں نے کہا جس میں آواز نکلے۔ مجاہد نے کہا سخت زہریلی عاتیہ کے معنے حد سے بڑھ جانے والی یعنے زناٹے کی تیز آندھی۔ بعضوں نے کہا عاتیہ کے معنے نافرمان یہ ہوا بحکم الٰہی فرشتوں کے کہنے سے باہر ہوگئی۔ ایک حدیث میں ہے کہ انگوٹھی برابر ہوا چھوٹنے کا فرشتوں کو حکم ہوا تھا لیکن ہوا نے فرشتوں کی ایک نہ سنی اور ہر طرف سے نکل پڑی اسی لیے اسکو نافرمان کہا ۱۲ ف یہ دن چارلے کے تھے اسی لیے ٹھنڈے زناٹے کی آندھی معاذ اللہ اف یعنے جڑیں جنکو فارسی میں تنہ کہتے ہیں یہ عاد کے لوگ بڑے قدآور تھے اسلیے انکے دھڑ جو سر سے الگ تھے کھجور کے کھوکھل ٹھنڈوں کی طرح زمین پر پڑے ہوئے دکھائی دیتے تھے حدیث میں ہے کہ عاد پر دبور یعنے پچھمی ہوا چلی تھی اور مجھ کو صبا یعنے پوربی ہوا سے مدد ملی ۱۲ ف ایک آدمی بھی نہیں بچا کہتے ہیں آٹھویں دن تک یہ آندھی چلا کی سب کے سب آٹھویں دن شام کو ہوا کو حکم ہوا انکی لاشیں اڑا کر سمندر میں پھینک دیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

بُیُوْتًا فَاذْکُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰہِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْہُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّہٖ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِیْٓ اٰمَنْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ ۝ فَعَقَرُوا النَّاقَۃَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّہِمْ وَقَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ فَاَخَذَتْہُمُ الرَّجْفَۃُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِہِمْ جٰثِمِیْنَ ۝ فَتَوَلّٰی عَنْہُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ رِسَالَۃَ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِیْنَ ۝

کی نعمتوں کو یاد کرو اور ملک میں فساد مت مچاؤ صالح کی قوم میں جو سردار شیخی کرتے تھے وہ ان لوگوں سے جو غریبوں میں ایمان لائے تھے پوچھنے لگے کیا تم کو معلوم ہے کہ صالح اپنے پروردگار کا بھیجا ہوا ہے انہوں نے کہا بیشک صالح جو دیکر بھیجا گیا ہے ہمکو تو اسپر یقین ہے وہ متکبر کہنے لگے ہم تو جس پر تم ایمان لائے ہو اس کو نہیں مانتے آخر انہوں نے اونٹنی کاٹ ڈالی اور اپنے پروردگار کے حکم کو نہ مانا اور کہنے لگے صالح اگر تو پیغمبر ہے تو وہ (عذاب) ہم پر لے کر آ جس کا ہم کو ڈراوا دکھاتا تھا پھر زلزلے (بھونچال) نے ان کو آ دبایا صبح کو اپنے گھر میں اوندھے (پڑے) پڑے تھے تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگا بھائیو میں نے تو تم کو اپنے مالک کا پیغام پہونچا دیا۔ اور تمہاری خیرخواہی کی لیکن تم خیرخواہوں کو پسند نہیں کرتے ف

ہود ۱۲ ۶

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاہُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ہُوَ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَکُمْ فِیْہَا فَاسْتَغْفِرُوْہُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۝ قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ ہٰذَآ اَتَنْہٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا

اور ثمود کی (قوم کی) طرف ہم نے انکے بھائی صالح پیغمبر کو بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ تعالے کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی سچا خدا نہیں ہے اسی نے تم کو زمین سے نکالا اور زمین میں بسایا تو اسکی بخشش چاہو پھر اسکی درگاہ میں توبہ کرو بے شک میرا مالک نزدیک ہے (سب کی سنتا ہے) دعا قبول کرتا ہے کہنے لگے صالح تو تو اس سے پہلے ہمارا سمجھا جاتا تھا بھلا تو ہم کو ان چیزوں کے پوجنے سے منع کرتا ہو جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے اور ہمکو تو اس سے

ف فساد نہ پہیلاؤ خلق اللہ کو یا اللہ کی اونٹنی کو مت ستاؤ ۱۲ ف۲ یعنے صالح ع کی پیغمبری تو ہر شخص کو معلوم ہے ہم کو تو اسپر پورا یقین ہے جو حکم کہ صالح اپنے پروردگار کیطرف سے لیکر آئے ہیں یہ صالح ع کی قوم کے سرداروں کا پوچھنا طنز کے طور پر تھا ۱۲ ف۳ کاٹنے والا ایک شخص تھا ان میں جسکا نام قدار بن سالف تھا وہ سرخ رنگ نیلی آنکھ والا ٹھگنا زنا کی اولاد تھی اس مردود نے پہلے اپنی قوم کے سب لوگوں کی مرضی لی یہاں تک کہ عورتوں اور بچوں کی بھی جب سب نے کہا ہم اس اونٹنی کے قتل سے راضی ہیں اسوقت اسنے تلوار سے اسکو مارا بعضے کہتے ہیں نحر کیا بعضے کہتے ہیں اسکے پاؤں کاٹے پھر ذبح کیا اسکا بچہ بھاگا اور اسی پتھر میں چھپ گیا جہاں سے اسکی ماں نکلی تھی بعضے کہتے ہیں اس میں سما گیا بعضے کہتے ہیں بچہ کو بھی پکڑ کر مار ڈالا ہوا یہ تھا کہ اس قوم میں پانی کی کمی تھی حضرت صالح ع نے حکم دیا تھا کہ ایک روز اونٹنی پانی پیا کرے دوسرے روز تم اپنے جانوروں کو پلایا کرو اسپر یہ خفا ہوئے اور اونٹنی کو مار ڈالا ۱۲ ف۴ اونٹنی کو مار کر ڈھیٹ پنے سے ۱۲ ف۵ کہتا تھا اس اونٹنی کو مت ستاؤ ورنہ تم کو دکھ کا عذاب پکڑ لیگا ۱۲ ف۶ اوپر سے کڑک شروع ہوئی ۱۲ ف۷ جب عذاب اتر چکا یا عذاب اترنے کا وقت ہوا ۱۲ ف۸ تو خوشامدوں جھوٹوں کے آشنا ہو جو شخص سچی بات کہے وہ تمہارا دوست نہیں سچ ہے ہماری صالح ع کی قوم میں کیا اب تک ہر قوم کے بڑے آدمیوں اور سرداروں میں یہی چال ہوتی ہے ۱۲ ف۹ کیونکہ کام کے ہم جنس سے بنے تھے ۱۲ ف۱۰ پیغمبری کے دعوے سے ف۱۱ لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ تو بڑا عقلمند ہوگا ۱۲

ترجمہ	آیات		
میں شک ہے جدہر تو بلاتا ہے اس پر عمل نہیں جب صالح نے کہا بھائیو بتلاؤ تو سہی اگر مجھکو میرے مالک کی طرف سے ایک کھلی سند مل گئی ہو اور اس نے مجھکو اپنی مہربانی سے سرفراز کیا ہو پھر میں اسکی نافرمانی کروں تو مجھکو خدا سے کون بچائیگا تو تم سے یہی فائدہ ہے کہ مجھکو اور نقصان دینا چاہتے ہو اور بھائیو یہ خدا کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے تو اسکو چھوڑے رہنے دو وہ اسکی زمین میں چرتی پھرے اور اسکو بری طرح ستاؤ نہیں تو جلدی ہی تمکو عذاب آ لگے گا آخر انہوں نے اس اونٹنی کو زخمی کیا تب صالح نے کہا تین دن اور اپنے گھر میں چین کر لو یہ وہ وعدہ ہے (خدا کا) جو جھوٹ نہیں ہو سکتا پھر جب ہمارا عذاب آن پہونچا تو ہم نے صالح اور اسکے ساتھ کے ایمانداروں کو اپنی مہربانی سے بچا دیا اور اس دن کی رسوائی سے (ان کو محفوظ رکھا) بے شک تیرا مالک طاقت والا ہے زبردست اور (جو تیسرے دن) ظالموں کو چنگھاڑ (زور کی چیخ) نے دبا لیا تو اپنے گھروں میں (مرکر) اوندھے پڑے رہگئے (اور ایسے مرمٹے) گویا وہاں بسے ہی نہ تھے سن لو ثمود کے لوگوں نے اپنے مالک کو نہ مانا سن لو ثمود کے لوگ راندے گئے۔ اور (اسیطرح) حجر کے رہنے والے بھی پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں پھر بھی انہوں نے ان پر کچھ خیال نہ کیا اور وہ پہاڑوں کو تراش کر ایسے گھر بناتے تھے جن میں انکو ڈر نہ رہتا آخر صبح کے وقت انکو چنگھاڑ نے آ دبایا پھر جو کچھ وہ کرتے تھے (یعنی مضبوط گھر کھیتی مال دولت وغیرہ) کچھ انکے کام نہ آیا۔	تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۔ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۔ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۔ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۔ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۔ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۔ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۔ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۔ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۔ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۔ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۔ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝	۶	الحجر ۱۵ ۸۰-۸۴	۱۴

ف۱ یعنی توحید میں ۱۲ ف۲ معاذ اللہ کیسے لوگ بیوقوف تھے کہ شرک پر تو دل جمتا تھا جس کی کوئی سند نہیں اور توحید جو سیدھا اور سچا رستہ اور جس کی ہزاروں دلیلیں موجود ہیں اس پر دل نہیں ٹھہرتا تھا یہ ساری خرابی باپ دادا کی تقلید سے پیدا ہوتی ہے تقلید کی دھند ایسی سما جاتی ہے کہ انسان انسانیت سے گذر جاتا ہے ۱۲ ف۳ نبوت اور پیغمبری ۱۲ ف۴ یعنی اس کے عذاب سے ۱۲ ف۵ چاہتے ہو کہ میں دونوں جہان سے جاؤں اور آفت میں پھنس جاؤں ۱۲ ف۶ اس کی قدرت کی کہ پتھر میں سے خود بخود نکل آئی ۱۲ ف۷ ایسا ہی ہوا کہ اونٹنی کو جب انہوں نے مار ڈالا اسکے چوتھے دن ہی عذاب آیا ۱۲ ف۸ یعنی صالح ع کی قوم کے لوگوں نے صالح ع کا کہنا نہ سنا اور اس اونٹنی کو زخمی کیا ۱۲ ف۹ اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں ۱۲ ف۱۰ اسکے بعد سب ہلاک ہوگئے ۱۲ ف۱۱ یعنی عذاب سے ۱۲ ف۱۲ اپنے مالک کی درگاہ سے ۱۲ ف۱۳ حجر ایک بستی تھی مدینہ اور شام کے درمیان وہاں ثمود کی قوم رہتی تھی ۱۲ ف۱۴ یہی اونٹنی جس کا قصہ اوپر گذر چکا ۱۲ ف۱۵ ان نشانیوں کو بھی دیکھ کر انہوں نے اپنے پیغمبر کو نہ مانا ۱۲ ف۱۶ گرنے کا یا اللہ کے عذاب سے ڈر نہ رہتا وہ سمجھتے تھے ہمارے گھر ایسے محفوظ ہیں کہ آندھی طوفان کا ان پر اثر نہیں ہو سکتا ۱۲

١٩ | الشعراء ١٤١-١٥٩ | ٨

كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ۞ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۞ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۞ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۞ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۞ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ۞ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۞ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ۞ وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ۞ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۞ وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۞ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۞ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۞ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۞ قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ۞ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۞ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ۞ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۞ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۞ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۞ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۞

ثمود کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کو بھائی صالح نے ان سے کہا کیا تم (خدا تعالی سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا پیغمبر امانت دار ہوں۔ تو اللہ تعالے سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس (نصیحت کرنے) پر تم سے کچھ نیگ نہیں چاہتا میرا نیگ تو بس اسی پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے کیا تم (یہ سمجھتے ہو کہ) جو (چیزیں) یہاں (دنیا میں) ہیں باغ اور چشمے اور کھیت اور کھجور کے درخت جنکے گابھ نازک ان میں (ہمیشہ) چین سے چھوڑ دیے جاؤگے اور فرحت سے پہاڑوں میں تراش کر گھر بناتے رہوگے تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں ملک میں دھند مچاتے ہیں اور سنوارتے نہیں انکا کہنا مت سنو وہ کہنے لگے (صالح) تجھ پر کسی نے جادو کر دیا ہے تو تو ہماری طرح ایک آدمی ہے اور کچھ نہیں۔ اگر سچا ہو تو کوئی نشانی بتلا (جس سے ہم جانیں کہ تو سچا پیغمبر ہے) صالح نے کہا (لو) یہ اونٹنی (خدا تعالی کی بڑی نشانی ہے) ایکدن (بستی کا) پانی یہ پیئے ایک دن تمہارا مقرر ہے تم پیو (اور اپنے جانوروں کو پلاؤ) اور (دیکھو خیال رکھو) کہیں اسکو ستانا نہیں پھر بڑے دن کا عذاب تم کو آدبوچے آخر اونہوں نے (نہ مانا) اونٹنی کو زخمی کیا پھر شرمندہ ہوئے پھر عذاب نے انکو آدبوچا بیشک اس واقعہ میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور صالح کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانیوالے نہ تھے اور بیشک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا۔

١٩ | النمل | ٤

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا

اور ہم ثمود کی قوم کیطرف صالح کو بھیج چکے ہیں (انہوں نے

ف١ اور لائم یا جنگلی گیلیں بوجہ سے تلی اور ٹوٹی پڑتی ہیں ۱۲ ف۲ کبھی موت نہیں آنے کی یا کوئی آفت نہیں پڑنے کی ۱۲ ف۳ یہ خیال تمہارا غلط ہے آفت کی گھڑی اور موت سر پر کھڑی ہے ۱۲ ف۴ وہ نو آدمی تھے مفسد جنہوں نے اونٹنی کو مارنے کی فکر کی۔ دھند مچانا یہ ہے کہ شریعت اور قانون کی اطاعت نہ کرنا لوٹ مار غارت پر کمر باندھے پھرنا سب سے بڑا دھند یہ ہے کہ شرک اور کفر پھیلانا اللہ واحد اور برحق کی عبادت چھوڑ کر بت پرستی اور قبر پرستی کرنا ایمان داروں کو ستانا ۱۲ ف۵ تیری عقل جاتی رہی ہے یا تو بھی ہماری طرح پیٹ رکھتا ہے یعنے کھاتا پیتا ہے ۱۲ ف۶ بڑے دن سے وہ دن مراد ہے جسدن صالح کی قوم پر عذاب اترا تھا ۱۲ ف۷ زخمی کرنے والا ان میں کا ایک شخص تھا قدار اس مردود نے تلوار سے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں ۱۲ ف۸ جب عذاب نمود ہونے لگا انکے رنگ زرد ہو گئے پھر لال پھر کالے ۱۲ ف۹ پتھر میں سے خود بخود اونٹنی کا نکلنا پھر اس کے مارنے والوں کا جو حال ہوا ۱۲

نمبر	سورۃ	آیات	عربی	ترجمہ
			اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً ۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝	نے کہا اللہ تعالیٰ کو پوجو پھر وہ یکایک (صالح کے سمجھاتے ہی) دو گروہ ہو کر جھگڑنے لگے ف۱ صالح نے (جھٹلانیوالے گروہ سے) کہا بھائیو تم بھلائی سے پہلے برائی کی کیوں جلدی مچاتے ہو ف۲ تم اللہ تعالیٰ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے کہ تم پر رحم ہو (اور عذاب سے بچو) کہنے لگے ہم نے تو تجھ کو اور تیرے ساتھ والوں کو منحوس قدم پایا ف۳ صالح نے کہا (نحوست وحوست واہیات ہے) تمہاری بری قسمت اللہ کے اختیار میں ہے بات یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تم لوگوں کو آزمائش ہو رہی ہے ف۴ اور اس شہر میں نو آدمی ایسے تھے جو ملک میں فساد مچاتے تھے اور سنوارنے کی نیت نہ رکھتے تھے ف۵ انہوں نے کہا (آؤ جی) سب ملکر اللہ کی قسم کھاؤ ف۶ ہم رات کو صالح اور اسکے گھر والوں پر چھاپہ ماریں گے (شبخون کرینگے) پھر (جب دریافت ہوگی تو) اسکے وارث سے کہدینگے ہم تو صالح کے گھر والے جب مارے گئے اسوقت موجود بھی نہ تھے اور ہم سچ کہتے ہیں اور انہوں نے ایک داؤں کیا (اور ہمنے بھی ایک داؤں کیا اور انکو معلوم ہی نہ تھا) ف۷ پھر (اے پیغمبر) دیکھ لے انکے داؤں کا کیا انجام ہوا ہمنے ان (نو) کو اور انکی قوم سب کو تباہ کر دیا ف۸ تو یہ انکے گھر ہیں جو انکے گناہ کی وجہ سے خالی (ویران) پڑے ہیں بیشک اس (واقعہ) میں جاننے والوں کیلیے (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور (خدا سے) ڈرتے تھے انکو ہمنے بچا دیا ف۹
۲۴	حم السجدہ ۱۶-۸	۲	وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝	اور ثمود کو ہم نے راہ بتلا دی لیکن انہوں نے سیدھا رستہ چھوڑ کر گمراہی پسند کی ف۱۰ آخر انکے (برے) کاموں کی وجہ سے ذلت کی مہلک عذاب نے انکو پکڑ لیا اور جو لوگ ایماندار اور پرہیزگار تھے انکو ہمنے بچا دیا ف۱۱
۲۶	الذاریات	۲	وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى	اور ثمود کی قوم میں (بھی) نشانی چھوڑی جب انہوں نے لوٹنی

ف۱ ایک گروہ تو غریب لوگوں کا جو صالح پر ایمان لائے تھے اور دوسرا گروہ بڑے آدمیوں کا جو صالح سے منحرف تھے ۱۲ ف۲ صالح اپنی قوم سے کہتے تھے تم ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ دین اور دنیا کی بھلائی تم کو دیگا ورنہ عذاب اترے گا ان کی قوم کو چاہیئے تھا کہ ایمان لاتے اور بھلائی کے لیئے جلدی کوشش کرتے وہ تو ٹھٹھا کرنے لگے برائی کی جلدی کرنے اور کہنے لگے عذاب کہاں ہے جلدی ہم پر اتار ۱۲ ف۳ ان پر قحط آیا تو صالح اور ایمانداروں کی نحوست سمجھنے لگے ۱۲ ف۴ وہ بلائیں ہیں کہ تم کو خواب غفلت سے بیدار کرتا ہے تاکہ شرک اور کفر چھوڑ دو اور اس کی طرف رجوع ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے بات یہ ہے کہ یہ عذاب تم لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے ہے قرطبی نے کہا دنیا کے انتظام اور تدبیر کو بگاڑنے والا نحوست کے اعتقاد سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہے جو لوگ ایسے ضعیف الاعتقاد ہوتے ہیں انکا کوئی کام نہیں بنتا اور جو شخص سمجھے کہ گائے کا پکارنا یا کوے کا آواز دینا یا کسی کا چھینکنا یا کانے کا یا عورت کا سامنے سے آنا یا کتے کا رونا یا الو کا بولنا یا بلی کا سامنے سے گذرنا منحوس ہے تو وہ جاہل ہے صحیح حدیث میں ہے کہ بدشگونی [illegible] میں بدشگونی نہیں ہے عرب کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں ایسے ہی خیالات میں مبتلا تھے سفر کرتے وقت جانور کو اڑاتے اگر وہ داہنی طرف اڑتا تو مبارک سمجھتے ورنہ منحوس [illegible] باتوں کو اسلام نے میٹ دیا ۱۲ ف۵ یہ قدار ملعون کے ساتھی تھے جس نے اونٹنی کو زخمی کیا ۱۲ ف۶ یا انہوں نے ملکر اللہ کی قسم کھائی ۱۲ ف۷ ہمکو انکا داؤں معلوم تھا پھر [illegible] تھے ہوا یہ کہ جب قوم ثمود اونٹنی کو زخمی کر کے صالح اور انکے گھر والوں کو مارنے کے لیئے نکلے تو رستہ ہی میں اللہ نے فرشتوں کو بھیجا انہوں نے پتھروں سے ان سب کو کچل ڈالا [illegible] کے والوں سے اسکی تدبیر [illegible] عرب کا قاعدہ ہے کہ ایک چیز کے توڑ [illegible] کا نام دہر دیتے ہیں جیسے اور کئی بار گذر چکا [illegible] پیغمبر صلعم کے ساتھ بھی مشرکوں نے [illegible] لیکن [illegible] نے انکا منصوبہ چلنے نہ دیا ۱۲ ف۸ یہ قصہ سورہ انفال میں گذر چکا ہے ۱۲ ف۹ وہ تو پتھروں سے پہلے گئے اور ان کی قوم والے جو چنگھاڑ سے ہلاک ہوئے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ [illegible] حضرت صالح [illegible] کی طرف چلے گئے وہیں انتقال کیئے ۱۲ ف۱۰ ایمان کو چھوڑ کر کفر اختیار کر لیا ۱۲ ف۱۱ وہ چار ہزار کے قریب تھے ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			حِينٍ ۝ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۝ فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ۝	کو ... تھی کیا اور انسے کہہ دیا گیا ایک وقت تک مزہ اٹھا لو (پھر جیسے ان کی ...) غرض انہوں نے اپنے مالک کا حکم نہ مانا آخر بجلی نے انکو دیکھتے ہی دیکھتے انکو دبوچ لیا پھر عذاب آجانے پر کھڑے بھی نہ ہو سکے (بھاگنا تو کیا) اور نہ ہمارے عذاب کو (روک سکے)۔
۲۷	النجم ۵۳	۳	وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ۝	اور ثمود کو بھی اور ان دونوں میں سے کسی کو (بھی) باقی نہ رکھا۔
۲۸	القمر ۵۴ (23-31)	۲	كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ۝ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ۝ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ۝ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝	ثمود کی قوم والوں نے بھی ڈرانیوالوں کو جھٹلایا کہنے لگے کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک اکیلے آدمی کے کہنے پر چلیں (ایسا کریں) تو ہم گمراہ اور بالکل سڑی (تعجب کی بات ہے) ہم (سب) ہوتے ساتے ایک اسی پر وحی اتری نہیں بات یہ ہے وہ جھوٹا ہے لپاٹیا ڈینگیا (ہم نے صالح سے کہا) کل انکو معلوم ہو جائیگا کون جھوٹا لپاٹیا ڈینگیا ہے انہوں نے جیسے فرمایش کی اسیطرح ہم انکے آزمانے کو اونٹنی بھیجیں گے تو بھی انکو تکتا رہ اور انکے ستانے پر صبر کیے رہ اور انکو جتلا دے کہ پانی ان میں (اور اونٹنی میں) بٹ گیا ہے ہر کوئی اپنے وقت پر پانی لینے آئے آخر انہوں نے کیا کیا اپنے ساتھی قدار کو بلایا اسنے (تلوار کا) ہاتھ چلایا اور (اونٹنی کو) زخمی کر ڈالا آخر میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا (سخت) نکلا ہم نے ان پر ایک چیخ کا عذاب بھیجا (حضرت جبریل کی چنگھاڑ) وہ روندی ہوئی باڑ کی طرح رہ گئے
۲۹	الحاقة ۶۹	۱	فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۝	پھر ثمود تو ایک چنگھاڑ (یا زلزلے) سے کھپائے گئے
۳۰	البروج ۸۵ (17-18)	۱	هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝	(اے پیغمبر) تجھ کو کیا اگلی (کافر) فوجوں فرعون اور ثمود کا قصہ پہونچا ہے
״	الفجر ۸۹	۱	وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝	اور ثمود کے ساتھ کیا کیا جنہوں نے وادی القری میں پہاڑ کو تراشا تھا
״	الشمس ۹۱ (11-15)	۱	كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ۝ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ۝ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ	ثمود کی قوم والوں نے اپنی شرارت سے پیغمبر صالح کو جھٹلایا جب ان میں بڑا بدبخت شخص اٹھ کھڑا ہوا پھر اللہ کے پیغمبر (صالح علیہ السلام) نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کو چھوڑ دو اور اسکو اپنی باری میں پانی پینے دو لیکن انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کو مار ڈالا آخر ان کے

ف یعنے پیغمبر حضرت صالح کی نسبت کہنے لگے کہ وہ ہماری طرح ایک آدمی ہیں ہماری ہی قوم کے ہم سب انکے تابعدار بن جائیں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ایسا ہو تو ہم غلطی میں پڑے اور عذاب میں پھنس گئے ۱۲ ف حالانکہ ہم میں اس سے بہتر لوگ موجود ہیں ۱۲ ف وہ چاہتا ہے کہ سب کا ... بن جائے سب لوگ اسکی تابعداری کریں ۱۲ ف کل سے مراد قریب زمانہ ہے یعنے جب ان پر عذاب اترے گا یا قیامت کا دن ۱۲ ف کہ اب بھی اللہ کا حکم مانتے ہیں یا نہیں ۱۲ ف ایک دن سارا پانی اونٹنی پیئے گی ایک دن وہ لیں ۱۲ ف کچھ دنوں ایسا ہی کرتے رہے پھر تنگ آکر اونٹنی کو مار ڈالنا چاہا ۱۲ ف بیہوش ہو کر ۱۲ ف بالکل پامال ہو گئے عرب میں قاعدہ ہے کہ جانوروں کی حفاظت کے لیے سوکھی ٹہنیوں اور کانٹوں کی ایک باڑ بنا لیتے ہیں چند روز میں جانور اسکو روند ڈالتے ہیں اور وہ بھوس کی طرح ہو کر خاک ہو جاتی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ گلی ہوئی جلی لکڑیوں کی طرح ہو کر رہ گئے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ دیواروں کی لونی کی طرح جو ہوا سے اڑتی ہے ہو گئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ سوکھی گھاس کی طرح ہو گئے جس کو بکریاں کھا جاتی ہیں ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اپنی شرارت کی وجہ سے تباہ کیے گئے۔ بعضوں نے کہا طاغیہ ثمود کا وہ شخص ہے جس نے اونٹنی کو زخمی کیا تھا اس کی وجہ سے ساری قوم تباہ ہوئی ۱۲ ف ضرور پہونچا ہے پھر کیوں گھبراتا ہے اللہ نے جیسے ان فرعونیوں کو غارت کر دیا مکہ کے کافروں کو بھی تباہ کریگا فرعون سے مراد فرعون اور اسکے ساتھ والے ہیں ۱۲ ف جو مدینہ کے نزدیک ہے شام کو جاتے ہوئے ۱۲ ف کہتے ہیں سب سے پہلے ثمود ہی نے پہاڑوں کو کاٹ کر مکان بنائے تھے۔ ایک ہزار سات سو شہر انہوں نے آباد کیے تھے ۱۲ ف بدذات کمبخت قدار بن سالف جس نے اونٹنی پر حملہ کیا اس کو زخمی کیا یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف ایک دن تم اپنے جانوروں کو پانی پلاؤ ایک دن اسکو پینے دو ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

قصہ لوط علیہ السلام	باب حضرت لوط کے حالات اور مؤتفکات کا بیان

الاعراف ۱۰ ۸

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ۝ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ۝ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۝ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ

اور (اے پیغمبر) لوط کو یاد کر جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم وہ بے شرمی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے ساری جہان میں کسی نے نہیں کیا بیشک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش بجھانیکو لگا کرتے ہو بلکہ تم (جانوروں سے بھی) ٹہ بڑھ گئے ہو اور اس کی قوم نے بس یہی جواب دیا کہنے لگے لوط اور اسکے لوگوں کو اپنی بستی سے باہر نکالو یہ لوگ پاکیزہ (اور مقدس) بننا چاہتے ہیں آخر ہم نے لوط اور اسکے گھر والوں کو بچا لیا صرف اس کی بی بی رہنے والوں میں رہ گئی اور ہم نے ان پر پتھراؤ کیا پتھراؤ تو (اے پیغمبر) دیکھ گنہگاروں کا انجام کیا ہوا

ہود ۷

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ۝ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ۝ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ۝ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے پاس پہونچے تو اسکو انکا آنا ناگوار گذرا اور دل میں رک گیا اور کہنے لگا یہ تو بڑا سخت دن ہے اور اسکی قوم کے لوگ اسکے پاس دوڑتے آئے اور وہ پہلے ہی سے برے کام کیا کرتے تھے لوط نے کہا بہائیو میری بیٹیاں موجود ہیں وہ تمہارے لیے پاکیزہ ہیں تو خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھکو ذلیل نہ کرو کیا تم میں کوئی ایک بھی بھلا آدمی نہیں وہ (مردود) کہنے لگے تو تو جانتا ہے ہم کو تیری بیٹیوں کی کوئی خواہش نہیں ہے اور تو جانتا ہے ہم جو کرنا چاہتے ہیں لوط نے کہا کاش اگر مجھ کو کچھ زور ہوتا یا کسی زبردست کنبے

ف ان میں کا کوئی نہیں بچا دو بڑا دو چھوٹا صرف وہ لوگ بچ گئے جو حضرت صالح پر ایمان لائے تھے ۱۲ ف یعنے ان کی تباہی اور بربادی کی اسرہ تو ذرا بھی پرواہ نہیں ہو جیسے دنیا کے بادشاہ ایک کام کے کرنے میں اسکے انجام سے ڈرتے ہیں ۱۲ ف لوط ہاران بن تارخ کے بیٹے تھے اور ابراہیم تارخ کے بیٹے تو لوط ابراہیم کے بھتیجے تھے اور دونوں ... ملک عراق میں تھے پھر وہاں سے نکلکر شام کے ملک میں آ بسے ابراہیم فلسطین میں اترے اور لوط اردن میں ... لوط کو پیغمبری دیکر ... [illegible] ... ف جانوروں کیطرح خواہش بجھانے کے سوا اور کچھ کوئی غرض نہیں ۱۲ ف یعنے جانور ... [illegible] ... ف ہم گنہگار ناپاک لوگوں ... [illegible] ... پتھروں کا مینہ برسایا ۱۲ ف مجاہد ... [illegible] ... حضرت جبرئیل ... [illegible] ... حضرت لوط ... [illegible]

(باقی ضمیمہ)

اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ۝ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْکَ فَاَسْرِ بِاَھْلِکَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَکَ ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّکَ ؕ وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ۝

کا آسرا ہوتا (فرشتے) کہنے لگے لوط ہم تیرے مالک کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں وہ ہرگز تیرے پاس تک پہنچ نہ سکیں گے تو اپنے گھر کے لوگوں کو لیکر کچھ رات رہے چل دے اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری جورو اسکو بھی وہی عذاب ہوگا جو ان لوگوں کو ہوگا ان کی ہلاکت کا وعدہ صبح کو ہے کیا صبح نزدیک نہیں ہے پھر جب ہمارا عذاب آن پہونچا ہم نے اس کے اوپر کا حصہ تلے ڈالا اور ہم نے اس پر کھنگر کے پتھر تہ بر تہ تیرے مالک کے پاس بنے ہوئے برسائے اور ایسے پتھر برسنا ظالموں سے دور نہیں ہیں

الحجر ۵ ۱۴

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰکَ بِمَا کَانُوْا فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ۝ وَاَتَیْنٰکَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ فَاَسْرِ بِاَھْلِکَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَھُمْ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَیْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝ وَقَضَیْنَاۤ اِلَیْهِ ذٰلِکَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ ھٰۤؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِیْنَ ۝ وَجَآءَ اَھْلُ الْمَدِیْنَةِ یَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّ ھٰۤؤُلَآءِ ضَیْفِیْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝ قَالُوْۤا اَوَلَمْ نَنْهَکَ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ قَالَ ھٰۤؤُلَآءِ بَنٰتِیْۤ اِنْ کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ؕ لَعَمْرُکَ اِنَّهُمْ

پھر جب بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے خاندان کے پاس آئے لوط نے کہا تم تو بیگانے ہو وہ کہنے لگے بلکہ جس (عذاب) میں یہ لوگ شک کرتے تھے ہم وہی (عذاب) لیکر آئے ہیں اور ہم ہونیوالی بات لیکر تیرے پاس آئے ہیں اور ہم سچے ہیں تو کچھ رات رہے اپنے گھر والوں کو لیکر (یہاں سے) چلدے اور تو سب کے پیچھے چلیو اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور جہاں تمکو حکم ہے سیدھے چلے جاؤ اور ہمنے لوط کو اس بات کا فیصلہ کہلا بھیجا کہ صبح کو ان لوگوں کی جڑ بنیاد کٹ جائیگی اور شہر (سدوم) والے لوگ خوشیاں مناتے آئے (اور بدفعلی کا قصد کیا) لوط نے کہا یہ میرے مہمان ہیں تو مجھکو رسوا نہ کرو اور خدا سے ڈرو مجھ کو فضیحت نہ کرو وہ کہنے لگے کیا ہم تجھ کو جہان کے لوگوں سے منع نہیں کر چکے ہیں لوط نے کہا اگر تم کو ایسا ہی کرنا ہے تو یہ میری بیٹیاں (حاضر) ہیں (ان سے نکاح کرو) تیری

ف تو میں اسوقت تم سے سمجھ لیتا ۱۲ ف۲ حضرت لوط اپنی قوم میں زبردست کنبہ نہیں رکھتے تھے وہ پہلے حضرت ابراہیم کے ساتھ تھے پھر شام کے ملک میں ہجرت کی و … اللہ تعالیٰ نے انکو سدوم بھیجا جہاں بدکار لوگ بستے تھے حضرت لوط ان میں ایک غریب پردیسی کی طرح رہتے تھے ابوہریرہ نے کہا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جتنے پیغمبر … وہ کنبے والے تھے آن حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط پر رحم کرے وہ زبردست کنبے کی پناہ ڈھونڈتے تھے ۱۲ ف۳ یا رات کے اندھیری میں نکل کھڑا ہو ۱۲ ف۴ … کی آوازیں کان میں آئیں تو بھی ادھر نہ دیکھو چپکے چپکے ہوئے بہاگے چلے جاؤ ۱۲ ف۵ وہ پیچھے مڑکر دیکھے گی اسکی تقدیر میں یہ لکھا ہے ۱۲ ف۶ ایسا ہی ہوا حضرت لوط … انکے گھر والے چپکے کچھ رات رہے بستی سے چلدئے انکی بی بی بھی ساتھ تھی لیکن اسنے پیچھے مڑکر دیکھا اور اپنی قوم کی تباہی پر افسوس کرنے لگی ایک پتھر اسپر بھی آن گرا … مرکر رہ گئی ۱۲ ف۷ یعنے بالکل قریب ہے ۱۲ ف۸ یا وہ وقت جو عذاب آنے کے لئے مقرر تھا ۱۲ ف۹ اسطرح کہ حضرت جبرائیل نے پہلے ساری بستی کو اٹھا … تک لیجا کر پھر الٹ کر پٹخ دیا ۱۲ ف۱۰ اٹھنے سے پہلے یا اٹھتے وقت یا الٹنے کے بعد ۱۲ ف۱۱ یا نشان کیئے ہوئے ۱۲ ف۱۲ سجیل اینٹ کا پتھر یا کھنگر۔ عکرمہ نے کہا مٹی پتھر … ہوا نشان کیئے ہوئے یعنے انپر کوئی علامت کی گئی تھی بعضوں نے کہا ہر پتھر پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سے ہلاک کیا گیا ۱۲ ف۱۳ یعنے ظالموں اور مشرکوں کے پاس … عذاب اترنا قیاس سے بعید نہیں ہے وہ ایسے ہی عذاب کے لائق ہیں ۱۲ ف۱۴ پردیسی اجنبی معلوم ہوتے ہو ۱۲ ف۱۵ اس ملک کے نہیں ہو اسلئے مجھے تم سے خوف معلوم ہوتا ہے ۱۲ ف۱۶ نہیں ڈرنیکا کوئی سبب نہیں ہے ۱۲ ف۱۷ جس کے ہونے میں کوئی شک نہیں یعنے خدا کا قطعی حکم ہے ۱۲ ف۱۸ تا کہ انکو دیکھتا جائے اور تجھے اطمینان رہے کسی کے پیچھے رہ جانے کا ڈر نہ ہو ۱۲ ف۱۹ یا تم میں سے کوئی پیچھے نہ رہ جائے ۱۲ ف۲۰ یعنے شام کی طرف یا مصر کی طرف یا اردن کی طرف ۱۲

(باقی در صفحہ …)

			لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ ۝ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ۝	زندگی کی قسم بیشک وہ اپنی مستی میں دیوانے ہورہے تھے پھر صبح نکلتے انکو چنگھاڑنے آدبوچا (حضرت جبرئیل نے ایک چیخ ماری) پھر ہمنے اس (بستی) کو الٹ کر اوپر تلے کردیا اور ہمنے (انپر کھنگر کے پتھر برسائے بیشک اس قصے میں توجہ لگانے والوں کو نشانیاں ہیں اور یہ بستی تو سیدھے رستے پر ہے بیشک جو ایماندار ہیں انکے لیے تو اس (قصے) میں (خدا کی قدرت کی بڑی) نشانی ہے۔
۱۷	الانبیاء ۲۱	۵	وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ ۝ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا ۖ إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝	اور لوط علیہ السلام کو ہمنے پیغمبری دی (یا سمجھ فیصلہ کرنے کی) اور علم دیا اور ہمنے اس کو بستی (سدوم) سے نجات دی جہاں کے لوگ ناپاک کام کیا کرتے تھے (لواطت) بیشک وہ بدکار لوگ تھے اور ہمنے اسکو اپنی رحمت میں (جنت میں) داخل کرلیا بیشک وہ نیک بندوں میں سے تھا۔
۱۹	الفرقان ۲۵	۴	وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝	اور یہ کافر اس بستی پر ہو آئے ہیں جسپر برا پتھراؤ کیا گیا تھا (یعنے سدوم پر جو لوط والوں کا شہر تھا) کیا انہوں نے اسکو نہ دیکھا ہوگا بات یہ ہے کہ انکو مرکر پھر جی اٹھنے کی امید نہیں ہے ف
۱۹	الشعراء ۲۶	۹	كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝ وَ تَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ۝ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ۝ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ	لوط کی قوم نے (یعنے ملک والوں) نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب انکے بھائی (یعنے ہموطن ہم شہر) لوط نے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا (امانتدار) پیغمبر ہوں تو اللہ تعالی سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں (اس نصیحت کرنے) پر تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتا میرا نیگ تو بس اسی پر ہے جو ساری جہان کا مالک ہے تمکو شرم نہیں آتی تم جہان کے لونڈوں پر چڑھتے ہو (مردوں سے برا کام کرتے ہو) اور جو تمہارے مالک نے تمہارے لیے (اچھی پاکیزہ) بی بیاں پیدا کیں ہیں انکو چھوڑ بیٹھے ہو بات یہ ہے کہ تم لوگ (شرارت میں) حد سے بڑھ گئے ہو ف وہ کہنے لگے لوط دیکھ سنبھل اگر تو (اس نصیحت سے) باز نہ آئیگا تو بیشک بستی

ف وہاں چار بستیاں تہیں جن میں چار لاکھ لڑنے والے مرد تھے حضرت جبرئیل ان سب چاروں کو آسمان تک اوٹھا پھر اولٹ کر وہاں سے پھینک دیا ۱۲ ف یا غور اور فکر کرنیوالوں کو حق تعالی کی قدرت کی ۱۲ ف جب قریش شام کے ملک کو جاتے ہیں تو یہ بستی راہ میں پڑتی ہے اب تک اسکے نشان موجود ہیں مگر انکو عبرت نہیں ہوتی ف ضرور دیکھا ہوگا کیونکہ وہ شام کے راستہ پر واقع ہے اور قریش کے لوگ وہاں سوداگری کے لیئے آتے جاتے رہتے ہیں ۱۲ ف تو سب کچھ دیکھتے ہیں پر عبرت نہیں ہوتی آخرت کا یقین ہو تو عبرت ہو ۱۲ ف لوط جس بستی میں جا کر رہے تھے اوسکا نام سدوم تہا لوط ان کی قوم میں سے نہ تھے کیونکہ وہ حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے جو بابل کے رہنے والے تھے مگر اپنے شہر والوں کو بھی کبھی اپنی قوم کہتے ہیں ۱۲ ف یہانتک کہ فطرت کے خلاف بھی کرنے لگے ۱۲ ف پھر ہمکو لونڈے بازی سے منع کریگا ۱۲

ف حضرت لوط کی بات نے انپر کچھ اثر نہ کیا حالانکہ اگر لوہے کی طرح کسی کا دل سخت ہو تو بھی اس نرم گفتگو سے ملائم اور شرمندہ ہو جائے پاجی بات نہیں مانتے ان کو تو جوتی اور لات چاہیئے اللہ تعالی نے اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کی قسم کہائی اور سوائے آپ کے اور کسی کو یہ عزت حاصل نہیں ہوئی بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے قسم اسکی جو تیری زندگی کا خالق ہے بعضوں نے کہا یہ فرشتوں کا کلام ہے انہوں نے لوط علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی کی قسم کہائی سید علامہ نے کہا اللہ سبحانہ وتعالے کے سوا اور کسی کی قسم کہانا منع ہے اور صحیح حدیثیں اسکی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں تو بندوں کو اللہ سبحانہ وتعالے کے سوا اور کسی کی قسم نہ کہانا چاہیئے البتہ اللہ سبحانہ وتعالی کو اختیار ہے وہ جس چیز کی چاہتا ہے قسم کہاتا ہے ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			مِمَّا يَعْمَلُونَ ۝ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝	سے نکال باہر کیا جاویگا لوط نے کہا میرا تمہارا اختیار ہی میں تمہارے اس کام سے بیزار ہوں اے پاک پروردگار مجھکو اور میرے گھر والوں کو ان کاموں سے بچادے آخر ہمنے لوط اور اسکے گھر والوں کو سب کو عذاب سے بچا دیا مگر ایک بڑھیا لوط کی بی بی رہنے والوں میں رہگئی اسکے بعد ہمنے دوسرے سب لوگوں کو ہلاک کر مارا اور انپر (پتھر ڈھلکا) برساؤ کیا تو برا برساؤ تھا ان لوگوں کا جو (عذاب سے) ڈرائے گئے تھے پر کمبخت نہ ڈرے اور برا کام نہ چھوڑا بیشک اس قصے میں اللہ کی قدرت کی نشانی ہے اور لوط کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانیوالے نہ تھے اور بیشک
۱۰	النمل	۴	وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝	اور (اے پیغمبر لوط کو یاد کر) اسنے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تم جان بوجھ کر (یا ایک دوسرے کے سامنے) بےحیائی کا کام کرتے ہو بھلا تم اپنی عورتوں کو چھوڑ کر شہوت بجھانے کو مردوں (لڑکوں) پر گرتے ہو سچ یہ ہے کہ تم بڑے بیوقوف ہو پھر اسکی قوم نے کچھ جواب نہ دیا بس کہنے لگے لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو کیونکہ وہ لوگ پاکیزہ (اور مقدس) بنا چاہتے ہیں آخر ہمنے لوط اور اسکے گھر والوں کو (عذاب سے) بچا لیا۔ مگر اس کی بی بی جس کے حصے میں ہمنے رہ جانا لکھ دیا تھا تو اس کی قوم پر ہم نے پتھروں کا برساؤ کیا تو ان لوگوں کا برساؤ جو (عذاب سے) ڈرائے گئے تھے کیا برا برساؤ تھا۔
۱۱	العنکبوت	۳	وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ڏ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ	اور لوط کو بھی بھیجا جب اُس نے اپنی قوم والوں سے کہا تم تو ایسی بےشرمی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے سارے جہان میں کسی نے نہیں کیا (لواطت اور لونڈے بازی) کیا تم (عورتوں کو چھوڑکر) مردوں سے صحبت کرتے ہو اور رستہ لوٹتے ہو (مسافروں کو ستاتے ہو) اور اپنی مجلس میں برا کام کرتے ہو پھر اسکی قوم نے (ان باتوں کا) کوئی جواب نہیں دیا یہی کہنے لگی اگر تو سچا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم پر لے کر آ لوط نے (عاجز ہوکر) دعا کی یا میرے خدا ان

ف اس کام کا سخت مخالف اور دشمن ہوں ۱۲ ف وہ دوسرے بدکاروں کے ساتھ ہلاک ہوئی کیونکہ ان بدکاروں سے راضی تھی ۱۲ ف کمبخت جانور گدھے اور کتے بھی ایسا نہیں کرتے آدمی جیسے اشرف المخلوقات ہے ویسے ہی کبھی وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے سے آدمی زادہ طرفہ معجونے ست ۔ از فرشتہ سرشتہ وز حیوان ۔ گر کند میل این شود کم ازاں ۔ ور کند قصد آن شود بہ ازاں ۔ ۱۲ ف ہم گنہگار وہ بڑے نیک مقدس پیر ہمارے سارے کیوں رہیں یہ ہنسی اور ٹھٹھے سے کہا ۱۲ ف اور گنہگاروں کے ساتھ ہلاک ہونا ۱۲ ف غریبوں پر کنکریاں پھینک مارتے ہو یا راستے میں بیٹھ کر مسافروں کو چھیڑتے ہو یا مجلس میں ٹر ٹر گوز لگاتے ہو یا علانیہ لواطت کرتے ہو یا کبوتر بازی کرتے ہو یا چوسر اور شطرنج کھیلتے ہو یا ایک پر ایک تھوکتے ہو یا ننگے ہو جاتے ہو اور سیٹی بجاتے ہو یا فحش اور بیہودہ بکتے ہو گالی گلوچ وغیرہ

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۲	العنکبوت	۴	رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۝ إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَى أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝	فسادی لوگوں پر میری مدد کر (انکو تباہ اور برباد کر یہ ماننے والے نہیں) اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس پہونچے تو وہ ان کے آنے سے ناخوش ہوا اور اسکا دل تنگ ہو گیا اور فرشتے کہنے لگے تو ڈر نہیں اور رنج نہ کر ہم تجھ کو اور تیرے گھر والوں کو (عذاب سے) بچا دینگے البتہ تیری جورو رہنے والوں میں شریک ہے (وہ عذاب میں مبتلا ہوگی) ہم اس بستی والوں پر انکے برے کاموں کی سزا میں آسمان سے عذاب اتارینگے (پتھر برسائینگے) اور ہم نے عقلمند لوگوں کے لیے اس بستی میں سے ایک کھلا نشان چھوڑ دیا ہے ف
۲۳	والصّٰفّٰت	۴	وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۝ وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ ۝ وَبِاللَّيْلِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝	اور لوط بھی بے شک پیغمبروں میں سے تھا جب ہم نے اسکو اور اس کے گھر والوں کو (عذاب سے) بچا دیا مگر ایک بڑھیا (لوط کی بی بی جو رہجانے والوں میں (رہ گئی) تھی پھر دوسرے (سب) لوگوں کو ہم نے تباہ کر دیا اور تم تو صبح کو اور (کبھی) رات کو انپر سے گذرتے رہتے ہو کیا تم کو عقل نہیں ف
۲۷	النجم	۳	وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۝ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ۝	اور لوط کی بستیوں (موتفکہ) کو بھی اسی نے الٹ مارا پھر انپر جو تباہی آئی وہ آئی ف
۲۷	القمر	۲	كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ط نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ۝ نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا ط كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ۝ وَلَقَدْ أَنْذَرَ هُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ وَ لَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝	لوط کی قوم والوں نے بھی ڈرانے والوں (پیغمبروں) کو جھٹلایا ہمنے ان پر پتھراؤ کیا مگر لوط کے لوگوں پر (جو ایماندار تھے) احسان کر کے ہمنے صبح سویرے ہی انکو وہاں سے (نکالکر) بچا دیا جو لوگ (ہماری نعمتوں کا) شکر کرتے ہیں ہم انکو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ف اور لوط نے (عذاب آنے سے پہلے ہی) ان کو ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا مگر وہ ڈرانے میں لگے شک کرنے اور (الٹا یہ کیا) کہ لوط کے مہمانوں کو اس سے مانگا (تاکہ انسے برا کام کرینگے) ہمنے انکی آنکھوں کو اندھا کر دیا اور (ہمنے کہا) اب میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو اور انکو سویرے ہی انپر وہ عذاب آپہونچا جو ٹل نہیں سکتا تھا ہمنے کہا اب میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو۔

ف حضرت لوط علیہ السلام سمجھے کہ یہ انسان ہیں اور ایسے خوب صورت تو میری قوم والے جنکو کمبخت لواطت کی عادت پڑی ہے ایسے خوب صورتوں کو کب چھوڑینگے اف [illegible] بچا سکونگا ۱۲ ف ہم اس شہر کے فرشتے ہیں انسان نہیں ہیں ۱۲ ف انکے گرے ہوئے مکان اور چھت یا وہ پتھر جو آسمان سے برسے تھے [illegible] اب تک اس سرزمین پر موجود ہے ۱۲ ف شام کے ملک کو جاتے آتے انپر گذرتے ہو ف لوط کی قوم کی بستیاں سدوم وغیرہ مکہ سے شام کو جاتے وقت راہ میں پڑتی ہیں۔ [illegible] ان کے نشان نظر آتے ہیں ۱۲ ف ان کا قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف ایک تو اٹھائی گئیں دوسرے اوپر سے پتھر برسائے گئے ۱۲ ف آفت سے انکو [illegible] ف انکو لوط کے ڈرانے کا یقین نہ آیا ۱۲ ف یہ مہمان حضرت جبرائیل ۲ اور میکائیل ۲ اور اسرافیل ۲ تھے جو خوب صورت لڑکوں کے بھیس میں حضرت لوط کے پاس آئے [illegible] ان کا قصہ اوپر کئی بار گذر چکا ہے ۱۲ ف ان کی آنکھوں پر جبرائیل نے پر پھیر دیا سب کو برابر کر دیا ۱۲

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ
یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا
النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی
الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ وَلَا
تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ
تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ
بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا
اِذْ كُنْتُمْ قَلِیْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا
كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ وَ
اِنْ كَانَ طَآىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْٓ
اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآىِٕفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا
فَاصْبِرُوْا حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَ
هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ
الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ
یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ
قَرْیَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ
قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ۚ قَدِ
افْتَرَیْنَا عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

اور ہمنے مدین والوں کیطرف[ف] شعیب کو بھیجا جو انکا بھائی تھا[ف]
اسنے کہا بھائیو اللہ کو پوجو اسکے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں
تمہارے پاس تو تمہارے مالک کی طرف سے ایک نشانی آچکی ہے[ف] تو
ماپ تول پوری کرو اور لوگوں کو انکی چیزوں میں نقصان نہ دو[ف] اور
جب ملک سنور گیا ہے تو اب اسمیں خرابی مت مچاؤ اگر تم ایماندار
ہو تو ان باتوں پر عمل کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے
اور ہر رستے پر بیٹھ کر جو (لوگوں کو) ڈراتے ہو اور اللہ
تعالے کی راہ سے اس پر ایمان لانے والے کو روکتے
ہو اور اس کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہو[ف] تو (آیندہ) اس طرح
مت بیٹھو[ف] اور خیال کرو تم کتنے تھوڑے تھے پھر اللہ
نے تم کو بہت کر دیا[ف] اور دیکھو کہ فسادیوں کا انجام
کیسا ہوا[ف] اور اگر تم میں سے ایک گروہ کو اس کا یقین ہے
جو میں دیکر بھیجا گیا اور ایک گروہ کو اس پر یقین
نہیں ہے[ف] تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ سبحانہ وتعالے
ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے[ف] اور
وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر ہے اس کی قوم
کے سردار شکبر کہنے لگے شعیب ہم تجھ کو اور جو تیرے
ساتھ ایمان لائے ان سب کو اپنی بستی سے ضرور نکال
باہر کرینگے یا تم پھر ہمارے دین میں آجاؤ گے شعیب
نے کہا بھلا اگر ہم اسکو برا سمجھتے ہوں[ف] جب اللہ نے
ہمکو تمہارے (غلط) دین سے نجات دی اگر پھر ہم تمہارے

ف جو ایک شہر تھا یا قبیلہ یا چشمہ ۱۲ ف شعیب میکائیل کا بیٹا وہ یشجب کا وہ مدین کا وہ ابراہیم کا بیٹا تھا اور مدین والے بھی سب مدین کی اولاد میں تھے تو شعیب انکے بھائی برادر تھے ۱۲ ف وہ نشانی کیا تھی قرآن میں اس کا ذکر نہیں ہے کہتے ہیں شعیب جب کسی پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تو وہ جھک جاتا ۱۲ ف فریب سے کمی بیشی کر کے اور کسی تدبیر سے بعضوں نے کہا محصول لیتے تھے یعنے خراج گیر تھے ۱۲ ف اسکی تفسیر ساتویں رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف یعنے اللہ تعالی کی راہ کو ۱۲ ف اس میں عیب نکالنا چاہتے ہو ۱۲ ف شعیب کی قوم کے بدمعاش لوگ ہر ناکے پر بیٹھتے اور جو آدمی شعیب کے پاس دین کی باتوں کو سیکھنے کے لیے آتا اسکو ڈراتے دھمکاتے کبھی یوں کہتے کہ شعیب جھوٹا مکار ہے اس کے پاس مت جاؤ بعضوں نے کہا وہ راہزنی پر بیٹھتے کہ آتے جاتے کو ڈرا کر اسکا مال لوٹ لیں بعضوں نے کہا وہ [illegible] اور انسے محصول لیتے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دین کے راہ پر اس طرح مت بیٹھو یعنے لوگوں کو ایمان لانے سے مت روکو ۱۲ [illegible] عیب نکالو کہ خواہ مخواہ سیدھی راہ کو ٹیڑھا کرنا چاہو ۱۲ ف تمہاری نسل بڑھا کر یا تم مفلس تھے اللہ تعالی نے تم کو مالدار کر دیا ۱۲ ف کس طرح تباہ اور برباد ہو گئے [illegible] پر نظر ڈالو ۱۲ ف یعنے اس شریعت کا جو اللہ تعالی کی طرف سے مجھ کو دی گئی ہے ۱۲ ف ان لوگوں کو یقین نہیں ہے [illegible] کافروں کو تباہ کرے مومنوں کو غالب کرے ۱۲ ف مطلب یہ کہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی یا تو پھر ہمارے دین میں آجانا یا بستی سے نکلنا [illegible] ہمکو اپنے مذہب میں لاؤ گے مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ دو کاموں میں سے ایک کام ضرور ہوگا [illegible] کیونکہ جب ہمارا دل تمہارے دین کی بیزار ہے تو جبرًا ہمکو لانا نہیں [illegible]

		فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ۝ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ۝	دین میں آجائیں تو ظاہر ہم نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور ہم سے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تمہارے دین میں پھر آجائیں۔ ہاں مگر خدا کی مرضی ہو جو ہمارا مالک ہے تمہارے مالک کا علم سب چیز کو گھیرے ہوئے ہے اللہ تعالیٰ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے مالک ہمارے ہمارا اور ہماری قوم کا انصاف سے فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر ہے اور اسکی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے (قسم خدا کی) اگر تم شعیبؑ کے کہنے پر چلے تو بیشک جب تو تم برباد ہو آخر زلزلے (بھونچال) نے انکو آدبایا صبح کو اپنے گھر میں اوندھے (مرے) پڑے تھے جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا (وہ ایسے مر مٹے) گویا اپنے گھروں میں (کبھی) رہے ہی نہ تھے جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا وہی برباد ہوئے تو شعیبؑ نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگا بھائیو میں نے تو تم کو اپنے مالک کے پیغام پہونچا دیے اور تمہاری خیر خواہی کی تو ایسے کافر لوگوں کا میں کیا غم کھاؤں
۱۲	هود	۸	وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۝ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ بَقِيَّتُ اللَّهِ	اور ہم نے مدین قوم کی طرف اس کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ تعالیٰ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور ناپ اور تول میں فرق نہ کرو (گھٹاؤ نہیں) میں تو دیکھتا ہوں تم آسودہ ہو اور مجھ کو تم پر ایسے دن کے عذاب کا ڈر ہے جو (تم سبکو) گھیر لیگا اور بھائیو ناپ اور تول انصاف سے پورے کرو اور لوگوں کو (سودا سلف میں) ان کی چیزیں کم نہ دو اور ملک میں فساد مچاتے مت پھرو (ہر ایک کا حق ادا کر کے) جو اللہ نے (حلال

ف بیشک اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ۱۲ ف یعنے جب پھر تمہارے دین میں آگئے تو معلوم ہوا کہ اب تک جو ہم نبوت کا دعوے کرتے تھے اور اللہ کیطرف سے تمکو پیغام سناتے تھے وہ سب [illegible] ایک جھوٹ [illegible] معاذ اللہ ۱۲ ف تو یہ اور بات ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ دل اللہ کے اختیار میں ہیں تو ظاہر میں تو یہ محال ہے کہ ہم پھر کافر ہو جائیں مگر خدا کی مرضی تو دوسری بات ہے وہ دم بھر میں دل کو پھیر سکتا ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا کہ اللہ کی قدرت محال سے متعلق ہو سکتی ہے اور تمام پیغمبروں نے کفر سے پناہ مانگی ہے اسی طرح خاتمہ کی خرابی سے ۱۲ ف وہ سب کچھ سمجھتا جانتا ہے ۱۲ ف اگر وہ عذاب کے لائق ہوں تو ان پر عذاب اوتار یہ نہیں کہ خواہ مخواہ انپر عذاب اترے ۱۲ ف [illegible] ان باتوں میں مشغول میں جھگڑتے ہو وہ جاتا رہیگا ۱۲ ف قتادہ نے کہا ایکہ والے تو سائبان کے عذاب سے ہلاک ہوئے جس کا ذکر آگے آئیگا اور مدین والے چیخ کی آواز سے جو حضرت جبرائیل نے کی اور اس آیت میں جو رجفہ مذکور ہے اس سے چیخ ہی مراد ہے یا زلزلہ اور شاید پہلے آواز ہوئی ہو پھر زلزلہ ہوا ہو [illegible] ۱۲ ف اور جو اپر ایمان لائے تھے اون کو اللہ نے بچا دیا ۱۲ ف جب شعیبؑ کی قوم تباہ ہو گئی تو تباہ ہوتے [illegible] ۱۲ ف [illegible] نصیحت نہ سنی ۱۲ ف یعنے ہر چند وہ میری قوم تھے اور اپنے عزیزوں اور قوم والوں کی تباہی کا رنج ہر ایک آدمی کو ہوتا ہے مگر جب انہوں نے اللہ کے حکم کو نہ مانا اور اسکے پیغمبر کو جھٹلایا تو ان کی تباہی واجبی ہوئی اور جسے عبرت کو رنج نہ کرنا چاہیے ۱۲ ف مدین ایک قبیلہ کا نام ہے یا ایک شہر کا تبوک کے قریب بحر قلزم کے کنارے پر ۱۲ ف یعنے خوشحال ہو پھر ایسی خیانت کرنے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ ف اگر تم اس حرکت سے باز نہ آؤ گے تو ۱۲ ف یعنے آخرت کا عذاب جس سے کوئی نہ بچیگا اور دنیا میں عذاب شعیبؑ کی قوم پر اترا ۱۲ ف نہ دیا ہوا اور کم دو ۱۲

خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا
أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ۝ قَالُوا يَا شُعَيْبُ
أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ
آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا
نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ
قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ
مِنْ رَبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَ
مَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ
عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا
اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ وَيَا قَوْمِ
لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ
مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ
هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ
مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ ۝ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ
وَدُودٌ ۝ قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ
كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ
فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ
لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ
قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ
اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ
إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝ وَيَا قَوْمِ
اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ

سے اچھا ہے وہ تمہارے رب کا بچایا ہوا اگر تم ایماندار ہو اور میں تم
اوپر کچھ داروغہ تو ہوں نہیں وہ کہنے لگے اے شعیب کیا تیری
نماز نے تجھے یہ سکھلایا کہ ہم ان (بتوں) کو چھوڑ بیٹھیں
جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے رہے یا اپنے مال میں جو ہم چاہیں وہ
نہ کریں تو تو بڑا بردبار اور نیک چلن تھا شعیب نے کہا بھائیو
بھلا بتلاؤ تو سہی اگر میں اپنے مالک کی طرف سے ایک کھلی
سند رکھتا ہوں اور اس نے مجھ کو اپنے (فضل) سے حلال روزی
دی ہو اور میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کو تو ایک کام سے منع کروں
پھر خود اسکو کرنے لگوں میں تو چاہتا ہوں جہانتک مجھ سے
ہو سکے تم کو سنواروں اور خدا ہی نے مجھکو یہ توفیق دی
ہے اسی پر میں بھروسا کرتا ہوں اور اسی کیطرف اپنا دل
لگاتا ہوں اور بھائیو کہیں میرے ساتھ ضد کرنا تم کو
اس (آفت) میں نہ ڈالدے جو آفت نوح کی قوم پر پڑی
(وہ سب ڈوب گئے) یا ہود کی قوم پر یا صالح کی قوم پر
اور لوط کی قوم بھی تم سے دور نہیں اپنے مالک سے
بخشش مانگو پھر اسکی درگاہ میں توبہ کرو بیشک میرا مالک
مہربان ہے بہت محبت کرنیوالا وہ کہنے لگے شعیب جو تو کہتا
ہے اسمیں سے بہت باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور
ہم دیکھتے ہیں تو ہم لوگوں میں کمزور ہے اور جو تیرے کنبے
کے لوگ نہ ہوتے تو ہم (کب کے) تجھ پر پتھراؤ کر چکے ہوتے اور
تو ہمارے سامنے کوئی چیز نہیں شعیب نے کہا بھائیو کیا تم کو خدا سے زیادہ
میرے کنبے کا خیال ہے اور خدا کو تو تم نے اپنی پیٹھ پیچھے
ڈالدیا خیر میرے مالک کا علم تمہارے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے اور
بھائیو اچھا تم اپنی جگہ جو کرتے ہو کرتے رہو میں بھی کر رہا ہوں آگے چلکر

ف قمار بازی اور حرام مال سے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ کی اطاعت تمہارے لیے بہتر ہے بعضوں نے کہا اس کی دی ہوئی روزی بعضوں نے کہا اس کا
ثواب ۱۲ ف کہ ہر وقت تمہارے افعال کو دیکھتا رہوں اور برے کاموں کا تم کو مزہ چکھاتا رہوں میں تو اللہ کا پیام پہونچانے والا اور [illegible]
جس طرح تصرف ہم کو منظور ہو ف دوسرے کے حکم پر چلیں ۱۲ ف اور پھر ایسی نادانی کی باتیں کرتا ہے یا تو ایسا کہاں کا عقلمند [illegible] گمراہ ہے کہتا [illegible]
حضرت شعیب علیہ السلام نے انکو [illegible] سے منع کیا تو کہنے لگے ہمارا مال ہے ہم جو چاہیں کریں [illegible] تجھ سے کیا۔ غرض [illegible]
[illegible] والے رستہ باز بن کر آنے [illegible] کی راہ سے حضرت شعیب کو کہا ف [illegible] حضرت شعیب بہت [illegible]
امیر تھے ۱۲ ف اور سارا نفع میں کمالوں جیسے حیلہ بازوں کی عادت ہوتی ہے [illegible]
ف بری باتوں سے تم کو چھوڑاؤں اچھی باتوں پر لگاؤں نفاق اور [illegible] کہ میں تمہارا [illegible] اور مرشد بنتا ہوں ۱۲ ف [illegible] تباہ ہو گئے ۱۲
ف و چنگھاڑ سے سب مر گئے ۱۲ ف یعنی ان کا ملک تم سے دور نہیں ہے ۱۲ ف اگر آئندہ گناہ نہ کریں گے ۱۲ ف [illegible] توبہ کریں ۱۲ ف یہ انہوں نے [illegible]
طور پر کہا جیسے کسی سے کہتے ہیں کیا کہا کچھ سمجھ میں نہیں آیا [illegible] ۱۲ ف [illegible]
ناتوان اور ضعیف ہو کیونکہ حضرت شعیب اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے حدیث میں ہے کہ حضرت شعیب [illegible] ۱۲ ف [illegible]
خیال ہے کیونکہ وہ ہمارے دین پر ہیں ۱۲ ف پتھروں سے مار [illegible] ۱۲ ف [illegible]
[illegible]

			سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝	تم جان لوگے[ف۱] رسوائی کا عذاب کس پر آتا ہے اور کون جھوٹا تھا (اس) وقت کے منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں اور جب ہمارا حکم آن[ف۲] پہونچا تو ہمنے شعیب اور اسکے ساتھ والے ایمانداروں کو تو اپنی مہربانی سے بچا دیا اور گنہگاروں کو چنگھاڑ نے آدبایا[ف۳] پھر اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہگئے (مرگئے) اور ایسے مرمٹے گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے سو مدین کے لوگ بھی اسیطرح دھتکارے گئے جیسے ثمود کے لوگ[ف۴] تھے
۱۴	الحجر	۵	وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝	اور لوط کی قوم کی (بن[ف۵] میں رہنے والے (بھی) شریر[ف۶] تھے آخر ہمنے ان سے بدلہ لیا اور یہ دونوں[ف۷] بڑے رستے پر ہیں (کھلی سڑک پر)
۱۵	الشعراء	۱۰	كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا	بن کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا جب شعیب نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا (امانت دار) پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس (نصیحت کرنے) پر تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتا میرا نیگ تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ماپ پورا کر دیا کرو اور کم مت دو اور سیدھی ڈنڈی رکھ کر تولو اور لوگوں کو انکی (خریدی) چیزیں کم نہ دو اور ملک میں دھند مچاتے مت پھرو اور اس خدا سے ڈرو جس نے تم کو اور اگلی خلقت[ف۸] کو پیدا کیا وہ کہنے لگے تجھ پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے[ف۹] اور تو تو ہمارے جیسا ایک آدمی ہے اور ہم تو تجھ کو ضرور جھوٹا ہی سمجھتے ہیں۔ اور اگر تو سچا ہے تو بھلا آسمان سے ایک ٹکڑا (ٹکڑا) تو ہم پر گرادے شعیب علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا جو (گناہ کی باتیں) تم

ف۱ یعنی ہم تم دونوں حضرت شعیبؑ کو جھوٹا کہتے تھے ۱۲ ف۲ اسکا وقت آگیا ۱۲ ف۳ ایسی زور کی آواز ہوئی کہ معاذ اللہ ۱۲ ف۴ کہتے ہیں دو امتوں پر ایک ہی طرح کا عذاب نہیں آیا مگر صالحؑ اور شعیبؑ کی قوموں پر ایک ہی عذاب ہوا یعنے چنگھاڑ بعضوں نے کہا صالحؑ کی قوم پر جو آواز ہوئی نیچے سے ہوئی اور شعیبؑ کی قوم پر اوپر سے ۱۲ ف۵ یعنے جھاڑی بن میں مراد شعیبؑ کی قوم ہے جو مدین میں آباد تھی ۱۲ ف۶ انہوں نے حضرت شعیبؑ کو جھٹلایا اور بری حرکتوں سے کسیطرح باز نہ آئے ۱۲ ف۷ یعنے لوطؑ کی قوم کی اور شعیبؑ کی قوم کی بستیاں ۱۲ ف۸ جو تم سے بڑھکر زور دار تھے لیکن گناہوں کی وجہ سے تباہ ہوگئے ۱۲ ف۹ تیری عقل جاتی رہی ہے اور تو بھی ہماری طرح ایک مخلوق ہے ۱۲

ترجمہ	آیات	رکوع	سورۃ	نمبر
(پس) ہم پر آسمان کا ٹکڑا گرا دو اگر تم سچے ہو (شعیب نے) کہا میرا مالک خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو پھر انہوں نے شعیب کو جھٹلایا پھر سائبان کے دن کا عذاب انپر آ لگا[2] بیشک وہ ایک بڑے دن کا عذاب تھا بے شک اس (واقعہ) میں (خدا تعالی کی قدرت کی) ایک نشانی ہے اور شعیب علیہ السلام کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانے والے نہ تھے اور بے شک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا۔	كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؕ قَالَ رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؕ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۞			
اور (ہم نے) مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب (پیغمبر) کو بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ تعالی کو پوجو اور آخرت کے دن کا خیال رکھو اور ملک میں اتنا بنت دھند (اندھیر) مت مچاؤ انہوں نے شعیب کو جھٹلایا آخر بھونچال نے ان کو آ دبایا تو اپنے گھروں میں (مرکر) اوندھے رہ گئے۔	وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۞ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۞	۲	العنکبوت ۲۹	۲۰
باب ۶۹ حضرت ایوب کا قصہ	قِصَّةُ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۶۹			
اور (اے پیغمبر) ایوب (پیغمبر) کو یاد کر جب اس نے اپنے مالک کو پکارا[1] مجھے سخت تکلیف لگ گئی ہے اور تو ساری رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے تو ہم نے اس کی دعا قبول کر لی[2] اور جو دکھ اس کو لگ گیا تھا وہ دور کر دیا اور اس کے گھر والے (جو پہلے تھے وہ) اس کو دیے اور اتنے ہی اور[3] یہ ہماری طرف سے اس پر مہربانی تھی اور عبادت کرنیوالوں کیلیے نصیحت تھی ف	وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۞ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۞	۰	الانبیاء ۲۱	۷
اور (اے پیغمبر) ہمارے بندے ایوب (پیغمبر) کو یاد کر جب اس نے اپنے مالک سے فریاد کی مجھ کو شیطان نے دکھ مارا ہے اور	وَاذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ	۴	ص ۳۸	۳۰

ف علاوہ کیا تم کو چھوڑے گا منہ سزا دیگا ۱۲ ف۲ ابر سائبان کی شکل پر نمودار ہوا اس میں سے آگ برسی سب ہلاک ہو گئے ۱۲ ف۳ ابن عباس رضہ نے کہا پہلے سات دن تک ان پر لو (گرم ہوا) چلتی رہی لٹکے بدن پکنے لگے اور پانی کنوؤں اور چشموں میں سوکھ گیا آخر جنگل میں نکلے وہاں دھوپ کی شدت نیچے سے زمین ایسی گرم تھی کہ پاؤں کی کھال نکل گئی پھر ایک کالا ابر سائبان کی شکل میں نمودار ہوا وہ خوشی خوشی اسکے سایے میں آ گئے اور سب وہاں اکٹھے ہوئے اس وقت ابر میں سے آگ برسنا شروع ہوئی سب مر گئے ابن عباس رضہ نے کہا جو کوئی اور کچھ تفسیر کرے وہ جھوٹا ہے ۱۲ ف سبحان اللہ حضرت ایوب کا ادب تین برس یا سات برس یا اٹھارہ برس [illegible] مصیبت میں مبتلا رہے کہ دوسرا آدمی ایک دن بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا [illegible] حق تعالی نے آزمانے کیلیے مال بھی لے لیا اولاد بھی [illegible] لونڈی باندی [illegible] بیماری ایسی آئی کہ سارے بدن میں کیڑے ہو گئے [illegible] بستی والوں نے بستی کے باہر نکال دیا [illegible] رہے لاچار ہو کر ایک عرصہ کے بعد دعا بھی کی تو اس ڈھب سے [illegible] اپنی تکلیف بیان کی اور اسکے رحم و کرم کا اظہار کیا اب مالک کا اختیار ہے ۱۲ ف دعا کرتے ہی صاف [illegible] رحم و کرم جوش میں آیا ۱۲ ف [illegible] مطلب معلوم تھا گو صاف انہوں نے نہیں کہا تھا ۱۲ ف [illegible] چاندی کی طرح صاف ہو گیا ۱۲ ف کہتے ہیں اللہ نے انکو پھر زندہ کر دیا اور اتنے ہی بال بچے اور عنایت فرمائے [illegible] مطلب یہ ہے کہ جتنے بال بچے [illegible] پیدا ہو کے پھر اتنے ہی پیدا ہونے تو دو نے ہو گئے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ پہلے کے بال بچے انکے جنت میں ہیں اور دنیا میں اللہ تعالی نے اتنے ہی اور دیے ف مصیبت کے وقت حضرت ایوب کی حیثیت کو یاد کریں اور [illegible] صبر اختیار کریں [illegible] تکلیف [illegible] مالک سے ۱۲

نمبر	سورة	پاره	آیت	ترجمہ
			وَعَذَابٍ ۔ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝	عذاب میں ڈالدیا ہے فٹ اپنا پاؤں (زمین پر) مار یہ ٹھنڈا پانی (ہے تیرے) نہانے اور پینے کے لیے فٹ اور ہمنے اسکے گھر والے اُسکو دیے اور اتنے ہی اور یہ ہماری طرف سے (اسپر) مہربانی تھی اور عقلمندوں کے لیے نصیحت تھی فٹ اور اپنے ہاتھ میں (سو) سینکوں کا ایک مٹھا لے پھر (اپنی جورو کو) اس سے مار دے اور قسم جھوٹی نہ کر فٹ بیشک ہم نے اسکو صبر کرنے والا پایا اچھا بندہ تھا وہ (خدا کی طرف) بہت رجوع رہنے والا تھا فٹ
			قِصَّةُ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ	**باب حضرت ادریس ع کا ذکر**
۱۶	مریم فٹ	۴	وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝	اور (اے پیغمبر) قرآن میں ادریس کا ذکر کر وہ بڑا سچا تھا اور نبی تھا اور ہم نے اسکو بلند جگہہ اٹھا لیا فٹ
			قِصَّةُ اِلْيَاسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ	**باب حضرت الیاس ع کا ذکر**
۲۳	والصفت فٹ	۴	وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓي اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	اور بیشک الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھا جب اُسنے اپنی قوم سے کہا کیا تم لوگ (خدا سے) نہیں ڈرتے کیا تم بعل کو پکارتے ہو فٹ اور سب کسے بہتر پیدا کرنیوالے کو چھوڑ بیٹھے ہو اللہ کو جو تمہارا مالک ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا (بھی) مالک تھا اور الیاس کی قوم والوں نے اسکو جھٹلایا بے شک وہ (قیامت کے دن عذاب میں) پکڑے آئینگے مگر جو اللہ کے خالص بندے تھے فٹ اور ہمنے الیاس کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا (سب کہتے ہیں) الیاس پر سلام ہو فٹ ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا

فٹ یہ حضرت ایوب ع کا ادب تھا کہ تکلیف اور بیماری کو شیطان کی طرف نسبت دی بعضوں نے کہا شیطان چونکہ اس آفت کا سبب بڑا تھا اسلیئے یہ کہا کہ مجھکو شیطان نے عذاب میں ڈالدیا ہے ہوا یوں کہ شیطان کے بہکانے سے ایک بار انکو اپنے مال و دولت پر غرور پیدا ہوا بعضوں نے کہا ایک مصیبت زدہ کی انہوں نے خبر نہ لی ۱۲ فٹ ہمنے اسکی دعا قبول کی اور انکو حکم دیا اپنا الخ ۱۲ فٹ لگنے مارا وہاں ایک چشمہ پانی کا پھوٹ نکلا ہمنے فرمایا یہ الخ ۱۲ فٹ یعنے نہا بھی اسی پانی سے اور پی بھی وہی اُس سے تو اچھا ہو جائیگا ۱۲ فٹ کہ وہ سب لوگ بھی حضرت ایوب ع کی طرح بلا اور مصیبت پر صبر کریں اور اللہ کی مدد اور مہربانی کے متوقع رہیں کہتے ہیں اللہ نے انکے گھر والوں کو جو مر گئے تھے پھر جلا دیا فٹ ہمنے اسکی قسم پوری ہونے کے لیئے یہ کہا اپنے ہاتھ میں الخ ۱۲ فٹ کہتے ہیں انکی بی بی ایک روز معمول سے زیادہ دیر کو روٹی لائی انکو اسکی نسبت گمان پیدا ہوا اور قسم کہائی کہ تجھکو سو لکڑیاں ماروں گا ۱۲ فٹ سبحان اللہ حضرت ایوب ع کا صبر ایسا تھا کہ آجتک انکا نام ضرب المثل ہو رہا تو ایسے بڑے امیر تھے یا ایکبھی ایکا غریبی آئی خبر بھی تو غریبی بال بچے سب مر گئے خود بیمار پڑے بیماری بھی ایسی خراب سارا بدن سڑ گیا کوئی خبر لینے والا بجز ایک بی بی کے نہ رہا ایسی سخت مصیبتوں پر بھی اٹھارہ برس تک ان نہ کی پھر دعا بھی کی تو اس ادب کے ساتھ ۱۲ فٹ جو تھے آسمان پر یا وہ سرے آسمان پر یا جنت میں پہونچا دیا یا نبوت سے سرفراز کیا ۱۲ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فٹ کہتے ہیں الیاس ع حضرت ادریس ع کا نام تھا بعضوں نے کہا وہ بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر تھے حضرت ہارون ع کی اولاد میں اللہ تعالےٰ نے انکو بعلبک والوں کی طرف بھیجا تھا بعلبک ایک شہر تھا وہاں کے لوگ ایک بت کو پوجتے تھے جسکا نام بعل تھا ۱۲ فٹ جو ایک بت تھا یا عورت تھی ۱۲ فٹ انہوں نے الیاس ع کو نہیں جھٹلایا ۱۲ فٹ یہود اور نصاریٰ اور مسلمان سب انکو مانتے ہیں ۱۲ فٹ الیاسین یہی حضرت الیاس ع کا نام ہے ۱۲ ۔

قِصَّةُ اَصْحٰبِ الْاُخْدُوْدِ — باب ۴۲ خندق والوں کا قصہ

۳۰ — البروج — ۱

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۭ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۭ

(یہ کہ کے کافر ضرور) ایک دن تباہ ہونگے جیسے کھائیاں کھودنیوالے تباہ ہوئے جن میں آگ تھی بہت ایندھن والی جب یہ کھائی کھودنیوالے (خندق کے کنارے کنارے کرسیاں لگاکر) وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور ایمانداروں پر جو ظلم وہ کر رہے تھے اسکا تماشا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اور ایمان داروں سے صرف اتنی بات پر چڑے تھے کہ وہ زبردست خوبیوں والے خدا پر ایمان لائے تھے جسکی آسمان اور زمین میں بادشاہت ہے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے۔

قِصَّةُ اَصْحٰبِ الْفِيْلِ — باب ۴۳ اصحاب الفیل کا قصہ

۳۰ — الفیل — ۱

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۭ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۽ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

(اے پیغمبر) کیا تو نے (اس واقعہ پر) نظر نہیں کی تیرے مالک نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا کیا اس نے انکی (ساری) تدبیر خاک میں نہیں ملادی اور انپر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو انپر کنکر کی پتھریاں مارتے تھے پھر ان کو کھائے ہوئے بھس کیطرح کردیا۔

قِصَّةُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ — باب ۴۴ حضرت یوسف کا قصہ

۱۲ — یوسف — [illegible]

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ

(اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا ابا (میں نے خواب میں) دیکھا کہ گیارہ تارے اور سورج اور چاند مجھ کو سجدہ کر رہے ہیں (یعقوب نے کہا بیٹا (کہیں) اپنا

ف ۱ یا آگ بھی جو شعلے مار رہی تھی اختلاف ہے کہ یہ کون لوگ تھے لیکن اس پر اتفاق ہے کہ کافر لوگوں نے اگلے زمانے میں کچھ ایمانداروں سے کہا کہ تم اپنے دین سے پھر جاؤ انہوں نے نہ مانا تو خندقیں کھودیں ان میں آگ سلگائی اور ان غریب ایمانداروں کو ان میں جھونک دیا ۲، ف کہتے ہیں یہ ایماندار ستر آدمی تھے اللہ تعالیٰ نے آگ میں گرنے سے پہلے انکی جان قبض کر لی اور بہشت میں بھجوا دیا اور خندق کی آگ ایسی بھڑکی کہ ان تماشا دیکھنے والوں کو اسنے دم بھر میں جلا کر بھسم کر دیا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ لوگ قیامت کے دن جو ظلم انہوں نے ایمانداروں پر کیا اس کی گواہی دینگے یا یہ لوگ اپنے بادشاہ کے سامنے ایمانداروں کے ساتھ جو کر رہے تھے اسکے گواہ بنے۔ یعنی اس بات کے کہ ہم نے بادشاہ کا حکم بجالایا اور ایمانداروں کو اپنے سامنے خندق میں ڈھکیل کر جلا دیا ۳، ف جس سال یہ واقع ہوا اسی سال آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے کہتے ہیں ابرہہ یمن کا بادشاہ تیرہ ہاتھی لیکر کعبے کو ڈھانے کے لئے آیا تھا اس نے اپنے ملک میں ایک کعبہ بنایا تھا وہ چاہتا تھا کہ حاجی سب وہیں جایا کریں قریش کے ایک شخص نے وہاں پہنچکر نجاست کر دی ابرہہ کو غصہ آیا اور اس نے قسم کھائی کہ میں کعبے کو گرا دونگا ۴، ف کہتے ہیں جب یہ لوگ مکہ کے قریب پہنچے تو عبد المطلب حضرت کے دادا جو اسوقت قریش کے سردار تھے باہر نکلے اور ان سے ملکر کہا تم یہاں کیوں آئے اگر مجھکو تم بلاتے تو ہم تمہارے پاس حاضر ہوتے انہوں نے کہا ہم کعبے کو ڈھانے کیلئے آئے ہیں عبد المطلب نے انکو بہت سمجھایا کہ اس ملک سے باز آؤ انہوں نے نہ مانا آخر عبد المطلب پہاڑ پر چلے گئے اور انہوں نے کہا بہتر یہی ہے کہ میں اپنی آنکھ سے کعبے کی تباہی نہ دیکھوں اتنے میں سمندر کی طرف سے ایک ایسی آفت ہوئی دیکھا تو کالے کالے پرندوں کے جھنڈ آئے جنہوں نے ان لوگوں پر کنکریاں پھینکنی شروع کیں جس پر ایک کنکری گرتی وہ بھسم ہو کر رہ جاتا۔ کہتے ہیں ہر پرندے کے پاس تین تین کنکریاں تھیں ۵، دو دونوں پاؤں میں ایک چونچ میں ۱۱ (باقی در تتمہ)

يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ
فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَكَذٰلِكَ
يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ
الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ
وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى
اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ
اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ لَقَدْ كَانَ
فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ
اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى
اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝ ۚ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ
اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ
اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا
صٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا
تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ
الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ
كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ
لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ
اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ
اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ
الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝ قَالُوْا
لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ . . . .

یہ خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا پھر تیری خرابی کے ایسے کوئی
فریب کی چال کر بیٹھیں کیونکہ شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے
اور ایسے ہی وہ اپنے بندوں میں سے تجھ کو چن لیگا اور
خوابوں کی تعبیر تجھ کو سکھلائیگا اور جس طرح اس نے اپنا
احسان تیرے دو دادوں ابراہیم علیہ السلام اور
اسحاق علیہ السلام پر اگلے زمانہ میں پورا کیا ایسے
ہی وہ اپنا احسان تجھ پر اور یعقوب کی اولاد پر پورا کریگا
بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے حکمت والا یوسف اور اس
کے بھائیوں میں نشانیاں ہیں پوچھنے والوں کے لیے
جب یوسف کے بھائیوں نے کہا یوسف اور اس کے
بھائی کو ہمارا باپ ہم سے زیادہ چاہتا ہے حالانکہ ہم جوان
مضبوط ہیں بیشک ہمارا باپ ضرور کھلی غلطی کر رہا ہے
یوسف کو مار ڈالو یا کسی ملک میں (لیجا کر) پھینک آؤ تو تمہارے
باپ کا رخ تمہارے ہی طرف رہیگا اور یوسف کے بعد
پھر تم لوگ اچھے رہو گے ان میں سے ایک کہنے والا کہنے لگا
اگر تم کو کچھ کرنا ہے تو ایسا کرو، یوسف کو جان سے نہ مارو
اسکو اندھیرے کنوئیں میں ڈالدو کوئی راہی چلتا (مسافر)
اسکو نکال لیگا کہا باوا تو یوسف کے لیے ہم پر بھروسا
کیوں نہیں کرتا اور ہم تو اس کی بھلائی چاہتے ہیں کل
اسکو ہمارے ساتھ کر دے وہ (بن) کچھ کھائے پیئے کھیلے
کودیگا اور ہم اسکے نگہبان ہیں گے یعقوب نے کہا تم
اسکو کہیں لیجاؤ تو مجھے رنج ہوتا ہے اور مجھ کو ڈر ہے
تم غافل ہو جاؤ اور بھیڑیا (لانڈ) کا اسکو کھا لے وہ کہنے
لگے اگر یوسف کو ہم اتنے بہت ہوتے ہوئے بھیڑیا کھا

ف۱ ایسا نہ ہو وہ اس کی تعبیر سمجھ جاویں اور حسد کرنے لگیں ۱۲ ف۲ یعنے گو وہ تیری بڑے بھائی ہیں اور ایماندار ہیں مگر شیطان ہر آدمی کے پیچھے لگا رہتا ہے کچھ عجب نہیں ان کو حسد میں پھانس دے اور وہ تیری ہلاکت کی تدبیر کریں ۱۲ ف۳ جیسے حقتعالے نے تجھے اس خواب سے سرفراز کیا ۱۲ ف۴ انکو پیغمبری عطا فرمائی ۱۲ ف۵ تجھ کو بھی پیغمبری ملیگی اور تیری بعد بنی اسرائیل میں سیکڑوں پیغمبر پیدا ہونگے ۱۲ ف۶ کون اسکے بندوں میں سرفرازی کے لائق ہے ۱۲ ف۷ یعنے انکے قصہ میں اللہ تعالے کی قدرت کی نشانیاں ہیں ۱۲ ف۸ جو یوسف ع کا قصہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہتے ہیں مکہ کے کافروں نے یہود سے کہا تم کوئی بات ایسی بتلاؤ جو ہم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھیں اگر وہ بیان نہ کر سکیں تو ہم سمجھ لیں گے کہ وہ سچے پیغمبر نہیں ہیں انہوں نے کہا یہ پوچھو کہ ابراہیم ع تو شام کے ملک میں تھے پھر یعقوب ع کی اولاد مصر کیسے پہونچی اور یوسف ع کا قصہ پوچھو اس وقت یہ سورت اتری ۱۲ ف۹ آپس میں ایک دوسرے سے ۱۲ ف۱۰ پہلے جانے کے بعد ۱۲ ف۱۱ باپ کی نظر میں عزیز ہو گئے رات دن جو حسد میں تکلیف ہوتی ہے وہ جاتی رہیگی ۱۲ ف۱۲ یہوذا یا روبیل یا شمعون ۱۲ ف۱۳ یعنے اسکی تہ میں جہاں بالکل اندھیرا ہے یہ کنواں ایسے مقام پر تھا جدھر سے قافلے آتے جاتے تھے اور لوگ اس میں سے پانی لیا کرتے تھے ۱۲ ف۱۴ اور ایسا خوبصورت لڑکا پا کر خوش ہو گا اپنے ملک میں لے جاویگا یوسف ع کی جان بھی بچ جاویگی اور تمہارا مطلب حاصل ہو گا ۱۲ ف۱۵ جب یہ صلاح ہو چکی تو سب ملکر ۱۲ ف۱۶ حضرت یعقوب ع کو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ انکے دل یوسف ع سے صاف نہیں ہیں اور وہ کبھی یوسف ع کو انکے اوپر نہیں چھوڑتے تھے اپنی آنکھوں کے سامنے سے جدا نہیں ہونے دیتے تھے ۱۲ ف۱۷ ہم جنگل کی سیر کریگے ۱۲ ف۱۸ نہیں بلکہ یہ ہے کہ ۱۲ ف۱۹ میں اسکی جدائی کا تحمل نہیں ہوں ۱۲ ف۲۰ دوسری بات یہ ہے کہ ۱۲ ف۲۱ بعضے کہتے ہیں کہ حضرت یعقوب ع نے ان بھائیوں کو بھیڑیا قرار دیا اور مطلب تھا کہ تم کہیں اسکو مار نہ ڈالو۔ بعضے کہتے ہیں کہ واقعی اس جنگل میں بھیڑیے بہت تھے ۱۲

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخَاسِرُونَ ○
فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ
فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ
لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ
لَا يَشْعُرُونَ ○ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ
عِشَاءً يَبْكُونَ ○ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا
ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ
عِندَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ
وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ
وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ
فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ○ وَجَاءَتْ
سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ
دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ ۚ
وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
بِمَا يَعْمَلُونَ ○ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ
دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ ۚ وَكَانُوا فِيهِ
مِنَ الزَّاهِدِينَ ○ وَقَالَ الَّذِي
اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي
مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ
وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ
فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ

جائے تو پھر ہم کسی کام کے ہی نہیں ف۱ غرض جب وہ یوسف کو لی
گئے اور راہ میں سب نے یہ ٹھیرالیا کہ اسکو اندھیرے
کنوئیں میں ڈالدیں ف۳ اور ہم نے (اسی وقت) یوسف ؑ کو
وحی بھیجی تو ضرور ان کو اس (برے) کام پر جتلاوے گا
اور وہ بے خبر ہوں گے ف۴ اور اندھیرے ہوئے پر (یعنی
رات کو) روتے ہوئے اپنے باپ پاس آئے ف۵ کہنے
لگے باوا ہم (شرط کے طور پر) دوڑنے لگے اور یوسف
کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا اتنے میں بھیڑیا
اس کو کھا گیا اور ہم سچے بھی ہوں تو تجھ کو ہماری بات
کا یقین نہ آئے گا اور یوسف کے کرتے پر جھوٹ موٹ
کا خون بھی لگا لائے ف۷ یعقوب نے کہا بلکہ تمہارے
دلوں نے ایک بات بنالی ہے خیر میں عمدہ صبر کرتا ہوں ف۹
اور تم جو باتیں بناتے ہو ان پر اللہ تعالی ہی کی مدد
چاہتا ہوں ف۱۰ اور ایک قافلہ آیا انہوں نے اپنا بہشتی
بھیجا اس نے جونہی اپنا ڈول ڈالا بہشتی کہنے لگا واہ
واہ یہ تو لڑکا ہے اور بہشتیوں نے اسکو دولت
سمجھ کر قافلہ والوں سے چھپایا اور اللہ تعالی خوب
جانتا تھا جو وہ کر رہے تھے اور یوسف کے بھائیوں نے
اسکو بہت کم قیمت گنتی کے روپیوں پر بیچ ڈالا اور
وہ اس کی خواہش نہیں رکھتے تھے اور جس شخص نے
مصر والوں میں سے اسکو خریدا اس نے اپنی جورو (زلیخا)
سے کہا اسکو اچھی طرح رکھ شاید یہ (کسی دن) ہمارے
کام آئے یا ہم اسکو اپنا بیٹا بنالیں اور اسیطرح ہم
نے یوسف کو مصر کے ملک میں جمایا اور مطلب یہ تھا

ف۱ پھر ہمارے کسی دن کام آئیگا ہم دس آدمی زبردست مضبوط جوان اور تھا بھی ایسا ہی حضرت یوسف کے بھائی بہت زور آور قوی جوان تھے ان میں کا ایک شیر کو مار ڈالنے کے لئے کافی تھا بھیڑیا کیا چیز ہے ۱۲ ف۲ حضرت یعقوب یہ سنکر خاموش ہو رہے اور یوسف کو انکے ساتھ کردیا ۱۲ ف۳ تو انہوں نے ایسا ہی کیا ۱۲ ف۴ تم کو پہچانتے نہ ہونگے اسوقت کیسے نادم ہونگے ہائے یہ ندامت انکے حق میں اس گناہ سے کہیں بدتر ہوگی یہ قصہ آگے آویگا ۱۲ ف۵ مکاری کا رونا تھا کہ باپ سچا سمجھیں ۱۲ ف۶ اگر کچھ دیکھتے ہیں کہ بھیڑیا ۱۲ ف۷ مگر کرتہ صحیح اور سالم تھا پھٹا نہ تھا حضرت یعقوب سمجھ گئے کہ یہ سب ان کی کارسازی اور مکاری ہے ۱۲ ف۸ بھیڑیے نے ہرگز یوسف کو نہیں کھایا ۱۲ ف۹ عمدہ صبر یہ ہے کہ آدمی کسی سے گلہ اور شکوہ نہ کرے حق تعالی کی تقدیر پر شاکر رہے یہ مضمون حدیث کا ہے ۱۲ ف۱۰ انشاء اللہ ضرور تمہارا فریب کھلیگا ۱۲ ف۱۱ اس کنوئیں کے پاس ف۱۲ پانی لانے کے لئے ۱۲ ف۱۳ ان سے یہ نہیں کہا کہ یہ لڑکا ہمکو کنوئیں میں سے ملا بلکہ یوں کہا کہ اس کنوئیں کے مالکوں نے ہم کو یہ لڑکا اس لئے دیا ہے کہ مصر میں جاکر بیچ لاویں یا قافلہ والوں سے بالکل اسکا ذکر ہی نہیں کیا ۱۲ ف۱۴ قافلہ والے یا یوسف کے بھائی ۱۲ ف۱۵ یا بہشتیوں نے ۱۲ ف۱۶ یا قافلہ والوں نے اس کو کم قیمت چند روپیوں کے بدل خرید لیا ۱۲ ف۱۷ یعنے بہشتی یا یوسف کے بھائی یا قافلہ والے ۱۲ ف۱۸ پھر یہ قافلہ والے یوسف کو مصر میں لیکر گئے اور وہاں کے وزیر کے ہاتھ جس کا نام قطفیر تھا اور عزیز خطاب تھا انکو بیچا کہتے ہیں بیس اشرفی اور دو جوڑے کپڑے اور دو جوتوں کے بدل عزیز نے ان کو مول لیا ۱۲ ف۱۹ اس کا نام قطفیر اور لقب عزیز تھا وہ ریان بن ولید بادشاہ مصر کا وزیر تھا یہ ریان اس فرعون کا دادا تھا جس نے حضرت موسی سے مقابلہ کیا تھا ۱۲ ف۲۰ آبرو اور آرام کے ساتھ ۱۲ ف۲۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ شاید ہم کو یہ فائدہ دے یعنی اور زیادہ قیمت سے ہم اسکو بیچ ڈالیں۔ اس عزیز کی کوئی اولاد نہ تھی اس نے حضرت یوسف کی خوبصورتی اور عقلمندی کو دیکھ کر یہ بھی تجویز کیا کہ میں اسکو بیٹا بنالوں تو بھی ہو سکتا ہے ۱۲ ف۲۲ جیسے ہم نے اسکو اس کے بھائیوں کے ہاتھ سے بچایا ۱۲

الْاَحَادِيْثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۭ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا ۚ لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۭ قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۗءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

کہ اسکو خوابوں کی تعبیر دینا سکھائیں اور اللہ زبردست ہے جو کام چاہتا ہے پورا کرتا ہے[1] مگر اکثر لوگ نہیں جانتے[2] اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہونچا[3] تو ہمنے اُسکو حکومت دی[4] اور علم دیا اور ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور جس عورت کے گھر میں وہ رہتا تھا اُس نے اپنی خواہش اسکی ذات سے بجھانا چاہی[5] اور دروازے (اسکان کے سب) بند کر دیئے[6] اور کہنے لگی آجا[7] یوسف نے کہا اس برے کام سے اللہ کی پناہ وہ تو میرا مالک ہے[8] اُس نے مجھکو اچھی طرح عزت سے رکھا[9] کیونکہ نمک حرام لوگ کبھی نہیں پنپ سکتے اور ہوا یہ کہ زلیخا نے یوسف کا قصد کیا اور یوسف نے زلیخا کا[10] اگر وہ اپنے مالک کی نشانی نہ دیکھتا[11] اسیطرح[12] تاکہ ہم برائی اور بدکاری سے اسکو دور رکھیں بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے[13] بندوں میں سے تھا اور دونوں بھاگتے ہوئے دروازے کی طرف چلے اور زلیخا نے یوسف کا کرتہ پیچھے[14] سے چاک کر دیا اور دونوں نے دروازے پر عورت کے خاوند کو پایا کہنے لگی جو شخص تیری بی بی کے ساتھ برا کام کرنا چاہے اسکی یہی سزا ہے کہ قید ہو یا تکلیف کی مار پڑے[15] یوسف نے کہا اس عورت نے خود مجھ سے اپنی خواہش بجھانا چاہی[16] اور زلیخا کے لوگوں میں سے[17] ایک گواہ نے گواہی دی[18] اگر یوسف کا کرتہ سامنے سے چاک ہے تب تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے[19] اور اگر اسکا کرتہ پیچھے سے چاک ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے[20] جب خاوند نے دیکھا کہ یوسف (علیہ السلام) کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو[21] کہنے لگا یہ تمہارا ہی چلتر ہے[22]

ف[1] کوئی اسکے ارادے اور حکم کو روک نہیں سکتا ۱۲ ف[2] یعنی کافر اور مشرک وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے سوا دوسروں کا بھی زور چلتا ہے ۱۲ ف[3] تینتیس سال کے ہوئے یا پچیس سال کے یا چالیس سال کے ۱۲ ف[4] یا حکمت اور دانائی یعنی نبوت ۱۲ ف[5] جب یوسف جوان ہوا تو ۱۲ ف[6] یعنی زلیخا کے ۱۲ ف[7] یعنی صحبت کی طلبگار ہوئی ۱۲ ف[8] سات دروازے تھے ۱۲ ف[9] یا جلدی سے آ ۱۲ ف[10] یعنی جسنے خریدا ۱۲ ف[11] میں اسکے گھر میں ایسی خیانت کروں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ ف[12] یعنی اسکے ساتھ بدکاری کرنیکا ۱۲ ف[13] یعنی یوسف کے دل میں بھی شیطان نے خطرہ ڈالا کہ برا کام کر لو اور یہ خطرہ ہونا کوئی گناہ نہیں ہے نہ پیغمبری کے خلاف ہو اگر دل کا خیال بھی آدمی میں نہ رہے تو پھر گناہ سے بچنے کا ثواب ہی کیا ہوگا ثواب تو اسی میں ہے کہ آدمی کے دل میں شہوت پیدا ہو اور نفس خواہش کرے پھر خدا کے ڈر سے نفس کو روکے اور اسکی خواہش پوری نہ ہونے دے ف[14] تو بیشک زلیخا سے صحبت کر بیٹھتا اس نشانی میں علماء سلف نے اختلاف کیا ہے کہ وہ کیا تھی بعضوں نے کہا انہوں نے یہ آواز سنی یوسف تیرا نام تو پیغمبروں میں ہے اور جاہل نادانوں کے کام کرتا ہے بعضوں نے کہا یعقوبؑ نے اپنے باپ کی صورت دیوار پر دکھلائی دی وہ انگلی دانتوں میں دبائے تھے قتادہ رح اور اکثر مفسرین اور حسن رح اور سعید بن جبیر رح اور مجاہد رح اور عکرمہ رح اور ضحاک رح یہی کہتے ہیں کہا ہے ۱۲ ف[15] ہم نے یوسف کے دل کو مضبوط کیا ۱۲ ف[16] یعنی پیغمبروں میں سے ۱۲ ف[17] پکڑ پایا اس کو پیچھے سے ۱۲ ف[18] اور میں بھاگا اس نے پیچھے سے میرا کرتہ پکڑ پایا اسکو چاک کر ڈالا اب خاوند کو تردد ہوا کہ زلیخا جو کہتی ہے یوسف یہ کہتا ہے کس کی بات سچ جانئے ف[19] یعنی اسکے علاقہ داروں میں سے ۱۲ ف[20] یعنی ضرور آگے ظاہر کی ۱۲ ف[21] یوسف نے بالجبر اس سے صحبت کرنا چاہی ہوگی چونکہ عورت راضی نہ تھی اُس نے مزاحمت کی اور سامنے سے کرتہ چیر ڈالا ۱۲ ف[22] کہ یوسف بھاگا اور عورت اسکے پیچھے پڑی تھی اللہ نے یہ گواہی اس لئے دلوائی تاکہ زلیخا اچھی طرح شرمندہ ہو اور حضرت یوسف کی پیغمبری اور طہارت خوب کھل جاوے حدیث میں ہے کہ وہ گواہ شیر خوار بچہ تھا لیکن اللہ نے اسکو بولنے کی قدرت دی ابن عباس رض نے کہا ایک مرد تھا اُنکو اللہ نے زبان دی ۱۲ ف زلیخا اور اسکے ساتھ والیوں کو ۱۲ ف یعنی تو تو مکر و فریب کو خوب سمجھتا ہیں یعنی چلتر ۱۲

قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۖ إِنَّ كَيْدَكُنَّ
عَظِيمٌ ۝ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ
وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنْتِ
مِنَ الْخَاطِئِينَ ۝ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ
امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ
نَفْسِهِ ۖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَاهَا
فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ
أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ
مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ
سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ
فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ
أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا
بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ۝
قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ
وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ ۖ
وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ
وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ ۝ قَالَ رَبِّ
السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ
وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ
إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝
فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ
كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝
ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا
الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ۝

بیشک تم عورتوں کا چلتر غضب کا ہوتا ہے یوسف تو اسکا کچھ خیال نہ کر اور (زلیخا)
تو اپنا گناہ بخشوا بیشک تو گنہگار تھی اور شہر میں عورتوں
نے چرچا کیا کہ عزیز کی عورت اپنے غلام سے خواہش بجھانا
چاہتی ہے اسکی محبت میں دیوانی ہو گئی ہے ہم تو سمجھتی
ہیں وہ صاف بہک گئی ہے جب زلیخا نے ان عورتوں
کے طعنے سنے تو زلیخا نے ان کو بلا بھیجا (مہمان بلایا)
اور ایک محفل کی طیاری کی اور ان میں سے ہر ایک عورت
کو ایک ایک چھری دی اور یوسف سے کہا اب ان کے
سامنے نکل آ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو
سہم گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور بے اختیار
بول اٹھیں حاشاللہ یہ آدمی کاہے کو ہے یہ تو ایک
نیک فرشتہ ہے زلیخا نے کہا یہی تو وہ (غلام) ہے
جس (کی محبت) میں تم مجھ پر طعنے مارتی تھیں اور
سچ تو یہ ہے کہ میں ہی نے اس کی خواہش کی اس
نے نہ مانا اور (خیر) اگر (اب بھی) میرے کہے پر نہ چلے
گا تو ضرور قید ہوگا۔ اور ضرور ذلیل ہوگا۔ یوسف
نے دعا کی مالک میرے جو کام یہ عورتیں مجھ سے کرانا
چاہتی ہیں اس سے تو قید میں رہنا مجھے پسند ہے
اور اگر تو ان کا چلتر مجھ سے نہ روکے گا تو میں ان عورتوں
کی طرف پھسل جاؤنگا اور نادان بنجاؤں گا تو مالک
نے اس کی دعا قبول کی اور ان عورتوں کا چلتر اس
پر سے روک دیا بے شک وہ سب کی سنتا جانتا
ہے پھر ان لوگوں کو اتنی نشانیاں دیکھنے پر بھی یہی
سوجھا کہ یوسف کو ایک مدت تک قید رکھیں۔ اور

ف کہ قصور تو خود کریں چھپاوے دوسری پر رکھدیں ایک بزرگ کہتے ہیں میں شیطان سے زیادہ عورت سے ڈرتا ہوں۔ اللہ نے شیطان کو فرمایا کہ اس کا مکر کمزور ہے اور عورت کے لیے فرمایا کہ اسکا مکر بڑا ہے ۱۲ ف یہ بات جانے دے خاموش رہ کہ اور لوگوں میں نہ پھیلے ۱۲ ف بس اتنا ہی کہکر چپ ہو رہا اگر کوئی دوسرا باغیرت خاوند ہوتا تو زلیخا کی اچھی طرح مرمت کرتا ۱۲
ف بھلا غلام میاں کے سامنے ایسا کیا خوبصورت ہوگا کہ اسکے عشق میں دیوانی ہو رہی ہے ۱۲ ف وہ جو پیٹھ پیچھے زلیخا کو کہتی تھیں ۱۲ ف جس میں فرش فروش تکیے لگے تھے اور میوے سامنے رکھے گئے جو کاٹ کر کھائے جاتے تھے ۱۲ ف میوے یا ترنج کاٹکر کھانے کے لیے ۱۲ ف ذرا اپنی شکل ان کو دکھا دے ۱۲ ف حسن و جمال و رعب نبوت کے رعب سے ۱۲ ف دہشت میں ترنج کے بدل ۱۲ ف چھری کہاں چلاتی تھیں چل گئی کہ ہر ہاتھ زخمی ہو گئے ۱۲ ف سبحان اللہ خالق تیری قدرت ۱۲ ف آدمی کی شکل میں حدیث میں ہے کہ یوسف اور ان کی ماں کو دنیا کا آدھا حسن ملا اور آدھا باقی دنیا کو ۱۲ ف زلیخا نے اس راز کو کہ اس نے خود خواہش کی تھی عورتوں میں فاش کر دیا کیونکہ عورتیں آپس میں عورتوں سے وہ باتیں کرتی ہیں جو مردوں پر کھولنا نہیں چاہتیں ہر ملک کی عورتوں میں یہی رسم ہے جب حضرت یوسف نے زلیخا کی یہ گفتگو سنی تو انکو یقین ہو گیا کہ اب زلیخا اس ارادے سے باز نہ آوے گی اپنے خاوند سے جو اس کو بہت چاہتا ہے اور اس کی بہت سنتا ہے کہکر مجھکو ضرور ستاوے گی ناچار ہو کر خداوند کریم کی درگاہ میں یہ دعا کی ف جا با تو صرف زلیخا نے تھا مگر دوسری عورتوں نے بھی حضرت یوسف کو ترغیب دی کہ زلیخا کا کہا مان لیں ۱۲ ف مجھ کو عفت اور پاکدامنی پر مضبوط نہ رکھیگا ۱۲ ف نفس اور شیطان کے فریب میں آکر ۱۲ ف ان کا کہا مان لونگا ۱۲ ف سبحان اللہ کوئی دعا کا ڈھنگ حضرت یوسف سے سیکھے اور پیغمبر تھے اپنے تئیں بالکل عاجز اور گناہ کی طرف مائل قرار دیا اور طہارت اور پاکدامنی کا دعوٰی نہیں کیا فرمایا مدد خدا کی طرف سے ہے ۱۲ ف حضرت یوسف نہ بچے رہے کسی عورت کے دام میں نہ آئے ۱۲

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ
قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ
خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ
اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ
الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا
نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا
طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ
قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ
رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۔
وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ
اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ
يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ
خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۔
مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً
سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا
لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ
اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ

اور یوسف کے ساتھ قیدخانہ میں دو غلام اور گئے[1] ایک نے
کہا (جو ساقی تھا) میں (خواب میں) یہ دیکھتا ہوں جیسے
شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا (جو نان بائی
تھا) میں دیکھتا ہوں اپنے سر پر روٹیاں لادے ہوں
پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں یوسف ان خوابوں
کی تعبیر ہم کو بتلا دے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں تو نیک آدمی
ہے یوسف نے کہا نہیں تو تم سے جو کھانا تمکو (بادشاہ سے)
ملتا ہے[2] اسکا سب حال[3] اس کے آنے سے پیشتر بیان کر
سکتا ہوں[4] یہ وہ علم ہے جو میرے مالک نے مجھ کو سکھلایا[5]
میں نے ان لوگوں کا طریق چھوڑ دیا جو اللہ پر یقین نہیں
رکھتے[6] اور آخرت کو بھی وہ نہیں مانتے[7] اور میں اپنے
باپ دادوں کے طریق پر چلتا ہوں ابراہیم اور اسحٰق
اور یعقوب ع کے تمہارا[8] یہ کام نہیں کہ[9] اللہ تعالے کے
ساتھ کسی چیز کو شریک کریں[10] یہ (ایمان اور توحید) اللہ
کا فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر لیکن اکثر آدمی (اس بڑے[11]
فضل کا) شکر نہیں کرتے[12] اے قید یو! جدا جدا مالک
اچھے یا ایک (مالک) اللہ تعالے اکیلا زبردست[13] تم
لوگ اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہو وہ نرے نام ہیں[14]
جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ
تعالے نے تو ان کے پوجنے کی کوئی سند نہیں اتاری
اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے[15] اس نے تو یہ حکم دیا
ہے کہ سوا اسکے کسی کو نہ پوجو یہی سیدھا رستہ ہے[16]
مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اے قید یو[17] تم میں سے ایک تو[18]
اپنے صاحب کو شراب پلائیگا[19]

ف[1] ان میں کا ایک ساقی تھا اور ایک نان پز دونو پر یہ جرم لگایا گیا کہ انہوں نے بادشاہ کے شراب یا روٹی میں زہر ملایا ہے دونو نے انکار کیا بادشاہ نے پہلے ساقی سے کہا تو یہ شراب پی جا وہ پی گیا اسکو کچھ نقصان نہ ہوا پھر نان پز سے کہا تو یہ روٹی کھا جا اس نے نہ کھائی آخر وہ روٹی ایک جانور کو کھلائی گئی وہ زہر کے اثر سے مرگیا بادشاہ نے دونو کو قیدخانے بھیجدیا یوسف بھی وہاں گئے ان دونوں نے یوسف ع سے پوچھا تم کونسا علم جانتے ہو انہوں نے کہا میں خواب کی تعبیر کا علم جانتا ہوں تب انہوں نے اپنا اپنا خواب بیان کیا ۱۲ ف[2] خواب کی تعبیر کیا چیز ہے ۱۲ ف[3] یا تمہارے گھر سے آتا ہے ۱۲ ف[4] کہ وہ کس قسم کا کھانا ہے کیسا ہے کتنا ہے ۱۲ ف[5] یہ معجزہ حضرت یوسف ع کو اسی قسم کا دیا گیا تھا جیسے حضرت عیسٰے ع کو وہ بتلا دیتے تھے کہ آج تمنے فلاں قسم کا کھانا کھایا اور فلاں قسم کا کھانا تمہارے گھر میں موجود ہے ۱۲ ف[6] اور اسکی وجہ یہ ہوئی کہ ۱۲ ف[7] یعنے انکی توحید پر ۱۲ ف[8] حضرت یوسف ع کا مطلب اس ساری تمہید کے بیان کرنے سے یہ تھا کہ قیدیوں کو ہدایت ہو اور شاید ان میں سے کوئی شرک سے توبہ کرکے موحد بنجاوے سچ ہے اچھے لوگ جہاں جاتے ہیں ان کا فیض جاری رہتا ہے ہمیشہ ان کے فیض جاری رہتے ہیں حضرت مجدد ع کو جب جہانگیر بادشاہ نے بعض بدعتی مولویوں کے کہنے سے قید کیا تو آپ نے قیدخانہ میں جاکر قیدیوں کو تعلیم تلقین شروع کی وہاں جماعت سے نماز ہونے لگی اور بہت سے قیدی آپ کی صحبت کے اثر سے ولایت کے درجے کو پہنچے ۱۲ ف[9] جو سب کے سب پیغمبر اور ٹھیک راہ پر تھے ۱۲ ف[10] ہم سے یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ ف[11] آدمی ہو یا فرشتہ یا جن یا بت یا پتھر یا جھاڑ یا پہاڑ یا قبر یا تعزیہ یا شدہ ۱۲ ف[12] ذرا سی دنیا کی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے تئیں بدقسمت سمجھنے لگتے ہیں یہ مشرک اور بدعتیوں کو صاحب قسمت جانتے ہیں حالانکہ ایماندار موحد آدمی کو کیسی ہی دنیا کی مصیبت ہو لیکن خوش ہو اور خدا کا شکر کرے اور ... مشرک کو ... سے بچایا ۱۲ ف[13] وہ دونو قیدی بت پرست تھے ۱۲ ف[14] جن کی حقیقت کچھ نہیں ۱۲ ف[15] اسی کا قول سند ہو سکتا ہے ۱۲ ف[16] یعنے ایک خدا کو صرف پوجنا ۱۲ ف[17] یا قید خانہ کے رفیقو ۱۲ ف[18] جو ساقی ہے چھوٹ کر ۱۲ ف[19] پھر اپنی قدیم خدمت پر مقرر ہو جائے گا ۱۲

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ؕ وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ؕ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ۝ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا

اور دوسرا جو ہے وہ سولی دیا جائیگا پھر پرندے اس کے سر میں سے کھائیں گے جس بات کو تم دونوں دریافت کرتے تھے اسکا فیصلہ (خدا کے پاس سے) ہو چکا[ف] اور جس کو یوسف نے سمجھا کہ وہ چھوٹنے والا ہے[ف] اس سے کہا اپنے صاحب کے پاس میرا ذکر کرنا لیکن شیطان نے اسکو بھلا دیا کہ اپنے صاحب سے ہمکا ذکر کرے آخر کئی برس تک یوسف قید خانہ میں پڑا رہا[ف] اور بادشاہ[ف] نے کہا میں (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ سات گائیں موٹی تازی ہیں ان کو سات گائیں دبلی سوکھی کھائے جاتی ہیں اور سات بالیاں سبز ہیں اور باقی (سات) سوکھی ہیں[ف] دربار یو اگر تم خواب کی تعبیر دینا جانتے ہو تو میری اس خواب کی تعبیر بیان کرو وہ کہنے لگے یہ تو پریشان خوابوں کو کہتے ہیں اور ایسے پریشان خوابوں کی تعبیر ہم کو نہیں معلوم[ف] اور جوان دو قیدیوں میں سے چھوٹ گیا تھا اس نے کہا اور ایک مدت کے بعد اسکو خیال آیا میں تم کو اس کی تعبیر بتاتا ہوں مجھ کو بھیجو تو سہی[ف] اے یوسف تو بڑا سچا آدمی ہے[ف] ہمکو بتلا سات موٹی تازی گائیں ہیں جنکو سات دبلی سوکھی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات بالیاں (اناج کی) ہری ہیں اور باقی (سات) سوکھی شاید میں (درباری) لوگوں تک پھر پہونچ سکوں اور شاید تیرا حال انکو معلوم ہو[ف] یوسف نے کہہ دیا تم معمول سے سات برس تک کھیتی کروگے[ف] پھر جب فصل کاٹو تو اناج کو بالیوں ہی میں رہنے دو مگر تھوڑا سا اپنے کھانے کے موافق نکال لو[ف] ان سات برسوں کے بعد

ف یعنے یہ قضائے ربانی ہے جو رک نہیں سکتی کہتے ہیں جب حضرت یوسف نے یہ تعبیر بیان کی تو وہ کہنے لگے ہمنے کوئی خواب نہیں دیکھا تھا صرف دل لگی کے لئے تم سے پوچھا تھا حضرت یوسف نے فرمایا اب کیا ہوتا ہے جو تعبیر میں نے بیان کی وہی خدا کا فیصلہ ہے اور تمہارے لئے یہی ہونا ہے حضرت یوسف نے یہی فرما دیا تھا کہ تین دن میں یہ تعبیر ظاہر ہوگی ایسا ہی ہوا ۱۲ ف یعنے ساقی کو ۱۲ ف کہ ایک غلام مدت سے ناحق قید خانہ میں پڑا ہوا ہے اس کا کوئی قصور نہیں خواب کی تعبیر ایسی بیان کرتا ہے کہ واہ ۱۲ ف سات برس تک یا بارہ برس تک یا چودہ برس تک یا پانچ برس تک۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے لیکن شیطان نے یوسف کو بھلا دیا کہ وہ اپنے پروردگار کی یاد کرے یعنے اللہ پر بھروسا کرنے کے بدل انہوں نے ایک آدمی سے مدد چاہی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی برس تک قید جھیلنا پڑی ۱۲ ف ریان بن ولید نے دربار میں ۱۲ ف اور سوکھی بالیاں ہری بالیوں پر لپٹ گئی ہیں یہاں تک کہ ہری بالیاں انکے اندر چھپ گئیں ہیں یہ خواب سات برس کے بعد بادشاہ مصر نے دیکھا اور درباریوں سے کہا اور بڑا گھبرایا ۱۲ ف اتفاق سے اس بادشاہ کا وہ ساقی بھی موجود تھا ۱۲ ف یعنے قید خانے تک جانے کی اجازت دو ۱۲ ف بادشاہ نے اسکو جانے دی اور وہ سات برس کے بعد قید خانے میں آیا اور یوسف سے کہنے لگا اے یوسف الخ ۱۲ ف یا خواب کی تعبیر بہت سچی دیتا ہے بھلا اس خواب کی تو تعبیر ۱۲ ف وہ سمجھیں کہ ایسے ذی علم لائق شخص کا قید میں رہنا بڑا ظلم ہے اور تجھ کو رہائی ملے ۱۲ ف یا سات برس لگاتار بلا ناغہ دریے کھیتی کروگے ۱۲ ف اس میں یہ فائدہ بتایا کہ غلہ کو کیڑا نہ کھائے دوسرے اس کے چھلکے وغیرہ جانوروں کے چارے کے لئے محفوظ رہیں ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم اڑتے خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے ۱۲

مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْۗءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۝ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ

ایسے سات برس آئینگے جن میں قحط ہوگا جو کچھ تم نے ان برسوں کے لیے آگے سو رکھ چھوڑا تھا اسکو چٹ کر جائیں گے مگر تھوڑا سا بچا رکھو گے پھر انکے بعد ایک سال ایسا آئیگا جس میں لوگوں کیلیے برسات (اچھی) ہوگی اور اس سال رس بھی خوب (نچوڑینگے) بادشاہ نے کہا یوسف کو میرے پاس لے آؤ جب بادشاہ کا بھیجا ہوا شخص یوسف کے پاس آیا اس نے کہا اپنے مالک کے پاس لوٹ جا اور اس سے پوچھ ان عورتوں کا کیا قصہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے بیشک میرا خدا انکا چلتر (خوب) جانتا ہے بادشاہ نے کہا (سچ کہو) تمہارا کیا حال گذرا جب تم نے یوسف کی ذات سے اپنی خواہش بجھانا چاہی وہ کہنے لگیں حاشا اللہ ہم کو اسکی کوئی برائی معلوم ہی نہیں ہوئی عزیز کی بی بی کہنے لگی اب حق بات تو کھل گئی میں نے خود اسکی ذات سے اپنی خواہش بجھانا چاہی تھی اور بیشک وہ سچا ہے یہ (سب جھگڑا) اسلیے کیا کہ عزیز جان لے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اسکی چوری نہیں کی اور چوروں کا مکر اللہ چلنے نہیں دیتا اور میں اپنے نفس کو (برائیوں سے) پاک نہیں کہتا بیشک نفس تو برے کام کے لیے ابھارتا ہے مگر جب میرا مالک رحم کرے بیشک میرا مالک بخشنے والا مہربان ہے اور بادشاہ نے کہا اس کو میرے پاس لے آؤ میں اسکو خاص اپنے کام پر رکھوں گا جب بادشاہ نے یوسف سے گفتگو کی تو کہنے لگا آج سے تو ہمارے پاس (بڑے) مرتبہ والا ہے امانت دار یوسف نے کہا مجھ کو ملک کے خزانوں کے انتظام پر مقرر کر دیجیے میں اُنکی حفاظت کر سکتا ہوں اور خبر دار ہوں اور ہم نے اسطرح سے (مصر کے) ملک میں یوسف کو جمایا وہ جہاں چاہتا تھا اس ملک میں رہتا تھا ہم جسپر چاہتے ہیں اپنی رحمت

ف یعنے تم چٹ کر جاؤ گے سب تمام کر دو گے ۱۲ ف سبحان اللہ ایسی صاف تعبیر دینا پیغمبر کے سوا دوسرے کسی سے نہیں ہو سکتا۔ حدیث میں ہے حضرت یوسف علیہ السلام کی ہمت اور صبر پر تعجب آتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اگر میں ان کے بدل ہوتا تو جب تک قید سے نکالنے کی شرط نہ کر لیتا کبھی تعبیر نہ بتلاتا اسیطرح میرے پاس اگر بادشاہ کا بھیجا ہوا شخص بلانے کو آتا تو میں فوراً اوٹھ کھڑا ہوتا مگر یوسف نے اسکو لوٹا دیا ۱۲ ف یا ان کا رنج سب جاتا رہے گا ۱۲ ف یعنے انگور تل زیتون وغیرہ جو چیزیں نچوڑی جاتی ہیں وہ کثرت سے پیدا ہونگی ۱۲ ف پھر ساقی یہ تعبیر سنکر گیا اور بادشاہ اور درباریوں سے بیان کی اونکو حضرت یوسف کے علم پر تعجب ہوا ۱۲ ف اس کے لینے کو لوٹا وہ نہ گیا اور ۱۲ ف حضرت یوسف نے جو جانے میں جلدی نہ کی یہ بڑی دانائی کی انہوں نے بادشاہ پر پہلے یہ ثابت کر دینا چاہا کہ میں بے قصور قید کیا گیا تھا تاکہ آئندہ لوگ انکو بری نگاہ سے نہ دیکھیں اور زلیخا کا ذکر نہ کیا اس خیال سے کہ عزیز کو ناگوار نہ ہو دوسرے اس لیئے ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی اور چلتر نکالے ۱۲ ف بادشاہ نے اس مقدمہ کی ریاست شروع کی اور زلیخا اور جن عورتوں کو اُسنے مہمان بلایا تھا سب کو بلا بھیجا ۱۲ ف کیا تمنے یوسف میں کوئی برائی دیکھی اُسنے تمپر بدنظر ڈالی یا بدفعلی کرنا چاہی یا کیا ۱۲ ف اس بیچارے نے آنکھ تک نہ اُٹھائی مانکہ ہم سب نے اسکو بہکانا چاہا اصل میں بادشاہ نے یہ سوال زلیخا سے کیا اگرچہ وہ وزیر کی بی بی تھی اس لیئے اس کی عزت کی اور روئے سخن اور عورتوں کی طرف کیا ۱۲ ف چھپانے سے کیا فائدہ ۱۲ ف زلیخا کا مکر و فریب عورتوں کے اظہار سے معلوم ہو گیا اور زلیخا پھر شرمندہ ہوئی کہ باوجود یکہ اُس نے حضرت یوسف کو اتنا ستایا قید کرایا ذلیل کیا پر اُن کی لیاقت اور شرافت دیکھیے کہ بادشاہ سے اسکا نام تک نہ لیا اور دوسری عورتوں کا ذکر کیا ۱۲ ف اس میں جھوٹی تھی اپنے قصور کا اقرار کرتی ہوں ۱۲ ف غرض عبد تو نکا یہ ماجرا جگذرا بادشاہ کا بھیجا ہوا شخص پھر قید خانے جا کر یوسف سے بیان کیا وہ خوش ہوا اور کہنے لگا میں نے یہ سب جھگڑا اسلیے کیا ۱۲ ف زلیخا کا خاوند اچھی طرح ۱۲ ف یوسف نے یہ سمجھا ۱۲ ف عزیز کے پاس سے نکالکر ۱۲ ف سب روپیہ اور غلوں کے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ۝ وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ۝ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ

پہونچاتے ہیں اور نیکوں کی محنت ہم برباد نہیں ہونے دیتے[1] اور
ایمانداروں اور پرہیزگار لوگوں کے لیے آخرت کا ثواب بہتر ہے ۔ اور[2]
یوسفؑ کے بھائی[3] اسکے پاس مصر میں آئے یوسفؑ نے انکو پہچان
لیا اور انہوں نے یوسفؑ کو نہ پہچانا اور جب یوسفؑ نے ان کے سفر
کا سامان طیار کر دیا تو کہنے لگا اپنے سوتیلے بھائی کو بھی لیکر
آؤ کیا تم نہیں دیکھتے میں کیسی پوری ناپ (غلہ) دیتا ہوں اور میں
سب سے اچھی طرح اتارتا ہوں پھر اگر تم اسکو نہ لاؤ تو میرے پاس
سے تم کو کچھ غلہ نہ ملیگا اور نہ میرے پاس پھٹکنا وہ کہنے لگے ہم جاتے
ہی اسکی باپ سے خواہش کرینگے اور ہم ضرور کرینگے اور
یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا یہ جو پونجی (ساتھ) لائے
تھے وہ (پھر) انکے سامان میں رکھ دو اسلیے کہ جب یہ لوٹکر
اپنے گھر پہونچیں تو اپنی پونجی پہچانکر شاید پھر آئیں پھر جب
وہ لوٹ کر اپنے باپ پاس پہونچے تو کہنے لگے باوا غلہ کا لانا اب
بند ہو گیا بھائی کو ہمارے ساتھ بھیجدیجیے ہم غلہ (پھر) لاتے
ہیں اور ہم اسکے نگہبان ہیں باپ نے کہا کیا میں اسپر بھی
تمہارا ایسا ہی بھروسا کروں جیسا پہلے اسکے بھائی پر تمہارا
بھروسا کر چکا ہوں اللہ تعالے بہتر نگہبان ہے اور وہ سارے
رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے اور جب انہوں
نے اپنا سامان کھولا دیکھا تو انکی پونجی اسی میں ہے جو ان
کو لوٹا دی گئی کہنے لگے باوا ہمیں اور کیا چاہیے یہ پونجی
بھی ہے جو ہمکو پھیر دیگئی ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے
غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی خبرداری کرینگے اور ایک
اونٹ بھر غلہ اور لائیں گے اب کے جو لائے ہیں وہ تھوڑا سا
غلہ ہے باپ نے کہا میں تو ہرگز اسکو تمہارے ساتھ بھیجنے

ف دنیا اور آخرت دونوں میں انکو نیک کاموں کا ثمرہ ملتا ہے ۱۲ ف دنیا کے فائدے کے علاوہ ۱۲ ف جب تمام اطراف کے ملکوں میں قحط پڑا تو ۱۲ ف جو شام کے ملک کنعان میں رہتے تھے غلہ مول لینے کے لیے ۱۲ ف اب کے اگر تم آؤ تو ۱۲ ف مہمانوں کو ۱۲ ف کہتے ہیں جب حضرت یوسفؑ نے ان سے کہا تم جاسوس تو نہیں ہو انہوں نے کہا معاذ اللہ حضرت یوسفؑ نے کہا ہمیں کیونکر یقین آوے کوئی تمہارا جان پہچان یہاں ہے انہوں نے کہا ہم دور کے رہنے والے ہیں ہم کو یہاں کون پہچانتا ہے تب حضرت یوسفؑ نے کہا اچھا تم دسوں میں سے ایک شخص کو ہمارے پاس گروی کر جاؤ باقی نو آدمی غلہ لیکر اپنے ملک میں جاؤ اور اپنے باپ سے خط لکھوا کر لاؤ تو مجھے یقین ہوگا کہ تم جاسوس نہیں ہو سب بھائیوں نے قرعہ ڈالا تو شمعون کے نام پڑا یا وہ حضرت یوسفؑ کے پاس رکھ لیا گیا باقی نو بھائی غلہ لیکر اپنے باپ کے پاس گئے ۱۲ ف میں کوئی معاملہ تم سے نہ کرونگا ۱۲ ف میرے ملک ہی میں نہ آنا یا میرے پاس نہ اترنا کیونکہ میں سمجھ لونگا کہ تم جھوٹے ہو ۱۲ ف کہ اس بھائی کو ہمارے ساتھ روانہ کر دیں ۱۲ ف یعنی جسطرح بنے گا اور جہاں تک ہم سے ہوسکے گا اسکے ساتھ لانے کی کوشش کرینگے ۱۲ ف بھائیوں کے چلتے وقت ۱۲ ف جسکے بدل غلہ خرید ا تھا روپیہ پیسے یا چمڑا یا جوتے ۱۲ ف کیونکہ انکو پھر اپنی پونجی اپنے پاس دیکھ کر دوبارہ غلہ لانے کی لالچ ہوگی. دوسرے شاید ان کے پاس راہ خرچ نہ ہو اور یہ میرے پاس دوبارہ نہ آسکیں تیسرے جب اپنی پونجی پھر اپنے پاس دیکھینگے تو میرے پاس آنے کا بے حد شوق پیدا ہوگا کہ ایسا کوئی زمین کیسے میں نہیں یا جب تک سچی خاطر داری سے اتارا پھر غلہ پورا تول کر دیا پھر قیمت بھی واپس کر دی ۱۲ ف اگر تم بھائی کو ہمارے ساتھ نہ کرو تو ۱۲ ف آپ اندیشہ نہ کیجیے ۱۲ ف تم جب یوسفؑ کو لے گئے تھے جب بھی یہی کہکر لے گئے تھے کہ ہم اسکے نگہبان ہیں پھر اچھی نگہبانی کی کہ آج تک یوسفؑ کا پتہ نہیں ایسے ہی تم اس بھائی کی بھی نگہبانی کروگے وہ معاملہ دیکھ گذرا ۱۲ ف کہتے ہیں حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ کو وے چلتے وقت ان کو اللہ تعالیٰ کی نگہبانی میں نہیں دیا تو اس مصیبت میں پڑے اور جب بنیامین کے بھیجنے فرمایا تو پھر وہ کار عالم
[illegible]

حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ
بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ
مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ
وَكِيْلٌ ۝ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا
مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ
اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۝ وَمَاۤ اُغْنِيْ
عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ اِنِ الْحُكْمُ
اِلَّا لِلّٰهِ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوْا
مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۝ مَا كَانَ
يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا
حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۗ
وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَ
لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى
اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ
فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ
السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ
اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ
لَسٰرِقُوْنَ ۝ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ
مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ۝ قَالُوْا نَفْقِدُ
صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ
بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ۝ قَالُوْا تَاللّٰهِ

والا امین ہے جب تک تم خدا کی قسم کہا کر مجہ سے عہد نہ کرو گے کہ تم ضرور اس
کو لیکر میری پاس آؤگے ہاں اگر تم سب ملکر گہر جاؤ تو یہ اور بات ہے
جب انہوں نے یہ عہد کر لیا تو باپ نے کہا جو ہم کہ رہے ہیں اللہ
اسپر گواہ ہے اور یعقوب نے کہا اے میرے بیٹو ایک ہی دروازے
سے سب نہ جاؤ بلکہ الگ الگ دروازوں میں سے جانا اور میں اللہ
کے حکم کو تم سے ذرا بہی ٹال نہیں سکتا حکم تو بس اللہ ہی کا چلتا
ہے اسیپر میں نے بہروسا کیا ہے اور بہروسا کرنے والوں کو بہی
پر بہروسا کرنا چاہیئے اور جب وہ مصر میں اسی طرح جیسے باپ
نے انکو حکم دیا تہا داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے تو یہ تدبیر
کچہ انکو کام نہ آسکتی تہی وہ تو یعقوب کے دل کی بس ایک
آرزو تہی جو اس نے پوری کر لی اور بیشک یعقوب کو جو ہم نے
سکہلایا وہ اسکو جانتا تہا لیکن اکثر آدمی یہ نہیں جانتے
اور جب وہ یوسف پاس پہونچے تو اس نے اپنے بہائی کو
اپنے پاس اتارا اور کہا میں تیرا (سگا) بہائی ہوں تو یہ
لوگ جو آجتک تیرے ساتھ کرتے رہے اسکا رنج مت
کر پہر جب یوسفؑ نے انکا سامان (سفر کا) طیار کر دیا تو
(پانی پینے کا) کٹورہ اپنے بہائی کے سامان میں رکہوا
دیا پہر ایک پکارنے والے نے پکارا اے قافلہ والو تم
بیشک چور ہو ان لوگوں نے پکارنے والوں کی طرف
رخ کیا اور پوچہا کیوں کیا چیز تمہاری گم ہے انہوں نے
کہا ہم کو بادشاہ کا کٹورہ نہیں ملتا اور جو شخص
اس کو لے کر آئے اسکو ایک اونٹ بہر غلہ (انعام) ملیگا
اور میں اس کا ضامن ہوں یوسفؑ کے بہائی کہنے
لگے قسم خدا کی تم نو جانتے ہو ہم اس لیے

ف۱ جب سب بیٹے چلنے لگے ۱۲ ف۲ جب تم مصر میں پہونچو تو شہر میں ۱۲ ف۳ ایسا نہ ہو کہ تم کو نظر لگ جائے ۱۲ ف۴ بہت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ نظر لگ جاتی ہے اور اس سے آدمی کو نقصان
پہونچتا ہے اور جس نے اسکا انکار کیا ہے وہ بیوقوف ہے ہوا یہ تہا کہ یعقوبؑ کے سب بیٹے حسین اور خوبصورت اور قوی جوان تھے اور پہر ماشاء اللہ گیارہ بہائی انہوں نے یہ خیال کیا
کہ اگر سب ملکر ایک ہی دروازے سے جاویں تو ضرور لوگوں کی نظر پڑے گی ۱۲ ف۵ جو تقدیر میں ہے وہ تو ضرور ہوگا مگر آدمی کا یہ کام ہے کہ ہوشیار رہے اور جہانتک ممکن ہو خرابی
سے بچتا رہے ۱۲ ف۶ اور کسی کا نہیں چلتا ۱۲ ف۷ جدا جدا دروازوں سے ۱۲ ف۸ اولاد کی مامتا ہر ایک کو ہوتی ہے ۱۲ ف۹ کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے کوئی چیز روک نہیں سکتی ۱۲
ف۱۰ وہ تدبیر ہی پر نازاں رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ تقدیر سے کچھ نہیں ہوتا جب طرح طرح کی کہکیڑیں اٹھاتے ہیں اور سارے سامان جمع ہوتے ہیں پہر بہی مطلب حاصل نہیں ہوتا اسوقت
ہوشیار ہوتے ہیں ۱۲ ف۱۱ یوسفؑ کے بہائی دوبارہ ۱۲ ف۱۲ حضرت یوسفؑ نے دو دو بہائیوں کو ایک ایک جگہ ٹہیرا دیا بنیامین اکیلے رہ گئے تو انکو اپنے پاس اتار لیا اور کہانے
میں بہی اپنے ساتھ شریک کر لیا ۱۲ ف۱۳ دوسرے بہائیوں سے چہپا کر اس سے ۱۲ ف۱۴ جو کچھ انہوں نے تجہ کو ستایا یا تکلیف دی یا باپ کا غم نہ کہا تو اپنے سگے بہائی پاس آپہونچ گیا ۱۲
ف۱۵ جو چاندی یا سونے کا تہا اس پر جواہر لگے تہے اس سے غلہ ناپتے تہے ۱۲ ف۱۶ چہوٹے تہے ہی انہوں نے حضرت یوسفؑ کو باپ سے چرا کر بیچ ڈالا تہا ۱۲ ف۱۷ جس سے غلہ ناپتے تہے
ف۱۸ یہ پکارنے والے نے کہا ۱۲ ف۱۹ ہم دو بار تمہارے پاس رہ چکے ہیں ۱۲ ف۲۰ وہ سب سن رہا ہے دیکھ رہا ہے یا اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں اسکا پورا کرنا ہے انسان کو
بہی چاہیئے کہ دنیا کے قاعدے کے مطابق سب طرح کی مضبوطی کرے پہر اللہ تعالیٰ ہی پر بہروسا کرے ۱۲

لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي
الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۝
قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ۝
قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ
فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝
فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ
ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ
كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ
لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا
أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ
نَشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ
عَلِيمٌ ۝ قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ
سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ فَأَسَرَّهَا
يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ
قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ مَكَانًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ
بِمَا تَصِفُونَ ۝ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ
إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا
مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝
قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ
وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا
لَظَالِمُونَ ۝ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ
خَلَصُوا نَجِيًّا قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ
تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ
مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا

نہیں آئے ہیں کہ مصر میں فساد مچائیں اور نہ ہم چور ہیں ف۱ بادشاہی
لوگ کہنے لگے بھلا اگر تم جھوٹے نکلے تو چوری کی کیا سزا ہے
یوسف کے بھائی کہنے لگے چوری کی سزا تو یہ ہے کہ
جس کے سامان میں یہ کٹورہ ملے وہی اس کے بدلے دیدیا
جائے ف۲ ہم ظالموں کو یہی سزا دیتے ہیں ف۳ پھر یوسف ؑ نے
اپنے بھائی کی خرجی سے پہلے دوسروں کی خرجیاں
دیکھنی شروع کیں بعد اس کے وہ کٹورہ اپنے بھائی
کی خرجی سے نکلوایا ہمنے اسی طرح سے یوسف کو تدبیر ف۴
بتائی وہ (مصر کے) بادشاہ کے قانون کے رو سے
اپنے بھائی کو رکھ نہیں سکتا تھا ف۵ مگر یہ کہ اللہ تعالی چاہتا ف۶
ہم جس کے چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کرتے ہیں
اور ہر ایک عالم سے بڑھ کر دوسرا عالم ہے ف۷ یوسف
کے بھائی کہنے لگے اگر اس نے چوری کی (تو کچھ
تعجب نہیں) اس کے بھائی نے بھی پہلے چوری کی
ہے ف۸ یوسف ؑ نے اس بات کو اپنے دل میں چھپا لیا
اور ان سے کچھ نہ کھولا کہا تم تو (یوسف سے) بدتر ہو
اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے جو تم بیان کرتے ہو ف۱۰
کہنے لگے اے عزیز (مصر کے وزیر) اس بنیامین کا
ایک باپ ہے بہت بوڑھا تو ہم میں سے (اسکے بدل) ایک
کو تو رکھ لے ہم دیکھتے ہیں تو احسان کیا کرتا ہے ف۱۱ یوسف نے
کہا اللہ کی پناہ کہ ہم کسیکو (ناحق) پکڑ رکھیں مگر جس کے
پاس ہمنے اپنی چیز پائی ف۱۲ (ایسا کریں تو) ہم ظالم ٹھیرے ف۱۳ جب
یہ لوگ یوسف سے ناامید ہوگئے تو الگ ہو کر مصلحت کرنے لگے ان میں
جو بڑا تھا کہنے لگا کیا تم کو معلوم نہیں تمہارا باپ تم سے

ف۱ چوری چکاری کریں ۱۲ ف۲ کبھی ہمنے چوری کی ہے کہتے ہیں جب یہ لوگ پہلی بار مصر میں آئے تھے تو اسوقت بھی لوگ ان کی پرہیزگاری کی تعریف کرتے رہے دوبارہ بھی آئے تو ایسے ہی رہے یہانتک کہ اپنے جانوروں کا منہ باندھ دیتے تھے کہ ایسا نہ ہو کسی کا کھیت چر جاویں ۱۲ ف۳ جس کا کٹورہ ہے اسکا غلام بنجاوے ۱۲ ف۴ حضرت یعقوب ؑ کے خاندان میں چور کی یہی سزا مقرر تھی کہ وہ ایک برس تک جس کی چوری کرے اس کا غلام رہے پھر چھوڑ دیا جاوے ۱۲ ف۵ بنیامین کے رکھ لینے کی ۱۲ ف۶ کیونکہ مصر میں قانون تھا کہ چور کو مار پیٹ دو ناجرمانہ دے لیکن غلام نہیں ہو سکتا تھا ۱۲ ف۷ تو اللہ نے یہ چاہا کہ یوسف کا بھائی انکے پاس رہجاوے اور یوسف کو یہ تدبیر سکھلائی کہ انہوں نے چوری کی سزا خود انہی سے پوچھی اور جو انہوں نے بیان کی اسپر عمل کیا ۱۲ ف۸ ہر ایک عالم سے بڑھکر دوسرا عالم ہے یہانتک کہ اللہ سبحانہ وتعالی سب سے بڑھکر عالم اور دانا ہے اور وہ سب کے اوپر ہے ۱۲ ف۹ جب بنیامین کی خرجی سے کٹورہ نکلا تو ۱۲ ف۱۰ جھوٹے تھے مکار پیغمبر کہیں چوری کرتے ہیں ہوا یہ تھا کہ حضرت یوسف ؑ کے نانا ایک بت کو پوجا کرتے حضرت یوسف ؑ نے اس کو چپکے سے اڑا لیا اور توڑ کر پھینک دیا یا ان کی پھوپھی ان کو پرورش کرتی تھیں بڑے ہوئے تو حضرت یعقوب ؑ نے لینا چاہا پھوپھی نے اپنی کمر کا پٹکا ان کی کمر سے باندھ دیا اور پھر چوری کا الزام لگا کر ایک برس کے لیئے اور ان کو اپنے پاس رکھ لیا ۱۲ ف۱۱ اپنے بھائی کی چوری ۱۲ ف۱۲ وہ تو چوری نہ تھی تم ہی خود پکے چور اور پکے ظالم ہو ۱۲ ف۱۳ وہ اسکو بہت چاہتا ہے اسکی جدائی پر صبر نہیں کر سکتا ۱۲ ف۱۴ ہم پر یہی تو نے بہت احسان کیا ہے تو اتنا اور کر کہ ہم میں سے ایک کو رکھ لے اور اسکو جانے دے ف۱۵ اسی کو ہم پکڑ رکھیں گے ۱۲ ف۱۶ اور ظلم ہم نہیں کر سکتے حضرت یوسف ؑ نے ایسے لفظ کہے جو جھوٹ نہ تھے یوں کہا کہ جس کے پاس ہمنے اپنی چیز پائی اور یوں نہ کہا کہ جو چور ہے کیونکہ حقیقت میں بنیامین نے چوری نہیں کی تھی یہ حیلہ تھا حضرت یوسف ؑ کا یہ حیلہ اللہ تعالی کے حکم سے حضرت یوسف ؑ نے کیا تو اس میں کوئی گناہ نہ ہوا ۱۲ ف۱۷ ان سے پہلے عاجزی کی کہ بنیامین کو چھوڑ دو ہم میں سے کسی کو رکھ لو لیکن انہوں نے کسی طرح نہ مانا ۱۲ ف۱۸ عمر میں یعنی روبیل یا عقل میں یعنی یہودا یا سرداری میں یعنی شمعون ۱۲

فَرَّطْتُمْ فِيْ يُوْسُفَ فَلَنْ اَبْرَحَ
الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ
اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اِرْجِعُوْٓا
اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ
سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا
وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝ وَ
اسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَ
الْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا
لَصٰدِقُوْنَ ۝ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ
لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَ
تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ
وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ
كَظِيْمٌ ۝ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ
يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ
مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا
بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ
اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا
فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَ
لَا تَايْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْــَٔسُ
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ
فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ
مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ

خدا کی قسم دیکر پکا اقرار کر لیا تھا اور پہلے تم یوسف کے باب میں ایک قصور کر چکے ہو تو میں تو جبتک میرا باپ مجھ کو اجازت نہ دے یا اللہ تعالی اور کوئی تدبیر نہ نکالے اس ملک سے سرکنے والا نہیں اور اللہ تعالی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے تم اپنے باپ پاس لوٹ جاؤ اور اس سے کہو بابا وا تیرے بیٹے نے چوری کی اور ہمنے تو (اسپر) وہی گواہی دی جو ہمنے یقین کیا اور ہمکو آئندہ ہونے والی بات کیا معلوم تھی اور اس بستی والوں سے پوچھ لے جہاں ہم تھے اور اس قافلہ والوں سے جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں یعقوب نے کہا بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات بنالی ہے تو میں عمدہ صبر کرونگا مجھ کو تو امید ہے کہ اللہ تعالی ان سب کو میرے پاس لے آئے گا بیشک وہ جاننے والا ہے حکمت والا اور یعقوب نے انکی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگا ہائے یوسف اور غم کے مارے اسکی دونوں آنکھوں پر سفیدی چڑھ گئی اور وہ گھٹتا رہا یوسف کے بھائی کہنے لگے (بابا) اللہ تعالی کی قسم تو یوسف ہی کی یاد میں لگا رہے گا یہانتک کہ تو گل گل کر مرجونا (مرنے کے قریب) ہو جائیگا یا مر جائیگا یعقوب نے کہا میں کیا کروں) اپنے دل کا درد اور غم اللہ تعالی ہی سے کہتا ہوں اور میں اللہ کے فضل سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے بیٹا جاؤ پھر یوسف اور اسکے بھائی کا پتہ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو اسکی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں پھر جب یوسف کے پاس پہونچے تو کہنے لگے ای عزیز ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر (قحط کی) مصیبت پڑی ہے اور ہم تھوڑی سی پونجی لیکر (غلہ

ف کہ جس طرح بنے بنیامین کو اپنے ساتھ لیتے آنا ۱۲ ف۲ اور والد کو کتنا رنج ہو چکا ہے اب پھر انکو رنج دینا مجھ سے تو نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۳ اسکو بہت شرم آئی کہ میں اپنے باپ کے آگے کیونکر منہ دکھلا اونگا ۱۲ ف۴ ہمنے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ چوری کا کٹورا اُس کے سامان سے نکلا تب ہمنے مان لیا کہ بیشک وہ چور ہے ۱۲ ف۵ کہ بنیامین مصر جا کر چوری کریگا ورنہ ہم اُسکو ساتھ کیوں لاتے ۱۲ ف۶ اگر تجھ کو ہمارا اعتبار نہ آئے تو ۱۲ ف۷ آخر بڑے بھائی کے کہنے سے باقی بھائی کنعان کو لوٹ گئے اور باپ سے یہ سب بیان کیا ۱۲ ف۸ بنیامین نے کبھی چوری نہ کی ہو گی ۱۲ ف۹ جو کہتے ہو کہ بنیامین نے چوری کی حقیقت میں یونہی بات تھی یا مراد یہ ہے کہ تمنے جو یوسف ع کے مقدمہ میں کہا تھا وہ ایک بنی بات تھی ۱۲ ف۱۰ یعنے یوسف ع اور بنیامین اور بڑے بھائی کو جو شرمندگی کے مارے مصر ہی میں رہگیا تھا ۱۲ ف۱۱ مجھ سے ملا دیگا ۱۲ ف۱۲ یوسف ع کو یاد کرکے ۱۲ ف۱۳ اندھے ہو گئے بینائی جاتی رہی ف۱۴ اندر ہی اندر دل میں ۱۲ ف۱۵ بوڑھے باپ کا نور بصر یوسف ع کا سا مہ جبین جب سے آنکھوں کے سامنے سے دور ہوا تھا وہ رنج کیا کم تھا کہ بنیامین اُسکا سگا بھائی بھی جسکو دیکھ کر کسی قدر تسکین ہوتی تھی وہ بھی غائب ہو گیا اس حالت میں حضرت یعقوب ع ہی کا جگر تھا کہ اسّی برس تک یوسف ع کی جدائی پر صبر کیئے رہے اور زبان سے کوئی حرف شکوہ اور شکایت کا نہ نکالا دل میں رنج کرنا منع نہیں ہے نہ نبوت کی شان کے خلاف ہے یہانتک کہ آنکھوں سے رونا بھی منع نہیں ہے بلکہ یہ انسان کی فطرتی بات ہے اولاد کی محبت اللہ پاک نے ماں باپ کے دل میں ڈالدی ہے اگر کسی کو اولاد کا رنج نہ ہو تو اس کی انسانیت میں فرق ہے ۱۲ ف۱۶ جس کو چھپا نہیں سکتا جسکا ضبط نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۱۷ تمسے یا اور لوگوں سے تو نہیں کہتا ۱۲ ف۱۸ کہتے ہیں اسی برس تک حضرت یعقوب ع یوسف ع کی جدائی میں روتے رہے حالانکہ اس زمانہ میں ساری زمین پر ان سے بڑھکر کوئی بندہ اللہ کا مقبول نہ تھا یہ پروردگار کا امتحان تھا جو اپنے مقبول بندوں کا کیا کرتا ہے ۱۲ ف۱۹ مصر کے وزیر ۱۲ ف۲۰ کچھ کھوٹے روپے یا چمڑہ یا گھی وغیرہ ۱۲

ترجمہ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ	خریدنے کو) آئے ہیں تو ہمکو پوری ماپ غلہ و لوادو اور ہمکو خیرات دو ف۱
عَلَيْنَا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝	کیونکہ اللہ تو خیرات کرنیوالوں کو اچھا بدلہ دیتا ہے ف۲ یوسف ؑ نے
قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ	کہا کیا تم کو معلوم نہیں جو تم نے یوسف اور اسکے بھائی کے
وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا	ساتھ سلوک کیا جب تم جاہل تھے ف۳ وہ کہنے لگے کیا تو ہی
ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۖ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ	یوسف ہی یوسف ؑ نے کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا
وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۖ اِنَّهٗ	(سگا) بھائی ہے اللہ تعالی نے ہمپر احسان کیا اسلیے کہ جو کوئی
مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ	اللہ تعالے سے ڈرے اور صبر کرے تو اللہ تعالے (ایسے) نیک لوگوں
اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ	کا حق برباد نہیں کرتا کہنے لگے خدا کی قسم بے شک اللہ تعالے نے
اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ۝ قَالَ	تجھ کو ہم پر بزرگی دی ہے اور بیشک ہم گناہگار (خطاوار)
لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللّٰهُ	تھے یوسف نے کہا آج میں تم پر کوئی الزام نہیں لگاتا اللہ
لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اِذْهَبُوْا	تم کو بخشے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم
بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ	کرنے والا ہے یہ میرا کرتہ لیجاؤ اور اسکو میرے باپ کے منہ
اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ	پر ڈالدو وہ (سب چیزیں) دیکھنے لگیگا (پھر بینائی آجائی
اَجْمَعِيْنَ ۝ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ	گی) اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ اور جب
قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ	قافلہ (مصر سے) نکلا تو ان کے باپ نے کہا میں یوسف کی
لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝ قَالُوْا تَاللّٰهِ	خوشبو سونگھ رہا ہوں اگر تم مجھ کو یہ نہ کہو کہ بوڑھا سٹھیا گیا
اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝ فَلَمَّآ	ہے وہ کہنے لگے خدا کی قسم تو تو اسی اپنی پرانے خبط
اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ	میں ہے پھر جب خوشخبری دینے والا آن پہونچا تو کرتہ یعقوب
فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ	کے منہ پر ڈالدیا جس طرح پہلے دیکھتا تھا دیکھنے لگا یعقوب
اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	نے کہا (کیوں) میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اللہ تعالے کی طرف سے
قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ	میں وہ باتیں جانتا ہوں جنکو تم نہیں جانتے کہنے لگے
اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ۝ قَالَ سَوْفَ	باوا ہمارے گناہ (اللہ تعالے سے) بخشوا بیشک ہم گناہگار تھے
اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ	یعقوب نے کہا ٹھہرو میں تمہارے لیے اپنے مالک سے بخشش
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوْا	چاہونگا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے پھر جب یوسف

ف۱ کیونکہ یہ پونجی اس لائق نہیں کہ کوئی غلہ کے بدلے اسکو قبول کرے ۱۲ ف۲ یہ ان بھائیوں نے بڑی عاجزی سے کہا اور رونے اور گڑگڑانے لگے حضرت یوسف ؑ کے رحم اور کرم اور محبت برادرانہ کو جوش آیا انہوں نے چہرے پر سے نقاب اٹھا دی ۱۲ ف۳ شیطان نے تم کو حسد میں پھنسا دیا تھا تم جاہل بن گئے تھے اللہ تعالے کا ڈر بھلا دیا تھا یا تم کو یہ خبر نہ تھی کہ یوسف ؑ اور اسکے بھائی کو اللہ تعالے کتنا بڑا درجہ دینے والا ہے اب اس وحی کا ظہور ہوا جو اس سورت کے دوسرے رکوع میں بیان کی گئی تھی یعنے تو انکو انکا کام جتلا دیگا اور انکو خبر نہ ہوگی۔ یوسف ؑ کے ساتھ تو ان کی یہ سلوکیاں اور بگذرچکیں یوسف ؑ کے بھائی کے ساتھ بدسلوکی یہ تھی کہ جب یوسف علیہ السلام غائب ہوگئے تھے تو حضرت یعقوب ؑ انکے بھائی بنیامین کو بہت چاہنے لگے تھے یہ سب بھائی انسے بھی حسد کرنے لگے ان کو ستاتے رہتے ۱۲ ف۴ جب یوسف ؑ کا چہرہ دیکھا اور ان کی باتوں سے بھی سمجھ گئے ۱۲ ف۵ جب تم اپنے قصور کا اقرار کرتے ہو اور معافی چاہتے ہو تو الخ ۱۲ ف۶ میں نے تو اپنا حق معاف کردیا اب اللہ تعالے کا گناہ رہا ۱۲ ف۷ کہتے ہیں یہ وہی جنت کا کرتہ تھا جو اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم ؑ کو پہنایا تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے تھے ابراہیم ؑ سے اسحاق ؑ کو ملا اسحق ؑ سے یعقوب ؑ کو اور یعقوب ؑ نے اسکو لپیٹ کر یوسف ؑ کے بازو میں باندھ دیا تھا یا ان کی گردن میں لٹکا دیا تھا تاکہ ان کو نظر نہ لگے ۱۲ ف۸ جو ستر یا اٹھانوے آدمی تھے ۱۲ ف۹ جو کنعان میں تھا منزلوں کے فاصلے پر اپنے گھر والوں کو ۱۲ ف۱۰ یعنے اس جنت کے کرتے کی کہتے ہیں آٹھ دن یا دس دن کی راہ یا اسی فرسخ سے انکو اسکی مہک آئی ۱۲ ف۱۱ دیوانہ ہوگیا ہے عقل میں فتور آگیا ہے تو میری بات سچ جانوگے ۱۲ ف۱۲ یوسف ؑ کی محبت میں غرق ہے۔ تجھے ہر طرف یوسف ؑ ہی نظر آتا ہے ۱۲ ف۱۳ یہودا قافلے سے آگے بڑھکر ۱۲ ف۱۴ جب قافلہ کنعان کے قریب پہونچا تو یہودا نے دوسرے بھائیوں سے کہا مجھے یہ کرتہ لیکر آگے جانے دو میں باپ کو خوش کروں جیسے میں نے اس دن رنجیدہ کیا تھا جب یوسف ؑ کے کرتے پر خون جھوٹ موٹ لگا کر لایا تھا ۱۲ (باقی در ضمیمہ ۱۲)

			عَلٰی یُوسُفَ اٰوٰٓی اِلَیْہِ اَبَوَیْہِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ ۝ وَرَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ یٰٓاَبَتِ ھٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَھَا رَبِّیْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِکُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ۭ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ۭ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۝ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝	سے ملے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہہ دی اور کہنے لگا خدا چاہے تو اب مصر میں بے کھٹکے داخل ہو اور یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھلایا اور سب نے یوسف کو سجدہ کیا اور یوسف نے کہا باوا جو خواب میں نے پہلے دیکھا تھا اسکی یہ تعبیر ہے اللہ نے (آج) اسکو سچ کر دکھایا اور (اس کے سوا) مجھ پر احسان کیا کہ مجھکو قید خانہ سے نکالا اور شیطان نے جو مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈالدیا اس کے بعد گاؤں سے تم سبکو لایا (اور مجھ سے ملایا) بیشک اللہ تعالی جو چاہتا ہے باریکی سے اس کو پورا کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے حکمت والا۔ مالک میرے تونے مجھ کو حکومت سے کچھ دیا اور خوابوں کی تعبیر بھی مجھے سکھلائی اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا والی ہے دنیا اور آخرت میں مجھ کو اپنا تابعدار رکھہ کر دنیا سے اٹھالے اور نیک بندوں سے مجھ کو ملادے

قِصَّۃُ یُونُسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

باب حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ

۱۱	یونس	۱۰	فَلَوْلَا کَانَتْ قَرْیَۃٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَھَآ اِیْمَانُھَآ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا کَشَفْنَا عَنْھُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَمَتَّعْنٰھُمْ اِلٰی حِیْنٍ ۝	پھر کیوں کوئی بستی والے ایمان لائے کہ انکا ایمان انکو فائدہ دیتا لیکن یونس کی قوم والے جب ایمان لائے تو ہمنے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ان سے دور کر دیا اور ایک وقت تک انکو زندگی کا مزہ لینے دیا
۱۷	الانبیاء	۶	وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْہِ فَنَادٰی فِی	اور مچھلی والے کو جب وہ خفا ہو کر (اپنی قوم کے پاس سے) چلا وہ سمجھا کہ ہم اسکو تنگ نہ کرینگے تب (وہ اپنے قصور کا قائل

ماں باپ اور بھائیوں نے ۱۲ ف ان کی شریعت میں تحیت کا سجدہ جائز تھا جامع البیان میں ہے کہ تحیۃ کا سجدہ حضرت آدم ؑ سے لیکر حضرت عیسے ؑ کے زمانے تک جائز رہا پھر ہماری شریعت میں حرام ہوا۔ معاذ رضی شام سے آکر آنحضرت ؐ کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا معاذ یہ کیا کرتا ہے انہوں نے کہا مینے شام میں دیکھا وہ لوگ اپنے اپنے بزرگوں کو سجدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کر ایک روایت میں ہے اگر میں کسی بندہ کو حکم کرتا دوسرے بندے کو سجدہ کرنیکا تو جوروکو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے ۱۲ ف اور کنوئیں سے نکالنے کا احسان بیان نہیں کیا تاکہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو ان کا قصور تو حضرت یوسف ؑ معاف کر چکے تھے ۱۲ ف یا بڑی عنایت اور مہربانی سے بندوں کے مطلب بر لاتا ہے ۱۲ ف یعنے مصر کی حکومت ساری زمین کی حکومت تو چار بادشاہوں کو ملی ہے دو مسلمان تھے سکندر اور سلیمان ؑ اور دو کافر تھے بخت نصر اور شداد سید رحمہ نے کہا اب پانچویں حضرت عیسے ؑ ہونگے جن کو قیامت کے قریب ساری دنیا کی حکومت ملیگی ۱۲ ف سب کاموں کا بنانیوالا کریم کارساز ۱۲ ف یعنے ابراہیم ؑ اور اسمعیل ؑ اور اسحق ؑ اور یعقوب ؑ سے یا تمام نیک بہشتی لوگ مراد ہیں عکرمہ رحمہ نے کہا اس دعا کے بعد وہ ایک ہفتہ بھی نہیں جیئے جب مر گئے تو وہیں مصر کے ملک میں دفن ہوئے حضرت موسے ؑ نے ان کا تابوت نکالا اور شام میں لا کر ان کے باپ دادا کے پاس دفن کیا حضرت یعقوب ؑ جب مرنے لگے تو انہوں نے حضرت یوسف ؑ کو وصیت کی کہ مجھ کو شام کے ملک میں لیجا کر میرے باپ کے پاس دفن کرنا حضرت یوسف ؑ نے ایسا ہی کیا ان کا جنازہ لیکر شام کے ملک کو گئے اور دفن کر کے پھر مصر لوٹ آئے ۱۲ ف عذاب اترنے سے پہلے ۱۲ ف عذاب سے بچ جاتے ۱۲ ف عذاب اترنے سے پہلے اسکی نشانیاں دیکھ کر [illegible] ۱۲ ف [illegible] حضرت یونس کی قوم نینوا کے شہر میں تھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

پارہ	سورۃ		آیات	ترجمہ
			الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	ہوا، اور اندھیروں میں پکارا اٹھا (اے خدا) تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو پاک ہو بیشک میں قصوروار تھا ہمنے اسکی دعا قبول کی اور اسکو غم سے نجات دی اور ہم ایمان والوں کو اسیطرح بچالیتے ہیں ۔ف۳
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۵	وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۙ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۚ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۚ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۙ لَلَبِثَ فِىْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۚ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۚ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۚ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۚ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ؕ	اور بے شک یونس بھی پیغمبروں میں سے تھا جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہونچا پھر قرعہ ڈالا (تین بار یونس کے نام پر نکلا) تو وہ ہار گیا پھر مچھلی اوسکو نگل گئی اور وہ (اپنے تئیں) ملامت کر رہا تھا پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتا تو جس دن لوگ (دوبارہ زندہ ہوکر) اٹھائے جائیں گے وہ اسی کے پیٹ میں رہتا آخر ہمنے اسکو چٹیل میدان میں ڈالدیا اور وہ بیمار ہوگیا تھا اور (پھر رسائی کے لیے) ہمنے ایک کدو کا درخت اگا دیا اور ہمنے یونس کو لاکھ بلکہ زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا تھا (جب ان پر عذاب اترا تو) وہ ایمان لے آئے ہمنے انکو ایک مدت تک (دنیا کے) مزے اٹھانے دیے ۔
۲۹	القلم ۶۸	۲	وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ؕ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۚ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝	اور مچھلی والے (یعنے یونس پیغمبر) کی طرح (جلدبازی مت بن) جب اسنے (خدا کو) پکارا اور وہ غصے (یا رنج) میں بھرا ہوا تھا اگر اس کے مالک کا فضل اسکو نہ سنبھالتا تو ایک چٹیل میدان میں برے حالوں پھینکدیا جاتا (وہاں بھوکوں مرجاتا) آخر پروردگار نے اسکو سرفراز کیا اور نیک بندوں میں اسکو شریک کردیا

قِصَّةُ اَصْحٰبِ الْكَهْفِ

باب ۶۷ اصحاب کہف کا قصہ

پارہ	سورۃ		آیات	ترجمہ
۱۵	الکھف ۱۸	۱-۲-۳	اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝	اے پیغمبر کیا تو یہ سمجھا کہ غار اور تختے والے ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی

ف۱ ہوا یہ تھا کہ حضرت یونسؑ نے اسد تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی قوم کو جب کسیطرح ایمان نہ لانے پر یہ سنادیا کہ فلانے وقت اسد تعالیٰ کا عذاب تمپر اتریگا اور یہ کہکر حضرت یونسؑ اس بستی سے نکل گئے جب عذاب نمودار ہوا تو ان کی قوم والوں کو یونسؑ کی سچائی معلوم ہوئی اور انکی تلاش کی لیکن نہ پایا آخر سب بستی والے ملکر ایک میدان میں نکلے اور بارگاہ الٰہی میں رونا پیٹنا عاجزی کرنا شروع کیا وہ ارحم الراحمین ہے اسکو رحم آگیا اور عذاب اٹھا دیا گیا اسکے بعد حضرت یونسؑ اس بستی کیطرف آئے دیکھا تو بستی اسیطرح آباد ہے اور لوگ خوش وخرم ہیں انہوں نے یہ خیال کیا کہ اب میں ان لوگوں میں کیا منہ لیکر جاؤں پہلے تو وہ مجھ کو جھوٹا سمجھتے تھے میری بات مانتے نہ تھے اب تو اور زیادہ دغاباز کہیں گے اور اس رنج اور غم میں خفا ہوکر دوسرے ملک کو چلدیے راہ میں ایک کشتی ملی یا اس پر سوار ہوئے کشتی پر کچھ آفت آئی وہ رک گئی ناخدا نے کہا کوئی بھاگا ہوا غلام اس میں سوار ہے وہ نکل جائے تو کشتی چلے آخر قرعہ ڈالا تو قرعہ حضرت یونسؑ کے نام پر نکلا انکو دریا میں ڈھکیل دیا اور ایک مچھلی نے انکو نگل لیا اسوقت وہ سمجھ کہ بھاگا ہوا غلام میں ہی تھا جو اپنے مالک کے حکم پر نادم ہوکر چلدیا انہوں نے توبہ کی اور یہ دعا پڑھی لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظّٰلمین ۱۲ ف۲ مچھلی نے کنارے پر انکو صحیح اور سالم اگل دیا کہتے ہیں چالیس دن تک اسکے پیٹ میں رہے ۱۲ ف۳ انکا رنج اور غم دور کردیتے ہیں ۱۲ ف۴ گو اس میں جگہ نہ تھی مگر کشتی والوں نے حضرت یونسؑ کو سوار کرلیا ۱۲ ف۵ دریا میں طوفان آیا کشتی ڈوبنے لگی لوگوں نے کہا قرعہ ڈالو جسکا نام نکلے اسکو دریا میں ڈالدو ۱۲ ف۶ اور کشتی والوں نے انکو دریا میں پھینک دیا کہتے ہیں کشتی چلتے چلتے رک گئی ملاحوں نے کہا کوئی غلام اپنے مالک کے پاس سے بھاگ کر اس کشتی میں چھپا ہے جب تک وہ نہیں نکالا جائیگا کشتی اسی طرح رہیگی سب کی صلاح یہ ہوئی کہ قرعہ ڈالو جسکے نام پر نکلے اسکو دریا میں ڈھکیل دیں تین بار قرعہ حضرت یونسؑ کے نام پر نکلا وہ خود سمجھ گئے ۱۲ ف۷ کہ میں ناحق اپنے مالک کے حکم سے رنجیدہ ہوکر بھاگا اور بغیر اسکے حکم کے کشتی پر چڑھ بیٹھا ہوا یہ تھا کہ حضرت یونسؑ کی دعا پر اسد تعالیٰ نے ان کی قوم پر عذاب اتارا پھر ان کے رونے پیٹنے پر عذاب اٹھا لیا حضرت یونسؑ کو بڑا رنج ہوا اور خفا ہوکر اس ملک سے بھاگ نکلے راہ میں یہ واقعہ ہوا ۱۲ ف۸ یعنے اسد تعالیٰ کو یاد کرنیوالوں میں تسبیح سے یہ کلمہ مراد ہے لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظّٰلمین ۱۲ ف۹ یعنے ضعیف

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا
رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ
هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۞ فَضَرَبْنَا
عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ
عَدَدًا ۞ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ
الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۞
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ
اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ
هُدًى ۞ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا
لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۞ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۞ لَوْلَا
يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ۞ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۞
وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ
اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ
لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ
لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۞ وَتَرَى
الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ
كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ
تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ
فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۞ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۞
مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۞ وَ

(تعجب کے لائق ہماری نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے) جب وہ جوان غار میں جا بیٹھے پھر
کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو اپنی خاص رحمت عنایت فرما اور ہمارا کام
اچھی طرح سے بناؤ تو ہمنے انکے کان تھپک دیے (انکو سلا دیا) کئی
برس تک (سوتے رہے) پھر ہمنے انکو (جگا) اٹھایا اسلیے کہ دیکھیں
ان کے دونوں فرقوں میں سے کس فرقے کو ان کے (غار میں)
رہنے کی مدت خوب یاد ہے ہم تجھ سے انکا ٹھیک قصہ بیان
کرتے ہیں یہ لوگ (اصحاب کہف) چند جوان شخص تھے جو
اپنے مالک پر ایمان لائے تھے اور ہمنے انکو اور زیادہ ہدایت
دی اور ہمنے انکے دلوں کو مضبوط کر دیا تو وہ اٹھ کھڑے
ہوے اور کہنے لگے کہ ہمارا مالک تو وہی ہے جو آسمان
اور زمین کا مالک ہے ہم تو ہرگز اسکے سوا دوسرے کسی خدا
کو پکارنے والے نہیں اگر ہم ایسا کریں تو ہمنے بڑی کفر کی
بات کہی یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے سوا اور
معبود (بھی) بنا رکھے ہیں (اگر یہ سچے ہیں) تو انکے معبود
ہونے پر کوئی کھلی سند کیوں نہیں لاتے پھر اس سے بڑھ
کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور جب تم ان سے
(اپنی قوم کے لوگوں سے) اور جنکو وہ خدا کے سوا پوجتے ہیں
ان سے الگ ہو گئے تو غار میں پناہ لو تمہارا مالک اپنی رحمت
تم پر پھیلا دے گا اور تمہارا کام آرام سے بنا دیگا اور (ایسی
جگہ جا کر لیٹے اگر تو انکو دیکھے تو) دیکھیگا کہ سورج جب نکلتا ہے
تو انکی غار سے داہنی طرف کترا جاتا ہے (انپر دھوپ نہیں آتی)
اور جب ڈوبنے لگتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے
اور وہ غار میں (تنگ جگہ پر نہیں ہیں بلکہ) کشادہ جگہ
میں ہیں یہ بھی خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے (ایک نشانی)

ف مراد اصحاب کہف ہیں۔ رقیم سے مراد تختی ہے یا پتھر سیسے کی جس میں انکے نام لکھے ہیں وہ غار کے دروازے پر لگی ہے ۱۲ ف یہ سات شخص تھے روم والے انکے شہر کا نام
افسوس یا طرسوس تھا جنہوں نے حضرت عیسیٰ کا دین قبول کیا تھا اس ملک کا بادشاہ دقیانوس نامی انکا دشمن ہو گیا یہ ایک پہاڑ میں جا کر چھپ رہے ۱۲ ف ہم اپنے قصے
میں آسانی کے ساتھ کامیاب کریں ۱۲ ف تین سو نو برس قمری تک وہ سوتے ہی رہے جب جاگے تو ان میں دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کہتا تھا کہ ہم ایک دن یا دن سے کچھ کم سوئے اور دوسرا
گروہ کا قول اللہ نے بیان نہیں فرمایا۔ بعضوں نے کہا دو فرقوں سے مراد مومنین اور کافرین ہیں جو اصحاب کہف کے رہنے کی مدت میں اختلاف کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا
کہف کی بستی والے ان میں دو فرقے ہو گئے تھے کوئی کہتا تھا ابھی سوئے ہیں کوئی کہتا تھا انہیں مدت سے سو رہے ہیں ۱۲ ف [illegible]
[illegible] جب دقیانوس بادشاہ نے انکو دھمکایا کہ پھر مشرک بن جاؤ نہیں تو قتل کیے جاؤ گے ۱۲ ف [illegible]
[illegible] جب سند نہیں رکھتے تو انکا دعویٰ جھوٹا ہے ۱۲ ف انکا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے لیکن اسکے شریک ٹھیرالیے ۱۲ [illegible]
[illegible] ۱۲ ف اچھی طرح ہوا آتی ہے ۱۲ [illegible]
[illegible] ۱۲

مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ

اور جسکو وہ گمراہ کرے تو ہرگز نہ پائیگا اسکا کوئی کام بنانے والا راہ بتانے والا (اور تو ان کو دیکھے تو) سمجھے کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم داہنے اور بائیں (سال میں ایک بار یا دو بار) انکے کروٹ بدلتے ہیں اور انکا کتا چوکھٹ پر اپنی بانہیں پسارے پڑا ہے اگر تو انکو جھانک کر دیکھے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہو اور تجھ میں انکی دہشت بھر جائے اور ایسے ہی ہمنے انکو (ایک بار) جگایا اسلیے کہ آپس میں پوچھ گچھ کریں انمیں سے ایک کہنے والا کہنے لگا (بھلا بولو) تم (یہاں) کتنی دیر رہے ہوگے انہوں نے کہا دن بھر رہے ہونگے یا دن سے کچھ کم کہنے لگے تمہارا مالک خوب جانتا ہے جتنی دیر تم (یہاں) رہے خیر (اب یہ قصہ جانے دو) تمہارے پاس جو یہ روپیہ ہے وہ تم میں سے کسیکو دیکر شہر کو بھیجو وہ (وہاں) جا کر دیکھے کس کے پاس اچھا کھانا ملتا ہے تو اس میں سے کچھ کھانا تمہارے پاس لیکر آئے اور چپ چاپ رہے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے کیونکہ اگر وہ تمہاری خبر پا لیں گے (تم تک پہونچ جائیں گے) تو پتھروں سے تمکو مار ڈالینگے یا تمکو زبردستی اپنے دین میں دوبارہ شریک کر لینگے اور ایسا ہوا (یعنے پھر شرک کر بیٹھے) تو تمکو کبھی بھلائی نہ ہوگی اور اسیطرح ہمنے انکی خبر کھولدی اسلیے کہ انکو یقین آجائے کہ اللہ کا وعدہ (مرکر پھر جی اٹھنا) سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں شک نہیں جب وہ (یعنے شہر والے) اپنے (دین کے) مقدمے میں جھگڑ رہے تھے تو انہوں نے کہا ان لوگوں پر ایک عمارت بنا دو (جو انکی یادگار رہے) ان کا مالک انکا حال خوب جانتا ہے جو لوگ (اس وقت) انکے مقدمے میں غالب ہے انہوں نے کہا ہم تو انپر ایک مسجد بنا لیں گے اب تو یہ لوگ کہیں گے کہ (غار والے) تین تھے چوتھا

ف اسیلئے کہ انکے بدن کو مٹی نہ کھا جائے گو اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت ہے کہ بے کروٹ بدلے بھی انکے بدن کو خاک ہو جانے سے محفوظ رکھے مگر اسنے دنیا میں ہر چیز کو سبب لگا رکھے ہیں خود اسباب کے پردے میں ہر ایک کام کرتا ہے اس میں بڑے بڑے بھید ہیں اگر ظاہر میں سبب کا ذریعہ نہ ہوتا تو سب مومن ہو جاتے اور کوئی کافر باقی نہیں رہتا اور منظور یہ ہے کہ دنیا میں مومن اور کافر دونو رہیں اور بہشت اور دوزخ دونو آباد ہوں ۱۲ ف کہتے ہیں اسکا نام قطمیر یا قطمورا یا ریان یا صیبان ہے وہ غار کے باہر چوکھٹ پر پڑا ہوا ہے چوکھٹ سے مراد غار کے باہر کا حصہ ہے جو غار سے ملا ہوا ہے بعضوں نے کہا جسوقت یہ لوگ شہر سے بھاگ نکلے تو ایک کتا انکے ساتھ ہو لیا وہ ڈرے کہ کہیں یہ آواز کرے اور لوگ ہمارا پتہ لگا لیں اسکو مارا پیٹا ہنکایا لیکن وہ ساتھ نہیں چھوڑتا تھا آخر اللہ تعالیٰ نے اسکو زبان دی وہ کہنے لگا میں بھی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں تم اللہ کو چاہتے ہو میں تمہاری محبت رکھتا ہوں تم سو جاؤ میں تمہاری نگہبانی کرونگا ۱۲ ف اللہ تعالیٰ نے انکی ہیبت ایسی رکھی ہے کہ جو کوئی انکو دیکھ پائے وہ ڈر کے مارے بھاگ کھڑا ہو اسطرح سے انکی حفاظت کی ہے ۱۲ ف جیسے ہمنے یہ سب کام کیے کہ غار میں انکو سلا دیا کتے کو انکی نگہبانی کے لیے مقرر کیا انکا بدن گلنے سڑنے سے محفوظ رکھا ۱۲ ف اور ہم انکی ... کی قدرت خود انکو معلوم ہو جائے ۱۲ ف کیونکہ وہ صبح نکلے تھے اس غار میں گئے تھے اور انکی آنکھ جب کھلی سخت سورج ڈوب رہا تھا وہ سمجھے کہ یہ وہی دن ہے جس دن سوئے تھے ۱۲ ف پھر کچھ سوچے اور اپنا حال دیکھا کہ ناخن بڑھ گئے ہیں بال بڑھ گئے ہیں تو کہنے لگے الخ ۱۲ ف روپوں کو جن کو ایک سو برس گزر چکے ہیں ۱۲ ف یعنے حلال پاکیزہ کھانا کیونکہ انکے وقت میں اس شہر میں بڑا فساد رہتے تھے اور کافر بت پرست رہتے تھے ۱۲ ف یعنے ہوشیاری اور نرمی سے برتاؤ کرے کسی سے جھگڑا نہ لگائے ۱۲ ف جیسے تمہاری قوم کے لوگ ۱۲ ف نہ دنیا اور نہ آخرت دونو تباہ ہو گئے ۱۲ ف اس زمانہ کی قوم کو انکا حال معلوم ہو گیا ۱۲

(باقی در صفحہ ۱۲)

نمبر	سورت	آیت	متن	ترجمہ
			سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُلْ رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا	انکا کتا اور بعضے کہیں گے پانچ تھے چھٹا ان کا کتا بن دیکھے تکے چلاتے ہیں اور بعضے کہیں گے سات تھے آٹھواں انکا کتا (ان لوگوں سے) کہدو میرا مالک انکی گنتی خوب جانتا ہے اور ان غار والوں کو تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں اور انکے مقدمے میں لوگوں سے جھگڑا نہ کر مگر اوپرے (سرسری) جھگڑا اور نہ انکے مقدمے میں ان لوگوں میں سے کسی سے کچھ پوچھ ف
۱۰	الکہف	۴	وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ۝ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا	اور یہ غار والے اپنی غار میں تین سو برس (سوتے) رہے اور نو برس اوپر کہدے اللہ تعالے خوب جانتا ہے وہ کتنی مدت (سوتے) رہے ف
			قِصَّةُ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ	باب ذی القرنین اور یاجوج اور ماجوج کا قصہ
۱۶	ایضاً	۱۱	وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ	اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تجھ سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں کہدے میں اب تم کو اسکا کچھ ذکر سناتا ہوں ہمنے اسکو زمین میں جما یا تھا (حکومت دی تھی) اور ہر طرح کا سامان اسکو دیا تھا آخر اسنے ایک سامان کیا جب (چلتے چلتے) سورج ڈوبنے کے مقام پر پہونچا دیکھا تو سورج کالے کیچڑ کی گنڈ میں ڈوبتا ہے اور وہاں اسنے کچھ لوگ پائے (جو بالکل وحشی اور برہنہ رہتے تھے) ہمنے کہا اے ذوالقرنین (تجھے ہمنے اختیار دیا ہے) یا تو انکو عذاب دے یا انسے اچھا سلوک کر اس نے عرض کیا جو کوئی (ان میں سے) شرارت کرے گا (ایمان کی بات نہ مانے گا) اسکو ہم ابھی

ف کہ وہ کس قسم کے لوگ تھے انکے نام کیا تھے یا ان کی گنتی کیا تھی ۱۲ ف جتنا خدا نے تجھپر اوتارا وہ انکو سنا دے زیادہ کد و کرید انکو سخت کہہ ۱۲ ف یعنی اہل کتاب میں سے ۱۲ ف کیونکہ انکو کچھ معلوم نہیں ہے صرف اٹکل پچو باتیں بناتے ہیں ۱۲ ف جس میں وہ تین سو شمسی برس سوتے رہے قمری سال سے ملاؤ تو ہر سو برس میں تین برس کا فرق ہوجاتا ہے ۱۲ ف اے پیغمبر صلعم اہل کتاب جو انکے سونے کی مدت میں اختلاف کرتے ہیں کوئی تین سو برس کہتا ہے کوئی تین سو نو کوئی دو سو تو کہدے الخ ۱۲ ف تعجب خود اللہ فرماتا ہے کہ وہ تین سو نو قمری برس سوتے رہے اب اختلاف کی کیا ضرورت ہے ۱۲ ف قریش نے یہود کے کہنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتحان لیا اور کہف کا قصہ پوچھا اور ذوالقرنین کا اور روح کی حقیقت صدافت کی تب سورت اتری ذوالقرنین لقب ہے سکندر بادشاہ کا جو مقدونیہ کا بادشاہ اور فیلقوس کا بیٹا تھا اسکا استاد ارسطو حکیم تھا بعضوں نے کہا ذوالقرنین ایک اور بڑا بادشاہ تھا ابراہیم کے زمانے میں ذوالقرنین اسکو اسلیئے کہتے ہیں کہ وہ مشرق اور مغرب دونوں طرف کے ملکوں پر بادشاہ تھا یا اسکے سر پر دو چوٹیاں تھیں ۱۲ ف ایک راستے کے پیچھے لگا پہلے مغرب یعنی پچھم کا ملک اس نے دیکھنا چاہا ۱۲ ف یعنے مغرب کی اخیر آبادی تک ۱۲ ف یا گرم چشمے میں ڈوبتا ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ چلتے چلتے مغرب کی طرف اس مقام تک پہونچا جہاں آبادی ختم ہے اور دیکھنے میں اسکو ایسا معلوم ہوا جیسے ایک کالے کیچڑ کا چشمہ ہے اس میں سورج ڈوب جاتا ہے ۱۲ ف وہ لوگ کافر تھے اللہ نے ذوالقرنین کو وحی بھیجی کہ تم چاہو تو انکو قتل کرو چاہو تو نرمی سے ان کو سمجھا کر ہدایت پر لاؤ اس سے معلوم ہوا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھے بعضوں نے کہا ولی تھے اللہ نے انکو الہام کیا ۱۲ ف اٹکل پچو باتیں بناتے ہیں جیسے کوئی بن دیکھے نشانہ لگائے ۱۲ ف پہلا اور دوسرا قول اہل کتاب کا تھا اور تیسرا قول مسلمانوں کا اور یہی صحیح ہے اللہ نے کہا یہی صحیح ہے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں انکا کتا ۱۲

ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ

سزا دیگی (یعنی قہر یا محنت میں) پھر مالک کے پاس لوٹایا جائیگا تو وہ اسکو بری طرح عذاب دیگا اور جو کوئی ایمان لائیگا اور اچھے کام کریگا گا اوسکو خدا کے پاس اچھا بدلہ ملیگا (بہشت) اور نہ آئیگی) اور ہم (دنیا میں بھی) اسکو اپنے حکموں میں سے آسان حکم دینگے پھر اس نے ایک سامان کیا (پورب کے سفر کی طیاری کی) یہاں تک کہ اس مقام پر پہونچا جہاں سے سورج نکلتا ہے دیکھا تو سورج ایسے لوگوں پر نکلتا ہے جن کے لیے ہم نے سورج سے کوئی آڑ ہی نہیں رکھی ایسا ہی اس نے وہاں بھی کیا اور ہمکو خوب معلوم ہے جو سامان اسکے پاس تھا پھر اس نے ایک سامان کیا جب (چلتے چلتے) دونوں پہاڑوں کے بیچ میں پہونچا وہاں اس طرف پہاڑوں کے اودھر ایسے لوگوں کو دیکھا جو (دوسرے ملک والوں کی) بات ہی نہیں سمجھتے وہ کہنے لگے اے ذوالقرنین (اس گھاٹی کے پرے) یاجوج اور ماجوج (دو قوم کے لوگ) ملک میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم تیرے لیے کچھ چندہ جمع کریں اس شرط پر کہ ہمارے اور انکے بیچ میں تو ایک سد کر دے ذوالقرنین نے کہا مجھ کو جو میرے مالک نے مقدور دیا ہے وہ تمہارے چندے سے (بڑھ کر) ہے تو محنت مزدوری سے میری مدد کرو میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ کر دونگا لوہے کے تختے مجھکو لا دو جب دونوں کناروں تک دیوار کو برابر کر دیا تو مزدوروں کو حکم دیا اب دھونکو (آگ) پھونکو جب وہ (لال لال) انگارا ہو گئی تو یہ حکم دیا اب تانبا لاؤ گھلا کر اسپر انڈیل دونگا پھر وہ ایسی بلند اور مضبوط بنی کہ نہ اس پر یاجوج ماجوج چڑھ سکے اور نہ اسمیں سوراخ کر سکے ذوالقرنین نے کہا یہ میرے مالک (خداوند کریم) کی مہربانی ہے پھر جب میرے مالک کا وعدہ آئیگا تو اسکو گرا کر صاف (زمین کے برابر) کر دیگا اور میرے مالک کا وعدہ سچا ہے

ف دنیا ہی میں وہ قتل کیا جائے گا ۱۲ ف سخت حکموں کا بار اسپر نہ ڈالینگے ۱۲ ف یعنے اس مقام پر جہاں مشرق میں آبادی کی انتہا ہے ۱۲ ف نہ انکا گھر ہے نہ خیمہ نہ ڈیرہ وہ دن کو دھوپ ہی میں رہتے ہیں سکندر ذوالقرنین پہلے مغرب کی طرف گیا یعنے یورپ کے آخری حصہ دنیا تک پھر مشرق کو گیا یعنے چین کے آخری حصہ تک جو ایشیا میں ہے ۱۲ ف یعنے جیسا مغرب والوں کیلئے اس نے کہا تھا ایسا ہی مشرق والوں کے لیے بھی کہا کہ ایماندار پر آسانی کرینگے اور کافر شریر کو سزا دیں گے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ذوالقرنین کا حال ایسا ہی ہے جو بیان ہوا ۱۲ ف یا جو حال اسکا گذرا کیونکہ ہم ہی نے اسکو پیدا کیا تھا اور ہم ہی نے اسکو سب سامان دیے تھے تاریخ والوں سے زیادہ ہم اسکا صحیح حال جانتے ہیں ۱۲ ف مشرق اور مغرب کے بیچ میں شمال یعنے اتر کی طرف چلا ۱۲ ف جہاں ترکوں کا ملک ختم ہوتا ہے بعضوں نے کہا آرمینیا اور آذربیجان کی طرف اب یہ ان لوگوں کا ملک ہے ۱۲ ف سوا اپنی زبان کے دوسری زبان بولنے والوں سے بالکل ناواقف ہیں اور اتنی لیاقت نہیں رکھتے کہ دوسری زبانیں سیکھیں ۱۲ ف سکندر سب زبانیں سمجھتا تھا اسکو بھی ترجمان تھا ۱۲ ف ہم کو انکا بڑا ستانے اور ستاتے ہیں ۱۲ ف یا کچھ محصول ٹھہرا لیں جو ہمیشہ تجھکو ادا کیا کریں ۱۲ ف تاکہ وہ ہمارے ملک میں نہ آسکیں دو طرف تو دو اونچے پہاڑ تھے جن پر وہ چڑھ نہ سکتے تھے بیچ میں گھاٹی تھی یاجوج اور ماجوج اسی میں سے آ کر ان لوگوں کو ستاتے تھے انہوں نے یہ چاہا کہ اگر یہ گھاٹی سکندر بند کر دے تو انکو امن حاصل ہو ۱۲ ف یعنی بہتر ہے البتہ اگر تم میری مدد کرنا چاہتے ہو ۱۲ ف ہاتھ پاؤں سے شریک ہو روپیہ کی مدد کی مجھکو ضرورت نہیں ۱۲

(باقی بر صفحہ آئندہ)

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۱۷	الانبیا ۲۱	۷	حقا ۝ وترکنا بعضہم یومئذٍ یموج فی بعضٍ ونفخ فی الصور فجمعنٰہم جمعا ۝ وعرضنا جہنم یومئذٍ للکٰفرین عرضا ۝ الذین کانت اعینہم فی غطاءٍ عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعا ۝ حتّٰی اذا فتحت یاجوج وماجوج وہم من کل حدبٍ ینسلون ۝ ۷۸	اور اس دن ہم یاجوج اور ماجوج کو ایک دوسرے میں لہریں مارتے ہوئے چھوڑ دینگے اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم انکو (حشر کے میدان میں) جوڑ کر اکٹھا کر دیں گے اور دوزخ کو اس دن کافروں کے سامنے لائیں گے جن کی آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ (ہمارا کلام) سن بھی نہیں سکتے تھے جبتک یاجوج ماجوج (جو ذوالقرنین کی روک سے) کھول دئیے جائیں (یعنی قیامت قائم ہو جو امر ناممکن ہے) اور وہ ہر ٹیلہ سے دوڑ پڑیں گے
			قصۃ اصحٰب القریۃ	**باب اصحاب القریہ کا قصہ**
۲۲	یٰس ۳۶	۲	واضرب لہم مثلا اصحٰب القریۃ اذ جاءہا المرسلون ۝ اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوہما فعززنا بثالثٍ فقالوا انا الیکم مرسلون ۝ قالوا ما انتم الا بشر مثلنا ۙ وما انزل الرحمٰن من شیءٍ ۙ ان انتم الا تکذبون ۝ قالوا ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون ۝ وما علینا الا البلٰغ المبین ۝ قالوا انا تطیرنا بکم ۚ لئن لم تنتہوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم ۝ قالوا طٰئرکم معکم ۚ ائن ذکرتم ۚ بل انتم قوم	اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کر جب انکے پاس (اللہ تعالیٰ کے) پیغمبر آئے جب ہم نے انکی طرف دو پیغمبر بھیجے انہوں نے دونوں کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے پیغمبر کو مدد کے لیے بھیجا ان تینوں نے (ملکر) یہ کہا ہم تمہارے پاس خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں وہ کہنے لگے تم تو ہماری طرح ایک آدمی ہو اور اللہ نے کوئی کتاب نہیں اتاری تم تو بس نرے جھوٹے ہو پیغمبروں نے کہا ہمارا مالک جانتا ہے کہ ہم بیشک تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارا کام اور کچھ نہیں صرف کھولکر تم کو سنا دینا ہے وہ کہنے لگے تمہارا آنا تو ہم پر منحوس ہوا تم اگر باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو پتھروں سے مار ڈالینگے اور ہماری طرف سے تم کو سخت تکلیف پہونچے گی پیغمبروں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے تم کو جو نصیحت کی گئی (تو لگے نصیحت کرنے والے ہی کو منحوس کہنے) بلکہ

ف انکو دکھانے کے لیے کہ یہی تمہارا ٹھکانا ہے ۱۲ ف یعنی ہماری نشانیاں دیکھنے سے یا قرآن میں غور کرنے سے ۱۲ ف ان کے کانوں میں بھی گرانی ہو گئی تھی ۱۲ ف وہ بہروں سے بدتر ہو گئے تھے بہرہ بھی جب خوب چیخو تو کچھ سن لیتا ہے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جس بستی کو ہم نے تباہ کر دیا اس بستی والوں کو (قیامت کے دن ہمارے سامنے) لوٹ کر آنا ضرور ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ بستی والے پھر دنیا میں نہیں آ سکتے یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج نکل پڑیں اور قیامت قائم ہو اسوقت یہ لوگ بھی حشر کے لیے زندہ کئے جائیں گے ۱۲ ف ہر ٹیلے اور ہر بلندی سے نکل پڑیں گے ۱۲ ف یا حضرت عیسیٰ کے بھیجے ہوئے اس گاؤں کا نام انطاکیہ تھا جو روم کے ملک میں ہے ۱۲ ف کہتے ہیں پہلے دو پیغمبروں کا نام یوحنا اور شمعون تھا اور تیسرے کا نام شلوم تھا۔ ابن عباس نے کہا حضرت عیسیٰ کے بعد یہ لوگ جو حواریین میں سے تھے اللہ تعالیٰ نے انکو پیغمبری عطا فرمائی تھی انکے بعد پھر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کوئی پیغمبر نہیں ہوا ۱۲ ف تین سال تک ان پر سخت قحط پڑا اور ان میں جن لوگوں نے پیغمبروں سے گستاخی کی تھی وہ جذام میں مبتلا ہوئے اپنے اعمال کو تو نہ دیکھا پیغمبروں کو منحوس بتانے لگے ۱۲ ف یا گالیوں کی بوچھار کریں گے ۱۲ ف تمہاری شامت اعمال ہے تم کہیں بھی رہو وہاں نحوست پہنچے گی ۱۲ ف یعنی اس قدر کثرت سے نکلیں گے جیسے پانی کی لہریں یہ اسوقت ہو گا جب دجال حضرت عیسیٰ کے ہاتھوں ہلاک ہو گا حضرت عیسیٰ یاجوج اور ماجوج کے ڈر سے مومنوں کو اپنے ساتھ لیکر طور پہاڑ میں چھپ جائیں گے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس دن ہم خلقت کو یعنی آدمیوں کو اور جنوں کو ایک میں ایک ملا دینگے کیونکہ سب حیران ہونگے اور قیامت سے سہمے ہوئے ۱۲

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۝ اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ ۝ إِنِّي إِذًا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ۝ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۝ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ۝ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

[illegible] اور شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا بھائیو پیغمبروں کا کہنا مانو ان لوگوں کا کہنا مانو جو تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتے اور وہ ٹھیک رستہ پر ہیں اور مجھ کو کیا (کچھ جنون) ہوا ہے میں اس (خدا) کو نہ پوجوں جس نے مجھ کو پیدا کیا اور اسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے کیا میں اسکے سوا دوسروں کو بھی خدا بنا لوں اور انکا حال تو یہ ہے کہ اگر خدا مجھ کو کوئی دکھ (تکلیف) دینا چاہے تو انکی سفارش بھی میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ خود مجھ کو (اس دکھ سے) چھڑا سکیں اگر ایسا کروں تو بیشک صریح نادان ہوں میں تو تمہارے مالک پر ایمان لایا ہوں تم سن رکھو اس سے کہا گیا (حق تعالیٰ نے فرمایا) بہشت میں داخل ہو وہ (اس وقت بھی) کہنے لگا کاش میری قوم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ میرے مالک نے مجھکو بخشدیا اور عزت داروں میں مجھ کو شریک کیا اور اسکے مرے بعد ہمنے اسکی قوم پر آسمان سے (فرشتوں کی) کوئی فوج نہیں اتاری اور نہ ہمکو ضرورت تھی بس ایک چنگھاڑ کی دیر تھی وہ اسی دم بجھ کر (مر کر) رہ گئے ہائے افسوس ہے بندوں پر جب ان کے پاس (اسکی طرف سے) کوئی پیغمبر آیا تو اس سے ٹھٹھا کرنے لگے۔

اَلْمُتَفَرِّقَات

ذَمُّ الدُّنْيَا وَفَضْلُ الْآخِرَةِ

باب دنیا کی مذمت اور آخرت کی تعریف کا بیان

۳ | آل عمران | ۲ | 14

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ

لوگوں کو مزوں کی محبت پر ریجھائے گئے ہیں جیسے بیبیاں اور بیٹے اور سونے چاندی کے ڈھیر لگے ہوئے اور گھوڑے

ف آتا نہیں سمجھتے کہ برے کام خود کرتے ہو اور منحوس دوسروں کو کہتے ہو جو برے کاموں سے منع کرتے ہیں یہ خوب ٹھہری ۱۲ ف اسکا نام حبیب بن مری یا حبیب بن اسرائیل تھا وہ ریشم کا کام کرتا تھا یا [illegible] بعضوں نے کہا جولاہا تھا ریشمی کپڑے بنا کرتا تھا وہ شہر کے قریب ایک غار میں عبادت کیا کرتا جب سے پیغمبروں کا قصہ سنا تو دوڑتا ہوا شہر میں آیا۔ قرطبی نے کہا وہ ان لوگوں میں سے ہے جو آنحضرت صلعم پر آپ کے ظہور سے پہلے ایمان لائے تھے ۱۲ ف یہ ہماری ابتدا اور انتہا دونوں اسی کے ہاتھ میں ہیں تو ایسے مالک کو چھوڑ دوں دوسروں کا پوجا کروں یہ بڑی نادانی ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ انکو کوئی اختیار نہیں نہ تو خود اتنا زور ہے کہ خدا کے برخلاف مجھ کو مصیبت سے نجات دیں نہ اتنی وجاہت رکھتے ہیں کہ خدا پر زور ڈالکر سفارش کر کے مجھ کو بچا لیں اس آیت سے اس سفارش کی نفی نہیں ہوتی جو قیامت میں پیغمبر نیک بندے کرینگے کیونکہ وہ سفارش زور کی سفارش نہیں ہے اس میں کسی کا زور نہیں چلتا وہ سفارش ایسی ہے جیسے کوئی حاجتمند اپنے مالک کی مرضی پا کر اسکے سامنے کچھ عرض کرتا ہے اور مالک محض رحم کر کے اپنے غلام کی التجا قبول کر لیتا ہے ۱۲ ف اللہ گواہ رہو کہتے ہیں جب حبیب نے یہ کہا تو اسکی قوم کے لوگ اسپر پل پڑے اور پاؤں سے اسکو کچلا ایسا تنگ کیا کہ اسکی آنتیں نکل پڑیں اور وہ مر گیا حسن نے کہا اسکو مار کر شہر کی دیوار پر لٹکا دیا [illegible] بعضوں نے کہا اللہ نے اسکو آسمان پر اٹھا لیا ۱۲ ف فرشتوں کی فوج تو خاص کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کیلئے اتاری اگلی قومیں تباہ ہوئیں انکے لئے فوج نہیں آئی کوئی [illegible] سے تباہ ہوئی کوئی زلزلے سے کوئی [illegible] ۱۲ ف حضرت جبرئیل نے شہر کے دروازے [illegible] ایک چیخ ماری سب مر گئے کہتے ہیں انطاکیہ کا بادشاہ [illegible] [illegible]

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ۝ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝	پیدا ہوا) اور سونا چاندی اور نشانی لگائے ہوئے گھوڑے ف اور مویشی اور کھیتی یہ سب دنیا کی (چند روزہ) زندگی کو فائدے ہیں اور اچھا ٹھکانا اللہ ہی کے پاس ہے۔ (اے پیغمبر) کہدو کیا میں تمکو ان (دنیاوی فانی مزوں) سے بہتر مزہ بتلاؤں جو لوگ پرہیزگار ہیں (یعنے شرک سے بچتے ہیں) ان کو اپنے پروردگار کے پاس باغ ملینگے جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں اور ستھری بیبیاں اور سب سے بڑی نعمت اللہ جل جلالہ کی رضامندی ملیگی اور اللہ سبحانہ وتعالے بندوں کو دیکھ رہا ہے ف
۵	النساء ۱۹	۱۹	مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝	جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہتا ہو تو اللہ تعالے کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا فائدہ ہے اور اللہ تعالے سنتا دیکھتا ہے (اسپر کوئی بات پوشیدہ نہیں)۔
۷	الانعام ۱۶	۴	وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝	اور دنیا کی زندگی کچھ نہیں مگر کھیل اور دل بہلانا ف اور البتہ پرہیزگاروں کے لیے آخرت کا گھر بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں ف
۹	الاعراف ۱۶	۲۱	وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝	اور پرہیزگاروں کے لیئے آخرت کا گھر (کہیں) بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں۔
۱۰	التوبۃ 23	۶	فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۝	دنیا کی زندگی کا مزہ (بالکل) بے حقیقت ہے اور کچھ نہیں ف
۱۲	ھود ۱۱	۲	مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	جو لوگ دنیا کی زندگی اور رونق چاہتے ہوں تو ہم ان کے کاموں کا بدل دنیا ہی میں انکو پورا بھر دینگے اور وہ دنیا میں گھاٹا نہ اٹھائیں گے ان لوگوں کو لیے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں اور دنیا میں جو (اچھے کام) کیے تھے وہ (سب) اکارت ہوئے اور ان کا کیا کرایا سب ہوا ہوگیا۔

ف یا نشان لگے ہوئے یا موٹے تازے یا جنگل میں چرتے ہوئے ۱۲ ف وہیں ہمیشہ رہنا ہے یعنے بالغرض یہ سب چیزیں ملیں تو بھی عقلمند آدمی کا یہ کام نہیں کہ انپر فریفتہ ہوجاوے اور خدا کو بھول جاوے کب تک مزے اڑاؤگے آخر مرنا ہے اور ہمیشہ اللہ تعالے کے پاس رہنا ہے وہاں کی فکر سب پر مقدم ہے ۱۲ ف پاکیزہ نہ انکو حیض آوے گا نہ نفاس نہ منی نہ رینٹ وغیرہ گندی چیزیں ۱۲ ف سبحان اللہ اس نعمت اور سرفرازی پر ساری دنیا اور آخرت کی نعمتیں تصدق ہیں ہمارا مالک اگر ہم سے راضی ہوجاوے تو پھر ہم کو کچھ نہیں چاہیئے صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو پکاریگا اے جنت والو وہ عرض کرینگے حاضر لے ہمارے مالک سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے ارشاد ہوگا تم خوش ہوئے عرض کرینگے اب بھی خوش نہ ہونگے تو نے وہ عنایت فرمایا جو کسی بندے کو نہیں دیا ارشاد ہوگا اب میں اس سے بڑھکر تم کو دوں عرض کرینگے اب ان نعمتوں سے بڑھکر اور کونسی نعمت ہے ارشاد ہوگا میں اپنی رضامندی تمپر اوتارتا ہوں اب کبھی تمسے ناراض نہ ہونگا ۱۲ ف کون بندہ دنیا کے مزوں میں غرق ہوکر اپنے مالک سے غافل ہوگیا ہے اور کون بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے میں مصروف ہے ہر ایک کو اسکے اعمال کے موافق بدلہ دیگا ۱۲ ف تو آخرت کا فائدہ نہ چاہنا اور دنیا کے فائدے پر قناعت کرنا بڑی کم ہمتی ہے۔ ابن جریر نے کہا یہ بھی مشرکین اور منافقین کے حق میں ہے ۱۲ ف جیسے بچوں کا کھیل اور تماشہ تھوڑی دیر میں ختم ہوجاتا ہے اسیطرح دنیا کی زندگی گذر جاتی ہے اور ایکدم موت سر پر آن کھڑی ہوتی ہے ۱۲ ف یعنے جو لوگ شرک اور کفر سے پرہیز کرتے ہیں اور گناہوں سے بچتے ہیں دنیا کے کھیل کود میں غرق نہیں ہوجاتے ان کے عیش و آرام کے لیے آخرت کا گھر طیار ہے جو دنیا کے گھر سے کہیں بہتر ہے ۱۲ ف اس دنیا کے دو دن کے سامان سے ۱۲ ف یا بالکل معدوم ہے کیونکہ دنیا کا مزہ فانی [illegible] گرمی کی شدت ہو یا برسات کی کثرت یا اور کوئی آفت ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱۳	الرعد 43	۳	وَفَرِحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝	اور یہ لوگ (یعنی کافر) دنیا کی زندگی پر پھولے ہوئے ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت کے سامنے کچھ نہیں مگر تھوڑی منفعت ف
۱۵	بنی اسرائیل 44	۲	مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَاۗءِ وَهٰٓؤُلَاۗءِ مِنْ عَطَاۗءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَاۗءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝	اور جو شخص دنیا کی بھلائی چاہتا ہو تو جتنا ہم چاہتے ہیں اسکو جلدی سے دنیا میں دیتے ہیں پھر (آخرت میں تو) ہمنے اس کے لیے دوزخ ٹھیرا رکھی ہے جس میں بری حالوں مردود ہوکر اس کو جانا ہے اور جو شخص آخرت کی بھلائی چاہتا ہو اور اسی کے لیے جیسی کوشش کرنا چاہیے ویسی کوشش کرے اور ایماندار ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش قبول ہوگی ۱۲ف اور ہر ایک کو ہم تیرے پروردگار کی بخشش سے مدد دیتے ہیں ف اور تیرے مالک کی بخشش (کسی پر) بند نہیں ہے ف (اے پیغمبر) دیکھہ تو سہی ہم نے (دنیا میں) ایک کو دوسرے پر کیسا بڑھا دیا ہے ف اور آخرت تو بے شک (دنیا سے) کئی درجے بڑی ہے اور وہاں کی بڑھوتری بھی بہت ہے ف
۱۵	الکھف 15	۶	اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝	مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور رہنے والی نیکیاں ثواب اور امید کے لیے تیرے مالک کے نزدیک (دنیا کے مال اور اولاد سے کہیں) بہتر ہیں ف
۲۰	القصص 5	۶	وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝	اور (لوگو) تم کو جو کچھ ملا ہے وہ دنیا کی (چند روزہ) زندگی کا سامان اور اسی کی بہار (رونق) ہے اور اللہ تعالے کے پاس جو ملنے والا ہے (اگر تم ایمان لاؤ) وہ کہیں بہتر اور پائدار ہے کیا تمکو عقل نہیں ف
۲۱	العنکبوت 6	۷	وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝	اور یہ دنیا کی زندگی کیا ہے کچھ نہیں مگر بہلاوا اور کھیل کود اور اگر سچ پوچھو تو آخرت کا ہی گھر زندگی ہے ف کاش یہ لوگ اس بات کو جانتے ہوتے۔
۲۴	المؤمن 6	۵	اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ	یہ دنیا کی زندگی (چند روز کا) مزہ ہے اور ہمیشہ رہنے کا

ف جو شکر کرتے ہیں ۱۲ ف یا ایک ذرا سا ناشتہ ابن عباس رضہ نے کہا جیسے جب دوستوں یا بکریوں کو چرانے نکلتا تو گھر والے کچھ ناشتہ لگتا دودھ کا ایک گلا ایا شہی ابھر تھوڑا اسکو دیدیتے اسیطرح اللہ نے دنیا کی یہی مثال بیان کی ہے صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم (دونوں جہان کے سردار) ایک بوریے پر آرام فرمارہے تھے آپ کی پسلی میں بوریے کا نشان پڑگیا صحابہ رضہ نے عرض کیا ہم آپ کے لیے ایک بچھونا بنادیں آپنے فرمایا کیا کرنا ہے میں تو دنیا میں اس طرح سے ہوں جیسے کوئی راہ چلتا سوار (سفر میں) کسی درخت کے تلے ٹھیر جاتا ہے پھر وہاں سے چلدیتا ہے ۱۲ ف یا اسکا دوگنا تگنا ثواب ملیگا ۱۲ ف دنیا چاہنے والے اور آخرت چاہنے والے ۱۲ ف مطیع اور گنہگار دونوں کو پرورش کرتے ہیں دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرتے ہیں ۱۲ ف کہ صرف نیکوں ہی کو پہونچے بلکہ دنیا میں اسکی بخشش سے ہر ایک سرفراز ہوتا ہے ف کوئی مالدار ہے کوئی مفلس کوئی خوب صورت ہے کوئی بدصورت کوئی چاق چست ہے کوئی ناتوان بیمار ۱۲ ف صحیحین میں ہے کہ جنت میں بڑے درجے والے نیچے والوں کو ایسا دکھیں گے جیسے تم اس تارے کو دیکھتے ہو جو آسمان کے کنارے میں ڈوب رہا ہو ۱۲ ف رہنے والی نیکیاں تمام اعمال صالح جن کا ثواب ابد الآباد کا ملیگا ابن عباس رضہ نے کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے ایک حدیث میں ہے رہنے والی نیکیاں بہت کرو لوگوں نے پوچھا وہ کیا ہیں آپنے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ دوسری حدیث میں ہے کہ یہ ... ۱۲ ف کہ فانی کو اختیار کرتے ہو اور باقی کا خیال نہیں کرتے اس سے زیادہ بیوقوفی اور کیا ہوگی ۱۲ ف اصل زندگی وہی ہے جو قائم اور باقی ہے اور دنیا کی زندگی نقش بر آب یا ایک حباب ہے ... آنکھیں بند ہوئیں ... ایک حدیث میں ہے کیا تعجب کی بات ہے آخرت تو دنیا کی زندگی کا گھر ہے ... کوشش کرتا ہے ...

پارہ	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
			وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝	گھر تو آخرت ہی ہے ف۱
۲۵	الشوریٰ	۳ (8)	مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ	جو کوئی (نیک عمل کر کے) آخرت کی کھیتی چاہے ہم اسکی کھیتی اور بڑھا دینگے اور جو کوئی دنیا کی کھیتی چاہتے ہم اسکو وہی دینگے اور آخرت میں اسکا کچھ حصہ نہ رہے گا ف۲
۲۵	؍؍	۴ (9)	فَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ	تو (اے لوگو) جو کچھ تم کو ملا ہے وہ دنیا کی (چند روزہ) زندگانی کا سامان ہے اور اللہ کے پاس جو (ثواب) ان لوگوں کے لیے ہو جو ایماندار ہیں اور اپنے مالک پر بھروسا رکھتے ہیں وہ بہتر اور زیادہ پائدار ہو ف۳
۲۵	الزخرف	۳ (10)	وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝	اور یہ سب سامان کچھ نہیں مگر دنیا کی (چند روزہ) زندگانی کا مزہ ہے اور (اے پیغمبر) آخرت (کی بھلائی) تو تیرے مالک پاس پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے ف۴
۲۶	محمد	۴ (22)	اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝	دنیا کی زندگی کچھ نہیں (چند روز کا) کھیل اور تماشا ہو اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور (کفر اور گناہ سے) بچے رہو گے تو اللہ تمہاری نیگ تمکو دیگا اور وہ تم لوگوں کے مال تم سے نہیں مانگے گا ف۵
۲۷	الحدید	۳ (20)	اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ	(لوگو) یہ جان رکھو دنیا کی زندگی اور کچھ نہیں بس کھیل اور تماشا ہے اور بناؤ سنگار اور ایک دوسرے پر بڑائی جتانا اور ایک دوسرے سے زیادہ مال اور اولاد کی خواہش کرنا ف۶
؍؍	؍؍	؍؍ (21)	وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ	اور آخرت میں (بروں کے لیے) سخت عذاب ہو اور (اچھوں کے لیے) اللہ تعالی کی معافی اور رضامندی ہو اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے ف۷
۲۹	القیمۃ	۱	كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۭ	نہیں نہیں (لوگو) تم (آدمیوں کا قاعدہ ہے) جلد بازی پسند کرتے ہو اور انجام کا خیال نہیں کرتے۔
؍؍	الدھر	۲ (5)	اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَاۤءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝	یہ کافر تو دنیا کو پسند کرتے ہیں اور (قیامت کے) سخت دن کو انہوں نے اپنی (پیٹھ) پیچھے چھوڑ دیا ہے ف۸
۳۰	الاعلیٰ	۱	بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝	مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت (دنیا

ف۱ بزرگوں کا قول ہے کہ اگر دنیا سونے کی ہوتی اور آخرت مٹی کی تب بھی آخرت بہتر ہوتی کیونکہ آخرت باقی ہے اور دنیا فانی ہے ۱۲ ف۲ دس گنے سے سات سو گنا تک ثواب دینگے ۱۲ ف۳ یہاں کا فائدہ مال متاع ۱۲ ف۴ کیونکہ وہ نیک عمل سے آخرت کے ثواب کی نیت نہیں رکھتا تھا بلکہ دنیا کا فائدہ چاہتا تھا وہ اللہ نے دیدیا اب آخرت میں اسکو کچھ نہیں ملیگا۔ بعضوں نے کہا یہ آیت کافروں سے خاص ہو حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے یہ آیت پڑھی پھر کہا اللہ فرماتا ہے اے آدمی تو میری عبادت میں دل لگادے میں تیرا سینہ غنا اور تونگری سے بھر دونگا اور تیری محتاجی دور کر دونگا اور اگر تو ایسا نہ کریگا تو میں تجھ پر فکریں ڈالدونگا اور تیری محتاجی دور نہیں کرونگا۔ حضرت علی رضہ نے کہا دنیا کی کھیتی مال اور اولاد ہے اور آخرت کی کھیتی وہ نیک عمل جسکا ثواب باقی رہتا ہے ۱۲ ف۵ دنیا کا سامان اسکے مقابل میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا وہ باقی ہو فانی ۱۲ ف۶ جو شرک اور کفر اور گناہ سے بچتے ہیں ۱۲ ف۷ اسکو مال اور دولت کی کچھ پرواہ نہیں نہ احتیاج ہے ایک تھوڑا سا حصہ جو تم کو زکوۃ اور صدقہ میں دینے کا حکم ہے وہ بھی تمہارے فائدے کے لیے ۱۲ ف۸ کلام الملوک ملوک الکلام حقیقت میں دنیاداروں کے سارے مطلب ان پانچ باتوں میں آگئے بچپنے میں کھیل کود تماشے کے دلدادہ اور فریفتہ ہوتے ہیں جوانی میں اپنے بناؤ سنگار کی لو لگی رہتی ہے اسی فکر میں گذرتی ہے کہ ہم سب سے بڑھ کر لوگوں کی نظر کسی جوان پر نہ پڑے عورتیں دیکھتی ہی ہماری عاشق بنجائیں جب ذرا جوانی ڈھلنے لگتی ہے اور عقل آتی ہے تو فخر کی سوجھتی ہے اپنے مال دولت حسن جمال زور قوت پر ناز پیدا ہوتا ہے پھر جب بڑھاپا آیا تو یہ فکر ہوتی ہے کہ مال اور اولاد میں دوسروں سے بڑھ چڑھ کر رہیں اسی واہیات میں ساری عمر گذر جاتی ہے اور ملک ہی ایکا ایکی موت آکر اپنے پنجہ میں دبا لیتی ہے چلو چھٹی ہوئی ۱۲ ف۹ جو کوئی خود دنیا سے محبت رکھے وہ دھوکے میں آگیا آنکھ اپنے ہمیشہ رہنے کا گھر برباد کیا البتہ اگر دنیا کو آخرت کی بھلائی کمانے کا ذریعہ کرے تو سبحان اللہ اور ایسے لوگ بچے ہوئے دنیا کی زندگی دھوکے کی ٹٹی نہیں ہے ۱۲ ف۱۰ اسکے لیے کوئی تیاری نہیں کرتے

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۶	الضحیٰ ۹۳	۱	وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ۝ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ۝	سے کہیں) بہتر اور زیادہ پائدار ہے ف اور البتہ آخرت تیرے لیے دنیا سے (کہیں) بہتر ہے ف

ذَمُّ التَّقْلِیْدِ	باب تقلید کی مذمت کا بیان

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۲	البقرۃ	۲۱	وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ ۝	اور جب ان (لوگوں) سے کہو اللہ نے جو (حکم) اتارا ہے اس پر چلو تو کہتے ہیں نہیں ہم تو اس طریق پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے بزرگوں کو چلتے ہوئے پایا بھلا اگر ان کے بزرگ (باپ دادے) بے عقل اور گمراہ ہوں ف
۷	المآئدۃ	۱۴	وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ ۝	اور جب ان سے (یعنی ان کافروں سے) کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو اتارا (یعنی قرآن شریف) اسکی اور پیغمبر کی طرف آجاؤ تو کہتے ہیں ہمکو وہی طریق بس ہے جس پر ہمنے اپنے باپ دادوں کو پایا بھلا اگر انکے باپ دادے نرے بےعلم اور گمراہ ہوں تب بھی یہ انہیں کی پیروی کرینگے ف
۸	الاعراف	۳	وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْھَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھَا قُلْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝	اور جب یہ لوگ (یعنی مشرک) کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہمنے اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے پایا اور اللہ نے ہمکو اس کام کا حکم کیا (اے پیغمبر) کہدے اللہ بری کام کا حکم نہیں دیتا کیا جو بات تم کو معلوم نہیں اسکو اللہ پر لگاتے ہو (اے پیغمبر) کہدے میرے مالک نے تو انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ جہاں نماز پڑھو اپنے منہ سیدھے کرو اور نری اسکے تابعدار ہو کر اسکو پکارو جیسے تم کو پہلے پیدا کیا ویسے ہی پھر (دوبارہ) پیدا ہوگے ف
۱۲	ھود	۹	فَلَا تَکُ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّمَّا یَعْبُدُ ھٰٓؤُلَآءِ مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا کَمَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُھُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْھُمْ نَصِیْبَھُمْ	تو یہ مشرک جن بتوں کو پوجتے ہیں تجھ کو ان سے کچھ شک نہ پیدا ہو جیسے انکے باپ دادا (بتوں کو) پوجتے رہے یہ بھی اسی طرح پوجتے ہیں اور ہم قیامت کے دن انکو عذاب کا حصہ انکو پورا پورا پہنچا دینگے

ف یہ آیت کافروں کے باب میں ہے۔ بعضوں نے کہا مومن اور کافر سب کے باب میں ہے ابن مسعود رضہ نے یہ آیت پڑھی پھر کہا ہمنے دنیا کو اسلیے مقدم کیا کہ دنیا کی آرائش اور بہار زیب و زینت دیکھی کھانا پینا عورتیں سب ہمارے سامنے آگئیں اور آخرت تو ہم سے غائب ہے تو ہمنے نقد کو اختیار کیا اور ادھار کو چھوڑ دیا ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ میری امت جو جو ملک فتح کریگی وہ مجھ کو دکھلائے گئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری ۱۲ ف یعنے مشرکوں سے یا یہود سے ۱۲ ف اس آیت میں مشرکین اور یہود کا ذکر ہے مگر الفاظ عام ہیں ان سب لوگوں کو شامل ہیں جو قرآن و حدیث کی بات نہ مانیں اور کہیں باپ دادا بزرگوں کی راہ اختیار کریں ۱۲ ف یعنے قرآن و حدیث پر عمل کرو ۱۲ ف تب بھی یہ انہیں کی پیروی کرینگے اور عقل اور دانائی کی بات نہ مانیں گے ۱۲ ف جیسے شرک کرنا کعبہ کا طواف ننگے ہو کر کرنا ۱۲ ف بڑوں کا کرنا تو صحیح تھا مگر یہ امر کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا حکم دیا بالکل غلط اور بہتان تھا اسی کو اس آیت میں رد کیا اور بڑوں کے نسبت تو سورہ بقرہ میں گذر چکا ہے کہ انکا کرنا کوئی سند نہیں کیونکہ بڑے بھی تمہاری طرح آدمی تھے بھلا اگر بےعقل یا بیوقوف ہوں تو تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے ۱۲ ف خصوص اس برے کام کا جس میں بےحیائی اور بیشرمی ہو ۱۲ ف محض گمان سے کہتے ہو کہ جب ہمارے باپ دادا ایسا کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ضرور حکم دیا ہوگا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیوں بے جانے بوجھے (یا بے سوچے سمجھے) اللہ پر جھوٹ بولتے ہو۔ قتادہ رح نے کہا قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نے گناہ پر کسی بندی کو عزت نہیں دی اور نہ گناہ سے راضی ہوا نہ گناہ کا حکم کیا البتہ اطاعت سے راضی ہوا اور گناہ سے اس نے منع کیا ۱۲ ف یا بیچ کی راہ جس میں نہ کمی ہو نہ بڑھاؤ یعنے معتدل اور مستقیم کالا ۱۲ ف ابن عباس رضہ نے کہا انصاف سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔ تو اسکا کہا مانو ۱۲ ف قبلہ کیطرف یعنے کعبے کیطرف منہ کرو نماز میں یا جسوقت نماز پڑھو قبلہ کیطرف منہ کرو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر سجدہ خالص خدا کی رضامندی کے لیے کرو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آجاوے تو جہاں ہو وہیں نماز پڑھ لو اپنی مسجد میں پہونچنے کا انتظار نہ کرو ۱۲ ف یعنی اسکی عبادت کرو اور اسکی عبادت میں کسی اور کو شریک مت کرو بعضوں نے کہا شریعت کے موافق اسکی عبادت کرو ۱۲ ما آوردہ منہ

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			غَيْرَ مَنْقُوصٍ ○	کچھ کم نہ ہوگا -
٢٠	الزخرف ٤٣	٢	وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ○ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ط قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ	اور (اے پیغمبر) اسیطرح ہمنے تجھ سے پہلے جب کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے مالدار لوگ یہی کہنے لگے ہمنے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم تو انہی کے قدم بہ قدم چلینگے پیغمبر نے (ان کے جواب میں) کہا کیا اگر میں تم کو اس سے بڑھ کر ٹھیک رستہ بتاؤں جسپر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا انہوں نے کہا (کچھ ہی ہو) ہم جو تم دیکر بھیجے گئے ہو اسکو نہیں ماننے آخر ہمنے ان سے بدلہ لیا (سب کو تباہ کر دیا) تو (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی (پیغمبروں کو) جھٹلانیوالوں کا انجام کیسا ہوا -

التَّبْشِيْرُ ١٨
باب بشارت اور خوشخبری کا بیان

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
١	البقرہ ٢	٣	وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	اور (اے پیغمبر) خوشخبری سنا دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکے لیے باغ ہیں جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں -
٢	″	١٧	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا	اور ایسے ہی ہمنے تمکو ایک بیچ بیچ کی امت بنایا تاکہ تم دوسرے لوگوں پر (قیامت کے دن) گواہ بنو اور پیغمبر (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمپر گواہ ہوں ف
٣	″	١٩	وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ لا قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ط اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قف وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ	اور صبر کرنیوالوں کو خوشخبری دے انکو جب کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کیطرف جانیوالے ہیں ف ان ہی لوگوں پر اللہ تعالے کی بخشش اور مہربانی ہوگی اور وہی بہشت کا رستہ پائیں گے ف
١٤	الحج ٢٢	٥	وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ	اور گڑ گڑانے والوں کو خوشخبری دے جن کے دل اللہ کا

ف تب بھی تم میری بات نہ مانوگے اور اپنے پرانے ڈہرے پر چلے جاؤگے - یہ تو احمق بے وقوف کا کام ہے کہ اچھی چیز کو چھوڑ کر خواہ مخواہ بری چیز کو لیے رہے اور کسی کی بات نہ سنے شوکانی رح نے کہا ہے ہمارے زمانے میں مسلمان مقلدوں کا بھی یہی حال ہے انکو جب حدیث یا آیت سناؤ تو اپنے امام کے قول پر جمے رہتے ہیں اور کہتے کیا ہیں ہمارے امام حدیث قرآن کو تم سے زیادہ جانتے تھے انکا جواب یہ ہے کہ اگر تمہارے امام اسوجہ سے کہ انکا زمانہ پہلے ہے حدیث یا قرآن زیادہ جانتے تھے تو تابعین اور صحابہ کا زمانہ ان سے بھی پہلے تھا پھر وہ تمہارے اماموں سے بھی زیادہ حدیث اور قرآن کو جانتے ہونگے تو ان کی تقلید کیوں نہیں کرتے ١٢ ف یعنے اللہ کا پیغام سنا دیں ١٢ ف جب ایک نے کسی طرح نہ مانا ہم نے انتقام لیا ١٢ ف مسلمانو جیسے ہمنے تم کو قبلہ بتا دیا ویسے ہمنے ابراہیم کو چن لیا ١٢ ف یعنے معتدل اور بہتر کہ نہ اسمیں مبالغہ ہے نہ تقصیر نہ افراط نہ تفریط دغلو نہ تخفیف صحیح حدیث میں ہے کہ وسط سے مراد عدل ہے یعنے معتدل اور بہتر نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو بہت بڑھایا کہ انکو خدا بنا دیا اور یہود نے انکو بہت گھٹایا کہ انکی پیغمبری کا بھی انکار کیا مسلمان بیچ بیچ میں ہیں حضرت عیسیٰ کو پیغمبر اور خدا کے مقبول اور پیارے بندے جانتے ہیں ١٢ ف صحیح حدیث میں جسکو امام بخاری اور ترمذی اور نسائی وغیرہم نے روایت کیا اس آیت کی تفسیر موجود ہے یعنے قیامت کے دن نوح بلائے جائیں گے وہ کہیں گے حاضر ہوں اللہ تعالے پوچھے گا کیا تمنے میرا حکم پہونچا دیا وہ عرض کریں گے جی ہاں پھر ان کی امت سے پوچھے گا کہ نوح نے میرا حکم تمکو پہونچایا تھا وہ کہینگے ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا (یعنے پیغمبر) نہیں آیا تب اللہ تعالے نوح سے فرمادیگا تمہارا گواہ کون ہے وہ کہینگے محمد اور انکی امت کے لوگ یہ گواہی دینگے کہ نوح نے اللہ کا پیغام اپنی امت کو پہونچا دیا اور حضرت محمد اپنی امت پر گواہی دینگے کہ ان کی گواہی سچ ہے ١٢ ف یعنے دل اور زبان دونوں سے ایسا کہتے ہیں اور بیقراری اور اضطراب نہیں کرتے ثابت قدم رہتے ہیں اور زبان سے کوئی کلمہ بے ادبی یا ناشکری کا نہیں نکالتے ١٢ ف صلوات کے معنے بعضوں نے عنایتیں اور رحمتیں کیا ہے پھر اسکے بعد رحمت کا ذکر کرنے سے مقصود تاکید ہے یا یہ کہ ایک رحمت کے بعد دوسری رحمت ١٢

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَا اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝	نام لیتے ہی ڈر جاتے ہیں اور جو مصیبت انپر پڑے اسپر صبر کرتے ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہمنے انکو (اپنے فضل سے) دیا ہے اسمیں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ف
۱۷	الحج ۲۲	۵	وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) نیکوں کو بہشت کی خوشخبری دے ۔
۲۲	الاحزاب ۳۳	۶	وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝	اور ایمان والوں کو یہ خوشخبری سنا ان پر اللہ تعالے کی طرف سے بڑا فضل ہوگا ف
۲۳	الزمر ۳۹	۲	فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	تو میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر جو اچھی ہوتی ہے اس پر چلتے ہیں یہی لوگ تو وہ ہیں جنکو اللہ تعالے نے (سیدھی) راہ بتلائی ہے اور یہی لوگ تو عقل والے ہیں ف

الانذار ۹۲ — باب ۹۲ ڈراوا اور تحذیر کا بیان

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱	البقرہ ۲	۳	فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝	تو اس آگ سے بچو جسکے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (کہ بجائے لکڑیوں کے اس میں جلیں گے) وہ منکروں کے لیے تیار رہتی ہے
۳	؍؍	۳۸	وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	اور اس دن سے ڈرو جب تم کو اللہ کے پاس لوٹ جانا ہوگا (یعنے موت کے یا قیامت کے دن سے) پھر ہر ایک شخص کو اس کے کام کا پورا بدلہ ملیگا اور انکا حق نہ مارا جاویگا ف
۷	آل عمران ۳	۲	قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝	(اے پیغمبر) کافروں سے کہدے اب کوئی دن میں تم مغلوب ہوتے ہو ف اور (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بری جگہ ہے ف
۴	؍؍	۱۴	وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝	اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے طیار ہوئی ہے ف
۱۶	مریم ۱۹	۲	وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝	اور ان (ظالموں کو) افسوس کے دن سے ڈرا جب کام تمام ہو جائیگا اور (اب تو) وہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے ف
؍؍	؍؍	۵	وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى	اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ میں نہ جائے (یا دوزخ

ف یعنے زکوۃ اور صدقہ دیتے ہیں ۱۲ ف بہشت ملیگی جب یہ آیت اتری تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضہ اور معاذ رضہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا لوگوں کو خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو سختی نہ کرو ۱۲ ف اور بری بات پر توجہ نہیں کرتے ۱۲ ف جب یہ آیت اتری تو آں حضرت صلعم نے ایک شخص کو حکم کیا کہ وہ منادی کرے جو کوئی مرے اس حال میں کہ وہ شرک نہ کرتا ہو وہ جنت میں جائے گا حضرت عمر رضہ نے اسکو لوٹا دیا اور آں حضرت صلعم سے عرض کیا میں ڈرا ایسا نہ ہو لوگ اسپر بھروسا کرلیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں ۱۲ .... ف ایندھن آدمی اور پتھر ہیں یعنے دوزخ میں جلائے جائیں گے بعضوں نے کہا پتھروں سے مراد وہ بت ہیں جنکو کافر پوجتے تھے قیامت کے دن بولنے پوجنے والوں سمیت دوزخ میں ڈال دیے جاویں گے جیسے فرمایا انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم ۱۰ اس آیت سے یہی نکلا کہ دوزخ کو اللہ تعالے بنا چکا ہے اور وہ موجود ہے ایسے ہی جنت بھی اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ ف ابن عباس رضہ نے کہا یہ اخیر آیت ہے قرآن کی جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری اسکے بعد آپ صرف اکاسی دن یا اکتیس دن یا نو دن یا سات دن زندہ رہے ۱۲ ف مغلوب دنیا میں مسلمانوں کے ہاتھ سے ۱۲ ف یعنے دوزخ جب آنحضرت صلعم جنگ بدر سے لوٹ کر آئے جس میں مسلمانوں کو مکے کے کافروں پر پوری فتح ہوئی تھی تو آپ نے یہودیوں کو ڈرایا کہ تمہارا بھی حال ہونا ہے جو مکے کے کافروں کا ہوا بہتر ہے کہ اسلام قبول کرو وہ شیخی میں آکر کہنے لگے کہ مکے کے کافر بیتے تھے لڑائی کے فنون سے واقف نہ تھے آپ ہمسے لڑینگے تو معلوم ہوگا تب اللہ تعالے یہ آیت اتاری جیسا اللہ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہودی لوگ ذلیل وخوار ہوئے بہت سے قتل ہوئے کچھ لونڈی غلام بنائے گئے باقی ماندہ ملک شام کو نکال دیے گئے ۱۲ باقی در ضمیمہ

			عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝	پر سو نگذری) یہ تو تیرے مالک پر لازم ہے اسنے فیصلہ کر دیا ہے پھر جو پرہیزگار ہیں (شرک اور کفر سے بچ رہے ہیں) انکو تو ہم دوزخ سے نکال لینگے اور کافروں کو اسی میں گھٹنوں کے بل پڑا رہنے دینگے ف
۱۷	الحج	۱	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝	لوگو اپنے مالک کے عذاب سے ڈرو کیونکہ قیامت کا بھونچال ایک بڑی آفت ہے ف
۲۱	لقمان ۳۱	۴	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝	لوگو اپنے مالک سے ڈرو اور اُسدن کا خوف رکھو جس دن باپ اپنی اولاد کے کام نہ آئیگا اور نہ کوئی اولاد اپنے باپ کے کچھ کام آئے گی بے شک اللہ سبحانہ وتعالے کا وعدہ (قیامت کا دن) برحق ہے تو ایسا نہ ہو دنیا کی زندگی تم کو دھوکا دے اور شیطان تمہیں اللہ تعالے سے غافل کر دے ف
۳۰	التکاثر ۱۰۲	۱	اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝	لوگو تمکو (مال اور اولاد) کے زیادہ ہونیکی خواہش نے (اسکی یاد سے) غافل کر دیا یہانتک کہ تم قبروں میں جا پہونچے یہ سمجھ لو آگے چلکر تمکو (اس غفلت کا نتیجہ) معلوم ہو جائیگا سمجھ لو اگر تمکو (اپنا انجام) یقیناً معلوم ہوتا (تو کبھی ایسی غفلت میں نہ رہتے) تم بیشک (ایکدن) جہنم کو دیکھوگے پھر اسکو یقین کی آنکھ سے دیکھ لوگے پھر تم سے اسدن (دنیا کے مزوں کی) بھی پوچھ ہوگی ف

باب ۸۳ مغفرت اور توبہ اور استغفار کا بیان — العفو والتوبة والاستغفار ۸۳

۴	النساء	۳	اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ	اللہ تو انہی کی توبہ قبول کرتا ہے جو نادانی سے برا کام کر بیٹھیں پھر جلدی سے (یعنی مرنے سے پیشتر) توبہ کر لیتے ہیں تو اللہ ان کو معاف کر دیتا ہے اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں جو برے کام کرتے رہتے ہیں جب موت ان میں

ف ۱ مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے سوا اور سب لوگ مسلمان ہوں یا کافر ایکبار دوزخ میں ضرور جائیں گے پھر مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ اسکو ٹھنڈا کر دیگا اور وہ سلامتی کے ساتھ اس میں سے پار ہو جائیں گے ۱۲ ف ۲ یا سب کافروں کو اسی میں چھوڑ دیں گے پروردگار کا مطلب پرہیزگاروں کو دوزخ میں لیجانے سے یہ ہوگا کہ دوزخ کو ایک بار دیکھ لیں اسکے بعد بہشت کو جائیں تاکہ حق تعالیٰ کا شکر دل سے ادا کریں۔ قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید دوسرے یہ کہ دوزخیوں کو اور زیادہ رنج ہو مسلمانوں کو نجات پاتے دیکھیں اور اپنے حال پر روئیں تیسرے یہ کہ بہشت کی لذت زیادہ حاصل ہو جیسے محنت اور تکلیف کے بعد آرام میں مزہ ملتا ہے ۱۲ ف ۳ کہتے ہیں یہ بھونچال قیامت کے قریب رمضان کی پندرہویں کو ہوگا اسکے بعد سورج پچھم سے نکلے گا۔ بعضوں نے کہا یہ بھونچال پہلا صور پھونکنے کے وقت ہوگا۔ بعضوں نے کہا قیامت کے بھونچال سے خود قیامت مراد ہے ۱۲ ف ۴ بلکہ ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی نفسی نفسی کا وقت ہوگا ۱۲ ف ۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمکو آرزوئیں دھوکا نہ دیں یعنی یہ امید کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے معاف کر دیگا اب تو عیش کر لو ۱۲ ف ۶ بعضے کہتے ہیں قریش کے دو خاندانوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا یہانتک کہ مردوں پر بھی ناز کرنے لگے اس وقت یہ سورت اتری ۱۲ ف ۷ یقیناً معلوم ہوتا یعنے اس میں کوئی شک و شبہ تم کو نہ رہتا بہت لوگ آخرت کو زبان سے مانتے ہیں لیکن انکے دل میں پورا یقین نہیں ۱۲ ف ۸ صحت اور عافیت اور کھانے اور پینے اور جماع اور تمام لذتوں کی بازپرس ہوگی کہ ان کا شکر کیا ادا کیا۔ حدیث میں ہے کہ آپ نے صحابہ رضہ کے ساتھ تازی کھجور کھائی اور ٹھنڈا پانی پیا پھر فرمایا یہ دنیا کا مزہ ہے جس سے تم پوچھے جاؤ گے ایک روایت میں ہے کہ دنیا کا مزہ پیٹ بھر کر کھانا ٹھنڈا پانی پینا سایہ دار جگہ میں رہنا ہاتھ پاؤں کا درست ہونا میٹھی نیند سونا ہے۔ ان سب چیزوں کو آں حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کی آخرت میں پوچھ ہوگی ۱۲ ف ۹ دلیں دم ہوتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اب ایسا نہ ہوگا ۱۲ ف قتادہ نے کہا ہر گناہ نادانی ہی سے ہوتا ہے گو عمداً ہو ضحاک نے اور مجاہد نے کہا نادانی سے یہ مراد ہے کہ عمداً گناہ کرے مکرمہ نے کہا دنیا کا کام نادانی ہی سے ہوا کرتے ہیں ابو العالیہ نے کہا آنحضرت کے صحابہ کہا کرتے تھے جو گناہ بندہ کرے

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝	سے کسی (کے سر) پر آن کھڑی ہوتی ہے تو کہنے لگتا ہے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان لوگوں کی جو کفر میں مرتے ہیں (اور اللہ کا عذاب دیکھ کر مرے بعد توبہ کرتے ہیں) ان (دونوں قسم کے) لوگوں کے لیے تو ہم نے بڑی تکلیف کا عذاب تیار کیا ہے ۔
٥	النسآء	٥	يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝	اللہ یہ چاہتا ہے اگلے (نیک) لوگوں کا رستہ تم سے بیان کردے اور تم کو اسی پر چلائے اور گناہ سے (نیکی کی طرف) پھرا دے اور اللہ تعالے بڑے علم والا ہے حکمت والا۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی تو تم کو گناہ سے پھرانا (اور نیکی پر لگانا) چاہتا ہے اور جو لوگ مزوں پر لگے ہیں ف وہ چاہتے ہیں کہ تم ایک طرف (خوب) جھک پڑو ف اللہ تعالی تمہارا بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہے ف اور آدمی پیدائش سے کمزور بنا ہے ف
″	″	٩	وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝	اور اگر یہ لوگ جس وقت انہوں نے قصور کیا تھا تیرے پاس آن کر اللہ تعالی سے معافی مانگتے اور پیغمبر بھی (دینے تو بھی) انکے لیے معافی چاہتا تو بیشک وہ اللہ کو بڑا معاف کرنیوالا مہربان پاتے ف
″	″	١٦	وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	اور اللہ تم سے معافی مانگ ف بے شک اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے ف
″	″	″	وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	اور جو کوئی (دوسرے کے ساتھ) برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے ف پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ تعالی کو بخشنے والا مہربان پائے گا ف
٦	المآئدہ	٦	فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	پھر جو کوئی قصور کے بعد (یعنے چوری کر کے) توبہ کرے اور اچھے کام کرنے لگے تو اللہ تعالی اسکو معاف کردے گا بے شک اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے ف

ف ابوالعالیہ رح نے کہا مراد منافق لوگ ہیں اور ابن عباس رض نے کہا مشرک اور ثوری رح نے کہا مسلمان مراد ہیں جو موت سے پیشتر توبہ نہیں کرتے اور گناہ کرتے رہتے ہیں جب جان حلق میں آ کر غرغرہ کرتی ہے اسوقت توبہ کرتے ہیں ۱۲ ف شہوت پرست ہیں جیسے یہود اور نصاریٰ یا پارسی جو بہن اور بھانجی بھتیجی سے نکاح کر لیتے ہیں یا زندیق باز ۱۲ ف اور وہ جو اعتدال کی راہ راست ہے اُس سے دُور ہو جاؤ اکثر بد معاش لوگ تمکو یہی سمجھاتے ہیں کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے عیش کرلو اور خوب مزے اڑالو ان بیوقوفوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ شریعت کی جو راہ ہے اسی پر چلنے میں ساری عمر کا مزہ اور عیش ہے جو لوگ شریعت پر چلتے ہیں دونوں جہاں میں خوش اور اچھے رہتے ہیں جو مزوں کے پیچھے اسطرح لگ جاتے ہیں کہ حلال اور حرام کی قید اٹھا دیتے ہیں وہ دنیا میں چند ہی روز جیتے ہیں اور بری حال ہزاروں بیماریوں میں گرفتار اور مرنے کے ساتھ ہی عذاب طیار ۱۲ ف سہل سہل حکم تمکو دیا ہے مثلاً لونڈی سے بھی نکاح کی تمکو اجازت دی ۱۲ ف وہ سخت احکام کا تحمل نہیں کر سکتا اپنی خواہش کو بالکل دور نہیں کر سکتا اسلیئے اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے ہر حکم میں آسانی رکھی اور شریعت کو ایسا بیچ بیچ کا رستہ کر دیا کہ نہ دنیا کا عیش بالکل مٹ جائے نہ آدمی بالکل عیش ہی میں غرق ہو کر خدا سے غافل ہو جائے ۱۲ ف آنحضرت صلعم جب دنیا میں تشریف رکھتے تھے تو گناہ کی معافی کا یقینی طریقہ اللہ تعالی نے بتلا دیا تھا کہ پیغمبر پاس حاضر ہو کے خود بھی استغفار کرے اور آپ سے بھی دعا کرائے گناہ معاف ہو گیا اب جب پیغمبر صاحب دنیا سے تشریف لے گئے ہیں تو قرآن شریف موجود ہے اس آیت کو پڑھ کر اگر صدق دل سے استغفار کرے تو امید ہے کہ وہ اپنے فضل سے توبہ قبول کریگا ۱۲ ف اس کی جگہ تو نے دوسرے بیقصور شخص کو مجرم بنانے کا اور مجرم کو بری کرنے کا قصد کیا تھا ۱۲ ف پیغمبر گناہ سے معصوم ہیں مگر بعضی باتیں عام لوگوں کے حق میں گناہ نہیں ہیں لیکن جلالت شان کی وجہ سے ان کے حق میں وہی گناہ گنی جاتی ہیں اون کو اس سے بھی استغفار کرنیکا حکم ہوتا ہے یہ مقدمہ ایسا ہی تھا اگر کوئی اور حاکم ایسا کرتا تو کچھ بلا نہ تھا کیونکہ غیب کا علم خدا کو ہے عدالت کا قیاس یہی ہے کہ جس کے قبضے سے چوری کا مال نکلے وہ چور سمجھا جاوے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

نمبر	سورة	آیت	آیت	ترجمہ
٧	الانعام	٦	كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لا اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ لا فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر یہ لکھ لیا ہے کہ وہ مہربانی کریگا یعنی جو کوئی تم میں نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اسکے بعد توبہ کرے اور اپنے تئیں سنوارے ف١ تو وہ بخشنے والا مہربان ہے۔
٩	الاعراف	١٩	وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور جن لوگوں نے برے کام کیے پھر اسکے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو بے شک تیرا مالک توبہ کے بعد ف٢ البتہ بخشنے والا مہربان ہے۔
٩	الانفال	٤	وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ	اور اللہ انکو عذاب کرنیوالا نہیں جب تک وہ استغفار کرتے ہیں ف٣
١١	التوبة	١٣	وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور کچھ ایسے لوگ ہیں (جو منافق نہ تھے) انہوں نے اپنے قصور کا اقرار کیا ف٤ انہوں نے ایک اچھا کام کیا تو ایک برا ملا دیا ف٥ قریب ہے کہ اللہ تعالے انکی توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف٦
״	״	״	اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝	کیا ان لوگوں کو اتنا معلوم نہیں کہ اللہ ہی تو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور خیرات بھی وہی لیتا ہے اور اللہ ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ ف٧
״	״	١٤	مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۚ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝	پیغمبر کو نہیں چاہیے نہ ایمان والوں کو کہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا مانگیں گو وہ ان کے رشتہ دار ہوں جب ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ وہ (یعنے مشرک) دوزخی ہیں ف٨ اور ابراہیم نے جو اپنے باپ کے لیے مغفرت کی دعا مانگی تھی تو کچھ نہیں مگر ایک وعدے (کی وجہ) سے جو اسنے اپنے باپ سے کیا تھا ف٩ پھر جب ابراہیم کو یہ کھل گیا کہ اسکا باپ خدا تعالے کا دشمن ہے تو وہ اس سے الگ ہو گیا بے شک ابراہیم بڑا نرم دل بردبار تھا ١٢
״	״	١٤	لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ	بیشک اللہ تعالے نے پیغمبر کو معاف کر دیا اور مہاجرین اور انصار کو بھی جنہوں نے سخت وقت میں پیغمبر کا ساتھ

ف١ اپنے فضل وکرم سے ١٢ ف٢ اپنی حالت درست کرلے نیک کام کرنے لگے ١٢ ف٣ یا ان گناہوں کے بعد جن سے توبہ کی ہے ١٢ ف٤ ہوا یہ کہ ابوجہل مردود نے اور دوسرے کافروں نے کہنے کو تو یہ کہدیا کہ اگر یہ قرآن سچ ہو تو ہم پر پتھر برسیں پھر شام کو شرمندہ ہوئے اور طواف کے وقت غفرانک غفرانک کہنے لگے ١٢ ف٥ کہنے لگے ہم سے بیشک خطا ہوئی جو ہم جہاد میں شریک نہیں ہوئے ١٢ ف٦ مثلاً پہلے جہاد کیا اب گھر رہ گئے یا ایمان لائے نماز روزہ کیا یہ اچھا کام تھا برا یہ کیا کہ جہاد میں شریک نہیں ہوئے ١٢ ف٧ یہ آیت ابو لبابہ اور ان کے ہمراہیوں کے باب میں اتری وہ سچے مسلمان تھے لیکن تبوک کی لڑائی میں آپ کے ساتھ نہ جا سکے جب آپ لوٹ کر آئے تو انہوں نے اپنے تئیں مسجد کے ستونوں سے باندھ دیا اور کہنے لگے جب تک آنحضرت صلعم خود ہم کو نہ کھولیں گے ہم یہیں بندھے رہیں گے آپ آتے جاتے پوچھتے یہ کون لوگ ہیں صحابہ نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو آپکے ساتھ جہاد میں نہیں گئے اب یہ کہتے ہیں جب تک آپ انکو نہ کھولیں گے یہیں بندھے رہیں گے آپنے فرمایا میں تو نہیں کھولونگا جب تک اللہ تعالیٰ ہی ان کو نہ کھولیگا آخر یہ آیت اتری اور آپ نے ان کو خود اپنے مبارک ہاتھوں سے کھولا ١٢ ف٨ حضرت علی رض نے کہا جب ابوطالب مر گئے تو میں نے آنحضرت صلعم کو خبر کی آپ روئے (کیونکہ ابو طالب آپ کے حقیقی چچا تھے اور انہوں ہی نے آپ کے دادا عبدالمطلب کے گذر جانے پر آپ کی پرورش کی تھی اور جب تک تھے آپ کی حمایت کرتے رہے اپنی اولاد سے زیادہ آپ کو چاہتے تھے) پھر فرمایا جا ان کو غسل دے اور کفن پہنا اور مٹی میں داب دے اللہ تعالیٰ ان کو بخشے اور ان پر رحم کرے میں نے ایسا ہی کیا اور آپ کئی دن تک ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہے اور گھر سے نہ نکلے یہاں تک کہ یہ آیت اتری اس آیت سے یہ نکلا کہ مشرکوں سے دوستی نہ رکھنا چاہیئے نہ ان کے لیے دعا کرنا چاہیئے ١٢ ف٩ یعنے ابراہیم نے اپنے باپ سے استغفار کا وعدہ کر لیا تھا جیسے اس آیت میں ہے لاستغفرن لک تو وعدے کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے دعا کی ١٢ (باقی در ضمیمہ)

ترجمہ	آیت	نمبر آیت	سورۃ	پارہ
وقتیکہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ڈگمگا گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انکو دوبارہ معاف کیا کیونکہ وہ انپر بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تین شخصوں کو جو ڈھیل میں ڈالدیے گئے تھے بیانتک کہ جب زمین (اتنی) کشادہ ہونے پر بھی انپر تنگ ہو گئی اور ان کی جان انپر دوبھر ہو گئی اور سمجھ گئے کہ اللہ (کے عذاب یا غصے) سے کہیں پناہ نہیں مگر اسی کے پاس تب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر کرم کیا تاکہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے	الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ .... عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝	ا		
اور اس لیے کہ تم اپنے مالک سے بخشش مانگو پھر اسکی درگاہ میں توبہ کرو وہ تم کو ایک مدت معین تک اچھی طرح (دنیا کے مزے اٹھانے دیگا اور جس نے زیادہ عبادت کی ہے اس کو زیادہ اجر ملے گا اور اگر تم منہ موڑو گے تو مجھ کو ڈر ہے بڑے دن کا عذاب تم پر نہ ہو ف۱۱	وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝	۱	هود	۱۱
جن لوگوں نے نادانی سے برا کام کیا (انپر شہوت غالب ہوئی) پھر اسکے بعد توبہ کی اور (اپنے تئیں) درست کر لیا پھر تو تیرا مالک ان کا طرف دار ہے تیرا مالک توبہ کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے ف۱۲	ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝	۱۵	النحل	۱۴
(اور یہی میری صفت ہے) بیشک جو کوئی (گناہوں سے) توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے پھر راہ پر لگا رہے تو میں اسکو بہت بخشنے والا ہوں	وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝	۴	طه	۱۶
اور مسلمانو تم سب ملکر اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں توبہ کرو اس لیے کہ تم مراد کو پہونچو ف۱۳	وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝	۴	النور	۱۸
اور جو کوئی (گناہ سے) توبہ کرے اور نیک کام کرے تو وہ بھی	وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ	۶	الفرقان	۱۹

ف اور ساتھ بھی دیا تو ایسے وقت میں ۱۲ ف یعنی معاف کر دیا ۱۲ ف کعب بن مالک مرارہ بن ربیع ہلال بن امیہ جن کا قصہ اس سورت کے تیرہویں رکوع میں گذر چکا ۱۲ ف کوئی ان سے بات نہ کرتا نہ اپنی صحبت میں آنے دیتا ۱۲ ف یا ان کو توبہ کی توفیق دی ۱۲ ف معلوم ہوا کہ توبہ کا قبول ہونا محض اسکا فضل و کرم ہے اسپر کوئی چیز لازم نہیں ہے جیسے بعضے گمراہ فرقوں کا خیال ہے ۱۲ ف چین آرام سے گذرے گی روزی فراغت کے ساتھ ملے گی اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ استغفار سے بلائیں دور ہوتی ہیں اور توبہ سے خدا کی مہربانی ایسی ہوتی ہے کہ انسان کی عمر چین سے گذرتی ہے روٹی رزق میں برکت ہوتی ہے ۱۲ ف یا جس کی نیکیاں برائیوں سے بڑھ جاوینگی اسکو جنت ملیگی ابن مسعود رضہ نے کہا جو برائی کرے تو ایک ہی برائی لکھی جاویگی اور جو نیکی کرے تو اسکے لیے دس نیکیاں لکھی جاوینگی اب اگر اس کی برائی کا بدلہ دنیا ہی میں ملگیا (بیماری یا تکلیف سے) تو دسوں نیکیوں کا ثواب آخرت میں ملیگا ورنہ برائی کے بدل ایک نیکی کم ہو جاویگی اور نو نیکیاں رہیں گی ۱۲ ف کہیں کے عقلمے ۱۲ ف استغفار اور توبہ نہ کروگے تو دنیا کی آفتیں الگ تو مجھ کو الخ ۱۲ ف۱۱ یعنے قیامت کے دن کا وہ بہت سخت ہے دنیا تو خیر بری طرح سے بھی گذر جاوے گی ۱۲ ف۱۲ اس آیت کی تفسیر سورہ نساء میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۱۳ یعنے مرتے تک ایمان اور نیک عمل پر قائم رہے ۱۲ ف۱۴ بری باتوں سے جو جاہلیت کے زمانہ میں ہوا کرتی تھیں ۱۲ ف۱۵ دنیا اور آخرت میں تم کو فلاح ہو ۱۲ عہ وہ ایسے وقت میں اتنا لمبا سفر کرنے سے بہت گھبرا گئے تھے ۱۲ عہ جنگ تبوک کو غزوۃ العسرۃ بھی کہتے ہیں چونکہ یہ جہاد جس وقت ہوا جب مسلمانوں پر بہت تنگی تھی سواری اور کھانے پینے کی حضرت عمر رضہ نے کہا ایک منزل میں تو پیاس کے مارے ہم یہ سمجھے کہ ہلاک ہو جائیں گے یہانتک کہ آدمی اپنے اونٹ کو کاٹتا پھر اسکے پیٹ میں کی نجاست نچوڑتا اور پی جاتا تب ابوبکر رضہ نے آنحضرت سے عرض کیا کہ دعا فرمائیے آپ نے دعا کی خوب پانی برسا ایک گروہ کے دل ڈگمگا گئے تھے یعنے مسلمانوں میں سے کئی ایک گروہ نے پیچھے رہجانے کا قصد کر لیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے انکو بچا لیا اور وہ آنحضرت صلعم کے ساتھ گئے ۱۲

			إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ○	تعالیٰ کی طرف پورا پھر آتا ہے ف۱
۲۵	الشوریٰ	۳	وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ○	اور وہی خدا تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (ان کی) برائیاں معاف کر دیتا ہے اور جو تم کرتے ہو وہ جانتا ہے۔
۲۶	محمد	۲	وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط	اور اپنے گناہ کی بخشش کے لیے اور ایماندار مرد اور ایمان والی عورتوں کے لیے دعا مانگتا رہ ف۲
۲۸	التحریم	۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ط	مسلمانو اللہ سبحانہ وتعالےٰ کی درگاہ میں سچی توبہ کرو ف۳

الشَّفَاعَةُ ۴۸

باب ۴۸ شفاعت کا بیان

۳	البقرہ	۳۴	مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ	بے اسکے حکم کے کون اسکے پاس سفارش کرسکتا ہے ف۴
۵	النساء	۱۱	مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا ج وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا ○	جو شخص اچھی بات کی سفارش کرے (خواہ وہ قبول ہو یا نہ ہو) اسکو اسکے ثواب میں سے (قیامت کے دن) ایک حصہ ملیگا اور جو شخص بری بات کی سفارش کرے اسکو ایک حصہ اسمیں سے ملیگا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا نگہبان ہے ف۵
۱۶	مریم	۶	لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ○	وہ کسی کی سفارش نہ کرسکینگے مگر اسکی جس نے اللہ تعالےٰ سے اقرار کرلیا ہے ف۶
۱۶	طٰہٰ	۶	يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ○	اُس دن کسی کی شفاعت کام نہ آئے گی مگر جس کو رحمٰن (سفارش کرنے کی) اجازت دے اور اسکی بات پسند کرے ف۷
۱۷	الانبیاء	۲	وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ○	اور وہ فرشتے کسی کی سفارش نہیں کرسکتے مگر جس کے لیے خدا کی مرضی ہو اور وہ اسکی ہیبت سے کانپتے رہتے ہیں ف۸
۲۲	السبا	۳	وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ط حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ	اور خدا تعالےٰ کے پاس سفارش کام نہیں آتی مگر جسکو وہ حکم دے جب انکے دل سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو آپس میں کہتے

ف۱ جتنا دور ہوگیا تھا اتنے ہی نزدیک ہو جاتا ہے یا پھر اپنے اگلے درجے پر پہونچ جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ توبہ وہی ہے جس گناہ پر ندامت ہو اور اسکے بعد نیک کام کرے ورنہ خالی زبان سے توبہ کرنا اور گناہ پر جمے رہنا در حقیقت توبہ نہیں ہے ۱۲ ف۲ بخشش کی دعا کر حالانکہ پیغمبر گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں مگر ان کی شان اتنی بڑی ہوتی ہے کہ جو باتیں ہمارے حق میں گناہ نہیں وہ انکے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہیں جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ ف۳ خالص دل سے یعنے پھر گناہ کی نیت نہ ہو حضرت عمر رض نے کہا توبہ نصوح وہ ہے کہ جس برے کام سے توبہ کرے پھر اسکو نہ کرے ایک حدیث میں بھی یہی مضمون ہے سید علاء الدین نے کہا توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ فوراً بے تاخیر۔ حدیث میں ہے کہ میں ہر روز سو بار توبہ کرتا ہوں ایک روایت میں ستر بار سے زیادہ ۱۲ ف۴ اس آیت سے پہلی آیت کا مطلب کھل گیا جس میں فرمایا کہ اس دن سفارش نہ ہوگی یعنے بے حکم اور اجازت کے کسی کی مجال نہ ہوگی کہ اسکی جناب میں سفارش کرے البتہ اسکی مرضی پاکر جسکو وہ بچانا چاہے گا نیک بندے اسکی سفارش کریں گے ۱۲ ف۵ یعنے اسکے وبال میں وہ بھی شریک ہوگا اچھی بات کی سفارش مثلاً کسی غریب کی سفارش امیر سے کردی اس کو کچھ ملگیا تو یہی ثواب میں داخل ہوا بری بات کی سفارش مثلاً ایک ڈاکو فسادی کی سفارش کی چھوٹ گیا اس نے پھر ڈاکہ مارا تو یہ بھی اس کے وبال میں پڑیگا ۱۲ ف۶ یعنے مومن جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے یہی وہ عہد ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایسا شخص اگر گنہگار ہو تو اسکے لیے سفارش کی امید ہے ۱۲ ف۷ اس کی سفارش کچھ کام آسکتی ہے یا اس دن کسی کو سفارش فائدہ نہ دیگی مگر جس کی سفارش کے لیے رحمٰن اجازت دے ۱۲ ف۸ معلوم ہوا کہ بغیر خدا کی اجازت کے کوئی سفارش نہ کرسکیگا اور وہ اجازت بھی اس شخص کے لیے ہوگی جس کی کوئی بات اسکو پسند ہو۔ ابن عباس رض نے کہا یعنے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ نصیبہ والا میری سفارش کے لیے وہ ہوگا جسنے خلوص کے ساتھ اپنے دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو یعنے موحد ہو کیونکہ مشرک کی شفاعت قبول نہ ہوگی ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

سورة نمبر	سورة	آیت	آیت	ترجمہ
			قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ○	ہیں تمہارے مالک نے کیا حکم دیا (دوسرے) کہتے ہیں جو حق تھا وہی وہی حکم دیا اور وہ اونچا ہے بڑا ہے
۲۴	الزمر ۳۹	۵	قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○	(اے پیغمبر) کہدو سفارش تو ساری خدا کے اختیار میں ہے آسمان اور زمین (سب) میں اسیکا راج ہے پھر (مرنے کے بعد بھی) تمکو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے
۲۹	المدثر ۷۴	۲	فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ؕ	تو انکو سفارش کرنیوالوں کی سفارش فائدہ نہ دے گی
			لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى	**باب ۸۵ کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھانے کا**
۸	الانعام ۶	۲۰	وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○	اور جو کوئی شخص برا کام کریگا تو اسکا وبال اسی پر پڑے گا اور کوئی شخص دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر نہ لیگا پھر تم (سب) کو اپنے مالک کی طرف لوٹ جانا ہے وہ تم کو وہ باتیں تبلادیگا جن میں تم اختلاف کرتے تھے
۱۴	النحل ۱۶	۳	لِيَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ○	آخر وہ اپنے (گناہوں کے) پورے بوجھ قیامت کے دن اٹھائینگے اور جن لوگوں کو بے جانے بوجھے گمراہ کرتے ہیں ان کے کچھ بوجھ (اٹھائینگے) سن لو کیا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۲	مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ	جو شخص سیدھے رستے پر چلا تو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے سیدھا چلا ہے اور جو شخص رستے سے بہٹک گیا تو اسکا وبال بھگتنا ہوگا اور کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا
۲۲	السبا ۳۴	۳	قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○	کہدو ہمارے قصور تم سے نہ پوچھیں گے اور تمہارے کاموں کو ہم سے نہ پوچھیں گے۔
۲۲	فاطر ۳۵	۳	وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ	اور (قیامت کے دن) کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا اور (قیامت میں) جو بوجھ سے لدا ہوگا اگر وہ کسیکو اسکا اٹھانے والا ہی ہو اپنا بوجھ اٹھانیکے بلائیگا تو وہ اسکا ذرہ بوجھ اٹھانیوالا نہ

وا صحیح حدیث میں ہے جب اللہ آسمان پر کوئی حکم دیتا ہے تو فرشتے بازو ہلانے لگتے ہیں اسکے ارشاد پر عاجزی سے دوسری روایت میں ہے جب اللہ تعالیٰ وحی بھیجنے کے لیے کوئی کلام فرماتا ہے تو آسمان والے فرشتے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے ایک زنجیر صاف چکنے پتھر پر چلائیں وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں اور رہے بے ہوش ہی رہتے ہیں یہانتک کہ جبرائیل انکے پاس آتے ہیں اسوقت ان کو ہوش آتا ہے وہ کہتے ہیں اے جبرائیل تمہارے مالک نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں جو حق تھا تیسری روایت میں ہے ابن عباس رضہ نے کہا جب اللہ نے حضرت محمد پر کو وحی بھیجنا چاہا تو ان فرشتوں کو بلایا جو وحی لیجاتے ہیں دوسرے فرشتوں نے پروردگار کی آواز سنی جب انکے دل ٹھکانے ہوئے تو وحی لیجانے والے فرشتوں سے پوچھنے لگے تمہارے مالک نے کیا فرمایا انہوں نے کہا جو حق تھا وہی فرمایا۔ ابن عباس رضہ نے کہا وحی کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے لوہے کو پتھر پر چلائیں یہ آواز سنتے ہی فرشتے سجدے میں گر پڑتے ہیں ۱۲ وا یعنے اسکے بے حکم کوئی کسی کی سفارش نہیں کرسکتا اور نہ اس کی سفارش کچھ کام آسکتی ہے اور اسکا حکم ہونے کے بعد سفارش کرنا ایک بات ہے گویا یہ سفارش ہی نہیں ہے بلکہ حکم کی تعمیل ہے جیسے کوئی غلام اپنے مالک کی مرضی پاکر اسکے اشارے سے کسی کی سفارش کرے وہ بھی ڈرتے ڈرتے بے انتہا عاجزی کے ساتھ ۱۲ وت کیونکہ وہ کفر پر مرے اور کافر کے لیے سفارش قبول نہ ہوگی اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ مومنوں کو سفارش فائدہ دیگی ۱۲ وٹ اسوقت کھل جائیگا کہ کون سا دین اور مذہب سچا تھا اور کون سا جھوٹا ۱۲ وث کیونکہ انکو کی گناہ معاف تو ہوگا نہیں ۱۲ وک حدیث میں ہے کہ جو کوئی اچھی رسم قائم کرے (جیسے سنت کے موافق) اسکو اپنا ثواب ملیگا اور ان لوگوں کے ثواب میں سے بھی جو قیامت تک اسپر عمل کریں اور جو کوئی بری رسم قائم کرے (بدعت خلاف شرع) اسپر اپنا بھی وبال پڑیگا اور ان لوگوں کے وبال میں سے بھی جو قیامت تک اسپر عمل کریں ۱۲ وت اور ہرے کاموں میں پھنس گیا ۱۲ وث دوسرے کا کچھ نقصان نہ ہوگا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

پارہ	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
۲۳	الزمر	۱	وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝	اور آخرت میں، کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا پھر تم کو اپنے مالک کے پاس لوٹ جانا ہے جو تم (دنیا میں کرتے رہے) اُس کا بدلہ دیگر وہ تمکو جتلا دیگا بیشک وہ تو دلوں (تک) کی بات جانتا ہے ف۱
۲۴	″	۴	فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝	پھر جو کوئی راہ پر جائے تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو کوئی بہک جائے تو بہک کر اپنا ہی برا کرے گا اور تو کچھ انکا ذمہ وار نہیں ہے ف۲
″	حٰمٓ السجدہ	۶	مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝	جو کوئی اچھا کریگا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے اور جو کوئی برا کرے گا وہ اپنے ہی برے کے لیے اور تیرا مالک بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ف۳
۲۵	الجاثیہ	۲	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝	جو کوئی اچھا کام کرتا ہے وہ اپنے ہی بھلے کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی برا کام کرتا ہے اسکا وبال اسی پر پڑے گا پھر (آخر) تم کو اپنے مالک کے پاس لوٹ کر جانا ہے ف۴
۲۷	النجم	۳	أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ۝ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ۝ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۝ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ۝	کیا اسکو ان باتوں کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کی (کتاب توریت) ف۵ میں ہے اور ابراہیم کی (کتاب) کی، وہ جس نے (اللہ کا) حق پورا ادا کیا (ان کتابوں میں یہ لکھا) ہے کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائیگا ف۶ اور یہ (بھی) لکھا ہے کہ آدمی کو اپنی ہی کوشش (ایمان) سے فائدہ ہوگا ف۷ اور یہ اسکی کوشش آگے چلکر (قیامت کے دن اسکو) دکھائی جائے گی ف۸

وَزْنُ الْأَعْمَالِ ۸۶ — باب ۸۶ اعمال کا تولا جانا

پارہ	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
۸	الاعراف	۱	وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۚ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝	اور اُس دن ٹھیک تول ہوگی ف۱ پھر جن کی تولیں بھاری ہونگی ف۹ وہی لوگ مراد پانیوالے ہیں۔ اور جن کی تولیں ہلکی ہونگی ف۱۰

ف۱ تمہاری ناشکری اس سے چھپنے والی نہیں ۱۲ ف۲ اگر وہ حق بات کو نہ مانیں اور گمراہ رہیں تو تجھ سے مواخذہ نہ ہوگا ۱۲ ف۳ بلکہ جو عذاب کے لائق ہے اسی کو عذاب کرتا ہے اس آیت کی تفسیر سورہ آل عمران میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۴ وہ ہر ایک کو اسکے کام کا بدلہ دیگا ۱۲ ف۵ ابن عباس رض نے کہا ابراہیم ع کے زمانہ میں لوگ ایک شخص کو دوسرے شخص کے قصور کے بدل پکڑا کرتے اور سزا دیتے۔ حضرت ابراہیم ع نے اس سے منع کیا اور اللہ کا یہ حکم سنایا کہ کوئی شخص دوسرے کے قصور میں نہیں پکڑا جاسکتا اور اوپر سورہ انعام میں اس کی بحث گذر چکی ہے ۱۲ ف۶ ایک کا ایمان دوسرے کے کام نہیں آسکتا۔ امام شافعی رح نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ قرآن پڑھنے کا ثواب مردہ کو نہیں پہونچ سکتا اور اہل حدیث کا صحیح مذہب یہ ہے کہ ہر ایک قسم کی عبادتوں کا ثواب مردے کو پہونچ سکتا ہے۔ امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے فرمایا جو یہ سمجھے کہ آدمی کو دوسرے کے عمل سے فائدہ نہیں ہوتا اسنے اجماع کے خلاف کیا اور بہت سی آیتوں اور صحیح حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ مردے کو زندوں کی دعا سے فائدہ ہوتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے فائدہ ہوگا اور فرشتے مؤمنین کے لیے دعا اور استغفار کرتے ہیں اور ان سے مؤمنین کو فائدہ ہوتا ہے اور مؤمنین کی اولاد ان کی طفیل سے بہشت میں جائے گی اسیطرح اکیس دلیلیں بیان کیں پھر فرمایا کہ ہم دوسری آیات اور احادیث کے خلاف اس آیت کی تفسیر کیونکر کرسکتے ہیں ۱۲ ف۷ قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں اسکو دیکھ لیگا ۱۲ ف۸ ہر ایک کے نامہ اعمال تولے جاویں گے جیسے صحیح حدیثوں سے ثابت ہے بعضوں نے کہا خود عمل مجسم ہو کر تولے جاویں گے۔ بعضوں نے کہا عمل کرنیوالے تولے جاویں گے بعضوں نے کہا تولنے سے مراد یہ ہے کہ اعمال کا فیصلہ ہوگا اور یہ تاویل ہے سلف کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آیتوں کو اپنے ظاہری معنے پر رکھتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں اور ایسی آیتوں کے ظاہری معنے چھوڑ کر اور کچھ مراد لینا الحاد اور زندقہ ہے ۱۲ ف۹ نیک اعمال زیادہ ہوئے ۱۲ ف۱۰ نیک عمل کم ہونگے ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ۝	انھوں نے اپنے تئیں تباہ کیا یہ بدلہ ہے ہماری آیتیں جھٹلانے کا یا نہ ماننے کا۔
۱۹	المومنون ۲۳	۶	فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝	پھر جنکے (نیکیوں کے) پلے بھارے ہوگئے تو وہ ہی لوگ بامراد ہونگے اور جنکے (نیکیوں کے) پلے ہلکے ہوگئے تو یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں آپ تباہ کیا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ف
۳۰	القارعۃ ۱۰۱	۱	فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝	پھر جسکی تولیں (نیک اعمال کی) بھاری نکلیں گی تو وہ چین سے گزران کرے گا اور جس کے (نیک اعمال کی) تولیں ہلکی نکلینگی اسکا ٹھکانا ہاویہ ہوگا اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے ہاویہ کیا ہے وہ دہکتی آگ ہے ف

اَلْجَزَاءُ ۸۷ — باب جزا اور بدلے کا بیان

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۲۰	القصص ۲۸	۹	مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	جو شخص (قیامت کے دن) ایک نیکی لیکر آئے گا اُس کو اس سے بہتر بدلہ ملیگا اور جو برائی لیکر آئے گا تو جن لوگوں نے برے کام کیے ہیں انکو اتنا ہی بدلہ ملے گا جیسا وہ دنیا میں کرتے رہے ف
۲۱	الروم ۳۰ (30.41)	۵	ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝	لوگ جو برے کام کرتے ہیں انکی وجہ سے خشکی اور تری میں خرابی پھیل گئی ہے ف اللہ تعالی کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کچھ کاموں کی سزا انکو دنیا ہی میں چکھائے تاکہ وہ ان برے کاموں سے باز آئیں
۲۲	" (30.44, 45)	۶	مَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ۝ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝	اور جو شخص کفر کرے تو اپنے کفر کی سزا وہی پائیگا اور جو لوگ نیک کام کریں وہ اپنے لیے آیندہ آخرت کی بھلائی کا سامان کرینگے ف اسلیے کہ اللہ ایمانداروں کو نیک کام کرنیوالوں کو اپنے فضل سے (اچھا) بدلہ دیگا بیشک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا

ف اور برائیوں کے پلے بھاری آئے ۱۲ ف بڑی نیکی لا الہ الا اللہ ہے یہ ایک کلمہ ساری برائیوں سے بھاری اترے گا تو برائیاں انہی کی بھاری ہونگی جو شرک اور کفر میں فنا تھے ۱۲ ف برائیاں بھاری ہونگی ۱۲ ف ہاویہ دوزخ کے نیچے کا طبقہ ہے۔ حدیث میں ہے جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو دوسرے مومنوں کی روحیں اس سے ملتی ہیں اور پوچھتی ہیں فلاں آدمی کہاں ہے یا فلاں عورت کہاں ہے وہ کہتا ہے وہ تو مر گیا یا مر گئی اور کیا تمہارے پاس نہیں آیا یا نہیں آئی تب وہ کہتے ہیں شاید وہ اپنے ٹھکانے ہاویہ میں گیا یا گئی وہ لوگ باقی ہے جن کی تولیں برابر نکلیں گی وہ بھی آسانی کے ساتھ حساب کیے جائیں گے پھر بہشت میں جائیں گے ۱۲ ف دوزخ کی معاذ اللہ حدیث میں ہے وہ دنیا کی آگ سے انہتر حصے زیادہ گرم ہے ۱۲ ف دس سے لیکر سات سو نیکیوں تک کا ثواب ۱۲ ف یعنی ہر بدی کی سزا اتنی ہی ملیگی جتنی ایک برائی کی سزا ہے یہ اسکا فضل کرم ہے کہ نیکی میں بہت بڑھا کر ثواب دیتا ہے اور برائی کی سزا اتنی ہی دیتا ہے ۱۲ ف شرک اور کفر اور گناہ ۱۲ ف قحط اور بیماری بارش کی کمی فصل کی خرابی طوفان زلزلے ۱۲ ف خشکی سے مراد جنگل زمین ہے جہاں لوگ بستے ہیں اور تری سے سمندر مراد ہے گناہوں کی وجہ سے دونوں جگہ آفتیں آتی ہیں ۱۲ ف یعنی بہشت میں اپنے لیے آرام کی جگہ بنا رہے ہیں ۱۲

۲۱	السجدة	۲	فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝	توکسی کو معلوم نہیں انکے (اچھے) کاموں کے بدل جو آنکھوں کی ٹھنڈک انکے لیے چھپا کر (آخرت میں) رکھی گئی ہے ف۱
۰	الاحزاب	۳	لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۚ	کہ اللہ تعالی سچوں کو انکی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو چاہے سزا دے چاہے (جب وہ توبہ کریں) انکو معاف کردے بیشک اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔
۲۲	السبا	۱	لِّیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝	اسلیے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ انکو بدلہ دے انہی لوگوں کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔
۰	۰	۲	ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝	اُن کی ناشکری پر ہمنے انکو سزا دی اور ہم انہی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرے ہیں ف۲
۰	۰	۴	هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝	جیسا وہ (دنیا میں) کرتے رہے ویسا ہی انکو بدلہ ملیگا۔
۲۳	یٰس	۴	وَ لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور تم لوگوں کو ویسا ہی بدلہ ملیگا جیسا کرتے رہے 36.54
۰	والصّٰفّٰت	۲	وَ مَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور تمکو وہی بدلہ ملیگا جیسے (کام دنیا میں) کرتے رہے۔
۲۴	المؤمن 40.17	۲	اَلْیَوْمَ تُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ	آج ہر شخص کو اسکے اعمال کا بدلہ دیا جائیگا آج ظلم نہ ہوگا بے شک اللہ تعالے جلد حساب کرنے والا ہے ف۳
۰	۰	۵	مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا ۚ	جو کوئی برا کام کرے گا اسکو ویسا ہی بدلہ ملے گا 40.40
۲۵	الشورٰی	۴	وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ	اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے اسپر بھی جو کوئی معاف کردے اور ملجائے (صلح کرے) تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے ف۴ 42.40
۰	الجاثیہ	۳	وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝	اور اللہ تعالی نے آسمان اور زمین حکمت سے بنائے ہیں 45.22 اور مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ ملے اور انپر ظلم نہ ہوگا۔
۲۷	النجم	۳	ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝	پھر اسکو پورے سے پورا بدلہ ملے گا۔
۰	الرحمٰن	۳	هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝	اچھے کام کیے تو اسکا بدلہ بھی اچھا ہی ملے گا اور قیامت ف۵
۳۰	البینہ 98.8	۱	جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ	انکا بدلہ انکے مالک کے پاس ہمیشہ بہشت کے باغ ہیں جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

ف۱ آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی وہ نعمتیں جنکو پاکر بے حد خوش ہونگے ۱۲ ف۲ یعنی الیسی سخت سزا کہ بستی کی بستی سب تباہ ہو جائے کافروں اور ناشکروں ہی کو دیجاتی ہے ف۳ وہ سب کا حساب ایک ہی وقت میں لے لیگا ۱۲ ف۴ جیسے شریعت میں برائی کی وہ ظالم ہے یعنی کسی برائی کے بدل اس سے زیادہ برائی کرے۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کو دن منادی ہوگی اللہ کے ذمہ جن لوگوں کا ثواب ہے وہ کھڑے ہو جائیں پیروہی لوگ کھڑے ہونگے جنہوں نے دنیا میں لوگوں کے قصور معاف کردیے ۱۲ ف۵ شاہ عبد القادر صاحب رحمہ نے یوں ترجمہ کیا ہے نیکی کا بدلہ نہیں ہے مگر نیکی حدیث شریف میں اسکی تفسیر یوں آئی ہے جسپر میں نے احسان کیا انکو موحد بنایا اسکا بدلہ جنت ہے ۔ ابراہیم خواص نے کہا اسلام کا بدلہ نہیں ہے مگر دار السلام یعنی جنت ۱۲

			التكليف والمؤاخذة ٨٨	باب ٨٨ تکلیف اور مواخذہ کا بیان
٣	البقرة	٤٠	لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط	اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اتنا ہی جتنا وہ اٹھا سکے[1] جو اس نے اچھا کام کیا اسکو فائدہ ہوگا اور جو برا کام کیا اسکا وبال اسی پر پڑیگا
٢٢	فاطر	٥	وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا	اور اگر اللہ لوگوں کو انکے کاموں پر (فوراً) پکڑ لیا کرے (سزا دے) تو زمین پر ایک جاندار بھی[2] باقی نہ چھوڑے مگر اللہ ایک مقرر وقت تک ان کو ڈھیل دیتا ہے جب انکا وقت (موت کا) آن پہونچے گا تو اللہ تعالے اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے[3]

			الامهال والانتظار ٨٩	باب ٨٩ انتظار کرنے کا بیان
٢	البقرة	٢٥	هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ط وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ	کیا یہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تعالے بادلوں کے چھتر لگائے ہوئے فرشتوں کو ساتھ لیے ہوئے انکے پاس آجائے اور جو ہونا ہے وہ ہوجائے[4] اور سب کام اللہ ہی کے سامنے پیش ہونگے
٨	الانعام	١٦	قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ج فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لا مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝	(اے پیغمبر کہدے بھائیو تم جو کرتے ہو وہ کرتے رہو میں بھی جو کر رہا ہوں وہ کر رہا ہوں[5] آگے چلکر تم جان لوگے کس کا انجام اچھا ہوتا ہے[6] بیشک ظالم نہیں بچتے (انکو بھلائی اور کامیابی نہیں ہوسکتی)۔
٨	″	٢٠	هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ط يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ط	یہ لوگ[7] اور کچھ نہیں اسی کی راہ دیکھتے ہیں کہ فرشتے انکے پاس جان نکالنے کو آموجود ہوں یا خود پروردگار آجائے یا تیرے پروردگار کی کچھ بڑی نشانیاں آجائیں[8] جس دن تیرے مالک کی کچھ بڑی نشانیاں آجائینگی پہلے ایمان لایا ہو یا اسنے ایمان میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو تو اسکا ایمان کوئی فایدہ نہ دیگا (اے پیغمبر کہدے تم[9] راہ دیکھتے رہو

ف۱ اس جملہ سے اللہ تعالے نے اس رکوع کی پہلی آیت کو منسوخ فرما دیا کیونکہ دل اپنے اختیار میں نہیں ہے اس میں طرح طرح کے خیال آجاتے ہیں ۱۲ ف۲ جاندار سے آدمی مراد ہے یا آدمی کی شامت سے دوسرے بھی ہلاک ہوں ۱۲ ف۳ وہ ہر ایک کو اسکے عمل کے موافق بدلہ دیگا۔ یا اللہ تو رحم کر ہم پر اور ہمارے عملوں کو مت دیکھ اپنے فضل و کرم پر نظر فرما سے من نگر برکرم خویش نگر ۱۲ ف۴ یعنے وہ سب ہلاک ہوں یا قیامت آجائے ۱۲ ف۵ وہی نیکی بدی کا بدلہ دیگا۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالے قیامت کے دن سب اگلوں اور پچھلوں کو اکٹھا کریگا وہ سب کھڑے ہونگے انکی نگاہیں آسمان کو لگی ہونگی حکم کے منتظر ہونگے اتنے میں اللہ تعالے بادلوں کے چھتر لگائے ہوئے عرش سے کرسی پر اتریگا عبداللہ بن عمرو نے کہا جب اللہ تعالے اتریگا اسوقت بھی اسکے اور خلق کے بیچ میں ستر ہزار پردے نور اور ظلمت اور پانی کے ہونگے اور پانی میں سے ایسی آواز نکلیگی جس سے دل پھٹ جاویں گے ۱۲ ف۶ مجھ کو تمہارے کفر کی کچھ پرواہ نہیں یا جو تم سے ہوسکے وہ کرو مجھ کو کمی نہ کرنا ۱۲ ف یہ ڈرانے کے طور پر فرمایا جیسے کوئی کسی پر غصے ہو اور اسکو آیندہ سزا دینا چاہے تو کہتا ہے اچھا تم جو کرتے ہو کرو دیکھا جاویگا یہ مطلب نہیں کہ کفر اور شرک پر قائم رہو ۱۲ ف جب اللہ تعالے کا عذاب اتریگا یا قیامت کے دن ۱۲ ف۷ کس کو دنیا میں غلبہ ملا اور آخرت میں بہشت کا گھر ملا ۱۲ ف جیسے قیامت کے دن اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے کے لیے اتریگا ۱۲ ف۸ مثلاً سورج کا پچھم سے نکلنا یہ تفسیر حدیث سے ثابت ہے دوسری حدیث میں ہے کہ جب تک سورج پچھم سے نہ نکلے قیامت نہ ہوگی اور جب ایسا ہوگا تو سب ایمان لاویں گے مگر اسوقت کا ایمان کچھ فائدہ نہ دیگا ۱۲ ف مطلب یہ کہ سورج جب پچھم سے نکلیگا تو اسکے بعد کسی کا ایمان قبول نہ ہوگا اسی طرح اس شخص کا نیک عمل بھی قبول نہ ہوگا جسنے اس سے پہلے کوئی نیک عمل نہ کیا ہو البتہ جو لوگ پہلے سے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی کرتے رہے ہیں انکے نیک عمل اس نشانی آنے کے بعد بھی قبول ہوتے رہیں گے اس آیت سے مرجیہ کا مذہب رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں نجات کے لیے صرف ایمان کافی ہے عمل کی ضرورت نہیں اور کہتے ہیں کہ مومن کبھی دوزخ میں [illegible]

			قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝	میں بھی راہ دیکھ رہے ہیں ف
۸	الاعراف	۶	هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۚ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ج فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝	کیا اسکے ہو رہنے کا انتظار کر رہے ہیں جس دن وہ ہو پڑے گا تو جو لوگ اسکو بھولے بیٹھے تھے دنیا میں وہ کہنے لگیں گے بیشک ہمارے مالک کے پیغمبر سچی بات لیکر آئے تھے سچ کہتے تھے اب کوئی ہمارے سفارشی ہیں جو ہماری سفارش کریں یا ہم دنیا میں (لوٹا) دیے جائیں تو جیسے ہم کرتے تھے اب وہ نہ کریں بلکہ وہ دوسرے (اچھے) کام کریں یہ لوگ تو اپنی جانیں تباہ کر چکے اور جتنی جھوٹی باتیں بناتے تھے وہ گئی گذریں ف
۱۰	التوبة	۷	فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝	تو انتظار کرتے رہو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔
۱۱	یونس	۲	وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝	اور جس طرح سے اللہ تعالی انکی دعا بھلائی کی جلدی قبول کرتا ہے اگر برائی کی بھی اسیطرح جلدی سے قبول کرے تو انکی عمر ہی پوری ہو جاوے ف اور جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی امید نہیں ہے انکو ہم انکی اپنی شرارت میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتے ہیں ف
″	″	″	فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝	تو انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ف
″	″	۱۰	فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝	تو کیا یہ کافر بھی ویسے ہی عذابوں کے انتظار کر رہے ہیں جیسے انسے پہلے لوگوں پر عذاب ہو چکے ہیں (اے پیغمبر) کہدے تو انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ف
۱۲	هود	۱۰	وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۖ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۝ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے انسے کہدے تم اپنی جگہہ جو کرتے ہو کرے جاؤ ہم بھی کر رہے ہیں اور تم بھی راہ دیکھتے رہو ہم بھی راہ دیکھ رہے ہیں ف
۱۴	النحل	۴	هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	یہ کافر کیا اسی کی راہ دیکھتے ہیں کہ فرشتے انکے پاس (جان نکالنے کو) آموجود ہوں یا تیرے مالک کا عذاب (یا قیامت) آن پہنچے انسے پہلے جو لوگ گذر چکے انہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور اللہ تعالی نے انپر (عذاب بھیجکر) ظلم نہیں کیا وہ اپنے پر آپ

ف قیامت ہی میں ہمارا تمہارا فیصلہ ہو جائیگا ۱۲ ف یعنی جو اس کتاب میں وعدہ ہے عذاب ثواب قیامت کا اسکے آنے کا ۱۲ ف یعنی کاش کوئی ہمارے سفارشی ہوتے ۱۲ ف اتنا ہی ہو کہ ہم الخ ۱۲ ف پہلے دنیا میں ہم الخ ۱۲ ف یعنی شرک کی باتیں وہ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ خدا کے پاس ہمکو بچا لینگے اب انکا پتہ بھی نہ رہا سفارش تو کجا ۱۲ ف لیکن ہم برائی کی دعا جلدی قبول نہیں کرتے ۱۲ ف اللہ تعالی کا غضب اترے اور فوراً ہلاک ہو جاویں مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے وہ جو اپنے یا دوسرے کی بھلائی کے لیے دعا کرتے ہیں تو اسکو تو قبول کر لیتا ہے لیکن غصہ اور رنج کی حالت میں خود اپنے کو یا دوسرے کو جو کوستے ہیں تو اسکو قبول نہیں کرتا ۱۲ ف وہ حشر نشر کے قائل نہیں ہیں ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ اپنی جان اور مال اور اولاد پر بددعا مت کرو شاید وہ ایسا وقت ہو جس وقت دعا قبول ہو جاتی ہے ۱۲ ف کہ شاید اللہ تعالی کوئی نشانی اوتار کر ہمارا تمہارا فیصلہ کر دے ف ہم تو جب کسی قوم کو ہلاک کرتے ہیں تو ایسے ہی عذاب اوتارتے ہیں ۱۲ ف عنقریب تم کو سزا ہوگی ۱۲ ف اپنی جگہہ جو کرتے ہیں وہ ۱۲ ف خدا کے حکم کی ۱۲ ف یا تم جو ہم پر آفت آنے کے منتظر ہو اسکا انتظار کرتے رہو ہم اسکے منتظر ہیں کہ اگلے کافروں کی طرح تم پر بھی خدا تعالی کا عذاب اترے یا تم ہمارے انجام کی راہ دیکھتے رہو ہم تمہارا انجام دیکھ رہے ہیں ۱۲ ف اللہ تعالی کے پیغمبر کو جھٹلایا اور عذاب کے منتظر ہے ۱۲

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
			فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝	ظلم کرتے تھے آخر جیسے (برے) کام کرتے تھے انہی کی برائیاں انپر پڑیں (یعنی انکا بدلا) اور جس عذاب پر ٹھٹھا مارتے تھے وہی انکو آگھیرا
١٦	مریم ١٩	٥	قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ	(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدے جو گمراہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو اور ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے خوب ڈھیلا ف١
١٧	طٰہٰ ٢٠	٨	قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝	(اے پیغمبر ان سے) کہہ دے سب (اپنی اپنی جگہ) منتظر ہیں تم بھی انتظار کرتے رہو آگے چلکر (یا عنقریب) تم جان لوگے کہ سیدھے رستے والے کون لوگ ہیں اور راہ پانیوالے کون لوگ ہیں ف٢
١٨	المؤمنون ٢٣	٤	اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۙ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝	کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو انکی مال اور اولاد سے مدد کرتے ہیں تو انکو بھلائی پہنچانے میں جلدی کرتے ہیں ہرگز نہیں ان لوگوں کو (ہمارا اصل مطلب) معلوم نہیں ف٣
٢١	السجدۃ ٣٢	٣	فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) ان کافروں کا کچھ خیال نہ کر اور راہ دیکھتا رہ (اللہ کی مدد کا منتظر رہ) وہ بھی راہ دیکھ رہے ہیں ف٤
٢٢	فاطر ٣٥	٥	فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ڬ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝	پھر اب وہ اسی اللہ کے برتاؤ کے منتظر ہیں جو اگلے کافروں کے ساتھ ہوتا رہا (عذاب اترا) تو اللہ تعالیٰ کا برتاؤ (اسکا طریقہ قاعدہ) تو ہرگز بدلتا ہوا نہ پائیگا اور تو ہرگز اللہ کا برتاؤ ٹلتا ہوا نہ پائیگا ف٥
٢٣	یٰس ٣٦	٣	مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝	یہ لوگ بس انتظار کر رہے ہیں کہ وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں اور ایک چنگھاڑ (صور کی آواز) انکو (ایک دم سے) آدبوچے پھر نہ تو وہ (کچھ) وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں تک لوٹ کر جا سکیں گے ف٦
،،	صٓ ٣٨	٢	وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝	اور یہ (مکہ کے) کافر (صور کی) ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو شروع ہونے کے بعد پھر بیچ میں دم نہ لیگی ف٧
٢٥	الزخرف ٤٣	٦	هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝	کیا یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ایک ہی ایکا قیامت انپر آن پہونچے اور انکو خبر نہ ہو۔
،،	الدخان ٤٤	٣	فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝	تو راہ دیکھتا رہ وہ بھی راہ دیکھ رہے ہیں ف٨
٢٦	محمد ٤٧	٢	فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ	تو (اے پیغمبر یہ (مکہ کے) کافر کس بات کے منتظر ہیں، بس

ف اپنے منہ سے خود کہتے پھر عذاب کیوں نہیں آتا ایسے برے کام کرتے جن کی سزا عذاب ہے ١٢ ف١ اسکی عمر بھی بڑھاتا ہے پیسہ بھی خوب دیتا ہے تاکہ خدا سے بالکل غافل ہو جائے ١٢ ف٢ کہ زمانہ کی گردش کس پر پڑتی ہے اور کون تباہ ہوتا ہے ١٢ ف٣ ہم کہ تم مرتے ہی سب کھل جائے گا ١٢ ف٤ ہم ان کو مال اور اولاد جو کثرت سے دیے جاتے ہیں اس سے یہ غرض ہے کہ اور زیادہ وہ بھول جائیں ہماری یاد سے غافل ہو جائیں پھر ایک ہی ایکا انکو سخت پکڑ لیں ١٢ ف٥ انکی باتوں کی پرواہ نہ کر ١٢ ف٦ یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ١٢ ف٧ اے پیغمبر ١٢ ف٨ جب وہ کسی طرح نہ مانیں گے تو اگلے کافروں کی طرح انپر بھی عذاب اترے گا ١٢ ف٩ آپس میں جھگڑ رہے ہوں یعنی دنیا کے جھگڑوں میں مصروف ہوں مول تول خرید فروخت میں ١٢ ف١٠ جہاں آواز سنیں گے وہیں مر کر رہ جائیں گے ١٢ ف١١ جب تک سب کو فنا نہ کرے گی لفظی ترجمہ یوں ہے اتنا بھی نہ ٹھیرے گی جتنا دودھ دوہنے والا دو بار دوہنے میں بیچ میں ٹھیرتا ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ یہ چنگھاڑ اپنے مقرری وقت سے ذرا بھی آگے یا پیچھے نہ ہوگی ١٢ ف١٢ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر رہ وہ بھی انتظار کر رہے ہیں جو انکو منظور ہوگا وہ پردہ غیب سے ظاہر ہوگا کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ١٢

	الطور		[illegible] قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُتَرَبِّصِينَ	[illegible] کہدو اچھا انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں وٹ

قَتْلُ الْأَوْلَادِ ۹۰

باب ۹۰ اولاد کو قتل کرنے کا بیان

۸	الانعام	۱۶	وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ	اور اسیطرح بہت مشرکوں کو انکے شریکوں نے اپنی اولاد کا مار ڈالنا اچھا بتا یا ہے تا انکو تباہ کرنے کے لیے اور ان کے دین میں میل کرنے کے لیے اور اگر اللہ چاہتا تو یہ مشرک اسکام کو نہ کرتے تو اے پیغمبر انکو اور انکے بہتانوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے وٹ
"	"	"	قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ	بیشک جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ باندھکر جہالت کرکے نادانی سے اپنی اولاد کو مار ڈالا اور اللہ تعالیٰ نے جو رزق (روزی) انکو دیا تھا اسکو حرام ٹھیرایا وہ گھاٹے میں پڑ گئے گمراہ ہوئے اور راہ پر نہیں آسکتے۔
"	"	۱۹	وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ	اور اپنی اولاد کو محتاجی کے ڈر سے مار نہ ڈالو ہم (ہی) تم کو روزی دیتے ہیں اور انکو (بھی) دیں گے۔

النَّجْوَىٰ ۹۱

باب ۹۱ کانا پھوسی اور سرگوشی کا بیان

۵	النساء	۱۷	لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ	اکثر انکے صلاح اور مشورے میں بھلائی نہیں ہوتی مگر وہ صلاح جو خیرات دینے یا اچھے کام کرنے یا لوگوں میں ملاپ کرنیکے لیے کی جاوے (وہ بیشک اچھی ہے) وٹ
۲۸	المجادلہ	۲	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ	(اے پیغمبر) کیا تونے ان لوگوں پر نظر نہیں ڈالی جنکو کانا پھوسی کرنے سے منع کیا گیا تھا بلکہ جس کام سے منع کیا گیا تھا پھر

وٹ اور جب نشانیاں آچکیں تو قیامت کے آنے میں کیا شبہ باقی رہا سب سے بڑھکر قیامت کی نشانی تو آنحضرت صلعم کا ظہور تھا وہ ہو چکا [illegible] نشانیوں سے مال کی کثرت اور سوداگری کی کثرت اور جھوٹی گواہی اور [illegible] اچھے لوگوں کا کم ہونا اور برے لوگوں کا زیادہ ہونا مراد ہے [illegible] وٹ تم بھی میرے حرف کے منتظر ہو میں تمہاری ہلاکت کا انتظار کر رہا ہوں۔ دیکھو اللہ کا عذاب کس پر اترتا ہے [illegible] وٹ جیسے مشرک [illegible] [illegible] بیٹیوں کو زندہ گاڑ دیتے [illegible] [illegible] حضرت ابراہیم [illegible] [illegible]

(باقی در ضمیمہ)

۲۸ | المجادلة | ۲

وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

[illegible] کی نافرمانی کے لیے اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو [illegible] اس طرح سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تجھ پر سلام نہیں بھیجا اور اپنے دل میں کیا کہتے ہیں (اگر یہ پیغمبر ہے تو) ہماری بات پر (سلام کہنے پر) ہمکو سزا کیوں نہیں دیتا ان کی (سزا کیلیے) دوزخ بس کرتی ہے اسی میں گھسیں گے وہ برا ٹھکانا ہے مسلمانو تم کانا پھوسی کرو تو گناہ کی بات اور ظلم اور پیغمبر کی نافرمانی کے لیے کانا پھوسی نہ کرو ہاں (اگر ضرورت ہو) تو نیک کام کرنے یا بری بات سے بچنے کے لیے کانا پھوسی کرو اور اللہ تعالے سے ڈرتے رہو جسکے پاس اکٹھا ہوکر تم کو جانا ہے[1] یہ کانا پھوسی[2] شیطان کا کام ہے اس سے یہ مطلب ہے کہ مسلمان (اپنے بھائیوں کے مارے جانیکی خبر سنکر) رنجیدہ ہوں حالانکہ اس کانا پھوسی سے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا جب تک خدا کا حکم نہ ہو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا رکھنا چاہیے مسلمانو[3] جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنا چاہو تو کان میں بات کرنے سے پہلے کچھ خیرات سامنے دھر دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اس سے دل صاف رہیں گے پھر اگر تم کو خیرات کا مقدور نہ ہو تو اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے مسلمانو[4] کیا تم اس حکم سے کہ پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے خیرات دھر دیا کرو ڈر گئے تو خیر جب تم ایسا نہ کر سکے اور اللہ تعالے نے تمہارا قصور معاف کر دیا تو اتنا تو ضرور کرو کہ نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے رہو اور زکوٰة دیتے رہو اور اللہ تعالے اور اسکے رسول کا حکم مانتے رہو اور اللہ تعالے کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے

ف۱ یہ [illegible] منافق اور یہودی کیا کرتے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تو کہتے السام علیک سام کے معنے موت کے یعنی تم مرو آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب میں صرف یوں فرماتے علیکم [illegible] صحیحین میں ہے کہ ایک یہودی نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو یوں ہی کہا السام علیکم [illegible]

اتباع الظن ۹۲ — باب ۹۲ گمان کا بیان

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۸	الانعام	۱۴	وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تو ان لوگوں کے کہنے پر چلے جو دنیا میں (بڑی گنتی) زیادہ ہیں تو وہ تجھ کو خدا کی راہ سے بہکا دینگے یہ لوگ صرف اپنے خیال پر چلتے ہیں اور کچھ نہیں بس اٹکلیں دوڑاتے ہیں
۸	〃	۱۸	قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے تمہارے پاس کوئی دلیل بھی ہے تو ہمارے دکھانے کے لیے اسکو نکالو (پیش کرو) کچھ نہیں تم نرے گمان پر چلتے ہو اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہو
۱۱	یونس	۴	وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝	اور ان (مشرکوں) میں اکثر نرے گمان (اٹکل) پر چلتے ہیں تو گمان کہیں یقین کا کام دے سکتا ہے بے شک اللہ جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں
۱۱	〃	۷	وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝	اور جن لوگوں کی یہ (مشرک) پیروی کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا انکو پکارتے ہیں وہ شریک نہیں ہیں یہ مشرک اور کچھ نہیں صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور کچھ نہیں مگر خیال دوڑاتے ہیں
۲۶	الحجرات	۱	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؗ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ	مسلمانو اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ بہت گمان کرنے سے بچے رہو کیونکہ بعضا گمان گناہ ہے
۲۶	الذٰریٰت	۱	قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝	یہ اٹکل کے تکے چلانیوالے (کافر) تباہ ہوں (ملعون) جو غفلت میں (خدا کو) بھولے ہوئے ہیں
۲۷	النجم	۱	اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ	یہ کافر بس گمان (اٹکل) پر چلتے ہیں اور جو انکے دل میں آتا ہے وہ کرتے ہیں۔
۲۷	〃	۲	اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۝	وہ اور کچھ نہیں صرف اٹکل (گمان) پر چلتے ہیں اور گمان وہاں کچھ کام نہیں آتا جہاں پر یقین چاہیے

اِيْفَاءُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ ۹۳ — باب ۹۳ ماپ تول پورا کرنے کا بیان

[illegible]

۸	الانعام	۱۹	وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ	اور ماپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو۔
۳۰	التطفیف	۱	وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	اُن لوگوں کی خرابی ہوگی جو ماپ تول میں کمی کرتے ہیں جب وہ لوگوں سے ماپ کر لیں تو پورا لیتے ہیں اور جب انکو ماپ یا تول کر دیں تو کم دیتے ہیں کیا ان لوگوں کو یقین نہیں کہ وہ مر کر پھر ایک بڑے دہولناک) دن کے لیے اٹھائے جائیں گے جس دن لوگ ساری جہان کے مالک کے سامنے (اپنے اعمال کا حساب دینے کو) کھڑے ہونگے ۝
			تَضْعِيْفُ الْحَسَنَاتِ وَجَزَآءُ السَّيِّاٰتِ ۹۴	**باب ۹۴ نیکیوں کا دوچند سہ چند ثواب ملنا اور برائی کا بدلہ برابر برابر**
۳	البقرہ	۳۶	كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ	انکی مثال اُس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں نکلیں ہر بالی میں سو دانے اور اللہ جسکو چاہتا ہے اسسے دونا دیتا ہے (یا اس سے زیادہ)۔
۸	الانعام	۲۰	مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	جو شخص (قیامت کے دن) ایک نیکی لیکر آئیگا اسکو دس ویسی ہی نیکیوں کا ثواب ملیگا اور جو کوئی ایک برائی لائیگا اسکو اتنی ہی (ایک ہی برائی کی) سزا ملے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔
۲۲	السبا	۵	فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا	تو ایسے لوگوں کو ان کے کاموں کا دوہرا ثواب ملے گا۔
۲۵	الشوریٰ	۳	وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝	اور جو کوئی نیکی کمائے تو ہم اسکی خوبی اور بڑہا دینگے بیشک اللہ تعالے بخشنے والا قدر کرنیوالا ہے۔
۲۷	الحدید	۲	مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝	(لوگو تم میں سے) کون ایسا ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرضہ پھر اللہ اسکا دونا اسکو دے گا اور (اسکے علاوہ) اسکو بہتر نیک (بدلہ)
؍؍	؍؍	۴	اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَ	بیشک جو مرد خیرات کرتے ہیں اور جو عورتیں خیرات کرتی ہیں اور جو لوگ

ف لکھتے ہیں مدینہ میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو وہاں ایک شخص تھا ابو جہینہ وہ دو طرح کے ماپ رکھتا تھا ایک سے تو مال لیا کرتا اور دوسرے سے دیا کرتا اسوقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے جو لوگ عہد شکنی کرینگے اللہ تعالے ان پر دشمن کو غالب کر دیگا اور جو لوگ ماپ تول میں فرق کریں گے پھر قحط آئیگا پیداوار نہ ہوگی ... [illegible]

آیت	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
١٧	التغابن	٣	أن يقرضوا الله قرضا حسنا فيضاعفه له أضعافا كثيرة ۔ إن تقرضوا الله قرضا حسنا يضاعفه لكم ويغفر لكم ۔	اللہ کو اچھا قرضہ دیتے ہیں انکو دونا ثواب ملیگا اور اسکے علاوہ انکو اچھا نیگ دیا جائے گا (بہشت)۔ اگر تم (راہ رسول تو) اللہ کو اچھا قرضہ دوگے تو اللہ تمکو دونا بلکہ سات سو گنا تک دیگا اور تمہارے گناہ بخشدے گا۔

خلقة الإنسان وطبعه

باب ۹۵ انسان کی فطرت اور طبیعت اور اسکی پیدایش کا بیان

آیت	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
٥	النساء	٥	وخلق الإنسان ضعيفا ۔	اور آدمی پیدایش سے کمزور بنا ہے ف۱
١١	یونس	٢	وإذا مس الإنسان الضر دعانا لجنبه أو قاعدا أو قائما فلما كشفنا عنه ضره مر كأن لم يدعنا إلى ضر مسه كذلك زين للمسرفين ما كانوا يعملون ۔	اور جب آدمی کو کسی قسم کی تکلیف پہونچتی ہے تو پڑا یا بیٹھا یا کھڑا (ہر حال میں) ہمکو پکارتا ہے پہر جب ہم اسکی تکلیف دور کردیتے ہیں تو وہی چال چلتا ہے جیسے کسی تکلیف میں جو اسکو پہونچی تہی ہمکو اسنے پکارا ہی نہ تہا ایسے ہی حد سے بڑھ جانیوالوں کو انکے کام بہلے معلوم ہوتے ہیں ف۲
،،	،،	٢	وما كان الناس إلا أمة واحدة فاختلفوا ولولا كلمة سبقت من ربك لقضي بينهم فيما فيه يختلفون ۔	اور (شروع میں) لوگ ایک ہی راہ پر تہے پہر جدا جدا (مذہب) ہوگئے اور اگر اللہ تعالے کی ایک بات آگے نہ ہو چکی ہوتی ف۳ تو جن جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں انکا فیصلہ (کب کا) ہوگیا ہوتا ف۴
،،	،،	٣	وإذا أذقنا الناس رحمة من بعد ضراء مستهم إذا لهم مكر في آياتنا قل الله أسرع مكرا إن رسلنا يكتبون ما تمكرون ۔	اور جب لوگوں کو تکلیف لگ جاتی ہے اسکے بعد ہم انکو اپنی مہربانی (کا مزہ) چکھاتے ہیں تو ہماری آیتوں میں چالبازی کرنے لگتے ہیں ف۵ (اے پیغمبر) کہدو اللہ کی چال بہت تیز ہے اور ہمارے فرشتے تمہاری چالیں سب لکھتے جاتے ہیں ف۶
١٢	ہود	٢	ولئن أذقنا الإنسان منا رحمة ثم نزعناها منه إنه ليؤس كفور ۔ ولئن أذقناه نعماء بعد	اور اگر ہم آدمی کو اپنی مہربانی (کا مزہ) چکھا کر پہر اسکو چہین لیتے ہیں تو وہ ناامید ناشکرا بنجاتا ہے ف۷ اور اگر ہم اسکو اس تکلیف کے بعد جو اسپر آئی تہی پہر آرام (کا مزہ) چکھائیں تو کہنے لگتا

ف خوشی سے اسکی راہ میں خرچ کروگے ۱۲ ف وہ سخت احکام کا تحمل نہیں کرسکتا اپنی خواہش کو بالکل دور نہیں کرسکتا اسلیئے اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے ہر حکم میں آسانی رکہی اور شریعت کو ایسا سہل کا راستہ کردیا کہ نہ دنیا کا عیش بالکل مٹ جائے نہ آدمی بالکل عیش میں غرق ہوکر خدا سے غافل ہوجائے ۱۲ ف آدمی میں یہ خود غرضی ہے ۱۲ ف شیطان نے انکو بہکا دیا ہے اون کے برے کاموں کو ان کی نظر میں اچھا کر دکہاتا ہے ابوالدرداء رضہ نے کہا خوشی اور چین کے وقت اللہ کی یاد کر وہ سختی اور تکلیف میں بہی تیری دعا قبول کرے گا ۱۲ ف حضرت آدم کے زمانہ سے لیکر حضرت نوح کے زمانے کے قریب تک سب موحد تہے ۱۲ ف کہ قیامت ہی کے دن ہر ایک کو اسکے کیے کا بدلہ ملیگا ۱۲ ف ناحق کہنے والوں پر فوراً عذاب اترتا اور سب ہلاک ہوجاتے ۱۲ ف تمام اور راحت دیتے ہیں ۱۲ ف جہٹلاتے ہیں طعنے مارتے ہیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالے جہاں کا امتحان لینے کو ایک آفت جیسے قحط یا بیماری بہیجتا ہے اوسوقت لوگ گڑگڑاتے ہیں عاجزی کرتے ہیں تو وہ آفت جاکر نعمت آتی ہے مثلاً اتفاق آب و ہوا کی صحت جن کی نسبت [illegible] ہے وہ اس نعمت کو [illegible] ۱۲ ف [illegible] ۔ آدمی کی فطرت میں ناشکری [illegible] کی طبیعت جب [illegible] نعمتوں کو بالکل بہول جاتا ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كَفُورَ ۝ إِنَّهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝	ہے اب سب ولدر مجھ سے دور ہو گئے اور پھول کر مست بن جاتا ہے مگر جو صابر ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ان ہی لوگوں کے واسطے بخشش اور بڑا اجر ہے۔
۱۳	ابراہیم	۵	إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ۝	بے شک آدمی بڑا بے وفا اور ناشکرا ہے ف
۱۴	الحجر	۳	وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝	اور ہم نے آدمی کو یعنے حضرت آدم کو کھنکھناتے کالی سڑے گارے سے پیدا کیا ف
۱۴	النحل	۱	خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۝	اس نے آدمی کو نطفے سے پیدا کیا (اس وقت کیسا کمزور تھا) پھر طاقت آتے ہی ایکدم سے وہ کھلا جھگڑالو بن گیا ف
۱۵	بنی اسرائیل	۲	وَيَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا ۝	اور آدمی (رنج اور غصہ کی حالت میں) اسیطرح بد دعا کرنے لگتا ہے جسطرح بھلائی کی دعا کرتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے
۱۵	بنی اسرائیل	۲	وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ۝ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝	اور ہمنے ہر آدمی کی قسمت (برا بھلا جو ہونا ہے) اسکی گردن میں لٹکا دی ہے اور قیامت کے دن ہم اسکو ایک کتاب نکال کر دکھائینگے جسکو وہ کھلی ہوئی پائیگا (اپنے اعملوں کی) کتاب پڑھ لے آج تو خود اپنا حساب لینے کے لیے آپ ہی کافی ہے ف
۱۵	بنی اسرائیل	۷	وَكَانَ الْإِنسَانُ كَفُورًا ۝	اور آدمی بڑا ناشکرا ہے۔
۱۵	بنی اسرائیل	۹	وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا ۝	اور جب ہم آدمی کو کوئی نعمت دیتے ہیں تو (اللہ کا شکر تو نہیں کرتا) کورا ہو جاتا ہے اور کروٹ پھیر لیتا ہے اور جب اسپر مصیبت آتی ہے تو نا امید بنجاتا ہے ف
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱	وَكَانَ الْإِنسَانُ قَتُورًا ۝	اور آدمی بخیل ہے ف
۱۵	الکہف	۸	وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝	مگر (انسان یہ ہے) کہ آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے ف
۱۶	مریم	۵	وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ۝ أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَ	اور آدمی (جو قیامت کا انکار کرتا ہے) کہتا ہے کیا جب میں مرجاؤنگا تو پھر (دوبارہ جلا کر قبر سے) نکالا جاؤنگا اس آدمی کو اتنا شعور نہیں کہ پہلے جب وہ کچھ نہ تھا ہم نے اسکو

ف تمام مصیبتیں اور سختیاں ختم ہو گئیں ۱۲ ف اللہ تعالےٰ کا شکرا دا نہیں کرتا ... تکلیف دور کی ... ناشکری اور ظلم کی حالت میں غفلت اور سستی یہ انسان کا خاصہ ہے ۱۲ ف ... جب تکلیف آتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور اس کی نعمت اور صبر باقی ہے نا امید نہیں ہوتے ... [illegible]

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت قرآنیہ	ترجمہ
۱۷	الانبیاء	۳	خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝	آدمی کی پیدایش میں جلد بازی ہے اب میں تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھلاتا ہوں تو مجھسے جلدی نہ کرو ف
۱۷	الحج	۹	اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝	بے شک آدمی بڑا ناشکرا ہے ف
۱۸	المؤمنون	۱	وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۝ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۝ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝	اور ہمنے آدمی کو مٹی سے بنایا (اور آدم کو مٹی سے) پھر ہمنے اس منی (یا مٹی) کو نطفہ کرکے ایک محفوظ جگہ (یعنی رحم) میں رکھا پھر ہم اسی نطفہ کو خون کی پھٹکی کر دیتے ہیں (یعنی بستہ خون) پھر پھٹکی کو گوشت کا مچہ کر دیتے ہیں پھر مچہ میں ہڈیاں پیدا کرتے ہیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھاتے ہیں پھر ایک دوسری صورت بنا کر اسکو نکالتے ہیں ف (دیکھا) تو بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ سب سے عمدہ بنانیوالا ہے ف
۱۹	الفرقان	۳	وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝	اور شیطان تو آدمی کو (وقت پر) دغا دیتا ہے ف
۲۱	الروم	۴	وَاِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۝ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝	اور لوگوں (کا یہ حال ہے ان) کو جب ہم (اپنی) مہربانی (کا مزہ) چکھاتے ہیں تو خوش ہیں (مست ہو جاتے ہیں خدا کو بھول جاتے ہیں) اور اگر انکے اعمال کی سزا میں انپر کوئی مصیبت آتی ہے تو اسیوقت (اللہ کی رحمت سے) ناامید ہو جاتے ہیں ف
۲۱	؍؍	؍؍	وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝	اور لوگوں (کا یہ حال ہے ان) کو جب کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو اپنے مالک کی طرف رجوع ہو کر اسکو پکارتے ہیں پھر جب وہ اپنی مہربانی (کا مزہ) انکو چکھاتا ہے تو ایک گروہ ان میں کا اسیوقت شرک کرنے لگتا ہے۔
۲۱	السجدہ	۱	وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ	اور آدمی کی پیدایش گارے (کیچڑ) سے شروع کی پھر اسکی نسل نچڑے بے حقیقت پانی سے قائم رکھی پھر اسکو ٹھیک کیا (پتلہ بنایا سب اعضا درست کیے) اور اس میں اپنی طرف سے جان پھونکی اور تم کو (سننے کے لیے) کان دیے اور

ف دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب حادث ہے ایک زمانہ وہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی چیز کا وجود نہ تھا پھر یہ سب کہاں سے آگیا آخر اسی نے پیدا کیا جو ایسا قدرت والا ہو نیست سے ہست کر دے ... [illegible] ... کوئی ہست نیست نہیں ہو سکتا نہ کوئی نیست ہست ہو سکتا ہے ... [illegible] ... جو بات اسے پسند ہے چاہتا ہے جلدی ہو جائے بعضوں نے کہا آدمی سے خود آدم مراد ہیں ... [illegible] ... بعضوں نے کہا یہ آیت نضر بن حارث ... [illegible] ... قدرت کی نشانیوں سے کافروں کی تباہی اسلام کا غلبہ قیامت کا عذاب ... [illegible] ... احسان فراموشی کرکے خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے ... [illegible] ... انسان کو یعنی آدم علیہ السلام کو اچھی ہوئی مٹی سے بنایا ... [illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
			الأبصار والأفئدة قليلا ما تشكرون ۝	[illegible] تم بہت کم شکر کرتے ہو۔
٢٢	الاحزاب ٣٣	٩	إنا عرضنا الأمانة على السموت والأرض والجبال فأبين أن يحملنها وأشفقن منها وحملها الإنسان إنه كان ظلوما جهولا ليعذب الله المنفقين والمنفقت والمشركين والمشركت ويتوب الله على المؤمنين والمؤمنت وكان الله غفورا رحيما ۝	ہمنے آسمان اور زمین اور پہاڑوں کو اپنی امانت دکھائی (اور انسے پوچھا کیا تم اسکو اٹھاتے ہو) انہوں نے اسکا اٹھانا قبول نہ کیا اور اسکے اٹھانے سے ڈر گئے اور آدمی نے (جھٹ) اسکو اٹھا لیا بیشک آدمی بڑا ظلم کیا نادانی کی (آدمی نے یہ امانت) اسلیے (اٹھائی) کہ اللہ جو منافق مرد اور منافق عورتیں اور مشرک مرد اور مشرک عورتیں نکلیں انکو عذاب دے اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر مہربانی کرے اور اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے۔
٢٣	يس ٣٦	٥	أولم ير الإنسان أنا خلقنه من نطفة فإذا هو خصيم مبين ۝	کیا آدمی نے یہ نہیں دیکھا کہ ہمنے اسکو نطفہ سے بنایا پھر (اتنا بڑا ہو کر) وہ (ہم ہی سے) کھلم کھلا جھگڑنے لگا ف
″	والصفت ٣٧	١	إنا خلقنهم من طين لازب ۝	ہمنے انکو لیسدار کیچڑ سے بنایا ف
″	الزمر ٣٩	١	وإذا مس الإنسان ضر دعا ربه منيبا إليه ثم إذا خوله نعمة منه نسي ما كان يدعوا إليه من قبل وجعل لله أندادا ليضل عن سبيله قل تمتع بكفرك قليلا إنك من أصحب النار ۝	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو دل سے اپنے مالک کی طرف رجوع ہو کر اسکو پکارتا ہے پھر جب وہ اپنی طرف سے اسکو کوئی نعمت دیتا ہے تو اسکو بھول جاتا ہے جس کو وہ اس (نعمت کے ملنے) سے پہلے پکارتا تھا اور اللہ کی راہ سے بہکا دینے کو اسکا برابر والا دوسروں کو ٹھیراتا ہے کہدے تو اپنی ناشکری میں چندروز مزے کرے آخر تو دوزخیوں میں ہوگا ف
٢٤	″	٥	فإذا مس الإنسان ضر دعانا ثم إذا خولنه نعمة منا قال إنما أوتيته على علم بل هي فتنة ولكن أكثرهم لا يعلمون ۝	پھر آدمی کا تو یہ حال ہے جب اسکو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو گڑگڑا کر ہمکو پکارتا ہے اسکے بعد جب کوئی نعمت ہم اسکو دیتے ہیں تو یوں کہتا ہے مجھکو تو میرے علم (اور لیاقت) سے یہ نعمت ملی ہے نہیں وہ نعمت اللہ کی آزمایش ہے پر اکثر لوگ (یہ بات) کو نہیں جانتے ف

ف ١ کہا ہم میں اتنی طاقت نہیں ہے ف امانت سے اللہ کے فرائض اور احکام مراد ہیں اور آسمان اور زمین اور پہاڑوں کو بولنے کی طاقت دی پھر ان سے پوچھا تھا سب کام بجا لاؤ گے تو تم کو ثواب ملیگا ورنہ عذاب ہوگا وہ ڈر گئے اور معافی مانگی لیکن آدم نے یہ قبول کر لیا [illegible]

[illegible]

پارہ	سورة	تعداد
	حٰمٓ السجدة	۷
۲۵	الشورٰی	۵
۲۵	الزخرف	۱
۲۷	النجم	۱
۲۹	المعارج	۱

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۤءِ الْخَيْرِ ۫ وَ اِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ۝ وَ لَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۤءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّ لَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْۤ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۫ وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاۤءٍ عَرِيْضٍ ۝

وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَاۗىِٕمُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ۝ وَ الَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا

آدمی بھلائی (مانگنے) سے کبھی نہیں تھکتا اور اگر کہیں اسکو تکلیف پہونچی تو جھٹ آس توڑ کر (خدا کی رحمت سے) نا امید ہوجاتا ہے اگر کوئی تکلیف اسکو پہونچے بعد اگر ہم اپنی مہربانی (کا مزہ) اسکو چکھاتے ہیں تو کہا کرتا ہے یہ تو میرا حق تھا اور میں تو نہیں سمجھتا کہ قیامت آئیگی اور اگر بالفرض قیامت آئی اور میں اپنے مالک کے پاس لوٹ گیا تو وہاں میرے لیے اچھا ہی اچھا ہے پھر ہم کافروں کو انکے کرتوت ضرور جتا دینگے کہ وہ اچھے تھے یا برے اور انکو ضرور سخت عذاب (کا مزہ) چکھا دینگے اور ہم جب آدمی پر اپنا فضل کرتے ہیں تو ہمارا خیال ہی چھوڑ دیتا ہے اور اپنی کروٹ موڑ لیتا ہے اور جب اسکو تکلیف پہونچتی ہے تو لمبی چوڑی دعا مانگتا

اور آدمی کا تو یہ حال ہے جب ہم اسکو مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو پھول جاتا ہے اور اگر اسکو کرتوت کے بدل کوئی مصیبت اسپر آتی ہے تو آدمی بڑا ناشکر بنجاتا ہے ف

بے شک آدمی بڑا کھلم کھلا ناشکرا ہے ف

کیا بھلا آدمی کو جو آرزو کرے وہ مل سکتی ہے ف

بیشک آدمی دل کا کچا بنایا گیا جب اسپر کوئی مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب دولت ملتی ہے تو بخیل ہوجاتا ہے مگر ایسے نمازی جو ہمیشہ (ابلا ناغہ) نماز پڑھتے ہیں اور جنکے مال میں مانگنے والے فقیر اور چپ رہنے والے فقیر دونوں کا ایک حصہ مقرر ہے اور جو بدلے کے دن (قیامت) کا یقین رکھتے ہیں اور جو اپنے مالک کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں بے شک ان کے مالک کا عذاب ڈرنے کے لائق ہے اور جو اپنی شرمگاہ کو روکے رہتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا لونڈیوں سے نہ روکیں

ف یا مال دولت کی خواہش سے ۱۲ ف ملتے ہی چلا جاتا ہے ۱۲ ف ناشکری کے کلمے منہ سے نکالنے لگتا ہے بعضوں نے کہا یہ آیت اور اسکے بعد کی آیتیں کافروں کے حق میں ہیں اور آدمی سے ولید بن مغیرہ اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف قریش کے کافر مراد ہیں اور سچ یہ ہے کہ ہم سب گنہگار بندوں کا یہی حال ہے اپنے مالک سے راتدن بھلائی مانگتے رہتے ہیں اور ایک ذرا سی تکلیف میں گھبرا جاتے ہیں مگر جو پروردگار کے مقبول بندے ہیں وہ تکلیف سے زیادہ خوش ہوتے ہیں کیونکہ تکلیف خالص محبوب کی مراد ہے اور نعمت میں ہماری مراد بھی شامل ہے ۱۲ ف یعنے میں اس نعمت کا مستحق اور سزاوار تھا ۱۲ ف باوجودیکہ کفر اور شرک میں مبتلا ہے لیکن اپنے اعمال کو اچھا سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اگر خدا کے پاس جانا ہوا تو اللہ تعالی مجھ کو آرام دیگا ۱۲ ف اسکو سب طرح کا آرام دیتے ہیں ۱۲ ف ہماری یاد بھی نہیں کرتا نہ ہماری طرف رخ کرتا ہے ۱۲ ف اللہ تعالی پناہ میں رکھے [illegible]

[illegible]

			ملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین ۝ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک هم العدون ۝ والذین هم لامانتهم وعهدهم راعون ۝ والذین هم بشهدتهم قائمون ۝ والذین هم علی صلاتهم یحافظون ۝ اولئک فی جنت مکرمون ۝	تو ان پر الزام نہیں پھر جو کوئی اسکے سوا اور کچھ چاہے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہیں اور جو اپنی امانت اور اقرار کا خیال رکھتے ہیں اور جو اپنی گواہیوں پر جمے رہتے ہیں اور جو اپنی نماز کی خبرداری رکھتے ہیں یہی لوگ (بہشت کے) باغوں میں عزت سے رہیں گے۔
۲۹	القیمة	۱	ایحسب الانسان الن نجمع عظامه ۝ بلی قادرین علی ان نسوی بنانه ۝ بل یرید الانسان لیفجر امامه ۝ یسئل ایان یوم القیمة ۝	کیا آدمی (جو کافر ہے) یہ سمجھتا ہے کہ ہم (مرے بعد) اسکی ہڈیاں (جو گل سڑ گئی ہونگی) اکٹھا نہیں کر سکتے کیوں نہیں ہم تو اسکی پور پور اسکے لیے ٹھکانے پر بٹھا سکتے ہیں بات یہ ہے کہ آدمی چاہتا ہے آیندہ بھی برے کام کرتا رہے اور توبہ نہ کرے (ڈھیٹ ہو کر پوچھتا ہے بھلا قیامت کب آئیگی
۲۹	″	۱	بل الانسان علی نفسه بصیرة ۝ ولو القی معاذیره ۝	بلکہ آدمی اپنے اوپر آپ دلیل ہوگا گو وہ (اپنی بے قصوری کے لیے) بہانے پیش کرے
۲۹	″	۲	ایحسب الانسان ان یترک سدی ۝	کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ وہ سستا چھوٹ جائیگا اس سے کچھ باز پرس نہ ہوگی
۲۹	الدھر	۱	هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئا مذکورا ۝ انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج نبتلیه فجعلنه سمیعا بصیرا ۝	آدمی پر ایسا وقت بھی زمانے میں سے گذر چکا ہے جب وہ کوئی چیز نہ تھا جسکو ذکر کریں ہم نے آدمی کو آزمانے کے لیے (عورت مرد کے) ملے ہوئے نطفے سے پیدا کیا اور اس کو سنتا دیکھتا بنایا۔
۳۰	عبس	۱	قتل الانسان ما اکفره ۝ من ای شیء خلقه ۝ من نطفة خلقه فقدره ۝ ثم السبیل یسره ۝ ثم اماته فاقبره ۝ ثم اذا شاء انشره ۝ کلا لما یقض ما امره ۝	آدمی پر خدا کی مار وہ کیسا (سخت) ناشکرا ہے (جانتے ہو) اس نے اسکو کس چیز سے بنایا نطفے سے (اور کس سے) اسکو بنایا پھر اسکو ٹھیک کیا پھر (ماں کے پیٹ سے نکلنے کا) رستہ اسپر آسان کیا پھر اسکو (ایک مدت تک دنیا میں رکھ کر) مار ڈالا پھر قبر میں رکھا پھر جب چاہیگا اسکو جلا اٹھائیگا سچ یہ ہے کہ آدمی کو جو اس نے حکم دیا تھا وہ بجا نہیں لایا
۳۰	الانفطار	۱	یایها الانسان ما غرک بربک	اے آدمی تجھ کو تیرے کرم والے مالک سے کس نے بہکا دیا جس نے

ف بعض بیبی بی اور لونڈی [illegible] سے شہوت نکالنا چاہے یا امردے یا اور کسی طریق سے وہ سب ناجائز ہے [illegible] [illegible]

[illegible]

پارہ	سورۃ		آیت	ترجمہ
			الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۤءَ رَكَّبَكَ ؕ	جسکو بنایا اور ٹھیک ٹھیک بنایا اور خوبصورتی کے ساتھ بنایا جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ دیا ف
"	الانشقاق ٨٤	١	يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ	اے آدم زاد تو محنت اٹھاتے اٹھاتے اسی طرح اپنے مالک کی طرف جا رہا ہے آخر ایک دن اس سے ملے گا ف
٣٠	الطارق ٨٦	١	فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ خُلِقَ مِنْ مَّاۤءٍ دَافِقٍ ۙ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَاۤئِبِ ؕ	آدمی کو سوچنا چاہیے وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا وہ کود کر نکلنے والے پانی (یعنی منی) سے پیدا کیا گیا جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے بیچ میں سے ہو کر نکلتا ہے ف
"	الفجر ٨٩	١	فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ؕ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ	لیکن آدمی کا یہ حال ہے جب اسکا مالک اسکو (چین آرام دیکر) آزماتا ہے دولت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے مالک نے میری عزت کی اور جب وہ اسکو دوسری طرح سے آزماتا ہے اسکی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے مالک نے مجھ کو ذلیل کر دیا ف
"	البلد ٩٠	١	لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ	بیشک ہم نے آدمی کو ایسا بنایا ہے کہ سدا رنج اور مصیبت میں رہے
"	التین ٩٥		لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۫ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ	بیشک ہم نے آدمی کو بہت اچھے ڈھانچے میں بنایا پھر ہم نے اس کو ردی کر کے نیچوں سے نیچا پھینک دیا ف
"	العلق ٩٦	١	خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ	اس نے آدمی کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔
"	"	"	كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ	سچ ہے کہ آدمی اپنے تئیں دولت مند سمجھ کر گمراہ بن جاتا ہے ف
٣٠	العدیت ١٠٠	١	اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ	بے شک آدمی اپنے مالک کا ناشکرا ہے اور وہ خود اس بات کا (اپنی ناشکری کا) گواہ ہے ف اور اس کو پیسے کی بڑی محبت ہے ف
"	العصر ١٠٣	١	وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ	عصر کے وقت کی قسم بے شک سب آدمی گھاٹے میں پڑے ہیں مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور ایک دوسرے کو حق بات کی نصیحت کرتے رہے اور مصیبت میں صبر کرنے کی نصیحت کرتے رہے ف

ف خوبصورتی کے ساتھ یعنے متناسب الاعضا، یہ نہیں کہ ایک پاؤں چھوٹا ہوا ایک لمبا یا ایک آنکھ بڑی ہوا ایک چھوٹی اس آیت میں ایک بڑی دلیل ہے اثبات الوہیت کی کیا معنے اگر خدا نہ ہوتا اور مادے کی حرکت سے سب چیزیں اتفاقی طور سے بن گئی ہوتیں تو اس حکمت اور اعتدال اور تناسب کے ساتھ کبھی نہ ہوتیں بلکہ بے جوڑ بے ڈھنگی بھدی … [illegible] … احسن الخالقین ۱۲ ف کسی ملک کے لوگ کالے ہیں کہیں کے گورے کہیں کے داڑھی والے ہیں کہیں کے بے ریش کہیں کے لوگ گول منہ کے ہیں کہیں کے لمبے کتابی منہ کے کہیں کے لوگ اونچے ناک والے ہیں کہیں کے چپٹی ناک والے کہیں کے لمبے قد والے کہیں کے بونے ٹھگنے کہیں کے کالی آنکھ والے ہیں کالے بال والے کہیں کے نیلی آنکھ بال والے عجب قدرت ہے … [illegible] … جب اپنے مبدأ پر خیال کریگا تو سمجھ لیگا کہ جس قادر مطلق نے ایک قطرہ ناچیز سے اسکو بنا … [illegible] …

[illegible]

المساواۃ والمشابھۃ ۹۹ — باب ۹۹ ایک کا دوسرے سے مقابلہ اور مشابہت اور برابری اور ہمسری

۴	آل عمران	۱۷	أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَأْوٰهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۔	بھلا جو کوئی اللہ تعالیٰ کی خوشی پر چلے (اور امانت میں خیانت نہ کرے) وہ اس کی طرح ہوگا جو (چوری اور خیانت کر کے) اللہ کے غضب میں آگیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوا اور بری جگہ پہونچا اللہ کے یہاں لوگوں کے الگ الگ درجے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے ف۱
۵	المائدۃ	۱۳	قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓأُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔	(اے پیغمبر) کہدے گندا اور ستھرا برابر نہیں گو تم کو گندے کا بہت ہونا اچھا معلوم ہو تو عقل والو اللہ سے ڈرو تاکہ تم اپنی مراد کو پہونچو ف۲
۷	الانعام	۵	قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۔	(اے پیغمبر) کہدے کیا اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔
۸	"	۱۵	أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔	بھلا ایک شخص جو مردہ تھا ہم نے اس کو جلایا اور اس کو روشنی دی وہ اس کو لیے ہوئے لوگوں میں چلتا پھرتا ہے اس شخص کی طرح ہوگا جس کا حال یہ ہے کہ اندھیروں میں پڑا ہوا ہے وہاں سے نکل نہیں سکتا اسی طرح کافروں کے نزدیک ان کے کام بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ ف۳
۱۱	التوبۃ	۱۳	أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ	بھلا جو شخص اللہ کے ڈر سے اور اس کی رضامندی کیلیے اپنی عمارت کی بنیاد رکھے وہ اچھا ہے یا جو ایک ایسے بہتے ہوئے گڈھے کے کنارے پر اپنی بنیاد رکھے پھر وہ گڈھا (دھڑام سے) اس کو دوزخ کی آگ میں لے گرے ف۴
۱۲	ھود	۲	أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى إِمَامًا وَّرَحْمَةً أُولٰٓئِكَ	کیا جو شخص اپنے مالک کی طرف سے ایک دلیل رکھتا ہو ف۵ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک گواہ بھی اس کو پہونچا ہو ف۶ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۷ اس کو راہ دکھانے والی اور رحمت

ف۱ مطلب یہ ہے کہ عام لوگوں میں ایک نیک شخص اور بدکار برابر نہیں ہو سکتا پھر ایک کا درجہ جدا ہے تو پیغمبر جس کا درجہ سب لوگوں سے بلند ہے وہ ایسا برا کام کیونکر کر سکتا ہے ف۲ یعنی حرام اور حلال یا کافر اور مسلمان [illegible] شاہ عبدالقادر صاحب [illegible] کے خلاف [illegible] [illegible]

[illegible] عقل سلیم ف۶ جبرائیل [illegible] قرآن مجید [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] قرآن کی ہدایت اور ایمان کی [illegible] ۱۲

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝	سمجھیں تو ایسے لوگ (بھی قرآن پر بھی) ایمان لا چکے اور ان فرقوں (کے لوگوں) میں سے جو کوئی اسکو نہ مانے تو اسکا ٹھکانا دوزخ کا وعدہ ہے تو قرآن میں شک مت کر وہ سچ ہے بیشک تیرے مالک کی طرف سے (اترا ہے) لیکن اکثر لوگوں کو یقین نہیں ف
۱۳	الرعد ۱۳	۳	اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	بھلا جو شخص جانتا ہو کہ تیرے مالک کی طرف سے جو تجھ پر اترا وہ حق ہے (اسپر ایمان لاتا ہے) وہ اس شخص کی طرح ہے جو دل کا اندھا ہو قرآن سے وہی لوگ نصیحت لیتے ہیں جو سمجھدار ہیں۔
۱۴	النحل ۱۶	۲	اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝	تو کیا جو (خدا اتنی بہت چیزیں) پیدا کرے وہ اسکے برابر ہے جو کچھ نہیں پیدا کرتا کیا تم غور نہیں کرتے ف
۲۰	القصص ۲۸	۷	اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝	بھلا سوچو تو جس شخص سے ہم نے ایک اچھا وعدہ (بہشت ملنے کا) کیا ہے اور وہ اسکو پانیوالا ہے ف کیا وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسکو ہم نے دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) مزے دیے پھر قیامت کے دن اسکو (جوابدہی کے لیے) پکڑا آنا ہے ف
۲۱	السجدۃ ۳۲	۲	اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ ۝	کیا ایماندار گنہگار کی طرح ہو جائے گا (یہ دونوں) برابر نہیں ہو سکتے ف
۲۲	فاطر ۳۵	۲	وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝	اور (اس کی قدرت دیکھو) دو دریا ملے ہوئے ہیں لیکن برابر نہیں ہیں ایک میٹھا خوب میٹھا اسکا پانی خوشگوار اور دوسرا کھاری کڑوا اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور (موتی مونگا) نکالکر پہنتے ہو اور تو دیکھتا ہے جہاز انمیں (پانی) پھاڑتے ہوئے اسلیے کہ تم اسکا فضل تلاش کرو اور اسلیے کہ تم اسکا شکر بجا لاؤ۔
۔	۔	۳	وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ	اور اندھا اور آنکھیارا برابر نہیں ہو سکتا (یعنے کافر اور مومن) اور نہ اندھیرا اور اوجالا (یعنے کفر اور ایمان) اور نہ چھاؤں اور نہ دھوپ ف اور زندے اور مردے

ف ان لوگوں کی طرح ہوگا جو دنیا کی زندگی اور رونق چاہتے ہیں ہرگز نہیں ۱۲ ف جن کو اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم دی ہے اور خدا کا گواہ یعنی انکو بھیجا اور توریت شریف پر ایمان لا چکے ہیں ۱۲ ف بعضوں نے کہا جو شخص اپنے مالک کی طرف سے ایک دلیل رکھتا ہو اس سے آنحضرت صلعم مراد ہیں اور دلیل سے مراد معجزے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیے اور گواہ سے مراد جبرئیل ہیں ۱۲ ف یعنے قرآن یا پیغمبر کو ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ جس یہودی اور نصرانی کو میری خبر پہنچ جائے پھر وہ ایمان نہ لائے [illegible]

[illegible]

(باقی در ضمیمہ ۱۲)

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			وَلَا الْأَمْوَاتُ	برابر نہیں ہیں ف
۲۳	والصّٰفّٰت [۳۷]	۲	أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ	بھلا یہ مہمانی بہتر ہے یا زقوم کا درخت ف
،	ص [۳۸]	۳	أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ	کیا جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (محنت مشقت اٹھا کر) اچھے کام کیے انکو ہم اُن لوگوں کی طرح کر دینگے جنہوں نے ملک میں فساد مچایا یا کیا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے ف
۲۳	الزمر [۳۹]	۱	أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ	بھلا جو شخص رات کی گھڑیوں میں عبادت میں لگا ہے کبھی سجدہ کر رہا ہے کبھی (نماز میں) کھڑا ہے آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے مالک کی مہربانی کی امید (بھی) رکھتا ہے ف (اے پیغمبر) کہہ دے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں ف نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔
،	،	۳	أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ	کیا وہ شخص جسکا سینہ اللہ نے اسلام (قبول کرنے) کیلیے کھولدیا وہ اپنے مالک کی طرف سے (ایمان کی) روشنی رکھتا ہے ف
،	،	،	أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	کیا جو شخص قیامت کے دن برے عذاب کو اپنے منہ پر روکے گا ف
۲۴	المؤمن [۴۰]	۶	وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ	اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں ہو سکتا اور (اسیطرح) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ اور گناہگار برابر نہیں ہو سکتے تم بہت ہی کم سوچتے ہو۔
،	حم السجدہ [۴۱]	۵	وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ	اور بھلائی برائی برابر نہیں ہو سکتی ف
،	،	،	أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ	بھلا جو کوئی دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا جو قیامت کے دن بے کھٹکے (امن سے) آئے (لوگو) تم دنیا میں جو چاہو سو کرو وہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ف
۲۵	الجاثیہ [۴۵]	۲	أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ	کیا جن لوگوں نے برے کام کیے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم انکو اُن لوگوں کی طرح کر دینگے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے دونوں کا جینا مرنا برابر کیا برا حکم

ف یعنے مومن اور کافر ۱۲ ف عمدہ حسین عورتیں طرح طرح کے میوے کھانے کو صاف پاکیزہ شراب پینے کو ۱۲ ف جس سے دوزخیوں کی ضیافت ہوگی ۱۲ ف بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲ ف شرک پھیلانے طرح طرح کے گناہ کیے ۱۲ ف ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا دنیا کا ایک ذرا عقلمند بادشاہ بھی ایسا نہیں کرتا کہ خیرخواہ بدخواہ سب کو ایک لاٹھی سے ہانکے پھر خداوند کریم کی نسبت یہ گمان کرنا جو بڑا دانا اور باریک بین اور حکمت والا ہے نری نادانی اور بیوقوفی ہے ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ ایک شخص مرنے کے قریب تھا آنحضرت صلعم اس کے پاس گئے آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہے وہ بولا مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید ہے اور اپنے گناہوں کا ڈر ہے آپ نے فرمایا ایسے وقت میں جس بندے میں یہ دونوں باتیں ہونگی (خوف اور رجا) اللہ تعالیٰ اسکو وہی دیگا جسکی اسکو امید ہے ۱۲ ف یعنے عالم اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ علم کے لیے عمل ضرور ہے اور جو عالم عمل نہ کرے گویا عالم نہیں ہے ۱۲ ف اس شخص کے برابر ہے جس کے دل پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اور جو اسلام سما ہی نہیں سکتا کہتے ہیں جسکا سینہ اللہ تعالیٰ نے کھولدیا اس سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رض ہیں ابن مسعود رض نے کہا آنحضرت صلعم نے یہ آیت پڑھی ہم نے پوچھا سینہ کھلنے سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا جب ایمان کا نور دل میں سماتا ہے تو سینہ کشادہ اور وسیع ہو جاتا ہے ہم نے عرض کیا اسکی نشانی کیا ہے آپ نے فرمایا آخرت کی طرف دل کا رجوع ہونا اور دنیا سے نفرت اور موت آنے سے پہلے اسکی تیاری کرنا ۱۲ ف کیونکہ ہاتھ بندھے ہونگے [illegible] اس کے برابر ہو سکتا ہے جو بیفکری سے [illegible] آدمی کا قاعدہ ہے کہ کوئی بلا آئے تو پہلے اپنے ہاتھ پاؤں سے بچاتا ہے [illegible] برائی کا بدلا ۱۲ ف ہر ایک کام کا انکو پورا بدلہ ملیگا [illegible] کے پرکھ گا رہاکے کاموں سے غافل ہے ۱۲

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			[illegible]	[illegible]ے ہیں ف
۲۶	محمد ۴۷	۲	أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا ...... أَهْوَاءَهُم ۝	کیا جو لوگ اپنے مالک کی طرف سے ایک صاف راہ رکھتے ہیں (یعنی پیغمبر اور مسلمان) ان لوگوں کی طرح ہونگے جنکے برے کام انکو بھلے کرکے دکھائے گئے ہیں ف اور وہ اپنے دل کی خواہشوں پر چلتے ہیں ف
〃	〃	۲	كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝	کیا ایسے بہشت کے رہنے والے ان دوزخیوں کی طرح ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ آگ میں پڑے (جلتے) رہیں گے اور جلتا پانی انکو پلایا جائے گا جو انکی آنتیں کاٹ دیگا ف
۲۸	الحشر ۵۹	۳	لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝	دوزخ والے اور بہشت والے برابر نہیں ہو سکتے جو بہشت والے ہیں وہی مراد پائیں گے۔
۲۹	الملک ۶۷	۲	أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝	بھلا جو کوئی اوندھا ہو کر منہ کے بل چلے وہ راہ پائیگا یا جو سیدھا صاف سڑک پر جا رہا ہو ف
〃	القلم ۶۸	۲	أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝ سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ۝	کیا ہم اپنے تابعدار بندوں (مسلمانوں) کو گنہگاروں کے برابر کر دینگے (لوگو) تم کو کیا ہو گیا ہے کیا اوندھا حکم لگاتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے اسمیں تم پڑھتے ہو جو تم چاہو وہ تم کو آخرت میں ملجائیگا یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک چلینگی کہ جیسا تم (اپنے لیے) حکم لگاؤ گے وہی تمہارے لیے ہوگا اے پیغمبر انسے پوچھ تو سہی انمیں کون اسکا ذمہ وار ہے ف

مَا أَقْسَمَ اللّٰهُ بِهٖ ۹۷

باب ۹۷ اللہ مالک نے کن کن چیزوں کی قسم کھائی ہے ان کا بیان

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۱	یونس ۱۰	۵	قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۝	کہدے ہاں ہاں بیشک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے۔
۱۴	الحجر ۱۵	۵	لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝	اے پیغمبر تیری زندگی کی قسم بیشک وہ اپنی مستی میں دیوانے ہو رہے تھے ف
۲۳	والصفت ۳۷	۱	وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۝ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۝ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ۝	قسم ان فرشتوں کی جو قطار لگا کر صف باندھتے ہیں (یا ان (فرشتوں) کی جو ابر کو جھڑک کر ڈانٹتے ہیں پھر ان فرشتوں کی جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں

ف۱ اگر ایسا ہو تو اس خداوند کریم کے انتظام پر حرف آتا ہے نہیں اچھوں کا جینا اور مرنا دونوں اچھا اور بروں کا جینا بھی برا اور مرنا بھی برا ۱۲، ف۲ مثلاً قرآن اور حدیث پر ۱۲ ف۳ شیطان [illegible] نے بگاڑ دیا ہے شرک اور کفر کو انکی نظر میں اچھا کر دیا ہے ۱۲ ف۴ خلاصہ یہ کہ [illegible] قرآن اور حدیث سے کوئی غرض نہیں یہ آیت ان مقلدوں پر بھی صادق آتی ہے [illegible] قرآن کی آیت یا صحیح حدیث دیکھ کر بھی اسپر عمل نہیں کرتے ۱۲ ف۵ صحیح حدیث میں ہے کہ بہشت میں دودھ اور پانی اور شہد اور شراب کے دریا ہیں جن میں سے نہریں نکالی گئی ہیں [illegible] بہشت میں شہد کا دریا ہوگا اور جیل دودھ کا اور فرات شراب کا اور سیحون پانی کا ایک حدیث میں ہے کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل بہشت کی نہریں ہیں ۱۲ ف۶ یہ مومن اور کافر کی تمثیل ہے کافر جہالت و شرک کی تاریکیوں میں پھنسے ہوئے ہیں جیسے کوئی اوندھا منہ کے بل چلے [illegible]

پارہ	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۲۳	صٓ	۱	صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ	قسم ہے قرآن کی جس میں نصیحت ہے ف
۲۵	الزخرف	۸	وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ	اور قسم ہے رسول کے یہ کہنے کی کہ اے رب میرے یہ لوگ ہیں جو کبھی ایمان نہ لائیں گے ف
۲۶	قٓ	۱	قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ	قسم ہے قرآن کی جو بڑی شان والا ہے ف
〃	الذّٰریٰت	۱	وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا	قسم ہے ان ہواؤں کی جو (مٹی خاک) اڑاتی ہیں پھر ان بادلوں کی جو پانی کا بوجھ اٹھاتی ہیں پھر ان کشتیوں کی جو دریا میں آہستگی (نرمی) سے چلتی ہیں پھر ان فرشتوں کی جو سب چیزوں کی تقسیم کرتے ہیں ف
〃	〃	〃	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ	قسم ہے اس آسمان کی جس میں (ستاروں کی گردش کے) رستے ہیں ف
〃	〃	〃	فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ	تو آسمان اور زمین کے مالک کی قسم بیشک جن چیزوں کا تم سے وعدہ ہو وہ سچ ہیں (ان میں کوئی شبہ نہیں) جیسے تمہارا بات کرنا ف
۲۷	الطور	۱	وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ	قسم ہے طور پہاڑ کی اور اس کتاب کی جو کھلے ہوئے کاغذ پر لکھی ہوئی ہے اور آباد گھر کی اور اونچے چھت (آسمان) کی اور ابلتے دریا کی ف
〃	النجم	۱	وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی	تارے کی قسم جب وہ نیچے کو چلے ف
〃	الواقعہ	۳	فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ	میں تو سو جہان جہاں تارے ڈوبتے ہیں انکی قسم کھاتا ہوں اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے ف
۲۹	القلم	۱	نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ	قلم کی قسم اور فرشتوں کے لکھنے کی قسم۔
〃	الحاقہ	۲	فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ	تو میں ان چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جنکو تم دیکھتے ہو اور جن کو نہیں دیکھتے ف
〃	المعارج	۲	فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	تو میں پورب اور پچھم کے مالک کی یعنے اپنی قسم کھاتا ہوں ف
〃	المدثر	۲	كَلَّا وَالْقَمَرِ وَاللَّیْلِ اِذَا اَدْبَرَ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ	سچ تو یہ ہے مجھے چاند کی قسم اور رات کی جب گذرنے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جائے۔
〃	القیٰمہ	۱	لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ	میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں اور آدمی کے دل کی قسم کھاتا ہوں جو برے کام پر ملامت کیا کرتا ہے ف

[illegible]

پارہ	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۹	المرسلٰت	۱	وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ	قسم ان ہواؤں کی جو آہستہ آہستہ چلتی ہیں پھر جو زور کا جھکڑ چلتی ہیں اور بادلوں کو اٹھا پھیلاتی ہیں پھر انکو چیر کر جدا جدا کرتی ہیں پھر ان فرشتوں کی جو آسمان سے پیغمبروں پر وحی اتارتے ہیں الزام دینے کو (اللہ کی حجت تمام کرنے کو) یا ڈرانے کو۔
۳۰	النّٰزعٰت	۱	وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ	قسم ان فرشتوں کی جو کافروں کی جانیں جلدی ڈوب کر سختی سے نکالتے ہیں اور قسم ان فرشتوں کی جو مسلمانوں کی جانیں گرہ کھول کر آسانی سے نکالتے ہیں اور قسم ان فرشتوں کی جو آسمان زمین میں تیرتے پھرتے ہیں پھر قسم ان فرشتوں کی جو آگے بڑھ جاتے ہیں پھر ان فرشتوں کی قسم جو کام کا انتظام کرتے ہیں
،،	التکویر	۱	فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۙ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ	تو میں ان ستاروں کی قسم کھاتا ہوں جو دن کو چھپ جاتے ہیں پیچھے ہٹ جاتے ہیں رات کو نمودار ہوتے ہیں اور رات کی جب اسکی سیاہی چڑھتی آتی ہے اور صبح کی جب اسکی پو پھٹتی ہے۔
،،	الانشقاق	۱	فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ	میں تو شفق کی قسم کھاتا ہوں اور رات کی اور جن چیزوں پر رات چھا جاتی ہے انکی اور چاند کی جب (پندرھویں تاریخ) پورا ہو۔
،،	البروج	۱	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۙ	آسمان کی قسم جس میں برج ہیں اور اس دن کی قسم جسکا وعدہ ہے (یعنے قیامت کی) اور گواہ کی اور جسپر گواہی دے گا اسکی قسم
،،	الطارق	۱	وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ	قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی اور تو کیا جانے رات کو آنے والا کیا ہے (وہ) چمکتا ہوا تارا ہے
،،	،،	،،	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ	مینہ برسانے والے آسمان کی قسم۔ اور زمین کی قسم جو پھٹ جاتی ہے
،،	الفجر	۱	وَالْفَجْرِ ۙ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۭ	صبح کی قسم اور ذی الحجہ کی دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب وہ گذرنے لگے عقلمند کے نزدیک تو ان چیزوں کی بھاری قسم ہے
،،	البلد	۱	لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ	(اے پیغمبر) میں اس شہر (یعنے مکہ) کی قسم کھاتا ہوں تو ایک دن اس شہر میں آزاد ہوگا اور باپ آدم اور اسکی اولاد کی قسم کھاتا ہوں

[illegible]

۳۰	الشمس ۹۱	۱	وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝	قسم ہے سورج کی اور اسکی روشنی کی (دھوپ چڑھتے وقت) اور چاند کی قسم جب سورج کے پیچھے نکلے اور دن کی قسم جب سورج کو روشن کرے اور رات کی قسم جب وہ سورج کو ڈھانپ لے اور آسمان کی قسم اور اسکی جسنے اسکو بنایا اور زمین کی قسم اور اسکی جسنے اسکو بچھایا اور آدمی کی جان کی اور جسنے اسکو بنایا اسکی پھر اسکی بُری اور اچھی باتیں اسکو بتلادیں ۔
〃	اللیل ۹۲	۱	وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝	رات کی قسم جب وہ چھا جائے اور دن کی قسم جب وہ روشن ہو جائے اور اُس (خدا) کی قسم جس نے نر اور مادہ بنائے ۔
〃	الضحٰے ۹۳	۱	وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝	چاشت کے وقت کی قسم اور رات کی قسم جب ڈھانپ لے ۔
〃	التین ۹۵	۱	وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝	قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین (پہاڑ) کی اور اس امن والے شہر (مکہ) کی ۔
〃	العدٰیت ۱۰۰	۱	وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝	قسم ہے (غازیوں کے) دوڑنے والے گھوڑوں کی جو دوڑنے میں آواز نکالتے ہیں پھر ٹاپ مار کر پتھروں پر چنگاریاں اڑاتے ہیں پھر صبح ہی صبح (دشمن پر) چھاپا مارتے ہیں پھر اُسوقت گرد اُڑاتے ہیں پھر (دشمنوں کی) فوج میں اُسی وقت جا گھستے ہیں ۔
〃	والعصر ۱۰۳	۱	وَالْعَصْرِ ۝	عصر کے (وقت کی) قسم

الامثال ۹۸

باب ۹۸ کہاوتوں اور مثلوں کا بیان ۔

۱	البقرۃ ۲	۲	مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ	انکی کہاوت (مثل) اس شخص کی سی ہے جس نے (اندھیری جنگل میں رات کو) آگ سلگائی جب آس پاس روشنی پھیلی (اور بُرا بھلا دکھلائی دینے لگا) تو خدا نے یکبارگی اُنکی روشنی میٹ دی (اور آگ کو بجھا دیا) اور اندھیرے میں انکو چھوڑ دیا کہ انہیں دیکھتے بہرے گونگے اندھے ہیں وہ راہ پر آنے والے نہیں ایسی مثال ہے جیسے مینہ برس رہا ہو آسمان سے اس میں اندھیرے ہیں اور گرج اور بجلی مارے کڑک کے موت کے ڈر سے انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس

ف۱ سورج کے نکلنے کے بعد یہ شروع مہینے میں ہوتا ہے یا سورج کے ڈوب جانے کے بعد یا خیر مہینے میں ہوتا ہے ۱۲ ف۲ ... [illegible] ... زمین کو یا آسمان ... [illegible]

[illegible]

عبادات اور گناہ دونوں کی توفیق اُسی کی طرف سے ہے ... [illegible] ... حدیث میں ہے ... [illegible]

[illegible] ... التین ... [illegible] ... ف ایک مشہور ... [illegible]

[illegible] ... بواسیر کو دور کرتا ہے ۱۲ ف ایک مشہور درخت کے پھلوں میں سے تیل نکلتا ہے ... [illegible]

[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			الصّٰعِقِ مَعَ الْكٰفِرِيْنَ ٥ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ كُلَّمَاۤ اَضَاۤءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَاِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا وَلَوْ شَاۤءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ٥	گھیرے ہوئے ہے اور اسکے قدرت سے باہر نہیں نکل سکتے ف قریب ہے کہ بجلی انکی آنکھوں کو اچک لے جب اندھیرے میں چمکتی ہے تو اسکی روشنی میں چلتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انکے کان بہرے کر دے (بجلی کی کڑک سے) اور انکی آنکھیں اندھی کر دے (بجلی کی چمک سے) بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے ف
۱	البقرۃ	۳	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْیٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِیْ بِهٖ كَثِيْرًا	اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا مچھر یا اس سے بڑھکر کسی چیز کی مثال بیان کرنے میں جو ایمان والے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ مثال ٹھیک ہے ان کے مالک کی طرف سے اور جو منکر ہیں وہ کہتے ہیں اللہ کو کیا غرض پڑی تھی ایسی مثال کی (بات یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اس سے (یعنی اس مثال سے) بہتیروں کو اور راہ پر لاتا ہے بہتوں کو۔
۲	″	۲۱	وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَاۤءً وَّنِدَاۤءً صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ٥	اور ان کافروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص ایسے (جانور) کے پیچھے چلائے جو صرف پکارنا اور چلانا سنتا ہے (لیکن مطلب خاک نہیں سمجھتا بس آواز اسکے کان میں جاتی ہے) یہ کافر بہرے گونگے اندھے ہیں اسلیئے کچھ نہیں سمجھتے ف
۳	″	۳۶	مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ٥	جو لوگ اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں انکی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں نکلیں ہر بالی میں سو سو دانے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اسے دونا دیتا ہے (یا اس سے زیادہ) اور اللہ تعالیٰ سمائی والا ہے جاننے والا ف
۴	″	″	كَالَّذِیْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاۤءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ	اس شخص کیطرح جو لوگوں کو دکھانے کی نیت سے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور پچھلے دن پر اسکو یقین نہیں (یعنے منافق ہے) تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے پتھر کی چٹان پر (تھوڑی سی) مٹی ہو

ف یعنی اسکے علم اور قدرت سے باہر نہیں نکل سکتے ترمذی نے ابن عباس رض سے روایت کیا کہ یہودیوں نے آں حضرت ص سے پوچھا کہ رعد کیا ہے آپ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ ہے جسکے ہاتھ میں آگ کے کوڑے ہیں ابر کو ہانکتا ہے جہاں اللہ کی مرضی ہوتی ہے پھر انہوں نے کہا یہ آواز کیسی ہے آپ نے فرمایا اس فرشتے کی جھڑک ہے اور کڑک اس آگ کا ایک شرارہ ہے جو کبھی زمین پر گرتا ہے بعض چیزوں کو جلا دیتا ہے بعض کو توڑ ڈالتا ہے بعض میں سے نفوذ کر کے پار چلا جاتا ہے اور انکو آسیب نہیں پہونچاتا یہ دوسری مثال ہے منافقوں کی اور قرآن شریف کی [illegible] جو آسمان سے یعنے اللہ تعالیٰ کے پاس سے اترتا ہے اسمیں جو کفر کا ذکر ہے وہ اندھیرا ہے اور کفر کی جو سزا مذکور ہے وہ گرج ہے اور توحید کے دلائل [illegible] منافق لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو دل میں [illegible] جب توحید اور ایمان کے دلائل سنتے ہیں تو کان بند کر لیتے [illegible] [illegible]

نمبر	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاۗءُ ښ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝	پھر مینہ کا مینہ پڑے اور اسکو صفاچٹ کر چھوڑے (قیامت کے دن) ان لوگوں کو اپنی کمائی میں سے کچھ بھی ہاتھ نہ لگے گا ف اور اسلئے کہ کافر (ناشکرے) لوگوں کو راہ پر نہیں لاتا ف اور جو لوگ خدا تعالےٰ کی رضامندی چاہنے کو دلوں میں ایمان رکھکر اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ف انکی مثال ایک باغ کی سی ہے جو ایک ٹیلے پر ہو یعنے بلند زمین پر جہاں زور کا مینہ پڑا تو دونا میوہ پیدا ہو اگر زور کا مینہ نہ پڑا تو پھوار ف اور اللہ تعالےٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے کیا تم میں سے کوئی بھی یہ بات پسند کرے گا کہ اسکا ایک باغ ہو کھجور اور انگور کا اس کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں اور ہر طرح کے میوے اسکو میسر ہوں اور بوڑھا ہو گیا ہو اسکے چھوٹے چھوٹے بال بچے ہوں (یا ناتوان بچے اور عورتیں) ایکدم اس باغ کو آگ بگولا مارے اور باغ جل جائے اسی طرح اللہ تعالےٰ اپنی آیتیں تم سے بیان کرتا ہے اس لیئے کہ تم غور کرو ف
۴	آل عمران	۱۲	مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَاَھْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	یہ لوگ (یعنے کافر) دنیا کی اس زندگی میں جو خرچ کرتے ہیں اسکی (تلف ہونیکی) مثال ایسی ہے جیسے ہوا جسمیں پالا ہو (یعنے سردی) وہ ان لوگوں (بدکاروں) کی کھیت پر چلے جنہوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا اور اسکو (یعنے سارے کھیت کو) غارت کر دے اور اللہ تعالےٰ نے انپر ظلم نہیں کیا وہ اپنے پر آپ ظلم کرتے ہیں ف
۹	الاعراف	۲۲	فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَاۗءَ مَثَلَا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝	تو اسکی مثال کتے کی طرح ہے اگر تو اسکو ڈانٹ کر نکالے تب بھی زبان لٹکائے رہے یا اگر اسکو چھوڑ دے تب بھی زبان لٹکائے رہے یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو (اے پیغمبر) یہ قصے انکو سناؤ تاکہ وہ سوچیں ف جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور (اس جھٹلانے سے) اپنا ہی بگاڑ کرتے رہے اُن کی مثال بری ہے۔

ف اب ایسے پتھر میں کچھ اُگنا محال ہے کیونکہ مٹی تو بہ گئی اب اُگے گا کاہے میں یہی ایسا ہی جو لوگ خیرات دیکر احسان جتاتے ہیں یا ستاتے ہیں یا دکھلانے کی غرض سے دیتے ہیں انکی خیرات قیامت کے دن مٹی کی طرح بہ جائے گی اور اسکا ثمرہ کچھ نہ ملے گا ۱۲ ف یعنے جو خیرات دنیا میں دی تھی وہ سب مٹ جاوے گی اسکا ثواب کچھ نہ ملے گا ۱۲ ف معلوم ہوا احسان جتانا یا دیکر اسکو ستانا کافروں کی خصلت ہے ۱۲ ف دلوں میں ایمان رکھکر یہ ترجمہ ہے وتثبیتا من انفسہم کا [illegible]

۱۱	یونس	۳	إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَا أَتٰهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝	دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا پہر زمین کا سبزہ اسکی وجہ سے خوب اگتا ہوا نکلا کچھہ آدمیوں کے کہانے کا کچھہ جانوروں کے کہانے کا یہانتک کہ جب زمین نے اپنا سنگار پورا کر لیا اور وہاں کے رہنے والے سمجھے کہ اب کیا ہے سو ناگہاں (ایک ہی ایکا) رات یا دن کو ہمارا عذاب اسپر آن پہونچا ہم نے کاٹ کر اسکو ایسا کر دیا جیسے کل وہاں کہیت ہی نہ تہا ایسے ہی ہم سوچنے والوں کے لیئے اپنی آیتیں کہولکر بیان کرتے ہیں۔
۱۲	ہود	۲	مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْأَعْمٰى وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝	دونو فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے اندہے بہرے اور دیکہتے سنتے کی کیا دونو کا حال برابر ہے کیا تم غور نہیں کرتے۔
۱۳	الرعد	۲	أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ ۝	اسی نے آسمان سے مینہ برسایا پہر اپنے اپنے انداز کے موافق نالے بہ نکلے پہر پہولا ہوا جہاگ بہاؤ نے (پانی کے ریلے نے) اپنے اوپر اٹہا لیا اور جن چیزوں کو زیور یا دوسرے سامان بنانے کے لیئے آگ میں تپاتے ہیں ان میں بہی پانی کی جہاگ کیطرح ہیں (کہوٹ) نکلتا ہے اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے تو پہین (جو باطل کیطرح ہے) وہ سوکہہ سکہا کر مٹ جاتا ہے اور جو لوگوں کے کام آتا ہے وہ زمین میں قائم رہتا ہی اسیطرح (لوگوں کو سمجہانے کے لیئے) ایسی مثالیں بیان فرماتا ہے۔
″	ابراہیم	۳	مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ﹝اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝	جن لوگوں نے اپنے مالک (خدا) کو نہ مانا انکے اعمال کا حال اس راکہہ کیطرح ہے جسپر آندہی کے دن زور کی ہوا چلے وہ جو انہوں نے (دنیا میں) کیا اس میں سے کچھہ (آخرت میں) نہ پائینگے یہی پرلے سرے کی تباہی ہے۔
″	″	۴	أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ	(اے پیغمبر) کیا تو نے اسپر خیال نہیں کیا اللہ نے کلمہ طیبہ (اچھی بات) کی مثال کیسی بیان کی ایک پاکیزہ درخت سی جسکی جڑ مضبوط ہے

ف اسکی بے ثباتی اور جلدی سے مٹ جانے میں ۱۲ ف جنہوں نے یہاں ترجمہ کیا ہے پہر زمین کی روئیدگی جس کو آدمی اور چارپائے کہاتے ہیں پانی کے ساتھہ ملگئی اسطرح پر کہ پانی کو جذب کر لیا اسمیں وہ پہولی پہلی ۱۲ ف وہن کیطرح بن سنور گئی ۱۲ ف یعنے اب خوب اچھی طرح غلہ اور چارہ نکالیں گے پیدا کرینگے ۱۲ ف ساری کہیتی تباہ کر کے ۱۲ ف پہر جیسے بنجر زمین تھی یہی مثال دنیا میں انسانی زندگی کی ہے روح پانی کی طرح آسمان سے اترتی ہے بدن اس سے ملکر خوب بڑہتا ہے جب جوانی پر آتا ہے علم و ہنر سیکہتا ہے امید ہوتی ہے کہ چند روز جیکر مزے اوڑائیگا ایک ہی ایکا موت آجاتی ہے اور ساری امیدیں خاک میں ملجاتی ہیں ۱۲ ف جیسے بعضے یہ مثال بیان کی ۱۲ ف مسلمانوں اور کافروں ۱۲ ف مسلمان دیکہتا سنتا ہے اور کافر اندہا بہرا ہے دونو میں بڑا فرق ہے ۱۲ ف بڑے نالے میں زیادہ پانی اور چہوٹے نالے میں کم پانی بہا ۱۲ ف یہ ایک مثال اللہ تعالے نے حق اور باطل کی [illegible] کہ حق اس پانی کیطرح ہے جو [illegible] جہاگ [illegible] پانی پر [illegible] باطل کی طرح ہے [illegible] جلدی سے مٹ جاتا ہے [illegible] اسیطرح کبہی باطل بہی حق کے اوپر غالب [illegible] اور پانی قائم رہتا ہے یعنے حق اب دوسری مثال بیان فرماتا ہے ۱۲ [illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝	اور شاخیں آسمان میں (بلند) ہیں لے اپنے پھل ہر وقت اپنے مالک کے حکم سے ہر موسم پر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں اسلیے بیان کرتا ہے کہ وہ سوچیں سمجھیں اور کلمۂ خبیثہ کی (یا پلید گندی بات شرک اور کفر کی) مثال اُس پلید درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی اوپر سے اوکھاڑ لیا جاتا ہے اُس کا جماؤ ہی نہیں لے
٣٣	النحل ١٦	٦٠	لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے اُنہی کو ایسی بری باتیں مبارک رہیں اور اللہ تعالیٰ کی تو وہ صفت ہے جو سب سے عمدہ اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔
٣٤	〃	١٠	فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰي مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَـمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	تو اللہ کے لیے (دنیا والوں کی طرح) مثالیں مت بیان کرو اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک شخص غلام ہے دوسرے (بندے) کی ملک جو کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک شخص وہ ہے جسکو ہمنے اپنے پاس سے اچھی دولت دے رکھی ہے وہ چھپے اور کھلے اسمیں سے خرچ کرتا رہتا ہے کیا یہ دونو برابر ہو سکتے ہیں شکر اللہ کا لیکن (بات یہ ہے) اُن میں اکثر لوگ (ان باتوں کو) نہیں جانتے اور اللہ ایک (اور) مثال بیان کرتا ہے دو مرد ہیں ایک ان میں گونگا جو بہرہ بھی ہوتا ہے، وہ (غلام ہے) کچھ نہیں کر سکتا اپنے مالک پر ایک بوجھ ہے جہاں کہیں وہ (یعنے مالک) اسکو بھیجتا ہے وہ کام بنا کر نہیں آتا کیا یہ (غلام) اور وہ (عقلمند) شخص برابر ہے جو سیدھی روش بتلاتا ہے اور آپ بھی سیدھی روش پر ہے
۵	〃	١٥	وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا	اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان کی (مراد مکہ ہے) وہاں کے لوگ (ہر طرح) امن اور اطمینان سے تھے ہر طرف سے انکی روزی فراغت کے ساتھ چلی آتی تھی پھر انہوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے انکے کاموں کی سزا میں اُس بستی کو بھوک اور خوف

ف اچھی بات سے لا الہ الا اللہ مراد ہے ۱۲ وف ایسے ہی نیک کلمہ ہی انسان کو بہشت کے میوے کھلائیگا بعضوں نے کہا اچھی بات سے یہاں مراد ہے ایمان کا درخت یعنی دل کی زمین میں اسکی جڑ ہوتی ہے اور اسکی برکتیں ٹہنیوں کی طرح آسمان تک پہنچتی ہیں حدیث میں ہے مومن کی مثال ایک درخت کی سی ہے جسکے پتے نہیں جھڑتے لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف گیا عبداللہ بن عمرؓ کے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن شرم سے انہوں نے نہ کہا پھر ان حضرت نے خود بتلایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے ۱۲ ابن عباسؓ نے کہا کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ ہے اور پاکیزہ درخت مومن ہے ۱۲ [illegible]

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا
لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا
بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ كِلْتَا
الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ
شَيْئًا ۝ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ۝ وَكَانَ
لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ
أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَدَخَلَ
جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ قَالَ مَا
أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ۝ وَمَا
أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُّدِدْتُّ
إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝
قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ
بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ۝ لَّٰكِنَّا هُوَ
اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَوْ
لَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ
اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ إِنْ تَرَنِ أَنَا
أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا ۝ فَعَسَىٰ
رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ
وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ
فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ۝ أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا
غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ۝ وَأُحِيطَ
بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَا

اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے ان دو آدمیوں کی نقل بیان کر
ان میں سے ایک کو ہمنے انگور کے دو باغ دیے تھے اور دونو کے گردا گرد
کھجور کے درخت تھے اور بیچ میں کھیتی تھی دونو باغوں نے (خوب)
اپنا میوہ دیا اور میوے میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور باغوں کے
بیچ میں ہمنے ایک نہر بھی بہادی تھی اور اسکے پاس پھل بھی تھے
اب اپنے ساتھی سے (دوسرے بھائی سے جو مومن تھا) بات کرتے کرتے
بول اٹھا میں مال و دولت اور عزت و آبرو کے جتھے میں تجھ سے (کہیں)
بڑھکر ہوں اور بھائی کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اپنے باغ میں گیا
(وہاں پھرنے اور اترانے کے لیئے) کہنے لگا میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ بھی
ویران ہو اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت آئیگی اور (خیر بالفرض)
اگر آئی) مجھ کو اپنے مالک کے پاس پھر جانا پڑا تو وہاں اس سے
بھی بہتر (جائداد) پاؤنگا اسکا ساتھی (مومن) باتیں کرتے کرتے اس سے
کہنے لگا یہ کیا بکتا ہے کیا تو اس (خدا کی قدرت) سے منکر ہوگیا جس نے
تجھکو مٹی سے بنایا پھر نطفے سے (منی کی ایک بوند سے) پھر پورا مرد
تجھکو کر دیا لیکن میں تو یہی کہتا ہوں وہی (ایک) اللہ میرا مالک ہے اور
میں اپنے مالک کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا اور جب تو اپنے باغ میں
آیا تو نے یوں کیوں نہ کہا جو اللہ تعالے چاہے وہ ہوتا ہے جو کچھ اختیار ہے
وہ اسی کا ہے اگر تو اس وجہ سے غرور کرتا ہے کہ مجھ کو مال اور اولاد میں
اپنے سے کم سمجھتا ہے تو عجب نہیں میرا مالک تیرے باغ سے بہتر باغ مجھ کو دے
اور تیرے باغ پر آسمان سے کوئی بلا (یا انگار) بھیجے پھر وہ چٹیل میدان
بنجائے یا اسکا پانی نیچے اتر جائے اور تو کسی طرح اسکو ڈھونڈ نہ پا سکے
(پھر پانی تیرے ہاتھ نہ آسکے) اور مال تباہ ہوگیا پھر اسنے جو پیسہ
باغ میں خرچ کیا تھا اسپر دونو ہاتھ ملتا رہگیا۔ اور باغ کا یہ

ف یعنی ہمکو اب خوف کو اس پر اور زیادہ ان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکے والوں کے لیئے بددعا فرمائی تھی کہ حضرت یوسف م کے زمانہ میں جیسا قحط پڑا سات برس تک [illegible] ویسا ہی قحط ان پر بھی اللہ تعالے آپ کی دعا قبول فرمائی اور مکہ والے ایسے سخت قحط میں گرفتار ہوئے کہ جلی ہوئی ہڈیاں اور مردار جانور تک کہا گئے یہ تو بھوک کا لباس ہوا اب [illegible] [illegible]

[illegible]

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			أَنفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَمْ تَكُن لَّهُ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ۝ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ ۚ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ۝	مال خرچ کیا تھا وہ چھتریوں پر گرا پڑا تھا اور وہ بہت پچھتاتا اور افسوس کاش میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا اور خدا کے سوا کوئی جماعت ایسی نہیں ہوئی جو اس کی مدد کرتی اور نہ وہ بدلہ لے سکا یہاں سے ثابت ہوا کہ حکومت سب خدا ہی کی حکومت چلتی ہے اور کسی کی کچھ نہیں چل سکتی اسی کا ثواب بہت بہتر ہے اور اسی کا انجام (اپنی طاعت) کا بدلہ وہی بہتر ہے
۱۵	الکهف	۶	وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝	اور ان کافروں سے دنیا کی زندگی کی ایک مثال بیان کر دو دنیا کی زندگی اس پانی کی طرح ہے جس کو ہم نے آسمان سے برسایا پھر اس کی وجہ سے زمین کا سبزہ خوب گھنا ہو گیا پھر چند ہی روز میں چورا چورا ہو گیا جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے
۱۶	الحج	۱۰	يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝	لوگو تمہارے سمجھانے کے لیے ایک مثال بیان کی جاتی ہے دل لگا کر سنو جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی نہیں بنا سکتے گو اس کے بنانے کے لیے وہ سب اکٹھا ہو جائیں اور بنانا تو کجا اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو پھر اس سے وہ چیز چھڑا نہیں سکتے دونوں کتنے کمزور ہیں چاہنے والا اور جس کو چاہتے ہیں وہ بڑے ہی کمزور ہیں ان مشرکوں نے اللہ کا مرتبہ جیسا کرنا چاہیے ویسا مرتبہ نہیں کیا بیشک اللہ تعالیٰ طاقت والا زبردست ہے
۱۸	النور	۵	اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۚ	اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو طاق میں چراغ روشن ہو چراغ ایک شیشے میں ہو شیشہ ایسا صاف ہو گویا چمکتا ہوا موتی کی طرح تارا ہے چراغ ایک مبارک درخت زیتون کے تیل سے سلگایا جاتا ہو جس کا رخ نہ پورب کی طرف ہو نہ پچھم کی طرف اس کا تیل ایسا صاف ہو قریب ہے کہ آگ چھوئے بغیر آپ ہی آپ بھڑک اٹھے غرض ایک نور نہیں بلکہ نور پر نور ہے اور اللہ جس کو چاہتا ہے

[illegible]

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
			وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝	اپنا نور بتلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔
۱۸	النور ۲۴	۵	وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ ۝	اور کافروں کے (نیک) اعمال (جیسے خیرات وغیرہ) اس چمکتی ریتی کیطرح ہیں جو چٹیل میدان میں ہو پیاسا (جنگل میں دور سے) اُس کو پانی سمجھتا ہے جب اسکے پاس آتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور (دیکھتا ہے تو گویا) خدا تعالیٰ کو اپنے پاس پاتا ہے وہ اسکا حساب پورا چکا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے یا انکے اعمال گہرے سمندر کے اندھیروں کیطرح ہیں جسکو ایک موج نے ڈھانک دیا ہے اسکے اوپر ایک اور موج ہے اسکے اوپر بادل (ابر غرض) کئی اندھیرے ہیں ایک کے اوپر ایک اگر کوئی اپنا ہاتھ نکالے (تو اسقدر اندھیرا ہے کہ) اسکو دیکھ نہ سکے اور جسکو اللہ تعالیٰ (اپنی ہدایت کی) روشنی نہ دے اُسکو روشنی کہاں ملیگی ف
۲۰	العنکبوت ۲۹	۴	مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝	جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے (دیوتا) سرپرست بنا رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی ہے وہ بھی (اپنے نزدیک) ایک (مضبوط) گھر بناتی ہے حالانکہ سب گھروں میں بودے سے بودا مکڑی کا گھر ہے کاش یہ لوگ سمجھتے ہوتے ف
؍؍	؍؍	؍؍	وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ۝	اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لیئے بیان کرتے ہیں اور جو علم والے ہیں وہی انکو سمجھتے ہیں ف
؍؍	الروم ۳۰	۴	ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ أَنْفُسِكُمْ هَلْ لَكُمْ مِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝	اللہ تعالیٰ تمہارے (سمجھانے کے) لیئے خود تمہاری ایک مثال بیان فرماتا ہے (وہ یہ ہے) تمہارے جو غلام لونڈی ہیں کیا وہ (اس مال دولت میں) تمہارے شریک ہیں جو ہمنے تم کو دیا ہے تم (اور وہ) اس میں برابر ہو تم انسے بھی (برابر والے) لوگوں کی طرح ڈرتے ہو جو لوگ عقل رکھتے ہیں ہم انکے (سمجھنے کے) لیئے اپنی آیتیں یوں کھولکر بیان کرتے ہیں۔
۲۳	الزمر ۳۹	۳	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ	اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک شخص (غلام) ہے جسمیں کئی جھگڑالو ساجھی شریک ہیں اور ایک (دوسرا) شخص (غلام) ہے جو پورا ایک ہی شخص کا ہے ف

ف ورنہ اسکے ساتھ کی پوری مثال تو ہو ہی نہیں سکتی ۱۲ ف پانی ذاتی کچھ نہیں یہی ریتی ہی ریتی آخر پیاس کے مارے تڑپ تڑپ کر مرجاتا ہے ۱۲ ف کافر سمجھتا ہے کہ میرا نیک عمل مرتے وقت میرے کام آئیگا جب موت آپڑتی ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ نیک عمل کچھ کام نہ آیا اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کو موجود ہے آخر دوزخ میں پھینک دیا جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کافر پیاسے اٹھیں گے اور دور سے انکو ریتی پانی کیطرح معلوم ہوگی وہ ادھر لپکیں گے جب وہاں پہونچیں گے تو پانی تو نہ ہوگا اللہ تعالیٰ حساب کے لیئے سامنے ہوگا اور اُن کا حساب چکا دیگا ۱۲ ف ابر کا اندھیرا موج کا اندھیرا سمندر کا اندھیرا ۱۲ ف یہ ان کافروں کی مثال ہے جو کفر کے ساتھ تقلید کی بھی بیماری میں مبتلا ہیں اور پہلی مثال چمکتی ریتی کی ان کافروں کی تھی جو خود بھی عقل رکھتے ہیں مقلد کافر تو کئی تاریکیوں میں پھنسا ہوا ہے کفر کی تاریکی دل کی تاریکی تقلید کی تاریکی ۱۲ ف سمجھتے ہیں کہ اس گھر میں ہم محفوظ ہونگے ۱۲ ف جیسے مکڑی کا گھر ایک ذرا سی چپیٹ میں آ رہتا ہے اسی طرح انکے معبودوں کا آسرا بھی ہے بالکل بودا مصیبت کے وقت وہ کچھ کام نہیں آتے انکا پکارنا نہ پکارنا یکساں ہے حدیث میں ہے کہ مکڑی شیطان ہے جو کوئی اسکو پائے مار ڈالے ایک حدیث میں ہے کہ مکڑی نے غار پر جالا تنا تھا اسکو مت مارو جسنے اس غار پر حق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھاگ کر چھپے تھے حضرت علی رض نے کہا گھروں کو مکڑی کے جالوں سے صاف رکھو جالے گھروں میں رہنے سے مفلسی آتی ہے ۱۲ ف اللہ کے جو مقصود ہے وہ دریافت کر لیتے ہیں اس آیت سے عالموں کی بڑی فضیلت نکلی ۱۲ ف یعنے جیسے تم کو اپنے بھائی برادروں کا ڈر ہوتا ہے کہیں وہ سارا مال دبا نہ لیں ایسا غلام لونڈی کا ہوتا ہے نہیں ہرگز نہیں ان تینوں باتوں میں سے کوئی بات بھی غلام لونڈی میں نہیں ہے نہ وہ مال دولت میں تمہارے ساجھی ہیں نہ ان کو تم جو ہاتھ لگ جائے اٹھا کر دے دو جو کہا تم کو ہوتا ہے اور نہ تم برابر ہو نہ ان سے ڈرو بھائی برادروں کی طرح ان کا کچھ ڈر ہوتا ہے جب تمہارے غلام لونڈی جو تمہاری طرح آدم کی اولاد ہیں اور کسی بات میں تم سے کم نہیں ہیں تمہارے برابر نہیں ہوسکتے تو اللہ تعالیٰ [illegible] کے برابر کیونکر ہوسکتے ہیں حالانکہ سب چیزیں اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں اور سب اسکے غلام لونڈی ہیں اس کی ملک ہیں ۱۲ (فتح [illegible])

پارہ	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۚ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	کیا یہ دونو غلاموں کا حال برابر ہو سکتا ہے شکر خدا کا مگر ان میں اکثر لوگ نادان ہیں ف
۲۶	الفتح ۴۸	۴	وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝	اور جو لوگ اسکے ساتھ ہیں (یعنے صحابہ رض) وہ کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں تو انکو دیکھتا ہے (کبھی) رکوع کر رہے ہیں (کبھی) سجدہ کر رہے ہیں اللہ کے فضل اور اسکی رضامندی کے فکر میں رہتے ہیں انکی نشانیاں انکے منہ پر ہیں یعنے سجدے کی نشانی یہ تو انکا حال توریت شریف میں بیان ہوا ہے اور انجیل شریف میں انکی مثال ایک کھیتی کی سی بیان کی گئی ہے جس نے (زمین سے) اپنی سوئی نکالی (مولکھہ یا پٹھا) پھر اسکو زوردار کیا وہ موٹی ہو گئی اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی کسانوں کو بھلی لگنے لگی (اللہ نے یہ) اسلئے کیا کہ کافر انکو دیکھ کر جلیں ان لوگوں میں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے انسے اللہ نے بخشش کا اور بڑی نیک کا وعدہ کیا ہے ف
۲۷	الحدید ۵۷	۳	كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۝	اسکی مثال ایک مینھ کی سی ہے جسکی پیداوار نے کسانوں (کنبیوں) کو خوش کر دیا ہے پھر (چند ہی روز میں کوئی آفت آتی ہے) وہ سوکھ جاتا ہے تو دیکھتا ہے وہ پیلا پڑ گیا اسکے بعد (بھس کی طرح) روندن بنجاتا ہے
۲۸	الحشر ۵۹	۲	كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝	ان منافقوں کی مثال شیطان کی سی ہے وہ آدمی سے کہتا ہے کافر بنجا جب کافر بنجاتا ہے اور کوئی سخت وقت آتا ہے تو کہنے لگتا ہے (مجھ سے کیا واسطہ) میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ (کے غضب) سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے ف پھر ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں پڑے اور بدکاروں کی یہی سزا ہے ۔
〃	الجمعۃ ۶۲	۱	مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝	جن لوگوں کو توریت دی گئی (یعنے یہودی) اور انہوں نے اسپر عمل نہیں کیا انکی مثال گدہے کی سی ہے جسپر کتابیں لدی ہوں ف جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا انکی (ایسی ہی) بری مثال ہے اور اللہ بے انصاف لوگوں (بدکاروں) کو راہ پر نہیں لگاتا ف

ف ہرگز نہیں ایک تو گویا بہشت میں ہے دوسرے کی زندگی تلخ ہے گویا دوزخ میں جل رہا ہے ۱۲ ف۲ کمبخت بے عقل اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے توحید کو چھوڑ کر جس میں سراسر آرام اور راحت اور اطمینان ہے شرک میں جا کر پھنستے ہیں اور اپنی جان بیٹھے بٹھائے آفت میں ڈالتے ہیں ۱۲ ف۳ کافروں سے کبھی محبت نہیں کرتے ہمیشہ انسے سختی کے ساتھ پیش آتے ہیں حسن رح نے کہا صحابہ رض کافروں پر ایسے سخت تھے کہ اپنے کپڑے یا بدن سے انکا لگنا پسند نہیں کرتے تھے اور مسلمانوں سے مصافحہ اور معانقہ کرتے تھے اور ہر زمانے میں مسلمانوں کو یہی برتاؤ کرنا ضروری ہے ۱۲ ف یعنے اکثر نماز پڑھنے میں اپنا وقت گذارتے ہیں ۱۲ ف یعنے اخلاص کے ساتھ عبادت کرتے ہیں محض خدا کے لئے نہ لوگوں کے دکھلانے کو ۱۲ ف وہ کیا ہے نور عبادت جو انکی پیشانی پر نمایاں تھا اور جس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن بھی پہچانے جائیں گے جیسے حدیث میں ہے یا خشوع اور خضوع اور تواضع یا رات کی بیداری سے چہروں کی زردی ۱۲ ف جبکہ جل جل کر مریں جوں جوں اسلام کی کھیتی بڑھتی اور شاداب ہوتی جاتی تھی کافر حسد میں جل بھن کر خاک ہو رہے تھے جیسے حضرت عمر مسلمان ہوئے کافر لوگ نے فرمایا الحمد للہ کا چھپ کر پوجنا ختم ہوا یعنے آج سے اللہ کی عبادت علانیہ ہوا کرے گی امام مالک رح نے کہا آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے جو شخص جلے وہ اسی آیت میں داخل ہے ۱۲ ف کیونکہ بہشت ہے اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے صحابہ بہشتی ہیں اور جو کوئی انکو برا سمجھے وہ خود دوزخی ہے اس آیت میں کل حروف تہجی جمع ہیں اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ صحابہ رض تمام فضائل اور کرامات کے مجموعہ ہیں اور یہ سب آنحضرت صلعم کی طفیل سے انکو حاصل ہوئے [illegible]
[illegible]

نمبر	سورة	آیت	آیت	ترجمہ
۲۸	التحریم ۲۸	۲	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۚ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝	(ف۳۹) کافروں (کو سمجھانے) کے لیئے اللہ تعالیٰ نوح ؑ کی بی بی اور لوط ؑ کی بی بی کی مثال بیان کرتا ہے یہ دونوں عورتیں) ہمارے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں (یعنے نوح ؑ اور لوط ؑ کی) پھر ان دونوں نے اپنے خاوندوں سے چوری کی(ف) تو انکے خاوند خدا کے سامنے کچھہ انکے کام نہ آئے (حالانکہ وہ پیغمبر تھے) اور ان دونوں عورتوں کے لیئے یہ حکم ہوا کہ دوزخ میں جانیوالوں کے ساتھہ تم بھی دوزخ میں جاؤ(ف) اور ایمانداروں کی (تسلی کے) لیے (اللہ نے) فرعون کی بی بی کی مثال دی جب اسنے یوں دعا کی (کہ) مالک میری میرے لیئے بہشت میں ایک مکان بنا اور مجھ کو فرعون اور اسکے برے کاموں سے بچائے رکھہ اور ظالم لوگوں سے نجات دے(ف) اور (ایمانداروں کی تسلی کے لیے اللہ تعالیٰ نے) مریم ؑ کی (مثال دی) جو عمران کی بیٹی تھی اسنے اپنی عصمت بچائے رکھی (کسی مرد سے آلودہ نہیں ہوئی) پھر ہمنے اپنی (بنائی ہوئی) روح اسمیں پھونک دی(ف) اور اسنے اپنے مالک کی کلاموں اور کتابوں کو سچ مانا(ف) اور وہ (ہمارے) فرمانبردار بندوں میں سے تھی(ف)

ذِكْرُ اَبِيْ لَهَبٍ ۹۹

باب ۹۹ ابو لہب کا حال -

نمبر	سورة	آیت	آیت	ترجمہ
۳۰	اللھب ۱۱۱	۱	تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝	ابو لہب کے دونوں ہاتھہ ٹوٹ گئے اور وہ (خود بھی) ہلاک ہوا(ف) اُس کا مال اور اسکی کمائی کچھہ اسکے کام نہ آئی وہ عنقریب شعلہ مارتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا اور اسکی جورو بھی (ام جمیل ابو سفیان کی بہن) جو لکڑیاں اوٹھائے پھرتی ہے اسکی گردن میں چھال کی رسی ہے(ف)

اَلْمَوْتُ ۱۰۰

باب ۱۰۰ موت کا بیان -

نمبر	سورة	آیت	آیت	ترجمہ
۴	آل عمران ۳	۱۵	وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ	اور کوئی شخص مر نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا حکم نہ ہو اسنے لکھہ رکھا ہے مقرر وقت پر(ف) اور جو کوئی دنیا میں (اپنے نیک اعمال کا) بدلہ چاہے

ف ظاہر میں ایماندار رہیں اور اندر کافروں سے ملی رہیں نوح ؑ کی بی بی اپنے خاوند کو دیوانہ کہتی اور لوط ؑ کی بی بی کافروں کو خبر پہونچایا کرتی جو مہمان اترتا ان کا حال بیان کردیتی چوری سے مراد زناکاری نہیں ہے - حدیث میں ہے کہ کسی پیغمبر ؑ کی بی بی نے زناکاری نہیں کی ۱۲ ف اس مثال سے کافروں کو یہ بتلایا کہ کفر کے ساتھہ کوئی نیکی کام نہیں آتی یہاں تک کہ پیغمبر ؑ کی قرابت بھی کچھہ فائدہ نہیں دیتی - بعضوں نے کہا اس مثال سے حضرت عائشہ رضہ اور حضرت حفصہ رضہ کو جتلانا منظور ہے کہ برے کاموں سے بچی رہیں پیغمبر ؑ کی بی بی ہونے پر بھروسا نہ کریں ۱۲ ف کہتے ہیں فرعون مردود نے اپنی بی بی آسیہ کے ایمان لانے کی خبر سنکر انکو جو سختی کیا انہوں نے اپنا گھر بہشت میں دیکھہ لیا اور ہنس دیں فرعون نے کہا یہ دیوانی ہے اللہ نے انکی روح قبض کر لی وہ سیدہی بہشت کو سدہاریں اس مثال سے اللہ نے مومنوں کو یوں تسلی دی کہ ایمان تمہاری نجات کے لیئے کافی ہے گو تم کافروں کے ساتھہ رہو انکے ہاتھہ میں گرفتار رہو ۱۲ ف ان کو حمل رہگیا اور حضرت عیسے ؑ پیدا ہوئے ۱۲ ف جو اگلے پیغمبروں اور حضرت عیسے ؑ پر اتری ہیں ۱۲ ف یا شریف اور نیک خاندان میں سے تھی - حدیث میں ہے کہ بہشت کی سب عورتوں میں افضل چار عورتیں ہیں خدیجہ رضہ اور فاطمہ رضہ اور آسیہ رضہ اور مریم ؑ دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں میں بہت کامل گذرے ہیں اور عورتوں میں کامل یہی ہیں آسیہ رضہ اور خدیجہ رضہ اور مریم ؑ اور عائشہ رضہ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کہانوں پر ۱۲ ف دونوں ہاتھہ ٹوٹ گئے یعنے اسکی تدبیر کچھہ چلنے نہ پائی اور ہر کام میں اسکو ناکامی ہوئی ۱۲ ف اس رسی میں کانٹے باندھہ لایا کرتی ایک روز یہ رسی اس کے گلے میں اٹک گئی اور گھٹ کر مر گئی - بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے قیامت کے دن اس کی گردن میں آگ کی رسی ہوگی ۱۲ ف تو لڑائی میں کم ہمتی کرنے سے آدمی بچ نہیں سکتا اور بہادری کرنے سے مر نہیں سکتا ۱۲

پارہ	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
			الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ	تو ہم اسی میں سے اسکو دینگے اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے تو اسکو اسی میں سے دیں گے اور شکر کرنیوالوں کو ہم جلد بدلہ دیں گے ف۱
۴	آل عمران	۱۹	كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ	ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور قیامت ہی کے دن تم کو پورے پورے تمہارے اعمال کے بدلے دیے جائینگے پھر جو شخص دوزخ سے ہٹا یا گیا ف۲ اور جنت میں اسکو لیگئے اسنے مراد پائی اور دنیا کی زندگی تو دغا کی پونجی ہے اور کچھ نہیں ف۳
۷	الانعام	۸	حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ	یہانتک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اسکی جان اٹھا لیتے ہیں اور وہ حکم میں کوتاہی نہیں کرتے ف۴
״	״	۱۱	وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ	کاش تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھے جب موت کی سختیوں (سکرات) میں پڑے ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے (کہہ رہے ہوں) اپنی جانیں نکالو آج تمکو سزا ملیگی ذلت کا عذاب ہوگا ف۵ اسلیئے کہ تم خدا پر جھوٹ بولتے تھے ف۶ اور تم اس کی آیتوں پر اکڑ جاتے تھے ف۷
۸	الاعراف	۴	وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ	اور ہر گروہ کی ایک (مقرر) مدت ہے ف۸ جب انکی مدت آگئی تو ایک گھڑی نہ پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں ف۹
۱۱	یونس	۵	لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ	ہر قوم کی ایک میعاد (مقرر) ہے ف۱۰ جب انکا وقت آگیا تو ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہو سکتے ف۱۱
۱۸	المومنون	۱	ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ	پھر اس (سب) کے بعد تم کو مرنا ضرور ہے۔
״	״	۶	حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۖ وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ	یہانتک کہ جب ان میں سے کوئی مرنے لگے گا تو (اسوقت ڈر کر) دعا کریگا اے مالک مجھ کو پھر (دنیا میں) لوٹا دے شاید میں جس (دنیا کو) چھوڑ آیا ہوں اب کے (پھر وہاں جاکر) اسمیں اچھے کام کروں ف۱۳ ہرگز نہیں یہ کہاں ہو سکتا ہے یہ ایک بات ہے جو وہ کہیگا ف۱۴ اور انکے مرے پیچھے ایک پردہ ہے جسدن تک دوبارہ زندہ ہونگے (وہیں رہیں گے) ف۱۵
۲۱	العنکبوت	۶	كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ	ہر جاندار کو (ایک ایک دن) موت کا مزہ چکھنا ہے

ف۱ بعضے صحابہ نے لوٹ کے طمع سے گھاٹی کو چھوڑ دیا اور عبداللہ بن جبیر کا کہنا نہ سنا جنکا قصہ اوپر گذرا اس آیت میں ان کی طرف اشارہ ہے کہ جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہے تو ہم وہی دینگے اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے یعنے جنت تو اسکو وہی دینگے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں رہے اور صبر کیا ۱۲ ف۲ مراد ملے جو دوزخ کی ہمیشہ رہنے سے پار ہو گیا ۱۲ ف۳ جیسے کوئی ایک پرانی ناکارہ خراب چیز پر رنگ روغن کرکے بازار میں رکھے اور کوئی بیوقوف خریدار اس کو عمدہ اور نئی سمجھ کر خرید لیوے تو پیچھے کہ اس خریدار کو دغا ہوئی یہی حال دنیا کی زندگی کا ہے آدمی دھوکے میں آجاتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ہم کو دنیا میں بہت رہنا ہے اور اللہ تعالی کی یاد چھوڑ کر دنیا کے مزخرفات میں غرق ہو جاتا ہے ایک ہی ایکا موت سر پر آن کھڑی ہوتی ہے اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ ہم کو دغا ہوئی اور ہم نے اپنی عمر عزیز بیکار ضائع کی ۱۲ ف۴ حکم پر ہر ایک کی جان قبض کرتے ہیں نہ اس سے پہلے نہ اسکے بعد ۱۲ ف۵ اس سے صاف عذاب قبر کا ثبوت ہوتا ہے ۱۲ ف۶ کہ فلان فلان خدا تعالے کے شریک ہیں یا فلان خدا کا بیٹا ہے یا پیغمبری کا جھوٹا دعوے کرتے تھے ۱۲ ف۷ غرور اور تکبر سے اللہ تعالی کے کلام پر ایمان نہیں لاتے تھے اللہ تعالی کے پیغمبر کو حقیر سمجھتے تھے انکو ایذا دیتے تھے ۱۲ ف۸ تباہی کی جنہوں نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا ۱۲ ف۹ یعنے مقرر وقت سے آگے ہی تباہ نہیں ہو سکتے نہ اسکے پیچھے ٹھہر سکتے ہیں اسیطرح ہر شخص کے مرنے کا وقت مقرر ہے جو آگے پیچھے نہیں ہو سکتا امام حسن بصری نے کہا لوگ بھی کیا بیوقوف ہیں کہتے ہیں اللہ اس کی عمر دراز کرے حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون سعید بن مسیب نے کہا حضرت عمر جب زخمی کیے گئے تو کعب نے کہا اگر وہ دعا کریں تو اللہ ان کی موت پیچھے ہٹا دیگا لوگوں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون انہوں نے کہا اللہ یہ بھی فرماتا ہے وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب اور حدیث میں ہے کہ ناطے والوں کے ساتھ نیکی کرنا عمر کو بڑھاتا ہے ۱۲ ان اختلافات میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے کہ ایک تقدیر معلق ہے ایک غیر معلق معلق کی تاخیر ہو سکتی ہے اور غیر معلق کی نہیں ہو سکتی معلق کی مثال یہ ہے کہ تقدیر میں ہے کہ اگر ناطے والوں کے ساتھ نیکی کی تو فلان شخص کی عمر چالیس برس کی ہوگی ورنہ بیس برس ۱۲ سلفیہ۔

(باقی در صفحہ […])

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝	پھر تم (سب) کو ہمارے پاس لوٹکر آنا ہے (اور اپنے اعمال کا جواب دینا)
۲۱	السجدة ۳۲	۱	قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝	کہدے (تمہارا بدن تو خاک میں رہتا ہے مگر) تمہاری جان موت کا وہ فرشتہ سمیٹ لیتا ہے جو تمپر تعینات ہے پھر تم کو اپنے مالک کے پاس جانا ہے[1]
"	الاحزاب ۳۳	۲	قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ الاٰية۔	کہدے اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگو تو یہ بھاگنا کچھہ تمکو فائدہ نہ دے گا۔
۲۳	الزمر ۳۹	۳	إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝	(اے پیغمبر ص) بے شک (ایک دن) تو مرنیوالا ہے اور وہ بھی (ایکدن)[2]
۲۴	"	۵	اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرٰٓى إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝	اللہ جانوں کو مرتے وقت (اپنے پاس) اٹھا لیتا ہے اور جو نہیں مریں انکو سوتے وقت (اٹھا لیتا ہے) پھر جنپر موت کا حکم لگ چکا انکو تو (اپنے پاس) رکھہ چھوڑتا ہے[3] اور باقی جانوں کو (جنپر موت کا حکم نہیں لگا) ایک ٹھیرے ہوئے وعدہ (موت) تک چھوڑ دیتا ہے[4] بیشک اسمیں غور کرنے والوں کے لیئے نشانیاں ہیں[5]
۲۶	محمد ۴۷	۳	فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۝	جب فرشتے ان کی جانیں نکالتے وقت انکے منہ اور پیٹھہ پر مار لگائیں گے اسوقت انکا کیا حال ہوگا[6]
"	ق ۵۰	۲	وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝	اور موت کی بیہوشی سب حقیقت کھولدیگی[7] (اس وقت اس سے کہا جائیگا) یہی تو وہ ہے (یعنے موت) جس سے تو (ڈر کر) بھاگتا پھرتا تھا
۲۷	الواقعة ۵۶	۲	نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ عَلٰٓى أَنْ نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	(پھر بنانیکے بعد) ہم ہی نے تم میں (ہر ایک کی) موت کا وقت ٹھیرا دیا[8] اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری طرح بدلکر دوسرے (لوگ) پیدا کریں[9] اور تمکو ایسی جگہہ لا کھڑا کریں جسکو تم نہیں جانتے[10]
۲۸	الجمعة ۶۲	۱	قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَإِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ إِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	(اے پیغمبر ص ان لوگوں سے) کہدے تم جس موت سے بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمپر آنیوالی ہے پھر تمکو اس (خدا) کے پاس لوٹکر جانا ہے جو چھپی اور کھلی (سب) باتیں جانتا ہے وہ تمہارے کام جو تم (دنیا میں) کرتے رہے (انکا بدلہ دیکر) تمکو جتلا دے گا۔
"	المنفقون ۶۳	۲	وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَآءَ أَجَلُهَا	حالانکہ اللہ کسی کو مہلت دینے والا نہیں جب اسکی موت آن پہونچے
۲۹	نوح ۷۱	۱	إِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ إِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ	کیونکہ خدا کا وعدہ (عذاب) جب آن پہونچتا ہے (کسیکے ٹالے) ٹل نہیں سکتا

ف ۱ مطلب یہ ہے کہ روح تو پہلے بھی اس دنیا کی چیز نہ تھی اللہ تعالی نے اپنی طرف سے اس خاک کے پتلے میں ڈالی تھی اور اسی روح کو اللہ کا فرشتہ مرتے وقت قبض کر لیتا ہے قیامت میں بھی روح پھر خاک میں ڈال دی جاوے گی اور تم اٹھ کر کھڑے ہوگے تو قیامت میں دوبارہ زندہ ہونا پہلی بار زندہ ہونے سے کچھہ زیادہ عجیب نہیں ہے اسکا انکار کیوں کرتے ہو ۱۲ ف ۲ کافر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کا انتظار کرتے تھے اللہ نے فرمایا مرنے میں سب برابر ہیں تو بھی مرے گا وہ بھی مریں گے پھر کسی کی موت کا انتظار کرنا نادانی ہے ۱۲ ف ۳ بدن میں گھسنے نہیں دیتا ۱۲ ف ۴ وہ پھر اپنے بدن میں سما جاتی ہیں سونے والے جاگ اٹھتے ہیں ۱۲ ف ۵ سونے کو کہتے ہیں موت کا بھائی ہے سوتا آدمی جب اللہ کی قدرت سے ایکدم میں جاگ اٹھتا ہے تو مرے کو بھی جلانا اسکے نزدیک کیا مشکل ہے یہی جان لینا چاہیئے کہ روحیں دو ہیں ایک روح حیوانی اور دوسری روح انسانی جسکو نفس ناطقہ کہتے ہیں سوتے میں نفس باہر چلا جاتا ہے لیکن روح حیوانی جو حس کی سواری ہے بدن میں قائم رہتی ہے مرتے وقت روح حیوانی بھی نکل جاتی ہے ابن عباس رض سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف ۶ کیسی بری گت بنے گی۔ کہتے ہیں کافر کو مرتے وقت فرشتے لوہے کی گرزوں سے مارتے ہیں ۱۲ ف ۷ آخرت کی جن جن باتوں میں شبہ تہا ان کو آدمی اپنی آنکھہ سے دیکھہ لیگا ۱۲ ف ۸ کوئی بچپنے میں مرتا ہے کوئی جوانی میں کوئی بڑھاپے میں ۱۲ ف ۹ یا تمہاری صورتیں بدل ڈالیں ۱۲ ف ۱۰ یعنے تم کو اس جہان میں لیجائیں تمہاری جگہہ یہاں دوسری خلقت بسائیں ۱۲

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۰	النصر ۱۱۰	۱	إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ○	(اے پیغمبر) جب خدا کی مدد آن پہونچی اور (مکہ) فتح (ہوگیا)[ف۱] اور تو نے (لوگونکو) دیکہہ لیا اللہ کے دین (یعنے اسلام) میں جوق جوق اجتماعی[ف۲] داخل ہو رہے ہیں تو تعریف کے ساتھ اپنے مالک کی پاکی بیان کر اور اُس سے بخشش مانگ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا ہے[ف۳]
۵	النساء ۴	۱۱	أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ○	تم جہاں رہو موت تم کو پکڑ لے گی[ف۴] گو کیسے ہی مضبوط قلعوں میں رہو[ف۵]

المتفرقات ۱۸
باب ۱۸ متفرق باتیں۔

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۲	البقرة ۲	۲۵	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلْبِهِ ۙ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ○ وَإِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ○ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ○ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ○	بعضا آدمی ایسا ہے جسکی باتیں تجہہ کو دنیا کی زندگی میں بہلی لگتی ہیں (وہ بار بار) اپنے دل کی سچائی پر اللہ کو گواہ کرتا ہے حقیقت میں وہ سخت جہگڑالو ہے[ف۶] جب لوٹکر جاتا ہے[ف۷] تو زمین میں دوڑ دہوپ (فساد پہیلانے کی) کوشش کرتا ہے اور کہیتیاں اور جانیں[ف۸] برباد کرتا ہے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اور جب اُس سے کہو (ارے) خدا سے ڈر تو شیخی میں آکر اور گناہ کرتا ہے۔ ایسے شخص کے لیے جہنم بس ہے اور وہ بے شک برا مقام ہے[ف۹]
۵	النساء ۴	۵	إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ○	اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جو تم کو منع ہوئے[ف۱۰] تو ہم (چہوٹے یعنے صغیرہ) گناہ تم پر سے اوتار دیں گے اور آبرو کی جگہہ میں تم کو لے جائیں گے۔
۹	الانفال ۸	۴	يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○	مسلمانو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہارے چہٹکارے کی صورت نکالدیگا[ف۱۱] اور تمہارے گناہ تم پر سے اتار دیگا اور تمکو بخشدیگا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔
۱۹	الشعراء ۲۶	۱۱	وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ○	اور شاعر (خود گمراہ ہوتے ہیں) اور انکی پیروی وہی کرتے ہیں جو گمراہ ہیں[ف۱۲]

ف۱ دشمن ذلیل اور خوار ہوگئے ۱۲ ف۲ جو تیری آرزو تھی وہ اللہ تعالے نے پوری کردی تجہہ کو دکہادی۔ حدیث میں ہے جب یہ سورت اتری تو آپ نے فرمایا یمن والے آئے انکے دل نرم ہیں ایمان یمن والونکا ہے اور فقہ بھی یمن والونکی ہے اور حکمت بھی یمن والونکی ہے ایک حدیث میں ہے آج لوگ فوج فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور قریب ہے کہ فوج فوج اُس سے باہر نکلیں گے ۱۲ ف۳ باوصف اتنے تقرب کے آپ کو حکم ہوا کہ اللہ سے بخشش مانگ۔ آپ ہمیشہ اللہ کی درگاہ میں عاجزی کرتے رہتے اور اپنے قصوروں کی معافی مانگتے حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے قصور سب معاف کردیے تھے کہتے ہیں اس سورت کے بعد یہ آیت اتری الیوم اکملت لکم دینکم اخیر تک اسکے بعد آپ اسی دن جیے پہر کلالہ کی آیت اتری اسکے بعد پچاس دن جیئے پہر یہ آیت اتری واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اسکے بعد سات دن یا اکیس دن جیے پہر وفات پائی علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام الی یوم الدین ۱۲ ف۴ یعنے موت کے پنجے میں ضرور گرفتار ہوگے ۱۲ ف۵ یہ آیت ان منافقوں کے باب میں اتری جنہوں نے جنگ احد کے شہیدوں کو دیکھکر کہا اگر یہ لوگ ہمارے پاس رہتے تو کبہی نہ مارے جاتے ۱۲ ف۶ ایک منافق شخص تہا اخنس بن شریک وہ نہایت شیریں کلام تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی چکنی چپڑی باتیں بہلی معلوم ہوتیں اور قسمیں کہاتا اللہ کو بات بات پر گواہ بناتا کہ وہ سچا مسلمان ہے دل سے مسلمانوں کا دوست ہے اللہ نے اپنے پیغمبر کو جتلا دیا کہ اسکی باتوں پر فریفتہ نہ ہونا وہ بڑا سخت جہگڑالو ہے ایسا ہی ہوا کہ اسلام سے پہر کر مکہ میں چلا گیا اور جاتے جاتے مسلمانوں کے کہیت کو جلاتا اور جانوروں کو مارتا گیا ۱۲ ف۷ یا اسکو حکومت ملتی ہے ۱۲ ف۸ جانوں سے مراد انسان کی جانیں یعنے عورتوں اور بچوں کو قتل کرتا ہے اور بعضوں نے کہا جانوروں کو مارتا ہے ۱۲ ف۹ عبد اللہ بن مسعود رضہ نے کہا بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ ایک آدمی اس سے کہے اللہ سے ڈر وہ جواب دیوے اپنی تئیں سنبہالو کیا مجہ پر حکومت کرتے ہو حضرت عمر رضہ سے کسی نے کہا اللہ سے ڈرو انہوں نے اپنا منہ زمین پر رکہدیا عاجزی کر۔ عبد الملک بن مغول سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۙ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۙ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝	کیا تو نے نہیں دیکھا وہ (مضمون کے) ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں اور (زبان سے) کہتے ہیں جو کرتے نہیں مگر جو (شاعر) ایمان لائے اور اچھے کام کیئے اور اللہ کی یاد بہت کی اور اپنے ظلم ہونے کے بعد انہوں نے بدلہ لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا (شاعر ہوں یا اور کوئی) انکو اب (عنقریب) معلوم ہو جائیگا وہ کہاں لوٹ کر جاتے ہیں (یا کونسی کروٹ بدلتے ہیں)۔
۲۰	القصص ۲۸	۹	إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝	(اے پیغمبرؐ) جس نے تجھ پر قرآن اوتارا وہ تجھ کو پھر اسی جگہ لے جائیگا جہاں سے تو آیا کہدے میرا مالک خوب جانتا ہے کون ہدایت کی بات لایا ہے (یعنے قرآن) اور کون کھلی گمراہی میں ہے
۲۱	الروم ۳۰	۱	الٓمٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّومُ ۝ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۝ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۝	نصاریٰ عرب کے قرب میں (یعنے شام یا اردن میں) دب گئے (پارسیوں نے دبا دیا) اور وہ دبے پیچھے اب چند سال میں غالب ہونگے ف
۲۶	الذاریات ۵۱	۱	إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُخْتَلِفٍ ۝ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ۝	تمہاری ایک بات نہیں پیغمبرؐ کی بات ماننے سے وہی باز رہتا ہے جو (روز اول) باز رکھا گیا ف
۳۰	اللیل ۹۲	۱	إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ۝	بے شک تم لوگوں کی کوششیں جدا جدا ہیں۔
"	الانشراح ۹۴	۱	فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝	بیشک تنگی کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے بے شک تنگی کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے۔
"	القریش ۱۰۶	۱	لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ۝ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۝	(اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل کو جو ہلاک کیا تو) اسلیئے کہ قریش کے لوگوں کو جاڑے اور گرمی کے سفر کی چاٹ لگا دے جاتے
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۶	وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ ۝	اور جو دکھاوا ہمنے تجھ کو دکھلایا وہ صرف اس لیئے کہ لوگوں کی جانچ ہو

[illegible]

ف جب کسی کی تعریف پر آتے ہیں تو حد سے زیادہ تعریف کے پل باندھ دیتے ہیں اور جب کسی کی برائی پر آتے ہیں تو اسکو بدتر سے بدتر بنا دیتے ہیں کبھی ایک شخص کی برائی کرتے ہیں پھر اس سے کچھ ملگیا تو اسی کی تعریف کرنے لگتے ہیں غرض انکے کسی قول یا فعل کی سند نہیں ہے بالکل خود غرض اور بندہ شکم ہیں ۱۲ ف ہم ایسے بہادر اور ایسے سپاہی ہیں اور وقت پڑے تو بیا گتوں کے اگاڑی ۱۲ ف کسی وقت شعر بھی کہے یہ نہیں کہ ہر وقت شعر گوئی ہی میں لگے ہیں نہ نماز کا خیال نہ خدا کی یاد کا خیال کہتے ہیں جب اگلی آیتیں شاعروں کی برائی میں اتریں تو عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی شاعر ہوں اس وقت یہ آیت اتری سید علامہ رح نے کہا جو شعر ایسے کہے جائیں کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کی اس میں حمایت ہو اور مشرکوں اور کافروں اور گمراہوں جیسے رافضیوں و خارجیوں کا رد ہو تو وہ جائز بلکہ ثواب ہے ۱۲ ف جیسے کسی نے ناحق اس کی برائی کی اسنے جواب دیا تو یہ جائز ہے بشرطیکہ زیادتی نہ کرے ۱۲ ف یہ آیت مدینہ میں اتری مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پھر تجھکو مکہ میں لیجائے گا اور مکہ فتح ہو گا یہ پیشین گوئی پوری ہوئی ۱۲ ف مکہ کے مشرک ان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے تم بہک گئے ہو اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف ہوا یہ کہ ایرانی اور رومیوں میں جنگ ہوئی اتفاق سے ایرانی غالب آئے مکہ کے مشرک یہ خبر سنکر خوش ہو گئے اور مسلمانوں پر فخر کرنے لگے کہ ایرانی ہماری طرح مشرک ہیں اور نصاریٰ تمہاری طرح اہل کتاب ہیں ایرانی غالب ہوئے تو یہ ہمارے لیئے فال نیک ہے ہم بھی اسیطرح تم پر غالب ہونگے مسلمانوں کو رنج ہوا اسوقت یہ آیت اتری اور جیسے اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی وہی سچ نکلی سات برس کے عرصہ میں پھر رومی ایرانیوں پر غالب ہوئے۔ ابو سعید رضہ نے کہا بدر کے دن جب مسلمان مکہ کے کافروں پر غالب ہوئے اسی دن رومی ایرانیوں پر غالب آئے کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے ۱۲ ف پیغمبرؐ کو کبھی شاعر بتاتے ہو کبھی جادوگر کبھی کاہن کبھی دیوانہ ۱۲ ف جس کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے روز اول سے کفر اور نافرمانی لکھدی ہے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

ضمیمہ متعلق صـ۱ـ ف ۸ تو تاروں کا ایک فائدہ یہ ہے دوسرا یہ ہے کہ اونسے زینت ہے پہلے آسمان کی اور حفاظت ہے ہر شیطان سرکش سے اسکے سوا جو کوئی تاروں کی تاثیر کا قائل ہو وہ کذاب اور مفتری ہے ۱۲ ف ۹ یعنے حضرت آدم علیہ السلام سے ۱۲ ف ۱۰ ٹھیرنے کی جگہہ ماں کا پیٹ یا باپ کی پیٹھ یا زمین کی سطح یا قبر یا دنیا یا دوزخ اور بہشت اور سونپے جانے کی جگہہ ماں کا پیٹ یا باپ کی پیٹھ یا قبر یا آخرت یا دنیا اور اکثر کا یہ قول ہے کہ ٹھیرنے کی جگہہ سے ماں کا پیٹ یا دنیا مراد ہے اور سونپے جانے کی جگہہ سے باپ کی پیٹھ یا قبر مراد ہے ۱۲ ف ۱۱ ان نشانیوں کا سمجھنا ذرا پہلی نشانیوں سے مشکل ہے وہ آفاقی تھیں یہ انفسی ہیں اسی لیئے یہاں سمجھہ کا لفظ فرمایا اور وہاں علم کا ۱۲ ف ۱۲ یا کوئے یا آنکھوئے یا سوئے ۱۲ ف ۱۳ یا ایک کے پتے دوسرے کے پتوں سے ملتے ہیں لیکن پھل نہیں ملتے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۲ـ ف ۵ گرچہ یہ عذاب قیامت میں ہوگا مگر ہر چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے یا دنیا کا عذاب مراد ہے کافروں کی تباہی مسلمانوں کے ہاتھ سے جو بہت جلد ہوئی مدینہ میں آتے ہی آنحضرت صلعم نے چند ہی سال میں مکہ فتح کر لیا قریش کے کافر ذلیل ہوئے قید ہوئے قتل کیے گئے نکالے گئے ۱۲ ف ۱۶ جیسے ہم پانی سے ہر طرح کے پھل نکالتے ہیں یا ف ۱۷ انکو زندہ کریں گے یہ مثالیں ہم اسلیئے بیان کرتے ہیں کہ تم سوچو ۱۲ ف ۱۸ اور غور کرو کہ جس نے مری ہوئی زمین کو دم بھر میں زندہ کر دیا وہ مرے ہوئے آدمی کو بھی زندہ کر سکتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۱

ضمیمہ متعلق صـ۳ـ ف ۱۶ یا مزے اور شکل اور بو اور مقدار اور شیرینی اور ترشی میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دیتے ہیں ۱۲ ف ۱۷ آدمی کو دیکھو ایک ہی ماں ایک ہی باپ ایک ہی ملک ایک ہی غذا ایک ہی ہوا پر دو لڑکے پیدا ہوتے ہیں ایک کند ذہن دوسرا ذہین ایک خوبصورت دوسرا بدشکل ایک نیکبخت دوسرا شرارت کا بھرا ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۵ـ ف ۱۸ جیسے اونچا نیچا جھاڑی جنگل وغیرہ ۱۲ ف ۱۹ جہاں خشکی نہیں ہے دریا ہے وہاں زمین کے نشان معلوم نہیں ہوتے تو ستاروں کو دیکھہ کر سفر کرتے ہیں اور قریش کے لوگ خشکی کے سفر میں بھی ستاروں سے راہ پہچانتے ۱۲ ف ۲۰ سوداگری کر کے روپیہ پیدا کرو ۱۲ ف ۲۱ اگر اسکی مہربانی نہ ہوتی تو سمندر میں جہاز نہ چل سکتے اور ساری سوداگری مٹ جاتی ایک ملک کا آدمی دوسرے ملک میں نہ جا سکتا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۶ـ ف ۱۳ قرابت دو طرح کی ہوتی ہے ایک نسبی جیسے باپ بیٹا بیٹی دادا پوتا پوتی بھائی بہن چچا بھتیجی بھتیجا نانا نواسا نواسی پھوپھی خالہ ماموں وغیرہ دوسرے سببی جو نکاح کے رشتے سے پیدا ہوتی ہے یعنے سسرالی قرابت ۱۲ ف ۱۴ یا ایک کو ایک کا قائم مقام بنا لیا یعنے اگر رات کو کوئی عبادت فوت ہو جائے تو دن کو پڑھ لے اور جو دن کو فوت ہو جائے تو رات کو پڑھ لے ۱۲ ف ۱۵ اسرتعالے پر تو ہر چیز آسان ہے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں چیز اوس پر فلاں چیز سے زیادہ آسان ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ تمہاری نظر میں زیادہ آسان ہے کیونکہ دوبارہ بنانے کو پہلی بار بنانے سے ہم لوگ آسان سمجھتے ہیں ۱۲ ف ۱۶ کہ کوئی اسکے جوڑ کا نہیں وہ اکیلا ہے یا تمام عمدہ صفات کا مجموعہ ہے یہ بات کسی مخلوق میں نہیں ہے کہ اسکی سب صفتیں عمدہ ہوں اور تمام کمالات کا مجموعہ ہو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۷ـ ف ۱۰ یعنے جو لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ زمین اور پہاڑ وغیرہ سب کتنے دن میں بنائے گئے انکا جواب یہ ہے کہ ٹھیک چار دن میں بنائے گئے ۱۲ ف ۱۱ زمین اور وہاں کا سامان پیدا کرنے کے بعد ۱۲ ف ۱۲ شیطان وہاں خبر چرانے کو جا نہیں سکتے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۸ـ ف اسکو کسی کی کچھہ پرواہ نہیں مگر یہ اسکی بڑی مہربانی تمپر ہوئی کہ تمہاری قوم میں سے ایک پیغمبر بھیجا اپنا کلام اوسپر اتارا ۱۲ ف ۸ بنی نضیر یہودیوں کی ایک قوم تھی جو مدینہ میں اس خیال سے آکر آباد ہوئے تھے کہ جب پیغمبر آخر الزمان ظاہر ہونگے تو اونکے ساتھہ ہو جائیں گے مگر انکی قسمت میں ایمان نہ تھا ان کے باپ دادا تو اس امید سے آئے تھے انکی اولاد نے جب پیغمبر ظاہر ہوئے تو آپ کی مخالفت کی عہد شکنی کی آخر آپ نے انکے اخراج اور جلاوطن کرنیکا حکم دیا انہوں نے پوچھا ہم کہاں جائیں آپ نے فرمایا محشر کی زمین کیطرف یعنے شام کے ملک میں جاؤ پہلے حشر سے یہ مراد ہے کہ بنی نضیر کا یہ پہلا اخراج تھا جو آنحضرت صلی اسرعلیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہوا پھر حضرت عمر رض نے اپنی خلافت میں انکو وہاں سے بھی نکالا یہ گویا دوسرا حشر ہوا ابن عباس رض اور بہت سلف سے یہ منقول ہے کہ شام کا ملک ہی محشر ہے ۱۲ ف ۹ اسلام سب دینوں پر غالب ہے یعنے حجت اور دلیل میں کیونکہ اسلام ایک صاف سادہ دین ہے جو فطرت اور پیدایش کے موافق ہے اور اسکے اصول بہت سیدھے سادے ہیں آسانی سے ہر آدمی کی سمجھہ میں آ جاتے ہیں ۱۲ ف ۱۰ یعنے حضرت محمد صلعم جو عربی تھے اور ان پڑھہ بھی تھے کہتے ہیں عرب کے جتنے قبیلے تھے آنحضرت صلعم کو ان سب سے ایک کے ساتھہ کچھہ نہ کچھہ رشتہ داری تھی مگر بنی تغلب جو نصاری تھے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۱۰ـ ف ۱۱ اسرتعالی کے عذاب اور اسکی نافرمانی سے جب اہل کتاب یعنے یہود اور نصاریٰ نے آنحضرت صلعم کی پیغمبری سے انکار کیا تو قریش کے کافر کہنے لگے اب تمہارا گواہ کون ہے اسوقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آپ نے روم اور ایران اور حبش کے بادشاہوں کو خط بھیجے اور ان کو اسلام کی دعوت دی دوسری حدیث میں ہے کہ جسکو یہ قرآن پہونچا گویا اوسنے مجھہ کو دیکھا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۱۱ـ بقیہ نمبر (۷) اور یہی وہ چیزیں ہیں جو انسان کی طاقت اور استطاعت سے خارج ہیں اور انسان انکے کرنے سے عاجز ہے جیسے اولاد دینا روزی کی کشائش کرنا پانی برسانا گناہوں کا بخشنا عذاب سے بچانا ان میں تو کسی طرح کی مدد بندے سے نہیں مانگنا چاہیئے بلکہ یہ امور خالص خداوند کریم سے طلب کرنی چاہیئے اور جو اسرتعالے کے خاص اور کامل بندے ہیں وہ پہلی قسم کے امور میں بھی حتی المقدور بندوں سے طالب مدد نہیں ہوتے اور ہر امر کا سوال خداوند کریم ہی سے کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے جب تو سوال کرے تو اسرتعالے سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اسرتعالے سے مدد چاہ ۱۲۔ ف بیٹا تو برابر والا ہوتا ہے اپنے باپ کا خدا کے سب مملوک اور غلام اور بندے ہیں پھر کوئی اسکا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ اسرتعالے نے فرمایا آدمی نے مجھہ کو جھٹلایا اور گالی بھی دی جھٹلایا تو یہ کہ میں اسکو دوبارہ پیدا نہ کر سکونگا (حشر نہ ہوگا) گالی یہ کہ میرے لیئے جورو اور بیٹا تجویز کیا ۱۲ ف ۹ بعضے ان میں سے بت پرست ہیں جو ایک مورت بنا کر اسکا پوجا پاٹ کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان بتوں کو بھی ہمارے نفع اور نقصان میں کوئی دخل ہے انہیں اکثر لوگ ایسے بھی ہیں کہ اگر انسے پوچھو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا کون ہے تو پرمیشر یا نارائن یا نرنکار یا بھگوان یا رام یعنے خدا کو بتلاتے ہیں پھر جب یہ کہو کہ ان بتوں کی پوجا سے تم کو کیا فائدہ تو یہ جواب دیتے ہیں کہ خداوند کریم بڑا بادشاہ ہے اور یہ اسکے مقرب اور خاص الخاص بندوں کی مورتیں ہیں انکی ڈنڈوت اور تعظیم کرنے سے ہم کو اس بادشاہ کی بارگاہ تک رسائی ہو سکتی ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۱۳ـ ف تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کوئی شرک پر مرے اسکی مغفرت نہ ہوگی اور یہود اور نصاری کا حکم بھی وہی ہے جو مشرکوں کا ہے کیونکہ وہ بھی شرک میں گرفتار ہیں نصاری حضرت عیسے اور روح القدس کو اور یہود حضرت عزیر کو کارخانہ الوہیت میں شریک کرتے ہیں اسیطرح نام کے مسلمان جو شرک میں گرفتار ہیں اولیا اور بزرگوں کے نام کا روزہ رکھتے ہیں قبروں کی عبادت کرتے ہیں انکے نام پر جانور کاٹتے ہیں انکی نذر اور منت کرتے ہیں اور قصے بھیجتے ہیں ہر وقت ان کو

پکارتے ہیں انکو ایسا زور دار سمجھتے ہیں کہ اللہ چاہے یا نہ چاہے وہ ہر ایک کام کو کر سکتے ہیں اور ہر ایک کی مراد بر لا سکتے ہیں جسکو چاہیں اسکو عذاب سے بچا سکتے ہیں انکا حکم بھی مشرکوں کا ہے انکی مغفرت بھی کبھی نہ ہوگی اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے ۱۲ ف۸ جو کوئی مشرک مرا اسکی مغفرت نہ ہوگی ۱۲ ف۹ بشرطیکہ موحد ہوا اور جسکو چاہے نہ بخشے عذاب کرے اگر اس نے توبہ نہیں کی تھی ۱۲ ف۱۰ کیونکہ شرک سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہیں ہے کہتے ہیں یہ آیت بنی طعمہ بیچ باب میں اوتری وہ مکہ میں چلدیا اور شرک کی حالت میں مرا ۱۲ ف۱۱ یعنے سب ۱۲ وہ عرب لوگ جن بتوں کو پوجتے تھے جیسے لات منات عزے یہ سب ان کی زبان میں وہ گنی جاتی یعنے مونث اور عورت ۱۲ ف۱۲ کیونکہ شیطان ہی نے انکو بتوں کی پرستش پر لگایا ہے حقیقت میں وہ شیطان پرست ہیں اور ظاہر میں بت پرست ۱۲ ف۱۳ یعنے جسقدر بندے تیرے علم میں معین ہیں اون کو میں گمراہ بنادونگا اور اپنے طرف کرلونگا مقاتل نے کہا شیطان کہتا ہی ہزار بندوں میں سے نوسو ننانوے کو دوزخ پہونچا اونگا ایک بہشت کو جاویگا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۱۸ ف۱۶ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے اگر معاذ اللہ اوس کے شریک یا اس کے پاس سفارشی ہوتے تو انکو بھی وہ ضرور پہچانتا ۱۲ ف۱۷ نضر بن حارث کہنے لگا لات اور عزی اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کرینگے اسوقت یہ آیت اتری کہ اگر انکا کچھ بھی درجہ یا مرتبہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کو ضرور معلوم ہوتا کیونکہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور جب وسی کو معلوم نہیں تو اون چیزوں کا وجود ہی نہیں ہے ۱۲ ف۱۸ وہ اس کا کیا جواب دیں گے تو ہی کہدے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۲۰ ف۱۴ اوس کا کوئی شریک نہیں ۱۲ ف۱۵ سب پر غالب ہی کوئی اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا ۱۲ ف۱۶ وہ تمہارے جھوٹے معبودوں کی طرح ہے اتنی عبارت محذوف ہے ۱۲ ف۱۷ حالانکہ وہ زمین کی رتی رتی جانتا ہی تو اگر ان شریکوں کا کہیں وجود ہوتا تو ضرور اسکو معلوم ہوتے ۱۲ ف۱۸ جسکی حقیقت کچھ نہیں مثلاً حبشی کو کوئی کافور کہے یا ہنگی کو مہتر اسیطرح یہ شریک جنکا وجود ہی نہیں ایسے ہی تو ایک عاجز بندے کیطرح اون کو خدا کا شریک کہنا محض لغویات ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۲۷ بقیہ ضمن ۱۰ - کہتے ہیں عکرمہ بن ابی جہل سمندر میں سوار تھے طوفان آیا ڈوبنے لگے انہوں نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بچادیا تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرلونگا اللہ تعالیٰ نے انکو بچادیا انہوں نے اپنا اقرار پورا کیا اور صدق دل سے مسلمان ہوگئے یہ آیت انہی کے بارے میں اتری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ ف۱۱ اپنے قول و قرار کا بھی خیال نہیں رکھتے بندۂ غرض ہیں جب غرض نکلگئی پھر خدا کو بھی نہیں پوچھتے معاذ اللہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۲۹ ف۸ جب ہی تم انکو اپنا سفارشی سمجھے جاؤگے - اس سے مراد بت ہیں وہ محض بیجان ہیں ان میں نہ قدرت ہے نہ عقل ایسوں کو سفارشی سمجھنا محض نادانی ہے - جو لوگ فرشتوں یا پیغمبروں یا بزرگوں کو اس طور سے اپنا سفارشی سمجھیں کہ وہ ہر طرح ہمکو بچالینگے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو یا نہ ہو وہ بھی انہی مشرکوں میں داخل ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق ص۳۴ ف۹ اس آیت سے پہلی آیت کا مطلب کھل گیا جس میں فرمایا تھا کہ اس دن سفارش نہ ہوگی یعنے بے حکم اور اجازت کے کسی کی مجال نہ ہوگی کہ اسکی جناب میں سفارش کرے البتہ اسکی مرضی پاکر جسکو وہ بچانا چاہے گا نیک بندے اسکی سفارش کرینگے ۱۲ ف۱۰ اپنے بعضے بندوں کو بتا دیتا ہے جیسے پیغمبروں کو کبھی کوئی بات غیب کی اللہ کے بتلانے سے معلوم ہوجاتی ہی مگر خود انکو بے اللہ کے بتلائے غیب کی کوئی بات معلوم نہیں ہوسکتی ۱۲ ف۱۱ ایک حدیث میں ہی کہ کرسی پر اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم ہیں اور عرش کرسی سے بھی بڑا ہے اس کا اندازہ سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں کرسکتا دوسری حدیث میں ہے کہ ساتوں آسمان کرسی کے سامنے ایسے ہیں جیسے ایک چھلا ایک میدان میں پڑا ہو اور عرش کرسی سے اتنا بڑا ہے جیسے میدان چھلے سے ۱۲ ف۱۲ کیونکہ اسکی ذات مقدس عرش کے ہی اوپر ہے بعضوں نے کہا اسکی شان بلند ہے اور اسکا مرتبہ بڑا ہے - امام ابن قیم نے کہا جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر عرش پر نہیں ہی اور یہ کہ عرش و فرش سب اسکی نسبت برابر ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غلط گمان کرتا ہے اور اسکا خیال آیات اور احادیث کے برخلاف ہی اسیطرح جو یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کے بے حکم اور بے اجازت بھی کوئی سفارش کرسکتا ہی یا اللہ اور اسکی مخلوق کے بیچ میں کچھ لوگ درمیانی ہیں جنسے دعا اور حاجت مانگنا ہوسکتا ہے تو وہ غلطی پر ہے اور اسکا خیال بہت برا ہے ۱۲ ف۱۳ یعنے سب اسکی ملک ہے اور آسمان اور زمین والے سب اسکی بندی اور غلام ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۳۶ ف تو ایمان یہی ہی کہ خدا کے عذاب سے ڈرتا اور لرزتا اور اسکی رحمت اور کرم کا امیدوار بھی رہے خوف و رجا دونوں قائم رہیں ۱۲ ف۸ تو وہی اکیلا سچا خدا ہے اور عیسیٰ اور ان کی ماں اور روح القدس یہ سب اسکے بندے ہیں ۱۲ ف۹ یعنے گو پروردگار عالم آسمانوں کے اوپر اپنی عرش پر ہے مگر عرش پر رہکر وہ زمین کی رتی رتی دیکھ رہا ہے اور زمین والوں کے ہر ایک کام سے واقف ہی جیسے امام شافعی اور امام مالک رح نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہی لیکن اسکا علم ہر جگہہ ہی اور امام ابوحنیفہ رح نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے نہ زمین میں اور امام احمد رح نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہی اور وہ ہر چیز کو جانتا ہی اور تمام علمائے سلف اور اکابر اہل سنت اور صحابہ رض اور تابعین سب کا اعتقاد یہی تھا کہ ذات الٰہی فوق العرش ہی اور نہیں خلاف کیا اسکا مگر جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات نے خذلہم اللہ تعالیٰ بہرحال ائمہ اہلسنت میں سے اسکا کوئی قائل نہیں ہوا کہ ذات الٰہی ہر جگہہ ہے یا ذات الٰہی عالم کے اندر زمین میں ہی ہی جیسے ہمارے زمانہ کے بعض گمراہوں کا اعتقاد ہے ۱۲ ف۱۰ یعنے انسے پوچھ ۱۲ ف۱۱ یعنے کس نے پیدا کیا اور کس کی ملک ہی پھر آپ ہی جواب میں کہدے الخ ۱۲ ف۱۲ کیونکہ کافر بھی اسکو مانتے ہیں کہ یہ سارا کارخانہ اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے وہی مالک ہی اور جب سب کارخانہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے وہی اس دنیا کو چلاتا ہی تو معلوم ہوا کہ اس میں بڑی قدرت اور طاقت ہی پھر تمہارا تباہ کردینا یا تمپر عذاب اوتارنا اوس کو کیا مشکل ہے ۱۲ ف۱۳ یعنے محض اپنے فضل و کرم اور عنایت اور پرورش سے رحمت کا وعدہ کرلیا ہے یہ نہیں کہ اسپر کسی کا زور ہے اور جب چاہے اس وعدے کو توڑ ڈالے اور اپنا غضب نازل کرے اسکو پورا اختیار ہے کسی کی کچھہ پرواہ نہیں ۱۲ ف۱۴ یعنے زمین پر رہتی ہیں یا پھرتی اور چلتی ہیں ۱۲ ف۱۵ انکی باتوں کو ۱۲ ف۱۶ کیونکہ وہ کھانے کا محتاج نہیں ہی ایسی باتوں سے پاک ہی ۱۲ ف۱۷ عرش معلے پر جو تمام مخلوقات سے بلند ہے ۱۲ ف۱۸ اہلحدیث نے اللہ تعالیٰ کو فوق الفوق اور فوق المخلوقات کہا ہی اور حدیث میں ہی کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر ہے اور اس کا عرش اوس کے آسمانوں کے اوپر ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۳۷ ف۵ یعنے تمہارے اعمال کا جوابدہ اور محافظ نہیں ہوں کہ میں تمکو بدلا دوں میں تو اللہ تعالیٰ کیطرف سے صرف ڈرانیوالا ہوں باقی اللہ کا اختیار ہے ۱۲ ف۶ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہی ہر کام کا ایک مقرر بدلہ ہی آنحضرت صلعم نے خبر دی تھی کہ قریش کے کافر ذلیل ہونگے اور مارے جاویں گے کافر اسپر ہنستے تھے اور کہتے تھے یہ خبر کہاں سچ ہوئی اللہ نے فرمایا کہ ابھی اسکا وقت نہیں آیا آخر اللہ تعالیٰ کا فرمانا سچ ہوا اور بدر کے دن یہ کافر مارے گئے قید ہوئے ذلیل و خوار ہوئے ۱۲ ف۱۷ یعنے حشر کے دن خلقت کو دوبارہ پیدا کرنا چاہیگا ۱۲ ف۱۸ یعنے دفعۃً پھر سب موجود ہوجائیں گے ۱۲ ف۱۹ دنیا کا کوئی بادشاہ باقی نہ رہیگا ایک بار صور پہونکا جاویگا تو ساری خلقت فنا ہوجاویگی پھر دوبارہ پہونکا جاویگا تو سب پھر موجود ہوجاوے گی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق ص۳۸ ف۱۲ جنوں اور آدمیوں میں یا مومنوں میں ۱۲ ف۱۳ کافروں میں ۱۲ ف۱۵ بہشت یا دوزخ میں ۱۲ ف۱۶ اس آیت سے یہ نکلا کہ جنوں میں بھی نیک جن بہشت میں جاوینگے اور بدکار جن دوزخ میں ۱۲ ف۱۷ اے گنہگارو دنیا سے ۱۲ ف۱۸ اپنے نیک اور مطیع بندوں میں سے ۱۲ ف۱۹ اور انکا قائم مقام تم کو کیا ایسا ہی تم کو تباہ کرکے وہ دوسروں کو تمہاری جگہہ دے سکتا ہے اسکا رحم یہ ہے کہ جلدی عذاب نہیں کرتا بے پروا ہی یہ ہے کہ بڑی بڑی آباد بستیوں اور ہوشیار قوموں کو دم بھر میں فنا کر دیتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص۳۹ ف۱۰ حدیث میں یہ نام بیان ہوئے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں جو کوئی انکو یاد کرلے وہ بہشت میں جاویگا ۱۲ ف۱۱ اللہ تعالی کے ناموں میں بیدینی یہ ہے جیسے مشرک کیا کرتے کہ اللہ تعالی کے ناموں میں سے کچھہ کچھہ کاٹ چھانٹ تراش کر اپنے بتوں کا نام رکھہ لیتے جیسے اللہ سے لات اور عزیز سے عزے اور منان سے مناۃ یا اپنے دلسے اللہ کے نام بڑھا لیتے ۱۲ ف۱۲ جو عذاب ان لوگوں کو دیا گیا تو الخ ۱۲ ف۱۳ عزت یا حکومت یا دولت ۱۲ ف۱۴ یعنی اللہ تعالی کی عادت اور سنت یوں جاری ہے کہ وہ کسی قوم پر جو اپنا احسان کرتا ہے تو پھر اُس احسان میں اُسوقت تک وہ رد و بدل نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنی اعتقاد اور نیت یا اپنے اعمال اور اخلاق کو نہیں بدلتی جب وہ قوم اپنی نیت خراب کرلیتی ہے مثلاً بندگان خدا پہ ظلم کی نیت کرتی ہے یا اپنے اعتقاد اور اعمال بدل ڈالتی ہے مثلاً ایمان کے بدل کفر اور نیکی کے بدل گناہ کرنے لگتی ہے تو پھر اللہ تعالی بھی اپنا احسان اس قوم سے اوٹھا لیتا ہے اور انپر عذاب نازل کرتا ہے فرعون کی قوم اور اسیطرح قریش کی قوم کو اللہ تعالی نے بہت سی نعمتیں دی تھیں لیکن جب انہوں نے اللہ کے پیغمبر کو جھٹلایا اور اس کے حکموں کو نہ مانا تو یہ سب نعمتیں چھن گئیں ۱۲ ف۱۵ تو اسکے بندے جیسے کام کرتے ہیں ویسا ہی انکو بدلہ بھی ملتا ہے ۱۲ ف۱۶ یعنے خود اللہ تعالی نے کلام کیا جسکو حضرت موسے ع نے سنا تو جو آواز حضرت موسے ع نے سنی وہ اللہ تعالی کی آواز تھی اس سے رد ہوا جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کا جو کہتے ہیں اللہ تعالی نے خود بات نہیں کی تھی بلکہ درخت میں بات کرنیکی طاقت پیدا کردی تھی یا کسی فرشتے نے اللہ تعالی کی طرف سے بات کی تھی ان بیوقوفوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جو درخت میں بات کرنیکی قوت پیدا کرسکتا ہے وہ خود بات کرنے سے عاجز ہوسکتا ہے اور اگر درخت یا فرشتے نے بات کی ہوتی تو وہ یہ کیسے کہہ سکتا تھا اس کی کیا مجال تھی انی انا اللہ رب العالمین اور پھر خاص حضرت موسے کو کلیم اللہ کا لقب کیوں دیا جاتا کیونکہ فرشتے کے ذریعہ سے تو اللہ تعالی نے تمام پیغمبروں سے بات کی ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۴۳ ف۵ زمین میں ہر چیز اندازے سے پیدا کی یعنے ہر ملک میں جن جن چیزوں کی ضرورت تھی حق تعالی نے اسی قسم کی چیز وہ بھی اعتدال کے ساتھہ پیدا کی ۱۲ ف۶ یعنے ہر چیز افراط سے موجود ہے ۱۲ ف۷ لوگوں کو اور تمام جانداروں کو ۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص۴۵ ف۱۳ یعنے جان جسکی وجہ سے آدمی زندہ ہے ۱۲ ف۱۴ اسکی حقیقت اللہ تعالی ہی جانتا ہے اُسنے اپنے بندوں کو نہیں بتلائی کیونکہ لوگوں نے روح کے باب میں بہت غور کیا مگر اس کی حقیقت اب تک نہیں کھلی اور ہر ایک نے اپنے اپنے خیال سے ایک ایک بات کہی ہے یہانتک کہ اٹھارہ سو قول روح کے باب میں ہوگئے ہیں ۱۲ ف۱۵ اللہ تعالی کا علم بہت وسیع ہے ۱۲ ف۱۶ یعنے منہ کے بل چلیں گے جیسے دنیا میں پاؤں کے بل چلتے ہیں صحیح حدیث میں اسکی صراحت ہے اللہ تعالی کی قدرت سے کچھہ بعید نہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص۵۳ ف۱۲ یا اسکا حکم آسمان سے لیکر زمین تک چلتا ہے ۱۲ ف۱۳ اسکے حضور میں دنیا کے تمام معاملات اسدن پیش ہونگے - ایک آیت میں یوں ہے کہ وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا مراد قیامت کا دن ہے اور یہ آیت اسکے خلاف نہیں ہے کیونکہ معاملات کی پیشی اس دن کے ایک حصہ میں ہوگی جو ہزار برس کا ہوگا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام اس تک چڑھائے جاتے ہیں یعنے فرشتے ایک دن میں اس تک پہونچ جاتے ہیں اگر آدمی لے کر چڑھے تو ہزار برس میں پہونچے کیونکہ آسمان تک زمین سے پانسو برس کی راہ ہے پھر آسمان کا دل پانسو برس کی راہ ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص۵۷ ف۱۲ ابن عباس رضہ سے بسند صحیح منقول ہے کہ زمینیں سات ہیں جیسے اوپر گذر چکا ہے ایک صحیح حدیث میں ہے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے چھین لیگا قیامت کے دن اس کو ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائیگا ۱۲ ف۱۳ صحیحین میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لیگا پھر فرمائیگا میں بادشاہ ہوں اب زمین کے بادشاہ کہاں گئے ابن عمر رضہ کی روایت میں ہے اب کہاں ہیں زبردست بادشاہ کہاں ہیں تکبر کرنیوالے کہاں ہیں زمین کے بادشاہ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص۵۹ ف۱۲ مخلوق کو خالق سے کیا مناسبت ہے پروردگار کی ذات ایسی ہی ہے کہ کسی چیز سے اُسکو مشابہت نہیں دیسکتے ۱۲ ف۱۵ یعنے کوئی چیز اسکی سی نہیں اسکا یہ مطلب ہے کہ اس کی ذات اور صفات کو مخلوق کی ذات اور صفات سے مشابہت نہیں دیسکتے اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو صفتیں اسنے اپنے لیے ثابت کی ہیں مثلاً سننا دیکھنا ہم انکی نفی کریں کیونکہ ان صفات کا ثابت کرنا مشابہت کرنا نہیں ہے امام ترمذی رح فرماتے ہیں جب ہم یوں کہیں کہ اللہ تعالی کے ہاتھہ ہیں یا اللہ تعالی سنتا ہے یا دیکھتا ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہے تشبیہ یہ ہے کہ ہم یوں کہیں اللہ تعالی کا ہاتھہ ہمارے ہاتھہ کی طرح ہے یا اُسکا سننا ہمارے سننے کی طرح ہے یا اُسکا دیکھنا ہمارے دیکھنے کیطرح ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۶۰ ف۱۲ جیسے حضرت موسے ع سے اللہ تعالی نے باتیں کہیں تھیں حضرت موسے ع آواز سنتے تھے لیکن اللہ تعالی کو نہیں دیکھتے تھے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی ستر ہزار پردوں کی آڑ میں ہے ۱۲ ف۱۳ اگر بے اندازہ پانی برساتا تو ساری زمین ڈوب جاتی کھیتی ہوتی نہ باڑی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص۶۵ ف۱۱ ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت عباس رضہ سے نکالا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات آسمان ہیں ایک کے بعد ایک پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک دریا ہے اسکے اوپر آٹھہ جنگلی بکریاں ہیں انکے کھر اور گھٹنوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے بیچ میں (یہ فرشتے ہیں بصورت بکریوں کے) انکی پیٹھہ پر عرش ہے عرش کا دل اتنا ہی جیسے ایک آسمان سے دوسرا آسمان اور عرش کے اوپر اللہ جل جلالہ ہے اور آدمیوں کے کوئی کام اُس سے چھپے ہوئے نہیں ہیں ۱۲ ف۱۲ جیسے پانی بیج خزانہ مردہ وغیرہ ف۱۳ نباتات حیوانات معدنیات ۱۲ ف۱۴ فرشتے رحمت عذاب وغیرہ ۱۲ ف۱۵ اسکی بصر بھی ہر جگہہ ہے جیسے اُسکا علم اور اسکی قدرت ۱۲ ف۱۶ بے اسکے حکم کے اور ارادے کے ایک پتھر ہل نہیں سکتا ایک ذرہ حرکت نہیں کرسکتا شاہ عبدالقادر صاحب رح نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اللہ ہی تک سب کام پہونچتے ہیں ۱۲ ف۱۷ کام کرنا تو بڑی چیز ہے دل میں جو وسوسہ گذرے اس سے بھی اللہ تعالی واقف ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص۶۸ ف۵ اسی کو خوب معلوم ہے تم کتنی رات سوتے ہو اور کتنی رات عبادت کرتے ہو اس وقت لوگوں کے پاس گھڑیاں نہ تھیں بعضے صحابہ اس خیال سے کہ معلوم نہیں کتنی رات گذری اور کتنی باقی ہے ساری رات نماز میں کھڑے رہتے یہانتک کہ ان کے پاؤں سوج گئے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی مبارک پاؤں سوج گئے تھے

تعالےٰ کی مہربانی جوش میں آئی اور یہ حکم اترا ۱۲ ف۹ بے حد اور بے حساب اسکی نوجیں ہیں قریش کے کافروں کی کیا بساط ہے ۱۲ ف۱۰ ایمان کی توفیق دینے والا وہی ہے ۱۲ ف۱۱ امام ترمذی نے نکالا انس رضی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پھر کہا تمہارا مالک فرماتا ہے میں ہی اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈریں میرے سوا دوسرے کسی کو معبود نہ بنائیں پھر جو کوئی مجھ سے ڈریگا میرے سوا اور کسی کو معبود نہ بنائیگا تو میں اسکا بخشنے والا ہوں - ابن عدی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۷۷ ف۱۲ حیوان ہو یا نبات یا جماد ۱۲ ف۱۳ تمہاری خطائیں دیکھتا ہے اور قدرت رکھکر درگذر کرتا ہے اور فوراً عذاب نہیں اتارتا حدیث سے ہر شئی کی تسبیح کہنا اور قرآن سے پہاڑوں کی تسبیح کہنا ثابت ہے ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ رضہ کھانے کی تسبیح سنتے ایک حدیث میں ہے کہ مکہ میں ایک پتھر آنحضرت صلعم کو سلام کیا کرتا کنکریوں نے آپکے ہاتھ میں تسبیح کہی حدیث میں ہے کہ سبحان اللہ وہ کلمہ ہے جس سے خلق کو روزی ملتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ مینڈک مت مارو وہ تسبیح کرتا ہے ۱۲ ف۱۶ اسکا کوئی بیٹا بیٹی نہیں ہے ۱۲ ف۱۷ یعنے مشرک یہ سمجھتے تھے کہ اوتار اور فرشتے وغیرہ دنیا کے بادشاہوں کی طرح اسکی مدد کرتے ہیں ورنہ اسکی سلطنت سنبھلنا دشوار ہو جائے اللہ تعالےٰ نے انکا رد فرمایا ۱۲ ف۱۸ قتادہ رح نے کہا ہمنے سنا ہے کہ آنحضرت صلعم یہ آیت اپنے گھر والوں کو سکھاتے تھے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۷۸ ف۱۲ کہتے ہیں اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا ہے صبح سے فجر کی نماز مراد ہے اور شام سے مغرب اور عشا کی اور تیسرے پہر سے عصر کی اور دوپہر سے ظہر کی بعضوں نے کہا اللہ تعالےٰ کی یاد مراد ہے ان وقتوں میں - ایک حدیث میں ہے کہ تم جانتے ہو ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے خلیل کیوں بنے وہ صبح اور شام یوں کہتے سبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظهرون ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۸۰ ف۱۲ ان کی آزمایش نہ ہوگی کہ وہ سچے دل سے مسلمان ہوئے ہیں یا نہیں اگر ایسا ہوا تو بہت سستے چھوٹ گئے نہیں اللہ تعالےٰ انکا طرح طرح کر امتحان لیگا یہ آیت اسوقت اتری جب کچھ آدمیوں نے اپنے ملک میں رہکر مسلمانوں کو لکھا کہ ہم بھی مسلمان ہیں مسلمانوں نے انکو جواب لکھا کہ تمہارا اسلام اس وقت تک قبول نہ ہوگا جب تک ہجرت نہ کرو وہ اپنے ملک سے چلے پھر کافر انکو لوٹا لے گئے جب انکو اس آیت کی خبر ہوئی تو وہ بارہ نکلے کافر لگے پیچھے پڑے انہوں

نے کہا ہم ماریں گے اور مریں گے آخر کچھ کافروں کے ہاتھ سے مارے گئے کچھ بچکر مسلمانوں میں آملے اس وقت یہ آیت اتری ثم ان ربک للذین هاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاهدوا وصبروا ان ربک من بعدها لغفور رحیم ۱۲ ف۱۳ کوئی آگ میں ڈالا گیا کوئی آرے سے چیرا گیا

ضمیمہ متعلق صـ۸۳ ک مکہ کے کافروں پر آنحضرت صلعم کی بددعا سے ایسا سخت قحط آیا کہ مردار اور ہڈی تک کھا گئے - یہ باغ والے ثقیف کے کچھ یا یمن کے لوگ تھے انکا باپ جو باغ کے میوے میں سے ایک حصہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیا کرتا تھا مر گیا بیٹوں نے بخیلی کی اور یہ چاہا کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں کچھ نہ دیں صبح سویرے ہی فقیروں کو خبر بھی نہ ہو اور اسکا میوہ توڑ لیں اللہ تعالےٰ نے انکی نیت کی خرابی پر ایسی آفت بھیجی کہ سارا باغ ہی خراب ہو گیا بعضوں نے کہا یہ باغ ضروان میں تھا اور ضروان صنعا سے چند کوس کے فاصلے پر ہے ابن عباس رضہ نے کہا یہ باغ والے حبش کے ملک میں تھے انکا باپ مسکینوں کو باغ میں سے دیا کرتا جب وہ مر گیا تو بیٹے کہنے لگے ہمارا باپ بے وقوف تھا جو اتنا میوہ فقیروں میں خرچ کر دیتا تھا اور بخیلی پر کمر باندھی نتیجہ یہ ہوا کہ باغ پر تباہی آئی کل میوہ برباد ہو گیا ف۸ اس سرے سے اس سرے تک سارا باغ تباہ ہو گیا حدیث میں ہے کہ گناہ سے بچو بعضا گناہ ایسا ہوتا ہے کہ اسکی شامت سے آدمی علم کا دروازہ بھول جاتا ہے بعضے گناہ سے رات کی عبادت قضا ہو جاتی ہے بعضے گناہ سے رزق میں کمی آتی ہے جو اسکے لیے تیار کیا گیا تھا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی - اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جب کسی کام کا مصمم عزم ہو جائے تو اسپر مواخذہ ہوتا ہے ۱۲ ف۹ میوے کا نام نہ رہا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۸۴ ف۹ آنحضرت صلعم اور صحابہ رضہ نے ایک لڑائی میں نماز کا قصد کیا دشمنوں نے یہ صلاح کی کہ جب آپ نماز میں مصروف ہوں تو ایک بارگی گر کر سب مسلمانوں کو قتل کر ڈالیں اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر کو انکے منصوبے سے خبردار کر دیا اور خوف کی نماز کی تدبیر بتائی بعضوں نے کہا آپ ایک لڑائی پر تشریف لے گئے تھے ایک میدان میں اترے صحابہ رضہ سب الگ الگ درختوں کے سایہ میں ٹھہرے آپ بھی ایک جنگلی درخت کے تلے سو رہے اور تلوار درخت سے لٹکا دی ایک گنوار آیا اور تلوار کو سونت کر آپ سے کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے آپکو کون بچاویگا آپ نے فرمایا اللہ پھر اس گنوار نے یہی کہا آپ نے یہی جواب دیا آخر اس گنوار نے تلوار نیام میں کر لی پھر آپ نے اپنے اصحاب کو بلایا اور گنوار کا قصہ سنایا وہ گنوار

آپ کے پاس بیٹھا رہا آپ نے اسکو کوئی سزا نہ دی ف۱ جن کو حضرت موسےٰ ۴ اپنے ساتھ کوہ طور پر لیگئے تھے وہ سب نبی تھے یا اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰ ۴ کو آیندہ کی خبر کر دی کہ انکے بعد بنی اسرائیل میں لگاتار پیغمبر آتے رہیں گے ایسا ہی حضرت عیسےٰ ۴ تک برابر ایک کے بعد ایک بلکہ دو دو تین تین پیغمبر ایک ساتھ بنی اسرائیل میں آتے رہے اگرچہ اور قوموں میں بھی اللہ تعالےٰ نے پیغمبر بھیجے مگر بنی اسرائیل میں بہت بھیجے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۸۵ ف۲۲ پہلے مردے کی طرح خشک تھی پانی برسنے سے تر و تازہ اور زندہ ہو گئی اس میں غلہ اور میوہ اور چارہ پیدا ہوا ۱۲ ف۲۳ گائے بکری اونٹ ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۸۶ ف۹ جب غلام کو برابر کا حصہ دینا انکو پسند نہیں تو پھر پروردگار کے غلاموں کو پروردگار کے برابر کیسے کرتے ہیں اللہ تعالےٰ نے مشرکوں کو اس مثال سے قائل کیا ۱۲ ف۱۰ جب تو اللہ تعالےٰ کی نمک حرامی کر کے اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں ۱۲ ف۱۱ یعنے وہ بھی آدمی ہیں بعضوں نے کہا حوا کی پیدایش مراد ہے وہ آدم ۴ کی پسلی سے نکلی تھیں ۱۲ ف۱۲ انکا پوجا کرتے ہیں حالانکہ وہ جھوٹے معبود ہیں ۱۲- ف۱۳ جو سچا معبود ہے اور در حقیقت اسکے لاکھوں احسان ہیں ۱۲ ف۱۴ بلکہ دیکھنے اور سننے پر بھی اچھی طرح قادر نہ تھے پیدا ہوتے وقت بچے کی نہ آنکھ ٹھیرتی ہے نہ کان جمتا ہے پھر دو تین روز کے بعد بچہ کی آنکھ ٹھیرنے لگتی ہے اور کان سے اچھی طرح سننے لگتا ہے ۱۲ ف۱۵ اس کا جسنے یہ سب نعمتیں دیں اور اسکے سوا کسی کو نہ پوجو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۸۷ ف۲۰ آسمانوں میں فرشتے چلتے رہتے ہیں اسلیئے انکو رستہ فرمایا ۱۲ ف۲۱ بلکہ رتی رتی ہر چیز ہمارے سامنے ہے مطلب یہ ہے کہ یہ سات آسمان ہمارے اور تمہارے بیچ میں ایسے حائل نہیں ہیں کہ ہم کو تمہاری خبر نہ ہو گو ہم عرش کے اوپر ہیں مگر ہماری نظر ہر جگہ یہانتک کہ تحت الثریٰ میں بھی کام کر رہی ہے حدیث میں ہے اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا نہیں سکتا نہ پہاڑ اپنی تہ میں جو ہے نہ زمین ۱۲ ف۲۲ اگر بے انداز برستا تو سب ڈوب جاتے یا بالکل کم برستا جو کھیتی کو کافی نہ ہوتا پیاس سے مر جاتے ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۹۲ ف۱۱ کیونکہ موت کا مقرری وقت کسی کو معلوم نہیں ہے زندگی کا کیا بھروسہ انسان کو کیسے کم ہی سمجھ کر نیکی میں کوشش کرنا چاہیئے ۱۲- ف۱۲ کلبانی حبس کا بادشاہ مرد تھا ۱۲ ف۱۳ یعنے جو بستیاں اللہ تعالےٰ کے عذاب سے الٹ دی گئیں ۱۲ ف۱۵ بے قصور عذاب نہیں کیا ۱۲ ف۱۶ پیغمبر انکو جھٹلاتے تھے اور انکو ستاتے تھے آخر اللہ کا عذاب اترتا تھا

قصے او پر بیان ہو چکے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۹۴ ف۱۳ تو وہ کس شمار اور قطار میں ہیں اپنے زیادہ مالدار اور شاندار قوم پر دم بھر میں تباہ ہو گئیں دنیا کے جاہ و جلال پر پھولنا اور مسلمانوں کو لپنے سے حقیر جاننا صریح نادانی اور خدا تعالیٰ کے غضب کی نشانی ہے ۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۹۶ ف۱۲ جو جانداروں کی غذا اور دوا ہیں صدہا طرح کے میوے خوش ذائقہ ۱۲ ف۱۳ کہ بے کہے کہے ناحق کسی بستی کو تباہ کر دیں بلکہ ہر بستی میں پیغمبر بھیجے - انہوں نے بستی والوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم یاد دلائے اور اسکے عذاب سے ڈرایا جب انہوں نے کسی طرح نہ مانا اور شرارت پر قائم رہے تو اُس وقت عذاب اتارا - گو اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل ظلم نہیں ہو سکتا کیونکہ سب اسکے ملک ہیں مگر بظاہر ظلم معلوم ہوتا ہے کہ بے قصور کسی کو تباہ کرے تو فرمایا کہ ہم ایسا بھی نہیں کرتے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۱۰۷ ف۹ یہودیوں میں سے عبداللہ بن صوریا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضرت عمر رضہ سے پوچھا یہ وحی کو نسا فرشتہ لاتا ہے انہوں نے کہا جبرائیل ع اسنے کہا وہ تو ہمارا دشمن ہے ہمیشہ عذاب لایا کیا اور کئی بار ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب کر گیا اگر میکائیل ہوتا تو ہم مان لیتے اسپر یہ آیت اتری کہ جبرائیل ع سے کیا دشمنی فرشتے کوئی کام اللہ تعالیٰ کے بے حکم نہیں کرتے اور جبرائیل ع نے کیا کیا قرآن اتارا اس میں خود تمہاری کتابوں کی تصدیق اور ہدایت اور خوشخبری ہے ۱۲ ف۱۰ جبرئیل اور میکائیل سریانی لفظ ہیں جبر اور میک بندے کو کہتے ہیں اور ایل اللہ کو یعنی اللہ کا بندہ ۱۲ ف۱۱ مراد کل لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کلام کا انکار کرتے ہیں یا یہود ۱۲ ف۱۲ حکم پر ہر ایک کی جان قبض کرتے ہیں نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد ۱۲ ف۱۳ یعنی فرشتے جو اس کے عرش کے قریب ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۱۱۰ ف۹ جو لوگ اپنا ایمان جانا پسند کرتے ہیں ۱۲ ف۱۰ یعنی بغض کا عمل اپنے حاصل کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سحر کا یہ بھی اثر ہوتا ہے کہ دو آدمیوں میں دشمنی یا دوستی ہو جاوے ۱۲ ف۱۱ اس سے زیادہ نقصان کیا ہوگا کہ ایمان تشریف لیجاتا ہے اور جادوگر کا ہر شخص دشمن ہو جاتا ہے جہاں جاتا ہے مار کھاتا ہے - ولا یفلح الساحر حیث اتی ۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۱۱۱ ف۱۸ وہ تمہارا دشمن ہے ف۱۹ جہاں ہر طرح کا چین اور آرام تھا کوئی فکر نہ تھی ف۲۰ یا اس کا لشکر ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۱۱۲ ف۱۴ کہ حساب کتاب کہاں کا آخرت کہاں کی دنیا ہی کی زندگی ہے خوب عیش کرلو ۱۲ ف۱۵ میں نے تو تمہارے بہکانے کے لئے جھوٹا وعدہ کیا تھا ۱۲ ف۱۶ کہ زبردستی پہلے تمکو شرک اور کفر پر لگا دیا ہو ۱۲ ف۱۷ اور حق تعالیٰ کا فرمان نہ سُنا ۱۲ ف۱۸ خود تم نے بیوقوفی کی کہ میرا کہا مانا ۱۲ ف۱۹ یعنے دنیا میں ۱۲ ف۲۰ اور کہتا ہوں بیشک خدا وحدہ لاشریک ہے ۱۲ ف۲۱ نہ تم عذاب سے بچ سکتے ہو نہ میں بچ سکتا ہوں ۱۲ ف۲۲ فرشتے چوکیداری کرتے ہیں ۱۲ ف۲۳ یعنے جنوں کے باپ یا شیطان ابلیس کو ۱۲ ف۲۴ اعوذ باللہ پڑھتے ہی شیطان بھاگ جاتا ہے ۱۲ ف۲۵ اسکا دم بھرتے ہیں کہا مانتے ہیں ۱۲ ف۲۶ یا شیطان کے سبب سے شرک میں مبتلا ہیں ۱۲ ف۲۷ جیسے مسیلمہ کذاب تھا جس نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا سطیح کاہن ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۱۱۳ ف۹ اور تم میں زور کہاں کہتے ہیں یہ قیامت میں ہوگا آدمی اور جن بھاگنا چاہیں گے فرشتے انکو سب طرف سے گھیر لیں گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر تم سے یہ ہو سکتا ہے کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل کر موت سے بچ جاؤ تو اچھا بھاگو ۱۲ ف۱۰ اور ہر طرف سے گھیر کر میدان حشر میں حاضر ہونگے ۱۲ ف۱۱ ان میں سے شعلے نکلتے ہیں جو شیطانوں پر پھینکے جاتے ہیں ۱۲ ف۱۲ کہتے ہیں یہ جن سات تھے یا نو اور نصیبین کے رہنے والے تھے اور آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے بطن نخلہ میں انہوں نے آپ کو قرآن پڑھتے سنا پھر لوٹ کر اپنے لوگوں کے پاس گئے اور انسے بیان کیا کہ آسمان پر جانے سے جو جن رکے گئے ہیں اسکا یہی سبب ہے کہ اخیر زمانہ کے پیغمبر ظاہر ہوئے ہیں اور انپر قرآن اترا ہے - صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے جنوں کو نہیں دیکھا - ابن مسعود رضہ نے کہا کہ آپ نے انکو دیکھا اور دونو روایتوں میں اختلاف نہیں کیونکہ یہ معاملہ کئی بار ہوا اور اس آیت میں جسکا بیان ہے وہ پہلا معاملہ ہے اسکے بعد جن آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو شہر سے باہر جا کر انکو تعلیم کرنیکا حکم ہوا - سید علامہ رحہ نے کہا تمام شریعت والے جنوں کے وجود کے قائل ہیں اور قرآن اور حدیث سے انکا وجود ثابت ہے اور بعض فلسفیوں نے انکے وجود کا انکار کیا ہے جنکے انکار کا اعتبار نہیں ۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۱۱۸ ف۱۱ بعضوں نے من انفسہم فا کو زبر و کیر پڑھا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ ایک پیغمبر بھیجا ان کے شریف ترین خاندان سے کیونکہ آنحضرت صلعم بنی ہاشم میں سے تھے اور بنی ہاشم تمام قریش میں افضل تھا اور قریش تمام عرب کے خاندانوں میں افضل تھے اور عرب تمام دنیا سے افضل تھا اور ابوطالب نے جب آنحضرت صلعم کا نکاح حضرت خدیجہ سے کیا ایک خطبہ پڑھا اس میں یہ مضمون تھا شکر اس خدا کا جس نے ہم کو ابراہیم ع کی اولاد میں کیا پھر اسمعیل ع کی پھر معد کی پھر مضر کی اور میرا یہ بیٹا محمد صلعم اس کے برابر کوئی جوان نہیں ہو سکتا قسم خدا کی آئندہ اس سے کوئی بڑا کام ہونیوالا ہے - ابوطالب کی یہ پیشین گوئی صحیح نکلی اور آنحضرت صلعم نے وہ کام کیا اور وہ نام پیدا کیا کہ دنیا میں کسی اور شخص نے نہیں کیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۱۱۹ ف۱۷ وہ تجھ پر قابو نہیں پا سکتے فراغت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا حکم سب کو سنا دے یا مطلب یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم سب کو سنا دے باقی راہ پر لانا یا دلانا یا اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۱۲۰ ف۱۶ یعنے قحط کے بدل خوب ارزانی کی اور بیماری کے بدل تندرستی پھیلائی ۱۲ ف۱۷ اُن کا شمار بھی زیادہ ہو گیا اور مال و دولت بھی خوب کمائی ۱۲ ف۱۸ ہم پر جو سختی اور مصیبت آئی تو بیجا کاموں کی وجہ سے نہیں آئی تھی ۱۲ ف۱۹ سختی ہوئی ہے تو آرام بھی ہوا ہے ۱۲ ف۲۰ یعنے زمانہ کا مقتضی ہے کبھی موسم عمدہ آتا ہے اور ہوا اچھی ہوتی ہے تو ارزانی رہتی ہے اور صحت پھیلتی ہے اور کبھی موسم خراب آتا ہے ہوا بگڑ جاتی ہے تو قحط ہوتا ہے بیماری پھیلتی ہے ہمارے اچھے یا بُرے اعمال کو اس میں کوئی دخل نہیں اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ہمارے باپ دادوں اور اگلے لوگوں پر بھی اسی طرح زمانہ گذرا ہے سختی اور راحت دونوں ہوئے ہیں مطلب یہ کہ شیطان نے انکو ایسا غافل کر دیا کہ کسی طرح بھی اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع نہیں ہوئے ۱۲ ف۲۱ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتے ۱۲ ف۲۲ بری کاموں کفر اور شرک سے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۱۲۳ ف۱۳ تو تم پیغمبر ہو اور ہم سب تمہارے تابعدار بنیں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۱۴ حالانکہ ان پیغمبروں نے نشانیاں دکھلائی تھیں مگر ہٹ دھرمی سے ان کو نہ مانا اور یہ کہنے لگے کہ جیسے نشانی کی ہم فرمایش کریں وہ دکھلاؤ ۱۲ ف۱۵ فرشتے یا جن نہیں ہیں ۱۲ ف۱۶ یعنے نبوت اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے اور اسکو اختیار ہے جسکو چاہتا ہے یہ مرتبہ عطا فرماتا ہے اس میں کسی کا اجارہ نہیں ہے بیشک پیغمبر بھی آدمی ہیں ہم بھی آدمی ہیں مگر آدمی آدمی میں بڑا فرق ہے ایک چمار کو بادشاہ سے کیا نسبت ہے سید علامہ رحہ نے کہا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ نبوت اور پیغمبری اللہ تعالیٰ کی دین ہے آدمی کی ریاضت اور محنت سے نہیں حاصل ہو سکتی جیسے بعضے جاہل حکیموں کا خیال ہے ۱۲ ف۱۷ پیغمبری سے سرفراز فرماتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۱۲۴ ف۱۳ حدیث شریف میں ہے کہ آپ جب اس آیت پر پہونچے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے آپ نے خیال فرمایا کہ مجھہ کو اپنی امت پر گواہی دینا ہوگا انکے اچھے برے کام سب بیان کرنا ہونگے آنحضرت صلعم کو اپنی امت کا خیال اپنی اولاد بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ تہا سبحان اللہ جب آن حضرت صلعم کو ہم گنہگاروں سے اتنی محبت اور الفت ہو تو سخت بیحیائی ہے کہ ہم آن حضرت صلعم کا فرمانا نہ سنیں ۱۲ ف۱۴ جو انکو ہدایت کا رستہ بتلائے اور خدا کے حکم سنائے پہر اگر نہ مانیں تو البتہ انکو عذاب ہوسکتا ہے مراد دنیا اور آخرت دونو جگہہ کا عذاب ہے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ مراد دنیا کا عذاب ہے اور آخرت کا عذاب کافر کو ہوگا گو اسکو کسی پیغمبر ع کا دین نہ پہونچے ۱۲ ف۱۵ اور یہ بندگی مال اور دولت کیوجہ سے نہیں تھی بلکہ ہر ایک علم اور دیانت اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور مہربانی کیوجہ سے تھی ۱۲ ف۱۶ حالانکہ داؤد ع اپنے سب بہائیوں میں پست قد اور حقیر تھے اور لوگوں کی نظروں یہانتک کہ انکے باپ کی نظر میں بھی انکی کچھہ وقعت نہ تھی مگر حق تعالیٰ کی مصلحتیں اور ہی ہیں اور ہر ایک کے دل اور طبیعت اور ذاتی شرافت کو وہ خوب جانتا ہے اسنے داؤد ع کو انکے بہائیوں بلکہ سارے زمانے والوں پر فضیلت دی اور زبور کتاب انپر اتاری ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن حضرت محمد ص پر اتارا تو تم انکی فضیلت میں کیوں شک کرتے ہو ۱۲ ف۱۷ انکو یہ شبہ ہوا کہ آدمی آدمی سب برابر ہیں ایک دوسرے سے کیوں دبنے لگا اگر اللہ تعالیٰ اپنا پیام کسی کو دیکر بھیجتا تو آدمی کے بدل کسی فرشتے یا جن کو بھیجتا۔ اے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ان لوگوں کا شبہ دور کرنے کے لیئے کہدے الخ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۱۲۵ ف۱ اور کسی چیز کا میں دعوے نہیں کرتا ۱۲ ف۲ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اور نبی میں فرق ہے کہتے ہیں آنحضرت صلعم کے دل میں خیال آیا کہ اگر ایسی آیتیں نہ اتریں جن میں مشرکوں کے معبودوں کی برائی ہو تو بہتر ہے کیونکہ آپ کو اس کی بڑی حرص تھی کہ کسی طرح انکا دل اسلام کیطرف مائل ہوجائے ایک روز ایسا ہوا کہ آپ مشرکوں کی ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت سورہ والنجم اتری آپ یہ سورت لوگوں کو سنانے لگے جب اس مقام پر پہونچے افرایتم اللات والعزے ومناة الثالثة الاخری تو شیطان نے آپ کی زبان سے بے اختیار یہ نکلوا دیا تلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترتجے یہ بڑے بڑے بت ہیں اور ان کی شفاعت مقبول ہونے کی امید ہے یہ سنتے ہی قریش کے لوگ خوش ہوگئے اور جب آپ سجدے کی آیت پر پہونچے تو مسلمان اور مشرک سب نے ایک ساتھ سجدہ کیا اور قریش کے لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اب تو محمد ص ہمارے معبودوں کی تعریف کرنے لگے ہیں آخر حضرت جبرائیل ع آتے اور پیغمبر ص سے کہا یہ تم نے کیا پڑھ دیا ایسا تو اللہ تعالیٰ کے پاس سے میں نہیں لایا آنحضرت ص کمال رنجیدہ ہوئے اور بہت ڈرے اسوقت یہ آیت اتری بعض اہلحدیث نے اس قصے کو ضعیف کہا ہے ۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۱۲۷ بقیہ نمبر ۶- غرض قرآن کے ساتھ اور کسی اخلاقی کتاب کے بڑھانے کی ضرورت نہیں ہر ایک اسلامی مدرسہ میں قرآن اور صحیح بخاری کی تعلیم لازم کردینا چاہیئے جب بچے ان دونوں کتابوں سے فارغ ہوجائیں تو اب انکو روٹی پیدا کرنے کے لیئے کوئی عمدہ ہنر جو زمانہ حال میں کارآمد ہے سکہانا چاہیئے جیسے تجارت زراعت حرفت وغیرہ اگر ایسا کرینگے تو انکے دین اور دنیا درست ہونگے اور اب جو تعلیم مسلمانوں میں رائج ہے کہ شروع ہی سے منطق پڑہا پڑہا کر بچہ کو کج بحث کردیتے ہیں اس سے نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا ۱۲ ف۶ مگر ہم کو اسوقت یہ منظور تھا کہ سارے جہان کیطرف تو ہی بھیجا جائے ۱۲ ف۷ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھہ مال دے تو میں منع نہیں کرتا میری مزدوری یہی ہے کہ لوگ اپنے مالک کا تقرب حاصل کریں جیسے کہتے ہیں میں تمہاری تعلیم کی کوئی مزدوری نہیں چاہتا مگر یہی کہ تم عزت پیدا کرو ۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۱۲۸ ف۹ جیسے حضرت موسے ع سے اللہ تعالیٰ نے باتیں کیں تہیں حضرت موسے ع آواز سنتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتے تھے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ستر ہزار پردوں کی آڑ میں ہے ۱۲ ف۱۰ یہ بھی وحی کی ایک قسم ہے جو پیغمبروں سے خاص ہے ۱۲ ف۱۱ اے مسلمانوں ہمنے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اسلیئے بھیجا ہے کہ تم اللہ الخ ۱۲ ف۱۲ یا اُس کی مدد کرو اور اسکو دشمنوں سے بچاؤ ۱۲ ف۱۳ صبح اور شام تسبیح اور تقدیس کیا کرو مراد فجر اور مغرب کی نماز ہے یا فجر اور عصر کی یا فجر اور ظہر کی ۱۲ ف۱۴ جیسا تم سمجھتے ہو ۱۲ ف۱۵ بلکہ جیسا خدا تعالیٰ کا حکم اسکو ہوتا ہے وہ تم کو سنا دیتا ہے ۱۲ ف۱۶ اہلحدیث کے نزدیک حدیث شریف بھی وحی ہے مگر اس میں اور قرآن میں یہ فرق ہے کہ قرآن کی تلاوت نماز میں کیجاتی ہے اور حدیث شریف کی تلاوت نہیں کیجاتی باقی واجب الاتباع ہونے میں دونو برابر ہیں البتہ جن باتوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تصریح فرمادی ہے کہ یہ میں نے اپنی رائے سے کہیں اور وہ دنیا کے متعلق ہوں جیسے کھجور کا پیوند نہ کرنا وغیرہ تو ان کی پیروی کرنا لازم نہیں ہے ۱۲ ف۱۷ بعضوں نے کہا بڑے زور والے سے پروردگار مراد ہے ۱۲ ف۱۸ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو وحی سنا کر حضرت جبرائیل ع آسمان کیطرف چلے گئے آن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جب حضرت جبرئیل ع آتے تو آدمی کی صورت میں آتے آپ نے انسے یہ خواہش کی کہ اپنی اصلی صورت دکہلائیں تو انہوں نے دو بار دکہلائی ایک بار زمین میں اور ایک بار آسمان میں اور سوا ہمارے پیغمبر ص کے اور کسی پیغمبر ع نے انکو انکی اصلی صورت میں نہیں دیکہا ۱۲ ف۱۹ ابن مسعود رض نے کہا آن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دو بار حضرت جبرئیل ع کو انکی اصلی صورت میں دیکہا ایک حدیث میں ہے پہر جبرائیل ع کو سدرة المنتہی پاس دیکہا انکے چھہ سو پر تھے ۱۲ ف۲۰ مراد وہی جبرائیل ع ہیں ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۱۳۲ ف۶ کہ اگر کوئی عورت اپنا نفس تجھکو ہبہ کردے نہ مہر ٹہیرے نہ گواہ ہوں نہ ولی ہو تو وہ تجھپر حلال ہے مگر دوسرے مسلمانوں کے لیئے یہ حکم نہیں ہے ۱۲ ف۷ کہ عام مسلمانوں کا نکاح بغیر ولی اور گواہوں اور مہر کے نہیں ہوسکتا یا چار سے زیادہ وہ نکاحی عورتیں نہیں رکھہ سکتے ۱۲ ف۸ اسوجہ سے تیرے لیئے ایک خاص حکم رکہا ۱۲ ف۹ سبحان اللہ جل جلالہ کو اپنے پیغمبر ص کی کس قدر خاطرداری منظور ہے ۱۲ ف۱۰ کہتے ہیں پہلے آنحضرت صلعم پر بھی اور مسلمانوں کیطرح باری باری ہر عورت کے پاس رہنا واجب تھا پہر اللہ تعالیٰ نے معاف کردیا اور آپ کو اس آیت سے یہ اختیار ملگیا کہ جس عورت کے پاس چاہیں نہ جائیں گو اسکی باری ہو اور باری ٹال دیں اور جسکی باری نہ ہو اسکے پاس رہیں گویا یہ دہری رعایت ہوئی آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعضوں نے کہا یہ آیت ان عورتوں کے حق میں ہے جو اپنے تئیں آنحضرت ص کو بخشدیں ۱۲ ف۱۱ وہ جان لیں گی کہ آپ اپنی طرف سے ایسا نہیں کرتے بلکہ خدا نے آپکو اختیار دیا ہے ۱۲ ف۱۲ جسپر تو کچھہ عنایت کریگا وہ شکر گذار ہوگی کیونکہ اسکو معلوم ہے کہ تجھپر یہ واجب نہیں ہے ۱۲ ف۱۳ یعنے دل آدمی کے اختیار میں نہیں ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت سے زیادہ محبت ہوتی ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ جہانتک میرا اختیار ہے میں عورتوں میں برابر تقسیم کرتا ہوں اب جسمیں میرا اختیار نہیں ہے اسکو تو بخشدے ۱۲ ف۱۴ یعنے اب جو نو عورتیں تیرے نکاح میں ہیں عائشہ رض اور حفصہ رض اور ام حبیبہ رض اور سودہ رض اور ام سلمہ رض اور صفیہ رض اور میمونہ رض اور زینب رض اور جویریہ رض انہی پر قناعت کر اب نئی عورت سے نکاح نہیں کرسکتا کہتے ہیں یہ حکم اللہ تعالیٰ نے اسوقت دیا جب ان عورتوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اختیار کیا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص۱۳۳ ف۶ اوپر والے لوگوں سے
فرشتے مراد ہیں اونکا جھگڑنا یہ تھا جو آدمؑ کی پیدایش
کے وقت انہوں نے رائے دی کہ تو آدمؑ کو کیوں بناتا
ہے اسکی اولاد زمین میں فساد مچائے گی خون خرابہ
کرے گی جس پا صحیح حدیث میں ہے آنحضرت صؐ نے
فرمایا رات کو میرا مالک اچھی صورت میں میرے پاس آیا
راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں خواب میں اور فرمایا
اے محمد صؐ تو جانتا ہے اوپر والے کس بات میں جھگڑتے ہیں
مینے عرض کیا نہیں پھر مالک نے اپنا ہاتھ میرے دونوں
مونڈھوں کے بیچ میں رکھدیا یہانتک کہ اس کی ٹھنڈک
مینے اپنی دونوں چھاتیوں یا سینے میں پائی اسوقت جو
کچھ زمین اور آسمان میں تھا مجھ کو معلوم ہو گیا پھر مالک
نے فرمایا اے محمد صؐ تو جانتا ہے اوپر والے کن باتوں
میں جھگڑ رہے ہیں مینے عرض کیا جی ہاں (یہ مالک کے
ہاتھ رکھنے کی برکت تھی کہ آنحضرت صؐ پر آسمان زمین
میں جو تھا وہ کھل گیا) وہ کفاروں میں جھگڑ رہے ہیں
کفارے کیا ہیں نماز کے بعد (دوسری نماز کی انتظار میں)
مسجدوں میں ٹھیرا رہنا جماعت کے لیے پاؤں سے
چلکر جانا سختی کے وقت وضو پورا کرنا ۱۲ ف۷ جو کچھ
مجھے معلوم ہوا وہ وحی سے معلوم ہوا ۱۲ ف۸ یعنے بندہ
تم کا وہ کلام کہ میں دوزخ کو شیطان کے تابعداروں سے
بھر دونگا ۱۲ ف۹ کیونکہ معجزہ اللہ تعالے کا فعل ہے
جو پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اسیطرح کسی ولی
کا یہ مقدور نہیں کہ بے حکم خدا کے کوئی کرامت دکھلائے
۱۲ ف۱۰ دنیا کا یا قیامت کا عذاب ۱۲ ف۱۱ جو اللہ تعالے
کے پیغمبروں اور اس کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے ۱۲ -
ف۱۲ فرشتے یا جن نہیں ہیں ۱۲ ف۱۳ پیغمبری سے
سرفراز فرماتا ہے ۱۲ ف۱۴ وہی اچھے برے کا فیصلہ
کریگا اور ثواب اور عذاب دیگا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۱۳۴ ف۱ آنحضرت صلعم کے پاس
قریش کے سردار جمع تھے آپ انکو سمجھا رہے تھے آپ کو
خیال تھا کہ اگر یہ لوگ مان لیں گے تو اسلام کو بہت
قوت ہو جائیگی اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم جو اندھے
تھے آن پہونچے اور آن حضرت صلعم کو اپنی طرف
متوجہ کرنا چاہا انکو معلوم نہ تھا کہ آنحضرت صلعم کسی
بڑے کام میں مشغول ہیں آپ کو انکا بیچ میں آ جانا
اور قطع کلام کرنا ناگوار ہوا اور آپ نے انکی طرف سے
منہ پھیر لیا اسوقت یہ آیتیں اتریں کہتے ہیں اسکے بعد
جب کبھی وہ آنحضرت صلعم کے پاس آتے آپ فرماتے
مرحبا اور اپنی چادر انکے لیے بچھا دیتے اور فرماتے تم وہ
ہو کہ تمہارے لیے میرے مالک نے مجھپر عتاب فرمایا
آن حضرت صلعم نے تیرہ مرتبہ انکو مدینہ کا حاکم بنایا
جب آپ جہاد کرنے کو باہر تشریف لیگئے وہ مہاجرین
اولین میں سے تھے قادسیہ میں شہید ہوگئے زرہ
پہنے ہوئے لڑائی کا جھنڈا لیئے ہوئے رضی اللہ تعالے
عنہ ۱۲ ف۸ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ۱۲ ف۹
تیرا کام خدا کا حکم پہونچا دینا ہے اگر سارے مالدار
امیر لوگ تیرے خلاف رہیں تو تجھے کچھ پرواہ نہیں
کرنا چاہیئے ان کی ہدایت کے لیئے اتنے کد کی کیا ضرورت
ہے ۱۲ ف۱۰ سبحان اللہ وہ سالے کمبخت کافر تیس
عبداللہ بن ام مکتوم کی جوتی برابر بھی نہیں سمجھے گئے
اور عبداللہ کو وہ شرف حاصل ہوا جو دنیا میں کسی
کو نہیں ملا یعنے پروردگار نے انکا ذکر قرآن میں اتارا
اور انکے لیئے اپنے حبیب پر خفگی فرمائی ۱۲ ف۱۱ یہی
اوپر گذر چکا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا مینے جبرائیلؑ کو
انکی اصلی صورت میں آسمان کے کنارے میں دیکھا انکے
چھ سو پر تھے ۱۲ ف۱۲ بلکہ جو وحی آتی ہے سب کو سنا
دیتے ہیں ۱۲ ف۱۳ آن حضرت صلعم کے والد ماجد حضرت
عبداللہ نے اسوقت انتقال کیا جب آپ پیٹ میں تھے
دادا نے پالا جب وہ مرگئے تو چچا ابو طالب نے پالا پھر
اللہ تعالے نے آپ کا نکاح حضرت خدیجہ رضہ سے کرایا جو
بہت مالدار اور خوبصورت تھیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق ص۱۳۵ ف۱ ضحاک رح نے کہا
ناقرانی سے مراد یہاں شرک ہے ابن عباس رضہ نے کہا
نافرانی سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالے نے جو میراث
کے حصے مقرر کر دیئے انس پر راضی نہ ہوا اور اسکے حکم کا خلاف
کرے کلبی رح نے کہا جب اللہ کے مقرر کیئے ہوئے حصوں کا
انکار کرے تو وہ کافر ہو گیا اب ہمیشہ دوزخ میں رہیگا
حدیث میں ہے کہ فرائض (یعنی ترکہ بانٹنے کا علم) سیکھو
اور لوگوں کو سکھاؤ اور ایک زمانہ ایسا آویگا کہ علم فرائض
اٹھ جاویگا دو آدمی ترکے میں جھگڑا کریں گے اور فیصلہ
کرنے والا نہ ملے گا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق ص۱۳۶ ف۱ اس آیت سے بعض
کم سمجھ لوگ یہ نکالتے ہیں کہ ہر شہر یا بستی میں جو
طریق مسلمانوں کا جاری ہے اسکا خلاف کرنا
منع ہے اور اہلحدیث پر طعن کرتے ہیں کہ مسلمانوں
کا راستہ ہندوستان میں یہ تھا کہ حنفی مذہب کی
تقلید کیا کرتے تھے اہلحدیث نے اس طریق کو چھوڑ
کر ایک نیا طریق نکالا حالانکہ آیت کا مطلب وہ خود
نہیں سمجھے اس آیت کے شروع میں یہ ہے کہ جو
کوئی پیغمبر کا خلاف کرے اہلحدیث تو یہ کہتے ہیں کہ
پیغمبر کے فرمانے پر چلو اور آپ کی سنت کے عاشق
بن جاؤ تو اونہی کا رستہ سچے مسلمانوں کا رستہ ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۱۴۰ ف۱ وہ ہر ایک کو نیکے
اعمال کا بدلہ دیگا اس آیت میں اللہ تعالے نے
کافروں کو مردوں سے تشبیہ دی ہے مردوں کا یہ حال ہوتا
ہے کہ کتنا بھی انکو پکارو جواب نہیں دیتے جیسے اس کو
پکارو جو بات نہیں سمجھتا سنتا ہو ف ہے تو کافر کو کان
رکھتے ہیں تیری آواز سنتے ہیں مگر جب اوس میں
غور نہیں کرتے سمجھ کر نہیں سنتے تو گویا سنتے ہی
نہیں ۱۲ ف۱۵ کفر پر وہ اڑے پڑتے ہیں یعنے موقع ملتے
ہی کافر ہو جاتے ہیں یا کافروں کے شریک ہو جاتے
ہیں - اس آیت میں اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر صؐ سے یا ایہا
الرسول کر کے خطاب کیا یہ بڑی عزت کا خطاب ہے
جو سارے قرآن میں صرف دو جگہ ہے ایک اس
آیت میں دوسرے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک میں اور یا ایہا النبی کئی مقاموں میں ہے ۱۲
ف۱۶ اسکی مہربانی بہت پھیلی ہوئی ہے اسمیں بڑی
سمائی ہے جب تو تیر عذاب نہیں لیتا تا ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق ص۱۴۴ ف۱ آدمؑ اور نوحؑ
میں گیارہ سو برس کا فاصلہ تھا اور نوحؑ اور ابراہیمؑ
میں ہزار برس کا فاصلہ تھا نوحؑ کے باپ کا نام
لمک تھا ابراہیمؑ آدمؑ کے دو ہزار برس بعد پیدا
ہوئے ان کی عمر ایک سو پچھتر برس کی ہوئی اور حضرت
اسماعیلؑ کی عمر ایک سو تیس برس کی ہوئی اور
اسحقؑ حضرت اسماعیلؑ سے چودہ برس چھوٹے
تھے اور ایک سو اسی برس جیئے اور یعقوبؑ ایک سو
سینتالیس برس اور یوسفؑ ایک سو بیس برس
حضرت یوسفؑ اور حضرت موسےؑ میں چار سو
برس کا فاصلہ تھا اور حضرت موسےؑ اور حضرت
ابراہیمؑ میں پانسو پینسٹھ برس کا فاصلہ تھا ۱۲
ف۸ یعنے ابراہیمؑ سے پہلے ۱۲ ف۹ جو حضرت موسےؑ
کے بڑے بھائی تھے ۱۲ ف۱۰ بن آموص بن برکیا ۱۲ -
ف۱۱ ابن خطوب بن عجوز بعضوں نے الیسع الیاس کو
سمجھا ہے یہ غلط ہے وہب نے کہا الیسع الیاس کے مصاحب
تھے اور یہ دونوں حضرت عیسےؑ اور یحییےؑ اور زکریاؑ
کے زمانہ سے پہلے تھے ۱۲ ف۱۲ یعنے اپنے اپنے زمانہ میں
یہ جہان کے سب لوگوں سے افضل تھے اس آیت سے
بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ فرشتوں سے پیغمبر افضل
ہیں ۱۲ ف۱۳ جو ایمان دار تھے ان کو بھی اللہ تعالے نے
بزرگی دی ۱۲ ف۱۴ لوگوں میں سے انتخاب اور
پسند کر لیا ۱۲ ف۱۵ پیغمبر اور انکے باپ دادا اولاد بھائی
جن کا ذکر اوپر ہوا ۱۲ ف۱۶ کیونکہ شرک کے ساتھ کوئی
عمل کیسا بھی عمدہ ہو قبول نہیں ہوتا ۱۲ ف۱۷ یعنے
قریش کے کافر مکہ والے ۱۲ ف۱۸ یعنے کتاب اور شریعت
اور پیغمبری کو ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص۱۴۷ ف۶ یعنے قرآن شریف اور
شریعت کو دل سے مانتے ہیں اور اسکو سچا جانتے ہیں
اسیطرح اگلی کتابوں جیسے توریت شریف اور انجیل

شریعت اور زبور شریعت اور جو صحیفے اگلے پیغمبروں پر
اترے تھے ان سب کو سچا اور اللہ پاک کی طرف سے
سمجھتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ توریت شریف آن
حضرت صلعم کے سامنے لائی گئی تو آپ نے اسکو ادب
سے تکیہ پر رکھا اور فرمایا کہ میں ایمان لایا تجھپر اور اسپر
جسنے تجھکو اوتارا چونکہ اگلی کتابوں میں یہود اور نصاریٰ
نے کچھہ تبدیل اور تحریف کر دی ہے اور کچھہ احکام انکے
منسوخ ہو گئے ہیں اسلیئے ان کتابوں پر ایمان لانا یہ ہے
کہ انکا ادب کرے اور انکو اللہ پاک کا کلام سمجھے پر ضرور
نہیں کہ انکے ہر فقرے پر عمل کرے عمل اور اعتقاد کیلیئے
قرآن شریف ہی ہے جسکا ایک لفظ یا ایک شوشہ بھی قیامت
تک بدل نہیں سکتا اور اللہ پاک نے اسکی حفاظت کا
ذمہ لیا ہے ۱۲ ف کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے
بلکہ آدمی کا بنایا ہوا ہے ۱۲ ف جس زمانہ میں قرآن
مجید اترا اسوقت عرب میں فصاحت اور بلاغت اور
شعر شاعری کا بہت چرچا تھا تو ایک امی (ان پڑھ)
پیغمبر کا پکار پکار کر کہنا کہ قرآن کی ایک ہی سورت
بنا لاؤ اور ان سب کا عاجز رہنا بہت بڑی دلیل ہے
قرآن کے حق اور منزل من اللہ ہونے کی بعضوں نے
کہا من مثلہ کی ضمیر آنحضرت صلعم کی طرف پھرتی ہے یعنی
آن حضرت صلعم کے سے امی شخص سیکڑوں اور ہزاروں
ہیں انمیں سے کسی سے کہو کہ ایک چھوٹی سی سورت
ہی قرآن کی سورتوں کی وضع اور قسم کی بنا دے سورت
قرآن کے ایک حصہ کو کہتے ہیں ۱۲ ف ۹ یہ جو فرمایا البتہ نہ
کر سکوگے قرآن کا ایک بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اسکے کہ
صدہا برس گذر گئے اور عرب اور دوسرے ملکوں میں
بڑے بڑے منشی اور شاعر اور ادیب گذرے لیکن قرآن
کا مقابلہ کوئی نہ کر سکا اور اسکے جوڑ کی ایک چھوٹی سی
سورت بھی بنا نہ سکا حالانکہ قرآن میں صرف اس مکان
میں نہیں بلکہ سورہ قصص اور سورہ بنی اسرائیل اور سورہ
ہود اور سورہ یونس میں بھی یہ کہا گیا کہ ایک ہی سورۃ
بنا لاؤ اور یہ بھی کہا گیا کہ اگر تمام آدمی اور جن اکٹھے
ہوں جب بھی قرآن کا جوڑ نہیں لا سکتے ایندھن آدمی
اور پتھر ہیں یعنے دوزخ میں یہ جلائے جائیں گے بعضوں
نے کہا پتھروں سے مراد وہ بت ہیں جن کو کافر پوجتے تھے
قیامت کے دن اپنے پوجنے والوں سمیت دوزخ میں
ڈال دیئے جاویں گے جیسے فرمایا انکم وما تعبدون من دون
اللہ حصب جہنم اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ دوزخ کو اللہ تعالیٰ
بنا چکا ہے اور وہ موجود ہے ایسی ہی جنت بھی اور
یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ ف ۲ عہد و پیمان توڑ
ڈالتے ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
ضمیمہ متعلق صـ ۱۴۸ ف ۱۳ بعضوں نے والراسخون
فی العلم پر وقف کیا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا کہ ان کی اصلی
حقیقت سوا اللہ تعالیٰ کے اور پکے عالموں کے کوئی نہیں
جانتا ابن عباس نے کہا میں پکے عالموں میں سے
ہوں اور انکی اصلی حقیقت جانتا ہوں صبیغ ایک شخص تھا
وہ متشابہ آیتوں میں بحث کیا کرتا تھا حضرت عمر رضہ نے
اسکو مار کر لہو لہان کر دیا آخر بولا اے امیر المؤمنین
بس کیجیے اب میرے سر کا سودا جاتا رہا ۱۲ ف ۱۳ بلکہ
جو جیسا کرے ویسا بدلا پاوے گا حساب جو جو اور
بخشش سو سو ۱۲ ف ۱۴ یعنے قرآن مجید ۱۲ ف ۱۵ یعنے
اچھے کاموں کی راہ نمائی اور بری باتوں سے نصیحت
انہی لوگوں کو ہوتی ہے جن کو خدا تعالیٰ کا ڈر ہے معمولی
لوگ تو قصے کیطرح سن لیتے ہیں ۱۲ ف ۱۶ خدا کا کلام
اور بشر کا کلام غور کے بعد صاف کھل جاتا ہے اتنی بڑی
کتاب میں جیسے قرآن شریف ہے ایکسان عبارت کی
فصاحت اور بلاغت اور شروع سے اخیر تک ایک جملہ
بھی تہذیب کے خلاف نہ ہونا صاف کہے دیتا ہے کہ یہ
مالک کا کلام ہے اسکے سوا قرآن میں جو جو پیشین
گوئیاں کیجاتی تھیں وہ سب پوری ہوتی چلی جاتی
تھیں یہ بشر کا کام نہیں کہ اسکی ہر ایک پیشین گوئی
سچی ہی نکلے اگر قرآن بشر کا کلام ہوتا تو بہت سی
پیشین گوئیاں غلط نکلتیں دوسرے کہیں عبارت
رکیک ہوتی کہیں فصیح کہیں تو کوئی جملہ خلاف تہذیب
ہوتا ہزاروں لاکھوں عرب لوگ اسوقت آنحضرت صلعم
کے مخالف تھے اور شعر و شاعری اور فصاحت و
بلاغت کا دم بھرتے تھے مگر لاکھ جتن کیئے ایک مختصر
سی سورت بھی نہ بن سکی پھر اس سے زیادہ روشن
اور عمدہ دلیل کیا ہوگی کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ۱۲
ضمیمہ متعلق صـ ۱۵۳ ف ۱۳ فاکہ بن مغیرہ کا
ایک غلام تھا جبر وہ رومی تھا نصرانی اور اگلی کتابوں
سے واقف قریش کے کافر کہتے تھے کہ اسی نے آنحضرت
صلعم کو اگلے پیغمبروں کے قصے بتلا دیے ہیں ۱۲-۱۲-
ضمیمہ متعلق صـ ۱۵۶ ف ۵ کہ ایسی کتاب سے
منہ موڑتے ہو جسمیں تمہارے دین اور دنیا کے فائدے
بھرے ہوئے ہیں اور جس کی وجہ سے قیامت تک
تمہاری عزت اور ناموری قائم رہیگی۔ قریش کا نام
جو اب تک باقی ہے وہ قرآن اور آنحضرت صلعم کے
طفیل سے ورنہ انکو کوئی پوچھتا بھی نہ تھا ۱۲
ف ۶ اور توریت کو ملتے ہو یہ تمہاری صریح ہٹ دہرمی
ہے ۱۲ ف ۸ جو اس سورت میں بیان ہوئیں ۱۲ ف ۹
یعنے گو قرآن میں صاف صاف دلیلیں ہیں ایمان اور
توحید کی مگر ہدایت خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے بہت لوگ
قرآن سنتے ہیں مگر راہ پر نہیں آتے بعضوں نے
یوں ترجمہ کیا ہے اور ہمنے قرآن کو اسی طرح کھلی کھلی
نشانیاں کر کے اتارا اور اس لیئے اتارا کہ جسکو
اللہ تعالیٰ چاہے اسکے ذریعہ سے ہدایت دے ۱۲ ف ۹
جن کو دیکھ کر خدا کی پہچان ہوتی ہے ۱۲ ف ۱ اور
جسکی قسمت میں اسنے ہدایت نہیں رکھی وہ لاکھوں
نشانیاں دیکھتا ہے پر خدا کا قائل نہیں ہوتا ۱۲
ضمیمہ متعلق صـ ۱۵۷ ف ۳ نئی نصیحت یعنے جو
نیا حکم اترے ۱۲ ف ۴ معلوم ہوا کہ حضرت جبرائیل ع
یہی قرآن لیکر آئے ہیں جو عربی زبان میں ہے اور قرآن
کے لفظ اور معنے دونو اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں وحی آن
حضرت صلعم کے دل پر اترتی تھی کیونکہ دل تمام اعضا
کا سردار ہے ۱۲ ف ۵ ان کتابوں میں قرآن کی بشارت
دیگئی ہے ۱۲ ف ۶ عبد اللہ بن سلام اور اسد اور اسید
اور ثعلبہ اور ابن یامین ۱۲ ف ۷ کہ قرآن حق ہے اور
حضرت محمد صلعم سچے پیغمبر ہیں ۱۲ ف ۸ اسوقت یوں
کہتے کہ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا غیر زبان میں ہے
اگر ہماری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لاتے ہوا یہ کہ
بعضے کافر یہ کہنے لگے کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور
پیغمبر بھی عربی ہیں انہوں نے خود بنا لیا ہوگا اگر قرآن
کسی اور ملک کی زبان میں اترتا تو بیشک ہم کو یقین
آتا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اللہ تعالیٰ نے انکا رد کیا کہ جن
کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ ہر طرح ایک نہ ایک
شبہ نکالتے رہیں گے اگر غیر زبان میں قرآن اترتا
تو اسوقت یہ عذر کرتے کہ ہماری زبان میں نہیں ہے
اسلیئے ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر ہماری زبان
میں اترتا تو ہم ایمان لاتے ۱۲ ف ۹ تھوڑی دیر
عذاب میں تامل ہو ۱۲ ف ۱ شیطان کو دیکھو اور قرآن
کو دیکھو شیطان تو قرآن کے نام سے بھاگتا ہے بھلا وہ
قرآن کیونکر لائے گا۔ دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن
خوانند ۱۲ ف ۱۱ مجال نہیں کہ آسمان پر جائیں اور اللہ
تعالیٰ کی وحی سنیں ۱۲ ف ۱۲ کھلی کتاب یعنے جس کا
مضمون صاف ہے ہر شخص کی سمجھ میں آجاتا ہے
یا جس میں ہر بات کا کھلا بیان ہے تفصیل کے ساتھ ۱۲
ضمیمہ متعلق صـ ۱۵۸ ف ۶ قرآن سے بڑھکر اور کیا
نشانی ہوگی جو قیامت تک قائم ہے کہتے ہیں بعضے
مسلمان یہودیوں سے کچھہ کتابیں لیکر آئے آنحضرت
صلعم نے فرمایا یہ لوگ کیسے احمق ہیں اپنے پیغمبر صلعم کی کتاب
کو تو نہیں دیکھتے اور دوسروں کی کتابوں پر توجہ کرتے
ہیں اسوقت یہ آیت اتری۔ ایک بار ام المؤمنین حفصہ رضہ نے
حضرت یوسف ع کا قصہ جو اگلی کتابوں میں تھا لا کر
اور آنحضرت صلعم کو سنانے لگیں آپ کا چہرہ بدل گیا
اور آپ نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان
ہے اگر یوسف پیغمبر ع تمہارے پاس اسوقت آتے جب
میں تم میں موجود ہوتا اور تم مجھ کو چھوڑکر انکی
پیروی کرتے تو تم گمراہ ہو جاتے۔ ایک بار حضرت عمر رضہ

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۳۳ ف اوپر والے لوگوں سے فرشتے مراد ہیں اونکا جھگڑنا یہ تھا جو آدم ع کی پیدایش کے وقت انہوں نے رائے دی کہ تو آدم ع کو کیوں بناتا ہے اسکی اولاد زمین میں فساد مچاوئے گی خون خرابہ کریگی جس یا صحیح حدیث میں ہے آنحضرت ص نے فرمایا رات کو میرا مالک اچھی صورت میں میرے پاس آیا راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں خواب میں اور فرمایا اے محمد ص تو جانتا ہے اوپر والے کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں پھر مالک نے اپنا ہاتھ میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھدیا یہانتک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنی دونوں چھاتیوں یا سینے میں پائی اسوقت جو کچھ زمین اور آسمان میں تھا مجھ کو معلوم ہوگیا پھر مالک نے فرمایا اے محمد ص تو جانتا ہے اوپر والے کن باتوں میں جھگڑ رہے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں (یہ مالک کے ہاتھ رکھنے کی برکت تھی کہ آنحضرت ص پر آسمان اور زمین میں جو تھا وہ کھل گیا) وہ کفاروں میں جھگڑ رہے ہیں کفارے کیا ہیں نماز کے بعد (دوسری نماز کی انتظار میں) مسجدوں میں ٹھیر رہنا جماعت کے لیے پاؤں سے چلکر جانا سختی کے وقت وضو پورا کرنا ۱۲ ف۷ جو کچھ مجھے معلوم ہوا وہ وحی سے معلوم ہوا ۱۲ ف۸ یعنے اللہ تعالیٰ کا وہ کلام کہ میں دوزخ کو شیطان کے تابعداروں سے بھر دونگا ۱۲ ف۹ کیونکہ معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اسیطرح کسی ولی کا یہ مقدور نہیں کہ بے حکم خدا کے کوئی کرامت دکھلائے ۱۲ ف۱۰ دنیا کا یا قیامت کا عذاب ۱۲ ف۱۱ جو اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں اور اس کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے ۱۲- ف۱۲ فرشتے یا جن نہیں ہیں ۱۲ ف۱۳ پیغمبری سے سرفراز فرماتا ہے ۱۲ ف۱۴ وہی اچھے برے کا فیصلہ کریگا اور ثواب اور عذاب دیگا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۳۴ ف آنحضرت صلعم کے پاس قریش کے سردار جمع تھے آپ انکو سمجھا رہے تھے آپ کو خیال تھا کہ اگر یہ لوگ مان لیں گے تو اسلام کو بہت قوت ہو جائیگی اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم جو اندھے تھے آن پہونچے اور آنحضرت صلعم کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا انکو معلوم نہ تھا کہ آنحضرت صلعم دوسرے بڑے کام میں مشغول ہیں آپ کو انکا بیچ میں آجانا اور قطع کلام کرنا ناگوار ہوا اور آپ نے انکی طرف سے منہ پھیر لیا اسوقت یہ آیتیں اتریں کہتے ہیں اسکے بعد جب کبھی وہ آنحضرت صلعم کے پاس آتے آپ فرماتے مرحبا اور اپنی چادر انکے لیئے بچھا دیتے اور فرماتے تم وہ ہو کہ تمہارے لیئے میرے مالک نے مجھپر عتاب فرمایا آنحضرت صلعم نے تیرہ مرتبہ انکو مدینہ کا حاکم بنایا جب آپ جہاد کرنے کو باہر تشریف لیگئے وہ مہاجرین اولین میں سے تھے قادسیہ میں شہید ہوگئے زرہ پہنے ہوئے لڑائی کا جھنڈا لیئے ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ ف۸ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے ف۹ تیرا کام خدا کا حکم پہونچا دینا ہے اگر سارے مالدار امیر لوگ تیرے خلاف رہیں تو تجھے کچھ پروا نہیں کرنا چاہیئے ان کی ہدایت کے لیئے اتنے کد کی کیا ضرورت ہے ۱۲ ف۱۰ سبحان اللہ وہ سارے کمبخت کافر نہیں عبداللہ بن ام مکتوم کی جوتی برابر بھی نہیں سمجھے گئے اور عبداللہ کو وہ شرف حاصل ہوا جو دنیا میں کسی کو نہیں ملا یعنے پروردگار نے انکا ذکر قرآن میں اتارا اور انکے لیئے اپنے حبیب پر خفگی فرمائی ۱۲ ف۱۱ جبریل اوپر گذر چکا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نے جبرائیل ع کو انکی اصلی صورت میں آسمان کے کنارے میں دیکھا انکے چھ سو پر تھے ۱۲ ف۱۲ بلکہ جو وحی آتی ہے سب کو سنا دیتے ہیں ۱۲ ف۱۳ آنحضرت صلعم کے والد ماجد حضرت عبداللہ نے اسوقت انتقال کیا جب آپ پیٹ میں تھے دادا نے پالا جب وہ مر گئے تو چچا ابوطالب نے پالا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کا نکاح حضرت خدیجہ رضہ سے کرایا جو بہت مالدار اور خوبصورت تھیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۳۵ ف۱ ضحاک رح نے کہا نافرمانی سے مراد یہاں شرک ہے ابن عباس رض نے کہا نافرمانی سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو میراث کے حصے مقرر کیئے اس پر راضی نہ ہوا اور اسکے حکم کا خلاف کرے کلبی رح نے کہا جب اللہ کے مقرر کیئے ہوئے حصوں کا انکار کرے تو وہ کافر ہوگیا اب ہمیشہ دوزخ میں رہیگا حدیث میں ہے کہ فرائض یعنے ترکہ بانٹنے کا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور ایک زمانہ ایسا آویگا کہ علم فرائض اٹھ جاویگا دو آدمی ترکے میں جھگڑا کریں گے اور فیصلہ کرنے والا نہ ملے گا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۳۶ ف۱۳ اس آیت سے بعض کم سمجھ لوگ یہ نکالتے ہیں کہ ہر شہر یا بستی میں جو طریق مسلمانوں کا جاری ہے اسکا خلاف کرنا منع ہے اور اہلحدیث پر طعن کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا راستہ ہندوستان میں یہ تھا کہ حنفی مذہب کی تقلید کیا کرتے تھے اہلحدیث نے اس طریق کو چھوڑ کر ایک نیا طریق نکالا حالانکہ آیت کا مطلب وہ خود نہیں سمجھے اس آیت کے شروع میں یہ ہے کہ جو کوئی پیغمبر کا خلاف کرے اہلحدیث تو یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر کے فرمانے پر چلو اور آپ کی سنت کے عاشق بن جاؤ تو اونہی کا رستہ سچے مسلمانوں کا رستہ ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۴۰ ف۱۲ وہ ہر ایک کو اسکے اعمال کا بدلہ دیگا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو مردوں سے تشبیہ دی ہے مردوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ کتنا بھی انکو پکارو جواب نہیں دیتے جیسے اسکی پکار و جواب نہیں سمجھتا مثلاً جانور ہے تو کافر گو کان رکھتے ہیں تیری آواز سنتے ہیں مگر جب اوس میں غور نہیں کرتے سمجھ کر نہیں سنتے تو گویا سنتے ہی نہیں ۱۲ ف۱۵ کفر پر دوڑے پڑتے ہیں یعنے موقع ملتے ہی کافر ہو جاتے ہیں یا کافروں کے شریک ہو جاتے ہیں- اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ص سے یا ایہا الرسول کر کے خطاب کیا یہ بڑی عزت کا خطاب ہے جو سارے قرآن میں صرف دو جگہ ہے ایک اس آیت میں دوسرے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک میں اور یا ایہا النبی کئی مقاموں میں ہے ۱۲ ف۱۶ اسکی مہربانی بہت پھیلی ہوئی ہے اسمیں بڑی سمائی ہے جب تو تم پر عذاب نہیں اوتارتا ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۴۴ ف آدم ع اور نوح ع میں گیارہ سو برس کا فاصلہ تھا اور نوح ع اور ادریس ع میں ہزار برس کا فاصلہ تھا نوح ع کے باپ کا نام لمک تھا ابراہیم ع آدم ع کے دو ہزار برس بعد پیدا ہوئے ان کی عمر ایک سو پچھتر برس کی ہوئی اور حضرت اسماعیل ع کی عمر ایک سو تیس برس کی ہوئی اور اسحق ع حضرت اسماعیل ع سے چودہ برس چھوٹے تھے اور ایک سو اسی برس جیئے اور یعقوب ع ایک سو سینتالیس برس اور یوسف ع ایک سو بیس برس حضرت یوسف ع اور حضرت موسے ع میں چار سو برس کا فاصلہ تھا اور حضرت موسے ع اور حضرت ابراہیم ع میں پانسو پینسٹھ برس کا فاصلہ تھا ۱۲ ف۸ یعنے ابراہیم ع سے پہلے ۱۲ ف۹ جو حضرت موسے کے بڑے بھائی تھے ۱۲ ف۱۰ بن آوق بن برکیا ۱۲- ف۱۱ ابن اخطوب بن عجوز بعضوں نے الیسع الیاس کو سمجھا ہے یہ غلط ہے وہب نے کہا الیسع الیاس کے مصاحب تھے اور یہ دونوں حضرت عیسے ع اور یحیےٰ ع اور زکریا ع کے زمانہ سے پہلے تھے ۱۲ ف۱۲ یعنے اپنے اپنے زمانہ میں یہ جہان کے سب لوگوں سے افضل تھے اس آیت سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ فرشتوں سے پیغمبر افضل ہیں ۱۲ ف۱۳ جو ایماندار تھے ان کو بھی راہ پر لگایا اور بزرگی دی ۱۲ ف۱۴ لوگوں میں سے انتخاب یا پسند کر لیا ۱۲ ف۱۵ پیغمبر اور انکے باپ دادا اولاد بھائی جن کا ذکر اوپر ہوا ۱۲ ف۱۶ کیونکہ شرک کے ساتھ کوئی عمل کیسا بھی عمدہ ہو قبول نہیں ہوتا ۱۲ ف۱۷ یعنے قریش کے کافر لوگ ۱۲ ف۱۸ یعنے کتاب اور شریعت اور پیغمبری کو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۴۷ ف۱ یعنے قرآن شریف اور شریعت کو دل سے مانتے ہیں اور اسکو سچا جانتے ہیں اسیطرح اگلی کتابوں جیسے توریت شریف اور انجیل

شریف اور زبور شریف اور جو صحیفے اگلے پیغمبروں پر اترے تھے ان سب کو سچا اور اللہ پاک کی طرف سے سمجھتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ توریت شریف آنحضرت صلعم کے سامنے لائی گئی تو آپ نے اسکو ادب سے تکیہ پر رکھا اور فرمایا کہ میرا ایمان لایا تجھ پر اور اس پر جسنے تجھکو اوتارا چونکہ اگلی کتابوں میں یہود اور نصاریٰ نے کچھ تبدیل اور تحریف کردی ہے اور کچھ احکام انکے منسوخ ہوگئے ہیں اسلیئے ان کتابوں پر ایمان لانا یہ ہے کہ انکا ادب کرے اور اُن کو اللہ پاک کا کلام سمجھے یہ ضرور نہیں کہ انکے ہر فقرے پر عمل کرے عمل اور اعتقاد کیلیئے قرآن شریف ہی ہے جسکا ایک لفظ یا ایک شوشہ بھی قیامت تک بدل نہیں سکتا اور اللہ پاک نے اسکی حفاظت کا ذمہ لیا ہے ۱۲ ف۷ کہ وہ اللہ تعا کی طرف سے نہیں ہے بلکہ آدمی کا بنایا ہوا ہے ۱۲ ف۸ جس زمانہ میں قرآن مجید اترا اسوقت عرب میں فصاحت اور بلاغت اور شعر شاعری کا بہت چرچا تھا تو ایک امی (ان پڑھ) پیغمبر صلعم کا پکار پکار کر کہنا کہ قرآن کی ایک ہی سورت بنالاؤ اور ان سب کا عاجز رہنا بہت بڑی دلیل ہے قرآن کے حق اور منزل من اللہ ہونے کی بعضوں نے کہا من مثلہ کی ضمیر آنحضرت صلعم کی طرف پھرتی ہے یعنی آنحضرت صلعم کے سے امی شخص سیکڑوں ہزاروں ہیں انمیں سے کسی سے کہو کہ ایک چھوٹی سی سورت ہی قرآن کی سورتوں کی وضع اور قسم کی بنادے سورت قرآن کے ایک حصہ کو کہتے ہیں ۱۲ ف۹ یہ جو فرمایا البتہ نہ کرسکوگے قرآن کا ایک بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اسکے کہ صدہا برس گذر گئے اور عرب اور دوسرے ملکوں میں بڑے بڑے منشی اور شاعر اور ادیب گذرے لیکن قرآن کا مقابلہ کوئی نہ کرسکا اور اسکے جوڑ کی ایک چھوٹی سی سورت بھی بنا نہ سکا حالانکہ قرآن میں صرف اسی مکان میں نہیں بلکہ سورہ قصص اور سورہ بنی اسرائیل اور سورہ ہود اور سورہ یونس میں بھی یہ کہا گیا کہ ایک ہی سورہ بنالاؤ اور یہ بھی کہا گیا کہ اگر تمام آدمی اور جن اکٹھے ہوں جب بھی قرآن کا جوڑ نہیں لاسکتے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں یعنے دوزخ میں یہ جلائے جائیں گے بعضوں نے کہا پتھروں سے مراد وہ بت ہیں جن کو کافر پوجتے تھے قیامت کے دن یہ اپنے پوجنے والوں سمیت دوزخ میں ڈال دیے جاویں گے جیسے فرمایا انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ دوزخ کو اللہ تعا بنا چکا ہے اور وہ موجود ہے یعنے ایسی ہی جنت بھی اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ ف۱۰ عہد و پیمان کو توڑ ڈالتے ہیں ۱۲ آ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۴۸ ف۱۲ بعضوں نے والراسخون فی العلم پر وقف کیا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ ان کی اصلی حقیقت سوا اللہ تعالے اور پکے عالموں کے کوئی نہیں جانتا ابن عباس رضہ نے کہا میں پکے عالموں میں سے ہوں اور انکی اصلی حقیقت جانتا ہوں صبیغ ایک شخص تھا وہ متشابہ آیتوں میں بحث کیا کرتا تھا حضرت عمر رضہ نے اسکو مار کر لہو لہان کردیا آخر بولا اے امیر المؤمنین بس کیجیے اب میرے سر کا سودا جاتا رہا ۱۲ ف۱۳ بلکہ جو جیسا کرے ویسا بدلہ پاوے گا حساب جو جو اور بخشش سو سو ۱۲ ف۱۴ یعنے قرآن مجید ۱۲ ف۱۵ یعنے اچھے کاموں کی راہ نمائی اور بری باتوں سے نصیحت انہی لوگوں کو ہوتی ہے جن کو خدا تعا کا ڈر ہے معمولی لوگ تو قصے کیطرح سن لیتے ہیں ۱۲ ف۱۶ خدا کا کلام اور بشر کا کلام غور کے بعد صاف کھل جاتا ہے اتنی بڑی کتاب میں جیسے قرآن شریف ہے یکساں عبارت کی فصاحت اور بلاغت اور شروع سے اخیر تک ایک جملہ بھی تہذیب کے خلاف نہ ہونا صاف کہے دیتا ہے کہ یہ مالک کا کلام ہے اسکے سوا قرآن میں جو جو پیشین گوئیاں کیجاتی تھیں وہ سب پوری ہوتی چلی جاتی تھیں یہ بشر کا کام نہیں کہ اسکی ہر ایک پیشین گوئی سچی ہی نکلے اگر قرآن بشر کا کلام ہوتا تو بہت سی پیشین گوئیاں غلط نکلتیں دوسرے کہیں عبارت رکیک ہوتی کہیں فصیح نہیں تو کوئی جملہ خلاف تہذیب ہوتا ہزاروں لاکھوں عرب لوگ اسوقت آنحضرت صلعم کے مخالف تھے اور شعر و شاعری اور فصاحت و بلاغت کا دم بھرتے تھے مگر لاکھ جتن کیے ایک مختصر سی سورت بھی نہ بن سکی پھر اس سے زیادہ روشن اور عمدہ دلیل کیا ہوگی کہ قرآن اللہ تعا کا کلام ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۵۳ ف۱۳ فاکہ بن مغیرہ کا ایک غلام تھا جبر وہ رومی تھا نصرانی اور اگلی کتابوں سے واقف قریش کے کافر کہتے کہ اسی نے آنحضرت صلعم کو اگلے پیغمبروں کے قصے بتلادیے ہیں ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۵۶ ف۵ کہ ایسی کتاب سے منہ موڑتے ہو جسمیں تمہارے دین اور دنیا کے فائدے بھرے ہوئے ہیں اور جس کی وجہ سے قیامت تک تمہاری عزت اور ناموری قائم رہیگی۔ قریش کا نام جو اب تک باقی ہے وہ قرآن اور آنحضرت صلعم کی طفیل سے ورنہ انکو کوئی پوچھتا بھی نہ تھا ۱۲ ف۷ اور توریت کو مانتے ہو یہ تمہاری صریح ہٹ دھرمی ہے ۱۲ ف۸ جو اس سورت میں بیان ہوئیں ۱۲ ف یعنے گو قرآن میں صاف صاف دلیلیں ہیں ایمان اور توحید کی مگر ہدایت خدا تعا کیطرف سے ہے بہت لوگ قرآن سنتے ہیں مگر راہ پر نہیں آتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ہمنے قرآن کو اسی طرح کھلی کھلی نشانیاں کرکے اوتارا اور اس لیئے اوتارا کہ جسکو اللہ تعا چاہے اسکے ذریعے سے ہدایت دے ۱۲ ف۹ جن کو دیکھ کر خدا کی پہچان ہوتی ہے ۱۲ ف۱۰ اور جسکی قسمت میں اسنے ہدایت نہیں رکھی وہ لاکھوں نشانیاں دیکھتا ہے پر خدا کا قائل نہیں ہوتا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۵۷ ف۳ نئی نصیحت یعنے جو نیا حکم اترے ۱۲ ف۴ معلوم ہوا کہ حضرت جبرائیل ع یہی قرآن لیکر آئے ہیں جو عربی زبان میں ہے اور قرآن کے لفظ اور معنے دونو اللہ تعا کا کلام ہیں وحی قرآن حضرت صلعم کے دل پر اترتی تھی کیونکہ دل تمام اعضا کا سردار ہے ۱۲ ف۵ ان کتابوں میں قرآن کی بشارت دیگئی ہے ۱۲ ف۶ عبداللہ بن سلام اور اسد اور اسید اور ثعلبہ اور ابن یامین ۱۲ ف۷ کہ قرآن حق ہے اور حضرت محمد صلعم سچے پیغمبر ہیں ۱۲ ف۸ اسوقت یوں کہتے کہ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا غیر زبان میں ہے اگر ہماری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لاتے ہوا یہ کہ بعضے کافر یہ کہنے لگے کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور پیغمبر بھی عربی ہیں انہوں نے خود بنا لیا ہوگا اگر قرآن کسی اور ملک کی زبان میں اترتا تو بیشک ہم کو یقین آتا کہ اللہ تعا کا کلام ہے اللہ تعا نے انکا رد کیا کہ جن کی قسمت میں ایمان نہیں وہ ہر طرح ایک نہ ایک شبہ نکالتے رہیں گے اگر غیر زبان میں قرآن اترتا تو اسوقت یہ عذر کرتے کہ ہماری زبان میں نہیں ہے اسلیئے ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر ہماری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لاتے ۱۲ ف۹ تھوڑی دیر عذاب میں تامل ہو ۱۲ ف۱۰ شیطان کو دیکھو اور قرآن کو دیکھو شیطان تو قرآن کے نام سے بھاگتا ہے بھلا وہ قرآن کیونکر لاوے گا۔ دیو بگریزد ازاں قوم کہ قرآن خوانند ۱۲ ف۱۱ مجال نہیں کہ آسمان پر جائیں اور اللہ تعالیٰ کی وحی سنیں ۱۲ ف۱۲ کھلی کتاب یعنے جس کا مضمون صاف ہے ہر شخص کی سمجھ میں آجاتا ہے ۱۲ یا جس میں ہر بات کا کھلا بیان ہے تفصیل کے ساتھ

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۵۸ ف۶ قرآن سے بڑھکر اور کیا نشانی ہوگی جو قیامت تک قائم ہے کہتے ہیں بعضے مسلمان یہودیوں سے کچھ کتابیں لیکر آئے آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ لوگ کیسے احمق ہیں اپنے پیغمبر صلعم کی کتاب کو تو نہیں دیکھتے اور دوسروں کی کتابوں پر توجہ کرتے ہیں اسوقت یہ آیت اتری۔ ایک بار ام المومنین حفصہ رضہ حضرت یوسف ع کا قصہ جو اگلی کتابوں میں تھا لاکر اور آنحضرت صلعم کو سنانے لگیں آپ کا چہرہ بدل گیا اور آپ نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یوسف پیغمبر ع تمہارے پاس اسوقت آتے جب میں تم میں موجود ہوتا اور تم مجھ کو چھوڑ کر ان کی پیروی کرتے تو گمراہ ہوجاتے۔ ایک بار حضرت عمر رضہ

توریت کے کچھ حصے لیکر آئے اور آن حضرت صلعم کو سنانا چاہا آپ کے چہرہ کا رنگ بدلگیا عبداللہ بن حارث نے کہا افسوس تجھپر اے عمر کیا تو آن حضرت صلعم کا چہرہ نہیں دیکھتا حضرت عمر رضہ نے یہ حال دیکھکر اسی وقت کہا ہم اللہ جل جلالہ کے مالک ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور آپ کے پیغمبر ہونے پر خوش ہیں یہ سنکر آپ کا غصہ جاتا رہا پھر آپ نے فرمایا اگر موسےٰ اس وقت آجائیں اور تم مجھکو چھوڑکر انکی پیروی کرو تو گمراہ ہوجاؤ تمہارا نصیب سب پیغمبروں میں میں ہوں حضرت عمر رضہ نے آن حضرت صلعم سے پوچھا کیا میں توریت سیکھوں آپنے فرمایا مت سیکھ لیکن اسپر ایمان رکھ (کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے) ۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۶۰ ف۹ اور وہ بڑی آسانی اور خوشی اور رغبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لاتے ہیں قتادہ رح نے کہا اولیاء اللہ کی یہی صفت ہے کہ ڈر سے انکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوئے اور اللہ کی یاد میں انکا دل لگ جائے یہ نہیں کہ انکی عقل جاتی رہے یا انکو غش آجائے جیسے بدعتیوں کا حال ہوتا ہے اور یہ شیطان کی طرف سے ہے عبداللہ بن عمر عراق کے ایک شخص پر سے گذرے جو بیہوش گرا ہوا تھا انہوں نے پوچھا اس کو کیا ہوا لوگوں نے کہا جب یہ قرآن سنتا ہے تو اسکا یہی حال ہوجاتا ہے عبداللہ رضہ نے کہا ہم بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں مگر گرتے نہیں اور ایسے لوگوں کے پیٹ میں شیطان سماجاتا ہے اور آن حضرت صلعم کے اصحاب کا یہ طریقہ نہ تھا ابن سیرین سے پوچھا کچھ لوگ قرآن سنکر گرجاتے ہیں انہوں نے کہا انکو ایک چھت پر بیٹھاؤ پاؤں پھیلا کر اور قرآن سناؤ اگر وہ نیچے گرجائیں تب تو سچے ہیں ورنہ جھوٹے ۱۲ ف۱۰ یعنے دین کی ضروری باتیں سب قرآن میں موجود ہیں اور حدیث شریف سے اسکا مطلب خوب کھل جاتا ہے ہر ایک آدمی کو اپنا دین سنبھالنے کے لیے قرآن اور حدیث کافی ہے ۱۲ ف۱۱ یعنے مشکل مطلب جو سمجھ میں نہ آئے یا اُس میں کوئی کجی نہیں ہے یعنے اختلاف کہ کہیں ایک حکم ہو کہیں اسکے خلاف دوسرا حکم ۱۲ ف۱۲ یا ہم ہی نے اُسکو حقیقت میں اتارا ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۶۴ ف۱۲ اُسکے کلام الٰہی ہونے میں مطلق شک نہیں ۱۲ ف۱۳ جسکے الفاظ اور مضامین تعجب کے لائق ہیں ۱۲ ف۱۴ کہ ہر ایک حرف پوری طرح پر نکلے اور جہاں پر ٹھہرنا چاہیئے وہاں ٹھہر جائے جہاں سانس توڑنا چاہیئے وہاں سانس توڑے۔ انس رضہ سے پوچھا گیا آن حضرت صلعم قرآن کیونکر پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ مد کے ساتھ پڑھتے تھے بسم اللہ کو مد کرتے رحمن کو مد کرتے رحیم کو مد کرتے ام سلمہ رضہ نے کہا تمہاری نماز کہاں آنحضرت صلعم کی نماز کہاں آپ ایک ایک حرف کو الگ الگ صاف صاف پڑھتے تھے الحمد للہ رب العلمین پڑھتے اور ٹھہر جاتے پھر الرحمن الرحیم پڑھتے اور ٹھہر جاتے پھر مالک یوم الدین پڑھتے اور ٹھہر جاتے۔ سید علامہ رح نے کہا ترتیل سے غرض یہ ہے کہ دل لگاکر پڑھے نہ یہ کہ فقط لفظوں کو خوب نکالے زبان اور منہ ٹیڑھا کرے یہ بدعت ہے جسکو جاہلوں نے نکالا ہے ۱۲ ف۱۵ توراۃ کو عبادت کرکے تکلیف اٹھانے کی عادت کرے ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۶۶ ف۱ اے رب العالمین کوئی نہیں پھر تباہی تباہی ہے ہزار مکریں کرو لاکھوں تدبیریں کرو زمین آسمان کے قلابے ملاؤ جب خدا تعالیٰ اپنی مدد اٹھا لیوے تو تم کو کبھی سرخروی نہیں ہو سکتی یہی حال ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کا ہورہا ہے خدا تعالیٰ کی مدد کا جو راستہ ہے اسپر تو بھولے سے بھی چلنے کا قصد نہیں کرتے یعنے ایمان اور اتباع سنت کا اور خیالی پلاؤ پکانے میں اُستاد ہورہے ہیں کوئی کہتا ہے وضع اور لباس بدلدو کوئی کہتا ہے دوکانداری اور سوداگری میں مصروف ہو بھلا ان ڈھکوسلوں سے کہیں مسلمان ترقی کرسکتے ہیں انکی آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑگیا ہے یہ ان مسلمانوں کے حالات کیوں نہیں دیکھتے جنہوں نے چند ہی سال کے عرصہ میں روم و ایران و عرب ہند و فارس و چین تک اسلام پھیلا دیا تھا انمیں کونسا وصف تھا جو ہم میں نہیں وہ یہی کہ وہ قرآن اور حدیث کے تابع تھے اور ہم اپنے ہوا و ہوس کے تابع ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۶۷ بقیہ نمبر ۹ - اور ناتے والا بھی یا مسلمان ہی ہو۔ غیر ہمسایہ جسکا مکان اپنے مکان سے ملا نہ ہو لیکن اپنے محلہ یا قریہ میں ہو پاس بیٹھنے والا یعنے رفیق جو سفر میں ساتھ ہو یا جانی دوست یا بی بی یا ایک ساتھ پڑھنے والا سوداگری میں شریک اور مصاحب ایک حدیث میں ہے کہ لونڈی غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم کھاؤ اور وہی پہناؤ جو تم پہنو حضرت علی رضہ نے کہا آنحضرت صلعم نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی نماز کا اور لونڈی غلاموں کا خیال رکھو ۱۲ ف۱ لوگوں پر اپنی بڑائی جتاتے ہیں تکبر اور خود پسندی کرتے ہیں ۱۲ ف۱۱ یعنے جسکی امانت ہو اُسی کو دو یہ نہیں کہ زید کی امانت عمرو کے حوالے کردی اس آیت سے شرع کے بہت سے مسئلے نکلتے ہیں اور یہ تمام مسلمانوں کی طرف خطاب ہے یا حاکموں کیطرف اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق اور لوگوں کے حقوق سب داخل ہیں خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد جس کی امانت ہو اسی کو دیجاوے ۱۲

ف۱۲ اگر تم نے اس سے اچھا جواب دیا ہے تو ضرور اس کا بدلہ تم کو ملیگا اس سے اچھا سلام کرو مثلاً وہ کہے السلام علیکم تو تم کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وہ اتنا کہے تو تم اور بڑھادو برکاتہ بھی کہو شروع میں سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض ہے اور اگر جماعت میں سے ایک شخص جواب دیدے تو سب کی طرف سے کافی ہوجاتا ہے جیسے ابوداؤد کی حدیث میں ہے ۱۲ ف۱۳ دوسروں کو دغا دیکر کیونکہ اُسکا وبال خود انہی پر پڑیگا گویا اونہوں نے خود اپنے ساتھ دغا کی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۶۸ ف۱۱ یعنے فجر اور عصر کی نماز پڑھتے ہیں یا دعا کرتے ہیں ۱۲ ف۱۲ یعنے خلوص سے صرف خدا کے طالب ہیں ۱۲ ف۱۳ یعنے ہر ایک اعمال کی جوابدہی خود اُسی پر ہے مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں نے نہ تیرا کچھ بگاڑا نہ تو نے انکا کچھ بگاڑا پھر اُنکے نکالنے کی کیا وجہ ہے خصوصاً اس صورت میں جب وہ عابد زاہد خالص خدا کے طلبگار ہیں ۱۲ ف۱۴ جب پروردگار عالم اپنے خاص حبیب کے لیے ایسا ارشاد فرماوے دوسری آیت میں ہے اگر تو شرک کریگا تو تیرے سب اعمال اکارت ہوجاویں گے تو اور کسی بزرگ یا ولی یا امام کی کیا بساط ہے وہ شہنشاہ عالی جاہ ایسا ہی بے پرواہ ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے سعد بن ابی وقاص رضہ نے کہا کہ یہ آیت ہم چھ آدمیوں میرے اور ابن مسعود رضہ اور صہیب رضہ اور عمار رضہ اور مقداد رضہ اور بلال رضہ کے باب میں اتری قریش کے کافروں میں سے اقرع اور عیینہ نے آپ سے تنہائی کی اور کہا کہ ہم کو ان غلاموں کے ساتھ بیٹھنے میں شرم معلوم ہوتی ہے جب ہم آپکے پاس آویں تو آپ ان کو اٹھا دیا کیجیے آپ نے فرمایا ہاں یہ ہوسکتا ہے ۱۲ ف۱۵ یعنے ایک فریق اپنا رشتہ دار یا دوست بھی ہو تو بھی جو فیصلہ کرو کسی کی بیجا رعایت نہ کرو ۱۲ ف۱۶ جن باتوں کا اللہ تعالے نے حکم دیا ہے اُنپر چلو یا ہر اقرار کو پورا کرو ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۶۹ ف۹ جیسے بھائی بہن ماموں خالہ بھانجا بھتیجا وغیرہ ۱۲ ف۱۰ ناتے والے اگر محروم ہوں جن سے نکاح حرام ہے اور مفلس ہوں تو مالدار پر انکا کھلانا پلانا امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے اور جو غیر محرم ہوں تو مستحب ہے باقی علما کے نزدیک صرف اصول اور فروع کا نفقہ واجب ہے دوسروں کا مستحب ہے مطلب یہ ہے کہ سب ناتے والوں سے محبت اور

اور اخلاق سے پیش آوے اگر مقدور ہو تو پیسے سے بھی اُنکے ساتھ سلوک کرے ۱۲ ف۱۱ اُنکو کھانا دے اور راہ خرچ وغیرہ اگر ہوسکے ۱۲ ف۱۲ ناجائز اور خلاف شرع کام میں ایک پیسہ بھی خرچ نہ کرو ۱۲ ف۱۳ مال میں اسراف کرنا شیطان کی ایک صفت ہے جب آدمی نے ایسا کیا تو وہ شیطان کا تابعدار بنا اور اُسکا بھائی ٹھہرا ۱۲ ف۱۴ جو مرتبہ اللہ تعالے نے اسکو دیا تھا اُسکی قدر نہ جانی اور اللہ تعالی کی نافرمانی کی تم بھی مال میں جو اللہ تعالی کی ایک نعمت ہے اسراف کرکے اُسکی بے قدری نہ کرو اور شیطان کی طرح ناشکر نہ بنو ۱۲ ف۱۵ یعنے اگر تیرے پاس سردست کچھ دینے کو نہو لیکن امید ہو کہ آئندہ روپیہ پیسہ ملیگا اور اُنسے چشم پوشی کی ضرورت پڑے تو نرمی سے اُنکو سمجھا دو کہ بھائی ذرا ٹھہر جاؤ اب انشاء اللہ پیسہ میرے پاس آنے والا ہے تم کو دونگا یہ نہیں کہ اُنپر خفا ہونے لگو یا اُنکو سخت جواب دو ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷۱ ف ترمذی نے روایت کیا کہ اللہ تعالی پاکیزہ ہے اور پاکیزہ ہی کو قبول کرتا ہے ایک شخص اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے پروردگار پروردگار میری دعا قبول فرما حالانکہ اُس کا کھانا حرام پینا حرام کپڑا حرام پھر اس کی دعا کیونکر قبول ہوگی ۱۲ ف۹ جو مال خلاف شرع لیا یعنے شرع نے اُسکی اجازت نہ دی ہو تو وہ باطل اور ناحق ہے گو دینے والا اپنی خوشی سے دیوے مثلاً زنا کی خرچی رشوت نجومی کی فیس شراب کی یا ستار مردنگ وغیرہ باجوں کی قیمت یا لاٹری یا جوئے کی منفعت حاکموں تک لیجانے سے مطلب ہے کہ مال کا مال کھاگئے پھر مقدمہ ایک حاکم تک لیدوڑے تاکہ حاکم فیصلہ کر دے اور صاحب مال کو ہرادے وہ بیچارا اپنا حق مانگ بھی نہ سکے شریح قاضی فرمایا کرتے تھے کہ میں تیرے حق میں فیصلہ تو کرتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تو ناحق پر ہے گو ظاہر پر میں حکم دیتا ہوں اور میرے حکم دینے سے کوئی چیز تجھ کو حلال نہ ہوجاویگی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷۱ ف۱۱ حالانکہ جب صاف حکم موجود ہو تو اختلاف کی کوئی وجہ نہ تھی ۱۲ ف۱۲ یعنے یہود اور نصاری کی طرح مت ہوجاؤ جیسے اُنمیں کئی فرقے ہوگئے اور ایک دوسرے کو کافر کہتا ہے حدیث میں ہے کہ یہود اکہتر فرقے ہوگئے اور نصاری بہتر اور میری اُمت کے تہتر فرقے ہونگے یہ سب دوزخی ہیں مگر ایک فرقہ وہ جماعت ہے دوسری روایت میں ہے جسپر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷۳ ف۱ یعنے حج کے . . . . . ارکان کو ادب اور احتیاط سے بجالاؤ جن جن مقاموں پر السنے جو جو حکم . . . . دیے ہیں اُنپر عمل کرو یا جن چیزوں کو اُسنے حرام کیا ہے اُنکو حلال مت بناؤ مثلاً احرام میں شکار کرنا حرام کیا ہے اُسکو حلال مت سمجھو ۱۲ ف۱۱ یعنے ذیقعدہ ذیحجہ اور محرم اور رجب کی جس کا بیان سورۃ بقرہ کے ستائیسویں رکوع میں گذر چکا ۱۲ ف۱۲ اونٹ ہو یا گائے یا بکری جو قربانی کے لیے مکہ میں بھیجی جاوے ۱۲ ف۱۳ یہ نیاز کے جانور کی خاص نشانی تھی اُسکے گلے میں جوتی وغیرہ کوئی چیز لٹکا دیتے اُسکو تقلید کہتے ہیں ۱۲ ف۱۴ فضل سے مراد روزی ہے یعنے روزی کمانیکو مثلاً سوداگری کی نیت سے جا رہے ہوں اور اللہ کی رضامندی یعنے حج یا عمرہ بھی کرنا چاہتے ہوں گو کافر ہوں اللہ تعالے رضامند نہیں ہو سکتا مگر یہاں مراد یہ ہے کہ وہ اپنے نزدیک خدا تعالی کی رضامندی کے طالب ہوں ۱۲ ف۱۵ اب شکار درست ہوگیا جیسے احرام سے پہلے درست تھا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷۴ ف۱۰ بالکل عیش میں پڑجاؤ حرام حلال کی قید اٹھا کر ۱۲ ف۱۱ اگر کوئی شخص حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے تو وہ حرام ہوگی اُسپر کفارہ لازم ہوگا۔ ف۱۲ یعنے دوبارہ پھر تاکید فرمائی کہ حلال کھانے سے پرہیز کرنا اچھی بات نہیں ہے روزی دینا اللہ تعالی کا کام ہے جو عنایت فرماوے بشرطیکہ حلال ہو اُسکو بے تامل کھاوے ف۱۳ جن کا کھولنا تم کو بُرا لگے کیونکہ بے ضرورت پوچھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اور مشکل پڑجاتی ہے ۱۲ ف۱۴ اور بخشنے والا ہے بردبار ہے ۱۲ ف۱۵ پھر جب بیان کی جاوینگی تو تم کو بُری لگیں گی یا مشکل میں پڑوگے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی حیات میں جب اللہ کی طرف سے برابر وحی اترتی رہتی ہے بے ضرورت سوالات مت کرو کیونکہ اگر کروگے تو جواب اتریگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد پوچھنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ اس امر کا ڈر نہیں ہے کہ وحی اُترے اور پوچھنے کی وجہ سے وہ چیز فرض یا حرام ہوجاوے ۱۲ ف۱۶ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ تعالی نے اُن چیزوں کو (جن کا تم سے بیان نہیں کیا) معاف رکھا ہے یعنے جو باتیں اللہ تعالے نے بیان نہیں کیں تو یہ اُس کی معافی اور رحمت سمجھنا چاہیے بندوں کو گنجائش ہے کہ اس بات کو کریں یا نہ کریں تو پوچھ پوچھ کر اللہ تعالی کی معافیوں کو کم نہ کرو ۱۲ ف۱۷ گناہ کو دیکھتا ہے پر جلدی سزا نہیں دیتا ف۱۸ بنی اسرائیل کا یہی حال تھا کہ بات بات . . .

خواہ مخواہ کرید کر پوچھتے جب وہ بات حرام ہوجاتی تو اُسکو کرتے یا فرض ہوجاتی تو نہ کرتے ہر حال میں گنہگار ہوتے اور یہ ساری آفت کی جڑ بے ضرورت پوچھنے سے آئی ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷۶ ف۱۱ اور غور کرو کہ ان حکموں میں دنیا اور دین کی ساری بھلائیاں بھری ہیں ۱۲ ف۱۲ یعنے یتیم کا مال بڑھے اس کو فائدہ ہو تو مضائقہ نہیں ۱۲ ف۱۳ یعنے ۲۵ برس کا یا اٹھارہ برس سے لیکر تیس سال تک یا چالیس سال تک یا ساٹھ سال تک یا بتیس سال تک یا ۳۳ سال تک ۱۲ ف۱۴ تو اگر پورا ناپنے اور تولنے کی کوشش کریں مگر کچھ غلطی ہوجاوے تو مواخذہ نہ ہوگا ۱۲ ف۱۵ یعنے ایک فریق اپنا رشتہ دار یا دوست بھی ہو تو بھی جو فیصلہ کرو وہ انصاف سے کرو کسی کی بیجا رعایت نہ کرو ۱۲ ف۱۶ جن باتوں کا اللہ تعالے نے حکم دیا ہے اُنپر چلو یا ہر اقرار کو پورا کرو ۱۲ ف۱۷ اور تم اُن کا خلاف کرنے سے پرہیز کرو ۱۲ ف۱۸ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر اُسکے داہنے اور بائیں طرف کئی لکیریں کھینچیں بعد اسکے فرمایا یہ سیدھی لکیر اللہ کی راہ ہے اور داہنے اور بائیں شیطان کی راہیں ہیں پھر یہ آیت پڑھی ابن عباس رضی نے کہا یہ تین آیتیں کبھی منسوخ . . . . نہیں ہوسکتیں ہر پیغمبر اور ہر شریعت نے ان باتوں کا حکم کیا ہے اور یہ قرآن کی جڑ ہیں جو کوئی اُنپر چلے وہ بہشت میں جاویگا اور جو اُنپر چلنا چھوڑدے وہ دوزخ میں جاویگا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷۷ ف۱۵ حالانکہ یہ سورت مدینہ میں اتری اسپر بھی بعضوں نے کہا ہے کہ جب مکہ سے مسلمانوں کو ہجرت کا حکم ہوا تو بعضے مسلمان کہنے لگے کہ ہم اپنے ماں باپ کو کیونکر چھوڑیں اپنی تجارت اور سوداگری کو کیسے خراب کریں اپنے مکانات کو کیسے اجاڑ دیں اُس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷۸ ف۱ یعنے لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا۔ بعضوں نے کہا عدل سے کلمہ توحید مراد ہے اور احسان سے فرضوں کا ادا کرنا بعضوں نے کہا عدل سے فرض اور احسان سے نفل مراد ہیں ف۱۷ فسق و فجور جیسے زنا لواطت وغیرہ ۱۲ ف۱۸ ابن مسعود نے کہا یہ آیت تمام بھلائی اور برائی کو شامل ہے اور عثمان بن مظعون نے اسی آیت کو سنکر مسلمان ہوئے ۱۲ . . . یا اس کا خیال رکھو ۱۲ ف - ۱۲ - ۱۲

ف۲۰ کتنا ہی بہت مال ہو وہ ایک نہ ایک دن ختم ہو جاویگا ۱۲ ف۲۱ اسکو فنا اور زوال نہیں ہے ۱۲ ف۲۲ بہتر کاموں میں فرض واجب سنت مستحب سب آگئے انہی کاموں کا ثواب آتا ہے اور جو کام مباح ہے اسکا کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہیں کوئی انمیں بہتر نہیں اُسکا ثواب نہیں ملتا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۸۰ ف۱۱ جس سے میری پیغمبری کا ثبوت ہو ان لوگوں نے اصحاب کہف کا قصہ آپکی امتحان کے لیے پوچھا تھا کہ اگر آپ سچے پیغمبر ہیں تو اس قصہ کو بیان کرینگے ورنہ بیان نہ کر سکیں گے ۱۲ ف۱۲ یعنے ہمیشہ ہر وقت یا صبح اور عصر کی نماز پڑھتے ہیں ۱۲ ف۱۳ انکی صحبت لازم کر لے انہی کے پاس بیٹھ عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس وغیرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اگر آپ عمدہ جگہ میں بیٹھیں اور ان مفلس مسلمانوں کو جنکے جبوں سے بو آتی ہے (یعنے سلمان اور ابوذر غریب مسلمانوں کو) اپنے پاس سے دور کریں تو ہم آپکے ساتھ بیٹھیں گے آپ سے باتیں کرینگے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۴ جو مال و دولت والے ہیں ۱۲ ف۱۵ یعنے ہمہ تن دنیا میں مشغول ہے ف۱۶ اوپر سورہ انعام میں گذر چکا ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور بلال اور ابن مسعود اور خباب وغیرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں مشرکوں کے چند رئیس آئے اور انہوں نے یہ چاہا کہ آپ ان غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے ہٹا دیں آپکے دل میں بھی کچھ خیال آیا اُس وقت یہ آیت اُتری ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداوۃ والعشی اخیر تک اس آیت میں تو یہ حکم تھا کہ ان غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے مت نکال اور اس میں اس سے بھی بڑھ کر حکم ہوا کہ انہی کی صحبت میں بیٹھ اور انہی کے ساتھ بیٹھنے پر اپنے نفس کو مجبور کر ۱۲ ف۱۷ یعنے عیینہ بن حصین اور اسکے ساتھیوں سے ۱۲ ف۱۸ مجھ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں ہے میں تو شاہنشاہ کے حکم کا تابع ہوں ۱۲ ف۱۹ وہ جو کہتے ہیں جھوٹا ہے جادوگر ہے شاعر ہے کاہن ہے بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۸۱ ف۱۶ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ لواطت اور جلق حرام ہے اور جلق کی حرمت میں اور بہت دلائل ہیں (یعنے ذکر کو ہتھیلی سے دبا کر منی نکال ڈالنا) ۱۲ ف۱۷ جب کوئی انکو پاس امانت رکھائے تو اس میں خیانت نہیں کرتے اسی طرح جب کسی سے اقرار کرتے ہیں تو اس کو پورا کرتے ہیں دغابازی نہیں کرتے ۱۲ ف۱۸ وقت پر ادا کرتے ہیں جماعت کے ساتھ اور ناغہ نہیں کرتے ۱۲

ف یعنے علم اور درگذر کر۔ برائی کرنے والے کا فرد انکا شرک کرنا ہے اور اللہ تعالی اور رسول صلعم پر طعنے مارنا کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا کافروں کے مقابل میں منسوخ ہے لیکن مسلمانوں ہی کی آپس میں اسی پر عمل کرنا چاہیے عطا نے کہا بہت اچھا طریقہ برائی کے دفعیہ کا یہ ہے کہ جس نے برائی کی ہو اسکو سلام کرے انس نے کہا اچھا طریقہ یہ ہے کہ برائی کرنے والے سے کہے بھائی اگر تو جھوٹا ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی تیری خطا بخشدے اور جو تو سچا ہے (اور واقع میں مجھ میں یہ عیب ہے) تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے میری یہ خطا بخشدے ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ —

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۸۳ ف۸ یعنے انکو احتلام نہیں ہوتا یا پندرہ برس کی عمر کو نہیں پہنچے ۱۲ ف۸ اسماء بنت ابی مرثد ایک انصاری عورت تھی اسکا غلام ایسے وقت میں چلا آیا جب وہ کسی حاجت میں مصروف تھی اُسوقت یہ آیت اُتری۔ ایک روایت میں ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ یہ کیا بری بات ہے کہ عورت اور اس کا خاوند ایک کپڑے میں ہوتی ہیں اور غلام ایسے وقت میں بیخبر گھس آتا ہے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری ۱۲ ف۹ کیونکہ رات کو آدمی ننگا کھلا رہتا ہے ۱۲ ف۱۰ اکثر ان وقتوں میں آدمی کا ستر کھلا رہتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اکثر لوگوں نے اس آیت پر عمل نہیں کیا ہے اور میں نے تو اس چھوٹی بچی کو جو میرے سامنے کھڑی ہے یہ حکم دیا ہے کہ ان تین وقتوں میں اجازت لیا کرے۔ مطلب یہ ہے کہ ان تین وقتوں میں گھر کے بال بچے اور غلام لونڈی بھی اجازت لیکر آیا کریں اور باقی وقتوں میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں لیکن جوان مردوں کو تو ہر وقت اجازت لیکے کر آنا چاہیے۔ ابن مسعود رضی نے کہا اپنی ماں کے پاس بھی ان وقتوں میں اجازت لے کر جا اسی طرح اپنے باپ اور بھائی بہن کے ساتھ بھی ۱۲ ف۱۱ اگر ہر وقت اجازت لینا ضرور ہو تو کام کاج میں سخت ہرج پڑے ۱۲ ف۱۲ یا جس طرح وہ لوگ اجازت لیتے ہیں جن کا ذکر پہلے گذرا یعنے اس سورت کے تیسرے رکوع میں یہ بھی اجازت لیں ۱۲ ف۱۳ جو تمہارے عزیز یا ہم مذہب دوست ہیں ۱۲ ف۱۴ یا جب تم خالی گھروں میں گھسو تو اپنے تئیں آپ سلام کرو۔ یوں کہو۔ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۸۴ ف۱۲ اگر کوئی گناہ آدمی سے سرزد ہو جاتا ہے تو اسکے بعد کوئی نیک کام کرے جس سے وہ گناہ مٹ جائے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۸۵ بقیہ ف۸ قابلیت رکھی ہے مگر صرف اس قابلیت سے کام نہیں چلتا جب شرعی طور سے اسلام قبول نہ کرے اور یہی حق ہے ۱۲ ف۹ توحید کی قابلیت ہر ایک آدمی میں ہے ۱۲ ف۱۰ مراد نفل صدقہ ہے کیونکہ یہ آیت مکی ہے اور زکوۃ مدینہ میں فرض ہوئی اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ ناتے والے جن سے نکاح حرام ہے اگر وہ محتاج ہوں تو انکو کھلانا پلانا فرض ہے حنفیہ کا یہی قول ہے اور امام شافعی کے نزدیک فروع اور اصول کا کھلانا پلانا فرض ہے ۱۲ ف۱۱ تاران یا شکم یا القم یا ماتان ۱۲ ف۱۲ اسکے برابر کوئی گناہ نہیں وہ تو اللہ تعالی سے بغاوت ہے اور باغیوں پر بادشاہ کبھی رحم نہیں کرتا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۱ ف۱۱ یعنے اپنے تئیں ایسا ذلیل اور خوار نہیں کر دیتے کہ جو چاہے اُنکے مال اور جان پر ستم کرے اور وہ ہمت ہار کر خاموش بیٹھ رہیں بلکہ ظالم کو سزا دیتے ہیں اس سے ظلم کا بدلہ لیتے ہیں ۱۲ ف۱۲ جس نے شروع میں برائی کی وہ ظالم ہے یا جو کسی برائی کے بدل اس سے زیادہ برائی کرے ۱۲ ف۱۳ بشرطیکہ جتنا اُسپر ظلم ہوا اتنا ہی بدلہ لے کیونکہ یہ جائز ہے گو افضل یہی ہے کہ معاف کر دے ۱۲ ف۱۴ لوگوں کی جان اور اور عزت پر دست درازی کرتے ہیں ۱۲ ف۱۵ کہتے ہیں امام حسن بصری رح کی مجلس میں ایک شخص نے دوسرے کو گالی دی وہ پسینے پسینے ہو گیا پھر اٹھا اور یہ آیت پڑھی امام حسن رح نے فرمایا اس شخص نے اس آیت کو سمجھا اور اسپر عمل کیا جب اور لوگوں نے اس آیت کو بھلا دیا ۱۲ ف۱۶ کیونکہ پاؤں خود ہمارے خلاف گواہی دیں گے ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۳ ف۹ انکو مار دو توڑ دو اور وہ بے قصور ہوں ۱۲ ف۱۰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی مصطلق سے زکوۃ وصول کرنے کیلیے ولید بن عقبہ کو بھیجا اس میں اور بنی مصطلق میں جاہلیت کے زمانہ سے دشمنی چلی آتی تھی اس نے کیا کیا کہ راستے سے لوٹ آیا اور جھوٹ موٹ ان کو نقصان پہنچانے کے لیے آنحضرت صلعم سے کہہ دیا کہ بنی مصطلق والوں نے زکوۃ دینے سے انکار بلکہ میرے قتل پر آمادہ ہوئے آپ نے یہ سن کر ایک لشکر بھیجا اسکے بعد بنی مصطلق کے قاصد آئے اور بیان کیا کہ ولید انکے پاس آیا تک نہیں اسوقت یہ آیت اتری ف۱۱ مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ اسلیے کسی کام میں جلدی نہ کرو بلکہ پیغمبر کیطرف رجوع ہوا کرو پیغمبر جیسا ارشاد

فرمائیں اس پر عمل کرو ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۴ ف۱۱ آسمان سے نزدیک مقام ہے جہاں بیت المقدس کا صخرہ ہے کہتے ہیں وہ ساری زمین سے زیادہ نزدیک ہے آسمان سے مردوں کو اس طرح سے پکاریگا اے گلی ہوئی ہڈیو اور اے گوشت کے ٹکڑو اٹھو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اپنا فیصلہ کراؤ ۱۲ ف۱۲ صوفیہ کرام اس آیت کا مطلب یوں فرماتے ہیں کہ ترک اور تجرید پیدا کرو یعنے غیر خدا کا خیال چھوڑ دو اور خدا ہی کی محبت میں غرق ہو جاؤ بعضوں نے کہا اسکے عذاب سے بچ کر اس کی طاعت کی طرف یا گناہوں سے بھاگ کر اسکی پناہ لو یعنے اسکی درگاہ میں توبہ کرو ۱۲ ف۱۳ انکے نہ ماننے سے تیرے پر کوئی الزام نہیں تونے اپنی خدمت ادا کر دی اللہ کا حکم انکو سنا دیا۔ کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف۱۴ جن کی قسمت میں ایمان لکھا ہے انکو نصیحت سے فائدہ ہوگا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۵ ف۱۵ کہتے ہیں اس سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے جنگ میں تین سو اونٹ مع ساز و سامان تیار کر دیے اور ہزار اشرفیاں لاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے رکھدیں آپ ان اشرفیوں کو ہاتھ سے الٹے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اب عثمان کو کیسے ہی کام کریں اسکو نقصان نہیں ہو سکتا بڑی نیکی سے مراد جنت ہے ۱۲ ف۱۶ مراد وہ اقرار ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو انکی پشت سے نکالکر انسے لیا تھا جس کا حال اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف۱۷ تم تو آدمی ہو اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرآن کا اثر تم پر کیوں نہیں ہوگا ۱۲ ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۶ ف۱ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور اپنی محتاجی کا حال بیان کیا آپنے اپنی بی بیوں سے کچھو بھیجا وہاں کچھ نہ نکلا ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں اسکو لیجاتا ہوں اور کھلاتا ہوں ابوطلحہ رض اسکو اپنے گھر لے آئے اور اپنی بی بی سے کہا یہ آنحضرت صلعم کا مہمان ہے اسکی خاطر کر اور کوئی چیز اٹھا نہ رکھ ان کی بی بی نے کہا قسم خدا کی میرے پاس تو صرف بچوں کا کھانا ہے ابوطلحہ نے کہا ایسا کر جب رات ہو تو بچوں کو دبن کھانا کھلائے بہلا کر سلا دے اور چراغ بجھا دے ہم دونوں بھی رات کو کچھ نہ کھائیں گے اور آنحضرت صلعم کے مہمان کو کھلا دینگے انکی بی بی نے ایسا ہی کیا پھر صبح کو وہ مہمان آنحضرت صلعم کے پاس گیا۔ آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ ہنس دیا یا اللہ نے تعجب کیا فلاں مرد اور فلاں عورت پر یعنے ابوطلحہ رض اور انکی بی بی پر انہیں کے باب میں یہ آیت اتری ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۱۹۷ ف۹ اللہ تعالیٰ کی یاد سے پانچوں نمازیں مراد ہیں یا قرآن کی تلاوت یا حج اور زکوٰۃ ایک حدیث میں ہے میری امت کے ایک ہند وہ لوگ ہونگے جنکو سوداگری اور خرید او فروخت اللہ تعالیٰ کی یاد اور پانچوں نمازوں سے غافل نہ کرسکے گی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ دنیا ملعون ہے اور جو دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اس کی مانند ہے اور عالم اور طالب علم ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۰۰ ف۱۰ لفظی ترجمہ یوں ہے تم کو مال کی بہت محبت ہے یا تم پیار کرتے ہو مال کو جی بھر کر جیسے شاہ عبدالقادر صاحب نے کیا ہے ۱۲ ف۱۱ یعنے غلامی سے آزاد کر دینا یا قرض کے پھندے سے چھوڑا دینا حدیث صحیح میں ہے جو کوئی مسلمان بردہ آزاد کرے اللہ تعالیٰ اسکے ہر عضو کے بدل آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کریگا ۱۲ ف۱۲ یوں ہی ہر یتیم کو کھانا کھلانا بڑا ثواب ہے لیکن اگر رشتے دار بھی ہو تو اسکو کھانا کھلانا اور زیادہ ثواب ہے۔ بھوک کے دن یعنے جب لوگوں کو کھانے کی احتیاج ہو اور کھانا نہ ملتا ہو مثلاً قحط اور گرانی کے دنوں میں ۱۲ ف۱۳ جسکو کپڑا بچھونا وغیرہ کچھ میسر نہ ہو اور مٹی پر پڑا ہو ۔ ۱۲ ف۱۴ یعنے اللہ تعالیٰ کے حکم بجالانے پر صبر کرنے کی اور خلق خدا پر رحم کرنے کی لوگوں کو تاکید کرتے ہیں ....

مطلب یہ کہ بردہ آزاد کرنا یتیم و محتاج کو کھانا کھلانا اسی وقت مفید ہوگا جب ایمان کے ساتھ ہو کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے بردہ آزاد کرنے اور یتیم و محتاج کو کھانا کھلانے کو ایک گھاٹی کے ساتھ تشبیہ دی جیسے گھاٹی پر چڑھنا آدمی کو شاق ہوتا ہے ویسا ہی ان نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کرنا بھی نفس پر گراں گذرتا ہے ۱۲ ف۱۵ میسرہ طلعت کر امام بخاری رح نے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کا پرورش کرنیوالا دونو بہشت میں اتنے نزدیک ہونگے اور آپنے بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کیطرف اشارہ کیا ۱۲ ف۱ اگر ہو سکے تو دیدے ورنہ نرمی سے جواب دیدے حدیث میں ہے سائل کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے ۱۲ ف۲ دعا مانگ یا عبادت کر ۱۲ ف۱۸ اسی سے اپنی حاجتیں مانگ اور ہر بات میں اسی پر بھروسا رکھ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۰۱ ف۱۱ حکمت سے مراد قرآن اور حدیث کا علم ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے یہ دیا تو سمجھنا چاہیے کہ ایک بڑی دولت ملی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے زمانہ میں حدیث کی کتابوں کا ترجمہ اردو میں اور قرآن کا ترجمہ بھی اردو فارسی سب باتوں میں ہو گیا ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۰۴ ف۱۶ یعنے ایک نوع ہے جیسے انسان ایک نوع ہے اللہ تعالیٰ اسکو کھلاتا پلاتا ہے اس کی خبر رکھتا ہے جیسے انسان کی خبر رکھتا ہے ف۱۷ بعضوں نے کہا کتاب سے قرآن مراد ہے یعنے قرآن میں ہر چیز کا ذکر ہے کسی کا صاف صاف بیان ہے کسی کو گول گول بیان کیا ہے ۱۲ ف۱۸ اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جانوروں کا بھی حشر ہوگا۔ اور ایک جماعت علماء کا یہی قول ہے اور حدیث میں ہے کہ بے سینگ کی بکری کا بدلہ سینگ والی سے لیا جاویگا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واذا الوحوش حشرت ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۰۵ ف۱۷ یعنے ایک شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ چندے روز اس ظالم پر دوسرے ظالم کو حکومت دیتے ہیں وہ اس ظالم سے بدلہ لیتا ہے ۱۲ ف۱۸ یعنے آدمیوں کے پاس آدمی اور جنوں کے پاس جن اور بعضے نے کہا پیغمبر ہمیشہ آدمی ہی ہوا کیے اور جنوں کے پاس پیغمبروں کیطرف سے ڈرانے والے گئے انہیں کو پیغمبر کہا ۱۲ ف۱۹ پہلے تو وہ انکار کرینگے لیکن جب انکے ہاتھ پاؤں گواہی دینگے تو کہینگے شہدنا الآیۃ ۱۲ ف۲۰ کہ پیغمبر ہمارے پاس آئے تھے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہم کو پہنچا دیا تھا ہم نے اپنے گناہ کا اقرار کیا

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۰۶ ف۱۴ یعنے قیامت کے دن ۱۲ ف۱۵ یعنے عابد و معبود دونوں الگ الگ رہو ۱۲ معبود سے مراد بت ہیں یا فرشتے یا شیطان ۱۲ ف۱۶ دوستی کا تعلق کاٹ دینگے ۱۲ ف۱۷ اپنے پوجنے والوں سے ۱۲ ف۱۸ اللہ خالی بتوں کو زبان دیگا وہ انکار کریں گے اگرچہ مشرکوں نے دنیا میں انکو پوجا تھا مگر وہ اس وجہ سے انکار کرینگے کہ ان کو اس کی کچھ خبر نہ تھی ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۰۹ ف۱۷ ہر چار طرف سے دوزخ کی آگ انکو گھیرے گی ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۱۳ ف۱۳ پہلے تو برے کام کی رغبت دلاتا ہے پھر جب آدمی وہ کام کر ڈالتا ہے اور اس کی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے

تو ایسا چھوٹ کر الگ ہو جاتا ہے وہی مثال ہے یہ بیر
ہیں جنگی پکڑ جا لو الگ ٹکڑی ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۱۴ ف۱۳ بلکہ انکی
خواہش کو پوجتے تھے انکے دل میں یہی سمایا کہ ہم کو
پوجیں تو پوجنے لگے۔ اس آیت میں شریکوں سے
شیطان مراد ہیں جن کا مشرک پوجا کیا کرتے
ہیں قیامت میں وہ صاف ان مشرکوں سے الگ
ہو جائیں گے اور کہینگے ہم کو کیا تعلق انہوں نے
خود اپنی مرضی سے ہم کو پوجا۔ بعضوں نے کہا
مشرکوں کے رئیس اور پیر مرشد مراد ہیں ۱۲ ف۱۴
توحید پر قائم ہوتے تو آج اس بلا میں پڑتے ہو ف۱۵
جب انہوں نے یہ حکم تم کو پہنچا دیا تھا ۱۲ ف۱۶ ایسا
ہول ہوگا کہ نہ کوئی خود حجت بیان کر سکیں گے نہ کسی
سے کچھ کہہ سکیں گے دم بخود ہو کر رہ جائیں گے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۲۷ ف۱۳ جس کا
ثواب یا عذاب مرنے کے بعد بھی اسکے نامہ اعمال میں لکھا
جاتا ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے حذیفہ نے کہا
آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص اچھا طریق قائم کرے
اسکو اپنا ثواب اور ان لوگوں کا ثواب جو اسپر عمل
کرتے رہیں ملتا رہیگا اور ان لوگوں کے ثواب میں کوئی
کمی نہ ہوگی اور جو کوئی برا طریق نکالے اسپر اسکا عذاب
اور ان لوگوں کا عذاب جو اسپر عمل کرتے رہیں گے اور ان
لوگوں کے عذاب میں کوئی کمی نہ ہوگی پھر یہ آیت پڑھی
حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۳۴ ف۱ صحیح حدیث میں ہے کہ
اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے جنتیو میں تم کو ان نعمتوں سے بڑھ
کر ایک نعمت دیتا ہوں وہ عرض کرینگے اب ان سے
بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی تب فرمائیگا میں نے تم پر
اپنی رضامندی اتاری اب کبھی تم پر غصہ نہ ہوگا
سبحان اللہ تمام نعمتیں اسپر تصدق ہیں ۱۲ ف۱۵
دنیا کی کامیابیاں کیا واہیات سب فانی ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۳۵ ف۱ بلکہ خوشی اور
روشنی ۱۲ ف۱ یعنے قیامت میں یا دنیا اور قیامت
دونوں میں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں غرق
اور اس کی اطاعت میں سرگرم ہیں انکو دنیا کی تکلیفیں
اور مصیبتیں بے حقیقت معلوم ہوتی ہیں ف۳ معنے
ہیں ... از دوست ... سعید بن جبیر
نے کہا اللہ تعالیٰ کے ولی وہ ہیں جن کو دیکھنے سے خدا
یاد آوے ابن عباس رض سے بھی یہی کہا ۱۲ ف۱ یعنے
اعتقاد کو درست کیا۔ قرآن اور حدیث کے موافق
ف۲ یعنے اعمال صالحہ کرتے رہے اور گناہوں سے
بچتے رہے اللہ تعالیٰ نے خود اولیاء کا بیان فرما دیا
اس سے صاف یہ نکلا کہ جس شخص کا اعتقاد صحیح نہ ہو یا
وہ اعمال صالحہ کا پابند نہ ہو فسق و فجور میں مبتلا ہو
وہ اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں ہو سکتا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۴۱ ف۱۲ فردوس جنت کا اعلیٰ
اور بیچ کا طبقہ ہے چونکہ فردوس نیک اعمال کے بدل
ملے گا گویا اسکے وارث ہوئے اور اوپر یہ حدیث
گذر چکی ہے کہ ہر شخص کے لئے دو مکان بنائے گئے ہیں
ایک بہشت میں ایک دوزخ میں جب کافر ہمیشہ کے لئے دوزخ
میں بند کر دیے جائینگے تو انکے مکان جو بہشت میں ہیں
گے مسلمان انکے وارث ہونگے ۱۲ ف۱۳ یا اپنے مالک کے
عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۴۲ ف۱۳ یعنے نیک اور خدا
ترس اور مطیع ہوں ۱۲ ف۱۴ تاکہ سب پرہیزگار جو
ہماری راہ پر چلیں انکی ہدایت کا بھی ثواب ہم کو
حاصل ہو۔ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ دینی ریاست
اور سرداری کی آرزو کرنا درست ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۴۸ ف۱۳ زکوٰۃ اور صدقہ
ادا کرتے ہیں ۱۲ ف۱۴ یعنے اپنے تئیں ایسا ذلیل
اور خوار نہیں کر دیتے کہ جو چاہے انکے مال اور جان
پر ستم کرے اور وہ ہمت ہار کر خاموش بیٹھے رہیں
بلکہ ظالم کو سزا دیتے ہیں اس سے ظلم کا بدلہ لیتے ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۵۷ ف۶ آسانی سے حساب لینا یہ ہے
کہ اس سے جھگڑا نہ کرینگے اسکے گناہ صرف اسکو بتلا
دینگے اور باز پرس نہ کرینگے جیسے صحیح حدیث میں ہے
جس سے حساب میں جھگڑا کیا جائیگا وہ تباہ ہوگا ایک
حدیث میں ہے آپ نماز میں یوں دعا فرماتے یا اللہ مجھسے
آسانی سے حساب لے ایک حدیث میں ہے جس میں یہ
تین باتیں ہونگی اس سے آسانی کے ساتھ حساب
لیا جائیگا اور وہ بہشت میں جائیگا جو اسکو محروم کرے
یہ اسکو دے اور جو اسپر ظلم کرے اسکو معاف کر دے اور جو
اس سے رشتہ کاٹے یہ جوڑے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۵۸ ف۹ جنت میں جائینگے اس کے
دو مطلب ہیں ایک یہ کہ اعراف والے ابھی جنت کے اندر
داخل نہ ہوئے ہوں گے مگر امید رکھتے ہونگے کہ آئندہ جنت
انکو نصیب ہوگی دوسرے یہ کہ اعراف والے جو ایک
بلندی پر ہونگے اور حساب کتاب سے فارغ ہو چکے ہونگے
وہ ان چند لوگوں کو پکاریں گے جنکا جنتی ہونا انکو نشانی
دیکھ کر معلوم ہو جائیگا اور ابھی وہ حساب کتاب میں
مصروف ہونگے سلام علیکم کرکے انکو جنت کی
خوشخبری دینگے ۱۲ ف۱۰ وہ خود انکو دیکھنا نہ چاہیں گے
لیکن نگاہ پڑ جاویگی ۱۲ ف۱۱ ان کا عذاب اور برا
حال دیکھ کر ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۵۹ ف۱ ہم کہتے ہیں کہ یہاں
اور نیک عمل کا بدلہ جنت ہے ۱۲ ف۱۱ یعنے محض خدا کے
فضل و کرم سے اسکے مالک ہوئے جیسے مگر کچھ خرچ
نہیں ہوا جیسے ترکہ کا مال مفت ہاتھ آتا ہے ۱۲۔
ف۱۲ انکو چھیڑنے اور انکے زخم پر نمک چھڑکنے کو ۱۲
ف۱۳ اسرافیل یا اور کوئی فرشتہ ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۶۴ ف۱ جب جنگ احد میں
مسلمانوں کی شکست ہوئی تو مشرک یا یہود اور نصاریٰ
یا منافق بعضے مسلمانوں کو یہ صلاح دینے لگے کہ
پھر اپنے باپ دادا کے دین میں آ جاؤ اور اس نبی کا
ساتھ چھوڑ دو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آگاہ کر دیا
کہ انکے فریب میں نہ آنا ورنہ تم سخت نقصان میں
پڑ جاؤ گے دنیا اور آخرت دونوں میں گھاٹا اٹھاؤ
گے دنیا کا گھاٹا یہ کہ دشمن کے سامنے عاجز اور
ذلیل ہو کر رہو گے اس سے مرنا بہتر ہے آخرت کا گھاٹا
تو ظاہر ہے کہ بہشت سے محروم ہو کر ہمیشہ کے لئے دوزخ
میں رہنا ہوگا ۱۲ ف۱۲ یعنے اسلام کے برخلاف
کفر کی تائید بڑے زور اور مستعدی سے کرتے ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۶۵ ف۱ مثلاً خدا کو مانتے
ہیں پیغمبروں کو نہیں مانتے ۱۲ ف۱۲ جیسے یہود حضرت
موسےٰ ع کو مانتے ہیں اور حضرت عیسےٰ ع اور حضرت
محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہیں مانتے اسیطرح نصاریٰ
حضرت موسےٰ ع اور حضرت عیسےٰ ع کو مانتے ہیں لیکن
حضرت محمد صلعم کو نہیں مانتے ۱۲ ف۱۳ یعنے آدمی یا
مومن ہے یا کافر جو شخص ایک پیغمبر یا ایک کتاب کا بھی
انکار کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اور جو شخص تمام
کتابوں اور تمام پیغمبروں کو مانے وہ مومن ہے اب
بیچ میں تیسرا کوئی رستہ نکل ہی نہیں سکتا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۶۶ ف۱۲ یعنے جب خدا تعالیٰ
کا عذاب آویگا اور یہ کافر تباہ ہونگے اسوقت سمجھ
لینگے کہ قرآن میں جو پیشین گوئی تھی کہ اسلام
غالب ہوگا وہ سچ تھی اب تو اسپر ہنستے ہیں اور ٹھٹھے میں
اڑاتے ہیں ف۱۳ آدمی کی شکل پر کیونکہ فرشتے کی
اصلی شکل انسان دیکھ نہیں سکتا ۱۲ ف۱۴ یعنے
فرشتے کو بھی دیکھ کر یہی کہتے یہ تو ہماری طرح
آدمی ہے اسکو ہم کیوں مانیں جیسے آنحضرت صلعم کو
دیکھ کر کہتے تھے۔ دنیا میں جب فرشتے لوگوں کو
دکھائی دیے ہیں تو آدمی ہی کی شکل پر دکھائی
دیے ہیں کبھی کبھی حضرت جبرائیل ع دحیہ کلبی کی
شکل میں آتے اور حضرت داؤد ع اور حضرت لوط ع
پاس جو فرشتے آئے تھے وہ بھی آدمی کی شکل بنکر
آئے تھے ۱۲ ف۱۵ یعنے قرآن سننے کو جیسے ابوجہل
لعین اور ولید وغیرہ کیا کرتے تھے ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۶۸ ف۱۲ انکو یہ معلوم نہیں
کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کی قسمت میں کفر لکھ دیا

ہے وہ ایک نہیں لاکھ نشانیاں دیکھیں کبھی ایمان
نہ لاویں گے ۱۲ ف۱۳ یہ وعدہ پورا ہوا انہوں نے
ایسا ہی کہا چنانچہ سورہ نمل میں مذکور ہے ۱۲۔
ف۱۴ جیسے ان لوگوں نے تجھ کو جھٹلایا ۱۲-۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۰ ف۱۳ قریش کے لوگوں نے
جب مسلمانوں کو مسجد حرام میں آنے سے روکا تو
لوگوں نے انکو ملامت کی اسپر یہ جواب دینے لگے
کہ ہم اس مسجد کے متولی ہیں اور یہاں کے اختیار والے
ہیں ہم جو چاہیں کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ہرگز
متولی ہونے کے لائق نہیں ہیں اس مسجد کے متولی
وہ لوگ ہیں جو شرک سے بچتے ہیں کیونکہ یہ مسجد حضرت
ابراہیم ؑ نے بنائی تھی اور وہ موحد تھے ان کی
اولاد میں بھی جو موحد ہوا اُس کو اس مسجد کی تولیت
کا حق پہونچیگا ۱۲ ف۱۴ مسلمان تو کعبے کے پاس
نماز پڑھتے اور یہ مشرک مردود کیا کرتے کہ وہاں کھڑے
ہو کر سیٹی تالی بجاتے تاکہ وہ نماز میں بھول جاویں ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۱ ف۱۴ یعنے حرم میں
داخل نہ ہوں یا خود مسجد حرام میں یا دوسری مسجدوں
میں مشرک کا جانا درست ہے یا نہیں اس میں اختلاف
ہے اہل مدینہ نے کہا درست نہیں اور شافعی رح نے
کہا اور مسجدوں میں درست ہے ۱۲ ف۱۵ کہ جب کافر
نہ آنے پائیں گے تو سوداگری بند ہو جاویگی ۱۲
ف۱۶ خود مسلمان تجارت اور سوداگری کرنے لگے
اور جہاد کی وجہ سے مسلمانوں کو لوٹ بہت ملی اور
کافروں سے جزیہ آیا مالدار ہو گئے ۱۲ ف۱۷ کہ اگر
اللہ تعالیٰ انسے ناراض ہوتا تو یا اسقدر مالدار اور صاحب
اولاد کیوں ہوتے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۳ ف۱۷ جب دل متوجہ نہ ہو
تو آنکھ سے کھلا نہ دیکھنے کیطرح ہے پھر اندھے
پن کے ساتھ بے عقل بھی ہو تو وہ کیا خاک سمجھیگا
اگر عقل ہوتی تو شاید کچھ سمجھ لیتا مطلب یہ ہے
کہ ان لوگوں کے ظاہری دیکھنے اور سننے سے یہ
توقع مت رکھ کہ وہ ایمان لاویں گے جب خدا نے
انکو عقل ہی نہیں دی تو کان اور آنکھ کچھ کام
نہیں دیسکتے ۱۲ ف۱۸ یہ کافر مسلمانوں سے اور
پیغمبر صلعم سے ۱۲ ف۱۹ عذاب یا قیامت کا ہونا ۱۲۔
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۶ ف۲۱ انکے حال پر
نظر نہیں کی ۱۲ ف۲۲ مراد قریش کے کافر ہیں
اللہ تعالیٰ کا احسان یہ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ان کی طرف بھیجا انہوں نے ناشکری
کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا ۱۲
ف۲۳ ڈر کے مارے ٹکٹکی بندھ جاوے گی آنکھیں
سوچ نہ سکیں گی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۷ ف۱۴ اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کی
ہے یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں اتری اسکے
پاس تاریخ کی بہت سی کتابیں تھیں وہ کہتا تھا میں
محمد صلعم سے بہتر حکایتیں بیان کر سکتا ہوں اور
جب کوئی اس سے قرآن کے باب میں پوچھتا تو
کہتا یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے اگلے لوگوں کی
کچھ کہانیاں یاد کر لی ہیں بس بار بار انہی کو یاد کرتے
ہیں ۱۲ ف۱۵ کیونکہ انکا کوئی گناہ معاف تو ہوگا
نہیں ۱۲ ف۱۶ حدیث میں ہے کہ جو کوئی اچھی رسم
قائم کرے (یعنے سنت کے موافق) اسکو اپنا ثواب
ملیگا اور ان لوگوں کے ثواب میں سے بھی جو قیامت
تک اسپر عمل کریں اور جو کوئی بری رسم قائم کرے
(بدعت خلاف شرع) اسپر اپنا بھی وبال پڑے گا اور
ان لوگوں کے وبال میں سے بھی جو قیامت تک
اسپر عمل کریں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۸۱ ف۱۲ کیونکہ انکے نیک کام
تول پر چڑھانے کے لائق ہی نہیں ہیں یا مطلب یہ
ہے کہ قیامت میں ان کے اعمال تولے ہی نہ
جائینگے کیونکہ کفر کی وجہ سے انکا دوزخی ہونا یقینی
ہے تولنے سے کیا فائدہ صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت
کے دن ایک بڑے تن و توش کا شخص موٹا تازہ
آئیگا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے مچھر کے بازو کے
برابر بھی اسکی عزت نہ ہوگی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۸۵ ف۹ حسن نے کہا
دوزخیوں کے تو ہاتھ پاؤں بندھے ہونگے لیکن آگ
کا شعلہ ان کو اوپر چڑھائے گا پھر اوپر سے گرزوں
کی مار پڑے گی اور آگ میں ڈھکیل دیے جائیں گے
سلمان نے کہا دوزخ کی آگ بالکل سیاہ اور تاریک
ہے وہاں روشنی کا نام نہیں ۱۲ ف۱۰ کسی کی خصوصیت
نہیں ۱۲ ف۱۱ دونوں بلا مزاحمت وہاں عبادت کرسکتے
ہیں ارکان حج اور عمرہ بجا لا سکتے ہیں کوئی یہ حق
نہیں رکھتا کہ دوسرے کو منع کرے یہ تو خاص مسجد
حرام کا حکم ہے اب مکہ کا شہر اور وہاں کے مکانات
اس میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں وہ بھی کسی کے
ملک نہیں ہو سکتے ہر شخص جہاں چاہے وہاں اتر
سکتا ہے بعضے کہتے ہیں گھر اور بستی کا یہ حکم نہیں ہے
ہر شخص اپنے مکان اور جگہ کا مالک ہے اور دوسرے
کو بلا کرایہ اترنے اور ٹھیرنے سے روک سکتا ہے
ایک حدیث میں ہے مکے کے گھر وقف ہیں نہ انکا کرایہ
لیا جائے نہ ان کی زمین بیچی جائے امام ابو حنیفہ رح
نے انہیں حدیثوں پر عمل کیا ہے ۱۲ ف۱۲ شرک
بدعت کا ارادہ کرے ۱۲ ف۱۳ بعضوں نے کہا
شیطانی راہ یہ ہے کہ مکے کے جانوروں کو ستانے

وہاں کے درخت کاٹے یا وہاں جھوٹی قسم کھائے
یا غلہ یا چارہ روک رکھے کہتے ہیں یہ مکہ کی خصوصیت ہے
کہ وہاں گناہ کا قصد کرنا بھی گناہ ہے جسپر عذاب ہوگا ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۸۷ ف۱۰ اور جس شخص کو ذرا بھی
عقل ہو اسکو اگر کوئی ٹیڑھے پیچ دار رستہ سے
سیدھی راہ کیطرف بلائے تو فوراً شکر یہ کیساتھ مان
لیگا شرک اور کفر کی راہ ٹیڑھی راہ ہے اور توحید سیدھی
راہ ہے ۱۲ ف۱۱ قحط اور گرانی کی جو آنحضرت صلعم کی
بددعا سے آئی تھی ف۱۲ جب بھی انکو خدا کی طرف توجہ
نہو بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ ہمارا اقبال ہے یا ہمارا انتظام
ہے کہ آئی ہوئی بلا آسانی کے ساتھ ٹل گئی ۱۲ ف۱۳
صرف تقلید کرتے ہیں دلیل کچھ نہیں ۱۲ ف۱۴
جو لوگ اپنے تئیں پیغمبر کہتے تھے انہوں نے یہ بات
بتلائی تھی ۱۲ ف۱۵ انہوں نے دنیا کے انتظام کیلئے
اور شریر اور بدکار لوگوں کو شرارت سے باز رکھنے کے
لیے یہ ڈھکوسلا نکالا کہ مرنے کے بعد اعمال کا حساب ہونا
ہے اچھے کام کا ثواب ملے گا اور بُرے کام پر عذاب ہوگا ۱۲
ف۱۶ اس آیت میں اُن بیوقوفوں کا رد ہے جو کہتے ہیں عالم
اللہ میاں کا ایک کھلونا ہے چند روز کھیلا پھر بگاڑ ڈالا
حشر نشر عذاب ثواب کہاں کا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۹۹ ف۱۵ یعنے دوزخ یا بہشت
میں جہاں ہمارا جو حصہ ملنا ہے وہ ابھی سے ملجائے
یا جو عذاب ہم کو ہونیوالا ہے وہ قیامت کے دن سے
پہلے ہی ہم کو دیچک ۱۲ ف۱۶ یا اسی قسم کا اور عذاب
انکے لیے طیار ہے ۱۲ ف۱۷ جب دوزخیوں کے سردار اور
پیشوا دوزخ میں جانے لگیں گے انکے تابعدار ابھی
باہر ہی کھڑے ہونگے تو فرشتے ان سرداروں سے
کہینگے ہذا فوج الآیۃ ف۱۸ تم اکیلے کہاں جاتے ہو
انکو بھی تو لیتے جاؤ وہ کہینگے یعنے سردار اور پیشوا
لا مرحبا الآیۃ ف۱۹ نہ دنیا میں تم ہم کو بہکاتے نہ ہم اس
آفت میں پھنستے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۰۶ ف۱۱ انکی آنکھوں پر ایسا
پردہ ڈالدیتے ہیں کہ وہ بُری راہ کو اچھی راہ سمجھتے
ہیں ۱۲ ف۱۲ دوست بنکر مجھ کو خراب اور برباد کیا ۱۲
ف۱۳ جیسے کہتے ہیں مرگ انبوہ جشنے دارد۔ دوزخیوں
کو یہ بھی نصیب نہ ہوگا۔ ہر ایک دوزخی کو علیحدہ رکھکر
ایسا سخت عذاب کریں گے کہ معاذ اللہ ۱۲ ف۱۴
حسرت پیسے کا کہنا نہ مانا یا شرک اور کفر میں گرفتار
ہوئے ۱۲ ف۱۵ مخلف ولے دن یعنی قیامت کا دن ہے
ہے ۱۲ ف۱۶ انکو نجات کی امید بالکل نہیں رہیگی ۱۲
ف۱۷ گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا آفت میں ڈالا
ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۰۹ ف۹ یا اللہ تعالیٰ نے
انکے سب مکر اور فریب کا رد کر دیے انکا کوئی چلتر

نہ چل سکا اور اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو پوری طرح سے بچا لیا۔
کافرونکے اچھے کام جیسے سخاوت اور خیرات غریبوں کو کھانا
کھلانا مسجد کی مرمت کرنا سب بیکار ہیں آخرت میں انکا کچھ
ثواب نہیں ملیگا کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیک عمل قبول
نہیں ہوتا ۱۲ ف۱ یا انہوں نے شیطان کا کہا مانا ۱۲
ف۱۱ جو مسلمان محض خدا کا کلمہ بلند ہونیکے لیے لڑتے
ہیں نہ مال کی طمع سے نہ حکومت کی خواہش سے نہ
بہادری دکھلانے کے لیے انکے دلوں میں عجیب جوش ہوتا
ہے انکے سامنے کوئی ٹھیر ہی نہیں سکتا اور کافر تنہا
ہی نشہ پی کر آویں انکو دیکھ کر بھاگ نکلتے ہیں اللہ
تعالی کی مدد انکے ساتھ ہوتی ہے ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۱۹ ف صعود ایک پہاڑ ہے
دوزخ میں کافر زبردستی اسپر چڑھائے جائینگے
بڑی مشکل سے جب اسپر ہو پہنچیں گے تو پھر نیچے گر پڑینگے پھر
چڑھائے جائیں گے یہی عذاب ہوا کریگا ۱۲ ف۹
کیونکہ قرآن میں اسکو کوئی موقع اعتراض کا نہ ملا تو آخر
آپ گھٹ گیا اور بگڑ کے۔ اپنا منہ بگاڑ لیا۔ واہ
میاں لیدڑ آگئی وہی مثل ہے۔ پرائے شگون کو اپنی
ناک کٹائی ۱۲ ف۱۰ جادوگر ایک دوسرے کو سکھاتے
آئے ہیں محمد صلعم نے بھی کسی جادوگر سے یہ کلام سیکھ لیا ہے
ارے بیوقوف جادو کو قرآن مجید سے کیا نسبت
جادو تو محض خیالی ڈھکوسلا ہوتا ہے قرآن دین
اور دنیا دونوں کا بنانے والا ہے ۱۲ ف۱۱
خدا کا کلام نہیں ہے تو کیوں نہیں بنا لاتا حالانکہ
اسقدر شعراء اور شاعری اور علم کا دم بھرتا ہے کیا
سارے عرب کے ملک میں آدمی حضرت محمد ہی تھے۔
اور کوئی آدمی نہ تھا ف۱۲ ہڈی گوشت پوست سب
بھسم کر دیگی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۰ ف۱ کہ رات دن
انکے افعال اور اقوال پر نگاہ کرتے ہیں انکو اپنی
اصلاح کی فکر کرنا چاہیے تھی وہ تو گئی گذری۔
دوسروں کے پیچھے پڑ گئے کہو تم کو انکی پاسبانی کیا
تم اپنے واعظ ہو یا محافظ بنا کر بھیجے گئے ہو ف۱۵
جیسے دنیا میں دین ایمان کو انہوں نے ٹھٹھا بنا
رکھا تھا اب ٹھٹھا ناک کی راہ نکلا یا نہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۲ ف نماز میں ستانا
ہے اللہ تعالی کی عبادت میں خلل ڈالنا ہے ابن عباس رضہ
نے کہا ابوجہل مردود نے قریش کے چند مسخروں
سے صلاح کی جب آنحضرت صلعم نماز پڑھ رہے تھے سجدہ
میں گئے تو آپکی پیٹھ پر اونٹ کی بچہ دان لا کر ڈالدی
یہ قصہ مشہور ہے آپ سجدہ ہی میں پڑے رہے یہاں
تک کہ حضرت فاطمہ رضہ آئیں انہوں نے آپکی پیٹھ پر سے
اسکو پھینکا اور ان مردود کافروں کو بہت برا کہا
یہ مردود ہنس رہے تھے یہانتک کہ آپنے سلام پھیرا اور
انکے لیے بد دعا کی۔ ابن مسعود رضہ کہتے ہیں میں نے دیکھا یہ
سب کے سب بدر کے دن ذلت کے ساتھ مارے گئے ۱۲ انکی
لاشیں (کتوں کی طرح) ایک اندھے کنوئیں میں ڈالدی گئیں ۱۲
ف مطلب یہ ہے کہ ابوجہل مردود اگر بالفرض ہدایت پر
رستے پر ہو جیسے وہ اپنے تئیں سمجھتا ہے یا جھوٹا حق
سے پھرا ہوا ہو ہر حال میں اسکو یہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ
تعالی بندوں کے سب کام دیکھ رہا ہے اسکے کسی بندے
کو اسکی عبادت سے روکنا کبھی نہیں پسند کرنے کا اور
اور ایسی شرارت پر اسکو ضرور سزا دیگا ۱۲ ف۸
یعنے چوٹی والا جھوٹا بدکار ہے ۱۲ ف۹ ہمارے
مقابلہ میں انکی مدد لے۔ کہتے ہیں آنحضرت صلعم نے
ابوجہل کو ان بری حرکتوں پر ڈرایا وہ مردود کہنے
لگا تم مجھے کیا ڈراتے ہو میں جبکہ ہوں تو ابھی اس
میدان کو پیدل اور سواروں سے بھر دوں اسوقت
یہ آیت اتری ۱۲ ف۱ انہوں نے اس پیغمبر صلعم کو نہ مانا
ف۱۱ کیونکہ جان بوجھکر حق بات کو چھپاتے ہیں سچے
پیغمبر صلعم کا جسکی سچائی انپر خوب کھل گئی ہے ناحق
انکار کرتے ہیں ۱۲ ف۱۲ دھکا دیکر اسکو نکال دیتا اور
اسکو ترکہ نہیں دیتا جیسے مشرکوں کا قاعدہ تھا بچوں
اور عورتوں کو ترکے میں سے حصہ نہیں دیتے تھے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۳ ف۱ شاہ عبدالقادر صاحب
نے فرمایا یعنے ہمیشہ کافرونکے سردار حیلہ نکالتے ہیں تا
عوام الناس پیغمبر صلعم کے مطیع نہ ہو جاویں جیسے
فرعون نے معجزہ دیکھا تو حیلہ نکالا کہ جادو کے زور سے
موسی ع سلطنت لینا چاہتے ہیں آنحضرت صلعم پر
بھی کافر یہ تہمت لگاتے کہ آپ دین پر سلطنت
کرنا چاہتے ہیں اور اسی وجہ سے باپ دادا کے طریق
کو چھوڑ کر ایک نیا راستہ نکالا ۱۲ ف۱۱ جس سے آنحضرت
صلعم کی تصدیق ہو ۱۲ ف۱۲ بعضوں نے یوں ترجمہ
کیا ہے جب انکو قرآن کی کوئی آیت سنائی جاتی ہے
جس میں آنحضرت صلعم کی پیروی کا حکم ہو تو کہتے ہیں
ہم ایمان لانے والے نہیں جب تک تمہاری طرح
جبرئیل ع خود ہمارے پاس نہ آویں اور ہم کو سچا
نہ کہیں ۱۲ ف۱۳ اور ایسی بے ادبی کی بات کہی ۱۲ ف۱۴
یہ کافروں کا ذکر ہے اور دوسری آیت میں مسلمانوں کا
ذکر تھا ۱۲ ف۱۵ دوزخ سے نکلنا کہاں ممکن ہوگا
مراد یہ ہے کہ آگ کی لپٹ انکو اوپر اٹھائے گی پھر
اسی میں گر پڑیں گے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۴ ف یعنے مسلمانوں کو
احمق بناتے ہیں ۱۲ ف۹ صرف عربی کی زبان میں
نہیں بلکہ اکثر زبانوں میں یہ محاورہ ہے کہ برے کام
کی سزا میں جو فعل کیا جاتا ہے اسکو بھی برا کہدیتے
ہیں مثلاً کہتے ہیں بدی کا بدلہ بدی قرآن شریف
میں کئی مقاموں میں یہ محاورہ استعمال کیا گیا ہے
مثلاً جزاء سیئة سیئة مثلها۔ فمن اعتدی علیکم
فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم۔ اس آیت میں
منافقوں کا ایک برا فعل تھا یعنے مسلمانوں سے
ٹھٹھا کرنا دل لگی کرنا اللہ تعالی نے اسکی سزا کو جو منافقوں کو
دیجاویگی بطریق مقابلہ دل لگی سے تعبیر کیا مطلب
ہے کہ اللہ تعالی بھی جو فعل منافقوں کے ساتھ کر رہا ہے
اسکی صورت بھی ایک دل لگی اور ہنسی کی طرح ہے یعنے
دنیا میں انکو راحت اور مہلت دے رکھی ہے وہ مزے
سے دوزخی کارروائیاں کرتے ہیں ادہر کافروں کے
جلسوں اور دعوتوں کا مزہ لوٹتے ہیں ادہر مسلمانوں
سے ملکر انسے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں جہاد میں جو
لوٹ آتی ہے اس میں حصہ لیتے ہیں اللہ تعالی کے
اس مہلت دینے کو منافق یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا
فعل نہایت عقلمندی کا ہے اور اللہ تعالی بھی ہم سے
خوش ہے جب تو ہم کو عذاب اور مصیبت میں نہیں
ڈالتا اور ہمارے دونو پیسے اسنے کر رکھے ہیں اس آیت
میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ منافقوں کے ساتھ ہمارا یہ
برتاؤ اس وجہ سے نہیں ہے کہ ہم منافقوں سے خوش
ہیں بلکہ منافقوں پر ہمارا غضب ہے اور یہ مہلت دنیا
اس ہنسی اور ٹھٹھے کا بدلہ ہے جو وہ مسلمانوں کے ساتھ
کرتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۶ ف یعنے آخرت میں مسلمانوں
ہی کو غلبہ ہوگا کافر خدا کے سامنے ذلیل وخوار ہونگے
اگر دنیا میں کسی وقت کافر مسلمانوں پر غالب ہو جاویں
تو لڑائی میں غالب ہو سکتے ہیں مگر بحث اور دلیل
میں ہرگز غالب نہیں ہو سکتے ۱۲ ف۸ عنقریب انکا
حال پیغمبر صلعم اور سب مسلمانوں پر کھولدیگا وہ ذلیل
وخوار ہونگے اللہ کا فریب دینا اس سے یہ مراد ہے
کہ انکے فریب کا بدلہ دیگا ۱۲ ف۹ جیسے کوئی زبردستی
کسی مصیبت میں لیجاتا ہے ۱۲ ف۱ کہ ہم بھی مسلمان
نمازی ہیں خدا کا ڈر بالکل نہیں ہے نہ اسکی رضامندی
کا خیال ہے ۱۲ ف۱۱ یعنے جلدی جلدی جیسے کوئی
بیگار ٹالتا ہے نماز پڑھ لیتے ہیں نہ خضوع خشوع
کرتے ہیں نہ نماز کے ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے
ہیں نہ قرآن کی بڑی سورتیں پڑھتے ہیں ۱۲ ف۱۲
دوزخ کے کئی درجے ہیں اور جسقدر نیچے جاو عذاب
زیادہ پہلا درجہ جہنم ہے دوسرا لظی ہے تیسرا
حطمہ چوتھا سعیر پانچواں سقر چھٹا جحیم ساتواں ہاویہ
جو سب سے نیچے کا طبقہ ہے وہی منافقوں کا
مقام ہے منافق کو کافر سے بھی زیادہ عذاب
ہوگا کیونکہ کافر پر تلوار چلی اور منافق اس سے بچا

اور دنیا میں مزے سے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۲۹ ف۱ وہ بخشے جانے
کے لائق ہی نہیں ہیں کہتے ہیں جب یہ آیت اتری
تو آنحضرت صلعم نے کمال رحم سے فرمایا میں ستر
بار سے زیادہ انکے لیئے دعا کرونگا شاید اللہ تعالیٰ
اُن کو بخشدے اسوقت دوسری آیت اتری
سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر
اللہ لہم یعنے اللہ تعالیٰ انکو ہرگز نہ بخشے گا ۱۲ ف۱۸
انکا حکم نہ سننا اور دین پر ٹھٹھے لگائے ۱۲ ف۱۹
ان منافقوں کی طرح ہمارے زمانہ میں بھی بعضے
بدکار شریر النفس جب کسی نیکبخت اور پرہیزگار شخص
کو نیک کام کرتے دیکھتے ہیں از حسد جل مرتے
ہیں کبھی تو کہتے ہیں اس نے ریا اور ناموری کے
لیئے ایسا کیا کبھی کہتے بس کیا پدی کیا پدی کا شوربا
آپ کو دھیلہ دمڑی دینا ہی کیا ضرور تھا ان بدبختوں
کو معلوم نہیں کہ غریب شخص جو محنت مزدوری
کرکے دمڑی دھیلہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیوے
وہ تمہارے لاکھوں کروڑوں روپیہ دینے سے
زیادہ ثواب پاتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۳۰ ف۱ یعنے مدینہ میں اپنے
گھروں میں چلدو۔ ہوا یہ تھا کہ مسلمانوں نے اپنے
پشت سلع پہاڑ کیطرف کی تھی جو مدینہ کے پاس
بہت قریب ہے اور سامنے خندق کھودی تھی کافر
اس خندق کے پرے تھے۔ منافق مسلمانوں کو
سمجھانے لگے کہ یہ مقام محفوظ نہیں ہے مورچہ چھوڑ
کر اپنے گھروں میں بھاگ جاؤ ۱۲ ف۱۰ ان میں روک
نہیں جو گھس کر سارا مال ہوس لیں گے ۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۳۲ ف۱۱ کہتے ہیں یہی
دیوار اعراف کی دیوار ہے۔ ہمارے امام شیخ الاسلام
ابن تیمیہ نور اللہ مرقدہ کو جب ظلم سے قید کیا اور
قلعہ میں بھیجے گئے تو قلعہ کی دیوار کے اندر جاتے
ہوئے انہوں نے یہی آیت پڑھی اور چند روز تک
قید میں بھی علمی رسائل اور کتابیں اپنی یاد اور حافظہ
سے لکھتے رہے جو رسالہ لکھتے اسکی نقلیں اسی وقت
دست بدست لوگوں میں پھیل جاتیں کمبخت دشمنوں
کو یہ بھی ناگوار ہوا ان سے دوات قلم بھی چھین
لی گئی آخر قرآن کی تلاوت میں مصروف ہوئے
اور پانچ دن کے بعد وصال ہوا رضی اللہ عنہ
وارضاہ۔ جب آپ کا انتقال ہوگیا تو اسوقت
دوست اور دشمن سب کف افسوس ملنے لگے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۳۴ ف۱۱ جیسے نامردوں
کا قاعدہ ہوتا ہے میدان میں آنا پسند نہیں
کرتے مکانوں اور قلعوں کا آسرا لے کر دور ہی
سے تائیں تائیں فش کیا کرتے ہیں محفوظ بستیاں
سے وہ گاؤں مراد ہیں جنکے گرد فصیل یا خندق
ہوتی ہے یعنے گڈھ ہے دار بستیاں ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۳۴ ف۱ کہتے ہیں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اسکے کہ منافق ایسی
شرارتیں اور بے ادبیاں کیا کرتے یہ چاہتے تھے
کہ انکے لیئے دعا کریں اس وقت یہ آیت اتری ۱۲
ف۱۱ پیغمبر ص کا ساتھ چھوڑ دیں اپنے اپنے دھندوں
میں لگجائیں ۱۲ ف۱۲ اگر بالفرض مدینہ کے لوگ ان
مہاجرین کی خبرگیری نہ کرینگے تو اللہ تعالیٰ انکا کھانے
والا ہے وہ اور کہیں سے دیگا۔ دنیا میں کوئی یہ
نہ سمجھے کہ ہم فلاں شخص کو کھلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
سب کو کھلاتا ہے رزق اسی کے ہاتھ میں ہے مثل
مشہور ہے ایک در بند تو سو در کھلے ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۳۵ ف۱ یعنے جھوٹی قسم
کھا کر پہلے جو کہا تھا کہ ہم دنیا میں مشرک نہ تھے
اب جھوٹ کھل گیا اور ہاتھ پاؤں تک نے گواہی دی
کہ یہ شرک کرتے تھے تو لاچار ہو کر یہ آرزو کرنے
لگے اپنی ندامت مٹنے کو لیکن دل میں اب تک ایمان
کی محبت نہیں ہے ۱۲ ف۵ یعنے شرک اور کفر اللہ تعالیٰ
نے خلقت سے ان کے خمیر میں رکھا ہے وہ جب
دنیا میں جاویں گے شیطان کے پھندے میں پھنسیں
گے اور شرک اور کفر میں مبتلا ہونگے ۱۲ ف۶ جو کہتے
ہیں اب کے ہم اگر دنیا میں جاویں تو ایماندار بنیں
گے ۱۲ ف۷ یعنے اپنی ذات والی پر جسکی بدولت یہ
گمراہ ہوئی ۱۲ ف۸ مشرک مشرکوں پر یہود یہود
پر نصاریٰ نصاریٰ پر لعنت کرینگے اور کہیں گے
خدا ان کو غارت کرے ان کی دیکھا دیکھی ہم بھی
آفت میں پھنسے ۱۲ ف۹ جو اخیر میں دوزخ میں
گئی یا جو دنیا میں بعد آئی تھی ۱۲ ف۱ جو پہلے دوزخ
میں گئی یا جو دنیا میں پہلے آئی تھی ۱۲ ف۱۱ ہم انہی
کی دیکھا دیکھی ان کی راہ پر چلے ۱۲ ف۱۲ یعنے
دوہری سزا دے یا اژدہا سانپ بچھو لگا دے ۱۲ ف۱۳
کہ ہر ایک کا عذاب کس قسم کا ہوگا یعنے دوزخ کا عذاب
ایسا سخت ہے کہ جس عذاب کو دیکھو ایک سے ایک
بڑھکر ہے دونوں گروہوں کو یہ عذاب ہونیوالا ہے
اگلوں کو اس وجہ سے کہ وہ پیشوا بنے گمراہی کے لئے
پچھلوں کو اس وجہ سے کہ وہ گمراہوں کے مقلد
تھے۔ یا اللہ تو تمام سچے مسلمانوں کو دوزخ کے
عذاب سے بچا دے ۱۲ ف۱۴ جب اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہوگا
کہ سب کو دونا عذاب ہوگا ۱۲ ف۱۵ یا تم کیا ہم سے
اچھے رہے یعنے تمہارا بھی وہی حال ہوا جو ہمارا
حال ہوا تمہارے بد دعا کرنے سے کیا فائدہ
ہوا ۱۲ ف۱۶ یہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یا اگلی
امت کہیگی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۳۶ ف۸ ایک مدت
تک اس دعا کا جواب نہ ملیگا سات ہزار یا بارہ
ہزار یا تین سو ساٹھ برس تک پھر اللہ تعالیٰ الخ ۱۲
ف۹ یعنے دوزخ سے نکلنے کا نام نہ لو یہ ناممکن
ہے حسن رح نے کہا اس کے بعد پھر دوزخی کوئی بات
نہ کریں گے چل پوں ہائی وائی کرتے رہیں گے اور
کتے کی سی آوازیں نکالیں گے اللہم احفظنا ۱۲ ف۱
ان کی دعا اور نماز اور عبادت پر ٹھٹھے اڑاتے تھے
ف۱۱ مزے سے بہشت میں دندنا رہے ہیں عیش
کر رہے ہیں ۱۲ ف۱۲ یا اے پیغمبر ص انسے پوچھ ۱۲
ف۱۳ دنیا کی ساری مدت آخرت کے ایک دن کے
برابر ہے اور آدمی کی عمر تو آخرت کے ایک دن سے
بھی بہت کم ہے بعضوں نے کہا وہ ایسے ہول
میں گرفتار ہونگے کہ دنیا کی زندگی کو ایک دن یا اس
سے بھی کم سمجھیں گے۔ حضرت نوح ع سے مرتے وقت
کسی نے پوچھا تم نے دنیا کو کیسے پایا حالانکہ ہزار
برس انکی عمر ہوتی مگر انہوں نے یہ جواب دیا جیسے
ایک گھر کے دو دروازے ہوں ایک دروازے
سے آیا دوسرے سے نکل گیا ۱۲ ف۱۴ یعنے بالفرض
تم کو دنیا میں جتنے برس رہنا ہوا وہ معلوم ہوتا
تو تم سمجھ لیتے کہ ہم دنیا میں بہت کم رہے ۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۳۳۸ ف۸ یا وہ جو زانیوں
کی شرمگاہوں سے اور دوزخیوں کے زخموں سے
لہو اور پیپ بہیگا اسکو کھولتے ہوئے پانی کے ساتھ
ملا کر پینے کو دیا جائیگا معاذ اللہ ۱۲ ف۹ شاید پانی
پینے کا مقام ایک طرف دوزخ سے باہر ہوگا یا دوزخ
ہی میں ایک کنارے ۱۲ ف۱ فرشتے پہلے اسکے سر پر
گرز ماریں گے جب بھیجا نکل آئیگا اسوقت سر پر
جھلستا ہوا پانی کا تریڑہ کیا جائیگا۔ آنتیں پھٹ
پھٹ کر ٹخنوں پر آرہیں گی یا اللہ تعالیٰ تیری پناہ
جیسے تیرا رحم بیحد ہے ویسے ہی تیرا عذاب بھی بہت
سخت ہے ۱۲ ف۱۱ دنیا میں اپنے تئیں بڑی عزت
اور زوروالا خیال کرتا تھا اسلیئے ہم بھی تیری
عزت کر رہے ہیں اور سب دوزخیوں سے بڑھ کر
تجھ کو عذاب کر رہے ہیں گویا اسکا دل جلاتے اور
اسکو اوروں کی نظروں میں ذلیل کرنے کے لیئے ہنسی کی
راہ سے یہ فرشتے کہیں گے۔ عکرمہ نے کہا آنحضرت
ص نے ابوجہل سے فرمایا مجھ کو خدا کیطرف سے یہ
حکم ہوا ہے کہ میں تجھ سے یوں کہوں تیری
خرابی ہے خرابی پھر خرابی ہے خرابی۔ ابوجہل بولا
نہ تم میرا کچھ بگاڑ سکتے ہو نہ تمہارا صاحب

(یعنے خدا تعالیٰ) میں اس میدان میں سب سے زیادہ زور والا ہوں اور میں عزت والا سردار ہوں آخر اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن اسکو ذلت کے ساتھ قتل کرایا اور یہ آیت اوتاری بہت علماء نے یہ کہا ہے کہ بڑے گنہگار سے وہی مراد ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صہ ۳۳۹ ف ۱۰ دوزخ کا ایک طبقہ زمہریر ہے جہاں بے انتہا سردی ہے لیکن وہ عذاب ہے اسکو مزے کی ٹھنڈک نہیں کہہ سکتے ۱۲ ف ۱۱ کیونکہ شرک میں مبتلا ہے جو سب سے بڑا گناہ ہے تو عذاب بھی دوزخ کا ملا جو سب عذابوں سے زیادہ ہے منزالبقدر گناہ ہوئی ۱۲ ف ۱۲ مومن کافر سب اسکو دیکھیں گے یا صرف کافر مراد ہیں ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صہ ۳۴۲ ف ۱۸ شرک سے بچتے ہوں ۱۲ ف ۱۹ کوئی مسجد ہو یا خاص مسجد حرام مراد ہے آبادی سے یہ مطلب ہے کہ اُنکی تعمیر یا مرمت کریں یا اس میں عبادت کریں وہاں انہیں ہمیشہ علماء نے کہا ہے کہ مشرک یا کافر کو مسلمان کے بے اجازت مسجد میں نہ جانا چاہیئے اگر جاوے تو اسکو سزا دیجاوے اذن سے جا سکتا ہے اور آنحضرت صلعم نے ثمامہ بن اثال کو مسجد کے ستون سے باندہ دیا تھا وہ اسوقت کافر تھے اور بہتر یہی ہے کہ کافر کو مسجد میں نہ آنے دیں اگر کوئی کافر مسجد بنانے کی وصیت کرے تو اسکی وصیت نافذ نہ ہوگی ۱۲ فتح ف ۲۰ اس قسم کے کام کرتے ہیں جنسے صاف صاف اونکا مشرک ہونا پایا جاتا ہے جیسے بتوں کی پرستش قبروںکا پوجا ستاروں کا پوجا ایسی باتیں منہ سے نکالتے ہیں جو شرک ہیں جیسے عرب کے کافر لبیک میں کہتے تھے۔ لا شریک لک الا شریکا ہو لک تملکہ ۱۲ ف ۲۱ جب حضرت عباس رضہ بدر کے جنگ میں قید ہوکر آئے تو حضرت علی رضہ نے اونکو سخت سست کہا اون نے یہ جواب دیا کہ ہماری برائیاں تو ایک ایک گنتے ہو اور خوبیاں نہیں بیان کرتے ہم لوگ (یعنے مشرک) مسجد حرام کو آباد رکھتے ہیں اور کعبے پر غلاف ڈالتے ہیں اور حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں اوسوقت یہ آیت اوتری ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صہ ۳۴۶ ف ۸ اس آیت سے نماز کی سخت تاکید نکلی کہ کسی حال میں معاف نہیں ہے لڑائی ہو رہی ہو اور ٹھیرنے اور اترنے کا موقع نہ ہو تو سواری پر بکر اشارے سے پڑھ لے اگر منہ قبلہ کی طرف نہ ہو سکے تو نہ سہی اور تفصیل صلوۃ الخوف کی آگے آوے گی ۱۲ ف ۹ ہماری جان ہمارا مال ہماری اولاد سب خدا ہی کے ہیں لیکن وہ

اپنی عنایت وکرم سے اپنا مال آپ ہی قرض لیتا ہے اور دوگنا تگنا چوگنا بلکہ سیکڑوں گنا زیادہ ادا کرتا ہے قرض حسنہ سے یہ مراد ہے کہ خوشی کے ساتھ دیوے اور پھولا نہ سماوے کہ اسکا مال مالک کی راہ میں صرف ہوا۔ ایسی نعمت کسکو نصیب ہوتی ہے ۱۲ ف ۱۰ تو جہاد میں خوب دل کھولکے خرچ کرو اور مفلسی سے مت ڈرو اللہ دینے والا ہے ف ۱۱ پہلی آیت میں جہاد کا حکم دیا لیکن جہاد بغیر روپیہ کے نہیں ہو سکتا تو اس آیت میں جہاد میں خرچ کرنے کی ترغیب دی جب یہ آیت اتری اسوقت ابو الدحداح ایک صحابی تھے انہوں نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ ہمسے قرض لینا چاہتا ہے آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے عرض کیا ہاتھ لایئے آپ نے اپنا ہاتھ انکے ہاتھ میں دیدیا انہوں نے کہا میں نے اپنا باغ جس میں کہجور کے چھ سو درخت ہیں اللہ تعالیٰ کو قرض دیدیا ۱۲ ف ۱۲ مراد زکوۃ ہے یا صدقہ فطر یا دونوں یا ہر ایک صدقہ فرض ہو یا نفل ۱۲ ف ۱۳ یعنے تجارت اور سوداگری کہ آدمی کچھہ کما کر اور خرچ کرکے اپنے تئیں بچا لیوے ف ۱۴ بلکہ دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجاوینگے ہر کسی کو اپنی فکر ہوگی ۱۲ ف ۱۵ بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے کچھہ کام نہ آوے گی ۱۲ ف ۱۶ جو شخص زکوۃ نہ دے اسکو کافر فرمایا یعنے اللہ تعالیٰ کا ناشکر کہ اللہ تعالیٰ ہی نے سب کچھہ دیا اور اسی کی راہ میں نہیں دیتا ۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صہ ۳۴۷ ف ۱۰ اکثر علماء کے نزدیک یہ آیت نفل صدقہ کے باب میں ہے جو چپکے سے دینا افضل ہے لیکن فرض زکوۃ کا علانیہ دینا افضل ہے اور بعضوں نے کہا دونوں چپکے سے دینا افضل ہے ۱۲ ف ۱۱ یعنے پوشیدہ خیرات کرنے سے تمہارے گناہ اتر جاویں گے ۱۲ ف ۱۲ یعنے یہ ضرور نہیں کہ خواہ مخواہ جسطرح ہو سکے تو انکو مسلمان بنادے ۱۲ ف ۱۳ یعنے اپنے فائدے کے واسطے اسکا ثواب تمکو ملیگا پھر احسان کیوں جتاؤ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صہ ۳۴۸ ف ۱ یہ تنبیہ ہے ان کافرونکو کہ اب بھی وہ خرچتے ہیں لیکن چونکہ خالص خدا کی رضامندی کے لیئے نہیں خرچتے تو یہ بالکل بیکار ہوتا ہے مال کا مال گیا اور ثواب بھی نہ ملا اگر انکو ذرا بھی عقل ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لیئے خرچتے اور دونوں جہان کا فائدہ اٹھاتے ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صہ ۳۴۹ ف یعنے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہو یہاں تک کہ عین نماز میں بھی ابن عباس رضہ نے کہا اللہ تعالیٰ کی یاد دریا اور خشکی اور سفر اور حضر اور تونگری اور محتاجی

اور تندرستی اور بیماری اور پوشیدہ اور علانیہ ہر حال میں کرنا چاہیئے ۱۲ ف ۸ یعنے اب خوف کیطرح نماز کو دو گروہوں میں آدہا آدہا ادا کرنا ضرور نہیں اب جیسے معمول سے تمام شرائط اور ارکان کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے اوس طرح ادا کرو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تم کو اطمینان ہو جاوے یعنے سفر سے لوٹ کر اپنے ملک میں آجاؤ تو اب نماز کو پورا پڑھو اس میں قصر نہ کرو ۱۲ ف یعنے نماز کے اوقات معین اور محدود ہیں ہر نماز کو اُسکے وقت میں ادا کرو حدیث میں ہے کہ اول وقت نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور بیچ وقت میں پڑھنا اولےٰ ہے اور اخیر وقت پڑھنا اوسکی معافی ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صہ ۳۵۱ ف ۱۴ کیونکر تسلی نہ ہو آپ کی دعاء تیر بہدف تھی صحیح حدیث میں ہے کہ جب کوئی آنحضرت صلعم کے پاس اپنے مال کی زکوۃ لاتا آپ اسکے لیئے دعاء فرماتے ۱۲ ف ۱۵ یعنے فجر اور عصر کی نماز ۱۲ ف ۱۶ یا رات کے شروع میں مراد مغرب اور عشاء کی نماز ہے ۱۲ ف ۱۷ ہر قسم کی برائیوں کو صغیرہ ہوں یا کبیرہ بعضوں نے کہا صرف صغیرہ کو ۱۲- ف ۱۸ بیوپار ہو تو آدمی کچھہ خرید و فروخت کرکے اپنا کام چلا لیتا ہے اگر یہ بھی نہ ہو تو دوستی اور محبت سے بھی کچھہ کام چلتا ہے جہاں یہ دونو نہ ہوں وہاں آدمی کیا کر سکتا ہے مراد قیامت کا دن ہے وہاں خریدنے سے بھی نیک عمل نہیں ملسکتے نہ دوستی اور محبت سے۔ ماں باپ کی محبت سب سے زیادہ ہوتی ہے قیامت کے دن وہ بھی کچھہ کام نہ آویں گے ہر ایک کو اپنی اپنی پڑے گی ۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صہ ۳۵۲ ف ۶ پہلے اسکا کام کرو پھر روزی کی تلاش کرو وہ سب سے اچھی تم کو روزی دیگا ۱۲ ف اس آیت کی تفسیر سورہ مومنون اور والذاریات میں گذر چکی ہے ۱۲ ف ۸ کہتے ہیں فرشتے کو دیکھہ کر آپ کو لرزہ چڑھہ آیا آپ حضرت خدیجہ رضہ پاس آئے اور فرمانے لگے زملونی زملونی یعنے مجھے کپڑا اوڑہا دو انہوں نے اوڑہا دیا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف ۹ معلوم ہوا کہ آپ پر تہجد فرض تھا بعضے کہتے ہیں شروع اسلام میں مسلمانوں پر بھی فرض تھا پھر اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا حضرت عائشہ رضہ سے ایسا ہی مروی ہے ۱۲ ف ۱۰ مطلب یہ ہے کہ آدھی رات عبادت کر اور آدھی رات سو رہ یا دو تہائی رات عبادت کر اور ایک تہائی سو رہ یا ایک تہائی رات عبادت کر اور دو تہائی سو رہ آدھی رات اگر سوئے تو وہ تھوڑی نہیں ہوتی پھر

اسکو تھوڑی کیسے کہا اسکا جواب یہ ہے کہ وہ آدھا حصہ جسمیں عبادت کی اس آدھے حصے سے جسمیں آرام کیا بہت افضل ہے تو اسکی نسبت یہ حصہ تھوڑا ہی ہوا یہ حکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شروع میں ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو منسوخ فرمایا اور اسی سورت کی یہ آیتیں اتریں ان ربک یعلم اخیر تک ۱۲ ف۱۱ کیونکہ سوکر رات کو اٹھنا نفس پر بہت شاق ہوتا ہے ۱۲ ف۱۲ اسوقت کی دعا جلد قبول ہوتی ہے ۱۲ ف۱۳ دنیا کے کام سب ان کو کر سکتا ہے اور سو بھی سکتا ہے ۱۲۔ ف۱۴ اسی کو خوب معلوم ہے تم کتنی رات سوتے ہو اور کتنی رات عبادت کرتے ہو۔ اسوقت لوگوں کے پاس گھڑیاں بھی نہ تھیں بعضے صحابہ اس خیال سے کہ معلوم نہیں کتنی رات گذری اور کتنی باقی ہے ساری رات نماز میں کھڑے رہتے یہانتک کہ انکے پاؤں سوج گئے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلعم کے بھی مبارک پاؤں سوج گئے۔ تب اللہ تعالیٰ کی مہربانی جوش میں آئی اور یہ حکم اترا ۱۲ ف۱۵ آدھی یا تہائی یا دو تہائی رات کی نماز معاف کر دی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص۳۵۵ ف۱ جس کا کوئی نام لیوا نہ رہیگا آنحضرت صلعم کے ایک صاحبزادے گذر گئے تو ابو جہل بولا اب محمد صلعم کا کوئی نام لیوا نہ رہا اسوقت یہ آیت اتری بعضے کہتے ہیں کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار مکہ میں آیا اور قریش سے کہنے لگا تم محمد صلعم سے بہتر ہو تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۱ یعنے رمضان کے روزے میں تمام مسلمانوں کا اسپر اتفاق ہے کہ رمضان بھر روزے رکھنا فرض ہے اور روزہ ایک رکن ہے دین کا نماز کے بعد یہ جو فرمایا جیسے اگلے لوگوں کو حکم ہوا تھا اس سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں انپر بھی روزہ فرض کیا گیا تھا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص۳۵۶ ف۱۳ یعنے اپنا نقصان خود کرتے تھے کیونکہ گناہ سے خود بندے کا ضرر ہے ۱۲ ف۱۴ معاف کر دینے سے یہ مطلب ہے کہ کفارہ تمپر نہیں ڈالا اور خطا سے درگذر کرنا یہ کہ آخرت میں گناہ بھی تمپر نہیں رہا صحبت سے مقصود آدمی کو یہ رکھنا چاہیئے کہ نیک اولاد پیدا ہو اور آنحضرت صلعم کی امت میں ترقی ہو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص۳۵۷ ف۱ اوپر حج کا ذکر آیا تھا اور جاہلیت میں یہ بھی ایک رسم تھی کہ جب گھر سے نکلکر احرام باندھ لیا پھر کوئی ضرورت ہوئی تو دروازے سے نہ آتے چھت پر چڑھ کر آتے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص۳۵۸ ف۱۴ اس آیت سے نکلا کہ عرفات میں ٹھیرنا حج کا ایک رکن ہے جس کے بغیر حج درست نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۱۵ یعنے نہ عبادت کے طریق سے آگاہ تھے نہ ذکر الٰہی کی طرز سے واقف تھے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص۳۵۹ ف بعضوں نے کہا ومن کفر سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن کا انکار کرے ابن زید نے کہا ان آیتوں کا انکار کرے ۱۲ ف۱۱ نہ حرم میں نہ حرم کے باہر ۱۲ ف۱۲ شکار سے مراد ہر جانور وحشی ہے حلال ہو یا حرام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے اور حدیث سے پانچ جانور مستثنے ہیں انکا مارنا درست ہے۔ کوا۔ اور چیل۔ اور کٹنا کتا۔ اور سانپ۔ اور بچھو۔ ایک روایت میں چوہا بھی ہے ۱۲ ف۱۳ احرام کی حالت میں ۱۲ ف۱۴ یہ جانکر کہ میں احرام باندھے ہوں ۱۲ ف۱۵ اگر احرام یاد نہ ہو اور بھولے سے مار ڈالے یا چوک کر مار ڈالے مثلاً مارنا کسی کو ہو اور گولی شکار کے لگ جاوے تو بدلا لازم نہ ہوگا ۱۲ ف۱۶ یعنے بدل تجویز کر دیں کہ اس شکار کے برابر فلاں جانور ہے معتبر شخصوں سے یہ مراد ہے کہ دونوں صاحب تمیز اور عقل ہوں اور نیک اور صالح ہوں فاسق اور بدکار نہ ہوں ۱۲ ف۱ یعنے حرم کو اور وہاں کاٹ کر اسکا گوشت فقیروں کو تقسیم کر دیا جاوے ۱۲ ف۱۳ یعنے جس جانور کو مارا ہے اسکی قیمت کا اناج خرید کر ہر مسکین کو ایک مد دیوے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص۳۶۱ ف۱۴ جس میں کجی اور افراط اور تفریط نہ ہو امام ابن قیم رحمہ نے فرمایا ہے صراط مستقیم وہ الٰہی راستہ ہے جو اللہ عزوجل نے مقرر کیا ہے بندوں کے لیئے اور وہ راہ بندوں کو اللہ تعالیٰ تک پہونچانے والا ہے سب راستے بند ہیں سوائے اس ایک راہ کے جسکو مالک نے مقرر کیا ہے پیغمبروں کے ذریعہ سے اور وہ صراط مستقیم یہ ہے کہ عبادت خاص اللہ تعالیٰ کی کیجاوے اور تابعداری خاص رسول اللہ صلعم کی کیجاوے تو نہ اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنے ڈر اور امید اور بھروسا اور محبت میں کسی کو شریک ٹھیرائے اور نہ اسکے پیغمبر کی اطاعت میں کسی کو ساجھا بنائے اور یہی کلمہ پاک اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مضمون ہے ۱۲ ف۱۵ یعنے پیغمبروں اور شہدا اور صدیقین کا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص۳۶۲ ف۱۱ یعنے قیامت کا دن ضرور ایک نہ ایک دن آویگا جیسے اس نے وعدہ فرمایا ہے کیونکہ اسکا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا اور اس دن تمام لوگ اکٹھے ہونگے۔ ابن النجار نے تاریخ میں روایت کیا کہ اگر کسی شخص کی کوئی چیز کھوئی جائے تو وہ اس آیت کو پڑھے پھریوں کہے یا جامع الناس لیوم لاریب فیہ اجمع بینی وبین مالی انک علی کل شیٔ قدیر تو اللہ تعالیٰ پھر وہ چیز اسکو دلائیگا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص۳۶۳ ف یعنے موت کے بعد ہمارا شمار نیکوں میں کر بعضوں نے کہا نیکوں سے مراد پیغمبر ہیں یعنے مرنے کے بعد ہم کو ان کے غلاموں میں رکھ اور انہی کے غلاموں میں حشر کر ف۱ یعنے آخرت کی بھلائی اور ثواب اور بہشت اور وہاں کی نعمتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور جو اس نے پیغمبروں کی زبان پر فرمایا وہ ضرور پورا ہوگا مگر دعا اسواسطے کرتے ہیں کہ شاید ہمارا خاتمہ بخیر نہ ہو اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اس پر کوئی چیز لازم نہیں اگر وہ چاہے تو تمام مومنوں کو دوزخ میں ڈالدے اور کافروں کو بہشت میں لیجاوے کوئی اسکے حکم کے سامنے چون نہیں کر سکتا اور بڑے بڑے فرشتے اور پیغمبر اسکے سامنے تھرتھرا رہے ہیں سبحان اللہ کیا شاہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ ہے بادشاہت اور حکومت اسی کو سزاوار ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص۳۶۴ ف۱۲ یعنے ہم کو ان سے علیحدہ کر دے ان کی صحبت سے جدا کر دے ایسا نہ ہو کہ تیرا عذاب اترے اور ہم بھی انکے ساتھ لپٹے جائیں ۱۲ ف۱۳ پکارنے سے مراد دعا ہے یا عبادت ۱۲ ف۱۴ اگر وہ عذاب کے لائق ہوں تو انپر عذاب اتار یہ نہیں کہ خواہ مخواہ انپر عذاب اترے ۱۲ ف۱۵ یا صبر کے دہانے ہمپر کھولدے یا صبر ہمپر ڈالدے بہادے ۱۲ ف۱۶ بات یہ ہے کہ ہر فن والے کو جیسا اسکا فن والا پہچان لیتا ہے دوسرا نہیں پہچان سکتا ہے یہ لوگ جادو کے فن میں بہت کامل تھے انہوں نے جب حضرت موسےٰ کے کام کو دیکھا تو اسیوقت سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کو بھی انکو نیک توفیق دینا منظور تھا ان کے دل میں ایمان سما گیا اور سمایا بھی ایسا کہ جان تک کی پرواہ نہ کی قتل ہو گئے مگر ایمان پر قائم رہے سبحان اللہ یہ مالک کا دین ہے جسکو چاہو سرفراز فرماوے ابن عباس رض نے کہا صبح کو یہ جادوگر تھے شام کو شہیدوں میں داخل ہوئے بعضے کہتے ہیں کہ فرعون انکو قتل نہ کر سکا اور اللہ تعالیٰ نے انکو بچا دیا ۱۲ ف۱۷ حضرت موسےٰ نے

اس زیادتی کی بخشش چاہی جو انہوں نے غصے کی
حالت میں ہارون ع پر کی یا تختیوں کو ڈالدینے
کی اور ہارون ع کو اس دعا میں شریک کرلیا
تاکہ وہ راضی ہو جائیں اور دشمنوں میں ان کی
عزت رہے دوسرے اس وجہ سے کہ شاید ہارون
ع سے بہی لوگوں کو ڈرانے اور سمجھانے میں کوئی
قصور ہوا ہو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۶۷ ف۱۲ جو بے قصور
مجہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں کسی شریعت یا انصاف
کے قانون سے ایسی خفیف بے احتیاطی کی سزا
قتل نہیں ہی کہتے ہیں حضرت موسے ع جب بہاگے
تو کہانے کو بہی کچہہ ساتھ نہ تھا پاؤں میں جوتا
بہی نہ تھا مدین وہاں سے آٹھ دن کی راہ پر تھا
جہاں فرعون کی حکومت ختم ہوتی تہی اسی طرف
بہاگے ۱۲ ف۱۳ حضرت موسے ع یا تو فرعون بادشاہ
کے پاس رہتے تہے وہاں طرح طرح کے کہانے
کہاتے تھے ہمہ شے موجود تہی یا اسطرح یکہ و تنہا
بے یار بے انیس بہاگے کہانے کو کچہہ ساتھ نہ تھا
بہوک کی شدت سے پیٹ پیٹہہ سے لگ گیا تھا
جب بالکل صبر نہ ہوسکا تو اس وقت دعا کی
وہ بہی کیسے ادب اور لحاظ کے ساتھ سبحان اللہ
پروردگار کی عجب شان ہے جو بندے اسکے محبوب
ہوتے ہیں انہی پر طرح طرح کی آفتیں اور مصیبتیں
اتارتا ہے اور انکو آزماتا ہے اور ان سے دعا
کراتا ہے پہر خود ہی قبول کرتا ہے دعا کرنے
کچہہ دیر نہ گذری تہی کہ مدد آن پہونچی ۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۶۹ ف۵ جیسے گناہ
میں دوگنا عذاب ہوتا تھا ویسے ہی نیکی میں دونا
ثواب اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ۱۲ ف۹ یعنے عام
عورتوں کی طرح بلکہ تمہارا درجہ اور مرتبہ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک بڑا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۷۱ ف۱۲ پہلے پیغمبر ع
کی بی بیاں بہی عام عورتوں کی طرح باہر نکلا
کرتیں اور بے پردہ نہ کرتیں حضرت عمر رض نے پردے
کی رائے دی لیکن حضرت ع نے اسکا حکم نہ دیا
یہانتک کہ یہ آیت اتری اسوقت سے آپ کی
بی بیاں پردے میں رہنے لگیں ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۷۳ ف۵ اس آیت سے
صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان عورت کا نکاح کافر
مرد سے درست نہیں ہوسکتا اور اگر کافر کی عورت
مسلمان ہوجائے تو اسکو اسکے کافر خاوند سے جدا کر
لیں گے اگر خاوند مسلمان نہ ہوا اور اگر وہ بہی اسلام
قبول کرے تو بدستور نکاح باقی رہیگا گو عورت
پہلے ہجرت کرکے آگئی ہو اور خاوند بعد آیا ہو ۱۲
ف۶ یعنے عدت گذر جانے کے بعد اور بعضوں کے
نزدیک ایسی عورتوں پر عدت نہیں ہے ۱۲ ف۸
یعنے اگر مرد مسلمان ہوجائے اور عورت اپنے شرک
پر قائم رہے تو ایسی عورت کو چہوڑ دینا چاہیے انکا
رکہہ چہوڑنا جائز نہیں جب یہ آیت اتری اسوقت
حضرت عمر رض کی دو بی بیاں مکہ میں مشرک تہیں
حضرت عمر رض نے انکو طلاق دیدی البتہ اگر عورت
یہودیہ ہو یا نصرانیہ تو اسکے رکہہ چہوڑنے میں
قباحت نہیں کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے مسلمان
کا نکاح درست ہے ۱۲ ف۸ اگر وہ ان عورتوں کو
اپنے پاس رکہنا چاہیں ۱۲ ف۹ جب وہ عورتیں
مسلمان ہوکر تمہارے پاس آجائیں ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۷۳ ف۵ بریدہ رح نے کہا
نیک مسلمان سے ابوبکر رض اور عمر رض مراد ہیں ابن
مسعود رض نے بہی ایسا ہی کہا۔ اسماء بنت عمیس رض
نے کہا میں نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے نیک مسلمان سے علی رض مراد ہیں۔
ابن عباس رض نے کہا میں نے حضرت عمر رض سے پوچھا
وہ دو عورتیں بی بیاں کونسی ہیں جنکی نسبت اللہ تعالیٰ نے
فرمایا اگر تم دونوں پیغمبر ع پر زور ڈالنا چاہو گی
انہوں نے کہا عائشہ رض اور حفصہ رض حضرت عمر
رض نے ایک بار اپنی صاحبزادی حضرت حفصہ رض
کو خوب دہمکایا اور فرمایا تو عائشہ رض کی برابری
نہ کر اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مت
ستا اور تجہے جو درکار ہو وہ مجہہ سے مانگ۔
ایک بار آن حضرت کو آپ کی بی بیوں نے بہت
ستایا تہا آپ رنجیدہ بیٹہے تہے حضرت عمر رض آپکے
پاس آئے اور فرمایا یا رسول اللہ اپنی بی بی کا نام لیا
وہ مجہہ سے کچہہ مانگتی ہے تو میں اسکی گردن ناپتا
ہوں یہ سنکر آن حضرت ع ہنس دیے آپ کا
رنج جاتا رہا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۷۴ ف۹ جوانی کی نشانی
یہ ہے کہ زیر ناف کے بال اگ آویں یا پندرہ برس
کی عمر ہو لڑکے کیلئے اور لڑکی کے لیئے یہ ہے کہ حیض
آنے لگے ۱۲ ف۱۰ ہشیاری اور لیاقت نفع نقصان
کی فکر ۱۲ ف۱۱ اور اگر جوان ہونے پر بہی انمیں صلاحیت
نہ ہو تو مال انکے حوالے نہ کیا جائے گو وہ سو برس کے
ہوجاویں ۱۲ ف۱۲ یعنے یہ سمجہہ کر کہ اب بچے کے بڑے
ہونے کے دن قریب آگئے ہیں اور مال ہمارے ہاتہہ
سے نکل جاویگا جلدی جلدی اسکا پیسہ اڑا دینا
یا فضول خرچی کرنا بڑا گناہ ہے ۱۲ ف۱۳ دستور کے
موافق کہانا یہ ہے کہ قرض کے طور پر اس میں سے
کچہہ کہا لیوے پہر ادا کردے ۱۲ ف۱۴ یعنے دیتے وقت
لوگوں کو گواہ کردو کہ دیکہو ان کا اتنا مال ہمارے
پاس تھا اس میں سے اتنا آجتک خرچ ہوا اتنا
باقی ہے جو تم لوگوں کے سامنے ان کے حوالے کیا
جاتا ہے یہ گواہ کرنا واجب نہیں مگر بہتر ہے تاکہ آیندہ
کوئی جہگڑا نہ ہو ۱۲ ف۱۵ سب سے بڑا گواہ وہ ہے
اگر ایک کوڑی بہی تم ناجائز طریقے سے لیلوگے تو قیامت
میں اسکا حساب دینا ہوگا ۱۲ ف۱۶ مطلب یہ ہے
کہ جب کوئی آدمی بیمار ہو اور لوگ اسکے دیکہنے کو جاویں
وہ انسے رائے پوچہے کہ میں اپنی اولاد کے لیئے کیا چہوڑ
جاؤں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسقدر دیجاؤں تو ایسی
رائے نہ دیں جسمیں اولاد کی حق تلفی ہو مثلاً انکو سارا
مال آدہا مال خیرات کرنیکی ترغیب دیں بلکہ ایسی رائے دینا
چاہیے جس میں اولاد کا حق محفوظ رہے ان لوگوں
کو یہ سمجہنا چاہیئے کہ اگر یہ مرتے ہوتے اور انکی اولاد
صغیر سن ہوتی تو اپنی اولاد کی کیسی کچہہ فکر کرتے
اور کسقدر دولت ان کے لیئے چہوڑ جاتے ایسی ہی
دوسرے کی اولاد کا بہی خیال رکہنا اور اللہ تعالیٰ سے
ڈرنا چاہیئے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۷۶ ف۱۱ فتح البیان میں
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حرام اور حلال عورتوں
کا ذکر کیا تو سات عورتیں خون کے رشتے سے اور
چہہ دوددہ کے اور نکاح کے رشتے سے حرام فرمائیں
اور حدیث سے پہوپہی اور بہتیجی کا اور خالہ اور
بہانجی کا بہی اکٹہا کرنا منع ہے البتہ یہ ہوسکتا ہے
کہ ایک بہن کو طلاق دے پہر دوسری بہن سے نکاح
کرے یا پہوپہی اور خالہ کو طلاق دے پہر اسکی بہتیجی
یا بہانجی سے نکاح کرے اسپر سب علماء کا اتفاق ہے
اب اختلاف ہے اس میں کہ جس عورت سے نکاح کیا
اور صحبت نہ کی تو اس کی ماں سے نکاح کرنا
جائز ہے یا نہیں اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ نکاح کرتے
ہی عورت کی ماں حرام ہوجاتی ہے لیکن اسکی بیٹی
حرام نہیں ہوتی جب تک اس سے صحبت نہ کرے
اور حضرت علی رض اور زید بن ثابت رض اور عبداللہ
بن زبیر رض اور مجاہد رح اور ابن عباس رض کا یہ قول
ہے کہ عورت کی ماں بہی حرام نہیں ہوتی جب تک
اس سے صحبت نہ کرے اور اس آیت میں عبارت
(جن سے تم صحبت کرچکے) دونوں سے متعلق
ہے لیکن صحیح وہی مذہب ہے جو اکثر علماء کا ہے حدیث
میں ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے

تو اسکی ماں سے نکاح درست نہیں اس عورت کو صحبت کی ہو یا نہ کی ہو البتہ اس عورت کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہی اگر صحبت سے پہلے اسکو طلاق دیدے

اب ماؤں میں ماں کی ماں اور باپ کی ماں یعنے نانی دادی سب داخل ہیں اور بیٹیوں میں نواسیاں اور پوتیاں سب داخل ہیں اور بہنیں سب حرام ہیں خواہ حقیقی ہوں یا علاتی یا اخیانی اور پھوپھی میں باپ کی پھوپھی دادا کی بھی پھوپھی داخل ہے اسی طرح نانا کی بہن اور خالہ میں ماں کی ہر طرح کی بہنیں داخل ہیں اور اسیطرح دادی کی بہن بھتیجی میں بھائی کی بیٹی پوتی نواسی سب داخل ہیں اسیطرح بھانجی میں بہن کی بیٹی پوتی نواسی اور دودھ مائیں وہ حرام ہیں جن کا دودھ آدمی نے دو برس کے اندر پیا ہو اور کم سے کم پانچ بار چوسا ہو جیسے صحیح حدیث میں ہے ۱۲

ف ۱۱ یعنے جس عورت کا خاوند موجود ہے اس سے دوسرا نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے خاوند سے جدا نہ ہو جاوے مگر اس حکم سے وہ عورتیں مستثنے ہیں جنکے تم مالک ہو جاؤ یعنے تمہاری لونڈیاں وہ تم کو حلال ہیں گو انکے خاوند موجود ہوں اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ کافروں کے ملک سے جو دار الحرب ہو عورتیں قید ہو کر آویں وہ لونڈیاں ہو جاتی ہیں یعنے مسلمانوں کی ملک تو انکے مالک کو صحبت کرنا درست ہے اگرچہ اون کے خاوند دار الحرب میں زندہ موجود ہوں دوسرے یہ کہ لونڈی بیچی جاوے تو جس نے خریدا وہ اس سے صحبت کر سکتا ہے اگرچہ اس کا خاوند موجود ہو کیونکہ بیچنے سے وہ نکاح فسخ ہو گیا جو اسکے اگلے مالک نے [illegible] کر دیا تھا ۱۲ - ۱۲ -

[illegible]

کسقدر خاطر داری [illegible] عدت گذر جانے کے بعد اور بعضوں کے نزدیک ایسی عورت پر عدت نہیں ہے ۱۲ ف ۱۵ یعنے اگر مرد مسلمان ہو جائے اور عورت اپنے شرک پر قائم ہے تو ایسی عورت کو چھوڑ دینا چاہیئے اسکا نکاح چھوڑنا جائز نہیں جب یہ آیت اتری اسوقت حضرت عمر کی دو بیبیاں مکہ میں مشرک تھیں حضرت عمر رضہ نے انکو طلاق دیدیا البتہ اگر عورت یہودیہ ہو یا نصرانیہ تو اسکے رکھ چھوڑنے میں قباحت نہیں کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے مسلمان کا نکاح درست ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۸۴

ف یعنے دودھ پلانے والی سے جو اجرت تم نے شروع میں ٹھیرائی تھی وہ اسکے حوالے کر دو یہ حکم وجوب کے طور پر نہیں ہے اور نہ دودھ پلانیوالی کو نوکر رکھنے میں یہ شرط ہے کہ اجرت پیشگی ادا کر دیجائے بلکہ استحبابًا ہے یعنے بہتر یہ ہے کہ دودھ پلانا جب شروع ہو اسی وقت جو اجرت ٹھیری تھی وہ دودھ پلانے والی کو دیدی جائے تاکہ وہ خوشی سے دودھ پلاوے اور بچہ کو اس کے دودھ سے طاقت آوے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۸۵

ف عورتوں پر مردوں کے یہ حق ہیں کہ مردوں کی اطاعت کرنا جب وہ صحبت کے لیئے بلاویں اور کوئی شرعی یا طبعی عذر نہ ہو تو خوشی سے قبول کرنا گھر کا بندوبست اور انتظام کرنا خاوند کے مال کی محافظت کرنا خوش خلقی اور ملائمت سے خاوند کو خوش رکھنا دستور کے موافق مانگ چوٹی خوشبو صاف ستھرے کپڑوں سے آراستہ رہنا۔ اور عورتوں کے حق مردوں پر یہ ہیں کہ نان و نفقہ دستور کے موافق دینا انکی دلجوئی کرنا خوش رکھنا ابن عباس رضہ نے کہا میں اسکو پسند رکھتا ہوں کہ اپنی عورت کے خوش کرنے کو آراستہ رہوں جیسے وہ میرے لیئے زینت اور آرائش کرتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ بہتر تم میں سے وہ لوگ ہیں جو اپنی بی بیوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں ۱۲ ف اسکو سوگ کی عدت کہتے ہیں۔ اس حکم سے وہ عورتیں مستثنے ہیں جو پیٹ والیاں ہوں انکی عدت وضع حمل ہے دوسری آیت سے واولات الاحمال اجلهن اخیر تک ۱۲ ف ۸ مثلاً کسی سے نکاح کا پیام کریں یا عدت کے مکان سے اٹھا دیں یا نکاح کر لیں ۱۲ ف ۹ مسلمانو یا عورت وارثو ۱۲ ف ۱۰ سوگ کی عدت واجب ہے عورت پر صحیح حدیث میں ہے کہ جو عورت اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ کسی میت پر سوگ نہ کرے تین دن سے زیادہ مگر خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۸۶

ف ۹ تمکو معلوم نہ ہو کہ انکی عدت کیا ہے ۱۲ ف ۱۰ انکی یہی عدت تین مہینے ہیں یہ عدت طلاق کی ہے لیکن خاوند کے مرجانے کی صورت میں ایسی عورتوں کی عدت چار مہینے دس دن ہیں ۱۲ ف ۱۱ خواہ انکو طلاق دیا جائے یا انکا خاوند مر جائے ہر حال میں یہ عدت ہے ۱۲ ف ۱۲ بعضوں نے کہا پیٹ والی عورت کی عدت جب اسکا خاوند مر جائے اخیر میعاد ہے یعنے چار مہینے دس دن اگر وضع حمل اس سے پہلے ہو جائے اور وضع حمل اگر چار مہینے دس دن اس سے پہلے گذر جائیں حضرت علی رضہ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن عبداللہ بن مسعود رضہ نے کہا یہ سورة سورة بقرہ کے بعد اتری ہے اور حاملہ عورت کی عدت یہی ہے کہ وہ بچہ جنے خواہ وہ مطلقہ ہو یا اسکا خاوند مر جائے۔ ایک حدیث میں ہے کہ سبیعہ اپنے خاوند کے مرنے کے چالیس دن بعد جنی تو آنحضرت صلعم نے اسکا نکاح کر دیا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۸۷

ف ۱۱ یہ جو فرمایا تعلیم کرتا ہے یعنے دین اور دنیا دونوں کی اصلاح اس قرآن شریف سے ہوئی ہے اسیطرح حدیث سے بعضے نا سمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دین کو ہماری دنیاوی امور سے کچھ غرض نہیں اور حدیث حجتی کے طور پر ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ تم اپنے دنیا کے کاموں کو خوب جانتے ہو یہ خیال بالکل غلط ہے۔ قرآن اور حدیث دونوں دنیاوی احکام سے بھرے ہوئے ہیں۔ نکاح طلاق سود بیع خلع شفعہ وصیت میراث اکل شرب لباس دنیا کے سب کاموں میں اللہ اور اسکے رسول نے حکم دیے ہیں جنپر چلنا فرض ہے۔ جو حدیث یہ لوگ پیش کرتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے ان کاموں میں جن پر اللہ تعالی اور اسکے رسول نے کوئی حکم نہیں دیا اسمیں ہمکو اختیار ہے کہ اپنی پسند کے موافق چلیں مثلاً ہم پلاؤ کھاویں یا قورمہ یا پائجامہ پہنیں یا تہ بند باندھیں کسی حال میں ہم گنہگار نہ ہونگے ۱۲ ف ۱۲ گرو رکھ لینی ضرور نہیں لیکن اولی ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۸۸

ف ۱۱ یہ نصیحت پہونچنے کے بعد ۱۲ ف ۱۲ یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا یعنے بہت دنوں تک دوزخ میں رہیں گے کیونکہ جو کوئی سود کو حرام سمجھ کر کھاوے وہ گنہگار ہے کافر نہیں ہے اور گنہگار جو باایمان ہو اسسے امید ہے کہ اسکو کبھی نہ کبھی دوزخ سے نجات ملیگی ۱۲ ف ۱۳ یعنے سود خوار کو برکت نہیں ہوتی ایسی ایسی آفتوں میں گھر جاتا ہے کہ اور نقصان ہوتا ہے آمدنی کم ہو جاتی ہے ۱۲ ف ۱۴ یہ بھی ناشکری ہے کہ حق تعالے نے دولت دی ہو اور پھر اپنے محتاج بھائی کو بے سود رکھوائے قرض نہ دیوے ۱۲ ف ۱۵ یعنے منع ہونے سے پہلے جو لے چکے سو لے چکے اور اگلا چڑھا ہوا اب تم انکو اسکو بالکل حساب سے خارج کرو اور اپنا اصل روپیہ لے لو ۱۲ ف ۱۶ یعنے جب خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتے تو دشمن ہوئے خدا اور رسول کے دشمن کو ہر وقت لڑائی کے لیئے تیار رہنا چاہیئے ابن عباس رضہ نے کہا سود خوار کو قیامت کے دن حکم ہوگا کہ اپنے ہتھیار کو جنگ کے لیئے اٹھا بعضوں نے کہا جو مسلمان

سود کہانا نہ چھوڑیں انسے حاکم اسلام کو لڑنا چاہیے ۱۲
ف۱ یعنے اگلا لیا ہوا سود اگر اصل میں مجرا لیا جاوے
تو تم پر ظلم ہوگا اور منع ہونے کے بعد اگلا چڑھا
ہوا سود تم مانگو تو تمہارا ظلم ہے اللہ تعالیٰ نے بہت
انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما دیا کہ جو لے چکے وہ تو
تمہارا ہوگیا اب آیندہ سود نہ لو اپنا اصل روپیہ
لے لو ۱۲ ف۱۵ اور آخرت میں تم کو عذاب سے نجات ہو
سود تھوڑا لے یا بہت ہر طرح حرام ہے مگر یہ صورت اور
زیادہ سخت گناہ ہے کہ سود اصل مال سے دوگنا اور
چوگنا ہو جاوے جیسے عرب کے سود خوار کیا کرتے تھے
کہ جب وعدہ آگیا تو سود کو اصل میں ملا لیتے اور
سود در سود لیتے یہانتک کہ ایک ذرہ سے قرضے
میں مدیون کی کل جائداد پھنس جاتی ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۹۱ ف بیقرار ہونے سے
مراد یہ ہے کہ مرنے اور ہلاکت کا ڈر ہو اگر نہ کہاوے
مثلاً کوئی زبردستی کرتا ہو یا بھوک سے یہ نوبت
پہونچے اب اگر ہمیشہ یہ حالت قائم رہے تو سیر ہو کر
کہانا بھی درست ہے اور جو شاذ و نادر کبھی ایسا اتفاق
ہو تو بقدر ضرورت یعنے سد رمق کہا سکتا ہے -
شافعی رح اور ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے اور امام
مالک رح نے کہا سیر ہو کر کہا سکتا ہے نافرمانی اور
سرکشی نہ کرتا ہو یعنے حاکم اسلام پر باغی نہ ہو -
اسیطرح ڈاکو یا رہزن نہ ہو تارک جماعت اور
مفسد اور قاطع رحم نہ ہو ورنہ اسکو بیقراری کی
حالت میں بھی یہ رعایت نہیں ہو سکتی ۱۲ ف
پہلے پہل شروع اسلام میں شراب پینا حرام نہ تھا
حضرت عمر رضہ نے کہا یا اللہ شراب کے باب میں
ہمکو صاف صاف حکم دے تب یہ آیت اتری ہمکو
سنکر بھی حضرت عمر رضہ کی تسلی نہیں ہوئی اور وہی
کہا تو سورہ نساء کی یہ آیت اتری کہ نماز نشہ کی
حالت میں مت پڑھو تب بھی انکو تشفی نہیں ہوئی
اور وہی کہا آخر سورہ مائدہ کی وہ آیت اتری کہ
شراب اور جوا اور بتوں کے تہان اور پانسے فالکے
یہ سب پلید ہیں اور شیطان کے کام اب تم باز رہتے
ہو اسوقت حضرت عمر رضہ کو اطمینان ہوا اور کہنے
لگے پروردگار ہم باز آئے باز آئے ۱۲ ف۸ یہود
کہتے ہیں کہ اگر عورت کو اوندہا لٹا کر اسکے فرج میں
جماع کرے تو بچہ ترچھا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسکا
رد کیا اور مسلمانوں کو اجازت دی کہ عورتیں تمہاری
کہیتی ہیں جسطرح اور جہاں سے چاہو بیج ڈالو سامنے
یا پیچھے سے لٹا کر یا کھڑے ...... یا بٹھا کر مطلب
یہ ہے کہ جماع کے لیئے کوئی خاص آسن نہیں ہے جو
آسن تمکو بھلا لگے اسکو اختیار کرو صرف اسکا خیال
رکھو کہ نطفہ جو بیج ہے کہیتی کے مقام میں جاوے
یعنے دخول ہمیشہ فرج میں ہو نہ دبر میں کیونکہ دبر
تو نجاست کا مقام ہے نہ پیداوار کا ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۹۲ ف۱۴ شکاری جانور
کتا ہو یا باز یا بحری یا چیتا بشرطیکہ شکار کی اس کو
تعلیم دی گئی ہو اور وہ جانور کو پکڑ رکھے اپنے مالک
کے لیئے تو اسکے شکار کو کہانا درست ہے ۱۲ ف۱۵ مراد
وہی دن ہے عرفہ کا جس دن الیوم اکملت الآیہ اتری
یا اور دن ۱۲ ف۱۶ کتاب والوں سے مراد یہود اور
نصارے ہیں تو اور پیغمبروں کے جیسے مثلاً حضرت
ابراہیم کے پیرو اس میں داخل نہونگے کہانے سے مراد
ان کا کاٹا ہوا جانور ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۹۳ ف۱۴ سورہ مائدہ کے
پہلے رکوع میں مگر سورہ مائدہ تو بعد اتری اسی سورت
کے سترویں رکوع کی آیت ہوگی ۱۲ ف۱۵ جو حلال کو
حرام کرتے ہیں اور حرام کو حلال - ابکوئی یہ خیال
نہ کرسکے اسلام کی شریعت میں کہانا پینا ہی بڑی
اہم بات ہے بلکہ ہر طرح کے گناہوں سے پرہیز کرنا
ضرور ہے تو فرمایا وذروا ظاہر الاثم الآیہ ۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۹۶ ف۱۱ جب یہ معلوم ہو
کہ دوست خوشی سے راضی ہے اس آیت کو بعضوں
نے منسوخ کہا ہے بعضوں نے کہا منسوخ نہیں ہے
کہتے ہیں مسلمان جب جہاد کو جاتے تو اپنے گہر کی کنجیاں
ایسے معذور لوگوں کی سپرد کر جاتے اور ان کو اپنے
گہر میں رہنے اور کہانے کی اجازت دے جاتے لیکن
اون کو اس میں تامل ہوتا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۹۷ ف۱۱ یہ جو فرمایا تعلیم کرتا
ہے یعنے دین اور دنیا دونو کی اصلاح اس قرآن
شریف سے ہوئی ہے اسیطرح حدیث سے بعضے
ناسمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دین کو ہماری دنیاوی
امور سے کچھ غرض نہیں اور کٹ حجتی کے طور پر ایک
حدیث پیش کرتے ہیں کہ تم اپنے دنیا کے کاموں کو
خوب جانتے ہو یہ خیال بالکل غلط ہے قرآن اور
حدیث دونو دنیاوی احکام سے بھرے ہوئے ہیں
نکاح - طلاق - سود - بیع - خلع - شفعہ - وصیت
میراث - اکل و شرب - لباس دنیا کے سب کاموں میں
اللہ اور اسکے رسول نے حکم دیے ہیں جنپر چلنا فرض ہے
جو حدیث یہ لوگ پیش کرتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ
دنیا کے ان کاموں میں جن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول نے کوئی حکم نہیں دیا اسمیں ہمیں اختیار ہے کہ
اپنی پسند کے موافق چلیں مثلاً ہم پلاؤ کہا دیں یا قورمہ
یا پائجامہ پہنیں یا تہ بند باندہیں کسی حال میں ہم گنہگار
نہ ہونگے ۱۲ ف۱۲ خود اپنے خلاف گواہی یہ ہے کہ
دوسرے کے حق کا اقرار کرے انکار نہ کرے نہ
چھپاوے ۱۲ ف۱۳ تم کو گواہی میں نہ مفلس پر
رحم کرنا چاہیئے نہ مالدار سے ڈرنا چاہیئے جو حق ہے
وہ کہدینا چاہیئے یہ موقع رحم اور ڈر کا نہیں ہے دنیا
میں اپنے بعد ماں باپ اور عزیزوں سے محبت ہوتی ہے
گواہی میں انکی بھی رعایت نہ کرے تو مفلس پر رحم
کا کیا ذکر ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۹۹ ف۱ قرآن میں سحت
کا لفظ ہے یعنے حرام مال اصل میں سحت کے معنے میٹنے
کے ہیں مال حرام تمام نیکیوں کو میٹ دیتا ہے بعضوں
نے کہا سحت سے رشوت مراد ہے - حدیث میں ہے کہ رشوت
دینے والا اور لینے والا دونوں ملعون ہیں رشوت
کے حکم میں ہے سفارش سنکر غلط یا رعایتی فیصلہ کرنا ۱۲
ف۲ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اختیار دیا کہ ایسے کافر
حرام خوار جو جھگڑے تیرے پاس لاویں اگر تیرا جی
چاہے تو انکا فیصلہ کر دے اگر تیرا جی نہ چاہے تو انکو
صاف جواب دیدے ۱۲ ف۱۳ اور انصاف کرنیوالے کے
دشمن اخیر میں خود ذلیل و خوار ہوتے ہیں ۱۲ ف۱۴
اسکے موافق کیوں نہیں فیصلہ کرتے ۱۲ ف۱۵ اخیر جب
تو فیصلہ کر دیا ہے اور تیرا حکم توریت کے موافق ہوتا ہے
تو ۱۲ ف۱۶ نہ وہ توریت پر ایمان لائے ہیں نہ تجہپر ایمان
لائے ہیں وہ تو اپنی غرض کے وقت اپنے مطلب سے
تیرے پاس رجوع ہوتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۰۲ ف۱ صہیب بن سنان
رومی ایک شخص تہے ان کو مشرکین نے پکڑ لیا اور یہ
چاہا کہ وہ اسلام سے پہر جاویں لیکن انہوں نے
اپنا سارا مال دے ڈالا اور دین کو بچا لیا اور مدینہ
منورہ میں آگئے تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۲ کیونکہ
جہاد میں جان و مال کا صرف ہے عزیزوں اور
دوستوں سے جدا ہونے کا ڈر ہے ابو داؤد نے روایت
کیا ابو ہریرہ رضہ سے آنحضرت صلعم نے فرمایا
جہاد فرض ہے تمپر ہر امیر (حاکم) کے ساتھ ہو کر
نیک ہو یا برا ایک روایت میں ہے کہ جب جہاد کے
لیئے بلائے جاؤ تو نکل کہڑے ہو ۱۲ ف۳ کہ کونسی چیز
تمہارے حق میں بہلی ہے کونسی بری ہے ۱۲ ف۴
کیونکہ تمکو غیب کا علم نہیں ہے اوائل اسلام میں جہاد
فرض نہ تہا مسلمانوں کو حکم تہا کہ کافروں کی ایذا
دہی پر صبر کریں اور وقت کے منتظر رہیں جب آنحضرت
صلعم مدینہ میں تشریف لائے اور مسلمانوں کو کسی قدر
قوت حاصل ہوئی تو حق تعالے نے جہاد کی فرض

سے لڑنا فرض کیا اور اسی کی وجہ سے اسلام کو بیحد
ترقی ہوئی ایک حدیث میں ہے کہ جہاد قیامت تک
باقی رہیگا یعنے اسکی فرضیت ہمیشہ قائم رہیگی یہانتک
کہ میری اخیر امت دجال سے لڑے گی ۱۲ ف۱ ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۰۳ ف۱۱ یہ جنگ احد کا ذکر ہے
بعضوں نے کہا بدر کا۔ بعضوں نے کہا احزاب کا
اور صحیح یہ ہے کہ جنگ احد کا ذکر ہے احد آپ پچاس کم
ایک ہزار آدمی لیکر جمعہ کی نماز کے بعد مدینہ منورہ سے
نکلے کافروں کا لشکر تین ہزار کا تہا آپ گھاٹی میں جاکر
سات شوال سنہ ۳ ہجری کو ٹھیرے اور دشمن کے
مقابل صفیں جمائیں پچاس آدمیوں کو عبد اللہ بن جبیر
کی کمان میں دے کر یہ حکم فرمایا کہ وہ پشت کیطرف کی
محافظت رکہیں اگر کافر ادہر سے آویں تو تیر مار مار
کر انکو ہٹا دیں خواہ ہم کو فتح ہو یا شکست ۱۲ ف۱۲
اور نامردی انکے دل میں سما گئی ۱۲ ف۱۳ اسنے ان کو
سنبھال لیا اور مضبوط کر دیا ۱۲ ف۱۴ ہوا یہ تھا کہ جب
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر کے ساتھ مدینہ سے
نکلے تو عبد اللہ بن ابی منافقوں کا سردار بھی ساتھ تہا
راستہ میں اسنے دغا دی اور اپنے ساتھیوں کو لیکر لوٹ
چلا اسکے لوٹنے سے قبیلہ خزرج میں سے بنو سلمہ نے
اور قبیلہ اوس میں سے بنو حارث نے جو میمنہ اور میسرہ
میں تھے نامردی کرنا چاہی مگر اللہ تعالیٰ نے پھر انکا دل
مضبوط کر دیا اور وہ میدان جنگ میں قائم رہے ۱۲۔
ف۱۵ تو جب تم تھوڑے سے تھے اور کافر بہت۔ دوسرے
انکے پاس جنگ کا سامان تہا تم بے سامان تھے تو بھی
اللہ تعالیٰ نے تمکو غالب کر دیا ستر کافر قید ہوئے اور ستر
قتل اب نامردی کی کیا وجہ ہے اللہ پر بھروسا رکھو ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۰۵ ف آپ فرماتے تھے
اے اللہ کے بندو میرے پاس آؤ میں اللہ کا رسول ہوں
جو کوئی پھر حملہ کرے کافروں پر اسکو جنت ملیگی ۱۲ ف۸
ایک تو بھاگنے کا غم دوسرے زخمی ہونے کا غم یا ایک
مشرکوں کی فتح کا غم دوسرے اپنے نقصان کا غم ۱۲
ف۹ جیسے لوٹ اس لڑائی میں یا فتح ۱۲ ف۱۰ بلکہ
صبر اور استقلال اختیار کرو ۱۲ ف۱۱ یعنے بلا اور
مصیبت پر ۱۲ ف۱۲ یہ لوگ سچے مسلمان تھے ابن عباس
رض نے کہا اونگھ اوسی کو آتی ہے جس کو اطمینان ہو
گھبراہٹ میں اونگھ نہیں آتی ابو طلحہ رض نے کہا احد کے
دن مجھ کو ایسی اونگھ آئی کہ تلوار میری ہاتھ سے
گری جاتی پھر میں تھام لیتا پھر گرنے لگتی پھر تھام
لیتا زبیر نے کہا میں نے دیکھا میں ساتھ تہا آنحضرت
صلعم کے جب بہت خوف کا وقت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے
ہم پر نیند بھیجدی ہم میں سے ہر شخص اپنی ٹھڈی
سینے پر لگائے تھا ۱۲ ف۱۳ جیسے پیغمبر ص نے وعدہ
کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم کو فتح دے گا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۰۷ ف۱ بعضوں نے کہا
یہ آیت احد کے شہیدوں میں بعضوں نے کہا بدر کے
شہیدوں میں اتری ہے بہر حال تمام شہیدوں کو شامل
ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جاویں یعنے اسکا دین
بچانے یا دین کی ترقی میں ۱۲ ف۱۲ دنیا میں زندہ ۱۲ ف۱۳
لیکن جہاد میں مصروف ہیں ۱۲ ف۱۴ اوپر انکی خوشی
بیان کی تہی کہ ان کو نہ رنج ہے نہ ڈر یعنے امن میں ہیں
اور اس آیت میں یہ بیان ہے کہ امن کے سوا اسکی
نعمتیں جو ملی ہیں انپر بھی خوشی کر رہے ہیں اسیطرح
اسکے فضل پر اسیطرح اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہونے پر
نعمت سے مراد تو انکا مقرری ثواب ہے اور فضل یہ ہے
کہ مقرری مزدوری سے زیادہ جو اللہ تعالیٰ نے دیا ۱۲
ف۱۵ اور بلانے پر چل کھڑے ہوئے ۱۲ ف۱۶ جب جنگ
احد تمام ہوئی ابو سفیان جو کہ سردار تھا کافروں کا کہہ گیا
کہ اگلے سال بدر پر لڑائی ہے اور حضرت ص نے قبول
کر لیا جب اگلا سال آیا حضرت ص نے لوگوں کو حکم کیا
کہ چلو لڑائی کو اسوقت جنہوں نے رفاقت کی اور
تیار ہوئے انکو یہ بشارت ہے کہ شکست کے بعد پھر
جرأت کی ۱۲ موضح ف۱۷ یعنے نعیم بن مسعود نے ۱۲۔
ف۱۸ یا تمہارے مقابلہ کے لیے وہ جمع ہوئے ہیں ۱۲
ف۱۹ اور ان کے مقابلہ کا قصد مت کرو ۱۲ ف۲۰ وہ
ذرا بھی بودے نہیں ہوئے ۱۲ ف۲۱ یعنے اس خبر نے
بجائے اسکے کہ ان کے ایمان اور اعتقاد کو کم کرتی
اور زیادہ کر دیا ۱۲ ف۲۲ اس آیت سے صاف یہ نکلتا
ہے کہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے اور اہل حدیث کا یہی
قول ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل حضرت ابراہیم ع نے
اسوقت کہا تھا جب آگ میں ڈالے گئے وہی کلمہ آن
حضرت ص اور مسلمانوں نے بھی کہا جب نعیم نے
انکو یہ خبر سنائی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۰۹ ف۹ نسائی نے ابن
عباس رض سے روایت کیا کہ عبد الرحمن بن عوف اور
انکے ساتھی آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے
اور کہنے لگے یا رسول اللہ شرک کے زمانہ میں ہم عزت والے
تھے اور جب مسلمان ہوئے تو ذلیل ہوگئے آپ نے فرمایا
مجھے معاف کرنیکا حکم ہے لوگوں سے لڑائی مت کرو
پھر جب آپ مدینہ میں آئے اور جہاد کا حکم ہوا تو بعضے
لوگ رک رہے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۰ یعنے
موت کے پنجے میں ضرور گرفتار ہوگے ۱۲ ف۱۱ یہ آیت
ان منافقوں کے باب میں اتری جنہوں نے جنگ احد
کے شہیدوں کو دیکھ کر کہا اگر یہ لوگ ہمارے پاس
رہتے تو کبھی نہ مارے جاتے ۱۲ ف۱۲ یعنے اللہ تعالیٰ
نے جو حکم دیا ہے جہاد کا اسپر ہر شخص کو چلنا چاہیئے
اور ہر شخص اپنی اپنی ذات کا ذمہ دار ہے تو اپنی ذات
کا ذمہ دار ہے دوسروں کی پرسش تجھ سے نہ ہوگی ۱۲
ف۱۳ جنگ احد کے دن آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور ابو سفیان میں وعدہ ہوا تہا کہ سال آئندہ
بدر کے مقام پر پھر لڑائی ہو جسکا قصہ اوپر گذر چکا ۱۲
ف۱۴ قریش کے کافروں کی کیا حقیقت ہے ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۱۰ ف۱۲ یا تمہاری اطاعت
قبول کرے یا کلمہ پڑھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲
ف۱۳ بخاری نے ابن عباس رض سے روایت کیا کہ
مسلمانوں کے ایک گروہ نے ایک شخص کو دیکھا جس
کے ساتھ بکریاں تھیں اسنے کہا السلام علیکم مسلمانوں
نے کہا اسنے اسلیئے سلام کیا کہ اپنے تئیں ہمسے بچاوے
آخر اسکو قتل کیا اور اسکی بکریاں لے لیں تب آیت
اتری ۱۲ ف۱۴ یعنے اسطرح جلد بازی سے ایک مسلمان
کو مارنا اور اسکا مال لوٹ لینا کیا ضرور ہے اللہ تعالیٰ
کے پاس بہت سی جائز غنیمتیں موجود ہیں یعنے
اللہ تعالیٰ تم کو بہت سی لوٹ دیگا جو شرعاً درست اور
جائز ہے اور اس ناجائز لوٹ کی تم کو حاجت نہ ہوگی ۱۲
ف۱۵ یعنے کافروں میں گھرے ہوئے اپنے ایمان کو
چھپاتے تھے یا تمہاری جانیں بھی کلمہ پڑھنے کی
وجہ سے بچیں تھیں ۱۲ ف۱۶ اسلام کو عزت دی
یا تم کو اسلام کی توفیق دی ۱۲ ف۱۷ یعنے بیمار یا
لولے لنگڑے اندھے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۱۲ ف۵ یعنے تمہارے
قبضے میں آجاوے کہ تم اوسکو مار ڈالو یا قتل کر دو یا
قید کرو ۱۲ ف۶ یعنے قافلہ نرم نوالہ جس میں لڑائی
کا سامان نہ تھا ۱۲ ف۷ یا اپنے حکم سے جو اوس نے
تم کو لڑنے کے لیئے دیا دین حق کی مضبوطی کرے
یا حق کو ظاہر کرے اور اپنے کلمے یعنے دین کو غالب
کرے ۱۲ ف۸ یا انکو اخیر تک فنا کر دے اونکا پچھلا
شخص بھی باقی نہ رہے ۱۲ ف۹ یعنے اسلام کے
غلبے سے ناراض ہوں اس آیت میں کافروں کی
جڑ کاٹنے کی غرض بیان فرمائی یعنے کافروں کے
مارنے سے نہ خونریزی منظور ہے نہ دنیا کا فائدہ
بلکہ سچے دین کو غالب کرنا منظور ہے اور شرک
اور کفر کو دبانا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۱۳ ف۱۸ دوسری بات
یہ تہی کہ ۱۲ ف۱۹ انہوں نے جو یہ تدبیر باندھی تھی
کہ قافلہ کو بچا لائیں گے اور مسلمانوں کا زور بالکل
توڑ دینگے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو الٹ دیا خود ہی

مارے گئے اور بڑے نقصان کے ساتھ پسپا ہوکر ۱۲ ف۱۷ نے قریش کے کافر ۱۲ ف۱۸ یا اسمہ جنسی کے طور پر مکہ کے کافروں سے فرماتا ہے وہ جب آن حضرت ؐ سے لڑنیکے لیئے چلے تو کعبہ کے پردے پکڑ کر دعا مانگتے رہے اور کہنے لگے یا اللہ دونوں فوجوں میں سے جو تیرے نزدیک اچھی اور عمدہ ہو اوسپر فتح دے اسکو لتم نے دگویا اپنے اوپر آپ بددعا کی ۱۲ ف۱۹ شرک سے اور مسلمانوں کی مخالفت سے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۱۴ ف۲۳ اختلاف کرتے کوئی کہتا لڑو کوئی کہتا نہ لڑو وہ بہت ہیں ہم تھوڑے ہیں ۱۲ ف۲۴ ان دونوں باتوں سے مسلمانوں کو ۱۲ ف۲۵ نہ ہمت ہار دینے کا موقع ہوا نہ تکرار کا ۱۲ ف۲۶ وہی فاعل حقیقی ہے۔ اس آیت کی تفسیر سورۂ آل عمران کے دوسرے رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۲۷ جمے رہو یعنے بھاگو نہیں اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو یعنے اوس سے مدد مانگو اور اس پر بھروسا کرو ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۴۱۵ ف۱۳ تم کو ان کے دل کا حال معلوم نہیں یعنے یہود یا منافق ۱۲ ف۱۴ ابن عباس رضہ نے کہا یہ آیت منسوخ ہے فاقتلوا المشرکین سے ۱۲ ف۱۵ ظاہر میں صلح کرکے ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۱۶ ف۹ اب یہ حکم قیامت تک قائم رہا کہ دوچند کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا جائز نہیں اگر دوچند سے بھی زیادہ ہوں تو بھاگنا گناہ نہ ہوگا لیکن لڑنا اور جمے رہنا ہر حال میں افضل ہے ۱۲ ف۱۰ اور ان کا زور نہ توڑ دے جب کافروں کا زور ٹوٹ جائے اور اسلام پھیل کر غالب ہو جائے تو اوسوقت اختیار ہے چاہے قیدیوں کو قتل کرے اور چاہے مفت احسان رکھکر چھوڑ دے چاہے تو فدیہ لیکر چھوڑ دے ۱۲ ف۱۱ اسی واسطے قیدیونکا قتل کرنا پسند نہیں کرتے روپیہ لیکر انکو چھوڑ دینا پسند کرتے ہو ۱۲ ف۱۲ قتادہ رح نے کہا آنحضرت ؐ کے اصحاب نے بدر میں جو کافر قید ہوئے تھے اونسے فدیہ لیا چار ہزار درم ۱۲ ف۱۳ کہ اس امت کے لیئے لوٹ کا مال حلال ہے یا بدر میں جو مسلمان لڑے اون کے گناہ بخشدیئے گئے یا جس امت میں اس کا پیغمبر موجود ہو اسپر عذاب نہیں اتریگا یا جو نادانستہ کوئی خطا کرے اوس کو عذاب نہ ہوگا ۱۲ ف۱۴ لوٹ کا یا فدیہ کا مال ۱۲ ف۱۵ یعنے مسلمانوں کے قبضے میں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۴۱۷ ف۱۱ سو جو مسلمان کافروں کے ملک سے نہیں نکلے وہیں رہتے ہیں انکا

اسلام کیا ہے ۱۲ ف۱۲ یعنے مہاجرین اور انصار کیئے ۱۲ ف۱۳ ایک مہاجرین اولین کہلاتے تھے جنہوں نے آن حضرت ؐ کے ساتھ یا اس کے کچھ ہی بعد یا آپ سے بھی پہلے مدینہ میں ہجرت کی اور ایک وہ مہاجرین تھے جنہوں نے جنگ بدر کے بعد یا صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ میں ہجرت کی اور مسلمانوں سے آکر ملگئے ۱۲ ف۱۴ یعنے مہاجرین اور انصار کیطرح ہیں ۱۲ ف۱۵ یعنے جب عہد ختم ہوا اور دوستی کے علاقے کٹ گئے ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۱۸ ف۱۳ اوسکی قوم یا اُس ملک میں ۱۲ ف۱۴ کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام کیسا ہوتا ہے تو اگر کوئی کافر اسلام کی کیفیت معلوم کرنے کے لیئے یا قرآن سننے کیلئے پناہ چاہے تو اسکو پناہ دو پھر اسکے امن کے ٹھکانے تک اسکو پہونچا دینا چاہیئے اب جب وہ اپنے امن کی جگہ پہونچ گیا تو پھر سارے کافروں کی طرح اسکا مارنا قتل کرنا درست ہے ۱۲ ف۱۵ یا کیونکر انکا عہد ہو سکتا ہے وہ تو بے ایمان ہیں عہد کرتے ہیں پھر توڑ ڈالتے ہیں ۱۲ ف۱۶ یعنے صلح حدیبیہ جو آنحضرت ؐ اور قریش کے کافروں میں کعبے کے قریب قرار پائی تھی انکا اتنا خیال رکھو کہ جب تک وہ ۱۲ ف۱۷ اپنے عہد پر قائم رہیں ۱۲ ف۱۸ اور عہد کا پورا کرنا بھی پرہیزگاری کے لیئے نہایت ضرور ہے۔ ہوا یہ تھا کہ مکہ کے کافروں نے حدیبیہ میں دس برس کیلئے آن حضرت ؐ سے صلح کی اس شرط پر جو لوگ مسلمانوں کی پناہ میں ہیں انپر مکہ والے حملہ نہ کرینگے اور نہ حملہ کرنے والوں کی مدد کرینگے اور مسلمان ان لوگوں پر حملہ نہ کرینگے جو مکے والوں کی پناہ میں ہیں نہ انپر حملہ کرنے والوں کی مدد کرینگے مکے والوں کی پناہ میں بنی بکر کی قوم تھی اور مسلمانوں کی پناہ میں خزاعہ کی قوم اتفاقاً بنی بکر اور خزاعہ میں جنگ ہوگئی مکہ کے کافروں نے اپنے عہد کا کچھ خیال نہ کیا اور بنی بکر کی ہتھیاروں سے مدد کی یہ حال دیکھکر خزاعہ میں سے ایک شخص عمرو بن سالم آنحضرت ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فریاد کی کہ مکہ کے کافروں نے عہد توڑ ڈالا آپنے فرمایا اچھا تو میں بھی تمہاری مدد کرونگا اور آپ نے آٹھ سنہ ہجری میں مکہ پر لشکر کشی کی اور اوس کو فتح کیا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۴۲۰ ف۹ حنین ایک وادی ہے مکہ اور طائف کے بیچ میں مقام مکہ سے اٹھارہ میل پر ہے وہاں ہوازن اور ثقیف کے لوگوں سے آپ نے لڑائی کی شوال کے مہینہ میں اور مکہ رمضان میں فتح ہوچکا تھا ۱۲ ف۱۰ کہتے ہیں اس

جنگ میں مسلمان گیارہ ہزار یا بارہ ہزار یا سولہ ہزار تھے اور کافر چار ہزار تھے بعض مسلمانوں نے کہا کہ اب ہم کیا مغلوب ہو سکتے ہیں جب بہت کم تھے جیسے جنگ بدر میں تب تو کافروں پر غالب ہوئے اللہ جل جلالہ کو یہ کلام پسند نہ آیا ۱۲ ف۱۱ مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے صرف آنحضرت ؐ اور چند صحابہ رضہ میدان میں جمے رہے ۱۲ ف۱۲ کہ کوئی امن کا مقام تم کو نہ ملا ۱۲ ف۱۳ جو بھاگ گئے تھے یا جو نہیں بھاگے تھے یا سب پر ۱۲ ف۱۴ کہتے ہیں پانچ ہزار یا آٹھ ہزار یا سولہ ہزار فرشتوں کی فوجیں اتریں مگر انہوں نے لڑائی نہیں کی فقط کافروں پر رعب ڈالنے کے لیئے اترے فرشتوں نے صرف جنگ بدر میں لڑائی کی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۲۲ ف۲۲ ہوا یہ کہ جب آپ جنگ تبوک کو جانے لگے تو بہت سے منافق جھوٹے جھوٹے عذر کرکے آپ سے اجازت کے خواہاں ہوئے آپ نے انکو سچا سمجھ کر جلدی سے اجازت دیدی اسپر اللہ کا عتاب ہوا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پر کمال عنایت ظاہر کی کہ قصور بیان کرنے سے پہلے ہی یہ فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا قصور معاف کردیا ۱۲ ف۲۳ کیونکہ اونکو تو خود جہاد کا شوق ہے وہ جہاد پر مرتے ہیں بھلا جہاد میں شریک ہونے کی اجازت کیوں مانگنے لگے ۱۲ ف۲۴ جہاد میں شریک ہونے کی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۴۲۳ ف۱۸ مثلاً فتح ہو یا لوٹ کا مال ملے ۱۲ ف۱۹ جیسے جنگ احد میں پیش آئی تھی ۱۲ ف۲۰ پہلے ہی سے یہ سمجھکر ۱۲ ف۲۱ جیسے [illegible] بن ابی منافق جنگ احد کے [illegible] اسی وجہ سے لوٹ کر چلے آئے [illegible] لیا تھا ہم کو معلوم ہوگیا تھا کہ مسلمان مغلوب ہونگے اور مارے جاوینگے ۱۲ ف۲۲ جہاں یہ باتیں ہوتی ہیں کسی مجلس میں یا پیغمبر ؐ کے پاس وہاں سے ۱۲ ف۲۳ یا کام بنانے والا یا حمایتی یا مددگار ۱۲ ف۲۴ دنیا کے ساز و سامان یا دنیا کے کسی شخص پر ۱۲ ف۲۵ یا تو ہمکو فتح ہوگی وہ بھی بھلی ہے یا اللہ کے راہ میں شہید ہونگے وہ بھی ایک قسمت ہے ۱۲ ف۲۶ دو برائیوں میں سے ایک کے منتظر رہیں ۱۲ ف۲۷ جیسے طاعون یا قحط یا اور کوئی بلا ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۴۲۶ ف۱۲ جیسے مزینہ اور جہینہ اور اشجع اور اسلم اور غفار ۱۲ ف۱۳ یعنے جہاد کرنیوالوں کو ۱۲ ف۱۴ یعنے ان کے ملک اور زمین اور مکانوں اور کھیتوں میں ۱۲ ف۱۵ انکو قتل

کریں یا قید کریں یا لوٹ لیں ۱۲ ف۱۶ ان پانچوں کاموں میں ۱۲ ف۱ یعنے ایک مقبول نیکی اون کے لیئے لکھی جاتی ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ضرور ملیگا فتح البیان میں ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے کام میں مصروف ہوا اسکا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سب عبادت میں داخل ہے یہاں ہمنے اردو کا محاورہ درست کرنے کے لیئے عبارت میں عربی کی مطابقت نہیں کی لفظی ترجمہ یوں ہے اس لیئے کہ ان لوگوں کو اللہ کی راہ میں نہ کوئی پیاس ایسی ہوگی اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی بھوک اور نہ وہ ایسے سرزمین پر چلیں گے جس سے کافر غصے ہوتے ہیں اور نہ دشمن سے کچھہ حاصل کرینگے مگر انکے لیئے ایک نیک عمل اس کے بدل میں لکھا جاویگا"

ضمیمہ متعلق صـ ۴۲۷ ف۱۶ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آ گئے جیسے بلال اور عمار اور خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ ف۱ بعضوں نے کہا عبداللہ بن ابی سرح بھی اون لوگوں میں داخل ہے وہ بھی مسلمان ہوگیا اور مسلمانوں کے ساتھہ ہو کر جہاد کیا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ۴۲۹ ف۹ کہتے ہیں اس ملک سے خیبر مراد ہے جو ہجرت کے ساتویں سال فتح ہوا اس لڑائی سے دو یا تین برس بعد بعضوں نے کہا کہ مراد ہے بعضوں نے کہا فارس اور روم کا ملک ۱۲ ف۱ بے تامل انکو قتل کرو ۱۲ ف۱۱ جنگ ختم ہو اور تم میں اور کافروں میں عہد ہو جائے یا وہ مسلمان ہو جائیں ابن عباس رضہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اور مسلمانوں کو اختیار دیا ہے کہ قیدیوں کو خواہ قتل کریں خواہ غلام لونڈی بنائیں خواہ مفت یا فدیہ لیکر انکو چھوڑ دیں فدیہ اسوقت ہے جب کافروں کا زور ٹوٹ چکا ہو اگر زور نہ ٹوٹا ہو تو قیدیوں کو قتل کرنا چاہیئے جیسے دوسری آیت میں ہے ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض اور آن حضرت صلعم نے جب بدر کے قیدیوں کو فدیہ لیکر چھوڑ دیا تھا تو اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا تھا اور حضرت عمر رضہ کی رائے پسند آئی تھی کہ ان قیدیوں کو قتل کر ڈالو یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے اس آیت سے فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم مجاہد رح نے کہا آن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ اس آیت کو منسوخ سمجھتے تھے اور عرب کے کافر اگر قید ہوں تو یا وہ اسلام لائیں یا قتل کیئے جائیں اور دوسرے کافروں سے فدیہ بھی لینا درست ہے ۱۲ ف۱۳ کون جہاد میں قائم رہتا ہے کون بھاگ جاتا ہے تم کو شہادت اور جہاد کا ثواب دینا اور کافروں کو تمہارے ہاتھ سے عذاب کرانا منظور ہے ۱۲ ف۱۳ انکو ہر نیک کام کا پورا ثواب ملیگا قتادہ رح نے کہا یہ آیت احد کے دن اتری ۱۲ ف۱۴ ہر جنتی اپنا ٹھکانا پہچان لیگا اور اپنے گھر میں جا بیٹھے گا صحیح بخاری میں ہے قسم اس کی جسکے ہاتھ میں محمد صلعم کی جان ہے تم میں سے ہر ایک شخص اپنا مکان جنت میں دنیا کے مکان سے زیادہ پہچان لیگا ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ۴۳۰ ف۹ کہتے ہیں بیعت الرضوان میں آپ کے ساتھ چودہ یا پندرہ سو صحابہ تھے اور آن حضرت صلعم نے کئی بار صحابہ رضہ سے بیعت لی ہے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کبھی ارکان اسلام پر جمے رہنے پر اور کبھی میدان جنگ پر تھمے رہنے پر اور کبھی گناہ سے توبہ کرنے پر اور آپ صلعم نے عورتوں سے بھی بیعت لی ہے اور حضرات صوفیہ نے جس بیعت کا التزام کیا ہے اس کی اصل شرع شریف سے ثابت ہے یہ بھی توبہ کی بیعت ہے مگر یہ بیعت واجب نہیں ہے سید علامہ رح نے کہا اس شخص کے ہاتھہ پر بیعت کرنا سنت ہے جو قرآن اور حدیث کا عالم باعمل اور متقی پرہیزگار اور دنیا سے متنفر اور آخرت کی طرف متوجہ ہو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو اگلے علماء کی صحبت پائی ہوئی ہو باقی کرامات وغیرہ یہ باتیں کچھہ شرط نہیں ہیں ۱۲ ف۱ خدا میں تیرے ساتھ نہیں گئے۔ یہ لوگ غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور اشجع اور دئل کے قبیلوں میں سے تھے جو مدینہ کے گرداگرد رہتے جب آنحضرت صلعم عمرے کے لیئے مکے کو چلے تو قریش کے کافروں سے ڈر کر اپنے گھروں میں رہ گئے ۱۲ ف۱۱ دل میں کچھہ اور ہی جانتے ہیں کہ یہ جھوٹا بہانہ ہے اے پیغمبر صلعم کہدے الخ ۱۲- ف۱۲ تم جو ڈر کر گھروں میں بیٹھہ رہے کیا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکتے ہو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ۴۳۲ ف۱۲ وہ فساد اور نفسانیت سے بچے رہے اور جو خدا تعالیٰ اور رسول صلعم نے حکم دیا اسپر راضی رہے کہتے ہیں حدیبیہ کے دن حضرت عمر رضہ کو بہت غصہ آیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلعم کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور یہ کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں کیا ہم میں سے جو مارے جائیں وہ بہشت میں نہیں جائیں گے اور انمیں کے جو مارے جائیں وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ حضرت عمر رضہ نے کہا تو پھر ہم کیوں اپنے دین کو ذلیل کریں آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ کو خراب نہیں ہونے دیگا آخر حضرت عمر رضہ ابو بکر صدیق رضہ کے پاس آئے انسے بھی یہی کہا انہوں نے جواب دیا کہ آن حضرت صلعم اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا کام خراب نہ ہونے دیگا اسکے بعد یہ سورت اتری آپ نے حضرت عمر رضہ کو بلا بھیجا اور یہ سورت سنائی انہوں نے کہا کیا یہ فتح ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بیشک فتح ہے ۱۱-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ۴۳۳ ف بنی نضیر کا سردار کعب بن اشرف یہودی بڑا مالدار تھا اور ان لوگوں کے پاس محفوظ قلعے اور مکانات تھے مسلمانوں کو جو اسوقت بہت غریب اور بے سامان تھے وہ کبھی اس لائق نہیں سمجھتے تھے کہ انکو نکال باہر کرسکیں گے یا ان پر غالب ہونگے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں مسلمانوں کے ہاتھہ سے انکے سردار کعب بن اشرف کو قتل کرایا پھر قلعے گڑھیاں کچھہ کام نہیں آئیں مسلمانوں نے انکا محاصرہ کر لیا آخر جھک مار کر نکلنا پڑا۔ اللہ جل جلالہ اپنی قدرت اور خدائی اور شاہنشاہی یونہی دکھلاتا ہے جو قوم لوگوں کی نظروں میں بے حقیقت ہوتی ہے اسیکو سر تاج کر دیتا ہے اور بڑے بڑے عزت اور غرور والوں کو اسکے سامنے سر جھکانا پڑتا ہے۔ انجیل مقدس میں ہے کہ جس پتھر کو معماروں نے حقیر سمجھہ کر پھینک دیا تھا وہی محل کے کونے کا صدرنشین ہوا۔ اسمیں اشارہ ہے عرب کی قوم کیطرف ۱۲ ف۵ جب انکو جلدی سے نکلنے کا حکم ہوا تو مارے بوکھلاہٹ کے اچھا اچھا اسباب جو بیجانے کے قابل تھا گھروں میں سے اوکھیڑ کر اونٹوں پر لادنے لگے اودھر سے مسلمان جو نیچے رہ گئے وہ لوٹنے لگے۔ بعضوں نے کہا باہر سے مسلمان انکے قلعوں پر حملہ کر رہے تھے انکو خراب کر رہے تھے اندر یہ یہودی اس حسد سے کہ مسلمان انکے آراستہ گھروں سے فائدہ نہ اٹھائیں انکو خراب کر رہے تھے ۱۲ ف۹ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اپنے زور اور قوت پر بھول کر ضعیفوں اور بے کسوں کو مت ستاؤ عدل و انصاف کا شیوہ مت چھوڑو ۱۲ ف۱ قتل ہوتے یا قید ہوتے یا بیماری سے ہلاک ہوتے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ۴۳۶ ف صحیحین میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور اپنی محتاجی کا حال بیان کیا آپ نے اپنی بی بیوں سے پچھوا بھیجا وہاں کچھہ نہ نکلا ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں اسکو لیجاتا ہوں (اور کھلاتا ہوں) ابو طلحہ رضہ اسکو اپنے گھر لے آئے اور اپنی بی بی سے کہا یہ آنحضرت صلعم کا مہمان ہے اسکی خاطر کرو اور کوئی چیز اٹھا نہ رکھہ انکی بی بی نے کہا قسم خدا کی میرے پاس تو صرف بچوں کا کھانا ہے

ابوطلحہ نے کہا ایسا کر جب رات ہو تو بچوں کو بن کہانا کہلائے بہلا کر سلادے اور چراغ بجہادے ہم دونوں بہی رات کو کچہہ نہ کہائیں گے اور آنحضرت م کے مہمان کو کہلا دینگے ان کی بی بی نے ایسا ہی کیا پہر صبح کو وہ مہمان آنحضرت م کے پاس گیا آپ نے فرمایا اللہ [illegible] یا اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا فلان مرد اور فلان [illegible] سے یعنے ابوطلحہ اور انکی بی بی پر اللہ اونہی کے باب میں یہ آیت اتری ۱۲ ف یعنے اور صحابہ رض یا تابعین یا قیامت تک جو مسلمان ہوں اور کافروں کے ملک سے ہجرت کر کے آئیں وہ بہہ دعا کریں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۳۵ ف کہ وہ درحقیقت مسلمان ہیں یا نہیں بخاری رح نے نکالا کہ جب آنحضرت م نے قریش کے کافروں سے حدیبیہ کے دن صلح کی تو کئی عورتیں جو اسلام کا دعوے کرتی تہیں آپ کے پاس چلی آئیں اسوقت یہ آیت اتری- آزمانے سے یہ مراد ہے کہ انسے قسم لیجاوے کہ وہ درحقیقت اسلام کو سچا دین سمجہ کے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول م کی محبت سے آئی ہیں نہ کہ اپنے خاوندوں سے لڑکر یا اور خانگی جہگڑوں کی وجہ سے یا فقط سیر و سیاحت کی نیت سے بعضوں نے کہا آزمانا یہ تہا کہ اگر وہ اس بات کی گواہی دیتی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور محمد م اللہ تعالیٰ کے پیغمبر م ہیں تو آپ پہر اسکو کافروں کے حوالے نہ کرتے بلکہ اسکے کافر خاوند کو جو مہر اسنے دیا ہے وہ ادا کر کے مسلمان سے اسکا نکاح کرا دیتے ۱۲ ف اس آیت سے صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد سے درست نہیں ہوسکتا اور اگر کافر کی عورت مسلمان ہوجائے تو اسکو اسکے کافر خاوند سے جدا کرلیں گے اگر خاوند مسلمان نہ ہو اور اگر وہ بہی اسلام قبول کرے تو بدستور نکاح باقی رہیگا گو عورت پہلے ہجرت کر کے آئی ہو اور خاوند بعد آیا ہو ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۳۷ ف ۱۳ کہ جنہے اس عورت کو اپنی آنکہوں سے زنا کرتے دیکہا ہے ۱۲ ف ۱۳ شروع اسلام میں ایسا ہی حکم ہوا تہا کہ جو عورتیں زنا کریں وہ مرنے تک گہر میں قید رہیں باہر نکلنے نہ پاویں پہر اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی آیت اتاری اور رجم کی اور یہ آیت منسوخ ہوگئی ۱۲ ف ۱۴ یا مرد اور عورت کو جو زنا کریں ۱۲ ف ۱۵ گالی گلوج دیکر یا جہڑک کر یا جوتیاں مار کر ۱۲ ف ۱۶ اس بری فعل کو چہوڑ دیں ۱۲ ف ۱۷ اگلی آیت میں عورت کی سزا مذکور تہی اس میں مرد اور عورت دونوں کی سزا مذکور ہے جو زنا کریں مرد کو تو اتنی ہی سزا کہ لعنت ملامت کی ڈانٹ ڈپٹ جہڑکی گہرکی یا چند جوتیاں ماردیں اور عورت کو یہ سزا دیکر پہر اگلی آیت کے موافق گہر میں قید بہی رکہنا تہا یہ دونوں حکم ابتدائی اسلام میں تہے پہر اللہ نے مرد اور عورت کے بیکوڑے اور سنگساری کی سزا اتاری اور یہ حکم منسوخ ہوگئے ۱۲ ف ۱۸ ابن جریر رح نے روایت کیا کہ حارث بن یزید ابوجہل کے ساتہ ملکر عیاش بن ابی ربیعہ کو تکلیف دیا کرتا جو مسلمان ہوگیا تہا آخر حارث ہجرت کی نیت سے آن حضرت صلعم کے پاس آیا عیاش نے اسکو دیکہکر کافر سمجہ کر مار ڈالا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف ۱۹ معلوم ہوا کہ کافر بردے کا آزاد کرنا درست نہیں اسیطرح اس کمسن کا جو دین اور ایمان کی سمجہ نہ رکہتا ہو اور بعضوں نے کہا جو بچہ مسلمانوں میں پیدا ہوا ہو اسکا حکم مسلمان کا سا ہے اور اسکا آزاد کرنا درست ہے صحیح حدیث میں ہے کہ ایک شخص ایک کالی لونڈی کو آنحضرت صلعم کے پاس لایا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجہپر ایک مسلمان بردے کو آزاد کرنا ہے کیا میں اسکو آزاد کردوں آنحضرت صلعم نے اس لونڈی سے پوچہا اللہ کہاں ہے اسنے اپنی انگلی سے آسمان کیطرف اشارہ کیا پہر آپ نے پوچہا میں کون ہوں اسنے کہا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آنحضرت م نے فرمایا اسکو آزاد کردے یہ مسلمان ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۳۹ ف ۱۳ اللہ تعالیٰ نے اٹہارہ آیتیں حضرت عائشہ رض کی عصمت اور پاکیزگی میں اتاریں جو قیامت تک قرآن میں پڑہی جاتی ہیں ان الذین جاؤ بالافک سے اولئک مبرؤن مما یقولون تک- یہ قصہ حدیث کی کتابوں میں مشہور ہے مختصر یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سفر میں آنحضرت م کے ساتہ تہیں وہ اپنا گلے کا ہار ڈہونڈہنے گئیں اور کسی کام کے لئے ہودے میں سے اتر کر گئی تہیں لوگ جو آئے تو سمجہے کہ وہ ہودے میں ہیں خالی ہودہ اونٹ پر رکہکر روانہ ہوگئے جب حضرت عائشہ رض آئیں دیکہا تو قافلہ چلدیا تہا وہ اکیلی منہ لپیٹ کر بیٹہ رہیں پیچہے سے ایک صحابی صفوان بن معطل آئے تہے حضرت عائشہ رض کو اکیلا اس حال میں دیکہکر اتر پڑے اور انکو اپنا اونٹ پر سوار کر لیا اور مدینہ میں پہونچا دیا فرمایئے اس میں کیا قباحت ہوئی لیکن خدا دشمنوں کا منہ کالا کرے عبداللہ بن ابی مردود نے جو منافقوں کا سردار تہا حضرت عائشہ رض پر تہمت رکہی اور اس کا چرچا شروع کیا شامت سے حسان اور مسطح جو خود حضرت ابوبکر رض کا خالہ زاد بہائی یا بہانجا تہا وہ بہی اسمیں شریک ہوگئے- حضرت عائشہ رض کو کمال رنج ہوا اور آنحضرت صہ بہی کئی روز تک پریشان اور متفکر رہے آخر اللہ تعالیٰ نے بی بی صاحبہ کی برات اور پاکیزگی بڑی دہوم کے ساتہ اتاری اور آن حضرت م نے تہمت لگانے والوں کو حد لگائی تمام مسلمان نہایت خوش ہوئے سلام اللہ علی حبیبۃ حبیب اللہ المبرأۃ من فوق سبع سموات ۱۲ ف ۱۴ یعنے آخرت میں یا دنیا اور آخرت دونو میں ذلیل ہوگا مراد عبداللہ بن ابی ہے یا حسان بن ثابت جو شاعر تہے آن حضرت صلعم کے- کہتے ہیں حسان اور مسطح اور حمنہ کو آپ نے حد قذف لگائی اور عبداللہ بن ابی کو چہوڑ دیا اسلئے کہ وہ منافق تہا اور آخرت کا عذاب اسکے لیے کیا کم تہا اگر آپ اسکو حد لگاتے تو اسکا یہ گناہ جاتا رہتا- جیسے ایک حدیث میں ہے کہ حد گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے- زہری نے کہا میں نے سعید بن مسیب اور عروہ بن الزبیر اور علقمہ بن وقاص اور عبداللہ بن عبداللہ ابن عتبہ بن مسعود رض سے سنا انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ رض سے کہ طوفان کا بڑا حصہ لینے والا عبداللہ بن ابی تہا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۴۳ ف ۶ اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور تم میں سے ہر شخص کے ہمنے وارث ٹہیرا دیئے اس مال کے جو ماں باپ و رشتہ دار چہوڑ جاویں اس آیت میں وارث سے مراد عصبہ ہیں جو حصہ داروں سے بچا ہوا اسباب لے لیتے ہیں جو حصہ دار اس سورت کے دوسرے رکوع میں مذکور ہوئے اون کو ذوی الفروض کہتے ہیں پہلے ترکہ ذوی الفروض میں تقسیم ہوتا ہے پہر جو انکے حصوں سے بچ رہتا ہے وہ عصبہ کو ملتا ہے عصبہ پہلے بیٹا ہے پہر پوتا پہر باپ پہر دادا پہر بہائی پہر بہتیجا پہر چچا پہر چچا زاد بہائی اور شروع اسلام کے زمانہ میں ایسا ہوا تہا کہ ایک شخص اکیلا مسلمان ہوجاتا اس کے عزیز و اقربا سب کافر رہتے تو آنحضرت صلعم ایک کو دوسرے کا دینی بہائی بنا دیا تہا اور عصبہ کیطرح وہ اس کے مال کا وارث ہوتا جب اسلام کی ترقی ہوئی اور ہر ایک مسلمان کے عزیز و اقربا مسلمان ہوگئے تو یہ آیت اتری اور میراث صرف قرابت داروں کا حق ٹہیرا [illegible] دینی بہائیوں کے لیے اللہ نے یہ حکم دیا کہ انسے محبت اور دوستی رکہو تکلیف کے وقت ان کی مدد کرو یہی انکا حصہ ہے باقی ترکہ تو قرابت داروں کے لیے ہی ۱۲ ف کلالہ کا معنے اوپر انیسویں رکوع میں گذر چکا یعنے جس کی اولاد اور باپ نہ ہوں ۱۲ ف اور بہائی مرجاۓ ۱۲ ف ۹ کوئی کلالہ ہوکر مرجائے نہ اولاد ہو نہ باپ ۱۲

ف۱ صحیحین میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم
میرے پاس آئے میں بیمار تھا اور بیہوش آپنے وضو
کیا اور مجھپر پانی ڈالا تو میں ہوش میں آگیا میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میں کلالہ ہوں میرا ترکہ کیونکر
تقسیم ہوگا اسوقت یہ آیت اتری۔ آیت سے یہ نکلتا
ہے کہ بیٹے یا بیٹی کے ہوتے ہوئے بہن کو کچھہ نہ ملیگا
امام داؤد ظاہری اور ایک جماعت علماء کا یہی قول
ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک بہن کو بیٹی کے ساتھہ ترکہ
ملیگا یعنے اگر کوئی مرجاوے اور ایک بیٹی ایک بہن
چھوڑجاوے تو بیٹی کو آدھا ترکہ دیں گے اور بہن کو آدھا
اور دلیل انکی وہ صحیح حدیث ہے کہ معاذ نے آنحضرت
صلعم کے زمانہ میں ایسا ہی فیصلہ کیا ایک حدیث میں
ہے کہ آنحضرت صلعم نے بیٹی کو آدھا حصہ دلایا اور پوتی
کو چھٹا حصہ اور باقی بہن کو اس آیت میں بہن اور
بہائی سے حقیقی یا علاتی بہن بہائی مراد ہیں کیونکہ
اخیافی بہن یا بہائی کا حکم اس سورت کے دوسرے
رکوع میں گذر چکا ہے ۱۲ ف۱۱ غیر لوگوں سے اس سے
وہ آیت منسوخ ہوگئی جس میں مہاجرین کو انصار
کا اور انصار کو مہاجرین کا وارث قرار دیا تھا ۱۲
ف۱۲ میراث کے لیئے جو قاعدے اس نے باندھ دیئے
ہیں اونہی میں کچھہ حکمت ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۴۵۴ ف اس سے یہ غرض نہ
تھی کہ میں پرہیزگار رہوں بلکہ یہ جتانا منظور تھا کہ
تجھہ میں تقوی اور خداترسی نہ ہوگی اسی لیئے تیری
نیاز منظور نہیں ہوئی تجھکو چاہیئے کہ ادب اور تقوی
اختیار کرے مجھکو کیوں مارتا ہے میرا کیا قصور ہے آدم
کی اولاد میں سب سے پہلے قابیل نے حسد اور ظلم کیا اور
ناحق خون کیا قیامت تک جو کوئی ایسا کریگا اس کا
وبال قابیل پر پڑتا رہیگا اسی نے یہ رستہ نکالا ۱۲
ف۸ سبحان اللہ صبر اور پرہیزگاری اسی کو کہتے ہیں
کہ ظالم کے ظلم پر خاموش ہو رہے اور خود کسی پر ظلم نہ
کرے حدیث میں ہے کہ جب مسلمانوں میں آپس میں
فساد ہو تو ہابیل کی طرح کر ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۴۴۶ ف۱ یعنے پہلے صور
تک جب ساری دنیا فنا ہوگی جیسے دوسری آیت میں
ہے انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم حق تعالی
کا رحم وکرم یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی شرارت
اور نافرمانی پر بہی اسکی ایک دعا اور عرض قبول
فرمائی اس میں بڑی حکمت تہی اچھوں کا بروں سے
امتحان اور دوزخ اور بہشت دونوں کا آباد کرنا
منظور تھا اور جس غرض کے لیئے انسان پیدا کیا
گیا اسکا پورا کرنا ۱۲ ف۲ یعنے گمراہ یا ملعون ہوا میرا
کام خراب کردیا یا میں نے کیا قصور کیا جو مجھ کو تونے
گمراہ کردیا یا خیر تونے مجھ کو گمراہ کیا اس گمراہی کے
ساتھہ میں بہی الخ ۱۲ ف۱۳ دشمن اپنی چار طرفوں
سے آتا ہے اوپر اور نیچے سے نہیں آتا اسلیئے اوپر
اور نیچے کو چھوڑ دیا ۱۲ ف۱۴ آسمان میں سے یا بہشت
میں سے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۴۴۷ ف۱۴ آدم کی اولاد سے
اونکی اولاد سب نکالی تو گویا آدم کی اولاد نکالی
بعضوں نے کہا بنی آدم سے خود آدم مراد ہیں صحیح
حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضہ سے اس آیت کا مطلب
پوچھا گیا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلعم سے سنا
آپ فرماتے تھے اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیا پھر ان
کی پیٹھہ پر اپنا داہنا ہاتھہ پھیرا اور ان کی اولاد کو
نکالا اور فرمایا میں نے ان لوگوں کو جنت کے لیئے
پیدا کیا پھر ہاتھہ پھیرا اور اولاد کو نکالا اور فرمایا میں نے
ان کو دوزخ کے لیئے پیدا کیا ۱۲ ف۱۵ تو ہی ہمارا مالک
ہے ۱۲ ف۱۶ بعضوں نے کہا یہ فرشتوں کا قول ہے
اللہ تعالی نے آدمیوں کے اقرار پر اونکو گواہ کردیا
ہمنے یہ اسلیئے کیا ایسا نہ ہو تم قیامت الخ ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۴۵۰ ف۱۴ حدیث میں ہے
کہ جنت میں ایک درخت ہے جسکے سایہ میں سوار
سو برس تک چلتا رہے اور وہ ختم نہ ہو وہی ہمیشگی
کا درخت ہے ۱۲ ف۱۵ آدم اور حوا دونوں
شیطان کے پہسلانے میں آگئے ۱۲ ف۱۶ بہشتی
لباس اتر گیا ۱۲ ف۱۷ شیطان مردود نے جو اپنے دل
میں سوچا تھا کہ آدم بہی میری طرح تباہ ہوں وہ
پورا نہ ہوا انکا رونا اور عاجزی کرنا اور معافی
چاہنا بارگاہ الہی میں اور زیادہ تقرب کا باعث
ہوا حدیث میں ہے قسم خدا کی اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالی
ویسے لوگ پیدا کرے گا جو گناہ کریں پھر اس سے
معافی مانگیں اگر لاکھہ عبادت اور تقوی ہو لیکن
ذرا بہی دل میں یہ سمانے کہ ہم بہی کچھہ ہیں تو سب
گیا گذرا ایسی عبادت اور تقوی سے جس سے غرور
پیدا ہو سو رہے وہ گناہ بہتر ہے جسکے بعد آدمی
روئے اور گڑگڑائے اور اپنے مالک سے معافی مانگے
اور اپنے تئیں سب سے حقیر سمجھے ۱۲ ف۱۸ کہ اب توبہ
پر قائم رہنا گناہ نہ کرنا ۱۲ ف۱۹ یعنے تمہاری اولاد
میں باہم دشمنی رہے گی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۵۳ ف۵ حضرت موسے
تو کوہ طور پر تشریف لیگئے اور ہارون کو اپنا خلیفہ
بنا گئے بنی اسرائیل نے سامری کے بہکانے سے
بچھڑے کی مورت کو پوجنا شروع کردیا ہارون
کی ایک نہ مانی حضرت موسے نے واپس آکر
یہ حال دیکھا اور بہت غصے ہوئے جن لوگوں نے
بچھڑا پوجا تھا وہ شرمندہ ہوئے اور بحکم الہی ان
کی معافی اس میں قرار پائی کہ ایک دوسرے
کو مار ڈالیں یہ گوسالہ پرست دو صفیں ہوگئے
اور ایک صف نے دوسرے کو مارا اور بعضوں
نے کہا گوسالہ پرست بے ہتہیار بیٹھہ گئے اور
جنہوں نے اسکی پرستش نہیں کی تہی وہ ہتہیار
لیکر انکو قتل کرنے لگے کچھہ قتل ہوئے اور کچھہ
باقی رہے تھے کہ اللہ تعالی نے اونکا قصور معاف
کردیا ۱۲ ف۶ یہ وہ لوگ تھے جنکو حضرت موسے
اپنے ساتھہ لیگئے تھے وہ ستر آدمی تھے اونکا ذکر
سورہ اعراف میں اس آیت میں ہے واختار موسے
قومہ سبعین رجلا لمیقاتنا آخر تک ۱۲ ف جب
حضرت موسے بنی اسرائیل کو مصر سے لیکر نکلے تو
ملک شام پر عمالقہ کی قوم قابض تھی حضرت موسے
نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم عمالقہ سے لڑوگے
تو اللہ تعالی تمکو فتح دیگا اور شام کا ملک تمہاری حکومت
میں کردیگا لیکن بنی اسرائیل نے بودا پن کیا اور عمالقہ
کے جنگ سے دل چرایا اور موسے سے کہنے لگے
تم اپنے پروردگار کے ساتھہ ملکر جاؤ اور لڑو ہم تو
یہیں رہیں گے اللہ تعالی نے اس نافرمانی اور بزدلی
کی سزا میں چالیس برس تک انکو جنگل میں سرگردان
رکھا ان کے خیمے سب پھٹ گئے اور کہانیکو کچھہ نہ رہا
تب اللہ تعالی نے ابر کا سایہ انپر کیا اور کہانے کے لیئے من
وسلوی اتارا من کہتے ہیں ترنجبین کو وہ رات
بہر طلوع آفتاب تک انپر برستی رہتی دودہ سے زیادہ
سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی تھی اور ہر شخص
ایک دن کی خوراک کے موافق اسمیں سے لے لیتا
اگر زیادہ لالچ کرتا تو سڑ جاتی سلوی ایک چڑیا
ہے۔ اسی جنگل میں حضرت ہارون کی وفات
ہوئی پہر ایک سال بعد حضرت موسے کی وفات
ہوئی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۵۵ ف۶ یعنے اس کی
تمام صفتیں بتلادے ایسی کہ دوسری کوئی گائے
اس طرح کی نہ نکلے ۱۲ ف پہلا سوال یہ تھا کہ وہ گائے
کیسی ہے تیسرا سوال بظاہر مکرر معلوم ہوتا ہے لیکن
وہ مکرر نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ گائے
جنگل میں چرتی پہرتی ہے یا محنت ومزدوری کرنے
والی ہے (فتح) ابن جریر رحمہ نے ابو ہریرہ رضہ سے
مرفوعا روایت کیا کہ اگر بنی اسرائیل انشاء اللہ نہ
کہتے تو قیامت تک اس گائے کا پتہ نہ ملتا ۱۲

ف۸ پورے بدن کی یعنے بے عیب بے داغ سے
یہ مطلب ہے کہ زردی کے سوا اور کسی رنگ کا
اس میں دہبہ بھی نہیں ہے یہ جو فرمایا کہ انسے
امید نہ تھی کاٹنے کی تو وجہ یہ تھی کہ پہلے تو اس
صفت کی گائے ڈھونڈتے رہے آخر مشکل سے
ایک شخص کے پاس ملی جو اپنے والدین سے بہت
عمدہ سلوک کیا کرتا تھا اسنے قیمت یہ مانگی کہ اُس
گائے کی کھال سونے سے بھر دیجائے قیمت کی
گرانی سے یہودی گھبرائے اور اس کے لینے میں
شش و پنج کرتے رہے پھر مجبور ہو کر اسی قیمت
پر خریدا اور اوس کو ذبح کیا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۵۶ ف۸ تو جو باتیں اپنے
لوگوں میں کرتے ہیں اون کو بھی اللہ تعالیٰ سنتا ہے
اور یہ بھی اس کو معلوم ہے کہ دل سے وہ اسلام
پر یقین نہیں لائے صرف مسلمانوں کی خوشامد
سے کہدیتے ہیں ۱۲ ف۹ یعنے خیالی تکے باندھتے
ہیں ۱۲ ف۱ آرزوئیں ترجمہ ہے امانی کا یعنے علم
کچھ نہیں رکھتے نہ کتاب آپ کو پڑھ سکتے ہیں مگر
آرزوؤں پر مرتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمکو اللہ
ضرور بخشدے گا ہمارے بزرگوں کی اعمال
کی وجہ سے بعضوں نے کہا امانی کے معنے جھوٹی
باتیں یعنے اپنے مولویوں اور پیروں سے چند جھوٹی
باتیں انہوں نے سن لی ہیں انپر پھولے ہوئے ہیں
مثلاً یہ بات کہ جنت میں وہی جاوے گا جو
یہودی ہو گا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۵۸ ف یہودیوں کو
جب مشرکین سے ایذا پہنچتی تھی تو دعا کرتے تھے
یا اللہ ہماری مدد کے لیئے نبی آخر الزمان کو جلدی
بھیج کہ ہم انکے ساتھ ہو کر مشرکین کو نیست و نابود
کر دیں ۱۲ ف۸ یعنے جان کے آرام و راحت کو
بیچکر اسکے بدل عذاب مول لیا ۱۲ ف۹ یہودیوں
کو یہ خیال تھا کہ تمام پیغمبر بنی اسرائیل یعنے انہی
کی قوم میں سے بھیجے گئے نبی آخر الزمان بھی ہماری
ہی قوم میں سے پیدا ہونگے لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی
وہ اپنے جس بندے کو چاہتا ہے وحی اور نبوت سے
سرفراز فرماتا ہے اُس نے عرب کی قوم میں سے
حضرت محمد صلعم کو چنا پھر یہ کون سی بات تھی ضد
کی مگر یہودیوں نے نہ مانا اور ضد اور سرکشی سے
حضرت محمد صلعم کی مخالفت کی اور اپنی جانوں کے
بدلے عذاب دائمی مول لیکر جانوں کو اس عذاب کے
بدل بیچ ڈالا یہ وہی مثل ہوئی کہ پرائی شگون
کے لیئے اپنی ناک کٹائی [illegible] یعنے پہلے

اللہ جل شانہ کا غضب تھا یہود پر انہوں نے بچھڑا
پوجا نبیوں کو قتل کیا معلوم نہیں کیا کیا گناہ کیئے
اب طرہ یہ کیا کہ حضرت محمد صلعم کے جو اللہ کے پیارے
پیغمبر تھے مخالف اور دشمن بنگئے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۵۹ ف۱ یعنے اللہ تعالیٰ
کی کتاب تو چھوڑ دیا اور جادو ٹونکے پیچھے لگ گئے
ہُوا یہ تھا کہ حضرت سلیمان ع کے زمانے میں شیاطین
آسمان پر جاتے اور فرشتوں کی کچھ باتیں سنکر
اسمیں ہزاروں جھوٹ ملا کر لوگوں سے کہتے لوگ
اُن کو کتابوں میں لکھتے جب حضرت سلیمان ع کو یہ معلوم
ہوا تو انہوں نے اس قسم کی سب کتابیں چھین کر
اپنی کرسی کے تلے گڑوا دیں جب حضرت سلیمان ع
کی سلطنت جاتی رہی یا ان کے مرنے پر ان شیاطین
نے لوگوں کو بہکایا اور کہا ہم تم کو سلیمان ع کا خزانہ
بتلاتے ہیں پھر یہ کتابیں نکلوائیں ان میں سب جادو
اور سحر بھرا ہوا تھا انہیں کتابوں سے دنیا میں
جادو پھیلا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۶۰ ف۱ مطلب یہ ہے کہ
ان یہود و نصاریٰ کی ناراضگی کی پرواہ ہی کیا
ہے در حقیقت یہ اپنی کتاب کے بھی پیرو نہیں ہیں
زبان سے تو توریت اور انجیل کا نام لیتے ہیں کبھی
غور سے انکو نہیں پڑھتے نہ انکے احکام پر چلتے
ہیں ایسا پڑھنا کس کام کا کہ زبان سے کچھ لفظ
بڑبڑا لیئے اور دل میں ذرا بھی خدا کا ڈر نہیں ۱۲
ف۱ یعنے اس میں تحریف اور تبدیل نہیں کرتے
اور اسکے احکام پر عمل کرتے ہیں یا غور کے ساتھ
سمجھ کر پڑھتے ہیں ۱۲ ف۱۲ یعنے اور حضرت محمد
صلعم پر بھی کیونکہ توریت اور انجیل میں صاف
آنحضرت صلعم کی بشارت موجود ہے ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۶۱ ف۹ مجاہد اور قتادہ
رح نے کہا کہ یہود اور نصاریٰ حضرت محمد ص کو اپنے
بیٹوں کیطرح پہچانتے تھے کیونکہ آپ کے تمام پتے
اور نشان ان کی کتابوں میں موجود تھے اور یہ
پتے اور نشان سب حضرت محمد ص میں موجود تھے اور
صاحب کشاف نے اسی کو ترجیح دی ہے ۱۲
ف۱ یا قبلہ کا بدلا جانا یا حضرت محمد ص کا پیغمبر ہونا
حق ہے تیرے پروردگار کی طرف سے ۱۲ ف۱۱
پیغمبر ص کو کیا شک ہو سکتی ہے در حقیقت یہ خطاب
ہے امت کے لوگوں کو یعنے تم شک مت کرو اور جو
حکم حضرت محمد ص کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا
پہونچا ہے اسپر یقین رکھو ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۶۲ ف۹ چونکہ اُس نے

اللہ تعالیٰ کی قدرت میں تعجب کیا تھا اور ایک شہر کا
آباد کرنا مشکل جانتا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے
خود اسکو مار کر دکھلا دی تاکہ پورا یقین ہو جاوے
کہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے ۱۲ ف۱ یعنے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا بلا واسطہ یا فرشتے کے واسطے سے ۱۲
ف۱۱ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ لوٹ کر اپنے گھر میں آیا تو خود
نوجوان تھا اور اسکے بیٹے پوتے سب بوڑھے ہوگئے
تھے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۶۵ ف۱۳ یہودیوں میں
ایک مالدار مرد اور عورت نے زنا کیا جو محصن تھے
انکی کتاب یعنے توریت شریف میں ایسے لوگوں کو
سنگسار کرنیکا حکم تھا لیکن اسپر عمل نہ کر کے
آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور فیصلہ چاہا آپ نے
حکم فرمایا کہ جیسا توریت میں لکھا ہے پتھروں سے
دونو کو مار ڈالو یہودی کہنے لگے توریت میں یہ حکم
نہیں ہے آپ نے فرمایا توریت لاؤ وہ لائے اور رجم
کی آیت پر ہاتھ رکھکر اور عبارت پڑھنے لگے عبداللہ
بن سلام جو یہودیوں کے بڑے عالم اور مسلمان ہو
چکے تھے انہوں نے انکی چوری پکڑی اور کہا ذرا
ہاتھ تو اوٹھاؤ جب ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت
صاف نکل آئی یہودیوں کو غصہ آیا اور اوٹھکر
چلدیئے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۴ یعنے
قیامت کا دن ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۶۷ ف۱۳ یعنے آنحضرت ص
جو اللہ تعالیٰ کی راہ بتلاتے ہیں تم اس میں طرح طرح
کے عیب نکالتے ہو اور لوگوں کو اس راہ پر چلنے سے
روکتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ ہمارا یہ عیب نکالنا
ناحق کی ہٹ دھرمی ہے اور یہ راہ اللہ کی سچی راہ
اور بے عیب ہے یہودی یہ کرتے تھے کہ مسلمانوں کو
باور کراتے کہ جس پیغمبر ع کی بشارت ہماری کتاب
میں ہے وہ یہ پیغمبر نہیں ہیں اور دین اسلام سچا دین
نہیں ہے دیکھو انکا قبلہ صحیح نہیں ہے اگر یہ سچے پیغمبر
ہوتے تو بیت المقدس ہی کو قبلہ رکھتے اسی قسم
کی ناحق کج بحثیاں کر کے مسلمانوں کے دلوں
میں شبہے ڈالتے اور جو کوئی نیا مسلمان ہونے
لگتا اسکو اسلام لانے سے روک دیتے تب اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اتاری ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۶۸ ف۱۲ یعنے اسمیں
دیری اور سستی نہیں کرتے جیسے یہودیوں کی
عادت تھی کہ نیک باتوں کو ٹالتے رہتے۔ کار امروز
را بفردا مگذار - یہ نیک کاموں کے لیئے ہے ان میں
جلدی منع نہیں بلکہ عمدہ ہے وہ جو حدیث میں ہے کہ

جلدی شیطان کی طرف سے ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ ایسی جلدی نہ کرو جس سے کام بگڑ جائے ۱۲ ف ۱۴ یعنے جیسے بندے کی ناشکری کرتے ہیں اور اسکی نعمتوں کی ناقدری۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے وہ اپنے بندوں کی ضرور قدردانی کریگا اور انکو ثواب ملیگا کوئی نیکی جو اللہ کے واسطے کیجاوے ضائع نہیں ہوسکتی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۴ ف ۱۲ مکہ کے مشرکوں نے یہود کے مولویوں سے پوچھا تم سچ کہو ہمارا دین بہتر ہے یا مسلمانوں کا ان بے ایمان مولویوں نے مشرکوں کو مسلمانوں سے بہتر اور اچھی راہ پر بتایا حالانکہ یہ مردود خوب جانتے تھے کہ مسلمان گو ہمارے مخالف ہیں مگر توحید کے قائل ہیں وہ ہزار درجے ان مشرکوں سے بہتر ہیں ۱۲ ف ۱۳ پہلے ان یہودیوں کی یہ برائی بیان کی تھی کہ وہ خودستائی کرتے ہیں اور اپنے تئیں مقدس اور پاک بتاتے ہیں اب یہ بیان کیا کہ ایک اور برائی بھی ان میں موجود ہے یعنے پرلے درجے کے بخیل ۱۲ ف ۱۴ قرآن شریف اور نبوت اور حکومت اور دشمنوں پر غلبہ ۱۲ ف ۱۵ بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے جو اپنے فضل سے دیا اس سے مراد بی بیاں ہیں یہودی آنحضرت صلعم سے اسوجہ سے بھی حسد کرتے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نو بی بیاں عطا فرمائی تھیں ۱۲ ف ۱۶ اسکے سوا حضرت سلیمان ع کی ایک ہزار بی بیاں تھیں اور حضرت داؤد ع کی سو بی بیاں تھیں اگر اس پیغمبر کی نو بی بیاں ہوئیں تو اسپر حسد کیا کرتے ہو یہود یہی کہتے تھے کہ اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو اتنی عورتیں نہ کرتے جیسے بعضے نصاریٰ بھی کہتے ہیں ان کا دندان شکن جواب یہی ہے کہ داؤد ع اور سلیمان ع کی پیغمبری کو تو تم بھی مانتے ہو پھر ان کی اسقدر بی بیاں کیسے تھیں ۱۲ ف ۱۷ یعنے یہود میں سے یا ابراہیم ع کی اولاد میں سے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۵ ف ۱۳ تو تمہاری بات کیونکر ہمارے دل میں سما سکتی ہے یا ہمارے دل علم کے غلاف ہیں یعنے ہم کو سب باتیں معلوم ہیں ۱۲ ف ۱۴ غلاف ولاف کچھ نہیں ۱۲ ف ۱۵ یعنے ہمنے ہی انکو پھٹکار دیا انپر لعنت کردی ۱۲ ف ۱۶ یعنے یہودیوں میں سے چند لوگ ایمان لاویں تو لاویں اکثر کافر رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کردی ہے ایسا ہی ہوا کہ عبداللہ بن سلام اور ان کے چند ساتھیوں کے سوا تمام یہودی آنحضرت صلعم کے مخالف رہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۴ ف ۱۳ انمیں نیک بات کا اثر نہیں ہوتا یا رحم و کرم کا ان میں نام نہیں ۱۲ ف ۱۱ یعنے ایک لفظ کی جگہ دوسرا لفظ رکھدیتے ہیں جیسے آنحضرت م کی صفت کو جو توریت میں موجود تھی انہوں نے اسکو بدل ڈالا ابن خلدون نے کہا تحریف لفظی بعید ہے اور توریت ایسی مشہور کتاب تھی کہ اسکا بدلنا مشکل تھا بخاری نے ابن عباس رض سے ایسا ہی نقل کیا تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ جملہ کی ترکیب میں تحریف کرتے یعنے فاعل کو مفعول بنا دیتے اور مفعول کو فاعل ایک جملہ میں جو لفظ شریک ہے اسکو دوسرے جملے سے لگاتے اور معنے اور مطلب میں خبط کردیتے یا اس کی تفسیر ایسی بیان کرتے جو مقصود نہیں ہے ۱۲ ف ۱۵ یعنے اسپر عمل چھوڑ دیا جیسے آنحضرت صلعم کی اطاعت کا حکم دیا گیا تھا اور آپ کی سب نشانیاں بیان کردیگئی تھیں یہودیوں نے اس کا کچھہ خیال نہیں کیا تو گویا بہلا دیا یا مطلب یہ ہے کہ توریت کی بعض آیتیں ان کی یاد سے نکل گئیں ۱۲ ف ۱۶ جیسے عبداللہ بن سلام اور انکے ساتھی جو یہودیوں میں ایماندار تھے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۳ ف ۱۲ میں ان لوگوں کو کیا کروں یہ میری سنتے ہی نہیں ۱۲ ف ۱۳ یعنے ہمکو انسے علیحدہ کردے ان کی صحبت سے جدا کردے ایسا نہ ہو کہ تیرا عذاب اترے اور ہم بھی انکے ساتھ پیسے جائیں ۱۲ ف ۱۴ کہتے ہیں حضرت موسےٰ م نے غصہ میں آنکر پہلے بددعا تو کی لیکن پھر رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے نافرمانوں کی یہی سزا ہے انپر رنج اور افسوس مت کر ۱۲ ف ۱۵ یعنے چونکہ قابیل نے ظلم سے اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا ۱۲ ف ۱۶ بظاہر قابیل کے قتل اور بنی اسرائیل کو حکم دینے میں کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا اسیوجہ سے نافع من اجل ذلک پر وقف کرتے تھے تو وہ اگلی آیت سے متعلق ہوگا اور یہ آیت کتبنا سے شروع ہوگی اگلی آیت کا ترجمہ یہ ہوگا پھر وہ (یعنے قابیل) اس سبب سے (یعنے ہابیل کو مار ڈالنے اسکی لاش نہ چھپا سکنے سے) لگا پچتانے ۱۲ ف ۱۷ یعنے اگر خون کے بدل خون کرے قصاص لیوے تو وہ درست ہے اسیطرح اگر کوئی ملک میں فساد مچاوے مثلاً مسافروں کو لوٹنا شروع کرے پادشاہ اسلام سے بغاوت کرے اُسکا بھی مار ڈالنا درست ہے مگر بے خون یا فساد کے ناحق کسی کو مارنا گویا سارے جہان کو مارنا ہے یعنے سارے جہان کو اگر مار ڈالے تو جتنا گناہ یا عذاب اسکو ہوگا اتنا ہی ایک مسلمان کو بھی ناحق مار ڈالنے میں ہوگا یا سارے جہان کو اگر مار ڈالے تو اُس سے قصاص لیا جاویگا اسیطرح ایک کے مار ڈالنے میں بھی اُس سے قصاص لیا جاویگا

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۴ ف ۱۵ بعضوں نے کہا انکے ہاتھ تنگ ہوں اس سے یہ مراد ہے کہ دنیا میں قید اور قتل اور ذلیل اور خوار ہوں اور آخرت میں عذاب میں گرفتار ۱۲ ف ۱۶ حدیث میں ہے کہ اسکے دونو ہاتھ داہنے ہیں یعنے اور مخلوقات کیطرح یہ نہیں کہ بایاں ہاتھ داہنے سے کمزور ہو بلکہ اسکے دونوں ہاتھ یکساں طاقت اور برکت والے ہیں اس آیت سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو ید کے معنے نعمت یا قدرت کے لیتے ہیں کیونکہ اگر نعمت یا قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ یعنے دونوں ہاتھوں کے معنے نہیں بنتے اور اگر اللہ تعالیٰ ید سے پاک ہوتا جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور پچھلے متکلمین کا قول ہے تو یہودیوں کو یوں جواب دیا جاتا کہ تم کیا بکتے ہو وہ تو ید سے پاک ہے جیسے سورہ انعام کے بارہویں رکوع میں فرمایا کہ وہ بیٹے اور بیٹیوں سے پاک ہے دوسری آیت میں فرمایا آدم ع کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہو تو پھر آدم ع کی فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ قدرت سے سب بنے ہیں اسیطرح حدیث میں ہے کہ اللہ نے توریت شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنۃ العدن کے جھاڑ اپنے ہاتھ سے لگائے غرض اہلحدیث ان سب آیتوں اور حدیثوں کو تسلیم کرتے ہیں اور انکے ظاہری معنے پر ایمان لاتے ہیں ان میں تاویل اور تحریف نہیں کرتے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۸ ف ۱۴ یا تم نے توریت کے الگ الگ حصے اور جزو کردیے ہیں جو اپنے مطلب کے ہیں وہ تو لوگوں کو بتاتے ہو اور انکو سناتے ہو اور جنمیں تمہارے خلاف مضمون ہیں انکو چھپا رکھتے ہو جیسے رجم کی آیت کو چھپا لیا تھا اور آنحضرت کی بشارت کی آیتوں کو چھپا لیا تھا اس سے یہ نکلتا ہے کہ یہ آیت یہود کے باب میں اتری کیونکہ قریش کے کافر توریت کو نہیں چھپاتے تھے ۱۲ ف ۱۵ قرآن کی طفیل میں ۱۲ ف ۱۶ بہت سی غیب کی باتیں اور پیشینگوئیاں اور بہت سے قصے جو توریت میں نہ تھے اور بہت سے شریعت کے مسئلے اور حکمت کی باتیں جو قرآن سے معلوم ہوئیں ۱۲ ف ۱۷ یعنے پڑے بک بک کرتے رہیں اور بچوں کیطرح اپنی کفریات سے کھیلا کریں ۱۲ ف ۱۸ جسکی انگلیاں پھٹی نہ ہوں جیسے اونٹ شتر مرغ بطخ یا پھر کھر والا جانور مثلاً گورخر ملہ ہیر

پنجہ والا پرندہ ۱۲ ف ۱۹ اگرچہ انکا گوشت حلال تہا ۱۲
ف ۲۰ جس چربی کو پیٹھ اٹھائے ہوئے ہو جیسے
دنبہ کی چکتی ۱۲ ف ۲۱ مثلاً ہاتھ پاؤں یا پسلی کی
چربی یا آنکھ یا کان کی وہ حلال تہی ۱۲ ف ۲۲ جو
ہمنے انپر ان چیزوں کو حرام کردیا تھا ۱۲ ف ۲۳ یعنے
یہود طرح طرح کے گناہ اور شرارتیں کرتے تھے حق
تعالے نے اُسکی سزا میں انپر حلال اور پاک چیزیں بہی
حرام کردینا جیسے سورہ نساء کے بائیسویں رکوع
میں گذرا ہم سچے ہیں یعنے اس بیان میں کہ گناہوں
کی سزا میں ہمنے یہ چیزیں اونپر حرام کردی تہیں نہ
جیسا یہود کہتے ہیں کہ اسرائیل نے اپنے اوپر یہ چیزیں
حرام کرلی تہیں چنانچہ توریت شریف میں یہ عبارت
موجود ہے کہ مردار اور خون اور سور کا گوشت اور
ہر جانور جس کا کھر پھٹا ہوا نہ ہو اور ہر مچھلی جس
میں سفیدی نہ ہو تمپر حرام ہے ۱۲ ف ۲۴ ایک بات
اور بہی ہے وہ یہ ہے کہ اس سے پہلے ہمنے الخ ۱۲ -
ف ۲۵ نیک بندے سے مراد حضرت موسے ع ہیں
یعنے اللہ تعالے نے اپنا احسان حضرت موسے ع پر
پورا کیا انکو توریت عطا فرمائی بعضوں نے یوں
ترجمہ کیا ہے ہمنے موسے ع کو کتاب دی اس شخص
کا ایمان پورا کرنیکو جو نیک ہے ۱۲ ف ۲۶ یا ہر چیز کا
اس میں پورا بیان ہے ۱۲ ف ۲۷ یا اس میں ہدایت
اور مہربانی ہے ۱۲ ف ۲۸ آخرت پر دنیا کے عذاب پر اور
ثواب پر ۱۲ ف ۲۹ جن کا ذکر اوپر گذر چکا ۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۷۹

ف ۱۶ اپنا سامان لکڑیاں
رسیاں وغیرہ جو لائے ہیں ۱۲ ف ۱۷ کہتے ہیں اچھا دو
گروں نے خلق کی راہ سے حضرت موسے ع کا ادب
کیا ۱۲ ف ۱۸ اگر تم ڈالتے ہی ہو تو پہلے الخ ۱۲ ف ۱۹ مگر
یاد رکہو کہ خداوند عالم پر تم غالب نہ ہوسکو گے
یا ڈالو تو سہی دیکہو تو تمہاری کیا فضیحتی (اردو
کا محاورہ ہے غلط العام فصیحی) ہوتی ہے ۱۲ -
ف ۲۰ اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو ۱۲ ف ۲۱ لوگوں کے
خیال میں ۱۲ ف ۲۲ یعنے لوگوں کے نزدیک بہت
بڑا بہاری جادو کیا کہ ویسا کسی نے کبھی نہیں دیکہا
تھا ۱۲ ف ۲۳ عصا قائم رہی ۱۲ ف ۲۴ سب فنا اور
ملیامیٹ ہوگیا سب سمجھ گئے کہ جادوگروں کا کام
شعبدہ اور سوانگ تھا اور موسے ع نے جو دکھلایا
وہ بحکم خدا ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۸۰

ف ۲ خواب غفلت سے
بیدار ہوں ابن عباس رض نے کہا ہر چیز خشک ہوگئی
اور جانور مرگئے اور نیل کا دریا سوکھ گیا آخر سب
لوگ فرعون کے پاس گئے اور کہنے لگے اگر تو خدا ہے
تو نیل میں پانی لا وہ کہنے لگا صبح کو پانی آجائیگا
جب یہ لوگ چلے گئے تو سوچا کہ اب کیا کروں اگر
صبح کو پانی نہ آیا تو سب میں جھوٹا ہونگا رات کو
اٹھکر کمل اوڑھکر ننگے پاؤں نیل پر آیا اور حق تعالی
سے دعا کرنے لگا یا اللہ تیرا ہی اختیار ہے تو
اگر چاہیگا تو نیل کو پانی سے بہر دیگا فرعون کا
یہ کہنا تھا کہ نیل میں پانی آن پہونچا اور فرعون
کے لوگ اور زیادہ گمراہ ہوئے اللہ تعالیٰ کو انکا تباہ
کرنا منظور تھا ۱۲ ف ۲۱ جیسے غلہ کی ارزانی صحت
کا عمدہ ہونا ۱۲ ف ۲۲ یعنے ہماری عقلمندی اور
انتظام کی خوبی ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر نہ کرتے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۸۲

ف ۹ اس دنیا کی
آنکھ سے ۱۲ ف ۱۰ ریزہ ریزہ یا زمین کے برابر ۱۲
ف ۱۱ اس زمانے میں ۱۲ ف ۱۱ یا امتیاز بخشا یا چن
لیا ۱۲ ف ۱۲ یعنے پیغمبری ۱۲ ف ۱۳ توریت شریف کی
ف ۱۴ ہمنے تمکو سے کہا ۱۲ ف ۱۵ یعنے مصر کا ملک بعضوں
نے کہا جہنم بعضوں نے کہا عمالقہ کے ملک بعضوں
نے کہا شام کا ملک گویا بنی اسرائیل کو یہ خوشخبری
دی کہ عنقریب انکے دشمن ہلاک ہونگے
اور بنی اسرائیل ان ملکوں کے مالک بنیں گے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۸۳

ف ۲۰ یعنے یہ نہ سمجھو
کہ میں نے کوشش میں کوئی کمی کی سب کچھ انکو
سمجھایا ڈرایا مگر بچھڑے کی پرستش میں موقوف نہ
کرسکا دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ ان لوگوں کی
نظر میں میری اونتی وقعت نہ تھی نہ رعب تھا جیسا
تمہارا ہے دوسرے یہ کہ جب میں نے منع کیا تو وہ
میرے مارنے کو اٹھ آئے اگر میں اور کچھ کہتا تو
شاید وہ مجھکو مار ہی ڈالتے ۱۲ ف ۲۱ میری بےعزتی
کرکے ۱۲ ف ۲۲ یعنے مجھکو ان میں مت شریک کر ۱۲
ف ۲۳ جب ہارون ع نے یہ سب حال موسے ع کو
سنایا تو موسے ع لگے دعا کرنے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ۴۸۴

ف ۱۴ خواہ وہ عذاب
کے مستحق ہوں یا نہ ہوں کیونکہ سب بندے اوسکی
ملک ہیں اور اس کو پورا اختیار ہے کسی کو چون وچرا
کرنے کی مجال نہیں ہے ۱۲ ف ۱۵ آدمی جانور درخت
پتھر سب پر ۱۲ ف ۱۶ کہتے ہیں جب یہ آیت اتری
تو شیطان کہنے لگا مجھپر بھی تیری مہربانی ہونا
چاہیئے کیونکہ میں بہی ایک چیز ہوں تب اللہ تعالیٰ نے
یہ اتارا ۱۲ ف ۱۷ گناہ اور شرک سے ۱۲ ف ۱۸ تو شیطان
مایوس ہوگیا اسی طرح سے یہود نصاریٰ نے بہی اللہ تعالیٰ
کی سب آیتوں پر یقین نہیں کیا انجیل اور قرآن
کو نہ مانا اسیطرح سے نصاریٰ نے قرآن
کو نہ مانا مسلمان اس مہربانی کے حقدار ہوگئے
انہوں نے اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں اور سب پیغمبروں
کو مانا اور سبکا ادب کیا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۸۷

ف ۱۵ شکار کرتے
تھے حالانکہ اسدن شکار منع تھا ۱۲ ف ۱۶ پانی پر
تیرتی ہوئیں ۱۲ ف ۱۷ یا پانی سے سر نکالے ہوئے
آجاتیں ۱۲ ف ۱۸ اور کوئی دن ہوتا ۱۲ ف ۱۹ یہ قصہ
بہی سورہ بقر کے آٹھویں رکوع کی تفسیر میں گذر
چکا ہے ۱۲ ف ۲۰ اس گروہ سے جو لوگوں کو ہفتہ
کے دن شکار کرنے سے منع کرتے تھے اور اس
برے کام سے باز رکہنے کے لیئے بہت کوشش کرتے
تھے ۱۲ ف ۲۱ کیا فائدہ وہ تو ماننے والے نہیں قلم تقدیر
نے انکی ہلاکت اور یا تباہی لکھدی ہے کہتے ہیں جب
ان گاؤں والوں نے یہ برا کام شروع کیا تو سارے
گاؤں کے رہنے والے تین گروہ ہوگئے - ایک تو وہ
جو خود یہ برا کام کرتے تھے دوسرے وہ جو خود
یہ کام نہیں کرتے تھے مگر کرنیوالوں کو منع بہی نہیں
کرتے تھے تیسرے وہ جو خود یہ کام نہیں کرتے
تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے سمجھاتے تو یہ
دوسرے گروہ نے تیسرے گروہ سے کہا بعضوں
نے کہا کہ یہ پہلے گروہ نے تیسرے گروہ سے کہا
یعنے تم ہم کو کیوں سمجھاتے ہو جب تم خود کہتے ہو کہ
ہم تباہ یا ہلاک ہونگے پہر جب اللہ تعالیٰ نے ہماری
تباہی اور ہلاکت کا ارادہ کرلیا ہے تو تمہارے
سمجھانے سے کیا فائدہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۸۸

ف ۱۶ لیکن جو وقت اللہ
تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اسوقت اسکا اثر ظاہر ہوگا ۱۲
ف ۱۷ چالیس برس کے بعد اس دعا کا ظہور ہوا
اور فرعون لشکر سمیت تباہ ہوا ۱۲ ف ۱۸ جو دعا
کرتے ہی چاہتے ہیں کہ انکا مطلب پورا ہوجائے
اگر پورا نہ ہوا تو خدا سے پہر جاتے ہیں یا شکایت
کرتے ہیں کہ ہمنے بہت کچھ دعا کی مگر پروردگار
نے قبول ہی نہیں کی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۸۹

ف ۲۰ گھاٹ پر تو
پیاس بجھانے کے لیئے جاتے ہیں وہاں اور زیادہ
آفت آگ ہی آگ ہے ۱۲ ف ۲۱ دونوں جہان میں
ملعون ہوئے دنیا کی لعنت یہ ہے کہ قیامت تک
لوگ فرعون اور اس کی قوم والوں پر پہٹکار کی
بوچھاڑ کرتے رہیں گے ۱۲ ف ۲۲ دونوں جہان میں
پہٹکار ۱۲ ف ۲۳ ان کے نشان باقی ہیں یا
آباد ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۹

ف ۱ یعنے بیت المقدس

کی مسجد کو دوبارہ خراب کریں ۱۲ ف۱۶ حالانکہ دوبارہ قصور کر چکے ہو مگر وہ ارحم الراحمین ہے ۱۲ ف۱۷ قتل ہوگئے قید ہوگئے ذلیل ہوگئے ایسا ہی ہوا بنی قریظہ اور بنی نضیر کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے سزا ملی ۱۲ ف۱۸ فرعون کے عذاب سے انکو چھڑانے کے لیئے آیا الخ ۱۲ ف۱۹ تیری عقل میں فرق آگیا ہے ان نو نشانیوں کا اوپر بیان ہوچکا ہے ایک روایت میں ہے کہ دو یہودیوں نے صلاح کی اور کہا اس پیغمبر ص کے پاس چلو اس سے کچھہ پوچھیں گے پھر ان نو نشانیوں کو پوچھا آپ نے فرمایا اسد تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو زنا نہ کرو چوری نہ کرو ناحق خون نہ کرو اسراف نہ کرو جادو نہ کرو بیقصور آدمی پر بادشاہ کے پاس تہمت نہ لگاؤ کہ وہ اسکو مار ڈالے سود مت کھاؤ پاکدامن عورت پر بہتان نہ کرو یا کافروں کے مقابلہ سے مت بھاگو راوی کو شک ہے اور ایک بات خاص تمہارے یہودیو اور جب کہ وہ یہ ہے کہ ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو یہ سنتے ہی ان دونو یہودیوں نے آپکے ہاتھ پاؤں چومے اور کہنے لگے آپ بیشک اسد تعالیٰ کے پیغمبر ص ہیں آپ نے فرمایا پھر تم مسلمان کیوں نہیں ہوجاتے انہوں نے کہا داؤد پیغمبر ع نے اسد تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ ہمیشہ انکی اولاد میں کوئی نہ کوئی پیغمبر ع ہوتا رہے اور ہم کو ڈر ہے مسلمان ہوں تو یہودی ہمکو مار ڈالیں گے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۹۴ ف۱۲ یا تجھکو موسیٰ ع کا قصہ پہنچ چکا ہے ۱۲ ف۱۳ یہ سورت مکہ میں اتری اسوقت تک شاید آپ کو موسیٰ ع کا قصہ معلوم نہ ہوا ہو اس قصے کے بیان فرمانے سے یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلعم کو تسلی ہو کیونکہ موسیٰ ع پیغمبر پر بھی بڑی بڑی سختیاں گذر چکی ہیں ۱۲ ف۱۴ حضرت موسیٰ ع رستہ بھول گئے تھے اندھیری رات سخت سردی کی اور بی بی کو درد زہ شروع ہوا ۱۲ ف۱۵ کیونکہ آگ لاؤ پر ضرور کوئی آدمی ہوگا اس سے رستہ پوچھ لوں حضرت موسیٰ ع دور سے اسد تعالیٰ کے نور کو آگ سمجھے آگ لینے گئے تو اسد تعالیٰ نے پیغمبری کا سرفراز فرمایا ۱۲ ف۱۶ یہ آواز خود پروردگار کی تھی جو موسیٰ ع کو ایک درخت سے سنائی دی ۱۲ ف۱۷ طویٰ اس میدان کا نام تھا۔ جوتیاں اتارنے کا حکم اسلیئے ہوا کہ وہ مردہ گدھے کی کھال کی تھیں یا تعظیم اور ادب کے لیئے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق ص ۴۹۵ ف۱۵ کئی آدمی ملجائیں تو عبادت بھی خوب ہوتی ہے ایک کو دوسرے سے مدد ہوسکتی ہے اور دل نہیں گھبراتا ۱۲ ف۱۶ جبتک ہم کو اور کم سن تھے ہم کو اسطرح سے پالا پرورش کیا دشمنوں سے بچایا تو اب بھی ہم پر احسان کر ۱۲ - ف۱۲ تو نے منہ مانگی مراد پائی یعنے تیری سب درخواستیں منظور ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۴۹۶ ف۱۳ یہ عرض کرنے والے تو صرف موسیٰ ع تھے کیونکہ ہارون ع اسوقت وہاں موجود نہ تھے مگر چونکہ موسیٰ ع اپنی طرف سے اور اپنے بھائی کی طرف سے بھی گفتگو کر رہے تھے اسلیئے یوں فرمایا کہ دونوں نے عرض کیا ۱۲ ف۱۴ گو میری ذات مقدس عرش پر ہے مگر میرا سمع اور بصر ہر جگہہ کام کر رہا ہے ایک رتی مجھہ سے پوشیدہ نہیں ہے ۱۲ ف۱۵ انکو آزاد کر دو اپنے قدیمی ملک شام کو چلے جائیں ۱۲ ف۱۶ جس سے تو پہچانے کہ ہم اس مالک کے بھیجے ہوئے ہیں ۱۲ ف۱۷ یا ہم اسکو سلام کرتے ہیں جو ہدایت کی پیروی کرے یا بہشت کے فرشتے اسی کو سلام کریں گے جو سیدہا رستہ چلے گا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق ص ۴۹۸ ف۱۴ میرے بغیر حکم اسکے معتقد بن گئے ہو نہ ہو یہی بات ہے ۱۲ - ف۱۵ وہ گرو ہے تم سب اسکے چیلے ہو اور یہ تمہارا ایک منصوبہ تھا اوستاد اور شاگرد سب نے ملکر یہ صلاح ٹھیرائی تھی کہ پہلے شاگرد ایک شعبدہ دکھلائیں گے پھر سب کے سامنے اوستاد سے ہار جائیں گے تاکہ دیکھنے والے اوستاد کا کہا مان لیں اور اسکے معتقد بنجائیں ۱۲ ف۱۶ کھجور کا درخت اونچا ہوتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ اس کی ڈھنڈہ پر لٹکا کر سولی دونگا ۱۲ - ف۱۷ یعنے میں اور موسیٰ ع ان دونوں میں سے ۱۲ ف۱۸ یعنے موسیٰ ع جس مار سے تم کو ڈراتے ہیں یعنے آخرت کے عذاب سے وہ زیادہ سخت ہے یا میری مار ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۰ ف۱۳ یہ خدا تعالیٰ کی آزمایش ہے ایمان پر قائم رہو ۱۲ ف۱۴ یہ بھی انکا ایک بہانہ تھا دل تو بچھڑے کی پوجا سے لگ گیا تھا لیکن حضرت موسیٰ ع کے لوٹنے پر اس امر کا تصفیہ موقوف رکہا ۱۲ ف۱۵ پھر موسیٰ ع لوٹ کر آئے اور اپنے بھائی ہارون ع پر بہت غصے ہوئے ۱۲ -

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۱ ف۱۰ ظلمی بنی اسرائیل پر ایک مدت سے ظلم کر رہے تھے جو ہم ان کو کوئی نہیں یہ انکا خیال تھا ۱۲ ف۱۱ انکے مطیع بنجائیں ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۲ ف۱۳ ہمارے اس قدر احسان اوپر سے تو قصوروار اور پھر ہم ہی کو دبانے آیا چلا وہاں سے حکومت کرنے کو ۱۲ ف۱۴ یا مجھسے نادانستہ یہ حرکت ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وہ علم نہیں دیا تھا جو اب عطا فرمایا ہے ۱۲ ف۵ کہیں تم ظلم سے مجھکو اس قبطی کے بدل مار نہ ڈالو ۱۲ ف۶ مدین کو چلا گیا وہاں سے ایک مدت کے بعد لوٹا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۳ ف سورج کیطرح اسپر آنکھہ نہیں ٹھیرتی تھی حالانکہ حضرت موسیٰ ع گندمی رنگ تھے ۱۲ ف۸ مردود نے جب دیکھا کہ میری شیخی کرکری ہوگئی اور موسیٰ ع نے دلیلی نشانی دکھلائی جس سے ان کی صداقت میں شبہ نہیں رہتا تو یہ حیلہ نکالا اور لوگوں کا دل ملانے کے لیئے سب کی رائے پوچھنے لگا ۱۲ ف۹ اسطرح کے عجیب شعبدے دکھا کر لوگوں کا دل اپنی طرف کرے پھر خود بادشاہ بن جائے اور تمہاری سلطنت چھین لے ۱۲ ف۱۰ چند روز تک ٹال ٹول لائیں کہ ۱۲ ف۱۱ اور موسیٰ ع کی پیروی سے بچ جائیں گے بعضوں نے کہا جادوگروں سے فرعون نے حضرت موسیٰ ع اور حضرت ہارون ع کو مراد لیا اور مطلب ہے کہ اگر وہ غالب ہوئے تو ہم انکا دین اختیار کرلیں گے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۴ ف۱۱ جب بنی اسرائیل راتوں رات نکل گئے اور فرعون کو خبر ہوئی تو الخ ۱۲ ف۱۲ کہ ہمارے بے اجازت نکل کھڑے ہوئے کہتے ہیں بنی اسرائیل چھ لاکھ ستر ہزار تھے اور فرعون کا لشکر سولہ لاکھ تھا ایک حدیث میں ہے کہ موسیٰ ع کے ساتھی ایک لاکھ بیس ہزار تھے اور سمندر میں بارہ رستے بنے تھے ہر رستے پر سے بارہ ہزار پار ہوئے اور فرعون کے ساتھ ستر افسر تھے ہر افسر کے تحت میں ستر ہزار فوج تھی (سب ونچاس لاکھ فوج ہوئی) ایک روایت میں ہے کہ موسیٰ ع کے ساتھی ستر ہزار تھے بہر حال فرعون کی فوج کے مقابل یہ ایک تھوڑی سی جماعت تھی ۱۲ ف۱۳ یعنے ہم باسامان مستعد ہیں اور بنی اسرائیل بے سروسامان ان کا گرفتار کر لینا کچھہ مشکل نہیں ۱۲ ف۱۴ اور وہ بنی اسرائیل کے پیچھے انکو گرفتار کرنے کے لیئے روانہ ہوئے سب گھربار مال متاع مصر میں چھوڑ گئے ۱۲ - ف۱۵ انہوں نے فرعون کے ڈوبنے کے بعد پھر مصر میں آکر سارے سامان پر قبضہ کر لیا ۱۲ -

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۵ ف۹ جن بیوقوفوں نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ ع نے اسد تعالیٰ کی آواز نہیں سنی بلکہ درخت میں اسد تعالیٰ نے بات کرنیکی قوت پیدا کردی تھی اور آواز بھی اسی درخت

کی بھی انکو اس میں غور کرنا چاہیئے کہ درخت بیچارے
کی کیا مجال ہے کہ وہ کہے میں اللہ ہوں زبردست
حکمت والا۔ دوسرے اگر درخت یہ دعویٰ کر سکتا
ہے کہ میں اللہ ہوں تو پھر حسین بن منصور نے کیا
قصور کیا تھا جو انا الحق کہا اور حضرت جنید رح
بغدادی اور تمام علماء نے انکے قتل کا فتویٰ
کیوں دیا ۱۲ ف ۱۳ یعنے میرے حضور میں جب حاضر ہوتے
ہیں تو انکو سوا میرے اور کسی کا خیال ہی نہیں
رہتا سانپ ہو یا اژدہا ہو وہ کسی سے نہیں
ڈرتے ۱۲ ف ۱۴ یعنے کوئی عیب تیرے ہاتھ میں
نہ ہوگا جیسے برص میں ہو جاتا ہے یہ نو نشانیاں
(ان) نو نشانیوں الخ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۰۸ ف ۱۴ یا پیچھے دیکھتا
ہوا اب پکڑا گیا اب گرفتار ہوا ۱۲ ف ۱۵ جو بقصور
مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہیں کسی شریعت یا انصاف
کے قانون سے ایسی خفیف بے احتیاطی کی سزا
قتل نہیں ہے کہتے ہیں حضرت موسٰے ع جب بھاگے
تو کھانے کو بھی کچھ ساتھ نہ تھا پاؤں میں جوتا
بھی نہ تھا مدین وہاں سے آٹھ دن کی راہ پر تھا
جہاں فرعون کی حکومت ختم ہوتی تھی اسی طرف
بھاگے ۱۲ ف ۱۶ مدین اس شہر کا نام تھا جہاں
شعیب پیغمبر ع رہتے تھے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۵۱۳ ف ۹ خدا کے عذاب
سے اپنے تئیں بچا سکا یا موسٰے ع سے اپنا بدلہ لے
سکا۔ حدیث میں ہے کہ اس قارون مردود نے ایک
فاحشہ عورت کو یہ سمجھایا کہ وہ حضرت موسٰے ع پر
زنا کی تہمت لگائے چنانچہ جب حضرت موسٰے ع نے
اسکو قسم دی تو اسنے کہدیا کہ قارون کے بہکانے
سے مینے یہ تہمت کی حضرت موسٰے ع کو غصہ آیا اور
اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں روکر دعا کی حکم ہوا کہ تم زمین
سے جو کہوگے وہ کرے گی حضرت موسٰے ع نے کہا
اے زمین قارون کو پکڑ وہ ایڑیوں تک دھنس
گیا پھر لگا منت کرنے لیکن حضرت موسٰے ع نے دوبارہ
بھی کہا اے زمین اسکو پکڑ وہ گھٹنوں تک دھنس
گیا ہوتے ہوتے گردن تک دھنس گیا ہزار منت
کرتا رہا لیکن حضرت موسٰے ع یہی کہے گئے پکڑ اسکو
پکڑ یہانتک کہ پورا زمین میں سما گیا۔ اسکے ساتھ
اسکے لوگ خزانے وغیرہ سب دھنس گئے ۱۲ ف ۱۰
اسی میں اسکی کچھ حکمت ہے ۱۲ ف ۱۱ یہ ہمارا سمجھنا
غلط نکلا کہ جو مالدار ہے اللہ تعالیٰ کا احسان اسی
پر ہے ۱۲ ف ۱۲ ایک دن ایک روز اپنے کفر کی بدولت
ہمیشہ عذاب میں پھنسیں گے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۲۴ ف ۹ حالانکہ دروازہ
بند رہتا ہے اور میرے سوا کوئی تمہارے پاس
نہیں آتا ۱۲ ف ۱۰ اس آیت سے اولیاء اللہ کی
کرامت کا ثبوت ہوتا ہے کیونکہ حضرت مریم ع
اللہ تعالیٰ کی ولیہ تھیں کچھ پیغمبر نہ تھیں ۱۲ ف ۱۱
ہوا یہ تھا کہ حضرت مریم ع کی ماں بانجھ تھیں حق
تعالیٰ نے انکو بیٹی دی اور بیٹی بھی ایسی عالی
درجہ کی تو حضرت زکریا ع بھی لاولد تھے انکو خیال
آیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مریم ع کی ماں کو اولاد دی
اور پھر اپنی قدرت یوں دکھلائی کہ بن فصل کا
میوہ روز بھیجتا ہے تو مجھ کو اولاد دینا اسے کیا
مشکل ہے ۱۲ ف ۱۲ جیسے تو نے مریم کی بوڑھی
بانجھ ماں کو اولاد دی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۵۲۵ ف ۹ یعنے دودھ
پیتا بچہ جسکے بات کرنیکا وقت نہ آیا ہو اور ابھی
جھولی میں پڑا ہو اگر بات کرے تو ایک بڑی نشانی
ہے قدرت کی حضرت عیسٰے ع نے ایسا ہی کیا
ایک حدیث میں ہے کہ حضرت یوسف ع کے گواہ
اور جریج عابد کے گواہ اور فرعون کی آیا کے بیٹے
نے بھی اسی عمر میں بات کی۔ بڑا ہو کر یہ ترجمہ ہے
کہل کا۔ کہل کہتے ہیں اس شخص کو جو جوانی پوری
کر چکا ہو لیکن ابھی بوڑھا نہ ہوا ہو یعنے چالیس
برس سے لیکر ساٹھ برس تک کہتے ہیں کہ حضرت
عیسٰے ع تیس برس کے جب ہوئے پیغمبری سے
سرفراز ہوئے اور تین برس دنیا میں رہکر آسمان
پر تشریف لیگئے تو کہولت کا زمانہ انہوں نے
کہاں پایا۔ اسکا جواب بعضوں نے یہ دیا کہ کہل
سے مراد پوری عمر کا ہے ۱۲ ف ۱۰ جیسے ابراہیم ع
اور اسمٰعیل ع اور اسحٰق ع اور یعقوب ع اور
موسٰے ع گذرے ہیں ۱۲ ف ۱۱ یعنے وہ کسی طریقہ
کا پابند نہیں ہے کہ اسکے خلاف نہ کر سکے گو اسنے
اکثر عادت یوں رکھی ہے کہ جورو خاوند کے ملنے
سے اولاد ہوتی ہے مگر جب وہ چاہے اس عادت
کو توڑ سکتا ہے ۱۲ ف ۱۲ یعنے حضرت عیسٰے ع کو ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۲۸ ف ۹ بعضوں نے
کہا یہودی حضرت عیسٰے ع کو طنز کی راہ سے اللہ کا
رسول کہتے اور فخریہ بیان کرتے کہ ہم نے اللہ کے رسول
کو مار ڈالا ۱۲ ف ۱۰ ہوا یہ تھا کہ حضرت عیسٰے ع کو وہ
یہودی جو انکے قتل کے درپے تھے بخوبی پہچانتے
نہ تھے جب انکو پکڑنے گئے تو آپ نے اپنے حواریوں
سے فرمایا تم میں سے کون اس امر پر راضی ہوتا
ہے کہ اللہ اس کی صورت میری سی بنا دے اور
وہ میرے بدلہ سولی پر چڑھایا جاوے ایک
جوان شخص راضی ہوا اور تین بار اپنی رضامندی
ظاہر کی تب وہ حضرت عیسٰی ع کی شکل بنگیا اور
یہودی اسکو پکڑنے گئے اور سولی دی حضرت
عیسٰے ع کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا یہ قصہ
ابن ابی حاتم اور نسائی اور عبد بن حمید اور ابن
جریر اور ابن منذر نے ابن عباس رض سے
موقوفاً روایت کیا اور اسکا اسناد صحیح ہے ۱۲
ف ۱۱ جب مار چکے تو بعضے کہنے لگے یہی عیسٰے ع
ہیں بعضوں نے کہا یہ عیسٰے ع نہیں ہیں منہ
تو انہی کا سا ہے لیکن جسم اور ہے ۱۲ ف ۱۲
یا کوئی یقین نہیں ہے ۱۲ ف ۱۳ بلکہ کسی اور کو ان کے
دھوکے میں قتل کیا ۱۲ ف ۱۴ یعنے تیسرے آسمان
پر جیسے حدیث میں ہے ۱۲ ف ۱۵ بلکہ قیامت کے
قریب جب حضرت عیسٰے ع اتریں گے تو سب اہل کتاب
بھی جو اس زمانہ میں ہونگے ان پر ایمان لا دینگے
اور دنیا میں ایک ہی مذہب اسلام پھیل جاویگا ۱۲
ف ۱۶ اسی کو غلو کہتے ہیں یعنے بیچ کی راہ چھوڑ کر
ادھر ادھر ہو جانا جیسے نصاریٰ اور یہود نے کیا
نصاریٰ نے حضرت عیسٰے ع کو یہانتک چڑھایا کہ خدا
بنادیا یہود نے یہانتک گھٹایا کہ ان کو پیغمبر بھی
نہ مانا بلکہ جھوٹا بے دین بنایا سچا راستہ مسلمانوں
کا ہے کہ حضرت عیسٰے ع کو اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ
اور پیغمبر مانتے ہیں ۱۲ ف ۱۷ یعنے کن کا کلمہ جس سے
حضرت عیسٰے ع بن باپ کے پیدا ہوگئے اللہ تعالیٰ
نے یہی کلمہ حضرت جبرائیل ع کے ذریعہ سے مریم ع
کے پاس بھیجا انہوں نے مریم ع کے گریبان میں
پھونک دیا اللہ کی قدرت سے انکو پیٹ رہ گیا ۱۲
ف ۱۸ یعنے خدا کی اسی واسطے حضرت عیسٰے ع کو
روح اللہ کہتے ہیں اگرچہ سب روحیں خدا کی ہیں
مگر حضرت عیسٰے ع کی روح کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ
بزرگی دی اور اپنی طرف منسوب کیا اور یہی وجہ تھی
کہ حضرت عیسٰے ع ایسے ایسے عجیب کام کرتے
جو انسانی قدرت سے باہر ہیں مثلاً مرے
کو جلا دینا مادرزاد اندھے کو انکھیارا کر دینا
کوڑھی جذامی کو دم بھر میں اچھا کر دینا ۱۲ ف ۱۹
جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ بیٹا روح القدس
یہ تینوں ملکر خدا ہیں پہلے ایک خدا تھا پھر ایک کے
تین ہوگئے باپ میں صرف وجود رہگیا اور حیات
روح القدس میں آگئی اور علم بیٹے یعنی مسیح میں
آگیا معاذ اللہ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم حضرت
عیسٰے ع کے زمانہ تک جتنی آسمانی کتابیں اتریں

اور جن کو نصاری بھی مانتے ہیں سب میں اس امر کی صراحت موجود ہے کہ خداوند کریم ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور خود انجیل میں بھی جابجا توحید کا بیان ہے ۱۲ ف۲۰ یا وہ بات کہو جو بہتر ہے یعنے خدا ایک ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۵۳۰ ف۱۱ ان سب نشانیوں کی تفسیر سورہ آل عمران کے پانچویں رکوع میں گزر چکی ہے ۱۲ ف۱۲ کمبخت اتنا نہ سمجھے کہ اندھے مادر زاد اور کوڑھی کو چنگا کر دینا اور مردے کو جلا دینا جادوگر کے باپ سے بھی نہیں ہو سکتا اور جادوگر تو خلاف شرع کام لوگوں سے کراتا ہے حضرت عیسےٰؑ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کا حکم کرتے ۱۲ ف۱۳ یعنے حضرت عیسےٰؑ سے یا پروردگار سے انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے ایمان پر گواہ رہیو۔ حواری حضرت عیسےٰؑ کے خاص اور سچے رفیق اور وہ بارہ تھے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۵۳۱ ف۱۷ سید علامہ نے کہا اس آیت سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ حضرت عیسےٰؑ آسمان پر جانے سے پہلے گذر گئے تھے اور یہ غلط ہے پے در پے حدیثیں اس مضمون کی موجود ہیں کہ حضرت عیسےٰؑ کی وفات نہیں ہوئی اور وہ آسمان پر زندہ ہیں جلبتی دنیا میں تھے اور قیامت کے قریب پھر دنیا میں آویں گے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۵۳۲ ف۱۲ یعنے گو تیری عورت بانجھ ہے اور تو بوڑھا ہے مگر خدا کا حکم یہی ہے کہ اسی حال میں تم دونوں کو اولاد ہو ۱۲ ف۱۳ یعنے تیرے دادا آدمؑ کو جس کی نسل سے سب آدمی نکلے ۱۲ ف۱۴ جس سے میں معلوم کر لوں کہ خوشخبری اب پوری ہوئی عورت کو پیٹ رہ گیا ۱۲ ف۱۵ یعنے یہ نہ ہوگا کہ تو گونگا بہرا ہو جائے بلکہ خاصا چنگا رہکر لوگوں سے بات چیت نہ کر سکیگا البتہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں زبان چلتی رہیگی ایسا ہی ہوا جب حضرت یحییٰ کا حمل رہا تو تین دن تک حضرت ذکریا لوگوں سے بات چیت نہ کر سکے اشاروں سے انکو سمجھاتے تھے ۱۲ ف۱۶ صبح اور شام بڑے فضیلت کے وقت ہیں ہر دین اور ہر مذہب میں یہ عبادت اور یاد الٰہی کے وقت ہیں ۱۲ ف۱۷ اسکے بعد یہ ہوا کہ حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے اور جب بڑے ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے ان کو پیغمبری دی اور فرمایا اے یحییٰ الخ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۵۳۶ ف۹ حواری حضرت عیسےٰؑ کے مددگار تھے ۱۲ ف۱۰ جب حضرت عیسےٰؑ آسمان پر تشریف لیگئے تو آپ کے بعد نصاریٰ میں اختلاف ہوا کوئی آپ کو خدا کوئی خدا کا بیٹا کہنے لگا کوئی توحید پر قائم رہا اور پہلے دو کافر گروہ تیسرے گروہ پر غالب رہے یہاں تک کہ حضرت محمد صلعم کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ۱۲ ف۱۱ مشرک ذلیل اور خوار ہوئے اور مومن قیامت تک غالب رہیں گے اخیر غلبہ حضرت عیسےٰؑ کے زمانہ میں ہوگا جب مسلمان آپکے ساتھ ہو کر دجال کو ماریں گے ۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۵۳۸ ف۹ ہماری ہی حکم کر ان کی تابعداری کرتے تھے ورنہ بھاگ جاتے باجو صبح کو بناتے وہ شام کو بگاڑ ڈالتے ۱۲ ف۱۰ یعنے دین اور شریعت کا علم یا جانوروں کی بولی سمجھنے کا ۱۲ ف۱۱ یوں نہیں کہا کہ سب یا ندار بندو نپر کیونکہ اللہ تعالےٰ کے بندے بیحد ہیں معلوم نہیں کوئی انسے بھی بڑھ چڑھ کر ہو اس آیت سے یہ نکلا کہ علم اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور یہی میراث ہے پیغمبروں کی ۱۲ ف۱۲ یعنے علم اور فضل اور نبوت کا اور مال کی میراث مراد نہیں ہے کیونکہ داؤدؑ کے انیس بیٹے تھے اکیلے حضرت سلیمانؑ انکے مال کے وارث نہیں ہو سکتے ۱۲ ف۱۳ حضرت سلیمانؑ سب جانوروں کی بولی سمجھتے تھے پرند ہوں یا چرند اور یہاں پرند کو صرف اسلیئے بیان کیا کہ پرند کا لشکر ہر وقت انکے ساتھ رہتا اور انپر سایہ کیئے رہتا ایک روایت میں ہے کہ حضرت سلیمانؑ استسقا کے لیئے لوگوں کے ساتھ میدان کو گئے وہاں ایک چیونٹی کو دیکھا جو چت لیٹے ہوئے اپنے پاؤں اوٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہی ہے یا اللہ میں ایک تیری مخلوق ہوں اور تو کھانے کو نہ دے تو میں کیسے جی سکتی ہوں یا ہم کو کھانے کو دے یا مار ڈال حضرت سلیمانؑ نے اسکی یہ دعا سنکر لوگوں سے فرمایا اب اپنے اپنے گھروں کو لوٹ چلو ایک چیونٹی نے تمہارا کام پورا کر دیا اب پانی پڑے گا ۱۲ ف۱۴ سب جانور ہمارے تابع ہیں یہاں تک کہ ہوا بھی ہمارے حکم پر چلتی ہے تمام دنیا کی بادشاہت ہمارے ہاتھ میں ہے دیو اور جن تک ہمارے مطیع ہیں ۱۲ ف۱۵ حضرت سلیمانؑ کے گرد آدمی تھے انکے گرد جن اور سر پر پرندے ۱۲ ف۱۶ ہر ایک گروہ پر جدا جدا نقیب تھے ۱۲ ف۱۷ وہاں چیونٹیاں بڑی کثرت سے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۵۴۱ ف۱۳ حضرت سلیمانؑ نے اس کی پنڈلیاں دیکھ لیں ان میں کوئی عیب نہ تھا اور جنوں کا بیان جھوٹ نکلا یہی آزمانے کے لیئے شیشہ کا محل بنایا گیا تھا ۱۲ ف۱۴ جب اسکی پنڈلیاں دیکھ لیں یہ پانی نہیں ہے ۱۲ ف۱۵ ایسا ایک محل ہے جسپر آئینے منڈے ہوئے ہیں یا جڑے ہوئے ہیں ۱۲ ف۱۶ جب حضرت سلیمانؑ کے یہ معجزے دیکھے شرمندہ ہوئی تو کہا الخ ۱۲ ف۱۷ جو اتنی مدت شرک میں مبتلا اور تجھکو بھولی رہی ۱۲ ف۱۸ ابن عباسؓ نے کہا پھر حضرت سلیمانؑ نے اس سے نکاح پڑھا لیا ایک حدیث میں ہے کہ حمام میں سب سے پہلے حضرت سلیمانؑ داخل ہوئے جب وہاں کی گرمی دیکھی تو کہنے لگے ہائے افسوس اللہ تعالیٰ کا عذاب کیسا ہوگا ۱۲ ف۱۹ وہ بادشاہ اور پیغمبر دونو تھے ہمنے کہدیا تھا پہاڑو الخ ۱۲ ف۲۰ حضرت داؤدؑ کے ہاتھ میں لوہا موم کیطرح ہو جاتا جسطرح چاہتے موڑ لیتے تپانے اور گرم کرنے کی ضرورت انکو نہ ہوتی ۱۲ ف۲۱ بڑی چھوٹی نہ ہوں ۱۲ ف۲۲ بعضوں نے کہا کڑیاں اندازے سے جوڑ اسکے یہ معنے ہیں کہ کیلیں نہ بہت پتلی رکھ نہ بہت موٹی۔ بعضوں نے کہا حضرت داؤدؑ کی زرہ میں کیلیں نہ ہوتیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۵۴۲ ف۱۲ اور لگے کفر اور ناشکری کرنے سدی رح نے کہا سبا والونکی طرف تیرہ پیغمبرؑ بھیجے گئے انہوں نے سب کو جھٹلایا اور بت پرستی کرنے لگے ۱۲ ف۱۳ باغ اور مکانات سب تباہ ہو گئے ۱۲ ف۱۴ مطلب یہ کہ یا تو انکے داہنے بائیں ایسے عمدہ باغ تھے جن میں قسم قسم کے عمدہ اور مزیدار میوے پیدا ہوتے تھے یا جب انہوں نے ناشکری کی اور پانی کا باندہ ٹوٹکر سیلاب آیا اگلے باغ تباہ ہو گئے تو پھر انہوں نے باغ لگائے مگر انمیں کوئی مزیدار میوہ پیدا نہیں ہوا کچھ کسیلے خراب پھل کچھ جھاؤ کچھ بیر رہگئے یہی خیر صلاح یہ ناشکری اور کفر کا بدلہ ملا ۱۲ ف۱۵ یعنے شام کی بستیوں میں ۱۲ ف۱۶ نمایاں یعنے قریب قریب ۱۲ ف۱۷ یہ لوگ مارب میں رہتے تھے اور شام کے ملک میں سوداگری کے لیے جاتے تھے مارب سے شام تک برابر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر گاؤں آباد تھے ایسے کہ ایک گاؤں سے دوسرا گاؤں نظر آتا اور مسافروں کو ایسا آرام تھا کہ راستے میں توشہ رکھنے کی حاجت نہ پڑتی رات کو گاؤں میں اتر رہتے اور وہیں کھاتے پیتے ۱۲ ف۱۸ صبح کو ایک گاؤں میں پہونچتے تو دوپہر کو

دوسرے گاؤں میں شام کو تیسرے گاؤں میں ۱۲ ف۱۹ ہمنے ان کو کہلا بھیجا ان گاؤں میں الخ ۱۲ ف۲۰ راہ میں اسوجہ سے کہ گاؤں نزدیک نزدیک تھے کوئی خطرہ نہ تھا نہ چور کا نہ ڈاکو کا کہانے پینے کا سامان ہر جگہہ موجود چار مہینے کی راہ تک یہی حال تھا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۳ ف۱۳ ان میں سے ایک نے مقدمہ کو یوں شروع کیا ۱۲ ف۱۴ اسکی زبان بہت تیز ہے لوگ اسی کی طرفداری کرتے ہیں میری سی کوئی نہیں کہتا اسکے بعد حضرت داؤد ع نے دوسرے فریق سے جواب کہا اُسنے دعوی کا اقبال کیا تب حضرت داؤد ع نے یہ فیصلہ سُنایا بعضے کہتے ہیں بغیر جواب لیئے فیصلہ سنادیا اور حضرت داؤد ع کا یہی قصور تھا جس کی انہوں نے معافی مانگی ۱۲ ف۱۵ یہ دو شخص اصل میں دو فرشتے تھے جو مدعی مدعی علیہ بنکر اللہ تعالی کی طرف سے آئے تھے - ہوا یہ تھا کہ حضرت داؤد ع کی نگاہ بے اختیاری میں ایک عورت پر پڑگئی وہ انکو خوبصورت معلوم ہوئی انہوں نے اس کے خاوند سے درخواست کی کہ تو اسکو طلاق دیدے یا اوسکے خاوند کو ایک لڑائی میں بھیجدیا وہ شہید ہوا حضرت داؤد ع نے اسکی شہادت کا چنداں غم نہ کیا اور اسکی بی بی سے نکاح پڑھا لیا اسپر اللہ تعالی کی طرف سے انکو تنبیہ آئی کہ تمنے ننانویں بی بیاں رکھکر انپر قناعت نہ کی اور ایک غریب کی بی بی پر نظر ڈالی حالانکہ یہ امر دوسرے عام لوگوں کے حق میں کوئی گناہ نہیں مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہے انسے اتنی سی بات پر بھی مواخذہ ہوا - اب جو بعضے لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد ع اس عورت پر عاشق ہو گئے تھے اور اسکے خاوند کو قتل کرانیکی فکر میں تھے یہ سب غلط ہے حضرت علی رض نے فرمایا جو کوئی ایسی باتیں بیان کریگا میں اسکو ایک سو ساٹھ کوڑے لگاؤنگا - کہتے ہیں اس شخص کا نام اوریا تھا جسکی بی بی سے حضرت داؤد نے نکاح کر لیا اور اسی کے پیٹ سے حضرت سلیمان پیغمبر ع پیدا ہوئے ۱۲ ف۱۶ اپنے ساجھی کا حق دبانا چاہتے ہیں ۱۲ ف۱۷ دیکھیں وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں کہتے ہیں جب حضرت داؤد ع نے یہ فیصلہ سُنایا تو وہ دونوں دعویدار ایک دوسرے کا منہ دیکھ کر ہنسنے لگے اسوقت حضرت داؤد ع سمجھے کہ یہ دونوں مدعی مدعی علیہ نہیں ہیں بلکہ پروردگار نے میری آزمایش کے لیئے انکو بھیجا ہے - دنبیوں سے مراد عورتیں تہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۵ ف۹ حضرت علی رض نے فرمایا کہ جب ابراہیم ع خانہ کعبہ بنا چکے تو عرض کیا پروردگار میں اپنا کام کر چکا اب حج کا طریقہ سکھلا تو اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل ع کو بھیجا انہوں نے حضرت ابراہیم ع کے ساتھ حج کیا پیغمبر گناہوں سے معصوم ہیں مگر ان کی شان اتنی بڑی ہے کہ ذری سی غفلت بھی انکے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہے اور وہ اس سے استغفار کرتے ہیں - نزدیکان را بیش بود حیرانی ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۶ ف۶ یعنے کسی شخص کے قتل کا حکم دیتا ہوں وہ مارا جاتا ہے کسی کو چھوڑ دیتا ہوں اسکی جان بچ جاتی ہے اگرچہ یہ جواب نہایت بیوقوفی اور حماقت کا جواب تھا اور ابراہیم ع یہ کہہ سکتے تھے کہ بھلا کسی کو مار کر پھر اسکو جلا تو سہی یا ایک چیونٹی یا ذرا سا جاندار تو بنا دے لیکن چونکہ نمرود احمق اور کٹ حجتی کرنا چاہتا تھا اسلیئے حضرت ابراہیم ع نے اس تقریر کو چھوڑ ہی دیا اور ایک دوسری صاف تقریر شروع کی جسکو عقلمند اور بیوقوف سب سمجھ جاویں ۱۲ ف۷ اب کیا کہنا سورج تو بڑی چیز ہے بھلا اپنی جان تو مرتے وقت بچالے ۱۲ ف۸ مجھ کو تیرے فرمانے سے یقین تو ہے ۱۲ ف۹ میں آنکھ سے دیکھنا چاہتا ہوں ۱۲ ف۱۰ حضرت ابراہیم ع پیغمبر تھے اللہ تعالی کے فرشتے اور اللہ تعالی کے حکم انکے پاس آتے تھے انکو مردونکے جی اٹھنے میں کوئی شک نہ تھا لیکن انہوں نے آنکھ سے دیکھنا چاہا انسانی عادت یہ ہے کہ جس بات کو سنتا ہے اُسکو دیکھنا چاہتا ہے اور حدیث میں ہے کہ سننا دیکھنے کے برابر نہیں ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۷ ف۱۱ کیونکہ مومنین اسکو قبلہ کرتے ہیں نماز میں یا اس وجہ سے کہ وہاں اسکی ایسی ایسی نشانیاں موجود ہیں جنسے اُسکی پہچان ہوتی ہے حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے مسجد حرام بنائی گئی پھر چالیس برس بعد مسجد اقصے ابن عمر رض نے کہا اللہ تعالی نے خانہ کعبہ کو زمین بنانے سے دو ہزار برس پیشتر پیدا کیا اسوقت اُسکا تخت پانی پر تھا یہود کے دوسرے اعتراض کا جواب ہے وہ کہتے تھے کہ بیت المقدس سب مقاموں سے افضل ہے کیونکہ تمام پیغمبروں نے وہاں ہجرت کی اور وہیں کی زمین پر حشر ہوگا تو اسکو چھوڑ کر کعبہ کو قبلہ بنانا بیجا ہے اللہ تعالی نے انکے اعتراض کا جواب دیا کہ کعبہ بیت المقدس سے بھی پہلے بنا ہے ۱۲ ف۱۲ جو ایک پتھر ہے اسپر حضرت ابراہیم ع کے قدموں کے نشان تھے لیکن اب مٹ گئے دوسرے یہ کہ اصحاب الفیل جنہوں نے اس گھر کو اوجاڑنے کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالی کا عذاب انپر اُترا اور سب ہلاک ہو گئے تیسرے یہ کہ صفا اور مروہ دو پہاڑ وہاں ہیں جنکے بیچ میں حضرت ہاجرہ دوڑی تہیں پھر اللہ تعالی نے انپر رحم کیا چوتھے یہ کہ زمزم کا چشمہ وہاں موجود ہے جسکا پانی کم نہیں ہوتا پانچویں یہ کہ جب رکن یمانی کیطرف ابر رہتا ہے تو یمن میں ارزانی ہوتی ہے اور جب رکن شامی کی طرف رہتا ہے تو شام میں ارزانی ہوتی ہے اور جب سب طرف رہتا ہے تو سب ملکوں میں ارزانی رہتی ہے ۱۲ ف۱۳ یعنے کیسا ہی قصور کر کے اگر کوئی کعبہ میں پناہ لے تو جب تک وہاں رہے اسکو سزا نہیں دیسکتے اگرچہ شرع کی حد ہو امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے اور اکثر علما اسکے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں حد لگا دینگے ۱۲ ف۱۴ یعنے خالص خدا کے لیئے عمل کیا یا اپنے کام خدا کو سونپ دیے ۱۲ ف۱۵ یا توحید پر قائم ہو گیا یا دل لگا کر خدا کی عبادت کی جیسے خدا کو دیکھ رہا ہے یا خدا اسکو دیکھ رہا ہے ۱۲ ف۱۶ یعنے خاص خدا کی طرف کا ۱۲ ف۱۷ جن کی دوستی میں کسی طرح کی خامی نہ تھی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے مجھکو بھی سچا دوست بنایا جیسے ابراہیم ع کو بنایا تھا ۱۲ ف۱۸ بہت لوگ کعبہ کے طفیل پرورش پاتے ہیں حاجیوں اور زائروں سے اپنی روزی پیدا کرتے ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۸ ف۱۷ راہ پر نہ لگائیگا یعنے سیدھی اور سچی راہ پر قائم نہ رکھیگا کیونکہ پیغمبر پیدائش کے وقت سے راہ پر ہوتے ہیں کبھی شرک نہیں کرتے ۱۲ ف۱۸ جسم میں اور چمک میں اور ہر بات میں ۱۲ ف۱۹ اب اصل بات کھولی اپنے اعتقاد کی اور پہلی باتیں صرف ان جاہلوں کو قائل کرنے کے لیئے کہی تہیں ۱۲ ف۲۰ میری قوم کے لوگو ۱۲ - ف۲۱ کیونکہ خدا کے سوا دنیا کی سب چیزوں یہاں تک سورج بھی جو سب میں بڑا اور سب سے زیادہ روشن اور چمکدار ہے ایک حال سے دوسری حال میں بدلتی رہتی ہیں اور ہر ایک چیز میں کچھ نہ کچھ عیب بھی موجود ہیں ۱۲ ف۲۲ بتوں اور جھوٹے معبودوں کو ۱۲ ف۲۳ اسکا علم سب پر حاوی ہے ۱۲ ف۲۴ کیا بت محض بیجان ہیں انسے تو تم اچھے ہو پھر انکے پوجنے سے کیا فائدہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۴۹ ف۱۴ ہم فرشتے ہیں تیرے مالک کے بھیجے ہوئے ۱۲ ف۱۵ سارہ بنت ہارون ۱۲ ف۱۶ اس خوشی سے کہ ہم پر لو کوئی آفت نہیں آئی یا تعجب سے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہمارے گھر آئے یا لوط ؑ کی قوم کی ہلاکت سنکر کیونکہ وہ سب بدکار تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اُن کو حیض آگیا حالانکہ ان کی عمر اسوقت اٹھانوے برس کی تھی فرشتوں کی برکت سے وہ جوان ہو گئیں ۱۲ ف۱۷ اُسکا بیٹا پیدا ہونے کی ۱۲ ف۱۸ خوشخبری یہ دی کہ تیرا ایک بیٹا پیدا ہوگا اسحٰق اور وہ جیئے گا اور زندہ رہے گا اُسکا بیٹا پیدا ہوگا یعقوب ۱۲ ف۱۹ چونکہ یہ امر عادت کے خلاف تھا کہ اٹھانوے برس کی بڑھیا اور ایک سو برس یا ایک سو بیس برس کے بوڑھے کی اولاد پیدا ہو اسلیئے حضرت سارہ رضہ کو تعجب ہوا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں انکو کچھ شک نہ تھا ۱۲ ف۲۰ وہ تو بن ماں بن باپ کے پیدا کر سکتا ہے بوڑھی عورت کو بچہ دینا اسے کیا مشکل ہے ۱۲ ف۲۱ تو یہ بھی اسکی ایک عنایت ہے تم پر بلکہ تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں اتریں فرشتوں نے دعا کی انکے لیئے اس آیت سے یہ نکلا کہ گھر والوں میں بی بی داخل ہے اور اسی وجہ سے اکثر لوگوں نے اہل بیت میں ازواج مطہرات کو داخل کیا ہے ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۵۴ ف۱ بلکہ آسانی کی ہر مرد کو چار عورتیں تک درست رکھیں سفر میں نماز کو کم کر دیا مسافر کو روزہ معاف کیا اسیطرح ہزاروں طرح کی آسانیاں ہماری شریعت میں ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ میں سیدھی آسان شریعت دیکر بھیجا گیا ہوں ۱۲ ف۱۱ حضرت ابراہیم ؑ تمام عرب لوگوں کے باپ تھے اور دوسرے مسلمانوں کے باپ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں اور حضرت ابراہیم ؑ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے باپ تھے تو سب مسلمانوں کے بھی باپ ٹھیرے ۱۲ ف۱۲ یعنے اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابوں میں اس امت کے لوگوں کا نام مسلمان رکھا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۵۵۵ ف۱۲ کہ سب کے سامنے مجھ پر غصہ یا عذاب کرے صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم ؑ اپنے باپ کو دیکھیں گے پریشان حال تو فرمائیں گے کیا میں نے دنیا میں تجھ سے نہیں کہا تھا کہ میرا کہنا مان لے وہ کہیگا اب میں تیری نافرمانی نہ کرونگا تب حضرت ابراہیم ؑ عرض کرینگے خداوندا تو نے میری یہ دعا دنیا میں قبول فرمائی تھی کہ قیامت کے دن مجھ کو ذلیل نہ کر اس سے زیادہ کیا ذلت ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے دور ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں نے کافروں پر بہشت حرام کر دی ہے پھر ابراہیم ؑ کو حکم ہوگا اپنے پاؤں کے تلے دیکھو کیا ہے وہ دیکھیں گے تو ایک بجو ہے نجاست میں لتھڑا ہوا فرشتے اسکے پاؤں پکڑ کے دوزخ میں ڈالدینگے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۵۷ ف۱۱ ابراہیم ؑ کی قوم کے لوگ ستارہ پرست تھے اُنکا یہ اعتقاد تھا کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے سب ستاروں کی گردش سے ہوتا ہے حضرت ابراہیم ؑ نے اُن کو دہوکا دینے کے لیئے ایک نظر ستاروں پر ڈالی ۱۲ ف۱۲ تو مجھ کو اپنے ساتھ نہ لیجاؤ کہتے ہیں ان کے زمانے میں طاعون کی بیماری بہت تھی ابراہیم ؑ کی قوم والے ڈرے کہیں اسکو طاعون نہ ہو جائے اور چھوڑ کر چلدیئے ۱۲ ف۱۳ ڈرے کہیں اسکی بیماری ہم کو بھی نہ لگجائے ۱۲ ف۱۴ یہ چڑھاوے جو تمہارے گرد رکھے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۵۵۸ ف۱۵ ایک سینگ دار مینڈھا جنت سے بھیجا ۱۲ ف۱۶ اس آیت سے نکلتا ہے کہ فبشرناہ بغلام حلیم سے حضرت اسمٰعیل ؑ مراد ہیں جیسے اکثر مفسرین کا قول ہے ایک حدیث میں ہے کہ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں یعنے حضرت اسمٰعیل ؑ اور حضرت عبداللہ کا جو آنحضرت ؐ کے والد ماجد تھے اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ غلام حلیم سے حضرت اسحاق ؑ مراد ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اس آیت سے اونکے پیغمبر ہونے کی بشارت مراد ہے اگلی آیت میں صرف اونکے پیدا ہونے کی بشارت تھی ۱۲ ف۱۷ سیکڑوں پیغمبر اون کی اولاد میں ہوئے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۶۴ ف۱۱ کہتے ہیں زمین پر جو سب سے اونچا پہاڑ ہے (مثلاً ہمالیہ کی چوٹیاں) پانی اس سے بھی چالیس ہاتھ یا پندرہ ہاتھ اونچا ہو گیا اور کوئی بستی نہ بچی نہ کوئی آدمی نہ کوئی جانور کنعان دل میں کافر تھا حضرت نوح ؑ نے ظاہر میں اسکو ایماندار سمجھ کر پکارا کہ ہمارے ساتھ سوار ہو جا بعضے کہتے ہیں وہ ظاہر میں بھی کافر تھا مگر محبت پدری حضرت نوح ؑ پر غالب ہوئی بعضے کہتے ہیں وہ حضرت نوح ؑ کی بی بی کا بیٹا تھا دوسرے خاوند سے ۱۲ ف۱۲ باپ بیٹے یہ باتیں کر رہے تھے کہ پانی کی موج الخ ۱۲ ف۱۳ جب طوفان ختم ہوا تو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۵۶۵ ف۱۷ کافروں کے ستانے پر ۱۲ ف۱۸ جیسے نوح ؑ نے ایک مدت تک صبر کیا ۱۲ ف۱۹ یا آخرت کی بھلائی پرہیزگاروں ہی کو ملیگی ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ؐ کو تسلی دی کہ آخیر میں تم ہی غالب ہوگے اور تمہارا ہی انجام اچھا ہوگا ۱۲ ف۲۰ وہ مصیبت یہ تھی کہ نوح ؑ کی قوم والے نوح کو اور ایمانداروں کو تنگ کرتے رات دن ستاتے اور ایذائیں دیتے پچاس کم ہزار برس حضرت نوح ؑ نے اسی تکلیف میں بسر کی آخر کو نہ رہا گیا بد دعا کی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۷۷ ف۸ جو ثمود کی اولاد میں تھے وہ عاد کا بیٹا تھا ۱۲ ف۹ ابن عبید ابن سعف بن ماسح بن عبید بن حاذر بن ثمود ۱۲ ف۱۰ ثمود کی قوم کو عاد ثانی کہتے ہیں حقیقت میں پہلے عاد کی اولاد تھی یہ لوگ حجاز اور شام کے بیچ میں رہتے تھے ۱۲ ف۱۱ ہوا یہ تھا کہ صالح ؑ کی قوم نے انسے درخواست کی کہ کوئی معجزہ دکھلاؤ انہوں نے کہا اچھا چلو پھر ایک پتھر دفعۃً پھٹا اور اس میں سے ایک اونٹنی نکل آئی چونکہ خداوند کریم نے اس کو محض اپنی قدرت سے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اسلیئے وہ خدا کی اونٹنی کہلائی ۱۲ ف۱۲ یعنے اگر اسکو ستاؤگے مارو گے یا زخمی کروگے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب تم پر اتریگا ۱۲ ف۱۳ خدا کا وہ احسان ۱۲ ف۱۴ جاڑے میں رہنے کیلیئے اور گرمی میں محل میں رہتے تھے بعضوں نے کہا اون کی عمریں اتنی تھیں کہ مکان کی چھت اور دیواریں آدمی کی زندگی ہی میں بوسیدہ ہو جاتیں اسلیئے پہاڑوں میں پتھر تراش کر مکانات بناتے ضحاک نے کہا ثمود کے لوگ تین سو برس سے ہزار برس تک زندہ رہتے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۵۸۲ ف۱۷ حدیث میں ہے اے علی میں تم کو بتلاؤں سب لوگوں میں زیادہ بدبخت دو شخص ہیں ایک تو وہ جس نے اونٹنی کو مارا ثمود کی قوم میں دوسرے وہ جو تیرے سر پر ماریگا اور ڈاڑھی خون سے تر ہو جائے گی یعنے ابن ملجم ملعون جس نے حضرت علی رضہ کو عین نماز میں تلوار سے مارا ۔ اس حدیث میں آنحضرت صلعم کا بڑا معجزہ ہے اور اسی لیئے امام ابونعیم رحمہ نے اسکو دلائل النبوت میں روایت کیا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق ص ۵۸۳ ف۱۰ اگر تم کو ایسے ہی شہوت کا غلبہ ہے تو نکاح کر لو ۱۲ ف۱۱ حضرت لوط ؑ کی دو یا تین بیٹیاں تھیں یہ کافر انکی درخواست کر چکے تھے مگر ان کی بدکاری کی وجہ سے حضرت لوط ؑ نے منظور نہیں کیا تھا اب مہمانوں کو بچانے کے

لیئے لاچار ہو کر بیٹیوں کو انسے بیاہ دینا منظور کر لیا ۱۲ ف۱۸ لواطت اور لونڈی بازی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۸۴ ف۲۱ ان میں سے کوئی باقی نہ رہیگا سب کے سب ہلاک اور برباد ہو جاوینگے ۱۲ ف۲۲ ان خوبصورت لڑکوں کا آنا سنکر ۱۲ ف۲۳ تم انسے بدفعلی کرنا چاہو گے اور میں تم کو روک نہ سکونگا تو میں انکی نگاہ میں ذلیل ہونگا کہ اپنے مہمان کو نہ بچا سکا یا جب تم انکو ذلیل کرو گے تو میں بھی ذلیل ہونگا کیونکہ مہمان کی ذلت صاحب خانہ کی ذلت ہے یہ گفتگو اس سے پہلے کی ہے جب ان فرشتوں نے اپنا حال لوط م پر کھولا اور کہا کہ تم مت گھبراؤ ہم خدا کے بھیجے ہوئے آئے ہیں جیسے کہ سورہ ہود میں گذر چکا ۱۲ ف۲۴ کہ تو کسی کی حمایت ہمارے مقابلہ میں نہ کر ہم جس سے چاہیں برا کام کریں یا ہمنے تم کو منع نہیں کر دیا تھا کہ تو پردیسیوں کی ضیافت ہمارے گاؤں میں نہ کیا کر نہ انکو ہمارے گاؤں میں آنے دیا کر ۱۲ ف۲۵ انسے نکاح کر لو۔ بعضوں نے کہا مراد بستی کی عورتیں ہیں کیونکہ پیغمبر علیہ السلام باپ کی طرح ہوتا ہے ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۹۴ ف۵ یا کھائے ہوئے بالی کیطرح جسکو جانور کھا کر نیچے کا جز یعنی ٹکڑا پھینک دیتا ہے مطلب یہ ہے کہ سب کے سب ہلاک اور پامال ہو گئے۔ کہتے ہیں جسپر ایک کنکری گرتی اس کی دبر سے جا نکلتی اور وہ فوراً ہلاک ہو جاتا۔ قرطبی نے کہا اس واقعہ کے پچاس دن بعد آنحضرت م پیدا ہوئے بعضوں نے کہا چالیس برس یا تیئیس برس بعد غرض یہ واقعہ مکہ میں ایسا متواتر اور مشہور تھا کہ خاص و عام اس سے سب واقف تھے ۱۲ ف۱ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ۱۲ ف ابن عباس رض نے کہا پیغمبروں کا خواب سچ ہوتا ہے گیارہ تارے ان کے گیارہ بھائی تھے اور سورج اور چاند سے باپ اور ماں مراد تھے چنانچہ یہ تعبیر خواب کی چالیس برس یا اسی برس بعد ظاہر ہوئی سجدے سے مراد زمین پر پیشانی لگانا ہے جو اگلی شریعتوں میں بطور تحیت کے جائز تھا ہماری شریعت میں حرام ہوا اگر وہ تحیت کے طور پر ہو اور یہی صحیح ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۰۱ ف۱۹ حساب کتاب سے بھی ۱۲ ف۲۰ میں قحط کا اچھی طرح انتظام کر لونگا ۱۲ ف۲۱ وہاں کے خزانوں کا اس کو افسر بنایا ۱۲ ف۲۲ یا جس طرح سے چاہتا تھا ۱۲ ف۲۳ اپنے بندوں میں سے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۰۲ ف۲۰ مصر کے بادشاہ نے ہمپر اتنا بڑا احسان کیا اور جو جو مہمانی خاطرداری کی تھی وہ باپ سے بیان کی ہم اس پونجی سے دوبارہ سفر کرینگے ۱۲ ف۲۱ دوسرا فائدہ بھائی کے لیجانے سے یہ ہوگا کہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۰۶ ف۱۵ یہودا سے پوچھا تمنے یوسف م کو کس دین پر پایا اسنے کہا تمہارے دین پر تب یعقوب م نے کہا شکر خدا کا اس کا احسان پورا ہوا ۱۲ ف۱۶ انہوں نے کہا تھا کہ یوسف م زندہ اور صحیح اور سلامت ہے اور اللہ ضرور اسکو مجھ سے ملا دیگا لیکن گھر والونکو انکا یقین نہ آیا وہ کہنے لگے اب اتنی مدت گذر گئی ہم کیسے یقین کریں ۱۲ ف۱۷ اتنے میں اور بھائی بھی آن پہونچے ۱۲ ف۱۸ دعا کر اپنے قصور کا اقرار کیا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۰۸ ف۹ اللہ تع اس مچھلی کو قیامت تک زندہ رکھتا اور وہ اسکے پیٹ ہی میں پڑے رہتے ۱۲ ف۱۰ جہاں درخت وغیرہ کچھ نہ تھے ۱۲ ف۱۱ جب مچھلی نے کنارے پر آ کر انکو اگل دیا تو اس طرح نکلے جیسے مرغ کا چوزہ جسپر بال اور پر نہ ہوں ۱۲ ف۱۲ اگر بھول کو بھی ملا لو تو لاکھ سے بھی زیادہ الخ ۱۲ ف۱۳ حضرت یونس م نبی کا قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف۱۴ فضل سے یہ مراد ہے کہ حق تعالے نے انکو توبہ کی توفیق دی یا انہوں نے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھنا شروع کیا ۱۲ ف۱۵ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت یونس م کم مرتبہ ہیں۔ ایک حدیث میں ہے جو کوئی کہے میں (یعنے حضرت محمد ص) یونس م سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر اسطرح سے فضیلت نہ دو کہ دوسرے پیغمبر کی تحقیر نکلے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۱۰ ف۱۴ ہوا یہ کہ جب ان میں سے ایک شخص روپیہ لیکر شہر میں گیا اور کھانا مول لیا اور روپیہ دینے لگا تو لوگوں نے دیکھا وہ روپیہ تین سو برس کا پرانا دقیانوس کا سکہ ہے انکو شبہ ہوا کہ شاید اس شخص نے کوئی گڑا ہوا خزانہ پایا ہے اسمیں سے یہ روپیہ نکال لایا ہے وہ اس کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لیگئے بادشاہ نے حال پوچھا تو اسنے کہا میں تو آج ہی صبح کو اس شہر سے نکلکر پہاڑ میں جا کر رہا تھا بادشاہ کو تعجب ہوا وہ سب لوگوں سمیت اس پہاڑ پر آیا جب غار پر پہونچا تو پہلے وہ شخص اندر گھسا جو کھانا لانے گیا تھا۔ اللہ تعالے نے غار کا منہ چھپا دیا باقی لوگ اندر نہ جا سکے ۱۲ ف۱۵ کوئی کہتا تھا کہ مرکر پھر جی اٹھنا سچ ہے اور قیامت برحق ہے کوئی اسکا انکار کرتا تھا بعضے کہتے تھے اگر حشر ہوگا بھی تو روح کا نہ بدن کا کیونکہ بدن جب گل سڑ کر خاک ہو گیا تو اب وہ دوبارہ کدھر آئیگا اللہ تعہ نے اصحاب کہف کا حال انکو دکھا کر انکو قیامت کا یقین دلایا کیونکہ جس خدا نے اپنی قدرت سے تین سو برس تک اسطرح سلا رکھا کہ بدن دسڑا نہ گلا وہ خدا تعالے بدن کے اجزا کو دوبارہ بھی اکٹھا کر سکتا ہے ۱۲ ف۱۶ یعنے اصحاب کہف کے سونیکے مقام پر ۱۲ ف۱۷ کہ وہ کب اس غار میں آ کے تھے اور کب سے سو رہے ہیں ۱۲ ف۱۸ انکے سونے کی جگہہ پر ۱۲ ف۱۹ جو لوگ پیغمبر تمہارے زمانہ میں ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۱۲ ف۱۶ پتھر اور اینٹ کی جگہہ لوہے کے تختے بچھائے گئے اور انکے بیچ میں لکڑی اور کوئلہ بھر گیا اس طرح دیوار طیار ہونے لگی ۱۲ ف۱۷ شاہ عبدالقادر صاحب رح نے فرمایا تانبا اسلیئے پگھلا کر ڈالا کہ درزوں میں بیٹھ جائے اور ساری دیوار جم کر ایک پہاڑ کیطرح ہو گئی ہمارے پیغمبر ص کے پاس ایک شخص آیا کہنے لگا میں سد تک گیا ہوں میں نے اسکو دیکھا ہے آپ نے پوچھا بھلا بیان کر وہ کیسی ہے وہ کہنے لگا جیسے چارخانہ لنگی فرمایا تو سچا ہے لوہے کے تختے سیاہ ہیں اور درزوں میں تانبے کی لکیریں سرخ ۱۲ ف۱۸ یاجوج اور ماجوج بالکل وحشی قوم تھے اللہ تعہ نے انکی روک ایک مدت کے لیئے اسطرح سے کر دی ۱۲ ف۱۹ جو ایسی مضبوط دیوار بنانے کی مجھ کو توفیق دی ۱۲ ف۲۰ یعنے وہ وقت جب تک اسکو اس دیوار کا قائم رکھنا منظور ہے ۱۲ ف۲۱ بعضوں نے وعدے سے مراد قیامت کا دن رکھا ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۱۴ ف۸ قرآن میں قناطیر کا لفظ ہے جو جمع ہے قنطار کی۔ ایک حدیث میں ہے کہ بارہ ہزار اوقیہ کا ایک قنطار ہے دوسری حدیث میں ہے کہ ایک ہزار اوقیہ کا۔ ابو سعید خدری نے کہا قنطار بیل کی کھال بھر کر سونا ہے۔ ابن عمر رض نے کہا قنطار ستر ہزار کا ہوتا ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۱۸ ف۱۵ یعنے جیسے پہلے کچھ نہ تھے اور اللہ تعہ نے پیدا کر دیا عقل اور شعور دیا ویسی ہی دوبارہ زندگی بھی وہ دیگا یعنے حشر

کے دن حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم کو ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کرے گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین ۱۲ ف۱۶ انہوں نے اپنے عقل سے کچھ کام ہی نہیں لیا ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ٦[illegible] ف۹ یعنے دوزخ اصل میں کافروں کے لیئے بنائی گئی ہے لیکن اس میں بعضے مسلمان بھی جاویں گے جو گنہگار ہونگے اور اللہ تعالیٰ انکو بخشنا نہ چاہیگا۔ اس آیت سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو کہتے ہیں مسلمان گنہگار دوزخ میں نہ جاویں گے ۱۲ ف۱۰ دنیا کے دھندلے نے ان کو اندھا کر دیا ہے ۱۲ ف۱۱ افسوس کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ٦٢٢ ف۹ یعنے ایسا گناہ کرے جس سے دوسرے کو نقصان پہونچے مثلاً کسی پر جھوٹا طوفان لگانا جیسے طعمہ اور اس کی قوم نے کیا کہ زرہ چرائی خود اور تھوپ دیا ایک بیگناہ پر یا ایسا گناہ کرے جس سے دوسرے کا تو نقصان نہ ہو مگر خود تباہ ہو جیسے شراب پیا زنا کی ۱۲ ف۱۰ اس آیت میں اشارہ کیا اسطرف کہ طعمہ کو اس بری حرکت سے توبہ کرنا چاہیئے مگر اس کم بخت نے توبہ نہ کی بلکہ اسلام سے پھر گیا اور کافروں میں ملگیا ۱۲ ف۱۱ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر چور توبہ کرے تو اُسکا گناہ معاف ہو جاویگا یہ نہیں کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ٦٢٣ ف۱۰ بیزار ہو گیا محبت چھوڑ دی ۱۲ ف۱۱ یا بہت رونیوالا آہ آہ کرنیوالا یا بہت دعا کرنیوالا یا بہت اللہ تعالیٰ کی یاد کرنیوالا یا بہت توبہ کرنیوالا یا بہت تسبیح کرنیوالا یا بہت سمجھ والا یا بہت مہربان ۱۲ ف۱۲ کوئی سختی کرتا تو آپ نرمی کرتے چنانچہ ان کے باپ نے انسے کہا میں تجھ کو پتھروں سے مار ڈالونگا انہوں نے جواب دیا تم سلامت رہو میں تمہارے لیئے دعا کرونگا جب انکو کوئی ستاتا تو فرماتے اللہ تعالیٰ تجھ کو ہدایت کرے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ٦٢٥ ف۱۰ یعنے وہ جاہر کہ اسکی سفارش کریں تو اس وقت اسکی سفارش کرتے ہیں مراد اہل توحید ہیں جو لا الہ الا اللہ کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے ان کی سفارش کریں گے ۱۲ ف۱۱ یا اس کی جلال سے ڈر رہے ہیں ۱۲ ف۱۲ سفارش کرنے کی اجازت دے اسکی سفارش قبول ہو گی یا جس کی سفارش کرنے کی وہ اجازت دے اسکے لیئے سفارش کام آئے گی ۱۲ ف۱۳ وہاں تو فرشتوں کا یہ حال ہے کہ اسکا حکم اترتے ہی گھبرا جاتے ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ٦٢٦ ف۹ یعنے ہر ایک کے گناہ کا مواخذہ اسی سے ہوگا دوسرے سے نہ ہوگا جو کوئی برا کام نکالے تو حدیث کے رو سے قیامت تک اسپر وبال پڑ جاتا ہے ۱۲ ف۱۰ اور یہ جو ایک آیت میں گذرا ولیحملن اثقالہم واثقالاً مع اثقالہم اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ کسی کا گمراہ کرنا یہ ایک اسی کا خود گناہ ہے جسکا بوجھ گمراہ کرنے والا اٹھائے گا حدیث میں ہے باپ بیٹے کے گناہ میں نہ پکڑا جائیگا نہ بیٹا باپ کے گناہ میں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ٦٣٣ ف۱۶ سبحان اللہ پروردگار نے اس آیت میں مسلمانوں کو ایسا قانون بتلا دیا کہ اگر اسپر چلیں تو دونوں جہان میں اچھے رہیں دنیا کی دولت اور آخرت کی عزت ہاتھ آوے یعنے مسلمانوں کو چاہیئے کہ صلاح و مشورے کے لیئے اگر مجلسیں قائم کریں تو ان میں تین قسم کے کام کیئے جاویں ایک خیرات اور صدقات جمع کرنے کے لیئے تاکہ اس میں سے یتیموں اور محتاجوں اور معذوروں اور بیماروں کی پرورش اور خبرگیری ہو طالبین علم کی مدد کیجاوے یعنے محتاج خانے بیت المعذورین بیت الیتامی شفاخانے اور مدارس بنائے جاویں دوسرے اچھے کام اور اچھے پیشے اور اچھے کارآمد ہنروں کو جاری کرنے کے لیئے جیسے زراعت تجارت صنعت کی تکمیل اور تعلیم کے واسطے تیسرے مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد قائم کرانے کے لیئے کہ مسلمان جو آپس میں تکرارات کرتے ہیں اونکا تصفیہ شرع کے موافق کر دیا جاوے اور سب مسلمان بھائی بھائی کیطرح ایک دوسرے کی مدد اور اعانت پر مستعد رہیں معروف سے ہر ایک اچھی بات مراد ہے ۱۲ ف۱۷ آن حضرت صلعم کے عہد میں منافق اور یہودی چپکے چپکے آپس میں سرگوشیاں کیا کرتے اسلیئے کہ مسلمانوں کو اندیشہ پیدا ہو انکو ایسا کرنے سے منع کیا گیا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ٦٣٥ ف۸ مشرکین اپنے باپ دادا کی تقلید سے یہ خیال کرتے تھے کہ یہ بت قیامت کے دن ہمارے کام آویں گے اللہ تعالے کے پاس ہماری سفارش کرینگے لیکن اس خیال کی کوئی دلیل عقلی یا نقلی نہیں رکھتے تھے اللہ تعالے اونکی نادانی ظاہر فرماتا ہے کہ دین میں تقلید کام نہیں آسکتی تقلید ایک گمان ہے اسکو علم یا یقین نہیں کہہ سکتے دین میں علم اور یقین کی ضرورت ہے ۱۲ ف۹ بلکہ اون لوگوں نے انکو خدا کا شریک سمجھ لیا ہے حقیقت میں انکا وجود ہی نہیں ہے یا ہے تو وہ بھی اوروں کیطرح اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام ہیں ۱۲ ف۱۰ اور انکل پچو باتوں الخ ۱۲ ف۱۱ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں ۱۲ ف۱۲ دلیل اور برہان کو نہیں دیکھتے اگر دلیل میں غور کرتے تو اونکو صاف معلوم ہوتا کہ خدائے برحق واحد اور اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۱۳ یعنے برا گمان جو نیک لوگوں کے ساتھ کیا جائے البتہ فاسق کی نسبت اگر بدگمانی کیجائے تو گناہ نہیں ہے مقاتل نے کہا بدگمانی اس وقت گناہ ہوگی جب زبان سے کوئی برا کلمہ دوسرے کی نسبت نکالے اگر صرف دل میں رکھے تو گناہگار نہ ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ گمان سے بچو وہ بڑا جھوٹ ہے ۱۲ ف۱۴ اٹکل کے تکے چلانے والے یعنے جو دل میں آتا ہے اٹکل پچو وہ بک دیتے ہیں نہ غور کرتے ہیں نہ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں دنیا میں غرق ہیں خدا کو بھولے بیٹھے ہیں ۱۲ ف۱۵ اللہ تعالیٰ اور پیغمبروں اور فرشتوں کی نسبت جو اعتقاد رکھا جاتا ہے اسیطرح دوسرے اعتقادی مسائل میں یقین حاصل ہونا ضرور ہے گمان کچھ کام نہیں آسکتا البتہ عملی مسائل میں ظن یعنے گمان کافی ہے اور اسی لیئے خبر واحد اور قیاس پر عمل ہو سکتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ٦٣٨ ف۱۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے قیامت کے دن اسکی قسمت ایک کتاب ہو کر نکلیگی حسن رح نے کہا زندگی میں آدمی کی داہنی طرف ایک فرشتہ ہے جو اسکی نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف ایک فرشتہ ہے جو اسکی برائیاں لکھتا ہے مرتے وقت یہ کتاب لپیٹ دیجاتی ہے اور قبر میں اسکے ساتھ رہتی ہے۔ قیامت کے دن وہی کتاب نمودار ہو گی ۱۲ ف۱۴ کسی اور محاسب کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کتاب میں سب باتیں لکھی ہونگی اور ہر شخص کو یاد آجائیں گی ۱۲ ف۱۵ وہ وقت یاد نہیں کرتا جب مصیبت میں مبتلا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بلا ٹالی اور نعمت عطا فرمائی ۱۲ ف۱۶ خدا کی رحمت کا امیدوار نہیں رہتا انسان کو چاہیئے کیسی ہی تکلیف آوے خدا کی مہربانی سے آس نہ توڑے۔ نہیں ملتی اسکو کرم کرتے دیر ۱۲ ف۱۷ یہ آیت مشرکوں کے باب میں اتری ۱۲ ف۱۸ خواہ مخواہ تکرار کیئے جاتا ہے حق بات مانتا ہی نہیں کہتے ہیں اس سے مراد نضر ابن حارث ہے یا ابی

بن خلف ۱۲ ف ۱۹ اپنے دوبارہ جی اٹھنے پر تعجب
کرتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۳۹ ف پہلے تو برے
کام کی رغبت دلاتا ہے پھر جب آدمی وہ کام کر گذرتا ہے
اور اس کی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو آپ
چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے وہی مثال ہے جیسے میاں
چنگی دیکر جالو الگ کھڑی ۱۲ ف ۹ یہ نہیں کہ اسکی بارگاہ
میں دعا کریں اسکے کرم اور رحم کی امید رکھیں مطلب
یہ ہے کہ دونو حال میں یہ لوگ بگڑے ہوئے ہیں
چین ہوا تو خدا کو بھلا دیا تکلیف ہوئی تو آس
توڑ بیٹھے مومنوں کا یہ طریق نہیں وہ چین اور خوشی
میں اللہ جل جلالہ کی یاد کرتے ہیں اسکا شکر بجا
لاتے ہیں اور تکلیف میں صبر کرتے ہیں اور اسکے رحم
وکرم کی امید رکھتے ہیں ف ۵ نا امید ہو اس سے
امید وار + وہ رحم وکرم والا پروردگار ۱۲ ف ۱۰
دکنی زبان میں اسکو غسل کہتے ہیں یعنے وہ مٹی
جو پانی میں گوندی جائے ۱۲ ف ۱۱ مراد منی ہے
اسکو سلالہ اسلیئے کہتے ہیں کہ وہ خلاصہ ہے غذا کا
جو آدمی کے بدن میں پیدا ہوتا ہے حکیموں نے
لکھا ہے کہ منی چوتھے ہضم کا فضلہ ہے اور خون
تیسرے ہضم کا اسی لیئے منی نکلجانے سے فوراً ضعف
معلوم ہوتا ہے اور اگر خون اتنا ذرا سا نکلجائے
تو کچھ ناتوانی نہیں ہوتی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۴۲ ف ۱۵ یعنے سب آدمیوں
نے اسپر عمل نہیں کیا بعضے کافر مشرک ہو گئے بعضے
گناہوں میں پڑ گئے شاذ نادر ایسے بندے ہیں
جو بالکل خدا کے حکم کے موافق چلتے ہیں ۱۲ ف ۱۶
مراد کافر ہے یا ہر ایک کافر اور گنہگار مسلمان ۱۲
ف ۱۷ یعنے خداوند کریم سے کس چیز نے تجھ کو غافل
کر دیا اور کس نے اسکی نافرمانی اور گناہ پر تجھکو مائل
کر دیا۔ قتادہ رح نے کہا شیطان نے کر دیا جو
آدمی پر مسلط ہے بعضوں نے کہا حماقت اور
جہالت نے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۴۳ ف ۹ بڑھاپے پر
نہ عقل رہتی ہے نہ طاقت آدمی ایک جانور سے
بھی بدتر ہو جاتا ہے ۱۲ ف ۱۰ شرارت اور سرکشی پر
کمر باندھتا ہے یہاں آدمی سے مراد ابوجہل ہے
اخیر سورت تک اسی مردود کا ذکر ہے ۱۲ ف ۱۱
زبان سے اقرار کرتا ہے کہ مجھ سے خدا کا شکر ادا
نہیں ہوتا اسکا دل بھی یہی کہتا ہے ۱۲ ف ۱۲
رات دن پیسہ کمانے اور جوڑنے کی فکر میں ہے ۱۲
ف ۱۳ جیسے فجر کا وقت نہایت متبرک ہے ویسے ہی

عصر کا وقت بھی ان دونوں وقتوں میں رات دن
کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں جیسے اوپر گذر چکا
حضرت علی رضہ اسکو یوں پڑھتے تھے والعصر و
نوائب الدہر یعنے قسم زمانے کی اور زمانے کی آفتوں
کی ۱۲ ف ۱۴ اگر نیک ہیں تو وہ نیکی میں اور زیادہ محنت
نہیں کرتے یہ بھی ایک طرح کا گھاٹا ہے اگر برے
ہیں تو وہ تو صریح نقصان میں ہیں ۱۲ ف ۱۵ یا
گناہوں سے صبر کرنے کے لیئے یعنے امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر کرتے رہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۴۵ ف ۱۴ یہ مضمون
قرآن شریف میں کئی جگہ آیا ہے جیسے افنجعل
المسلمین کالمجرمین ام حسب الذین اجترحوا السیات
ان نجعلہم کالذین آمنوا وعملوا الصلحت سواء
محیاہم ومماتہم ساء ما یحکمون اور یہ ایک عمدہ دلیل ہے
آخرت کے ثواب اور عقاب کی اسلیئے کہ اگر اس دنیا
کے بعد اور کوئی زندگی نہ ہو تو نیک اور بد سب یکساں
ہو جاتے ہیں اور پروردگار عالم کی شان کی یہ بالکل
برخلاف ہے کہ اچھے اور برے اسکے نزدیک سب
برابر ہوں دنیا میں جس سلطنت میں ایسا ہوتا ہے
تو کہتے ہیں اندھیر نگری چوپٹ راجا۔ ٹکے سیر بھاجی
ٹکے سیر کھاجا ۱۲ ف ۱۵ مچھلی کا شکار کر کے ۱۲ ف ۱۶
موتی مونگا کھارے سمندر میں سے نکلتا ہے ۱۲
ف ۱۷ سوداگری کر کے روٹی کماؤ ۱۲ ف ۱۸ یعنے بہشت
اور دوزخ یا ثواب اور عذاب ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۴۸ ف ۱۷ جیسے زمین
آسمان جانور آدمی وغیرہ ۱۲ ف ۱۸ جیسے جن فرشتے
وغیرہ ۱۲ ف ۱۹ یعنے مسلمان کے دل کی مسلمان کر
جب کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو اسکا نفس اسکو ملامت
کرتا ہے اور کہتا ہے تو نے برا کام کیا بعضوں نے
کہا ہر نفس مراد ہے جو آخرت میں ملامت کریگا
اگر مسلمان ہے تو یہ ملامت کریگا تو نے اور نیکیاں
کیوں نہیں کیں جو آج انکا ثواب پاتا۔ اور اگر
کافر ہے تو یہ ملامت کریگا تو ایمان کیوں نہیں لایا

ضمیمہ متعلق ص ۶۴۹ ف ۱۱ ہر ایک چمکتا
تارا مراد ہے یا ثریا یا زحل جو ساتویں آسمان پر ہے
ف ۱۲ اور بیچ میں سے درخت اسکے باہر نکل آتا ہے
یا چشمے اور دریا پھوٹ نکلتے ہیں ۱۲ ف ۱۳ صبح سے
مراد ہر صبح ہے یہ وقت بہت برکت والا ہے جیسے
عصر کا وقت کیونکہ ان دونوں وقتوں میں رات اور
دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں اور اعمال اٹھائی
جاتے ہیں یا صبح کی نماز ۱۲ ف ۱۴ جفت ذیحجہ کی دسویں
تاریخ ہے اور طاق نویں تاریخ یعنے عرفہ کا دن

ایک حدیث میں ہے کہ دس راتوں سے ذیحجہ
کی دس راتیں اور طاق سے عرفہ کا دن اور جفت
سے یوم النحر مراد ہے۔ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح
ہے ۱۲ ف ۱۵ صبح کا وقت دنیا کے انقلاب کی اور
خدا کی قدرت کی بڑی نشانی ہے ذیحجہ کی راتیں
عبادت کا موسم ہیں ہر سال ان راتوں میں لاکھوں
آدمی حج کے لیئے جمع ہوتے ہیں اگر محرم کا عشرہ
مراد ہو تو وہ بھی بڑا متبرک ہے بنی اسرائیل کو اس
میں نجات ملی۔ طاق اور جفت میں تو دنیا کی سب
چیزیں آگئیں پھر انکے بھاری ہونے میں کیا شک
ہے ۱۲ ف ۱۶ انسان اشرف المخلوقات ہے اسلیئے اللہ
نے اس کی قسم کھائی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۵۲ ف ۸ یا بوجہ کمی
اور لاغری ۱۲ ف ۹ اور غور کریں کتے کا قاعدہ
ہے کہ خواہ پیاس ہو یا نہ ہو اس کو مارو یا چھوڑ دو
خود بخود زبان لٹکائے پڑا رہتا ہے ان لوگوں
کی مثال ہے کہ انکو نصیحت کرنا اور نہ کرنا دونوں
برابر ہیں وہ اپنی بے ایمانی کو کسیطرح نہیں چھوڑتے ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۵۴ ف ۱۱ یعنے ایسا
غلام بھی نہیں ہے جسکو مالک نے تجارت اور سوداگری
کا اذن دیا ہو یا مکاتب کیا ہو وہ بھی کچھ کر سکتا
ہے یہ غلام تو کچھ نہیں کر سکتا ایک کوڑی خرچ
نہیں کر سکتا ۱۲ ف ۱۲ ہرگز برابر نہیں ہو سکتے اور
مشرک یہی جواب دینگے تب اے پیغمبر صلعم تو کہہ شکر
اللہ کا ۱۲ ف ۱۳ بس تم قائل ہو چکے ۱۲ ف ۱۴
اسکی آیتوں کو جھٹلایا اسکے پیغمبر صلعم کو ستایا ۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۵۵ ف ۱۲ اس میں
اشارہ ہے کہ وہ باغ والا مشرک تھا یہ ثابت ہے
مشرک خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں لیکن اسکے ساتھ
شرک کرتے ہیں ۱۲ ف ۱۳ باغ کی تر و تازگی اور
بہار سب اسکے حکم سے ہے ۱۲ ف ۱۴ اور کسی میں
کوئی طاقت نہیں ہے ۱۲ ف ۱۵ حدیث میں ہے
جسکو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دے مال یا اولاد کی اور
وہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ تو مرنے تک وہ
ہر ایک آفت سے محفوظ رہیگا کہتے ہیں جب کسی
کو کوئی چیز بھلی لگے تو یہی کلمہ کہے ۱۲ ف ۱۶ چکنا
پٹ میدان یعنے جس میں نہ سبزہ ہو نہ درخت ۱۲
ف ۱۷ زمین میں جذب ہو جائے ۱۲ ف ۱۸ جیسا اس نے
کہا ایسا ہی ہوا باغ پر آفت آئی اور تباہ ہو گیا ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۵۶ ف ۱۶ زیتون کا تیل
نہایت صاف ہوتا ہے اسکے جلنے میں دھواں
نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے زیتون کے درخت کو

مبارک درخت فرمایا ۱۲ ف۱ یعنے ایک نور پیدا کیا
نور آگ کا نور تیل کا نور شیشہ کا نور پھر نور پر ہے
طاق جو نور کو پھیلنے نہیں دیتی ایک جائے جمع
کرتی ہے۔ سدی نے کہا ایمان کا ایک نور ہے
قرآن کا ایک نور ہے۔ ابن عمر رضہ نے کہا طاق
سے آنحضرت صلعم مراد ہیں شیشہ سے آپ کا دل
چراغ سے وہ نور الٰہی جو آپ کے دل میں تھا اور
درخت سے ابراہیم ع مراد ہیں جو نہ شرقی تھے
یعنے یہودی نہ غربی یعنے نصرانی۔ ابن عباس رضہ
نے کہا مومن کا دل خود بخود روشن ہونا چاہتا
ہے اتنے میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا نور آ پہونچتا ہے
اور نور علی نور ہو جاتا ہے کعب احبار نے کہا
حضرت محمد ص کا منہ طاق ہے اور چراغ آپ کا دل
ہے اور شیشہ آپ کا سینہ ہے بعضوں نے کہا
قرآن چراغ ہے اور مومن کا دل شیشہ ہے
اور طاق اسکا منہ ہے اور درخت وحی خداوندی
ہے اور قرآن کا نور خود بخود پھیل رہا ہے گو اسکو
نہ پڑھیں جب پڑھیں تو پھر کیا کہنا گویا صاف تیل
کو آگ لگتا ہے ایک دم سے اسکا نور بھڑک
پڑتا ہے نور علی نور سے یہ مراد ہے کہ قرآن کا
نور عقلی دلیلوں کا نور ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۵۷ ف۱ سب اوسکے
مالک ہیں ہر ایک اسکو اپنی طرف کھینچتا ہے غلام کا
دم ناک میں ہے ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسرا
خفا ہو جاتا ہے ۱۲ ف۱۱ اس کا ایک ہی مالک ہے
وہ اسکو راضی رکھتا ہے بس اور کسی سے کوئی
غرض نہیں یہ مثال اللہ تعم نے مشرک اور موحد کی
بیان کی مشرک کمبخت کئی معبودوں کا غلام ہے
ایک کی نذر و نیاز منت مانتا ہے تو دوسرے
معبود کی فکر ہوتی ہے کہیں وہ خفا نہ ہو جائے
اسکا پوجا کرتا ہے تو یہ روٹھ جاتا ہے غرض عجب
کشمکش میں گرفتار ہے جو موحد ہے اسکو بس ایک
سچے خدا سے غرض ہے رات دن اطمینان کے ساتھ
اسکا پوجا بجا لاتا ہے اسی کو راضی رکھنے کی
فکر میں رہتا ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق ص ۶۵۸ ف۹ ایک ہی پکا
سبز سبز کھیت لہلہانے لگا ۱۲ ف۱۰ کہتے ہیں
بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا ایک عورت بیچ
ٹھن کر اسکے سامنے آئی وہ اس سے زنا کر بیٹھا
اتفاقاً اسکو حمل رہ گیا شیطان نے عابد کو بہکایا
کہ اس عورت کو مار ڈال اگر بچہ ہوگی تو تیری فضیحت
ہوگی اسنے ایسا ہی کیا جب خون کھل گیا اور عابد
پکڑا گیا اور اسکو سولی پر چڑھانے لگے تو شیطان
نے یہ بہکایا کہ اگر مجھ کو ایک سجدہ کر لے تو میں بچا
دونگا اسنے سجدہ کر کے اپنا ایمان بھی کھویا شیطان
نے اپنی راہ لی عابد رہتا چلاتا رہ گیا کہنے لگا میں
کیا جانوں مجھ سے تجھ سے کیا واسطہ بعضوں نے
کہا بدر کے دن شیطان نمود ہوا اور مشرکوں سے
کہنے لگا میں تمہارے ساتھ ہوں جب لڑائی شروع
ہوئی اور شیطان نے فرشتوں کو دیکھا تو بھاگ
کھڑا ہوا۔ یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے۔ بہرحال اللہ
تعالیٰ نے منافقوں کی بھی یہی مثال بیان کی
کہ وہ بھی یہودیوں کو اسی طرح بہکاتے ہیں جیسے
شیطان نے اس عابد کو یا مکے کے مشرکوں کو
بہکایا اور وقت پر الگ ہو گیا ۱۲ ف۱۱ یعنے آدمی
اور اسکے بہکانے والے شیطان کا ۱۲ ف۱۲ چارپائے
بر دکتابے چند • بیچارے گدھے کو کیا معلوم کہ
اسپر کتابیں لدی ہیں یا کوڑہ غلیظ ایسے ہی یہودیو
کا حال ہے اور اس مولوی یا درویش کا جو قرآن
اور حدیث پر عمل نہ کرے اور علم اور درویشی کا دم
بھرے ۱۲ ف۱۳ عالم بے عمل گدھا ہے جسپر چند کتابیں
لدی ہوں چراغ کے تلے اندھیرا ۱۲ ف۱۴ انکو
علم سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۶۰ ف۱ اتنی میعاد تک
وہ دنیا میں رہے گی ۱۲ ف۱۱ سید علامہ رح نے کہا
اس آیت میں تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیے جو مشکل
کے وقت اللہ تعم کے رسول ص کو پکارتے ہیں اور اللہ تعم
کے رسول ص سے وہ باتیں چاہتے ہیں جو اللہ تعم
کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا اور جب آنحضرت صلعم
جو تمام بنی آدم کے سردار ہیں اپنے نفع اور نقصان
کے مالک نہ ہوں تو اور کوئی ولی یا امام دوسرے
کے نفع اور نقصان کا کیونکر مالک ہو سکتا ہے۔
اور تعجب ہے ان لوگوں پر جو قبروں پر جھکتے ہیں
اور قبر والوں سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں یہ صریح
شرک ہے ۱۲ ف۱۲ جو مال و متاع میں اپنا چھوڑ کر آیا
ہوں اب کے جا کر اس کو اچھے کاموں میں خرچ
کروں یا جس ایمان کو میں نے چھوڑ دیا تھا اب کے جا کر
اس ایمان میں اچھے کام کروں ابن عباس رضہ نے کہا
اچھے کام سے لا الہ الا اللہ کہنا مراد ہے ۱۲ ف۱۳
اوسکا پھر دنیا میں جانا ۱۲ ف۱۴ ایک آڑ ہے دنیا
اور آخرت میں جس کو برزخ کہتے ہیں ۱۲ ف۱۵
عالم برزخ ایک عالم ہے دنیا اور آخرت کے بیچ
میں آدمی مرنے کے بعد حشر تک وہیں رہے گا اچھے
لوگ چین اور آرام سے بسر کریں گے اور بروں
پر عذاب ہوگا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۶۲ ف یعنے کبیرہ
گناہوں سے اور نیکیاں کرتے رہوگے ۱۲ ف۱۱
تمہارے عیال و اطفال یا مال جو کافروں کے پاس ہیں
انکو اللہ تعالیٰ بچا لیگا ۱۲ ف۱۲ پیغمبر کو شاعری
سے بھی علاقہ نہیں ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق ص ۶۶۳ ف۱ قریش کے
لوگ سال میں سوداگری کے لئے دو سفر کیا کرتے
جاڑے میں یمن کیطرف اور گرمی میں شام کیطرف
اور وہاں سے کچھ کما کر اپنے سال بھر کی روٹی
پیدا کر لیتے اور مکہ میں بیٹھ کر اپنا گذر کرتے جہاں
کچھ پیداوار نہیں ہوتی قریش کے لوگوں کو ان
دونوں سفروں سے بہت الفت تھی اور الفت
ہونا ہی چاہیے انکی روٹی اسپر موقوف تھی اللہ
تعالیٰ نے ابرہہ اور اسکے لوگوں کو ہلاک کر کے
گویا قریش کی یہ تجارت اور اس تجارت سے الفت
قائم رکھی تو یہ سورت گویا پہلی سورت کا تتمہ ہے
بلکہ ابی بن کعب نے اس سورت کو علیحدہ نہیں
پڑھا۔ سورۂ فیل ہی میں شریک کیا ۱۲ ف۱۱
کون اسپر یقین کرتا ہے اور کون جھٹلاتا ہے
مراد معراج کا قصہ ہے اور دکھلاوے سے
آنکھ سے دکھلانا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے معراج کا حال لوگوں سے بیان
فرمایا تو کئی لوگ جھوٹ سمجھے اور اسلام سے
پھر گئے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

تمت

الحمد للہ۔ وسلام علی عبادہ الذین
اصطفے۔ امابعد واضح ہو کہ ضمیمہ حواشی
تفسیر وحیدی مؤلفہ مولوی وحید الزمان صاحب
سلمہ حیدر آبادی متعلقہ تبویب القرآن
لضبط مضامین الفرقان کمال حسن و
خوبی کے ساتھ درجۂ اختتام کو پہونچا۔
پہلے یہ کتاب بلا حواشی طبع ہوئی تھی جو
تھوڑے دنوں میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی
اور اب دوبارہ شایقین کے اصرار سے یہ کتاب
ایک نئی طرز پر طبع ہوئی ہے جو بہ نسبت سابق
انشاء اللہ تعالیٰ زیادہ مفید ثابت ہوگی

بیش خوبیوں والی تمام دنیا بھر میں بے مثل و بے نظیر حمائل شریف مترجم اردو سلیس

جسکے حواشی میں شان نزول و تفسیر بالاحادیث والآثار پر اقتصار کیا گیا ہے

عاشقان فہم کلام ربانی کو مژدہ ہو کہ مطبع احمدی لاہور نے اپنے فرائض منصبی کی تعمیل کی غرض سے بعد طبع اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری مترجم و محشی اردو و دیگر تمام کتب صحاح ستہ مترجم و محشے و مشکوٰۃ شریف مترجم و محشی و تفسیر ترجمان القرآن مصنفہ نواب صدیق حسن خاں کے بفضل الٰہی ترقی کے زینہ پر قدم رکھا یعنے خدمت حدیث رسول الثقلین کی تعمیل کے بعد کلام خالق الثقلین پر کمر ہمت چست کر کے بیس خوبیوں والی حمائل طبع کی ہے جسکی مثل پہلے کہیں نہیں ہوگی۔ مختصر بیان مندرجہ ذیل موجود ہیں (۱) متن قرآن کی سطریں نگین ہیں (۲) ترجمہ شاہ رفیع الدین رح کا بین السطور لکھا گیا ہے جو نہایت سلیس مطلب خیز ہے جس سے کم لیاقت والا شخص بھی اسکے سمجھنے پر قادر ہوسکتا ہے (۳) حاشیہ پر فوائد موضح القرآن مولانا شاہ عبد القادر رح صاحب بالتمام درج کیے گئے ہیں (۴) انکے علاوہ اور مضامین ضروریہ اہلسنت کی تفاسیر معتبرہ سے مثل تفسیر حافظ ابن جریر رح و تفسیر حافظ عماد الدین ابن کثیر و فتح البیان و تفسیر درمنثور و تفسیر خازن و کتب حدیث سے مثل صحیح البخاری و فتح الباری وغیرہ کتب صحاح و شروح احادیث سے منتخب کیے گئے ہیں (۵) تقطیع ایسی متوسط رکھی گئی ہے کہ سفر و حضر دونوں میں کام آسکے نہ بہت بڑی تقطیع رکھی گئی ہے کہ کلان ہونے کی وجہ سے آدمی کو سفر میں اٹھانا دشوار ہو اور نہ ایسی چھوٹی کہ عمر رسیدہ حضرات بغیر عینک کے تلاوت نہ کرسکیں (۶) خوشخطی و صفائی طبع و صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے (۷) اول میں فہرست مضامین حواشی بھی لگا دیگئی ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ حواشی میں کون کونسے مسائل کون کونسے صفحہ میں بیان کیے گئے ہیں (۸) اول ہی میں فہرست مضامین قرآن مجید بھی اضافہ کیگئی ہے جس سے حضرات واعظین و مناظرین کو ہر باب کے عنوان کے مطابق جتنی آیات قرآن مجید میں اپنے اپنے موقع پر متفرق آئی ہیں بوقت استدلال اپنے مدعا کے نکالنے میں کافی مدد مل سکتی ہے (۹) بسم اللہ جو اوائل سورتوں میں ہیں سب علیحدہ علیحدہ طغرا میں لکھی گئی ہیں جو ایک سے ایک نہیں ملتی (۱۰) ہر منزل جہاں سے شروع ہوتی ہے وہ صفحہ بیل بوٹوں سے سجایا گیا ہے تاکہ ہر ایک کو دیکھتے ہی معلوم ہوجائے کہ ہر ایک منزل یہاں ختم ہوئی اور دوسری شروع ہوگئی (۱۱) ہر پارہ پشت ورق کی صفحہ پر ختم ہوتا ہے اور دوسرے ورق کے ابتدائی صفحے سے دوسرا پارہ شروع ہوتا ہے جو صاحب چاہیں تیسوں پارے علیحدہ علیحدہ کرسکتے ہیں (۱۲) آخر میں رسالہ فضائل القرآن لگا دیا گیا ہے جسمیں قرآن مجید پڑھنے اور یاد کرنے اور اسپر عمل کرنیکی خوبیاں لکھی گئی ہیں (۱۳) رسالہ لغات القرآن آخر میں شامل کیا گیا ہے جسمیں فرہنگ کے طور پر الفاظ مشکلہ کے معنے لکھے ہیں تاکہ جو شخص لغات القرآن یاد کرلے اسکو ترجمہ قرآن مجید بسہولت سمجھ میں آجائے اور قرآن مجید کے سوا بھی عربی پڑھنے اور سمجھنے کی طاقت ہوجائے (۱۴) رموز اوقاف کا نقشہ اخیر میں اضافہ کیا گیا ہے چونکہ تلاوت قرآن مجید میں وقف و وصل کا لحاظ ضروری ہے اور وقف کے محل پر وقف نہ کرنے سے فہم معانی میں خلل آتا ہے اسلیئے یہ مضمون بھی فن تفسیر میں داخل ہے (۱۵) کیفیت نزول وحی اور جانے نزول وحی کا بیان بھی ساتھ لگا دیا گیا ہے (۱۶) حضرت رسول کریم خاتم النبیین صلعم کی مختصر سوانح عمری بھی ساتھ لگا دیگئی ہے (۱۷) ہر آیت کے دائرہ کے اندر ایک ہندسہ لگا دیا گیا ہے جس سے سورت کی آیتوں میں سے جس نمبر کی یہ آیت ہے معلوم ہوجائے (۱۸) اخیر میں ایک نقشہ مخارج حروف کا لگا دیا گیا ہے جس سے ہر حرف کی نسبت معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ حرف زبان کے فلاں مقام میں نکلنے سے نکلتا ہے (۱۹) حاشیہ پر ہر ایک آیت کا شان نزول لکھدیا گیا ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ آیت فلاں موقع پر نازل ہوئی ہے (۲۰) حاشیہ کی سطریں حمائل کی سطروں کیطرح سیدھی لکھی گئی ہیں تاکہ ٹیڑھی سطروں کے باعث حمائل کو اٹھانے کی جو دقت پیدا ہوتی تھی وہ رفع ہوجائے۔ اب آپ حمائل کو سیدھا رکھکر بلا تکلف حاشیہ پڑھ سکتے ہیں اور حاشیہ دیکھنے کے لئے قرآن مجید کو اٹھانا نہ پڑیگا۔ چنانچہ نمونہ سے ظاہر ہے۔ باوجود ان تمام امور کے علاوہ اور صدہا خوبیوں کے قیمت بلا جلد کی ۱؎ روپے ۱۲؎ قیمت مجلد چرمی انگریزی کی (۱۴؎)

ف ۱ ایک بوڑھا آدمی نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے عمر بھر شرک تو نہیں کیا لیکن میری تمام عمر گناہوں میں گذری ہے اور اب موت کے دن قریب آگئے ہیں آپ فرمائیں کہ میری نجات کی بھی کوئی صورت ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۲ ف اثم اس گناہ کو کہتے ہیں جو دیدہ دانستہ کیا جائے اور خطیئہ عام ہے کہ دیدہ دانستہ ہو یا بھول چوک سے بعض نے کہا ہے کہ خطیئہ سے صغیرہ گناہ مراد ہے اور اثم سے کبیرہ گناہ بعض نے کہا ہے کہ خطیئہ سے وہ گناہ مراد ہیں جو خدا تعالیٰ کے حقوق یعنے عبادات کے بارے میں ہوں اور اثم وہ گناہ ہیں جو بندوں کے حقوق کے متعلق ہوں بعضوں نے کہا ہے کہ خطیئہ سے وہ گناہ مراد ہیں جو صرف کرنے والے تک محدود ہوں اور اثم وہ جو دوسروں تک متعدی اور متجاوز ہوں ۳ ف یہ آیت بنی ابیرق کے قصے میں آئی ہے اور طائفہ جماعت ہے اس آیت میں وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس معاملہ کو غلط طور پر بیان کیا اور جسکی چوری ہوگئی تھی اسکو ملامت کی کہ تم نے ناحق نبی ابیرق کو تہمت لگائی ہے اللہ تعالیٰ نے تمام معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر فرما دیا اور یہ فرمایا کہ ہم ہر حال میں تمہارے مددگار ہیں جنہوں نے تم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی ہے اور تم کو وہ وہ باتیں بتلائی ہیں جو تمہیں معلوم نہ تھیں اور یہ سب ہمارا فضل و احسان ہے ۴ ف منافق لوگ حضرت سے کان میں باتیں کرتے تا لوگوں میں اپنا اعتبار رہا ویں اور مجلس میں بیٹھکر آپس میں کان میں باتیں کرتے کہ کسی کا عیب کسی کا پاس کو اللہ صاحب نے فرمایا کہ اکثر مشورت اکثر بے خیر ہے صاف بات کو حاجت نہیں چھپانے کی مگر کچھ اس میں مقابلہ ہوا اور چھپاوے تو خیرات کو ملنے والا خیر مند ہو نہ چھپا مسلمین کی غلطی بتانے کو تا نادان خجل نہ ہوں یا لڑوں میں صلح کروانے کو کہ غصے والا جوش میں صلح نہیں مانتا اول آپس میں سمجھا لے پھر اسکو سنائے [illegible]

وَمَن يَكْسِبْ خَطِيٓـَٔةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِۦ بَرِيٓـًٔا فَقَدِ

کمائے کوئی خطا یا گناہ اور پھر تہمت لگاوے ساتھ اسکے بے گناہ کو پس تحقیق

ٱحْتَمَلَ بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ

اٹھایا اس نے بہتان اور گناہ ظاہر اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تیرے

وَرَحْمَتُهُۥ لَهَمَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا

اور رحمت اسکی البتہ قصد کیا تھا ایک جماعت نے ان میں سے یہ کہ بہکا دیویں تجھکو اور نہ

يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَىْءٍ وَ

بہکاویں مگر جانوں اپنی کو اور نہیں ضرر پہنچاویں گے تجھکو کچھ اور

أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ

اتاری اللہ تعالیٰ نے اوپر تیرے کتاب اور حکمت اور سکھایا تجھکو جو کچھ کہ نہ تھا تو جانتا

وَكَانَ فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝ لَّا خَيْرَ فِى كَثِيرٍ

اور ہے فضل اللہ کا اوپر تیرے بڑا نہیں ہے بھلائی بیچ بہت

مِّن نَّجْوَىٰهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ

مصلحتوں انکی کے مگر وہ شخص کہ حکم کرے ساتھ خیرات کے یا ساتھ اچھی بات کے یا

إِصْلَٰحٍۭ بَيْنَ ٱلنَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ ٱللَّهِ

صلح کر دینے کے درمیان لوگوں کے اور جو کوئی کرے یہ واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے

فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ

پس البتہ دیویں گے ہم اسکو ثواب بڑا اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کی پیچھے

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ ٱلْمُؤْمِنِينَ

اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے اسکے ہدایت اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانوں کے

نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِۦ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ۝ إِنَّ

متوجہ کریں گے ہم اسکو جدھر متوجہ ہوا ہے اور داخل کریں گے ہم اسکو دوزخ میں اور بری ہے جگہ پھر جانیکی تحقیق

۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵

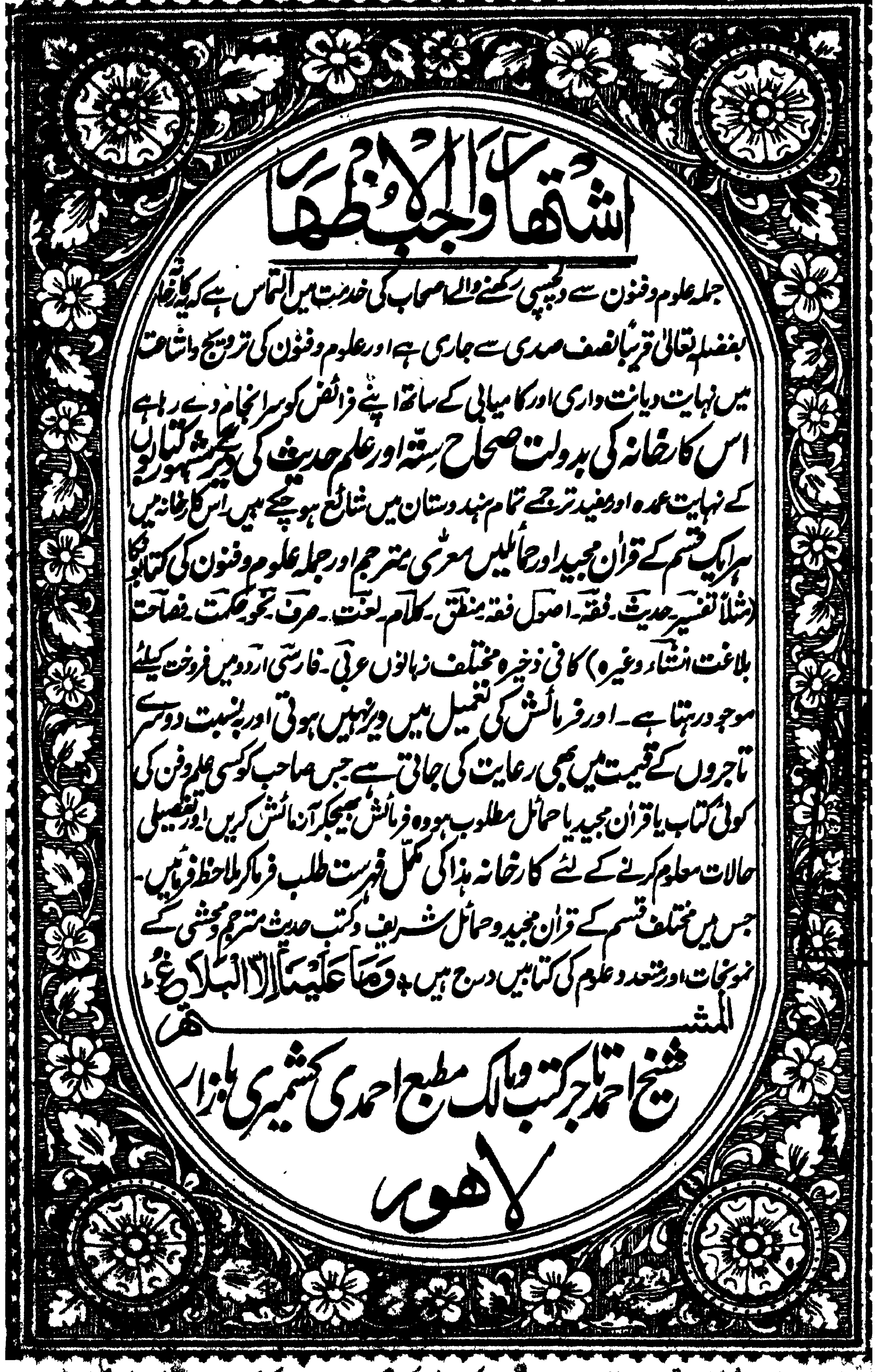

اشتہار واجب الاظہار

جملہ علوم وفنون سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کی خدمت میں التماس ہے کہ یہ کارخانہ بفضلہ تعالیٰ قریباً نصف صدی سے جاری ہے اور علوم وفنون کی ترویج واشاعت میں نہایت دیانت داری اور کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض کو سرانجام دے رہا ہے

اس کارخانہ کی بدولت صحاح ستہ اور علم حدیث کی دیگر مشہور کتابوں

کے نہایت عمدہ اور مفید ترجمے تمام ہندوستان میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کارخانہ میں ہر ایک قسم کے قرآن مجید اور حمائلیں معریٰ ومترجم اور جملہ علوم وفنون کی کتابوں کا (مثلاً تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ اصول فقہ۔ منطق۔ کلام۔ لغت۔ صرف۔ نحو۔ حکمت۔ فصاحت بلاغت انشاء وغیرہ) کافی ذخیرہ مختلف زبانوں عربی۔ فارسی۔ اردو میں فروخت کیلئے موجود رہتا ہے۔ اور فرمائش کی تعمیل میں دیر نہیں ہوتی اور بہ نسبت دوسرے تاجروں کے قیمت میں بھی رعایت کی جاتی ہے۔ جب صاحب کو کسی علم وفن کی کوئی کتاب یا قرآن مجید یا حمائل مطلوب ہو وہ فرمائش بھیجکر آزمائش کریں اور تفصیلی حالات معلوم کرنے کے لئے کارخانہ ہذا کی مکمل فہرست طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں مختلف قسم کے قرآن مجید وحمائل شریف وکتب حدیث مترجم ومحشی کے نمونجات اور متعدد علوم کی کتابیں درج ہیں۔ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ۔

المشتہر

شیخ احمد تاجر کتب ومالک مطبع احمدی کشمیری بازار

لاہور